

شرح  
صحیح بخاری شریف

مترجم  
مولانا عبدالرزاق دیوبندی

مفضل حواشی

مولانا عزیز الرحمن خان  
فاضل جامعہ شریعہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقرآن سنٹر غزنی سٹریٹ

اردو بازار - لاہور

أَصْحَحُ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللَّهِ

صَحِيح

# بخاری شریف مترجم

مترجم: مولانا عبد الرزاق دیوبندی

مفصل حواشی: مولانا عزیز الرحمن خان، فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

جلد دوم

بہ اضافہ

## ایضاح البخاری

اردو شرح صحیح البخاری

استاذ الاساتذہ لائسنس فی قرآن الدین محمد رفیع احمد شیخ دارالعلوم دیوبند

## مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور



جملہ حقوق محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق ایک قانونی معاہدہ کے تحت  
ناشران قرآن لمیٹڈ سے حاصل کیے گئے ہیں (ادارہ)

نام کتاب — صحیح بخاری شریفؒ

مترجم — مولانا عبد الرزاق دیوبندی

مفصل حواشی — مولانا عبدالرحمن خان فاضل جامعہ شریفہ لاہور

ناشر — مکتبہ رحمانیہ لاہور

مطبع — لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت،  
طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ  
کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر  
گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

# فہرست مضامین صحیح بخاری جلد دوم

## دوسرا پارہ

### کتاب الغسل

غسل کا بیان

باب ۱۴۱	غسل سے پہلے وضو کرنا
باب ۱۴۲	مرد کا اپنی بیوی کیساتھ غسل جنابت کرنا
باب ۱۴۳	صالح اور اس طرح کے دوسرے برتنوں سے غسل کرنا
باب ۱۴۴	سر پر تین بار پانی بہانا
باب ۱۴۵	ایک ہی بار نہانا
باب ۱۴۶	حلاب یا خوشبو سے غسل شروع کرنا
باب ۱۴۷	غسل جنابت میں کئی گنا اور ناک میں پانی ڈالنا
باب ۱۴۸	خوب صاف کرنے کے لیے مٹھے سے ہاتھ رکڑ کر دھونا
باب ۱۴۹	حالت جنب میں بغیر دھوئے کسی شے میں ہاتھ ڈالنا جب کہ ہاتھ پر نجاست نہ لگی ہو
باب ۱۵۰	غسل میں دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالنا وضو اور غسل میں درمیان میں ٹھہر جانا
باب ۱۵۱	ایک بار جماع کے بعد دوبارہ کرنا اور اگر بغیر درمیان میں نہانے اچھی بیویوں سے جماع کرے
باب ۱۵۲	مدی کا دھونا اور مدی نکلنے سے وضو لازم ہونا
باب ۱۵۳	خوشبو لگا کر نہانا اور نہانے کے بعد خوشبو کا اثر باقی رہ جانا
باب ۱۵۴	بالوں میں غلال کرنا جب یہ سمجھے کہ بدن بالوں میں ترمو چکا تو پھر پانی بدن پر بہانا
باب ۱۵۵	حالت جنب میں وضو کرنا باقی بدن کو دھونا اور وضو کے اعتناء کو دوبارہ نہ دھونا
باب ۱۵۶	جب کوئی شخص مسجد میں برادر اس کو یاد آوے کہ اسے نہانے کی حاجت ہے تو اسی طرح نکل جائے تمیم نہ کرے
باب ۱۵۷	غسل جنابت کے بعد دونوں ہاتھوں کا جھڑنا
باب ۱۵۸	غسل میں دائیں حصہ سر سے ابتدا کرنا
باب ۱۵۹	اکیلے میں نہکا ہو کر نہانا جائز ہے اور ستر ڈھانپ کر اکیڑا باندھ کر نہانا افضل ہے

باب ۱۹۲	لوگوں کے سامنے پردہ کر کے نہانا
باب ۱۹۳	عورت کو احلام ہونا
باب ۱۹۴	جنب کا پسینہ نیز مومن تجس نہیں ہوتا
باب ۱۹۵	جنب گھر سے نکل سکتا ہے اور بازار وغیرہ میں پھر سکتا ہے
باب ۱۹۶	حالت جنب میں صرف وضو کر کے گھر میں رہنا
باب ۱۹۷	جنب غسل سے پہلے سو سکتا ہے
باب ۱۹۸	جنب وضو کر کے پھر سو جائے
باب ۱۹۹	عورت اور مرد دونوں کی خشتہ والی پگھلیں جب آپس میں مل جائیں
باب ۲۰۰	عورت کی شرمگاہ سے جوبانی لگ جائے اس کو دھونا

### کتاب الحيض

#### حيض کا بیان

باب ۲۰۱	حيض آنا ابتداء کیسے شروع ہوا
باب ۲۰۲	حيض والی عورت اپنے خاندان کا مرد ہو سکتی اور اس میں لگھی کر سکتی ہے
باب ۲۰۳	حائضہ بیوی کی گود میں شوہر قرآن پڑھ سکتا ہے
باب ۲۰۴	حيض کو نفاس کہتے ہیں
باب ۲۰۵	حيض والی عورت سے پٹنا (مباشرت) کے معنی ہوسا دکنار بدن سے بدن لگانا
باب ۲۰۶	حائضہ عورت کا ترک صوم کرنا
باب ۲۰۷	حائضہ علاوہ طواف کے تمام ارکان حج بجالا سکتی ہے
باب ۲۰۸	باب استحاضہ
باب ۲۰۹	حيض کا خون دھونا
باب ۲۱۰	مستحاضہ کا احتکاف میں بیٹھنا
باب ۲۱۱	جس کپڑے میں عورت کو حيض آئے کیا اس میں دھناز پڑھ سکتی ہے
باب ۲۱۲	حيض کا غسل کرتے وقت خوشبو لگانا
باب ۲۱۳	عورت جب حيض کا غسل کرے تو اپنا بدن سے غسل کا طریقہ روٹی کا پھیرا خون کے مقام پر مٹانا
باب ۲۱۴	حيض کے غسل کا بیان
باب ۲۱۵	حيض سے نہانے وقت بالوں میں لگھی کرنا
باب ۲۱۶	غسل حيض کے وقت عورت کا بال کھونچنا
باب ۲۱۷	الذکار شاذ ومحلقة وغير محلقة
باب ۲۱۸	حيض والی عورت حج اور عمرہ کا احرام کیسے باندھے



صفحہ	مضامین	باب نمبر	صفحہ	مضامین	باب نمبر
۶۸	نماز میں کپڑے پٹنا یعنی سر ڈھانچنا	باب ۲۳۲	۴۲	حیض کے شروع اور ختم ہونے کا بیان	باب ۲۳۱
۶۹	نماز میں غنبد کو اپنا گدی سے باندھ لینا تاکہ وہ نہ گریں	باب ۲۳۳	"	حائض عورت نماز قضا نہ پڑھے	باب ۲۳۲
۷۰	ایک کپڑے کو پیٹ کر نماز پڑھنا	باب ۲۳۴	۴۳	حائض عورت کیساتھ نیند کرنا جب وہ حیض کے کپڑے پہنے ہو۔	باب ۲۳۳
۷۱	ایک کپڑا پیٹ کر نماز پڑھتے وقت اس کے سرے گنڈے پر ڈال لینا چاہیئے۔	باب ۲۳۵	۴۴	حیض اور طہ کے کپڑے علیحدہ علیحدہ رکھنا	باب ۲۳۴
۷۳	جب کپڑا تنگ ہو،	باب ۲۳۶	"	حیض والی عورتوں کا عیدین میں آنا اور مسلمانوں کی دعا جیسے استسقاء وغیرہ میں شریک ہونا، لیکن نسائ کی بگڑ	باب ۲۳۵
۷۴	جہت شامیہ میں نماز پڑھنا	باب ۲۳۷	۴۵	یعنی عید گاہ سے الگ رہنا۔	باب ۲۳۶
"	نماز یا علاوہ نماز اوقات میں بے ضرورت رنگ ہونے کی گواہی	باب ۲۳۸	"	اگر ایک ہی جینے میں عورت کو تین بار حیض آجائے اور حیض اور حمل میں عورت کی بات سچا ماننے کا بیان	باب ۲۳۷
۷۵	قیض، شلوار، پاجاما، جاگیم اور جین پین کو نماز پڑھنا۔	باب ۲۳۹	۴۶	ایام حیض کے علاوہ باقی ایام میں ٹانگی اور زرد رنگ کے خون کا بیان	باب ۲۳۸
۷۶	عورت یعنی ستر کا بیان جسے ڈھانکنا چاہیئے۔	باب ۲۴۰	"	استحاضہ کی رنگ کا بیان	باب ۲۳۹
"	بغیر چادر کے نماز پڑھنا	باب ۲۴۱	"	طواف زیارۃ کے بعد حیض کا آنا	باب ۲۴۰
۷۸	مان کے متعلق جملہ بات آتی ہیں	باب ۲۴۲	"	مستحاضہ کا طہر کو دیکھنا	باب ۲۴۱
۸۰	عورت اپنے کپڑوں میں نماز پڑھتے	باب ۲۴۳	۴۸	نفاس والی عورت کی نماز جنازہ اور اس کا طریقہ	باب ۲۴۲
۸۱	مستحاضہ کپڑوں میں نماز پڑھنا اور نقوش بکالت نماز دیکھنا	باب ۲۴۴	۴۹	باب	باب ۲۴۳
"	کیا اس شخص کی نماز فاسد ہو جاتی ہے جو صیاب یا دوسرا تصور بردار اپنے کپڑے میں نماز پڑھتے	باب ۲۴۵	کتاب التیمم الخ		
۸۲	رشتہ کوٹ یا جینے میں نماز پڑھنا پھر اسے اتار دینا۔	باب ۲۴۶			
"	مخرج رنگ کا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا	باب ۲۴۷	تیمم کا بیان		
۸۳	جھنڈوں، منبروں اور کڑی پر نماز پڑھنا	باب ۲۴۸			
۸۵	سجدے میں آؤ کی کاپڑا اس کی بیوی کو لگ جائے تو کیا ہے۔	باب ۲۴۹	۵۲	جب کسی کو نہ پانی ملے نہ مٹی	باب ۲۴۴
"	چٹائی پر نماز پڑھنا	باب ۲۵۰	"	حضرت تیمم کرنا جب پانی نہ ملے اور نماز قضا ہونے کا	باب ۲۴۵
۸۶	خمرہ پر نماز پڑھنا	باب ۲۵۱	۵۳	تیمم میں مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر گرد کم کرنے کیلئے ہاتھوں پر پھونک مارنا۔	باب ۲۴۶
"	پھونکے پر نماز پڑھنا	باب ۲۵۲	۵۴	تیمم میں صرف منہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کرنا۔	باب ۲۴۷
۸۷	سخت گری میں کپڑے پر سجدہ کرنا	باب ۲۵۳	۵۵	ایک مٹی مسلمان کا وضو ہے پانی کا بدلہ وہ اس کو کافی ہے	باب ۲۴۸
۸۸	جوتے پہن کر نماز پڑھنا	باب ۲۵۴	۵۹	جب جب مریض ہو جائے یا مر جائے یا پیاسا ہو جائے یا خون کرنا ہو تو وہ تیمم کرے	باب ۲۴۹
"	موتے پہن کر نماز پڑھنا	باب ۲۵۵	۶۰	تیمم کے لیے صرف ایک بار مٹی پر ہاتھ مارنا کافی ہے۔	باب ۲۵۰
"	ناکمل سجدہ کرنا	باب ۲۵۶	۶۱	باب	باب ۲۵۱
۸۹	سجدے میں دونوں بازوؤں کو کھلا رکھنا اور پسلیوں سے جدا رکھنا	باب ۲۵۷	کتاب الصلوٰۃ		
"	قبیلہ کی طرف منہ کرنے کی نفیست کی پیروں کی انگلیاں بھی قبیلہ کی طرح ہونی چاہئیں۔	باب ۲۵۸			
۹۰	درتہ اور شام والوں کے قبلے کا بیان	باب ۲۵۹	۶۲	نماز کا بیان	باب ۲۵۲
۹۱	الشرع و علی کا فرمان و اتخذا و احسن مقام ابراہیم مصلیٰ مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔	باب ۲۶۰	۶۵	مراجہ میں نماز کیے فرض ہوتی	باب ۲۵۳
۹۲	ہر مقام اور ملک میں آدمی جہاں رہے قبلے کی طرف منہ کرے۔	باب ۲۶۱			

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۲۸۱	قبیلہ کے متعلق جن لوگوں نے علاوہ قبلہ کے دوسری طرف نماز پڑھ لینے کے بعد اعادہ نماز ضروری نہیں سمجھا ان کی دلیل۔	۹۳	باب ۲۹۶	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان زمین تیرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بانی گئی ہے۔	۱۱۲
باب ۲۸۲	مسجد میں تھوکی کو ہاتھ وغیرہ سے صاف کر دینا چاہیے۔	۹۴	باب ۲۹۷	عورت کا مسجد میں سونا	"
باب ۲۸۳	ہانک کی ریشمٹھ لٹکری سے صاف کر لینا چاہیے۔	۹۴	باب ۲۹۸	مردوں کا مسجد میں سونا	۱۱۳
باب ۲۸۴	نماز میں دائیں طرف نہ تھوکنے	۹۸	باب ۲۹۹	مسفر سے واپسی پر پہلے نماز پڑھنا	۱۱۵
باب ۲۸۵	بائیں طرف یا پیر کے پیچھے تھوکنے	"	باب ۳۰۰	مسجد میں داخلہ کے وقت بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے (تیمم مسجد)	"
باب ۲۸۶	مسجد میں تھوکنے کا کفارہ	۹۹	باب ۳۰۱	مسجد میں بے وضو ہو جانا	"
باب ۲۸۷	مسجد میں بگم کو مٹی دبا دینا چاہیے۔	"	باب ۳۰۲	مسجد بنانے کا بیان	۱۱۶
باب ۲۸۸	اگر تھوکی کا غلبہ ہو تو نماز کی اپنے کپڑوں کے کنارہ میں لے لے	۱۰۰	باب ۳۰۳	مسجد بنانے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا	"
باب ۲۸۹	امام لوگوں کو نصیحت کرے کہ نماز کو اچھی طرح ادا کریں اور قبلہ کا بیان	۱۰۱	باب ۳۰۴	پڑھنے اور سنا کر مسجد اور منبر بنانے میں مدد لینا	"
باب ۲۹۰	کیا یوں کہہ سکتے ہیں فلاں کی یا فلاں قبیلہ کی مسجد	۱۰۲	باب ۳۰۵	مسجد تعمیر کرنے والا شخص	۱۱۸
باب ۲۹۱	مسجد میں مال تقسیم کرنا اور مسجد میں گھوڑے کا خوشنکھ لگانا	"	باب ۳۰۶	مسجد میں گذرتے وقت تبرک کا بھل ہاتھ میں تھامے رکھے	۱۱۹
باب ۲۹۲	مسجد میں نہانے کی دعوت دینا اور قبول کرنا۔	۱۰۳	باب ۳۰۷	مسجد میں تبر وغیرہ لے کر گذرنا	"
باب ۲۹۳	مسجد میں خوراکوں مردوں کے مقدمات سنا اور فیصلہ کرنا اور لعان کرنا	"	باب ۳۰۸	مسجد میں شتر پڑھنا	"
باب ۲۹۴	جب کسی کے گھر میں عاصی توجہاں خود ہے یا جہاں صاحب خانہ کے نماز پڑھ لے زیادہ تیس اور چوتھوی ضرورت نہیں۔	۱۰۴	باب ۳۰۹	مسجد میں بھالے والوں کا جانا	۱۲۰
باب ۲۹۵	گھروں میں مسجد بنانا ہر ائمہ میں عاذب نے اپنے گھر کی مسجد میں باجماعت نماز پڑھی۔	"	باب ۳۱۰	خريد و فروخت کا مسجد میں منبر پر ذکر کرنا	"
باب ۲۹۶	مسجد میں داخل ہوتے وقت اور دوسرے اچھے کام شروع کرتے وقت دائیں طرف سے شروع کرنا۔ ابن عمر مسجد میں داخل ہوتے وقت بیلے داہاں پاؤں رکھتے جبہ نکلتے تو بیلے بائیں پاؤں نکالتے۔	۱۰۶	باب ۳۱۱	مسجد میں قرضدار کو قرضہ کی ادائیگی کے لیے تقاضا کرنا یا دھار کرنا	۱۲۱
باب ۲۹۷	شریکین زما نہ جاہلیت کی قبروں کو کھود کر مسجد بنانا درست ہے۔	۱۰۷	باب ۳۱۲	مسجد میں جھاڑو دینا، پیچھے سے اکوڑا، کڑیاں پھٹنا	۱۲۲
باب ۲۹۸	بکریوں کے متاعوں میں نماز پڑھنا	۱۰۹	باب ۳۱۳	بیمیں صاف کرنا	"
باب ۲۹۹	آؤشوں کے ہانڈے کی جگہ میں نماز پڑھنا	"	باب ۳۱۴	مسجد میں شراب کی تجارت کو حرام کہنا	۱۲۳
باب ۳۰۰	توفور، آگ یا اور کوئی چیز جس کی مشرک پوجا کرتے ہیں اس کے سامنے نماز پڑھنا ہر نسبت عبادت خدا درست ہے۔	"	باب ۳۱۵	مسجد کا خادم مقرر کرنا	"
باب ۳۰۱	مقبوروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے	۱۱۰	باب ۳۱۶	قیدی یا مقروض کو مسجد میں ہانڈہ کر رکھنا	"
باب ۳۰۲	دھنسی ہوئی زمین میں یا جہاں عذاب اترا وہاں نماز کیسی ہے۔	"	باب ۳۱۷	اسلام لانے کے وقت غسل کرنا اور قیدی کو ہانڈہ	۱۲۴
باب ۳۰۳	گر جہاں نماز پڑھنے کا بیان	"	باب ۳۱۸	مسجد میں بیماروں کا خیمہ لگانا	"
باب ۳۰۴	باب	۱۱۱	باب ۳۱۹	ضرورت سے اونٹ کو مسجد میں داخل کرنا	۱۲۵
			باب ۳۲۰	باب	"
			باب ۳۲۱	مسجد میں کھڑکی اور دروازہ رکھنا	۱۲۶
			باب ۳۲۲	کھینے اور مسجدوں میں دروازے اور زنجیر رکھنا	۱۲۷
			باب ۳۲۳	مسجد میں مشرک کا داخل ہونا کیسا ہے۔	۱۲۸
			باب ۳۲۴	مسجد میں آواز بلند کرنا	"
			باب ۳۲۵	مسجد میں حلقہ ہانڈہ کر بیٹھنا اور پونہ بیٹھنا	۱۲۹
			باب ۳۲۶	مسجد میں سیدھا ہو کر لیٹ لینا چیت لینا	۱۳۰
			باب ۳۲۷	اگر راستہ میں مسجد ہو اور لوگوں کو نقصان نہ پہنچے تو کوئی قیاحت نہیں	۱۳۱
			باب ۳۲۸	بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا	"
			باب ۳۲۹	مسجد وغیرہ میں انگلیوں میں پنیر ڈالنا یعنی دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں جکڑنا	۱۳۲



باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۳۲۹	اُن صاحب کا بیان جو راستے پر واقع ہیں، مگر کمرہ و مدینہ منورہ کے درمیان اور اُن مقامات کا بیان جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔	۱۳۴	۳۲۵	ایک کافر کا سترہ مقتدیوں کے لیے بھیجا ہوا ہے۔	۱۳۶
۳۳۰	نمازی اور سترہ کے درمیان فاصلہ	۱۳۸	۳۲۶	برہمنی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا	۱۳۹
۳۳۱	گائے کی داکھڑی یعنی بیل کی طرف منکر کے نماز پڑھنا	۱۴۰	۳۲۷	کہ اور دوسرے مقامات میں سترہ	"
۳۳۲	ستون کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا	"	۳۲۸	اگر چھ عت نہ ہو اور تنہا نماز پڑھے تو دوسو تنوں	۱۴۱
۳۳۳	کے درمیان نماز پڑھ سکتا ہے۔	"	۳۲۹	باب	۱۴۲
۳۳۴	اوٹنی، اوٹ اور پلان کی طرف نماز پڑھنا	"	۳۳۰	چار پائی یا تخت پر یا اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا	"
۳۳۵	اگر کوئی نمازی کے سامنے سے گزرنا چاہے تو نمازی اُسے روک دے۔	۱۴۳	۳۳۱	نمازی کے سامنے گزر جانے کا گناہ	۱۴۴
۳۳۶	اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو دوسرا اس کی طرف منہ کر کے بیٹھے۔	"	۳۳۲	سوئے ہوئے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا	۱۴۵
۳۳۷	عورت اُسے جو کتا ہے نماز کو کوئی چیز فساد نہیں کرتی۔	۱۴۶	۳۳۳	حالت نماز میں اگر کدے پر بیٹھا نہ کیا ہے۔	۱۴۷
۳۳۸	حاشیہ عورت جس پر بڑی ہو اُس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا	"	۳۳۴	سیدہ کرنے کے لیے مرد اپنی بیوی کو ہاتھ سے ہٹا سکتا ہے۔	"
۳۳۹	حالت نماز میں اگر عورت مرد کے بدن سے پیدہی ہٹا دے تو نماز نہیں ٹوٹتی	۱۴۸	تیسرا پارہ		
			کتاب مواقیب الصلوٰۃ		
			نماز کے وقتوں کا بیان		
۱۵۰	ابواب	۱۵۱			
۱۵۱	ابواب	۱۵۲			
۱۵۲	ابواب	۱۵۳			
۱۵۳	ابواب	۱۵۴			
۱۵۴	ابواب	۱۵۵			
۱۵۵	ابواب	۱۵۶			
۱۵۶	ابواب	۱۵۷			
۱۵۷	ابواب	۱۵۸			
۱۵۸	ابواب	۱۵۹			
۱۵۹	ابواب	۱۶۰			
۱۶۰	ابواب	۱۶۱			
۱۶۱	ابواب	۱۶۲			
۱۶۲	ابواب	۱۶۳			
۱۶۳	ابواب	۱۶۴			
۱۶۴	ابواب	۱۶۵			
۱۶۵	ابواب	۱۶۶			
۱۶۶	ابواب	۱۶۷			
۱۶۷	ابواب	۱۶۸			
۱۶۸	ابواب	۱۶۹			
۱۶۹	ابواب	۱۷۰			
۱۷۰	ابواب	۱۷۱			
۱۷۱	ابواب	۱۷۲			
۱۷۲	ابواب	۱۷۳			
۱۷۳	ابواب	۱۷۴			
۱۷۴	ابواب	۱۷۵			
۱۷۵	ابواب	۱۷۶			
۱۷۶	ابواب	۱۷۷			
۱۷۷	ابواب	۱۷۸			
۱۷۸	ابواب	۱۷۹			
۱۷۹	ابواب	۱۸۰			
۱۸۰	ابواب	۱۸۱			
۱۸۱	ابواب	۱۸۲			
۱۸۲	ابواب	۱۸۳			
۱۸۳	ابواب	۱۸۴			
۱۸۴	ابواب	۱۸۵			
۱۸۵	ابواب	۱۸۶			
۱۸۶	ابواب	۱۸۷			
۱۸۷	ابواب	۱۸۸			
۱۸۸	ابواب	۱۸۹			
۱۸۹	ابواب	۱۹۰			
۱۹۰	ابواب	۱۹۱			
۱۹۱	ابواب	۱۹۲			
۱۹۲	ابواب	۱۹۳			
۱۹۳	ابواب	۱۹۴			
۱۹۴	ابواب	۱۹۵			
۱۹۵	ابواب	۱۹۶			
۱۹۶	ابواب	۱۹۷			
۱۹۷	ابواب	۱۹۸			
۱۹۸	ابواب	۱۹۹			
۱۹۹	ابواب	۲۰۰			

صفحہ	مضامین	باب نمبر	صفحہ	مضامین	باب نمبر
۲۱۳	بھی کہیں۔ کیا مؤذن اپنا منہ لوہر ادھر (دائیں بائیں) پھیر سکتا ہے۔	باب ۳۷	۱۸۰	سورج غروب ہونے سے قبل تصدق نہ پڑھنا	باب ۳۸
۲۱۴	یہ کہنا کہ ہماری نماز جاتی رہی کیسا ہے۔	باب ۳۸	۱۸۱	اس شخص کی دلیل جس نے فقط عصر اور فجر کے بعد نماز کو مکروہ سمجھا۔	باب ۳۸
۲۱۵	جب نماز کی تکبیر ہو اور لوگ امام کو دیکھیں تو کس وقت مقتدی کھڑے ہوں۔	باب ۳۸	۱۸۲	عصر کے بعد تفسا نمازیں یا اسی طرح مثلاً جنازے کی نماز پڑھنا	باب ۳۸
۲۱۶	نماز کے لیے کھڑے ہونے میں عجلت نہ کرو۔	باب ۳۸	۱۸۳	اور کے دن نماز جلدی پڑھنا	باب ۳۸
۲۱۷	کسی ضرورت کی بنا پر مسجد سے نکلنا	باب ۳۸	۱۸۴	وقت گزر جانے کے بعد نماز پڑھتے وقت اذان دینا	باب ۳۸
۲۱۸	جب امام کے پیسے عطر سے رو ہو جو دھلا جائے تو واپس آنے تک انتظار کریں۔	باب ۳۸	۱۸۵	وقت گزر جانے کے بعد تفسا نماز کو باجماعت پڑھنا۔	باب ۳۸
۲۱۹	اگر آدمی یوں کہے کہ ہم نے نماز نہیں پڑی تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔	باب ۳۸	۱۸۶	جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اس وقت فقط وہی نماز پڑھے۔	باب ۳۸
۲۲۰	وہ امام جسے تکبیر کے بعد کوئی ضرورت پیش آجائے۔	باب ۳۸	۱۸۷	تفسا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا	باب ۳۸
۲۲۱	تکبیر ہونے وقت بائیں کرنا۔	باب ۳۸	۱۸۸	نماز مشاء کے بعد دیواری باتیں کرنا مکروہ ہے۔	باب ۳۸
۲۲۲	نماز باجماعت پڑھنا واجب ہے۔	باب ۳۸	۱۸۹	دینی مسائل اور نیک بائیں مشاء کے بعد بھی درست ہیں۔	باب ۳۸
۲۲۳	نماز باجماعت کی فضیلت	باب ۳۸	۱۹۰	اپنے گھر والوں اور صحن سے (بعد مشاء) بات کرنا	باب ۳۸
۲۲۴	نماز فجر باجماعت پڑھنے کے فضائل	باب ۳۸	<p>کتاب الاذان</p> <p>اذان کا بیان</p>		
۲۲۵	نماز فجر کے لیے اول وقت جانے کی فضیلت	باب ۳۸	۱۹۱	اذان کی ابتدا	باب ۳۹
۲۲۶	نیک کام میں ہر قدم پر ثواب ملتا ہے۔	باب ۳۸	۲۰۱	الفاظ اذان دو دو بار ادا کرنا	باب ۳۹
۲۲۷	مشاء باجماعت میں فضیلت	باب ۳۸	۲۰۲	تکبیر کے الفاظ ایک ایک بار کہے جائیں سوائے اتنا مت استعجلت کے۔	باب ۳۹
۲۲۸	دو یا دو سے زیادہ ہوں تو جماعت کریں۔	باب ۳۸	۲۰۳	اذان کی فضیلت	باب ۳۹
۲۲۹	مسجد میں انتظار جماعت کرنے والے کا بیان	باب ۳۸	۲۰۴	اذان میں آواز بلند کرنا۔	باب ۳۹
۲۳۰	مسجد میں صبح شام جانے کی فضیلت	باب ۳۸	۲۰۵	اذان کی وجہ سے خونریزی نہ کرنا	باب ۳۹
۲۳۱	جب نماز کی تکبیر ہو جائے تو صرف نماز کے علاوہ اور کوئی نماز نہ ہوگی۔	باب ۳۸	۲۰۶	اذان سن کر کیا الفاظ کہنے چاہئیں	باب ۳۹
۲۳۲	بیمار کی تک نمازیں شامل رہے۔	باب ۳۸	۲۰۷	اذان کے وقت دعا کرنا	باب ۳۹
۲۳۳	بارش یا کسی اور عذر کی وجہ سے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت	باب ۳۸	۲۰۸	اذان کہنے کے لیے قرعہ اندازی کرنا	باب ۳۹
۲۳۴	آیا جو لوگ بارش اور عذر کے وقت مسجد میں آجائیں تو امام ان کی جماعت کرا دے نیز بارش کے موقع پر جمعہ کا خطبہ پڑھا جائے	باب ۳۸	۲۰۹	اذان کے درمیان بات کرنا کیسا ہے	باب ۳۹
۲۳۵	جب کھانا سنا آجائے ادھر نماز کی تکبیر ہو تو کیا کرنا چاہیے	باب ۳۸	۲۱۰	انداھا اذان دے سکتا ہے بشرطیکہ کوئی اسے وقت بتانے والا ہو۔	باب ۳۹
۲۳۶	اگر امام کو نماز کے لیے بلایا جائے اور اس کے ہاتھ میں وہ چیز ہو جسے کھا رہا ہے	باب ۳۸	۲۱۱	صبح ہونے کے بعد اذان دینا۔	باب ۳۹
۲۳۷	جو شخص گھر کے کام میں مصروف ہو اور نماز کی تکبیر ہو جائے تو نماز کے لیے چلا جائے۔	باب ۳۸	۲۱۲	صبح سے پہلے اذان	باب ۳۹
۲۳۸	کوئی شخص صرف یہ بتانے کے لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	باب ۳۸	۲۱۳	اذان اور قامت کے درمیان کتنا وقفہ ہونا چاہیے۔	باب ۳۹
				اذان سن کر (گھر میں) تکبیر کا انتظار رکھتے رہیں۔	باب ۳۹
				جو شخص چاہے ہر اذان اور تکبیر کے درمیان نفل پڑھے	باب ۳۹
				سفر میں ایک ہی شخص اذان کے لیے مقرر ہو جائے	باب ۳۹
				(حضر بائیں)	باب ۳۹
				اگر کوئی مسافر ہوں تو نماز کے لیے اذان دیں اور تکبیر	باب ۳۹



باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۳۳۸	کیسے نماز پڑھانے کے لیے نماز پڑھائے۔	۲۳۳	باب ۳۳۸	اگر امام نماز میں روئے اس کا بیان	۲۵۶
باب ۳۳۹	امامت کے لیے زیادہ حقدار عالم اور فضیلت والے حضرات ہیں۔	۳۳۶	باب ۳۳۹	صفوں کا درست کرنا تکبیر کے وقت یا تکبیر کے بعد	۲۵۷
باب ۳۴۰	کسی عذر کی وجہ سے مقتدی کا امام کے برابر کھڑا ہونا	۳۳۶	باب ۳۴۰	میں میں سیدھی کرنے کے وقت امام کا مقتدیوں کی جانب رخ کرنا	۲۵۸
باب ۳۴۱	ایک شخص نے امامت شروع کر دی پھر تین امام آجاتے اور مقتدی والا امام مقتدیوں میں سے ہٹ آئے یا نہ ہٹے ہر حالت میں نماز جائز ہے۔	۳۳۶	باب ۳۴۱	صف اول کا بیان	۲۵۸
باب ۳۴۲	اگر ترأت میں سب برابر ہوں تو ان قاریوں میں جو عمر کے لحاظ سے زیادہ امامت کر لے۔	۳۳۸	باب ۳۴۲	صف میں سیدھی کرنا ہی نماز کا مکمل کرنے کا نام ہے	۲۵۹
باب ۳۴۳	اگر امام لوگوں کو ملے جائے تو ان کی امامت کر سکتے ہیں۔	۳۳۹	باب ۳۴۳	صفوں کو مکمل نہ کرنے والے آدمی کو گناہ	۲۵۹
باب ۳۴۴	امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ لوگ اس کی پیروی کریں۔	۳۳۹	باب ۳۴۴	صف میں سیدھی سے سونڈھا اور پاؤں سے پاؤں ملانا	۲۶۰
باب ۳۴۵	مقتدی کب سجدہ کریں	۳۴۲	باب ۳۴۵	اگر کوئی شخص امام کی بائیں طرف کھڑا ہو اور امام اپنی پیچھے کی طرف سے کیچھ کر دائیں طرف کرے تو ہر ایک کی نماز درست ہے۔	۲۶۰
باب ۳۴۶	امام سے پہلے سجدے سے سر اٹھانے والے مقتدی کا گناہ	۳۴۳	باب ۳۴۶	اکیل عورت بھی ایک صف کا حکم رکھتی ہے	۲۶۱
باب ۳۴۷	غلام کی اور جو غلام آزاد ہو گیا اس کی امامت کا بیان	۳۴۴	باب ۳۴۷	اکیلے مقتدی کو امام کی دائیں طرف کھڑا ہونا چاہیے	۲۶۱
باب ۳۴۸	جب امام اپنی نماز پوری نہ کرے اور مقتدی پورا کر لیں	۳۴۵	باب ۳۴۸	جب امام اور مقتدیوں کے درمیان دیوار یا ستون ہو تو کوئی صف لکھ نہیں	۲۶۱
باب ۳۴۹	مقتدی پر دان اور بدعتی کی امامت کا بیان	۳۴۵	باب ۳۴۹	رات کی نماز	۲۶۲
باب ۳۵۰	اگر صرف دو نمازی ہوں تو مقتدی کو امام کی دائیں طرف برابر کھڑا ہونا چاہیے۔	۳۴۶	باب ۳۵۰	تکبیر تحریم کا واجب ہونا اور نماز کی ابتدا	۲۶۳
باب ۳۵۱	اگر کوئی شخص امام کے بائیں طرف کھڑا ہو اور امام اپنے دائیں طرف کرے تو کسی کی نماز فاسد نہ ہوگی۔	۳۴۷	باب ۳۵۱	تکبیر تحریم میں نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا	۲۶۵
باب ۳۵۲	نماز شروع کرتے وقت امامت کی نیت نہ ہو پھر لوگ اٹھ جائیں اور ان کی امامت کرے۔	۳۴۸	باب ۳۵۲	تکبیر تحریم اور رکوع کا ہاتھ اور رکوع سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا۔	۲۶۵
باب ۳۵۳	اس امر کا بیان کہ اگر امام لمبی سورت شروع کر دے اور کسی کو کام ہو تو وہ اکیلے پڑھ کر چلا جائے۔	۳۴۸	باب ۳۵۳	کسی تک ہاتھ اٹھانا چاہیے۔	۲۶۶
باب ۳۵۴	امام کو چاہیے کہ قیام کو مختصر کرے یعنی چھوٹی سورتیں پڑھا کرے۔ رکوع اور سجدہ کو مکمل طریق سے ادا کرے۔	۳۴۹	باب ۳۵۴	دونوں ہاتھ اٹھانا یا چار رکعتی نماز میں۔	۲۶۶
باب ۳۵۵	اگر تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طویل نماز پڑھے۔ نماز میں طول دینے والے امام کی شکایت کرنا۔	۳۵۰	باب ۳۵۵	نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا	۲۶۷
باب ۳۵۶	نماز مختصر پڑھنا جو مکمل رکوع و سجدہ اچھی طرح کر کے پڑھنا	۳۵۱	باب ۳۵۶	نماز میں خشوع و خضوع کا بیان	۲۶۸
باب ۳۵۷	بچے کا رونا سکنا نماز ٹھیک کرنا یعنی مختصر کرنا	۳۵۱	باب ۳۵۷	تکبیر تحریم کے بعد بیک پاؤں چاہیے۔	۲۶۸
باب ۳۵۸	کوئی شخص نماز پڑھ کر دوسروں کو وہی نماز جو امت سے پڑھائے اس کا بیان۔	۳۵۲	باب ۳۵۸	نماز میں امام کی طرف دیکھنا	۲۶۹
باب ۳۵۹	مقتدیوں کو امام کی تکبیر سنانا نماز کے اندر کبوتر ہٹانا	۳۵۳	باب ۳۵۹	نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا	۲۷۰
باب ۳۶۰	ایک شخص امام کی اقتدا کرے اور لوگ اس کی اقتدا کریں۔	۳۵۴	باب ۳۶۰	نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے۔	۲۷۱
باب ۳۶۱	جب امام کو شک ہو جائے تو کسی مقتدیوں کے کہنے پر عمل کرے۔	۳۵۵	باب ۳۶۱	آٹھ نماز میں خدا کو آست کوئی حادثہ پیش آجائے تو خطرناک چیز دیکھے یا تبدل کی دیوار پر تھوک دیکھے تو اس کے التفات میں کوئی حرج نہیں۔	۲۷۲
باب ۳۶۲	قرآن پڑھنا امام اور مقتدی دونوں کے لیے واجب ہے تمام نمازوں میں سفر میں حضور میں سترتی اور بھری نمازوں میں	۳۵۵	باب ۳۶۲	قرآن پڑھنا امام اور مقتدی دونوں کے لیے واجب ہے تمام نمازوں میں سفر میں حضور میں سترتی اور بھری نمازوں میں	۳۷۳
باب ۳۶۳	ظہر کی نماز میں قرأت کرنا	۳۵۶	باب ۳۶۳	ظہر کی نماز میں قرأت کرنا	۳۷۳
باب ۳۶۴	حصر	۳۵۶	باب ۳۶۴	حصر	۳۷۳
باب ۳۶۵	نماز مغرب میں قرأت کا بیان	۳۵۷	باب ۳۶۵	نماز مغرب میں قرأت کا بیان	۳۷۳

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۲۸۹	نماز مغرب میں چہر کا بیان	۲۸۸	۲۸۹	نماز مغرب میں چہر کا بیان	۲۸۸
۲۹۰	عشاء	"	۲۹۰	عشاء	"
۲۹۱	نماز عشاء میں سجدے والی سورت پڑھنے کا بیان	۲۸۹	۲۹۱	نماز عشاء میں قرأت	"
۲۹۲	پہل دو رکعتوں میں طویل سورت پڑھنا	۲۸۸	۲۹۲	پہلی دو رکعتوں میں سجدہ میں چھوڑ دینا اور اسے فاتحہ کے	"
۲۹۳	نماز غیر میں قرأت	"	۲۹۳	نماز غیر میں قرأت	"
۲۹۴	دوسری ایک رکعت میں پڑھنا۔ سورت کی آخری آیت	۲۸۸	۲۹۴	پڑھنا ترتیب کے خلاف سورتیں پڑھنا سورۃ الفاتحہ کی ابتدا	"
۲۹۵	آیات پڑھنا۔	"	۲۹۵	آیات پڑھنا۔	"
۲۹۶	پہلی دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا۔	۲۸۸	۲۹۶	فہر دھرمین آہستہ قرأت کا بیان	"
۲۹۷	امام اگر کوئی آیت آواز سے پڑھ دے جسے مقتدی سی	۲۸۸	۲۹۷	امام اگر کوئی آیت آواز سے پڑھ دے جسے مقتدی سی	"
۲۹۸	پہلی رکعت طویل کرنا، جبری نماز میں	۲۸۸	۲۹۸	پہلی رکعت طویل کرنا، جبری نماز میں	"
۲۹۹	امام بیکار کر کہیں گے	۲۸۸	۲۹۹	امام بیکار کر کہیں گے	"
۳۰۰	آمین کہنے کی فضیلت	۲۸۸	۳۰۰	آمین کہنے کی فضیلت	"
۳۰۱	مقتدی آواز سے آمین کہے	۲۸۸	۳۰۱	مقتدی آواز سے آمین کہے	"
۳۰۲	صف میں پیچھے سے پہلے رکوع کرنا	۲۸۸	۳۰۲	صف میں پیچھے سے پہلے رکوع کرنا	"
۳۰۳	رکوع کے وقت بھی اٹھ کر رکوع کرنا	۲۸۸	۳۰۳	رکوع کے وقت بھی اٹھ کر رکوع کرنا	"
۳۰۴	سجدے کے وقت بھی بیکر کرنا	۲۸۸	۳۰۴	سجدے کے وقت بھی بیکر کرنا	"
۳۰۵	سجدے سے کھڑا ہو کر بیکر کرنا	۲۸۸	۳۰۵	سجدے سے کھڑا ہو کر بیکر کرنا	"
۳۰۶	رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا	۲۸۸	۳۰۶	رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا	"
۳۰۷	اگر رکوع ٹھیک طرح نہ کیا جائے تو نماز نہ ہوگی	۲۸۸	۳۰۷	اگر رکوع ٹھیک طرح نہ کیا جائے تو نماز نہ ہوگی	"
۳۰۸	رکوع میں پیچھے بلبر رکھنا	۲۸۸	۳۰۸	رکوع میں پیچھے بلبر رکھنا	"
۳۰۹	رکوع کو کھل کر کرنا اس کی ادائیگی میں الجھنا و احوال	۲۸۸	۳۰۹	رکوع کو کھل کر کرنا اس کی ادائیگی میں الجھنا و احوال	"
۳۱۰	چونا چاہیے۔	۲۸۸	۳۱۰	چونا چاہیے۔	"
۳۱۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اس شخص کے لیے جو رکوع ٹھیک طرح نہ کرے۔	۲۸۸	۳۱۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اس شخص کے لیے جو رکوع ٹھیک طرح نہ کرے۔	"
۳۱۲	رکوع میں دعا پڑھنا	۲۸۸	۳۱۲	رکوع میں دعا پڑھنا	"
۳۱۳	امام اور مقتدی کیا پڑھیں	۲۸۸	۳۱۳	امام اور مقتدی کیا پڑھیں	"
۳۱۴	اللہ ربنا واللہ الحمد کی فضیلت	۲۸۸	۳۱۴	اللہ ربنا واللہ الحمد کی فضیلت	"
۳۱۵	باب	۲۸۸	۳۱۵	باب	"
۳۱۶	رکوع سے سزا خانے کے بعد اطمینان سے کھڑا ہونا	۲۸۸	۳۱۶	رکوع سے سزا خانے کے بعد اطمینان سے کھڑا ہونا	"
۳۱۷	سجدے کے لیے بیکر کرنا اگر کھڑے ہوئے جائے۔	۲۸۸	۳۱۷	سجدے کے لیے بیکر کرنا اگر کھڑے ہوئے جائے۔	"
۳۱۸	فضائل سجدہ	۲۸۸	۳۱۸	فضائل سجدہ	"
۳۱۹	سجدہ میں دونوں بازو کھلے رکھے۔ پیٹھ کو رانوں سے	۲۸۸	۳۱۹	سجدہ میں دونوں بازو کھلے رکھے۔ پیٹھ کو رانوں سے	"
۳۲۰	اٹک رکھے۔	۲۸۸	۳۲۰	اٹک رکھے۔	"



باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۳۵۶	نماز پڑھکر دھننے یا بایں دونوں طرف پھر بیٹھا یا بولتا درست ہے۔	۳۲۶	باب ۳۵۷	کچے لسن اور پیاز اور گدنا کے باب میں جو حدیث آئی ہے اس کا بیان	۳۲۷
باب ۳۵۸	دلوں کے وضو کرنے کا بیان اور اس کا بیان کرنا پرنا اور پاک پرنا اور جماعت وغیرہ میں شرب ہونا مکمل واجب ہوتا ہے۔	۳۲۸	باب ۳۵۹	عورتوں کا رات اور اندھیرے میں مسجدوں میں جانا۔	۳۲۹
باب ۳۶۰	عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا۔	۳۳۰	باب ۳۶۱	صبح کی نماز پڑھکر جلدی سے چلا جانا اور مسجد میں کھڑے ہونا۔	۳۳۱
باب ۳۶۲	عورت مسجد میں جانے کے لیے اپنے خاوند سے اجازت لے۔	۳۳۲	باب ۳۶۳	جمہور کی نماز فرض ہے۔	۳۳۳
<p>کتاب الجمعة !</p> <p>جمہور کا بیان</p>					
باب ۳۶۴	جمہور کے دن نماز کے لیے فضیلت اور اس بات کا بیان کرنا۔	۳۳۴	باب ۳۶۵	پہلوں اور عورتوں پر جمہور کی نماز کے لیے آنا فرض ہے یا نہیں۔	۳۳۵
باب ۳۶۶	جمہور کی نماز کے لیے خوشبو لگانا۔	۳۳۶	باب ۳۶۷	فصل نماز جمعہ	۳۳۷
باب ۳۶۸	پہلے باب سے مستثنیٰ	۳۳۸	باب ۳۶۹	جمہور کی نماز کے لیے بدن اور بالوں میں تیل ڈالنا۔	۳۳۹
باب ۳۶۹	جمہور کے دن عمدہ سے عمدہ کپڑا پہننے جو اس کو مل سکے۔	۳۴۰	باب ۳۷۰	جمہور کے دن سواک کرنا۔	۳۴۱
باب ۳۷۱	دوسرے کی سواک استعمال کرنا۔	۳۴۲	باب ۳۷۲	جمہور کے دن میں کی نماز میں کوئی صورت پڑھے۔	۳۴۳
باب ۳۷۲	گاہوں اور شہر دونوں جگہ جمعہ درست ہے۔	۳۴۴	باب ۳۷۳	جو لوگ جمعہ کی نماز کے لیے نہ آئیں جیسے عورتیں بچے وغیرہ ان پر غسل بھی واجب نہیں۔	۳۴۵
باب ۳۷۳	اگر برسات ہو رہی ہو تو جمعہ میں حاضر ہونا واجب نہیں۔	۳۴۶	باب ۳۷۴	جمہور کے لیے کتنی دور دالوں کو آنا چاہیے اور جمعہ کس پر واجب ہے۔	۳۴۷
باب ۳۷۴	جمہور کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے۔	۳۴۸	باب ۳۷۵	جب جمعہ کے دن سخت گرمی ہو۔	۳۴۹
باب ۳۷۵	جمہور کی نماز کے لیے چلنے کا بیان۔	۳۵۰	باب ۳۷۶	جمہور کی نماز پڑھنا اور سوار رہ کر پڑھنا۔	۳۵۱
باب ۳۷۶	جمہور کی نماز میں ایک دوسرے کی حفاظت کرتے ہیں۔	۳۵۲	باب ۳۷۷	تعلویں پڑھنا یا ہور ہا ہور اور دشمن سے بدچھڑ جوتو۔	۳۵۳
<p>ابواب صلوة الخوف</p> <p>خوف کی نماز کا بیان</p>					
باب ۳۷۸	خوف کی نماز پیدل اور سوار رہ کر پڑھنا۔	۳۵۴	باب ۳۷۹	خوف کی نماز میں ایک دوسرے کی حفاظت کرتے ہیں۔	۳۵۵
باب ۳۸۰	تعلویں پڑھنا یا ہور ہا ہور اور دشمن سے بدچھڑ جوتو۔	۳۵۶			

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۵۹۹	اس وقت نماز پڑھنا جو کوئی دشمن کے پیچھے لگا ہو، یا دشمن اس کے پیچھے لگا ہو تو وہ سوار رہ کر اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے۔	۳۷۶	باب ۶۰۰	اگر کسی کو عید کی نماز (جماعت سے) نہ ملے تو اکیلے دو رکعتیں پڑھے اور عورتیں بھی اور جو لوگ گھروں اور گاؤں میں ہوں وہ بھی اور عید گاہ نہ آسکیں وہ بھی ایسا ہی کریں۔	۳۷۷
باب ۶۰۱	عید کے صبح کی نماز اندھیرے میں جلدی پڑھ لینا اسی طرح لڑائی میں۔	۳۷۷	باب ۶۰۲	عید کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد نفل پڑھنا	۳۷۹
کتاب العیدین			ابواب الوتر		
کتاب دونوں عیدوں کے بابان میں ۳۷۶			وتر کے باب		
باب ۶۰۳	دونوں عیدوں کا بیان اور ان میں بنا کرنا اور حیاں پیدا کرنا	۳۷۹	باب ۶۰۴	وتر کا بیان	۴۰۰
باب ۶۰۴	عید کے دن برقیوں ڈھالوں سے کھیلنا	۳۸۰	باب ۶۰۵	وتر کے اوقات	۴۰۲
باب ۶۰۵	مسلمانوں کے لیے مسنون طریقہ	"	باب ۶۰۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے لیے اپنے گھروالوں کو بیدار فرماتے تھے۔	"
باب ۶۰۶	عید کے دن نماز کے لیے نکلنے سے پہلے کچھ بیٹھا کھانا	۳۸۱	باب ۶۰۷	وتر کو رات کی آخری نماز بنانا چاہیے	۴۰۳
باب ۶۰۷	بقرب عید کے دن کھانا	۳۸۲	باب ۶۰۸	جانور پر سوار رہ کر وتر پڑھنا	"
باب ۶۰۸	عید گاہ میں منبر پر نہ جانا	۳۸۳	باب ۶۰۹	سفر میں وتر پڑھنا	"
باب ۶۰۹	عید کی نماز کو تبدیل اور ساری پر جانا اور بغیر اذان و اقامت عید کی نماز پڑھنا	۳۸۴	باب ۶۱۰	رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد قنوت پڑھنا	۴۰۴
باب ۶۱۰	عید میں نماز کے بعد خطبہ پڑھنا	۳۸۵	ابواب الاستسقاء		
باب ۶۱۱	عید کے دن اور حرم کے اندر ہتھیار باندھنا مکروہ ہے	۳۸۶	استسقاء یعنی پانی مانگنے کے باب		
باب ۶۱۲	عید کی نماز کے لیے سویرے جانا	۳۸۷	باب ۶۱۱	بارش کے لیے دعا مانگنا اور آنحضرت کا دعائے باران کے لیے شہر سے باہر میدان میں تشریف لے جانا	۴۰۶
باب ۶۱۳	ایام تشریق کے اعمال کی فضیلت	۳۸۸	باب ۶۱۲	آنحضرت کا کفار کے لیے دعا کرنا، انہی ان کے سال قحط والے بنا دے، جیسے یوسف کے عہد میں قحط نازل ہوا تھا۔	۴۰۷
باب ۶۱۴	منی کے دنوں میں رشتی میں رہنے کے ایام میں آنکھیں کرنا	۳۸۹	باب ۶۱۳	قحط کے وقت لوگ امام سے بارش کے لیے دعا مانگو سکتے ہیں۔	۴۰۸
باب ۶۱۵	عید کے دن برہمی کی آڑ میں نماز پڑھنا	۳۹۰	باب ۶۱۴	نماز استسقاء میں چادر لٹکا	۴۰۹
باب ۶۱۶	نیزہ یا برہمی عید کے دن امام کے گٹھے آگے بیکر چلنا	۳۹۱	باب ۶۱۵	جب لوگ اشک حرام کی موٹی چیزوں کا خیال نہیں رکھتے تو اللہ تعالیٰ قحط کے ذریعہ انتقام لیتا ہے۔	۴۱۰
باب ۶۱۷	عورتوں اور حییوں والیوں کا عید گاہ میں جانا	"	باب ۶۱۶	جامع مسجد میں بارش کے لیے دعا	"
باب ۶۱۸	بچوں کا عید گاہ میں جانا	"	باب ۶۱۷	عید کا خطبہ پڑھتے وقت جب منہ کعبہ کی طرف نہ ہو	۴۱۱
باب ۶۱۹	امام عید کے خطبے میں لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہونا	۳۹۲	باب ۶۱۸	بارش کے لیے دعا کرنا	"
باب ۶۲۰	عید گاہ میں نشان لگانا	"	باب ۶۱۹	منبر پر بارش کی دعا مانگنا	۴۱۲
باب ۶۲۱	امام کا عید کے دن عورتوں کو نصیحت کرنا	۳۹۳	باب ۶۲۰	بارش کی دعا کیلئے جھوٹا گرفتار کرنا	"
باب ۶۲۲	اگر عورتوں کے پاس عید کے دن دو بیٹے یا چار بچے ہوں	۳۹۴	باب ۶۲۱	اگر برسات کی کثرت سے رستے بند ہو جائیں تو بارش تمھیں کی	۴۱۳
باب ۶۲۳	حیض وال مستورات نماز کی جگہ سے الگ رہیں	۳۹۵			
باب ۶۲۴	عید الفضحی کے دن عید گاہ میں خر اور بزک لانا	۳۹۶			
باب ۶۲۵	عید کے خطبے کے دوران امام کا یا اور لوگوں کا باتیں کرنا	"			
باب ۶۲۶	اور امام کا لوگوں کے سوال کے متعلق جواب دینا	"			
باب ۶۲۷	عید گاہ کو ایک رستے سے جانے اور دوسرے رستے سے واپس آنا۔	۳۹۸			

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۴۳۲	دعا کرنا	۴۱۳	۴۳۲	کس کی نماز میں سجدہ طویل کرنا	۴۳۲
۴۳۳	جب سجدہ کے دن آنحضرت نے مسجد میں پانی کی دعا کی تو چادر نہیں اٹھائی۔	"	۴۳۳	صلوۃ الکسوف جماعت سے پڑھنا	۴۳۳
۴۳۴	جب لوگ امام سے بارش کی دعا کے لیے درخواست کریں تو امام انکار نہ کرے۔	"	۴۳۴	کی حاجت میں عورتوں کی شرکت	۴۳۴
۴۳۵	اگر شریکین مسلمانوں سے قحط و در کرنے کی درخواست کریں۔	۴۱۵	۴۳۵	سورج گمن کے وقت غلام آزاد کرنا	۴۳۵
۴۳۶	جب برسات حد سے زیادہ ہو تو یہ دعا اور دگر دوسرے ہم پیر نہ پڑھیں	۴۱۶	"	مسجد میں صلوۃ الکسوف پڑھنا	"
۴۳۷	استسقاء میں کھڑے ہو کر دعا مانگنا	"	۴۳۶	کسوف شمس سے کسی کی موت و حیات کا تعلق نہیں	۴۳۶
۴۳۸	استسقاء کی نماز میں آواز سے قنات پڑھنا	۴۱۷	۴۳۷	سورج گمن کے وقت خدا کا ذکر کرنا	۴۳۷
۴۳۹	آنحضرت نے استسقاء میں لوگوں کی طرف کس طرح پشت مبارک کی۔	۴۱۸	۴۳۸	کسوف کے وقت میں دعا کرنا	۴۳۸
۴۴۰	استسقاء کی دو رکعتیں پڑھنا	"	۴۳۹	خطبہ کسوف میں امام کا ارشاد کرنا	۴۳۹
۴۴۱	عید گاہ میں استسقاء کرنا	"	"	اچانہ گمن کے وقت نماز پڑھنا	۴۳۹
۴۴۲	استسقاء میں قحط کی طرف متوجہ نہ ہونا	۴۱۹	۴۴۰	عورت کا پیسہ سر پر پانی ڈالنا جب امام رکعت اول میں قیام طویل کرے۔	۴۴۰
۴۴۳	"	"	"	کسوف میں رکعت اولی طویل نہ ہو۔	"
۴۴۴	امام کیساتھ مقدس بھی ہاتھ اٹھائیں۔	"	۴۴۱	صلوۃ الکسوف میں قنات بالجبر کرنا	۴۴۱
۴۴۵	امام کا استسقاء میں دعا کیسے ہاتھ اٹھانا	۴۲۰	"	سجدہ تلاوت اور اس کے سنت ہونے کا بیان	۴۴۱
۴۴۶	بارش کے وقت کی پڑھنا چاہیے۔	۴۲۱	"	الم تنزیل السجدۃ کا سجدہ تلاوت	"
۴۴۷	بینہ میں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ وار بھی سے پانی چپکے	۴۲۲	۴۴۲	سورۃ ص کا سجدہ	۴۴۲
۴۴۸	جب آندھی چلے	"	"	مسلمانوں کا مشرکوں کیساتھ سجدہ کرنا الح	"
۴۴۹	آنحضرت کا ارشاد باد صبا کے ذریعہ میری مدد کی گئی۔	"	"	جس نے سجدہ والی آیت پڑھی مگر سجدہ نہ کیا	"
۴۵۰	زوروں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان	۴۲۳	"	سورۃ انشقاق کا سجدہ	"
۴۵۱	اللہ تعالیٰ کا ارشاد و تحلوں و زقہ انکاد	"	۴۴۳	سننے والا اسی وقت سجدہ کرے جب پڑھنے والا کرے	"
۴۵۲	تکذیب یوں تم نے اپنا شکر گنبد بیا لیا ہے	۴۲۴	۴۴۴	امام جب سجدہ کی آیت پڑھے اور لوگ ہجوم کریں اس کا بیان	۴۴۴
۴۵۳	اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ بارش کب ہونی ہے۔	"	۴۴۵	اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے سجدہ تلاوت واجب نہیں کیا	۴۴۵
			"	نماز میں آیت سجدہ تلاوت کرنا اور بھی میں سجدہ ادا کرنا	"
			۴۴۶	ہجوم کی وجہ سے سجدہ تلاوت کے لیے جگہ نہ ملے	۴۴۶
<p>ابواب الکسوف</p> <p>ابواب گمن کے بیان میں</p>					
۴۵۴	کسوف آفتاب کے موقع پر نماز پڑھنا	۴۲۹	<p>ابواب تقصیر الصلوۃ</p> <p>نماز کے قصر کرنے کے باب</p>		
۴۵۵	سورج صبح کے وقت حدتہ اور خرات کرنا	۴۳۰	<p>نماز میں قصر کرنے کا بیان، قصر کے لیے اقامت کی مدت کتنی ہے۔</p>		
۴۵۶	لوگوں کو نماز کیسے جمع کرنے کی دعا کرنا	۴۳۱			
۴۵۷	سورج گمن کی نماز میں امام کا خطبہ پڑھنا	۴۳۲	۴۵۴	منفی میں نماز قصر پڑھنا	۴۵۴
۴۵۸	کے لیے کسوف اور خسوف دونوں لفظ مستعمل ہیں	"	۴۵۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ حج میں کہیں کتنے دن قیام کیا	۴۵۵
۴۵۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ اللہ اپنے بندوں کو گن گنھا کر ڈالتا ہے	۴۳۳	۴۵۶	کتنی مسافت میں قصر کرنا چاہیے	۴۵۶
۴۶۰	سورج گمن کے وقت قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا	"	۴۵۷	جب آدمی اپنی جگہ سے بدعتیت سفر نکل جائے تو قصر کرے	۴۵۷

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۱	مغرب کی نماز سفر میں چھ تین رکعت رہے گی۔	۴۵۰	باب ۱۲۳	سحری کھا کر پھر صبح کی نماز پڑھنے تک نہ سونا	۴۶۳
باب ۲	نفل نماز سواری پر پڑھنا خواہ اس کا منہ کسی طرف ہو	۴۵۱	باب ۱۲۴	رات کی نماز میں قیام طویل کرنا یعنی قرأت طویل کرنا	۴۶۴
باب ۳	سواری پر اگر رکوع و سجدہ نہ کر سکے، اشارہ کر کے نماز پڑھنا	۴۵۲	باب ۱۲۵	رات کی نماز کیسے پڑھی جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح پڑھاتے تھے۔	۴۶۵
باب ۴	فرض نماز کے لیے سواری سے اتارنا زمین پر نماز پڑھنا	۴۵۳	باب ۱۲۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام شب اور سو جانا اور رات کی نماز میں سے جو نسخہ ہوا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۴۶۶
<b>پانچواں پاسرہ</b>					
باب ۱۲۷	گدھے پر نفل نماز پڑھنا	۴۵۴	باب ۱۲۷	جب آدمی رات کو نماز نہ پڑھے تو شیطان گدھے پر گرہ لگا دیتا ہے۔	۴۶۷
باب ۱۲۸	سفر میں فرض نماز سے پہلے یا اس کے بعد سنتیں و نوافل نہ پڑھنا	۴۵۸	باب ۱۲۸	اگر کوئی شخص فرض نماز نہ پڑھے اور سونا رہے تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے	۴۶۸
باب ۱۲۹	فرض نمازوں کے بعد اور اول کی سنتوں کے علاوہ باقی نوافل پڑھنا	۴۵۹	باب ۱۲۹	اخیر رات میں دعا اور نماز کا بیان	۴۶۹
باب ۱۳۰	سفر میں مغرب و عشاء ملا کر پڑھنا	۴۶۰	باب ۱۳۰	جو شخص رات کے شروع میں سو گیا اور آخر رات میں بیدار ہوا	۴۷۰
باب ۱۳۱	مغرب اور عشاء کو ملائے کی صورت میں اذان و اقامت چاہئے یا نہیں	۴۶۱	باب ۱۳۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان وغیرہ میں قیام رات اور دن یا دو دن کے فضیلت اور وضو کے بعد	۴۷۱
باب ۱۳۲	ماں و چچ سورج ڈھلنے سے پہلے کو پڑھے تو ظہر کی نماز میں عصر کا وقت آنے تک دیر کرے۔	۴۶۲	باب ۱۳۲	رات اور دن میں نماز پڑھنے کی فضیلت	۴۷۲
باب ۱۳۳	اگر زوال ہو چکا ہو تو ظہر پڑھ کر سفر شروع کرے۔	۴۶۳	باب ۱۳۳	عبادت میں بہت سختی اٹھانا مکروہ ہے	۴۷۳
باب ۱۳۴	بیٹھ کر نماز پڑھنا	۴۶۴	باب ۱۳۴	نماز شب کا عادی ہونے کے بعد ترک کرنا مکروہ ہے	۴۷۴
باب ۱۳۵	صرف اشارہ سے نماز پڑھنا	۴۶۵	باب ۱۳۵	پہلے باب سے مستثنیٰ	۴۷۵
باب ۱۳۶	جب کسی کو بیٹھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کروش پر لیٹ کر نماز پڑھے	۴۶۶	باب ۱۳۶	جو شخص آنکھ کھلنے کے بعد نماز کا اہتمام کرے اس کی فضیلت	۴۷۶
باب ۱۳۷	اگر کوئی شخص بیٹھ کر نماز شروع کرے پھر تندرست ہو جاوے یا بیماری میں آفاظ ہو جائے (اور کھڑے ہو سکے) تو جتنی نماز باقی ہے وہ کھڑے ہو کر پڑھ لے۔	۴۶۷	باب ۱۳۷	غیر کی دوست پڑھنے پر ہمیشگی کرنا	۴۷۷
<b>کتاب التہجد</b>					
تہجد کا بیان					
باب ۱۳۸	رات کو تہجد پڑھنا	۴۶۸	باب ۱۳۸	غیر کی سنتیں پڑھ کر دامن کروش پر لیٹ جانا	۴۷۸
باب ۱۳۹	تہجد پڑھنے کی فضیلت	۴۶۹	باب ۱۳۹	بائیں کان اور نہ لیٹنا	۴۷۹
باب ۱۴۰	نفلات کی نماز میں طویل سجدہ کرنا	۴۷۰	باب ۱۴۰	نفل نماز میں دو دو رکعت کر کے پڑھنا	۴۸۰
باب ۱۴۱	بیماری میں تہجد ترک کر سکتا ہے	۴۷۱	باب ۱۴۱	غیر کی سنتوں کے بعد بائیں کان	۴۸۱
باب ۱۴۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کی نماز و نوافل پڑھنے کے لیے ترغیب دینا لیکن واجب نہ کرنا	۴۷۲	باب ۱۴۲	غیر کی سنت کی دو رکعتیں ہمیشہ لازم کر لینا اور ان کے سنت ہونے کی دلیل	۴۸۲
باب ۱۴۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز میں اتنا طویل قیام کرتے کہ آپ کے پاؤں مبارک سوچ جاتے	۴۷۳	باب ۱۴۳	غیر کی سنتوں میں قرأت کیسی	۴۸۳
باب ۱۴۴	صبح کے قریب سوجانا	۴۷۴	باب ۱۴۴	نماز فرض کے بعد نماز	۴۸۴
باب ۱۴۵		۴۷۵	باب ۱۴۵	نوافل نہ پڑھنے والا	۴۸۵
باب ۱۴۶		۴۷۶	باب ۱۴۶	سفر میں چاشت کی نماز پڑھنا	۴۸۶
باب ۱۴۷		۴۷۷	باب ۱۴۷	چاشت کی نماز پڑھنا مگر اس کو ضروری خیال نہ کرنا	۴۸۷
باب ۱۴۸		۴۷۸	باب ۱۴۸	وطن میں نماز چاشت پڑھنا	۴۸۸
باب ۱۴۹		۴۷۹	باب ۱۴۹	قبل نماز ظہر دو رکعت پڑھنا	۴۸۹
باب ۱۵۰		۴۸۰	باب ۱۵۰	مغرب سے پہلے سنت پڑھنا	۴۹۰
باب ۱۵۱		۴۸۱	باب ۱۵۱	نوافل جماعت سے پڑھنا	۴۹۱
باب ۱۵۲		۴۸۲	باب ۱۵۲	گھر میں نفل نماز پڑھنا	۴۹۲
باب ۱۵۳		۴۸۳	باب ۱۵۳	مکہ اور مدینہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت	۴۹۳



باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۵۱۹	سجدہ سو فرس اور نفل ہر طرح کی نمازیں کرنا چاہیے	۴۹۷	۵۱۹	مسجد میں تباہیاں	۴۹۷
۵۲۰	اگر نمازی سے کوئی بات کرے وہ سن کر ہاتھ کے اشارے سے جواب دے تو نماز کا سد نہ ہوگی۔	۴۹۸	۵۲۰	ہر شے مسجد قبا میں آنا	۴۹۸
۵۲۱	نمازیں اشارہ کرنا	۴۹۹	۵۲۱	مسجد قبا میں پیدل اور سوار ہو کر آنا	۴۹۹
			۵۲۲	قبر مبارک اور مسجد نبوی کے منبر کے درمیان خطہ ارض کی افضلیت	۵۰۰
			۵۲۳	بیت المقدس کی مسجد کا بیان	۵۰۰
			۵۲۴	نماز میں ہاتھ سے نماز کا کوئی کام کرنا	۵۰۱
			۵۲۵	نماز میں بات کرنے کی ممانعت	۵۰۱
			۵۲۶	نماز میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنے کی اجازت مرد و عورتوں کے لیے ہے	۵۰۲
			۵۲۷	نماز میں کسی قوم کا نام نہ کہنا دعا یا دعا کرتے ہوئے یا نماز میں کسی شخص کا نام نہ کہنا	۵۰۳
			۵۲۸	نماز میں عورتوں کے لیے ہونے والی بھانپنا یا عورتوں کے لیے ہونے والی بھانپنا	۵۰۴
			۵۲۹	جو شخص نماز میں اپنے ہاتھ سے کسی چیز کو ہلکے سے آگے بڑھے تو اس کی نماز کا سد نہ ہوگی	۵۰۵
			۵۳۰	اگر ماں آٹھ نمازیں اپنے بچے کو پکارتے ہوئے نماز میں نکلیں صاف کرنا	۵۰۶
			۵۳۱	نماز میں سیدے کے لیے کھڑا بیٹھا	۵۰۷
			۵۳۲	نماز میں کون کون سے کاموں کی اجازت ہے۔	۵۰۸
			۵۳۳	اگر آٹھ نمازیں نماز کی سواری یا جانور چھوٹ کر کھانے لگے	۵۰۹
			۵۳۴	نماز میں ٹھنڈے اور بھوکنا درست ہے	۵۱۰
			۵۳۵	اگر کسی شخص کو مسئلہ معلوم نہ ہو اور نماز میں دستک ملے تو اس کی نماز کا سد نہ ہوگی	۵۱۱
			۵۳۶	نماز میں کھانا کھانے لگے ہو یا ٹھنڈا ہو وہ آگے بڑھے جائے یا ٹھنڈا ہو تو کوئی قیادت نہیں	۵۱۲
			۵۳۷	نماز میں سلام کا جواب زبان سے نہ دے	۵۱۳
			۵۳۸	نماز میں کوئی حادثہ پیش آنے پر ہاتھ اٹھانا۔	۵۱۴
			۵۳۹	نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا	۵۱۵
			۵۴۰	نماز میں خارجی امر کے متعلق غور نہ کرنا	۵۱۶
			۵۴۱	اگر چار رکعتی نماز میں پہلا قعدہ کیے بغیر اٹھ کھڑا ہو تو سجدہ نہ کرے۔	۵۱۷
			۵۴۲	بھول کر پانچ رکعت پڑھ میں چار رکعتی نماز میں دو رکعتیں پڑھیں پڑھ کر سلام پھیر دے تو نماز کے سجدوں کی طرح یا قدر سے طویل (سہو کے) دو سجدے کرے۔	۵۱۸
			۵۴۳	سہو کے سجدوں کے بعد پھر تشدد نہ پڑھے	۵۱۹
			۵۴۴	میں اللہ اکبر کہنا	۵۲۰
			۵۴۵	اگر کسی کو یاد نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے	۵۲۱
			۵۴۶	کفن میں عمامہ نہ دینے کا بیان	۵۲۲
			۵۴۷	کفن کی تیاری میت کے سارے مال میں سے کرنی چاہیے	۵۲۳
			۵۴۸	اگر میت کے پاس ایک ہاتھ لگا رہے	۵۲۴
			۵۴۹	اگر کفن کا کپڑا چھوٹی ہو کر سر پر پاؤں دونوں نہ ڈھکیں تو سر چھپا دیں	۵۲۵
			۵۵۰	اگر کفن کے اندر میں اپنا کفن تیار کر کے کھائے تو اس پر مقررہ نیک نیتی	۵۲۶



باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
<b>چھٹا پارہ</b>					
باب ۱	مشرکین کی نابالغ اولاد کا بیان	۶۱۰	باب ۱۹	لا علمی سے اپنے بیٹے کو خیرات دینا	۶۳۹
باب ۲	" " "	۶۱۱	باب ۲۰	دائیں ہاتھ سے خیرات کرنا بہتر ہے	۶۴۰
باب ۳	پیر کے دن مرنے کی فضیلت	۶۱۳	باب ۲۱	جس نے اپنے نوکر کو خیرات کا حکم دیا اپنے ہاتھ سے خیرات نہ دی۔	۶۴۱
باب ۴	ناگہانی موت کا بیان	۶۱۵	باب ۲۲	صدقہ دہی بہتر ہے جس کے بعد آدمی کے والدین رہتے ہیں بظاہر کوئی فرق نہ آئے	۶۴۲
باب ۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور شیخین کی قبر و گاہ	۶۱۵	باب ۲۳	دے کر جتانے والے کی مذمت	۶۴۳
باب ۶	مردوں کو گالیاں دینا منع ہے	۶۱۹	باب ۲۴	خیرات میں عجلت کرنا بہتر ہے	۶۴۴
باب ۷	برے اور شریر مردوں کی برائی بیان کرنا درست ہے	۶۱۹	باب ۲۵	لوگوں کو خیرات کی ترغیب دینا	۶۴۴
<b>کتاب الزکوٰۃ</b>					
<b>زکوٰۃ کے بیان میں</b>					
باب ۸	زکوٰۃ دینا فرض ہے۔	۶۲۲	باب ۲۶	صدقہ کا نام نہ لے کر دینا	۶۴۵
باب ۹	زکوٰۃ کی ادائیگی پر بیعت کرنا۔	۶۲۶	باب ۲۷	صدقہ گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے	۶۴۶
باب ۱۰	زکوٰۃ نہ دینے والا گنہگار ہے۔	۶۲۶	باب ۲۸	جس نے کفر و شرک کی حالت میں خیرات کی پھر مسلمان ہو گیا	۶۴۷
باب ۱۱	جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ گنہگار نہیں کہلے گا	۶۲۷	باب ۲۹	خادم کو بھی ثواب ملے گا اگر اپنے بڑے یا صاحب خانہ کے حکم سے خیرات کرے	۶۴۷
باب ۱۲	اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت	۶۳۱	باب ۳۰	عورت اپنے خاوند کے مال میں سے خیرات کرے	۶۴۸
باب ۱۳	خیر میں دکھاؤ	۶۳۱	باب ۳۱	آیت فَاَعَا هُنَّ اَعْطٰی کی تفسیر	۶۴۹
باب ۱۴	چوری کے مال میں خیرات قبول نہ ہوگی۔	۶۳۲	باب ۳۲	صدقہ کرنے والے اور بخیل کی مثال	۶۵۰
باب ۱۵	حلال کمائی میں سے خیرات قبول ہوتی ہے	۶۳۲	باب ۳۳	کمائی اور تجارت میں صدقہ دینا	۶۵۱
باب ۱۶	اس زمانے سے پہلے صدقہ دینا جب مقبول تھا	۶۳۳	باب ۳۴	ہر مسلمان پر صدقہ دینا واجب ہے	۶۵۱
باب ۱۷	نہ ہوگا۔	۶۳۳	باب ۳۵	زکوٰۃ اور خیرات میں کتنا مال دینا چاہیے	۶۵۱
باب ۱۸	آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ٹکڑا یا تھوڑا سا صدقہ دے کر	۶۳۵	باب ۳۶	چاندی کی زکوٰۃ	۶۵۲
باب ۱۹	تندرست اور مال کے خواہشمند کا صدقہ	۶۳۷	باب ۳۷	زکوٰۃ میں سامان لینا	۶۵۲
باب ۲۰	" "	۶۳۷	باب ۳۸	زکوٰۃ لیتے وقت جو مال جدا جدا ہو وہ اکٹھے نہ کیے جائیں	۶۵۳
باب ۲۱	علامہ خیرات کرنا	۶۳۸	باب ۳۹	اگر مال میں دو شریک ہوں تو زکوٰۃ کا خرچ حساب سے برابر ایک دوسرے سے کاٹیں۔	۶۵۴
باب ۲۲	پوشیدہ خیرات کرنا	۶۳۸	باب ۴۰	انہوں کی زکوٰۃ کا بیان	۶۵۵
باب ۲۳	نوادقیت کے سبب کسی والد کو خیرات دینا	۶۳۸	باب ۴۱	جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ زکوٰۃ میں ایک	۶۵۵

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین
باب ۹۲۱	برس کی اونٹنی دینی ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو		باب ۹۲۱	کیا آدمی اپنی چیز کو جو صدقہ میں دی ہو پھر خرید سکتے
باب ۹۲۲	زکوٰۃ میں بڑھا عیب دار یا نر جانور نہ لیا جائے گا۔ البتہ محصل زکوٰۃ چاہے تو لے سکتا ہے۔	۴۵۸	باب ۹۲۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے صدقہ لینا حرام ہے
باب ۹۲۳	زکوٰۃ میں بکری کا بچہ لینا	۴۵۸	باب ۹۲۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی نوٹدی غلاموں کو صدقہ دینا درست ہے
باب ۹۲۴	زکوٰۃ میں لوگوں کے انتہائی عمدہ اور منتخب مال نہ لیے جائیں گے۔	۴۵۹	باب ۹۲۵	جب صدقہ محتاج کی ملکیت ہو جائے تو تحفہ دینا جائز ہے۔
باب ۹۲۵	پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں	۴۵۹	باب ۹۲۶	اغنیاء سے صدقہ لینا اور وہ فقرہ کو دینا۔
باب ۹۲۶	گائے کی زکوٰۃ	۴۶۰	باب ۹۲۷	زکوٰۃ دینے والے کے لئے محاکم کا دعا کرنا۔
باب ۹۲۷	رشتہ وادوں کو زکوٰۃ دینا	۴۶۰	باب ۹۲۸	سمندر سے نکالے ہوئے مال کا حکم
باب ۹۲۸	مسلمان کو اپنے گھوڑے کی زکوٰۃ دینا ضروری نہیں	۴۶۲	باب ۹۲۹	رکاز میں خمس ہے
باب ۹۲۹	مسلمان پر اپنے غلام کی زکوٰۃ نہیں	۴۶۳	باب ۹۳۰	والفطیرین علیہا کی تفسیر
باب ۹۳۰	یتیموں کو خیرات دینا بہت ثواب ہے	۴۶۳	باب ۹۳۱	مسافر لوگ زکوٰۃ کے اونٹوں کو استعمال کر سکتے ہیں
باب ۹۳۱	خاندان کو اور جن یتیموں کی پرورش کر رہا ہو ان کو زکوٰۃ دینا	۴۶۵	باب ۹۳۲	زکوٰۃ کے اونٹوں پر حاکم کا اپنے ہاتھ سے داغ لگانا
باب ۹۳۲	آیت وفي المقاتب انعامین وفي سبیل اللہ کی تشریح	۴۶۶		
باب ۹۳۳	سوال سے بچنے کا بیان	۴۶۸		
باب ۹۳۴	اگر اللہ تعالیٰ کسی کو بن مانگے اور بن امید سے کوئی چیز دلانے سے تو اسے قبول کرے	۴۷۰		
باب ۹۳۵	جو شخص اپنی دولت بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے	۴۷۰		
باب ۹۳۶	لایسئلون الناس الیماخا کی تفسیر	۴۷۱		
باب ۹۳۷	کھجور کے درخت پر اس کے پھل کا اندازہ کرنا	۴۷۴		
باب ۹۳۸	بارانی کھیتوں اور ندی نہر سے سیراب شدہ کھیتوں کا عشر	۴۷۶		
باب ۹۳۹	پانچ دست سے کم میں زکوٰۃ نہیں	۴۷۶		
باب ۹۴۰	جب کھجور درخت سے توڑی جائے تب زکوٰۃ لی جائے	۴۷۷		
باب ۹۴۱	جو شخص اپنا میوہ یا کھجور کا درخت یا کھیت بیچ دے۔ ملائکہ عشر اس پر واجب ہو چکی تھی۔	۴۷۷		
<b>صدقۃ الفطر</b>				
باب ۹۵۳	صدقہ فطر کا فرض ہونا۔	۴۸۷	باب ۹۵۳	صدقہ فطر کا غلام اور نوٹدی پر فرض ہونا۔
باب ۹۵۴	صدقہ فطر میں جو ایک صاع ہے۔	۴۸۷	باب ۹۵۴	صدقہ فطر گہیوں میں ایک صاع ہے
باب ۹۵۵	صدقہ فطر کھجور میں ایک صاع ہے	۴۸۸	باب ۹۵۵	صدقہ فطر گہیوں میں ایک صاع ہے
باب ۹۵۶	صدقہ فطر سفوف میں ایک صاع ہے	۴۸۸	باب ۹۵۶	عید کی نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا
باب ۹۵۷	عید کی نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا	۴۸۹	باب ۹۵۷	آزاد اور غلام پر صدقہ فطر کا واجب ہونا
باب ۹۵۸	آزاد اور غلام پر صدقہ فطر کا واجب ہونا	۴۸۹	باب ۹۵۸	ہر بڑے چھوٹے پر صدقہ فطر واجب ہے
باب ۹۵۹	ہر بڑے چھوٹے پر صدقہ فطر واجب ہے	۴۹۰		

باب نمبر	مضمون	صفحہ	باب نمبر	مضمون	صفحہ
				<b>کتاب المناسک</b>	
				<b>حج کا بیان</b>	
باب ۹۶۲	حج کی فرضیت	۹۹۲	باب ۹۸۵	ذوالحلیفہ میں صبح تک قیام کرنا	۴۰۵
باب ۹۶۳	یا تاملہ رجالاً وعلی اکل ضامہ کی تفسیر	۹۹۳	باب ۹۸۶	لبیک بلند آواز سے کہنا	۴۰۶
باب ۹۶۴	پالان پر سوار ہو کر حج کرنا	۹۹۳	باب ۹۸۷	لبیک پڑھنے کا بیان	۴۰۶
باب ۹۶۵	حج مقبول کی فضیلت	۹۹۴	باب ۹۸۸	احرام باندھنے کے وقت لبیک سے پہلے الحمد للہ	۴۰۶
باب ۹۶۶	حج اور عمرہ کی میثاقوں کا بیان	۹۹۵		سبحان اللہ اللہ اکبر پڑھنا	
باب ۹۶۷	تسبیح و دو فاتحہ خیر الزاد التوحیدی کی تفسیر	۹۹۵	باب ۹۸۹	سواری کے سیدھا کھڑے ہو جانے پر لبیک کہنا	۴۰۸
باب ۹۶۸	کئی لوگ حج اور عمرہ کے لئے کہیں سے احرام باندھیں	۹۹۶	باب ۹۹۰	قبلہ کی طرف منہ کر کے احرام باندھنا	۴۰۸
باب ۹۶۹	اہل مدینہ کی میثقات	۹۹۶	باب ۹۹۱	وادی میں نزول کے وقت لبیک کہنا	۴۰۹
باب ۹۷۰	شامیوں کے احرام باندھنے کی جگہ	۹۹۷	باب ۹۹۲	حائضہ عورت اور نفاس والی عورت کیسے احرام باندھے	۴۰۹
باب ۹۷۱	اہل نجد کی جائے احرام پوشی	۹۹۷	باب ۹۹۳	آنحضرت کی نیت احرام پہلے احرام کی نیت کرنا	۴۱۰
باب ۹۷۲	میثقات کے ادھر رکنے کی جانب رہنے والوں کے احرام باندھنے کی جگہ	۹۹۸	باب ۹۹۴	الحج اشہو الخ کی تفسیر	۴۱۱
باب ۹۷۳	بین والوں کے احرام باندھنے کی جگہ	۹۹۸	باب ۹۹۵	متع قرآن اور حج مفرد کا بیان	۴۱۳
باب ۹۷۴	اہل عراق کے احرام باندھنے کی جگہ	۹۹۸	باب ۹۹۶	لبیک میں حج کا نام لینا	۴۱۸
باب ۹۷۵	ذوالحلیفہ میں احرام باندھتے وقت نسا پڑھنا	۹۹۹	باب ۹۹۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں متع جاری ہونا	۴۱۸
باب ۹۷۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ پر گزر کر جانا	۹۹۹	باب ۹۹۸	ذلت لون لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام کی تفسیر	۴۱۹
باب ۹۷۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی:	۱۰۰۰	باب ۹۹۹	مکہ میں داخل ہونے کے وقت غسل کرنا۔	۴۲۰
	"عقیق کانالہ برکت والے"		باب ۱۰۰۰	مکہ میں دن اور رات داخلہ	۴۲۰
باب ۹۷۸	خوشبودار کپڑوں کو احرام باندھنے سے وقت خوشبو لگانا	۱۰۰۰	باب ۱۰۰۱	مکہ میں داخلہ کی سمت	۴۲۰
باب ۹۷۹	احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانا	۱۰۰۱	باب ۱۰۰۲	کون سی سمت سے مکہ سے خارج ہو	۴۲۱
باب ۹۸۰	بالوں کو احرام باندھنا	۱۰۰۲	باب ۱۰۰۳	مکہ کی فضیلت اور کعبہ کی بنا کا بیان	۴۲۲
باب ۹۸۱	ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس احرام باندھنا	۱۰۰۳	باب ۱۰۰۴	حرم پاک کی فضیلت	۴۲۵
باب ۹۸۲	محرم کون سے کپڑے باندھے	۱۰۰۳	باب ۱۰۰۵	مکہ کے مکاتیب وراثت کا قانون	۴۲۶
باب ۹۸۳	سواری پر حج کرنا	۱۰۰۴	باب ۱۰۰۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کہاں اترے	۴۲۷
باب ۹۸۴	محرم کون سے کپڑے پہنے	۱۰۰۴	باب ۱۰۰۷	وَاذْ قَالِ اِبْرٰهٖمُ الخ کی تفسیر	۴۲۸
			باب ۱۰۰۸	جعل اللہ الکعبۃ الخ کی تفسیر	۴۲۸
			باب ۱۰۰۹	کعبہ پر غلاف پڑھنا	۴۳۰
			باب ۱۰۱۰	کعبہ کے گردنے کا بیان	۴۳۰
			باب ۱۰۱۱	حجر اسود کا بیان	۴۳۱

باب نمبر	مضمون	صفحہ	باب نمبر	مضمون	صفحہ
باب ۱۰۱	کعبہ کا دوازہ اندر سے بند کر لینا اور اس کے سر	۴۳۱	باب ۱۰۱	کعبہ کا دوازہ اندر سے بند کر لینا اور اس کے سر	۴۳۱
باب ۱۰۲	کعبے میں جس طرح چاہے رخ کر کے نماز پڑھنا	۴۳۲	باب ۱۰۲	کعبے کے اندر نماز پڑھنا	۴۳۲
باب ۱۰۳	کعبے کے اندر جانا ضروری نہیں۔	۴۳۲	باب ۱۰۳	کعبے کے اندر جانا ضروری نہیں۔	۴۳۲
باب ۱۰۴	کعبے کے چاروں کونوں میں اللہ اکبر کہنا۔	۴۳۳	باب ۱۰۴	کعبے کے چاروں کونوں میں اللہ اکبر کہنا۔	۴۳۳
باب ۱۰۵	رمل کرنا	۴۳۳	باب ۱۰۵	رمل کرنا	۴۳۳
باب ۱۰۶	مکہ میں اگر طواف کرتے وقت حجر اسود کو بوسہ دینا	۴۳۴	باب ۱۰۶	مکہ میں اگر طواف کرتے وقت حجر اسود کو بوسہ دینا	۴۳۴
باب ۱۰۷	حج اور عمرہ میں رمل کرنے کا بیان	۴۳۴	باب ۱۰۷	حج اور عمرہ میں رمل کرنے کا بیان	۴۳۴
باب ۱۰۸	لکڑی سے حجر اسود کو چھونا	۴۳۵	باب ۱۰۸	لکڑی سے حجر اسود کو چھونا	۴۳۵
باب ۱۰۹	صرف دو رکعت یا تین کو بوسہ دینا	۴۳۵	باب ۱۰۹	صرف دو رکعت یا تین کو بوسہ دینا	۴۳۵
باب ۱۱۰	حجر اسود کا چومنا	۴۳۶	باب ۱۱۰	حجر اسود کا چومنا	۴۳۶
باب ۱۱۱	حجر اسود کے پاس اشارہ کرنا	۴۳۶	باب ۱۱۱	حجر اسود کے پاس اشارہ کرنا	۴۳۶
باب ۱۱۲	حجر اسود کے سامنے آکر اللہ اکبر کہنا	۴۳۶	باب ۱۱۲	حجر اسود کے سامنے آکر اللہ اکبر کہنا	۴۳۶
باب ۱۱۳	مکہ آکر وطن جانے سے پہلے طواف کرنا	۴۳۶	باب ۱۱۳	مکہ آکر وطن جانے سے پہلے طواف کرنا	۴۳۶
باب ۱۱۴	عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کرنا	۴۳۸	باب ۱۱۴	عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کرنا	۴۳۸
باب ۱۱۵	طواف میں باتیں کرنا	۴۴۰	باب ۱۱۵	طواف میں باتیں کرنا	۴۴۰
باب ۱۱۶	جو شخص طواف میں بندھا ہوا ہو اس کو کھول دینا	۴۴۰	باب ۱۱۶	جو شخص طواف میں بندھا ہوا ہو اس کو کھول دینا	۴۴۰
باب ۱۱۷	بیت اللہ کا برہنہ ہو کر طواف نہ کرنا	۴۴۱	باب ۱۱۷	بیت اللہ کا برہنہ ہو کر طواف نہ کرنا	۴۴۱
باب ۱۱۸	طواف کرتے کرتے اگر ٹھہر جائے تو کیا حکم ہے	۴۴۱	باب ۱۱۸	طواف کرتے کرتے اگر ٹھہر جائے تو کیا حکم ہے	۴۴۱
باب ۱۱۹	آنحضرت کا طواف کے بعد نماز پڑھنا	۴۴۱	باب ۱۱۹	آنحضرت کا طواف کے بعد نماز پڑھنا	۴۴۱
باب ۱۲۰	طواف تہنیم کا بیان	۴۴۲	باب ۱۲۰	طواف تہنیم کا بیان	۴۴۲
باب ۱۲۱	طواف کا دو گنا مسجد کے باہر پڑھنا	۴۴۳	باب ۱۲۱	طواف کا دو گنا مسجد کے باہر پڑھنا	۴۴۳
باب ۱۲۲	مقام ابراہیم کے پیچھے دو گنا طواف نماز پڑھنا	۴۴۳	باب ۱۲۲	مقام ابراہیم کے پیچھے دو گنا طواف نماز پڑھنا	۴۴۳
باب ۱۲۳	صبح اور عصر کی نماز کے بعد طواف کرنا	۴۴۴	باب ۱۲۳	صبح اور عصر کی نماز کے بعد طواف کرنا	۴۴۴
باب ۱۲۴	مریض کا سواری پر طواف کرنا	۴۴۵	باب ۱۲۴	مریض کا سواری پر طواف کرنا	۴۴۵
باب ۱۲۵	حاجیوں کو پانی پلانا	۴۴۵	باب ۱۲۵	حاجیوں کو پانی پلانا	۴۴۵
باب ۱۲۶	زفرم کا بیان	۴۴۶	باب ۱۲۶	زفرم کا بیان	۴۴۶
باب ۱۲۷	قرآن کرنے کا طواف	۴۴۷	باب ۱۲۷	قرآن کرنے کا طواف	۴۴۷
باب ۱۰۳۹	با وضو طواف کرنا	۴۴۸	باب ۱۰۳۹	با وضو طواف کرنا	۴۴۸
باب ۱۰۴۰	صفاء، مردہ میں سعی کرنا واجب ہے	۴۵۰	باب ۱۰۴۰	صفاء، مردہ میں سعی کرنا واجب ہے	۴۵۰
باب ۱۰۴۱	صفاء، مردہ میں سعی کرنا واجب ہے	۴۵۱	باب ۱۰۴۱	صفاء، مردہ میں سعی کرنا واجب ہے	۴۵۱
باب ۱۰۴۲	حیض والی عورت کو سوائے بیت اللہ کے	۴۵۳	باب ۱۰۴۲	حیض والی عورت کو سوائے بیت اللہ کے	۴۵۳
باب ۱۰۴۳	طواف کے سب ارکان بجالانا چاہئیں	۴۵۳	باب ۱۰۴۳	طواف کے سب ارکان بجالانا چاہئیں	۴۵۳
باب ۱۰۴۴	مکی حضرات کے لیے منیٰ کو جلتے وقت بطحا	۴۵۵	باب ۱۰۴۴	مکی حضرات کے لیے منیٰ کو جلتے وقت بطحا	۴۵۵
باب ۱۰۴۵	وغیرہ سے احرام باندھنا	۴۵۵	باب ۱۰۴۵	وغیرہ سے احرام باندھنا	۴۵۵
باب ۱۰۴۶	آنحویں ذوالحجہ کو آدمی نماز ظہر کہاں پڑھے	۴۵۵	باب ۱۰۴۶	آنحویں ذوالحجہ کو آدمی نماز ظہر کہاں پڑھے	۴۵۵
<b>سوال و پارہ</b>					
باب ۱۰۴۵	منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان	۴۵۸	باب ۱۰۴۵	منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان	۴۵۸
باب ۱۰۴۶	عرفہ کے دن روزہ رکھنا	۴۵۹	باب ۱۰۴۶	عرفہ کے دن روزہ رکھنا	۴۵۹
باب ۱۰۴۷	منیٰ سے عرفہ کو روانگی	۴۵۹	باب ۱۰۴۷	منیٰ سے عرفہ کو روانگی	۴۵۹
باب ۱۰۴۸	عرفہ کے دن دوپہر کو روانگی	۴۵۹	باب ۱۰۴۸	عرفہ کے دن دوپہر کو روانگی	۴۵۹
باب ۱۰۴۹	سوارہ کر دو قوت عرفات کرنا۔	۴۶۰	باب ۱۰۴۹	سوارہ کر دو قوت عرفات کرنا۔	۴۶۰
باب ۱۰۵۰	عرفہ میں دو نمازیں ملا کر پڑھنا۔	۴۶۰	باب ۱۰۵۰	عرفہ میں دو نمازیں ملا کر پڑھنا۔	۴۶۰
باب ۱۰۵۱	عرفہ میں مختصر خطبہ پڑھنا	۴۶۱	باب ۱۰۵۱	عرفہ میں مختصر خطبہ پڑھنا	۴۶۱
باب ۱۰۵۲	عرفات میں ٹھہرنے کے لیے جلدی کرنا	۴۶۲	باب ۱۰۵۲	عرفات میں ٹھہرنے کے لیے جلدی کرنا	۴۶۲
باب ۱۰۵۳	عرفات میں ٹھہرنے کا بیان	۴۶۲	باب ۱۰۵۳	عرفات میں ٹھہرنے کا بیان	۴۶۲
باب ۱۰۵۴	عرفات سے واپسی کس چال سے ہو	۴۶۳	باب ۱۰۵۴	عرفات سے واپسی کس چال سے ہو	۴۶۳
باب ۱۰۵۵	عرفات اور مزدلفہ کے درمیان اترنا	۴۶۳	باب ۱۰۵۵	عرفات اور مزدلفہ کے درمیان اترنا	۴۶۳
باب ۱۰۵۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اطمینان سے چلنے کا حکم	۴۶۵	باب ۱۰۵۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اطمینان سے چلنے کا حکم	۴۶۵
باب ۱۰۵۷	مزدلفہ میں دو نمازیں ملا کر پڑھنا	۴۶۵	باب ۱۰۵۷	مزدلفہ میں دو نمازیں ملا کر پڑھنا	۴۶۵
باب ۱۰۵۸	مغرب عشا ملا کر پڑھنا	۴۶۶	باب ۱۰۵۸	مغرب عشا ملا کر پڑھنا	۴۶۶
باب ۱۰۵۹	بہر نماز کے لیے اذان اور تکبیر مونی چاہیئے	۴۶۶	باب ۱۰۵۹	بہر نماز کے لیے اذان اور تکبیر مونی چاہیئے	۴۶۶
باب ۱۰۶۰	مزدلفہ کی رات عورتوں اور بچوں کو منیٰ کی طرف روانہ کرنا۔	۴۶۷	باب ۱۰۶۰	مزدلفہ کی رات عورتوں اور بچوں کو منیٰ کی طرف روانہ کرنا۔	۴۶۷



باب نمبر	مضمون	صفحہ	باب نمبر	مضمون	صفحہ
۱۰۹۱	صبح کی نماز مزدلفہ میں پڑھنا	۴۹۹	۱۰۸۷	سرمندہ آنے سے پہلے ذبیحہ کرنا	۴۸۶
۱۰۹۲	مزدلفہ سے واپسی	۴۹۰	۱۰۸۸	احرام باندھنے کے وقت بالوں کو جالینا	۴۸۷
۱۰۹۳	دسویں تاریخ صبح کو حجرہ عقبہ کی رمی تک تکبیر	۴۹۰	۱۰۸۹	احرام کھولتے وقت سرمندہ آنا	۴۸۸
۱۰۹۴	حج کو ملا کر تمتع کرے	۴۹۱	۱۰۹۰	تمتع کرنے والا عمرہ کر کے بال کترائے	۴۸۹
۱۰۹۵	قربانی کے جانور پر سوار ہونا	۴۹۲	۱۰۹۱	قربانی کے دن زیارت کرنا	۴۸۹
۱۰۹۶	قربانی کا جانور اپنے ساتھ لے جانا	۴۹۳	۱۰۹۲	جس نے شام تک رمی نہ کی اس کے متعلق کیا حکم ہے۔	۴۹۰
۱۰۹۷	حج کو جلتے ہوئے راستے میں قربانی کرنا	۴۹۴	۱۰۹۳	حجرہ کے پاس سوار رہ کر لوگوں کو مسے بتانا	۴۹۱
۱۰۹۸	جو شخص ذوالحلیفہ میں پہنچ کر اشعار و تعلیم کرے	۴۹۵	۱۰۹۴	منیٰ کے ایام میں خطبہ سنانا	۴۹۲
۱۰۹۹	قربانی کے اونٹ اور گایوں کے ہار ٹینا	۴۹۶	۱۰۹۵	منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رہ سکتے ہیں	۴۹۳
۱۱۰۰	قربانی کے جانور کا اشعار کرنا	۴۹۶	۱۰۹۶	لنگریوں کے مارنے کا بیان	۴۹۵
۱۱۰۱	جس نے اپنے ہاتھ سے ہار پہنائے	۴۹۷	۱۰۹۷	وادی کے نشیب سے رمی کرنا	۴۹۵
۱۱۰۲	بجریوں کے گلے میں ہار ڈالنا	۴۹۷	۱۰۹۸	ہر حجرہ پر سات لنگریاں مارنا	۴۹۵
۱۱۰۳	اون کے ہار ٹینا	۴۹۸	۱۰۹۹	حجرہ عقبہ کی رمی کرنا	۴۹۶
۱۱۰۴	جوتی کا ہار بنانا	۴۹۸	۱۱۰۰	ہر لنگری مارتے وقت اللہ اکبر کہنا	۴۹۶
۱۱۰۵	اونٹوں کی جھولوں کا بیان	۴۹۹	۱۱۰۱	حجرہ عقبہ کو لنگریاں مار کر وہاں ٹھہرنا	۴۹۷
۱۱۰۶	جس نے راستے میں قربانی کا جانور خریدا	۴۹۹	۱۱۰۲	جب پہلے اور دوسرے حجرے کو مارے تو	۴۹۷
۱۱۰۷	اپنی بیویوں کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر	۵۰۰		قبلہ رخ اور نرم زمین ہو	۴۹۷
	گائے ذبح کرنا۔		۱۱۰۳	حجرے کے پاس دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا	۴۹۷
۱۱۰۸	جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں نحر کیا	۵۰۱	۱۱۰۴	دونوں حجروں کے پاس دعا کرنا	۴۹۸
۱۱۰۹	اپنے ہاتھ سے نحر کرنا	۵۰۱	۱۱۰۵	رمی جمار کے بعد خوش بو لگانا	۴۹۸
۱۱۱۰	اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا۔	۵۰۱	۱۱۰۶	طواف الوداع کا بیان	۴۹۹
۱۱۱۱	اونٹوں کو کھڑا کر کے نحر کرنا۔	۵۰۲	۱۱۰۷	طواف الزیارات کا بیان	۴۹۹
۱۱۱۲	قصاب کو ذبح کرنے کی ضروری میں قربانی کی	۵۰۳	۱۱۰۸	واپسی کے بعد نماز عصر اطمینان میں پڑھنا	۵۰۱
	کوئی چیز نہ دینا۔		۱۱۰۹	محصب کا بیان	۵۰۲
۱۱۱۳	قربانی کی کھال خیرات کی جلتے	۵۰۳	۱۱۱۰	مکہ میں داخلے سے پہلے ذی طویٰ میں اترنا	۵۰۲
۱۱۱۴	قربانی کے جانوروں کی جھولیں خیرات کر دی جائیں	۵۰۴	۱۱۱۱	مکہ سے واپسی کے وقت ذی طویٰ میں اترنا	۵۰۳
۱۱۱۵	واذ ابوانا کی تفسیر	۵۰۴	۱۱۱۲	بزمانہ حج تجارت کرنا	۵۰۴
۱۱۱۶	قربانی کے جانور سے کیا کھائیں	۵۰۵			

باب نمبر	مضمون	صفحہ	باب نمبر	مضمون	صفحہ
باب ۱۱۱۳	محبص میں آخر شب کو حج کرنا	۸۰۴	باب ۱۱۳	روکا جانے والا کیا کرے	۸۲۲
<b>البواب العمره</b>		۸۰۵	باب ۱۱۳۸	روکے ہوئے شخص پر قضا لازم نہیں	۸۲۲
باب ۱۱۱۳	عمرے کا واجب ہونا	۸۰۵	باب ۱۱۳۹	فمن كان منكم مريضاً کی تفسیر	۸۲۳
باب ۱۱۱۵	حج سے پہلے عمرہ کرنا	۸۰۵	باب ۱۱۴۰	اد صدقہ کی کیا مراد	۸۲۳
باب ۱۱۱۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے	۸۰۶	باب ۱۱۴۱	فدیے میں ہر فقیر کو آدھا صاع طعام دینا	۸۲۵
باب ۱۱۱۷	رمضان میں عمرہ کرنا	۸۰۸	باب ۱۱۴۲	نسک سے مراد بکری ہے	۸۲۵
باب ۱۱۱۸	محبص کی رات میں عمرہ کرنا	۸۰۸	باب ۱۱۴۳	خلافت کا بیان	۸۲۵
باب ۱۱۱۹	تیغیم سے احرام عمرہ باندھنا	۸۰۹	باب ۱۱۴۴	ولا فزوق ولا جلال کا بیان	۸۲۶
باب ۱۱۲۰	بغیر قربانی کے جاؤز کے بعد عمرہ کرنا	۸۱۱	<b>باب جزاء الصيد</b>		۸۲۶
باب ۱۱۲۱	عمرے میں جتنی تکلیف ہو اتنا ثواب ہے	۸۱۱	باب ۱۱۴۵	ولا تقتلوا الصيد کا بیان	۸۲۶
باب ۱۱۲۲	عمرہ کرنے والے کو طواف و داع کی ضرورت ہے	۸۱۲	باب ۱۱۴۶	اگر کوئی بے احرام شکار کرے تو احرام والا کھا سکتا ہے۔	۸۲۷
باب ۱۱۲۳	عمرے میں بھی انہی باتوں کا خیال کرے جن کا حج میں کرتا ہے۔	۸۱۳	باب ۱۱۴۷	محرم شکار دیکھ کر سینے اور غیر محرم سمجھ جائے	۸۲۸
باب ۱۱۲۴	عمرہ کرنے والا احرام سے کب نکلتا ہے	۸۱۴	باب ۱۱۴۸	احرام والا غیر محرم کی شکار مارنے میں مدد نہ کرے	۸۲۹
باب ۱۱۲۵	جب کوئی حج سے لوٹے تو کیا کہے	۸۱۶	باب ۱۱۴۹	محرم غیر محرم کو شکار کی نشان دہی نہ کرے	۸۳۰
باب ۱۱۲۶	مکہ آنے والے حاجیوں کا استقبال کرنا	۸۱۷	باب ۱۱۵۰	اگر محرم کو کوئی شخص زندہ گوشت بھیجے تو محرم قبول کرے	۸۳۱
باب ۱۱۲۷	صبح کو گھر میں آنا۔	۸۱۷	باب ۱۱۵۱	محرم کون کون سے جانور مار سکتا ہے	۸۳۲
باب ۱۱۲۸	شام کو گھر میں آنا۔	۸۱۷	باب ۱۱۵۲	محرم کا درخت کا نہ کاٹنا جائے	۸۳۳
باب ۱۱۲۹	جب آدمی اپنے شہر میں آئے تو رات کو گھر نہ جائے۔	۸۱۸	باب ۱۱۵۳	محرم سے شکار کو بھیگا یا نہ جلے	۸۳۴
باب ۱۱۳۰	جب مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو سواری تیز کرے	۸۱۸	باب ۱۱۵۴	مکہ میں روٹا درست نہیں	۸۳۵
باب ۱۱۳۱	واتوا البیوت کی تفسیر	۸۱۸	باب ۱۱۵۵	محرم کو پھینے لگانا کیسا ہے	۸۳۵
باب ۱۱۳۲	سفر بھی عذاب ہے	۸۱۹	باب ۱۱۵۶	محرم کا نکاح کرنا	۸۳۶
باب ۱۱۳۳	مسافر جب جلدی پہنچنا چاہے تو کیا کرے	۸۱۹	باب ۱۱۵۷	محرم مرد اور عورت کو خوشبو لگانے کی ممانعت	۸۳۶
باب ۱۱۳۴	محرم کو روکے جانے کا بیان	۸۲۰	باب ۱۱۵۸	محرم کو غسل کرنا	۸۳۷
باب ۱۱۳۵	عمرہ کرنے والا اگر روکا جائے	۸۲۰	باب ۱۱۵۹	محرم کو جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہنے۔	۸۳۸
باب ۱۱۳۶	حج سے روکے جانے کا بیان	۸۲۲	باب ۱۱۶۰	اگر تہہ بند نہ ملے تو پا جامہ پہن لے	۸۳۹
			باب ۱۱۶۱	محرم کا ہتھیار لگانا	۸۳۹

باب نمبر	مضمون	صفحہ	باب نمبر	مضمون	صفحہ
باب ۱۱۶۲	مکہ اور حرم میں بغیر احرام داخل ہونا	۸۳۹	<b>کتاب الصوم</b> <b>روزہ کا بیان</b>		
باب ۱۱۶۳	محرم بھول کر خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ نہیں	۸۴۰			
باب ۱۱۶۴	محرم کا عرفات میں انتقال کرنا	۸۴۱	<b>باب وجوب صوم رمضان</b>		
باب ۱۱۶۵	محرم کے دفن کا منون طریقہ	۸۴۲			
باب ۱۱۶۶	میت کی طرف حج اور نذریں پوری کرنا	۸۴۲	باب ۱۱۸۵	رمضان کے روزوں کی فرضیت	۸۵۸
باب ۱۱۶۷	اس شخص کی طرف سے حج کرنا جو اونٹنی پر بیٹھ نہ سکتا ہوں۔	۸۴۳	باب ۱۱۸۶	روزے کی فضیلت	۸۵۹
باب ۱۱۶۸	عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا	۸۴۳	باب ۱۱۸۷	روزہ گناہوں کا کفارہ ہے	۸۵۹
باب ۱۱۶۹	بچوں کا حج کرنا	۸۴۳	باب ۱۱۸۸	روزہ داروں کے لیے بہشت کا دروازہ	۸۶۰
باب ۱۱۷۰	عورتوں کا حج کرنا	۸۴۳	باب ۱۱۸۹	رمضان کا ماہ رمضان کہا جائے	۸۶۱
باب ۱۱۷۱	کعبے تک پیدل جانے کی نذر ماننا	۸۴۴	باب ۱۱۹۰	ریحان اور امید ثواب پر روزہ رکھنا	۸۶۲
			باب ۱۱۹۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں زیادہ سخی ہوتے تھے۔	۸۶۲
<b>فضائل مدینہ منورہ</b>		۸۴۷	باب ۱۱۹۲	روزہ میں جھوٹ بولنا	۸۶۳
باب ۱۱۷۲	مدینے کے حرم کا بیان	۸۴۷	باب ۱۱۹۳	روزہ دار کو کالی دینا	۸۶۳
باب ۱۱۷۳	مدینہ کے فضائل	۸۴۹	باب ۱۱۹۴	مجرد زندگی والا روزہ رکھے	۸۶۴
باب ۱۱۷۴	مدینہ کا نام طابہ	۸۴۹	باب ۱۱۹۵	رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو	۸۶۴
باب ۱۱۷۵	مدینے کے دونوں سنگلاخ میدان	۸۴۹	باب ۱۱۹۶	عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے	۸۶۶
باب ۱۱۷۶	جو شخص مدینہ سے نفرت کرے	۸۵۰	باب ۱۱۹۷	آنحضرت کا ارشاد	۸۶۶
باب ۱۱۷۷	مدینہ میں ایمان سمٹ کر آجائے گا	۸۵۰	باب ۱۱۹۸	رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے۔	۸۶۷
باب ۱۱۷۸	اہل مدینہ کو دھوکا دینا	۸۵۱	باب ۱۱۹۹	احل لکھم کی تفسیر	۸۶۷
باب ۱۱۷۹	مدینے کے محلوں کا بیان	۸۵۱	باب ۱۲۰۰	دکھلاوا و اشربوا کی تفسیر	۸۶۸
باب ۱۱۸۰	دجال مدینے میں داخل نہ ہو سکے گا	۸۵۱	باب ۱۲۰۱	بلال کی اذان کا حکم	۸۶۹
باب ۱۱۸۱	مدینہ بُرے آدمیوں کو بھگا دیتا ہے	۸۵۳	باب ۱۲۰۲	سحری تاخیر سے کھانا	۸۶۹
باب ۱۱۸۲		۸۵۴	باب ۱۲۰۳	سحری اور نماز فجر میں فاصلہ	۸۷۰
باب ۱۱۸۳	مدینے کی کوئی جگہ خالی نہ چھوڑنا	۸۵۴	باب ۱۲۰۴	سحری کھانا باعث برکت ہے	۸۷۰
باب ۱۱۸۴		۸۵۴	باب ۱۲۰۵	دن کو روزے کی نیت کرنا	۸۷۱

باب نمبر	مضمون	صفحہ	باب نمبر	مضمون	صفحہ
۱۲۰۶	صبح کو روزہ دار کا بحالت جنابت اٹھنا	۸۷۱	۱۲۳۰	بچوں کو روزہ رکھنا	۸۸۹
۱۲۰۷	روزہ کی حالت میں عورت کو بوسہ دینا	۸۷۲	۱۲۳۱	متواتر روزے رکھنا	۸۹۰
۱۲۰۸	روزہ میں بوسہ لینا	۸۷۲	۱۲۳۲	اکثر وصال کرنے والے کو سزا دینا	۸۹۱
۱۲۰۹	روزے میں نہانا	۸۷۳	۱۲۳۳	سحری تک نہ کھانا	۸۹۲
۱۲۱۰	روزہ میں بھول کر کھانا	۸۷۴	۱۲۳۴	نفلی روزہ توڑنے قسم دینا	۸۹۲
۱۲۱۱	روزہ میں مسواک کرنا	۸۷۵	۱۲۳۵	شعبان کے روزے	۸۹۳
۱۲۱۲	روزہ دار کا ناک میں پانی ڈالنا	۸۷۶	۱۲۳۶	آنحضرت کے روزے اور افطار کا بیان	۸۹۳
۱۲۱۳	قصداً رمضان میں جماع کرنا	۸۷۷	۱۲۳۷	نفلی روزے میں مہاجن کا حق ادا کرنا	۸۹۵
۱۲۱۴	قصداً جماع کے بعد کفارہ دینا	۸۷۷	۱۲۳۸	روزے میں بدن کا حق	۸۹۵
۱۲۱۵	کفارہ کا کھانا اپنے گھر والوں کو دینا	۸۷۸	۱۲۳۹	ہمیشہ روزہ رکھنا	۸۹۶
۱۲۱۶	روزے دار کو بچھے لگوانا	۸۷۹	۱۲۴۰	روزے میں بیوی اور بچوں کا حق	۸۹۶
۱۲۱۷	سفر میں روزہ رکھنا	۸۸۰	۱۲۴۱	ایک دن روزہ ایک دن افطار کا بیان	۸۹۷
۱۲۱۸	رمضان میں سفر کرنا	۸۸۱	۱۲۴۲	داؤد علیہ السلام کا روزہ	۸۹۷
۱۲۱۹	سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق حکم	۸۸۱	۱۲۴۳	ایام بیض کے روزے	۸۹۸
۱۲۲۰	سفر میں روزہ رکھنا یا نہ رکھنا	۸۸۲	۱۲۴۴	نفلی روزے کا توڑنا	۸۹۹
۱۲۲۱	سفر میں دکھا کر لوگوں کو روزہ افطار کرنا	۸۸۲	۱۲۴۵	آخر ماہ میں روزہ رکھنا	۸۹۹
۱۲۲۲	و علی الذین یطیعون کا حکم	۸۸۳	۱۲۴۶	جمعہ کے دن روزہ رکھنا	۹۰۰
۱۲۲۳	رمضان کے قضا روزے کب رکھے جائیں	۸۸۳	۱۲۴۷	روزے کے لئے مخصوص دن	۹۰۱
۱۲۲۴	حائضہ عورت نماز اور روزے چھوڑے	۸۸۴	۱۲۴۸	یوم عرفہ کا روزہ	۹۰۱
۱۲۲۵	جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں	۸۸۵	۱۲۴۹	عید الفطر کے دن روزہ رکھنا	۹۰۲
۱۲۲۶	روزہ کب افطار کرے	۸۸۶	۱۲۵۰	عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا	۹۰۲
۱۲۲۷	پانی وغیرہ جو کچھ مستیر ہو۔ اس سے روزہ افطار کر لینا۔	۸۸۷	۱۲۵۱	ایام تشریق کے روزے	۹۰۳
			۱۲۵۲	عاشورہ کے دن روزہ رکھنا	۹۰۴
<b>فضائل شب بیداری ماہ رمضان</b>			<b>اٹھواں پارہ</b>		
۱۲۵۳	رمضان المبارک میں تراویح پڑھنے والے کی فضیلت	۹۰۶	۱۲۲۸	افطار میں جلدی کرنا	۸۸۸
<b>فضائل شب قدر</b>			۱۲۲۹	روزہ افطار کرنے کے بعد سورج نظر آجائے	۸۸۸
۱۲۵۴	شب قدر کی فضیلت	۹۰۸			

باب نمبر	مضمون	صفحہ	باب نمبر	مضمون	صفحہ
باب ۱۲۵۵	شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنا	۹۰۹	باب ۱۲۵۶	شب قدر آخری عشرہ میں	۹۱۰
باب ۱۲۵۷	لوگوں کا جھگڑا کرنے سے لیلۃ القدر کا بھلا یا جانا	۹۱۲	باب ۱۲۵۸	رمضان کے آخری عشرے میں زیادہ محنت کرنا	۹۱۳
<b>البواب الاعتکاف</b>		۹۱۳	باب ۱۲۵۹	آخری عشرہ رمضان میں اعتکاف کرنا	۹۱۳
باب ۱۲۶۰	حائضہ عورت معتکف مرد کے لکھی کر سکتی ہے	۹۱۲	باب ۱۲۶۱	معتکف کو بلا ضرورت گھر میں جانا نہ چاہیے	۹۱۵
باب ۱۲۶۲	معتکف کا غسل کرنا	۹۱۵	باب ۱۲۶۳	صرف رات بھر اعتکاف کرنا۔	۹۱۵
باب ۱۲۶۴	عورتوں کا اعتکاف کرنا۔	۹۱۵	باب ۱۲۶۵	مسجد میں خیمے لگانا	۹۱۶
باب ۱۲۶۶	بضرورت مسجد کے دروازہ تک جانا	۹۱۶	باب ۱۲۶۷	آنحضرت کا بیسویں کی صبح کو اعتکاف سے نکلنے کا بیان	۹۱۷
باب ۱۲۶۸	مستحاضہ کا اعتکاف	۹۱۸	باب ۱۲۶۹	بیوی اپنے خاوند سے بحالت اعتکاف مل سکتی	۹۱۸
باب ۱۲۷۰	معتکف اپنی بیگمائی کو دُور کر سکتا ہے	۹۱۹	باب ۱۲۷۱	صبح کے وقت اعتکاف سے باہر آنا۔	۹۱۹
باب ۱۲۷۲	شوال میں اعتکاف کرنا۔	۹۲۰	باب ۱۲۷۳	اعتکاف کے لیے روزہ رکھنا ضروری ہے۔	۹۲۰
باب ۱۲۷۴	زمانہ جاہلیت اور کفر کی نذر	۹۲۱	باب ۱۲۷۵	رمضان کے درمیان عشرہ میں اعتکاف کرنا	۹۲۲
باب ۱۲۷۶	اعتکاف کا ارادہ کر کے اعتکاف سے نکل جانا۔	۹۲۲	باب ۱۲۷۷	معتکف اپنا سر دھونے کے لیے مسجد کے ساتھ گھر میں بڑھا دے۔	۹۲۲
باب ۱۲۷۸	اذا اقتصیت المصلوۃ کا مفہوم	۹۲۳	باب ۱۲۷۹	حلل و حرام کا فرق	۹۲۵
باب ۱۲۸۰	مشتبہات کی تفسیر	۹۲۵	باب ۱۲۸۱	مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا۔	۹۲۸
باب ۱۲۸۲	دل میں دوسرے اور خیالات سے شہ نہ کرنا چاہیے	۹۲۸	باب ۱۲۸۳	و اذا راوا تجارۃ کا مفہوم	۹۲۹
باب ۱۲۸۴	جو آدمی حلال و حرام کی پروا نہ کیے بغیر کلمے خشکی میں تجارت کرنا	۹۲۹	باب ۱۲۸۵	سوداگری کے لیے گھر سے باہر جانا	۹۳۰
باب ۱۲۸۶	سمندر میں تجارت کرنا	۹۳۱	باب ۱۲۸۷	اذا راوا تجارۃ کی تفسیر	۹۳۱
باب ۱۲۸۸	آیت انفقوا کی تفسیر	۹۳۲	باب ۱۲۸۹	رزق میں کشاکش چاہنے والا کیا کرے۔	۹۳۳
باب ۱۲۹۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھار کوئی چیز خریدنا۔	۹۳۳	باب ۱۲۹۱	کمانا اور ہاتھ سے کام کرنا۔	۹۳۴
باب ۱۲۹۲	خرید و فروخت میں غری کرنا۔	۹۳۶	باب ۱۲۹۳	مالدار کو مہلت دینا	۹۳۶
باب ۱۲۹۴	محتاج، نافراد کو مہلت دینا	۹۳۷	باب ۱۲۹۵	بیچنے والا اور خریدار دونوں صاف بیان کر دیں۔	۹۳۷
باب ۱۲۹۶	اچھی اور بری کھجور ملا کر بیچنا۔	۹۳۸	باب ۱۲۹۷	گوشت بیچنے والا اور قصائی کا بیان	۹۳۸
باب ۱۲۹۸	خرید و فروخت میں جھوٹ بولنا۔	۹۳۹	باب ۱۲۹۹		

باب نمبر	مضمون	صفحہ	باب نمبر	مضمون	صفحہ
باب ۱۲	یا ایہا الذین آمنوا لاتاکلوا الریبا	۹۳۹	باب ۱۲	وقت ہبہ کر دے	
باب ۱۳	کی تقسیم		باب ۱۳	بیع میں دھوکا دینا منع ہے۔	۹۵۶
باب ۱۴	سود خور اور اس کا گواہ اور منشی	۹۴۰	باب ۱۴	بازاروں کا بیان	۹۵۷
باب ۱۵	سود کھانے والے پر گناہ	۹۴۱	باب ۱۵	بازاروں میں غل مچانا مکروہ ہے۔	۹۵۹
باب ۱۶	اللہ سود کو مٹاتا ہے	۹۴۲	باب ۱۶	ماپ تول کی ضروری بیچنے والے پر ہے	۹۶۰
باب ۱۷	خرید و فروخت میں قسم کھانا مکروہ ہے	۹۴۲	باب ۱۷	غلہ ناپنا مستحب ہے۔	۹۶۱
باب ۱۸	ساروں کا بیان	۹۴۳	باب ۱۸	صاع اور مدی برکت	۹۶۱
باب ۱۹	لوہاروں کا بیان	۹۴۴	باب ۱۹	اناج کا بیچنا اور احشاکار کرنا۔	۹۶۲
باب ۲۰	درزی کا بیان	۹۴۴	باب ۲۰	اناج قبضہ سے پہلے بیچنا۔	۹۶۳
باب ۲۱	جولاہے کا بیان	۹۴۵	باب ۲۱	حوشخص غلے کا ڈھیر بن ملنے تو نے خریدے	۹۶۴
باب ۲۲	بڑھتی کا بیان	۹۴۵	باب ۲۲	اگر کسی شخص نے کچھ سامان یا جانور خریدا اور	۹۶۵
باب ۲۳	بادشاہ کا اپنی ضروری اشیاء خود خریدنا۔	۹۴۶	اسے بائع کے پاس ہی بحال رہنے دیا۔		
باب ۲۴	چوپالوں اور گدھوں کی خریداری	۹۴۷	باب ۲۳	ایک مسلمان بیع کر رہا ہو تو دوسرا دخل نہ دے	۹۶۵
باب ۲۵	زمانہ جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت	۹۴۸	باب ۲۴	بیع نیلام	۹۶۶
باب ۲۶	بیمار یا عارشی اونٹ خریدنا	۹۴۹	باب ۲۵	دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھانا۔	۹۶۶
باب ۲۷	فتنہ و فساد کے زمانہ میں متھیادوں کی خرید	۹۴۹	باب ۲۶	دھوکا کی بیع	۹۶۷
باب ۲۸	عطار اور مشک فروشی کا بیان	۹۵۰	باب ۲۷	بیع ملامتہ کا بیان	۹۶۷
باب ۲۹	بیچنے لگانے والے کا بیان	۹۵۰	باب ۲۸	بیع منابذہ	۹۶۸
باب ۳۰	مرد اور عورت کو جن چیزوں کا پہننا مکروہ ہے	۹۵۱	باب ۲۹	اونٹ اور بکری کے تھن میں دودھ کا جمع کرنا	۹۶۸
باب ۳۱	جس کا مال ہے اسے قیمت بدلنے کا حق ہے	۹۵۲	باب ۳۰	مصراتہ جانور کا واپس کرنا۔	۹۷۰
باب ۳۲	بیع توڑ ڈالنے کا اختیار	۹۵۲	باب ۳۱	زانی غلام کی بیع	۹۷۰
باب ۳۳	بائع یا مشتری کا اختیار کی مدت معین نہ کرنا	۹۵۳	باب ۳۲	عورتوں سے خرید و فروخت کرنا۔	۹۷۱
باب ۳۴	بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہو۔	۹۵۳	باب ۳۳	کیا شہری باہر والے کا مال بغیر اجرت بیچ سکتا ہے۔	۹۷۱
باب ۳۵	جب بائع یا مشتری دوسرے کو بیع کے بعد اختیار دے	۹۵۴	باب ۳۴	بستی والا باہر والے کا مال اجرت لے کر فروخت کرنا	۹۷۲
باب ۳۶	بائع کا اپنے لیے اختیار کی شرط کرنا۔	۹۵۴	باب ۳۵	شہری یا بستی والا باہر والے کے لیے دلالی کر کے مول نہ لے۔	۹۷۳
باب ۳۷	اگر کوئی شخص کوئی چیز خریدے تو اسی	۹۵۵	باب ۳۶	آگے جا کر قافلہ والوں سے ملنے کی ممانعت	۹۷۳



باب نمبر	مضمون	صفحہ	باب نمبر	مضمون	صفحہ
۱۳۴۹	تافلہ سے کتنی دور آگے جا کر ملنا منع ہے	۹۷۴	باب ۱۳۴۹	مشرکہ زمین کی فروخت -	۹۹۰
۱۳۵۰	بیع میں ناجائز شرطیں کرنا -	۹۷۵	باب ۱۳۵۰	بغیر اجازت کے چیز خریدنا	۹۹۰
۱۳۵۱	کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنا -	۹۷۶	باب ۱۳۵۱	مشرکوں اور حربی کا فروں سے خرید و فروخت کرنا	۹۹۲
۱۳۵۲	متقی کے عوض متقی فروخت کرنا -	۹۷۶	باب ۱۳۵۲	حربی سے غلام لونڈی خریدنا	۹۹۲
۱۳۵۳	جو کے عوض جو فروخت کرنا -	۹۷۷	باب ۱۳۵۳	دباغت سے پہلے مرزا کی کھال خریدنا	۹۹۵
۱۳۵۴	سونا سونے کے عوض بیچنا	۹۷۸	باب ۱۳۵۴	سور کا مار ڈالنا	۹۹۵
۱۳۵۵	چاندی کو چاندی کے بدلے بیچنا -	۹۷۹	باب ۱۳۵۵	مرزا کی حربی گلابا	۹۹۵
۱۳۵۶	اشترنی کے عوض اشترنی ادھار بیچنا منع ہے	۹۸۰	باب ۱۳۵۶	بے جان چیزوں کی تصویروں کو فروخت کرنا	۹۹۶
۱۳۵۷	سونے کے عوض چاندی قرض بیچنا	۹۸۱	باب ۱۳۵۷	مشراب کی تجارت حرام ہے -	۹۹۷
۱۳۵۸	چاندی کے عوض سونا نقد بیچنا -	۹۸۲	باب ۱۳۵۸	آزاد کو فروخت کرنے والے پر گناہ	۹۹۷
۱۳۵۹	بیع مزانبہ کا بیان	۹۸۲	باب ۱۳۵۹	یہودیوں کو مدینے سے نکالنا	۹۹۷
۱۳۶۰	سونے چاندی کے عوض درخت پر لگی ہوئی کھجور بیچنا -	۹۸۳	باب ۱۳۶۰	غلام کا غلام کے بدل ادھار فروخت کرنا	۹۹۷
۱۳۶۱	عرایا کی تفسیر	۹۸۴	باب ۱۳۶۱	لونڈی غلام فروخت کرنا -	۹۹۸
۱۳۶۲	پختگی معلوم ہونے سے پہلے میوہ بیچنا -	۹۸۵	باب ۱۳۶۲	مدبر کا بیچنا -	۹۹۸
۱۳۶۳	جب تک کھجور کی پختگی نمایاں نہ ہو - اس کا بیچنا منع ہے -	۹۸۵	باب ۱۳۶۳	لونڈی کا اشتر او سے پہلے سفر میں لے جانا	۹۹۹
۱۳۶۴	پختگی سے پہلے میوہ بیچنا -	۹۸۶	باب ۱۳۶۴	مردار اور بتوں کا فروخت کرنا -	۱۰۰۱
۱۳۶۵	ادھار خریدنا -	۹۸۶	باب ۱۳۶۵	کتنے کی قیمت	۱۰۰۱
۱۳۶۶	عمدہ کھجور کے بدلے ادھار	۹۸۶	باب ۱۳۶۶	کتاب بیع سلم	۱۰۰۲
۱۳۶۷	قلبی کھجور کا ٹھیکہ دینا -	۹۸۶	باب ۱۳۶۷	کتاب سلم کا بیان	۱۰۰۲
۱۳۶۸	کھڑی فصل کا غلہ	۹۸۷	باب ۱۳۶۸	ماپ مقرر کر کے سلم کرنا	۱۰۰۳
۱۳۶۹	درخت کو جو وسعت فروخت کرنا	۹۸۷	باب ۱۳۶۹	معین وزن میں سلم کرنا	۱۰۰۳
۱۳۷۰	بیع مختصرہ	۹۸۷	باب ۱۳۷۰	ایسے شخص سے سلم کرنا جس کے پاس اصل مال ہی نہیں -	۱۰۰۳
۱۳۷۱	کھجور کا کاغذ	۹۸۸	باب ۱۳۷۱	درخت پر جو کھجور لگی ہو اس کی پیداوار میں سلم	۱۰۰۵
۱۳۷۲	بیع میں ہر ملک کا قاعدہ	۹۸۸	باب ۱۳۷۲	سلم میں ضمانت	۱۰۰۶
۱۳۷۳	ایک سا بھی دوسرے سا بھی کے پاس فروخت کر سکتا ہے -	۹۹۰	باب ۱۳۷۳	سلم میں گروی	۱۰۰۶
			باب ۱۳۷۴	سلم میں میٹھا و معین ہونا چاہیے -	۱۰۰۶
			باب ۱۳۷۵	اوشنی سے بچہ جتنے تک سلم کرنا -	۱۰۰۷
			باب ۱۳۷۶	کتاب الشفعہ - شفعہ کا بیان	۱۰۰۸
			باب ۱۳۷۷	غیر مفقود جائیداد میں شفعہ ہونا	۱۰۰۸
			باب ۱۳۷۸	قبل از بیع کی شفعہ پیش کرنا	۱۰۰۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# پارہ دوم

## کتاب الغسل

### غسل کا بیان

ما قبل سے ربط : وضو طہارت صغریٰ ہے اور غسل طہارت کبریٰ ہے۔ طہارت صغریٰ یعنی وضو کے بعد طہارت کبریٰ یعنی غسل جنابت کا ذکر آیا ہے۔ وضو کا ذکر بھی امام بخاریؒ نے ایک آیت قرآنی سے کیا اور اسے وضو کے حکم کی اصل ٹھہرایا اسی طرح غسل کا ذکر بھی آیت قرآنی سے کیا اور اسے غسل کے حکم کی اصل ٹھہرایا ہے۔ اس باب میں پہلی آیت وہ پیش کی گئی جو غسل جنابت ثابت کرتی ہے اور وہ عام ہے یعنی جنابت مردوں اور عورتوں دونوں سے تعلق رکھتی ہے۔ غسل کا دوسرا موجب حیض و نفاس ہے جو صرف عورتوں سے متعلق ہے۔ لہذا امام صاحبؒ نے عام آیت کو خاص پر مقدم رکھا۔ فَالْكَفُّوْا مَبَالِغَهُ صِبْغٌ ہے اور امام صاحبؒ نے اس کے ذریعے سے یہ تنبیہ کی ہے کہ غسل جنابت میں مبالغہ کی رعایت ضروری ہے۔ یعنی بدن پر پوری طرح سے پانی بہایا جاوے اور بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہنے پائے۔ امام صاحبؒ نے کتاب الغسل میں سب سے پہلے باب الوضوء قبل الغسل قائم کیا ہے (یعنی غسل سے پہلے وضو کرنا چاہئے) چونکہ غسل میں ہر قسم کی طہارت شامل ہے۔ یعنی استنجا، وضو اور سارے بدن کو دھونا۔ پھر ترتیب کا سوال تھا اس لئے امام صاحبؒ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترتیب عمل بیان کر دی۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ اپنے غسل کی ابتداء استنجا سے فرماتے تھے، پھر وضو کرتے، اس کے بعد سر دھوتے اور پھر پانی بہاتے۔ لیکن امام صاحبؒ نے یہاں استنجا کا ذکر نہیں کیا کیونکہ استنجا کا ذکر کتاب الوضوء میں کر چکے ہیں اس لئے یہاں استنجا کے ذکر کی ضرورت نہیں لہذا انہوں نے الوضوء قبل الغسل کا باب قائم کیا ہے۔ اس سے ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ وضوئے غسل، غسل سے پہلے ہونا چاہئے بعد میں نہیں۔ غسل سے مکمل طہارت حاصل ہو جاتی ہے۔

لیکن اس عمل کے اجزاء ہی تین ہیں یعنی استنجا، وضو اور بدن پر خوب پانی بہانا، غسل کے فوراً بعد بلا ضرورت وضو کرنا بعض حضرات کے نزدیک بدعت یعنی خلاف عمل پیغمبر علیہ السلام ہے۔ اس باب سے دوسرا مفہوم یہ نکلتا ہے کہ غسل سے پہلے وضو کرنا مسنون ہے۔ تیسرا مفہوم یہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ غسل سے پہلے وضو کی کیفیت کیا ہے؟ چنانچہ حدیث سے ثابت ہوا کہ وضوئے غسل بھی وضوئے نماز کی طرح کیا جاتا ہے جس کا ابتدائی مجزأ استنجا ہے۔

کتاب الغسل کی پہلی حدیث میں غسل کرنے کی ترکیب بیان کی گئی ہے۔ یعنی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل فرماتے تو پہلے اپنے دست مبارک دھوتے۔ دوسری روایت میں صراحت ہے، کہ آپ استنجا فرماتے۔ پھر زمین سے ہاتھ رگڑ کر صاف کرتے اس روایت میں استنجا کا ذکر نہیں۔ پھر اس کے بعد وضو فرماتے۔ اور یہ وضو مثل وضوئے نماز ہوتا تھا۔ معلوم ہوا کہ یہ وضو مکمل ہوتا تھا، بعد ازاں پانی میں انگلیاں ڈال کر یعنی تھوڑا پانی لے کر بالوں کی جڑوں میں پہنچاتے اور بالوں میں غلال کرتے، تاکہ اگر بال منجمد ہوں تو کھل جائیں۔ طبی طور سے بھی یہ مفید ہے، کہ پانی سے بدن کو بند رنج آشنا کیا جائے۔ بدن پر بہت سا پانی فوراً ڈالنے سے تکلیف کا اندیشہ ہوتا ہے، لہذا غلال کے طریقہ سے بدن کو مادی کر لینا چاہئے۔ سر پر تین چلو پانی ڈالنے سے مقصد استیعاب ہے، تثلیث یعنی تین بار کی تعداد مقصود نہیں۔ چلو ڈالنے کا یہ طریق بھی ممکن ہے، کہ ایک چلو دائیں طرف ایک بائیں طرف ایک درمیان میں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک جگہ تین بار پانی ڈالنے سے مقصد کسی نہ کسی طرح سارے سر کو تر کرنا ہوگا۔ بعد ازاں تمام بدن پر پانی بہا لینے سے معلوم ہوا کہ صرف پانی بہانا فرض ہے دلك یعنی کتنا ضروری نہیں۔ مالکیہ کے ہاں دلك ضروری ہے اور اس کا کم از کم طریقہ یہ ہے کہ صرف ہاتھ پھیر دیا جائے۔ یہاں حدیث سے صرف پانی بہانا ہی ثابت ہے یہی احناف کا مسلک ہے دوسری حدیث حضرت ابن عباسؓ از میمونہؓ میں وضو کا طریقہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ پاؤں کو آخر میں دھوتے۔ بہر حال دونوں طریقے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ بعض مرتبہ غسل سے پہلے تمام وضو کیا بعض مرتبہ صرف پاؤں چھوڑ دیتے اور پورے بدن پر پانی بہانے کے بعد پاؤں دھولیتے۔

غسل الرجل مع امراۃ میں امام بخاریؒ نے ایک ہی وقت ایک ہی برتن استعمال کرنا مراد لیا ہے گو حدیث میں من اثناء واحد کا لفظ ہے مگر امام بخاریؒ نے مراد یہ لیا ہے کہ ایک وقت غسل کیا کرتے تھے۔ امام بخاریؒ نے دوسری روایت سے مدد لے کر معیت کی قید بڑھادی ہے یعنی باب غسل الرجل مع امراۃ قائم کیا ہے، واقعہ بھی یہی ہے کہ اس برتن سے ایک وقت میں غسل ہوتا تھا۔ دوسری روایات میں اس کی تصریح موجود ہے۔

باب الغسل بالصاع ونحوہ میں امام بخاریؒ نے یہ ثابت کیا ہے کہ روایات میں کہیں مد کہیں صاع کا ذکر ہے اس سے تحدید مراد نہیں کہ صرف اتنے وزن کے برتن سے غسل ہونا چاہئے، بلکہ کمی اور زیادتی دونوں کی گنجائش ہے۔ یہ قید اتفاقی ہے۔ ونحوہ کا لفظ بھی اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ قد دما کیفی کا درجہ مراد ہے

یعنی پانی کی وہ مقدار جو اچھی طرح سے نہانے کے لئے کفایت کر جائے۔

اس حدیث میں (۲۴۷) دخلت انا و اخو عائشة علی عائشة آیا ہے۔ ابوسلمہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور حضرت عائشہؓ کے رضاعی بھائی حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عائشہ ابوسلمہ کی رضاعی خالہ ہیں اس لئے نہ ابوسلمہؓ سے پردہ تھا اور نہ رضاعی بھائی سے۔ یہ دونوں ان کے پاس حاضر ہوئے۔ رضاعی بھائی نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عائشہؓ نے عمل کر کے دکھایا۔ صحابہ کرام کے زمانے میں عملی تعلیم کا رواج زیادہ تھا اور اس طرح مسئلہ زیادہ ذہن نشین ہو جاتا تھا۔ قوی تعلیم زیادہ اطمینان بخش نہیں ہوتی۔ حضرت عائشہؓ کا سہ کا حصہ پردے سے باہر تھا اور یہ دونوں حضرات دیکھ رہے تھے یہ دونوں محرم تھے۔ جسم کے باقی اعضاء جن کا چھپنا محرم سے بھی ضروری ہے، پردے ہی میں تھے۔

(۱۷۸) باب الغسل مرۃً واحدةً حدیث میمونہؓ ترجمہ کا مقصد یہ ہے کہ فریضہ غسل ایک مرتبہ پانی بہا لینے سے ادا ہو جاتا ہے، جس طرح وضو میں ایک مرتبہ پانی بہانا کافی ہے۔ تین کا عدد جن روایات میں ہے ان سے مراد صرف استیحاب اور تخصیل کمال ہے اور وہ جہی ممکن ہے، کہ وقت اور پانی کی گنجائش ہو۔

امام بخاریؒ نے یہاں یہ اشارہ بھی کیا ہے کہ ابو داؤد کی روایت میں ہے، کہ شرف میں غسل جنابت سات بار تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف ایک بار کافی قرار دے دیا گیا۔ گویا امام بخاریؒ نے ثابت کیا ہے کہ اسلام کا وہ پہلا عمل منسوخ ہے اور آخر میں صرف ایک بار ہی غسل جنابت کافی لکھا گیا ہے۔

ابن بطلال کہتے ہیں امام بخاریؒ کا ترجمہ افاض علی جسدہ (۲۵۳) سے اس طرح ثابت ہوا کہ یہاں حضرت میمونہؓ نے کوئی عدد ذکر نہیں کیا اس لئے اسے کم سے کم تعداد (ایک مرتبہ پر) محمول کیا جائے گا۔ علامہ سندھیؒ فرماتے ہیں ابن بطلال کا یہ طریق استدلال صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ تو واقعے کی حکایت ہے اور یہ معلوم نہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار غسل فرمایا یا اس سے زیادہ مرتبہ۔ اس لئے تکرار غسل بیان نہ کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ غسل صرف ایک مرتبہ ہوا تھا۔ علامہ سندھیؒ فرماتے ہیں دعویٰ یہ کیا گیا ہے کہ ادائے فرض کے لئے ایک بار غسل کرنا کافی ہے اور حدیث پیش کی گئی ہے حضرت میمونہؓ کی جس میں کسی عدد کا تعین نہیں۔ عدم ذکر سے عدم واقعہ پر استدلال درست نہیں کیونکہ حکایت تو واقعہ کے مطابق ہوتی ہے اور واقعہ کا کہیں علم نہیں۔

علامہ سندھیؒ کا طریق تطبیق: ابن بطلال کے برخلاف علامہ سندھیؒ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث و ترجمہ کی مطابقت کا ایک طریق بیان کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کی پوری کیفیت بیان فرما رہی ہیں جیسے سیاق حدیث سے ظاہر ہے کہ ہاتھوں کو دھونے کی تعداد ذکر کی ہے۔ پانی بہانے کی تعداد ذکر نہیں

کی، اس لئے اس موقع پر تعداد کا بیان نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ پانی بہانے میں تکرار نہیں کیا گیا۔ بلکہ صرف ایک بار پانی بہانے پر اکتفا کیا گیا۔ غرضیکہ عدم ذکر سے عدم واقعہ پر استدلال نہیں بلکہ تکرار کے بیان کے موقع پر تکرار کے بیان سے سکوت اور خاموشی اس بات کی دلیل ہے کہ واقعہ بھی تکرار نہیں کیا گیا۔ اس لئے یہ سکوت محل بیان کا سکوت ہے اور محل بیان کا سکوت حجت ہوا کرتا ہے۔

باب ۱۱ من بدأ بالجلاب أو الطيب عند الغسل یہ ترجمہ امام بخاریؒ کے لئے بہت زیادہ اعتراضات کا سبب ہوا ہے۔

اس باب کی پہلی حدیث (۲۵۴۴) میں حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت فرماتے، جلاب کی طرح کی کوئی چیز منگواتے۔ اسے اپنی ہتھیلی میں لینے غسل کی ابتداء سر مبارک کے داہنے حصے سے فرماتے پھر بائیں حصے کو لیتے اور دونوں ہتھیلیوں سے اپنے سر پر پانی ڈالتے۔

اسماعیلی کہتے ہیں کہ حدیث میں جلاب کا لفظ ہے جس کا معنی دودھ کا برتن ہے لیکن امام بخاریؒ نے اسے کسی خوشبو کا نام سمجھا ہے۔ خطابی شارح ابوداؤد نے امام بخاریؒ پر یہ اعتراض کیا ہے کہ جلاب اس برتن کو کہتے ہیں جس میں اونٹنی کا ایک وقت کا دودھ آجائے، لیکن امام بخاریؒ کو دہم ہوا اور انہوں نے جلاب سے وہ مطلب مراد لیا جو ہاتھ وغیرہ دھونے میں استعمال ہوتا ہے۔ حالانکہ جلاب کسی خوشبو کا نام نہیں۔

ابن قریول ابن جوزی اور متعدد دوسرے حضرات نے بھی اس معاملے میں خطابی کی تائید کی ہے۔ ازہری امام لغت کہتے ہیں، کہ اصل روایت میں وہ لفظ نہیں جسے امام بخاریؒ نے پیش کیا ہے، بلکہ یہ راویوں کی تصحیف ہے اصل روایات جلاب (بضم الجیم وتفتح اللام) ہے یہ ”جلاب“ کا معرب ہے جو اصل میں فارسی لفظ ہے چونکہ پہلے عام طور پر لفظ لگانے کا رواج نہ تھا اس لئے راویوں نے جلاب سمجھ لیا حالانکہ یہ درست نہیں۔

ابن اثیر نے ازہری کی تردید کی کہ جلاب روایت درایت غلط ہے۔ روایت اس لئے کہ تمام روایات میں جلاب منقول ہے اور درایت و عقلاً اس لئے کہ غسل سے پہلے خوشبودار چیزیں استعمال نہیں کی جاتیں۔ بلکہ غسل کے بعد ان کا استعمال قرین قیاس ہے۔

ان اعتراضات کے علاوہ بہت سے حضرات نے مختلف اعتراضات کئے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں جلاب سے مراد محض بزور ہے یعنی بیجوں سے نکلا ہوا دودھ کہ چند اقسام کے بیج کوٹ کر ان کا دودھ نکالا ہوا ہوگا۔ اہل عرب عموماً اسے استعمال کرتے ہیں۔ (جیسے ملتان میں ملتانی مٹی کا استعمال ہے کہ بدن کی تطہیر و تنظیف کے لئے ایسا کیا جاتا ہے) بعض لوگ دہی کا استعمال کرتے ہیں بعض بیڑا بکری کا دودھ بھی استعمال کرتے ہیں بعض لوگ خوشبودار گھاس کو پانی میں پکا کر استعمال کرتے ہیں حضرت شاہ صاحبؒ نے نزدیک

کوئی برتن مراد نہیں ہے، بلکہ حلاب بزرگ مراد ہے اگر یہ لفظ ان معنوں میں مستعمل ہوتا ہے تو شاہ صاحب کا مفہوم سب بہتر ہے۔ امام بخاریؒ سے اعتراضات بخوبی رفع ہو جاتے ہیں۔

لیکن اگر حلاب کو دودھ کے برتن ہی کے معنی میں لیں تو ترجمہ کا مقصد یہ ہوگا کہ حلاب دودھ دھنی کو کہتے ہیں۔ اس میں چکناہٹ کے کچھ نہ کچھ اثرات باقی رہ جاتے ہیں۔ اگر اس برتن میں پانی بھر جائے تو پانی کے اوپر ان پکنے اجزاء کے تر مرے صاف نظر آتے ہیں۔ اب اگر ایسے برتن میں پانی بھر کر غسل کیا جائے تو چونکہ اجزاء بنیہ جسم اور بالوں کے نرم کرنے اور میل کو دور کرنے میں مدد و معاون ہوں گے، اس لئے ترجمہ کا مقصد یہ ہوگا کہ غسل سے پہلے بدن کو صاف کرنے والی چیز کا استعمال کیا جائے۔ جیسے بعض لوگ صابن کو پانی میں پکا کر استعمال کرتے ہیں۔ اس صورت میں طیب سے مراد خوشبو یا عطریات نہ ہوں گے بلکہ اس کے لغوی معنی یعنی جسم کو صاف کرنے والی چیز ہوں گے۔ طیب کا استعمال اس معنی میں اور احادیث میں بھی آیا ہے۔ اس صورت میں من بعد ایا الحلاب او الطیب میں او بمعنی داؤد ہوں گے۔ اور بخاریؒ کے بعض نسخوں میں یہاں واؤ بھی ہے۔ اگر او اصلی معنی میں ہو تو طیب سے مراد حلاب کے علاوہ ہر صاف کرنے والی چیز ہوں گے۔

سب سے آسان یہ ہے کہ حلاب سے مراد دودھ دھنی لیا جائے یعنی الماء فی الحلاب اور مقصد یہ ہو کہ امام صاحبؒ دونوں کی صحت بنا رہے ہوں کہ غسل میں دونوں طریقے صحیح ہیں ایک صورت یہ ہے کہ خوشبو اور عطریات کو غسل سے پہلے استعمال کیا جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ غسل کے بعد استعمال ہو۔ چنانچہ اس کی تائید میں ایک باب آگے آ رہا ہے۔ (۱۸۷) من تطیب وبقی اثر الطیب بعد الغسل۔ حلاب سے مراد دودھ کے برتن کی طرح کا دوسرا برتن بھی مراد ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں خوشبو مراد لینا ضروری نہ ہوگا۔

بَابُ الْمَضْمُضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ فِي الْجَنَابَةِ غَسْلِ جَنَابَتِ مِیْنِ کُلِّ کَرْنِے نَاکِ مِیْنِ پَانِی چڑھانے پر امام بخاریؒ نے مستقل باب قائم کر کے یہ ثابت کر دیا ہے، کہ ان کے ہاں مضمضہ و استنشاق کی وہ حیثیت نہیں جو وضو میں ہوتی ہے۔ احناف کے نزدیک بھی مضمضہ و استنشاق واجب ہے۔ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے غسل جنابت میں مضمضہ و استنشاق کے وجوب کی ایک دلیل یہ بیان فرمائی ہے جو بڑی قوی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی روایت نہیں جہاں ہاتھ پر یہ منقول نہ ہو کہ آپؐ نے غسل جنابت میں مضمضہ و استنشاق کو ترک فرمایا ہو۔ اور کسی عمل پر حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا موافقت اور ہمیشگی فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ عمل واجب ہے۔ لہذا مضمضہ و استنشاق (کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا) غسل جنابت میں واجب ہوئے۔

اس باب کی پہلی حدیث (۲۵۵) میں مضمضہ و استنشاق کے علاوہ آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ آنحضرت نے رومال یا تولیہ لینے سے انکار کیا۔ بعض احادیث میں رومال یا تولیہ کا استعمال بھی ثابت ہے۔ بہر حال آنحضرت صلی





اس میں مذکور نہیں۔ امام بخاری یہ ثابت کر رہے ہیں کہ یہ سب روایات علی الاطلاق ہیں۔ کسی میں کوئی حصہ معلوم ہوا اور کسی میں کوئی جز۔ بہر حال یہ تمام روایات غسل جنابت ہی سے متعلق ہیں۔ پانی لینے کی تواہ کوئی بھی صورت ہو اگر ہاتھ پر ظاہری نجاست نہیں تو ہاتھ ڈالنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ بلکہ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابن عباسؓ نے ان چھینٹوں میں بھی کوئی قباحت نہیں دیکھی جو جنابت کے غسل میں اڑیں۔

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا  
فَاكْفُرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرَضًا أَوْ عَلَى  
سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمُ مِنَ الْغَائِطِ  
أَوْ لِمَسَّ الْمَرْءُ النِّسَاءَ فَلَمْ يَجِدْ مَا  
لَهُ أَفْتَمَّ مِمَّا صَحِبَ أَطْيَبًا  
فَأَمْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ  
وَمِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ  
مِنْ حَزَرٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ  
وَلِيُزَكِّيَ نَفْسَكُمْ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ  
تَشْكُرُونَ

اور (سورہ نسا میں) فرمایا یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا..... عَفُّوْا  
اے ایمان والو! تو تم نماز کے پاس بھی ایسی حالت میں مت  
جاؤ کہ تم نشہ میں ہو یہاں تک کہ تم سمجھنے لگو کہ منہ سے کیا پتے  
ہو۔ اور حالت جنابت میں بھی، باستثناء تمہارے مسافر  
ہونے کی حالت کے، یہاں تک کہ غسل کر لو۔ اور اگر تم بیمار  
ہو، یا حالت سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی شخص استنجے  
سے آیا ہو، یا تم نے بیبیوں سے قربت کی ہو، پھر تم کو  
پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمم کر لیا کرو۔ اپنے چہروں  
اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لیا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت  
معاف کرنے والا بڑا بخشنے والا ہے۔

۱۔ ان دونوں آیتوں سے امام بخاری نے یہ بیان کیا کہ غسل کی فرضیت قرآن سے ثابت ہے ۱۲ منہ۔

بَابُ الْغُسْلِ الْغُسْلِ

۲۳۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَوْحِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنْ

الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَعَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ

يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ

يُدْخِلُ أَمَامَهُ فِي الْمَاءِ فَيَغْتَلِ بِهَا

أُصُولَ الشَّعْرِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ

ثَلَاثَ عَرَفٍ يَبِيدُ بِهِ ثُمَّ يَفِيضُ

الْمَاءَ عَلَى جُلْدِهِ كُلِّهِ -

۲۳۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَكْثَنِ عَنْ

سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ

ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ رَوْحِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ

يَتَوَضَّأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ

رَجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَمَامَهُ

مِنَ الْأَذَى ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ مَضَى

رَجْلَيْهِ فَغَسَلَ لَهَا هَذِهِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَغَسَلَ يَدَيْهِ

بَابُ غَسْلِ سَائِرِ بُلْبُلٍ وَغَسْلِهِ

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ہشام از والدش عروہ حضرت

عائشہ زوجہ مطہرہ سے روایت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو شروع میں اپنے دونوں

ہاتھ دھوئے۔ پھر وضو فرما لیتے۔ جیسے نماز کا وضو مانتا

ہے۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں ڈالتے اور بالوں کی

جڑوں کا خلل کرتے پھر اپنے سر پر ہاتھوں سے تین

چلو پانی ڈالتے پھر پورے بدن پر پانی بہاتے۔

از محمد بن یوسف از سفیان از اعش از سالم بن ابی

الجعد از کریم از ابن عباس حضرت میمونہ زوجہ

مطہرہ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل

جنابت کے لئے وضو فرمایا۔ صرف دونوں پاؤں نہیں

دھوئے، اپنی شرم گاہ اور اس کی آلائش کو دھویا

پھر اپنے اوپر پانی بہایا۔ پھر دونوں پاؤں سر کا کر

انہیں دھویا۔ آپ کا غسل جنابت یہی تھا۔

۱۔ غسل یہ ہے کہ سارا بدن پانی سے تر کر لے ایسا کرنے سے فرض ادا ہو جاتا ہے لیکن مسنون طریقہ غسل کا یہ ہے کہ پہلے وضو کرے نام

بخاری نے اس باب میں اسی کو بیان کیا ۱۲ منہ ۱۳ تحلیل شعر بالوں میں انگلیوں سے خدائی کرنا غسل میں ضروری ہے اور وضو میں

سنت یا مستحب ہے ۱۴ یہی مسنون غسل ہے اگر آدمی اسراف نہ کرے تو ایک صاع پانی میں بخوبی پورا ہو جاتا ہے ۱۵ منہ ۱۶ اس رہائی کے لئے

بَابُ الْغُسْلِ الْوَحْدِ مَعَ امْرَأَةٍ

۲۴۶ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ أَبِي يَاسٍ قَالَ

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُلَيْبٍ عَنِ الثَّوْرِيِّ

عَنْ عُمَرَ وَكَأَنَّهُ قَالَ كُنْتُ

أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنْ رَأْسِهِ أَحَدٌ مِنْ قَدَحٍ

يُقَالُ لَهُ الْفَرْقُ -

بَابُ الْغُسْلِ بِالْمَصَاعِدِ وَنَحْوِهَا

۲۴۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَهْمَدِ قَالَ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو

بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

سَلَمَةَ يَقُولُ كَحَلَّتْ أَنَا وَأَخُو

عَلِيَّةٌ عَلَى عَلِيَّةٍ فَسَاكَهَا أَخُوهَا

عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِرَأْسِهِ نَحْوِ مِثْقَالِ

صَاعٍ فَأَغْتَسَلَتْ وَأَكَاظَتْ عَلَى

رَأْسِهَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَزِيدُ بْنُ

هَارُونَ وَبَلَدٌ وَالْحَدِيثُ عَنْ شُعْبَةَ قَدْ رِصَاعٍ -

بَابُ مَرَدِّ الْيَدِ يَوْمَ الْغُسْلِ جَنَابَتُهَا -

۲۴۸ حَدَّثَنَا أَبُو يَاسٍ، ابْنُ أَبِي ذُلَيْبٍ،

الْأَعْرُودُ، عَائِشَةُ، فَرَاتِي، بَنِي سَيْسٍ،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونُوكَ، هِيَ بَرْتَنُ سَعْيَ غُسْلٍ كَرْتَنُ -

وَهُ بَرْتَنُ

أَيْكُ قَدَحٍ هُوَ تَابِ، جَسَّهَ فَرَقِي كَبَا جَاتَا بَسَّهَ (فَرَقِ هَمَاكُ

مَلَكُ كَسَّ حَسَابُ سَعَا سِيرُ كَا هُوَ تَابِ)

بَابُ مَصَاعِدِ طَرَحِ كَسَّ دُوسَرُ بَرْتَنُوكَ سَعْيَ غُسْلٍ كَرْتَنُ -

۲۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ابْنُ أَبِي ذُلَيْبٍ،

حَفْصُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، فَرَاتِي، بَنِي سَيْسٍ،

عَائِشَةُ، هِيَ بَرْتَنُ سَعْيَ غُسْلٍ كَرْتَنُ -

وَهُ بَرْتَنُ

أَيْكُ قَدَحٍ هُوَ تَابِ، جَسَّهَ فَرَقِي كَبَا جَاتَا بَسَّهَ (فَرَقِ هَمَاكُ

مَلَكُ كَسَّ حَسَابُ سَعَا سِيرُ كَا هُوَ تَابِ)

بَابُ مَصَاعِدِ طَرَحِ كَسَّ دُوسَرُ بَرْتَنُوكَ سَعْيَ غُسْلٍ كَرْتَنُ -

۲۵۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ابْنُ أَبِي ذُلَيْبٍ،

حَفْصُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، فَرَاتِي، بَنِي سَيْسٍ،

عَائِشَةُ، هِيَ بَرْتَنُ سَعْيَ غُسْلٍ كَرْتَنُ -

وَهُ بَرْتَنُ

أَيْكُ قَدَحٍ هُوَ تَابِ، جَسَّهَ فَرَقِي كَبَا جَاتَا بَسَّهَ (فَرَقِ هَمَاكُ

(نقید) غسل میں وضو بھی ادا ہو جاتا ہے اب اس کے بعد نماز کے لئے پھر وضو کرنا ضروری نہیں ہے ۱۲ ص ۱۲۰ فرق دو صاع کا ہوتا ہے بعضوں نے کہا سولہ لٹل کا یعنی تین صاع کا کیونکہ ایک صاع پانچ لٹل اور تہائی لٹل کا ہوتا ہے ہمارے ملک کے حساب سے فرق تخمیناً سات سیر کا ہوگا - اس حدیث سے یہ بخلا کہ عورت کو اپنے مرد کی اور مرد کو اپنی عورت کی شرم گاہ دیکھنا درست ہے ۱۲ ص ۱۲۰ یہ ابو سلمہ حضرت عائشہؓ کے رضائی بھانجے تھے بعضوں نے کہا حضرت عائشہ کے بھائی سے کثیر بن عبد اللہ کو فی مراد ہیں بہر حال دونوں حضرت عائشہ کے محرم تھے اس لئے انہوں نے ان کے سامنے غسل کیا پردہ ڈال کر اور ان لوگوں نے حضرت عائشہ کا سر اور اوپر کا بدن دیکھا جو محرم کو دیکھنا درست ہے ۱۲ ص ۱۲۰ حضرت عائشہ نے خود نہا کر ان کو غسل کی تعلیم دی یہ تعلیم کا اچھا طریقہ ہے کہ کام کر کے دکھانا ۱۲ ص ۱۲۰ اس حدیث پر منکرین حدیث نے (باقی اگلے صفحہ پر)

(بقیہ) بہت لے دے کی ہے کہ ام المومنین ایسا نہیں کر سکتی تھیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ بھائی سے تو کپڑے پہن کر پردہ نہیں ہوتا۔ اور حدیث میں کپڑے اتارنے کے الفاظ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ ام المومنین نے کپڑے پہن کر پانی بہایا بتانا یہ تنگنا کہ اس طرح غسل نبوی ہوتا تھا۔ اور ابوسلمہ بھی آپ کے یعنی ام المومنین کے محرم تھے یعنی رضائی بھانجے۔ بعض کہتے ہیں کہ بھائی سے مراد کثیر بن عبداللہ ہیں مگر وہ بھی محرم ہی تھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کا دریافت کرنا خاص طور پر اس مقصد کے لئے ہو کہ ام المومنین کے چونکہ دونوں محرم تھے انہوں نے عملی طور پر معلوم کرنا چاہا ہو اور جہاں عملی تعلیم سے شرعاً کوئی امر مانع نہ ہو وہاں دین کی تعلیم کے لئے عملی تعلیم کی اجازت کب فیج ہے؟ نیز ام المومنین کے لباس کے علاوہ حجاب کا مزید ذکر ہے۔ اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ اس عمل میں ذرا بھر بھی خلاف شرع کوئی بات نہیں۔ دونوں سائین نے صرف ام المومنین کا سر اور اوپر کا بدن دیکھا۔ جہاں تک وضو کے ارکان کا تعلق ہے وہ بھی ایسے اعضاء ہیں جو محرم کے سامنے کھولے جاسکتے ہیں یعنی سر اور دونوں ہاتھ اور منہ پاؤں وغیرہ۔ توجہ وضو کے اعضاء دیکھنے کی ممانعت نہیں تو غسل میں جہاں تک حجاب کا تعلق ہے وہاں حجاب تنگنا، جہاں تک محرم کے سامنے اعضاء روزمرہ دیکھنے کا تعلق ہے، وہاں دونوں سائین نے ان اعضاء وضو کو دیکھا۔ اب اس میں کیا چیز خلاف شرع ہے؟۔ پھر یہ بھی ممکن ہے کہ ابوسلمہ نے ام المومنین کے الفاظ سنے ہوں اور سر بھی صرف ام المومنین کے بھائی نے دیکھا ہو۔ نیز یہ بھی خالی از امکان نہیں کہ دونوں سائین حضرات نے صرف الفاظ سنے ہوں اور ان کی نگاہیں دوسری طرف ہوں۔ مقصد اشارۃً تعلیم حاصل کرنے کا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے خود نہا کر انہیں غسل کی تعلیم دی یہ تعلیم کا اچھا طریقہ ہے۔ خود کر کے دکھایا، جن اعضاء کو محرم کے سامنے دکھانے کی شرعاً اجازت ہے یعنی اعضاء وضو سر اور رخ اور ہاتھ پاؤں انہیں دکھایا اور باقی بدن سے حجاب، تو اس کا تو روایت میں بھی حجاب کے لفظ سے ذکر آگیا۔ خیر القرون انتہائی شرافت و شریعت اور حیا و سادگی کا زمانہ تھا۔ اس وقت کی اس بات کے متعلق شیعی اور اسرائیلی اعتراضات نے کیا رنگ افینا کر کیا ہے؟ لیکن اعتراض کرنے والوں نے اس دور کی اپنی خیانتوں کا اگرچہ زبان سے ذکر نہیں کیا لیکن ان کا عمل ہر شخص کے سامنے ہے کہ ان کے ہاں پردہ کوئی اصطلاح ہے بھی سہی یا نہیں؟ نیز ان اعتراضات سے خود یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ معترضین کے ہاں سادگی، حیا اور شرافت کا وجود ہی نہیں کہ گھر میں محرم لوگوں کے متعلق بھی اس قسم کے بناوٹی اعتراض کئے جاسکتے ہیں؟ حالانکہ ایک حدیث میں یہ بات واضح ہے کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت میمونہؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں عبداللہ ابن ام مکتوم صحابی تشریف لائے جو نابینا تھے۔ تو اپنے دونوں ام المومنین کو پردہ کا حکم فرمایا۔ جس سے یہ بات واضح ہے کہ غیر محرم اگر نابینا ہو تو بھی اسے غیر محرم عزتیں نہ دیکھیں، حضرت عائشہؓ کو یہ واقعہ بوقت غسل معلوم ہوگا، لیکن اس کے ساتھ محرم کے متعلق بھی شرعاً اتنی اجازت آتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ایک رات میں اپنی خالہ میمونہؓ ام المومنین کے ہاں ٹھہرائیں بچھونے کے عرض میں لیٹ گیا اور آنحضرتؐ اور آپؐ کی اہلیہ ام المومنین حضرت میمونہؓ طول میں آرام فرما ہوئے۔ نصف شب میں آنحضرتؐ بیدار ہوئے تو وضو کر کے نماز میں مصروف ہوئے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں بھی وضو کر کے آپؐ کے ساتھ نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔ مانا کہ ابن عباسؓ لڑکے تھے لیکن آنحضرتؐ نے ان کے لئے الگ بستر کا اہتمام نہیں کیا، نماز میں ابن عباسؓ آپؐ کے بائیں طرف تھے۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَهْمِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ وَأَبُوهُ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْفُضْلِ فَقَالَ يَكْفِيكَ صَاعٌ فَقَالَ نَجِلٌ مَا يَكْفِيَنِي فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفَى مِنْكَ شَعْرًا خَيْرًا أَفَئِنَّكَ تَمَرًا أَفَئِنَّكَ تَوْبَةً۔

(از عبد اللہ بن محمد، از یحییٰ بن آدم، از زہیر، از ابواسحاق) ابو جعفر امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ وہ اور ان کے والد حضرت جابر بن عبد اللہ کے پاس بیٹھے تھے اور بھی لوگ موجود تھے، لوگوں نے جابر سے غسل کے متعلق سوال کیا، حضرت جابر نے فرمایا ایک صاع پانی کافی ہے، ایک شخص بولا "مجھے اتنا پانی کافی نہیں" جابر بولے جس کے بال تَم سے زیادہ تھے اسے بھی ایک صاع پانی کافی ہوتا تھا اور وہ ہر حیثیت میں تَم سے بہتر تھے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے بعد جابرؓ نے ایک کپڑا پہن کر امامت کی۔

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ  
عُمَيْيَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
مَيْمُونَةَ كَانَ يَخْتَلِسِلَانِ مِنْ إِيَّاهُ وَ أَحَدُ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَانَ ابْنُ عُمَيْيَةَ يَقُولُ أَخْبَرَنَا  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ وَالْقَمِيحِيِّ مَا  
رَوَى أَبُو نُعَيْمٍ۔

بَابُ السَّرِّ عَلَى رَأْسِ شَدَاغَا

۲۵. حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْمٍ

بقیہ) آپؐ نے دائیں طرف کر دیا اس سے بھی یہ واضح ہوتا ہے، کہ ابن عباسؓ اس وقت نماز کی عمر میں تھے تبھی تو آپؐ نے یہ اہتمام کیا، کہ بائیں جانب سے ہٹا کر دائیں طرف کر لیا تاکہ نماز صبح ہو اور نماز کی تعلیم صبح ملے۔ یہاں اعتراض کرنے والے کیوں خاموش ہیں کہ میان بیوی کے بستر پر عرض کی جانب ابن عباسؓ کیوں لیٹے۔ معلوم ہو جو سادگی، حیا و شرافت اور شریعت یہاں تھی، وہی حضرت عائشہؓ، ابوسلمہؓ اور اخو عائشہؓ کے واقعہ غسل میں ہے۔ ۱۔ حضرت جابرؓ نے معترض یعنی حسن بن محمد بن علی کو سختی سے جھاڑا۔ معلوم ہوا کہ حدیث کے خلاف جو کوئی جھگڑا کرے اسے سختی سے جھاڑنا چاہیے۔ ایک پکڑے میں امامت کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں وضاحت سے آئے گا۔ ۲۔ برتن سے مراد وہی فرقہ ہے جو اگلی حدیث میں گزرا یہ برتن اس زمانے میں مشہور و معروف ہو گا جس میں ایک صاع پانی سماتا ہو گا اور اس طرح سے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب پیدا ہو گی ۱۲ منہ ۳۔ تو گو یا یہ حدیث میمونہؓ کی مسند ٹھہری نہ ابن عباسؓ کی لیکن اوائل میں سفیان نے اس کو ابن عباسؓ کی مسند قرار دیا جیسے ابونعیم نے روایت کیا دارقطنی نے بھی کہا کہ یہی صبح ہے ۱۲ منہ۔

قَالَ حَدَّثَنِي جَبْرِ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا وَأَشَارَ بِكَفِّهِ وَكَفَّتِي هَا -

اپنے سر پر تین چلو پانی بہاتا ہوں۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کر کے غسل کا عمل بتایا۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَقَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَحْوِيلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا -

از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از تحویل بن راشد از محمد بن علی جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین بار اپنے سر مبارک پر پانی ڈالتے تھے۔

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ لِي جَابِرُ بْنُ أَبِي أُبَيْنٍ عَنْكَ يَعْزُضُ بِالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ كَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ ثَلَاثَ أَكْفٍ فَيُفِيضُهَا عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ فَقَالَ لِي الْحَسَنُ ابْنِي رَجُلٌ كَثِيرُ الشَّعْرِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْكَ شَعْرًا -

از ابو نعیم از معمر بن یحیی بن سام ابو جعفر کہتے ہیں مجھ سے جابر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے غسل جنابت کے متعلق سوال کیا۔ میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین چلو پانی اپنے سر پر پانی بہاتے تھے پھر اپنے پورے بدن پر پانی ڈالتے تھے۔ حسن کہنے لگے میں تو بہت بالوں والا آدمی ہوں۔ میں نے کہا آنحضرت کے بال تم سے بھی زیادہ تھے۔

باب الغسل مرة واحدة - باب ایک ہی بار نہانا۔

از موسیٰ بن اسمعیل از عبد الواحد از اعمش از سالم بن ابی الجعد از کریب ابن عباس کہتے ہیں حضرت میمونہؓ نے فرمایا میں نے یہ حدیث بیان فرمائی کہ میں تو اس طرح کرتا ہوں یعنی دونوں ہاتھوں سے تین بار پانی لے کر سر پر ڈالتا ہوں ۱۲ منہ ۱۵ جازا گہرا صل وہ ان کے باپ یعنی امام زین العابدین کے چچا زاد بھائی تھے کیونکہ محمد بن حنفیہ امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے بھائی تھے جو حسن کے باپ ہیں جنہوں نے جابر سے یہ سلسلہ پوچھا تھا ۱۲ منہ ۱۵ آپ کو تین بار سر پر پانی ڈالنا کافی ہو جاتا تھا تم کو کیوں نہیں کافی ہو گا ۱۲ منہ۔

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي

از موسیٰ بن اسمعیل از عبد الواحد از اعمش از سالم بن ابی الجعد از کریب ابن عباس کہتے ہیں حضرت میمونہؓ نے فرمایا میں نے یہ حدیث بیان فرمائی کہ میں تو اس طرح کرتا ہوں یعنی دونوں ہاتھوں سے تین بار پانی لے کر سر پر ڈالتا ہوں ۱۲ منہ ۱۵ جازا گہرا صل وہ ان کے باپ یعنی امام زین العابدین کے چچا زاد بھائی تھے کیونکہ محمد بن حنفیہ امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے بھائی تھے جو حسن کے باپ ہیں جنہوں نے جابر سے یہ سلسلہ پوچھا تھا ۱۲ منہ ۱۵ آپ کو تین بار سر پر پانی ڈالنا کافی ہو جاتا تھا تم کو کیوں نہیں کافی ہو گا ۱۲ منہ۔



الْجُعْدُ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ يَمُوتُهُ  
وَفَعَلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءَ الْغُسْلِ  
فَفَعَلَ يَدَا مَوْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَقْرَعَهُ عَلَى شِمَالِهِ  
فَغَسَلَ مَذَ الْيَمِينِ ثُمَّ مَسَحَ يَدَا يَمَانِهِ الْأَرْضِ ثُمَّ  
مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ  
ثُمَّ أَقَاضَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَكَانِهِ  
فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ -

نے آنحضرتؐ کے لئے غسل کا پانی رکھا، آپ نے اپنے دونوں  
ہاتھ دھوئے، دو یا تین بار، پھر اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور  
مقام ستر کو دھویا پھر اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑا۔ پھر کھلی کی، ناک  
میں پانی ڈالا، منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے، پھر اپنے بدن پر  
پانی بہا دیا (ایک ہی بار) پھر ذرا ہٹ کر اپنے دونوں پاؤں  
مبارک دھوئے۔

بَابُ مَنْ بَدَأَ بِالْجَلَابِ

بَابُ جَلَابٍ يَأْخُذُ بِهِ غَسْلُ شُرُوعِ كَرْنَا - اس

أَوْ الْغُلْبِ عِنْدَ الْغُسْلِ -

باب میں صرف جلاب جو عرب میں دودھ دوہنے کا

برتن ہے، ثابت ہوتا ہے، اور اسی سے ترجمہ باب نکل آیا۔ خوشبو کے لئے آئندہ باب آئے گا جس  
میں ہے کہ خوشبو لگائی پھر ستر کی پھر غسل کیا گویا اس میں خوشبو غسل سے پہلے ثابت ہو جاتی ہے۔

۲۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ  
مِنْ الْجَنَابَةِ دَعَا بِمِائِي تَحَوَّلَ الْجَلَابِ فَكَفَنَ بِكَفْيِهِ  
فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ فَقَالَ  
بِهِمَا عَلَى وَسْطِ رَأْسِهِ -

(از محمد بن منشی از ابو عاصم از حنظلہ از قاسم، عائشہؓ فرماتی  
ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرنے لگتے جلاب کے  
برابر کوئی برتن منگواتے۔ پھر پانی کا چلو لیتے پھر سر کے دائیں  
حصہ پر ڈالتے پھر بائیں حصہ پر پھر درمیان سر پانی ڈالتے۔

بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ

بَابُ غَسْلِ جَنَابَتِ فِي كَلْبِي كَرْنَا، نَاك مِيں

پانی ڈالنا۔

فِي الْجَنَابَةِ -

حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ بْنِ غِيَاثٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ  
حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا يَمُوتُهُ قَالَتْ صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ غُسْلًا فَأَقْرَعَهُ بِمِائِيهِ عَلَى يَسَارِهِ  
فَغَسَلَ يَمَانَهُ ثُمَّ غَسَلَ قَرْجَهُ ثُمَّ قَالَ يَبْدُ عَلَى

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از سالم از  
کریب، ابن عباس کہتے ہیں حضرت یموتہؓ نے فرمایا میں نے آنحضرتؐ  
کے لئے غسل کا پانی دربن میں ڈالا، آپ نے اپنے دائیں ہاتھ  
سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھ دھوئے، پھر مقام  
ستر دھویا پھر اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور مٹی سے رگڑا پھر پانی سے  
دھویا۔ پھر کھلی کی، ناک میں پانی ڈالا پھر اپنا منہ دھویا اور اپنے

الْأَرْضِ فَسَكَحَهَا بِالْثَرَابِ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ مَضَمَ مِنْ  
وَأَسْتَشَقُّ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَأَقَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ  
تَنَمَّى فَنَفَسَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ أَتَى بِمِزْدَبِيلٍ فَكَمَّ يَنْقُضُ بِهَا

بِأَلْبَسَ مَسْحَرِ الْيَدِ بِالْثَرَابِ  
لِيَكُونَ أَتَقَى -

۲۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحَمْدِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُقْلَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ  
سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ عَبَّاسٍ  
عَنْ قَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسَلَّ  
مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَسَلَّ فَرَجَهُ يَبِيدُهُ ثُمَّ دَلَكَ بِهَا  
الْحَاظِطَ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ  
فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ غَسَلَ رِجْلَيْهِ -

بِأَلْبَسَ هَلْ يَدْخُلُ الْجَنَابُ يَدَهُ  
فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا إِذَا كَمَّ  
يَكُنْ عَلَى يَدِهِ قَدْ رَغِيَ الْجَنَابَةُ  
وَأَذْخَلَ ابْنَ عُمَرَ وَالْبَزْأَ بْنَ  
عَازِبٍ يَدَهُ فِي الطَّهُورِ لَوْ لَمْ يَغْسِلْهَا  
ثُمَّ تَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ  
عَبَّاسٍ بِأَسَابِغٍ يَنْتَضِمُ مِنْ  
غُسْلِ الْجَنَابَةِ -

۲۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَحْتَلِفُ أَيْدِيُنَا  
فِيهِ -

سر پر پانی بہایا پھر وہاں سے ہٹ کر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔  
پھر رومال لایا گیا۔ مگر آپ نے اس سے نہیں پونچھا۔

باب خوب صاف کرنے کے لئے مٹی سے ہاتھ لگڑ  
کر دھونا۔

از عبد اللہ بن زبیر حمیدی از سفیان، از اعمش، از سالم  
بن ابی الجعد از کریم از ابن عباس حضرت میمونہ فرماتی ہیں کہ نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا، مقام ستر اپنے بائیں ہاتھ  
سے دھویا پھر وہی ہاتھ دیوار پر لگڑ دیا پھر اسے دھویا۔ پھر  
وضو مثل وضوئے صلوٰۃ کیا۔ پھر بعد فراغت از غسل دونوں  
پاؤں دھوئے۔

باب حالت جنب میں بغیر دھوئے کسی شے  
میں ہاتھ ڈالنا جب کہ ہاتھ پر نجاست نہ لگی ہو۔  
حضرت ابن عمرؓ اور برابر بن عازب نے اپنا ہاتھ  
بغیر دھوئے برتن میں ڈال دیا پھر وضو کیا۔ ابن عمرؓ  
اور ابن عباسؓ غسل جنابت کے پھینٹے اڑنے اور  
پانی کے برتن میں پڑنے میں قباحت نہیں سمجھتے  
تھے۔

از عبد اللہ بن مسلم از افلح بن حمید از قاسم، عائشہؓ فرماتی  
ہیں میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے  
باری باری ہمارے ہاتھ برتن میں پڑتے۔

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَكَمٌ عَنْ  
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ  
مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَهُ -

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُمَرَ وَ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ لُكْتُ اغْتَسَلَ أَكَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ مِنْ رَأْسِهِ وَ أَحَدٍ مِنَ جَنَابَةٍ وَ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ -  
۲۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ  
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَ سَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ  
رَأْسِهِ وَ أَحَدٍ إِذَا دُمِسِلِمَ وَ هُتِبَ بَنُ جَرِيرٍ  
عَنْ شُعْبَةَ مِنَ الْجَنَابَةِ -

بَابُ مَنْ أَفْرَغَ يَمِينَهُ عَلَى  
شِمَالِهِ فِي الْغُسْلِ -

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ  
سَالِحِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ مَوْلَى ابْنِ  
عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ الْحَارِثِ  
قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ  
غُسْلًا وَ سَلَّوْنَهُ فَصَبَّ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَهَا مَرَّةً  
أَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا أَدْرِي أَذَكَرُ الثَّلَاثَةَ  
أَمْ لَا ثُمَّ أَفْرَغَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ قَرْنَهُ -

(از مسدد از حماد از ہشام بن عروہ از الدش) حضرت عائشہؓ  
فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو  
پہلے اپنا ہاتھ دھوتے -

(از ابو الولید از شعبہ از ابو بکر بن حفص از عروہ) حضرت عائشہؓ  
فرماتی ہیں میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت  
کرتے - عبد الرحمن بن قاسم از الدش از حضرت عائشہؓ یہی روایت  
کرتے ہیں -

(از ابو الولید از شعبہ از عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر) انس  
بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ایک زوجہ  
مطہرہ دونوں ایک ہی برتن سے بیک وقت غسل فرماتے - مسلم اور  
دہب بن جریر نے شعبہ سے مِنَ الْجَنَابَةِ کا لفظ اضافہ کیا ہے  
(یعنی غسل جنابت -)

بَابُ غَسْلِ مِیْنِ دَایِیْنِ ہَاتھ سے بائیں ہاتھ  
پر پانی ڈالنا -

(موسیٰ بن اسمعیل از ابو عوانہ از اعمش از سالم بن ابی الجعد  
از کریم مولیٰ ابن عباس از ابن عباس) حضرت میمونہ بنت الحارث  
فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل کا پانی  
رکھا اور ایک کپڑے سے آپ پر ڈال کر لی، آپ نے اپنے ہاتھ پر  
پانی ڈالا ایک یا دو بار دھویا - سلیمان کہتے ہیں مجھے یاد نہیں سالم  
نے ہاتھ کا تیسری بار دھونا بیان کیا یا نہیں؟ پھر اپنے دائیں  
ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا اور عضو مخصوص دھویا پھر اپنا ہاتھ  
زمین یا دیوار پر گر دیا پھر گئی کی، ناک میں پانی ڈالا، منہ دھویا -

ثُمَّ دَلَكَ يَدَكَ بِالْأَرْضِ ثُمَّ تَمَضَّ  
وَأَسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَغَسَلَ  
رَأْسَهُ ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ  
قَدَمَيْهِ فَنَازَلَتْهُ خِرْقَةٌ فَقَالَ بَيِّدْ هَكَذَا  
وَلَمْ يُرِدْهَا -

**باب وضو اور غسل میں درمیان میں ٹھہر جانا۔**  
ابن عمرؓ سے منقول ہے انہوں نے اپنے پاؤں اس  
وقت دھوئے جب وضو سوکھ چکا تھا۔

**باب ۸۸ تَفْرِيقِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ**  
وَيُنْكَرُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ غَسَلَ  
قَدَمَيْهِ بَعْدَ مَا جَفَّ وَضُوْعُهُ -

محمد بن محبوب، عبد الواحد، اعمش، سالم بن ابی الجعد،  
کریم مولیٰ ابن عباس، ابن عباس فرماتے ہیں حضرت میمونہؓ نے  
فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھا آپ نے  
اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور دھویا دو یا تین بار پھر  
اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور جائے ستر کو  
دھویا پھر اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے پھر سر مبارک تین بار دھویا پھر  
پورے بدن پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ گئے اور پاؤں  
دھوئے۔

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُجَوَّبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ  
بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتِ مَيْمُونَةُ وَصَّعْتُ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً يَغْتَسِلُ بِهِ  
فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ كِلَيْهِمَا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ  
أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ  
مَذَاقِيكَ ثُمَّ دَلَكَ يَدَكَ بِالْأَرْضِ ثُمَّ تَمَضَّ  
وَأَسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ  
غَسَلَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ  
تَنَحَّى مِنْ مَقَامِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ -

**باب ایک بار جماع کے بعد دوبارہ کرنا اور اگر بغیر**  
درمیان میں نہاتے اپنی بیویوں سے جماع کرے۔

**باب ۸۹ إِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ وَمِنْ**  
دَارَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ -

رازمحمد بن بشار الزا ابن ابی عدی الزبجلی بن سعید از شعب

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا

امام بخاری نے جو حدیث اس باب میں بیان کی اس کے ایک طریق میں یہ صراحت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کا دودھ کر لیتے  
ایک ہی غسل سے اس پر اتفاق ہے کہ ہر جماع کے لئے جداگانہ غسل کرنا واجب نہیں ہے لیکن بعضوں نے کہا وہ منتخب ہے بعضوں نے کہا ہر  
جماع کے بعد وضو کر لے ظاہر یہ ہے کہ یہ واجب ہے ۱۲ منہ -

ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَبُحَيْرِيُّ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ ذَكَرْتُهُ لِعَاطِشَةَ فَقَالَتْ يَزُحِكُمُ اللَّهُ أَبَا  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُطَوُّونَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ  
فَحَرَمًا يَتَضَرَّعُونَ طِينًا.

ابراہیم بن محمد بن منثور (متنشر) ان کے والد متنشر کہتے ہیں میں نے یہ  
مسئلہ حضرت عائشہ سے کہا جو آگے آتا ہے تو آپ نے فرمایا  
خدا ابو عبد الرحمن پر رحم کرے۔ میں آنحضرت پر خوشبو لگاتی پھر  
آپ اپنی سب ازواجِ مطہرات کے پاس ہوا کرتے۔ پھر دوسرے  
دن احرام باندھے ہوتے۔ خوشبو کی مہک آپ کے جسم اطہر سے  
نکلتی رہتی تھی۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَلَدَةِ  
مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهِنَّ إِخْدَى عَشْرَةً قَالَ  
قُلْتُ رَأَيْتُ أَوْ كَانَ يُطِيقُهُ قَالَ لَنَا نَحْنُ أَنتَ  
أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِينَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ  
أَنَّا نَسَاحَدُ لَهُمْ تَسْمِعُ لِسُوَّةً.

الرحمہ بن بشار از معاذ بن ہشام از والدش قتادہ (انس  
بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات اور دن کو ایک  
ہی وقت میں اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جاتے، جو  
سب ملا کر گیارہ تھیں۔ قتادہ کہتے ہیں۔ میں نے انس سے دریافت  
کیا کیا آنحضرت میں اتنی طاقت تھی تو جواب دیا ہاں بلکہ ہم لوگ  
تو کہا کرتے تھے، کہ حضور کو تیس مردوں کی طاقت عطا کی گئی ہے۔  
سعید نے یہ حوالہ قتادہ حضرت انس سے بیان کیا کہ آپ کی نو  
بیویاں تھیں۔

بَابُ غَسْلِ الْمَذْيِ وَالْوَضْوِ مِنْهُ.

باب مذی دھونا اور مذی نکلنے سے وضو  
لازم ہونا۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
زَايِدٌ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ  
رَجُلًا يَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَسَالَ فَقَالَ تَوَضَّأْ

از ابو الولید از زائدہ از ابو حصین از ابو عبد الرحمن (علی رضی  
فرماتے ہیں میری مذی بہت نکلا کرتی تھی۔ میں نے ایک شخص  
سے کہا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرے کیونکہ آپ  
کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھی اس لئے خود پوچھنے میں  
شرم آتی تھی) اس شخص نے آپ سے مسئلہ پوچھا آپ نے جواب

۱۔ بعضوں نے اسی سے ترجمہ باب نکالا ہے اس لئے کہ اگر آپ ہر بی بی کے پاس جا کر غسل کئے ہوتے تو خوشبو کا نشان آپ کے مبارک جسم پر  
باقی نہ رہتا جہاز ناکیسا جہاز نے سے مراد ہے کہ بدن سے اس کے ذرے گرنے جاتے ۱۲ منہ ۱۵ بیہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ ہر ایک بی بی  
کے پاس جا کر علیحدہ غسل کرتے تو بہت وقت صرف ہوتا ایک گھڑی میں سب کا دورہ ختم نہیں ہو سکتا تھا ۱۳ منہ ۱۵ نو بیبیاں اور دو حرمین ماریہ اور  
ریحانہ ۱۲ منہ ۱۵ تطہیق دونوں اقوال میں یہ ہے کہ نو بیبیاں اور دو حرمین ماریہ اور ریحانہ۔ (حاشیہ نمہ ۱۵ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

غُسْلٌ ذَكَرَكَ -

میں فرمایا مذی نکلنے کے بعد عضو خاص کو دھو کر وضو کرنا ضروری

ہے (اور صرف وضو ہی کافی ہے غسل کی ضرورت نہیں۔)

بَابُ ۱۸ مَنْ تَطَيَّبَ ثُمَّ اغْتَسَلَ

بَابُ خوشبو لگا کر نہانا اور نہانے کے بعد خوشبو کا

وَبَقِيَ أَكْثَرُ الطَّيِّبِ -

اثر باقی رہ جانا۔

۲۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

داز ابو النعمان از ابو عوانہ از ابراہیم بن محمد بن منتشر ان کے

عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ

والد منتشر راوی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی سے سوال کیا اور ابن

اَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ

عمر کے اس قول کا ذکر کیا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ صبح کو میں احرام

عَمْرٍ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أَصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْفَعَهُ طَيِّبًا فَقَالَتْ

باندھے ہوں اور مجھ سے خوشبو کی مہک نکل رہی ہو تو حضرت

عَائِشَةُ أَنْطَلَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عائشہ رضی نے فرمایا میں نے آنحضرتؐ کے خوشبو لگائی، پھر آپ

ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا -

اپنی سب عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور صبح کو آپ نے

احرام باندھا۔

۲۶۷- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ

داز آدم ابن ابی ایاس از شعبہ از حکم از ابراہیم نخعی از اسود عائشہ رضی

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

فرماتی ہیں گویا میں اب تک آنحضرتؐ کی مانگ میں خوشبو کی مہک

عَنِ الاسودِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى

محسوس کر رہی ہوں جب آپ بحالت احرام ہوتے۔

وَرَبِصَ الطَّيِّبِ فِي مَعْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ مُحْرِمٌ -

بَابُ ۱۸ تَخْلِيلُ الشَّعْرِ حَتَّى إِذَا

بَابُ بالوں میں غلال کرنا جب یہ سمجھ لے کہ

كَانَ أَثَرُهُ قَدْ أَدْرَى بِشَرِّكَ

بدن بالوں میں تر ہو چکا تو پھر پانی بدن پر بہانا۔

أَفَاضَ عَلَيْهِ -

۲۶۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَرُوهَ

داز عبد اللہ بن عبد اللہ از ہشام بن عروہ از والدش حضرت

اللَّهُ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت

۵۵ یعنی حضرت فاطمہ رضی اور داماد کو ایسی باتیں خسر سے کرنے میں شرم دامنگیر ہوتی ہے یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۵ باب کا مطلب اس

حدیث سے اس طرح نکلا کہ جب آپ سب عورتوں سے صحبت کر آئے تو ضرور غسل کیا ہوگا تو خوشبو لگانے کے بعد غسل ہوا اور اس خوشبو کا اثر

آپ کے جسم میں باقی رہا تھا اور نہ ابن عمر کے قول کا رد کیونکر ہوگا اور یہی ترجمہ باب ہے حافظ نے کہا حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مرد اور عورت

دونوں کو جماع سے پہلے اور احرام سے پہلے خوشبو لگانا مسنون ہے ۱۲ منہ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ لَهَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ يَجْلِسُ بِبَيْدِهِ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا أَطْلَأَ أَتَاهُ كَذَا دُلَى بَشَرَةً أَقَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ وَقَالَتْ لَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَنَا وَوَاحِدٍ نَعْرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا -

بَاب ۱۸۹ مَنْ تَوَضَّأَ فِي الْجَنَابَةِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ وَكَرِهَ لِعِدِّ غَسْلَ مَوَاضِعِ التَّوَضُّعِ مِنْهُ مَرَّةً أُخْرَى -

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْجَنَابَةُ مَا كَفَّ يَمِينَهُ عَلَى يَسَارِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ ثُمَّ هَمَّ بِدَاخِلِ الْأَرْحِطِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ تَضَمَّضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ أَقَاضَ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهُ ثُمَّ تَمَشَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ فَأَتَيْتُهُ بِخُرْقَةٍ فَلَمْ يُدِرْهَا جَعَلَ يَنْقُصُ بِبَيْدِهِ -

بَاب ۱۹۰ إِذَا ذُكِرَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ جُنُبٌ خَرَجَ كَمَا هُوَ -

فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ دھوتے اور وضوئے صلوٰۃ کرتے پھر غسل کرتے پھر اپنے بالوں میں خلال کرتے جب آپ سمجھ لیتے کہ بالوں کے اندر بدن ترک کر چکے ہیں، تو تین بار اسی پر پانی بہاتے پھر اپنا باقی بدن دھوتے اور فرماتی ہیں میں اور آپ ایک ہی برتن سے غسل کرتے اور دونوں بل کر حلوٰۃ لیتے جاتے۔

بَاب ۱۸۹ حالتِ جنُب میں وضو کرنا۔ باقی بدن کو دھونا، مگر وضو کے اعضاء کو دوبارہ نہ دھونا۔

داز یوسف بن عیسیٰ از فضل بن موسیٰ از امش از سالم از کریب موسیٰ ابن عیسیٰ از ابن عباس حضرت میمونہ فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہانے کا پانی رکھا، پہلے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر دو یا تین بار پانی ڈالا پھر اپنی سترگاہ دھوئی پھر اپنے ہاتھ کو دو یا تین بار زمین یا دیوار پر رگڑا پھر کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، منہ دھویا، بازو دھوئے پھر اپنے سر پر پانی ڈالا، پھر اپنا بدن دھویا، پھر ہٹ گئے اور دونوں پاؤں دھوئے۔ حضرت میمونہ فرماتی ہیں میں ایک کپڑا لائی ر بدن صاف کرنے کے لئے لیکن آپ نے اسے پسند نہیں کیا اور اپنے ہاتھ ہی سے بدن کو پونچھنے لگے۔

بَاب ۱۹۰ جب کوئی شخص مسجد میں ہو اور اسے یاد آئے کہ اسے نہانے کی حاجت ہے، تو اسی

لَا يَتَجَمَّعُ

طرح نکل آئے اور تیمم نہ کرے۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

(از عبد اللہ بن محمد از عثمان بن عمر از یونس از زہری از

عُمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ابو سلمہ) ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نماز کی تکبیر ہو چکی، صفیں برابر

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرْقِمَتِ

کی گئیں لوگ کھڑے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

الصَّلَاةُ وَعَدِلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا فَخَرَجَ

لائے جب آپ اپنے مصلیٰ یعنی نماز کی جگہ پر کھڑے ہوئے اس

إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا

وقت آپ کو یاد آیا کہ نہانے کی حاجت ہے آپ نے لوگوں سے

قَامَ فِي مَصَلَاةٍ ذَكَرَ أَنَّكَ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَا كُنْتُمْ

فرمایا تم ہمیں ٹھہرے رہو خود لوٹ گئے تھوڑی دیر بعد تشریف

ثُمَّ رَجَعُوا فَاعْتَسَلُوا ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ

لائے۔ سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا، آپ نے اللہ اکبر کہی

فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ تَابِعَةً عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ

ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ عثمان بن عمر کے ساتھ اس

مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ

حدیث کو عبد الاعلیٰ نے معمر سے روایت کیا انہوں نے زہری سے

الزُّهْرِيِّ۔

اسی طرح اوزاعی نے بھی زہری سے روایت کیا۔

بَابُ نَقْضِ الْيَدَيْنِ مِنْ غُسْلِ

بَابُ غَسْلِ جَنَابَتِ كَعْدِ دُونِ هَاتِهِ

الْجَنَابَةِ۔

جھاڑنا۔

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ

(از عبد اللہ بن محمد از اعمش از سالم بن ابی جعد از کریب،

قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ

ابن عباس فرماتے ہیں حضرت میمونہؓ نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ يَمْنُونَةُ

کے لئے غسل کا پانی رکھا اور آنحضرتؐ پر پردے کی اوٹ کر دی

وَصَعَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا

آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور دھویا پھر دایں

فَسَاوَرَتْهُ بِمِقْوَبٍ وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَعَسَا لَهَا

ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا اور ستر گاہ دھوئی پھر اپنے ہاتھ کو

ثُمَّ صَبَّ بِمِيزَانِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَعَسَلَ فَرَجَهُ

زمین پر رگڑا اور پانی سے دھولیا۔ گلی کی، ناک میں پانی ڈالا۔

۱۔ مصلیٰ جس طرح آج کل چٹائی پاگلے کا سمجھا جاتا ہے اس وقت نہیں تھا بلکہ وہ خاص جگہ جہاں نماز پڑھی جاتی تھی مصلیٰ کہلاتا تھا نہ تو اس

وقت چٹائی یا کپڑے کا ہتھام تھا نہ ہی جگہ کہ معنی میں یہ لفظ استعمال ہوتا تھا۔ بس ننگے فرش پر ہی نماز ہوتی تھی، جو ان علاقوں میں سن گلار

زمین یا پتھر کی ہوتی تھی۔ اس لئے حدیث میں مصلیٰ کا معنی صرف وہ جگہ پتھر یا مٹی کی ہے، جہاں نماز ادا کی جائے۔ عبد اللہ بن ابی اس حدیث سے

یہ نکلا کہ اگر جنب غسل میں دیر کرے تو کچھ مضائقہ نہیں اور اگر تکبیر میں اور نماز شروع کرنے میں کسی وجہ سے دیر ہو جائے تو کچھ نجات

نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میمونہؓ میں اللہ تعالیٰ کی بڑی مصلحت تھی کہ امت کے لوگوں کو یہ مسئلہ معلوم

ہو امام بخاری رحمہ نے اس لفظ سے کہ پھر آپ لوٹ گئے باب کا ترجمہ نکالا کیوں کہ آپ ۱۲ اسی طرح مسجد سے لوٹ گئے

تیمم نہیں کیا ۱۲ منہ۔



فَقَرَّبَ بَيْنَهُ الْاَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَّلَهَا  
فَمَقَّمَصَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ  
ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَاقْضَى عَلَى جَسَدِهِ  
ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاولَتْهُ ثَوْبًا فَاكُمَ  
يَاخُذُهُ فَاَنْطَلَقَ وَهُوَ يَنْقُضُ يَدَيْهِ۔

**باب ۱۹۲** مَنْ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ

الْاَيْمَنِ فِي الْغُسْلِ۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا اَخْلَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ  
صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اِذَا  
اَصَابَتْ اَحَدًا اَنْجَابَةً اَخَذَتْ بِيَدَيْهَا ثَلَاثًا  
فَوْقَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَاخُذُ بِيَدِهَا عَلَى شِقِّهَا الْاَيْمَنِ  
وَبِيَدِهَا الْاُخْرَى عَلَى شِقِّهَا الْاَيْسَرِ۔

**باب ۱۹۳** مَنْ اغْتَسَلَ عُمُرًا نَا

وَحَدَّثَ فِي الْخُلُوعِ وَمَنْ تَسْتَوُّو  
التَّسْتَوُّ اَفْضَلُ وَقَالَ بَهْزُ عَنْ  
اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ اَحَقُّ اَنْ  
يُسْتَحْيَى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ۔

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ  
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

منہ دھویا، بازو دھوئے، سر پر پانی ڈالا، بدن پر پانی بہایا، اس  
جگہ سے ہٹ کر اپنے پیر دھوئے۔ میں ایک کپڑا دینے لگی، آپ  
نے نہیں لیا بلکہ دونوں ہاتھ جھاڑتے ہوئے چلے۔

(بارہا آچکے ہیں کہ کپڑا استعمال نہیں کیا، گویا سادگی دکھائی)

**باب غسل میں دائیں حصہ سر سے ابتدا کرنا۔**

(از غلاد بن یحییٰ از ابراہیم بن نافع از حسن بن مسلم از صفیہ  
بنت شیبہ) عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ہم میں سے کسی  
کو غسل جنابت کی حاجت ہوتی تو اپنے دونوں ہاتھوں سے تین  
چلو لے کر اپنے سر پر ڈالتی پھر ہاتھ سے پانی لے کر بدن کی دائیں  
جانب ڈالتی اور دوسرے ہاتھ سے بائیں جانب ڈالتی۔

**باب** اکیلے ہو کر ننگا نہانا جائز ہے اور تڑھاپ

کر (کپڑا باندھ کر) نہانا افضل ہے۔ بہز نے اپنے والد  
سے، انہوں نے بہز کے دادا سے، انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا  
اللہ تعالیٰ زیادہ لائق ہے، کہ اس سے شرم کی جائے  
بہ نسبت لوگوں کے یہ

(از اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از معمر از ہمام بن منبہ)  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا، بنی اسرائیل ننگے ہو کر نہایا کرتے تھے۔ ایک دوسرے

۱۔ اس کو امام احمد وغیرہ اصحاب سنن نے نکالا ترمذی نے کہا وہ حسن ہے اور عالم نے کہا وہ صحیح ہے پوری حدیث یوں ہے میں نے عرض کیا ہم کن  
شرم گاہوں پر تصرف کریں اور کن کو چھوڑ دیں آپ نے فرمایا اپنی شرم گاہ بچائے رکھ مگر اپنی بیوی اور لونڈی سے میں نے کہا یا رسول اللہ جب ہم ہیں  
کوئی اکیلا ہو آپ نے فرمایا تو اللہ زیادہ لائق ہے اس کے کہ اس سے شرم کی جائے بہ نسبت لوگوں کے ۱۲ منہ۔

قَالَ قَالَتْ بَنُو إِسْرَءِيلَ يَغْتَسِلُونَ عَرَاءً يَنْظُرُ  
بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ كَمَا كَانَ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَإِلَهُ مَا يَنْتَعِمُ مُوسَى  
أَنْ يَغْتَسِلَ مَحْضًا إِلَّا أَنْتَ أَدْرُقَ هَبْ مَرَّةً  
يَغْتَسِلُ قَوْضَعٌ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَقَدْ لَحِجْرُ ثَوْبِهِ  
جَمَعَ مُوسَى فِي الثَّرَى يَقُولُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ ثَوْبِي يَا  
حَجَرُ حَتَّى نَظَرْتُ بَنُو إِسْرَءِيلَ إِلَى مُوسَى وَ  
قَالُوا وَإِلَهُ مَا يَحْمُسِي مِنْ بَأْسٍ وَآخَذَ ثَوْبَهُ وَ  
وَلَفَّ بِالْحَجَرِ رَبًّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنَّكَ  
لَنَدَبٍ بِالْحَجَرِ سِنَّةٌ أَوْ سَبْعَةَ فَوَرَّابًا بِالْحَجَرِ  
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيًا نَافِعًا لِعَلِّكَ جَزَاءً  
مَنْ ذَهَبَ فَبَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَجِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ  
رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَعْنِيكَ عَمَّا تَوَلَّى قَالَ  
بَلَى وَعَرَّتَكَ وَلَكِنْ لَا غَلِي فِي عَنْ بَرَكَتِكَ وَرَوَاهُ  
إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ  
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيًا نَافِعًا

کو دیکھتا تھا، لیکن موسیٰ علیہ السلام تنہا پر سے  
میں نہایا کرتے تھے کہ کوئی دیکھ نہ لے، بنی اسرائیل کہنے لگے  
بجدا کیا چیز موسیٰ علیہ السلام کو مانع ہے اس بات سے کہ وہ ہمارے  
ساتھ دنگے نہائیں، مگر یہ کہ حضرت موسیٰ کسی بدنی عیب میں  
متلا ہیں، ایک روز حضرت موسیٰ نے غسل کرتے وقت کپڑے پتھر  
پر رکھ دیئے اور پتھر آپ کا لباس لے کر بھاگا حضرت موسیٰ اس  
کے پیچھے پیچھے ثوبی یا حجر! ثوبی یا حجر! کہتے ہوئے دوڑے  
اور بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو عریاں دیکھ لیا اور کہنے لگے  
واللہ موسیٰ کو تو کوئی بھیماری نہیں۔ تب پتھر ٹھہرا اور آپ نے  
اپنا لباس لے لیا اور پتھر کو مارا۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں  
واللہ حضرت موسیٰ کی مار کے چھ یا سات نشانات پتھر پر اب  
تک باقی ہیں، انہی حوالوں سے حضرت ابو ہریرہؓ نے آنحضرتؐ  
سے روایت کیا ہے کہ ایک بار حضرت ایوبؑ ننگے نہا رہے تھے  
تو آپؐ پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ ایوبؑ علیہ السلام اپنے  
کپڑے میں پکڑ پکڑ کر رکھنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں پکارا اے  
ایوبؑ! کیا میں نے تجھے سونے کی ٹڈیوں سے بے نیاز نہیں  
کر دیا؟ تو جواب دیا ہاں تیری بزرگی کی قسم، مگر تیری بخششوں  
سے بے نیاز کیسے ہو سکتی ہے؟ اس روایت کو ابو ہریرہؓ نے موسیٰ  
بن عقبہؓ سے، انہوں نے صفوانؓ سے، انہوں نے عطار بن یسارؓ سے، انہوں نے ابو ہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرتؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اس میں بھی ہے کہ ”ایک بار حضرت ایوبؑ ننگے نہا رہے تھے“ داخیر تک

لے شایدان کی شریعت میں یہ جائز ہوگا ورنہ حضرت موسیٰ ضرور ان کو منع کرتے بعضوں نے کہا جائز نہ تھا اور حضرت موسیٰ اس سے منع کرتے  
تھے مگر وہ نہیں مانتے تھے ۱۲ منہ ۱۱ منہ یہیں سے ترجمہ باب بختا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ اور حضرت ایوبؑ کا فعل نقل  
کیا اور اس پر انکار نہیں کیا ۱۳ منہ ۱۲ منہ یعنی تجھ کو میں نے اتنا مال اور دولت نہیں دیا کہ تجھ کو ان ٹڈیوں کی حاجت نہ پڑے ۱۲ منہ  
۱۱ منہ سبحان اللہ کیا عمدہ جواب دیا یعنی بندہ اور غلام کتنا ہی مالدار اور دولت مند ہو جائے مگر کیا اپنے مالک کا محتاج نہیں رہتا ضرور محتاج  
رہتا ہے استغنا اور بے پرواہی مالک ہی کی شان ہے ہم سب اس کے محتاج ہیں ۱۲ منہ۔

وہی الفاظ روایت کئے ہیں جیسے پہلی سند سے بیان کئے گئے)

بَابُ ١٩٢ التَّسْتُرُ فِي الْغُسْلِ

عِنْدَ النَّاسِ۔

٢٧٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ  
أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبَتْ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ  
فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْرُكُ فَقَالَ مَنْ  
هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ -

٢٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَعَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِمِيزْنِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَعَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى الْخَائِطِ أَوْ الْأَرْضِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رَجْلَيْهِ ثُمَّ أَقَاضَ عَلَى جَسَدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَابْنُ فَضِيلٍ فِي السَّنَنِ -

بَابُ ١٩٥ إِذَا حُتِّمَتِ الْمَرْأَةُ -

٢٤٦- حَلَّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا

ہے کیونکہ مرد بغیر اجازت لئے اندر کیونکر آسکتا تھا ۱۲ منہ ۔

باب لوگوں کے سامنے پردہ کر کے نہانا۔

۱۔ از عبد اللہ بن مسکلمہ از مالک از ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ  
 از ابو مرہ مولیٰ ام ہانی بنت ابی طالب، ام ہانی بنت ابی طالب  
 فرماتی ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے  
 سال حاضر ہوئی، آپ اس وقت غسل فرما رہے تھے حضرت فاطمہ  
 آپ پر پردہ کئے ہوئے تھیں، آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کون؟  
 میں نے کہا میں ام ہانی ہوں۔

دازعبدان ازعبداللہ ازسفیان ازاعمش ازسالم بن ابی  
 جعد ازکریب از ابن عباس حضرت میمونہ فرماتی ہیں میں نبی صلی  
 اللہ علیہ وسلم پر پردہ کئے ہوئے تھی، آپ غسل جنابت کر رہے  
 تھے، آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر اپنے دائیں ہاتھ  
 سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا۔ سترگاہ اور آلائش دھوئی، پھر اپنا  
 ہاتھ دیوار یا زمین پر مارا اور وضوئے صلوٰۃ کیا صرف پاؤں نہ  
 دھوئے، پھر اپنے بدن پر پانی بہایا پھر وہاں سے ہٹے اور  
 پاؤں دھوئے، سفیان کے ساتھ ابو عوانہ، ابن فضیل نے بھی  
 پردہ کے لئے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

باب عورت کو اختلام ہونا۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، اُن کے والد

ورنہ آپ امہانی کو پہچان لیتے اور اتنا آپ کو معلوم ہو گیا کہ کوئی عورت

مَا لَكَ عَنْ هَذَا مِنْ عَزْوَةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ  
بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ  
أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أُمُّ أَيْ كُلْحَةَ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحِي مِنْ الْحَقِّ هَلْ عَلَى  
الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلِ إِذَا هِيَ اخْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ

**باب ۱۹۶** عَرَى الْجَنْبِ وَأَنَّ الْمُسْلِمَ

لَا يَجْنُسُ

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي  
زَافِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ لَقِيَ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ  
فَانْجَسَتْ مِنْهُ فَكَهَبَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ  
أَيُّنَ كُنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ جُنُبًا فَكُفِرْتُ  
أَنْ أَجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ قَالَ سَمِعْتُ  
اللَّهَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَجْنُسُ

**باب ۱۹۷** الْجَنْبُ يَجُورُ وَيَسْتَحِي

فِي الشُّؤْقِ وَغَيْرِهِ وَقَالَ عَطَاءٌ

زینب بنت ابوسلمہ، ام سلمہ فرماتی ہیں ابو طلحہ کی بیوی ام سلمہ  
آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، عرض کی یا حضرت اللہ تعالیٰ  
حق بات میں نہیں شرمانا۔ کیا اگر عورت کو اختلام ہو تو اسے بھی  
نہانا چاہیے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں اگر مرنی کی تری ظاہر ہو تو غسل  
فرض ہو جاتا ہے۔

**باب ۱۹۸** جُنُبُ كَاسِيْنَةٍ فَيَزِي مَوْنٌ نَجَسٌ هُوَ

دار علی بن عبد اللہ الزبجی، از حمید، از بکر، از زافیر، ابو ہریرہؓ  
کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں ملے، انہیں نہانے کی حاجت تھی  
ابو ہریرہؓ رہتے ہیں میں پیچھے رہ کر لوٹ گیا اور غسل کر کے پھر آیا۔  
آنحضرتؐ نے فرمایا ابو ہریرہؓ تو کہاں تنہا؟ انہوں نے کہا میں  
جُنُب تنہا، میں نے بغیر طہارت آپ کی مجلس میں بیٹھنا اچھا نہ سمجھا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ! مومن نجس  
نہیں ہوتا ہے۔

**باب ۱۹۹** جُنُبٌ كَهْرَسَةٍ نَجَسٌ هُوَ

پھر سکتا ہے۔ عطار نے کہا جُنُب آدمی پچھنے لگا

۱۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت کو بھی اختلام ہوتا ہے بعضوں نے کہا اختلام سب عورتوں کو نہیں ہوتا لیکن بعضوں نے کہا غرض یہ کہ عورت کا  
حکم بھی اس باب میں مرد کا سہ ہے اگر جاگ کر مرنی کی تری بدن یا کپڑے پر پڑے تو غسل کرے ورنہ غسل لازم نہیں ۳۱۔ منہ ۱۷۔ جب تک اس کے بدن پر  
کوئی حقیقی نجاست نہ ہو تو وہ نجس نہیں ہو سکتا خواہ زندہ ہو یا مردہ ہو اس حدیث سے بعضوں نے نکالا ہے کہ اگر نجس ہے جیسے شیعہ امامیہ اور ایک  
جماعت عمار کا قول ہے اہل حدیث کے نزدیک کافر کی نجاست اعتقادی ہے نہ حقیقی اور امام بخاریؒ نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ جب کاسینہ  
سبھی پاک ہے کیونکہ جب بدن پاک ہو تو جو بدن سے نکلے وہ بھی پاک ہوگا۔ اس حدیث سے اتنا حبان نے یہ نکالا کہ اگر جُنُب غسل کی نیت سے  
کنوئیں میں کود پڑے اور غسل کرے تو پانی نجس نہ ہوگا (یعنی جہاں تک نماز، تلاوت و دیگر ارکان بالطہارت کا تعلق ہے وہ بغیر  
طہارت ادا نہیں ہو سکتے لیکن اس کے علاوہ جو کام بغیر طہارت ادا ہو سکتے ہیں ان میں حرج نہیں اور مومن بہر حال نجس نہیں ہے۔

يَخْتَضِرُ الْجَنْبَ وَيُقِيمُ أَطْفَالَهٖ  
وَيَخْلُقُ رَأْسَهُ وَإِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ زُرَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ  
أَنَّ أَسَّ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ  
الْوَحِيدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسَوَاتٍ۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى  
قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَيْتُ  
مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ فَالسَّلَامُ فَأَتَيْتُ الرَّحَلَ  
فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ أَيْنَ  
لَنْتِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ  
إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَجْسُ۔

بَابُ كَيْتُونَةِ الْجَنْبِ فِي الْبَيْتِ  
إِذَا تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ۔

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ  
وَشَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ  
سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَرُقُدُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَتْ نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ۔

سکتا ہے، ناخن تراش سکتا ہے، سر منڈا سکتا  
ہے چاہے وضو نہ کیا ہو۔

(عبدالاعلیٰ بن حماد از یزید بن زرارہ از سعید از قتادہ)  
انس بن مالک فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شب میں اپنی  
ازواج کے پاس ہوا کرتے، ان دنوں آپ کی نوہ ازواج مطہرات  
تھیں۔

(عیاش از عبدالاعلیٰ، از حمید، از بکر، از ابو ذر، ابو ہریرہ)  
فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے راستے میں لے دراخلکہ  
میں جنب تھا آپ نے میرا ہاتھ پکڑا میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔  
حتیٰ کہ آپ بیٹھ گئے، میں چپکے سے چلا گیا اور گھر آکر غسل کیا پھر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ وہیں  
تشریف فرما تھے، آپ نے فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تم کہاں چلے گئے  
تھے؟ میں نے سارا ماجرا سنا یا کہ جنب تھا گھر آکر غسل کر کے حاضر  
ہوا ہوں، آپ نے فرمایا سبحان اللہ! میں کسی حالت میں نجس نہیں ہوتا  
باب حالت جنب میں صرف وضو کر کے گھر  
میں رہنا۔

(از ابو نعیم، از ہشام، از شیبان، از یحییٰ، ابو سلمہ کہتے ہیں  
میں نے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
بجائے جنابت بھی آرام فرمایا کرتے تھے، آپ نے فرمایا ہاں،  
صرف وضو کر لیا کرتے۔

۱۔ تو حدیث سے جنب کا گھر سے نکلنا ثابت ہوا کیونکہ آپ ایک بی بی سے صحبت کر کے پھر دوسری بیوی کے پاس جاتے اور یہی ترجمہ باب ہے  
۱۲ منہ ۱۷ یعنی یہ فقہ سنیا کہ میں جنب تھا اور غسل کرنے گیا تھا اب غسل کر کے آیا ہوں ۱۲ منہ ۱۷ ایک حدیث میں ہے کہ جس گھر میں  
کتا ہو یا مور یا جب تو وہاں فرشتے نہیں جاتے امام بخاری نے یہ باب لاکر بتلادیا کہ وہ حدیث ضعیف ہے یا اس حدیث میں جنب کے  
وہ مراد ہے جو وضو ہی نہ کرے اور جنابت کی کچھ پرواہ نہ کرے یوں ہی گھر میں پڑا رہے ۱۲ منہ

باب ۱۹۹ نَوْمِ الْجَنَّبِ۔

٢٨١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْرُقُدَ أَحَدَنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرُقِدْ وَهُوَ جُنُبٌ -

بَابُ الْجَنَّبِ يَتَوَضَّئُ مِنْ  
بَيْنَا -

٢٨٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْكَلْبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ  
جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ -

٢٨٣- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَفْنَى عُمَرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ.

٢٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ  
قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ  
مَنْ الْيَلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

بابِ جُنُبِ غَسَل سے پہلے سو سکتا ہے۔

(الزقنیہ بن سعید، الزلیث، اذنافح) ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ عمر بن الخطابؓ نے آنحضرتؐ سے سوال کیا کیا ہم میں سے کوئی شخص بحالت جنابت سو بھی سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ جب وہ وضو کر لے تو جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے۔

پایاب۔ جنب وضو کرے پھر سو جائے (اس کے متعلق بیان)

(از یحییٰ بن کثیر، از لیث، از عبید اللہ بن ابی جعفر، از محمد بن  
 عبد الرحمن، از عروہ) عائشہ فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بحالت  
 جنابت نیند کرنے کا ارادہ کرتے تو ستر گاہ دھو کر وضو سے صلوٰۃ  
 کر لیتے (اور سو جاتے)

۱۔ موسیٰ بن اسمعیل، الزبیریہ، الزنافع، عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا ہم میں سے کوئی شخص سو سکتا ہے جبکہ وہ مجنب ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں جبکہ وہ وضو کرے۔

(از عبد اللہ بن یوسف، از مالک ، از عبد اللہ بن دینار) عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں عمرؓ بن خطاب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کبھی مجھے رات کو جنابت ہو جاتی ہے (تو کیا کروں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کیا کر کہ وضو کر لے اور اپنی سترگاہ دھو

۱۔ یہ وضو کر لینا اکثر علماء کے نزدیک مستحب ہے اور بعضوں کے نزدیک واجب ہے بعضوں نے وضو سے یہ مراد لیا ہے کہ ذکر دھو ڈالے اور ہاتھ اور مسلم کی روایت سے اس کا رد ہوتا ہے اس میں صاف یہ ہے کہ نماز کا سا وضو کر لینے ۱۲ منہ ۱۲ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس وضو سے نماز پڑھنے کیونکہ جنابت کی حالت میں بغیر غسل کئے نماز نہیں پڑھ سکتے ۱۲ منہ ۔

سَلَّمَ تَوَضَّأَ وَغَسَلَ ذَكَرَكَ ثُمَّ نِمَ۔

بَابُ إِذَا انْتَفَى الْجَنَانُ۔

ذال شہر سورہ۔

باب عورت اور مرد دونوں کی ختنہ والی جگہیں

جب آپس میں مل جائیں

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ فَصَّالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

هَيْشَامُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ

قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اجْتَسَّ بَيْنَ

شُعْبَيْهِمَا الْأَذْبَعُ ثُمَّ جُهِدَ هَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

تَابِعَهُ عَنْهُ عَنْ شُعْبَةَ مِثْلَهُ وَقَالَ مُوسَى

حَدَّثَنَا أَبَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا

الْحَسَنُ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا آجُودٌ وَ

أَوْ كَذُومٌ وَلَا تَمَّا بَيِّنَاتُ الْحَدِيثِ الْأَخْرَجَ لِإِسْحَاقَ فَرَمَ

وَالْغُسْلُ أَحْوَطُ۔

بَابُ غَسْلِ مَا يَصِيبُ مِنْ

فَرْجِ الْمَرْأَةِ۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ يَحْيَى بْنُ أَخْبَرَنِي

أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَادٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ

حَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ

فَقَالَ أَدْرَيْتَ إِذَا اجَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَلَمْ يَنْسُ

قَالَ عُمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيُغْسِلُ

(از معاذ بن فضالہ، از ہشام۔ دوسری سند از ابو نعیم، از ہشام

از قتادہ، از حسن، از ابو ذر، از ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جب مرد و عورت کے چاروں کونوں کے درمیان بیٹھے

اور زور لگائے تو غسل ضروری ہو جاتا ہے۔ ہشام کے ساتھ عمرو

نے بھی شعبہ سے یہی روایت کیا، موسیٰ از ابان از قتادہ از حسن اسی

طرح روایت کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ یہی بہتر اور ضروری

ہے (یعنی غسل کرنا) ہم نے دوسری حدیث بھی بیان کی ہے جس

میں غسل ضروری نہیں معلوم ہوا، صحابہ کا اس میں اختلاف ہے۔ مگر

مخاطب مذہب غسل کرنے ہی کا ہے۔

باب عورت کی شرم گاہ سے جو پانی لگ جائے

اسے دھونا۔

(از ابو معمر از عبدالوارث از حسین معلم از یحییٰ، از ابو سلمہ،

از عطام بن یسار، زید بن خالد جہنی نے حضرت عثمانؓ بن عفان

سے دریافت کیا جب عورت سے جماع کیا جائے اور انزال نہ

ہو تو کیا کرے؟ جواب دیا نماز کی طرح وضو کرے اور اپنا عضو

خصوص دھو ڈالے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے، زید بن خالد کہتے ہیں پھر میں نے علیؓ

سے یعنی پہلے ذکر دھو پھر وضو کرے جیسے ابن نوح کی روایت میں امام مالک نے یوں ہی ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی ششہ فرج کے اندر چلا جائے مطلب

یہ ہے کہ دخول ہو اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ دخول ہونے ہی غسل واجب ہو جاتا ہے گو انزال نہ ہو احناف کا بھی یہی مسلک ہے اور انما

الماء من الماء کی حدیث منسوخ ہے اور بعضوں نے کہا کہ انما الماء من الماء کی حدیث استحلام کے باب میں ہے عرب کے ملک میں عورتوں کا بھی ختنہ

کیا کرتے تھے اور اب تک بھی بعض ملکوں میں کرتے ہیں ۱۲ منہ۔

ذَكَرَكَ وَقَالَ عُمَرَانِ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَأْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلَى بَنِي  
أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ  
عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَبِي بَنٍ كَعْبٍ فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ وَ  
أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّكَ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ  
أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ  
أَنَّكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا جَاءَكَ الرَّجُلُ  
الْمَرْءُ فَلَمْ يُنْزِلْ قَالَ يَغْسِلُ مَا مَسَسَ الْمَرْءُ  
مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
الْغُسْلُ أَحْضَطُ ذَلِكَ الْأَخْرَجَ إِنْ بَكَتَا لَمْ يَخْتَلِفَا فِيهِ  
وَالْمَاءُ أَنْفَعُ -

زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ اور ابی بن کعب سے پوچھا انہوں  
نے یہی حکم دیا کہ عضوِ خاص دھو ڈالے، غسل کرنا لازم نہیں،  
ابو سلمہ نے بیان کیا کہ عروہ بن زبیر نے بحوالہ ابو ایوب روایت  
کیا کہ میں نے آنحضرتؐ سے بھی یہی سنا ہے۔ (جیسے حضرت عثمانؓ نے  
کہا تھا)۔

دالمسند الزیجلی از ہشام ابن عروہ از والدش از ابو  
ایوب از ابی ابن کعب رضی اللہ عنہم نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا  
جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے۔ مگر انزال نہ ہو تو کیا  
کرے؟ آپؐ نے فرمایا عورت کے بدن کو جو لگ جائے اسے  
دھو ڈالے پھر وضو کرے اور نماز پڑھے۔ امام بخاری رحمۃ  
ہیں غسل کرنا زیادہ محتاط طریقہ ہے اور یہ حدیث بچھلی یا دوسری  
جو ہم نے بیان کی تو اس لئے کہ صحابہ کا اس مسئلہ میں اختلاف  
ہے۔ حالانکہ پانی خوب صاف کرنے والا ہے۔



# کتاب الحيض

## حيض کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَأَعِزُّوا نَفْسَكُمْ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ۔

**باب حیض آنا ابتداء کیسے شروع ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حیض ایسی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی قسمت میں لکھ دیا۔ بعض کہتے ہیں، کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل کی عورتوں میں شروع ہوا، امام بخاری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا اطلاق سب عورتوں پر یکساں ہوتا ہے۔**

**بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْحَيْضِ**  
وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ  
آدَمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَانَ أَوَّلُ مَا  
أُورِسَ الْحَيْضُ عَلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ وَحَدِيثُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ۔

(از علی بن عبد اللہ، از سفیان، از عبد الرحمن بن القاسم، از والدش حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک بار ہم لوگ حج کی نیت سے مدینہ سے نکلے، جب ہم سرف میں پہنچے تو اتفاق سے مجھے حیض آگیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور میں روئی تھی، آنحضرت نے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ کیا تجھے حیض آنا شروع ہو گیا؟ میں نے کہا ہاں پھر فرمایا یہ وہ شے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے ہی ضروری کر دیا ہے، لہذا احکام حج تم بھی بجا لاؤ، صرف طواف نہ کرنا، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ازواجِ مطہرات کی طرف سے ایک گلے کا

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ  
الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ  
تَقُولُ خَرَجْنَا لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّةَ فَلَمَّا كُنَّا بِسُورٍ  
حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَآتَانِي فَقَالَ مَا لَكَ أَفَئِسْتَ قُلْتُ لَعَنَ  
قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ  
فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَائِضُ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي  
بِالْبَيْتِ قَالَتْ وَهَئِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ -

**بَابُ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ**

**ذَوِّهَا وَتَرْجِيلِهِ -**

۲۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ -

۲۹۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا

هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ

أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ

أَتَتْهُ مِنْ بَيْتِ الْحَائِضِ أَوْ تَلَتْهُ نَوْمَتِي أَلَمَّا أَتَتْ وَهِيَ

جُنُبٌ فَقَالَ عُرْوَةُ كُلُّ ذَلِكَ عَلَى كَهَيْئَةِ كُلِّ ذَلِكَ

تَنَحُّدٌ مِنْهُ وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ فِي ذَلِكَ بِأَسٍّ أَخْبَرَنِي

عَائِشَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تُرْجِلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِينِدِي نَجَاوَدِي فَتَسْجُدُ بِي فِي لَهَا

رَأْسُهُ وَهِيَ فِي حُجْرٍ نَهَا فَنَرْجِلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ -

**بَابُ قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِي حُجْرِ**

**أَمْرَاتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ وَكَانَتْ**

**أَبُوهُ أَوَّلَ يُرْسِلُ خَادِمَةً وَهِيَ**

**حَائِضٌ إِلَى أَبِي رَسْمِي**

**فَتَأْتِيهِ بِالصُّحُفِ فَيُكْسِلُهُ بِهَا فَتَبْ**

ذِيحَهِ كَمَا تَحْتَ -

**بَابُ حَيْضِ وَالِي عَوْرَتِ**

**أَبْنِ خَاوند كَا سَر دِهَو سَكْتِي**

**هِيَ اس مِيں كُنْگِي كَر سَكْتِي هِي -**

از عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از ہشام بن عروہ،

از والرش، عائشہ رضہ فرماتی ہیں میں حیض کی حالت میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھوتی تھی اور کنگھا کرتی تھی -

از ابراہیم بن موسیٰ، از ہشام بن یوسف، از ابن جریر،

از ہشام بن عروہ، عروہ سے کسی نے دریافت کیا کیا حائضہ عورت

میری خدمت کر سکتی ہے، یا جب عورت میرے قریب بیٹھ سکتی ہے

عروہ نے جواب دیا دونوں باتیں میرے لئے معمولی ہیں ہر عورت میری

خدمت کر سکتی ہے - کسی کے لئے بھی اس بات میں حرج نہیں ہے

حضرت عائشہ رضہ نے محمد سے بیان کیا کہ بحالت حیض رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھا کرتی تھیں اور آپ اس وقت

مسجد میں مشغف ہوتے تھے، آپ مسجد ہی سے حضرت عائشہ کے قریب سر

مبارک کر دیتے اور وہ اپنے حجرے ہی سے کنگھی کر دیتی تھیں -

حالانکہ آپ بحالت حیض ہوتی تھیں -

**بَابُ حَائِضَةِ بَوِي كِي كُو دِيں شُو ہر قرآن پڑھ سکتا**

**ہے -**

حضرت ابو وائل اپنی حائضہ خادمہ کو البورزین کے پاس

بھیجتے تھے وہ وہاں سے قرآن پاک خلاف میں لپٹا

ہوا ان کے پاس لے آتی تھ

۱۔ آپ کی نو بیبیاں تھیں تو لوگ طہرے ایک گائے کی قربانی کی اس کا ذکر افشا علیہ السلام کتاب الحج میں آئے گا ۱۲ منہ ۱۱ یعنی حائضہ یا جنب عورت

سے کام کاج کرانے خدمت لے ۱۲ منہ ۱۱ مطلب یہ ہے کہ اگر کپڑے میں قرآن ہو تو حائضہ عورت قرآن اٹھا سکتی ہے کیونکہ ہاتھ کپڑے

کو لگیں گے قرآن پاک کو نہیں لگیں گے - یعنی وہ نیت جو خلاف کے اوپر لگا ہوتا ہے اس اثر کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا (باقی اگلے صفحہ پر)

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ  
سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ أَنَّ أُمَّهُ  
حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِمِخْرَجِي وَأَنَا كَالْحِصْنِ ثُمَّ  
يَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔

### بَابٌ مِّنْ سَعَى النَّفَاسِ حَيْضًا

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا السُّبْحِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ  
أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَا أُنَاكُمُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي خِدْيَصَةٍ  
رَاحِضَتُ فَانْسَلَكْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي  
فَقَالَ أَنفُسَتِ قُلْتُ نَعَمْ فَكَأَنِّي قَامُ كَبُوتٌ  
مَعَهُ فِي الْخَيْبَةِ۔

### بَابُ مَبَاشَرَةِ الْخَائِضِ۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ لَسْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنَا وَوَاحِدٍ وَلَا نَحْنُ بَيْنَ وَ

از ابو نعیم الفضل بن دُکین، از زہیر، از منصور بن صفیہ، از  
والدہاش، حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری گودیں  
تکیہ لگا کر قرآن پڑھتے جبکہ میں عائشہ ہوتی تھی۔

### باب حیض کو نفاس کہہ دینا۔

دالکی بن ابراہیم، از ہشام، از یحییٰ بن ابی کثیر، از ابو سلمہ، از  
زینب بنت ام سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی فرماتی ہیں ایک بار میں اور  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر میں بیٹے ہوئے تھے۔ مجھے حیض  
آگیا، میں اپنے حیض کے کپڑے سنبھالے ایک طرف چلی گئی۔ آپ نے  
فرمایا کیا تجھ کو نفاس آگیا، میں نے کہا جی ہاں، پھر آپ نے مجھے بلایا تو  
میں جا کر چادر میں آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔

### باب حیض والی عورت سے لپٹنا۔

از قبیسہ بن عقبہ، از سفیان، از منصور، از ابراہیم، از اسود  
عائشہ رضی فرماتی ہیں میں اور آنحضرت دونوں بل کر ایک برتن سے  
غسل کرتے درانی ایک ہم دونوں جنب ہوتے اور جب میں  
حیض میں ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ازار پہننے کا حکم

(تفسیر) امام ابو حنیفہ کا مذہب یہی ہے لیکن جہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں حالض اور جنب کو قرآن اٹھانا درست نہیں۔ اور  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ لگانا حضرت عائشہ رضی گود میں یہ اور بات ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث سے یہ نکالا کہ نجاست کے  
قریب قرآن پڑھنا منع نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۵ نفاس کے مشہور معنی تو یہ ہیں کہ جو خون عورت کو زچگی کے بعد آئے لیکن کبھی حیض  
کو نفاس کہتے ہیں اور نفاس کو حیض چونکہ ان دونوں کا حکم ایک ہی ہے ۱۲ منہ ۱۵ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے حیض کو  
نفاس فرمایا ۱۲ منہ ۱۵ مباشرت کہتے ہیں بوس و کنا چمٹانے کو بدن سے بدن لگانے کو ۱۲ منہ۔

كَانَ يَأْتِي فِي فَاتَرٍ فَيَبْأُ شُرْفِي وَأَنَا حَائِضٌ  
وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُحْتَكِفٌ فَأَقْبَلُهُ  
وَأَنَا حَائِضٌ۔

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو اسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَاكَ أَكَاثِلَ حَائِضًا  
فَإِذَا رَسُوهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ  
يُبَاشِرَهَا أَمَرَهَا أَنْ تَتَلَّزَمَ رَفِيْقُهَا حَيْضَتَهَا ثُمَّ  
يُبَاشِرُهَا قَالَتْ وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِذْ بَدَأَ كُنَا كَانِ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِذْ بَدَأَ كَانَا  
خَالِدٌ وَجَبْرِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ۔

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ قَالَ سَمِعْتُ مِمُونَةَ قَالَتْ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ  
أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنَ نِسَائِهِ أَمَرَهَا أَنْ تَزُولَ  
وَهِيَ حَائِضٌ وَكَوَاكِبُ سَفِينٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ۔

بَابُ تَرْكِ الْحَائِضِ الصُّومِ۔

بَابُ حَائِضَةِ عَوْرَتِهَا تَرْكُ صَوْمِ كَرْنَا۔

۱۔ ایک برتن سے میان بیوی جنب کا نہانا۔ بحالت حیض بدن لگانا۔ جانکھ بیوی کا معتکف شوہر کا سردھونا ثابت ہوا ۱۔ جب  
ازا باندھ لی تو اب مباشرت اسی بدن سے ہوگی جو ناف سے اوپر ہے اور بہت سے علماء نے ناف کے نیچے مباشرت ناجائز  
رکھی ہے اور بعضوں نے کہا کہ حائضہ سے صرف وطی حرام ہے۔ باقی تمام بدن سے مباشرت جائز ہے۔ امام احمد  
اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ ۱۔ یعنی حیض کا شروع زمانہ ہونا اور حیض زور پر ہوتا۔ مطلب یہ ہے کہ آپ ایسے وقت میں بھی حائضہ  
سے مباشرت کرتے۔ یہ نہیں کہ جب حیض ختم ہونے کے قریب ہوا اسی وقت مباشرت کرتے شروع میں نہ کرنے ۱۲ منہ ۱۔ مطلب یہ ہے  
کہ جس کی شہوت اس کے قابو میں نہ ہو تو اس کو مباشرت سے بچنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ جماع کر بیٹھے اور حرام میں مبتلا ہو جائے ۱۲ منہ۔

۲۹۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الصُّلَى فَمَرَّ عَلَى الرِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَرَأَى أُرَيْيْتُمْ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ قُلْنَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُنَّ الرِّسَاءُ وَاللَّعَنَ وَتَكْفُرُ الْعَشِيرُ مِمَّا رَأَيْتُمْ مِنْ تَأْوِيلِ عَقْلِ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِبَلِّ الرَّجُلِ الْحَاضِرِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نَقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَا إِلِكُ مِنْ نَقْصَانِ عَقْلِهَا أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تَصِلْ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَا إِلِكُ مِنْ نَقْصَانِ دِينِهَا -

بَابُ تَقْفِي الْحَائِضِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ تَقْرَأَ آيَةَ وَلَمْ يَرَأِ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَاءَةِ لِلْجَنِّ بِأَسَاءَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْكُرُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ

دار السعید بن ابی مریم، از محمد بن جعفر، از زید بن اسلم، از عیاض بن عبد اللہ ابوسعید خدری فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحی یا عید الفطر کے لئے عید گاہ تشریف لے جانے لگے، تو راستے میں عورتیں ملیں۔ آپ نے فرمایا عورتو! خیرات کرو! کیونکہ مجھے دوزخ میں نسبت مردوں کے عورتوں کو زیادہ تعداد میں دکھایا گیا۔ عورتوں نے دریافت کیا اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا تم سخت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے تم سے زیادہ ناقص العقل، ناقص الدین اور مردوں کی عقل کھونے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔ عورتوں نے پوچھا ہماری عقل و دین میں نقصان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے نصف ہے یا نہیں؟ عورتوں نے کہا ہاں بیشک۔ آپ نے فرمایا یہ عقل کی کمی ہے۔ آپ نے فرمایا دیکھو تم میں جب کوئی حائضہ ہوتی ہے تو نہ وہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے عورتوں نے کہا بیشک۔ آپ نے فرمایا یہ دین کی کمی ہے۔

باب حائضہ علاوہ طواف کے تمام ارکان حج بجا لا سکتی ہے۔ ابراہیم نخعی کہتے ہیں حائضہ عورت اگر آیت پڑھے تو قباحات نہیں، ابن عباس اس میں بھی قباحات نہیں سمجھتے اگر جنب قرآن پڑھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام حالتوں میں اللہ کی یاد کرتے تھے اور ام عطیہؓ کہتی ہیں ہم کو آنحضرتؐ کے زمانہ

لے فسطاطی نے کہا لعنت کرنا اس پر جائز نہیں جس کے خاتمہ کا علم نہ ہو۔ البتہ جن کا کفر پر ماثبات ہو، جیسے ابوجہل وغیرہ اس پر لعنت کرنا جائز ہے۔ اسی طرح بلائین ظالموں، یا کافروں پر ۱۲ منہ لے اسی لیے اللہ نے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر رکھی۔ اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ بعضی عورت مردوں سے بھی زیادہ عقلمند نکلتی ہے کیونکہ یہ حکم باعتبار اکثر کے ہے عموماً عورتوں کے دماغی اور جسمانی قوی بہ نسبت مردوں کے کم و رسبید ہوتے ہیں ۱۲ منہ لے اسناف کا مسلک یہ ہے کہ بحالت حیض و نفاس و جنابت تلاوت درست نہیں۔ اور سب فقہوں میں یاد کرنے کا مطلب یہ کہ دل یا اپنے الفاظ سے یاد رہی

أَحْيَانَهُ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا  
نُؤْمَرُ أَنْ نُخْرِجَ الْحَيضَ فَيَكُونُ  
بِكُلِّيٍّ هُمْ وَيَدْعُونَ وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سُوَيْفِيَةَ أَنَّ  
هَرَقْلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَادْرَأُوهُ بِسْمِ  
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ  
تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَ  
بَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا  
نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ مُسْلِمُونَ  
وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ حَاضَتْ  
عَائِشَةُ فَلَسَّكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا  
غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّي  
وَقَالَ الْحَكَمُ إِنِّي لَأَذْبَحُ وَأَنَا  
جُبِّ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا  
تَأْكُلُوا أَمْثَالَهُمْ يُدْكَرُ اسْمُ اللَّهِ  
عَلَيْهِ

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُثَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ لَنَذْكُرَ إِلَّا الْحَمْدَ فَلَمَّا جِئْنَا سَوَّى طَبَقَتْ  
فَكَرَّ خَلْعِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا  
أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ لَوَدِدْتُ وَاللَّهِ أَنَّ

میں بحالت حیض عورتوں کو عید گاہ میں لے جانے کا حکم  
دیا جاتا تاکہ وہ لوگوں کے ساتھ تکبیر اور دعائیں شریک  
ہوں۔ ابن عباس کہتے ہیں مجھے ابوسفیان نے کہا  
کہ ہر قریب بادشاہ روم نے آنحضرتؐ کے خط کو منگوا یا اور اسے  
پڑھا اس میں تھا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ : و  
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَ  
بَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا...  
مسلمون۔ عطاء بن جابر کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے  
بحالت حیض سوائے طواف کے تمام مناسک حج ادا  
کئے البتہ نماز نہیں پڑھتی تھیں۔ حکم کہتے ہیں، میں  
بحالت جنابت جانور ذبح کرتا ہوں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ  
کافر مان ہے، جس ذبیحہ پر بسم اللہ اللہ اکبر نہ پڑھی  
جائے اسے مت کھاؤ۔

دارالابنعم، از عبد العزیز بن ابی سلمہ، از عبد الرحمن بن القاسم  
الروالدش، عائشہؓ فرماتی ہیں ہم آنحضرتؐ کے ساتھ نکلے، حج کا ارادہ  
کر کے جب ہم سرف پہنچے مجھے حیض آگیا۔ آنحضرتؐ میرے پاس  
آئے میں رو رہی تھی، آپ نے فرمایا کیوں رو رہی ہو؟  
میں بولی کاش میں اس سال حج کے لئے نہ آئی ہوتی آپ نے  
فرمایا شاید تجھ کو نفاس آگیا (یعنی حیض) میں نے کہا جی ہاں۔ آپ  
نے فرمایا یہ یعنی حیض تو ایسی شے ہے جسے دخترانِ آدم کے لئے اللہ

۱۔ یعنی بحالت جنابت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنا اور ذبح کرنا سہر ذبیحہ کھانا سب کچھ جائز ہے۔ مگر تلاوتِ قرآن اور نماز درست نہیں۔ عبد الرزاق

لَمْ يَحْجِ الْعَامَ قَالَ لَعَلَّكَ نَفْسَتْ فَلْتُ نَعْمَ قَالَ  
فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ  
فَأَفْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي  
بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي -

### بَابُ الْإِسْتِحْضَةِ -

۲۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَطْهُرُ  
أَقَادِعُ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ عِمْرَتٌ وَلَيْسَ بِالْحِيضَةِ فَإِذَا  
أَفْبَكْتَ الْحِيضَةَ فَأَتَوِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ  
قَدْ رُفِهَا فَأَعِزِّي عَنْكَ النَّامُ وَصَلِّي -

### بَابُ غَسْلِ ذِمِّ الْحَيْضِ -

۲۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْنَبِ عَمْرَةَ عَنْ فَاطِمَةَ  
بِنْتِ الْمُنْذَرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ  
أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلْتُ أَمِيرًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ  
إِذَا آصَابَتْ ثَوْبِي الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ  
تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تعالے نے لکھ دیا ہے سو تم سب مناسک حج ادا کر دسو اے  
طواف کے جب تک کہ پاک نہ ہو لو۔

### باب استحاضہ

(از عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از ہشام، از والدش) حضرت  
عائشہ رضی فرماتی ہیں فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کہا یا رسول اللہ میں پاک نہیں ہوتی (خون نہیں رکتا) کیا میں نماز  
چھوڑ دوں، آنحضرت نے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے اور یہ حیض  
کا خون نہیں تو جب حیض کا خون آئے نماز چھوڑ دیا کہ جب حیض کے  
ایام کا اندازہ گذر جائے تو بدن سے خون دھو ڈال اور نماز پڑھا کر

### باب حیض کا خون دھونا۔

(از عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از ہشام بن عروہ، از فاطمہ  
بنت منذر) اسامیہ بنت ابی بکر الصدیق رضی فرماتی ہیں، ایک عورت نے آنحضرت  
سے دریافت کیا کہ اگر حیض کا خون ہمارے کپڑے پر لگ جائے، تو کیا کریں؟  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی عورت کے کپڑے پر حیض  
کا خون لگ جائے، تو اسے کھرج ڈالے پھر پانی سے دھو ڈالے، پھر  
اس کپڑے سے نماز پڑھ لے۔

۱۔ استحاضہ کہتے ہیں حیض کے سوا دوسرا خون آنے کو یہ ایک بیماری ہے جو بعض عورتوں کو ہو جاتی ہے ۱۲ منہ ۱۳ جس کو عورتیں اس کے رنگ وغیرہ  
سے پہچان لیتی ہیں ۱۲ منہ ۱۳ یعنی غسل کر کے جیسے دوسری روایت میں ہے۔ ایک روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ ہر نماز کے لئے وضو کوئی رہ  
شافیہ اور حنفیہ اسی کے قائل ہیں۔ مالکیہ کہتے ہیں کہ استحاضہ کے خون سے وضو نہیں ٹوٹتا، جیسے بواسیر کے خون سے۔ اگر ہر نماز کے لئے وضو کر لے  
تو سبب ہے لیکن لازم نہیں ہے جب تک دوسرا کوئی حد ث نہ ہو ۱۲ منہ -

إِذَا أَصَابَ ثَوْبٌ أَحَدَ الْكُلْمَيْنِ مِنَ الْخَبْضَةِ فَلْيَقْرَأْ  
ثُمَّ لْيَتَوَضَّأْ بِمَاءٍ ثُمَّ لْيَتَوَضَّأْ فِيهِ -

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو وَهَبٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
عَلَيْهَا السَّلَامُ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ ثَوْبًا مِنْ الدَّمِ  
مِنْ ثَوْبَيْهَا عِنْدَ كَهْرُهَا فَتَغَسَّلَهُ وَتَوَضَّعَ عَلَى  
سَائِرِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فِيهِ -

**بَابُ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ -**

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ أَبُو بَكْرٍ  
الْوَاسِطِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ مَعَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهِيَ  
مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ فَرُبَّمَا وَضَعَتْ الطَّمْسَ  
تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ وَرَعِمَ أَنْ عَائِشَةَ دَأَتْ مَاءَ  
الْعَصْفَرِ فَقَالَتْ كَانَ لَهَا شَيْءٌ كَانَتْ فُلَاةً  
تَجِدُ -

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
اعْتَكَفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

از ارمین، از ابن وہب، از عمر بن حارث، از عبد الرحمن بن  
قاسم، از والدش حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی  
حیض آنے کے بعد وہ پاک ہوتی تو خون اپنے کپڑے سے کھینچ ڈالتی  
پھر اسے دھوتی اور سارے کپڑے پر پانی چھڑک دیتی ۱۲ روزہ دور  
کرنے کے لئے پھر اسی کپڑے میں نماز پڑھتی۔

**بَابُ مُسْتَحَاضَةٍ كَالْعَتِكَافِ فِي بَيْطِنَا -**

از اسحاق بن شاہین ابولشہ واسطی، از خالد بن عبد اللہ، از خالد  
بن مہران، از عکرمہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اعتکاف کیا۔ آپ کے ساتھ آپ کی ایک زوجہ مطہرہ (سودہ یا ام حبیبہ)  
نے اعتکاف کیا۔ انہیں استحاضہ کی بیماری تھی۔ وہ اکثر خون دیکھتیں  
اور خون کی وجہ سے بسا اوقات اپنے تلے طشت رکھ لیتیں عکرمہ  
نے کہا۔ کہ ایک بار حضرت عائشہ نے کسم کا پانی دیکھا تو کہنے لگیں  
یہ تو بالکل وہی ہے جو فلاں بی بی استحاضہ کی حالت میں دیکھتی تھی۔

از قتیبہ، از یزید بن زریح، از خالد، از عکرمہ حضرت  
عائشہ فرماتی ہیں آنحضرت کے ساتھ آپ کی ایک زوجہ نے  
اعتکاف کیا۔ وہ سُرخ اور زرد خون دیکھا کرتی، طشت اس کے

۱۔ دوسرے دور کرنے کے لئے سارے کپڑے پر پانی چھڑک دیتی حافظ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر کپڑے کے پاک کرنے کی  
ضرورت نہ پڑے تو اس کو نجس رہنے دینا درست ہے کیونکہ حضرت عائشہ نے کہا کہ جب حیض سے پاک ہوتی تو ایسا کرتی ۱۲ منہ۔  
۲۔ یعنی وہ عورت جس کو استحاضہ کی بیماری ہو ۳۔ یعنی اس کا اور اس کا رنگ ملتا ہے فلاں بی بی سے وہی بی بی مراد ہیں۔ جن کو  
استحاضہ کی بیماری ہو گئی تھی۔ یعنی سودہ یا ام حبیبہ یا ام سلمہ۔ سعید بن منصور نے اپنی سنن میں روایت کیا کہ ام سلمہ نے استحاضہ کی حالت میں  
اعتکاف کیا۔ وہ کبھی اپنے تلے طشت رکھ لیتیں ۱۲ منہ۔



امْرَأَةٍ مِنْ اَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تُرَاكِبُهُ وَالطُّفْلُ  
وَالطَّسْتُ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي -

۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ  
عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ  
اُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ اعْتَاكَتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ -

بَاب ۳۴ هَلْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي ثَوْبٍ  
حَاصِلٍ فِيهِ -

۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ  
ابْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ عُجَاهِدٍ قَالَ  
قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ يَدْخُلُ اَنَا اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ  
يُحِيطُ فِيهِ فَرَادَا اَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ قَالَتْ  
يُرِيْفُهُمَا فَصَعْنَتْهُ بِطَفْرِهَا -

بَاب ۳۵ الطَّيِّبُ لِلْمَرْأَةِ وَعِنْدَ  
غُسْلِهَا مِنَ الْحَيْضِ -

۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ  
قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ  
حَفْصَةَ عَنْ اَوْعَيْطَةَ قَالَتْ لَمَّا تَلَّهِيَ اَنْ تُجِدَ كَلَى  
مَوْتٍ تَوَقَّى ثَلَاثًا اِلَّا عَلَى زَوْجٍ اَوْ بَعَةِ اَشْهُرٍ وَ  
عَشْرًا اَوْ لَا تَلْتَمِثُ وَلَا تَتَكَيَّبُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا  
مَصْبُوعًا اِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ وَقَدْ رَخَّصَ لَنَا عَنْ  
الطَّهْرِ اِذَا اغْتَسَلْتَ اِحْدَا اَنَا مِنْ تَحِيَّيْهَا فِي

نیچے ہوتا اور وہ نماز پڑھتی رہتی ہے

دارمُسَدَّد، از معمر، از خالد، از عکرمہ، عائشہ رضی فرماتی ہیں، کہ  
امہات المؤمنین میں سے ایک نے اعتکاف کیا جب کہ وہ استحاضہ کی  
حالت میں تھی۔

باب جس کپڑے میں عورت کو حیض آئے کیا وہ اس  
میں نماز پڑھ سکتی ہے ؟ -

دار ابو نعیم، از ابراہیم بن نافع، از ابن ابی نجیح، از مجاہد حضرت  
عائشہ رضی فرماتی ہیں (آنحضرتؐ کے زمانہ میں) ہم میں سے کسی کے پاس  
ایک کپڑے سے زیادہ نہ ہوتا اسی میں حیض آتا اور خون لگنے سے اس  
کو تھوک لگا کر ناخن سے کھرچ داتی۔

باب حیض کا غسل کرتے وقت خوشبو لگانا۔

دار عبد اللہ بن عبد الوہاب، از محمد بن زید، از ایوب، از حفصہ رضی  
ام عطیہ رضی فرماتی ہیں ہم کو کسی مرد سے پرتین دن سے زیادہ سوگ کرنا  
منع تھا مگر خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کا حکم تھا، وہ حکم یہ  
تھا کہ سوگ کے ان دنوں میں نہ سرمہ لگائیں نہ خوشبو اور نہ کوئی  
رنگیں کپڑا پہنیں، مگر جس کپڑے کا سوت بناوٹ سے پہلے رنگا گیا ہو  
(اس کی اجازت تھی) اور ہم کو حیض سے پاک ہونے وقت اجازت  
تھی کہ جب کوئی عورت حیض کا غسل کرے تو تھوڑا گسٹ اظفار لگا لے

۱۔ ماظن ہے کہ حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مستحاضہ مسجد میں رہ سکتی ہے اور اس کا اعتکاف اور اس کی نماز میچ ہے اور مسجد میں حدیث کرنا درست  
ہے جب مسجد کے آلودہ ہونے کا ذریعہ ہو اور مستحاضہ کے حکم میں ہے وہ شخص جو دائم الحوث ہو یا جس کے زخم سے خون جاری ہو ۱۲ منہ ۱۳ عورت جب  
حیض کا غسل کرے تو مقام مخصوص پر بدبوئی رفع کرنے کے لئے کچھ خوشبو لگا لے اس کی یہاں تک تاکید ہے کہ سوگ والی عورت کو بھی آپ نے اس  
کی اجازت دی نہ ظلالی نے کہا کہ شرط یہ ہے کہ وہ عورت احرام نہ باندھے ۱۲ منہ -

نَبِيٍّ مِّنْ كُسْتِ أَطْفَارٍ وَلَكِنَّهُنَّ عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَابِ  
رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ  
عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
بَاب ۲۱ ذَلِكِ السَّرَاةُ نَفْسَهَا إِذَا  
تَطَهَّرَتْ مِنَ الْحَيْضِ وَكَيْفَ  
تَغْتَسِلُ وَتَأْخُذُ فُرْصَةً مُّسَكَّةً  
فَتَتَّبِعُ بِهَا أَكْثَرَ الدَّوَرِ -

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكَّانُ بْنُ عَمِيَّةَ  
عَنْ مَنصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْحَيْضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ  
تَغْتَسِلُ قَالَ خُذِي فُرْصَةً مِّنْ تَيْسِكَ فَتَطْهَرِي  
بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَنْتَطَهِّرُ بِهَا قَالَ تَطْهَرِي بِهَا  
قَالَتْ كَيْفَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَطْهَرِي فَاجْتَنِبِي بَيْنَهُمَا  
إِلَى فَقُلْتُ تَتَّبِعِي بِهَا أَكْثَرَ الدَّوَرِ -

### بَاب ۲۱ غُسْلُ الْحَيْضِ

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ  
قَالِ حَدَّثَنَا مَنصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً  
مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَيْفَ أَغْتَسِلُ مِنَ الْحَيْضِ قَالَ خُذِي فُرْصَةً مُّسَكَّةً

عود کی خوشبو اور ہم عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانا بھی منع ہوتا  
تھا۔ اس حدیث کو مشام بن حسان نے بھی حضرت حفصہ سے روایت  
کیا، انہوں نے ام عطیہ سے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

باب عورت جب حیض کا غسل کرے تو اپنا بدن ملے،  
غسل کا طریقہ، روٹی کا پھایا خون کے مقام پر ملنا۔

ازار یحییٰ از ابن عبینہ، از منصور بن صفیہ، از مادرش حضرت عائشہ رضی  
فرماتی ہیں ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حیض کا غسل  
کیسے کرے؟ آپ نے بتایا کہ غسل کیسے کرے۔ اپنے فرمایا غسل کے بعد خوشبو لگاتا ہوا  
روٹی کا پھایا لے۔ اس پائی کر، کہنے لگی کیسے پائی کروں؟ اپنے فرمایا اس سے پائی کر  
کہنے لگی کیسے آپ نے (تعجب سے) فرمایا سبحان اللہ پائی کر حضرت عائشہ رضی  
نے کہا میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے سمجھا دیا کہ خون  
کے مقام پر اسے لگا (یعنی پکڑے) کو۔

### باب حیض کے غسل کا بیان -

از المسلم، از وہیب، از منصور، از والدہ اش حضرت عائشہ رضی  
فرماتی ہیں کہ انصار کی ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ  
میں حیض کا غسل کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا مشک لگا ہوا پھایا لے  
تین بار پانی سے صاف کر پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (بیان کرنے سے)

۱۔ یعنی کت کہتے ہیں عود کو اور اطفا رہی ایک قسم کی خوشبو ہے بعضوں نے کہا طفا رکاست یعنی عود مگر ادبے اور طفا رک ایک مشہور تھا۔  
وہاں سے عود ہندی عرب کے ملکوں میں آیا کرتا ۱۲ منہ ۱۷ کیوں کہ عورتیں بہت روتی پٹیتی چلاتی ہیں ۱۲ منہ ۱۷ اس غسل کی کیفیت مسلم  
کی روایت میں مذکور ہے۔ اس میں یہ ہے کہ اچھی طرح پائی کر پھر اپنے سر پر پانی ڈال اس کو خوب مل تا کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ  
جائے۔ پھر اپنے سارے بدن پر پانی ڈال اور امام بخاری نے اس روایت کی طرف اشارہ کر کے باب کے دو مطلب نکالے کیوں کہ اس  
روایت میں نہ بدن کا ملنا مذکور ہے نہ غسل کی کیفیت صرف تیسرا مذکور ہے یعنی خوشبو کا پھایا لینا ۱۲ منہ۔

فَتَوَقَّعْنِي ثَلَاثًا أَمَرَ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَجَبِي فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ أَوْ قَالَ تَوَقَّعْنِي بِهَا فَأَخَذَ نَهْجًا بَنِيهَا فَأَخْبَرَ نَهْجًا بِمَا يُرِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ امْتِشَاطِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ -

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عُمَرَوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْلَكْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوُدَّاءِ فَكُنْتُ وَمَنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسْقِ الْهَلْدَى فَرَعَسَتْ أُنْثَاهَا حَامِئَةً وَلَمْ تَطْهَرْ حَتَّى دَخَلْتُ لَيْلَهُ عَوَافَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لَيْلَةُ يَوْمِ عَوَافَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمَرَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقَضِيَ رَأْسُكَ وَامْتِشِطِي وَأَمْسِكِي عَنْ عُمَرَتِكَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ الثَّلَاثَةِ وَكَانَ عُمَرَتِي الَّتِي سَكْتُ -

شرم آئی اور منہ پھیر لیا یا آپ نے فرمایا اس عورت سے کہ پانی سے صاف کر حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا میں نے آنحضرتؐ کا مطلب اسے سمجھا دیا۔

باب حیض سے نہاتے وقت بالوں میں لنگھی کرنا۔

رازموسی بن اسمعیل، ابراہیم، ان ابن شہاب، از عروہ حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں احرام باندھا اور میں نے بھی تمتع ہی کیا تھا۔ اور ہم لوگ ہدی نہ لائے تھے۔ پھر حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا کہ انہیں حیض آگیا اور عرفہ کی شب تک حیض سے فارغ نہ ہو سکیں۔ تب انہوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو عرفہ کی رات آگئی اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اب کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اپنا سر کھول دے اور لنگھی کر اور عمرے کو موقوف رکھ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب حج کر چکی تو آپ نے (میرے بھائی) عبدالرحمنؓ کو شبِ حصہ میں حکم دیا انہوں نے اس عمرہ کے بدلے جس کا میں نے احرام باندھا تھا مجھے دوسرا عمرہ تنجیم سے کرایا۔

۱۔ حضرت عائشہ رضہ نے توضی اور تومی بہا کا شک بھی بیان کیا سہان الشکر کس قدر احتیاط ہے نبی کے الفاظ بیان کرنے میں۔ منکرین حدیث غور کر جس حدیث سے حافظ نے کہا اس حدیث سے کئی فائدے نکلے۔ تعجب کے وقت سہان الشکر کہنا عورتوں سے شرم کی بات کنایہ اور اشارے میں کرنا عورت کا سوال کرنا مرد سے دین کی ضروری باتوں کا سمجھانے کے لئے دوبارہ بات کہنا عالم کے کلام کی اس کے سامنے تفسیر کرنا دوسروں کو سمجھانا وغیرہ وغیرہ ۱۲ منہ ۳۔ تمتع کا بیان آگے کتاب الحج میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ تمتع اس کو کہتے ہیں کہ آدمی میتقات پر پہنچ کر عمرے کا احرام باندھے پھر مکہ میں پہنچ کر عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے بعد اس کے آٹھویں تاریخ کو ہی مکہ سے حج کا احرام باندھے اس میں بہت آرام ہوتا ہے اس لئے اکثر حاجی ایسا ہی کیا کرتے ہیں ۱۲ منہ ۴۔ اب تو میرا حج کیا کیونکہ عمرہ ہی ابھی ادا نہیں ہوا ادھر حج کا وقت آن پہنچا ۱۳ منہ ۵۔ یہیں سے ترجمہ باب نمکنا ہے کیونکہ جب احرام کے غسل کے لئے لنگھی کرنا شروع ہوا تو حیض کے غسل کے لئے بطریق اولیٰ ہو گا ۱۴ منہ ۶۔ عمرے کو چھوڑ کر حج کا احرام باندھ لیا ۱۵ منہ ۷۔ یعنی جس رات میں منی سے لوٹ کر حج سے فارغ ہو کر عصب میں آن کر ٹھہرنے میں یہ تیرہویں یا چودھویں شب ہوتی ہے فی الجہ ۱۶ منہ ۸۔ ایک مقام ہے تنجیم وہ سب زیادہ قریب حد ہے حرم کی مکہ سے تین میل پر۔ اب اکثر لوگ عمرے کا احرام وہیں سے باندھا کرتے ہیں وہاں ایک مسجد ہے جس کو مسجد عائشہ رضہ کہتے ہیں ۱۷ منہ -

## باب ۲۱۸ نَقَضُ الْمَرْأَةِ شَعْرَهَا

عِنْدَ غُسْلِ الْحَيْضِ -

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَوَافِينَ لِبُهْلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْمَلَ بِعُمُرَةٍ فَلْيُؤْمَلَ فَإِنِّي لَأُؤْتِيَنَّ أَهْدَيْتُ لَأَهْلُكُمُ بِعُمُرَةٍ فَأَهْلَ بَعْضُهُمْ بِعُمُرَةٍ وَأَهْلَ بَعْضُهُمْ بِحَجَّةٍ وَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهْلَ بِعُمُرَةٍ فَأَذَرَنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِي عُمُرَتِكَ وَانْقَضَى رَأْسُكَ وَامْتَشِطِي وَأَهْلِي بِحَجَّةٍ فَقَعَلْتُ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ أُرْسِلَ مَعِيَ ابْنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَخَرَجْتُ إِلَى التَّغْيِيمِ فَاهْلُكْتُ بِعُمُرَةٍ مَكَانَ عُمُرَتِي قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَذِهِ وَلا صَوْمٌ وَلا صَدَقَةٌ -

## باب ۲۱۹ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مُخَلَّقَةٌ

وَغَيْرُ مُخَلَّقَةٍ -

## باب ۲۱۹ غُسْلُ حَيْضٍ كَيْفَ وَفَتْ عَمْرٍاءُ كَالْبَالَ كَمَوْلٍ دِينًا -

از عبید بن اسمعیل، از ابواسامہ، از ہشام، از والدش، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ہم ذی الحجہ کے رویت ہلال کے نزدیک (مدینہ سے) نکلے، آنحضرتؐ نے فرمایا جس کا جی چاہے عمرہ کا احرام باندھے (میقات سے)، اگر میں قربانی ساتھ نہ لایا ہوتا، تو میں بھی احرام باندھ لیتا۔ اب بعض نے عمرے کا بعض نے حج کا احرام باندھا میں عمرے والوں میں تھی۔ میں عرفہ کے دن مائض تھی۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا اپنا عمرہ ترک کر دے، سر کو ہل ڈال اور کنگھی کر۔ حج کا احرام باندھ لے۔ میں نے ایسے ہی کیا۔ جب حصہ کی رات آئی تو آنحضرتؐ نے میرے بھائی عبدالرحمن کو میرے ساتھ بھیجا۔ میں تنیم تک گئی اور عمرے کا احرام باندھا اپنے اس عمرے کے بدلے جس کا پہلے احرام باندھا تھا۔ ہشام کہتے ہیں ان سب صورتوں میں نہ قربانی کی ضرورت ہوئی نہ روزے نہ صدقہ کی۔

## باب ۲۲۰ الشَّرُّ كَالرَّشَادِ: مُخَلَّقَةٌ وَغَيْرُ مُخَلَّقَةٍ -

۱۔ یہ حجۃ الوداع کا ذکر ہے۔ آپؐ ۲۵ ذی قعدہ روز شنبہ کو مدینہ سے سب لوگوں کے ساتھ روانہ ہوئے تھے ۱۲ منہ ۱۵ ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حیض کے غسل میں سر کو ہلانا اور چوڑی توڑنا واجب ہے اور یہی قول ہے حسن اور طاووس کا۔ بعضوں نے کہا کہ حیض اور جنابت دونوں غسلوں میں مستحب ہے بعضوں نے کہا حیض کے غسل میں عورت کو سر کو ہلانا ضروری ہے اور جنابت کے غسل میں ضروری نہیں۔ امام احمد بن حنبل سے یہی منقول ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس باب کو بظاہر کتاب حیض سے کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا لیکن امام بخاریؒ کا مطلب یہ ہے کہ حاملہ کو جو خون آئے وہ حیض نہیں ہے کیونکہ اگر حمل پورا ہے تو رحم اس میں مشغول ہوگا۔ اور جو خون نکلا وہ غذا کا باقی ماندہ ہے اور اگر اُدھو رہا ہے اور رحم نے تپلی ہوئی نکال دی تو وہ بھی بچہ کا ایک عجز ہے حیض نہیں ہو سکتا۔ امام احمد بن حنبلؒ اور امام ابو حنیفہؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے اور امام شافعیؒ اور مالکؒ سے منقول ہے کہ حاملہ کا خون حیض گناہ ہے۔ ابن نمیر نے کہا کہ امام بخاریؒ نے باب کی حدیث سے یہ دلیل کی کہ حاملہ کا خون حیض نہیں ہے کیونکہ وہاں ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہے اور فرشتہ نجاست کے مقام پر نہیں جاتا اور یہ استدلال ضعیف ہے ۱۲ منہ ۱۵ پوری آیت سورہ حج میں یوں ہے لوگو! اگر تم کو پھر جی اٹھنے میں شک ہو تو ہم نے تم کو شروع میں ہی سے بنایا پھر نقطہ سے پھر خون کی پٹکی سے پھر پوری اور ادھوری ہوئی سے اگر تم ۱۲ منہ -



بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِدَ مَكَانَ عُمَرُو بْنِ  
مِنَ التَّنْعِيمِ -

بَابُ إِقْبَالِ الْحَيْضِ وَادْبَارِهِ  
وَكُنَّ نِسَاءٌ يَتَّبِعْنَ إِلَى عَاشِشَةَ  
بِالدَّرَجَةِ فِيهَا الْكَرْسُفُ فِيهِ  
الْقُفْرَةُ فَتَقُولُ لَا تَجْعَلَنَّ حَتَّى  
تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ  
بِذَلِكَ الظُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ وَ  
بِكَلِمَةِ بِنْتِ زَيْدٍ بِنْتُ ثَابِتٍ أَنَّ  
نِسَاءً يَذْهَبْنَ بِالنِّصَاءِ يَخْرُجْنَ  
جَوْفَ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ إِلَى الظُّهْرِ  
فَقَالَتْ مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعُ  
هَذَا وَعَابَتْ عَلَيْهِنَّ -

۳۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاشِشَةَ  
أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حَبِيشٍ كَانَتْ تُسْكَاكُ فَسَأَلَتْ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ عِرْقِي وَ  
لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ فَكَافِي  
الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ وَاعْتَسَلِي وَصَلِّي -

بَابُ لَا تَقْفِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ

کے بدل میں دوسرے عمرے کا احرام باندھوں۔

باب حیض کے شروع اور ختم ہونے کا بیان :-  
عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک ڈبے میں سوئی  
رکھ کر دریافت کرتیں تو یہ اس کی زردی دیکھ کر کہہ  
دیا کرتیں عجلت کی ضرورت نہیں۔ جب تک چہرہ کی  
طرح پانی بالکل صاف نہ آنے لگے۔ اس کا مقصد حیض  
کا وقت ختم ہو جانا ہے۔ جب اُمّ کلثوم بنت زید بن  
ثابت کو اس کی اطلاع ہوئی، کہ عورتیں رات کو چراغ  
کی روشنی میں پاک ہونے کو دیکھا کرتی ہیں، تو انہوں  
نے طعنے دیئے یہ کہہ کر کہ آنحضرتؐ کے زمانے میں تو  
عورتیں ایسا نہیں کیا کرتی تھیں۔

از عبد اللہ بن محمد، از سفیان، از ہشام، از والید بن حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استخاضہ ہوا کرتا تو نبیؐ  
سے سوال کیا آپ نے فرمایا یہ تو ایک رگ کا خون ہے، یہ حیض  
نہیں ہے، جب حیض کا خون آئے تو نماز چھوڑ دے جب حیض  
گذر جائے تو غسل کر اور نماز پڑھ۔

باب حائض عورت نماز کی قضا نہ پڑھے (یعنی جو

۱۷- ۱۸- ۱۹- ۲۰- ۲۱- ۲۲- ۲۳- ۲۴- ۲۵- ۲۶- ۲۷- ۲۸- ۲۹- ۳۰- ۳۱- ۳۲- ۳۳- ۳۴- ۳۵- ۳۶- ۳۷- ۳۸- ۳۹- ۴۰- ۴۱- ۴۲- ۴۳- ۴۴- ۴۵- ۴۶- ۴۷- ۴۸- ۴۹- ۵۰- ۵۱- ۵۲- ۵۳- ۵۴- ۵۵- ۵۶- ۵۷- ۵۸- ۵۹- ۶۰- ۶۱- ۶۲- ۶۳- ۶۴- ۶۵- ۶۶- ۶۷- ۶۸- ۶۹- ۷۰- ۷۱- ۷۲- ۷۳- ۷۴- ۷۵- ۷۶- ۷۷- ۷۸- ۷۹- ۸۰- ۸۱- ۸۲- ۸۳- ۸۴- ۸۵- ۸۶- ۸۷- ۸۸- ۸۹- ۹۰- ۹۱- ۹۲- ۹۳- ۹۴- ۹۵- ۹۶- ۹۷- ۹۸- ۹۹- ۱۰۰- ۱۰۱- ۱۰۲- ۱۰۳- ۱۰۴- ۱۰۵- ۱۰۶- ۱۰۷- ۱۰۸- ۱۰۹- ۱۱۰- ۱۱۱- ۱۱۲- ۱۱۳- ۱۱۴- ۱۱۵- ۱۱۶- ۱۱۷- ۱۱۸- ۱۱۹- ۱۲۰- ۱۲۱- ۱۲۲- ۱۲۳- ۱۲۴- ۱۲۵- ۱۲۶- ۱۲۷- ۱۲۸- ۱۲۹- ۱۳۰- ۱۳۱- ۱۳۲- ۱۳۳- ۱۳۴- ۱۳۵- ۱۳۶- ۱۳۷- ۱۳۸- ۱۳۹- ۱۴۰- ۱۴۱- ۱۴۲- ۱۴۳- ۱۴۴- ۱۴۵- ۱۴۶- ۱۴۷- ۱۴۸- ۱۴۹- ۱۵۰- ۱۵۱- ۱۵۲- ۱۵۳- ۱۵۴- ۱۵۵- ۱۵۶- ۱۵۷- ۱۵۸- ۱۵۹- ۱۶۰- ۱۶۱- ۱۶۲- ۱۶۳- ۱۶۴- ۱۶۵- ۱۶۶- ۱۶۷- ۱۶۸- ۱۶۹- ۱۷۰- ۱۷۱- ۱۷۲- ۱۷۳- ۱۷۴- ۱۷۵- ۱۷۶- ۱۷۷- ۱۷۸- ۱۷۹- ۱۸۰- ۱۸۱- ۱۸۲- ۱۸۳- ۱۸۴- ۱۸۵- ۱۸۶- ۱۸۷- ۱۸۸- ۱۸۹- ۱۹۰- ۱۹۱- ۱۹۲- ۱۹۳- ۱۹۴- ۱۹۵- ۱۹۶- ۱۹۷- ۱۹۸- ۱۹۹- ۲۰۰- ۲۰۱- ۲۰۲- ۲۰۳- ۲۰۴- ۲۰۵- ۲۰۶- ۲۰۷- ۲۰۸- ۲۰۹- ۲۱۰- ۲۱۱- ۲۱۲- ۲۱۳- ۲۱۴- ۲۱۵- ۲۱۶- ۲۱۷- ۲۱۸- ۲۱۹- ۲۲۰- ۲۲۱- ۲۲۲- ۲۲۳- ۲۲۴- ۲۲۵- ۲۲۶- ۲۲۷- ۲۲۸- ۲۲۹- ۲۳۰- ۲۳۱- ۲۳۲- ۲۳۳- ۲۳۴- ۲۳۵- ۲۳۶- ۲۳۷- ۲۳۸- ۲۳۹- ۲۴۰- ۲۴۱- ۲۴۲- ۲۴۳- ۲۴۴- ۲۴۵- ۲۴۶- ۲۴۷- ۲۴۸- ۲۴۹- ۲۵۰- ۲۵۱- ۲۵۲- ۲۵۳- ۲۵۴- ۲۵۵- ۲۵۶- ۲۵۷- ۲۵۸- ۲۵۹- ۲۶۰- ۲۶۱- ۲۶۲- ۲۶۳- ۲۶۴- ۲۶۵- ۲۶۶- ۲۶۷- ۲۶۸- ۲۶۹- ۲۷۰- ۲۷۱- ۲۷۲- ۲۷۳- ۲۷۴- ۲۷۵- ۲۷۶- ۲۷۷- ۲۷۸- ۲۷۹- ۲۸۰- ۲۸۱- ۲۸۲- ۲۸۳- ۲۸۴- ۲۸۵- ۲۸۶- ۲۸۷- ۲۸۸- ۲۸۹- ۲۹۰- ۲۹۱- ۲۹۲- ۲۹۳- ۲۹۴- ۲۹۵- ۲۹۶- ۲۹۷- ۲۹۸- ۲۹۹- ۳۰۰- ۳۰۱- ۳۰۲- ۳۰۳- ۳۰۴- ۳۰۵- ۳۰۶- ۳۰۷- ۳۰۸- ۳۰۹- ۳۱۰- ۳۱۱- ۳۱۲- ۳۱۳- ۳۱۴- ۳۱۵- ۳۱۶- ۳۱۷- ۳۱۸- ۳۱۹- ۳۲۰- ۳۲۱- ۳۲۲- ۳۲۳- ۳۲۴- ۳۲۵- ۳۲۶- ۳۲۷- ۳۲۸- ۳۲۹- ۳۳۰- ۳۳۱- ۳۳۲- ۳۳۳- ۳۳۴- ۳۳۵- ۳۳۶- ۳۳۷- ۳۳۸- ۳۳۹- ۳۴۰- ۳۴۱- ۳۴۲- ۳۴۳- ۳۴۴- ۳۴۵- ۳۴۶- ۳۴۷- ۳۴۸- ۳۴۹- ۳۵۰- ۳۵۱- ۳۵۲- ۳۵۳- ۳۵۴- ۳۵۵- ۳۵۶- ۳۵۷- ۳۵۸- ۳۵۹- ۳۶۰- ۳۶۱- ۳۶۲- ۳۶۳- ۳۶۴- ۳۶۵- ۳۶۶- ۳۶۷- ۳۶۸- ۳۶۹- ۳۷۰- ۳۷۱- ۳۷۲- ۳۷۳- ۳۷۴- ۳۷۵- ۳۷۶- ۳۷۷- ۳۷۸- ۳۷۹- ۳۸۰- ۳۸۱- ۳۸۲- ۳۸۳- ۳۸۴- ۳۸۵- ۳۸۶- ۳۸۷- ۳۸۸- ۳۸۹- ۳۹۰- ۳۹۱- ۳۹۲- ۳۹۳- ۳۹۴- ۳۹۵- ۳۹۶- ۳۹۷- ۳۹۸- ۳۹۹- ۴۰۰- ۴۰۱- ۴۰۲- ۴۰۳- ۴۰۴- ۴۰۵- ۴۰۶- ۴۰۷- ۴۰۸- ۴۰۹- ۴۱۰- ۴۱۱- ۴۱۲- ۴۱۳- ۴۱۴- ۴۱۵- ۴۱۶- ۴۱۷- ۴۱۸- ۴۱۹- ۴۲۰- ۴۲۱- ۴۲۲- ۴۲۳- ۴۲۴- ۴۲۵- ۴۲۶- ۴۲۷- ۴۲۸- ۴۲۹- ۴۳۰- ۴۳۱- ۴۳۲- ۴۳۳- ۴۳۴- ۴۳۵- ۴۳۶- ۴۳۷- ۴۳۸- ۴۳۹- ۴۴۰- ۴۴۱- ۴۴۲- ۴۴۳- ۴۴۴- ۴۴۵- ۴۴۶- ۴۴۷- ۴۴۸- ۴۴۹- ۴۵۰- ۴۵۱- ۴۵۲- ۴۵۳- ۴۵۴- ۴۵۵- ۴۵۶- ۴۵۷- ۴۵۸- ۴۵۹- ۴۶۰- ۴۶۱- ۴۶۲- ۴۶۳- ۴۶۴- ۴۶۵- ۴۶۶- ۴۶۷- ۴۶۸- ۴۶۹- ۴۷۰- ۴۷۱- ۴۷۲- ۴۷۳- ۴۷۴- ۴۷۵- ۴۷۶- ۴۷۷- ۴۷۸- ۴۷۹- ۴۸۰- ۴۸۱- ۴۸۲- ۴۸۳- ۴۸۴- ۴۸۵- ۴۸۶- ۴۸۷- ۴۸۸- ۴۸۹- ۴۹۰- ۴۹۱- ۴۹۲- ۴۹۳- ۴۹۴- ۴۹۵- ۴۹۶- ۴۹۷- ۴۹۸- ۴۹۹- ۵۰۰- ۵۰۱- ۵۰۲- ۵۰۳- ۵۰۴- ۵۰۵- ۵۰۶- ۵۰۷- ۵۰۸- ۵۰۹- ۵۱۰- ۵۱۱- ۵۱۲- ۵۱۳- ۵۱۴- ۵۱۵- ۵۱۶- ۵۱۷- ۵۱۸- ۵۱۹- ۵۲۰- ۵۲۱- ۵۲۲- ۵۲۳- ۵۲۴- ۵۲۵- ۵۲۶- ۵۲۷- ۵۲۸- ۵۲۹- ۵۳۰- ۵۳۱- ۵۳۲- ۵۳۳- ۵۳۴- ۵۳۵- ۵۳۶- ۵۳۷- ۵۳۸- ۵۳۹- ۵۴۰- ۵۴۱- ۵۴۲- ۵۴۳- ۵۴۴- ۵۴۵- ۵۴۶- ۵۴۷- ۵۴۸- ۵۴۹- ۵۵۰- ۵۵۱- ۵۵۲- ۵۵۳- ۵۵۴- ۵۵۵- ۵۵۶- ۵۵۷- ۵۵۸- ۵۵۹- ۵۶۰- ۵۶۱- ۵۶۲- ۵۶۳- ۵۶۴- ۵۶۵- ۵۶۶- ۵۶۷- ۵۶۸- ۵۶۹- ۵۷۰- ۵۷۱- ۵۷۲- ۵۷۳- ۵۷۴- ۵۷۵- ۵۷۶- ۵۷۷- ۵۷۸- ۵۷۹- ۵۸۰- ۵۸۱- ۵۸۲- ۵۸۳- ۵۸۴- ۵۸۵- ۵۸۶- ۵۸۷- ۵۸۸- ۵۸۹- ۵۹۰- ۵۹۱- ۵۹۲- ۵۹۳- ۵۹۴- ۵۹۵- ۵۹۶- ۵۹۷- ۵۹۸- ۵۹۹- ۶۰۰- ۶۰۱- ۶۰۲- ۶۰۳- ۶۰۴- ۶۰۵- ۶۰۶- ۶۰۷- ۶۰۸- ۶۰۹- ۶۱۰- ۶۱۱- ۶۱۲- ۶۱۳- ۶۱۴- ۶۱۵- ۶۱۶- ۶۱۷- ۶۱۸- ۶۱۹- ۶۲۰- ۶۲۱- ۶۲۲- ۶۲۳- ۶۲۴- ۶۲۵- ۶۲۶- ۶۲۷- ۶۲۸- ۶۲۹- ۶۳۰- ۶۳۱- ۶۳۲- ۶۳۳- ۶۳۴- ۶۳۵- ۶۳۶- ۶۳۷- ۶۳۸- ۶۳۹- ۶۴۰- ۶۴۱- ۶۴۲- ۶۴۳- ۶۴۴- ۶۴۵- ۶۴۶- ۶۴۷- ۶۴۸- ۶۴۹- ۶۵۰- ۶۵۱- ۶۵۲- ۶۵۳- ۶۵۴- ۶۵۵- ۶۵۶- ۶۵۷- ۶۵۸- ۶۵۹- ۶۶۰- ۶۶۱- ۶۶۲- ۶۶۳- ۶۶۴- ۶۶۵- ۶۶۶- ۶۶۷- ۶۶۸- ۶۶۹- ۶۷۰- ۶۷۱- ۶۷۲- ۶۷۳- ۶۷۴- ۶۷۵- ۶۷۶- ۶۷۷- ۶۷۸- ۶۷۹- ۶۸۰- ۶۸۱- ۶۸۲- ۶۸۳- ۶۸۴- ۶۸۵- ۶۸۶- ۶۸۷- ۶۸۸- ۶۸۹- ۶۹۰- ۶۹۱- ۶۹۲- ۶۹۳- ۶۹۴- ۶۹۵- ۶۹۶- ۶۹۷- ۶۹۸- ۶۹۹- ۷۰۰- ۷۰۱- ۷۰۲- ۷۰۳- ۷۰۴- ۷۰۵- ۷۰۶- ۷۰۷- ۷۰۸- ۷۰۹- ۷۱۰- ۷۱۱- ۷۱۲- ۷۱۳- ۷۱۴- ۷۱۵- ۷۱۶- ۷۱۷- ۷۱۸- ۷۱۹- ۷۲۰- ۷۲۱- ۷۲۲- ۷۲۳- ۷۲۴- ۷۲۵- ۷۲۶- ۷۲۷- ۷۲۸- ۷۲۹- ۷۳۰- ۷۳۱- ۷۳۲- ۷۳۳- ۷۳۴- ۷۳۵- ۷۳۶- ۷۳۷- ۷۳۸- ۷۳۹- ۷۴۰- ۷۴۱- ۷۴۲- ۷۴۳- ۷۴۴- ۷۴۵- ۷۴۶- ۷۴۷- ۷۴۸- ۷۴۹- ۷۵۰- ۷۵۱- ۷۵۲- ۷۵۳- ۷۵۴- ۷۵۵- ۷۵۶- ۷۵۷- ۷۵۸- ۷۵۹- ۷۶۰- ۷۶۱- ۷۶۲- ۷۶۳- ۷۶۴- ۷۶۵- ۷۶۶- ۷۶۷- ۷۶۸- ۷۶۹- ۷۷۰- ۷۷۱- ۷۷۲- ۷۷۳- ۷۷۴- ۷۷۵- ۷۷۶- ۷۷۷- ۷۷۸- ۷۷۹- ۷۸۰- ۷۸۱- ۷۸۲- ۷۸۳- ۷۸۴- ۷۸۵- ۷۸۶- ۷۸۷- ۷۸۸- ۷۸۹- ۷۹۰- ۷۹۱- ۷۹۲- ۷۹۳- ۷۹۴- ۷۹۵- ۷۹۶- ۷۹۷- ۷۹۸- ۷۹۹- ۸۰۰- ۸۰۱- ۸۰۲- ۸۰۳- ۸۰۴- ۸۰۵- ۸۰۶- ۸۰۷- ۸۰۸- ۸۰۹- ۸۱۰- ۸۱۱- ۸۱۲- ۸۱۳- ۸۱۴- ۸۱۵- ۸۱۶- ۸۱۷- ۸۱۸- ۸۱۹- ۸۲۰- ۸۲۱- ۸۲۲- ۸۲۳- ۸۲۴- ۸۲۵- ۸۲۶- ۸۲۷- ۸۲۸- ۸۲۹- ۸۳۰- ۸۳۱- ۸۳۲- ۸۳۳- ۸۳۴- ۸۳۵- ۸۳۶- ۸۳۷- ۸۳۸- ۸۳۹- ۸۴۰- ۸۴۱- ۸۴۲- ۸۴۳- ۸۴۴- ۸۴۵- ۸۴۶- ۸۴۷- ۸۴۸- ۸۴۹- ۸۵۰- ۸۵۱- ۸۵۲- ۸۵۳- ۸۵۴- ۸۵۵- ۸۵۶- ۸۵۷- ۸۵۸- ۸۵۹- ۸۶۰- ۸۶۱- ۸۶۲- ۸۶۳- ۸۶۴- ۸۶۵- ۸۶۶- ۸۶۷- ۸۶۸- ۸۶۹- ۸۷۰- ۸۷۱- ۸۷۲- ۸۷۳- ۸۷۴- ۸۷۵- ۸۷۶- ۸۷۷- ۸۷۸- ۸۷۹- ۸۸۰- ۸۸۱- ۸۸۲- ۸۸۳- ۸۸۴- ۸۸۵- ۸۸۶- ۸۸۷- ۸۸۸- ۸۸۹- ۸۹۰- ۸۹۱- ۸۹۲- ۸۹۳- ۸۹۴- ۸۹۵- ۸۹۶- ۸۹۷- ۸۹۸- ۸۹۹- ۹۰۰- ۹۰۱- ۹۰۲- ۹۰۳- ۹۰۴- ۹۰۵- ۹۰۶- ۹۰۷- ۹۰۸- ۹۰۹- ۹۱۰- ۹۱۱- ۹۱۲- ۹۱۳- ۹۱۴- ۹۱۵- ۹۱۶- ۹۱۷- ۹۱۸- ۹۱۹- ۹۲۰- ۹۲۱- ۹۲۲- ۹۲۳- ۹۲۴- ۹۲۵- ۹۲۶- ۹۲۷- ۹۲۸- ۹۲۹- ۹۳۰- ۹۳۱- ۹۳۲- ۹۳۳- ۹۳۴- ۹۳۵- ۹۳۶- ۹۳۷- ۹۳۸- ۹۳۹- ۹۴۰- ۹۴۱- ۹۴۲- ۹۴۳- ۹۴۴- ۹۴۵- ۹۴۶- ۹۴۷- ۹۴۸- ۹۴۹- ۹۵۰- ۹۵۱- ۹۵۲- ۹۵۳- ۹۵۴- ۹۵۵- ۹۵۶- ۹۵۷- ۹۵۸- ۹۵۹- ۹۶۰- ۹۶۱- ۹۶۲- ۹۶۳- ۹۶۴- ۹۶۵- ۹۶۶- ۹۶۷- ۹۶۸- ۹۶۹- ۹۷۰- ۹۷۱- ۹۷۲- ۹۷۳- ۹۷۴- ۹۷۵- ۹۷۶- ۹۷۷- ۹۷۸- ۹۷۹- ۹۸۰- ۹۸۱- ۹۸۲- ۹۸۳- ۹۸۴- ۹۸۵- ۹۸۶- ۹۸۷- ۹۸۸- ۹۸۹- ۹۹۰- ۹۹۱- ۹۹۲- ۹۹۳- ۹۹۴- ۹۹۵- ۹۹۶- ۹۹۷- ۹۹۸- ۹۹۹- ۱۰۰۰- ۱۰۰۱- ۱۰۰۲- ۱۰۰۳- ۱۰۰۴- ۱۰۰۵- ۱۰۰۶- ۱۰۰۷- ۱۰۰۸- ۱۰۰۹- ۱۰۱۰- ۱۰۱۱- ۱۰۱۲- ۱۰۱۳- ۱۰۱۴- ۱۰۱۵- ۱۰۱۶- ۱۰۱۷- ۱۰۱۸- ۱۰۱۹- ۱۰۲۰- ۱۰۲۱- ۱۰۲۲- ۱۰۲۳- ۱۰۲۴- ۱۰۲۵- ۱۰۲۶- ۱۰۲۷- ۱۰۲۸- ۱۰۲۹- ۱۰۳۰- ۱۰۳۱- ۱۰۳۲- ۱۰۳۳- ۱۰۳۴- ۱۰۳۵- ۱۰۳۶- ۱۰۳۷- ۱۰۳۸- ۱۰۳۹- ۱۰۴۰- ۱۰۴۱- ۱۰۴۲- ۱۰۴۳- ۱۰۴۴- ۱۰۴۵- ۱۰۴۶- ۱۰۴۷- ۱۰۴۸- ۱۰۴۹- ۱۰۵۰- ۱۰۵۱- ۱۰۵۲- ۱۰۵۳- ۱۰۵۴- ۱۰۵۵- ۱۰۵۶- ۱۰۵۷- ۱۰۵۸- ۱۰۵۹- ۱۰۶۰- ۱۰۶۱- ۱۰۶۲- ۱۰۶۳- ۱۰۶۴- ۱۰۶۵- ۱۰۶۶- ۱۰۶۷- ۱۰۶۸- ۱۰۶۹- ۱۰۷۰- ۱۰۷۱- ۱۰۷۲- ۱۰۷۳- ۱۰۷۴- ۱۰۷۵- ۱۰۷۶- ۱۰۷۷- ۱۰۷۸- ۱۰۷۹- ۱۰۸۰- ۱۰۸۱- ۱۰۸۲- ۱۰۸۳- ۱۰۸۴- ۱۰۸۵- ۱۰۸۶- ۱۰۸۷- ۱۰۸۸- ۱۰۸۹- ۱۰۹۰- ۱۰۹۱- ۱۰۹۲- ۱۰۹۳- ۱۰۹۴- ۱۰۹۵- ۱۰۹۶- ۱۰۹۷- ۱۰۹۸- ۱۰۹۹- ۱۱۰۰- ۱۱۰۱- ۱۱۰۲- ۱۱۰۳- ۱۱۰۴- ۱۱۰۵- ۱۱۰۶- ۱۱۰۷- ۱۱۰۸- ۱۱۰۹- ۱۱۱۰- ۱۱۱۱- ۱۱۱۲- ۱۱۱۳- ۱۱۱۴- ۱۱۱۵- ۱۱۱۶- ۱۱۱۷- ۱۱۱۸- ۱۱۱۹- ۱۱۲۰- ۱۱۲۱- ۱۱۲۲- ۱۱۲۳- ۱۱۲۴- ۱۱۲۵- ۱۱۲۶- ۱۱۲۷- ۱۱۲۸- ۱۱۲۹- ۱۱۳۰- ۱۱۳۱- ۱۱۳۲- ۱۱۳۳- ۱۱۳۴- ۱۱۳۵- ۱۱۳۶- ۱۱۳۷- ۱۱۳۸- ۱۱۳۹- ۱۱۴۰- ۱۱۴۱- ۱۱۴۲- ۱۱۴۳- ۱۱۴۴- ۱۱۴۵- ۱۱۴۶- ۱۱۴۷- ۱۱۴۸- ۱۱۴۹- ۱۱۵۰- ۱۱۵۱- ۱۱۵۲- ۱۱۵۳- ۱۱۵۴- ۱۱۵۵- ۱۱۵۶- ۱۱۵۷- ۱۱۵۸- ۱۱۵۹- ۱۱۶۰- ۱۱۶۱- ۱۱۶۲- ۱۱۶۳- ۱۱۶۴- ۱۱۶۵- ۱۱۶۶- ۱۱۶۷- ۱۱۶۸- ۱۱۶۹- ۱۱۷۰- ۱۱۷۱- ۱۱۷۲- ۱۱۷۳- ۱۱۷۴- ۱۱۷۵- ۱۱۷۶- ۱۱۷۷- ۱۱۷۸- ۱۱۷۹- ۱۱۸۰- ۱۱۸۱- ۱۱۸۲- ۱۱۸۳- ۱۱۸۴- ۱۱۸۵- ۱۱۸۶- ۱۱۸۷- ۱۱۸۸- ۱۱۸۹- ۱۱۹۰- ۱۱۹۱- ۱۱۹۲- ۱۱۹۳- ۱۱۹۴- ۱۱۹۵- ۱۱۹۶- ۱۱۹۷- ۱۱۹۸- ۱۱۹۹- ۱۲۰۰- ۱۲۰۱- ۱۲۰۲- ۱۲۰۳- ۱۲۰۴- ۱۲۰۵- ۱۲۰۶- ۱۲۰۷- ۱۲۰۸- ۱۲۰۹- ۱۲۱۰- ۱۲۱۱- ۱۲۱۲- ۱۲۱۳- ۱۲۱۴- ۱۲۱۵- ۱۲۱۶- ۱۲۱۷- ۱۲۱۸- ۱۲۱۹- ۱۲۲۰- ۱۲۲۱- ۱۲۲۲- ۱۲۲۳- ۱۲۲۴- ۱۲۲۵- ۱۲۲۶- ۱۲۲۷- ۱۲۲۸- ۱۲۲۹- ۱۲۳۰- ۱۲۳۱- ۱۲۳۲- ۱۲۳۳- ۱۲۳۴- ۱۲۳۵- ۱۲۳۶- ۱۲۳۷- ۱۲۳۸- ۱۲۳۹- ۱۲۴۰- ۱۲۴۱- ۱۲۴۲- ۱۲۴۳- ۱۲۴۴- ۱۲۴۵- ۱۲۴۶- ۱۲۴۷- ۱۲۴۸- ۱۲۴۹- ۱۲۵۰- ۱۲۵۱- ۱۲۵۲- ۱۲۵۳- ۱۲۵۴- ۱۲۵۵- ۱۲۵۶- ۱۲۵۷- ۱۲۵۸- ۱۲۵۹- ۱۲۶۰- ۱۲۶۱- ۱۲۶۲- ۱۲۶۳- ۱۲۶۴- ۱۲۶۵- ۱۲۶۶- ۱۲۶۷- ۱۲۶۸- ۱۲۶۹- ۱۲۷۰- ۱۲۷۱- ۱۲۷۲- ۱۲۷۳- ۱۲۷۴- ۱۲۷۵- ۱۲۷۶- ۱۲۷۷- ۱۲۷۸- ۱۲۷۹- ۱۲۸۰- ۱۲۸۱- ۱۲۸۲- ۱۲۸۳- ۱۲۸۴- ۱۲۸۵- ۱۲۸۶- ۱۲۸۷- ۱۲۸۸- ۱۲۸۹- ۱۲۹۰- ۱۲۹۱- ۱۲۹۲- ۱۲۹۳- ۱۲۹۴- ۱۲۹۵- ۱۲۹۶- ۱۲۹۷- ۱۲۹۸- ۱۲۹۹- ۱۳۰۰- ۱۳۰۱- ۱۳۰۲- ۱۳۰۳- ۱۳۰۴- ۱۳۰۵- ۱۳۰۶- ۱۳۰۷- ۱۳۰۸- ۱۳۰۹- ۱۳۱۰- ۱۳۱۱- ۱۳۱۲- ۱۳۱۳- ۱۳۱۴- ۱۳۱۵- ۱۳۱۶- ۱۳۱۷- ۱۳۱۸- ۱۳۱۹- ۱۳۲۰- ۱۳۲۱- ۱۳۲۲- ۱۳۲۳- ۱۳۲۴- ۱۳۲۵- ۱۳۲۶- ۱۳۲۷- ۱۳۲۸- ۱۳۲۹- ۱۳۳۰- ۱۳۳۱- ۱۳۳۲- ۱۳۳۳- ۱۳۳۴- ۱۳۳۵- ۱۳۳۶- ۱۳۳۷- ۱۳۳۸- ۱۳۳۹- ۱۳۴۰

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَكْبُو  
سَعِيدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَكْبِيرُ الصَّلَاةِ -

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
هَمَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَاذُ  
أَنْ أَمْرَأَةً قَالَتْ لِعَلَّيْشَةَ أَيْخَرَتِي إِحْدَانَا صَلَوَاتُهَا  
إِذَا أَظْهَرَتْ فَقَالَتْ أَحْرُورِيَّةُ أُنْجِي قَدْ كُنَّا  
نُحِيفُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا  
يَا مُرْتَابَهُ أَوْ قَالَتْ فَلَا نَفْعَ لَهُ -  
بِأَسْبَلِ التَّوَمِّ مَعَ الْحَائِضِ وَ  
هُوَ فِي ثِيَابِهَا -

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبِ  
بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ  
حُضْتُ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْخَيْمَةِ فَأَنَسَلْتُ فَوَجَعْتُ مِنْهَا فَأَخَذْتُ  
ثِيَابَ حَيْضَتِي فَلَيْثُمُهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفُسْتُ قُلْتُ نَعَمْ  
فَدَعَانِي فَأَدْخَلَنِي مَعَهُ فِي الْخَيْمَةِ قَالَتْ وَ  
حَدَّثَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

ایام حیض کی نمازیں ہیں ان کی قضا نہ کرے پاکی کے  
زمانہ کی چھوٹی ہوئی نمازیں قضا چاہتی ہیں، جابر بن  
عبد اللہ اور ابوسعید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کیا کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے۔

رازموسی بن اسماعیل، ازہمام، ازقتادہ، معاذہ بنتی ہیں، ایک  
عورت نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا عورت حیض سے پاک ہو کر  
ایام حیض کی نمازیں قضا پڑھے تو حضرت عائشہؓ نے کہا کیا تو حردور  
ہے؟ ہم تو آنحضرتؐ کے زمانہ میں عائشہؓ ہوتیں تو آپ ہمیں قضا  
پڑھنے کا حکم نہ دیتے تھے یا ہم قضا نہیں پڑھتی تھیں (معاذہ کو شک  
ہے کہ حضرت عائشہؓ نے یا یوں کہا کہ ہم قضا نہیں پڑھتی تھیں)۔  
باب عائشہ کے ساتھ نیند کرنا جب کہ وہ حیض کے  
کپڑے پہنے ہو۔

رازمعد بن حفص، از شیبان، از یحییٰ، از ابوسعید، از زینب بنت  
ابی سلمہ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں میں آنحضرتؐ کے ساتھ چادر میں لیٹی  
ہوئی تھی کہ مجھے حیض آگیا میں یکدم وہاں سے اٹھ گئی اور حیض کے  
کپڑے پہنے۔ آنحضرتؐ نے مجھے فرمایا کیا تجھ کو نفاس آگیا (میں حیض  
آگیا، میں نے کہا ہاں پھر آپ نے مجھے اپنی چادر میں بلالیا۔ زینب کہتی  
ہیں ام سلمہؓ نے یہ بھی بیان کیا کہ نبیؐ روزے کی حالت میں میرا بوسہ  
لے لیا کرتے اور غسل جنابت میں اور آنحضرتؐ بل کر ایک برتن ہی  
سے کیا کرتے تھے۔

چھوڑ دینے کا یہی مطلب ہے کہ اس کی قضا لازم نہیں ہے ان دونوں حدیثوں کو خود امام بخاری نے نکالا۔ ابوسعید کی حدیث تو ادھر  
گذری اور جابر کی حدیث اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کتب الاحکام میں آئے گی ۱۲ منہ ۱۷ حردوری نسبت ہے حردوری طرف، حردور ایک مقام ہے جہاں  
خارجی جمع ہوتے تھے حضرت علیؓ نے ان کے قتل کا ارادہ کیا تھا، جو شخص قرآن مانے حدیث نہ مانے وہ بھی خارجی مردود ہے، حدیث شریف  
قرآن ہی کی تفسیر ہے اور بغیر حدیث کے کوئی قرآن پر عمل نہیں کر سکتا۔ خود قرآن میں حکم ہے حدیث پر چلنے کا۔ ۱۲ منہ

يَقْبَلُهَا وَهُوَ صَاحِبُكُمْ وَكُنْتُ أُعْتَسِلُ أَكَاءُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنْكَارٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَائِزِ  
بَابُ ۳۳ مِنَ اتِّخَاذِ ثِيَابِ الْحَيْضِ

سیوی ثیاب الظہر۔

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ  
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةً فِي خِمِيلِكِ  
حِفْصُ فَاسْتَلَكْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي  
فَقَالَ أَنْفَسْتِ فَقُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَأَضْطَجَعْتُ  
مَعَهُ فِي الْخِمِيلَةِ۔

ہے اب کپڑے الگ الگ ہوں گے ایک تطہیق یہ ہے کہ حیض کے کپڑے سے مراد صرف جینٹھڑے ہیں جو ستر کے مقام پر  
باندھے جاتے ہیں اس توجہ سے کوئی اشکال نہیں رہتا وہ نولازماً الگ رکھنے چاہئیں۔

بَابُ ۳۴ شَهْرُ الْحَائِضِ الْيَمِينِ

وَدَعْوَةُ الْمُسْلِمِينَ وَأَعْتَابُهَا

المُصَلَّى۔

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا  
لَمُنْعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيدَيْنِ فَقَدْ مَنُ  
أَمْرًا فَكَرَرْتُ قَصْرَ بَنِي خَلْفٍ مَعَهُ ثَلَاثُ عَشْرَةَ  
أَحْتَبَاهَا وَكَانَ زَوْجِي أَحْتَبَاهَا غَيْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِي عَشْرَةَ غَزْوَةً وَقَالَتْ

۱۔ مطلب یہ ہے کہ حائضہ عورتیں عید کے دن نکل سکتی ہیں اور عید میں جو لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ وہاں آسکتی ہیں۔ لیکن نماز کی جگہ یعنی عید گاہ  
کے باہر رہیں کیونکہ وہ نماز نہیں پڑھ سکتیں۔ پھر عید گاہ کے اندر جانا کیا ضرور ہے قسطنطینی نے کہا حیض والی عورتوں کو عید گاہ کے اندر جانا مکروہ  
ہے۔ لیکن حرام نہیں ہے کیونکہ عید گاہ کا حکم مسجد کا نہیں ہے ۱۲ منہ۔

باب حیض اور ظہر کے کپڑے علیحدہ علیحدہ رکھنا۔

(حیض کی ضد ظہر ہے یعنی جب حیض نہ ہو)

(از معاذ بن فضالہ، از ہشام، از یحییٰ، از ابوسلمہ، از زینب  
بنت ابی سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی فرماتی ہیں ایک بار میں نبی صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں لیٹی تھی کہ مجھے حیض آگیا میں وہاں  
سے الگ ہو کر چلی گئی اور حیض کے کپڑے تبدیل کئے آپ نے فرمایا  
کیا تجھے نفاس (یعنی حیض) آگیا میں نے کہا ہاں، آپ نے مجھے بلایا  
میں آپ کے ساتھ چادر میں چلی گئی (ایک حدیث میں ہے ہمارے  
پاس ایک ہی کپڑا تھا وہ وقت تنگی کا تھا یہ فراغت کا وقت مراد

ہے اب کپڑے الگ الگ ہوں گے ایک تطہیق یہ ہے کہ حیض کے کپڑے سے مراد صرف جینٹھڑے ہیں جو ستر کے مقام پر  
باندھے جاتے ہیں اس توجہ سے کوئی اشکال نہیں رہتا وہ نولازماً الگ رکھنے چاہئیں۔

باب حیض والی عورتوں کا عیدین میں آنا، اور

مسلمانوں کی دعا جیسے استسقا وغیرہ میں شریک ہونا

لیکن نماز کی جگہ یعنی عید گاہ سے الگ رہنا۔

(از محمد بن سلام، از عبد الوہاب، از ایوب، حضرت حفصہ رضی  
فرماتی ہیں کہ ہم جوان عورتوں کو عید کے دنوں میں نکلنے سے منع کیا  
کرتے تھے۔ ایک بار ایک عورت آئی اور بنی خلف کے محل میں اتاری  
اس نے اپنی بہن ام عطیہ سے روایت کی جس کا خاوند آنحضرت  
کے ساتھ بارہ جنگوں میں شریک ہو چکا تھا۔ وہ عورت کہتی تھی کہ،  
چھ جنگوں میں میری بہن ام عطیہ بھی شریک ہو چکی تھی آنحضرت

۱۔ مطلب یہ ہے کہ حائضہ عورتیں عید کے دن نکل سکتی ہیں اور عید میں جو لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ وہاں آسکتی ہیں۔ لیکن نماز کی جگہ یعنی عید گاہ  
کے باہر رہیں کیونکہ وہ نماز نہیں پڑھ سکتیں۔ پھر عید گاہ کے اندر جانا کیا ضرور ہے قسطنطینی نے کہا حیض والی عورتوں کو عید گاہ کے اندر جانا مکروہ  
ہے۔ لیکن حرام نہیں ہے کیونکہ عید گاہ کا حکم مسجد کا نہیں ہے ۱۲ منہ۔



أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتٍّ قَالَتْ لَكُنَّا نَدْأُوهُ الْكَلْبِي  
وَتَقَوْمُهُ عَلَى الْمَرْضَى فَسَأَلْتُ أُخْتِي النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا كَرِهَ  
يَكُنْ لَهَا جَلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ قَالَ تَلْبِسُهَا  
صَاحِبَتُهَا مِنْ جَلْبَابِهَا وَتُشْهَدُ الْحَيْضُ وَ  
دَعْوَةُ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمْتُ أُمُّ عَطِيَّةَ  
سَأَلَتْهَا أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَتْ بَارِئِي نَعَمْ وَكَانَتْ لَا تَدْرِي أَنَّهَا قَالَتْ  
بَارِئِي سَمِعْتُهُ يَقُولُ تَحْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ  
الْحُدُودِ وَالْحَيِضُ وَتُشْهَدُ الْحَيْضُ وَدَعْوَةُ  
الْمُؤْمِنِينَ وَتُنْزَلُ الْحَيْضُ الْمُصَلَّى قَالَتْ  
حَفْصَةُ فَقُلْتُ الْحَيْضُ فَقَالَتْ أَيْسَرْتُ  
تُشْهَدُ عَرَفَةَ كَذَا وَكَذَا -

موانع پر نکلیں؟ ام عطیہ نے کہا حیض والی کیا عرفات وغیرہ مقدس مقامات میں نہیں آتیں؟

بَابُ إِذَا خَاضَتْ فِي شَهْرِ  
ثَلَاثَ حَيِضٍ وَمَا يَكُونُ فِي الشَّأْنِ  
فِي الْحَيْضِ وَالْحَمْدُ فِيمَا يُمْكِنُ  
مِنَ الْحَيْضِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَ  
لَا يَحِلُّ لَكُنَّ أَنْ يَكُنَّ مَخْلُوقٌ

باب اگر عورت کو ایک ہی مہینے میں تین بار حیض آ  
جائے اور حیض اور حمل میں عورتوں کی بات سچ ماننے کا بیان  
جہاں تک ممکن ہے۔ کیونکہ اللہ کا فرمان ہے لَا يَحِلُّ لَكُنَّ  
أَنْ يَكُنَّ مَخْلُوقٌ اللَّهُ فِي أَرْكَانِهِمْ عورتوں کو  
درست نہیں کہ جو چیز اللہ نے ان کے رحم میں پیدا کی

۱۔ مثلاً وعظ کی مجلس یا تعلیم دین کی مجلس یا نماز کی جماعت یا بیمار پرسی یا اور ایسے ہی نیک کاموں میں جیسے عید کی نماز ہے یا جمعہ کی نماز مسلمانوں کی  
دعا ہے استسقاء اور کسوف و خسوف کی نمازیں مَرَد ہیں۔ ان میں بھی عورتوں کو شریک ہونا بہتر ہے ۱۲ منہ ۱۳ حَفْصہ نے توجہ ام عطیہ سے کہا کہ حیض  
والیاں بجلا کیسے نکلیں گی۔ انہوں نے خیال کیا کہ وہ نجاست میں مبتلا ہیں تو ایسی عبادت کے مقاموں میں ان کو جانا کیسے جائز ہو گا۔ ام عطیہ نے جواب دیا کہ  
حیض والی عورتیں حج کے دنوں میں آخر عرفات میں طہر تھیں۔ مزدلفہ میں رہتی ہیں منی میں کنکریاں مارتی ہیں۔ یہ سب عبادت کے مقام ہیں۔ ایسے ہی  
عید گاہ میں بھی جائیں ۱۲ منہ ۱۳ اگر ایسی بات کہیں جو ناممکن ہے تو ان کی بات نہ مانی جائے گی ۱۳ منہ ۱۴ زہری اور مجاہد وغیرہ سے اس آیت کی تفسیر یوں  
منقول ہے کہ عورتوں کو اپنا حیض یا حمل چھپانا درست نہیں اور جب چھپانا درست نہ ہو تو بیان کرنے کا حکم ہوا۔ اب اگر ان کا قول ماننے کے لائق نہ  
ہو تو بیان کرنے سے فائدہ اس طرح امام بخاری نے اس آیت سے باب کا مطلب نکالا ۱۲ منہ -

اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِمْ وَيُكْرِهْنَ  
عَلَيْهِ وَشُرَّحِمْ إِنْ جَاءَتْ بِبَيْتَةٍ  
مِنْ بَطَانَةِ أَهْلِهَا مَتْنٌ يُرْضَى  
وَبَيْتُهُ أَتَاهَا حَامَتٌ ثَلَاثًا فِي شَهْرٍ  
صَدَقَتْ وَقَالَ عَطَاءٌ أَفْرَأُهَا  
مَا كَانَتْ وَبِهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَقَالَ  
عَطَاءٌ الْحَيْضُ يَوْمٌ لِي خَمْسَةَ  
عَشْرًا وَقَالَ مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ سَأَلْتُ بَنَ سَيْرِي عَنْ  
الْمَرْأَةِ تَكْرَى الدَّمَ مَبْعَدَ قَرْبِهَا  
بِخَمْسَةِ أَيَّامٍ قَالَ التَّسَاءُلُ عَنَّمُ  
بِذَا لَكَ.

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
أَبُو أَسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ  
أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ  
سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنْ  
أُسْتَحَاضَ فَلَا أَظْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا إِنْ  
ذَلِكَ عَزِيٌّ وَلَكِنْ دَعِيَ الصَّلَاةَ فَذَكَرَ الْيَوْمَ الَّذِي  
كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ۔

بَابُ الصُّفْرَةِ وَالتَّكْدِيرِ فِي  
غَيْرِ أَيَّامِ الْحَيْضِ۔

کی اسے چھپائیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور شریح نے نقل کیا  
جانتا ہے کہ اگر عورت کا قریبی دیندار عزیز اس کی گواہی  
دے کہ ایک ماہ میں اسے تین بار حیض آتا ہے، تو اس  
کی تصدیق کرنی چاہیے۔ عطاء بن ابی رباح نے کہا  
عدت سے پہلے جو اس کے حیض کے دن تھے، وہی  
رہیں گے۔ ابراہیم نخعی کا بھی یہی قول ہے اور عطاء  
نے کہا حیض کم از کم ایک دن سے لے کر پندرہ دن تک  
ہوتا ہے۔ مختصر نے اپنے والد سے روایت کیا میں  
نے ابن سیرین سے پوچھا اس عورت کے متعلق جو  
پاک ہونے کے پانچ دن کے بعد پھر خون دیکھے (یعنی  
وہ خون حیض کا سمجھا جائے گا یا کیا؟) تو انہوں نے فرمایا  
عمدیں ان باتوں کو خوب جانتی ہیں۔

از احمد بن ابی رجاء، از ابواسامہ، از ہشام بن عروہ، از  
والدش، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مستحاضہ ہوں اور پاک نہیں ہوتی۔ کیا میں  
نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ ایک رگ کا خون ہے۔ لیکن  
صرف ایام حیض کی مقدار نماز چھوڑا کرو پھر غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔

باب ایام حیض کے علاوہ باقی ایام میں خالی اور زرد  
رنگ کے خون کا بیان۔

۱۔ اس کو داری نے اصل کیا بسناد صحیح کہ شریح نے ایسا فیصلہ کیا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے اچھا فیصلہ کیا ۱۲ منہ ۱۵ ہوا یہ تھا کہ شریح کے سامنے  
ایک مقدمہ آیا ایک عورت اور اس کے خاوند میں تکرار تھی طلاق پر ایک ماہ کی مدت گذری تھی خاوند رجعت کرنا چاہتا تھا لیکن عورت کہتی تھی میری عدت گذر  
گئی اور ایک ہی ماہ میں مجھ کو تین حیض آگئے۔ تب شریح نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ فیصلہ سنایا ۱۲ منہ ۱۵ اگر حیض کے دنوں میں خالی یا زرد رنگ کا خون  
نکلے تو وہ حیض ہی سمجھا جائے گا۔ اگر اردنوں میں نکلے تو وہ حیض نہ ہوگا۔ امام احمد بن حنبل اور شافعی اور ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے ۱۲ منہ۔

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يُوْنُسَ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورٍ عَطِيَّةٌ قَالَتْ لَمَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالْطَّمْرَةَ شَيْئًا

**باب ۲۲۸** عَمْرٍو الزَّيْنَةُ

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يُوْنُسَ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورٍ عَطِيَّةٌ قَالَتْ لَمَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالْطَّمْرَةَ شَيْئًا

قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى عَنْ ابْنِ أَبِي ذَرْبٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُمَرُوَّةَ وَعَنْ عُمَرُوَّةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتَحْبَضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ هَذَا عَزْوِي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ بِكَلْبٍ مَلُوقٍ

**باب ۲۲۹** السَّرَاةُ تَحْيِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرُوَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حِمْيَرٍ قَدْ حَاضَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْسُنُ أَلَمْ تَكُنْ طَائِفًا مَعَكُ

(از قتیبہ بن سعید، از اسمعیل، از ایوب، از محمد ام عطیہ فرماتی ہیں ہم خاکی اور زرد رنگ کے خون کو کوئی چیز نہیں سمجھتے تھے۔

**باب** استحاضہ کی رگ کا بیان

(از ابراہیم بن منذر حزامی، از مخن بن عیسیٰ، از ابن ابی ذنب از ابن شہاب، از عروہ، از عمرہ) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اُم حبیبہ کو سات سال تک استحاضہ آتا رہا پس انہوں نے اس کے متعلق آنحضرتؐ سے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ (ایام حیض کے بعد غسل کر لے اور پھر ایک رگ کا خون ہے۔ چنانچہ ام حبیبہ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں (اور نماز پڑھا کرتی تھیں)

**باب** طواف زیارت کے بعد حیض کا آنا۔

(از عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، از الدش، از عمرہ بنت عبد الرحمن) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کو حیض آگیا ہے۔ آپ نے فرمایا شاید وہ ہمیں مدینہ جانیسے روک رکھے گی؟ کیا اُس نے تمہارے سامنے طواف نہیں کیا؟ انہوں نے کہا طواف تو کر چکی۔ آپ نے فرمایا اب چل کھڑی ہو (مدینہ کے لئے)۔

۱۔ استحاضہ کا خون ایک رگ میں سے آتا ہے جس کو عربی زبان میں مادل کہتے ہیں ۱۲ منہ ۱۷ اپنی خوشی سے ان کو یہی جملہ لگتا آنحضرتؐ نے یہ حکم نہیں دیا کہ ہر نماز کے لئے غسل کرو اور مسلم کی روایت میں جو ہے کہ آنحضرتؐ نے ان کو ہر نماز میں غسل کرنے کا حکم دیا تو اس روایت میں لوگوں نے کلام کیا ہے اور زہری سے جو ثقہ راوی ہیں انہوں نے یہ جملہ نقل نہیں کیا ۱۳ منہ ۱۷ معلوم ہوا کہ طواف الوداع حائضہ کو معاف ہے اس کے انقطاع کا یہ ٹھہرے رہنا کچھ لازم نہیں۔

فَقَالُوا بَلَىٰ قَالَ فَاخْرُجِيْ -

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَأْوُسٍ عَنْ ابْنِهِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَخَّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ  
تَتَنَفَّرَ إِذَا حَاضَتْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ فِي  
أَوَّلِ أَمْرٍ أَنْ تَهْلَا تَتَنَفَّرَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ  
تَتَنَفَّرُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَخَّصَ لَهَا -

بَابُ إِذَا رَأَتْ الْمُسْتَحَاضَةَ  
الطَّهْرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَغْتَسِلُ  
وَتُصَلِّي وَتُؤَسِّعُ مِنْ نَهَارٍ وَ  
يَأْتِيهَا رُجُهَا لَهَا أَصَلَّتْ  
الصَّلَاةُ أَعْظَمَ -

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرٍو  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ فَدَاعِيَ الصَّلَاةُ وَإِذَا  
أَذْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنكَ الدَّمَ وَصَلِّي -

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النِّفْسَاءِ  
وَسُنَّتِهَا -

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْنِ

از معلى بن اسد، از وہیب، از عبد اللہ بن طاؤس، از والدش  
عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں عورت کو جب حیض آجائے  
تو اسے اپنے شہر لوٹ جانے کی اجازت ہے (بغیر طواف الوداع کے)  
عبد اللہ بن عمر شروع میں یہ کہتے تھے، کہ وہ نہ لوٹے (یعنی حالتہ عورت)  
طاؤس کہتے ہیں پھر میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے لوٹ جائے (یعنی  
حائض عورت بغیر طواف الوداع) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے عورتوں کو اس کی اجازت دی -

باب مستحاضہ کا طہر کو دیکھنا۔ ابن عباس کہتے ہیں  
وہ غسل کر کے نماز پڑھے اگرچہ ایک ہی گھڑی دن باقی ہو  
اور اس کا خاوند اس سے صحبت کر سکتا ہے۔ جب وہ  
نماز پڑھتی ہے، نماز تو بڑی چیز ہے۔

از احمد بن یونس، از زبیر، از ہشام بن عمرو، از عروہ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا جب حیض کا خون آنے  
لگے تو نماز چھوڑ دے، جب حیض ختم ہو جائے، تو بدن سے ناپاکی  
دھو کر نماز شروع کر دو۔

باب نفاس والی عورت کی نماز جنازہ، اور  
اس کا طریقہ -

از احمد بن ابی سُرَیج، از شہابہ، از شعبہ، از حسین معلم، از  
عبد اللہ بن بریدہ، سمرہ بن جندب فرماتے ہیں ایک عورت

لے گواستحاضہ کا خون آتا ہے اور عورتوں کو اس کی شناخت رنگ وغیرہ سے ہو جاتی ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی جو عورت زچگی کے بعد مر جائے ابھی اس کو  
نفاس ہو رہا اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ نفاس والی عورت کا حکم پاک عورتوں کی طرح کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی  
اور اس سے رو ہوا اس شخص کا جو کہتا ہے کہ آدمی موت سے بخش ہو جاتا ہے ۱۲ منہ -

الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدٍ عَنْ سَمُرَةَ  
بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ أَمْرًا لَمْ يَأْتِ فِي بَطْنٍ فَصَلَّى  
عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَوْسَطُهَا

بَاب ۳۲۳

۳۲۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ أَنَّهُ أَوْفَاهُ  
مَنْ كُتِبَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ قَالَ  
سَمِعْتُ خَالَتِي مَيْمُونَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهَا كَانَتْ تَكُونُ حَائِضًا لَا تُصَلِّي  
وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ يَحْدُثُ آدَمُ مَسْجِدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى حُرَّتِهِ إِذَا سَجَدَ  
أَصَابَتْهُ بَعْضُ ثَوْبِهِ -

باب

داز حسن بن مدرک، الزکی بن حماد، ابو عوانہ و ضاح

نے اپنی کتاب دیکھ کر خبر دی کہ سلیمان شیبانی، عبد اللہ بن شداد سے روایت کرتے ہیں میں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ سے سنا کہ وہ بحالت حیض نماز نہیں پڑھتی تھیں اور آنحضرت کی جائے نماز پر لیٹی رہتیں۔ آپ اپنی سجدہ گاہ پر نماز پڑھتے، آپ جب نماز پڑھتے تو آپ کا کچھ کپڑا ان سے لگ جاتا۔

۱۔ اس سے باب کا دوسرا مطلب ثابت ہوا ۱۲ منہ ۱۷۔ یہ ابو عوانہ اپنی کتاب میں دیکھ کر جب حدیث سنانا تو اس کی حدیث بہت ٹھیک ہوئی امام احمد نے ایسا ہی کہا اس لئے اس روایت میں اس کی تہریج کر دی ۱۲ منہ ۱۷۔ سجدہ گاہ سے مراد وہ چھوٹا بویا ہے جس پر منہ اور تنغیلیاں سجدے میں رکھی جاتی ہیں سردی اور گرمی سے بچنے کے لئے ۱۲ منہ -

# کتاب التیمم

## تیمم کا بیان

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ  
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
بَعْضِ أَصْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْدَيْنَا  
الْجَيْشَ الْفُطَمَ عَقْدِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَاسِيَةِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ  
وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ فَأَتَى النَّاسُ إِيَّايَ يَكْفُرُ الْقَدِيقُ  
فَقَالُوا أَلَا تَلْمِزِي مَا مَنَعَتْ عَائِشَةَ أَقَامَتْ بِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسُوا عَلَى  
مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفَةٌ رَأْسُهُ عَلَى فُجْدَى  
فَدَنَامُ فَقَالَ حَبَسَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ  
مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاثَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا

اللہ تعالیٰ کا فرمان: فَلَمَّ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ۔  
راز عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از عبد الرحمن بن قاسم، از  
والدش، حضرت عائشہ فرماتی ہیں، کہ ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ و  
سلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے (ب. ہجری) حتیٰ کہ جب ہم بیداریاں لے کر  
میں پہنچے میرا ہار گم ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سب لوگ  
اس کی تلاش میں ٹھہر گئے۔ وہاں پانی نہ تھا۔ لوگ حضرت ابوبکرؓ کے  
پاس آئے اور کہا آپ کو معلوم نہیں حضرت عائشہؓ نے کیا کیا ہے؟  
آنحضرت اور باقی لوگوں کو سفر سے الگ کر رکھا ہے اور یہاں پانی بھی نہیں  
ملتا۔ نہ ان کے ساتھ (پہلے کا) پانی ہے۔ تو حضرت ابوبکرؓ آئے اور  
آنحضرتؐ میری ران پر سر رکھے ہوئے سوئے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے  
(حضرت عائشہؓ سے) کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور باقی  
سب لوگوں کو روک لیا ہے حالانکہ یہ لوگ کسی پانی والی جگہ پر بھی نہیں  
نہ ان کے پاس پہلے کا کوئی پانی ہے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں حضرت  
ابوبکرؓ نے مجھ پر غصہ کیا اور جو اللہ کو منظور تھا انہوں نے کہا اور مجھے  
اپنے ہاتھ سے کوکھ میں مارنے لگے۔ مجھے ہلنے سے صرف یہ بات روک  
رہی تھی کہ آنحضرتؐ میری ران پر آرام فرما تھے۔ آنحضرت صبح کے

۱۲۔ انت میں تیمم کے معنی قصد کرنا اور شرع میں تیمم کہتے ہیں۔ پاک مٹی سے منہ اور ہاتھ کا مسح کرنا حدث یا جنابت دور کرنے کی نیت سے ۱۲ منہ ۱۲ منہ  
دونوں مقاموں کے نام ہیں کہ اور مدینہ کے بیچ میں ۱۲ منہ۔

وقت بیدار ہوئے لیکن پانی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تیسیم کی آیت اتاری:  
**فَتَيَسَّمُوا**۔ اسید بن خضیر نے یہ آیت سن کر کہا اے ال ابو بکر یہ تمہاری  
 پہلی برکت ہی نہیں یعنی تیسیم والی، حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر ہم نے  
 اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو اس کے نیچے ہمیں بار بھی  
 مل گیا۔

از محمد بن سنان عوفی، از تیشیم۔ دوسری سند از سعید بن نصر،  
 از تیشیم، از سبار، از یزید فقیر جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں، جو اس سے  
 پہلے کسی کو اللہ کی جانب سے عطا نہیں ہوئیں: رُعب کے ذریعہ  
 میری مدد کی گئی جو ایک ماہ کی مسافت تک دشمنوں پر پڑ جاتا ہے،  
 میرے لئے تمام زمین مسجد اور طہور بنائی گئی، میری امت کے  
 ہر آدمی کو جہاں نماز آجائے وہاں پڑھ لے، مال غنیمت میرے لئے  
 درست ہے مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کے لئے درست نہیں تھے، مجھے  
 حق شفاعت ملا جب کہ تمام انبیاء گھبرا جائیں گے، اور سہری صرف اپنی  
 قوم کے لئے مبعوث ہوتا تھا اور میں تمام انسانیت کی طرف بھیجا  
 گیا ہوں۔

بَشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِسِكِّينٍ فِي حَاصِرِي  
 فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْخَرَجِ اِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى  
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَيْدٍ حَيٍّ فَنَقَامُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى  
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَانْزَلَ  
 اللّٰهُ عَنْ وَجْهِ آيَةِ التَّيَسُّمِ فَتَيَسَّمُوا فَقَالَ اسِيدُ بْنُ  
 الْخَضِيرِ مَا هِيَ يَا وَلِيَّ بَرَكَتِكَ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ  
 فَبَعَثْنَا الْبُعَيْرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَاَصْبَحْنَا الْفَيْدَ تَحْتَهُ۔

۳۲۶۔ حَكُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْعُوفِيُّ  
 قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ قَالَ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ  
 النَّضْرِ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا سَيَّارُ  
 قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ صُلَيْبٍ الْفَقِيرُ قَالَ  
 أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ أُعْطِيتُ خُمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدًا قَبْلِي  
 نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرُكَ شَهْرٌ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ  
 مَسْجِدًا أَوْ طَهُورًا فَأَيُّهَا رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِي أَدْرَأُكُمْ  
 الْقُلُوبَ فَلْيُفْصِلْ لِي الْمَغَازِمَ وَلَمْ يُفْعَلْ لِأَحَدٍ  
 قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى  
 قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً۔

۱۔ بلکہ اس سے پہلے ہی تمہارے خاندان سے مسلمانوں کو مدد با فائدہ ہو چکی ہیں ۱۲ منہ ۱۵ ہوا یہ تھا کہ حضرت عائشہ فرمے گلے سے ہار لٹ کر گرا  
 پھر اس پر اونٹ بیٹھ گیا۔ لوگ ادھر ادھر بار کوڑھوندتے پھرے وہ ملنا کیسے یہ سب اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی۔ مطلب یہ تھا کہ مسلمانوں کو تیمم کا مسئلہ  
 معلوم ہو جائے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پانی نہیں ملتا جب یہ مسئلہ معلوم ہو گیا تو گما ہوا بار بھی دلا دیا سب جائے ولا الحمد بندہ عبد الرزاق کہتا ہے مراد یہ ہے  
 پہلے بھی بہت برکات تمہاری دوسرے سے نازل ہو چکی ہیں۔ نہ بارگم ہوئے نہ تیسیم کی سہولت نازل ہوئی۔ ۱۵۔ یہ ہیں سے ترجمہ باب بخدا ہے اس سے  
 امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور اوزاعی وغیرہم نے دلیل کی کہ تیسیم صحیح ہے درست ہے جو زمین کی قسم سے ہو۔ مٹی یا پتھر یا اینٹ وغیرہ۔  
 اور امام احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری اور شافعی یہ کہتے ہیں کہ تیمم کے لئے مٹی ہونا ضروری ہے چونکہ قرآن میں صعب کا لفظ ہے اور صعب  
 مٹی کو کہتے ہیں اور اسی حدیث میں مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ اس کی مٹی پاک کرنے والی بنائی گئی ۱۲ منہ ۱۵ یعنی ہر جگہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔  
 وضو کے پانی نہ ہونے کی صورت میں مٹی پانی کا کام دیتی ہے۔ ۱۵۔ یعنی شفاعت عظمیٰ سخت ہول کے وقت جب دوسرے پیغمبر بھی گھبرا جائیں گے  
 یا ہر موملہ کا دوزخ سے بچالنا جس کے دل میں رتی برابر بھی ایمان ہوگا ۱۲ منہ۔

## باب ۳۳ اِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً وَلَا تُرَابًا

۳۳۷۔ حَلَّ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يُحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُمَيِّزٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَبَعَثَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَهَا فَأَدْرَكَهُمْ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلُّوا فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التِّيمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حَضِيرٍ عَائِشَةَ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا أَوْ قَالَ اللَّهُ مَا أَنْزَلَ بِكَ أَمْرًا تَكْرِهِيَنَّهُ إِلَّا أَنْ جَعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ لَكَ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا۔

## باب ۳۳ التِّيمُّمُ فِي الْحَضَرَةِ الْمَجْدُ

يَجِدُ الْمَاءَ وَخَاتَمُ الصَّلَاةِ وَهُوَ قَالَ عَطَاءٌ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْمَرِيضِ عِنْدَ الْمَاءِ وَلَا يَجِدُ مَنْ يُتَابِعُهُ يَتِيمُهُمْ وَأَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ أَرْضِهِ بِالْجَوْفِ فَخَفَرَتْ الْعَصْرِ بِكَ بِنِ الْتَعْمُ فَقُلْتُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يَجِدْ۔

## باب ۳۴ جب کسی کو نہ پانی ملے نہ مٹی ملے

(از زکریا بن یحییٰ، از عبد اللہ بن نمیر، از ہشام بن عروہ، از والدش) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ انہوں نے اسمار سے ہار مانگ کر لیا اور وہ کھو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اسے تلاش کرنے کے لئے بھیجا اور اسے حاصل کر لیا لیکن نماز کا وقت آپہنچا اور ان کے پاس پانی نہیں تھا تو انہوں نے یوں ہی بغیر وضو نماز پڑھ لی اور اس امر کی آنحضرتؐ کے پاس شکایت کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل کی۔ اُسید بن حضیر کہنے لگے عائشہؓ! التیممیں اچھا بدلہ دے۔ اللہ کی قسم کوئی مشکل امر آپ کو پیش نہیں آیا۔ مگر یہ کہ اس کے نتیجے میں اللہ نے آپ کو اور سب مسلمانوں کو بہتری عطا کی۔

## باب ۳۵ حضر میں تیمم کرنا جب پانی نہ ملے اور نماز قضا ہونے کا

دُر ہو۔ عطاء اسی امر کے قائل ہیں۔ حسن اس مریض کے بارے میں کہتے ہیں جس کے پاس پانی تو ہو مگر دینے والا موجود نہ ہو کہ وہ بستر پر ہی تیمم کر کے نماز ادا کر سکتا ہے عبد اللہ بن عمر اپنی مملوکہ زمین جَرْف سے آرہے تھے، مگر عصر کی نماز کا وقت راستے میں مَرَبِدُ التَّمِّم کے مقام پر آگیا۔ تو انہوں نے (تیمم سے) نماز پڑھ لی۔ جب مدینہ پہنچے تو نماز کا اعادہ نہیں کیا۔ حالانکہ سورج کافی بلندی پر موجود تھا۔

۱۔ ایسے شخص کو فاقد الطہرین کہتے ہیں، امام احمد بن حنبل اور شافعی کا یہ قول ہے کہ وہ یوں ہی نماز پڑھے۔ پھر جب پانی یا مٹی ملے تو نماز کا اکرنا واجب نہیں۔ امام ابو حنیفہ کا یہ قول ہے کہ ایسا شخص نماز پڑھے اور اس پر قضا واجب ہے ۱۲ منہ۔ ۲۔ اس کو امام مالک نے موطائیں اور شافعی نے اپنی مسند میں نکالا۔ جرف مدینہ سے تین میل پر ہے اور مر بد نعم ایک میل پر اتنی دور جانے کو سفر نہیں کہتے تو حضر میں تیمم ثابت ہوا ۱۱۔ یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ۔



۳۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ  
سَمِعْتُ عُمَيْرَ أَهْوَلِي ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ  
أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ وَهَوَلِي مِمَّنْ مَوْنَةُ سَوْجِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى  
أَبِي جُهَيْمٍ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْقَمَةِ الْأَنْصَارِيِّ  
فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ أَقْبَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ لَحْوٍ بِلَحْجَلٍ فَلَوْيَةٍ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ  
يُودَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى  
الْحَدَادِ فَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ وَيَدَايِهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ  
بَاب ۲۳۵ هَلْ يَنْفَعُنِي يَدَايُكَ بَعْدَ مَا  
يَفْرُبُ بِهِمَا الْقَوِيُّكَ لِلتَّيْمِمْ -

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرِّ عَنْ سَوِيدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ  
بْنِ أَبِي عَرَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ  
الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي أَجَنَّبْتُكُمْ أَهْلَ الْمَاءِ فَقَالَ  
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَعَنَ رَجُلٌ الْخَطَّابِ أَمَا كُنَّا كُرَاهًا  
كُنَّا فِي سَفَرٍ أَمَا أَنْتَ فَاجَنَّبْنَا فَأَمَا أَنْتَ فَمَنْ تَصِلُ  
وَأَمَا أَنْتَ فَمَنْ تَعَلَّكَ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا أَفَضَّوْبَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفْيِهِ الْأَذَى وَنَفَخَ فِيهِمَا  
ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفْيَهُ -

(از یحییٰ بن بکیر، از البیہقی، از جعفر بن ربیعہ، از اعرج، عمیر مولیٰ  
ابن عباس کہتے ہیں میں اور عبداللہ بن یسار مولیٰ ام المؤمنین حضرت  
میمونہؓ دونوں مل کر ابو جہیم بن حارث بن مہمہ انصاری کے پاس پہنچے  
انہوں نے کہا آنحضرتؐ میری جمل کی طرف سے آکر ہے تھے، راستے میں  
ایک شخص (خود ابو جہیم) بلا اس نے سلام کیا، مگر آپؐ نے جواب نہ دیا  
یہاں تک کہ ایک دیوار کے پاس آئے۔ آپؐ نے منہ اور ہاتھوں پر  
مسح کیا پھر اس شخص کے سلام کا جواب دیا۔

باب تیمم میں مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر گرد کم کرنے  
کے لئے ہاتھوں پر پھونک مارنا۔

(از آدم، از شعبہ، از حکم، از ذر، از سعید بن عبدالرحمن بن ابی  
ان کے والد کہتے ہیں ایک شخص عمر بن خطابؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا  
میں جنب ہو گیا ہوں اور مجھے پانی نہیں ملتا، عمار بن یاسر نے کہا عمر  
بن خطابؓ سے کیا آپ کو یاد ہے؟ ہم دونوں سفر میں تھے اور ہمیں  
جنابت ہوئی۔ آپؐ نے نماز نہیں پڑھی تھی اور میں مٹی میں لوٹا، ان کا  
خیال تھا جیسے غسل سارے بدن کا ہوتا ہے مٹی بھی سارے بدن پر  
ہوتی ہے، اور نماز پڑھ لی پھر میں نے اس واقعہ کا آنحضرتؐ سے ذکر  
کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا تجھے اتنا کافی تھا، آنحضرتؐ نے (مٹی کو سمجھایا)  
دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں اور ان کو پھونک دیا۔ پھر منہ اور  
دونوں پہنچوں پر مسح کیا۔

۱۔ مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا نماز نہ پڑھ ایک روایت میں اتنا اور ہے جب تک پانی نہ ملے ۱۲ منہ ۳۰ عمار نے خیال کیا کہ  
غسل کے بدل جو تیمم ہے اس میں سارے بدن پر مٹی لگانا ہوگی ۱۲ منہ ۳۰ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ -

بَابُ التَّيْمُمِ لِلْوُجْهِ

الْكَفَّيْنِ -

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرِّعَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ عَمْرٍو يَهْدَا وَ مَرَّ بِ شُعْبَةَ بِبَيْدِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ أَدْنَاهُمَا مِنْ فَيْهِ ثُمَّ مَسَّ بِهِمَا وَجْهَهُ وَ كَفَّيْهُوَ قَالَ التَّصَرُّ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرًّا يَقُولُ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي قَالَ الْحَكَمُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَمْرٍو -

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا سُكَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ذَرِّعَةَ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ عَمْرٍو قَالَ لَهُ عَمْرٍو لَكُنَّا فِي سِرَّةٍ فَأَجْنَبْنَا وَقَالَ تَقَلَّ فِيهِمَا -

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ذَرِّعَةَ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ عَمْرٍو لِعُمَرَ تَمَحَّلْتَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَكْفِيكَ الْوُجْهُ وَ الْكَفَّيْنِ -

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ذَرِّعَةَ عَنْ ابْنِ عَبْدِ

بَابُ تَيْمُمٍ مِمَّنْ أَوْ دُونَهُمْ يَهْنُجُونَ

مَسَحَ كَرْنًا -

از حجاج، از شعبہ، از حکم، از ذر، از سعید بن عبد الرحمن بن ابی ہریرہ، ان کے والد نے عمار کی یہی روایت بیان کی اور شعبہ نے اس کو یوں بتایا کہ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انہیں منہ کے نزدیک لے گئے (دھونکا) پھر اپنے چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا (نصر از شعبہ، از حکم، از ذر، از ابن عبد الرحمن بن ابی ہریرہ) حکم کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو خود سعید بن عبد الرحمن سے بھی سنا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمار سے یہ روایت نقل کی ہے -

از سلیمان بن حرب، از شعبہ، از حکم، از ذر، از ابن عبد الرحمن بن ابی ہریرہ، ان کے والد کہتے ہیں کہ وہ حضرت عمرؓ کے پاس موجود تھے، عمار نے ان سے کہا ہم ایک لشکر میں تھے ہم کو جنابت ہوئی۔ اس روایت میں بجائے تَفَخَّمَ کے تَفَقَّدَ فَيَهْنَأُ موجود ہے -

از محمد بن کثیر، از شعبہ، از حکم، از ذر، از ابن عبد الرحمن بن ابی ہریرہ، ان کے والد عبد الرحمن کہتے ہیں کہ عمار نے حضرت عمرؓ سے کہا میں مٹی میں ٹوٹا پھرا شخص تھا، کے پاس آیا، آپ نے فرمایا تجھ کو چہرہ اور کفین پر مسح کرنا کافی تھا۔

از مسلم بن ابی ہریرہ، از شعبہ، از حکم، از ذر، از ابن عبد الرحمن بن ابی ہریرہ، عبد الرحمن فرماتے ہیں میں حضرت عمرؓ کے پاس موجود تھا

۱۔ اس سند کے لائن سے یہ غرض ہے کہ حکم کا سماع ذر بن عبد اللہ سے صاف معلوم ہو جائے جس کی تہذیب الی روایت میں نہیں ہے ۱۲ منہ ۲۔ نقل بھی وہی ہو سکتا لیکن نسخ سے کچھ زیادہ زور سے کہ ذر ازرا متھوک بھی نکل آئے ۱۲ منہ -

جب ان سے عمار نے کہا اور یہی حدیث بیان کی۔

از محمد بن بشار، از عذراء، از شعبہ، از حکم، از ذرہ، از ابن عبد الرحمن ابن ابزی، ان کے والد بتاتے ہیں کہ عمار نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور اپنے منہ اور دونوں پہنچوں پر مسح کیا۔

**باب** پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے، پانی کے بدل وہ اس کو کافی ہے، اور امام حسن بصری نے کہا جب تک اس کو حدیث نہ ہو تسمیم کافی ہے اور عبد اللہ بن عباس نے تسمیم سے امامت کی اور یحییٰ بن سعید نے کہا شور زمین پر نماز پڑھنا اور تسمیم کرنا درست ہے۔

از مسد ابی یحییٰ بن سعید، از عوف، از ابو جابر، عمران کہتے ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور رات میں چل رہے تھے، جب اخیر رات ہوئی تو ذرا سستانے لگے اور مسافر کے لیے اس اخیر رات کی نیند سے بڑھ کر کوئی نیند میٹھی نہیں ہوتی۔ پھر ہماری آنکھ اس وقت کھلی جب سورج کی حرارت شروع ہو گئی۔ تو سب پہلے فلاں پھر فلاں بیدار ہوئے، ابو جابر ان کے نام بیان کرتے تھے لیکن عوف بھول گئے۔ پھر سوئے تھے حضرت

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ قَالَ لَهُ عَمَّا رَوَّ سَأَقِ الْحَدِيثَ۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ذَرِّهِ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَمَّا رَوَّ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَسَحَّ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ۔

**بَابُ** الصَّعِيدِ الطَّيِّبِ وَضُوهُ

الْمُسْلِمِ يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ الْحَسَنُ يُجْزِئُهُ التَّيْمُمُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَأَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُكَيِّمٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ عَلَى الشَّبْحَةِ وَالتَّيْمُمِ بِهَا۔

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا أَسْرَيْنَا حَتَّى كُنَّا فِي أَجْرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقَعَةً وَلَا وَقَعَةَ أَحَدٍ عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا مِمَّا أَبْقَضْنَا الْأَحْرَ الشُّسُ فَمَا كَانَ أَوَّلَ مَنْ اسْتَيْقَظَ فَلَانٌ ثُمَّ فَلَانٌ ثُمَّ فَلَانٌ يُسَبِّحُهُمْ

۱۔ حافظ نے کہا یہ ایک حدیث ہے اس کو ہزار نے نکالا ایک روایت میں امام احمد اور اصحاب سنن کے اتنا زیادہ ہے گو دس برس تک پانی نہ ملے ۲۔ یعنی بصری نہیں کہہ نماز کے لیے تسمیم کرے بلکہ تسمیم وضو کا قائم مقام ہے اور جس چیز سے وضو ٹوٹتا ہے اسی سے تسمیم بھی ٹوٹے گا۔ ۳۔ اس اثر کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۴۔ منہ ۵۔ کیونکہ صبح کے قریب تک کوجب آدمی سوتا ہے تو بڑی میٹھی نیند آتی ہے اوپر سے تسمیم صبح کے بچھڑنے سے جھونکے چلتے ہیں بالکل غفلت ہو جاتی ہے ۱۲۔ منہ۔

أَبُو رَجَاءٍ مَكْسِي عَوْنِ ثُمَّ عَمُرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّائِي  
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ  
يُوقِظْهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْتِظِرُّ لَكَ لَا تَدْرِي  
مَا يَحْدُثُ لَكَ فِي نَوْمِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عَمُرُو  
رَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا جَلِيلًا  
فَلَبَّزَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ فَمَا زَالَ يَكْبُرُ  
يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رِصْوَتِهِ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَّ  
إِلَيْهِ الَّذِينَ أَصَابَهُمْ فَقَالَ لَا ضَيْرَ أَوْ لَا يَضِيرُ  
إِنْ تَحَلَّوْا فَإِنْ تَحَلَّ فَسَادَ غَيْرُ بَعْضٍ ثُمَّ نَزَلَ  
فَدَعَا بِالنُّصُورِ فَتَوَضَّعُوا وَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى  
بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَكَّ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ  
مُعْتَزِلٍ لَمْ يَصِلْ مَعَ النُّصُورِ قَالَ مَا مَنَعَكَ  
يَا فُلَانُ أَنْ تَصِلَ مَعَ النُّصُورِ قَالَ أَصَابَتْهُ  
جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ  
يَكْفِيكَ ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاسْتَقْبَلَ إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا  
فَلَمَّا كَانَ يَسْمِيهِ أَبُو رَجَاءٍ نَسِيَهُ عَوْنٌ وَدَعَا عَلِيًّا  
فَقَالَ أَذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَإِنْ نَطَقَا فَمَتَّلِقِيَا امْرَأَةً  
بَيْنَ مَرَاةَيْنِ أَوْ سِطْرَيْنِ مِنْ مَاءٍ عَلَى بَعْضٍ

عمرؓ جاگے اور (ہمارا طریقہ یہ تھا) جب آنحضرتؐ آرام فرماتے۔ تو ہم آپ کو بیدار نہ کرتے۔ حتیٰ کہ آپ خود ہی بیدار ہو جاتے۔ کیونکہ ہم نہیں جانتے تھے خواب میں آپ پر کیا وحی نازل ہو رہی ہے؟ جب حضرت عمرؓ جاگے اور انہوں نے لوگوں پر جو آفت آئی وہ دیکھی آپ بڑے مضبوط اور بہادر و دلدار آدمی تھے۔ آپ نے تکبیر کہنا شروع کر دی، برابر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند آواز سے کہتے رہے۔ حتیٰ کہ ان کی آواز سے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو لوگ اس مصیبت کا شکوہ کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا کچھ پروا نہیں اس سے کچھ نقصان نہیں، چلو اب کوٹ کر دو پھر غھوڑی دوڑ چلے۔ اس کے بعد آپ ان سے ادر و ضوکا پانی منگوایا وضو کیا نماز کی اذان ہوئی۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص کو دیکھا۔ وہ کنارے بیٹھا ہے۔ اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے فرمایا: اے فلاں! تجھے کیا ہوا؟ تو نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ وہ کہنے لگا مجھے نہانے کی حاجت ہے اور پانی نہیں ہے آپ نے فرمایا می لے لے وہ سمجھ کو کافی ہے۔ پھر آنحضرتؐ چلے۔ لوگوں نے آپ سے پیاس کا شکوہ کیا۔ آپ ان سے اور ایک شخص کو بلایا ابور جابر نے اس کا نام بیان کیا لیکن عوف بھول گئے اور حضرت علیؓ کو دونوں سے آپ نے فرمایا جاؤ پانی کی تلاش کرو وہ دونوں گئے۔ راہ میں ایک عورت ملی جو اونٹ پر پانی کے دو تھیلوں یا دو مشکوں کے درمیان سوار جا

۱۔ صحابہؓ ڈرتے تھے کہیں آپ کو جگائیں اور آپ پر وحی آ رہی ہو تو ان کے جگانے سے وحی میں خلل پڑے ۱۲۔ منہ ۱۷ کہ نماز کا وقت جا تا رہا اور پانی کا نام نہیں ہے ۱۲۔ منہ ۱۷ مزاج میں بہادری اور دل میں سختی اور مضبوطی یعنی رضی اللہ عنہ ۱۳۔ منہ ۱۷ حضرت عمرؓ کی دانائی تھی اور آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں جگایا۔ اور کام بھی نکل آیا تکبیر سے یہ فائدہ ہوا کہ شیطان مردود بھیگا جس نے نماز سے غافل کر دیا تھا۔ یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ میرا دل نہیں سوتا اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اسی حدیث میں ہے کہ میری آنکھیں سوئی ہیں تو دل آپ کا عالم قدس کی طرف متوجہ رہتا ہے اور ظاہری غفلت آنکھوں کی غفلت تھی یعنی حواس ظاہری کی وہ اس کے منافی نہیں ہے ۱۲۔ منہ ۱۷ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲۔ منہ ۱۷

لَهَا فَقَالَ لَهَا أَتَيْنَ الْمَاءَ قَالَتْ عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ  
هَذِهِ السَّاعَةُ وَتَقْرُبُنَا حُلُوفًا قَالَتْ لَهَا أَنْظِرْنِي إِذَا  
قَالَتْ إِلَى أَيِّنَ قَالَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَتْ أَلَيْسَ لِي بِقَالَ لَهُ الصَّابِيُّ قَالَتْ هُوَ الَّذِي  
تَعْنِينَ قَالَتْ أَنْظِرْنِي فَمَاءَ بَيْتِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَ قَالَتْ الْحَدِيثُ قَالَ فَاسْتَنْزَلُوهُمَا  
عَنْ بَعْدِي هَذَا وَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِلَانَاءٍ فَفَزَعَهُ فِيهِ مِنْ أَقْوَاهِ الْمَزَادِ ثَلَاثِينَ  
الشَّطِيطَيْنِ دَاوُكًا أَقْوَاهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَائِي  
وَنُودِي فِي النَّاسِ اسْقُوا وَاسْتَقُوا فَاسْتَقَى مَنْ  
سَقَى وَاسْتَقَى مَنْ شَاءَ وَكَانَ اخْرُذَ الْفَأْ أَنْ أُعْطِيَ  
الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ قَالَ أَذْهَبَ  
فَأَوْعَهُ عَلَيْكَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يَفْعَلُ  
بِمَاءِهَا كَأَنَّهُمُ اللَّهُ لَقَدْ أَقْبَعَهُ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيَحْيِي  
رَأَيْتُكُمْ أَنْتُمْ مَلَائِكَةٌ مِنْهَا جِئْتُمْ ابْنُكُمْ أَفِيهَا  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لَهَا  
فَجَمَعُوا لَهَا مِنْ بَيْنِ جَمْعٍ وَذَقِيقَةٍ وَسَوِيقَةٍ كَثَى  
جَمَعُوا لَهَا كَعْبًا فَاجْعَلُوا فِي ثَوْبٍ وَحَمَلُوهَا عَلَى

رہی تھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا پانی کہاں ملتا ہے؟ اس نے کہا  
پانی کل مجھے اسی وقت ملا تھا (یعنی پورے آٹھ پہر کی مسافت  
دور ملتا ہے) اور ہماری قوم کے مرد بیچے نامعلوم کہاں نکل گئے  
ان دونوں صحابیوں نے کہا تو چل عورت نے کہا کہاں؟ انہوں  
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔ اس نے پوچھا  
وہ وہی تو نہیں جسے لوگ نو دین کہتے ہیں۔ دونوں صحابہ نے کہا  
ہاں جسے تو ایسا کہہ رہی ہے چل تو یہی آخر کاریہ دونوں اسے آنحضرتؐ  
کی خدمت میں لے گئے۔ اور سارا ماجرا بیان کیا۔ عمرانؓ کہتے ہیں لوگوں  
نے اسے اونٹ پر سے اتار لیا۔ آنحضرتؐ نے ایک برتن منگوا لیا اور دونوں  
تھیلوں یا مشکوں کا منہ کھول کر ان سے پانی انڈیلنا شروع کیا۔  
پھر اوپر کے منہ کو بند کر دیا اور نیچے کا منہ کھول دیا۔ لوگوں میں  
اعلان کیا گیا پانی پلاؤ اور پیو۔ پس جس نے چاہا پلایا اور جس نے  
چاہا پیا (سب سیر ہو گئے) آخر میں آپؐ نے یہ کیا کہ جس شخص کو غسل  
کی حاجت تھی اسے بھی پانی کا ایک برتن بھر دیا اور فرمایا: چاہنے اوپر  
ڈال لے۔ وہ عورت کھڑی ہوئی جو کام اس کے پانی سے ہو رہا تھا بدھتی  
رہی۔ اور خدا کی قسم پانی ٹپکنا بند کیا گیا اور ہم کو ایسا معلوم ہوتا تھا  
کہ اب وہ مشکیں پہلے سے بھی زیادہ بھر گئی ہیں۔ جیسے شروع میں  
پڑھتیں۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: اس عورت کے لئے کچھ (چندہ) جمع

لے یعنی پانی یہاں سے اتنی دُور ہے کہ کل میں اسی وقت وہاں سے پانی لے کر چلی تھی آج یہاں پہنچی ہوں ۱۲ منہ ۱۰ لنت میں صابی اس کو کہتے ہیں  
جو اپنا دین بدل کر نبی دین اختیار کرے عرب کے مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صابی کہا کرتے تھے کہ آپ اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر توحید پر چلے آئے  
تھے۔ آخر عبدالرزاق کہتا ہے اسی وجہ سے یہاں صابی کا ترجمہ نو دین یعنی نئے مذہب والا کہا گیا ۱۲ منہ ۱۰ لنت نہ ہاں کہا نہ ناکونکہ ہاں کہنے میں  
یہ اقرار ہوتا تھا کہ معاذ اللہ آپ صابی ہیں۔ ناکہنے میں جموٹ ہوتا کیونکہ آپ ہی کے پاس چلنا منظور تھا ۱۲ منہ ۱۰ لنت یعنی پہلے کچھ منظور اس پانی مشکوں  
کے اوپر کے منہ سے لیا پھر اوپر کے منہ کو بند کر دیے اور نیچے کے منہ سے کھول دیے اور طرائی اور بھتی کی روایت میں ہے کہ آپ نے جو پانی پہلے لیا تھا اس  
میں کٹی کر کے بھر وہ پانی مشکوں میں اوپر سے ڈال دیا۔ اور یہ ساری برکت جو پانی میں ہوئی وہ اس کٹی کی طفیل سے ہوئی یہ عورت کا فہرہ تھی۔ اس کا  
مال لے لینا درست تھا۔ دوسرے پیاس کی شدت میں مسلمان کا بھی پانی بغیر اس کی مرضی کے پی لینا اور جان بچانا درست ہے۔ تیسرے آپ کو معلوم  
تھا کہ اس عورت کا کچھ نقصان نہ ہوگا۔ بلکہ اور فائدہ ہوگا۔ تو سختی یہ کہ یہ سب کاروائی بحکم الہی تھی۔ ایسا کرنے میں اور بہنوں کی ہدایت منظور تھی جیسا آگے  
آئے گا کہ اس عورت کی وجہ سے اور اسے یہ مجرہ دیکھنے سے اخیر میں اس کی قوم کے لوگ مسلمان ہو گئے ۱۲ منہ۔

بَعِيْرَهَا وَصَعَوْا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا فَقَالَ لَهَا  
تَعْلَمِينَ مَا زَيْنٌ مُنَا مِنْ مَّا لَكَ شَيْئًا وَلَكِنَّ اللَّهَ هُوَ  
الَّذِي اسْقَانَا فَانْتِ اَهْلَاهَا وَقَدْ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ  
قَالُوا مَا حَبَسَكَ يَا فُلَانَةُ قَالَتِ الْحُبُّ لَقِيْنِي  
رَجُلًا مِنْ فَدَّ هَبَانِي اِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُقَالُ  
لَهُ الصَّابِيُّ فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَوَاللَّهِ اِنَّهُ لَوَ شَحْرُ  
النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هَذِهِ وَهَذِهِ وَقَالَتْ يَا صَبِيْحَةُ  
الْوُسْطَى وَالسَّابِيَةِ فَوَقَعَتْهُمَا اِلَى السَّمَاءِ تَعْنِي  
السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَوْ رَأَيْتَ لَوْ سَوَّلَ اللَّهُ حَقًّا فَكَانَ  
الْمُسْلِمُونَ بَعْدُ يَعْبُرُونَ عَلَى مَنْ حَوْلَهُمَا مِنَ  
الْمُشْرِكِينَ وَلَا يُصِيبُونَ الْقِرْمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ  
فَقَالَتْ يَوْمَ الْقَوْمِ مَهَا مَا اَرَادِي اَنْ هُوَ لَوَ اَلْقَوْمِ  
يَدْعُوْنَكُمْ عِنْدَ اَهْلِكُمْ فِي الْاِسْلَامِ فَاهْلَا عَوْهَا  
فَدَخَلُوا فِي الْاِسْلَامِ قَالَ اَبُو عَبْدِي اللَّهِ صَبَا  
خَرَجَ مِنْ دِينَ اِلَى غَيْرِهِ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ  
الصَّابِيُّونَ فِرْقَةٌ مِنْ اَهْلِ الْكُتُبِ يَفْرُقُونَ  
الرُّكُودَ اَصْبَ اَوَّلُ -

کرو۔ لوگوں نے بھجور، آٹا، ستوا کھانا شروع کیا حتیٰ کہ بہت سارا  
کھانا اس کے لیے اکٹھا ایک کپڑے میں رکھا اور اسے اونٹ پر سوار  
کر دیا۔ وہ کھانا سمیٹا کپڑا اس کے سامنے رکھ دیا تب آپ نے اسے  
فرمایا تو جانتی ہے کہ ہم نے تیرا پانی کچھ کم نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے  
ہمیں پانی پلایا۔ پھر وہ عورت اپنے گھروالوں کے پاس گئی۔ چونکہ  
راستے میں روک لی گئی تھی انہوں نے پوچھا اسے فلانہ! تجھے کیوں  
دیر ہوئی؟ وہ کہنے لگی عجیب بات ہوئی دو آدمی مجھے راہ میں ملے  
وہ مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جسے لوگ نو دین کہتے ہیں۔ اس  
نے ایسا ایسا کیا کہ اپنی اس طرح پانی لیا سب کو پلایا مگر پانی کم نہ ہوا،  
قسم خدا کی جتنے لوگ ان دو انگلیوں کے درمیان میں یعنی زمین اور آسمان  
میں ہیں ان میں وہ سب سے بڑا جادوگر ہے یا حقیقتہً اللہ کا رسول ہے  
اس کے بعد مسلمان اس عورت کے گرد اگر دو مشرک رہتے تھے انہیں  
تو لوٹتے اور جن لوگوں میں وہ عورت رہتی تھی انہیں چھوڑ دیتے۔ ایک  
دن اس عورت نے اپنی قوم سے کہا، مسلمان جو تمہیں چھوڑ دیتے ہیں، تو  
جان بوجھ کر چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا تم چاہتے ہو کہ مسلمان ہو جاؤ۔ انہوں نے  
اس کی بات غور سے سُن لی اور مان لی چنانچہ وہ اسلام میں داخل ہو گئے  
امام بخاریؒ نے کہا لفظ صابی صابی صبا سے نکالا گیا ہے۔ صبا کا معنی

اپنا دین چھوڑ کر دوسرے دین میں چلا گیا۔ ابو العالیہ کا قول ہے صابین اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے، جو زور پڑھنے سنے اور  
سورۃ یوسف میں جو اَصْبَ کا لفظ آیا ہے اس کا معنی ہے مائل ہو جاؤں گا، جھک جاؤں گا۔

۱۔ یعنی تیرا پانی جتنا پہلے تھا اتنا ہی اب بھی ہے بلکہ اس سے زیادہ تو ہم نے تیرا کچھ نقصان نہیں کیا تو جو پانی مسلمانوں نے لیا وہ اس کا پانی نہ  
مٹا بلکہ اللہ کا دیا ہوا تھا۔ اس صورت میں یہ اعتراض نہ ہو گا کہ پراپانی بغیر اجازت کیسے لے لیا ۱۲ منہ ۱۱ منہ یعنی اس طرح پانی لیا اور سب آدمیوں کو  
پلایا مگر پانی کچھ کم نہ ہوا۔ غرض اس نے سارا قصہ جو کدرا انتخاب کہہ سنایا ۱۲ منہ۔ ۱۱ منہ اپنی دونوں انگلیوں کے اشارہ سے یہ بات کہی اور ان  
دونوں کے مابین زمین و آسمان کا درمیان مُراد لیا۔ ۱۱ منہ یہ معجزہ دیکھ کر پہلے اس کو شک پیدا ہوا پھر اخیر میں ایمان لائی جیسے آگے آنا  
ہے ۱۲ منہ ۱۱ منہ اس امید سے کہ وہ عورت اور اس کی بستی والے شاید مسلمان ہو جائیں گے یا اس کا احسان یاد کر کے اس کو چھوڑ دیتے اور  
اس کے طفیل میں اس کی بستی والے بھی بچے رہتے ۱۲ منہ ۱۱ منہ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا اور امام بخاریؒ یہ قول اس نے لائے کہ قرآن  
شریف میں جو صابین کا لفظ آیا ہے اس سے ہی فرقہ مُراد ہے اور اس حدیث میں وہ مخی مُراد نہیں ہے ۱۲ منہ۔

بَابُ إِذَا خَافَ الْجَنْبَ عَلَى  
نَفْسِهِ الْمَرْحُومِ أَوْ الْمَوْتَ أَخَافَ  
الْعَطَشَ تَيَمَّمَ وَبِئْسَ كُرْهُ أَنْ عَمُرُوْنَ  
الْعَاصِيَ اجْتَنَبَ فِي لَيْلَةٍ بَابِ سَادَةٍ  
فَتَيَمَّمَ وَتَلَا وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ  
إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا فَذِكْرُ ذَلِكَ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ  
يَعْرِفْهُ۔

باب جب جنب مریض ہو جائے یا مریض یا پیاسا  
ہونے کا خوف کرتا ہو تو وہ تیمم کرے۔ کہتے ہیں عمرو بن  
ماص کو سردیوں میں جنابت ہوئی تو تیمم کر لیا اور یہ آیت  
پڑھی وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا  
اس بات کو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کیا گیا۔ آپ نے  
ملامت نہیں کی۔

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ هُوَيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي  
دَاوُدَ قَالَ أَبُو مُوسَى لِحَبِيبِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِذَا  
لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ لَا يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ نَعَمْ إِذَا لَمْ  
يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا لَا يُصَلِّي لَوْ رَخِصْتُ لَمْ فِي هَذَا  
كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُهُمُ الْبُرْدَ قَالَ هَكَذَا يَعْنِي  
تَيَمَّمَ وَصَلَّى قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ قَوْلُ عُمَارَةَ لَعَمْرُ  
قَالَ إِنِّي لَمْ أَرَعُمَا قَبْلَ أَنْ يَقُولَ عُمَارَةُ۔

(از بشر بن خالد، از محمد بن خالد، از شعبہ، از سلیمان م ابو داؤد اہل کہتے  
ہیں ابو موسیٰ اشعری نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا جب کسی کو پانی نہ  
ملے اور جنب ہو تو نماز نہ پڑھے۔ عبد اللہ نے کہا بیشک اگر پانی ایک  
ماہ تک بھی نہ ملے تو نماز نہ پڑھے۔ انہوں نے لوگوں کو ایسی اجازت  
دوں، تو جب کسی کو سردی لگے گی وہ یہی کرے گا یعنی تیمم کر کے نماز پڑھ  
لے گا۔ ابو موسیٰ نے کہا پھر وہ روایت کہاں گئی جو حضرت عمار نے حضرت  
عمر سے بیان کی تھی۔ انہوں نے جواب دیا میں نہیں سمجھتا حضرت عمرؓ نے  
عمار کے قول پر فتاعت کی ہو۔ یعنی بھروسہ کیا ہو۔

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَيْقَتِي بْنَ  
سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ مُوسَى فَقَالَ  
لَهُ أَبُو مُوسَى أَرَأَيْتَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِذَا

(از عمر بن حفص، از الدش، از اعمش، شقیق بن سلمہ کہتے ہیں  
میں عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری کے پاس تھا۔ انہوں نے ابو  
موسیٰ نے کہا اے ابو عبد الرحمن (ابن مسعود کی کنیت) یہ فرمائیے۔  
جب کوئی جنب ہو اور اسے پانی نہ ملے تو کیا کرے؟ تو عبد اللہ بن مسعود

۱۔ اس حدیث کو ابو داؤد اور عاکم نے نکالا کہ ان کو جاڑے کی رات میں جنابت ہوئی انہوں نے تیمم کر لیا اور فجر کی نماز پڑھائی۔ جب آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے یہ آیت پڑھی آپ مہنس دیئے اور ان کو کچھ سزائیں نہیں کی ۱۲ منہ ۱۔ اور غس نہ کرے گا صحابہؓ  
میں سے حضرت عمر اور عبد اللہ ابن مسعود اس کے قائل تھے۔ کہ جب کو تیمم کرنا درست نہیں۔ اس کو جس طرح ہو سکے غسل کرنا چاہیے۔ اگر پانی  
نہ ملے تو نماز نہ پڑھے لیکن اور سب صحابہؓ اس کے خلاف تھے۔ انہوں نے جب کے لیے تیمم جائز رکھا ہے۔ ابو موسیٰ بھی اسی کے قائل تھے  
ان میں اور عبد اللہ بن مسعودؓ میں بحث ہوئی ۱۲ منہ۔

أَحْبَبَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً كَيْفَ يَتَضَعُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
لَا يُصَلِّي حَتَّى يَجِدَ الْمَاءَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ  
تَضَعُ يَقُولُ عُمَارُ بْنُ جَيْنٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْفِيكَ قَالَ أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ  
يَقْنَعْ بِذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَذَعْنَاهُ  
قَوْلِ عُمَارٍ كَيْفَ تَضَعُ يَهْدِيهِ الْآيَةُ فَذَاعَرَى  
عَبْدُ اللَّهِ مَا يَقُولُ فَقَالَ إِنَّا لَوُ دَخَصْنَا لَهُمْ فِي  
هَذَا الْأَوْشَكِ إِذَا بَرَدَ عَلَى أَحَدٍ هُمُ الْمَاءُ أَنْ  
يَدْعَهُ وَيَتَيْمَّمُ فَقُلْتُ بِشَفِيقٍ فَأَتَاكَ كَرَّ عَبْدُ  
اللَّهِ يَهْدِيهِ فَقَالَ نَعَمْ

بار فقط یہی مصلحت مد نظر تھی جس کی بنا پر حضرت عبداللہ تیمم کی عام اجازت دینا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

### بَابُ التَّيْمُمِ ضَرْبُهُ -

باب تیمم کے لیے صرف ایک بار مٹی پر ہاتھ مارنا  
کافی ہے۔

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ  
جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَالَ  
لَهُ أَبُو مُوسَى لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَحْبَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ  
شَهْرًا أَمَا كَانَ يَتَيْمَّمُ وَيُصَلِّي قَالَ فَقَالَ عَبْدُ  
اللَّهِ لَا يَتَيْمَّمُ وَإِنْ كَانَ لَمْ يَجِدْ شَهْرًا فَقَالَ  
لَهُ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ تَضَعُونَ يَهْدِيهِ الْآيَةُ فِي  
سُورَةِ الْأَنْبَاءِ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً فَتَيْمَّمُوا  
صَحِيحًا أَطْبَقًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ دَخَصْنَا لَهُمْ  
فِي هَذَا الْأَوْشَكِ إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ  
يَتَيْمَّمُوا الصَّغِيحَ قُلْتُ وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هَذَا  
لِذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ

رازمحمد بن سلام، از ابو معاویہ، از اعمش، شقیق کہتے ہیں میں  
عبداللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری کے پاس بیٹھا تھا، کہ ابو موسیٰ  
نے ان سے کہا اگر ایک شخص کو جنابت ہو اور ایک ماہ تک پانی نہ پائے  
تو کیا وہ تیمم کرے اور نماز پڑھے۔ عبداللہ بن مسعود نے کہا وہ تیمم نہ  
کرے۔ اگرچہ ایک ماہ تک پانی نہ ملے (اور نماز موقوف رکھے) ابو موسیٰ  
نے کہا پھر اس آیت کا کیا مطلب ہے۔ جو سورہ مائدہ میں ہے فَلَمْ  
يَجِدْ مَاءً فَتَيْمَّمُوا صَغِيرًا أَطْبَقًا الْآيَةُ۔ عبداللہ بن مسعود نے کہا  
اگر لوگوں کو جنابت میں تیمم کی اجازت دی جائے تو عنقریب ایسا ہوگا  
کہ جب بھی لوگوں کو پانی ٹھنڈا معلوم ہو اگر سے گا وہ تیمم کر لیں گے۔  
میں نے شقیق سے کہا، تو تم جب کے لئے صرف اس مصلحت کی بنا پر  
تیمم بڑا جانتے ہو انہوں نے کہا ہاں پھر ابو موسیٰ نے ابن مسعود سے  
کہا کیا تم نے حضرت عمار کا وہ واقعہ نہیں سنا جو حضرت عمرؓ سے انہوں



نے بیان کیا کہ مجھے ایک کام کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا۔ راہ میں مجھے غسل کی حاجت ہوئی۔ مگر مجھے پانی نہ ملا۔ تو میں حیوانات کی طرح مٹی پر لوٹا۔ اس کے بعد یہ واقعہ آنحضرتؐ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تجھے صرف یہی کافی تھا کہ تو اتنا کر لیتا اور آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ مبارک زمین پر مارا پھر اسے جھاڑ دیا۔ پھر بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کی پشت کو ملا یا دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی پشت کو پھر اپنے چہرہ مبارک پر دونوں ہاتھوں کو پھیر لیا۔ عبداللہؓ نے کہا تم نہیں دیکھتے حضرت عمرؓ نے عمارؓ کی بات پر سہوہ نہیں کیا۔ اور علیؓ نے اس روایت میں بحوالہ امش از شقیق یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ شقیق کہتے ہیں میں عبداللہؓ ابن مسعودؓ اور ابو موسیٰؓ کے پاس تھا، ابو موسیٰؓ نے کہا تم نے عمارؓ کا حضرت عمرؓ سے یہ کہنا نہیں سنا کہ آنحضرتؐ نے مجھے اور تمہیں (ایک جہاد میں) بھیجا۔ میں جُنُب ہو گیا۔ میں نے مٹی میں لوٹ کر تیمم کیا تھا۔ ہم دونوں آنحضرتؐ کی خدمت میں آئے تھے اور یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تجھے بس یہی کافی تھا۔ آپ نے اپنے منہ اور دونوں ہنچوں کا ایک بار مسح کر دکھایا۔

## باب

(از عبدلہ، از عبد اللہ، از عوف، از ابو جہار، عمران بن حصین خزامی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے جماعت سے نماز ادا نہ کی۔ آپؐ نے فرمایا اے فلاں تجھے کیا ہوا؟ لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے نہانے کی حاجت ہے اور پانی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا مٹی لے لے۔ وہ تجھے کافی ہے (یعنی تیمم کر لے)۔

عَمَّارٌ لِعُمَرَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَكَمَرَعْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَعُ الدَّابَّةُ فَمَا كَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هَكَذَا أَوْ مَرَّ بِكَ فِيهِ مَرَّةٌ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَضَ يَدَيْكَ مَسَحَ بِهِمَا ظَهْرَكَ بِشِمَالِهِ أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَفَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمَّا يَفْعَلُ يَقُولُ عَمَّارٌ وَذَلِكَ يُعْنَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي أَنَا وَأَنْتَ فَأَجْنَبْتُ فَمَرَعْتُ بِالصَّعِيدِ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا أَوْ مَرَّ بِكَ فِيهِ مَرَّةٌ وَوَجْهَهُ وَكَفَيْهِ وَوَلَدَهُ.

## باب

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ رَجُلًا مُعَاتِرًا لَمْ يَتَّعِلْ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَتَّعِلَ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ.

# کتاب الصلوٰۃ

## نماز کا بیان

خروج عن سقف بیتی اور بعض میں ہے بیت ام ہانی تو اس میں تعارض نہیں اس لیے کہ وہ بیت ام ہانی کا تھا اس میں آپ آرام فرما رہے تھے۔ ففسرہ صدری اس پر شبہ ہوتا ہے کہ شق صدر سے تو آدمی مر جاتا ہے لہذا شق صدر ہوا ہی نہیں حالانکہ چار روایتیں شق صدر کے بارے میں آئی ہیں۔ شق صدر کی روایت سب سے قوی لیلۃ المعراج والی ہے۔ اس سے دوسرے درجے پر پہنچنے کے شق صدر کی ہے اور دونوں صحاح کی روایات ہیں۔ تیسرے درجے میں بلوغ کے وقت شق صدر اور بعثت کے وقت کی ہیں۔ تو شق صدر کے منکرین کہتے ہیں کہ انسان زندہ نہیں رہ سکتا مگر آج سائنس بتلاتی ہے کہ آپریشن کے ذریعے شق اعضا کیا جاتا ہے۔ پھر بھی آدمی زندہ رہتا ہے تو قدرت باری سے کیا محال ہے۔

دوسرا شبہ یہ ہے کہ شق صدر کے ذریعے سے جو چیزیں نکالی گئیں ان کے پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ تو اس کا جواب یہ ہے، کہ جیسے روحانی حیثیت سے آپ کمال رکھتے ہیں، ویسے ہی جسمانی حیثیت سے بھی آپ کو کامل پیدا کیا گیا، مگر غلط سودا جو لہو و لعب کا باعث ہے اسے نکال دیا گیا۔ پھر بلوغ کے وقت ایک ایسا مادہ ہوتا ہے جو شباب و جنون کا باعث بنتا ہے۔ اسے شق صدر کے ذریعے سے زائل کیا گیا۔ وحی کے تحمل کے لئے قلب مبارک میں حکمت اور قوت بھردی گئی۔ اور چونکہ موقع آتا ہے جب آپ کو عالم علوی کی سیر کرانی ہے۔ اس لئے شق صدر کے ذریعے سے قوت روحانی بھردی گئی تاکہ آپ عالم علوی کے حقائق برداشت کر سکیں۔

مِنْ ذَهَبٍ اَلَمْ يَكُنْ ذَهَبًا كَمَا اسْتَمَالَ مَنْوَعٌ ہے تو جواب یہ ہے کہ تحلیل و تخریج کے احکام عموماً مدینہ منورہ میں آئے ہیں لیلۃ المعراج میں حرمت نہیں آئی تھی۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ ملائکہ استعمال کر رہے ہیں۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ یہ فعل بحکم اللہ تعالیٰ ہے جب حکم الہی کی وجہ سے علت و حرمت ہوتی ہے تو پھر بحث تبدیلی کی ہی نہیں رہتی۔

ممتلی حکمت: شبہ ہوتا ہے کہ ان اعراض کو مادیات میں کیسے رکھا جاتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ حکمت و ایمان کا مادہ

ان مادیات میں سمجھا گیا یہ امتلاً بطور تشبیہ کے ہے یا اثابہ فی العمل والقول کو حکمت و ایمان سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور حجت و ایمان کو بصورت مادیہ تبدیل کر دیا گیا اور پھر سمجھ دیا گیا۔

ارسد اللہ: اس سے معلوم ہوتا ہے، کہ عالم ملکوت میں آپ کے عروج کی اطلاع تھی مگر وقت کی تعیین نہ تھی اس لیے سوال کیا گیا۔

اسودہ جمع سواد کی بمعنی شخص، اس لیے کہ اس کا سیاہ سیاہ پڑتا ہے کتنا ہی گورے سے گورا انسان ہو دوڑ سے سیاہ نظر آتا ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ ارواح وہ ہیں جو دنیا سے واپس آئی ہیں۔ ظاہر یہی ہے اور ہو سکتا ہے کہ دوسری رو میں ہوں۔ اہل تصوف فرماتے ہیں کہ علیین اور سبحین دونوں حضرت آدمؑ کے قریب ہیں انہیں یسین و شمال کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے۔ اہل علیین و سبحین آپ کو نظر آئے۔

نسیم جمع نسیم کی یعنی روح۔ اس پر شبہ ہوتا ہے، کہ آپ نے جمیع انبیاء کی بیت المقدس میں امامت کرائی ان کے پاس براق وغیرہ کا انتظام نہیں تھا۔ پھر یہ سموات پر کیسے پہنچ گئے؟ بعض نے کہا یہ وہ انبیاء نہیں تھے۔ جو بیت المقدس میں تھے اور بعض نے کہا کہ بیت المقدس میں روحیں تھیں۔ اور سموات پر ان کے اجساد تھے۔ اور بعض نے اس کے برعکس کہا کہ تجرود روح کی وجہ سے انسان اپنے بدن کو مختلف مقامات پر ظاہر کر سکتا ہے۔

مردت بموسلی یہ ترتیب ذکر کی لیے ہے۔ صریف اقلام بمعنی سرسراہٹ۔ اس پر شبہ ہوتا ہے، کہ آپ نے فرمایا جَفَّ القلم تو پھر صریف اقلام کے سننے کے کیا منی؟ اور اختصام ملا را علی کے اندر مختلف اعمال کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال کا اجرا بھی بل رہا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ قلم دو قسم کا ہوتا ہے۔ قلم تشریفی اور قلم تکوینی۔ قلم تشریفی ہر نبی کے زمانے کے مطابق تیار ہوتی ہے اور قلم تکوینی سے ہر چیز ازلی مقرر ہوتی ہے، جیسے ہر بادشاہ کے ہاں اس قسم کا اہتمام ہوتا ہے۔ پھر قلم تشریفی و تکوینی کے اصل و فرع ہیں۔ قلم تشریفی کے اصل میں کلیات وغیرہ متعین ہوتے ہیں اور قلم فرعی میں ہر سال کے اعمال شب و برات میں متعین ہوتے ہیں۔ یہاں قلم تکوینی نہیں ہے بلکہ قلم تشریفی کے متعلق ارشاد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ن والقلم وما یسطرون فرمایا گیا وَمَا یَسْطُرْنَ نہیں فرمایا گیا یہاں وہی قلم تشریفی مراد ہے لا یبدل القول لدی کا یہ مطلب نہیں کہ اب صلوٰۃ میں بالکل تغیر نہیں ہوگا بلکہ باری تعالیٰ نے جو اپنی طرف سے ثواب مقرر کیا ہے۔ اس میں کوئی تغیر نہیں آئے گا۔ لدی کا تعلق قول اور یبدل دونوں سے ہو سکتا ہے۔

حباثل اور بعض روایات میں جنابہد کا لفظ ہے جو کہ صحیح ہیں جنابہد بمعنی گنبد۔ حباثل جمع حبل کی مراد لڑیاں ہوں گی۔

حدیث: ناعبد اللہ بن یوسف الخان دولوں روایتوں میں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ نماز کی فرضیت بہت عظیم الشان طرح پر ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاں بلا کر حکم سنایا۔ اس سے حضرت امام یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نماز کی فرضیت بہت سخت ہے اور بہت ہی اہم ہے۔ اہم حکم سنانے کے لئے وزیرِ عظم کو بادشاہ خود بلاتا ہے۔

اَقْرَبَتْ صَلَوةُ السَّفَرِ اس پر شبہ ہوتا ہے کہ صَلَوةُ سَفَرِیں قصر و افق نہیں ہوا۔ حالانکہ قرآن مجید سے قصر معلوم ہوتا ہے۔ شوافع اسی کے قائل ہیں کہ اقوت بمعنی ارجعت اور حضرات احناف، فرماتے ہیں کہ صَلَوةُ سَفَرِ اسی حالت پر رکھی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت عمرؓ کا قول ہے صلوٰۃ السفر دو رکعتان وصلوٰۃ الخوف رکعتان ماعدا غیر قصد اور حضرت عائشہؓ و ابن مسعودؓ کی روایات بھی ایسی ہی ہیں۔ اس لیے حضرت امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ دو رکعت پڑھنا مسافر کے لیے ضروری ہے۔ اگر کوئی اتمام کرے تو اس سے مواخذہ ہوگا۔ احادیث ان روایات کو ظاہر پر معمول کرتے ہیں کہ صلوٰۃ حضریں زیادتی کی گئی۔ سفر میں نہیں کی گئی اور آیت میں **وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ** ان تقصروا الخ ہے وہاں صلوٰۃ خوف کا تذکرہ ہے۔ صلوٰۃ سفر کے بارے میں تو کچھ نہیں فرمایا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ آگے اس کی ترتیب بیان کی گئی اور صلوٰۃ خوف ایک رکعت مع الامام ہے جواب یہ ہے کہ قصر کیا گیا جیسے **قُصِّرَ كُمُ الْجَبَّةِ** میں، مطلب یہ ہے کہ ابتداء ہی سے تنگ بنانا اور ضیق فہم الذکبہ میں یہی مطلب ہے کہ کنوس کا منہ ابتداء ہی سے تنگ بنانا تو یہاں بھی یہی ہے کہ ابتداء ہی سے قصر کرنا۔

باب وجوب الصلوة في الثياب

ثیباک جمع کا لفظ لایا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک کے پر حکم از کم تین کپڑے ہونے چاہئیں مگر مقابلہ الجمع بالجمع کی وجہ سے توزیع کے لئے لایا گیا تو تقدیر عبارت ہوگی وجوب الصلوة للناس فی الثیاب - مصنف کا مقصد ہے وجوب ستر للصلوة جہور کا یہی مسلک ہے بعض لوگ وجوب کے قائل نہیں - دوسرا ترجمہ بطور دلیل ہے ذینہ جو اس جگہ ذکر کی گئی ہے اس سے ثیاب مراد ہیں اگرچہ اور جگہ ثیاب مراد نہ ہوں - اس جگہ بالاتفاق ثیاب مراد ہیں - مسجد سے مراد نماز ہے تسمینہ الحال باسم الحال کے طور پر ومن صلی الخیر دوسرا ترجمہ ہے جس پر حکم کو بیان نہیں کیا گیا - مگر وید کرعن سلمة بن الاکوع الخ سے اس کا حکم معلوم ہو جاتا ہے کہ ایک کپڑے میں نماز ہو جاتی ہے - تیسرا ترجمہ ومن صلی فی الثوب الذی وہ ثوب جو نماز کے لیے استعمال کیا جائے اس کے لیے طہارة شرط ہے اور طہارة غلبہ ظن کے اعتبار سے ہو -

ان تینوں تراجم کے لئے روایت پیش کرتے ہیں۔ روایت سے ثابت ہے کہ طواف بالبيت کے لئے ستر عورت شرط ہے حالانکہ طواف اس قدر مؤسّس ہے کہ اتنی تنگیاں اس پر نہیں جو نمازیں ہیں تکلم اس میں ممنوع نہیں جب اس

میں ستر عورت شرط ہے تو صلوٰۃ میں جس میں زیادہ تنگیاں ہیں، بطریق اولیٰ شرط ہوگی اور ایسے ہی جب صلوٰۃ عید کے لیے جو صلوٰۃ خمسہ سے کم درجے کی ہے، ستر عورت ضروری ہے، تو جو زیادہ موگد ہے۔ اس میں بطریق اولیٰ ستر عورت شرط ہوگا۔ ایک جلاباب کے اوڑھنے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز میں ثوب واحد کافی ہو جاتا ہے۔

تسترون الناس عن شوائع کے ہاں ضروری نہیں امام بخاریؒ بھی اسی طرف گئے ہیں۔ مگر احناف فرماتے ہیں کہ تسترون الناس وعن نفسہ دونوں ضروری ہیں، ان کا استدلال یٰٰرُکَّہ و لو لبشوکۃ سے ہے اور موسیٰ بن محمد انہیں ضعیف نہیں کہ ان کی روایت درجہ حسن سے بھی نکل جائے، تو تسترون الناس وعن نفسہ۔ دونوں ضروری ہیں۔

**باب** مزاج میں نماز کیسے فرض ہوئی؟ ابن عباسؓ کہتے ہیں مجھ سے ابوسفیانؓ ابن حرب نے سہل والی حدیث بیان کی: ابوسفیانؓ نے کہا ینغمی علی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے، سچ بولنے اور حرام سے بچنے کا حکم دیتے ہیں (اس وقت تک حضرت ابوسفیانؓ اسلام نہیں لائے تھے۔

(از یحییٰ بن بکر، از زینب، از ابی ہریرہ، از ابن شہاب) انس بن مالک فرماتے ہیں ابو ذر حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں مکہ میں تھا میرے گھر کی چھت کھولی گئی۔ جبریلؑ نازل ہوئے، میرا سینہ چاک کیا اور زمزم کے پانی سے دھویا پھر سونے کا طشت لائے جو اسیماں و حکمت سے بھرا ہوا تھا وہ میرے سینہ میں ڈال دیا پھر سینہ جوڑ دیا۔ پھر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان کی طرف لے گئے۔ جب میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبریلؑ علیہ السلام نے آسمان کے داروئے سے کہا کھول! اس نے پوچھا کون ہے، جواب ملا جبریلؑ اس نے پوچھا کیا تمہارا سے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ جبریلؑ نے کہا ہاں محمدؐ۔ خازن نے پھر کہا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جبریلؑ نے کہا ہاں! جب اس نے دروازہ

**باب** کَیْفَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ

فِي الْوُسْطَاءِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

حَدَّثَنِي أَبُو سَفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ

فِي حَدِيثِهِ هَذَا فَقَالَ يَا مَرْثَدُ

يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالصَّلَاةِ وَالْقِدْقِ وَالْعَفَافِ

۳۴۰۔ حَلَّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

الْثَّيْبِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرِضَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا

بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَرَأَ صَدْرِي

ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءٍ زَمْزَمٍ ثُمَّ جَاءَ وَطَسَّتْ وَتَ

ذَهَبَ مُنْتَلِقًا حِكْمَةً وَرَأَيْتَانَا فَأَفْرَعَهُ فِي صَدْرِي

ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَّجَنِي إِلَى السَّمَاءِ

فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ

السَّلَامُ نِجَارِ السَّمَاءِ أَفْتَحْ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ

هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ لَعَمْرُكَ يَحْيَى

لہ حکمت سے مراد اللہ کی معرفت ہے اور شریعت کا علم اور درستی اخلاق کا علم ۱۲ منہ۔

مُحَمَّدٌ فَقَالَ أُرْسِلَ إِلَيْكَ قَالَ لَعَمْرُكَ لَأَتَاكَ فَتَمَّ عَمَلُكَ  
السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوَدٌ  
وَعَلَى سَارِكَةِ أَسْوَدَةٌ إِذَا انْظُرْتَ بَيْنَ يَمِينِهِ فَصَحْبِكَ  
وَإِذَا انْظُرْتَ بَيْنَ سَارِكَةٍ بَنَى فَقَالَ مَرْحَبًا يَا لَتَيْ  
الصَّالِحِ وَالزُّبَيْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ بِحَبْرَتَيْ مَنْ هَذَا  
قَالَ هَذَا آدَمُ وَهَذِهِ الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَ  
شِمَالِهِ نَسَمٌ بَيْنَهُمَا أَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ  
الْجَنَّةِ وَالْأَسْوَدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا  
نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِهِ فَصَحْبِكَ وَإِذَا انْظُرْتُ بَيْنَ شِمَالِهِ بَنَى  
حَتَّى حَمَّرَ فِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِنَا زَهْمًا  
أَمْتَحُ فَقَالَ لَهُ خَارِجُهَا وَمِثْلُ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَتَمَّ قَالَ  
أَنْتَ نَدَّ كَرَأْتَهُ وَجَدْتُ فِي السَّمَوَاتِ آدَمَ وَآدَرَ لَيْسَ  
وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ  
وَلَعَمْرُكَ كَيْفَ مَنَّا لَهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ  
وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ  
السَّادِسَةِ وَقَالَ أَنْتَ قُلْنَا مَوْجِبُ بَيْنَ عَمَلِهِ  
السَّلَامُ يَا لَتَيْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِآدَرَ لَيْسَ  
قَالَ مَرْحَبًا يَا لَتَيْ الصَّالِحِ وَالزُّبَيْنِ الصَّالِحِ  
قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا آدَرَ لَيْسَ ثُمَّ مَرَرْتُ  
بِمُوسَى فَقَالَ مَرْحَبًا يَا لَتَيْ الصَّالِحِ وَالزُّبَيْنِ  
الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى ثُمَّ  
مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا يَا لَتَيْ الصَّالِحِ وَالزُّبَيْنِ

کھولا، تو ہم پہلے آسمانِ دنیا کے اوپر چڑھے۔ ایک شخص وہاں بیٹھا  
ہے۔ اس کے دائیں طرف بھی لوگوں کے جُند تھے اور بائیں طرف  
بھی۔ جب وہ دائیں طرف کے لوگوں کو دیکھتے تو خوش ہوتے اور  
ہنستے۔ جب وہ بائیں جانب کے لوگوں پر نظر ڈالتے تو رنجیدہ ہو کر  
روتے اس نے آدم نے مجھے دیکھ کر کہا تیک ہی، نیک بیٹے!  
خوش آمدید! میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں؟ انہوں  
نے کہا آدم ہیں ان کے دائیں بائیں جو لوگ ہیں وہ ان کی اولاد کی  
روحیں ہیں جو دائیں طرف ہیں وہ جنتی ہیں جو بائیں طرف ہیں وہ  
دوزخی ہیں۔ جب دائیں طرف دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں، جب  
بائیں طرف دیکھتے ہیں روتے ہیں۔ حتیٰ کہ جبریل مجھے لے کر دوسرے  
آسمان پر چڑھے اور اس کے داروغہ سے کہا کھول! اس آسمان  
کے خازن نے بھی وہی کہا جو پہلے آسمان کے نگہبان نے کہا تھا۔  
آخر دروازہ کھولا۔ انس کہتے ہیں اس کے بعد حضرت ابوذرؓ نے  
بیان کیا، کہ آنحضرتؐ نے آسمانوں میں آدمؑ، ادریسؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ  
ابراہیمؑ پیغمبروں کو دیکھا مگر ہر ایک کا ٹھکانا بیان نہیں کیا کہ کون  
کس آسمان پر ہے، صرف اتنا بیان کیا آدمؑ آسمانِ دنیا پر ملے  
اور ابراہیمؑ چھٹے آسمان پر۔ انس کہتے ہیں جب جبریل علیہ السلام  
نبی علیہ السلام کو لے کر ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو  
اس نے کہا مرحبا نبی صالح، اخ صالح۔ میں نے جبریل سے کہا یہ کون  
ہیں انہوں نے کہا ادریس علیہ السلام۔ پھر میں حضرت موسیٰؑ کے پاس  
سے گزرا تو اس نے (بھی یہی کہا) مرحبا نبی صالح، اخ صالح (خوش  
آمدید نیک نبی نیک بھائی) میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ تو

لے دوسری روایتوں میں یہ ٹھکانے یوں مذکور ہیں کہ پہلے آسمان پر حضرت آدمؑ سے اور دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سے اور تیسرے  
آسمان پر حضرت یوسفؑ سے اور چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ سے اور پانچویں آسمان پر حضرت ہارونؑ سے اور چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ سے  
اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیمؑ سے مذاقات ہوئی ۱۴ منہ۔



مَا هِيَ ثُمَّ ادْخُلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِيهَا حَبَّ آسَدٍ  
النُّوْلُوْءُ وَاِذَا تَرَايَهَا الْيُسُكُ -

(ایسا کئی بار ہوا) آخر اللہ تعالیٰ نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں جو حقیقت  
میں پچاس کے برابر ہیں۔ میرے پاس بات نہیں تبدیل ہوتی۔ میں

موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے حسبِ معمول پھر کہا رب کے پاس جائیے لیکن میں نے آخر کہا مجھے ب اپنے مالک  
سے (عرفان کرنے میں) شرم آتی ہے۔ پھر مجھے جبریل لے کر چلے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ تک مجھے پہنچا دیا اور مختلف قسم کے  
رنگوں نے اس کو (سدرۃ المنتہیٰ کو ڈھانپ رکھا تھا۔ مجھے معلوم نہیں وہ کیا تھے (یعنی وہ رنگ نور الہی تھے یا کوئی اور چیز) پھر  
مجھے جنت میں لے گئے۔ وہاں میں نے کیا دیکھا موتیوں کے ہار ہیں اور وہاں کی مٹی مُشک ہے۔

۳۴۱۔ حَكَّ شَاكِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُمَرَ وَثْقَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ  
عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ فَرَضَ اللَّهُ  
الصَّلَاةَ حِينَ فَوَّضَهَا لَكُعْتَيْنِ دَكْعَتَيْنِ  
فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأَقَرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَ  
زَيْدٌ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ -

دار عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از صالح بن کيسان، از عروہ  
بن زبیر، ام المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ نے جب  
رشب معراج میں نماز فرض کی تو (سہ نمازی) دو در کعتیں فرض  
کیں حضر اور سفردو نوں میں پھر سفر کی نماز تو اپنے مال پر دو در کعتیں  
رہیں اور حضر کی نماز بڑھادی گئی۔

بَابُ الْجُؤِبِ الصَّلَاةِ فِي  
النِّيَابِ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ  
مَسْجِدٍ وَمَنْ صَلَّيْ مُلْتَحِفًا فِي  
نَوْمٍ وَاحِدٍ وَبَدَأَ كَوْعَنَ سَلَمَةَ  
بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزَوُّرُكَ وَكَوْشُوكَ  
وَفِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ وَمَنْ صَلَّيْ فِي

باب نمازیں کپڑے پہننا (یعنی ستر ڈھانپنا)  
واجب ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "خُذُوا  
زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ" نیز جس شخص نے ایک  
کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھی اس نے فرض ادا کر لیا  
سلمہ بن اکوعؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو  
اسے ٹانگ لے اگرچہ صرف ایک کانٹے سے ہی۔ مگر  
اس کی اسناد میں (یعنی سلمہ بن اکوع کی اسناد میں)

۳۴۲۔ یعنی میرا اصول ہے ہر نیکی کا دس گنا ثواب دیتا ہوں تو اسی طرح پانچ نمازوں کو دس گنا کر کے پچاس نمازوں کا ثواب دوں گا۔  
سدرۃ المنتہیٰ ایک بیری کا درخت ہے ساتویں آسمان پر اس کی جڑیں چھٹے آسمان تک ہیں۔ منتہی اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ فرشتے وہیں تک جاسکتے  
ہیں۔ ان کا علم وہیں ختم ہوتا ہے۔ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا منتہی اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ اوپر سے جو حکم آتا ہے وہ وہاں آن کر ٹھہرتا ہے اور نیچے  
سے جو جاتا ہے وہ بھی وہاں ختم جاتا ہے ۳۴۳۔ منہ شہ یعنی ان رنگوں کی حقیقت میں نہیں جانتا وہ نور الہی ہوں گے واللہ اعلم ۱۲۔ یعنی مُشک کی  
طرح مطر اور خوشبو دار ہے یا اللہ ہمارے گناہ معاف فرما دے اور اپنے نیک بندوں کے طفیل میں ہم کو بھی جنت نصیب کر آمین یا رب العالمین ۱۳۔ منہ -



الثَّوْبِ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ مَا لَمْ يُؤَدِّ فِيهِ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالنَّبِيِّتِ عُرْيَانًا -

گفتگو ہے (یعنی اعتراض ہے) نیز جس نے جماع طالع کپڑے میں نماز پڑھی (اس کی نماز بھی درست ہے) بشرطیکہ اس کپڑے میں آلائش نہ پائی جائے۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کوئی شخص ننگا ہو کر بیت الشرا کا طواف نہ کرے۔

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ ابْنِ أَبِي هَبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحَيْضُ يَوْمَ الْوُعْدِ يَنْ وَذَوَاتِ الْحُدُورِ فَيَشْهَدُنَ جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ وَدَعَوْتُهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحَيْضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتْ أَمَرَ أُمُّ يَارَسُولَ اللَّهِ إِيَّاهُنَّ أَنْ لَا يَكُنَّ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لَيْتَ لِسَمَاءَ أَحْبَبْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنَا أُمُّ عَطِيَّةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي -

(از موسیٰ بن اسماعیل، از یزید بن ابراہیم، از محمد، ام عطیہ) فرماتی ہیں ہمیں مامور کیا گیا کہ عاتقہ اور پردہ دار عورتوں کو عیدین میں نکالیں۔ وہ مسلمہ انوں کی جماعت اور ان کی دعا میں شریک رہیں۔ البتہ عاتقہ عورتیں نماز کی جگہ سے الگ رہیں، ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بعضوں کے پاس اور صحنی نہیں ہوتی وہ کیسے نکلے آپ نے فرمایا اس کی کوئی سہیلی اپنی چادر میں اسے شریک کر لے۔ اور عبد اللہ بن رجا کہتے ہیں ہم سے عمران نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن سیرین نے بیان کیا، کہا ہم سے ام عطیہ نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور یہی حدیث بیان کی ہے۔

بِالسَّبِيلِ عَقِبَ الْإِزَارِ عَلَى الْقَفَافِ الصَّلَاةِ وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ صَلُّوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِينَ أَرْهَمَهُ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ -

باب نماز میں تہ بند کو اپنی گدی سے باندھ لینا۔  
(تاکہ وہ نہ ٹھکے) ابوہازم نے سہل بن سعد سے روایت کی کہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی تہ بند کندھوں پر باندھ کر نماز پڑھی ہے۔

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا

از احمد بن یونس، از اعاصم بن محمد، از داؤد بن محمد، محمد بن منکر

۱۔ یہ مضمون ایک حدیث میں وارد ہے جس کو ابو داؤد اور نسائی نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز پڑھتے جس میں صحبت کرتے جب کوئی بلیدی اس میں نہ پائے ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث کو امام احمد نے نکالا۔ جب ننگے طواف منع ہوا تو نماز بطریق اولیٰ منع ہوگی ۱۲ منہ ۱۵ عید گاہ میں بے جانے کا ۱۲ منہ ۱۵ اس سند کو لا کر امام بخاری نے اس شخص کا رد کیا جو کہتا ہے کہ محمد بن سیرین نے یہ حدیث ام عطیہ سے نہیں سنی بلکہ اپنی بہن حفصہ سے انہوں نے ام عطیہ سے ۱۵ اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصال کیا ۱۲ منہ۔

عاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلَّى جَابِرٌ فِي  
إِذَا مَرَّ قَدْ عَقَدَكَ مِنْ قَبْلِ فَقَالَ وَثِيَابُهُ  
مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمَشْحَبِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تَصَلِّي  
فِي إِذَا مَرَّ وَاحِدٌ فَقَالَ إِنَّمَا سَنَعْتُ ذَلِكَ لِإِذَا مَرَّ  
أَحْسَنُ مِثْلَكَ وَإِنَّمَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۴۴- حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ ابْنُ مُصْعَبٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ -

**بابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ**  
الْوَحِيدِ مُتَحَفِّظًا لَهُ وَقَالَ الْهَرِيُّ  
فِي حَدِيثِهِ الْمُسْتَوْفِي الْمُسْتَوْفِي  
وَهُوَ الْمُخَالَفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى  
عَاقِبَتِهِ وَهُوَ الْإِشْتِمَالُ عَلَى  
سَائِرِهِ وَقَالَتْ أُمِّ مَائِي التَّحَفُّ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ  
لَهُ وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاقِبَتِهِ -

کہتے ہیں جابر نے نماز پڑھی ایک تہ بند میں جسے شمار سے پہلے انہوں  
نے اپنی گدی سے باندھ لیا تھا اور ان کے ہانی کپڑے ایک تپائی  
پر پڑے رہے، کسی نے کہا تو ایک ہی ازار میں نماز پڑھ لیتا ہے  
انہوں نے کہا کہ میں نے یہ اس لئے کیا کہ تجھ ایسا بے وقوف مجھے دیکھ  
لے۔ اور کون ایسا شخص تھا جس کے پاس عہد نبوی میں دو کپڑے  
تھے۔

(از مطرف ابو مصعب، از عبد الرحمن بن ابی الموالی) محمد بن  
منکدر کہتے ہیں میں نے جابر کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا اور  
جابر کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں  
نماز پڑھتے دیکھا۔

**باب ایک کپڑے کو لپیٹ کر نماز پڑھنا نہ ہر اپنی**  
روایت میں کہتے ہیں کہ التماس کہتے ہیں تو شہم کو یعنی کپڑے  
کے دونوں کناروں کو مخالف سمت کے مونڈھوں پر  
ڈالنا اسے اشتمال بھی کہتے ہیں۔ ام ہانی کہتی ہیں،  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا لپیٹا اور اس  
کے دونوں کناروں کو دونوں مونڈھوں پر الٹ  
لیا تھا۔

۱- یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اکثر لوگوں کے پاس ایک ہی کپڑا تھا اسی میں نماز پڑھتے تو جابر نے کپڑے ہوتے ہوئے بھی یہ کیا۔ تاکہ  
لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ایک کپڑے میں بھی نماز درست ہے گو دو کپڑوں میں افضل ہے کہتے ہیں عبداللہ بن مسعود ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے منع کرنے  
تھے جیسے ابن ابی شیبہ نے ان سے روایت کیا ۱۲ منہ ۱۱ اس حدیث کو بطا ہر اس باب سے کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا اور امام بخاری اس کو اس لیے لائے  
کہ اگلی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مذکور ہے اس میں صاف مذکور ہے ۱۲ منہ ۱۱ تو اتفاق اور توضیح اور اشتمال  
سب کے ایک معنی ہوئے یعنی کپڑے کا وہ کنارہ جو داہنے مونڈھے پر ہو اس کو بائیں ہاتھ کی بغل سے اور جو بائیں مونڈھے پر ڈالا ہو اس کو داہنے  
ہاتھ کی بغل سے نکال کر دونوں کناروں کو ملا کر سینے پر باندھ لینا ۱۳ منہ ۱۱ یعنی التماس کیا جس کی صورت ابھی بیان ہوئی ۱۲ منہ ۱۱

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتٍ أَوْ سَلَمَةٍ قَدْ انْفَتَحَ طَرَفُهُ عَلَى عَاتِقَيْهِ۔

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِي بَيْتٍ أَوْ سَلَمَةٍ وَأَضَاعَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ۔

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّفْعِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا مَرْثَدَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا أَنَّكَ سَمِعْتَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُكَ يَخْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُكَ تَسْتُرُكَ فَالْتَفَسَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَكُنَّا نَقْرَعُ مِنْ

(از عبید اللہ بن موسیٰ، از ہشام بن عروہ، از والدش) عمر بن ابی سلمہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی اس کے دونوں کنارے الٹ کر ڈال لیے تھے۔

(از محمد بن یحییٰ، از یحییٰ، از ہشام، از والدش) عمر بن ابی سلمہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ ام المؤمنین ام سلمہ کے گھر میں تھے۔ آپ نے کپڑے کے دونوں کنارے اپنے دونوں ہاتھوں پر ڈال لیے (یعنی نہ بند کا دایاں کنارہ بائیں ہاتھ پر اور دایاں کنارہ دائیں ہاتھ پر)۔

(از عبید بن اسمعیل، از ابواسامہ، از ہشام، از والدش) عمر بن ابی سلمہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے، آپ حضرت ام سلمہ کے گھر میں تھے۔ آپ نے کپڑے کے دونوں کنارے اپنے ہاتھوں پر ڈال لیے تھے۔

(از اسمعیل بن ابی اویس، از مالک بن انس، از ابوالنفیر مولى عمر بن عبد الله، از ابو مرثدہ مولى ام ہانی بنت ابی طالب) ام ہانی کہتی ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی، جس سال مکہ فتح ہوا، میں نے دیکھا کہ آپ نہا رہے ہیں آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ آپ پر پردہ کیے ہوئے تھیں میں نے آپ کو سلام کہا۔ آپ نے دریافت کیا یہ کون ہیں نے جواب دیا۔ میں ام ہانی بنت ابی طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا مرحبا ام ہانی۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے۔ کھڑے ہو کر آٹھ رکعات نماز ادا کی ایک کپڑے میں، جب نماز

عَسَلِهٖ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانٍ رُّكْعَاتٍ مُّتَخَفًا فِي تَوْبٍ  
وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ  
بْنُ اُمَيَّةَ اَنَّكَ قَاتِلُ رَجُلًا قَدْ اَجَزْتُهُ فَلَا بَنَ  
هَبِيرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ  
اَجَزْنَا مَنْ اَجَزْتَ يَا اُمَّرَءَانِي قَالَتْ اُمَّرُ  
هَانِي وَذَكَ مُصَحِّحٌ -

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ  
اَكْتُبُوا مَالِكَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ سَآدَةَ سَأَلَتْ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ  
فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اَوْ بِكُلِّكُمْ تَوْبَانِ -

بَابُ ۳۴۵ اِذَا صَلَّيْتَ فِي التَّوْبِ  
الْوَّاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلَى عَاتِقَيْهِ -

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ اَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَصِلُ أَحَدُكُمْ فِي التَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى  
عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ -

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

پڑھ چکے، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ امیری ماں کے بیٹے نے  
(یعنی علی نے) کہا ہے ”میں ہیبرہ کے فلاں بیٹے کو مار ڈالوں گا“  
حالانکہ میں نے اسے پناہ دی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ام ہانی! جسے تو  
نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی۔ ام ہانی کہتی ہیں یہ چاشت  
کا وقت تھا۔ (یعنی آٹھ رکعات چاشت کی نماز آپؐ نے پڑھی تھی)۔

دار عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از ابن شہاب، از سعید بن  
مسیب، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ کسی نے آنحضرتؐ سے ایک کپڑے  
میں نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کیا تم میں سے  
ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں۔

باب ایک کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھتے وقت اس کے  
سرے کندھے پر ڈال لینا چاہیے۔

دار ابو نعیم، از مالک، از ابو الزناد، از عبد الرحمن اعرج، ابو ہریرہ  
کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص نماز اس طرح ایک  
کپڑے میں نہ پڑھے کہ اس کے مونڈھوں پر کچھ نہ ہو۔

(از ابو نعیم، از شیبان، از یحییٰ بن ابی کثیر، از عکرمہ) ابو ہریرہ کہتے

۱۔ حضرت علیؑ م ہانی کے سگے بھائی تھے ایک باپ ایک ماں۔ ان کو ماں کا بیٹا اس لئے کہا کہ مادری بھائی بہن ایک دوسرے پر بہت مہربان ہوتے ہیں کلام ہانی  
نے یہ ظاہر کرنا چاہا کہ حضرت علیؑ میرے ایسے بھائی ہیں لیکن مجھ پر مہربانی نہیں کرتے یہ ہیبرہ کا بیٹا جعدہ تھا مگر وہ منیر بن تھا۔ اس کے مارنے کا حضرت علیؑ کیوں  
الوادہ کرتے ابن ہشام نے کہا ام ہانیؑ نے عاتق ابن ہشام اور زہیرہ بن ابی اسید یا عبد اللہ بن ابی ریحہ کو پناہ دی تھی یہ لوگ ہیبرہ کے چچا زاد بھائی تھے نوشاہی فلاں  
ہیبرہ ہیں۔ راوی کی غلطی سے عجم کا لفظ چھوٹ گیا ہے۔ اس عبارت یوں ہی ہوگی فلاں بن عجم ہیبرہ ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث سے چاشت کی نماز پڑھنا ثابت ہوئی ۱۲ منہ  
۱۵ حافظ نے کہا اس کا نام معلوم نہیں ہوا لیکن شمس الانامہ سرخی حنفی نے مسوط میں معلوم نہیں کہاں سے لکھ دیا ہے کہ اس کا نام ثوبان تھا ۱۲ منہ ۱۵  
یعنی ہر ایک کے پاس تو نہیں بلکہ اگر ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھتے ہیں۔ غرضیکہ ایک کپڑے میں نماز بالکل درست ہے۔ عبد الزریق۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ أَوْ كُنْتُ سَأَلْتُهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَنَّهُ قَالَ  
أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
مَنْ صَلَّى فِي تَوْبَةٍ وَاحِدَةٍ فَلَمْ يَخْلُفْ بَيْنَ طَلْعِهِ -

بَابُ إِذَا كَانَ التَّوْبُ مَتَقًا -

۳۵۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَجِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ  
سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي التَّوْبِ  
أَوْ أَحَدٍ فَقَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ أَمْرِي  
فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي وَفِي تَوْبَةٍ وَاحِدَةٍ فَاشْتَمَلْتُ بِهِ  
وَصَلَّيْتُ إِلَى جَانِبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَا الشَّيْءُ يَا  
جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا جِئْتُ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ مَا هَذَا  
لَوْ شِئْتُمَا الَّذِي رَأَيْتُمْ فَلَمْتُ كَانَ تَوْبَتَا يَحْيَى ضَاكًا  
قَالَ فَرَأَيْتَ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِيفَ بِهِ وَإِنْ كَانَ  
مَتَقًا فَاتَّزِبْهُ -

۳۵۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ  
قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَاقِبَتِي أَزْدُهُمْ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ

ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرتؐ فرماتے تھے جو کوئی ایک کپڑے میں  
نماز پڑھے وہ اس کے دونوں کنارے اٹک لے (یعنی مونڈھوں پر)

باب جب کپڑا تنگ ہو -

(از یحییٰ بن صالح، از فلیح بن سلیمان، سعید بن حارث کہتے ہیں  
جابر بن عبد اللہ سے ہم نے ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کے متعلق دریافت  
کیا آپؐ نے فرمایا میں ایک سفر میں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا  
ایک رات کسی مقصد کے لیے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نماز میں  
مشغول تھے میں اس وقت ایک کپڑا پہنے تھا اور میں نے اس سے  
اشتمال کر لیا (یعنی لپیٹ لیا) اور آپؐ کے برابر نماز میں شریک ہو گیا  
جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا جابر رات کو کیسے آنا  
ہوا؟ میں نے مقصد بتایا جب میں فارغ ہوا (کام بنانے سے) تو آپؐ  
نے فرمایا یہ کپڑا ایسا کیسا ہے؟ میں دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا ایک  
کپڑا تنگ کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا اگر وہ کشادہ ہو تو اس میں اتخاف کر  
اگر تنگ ہو تو صرف نہ بند کر لے۔

(از مسدد، از یحییٰ، از سفیان، از ابو حازم) سہل کہتے  
ہیں کئی صحابہ کرام بچوں کی طرح اپنی ازاریں اپنی گردنوں میں بانٹے  
نماز پڑھا کرتے، عورتوں سے کہا تم نماز میں اپنا سر (سجدہ سے)  
اس وقت تک نہ اٹھاؤ جب تک مرد سیدھے ہو کر نہ بیٹھ جائیں گے

۱۔ یعنی ان میں مخالفت کرے مخالفت اس اتخاف اور اشتمال کو کہتے ہیں جس کا بیان اور گزر چکا ہے ۱۲ منہ ۱۱ خطابی نے کہا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے جابر پر اس وجہ سے انکار کیا کہ انہوں نے کپڑے کو سارے بدن پر اس طرح سے لپیٹ لیا ہو گا کہ ہاتھ وغیرہ سب اندر بند ہو گئے ہوں گے۔ اس کو اشتمال صحابہ  
کہتے ہیں یہ منہ ہے جسے دوسری حدیث میں وارد ہے۔ مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کپڑا تنگ تھا اور جابر نے اس کے دونوں کناروں میں  
مخالفت کی تھی اور نماز میں ایک طرف کو جھکے ہوئے تھے تاکہ ستر نہ کھلے تو آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ بتلایا کہ یہ صورت جیسے جب کپڑا تنگ ہو  
ہو تو صرف نہ بند کر لینا چاہیے ۱۳ منہ ۱۱ کیوں کہ مردوں کے بیچ جانے سے پہلے سر اٹھانے میں یہ خیال ہوتا کہ کہیں عورتوں کی نظروں میں نہ آجائے  
پڑے کر لیے کہ نہ بند پہننے کی طرف سے کھل رہی ہے اس حدیث سے یہ بھی بخلا کہ نیچے کی طرف سے ستر کا ڈھانکنا فرض نہیں ہے ۱۲ منہ -

الصُّبْحَانَ وَيَقَالُ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُمْ  
حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا۔

**باب ۳۳** الصَّلَاةُ فِي الْجَبَةِ الشَّامِيَّةِ  
وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الثِّيَابِ يَسْتَعِينُهَا  
الْجُوسُ لَمْ يَرَهَا بَأْسًا وَقَالَ مَعْمَرٌ  
وَأَيُّتُ الزُّهْرَى يَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِ  
النِّسَاءِ مَا صِيغَ بِالنُّبُولِ وَصَلَّى عَلَى  
بْنِ أَبِي كَالِبٍ فِي ثَوْبٍ غَيْرِ مَقْصُورٍ۔

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو معاويةَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْرُقٍ عَنْ مُغِيرَةَ  
بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيرَةُ خُذِ الرِّدَاةَ فَاخْذُهَا  
فَاُطْلِقْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى  
تَوَارَى عَنِّي فَقَضَى حَاجَتَهُ وَعَلَيْهِ جَبَّةٌ شَامِيَّةٌ  
فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كِبْهَاقَتِهَا فَخَرَجَ  
يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَخَصَّبَتْ عَلَيْهِ فَوَضَعَهُ  
لِلصَّلَاةِ وَنَمَسَ عَلَى حُقَيْهِ ثُمَّ صَلَّى۔

**باب ۳۴** كَرَاهِيَّةُ الشَّعْرِ فِي  
الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا۔

**باب** جبہ شامیہ میں نماز پڑھنا۔ حسن بصری کہتے  
ہیں کہ جن کپڑوں کو مجوس بٹتے ہیں ان میں کوئی حشر  
نہیں۔ مخمر بن راشد کہتے ہیں میں نے ابن شہاب زہری  
کو دیکھا وہ مین کا کپڑا پہنتے جو پیشاب میں رنگا گیا  
تھا اور علی ابن ابی طالب نے کورے کپڑے میں نماز  
پڑھی۔

از یحییٰ، از ابو معاویہ، از اعمش، از مسلم، از مسروق، از منیر بن  
شعبہ کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا تو آپ نے  
فرمایا منیر! پانی کا برتن اٹھالائیں نے پیش کیا آپ اسے لے کر دُور  
تشریف لے گئے یہاں تک کہ مجھ سے پوشیدہ ہو گئے آپ رفع حاجت  
فرما کر آئے۔ آپ کے بدن پر شامی جبہ تھا اپنا ہاتھ اس کے باہر نکالنے  
لگے مگر تنگی کی وجہ سے باہر نہ نکلا اور ہاتھ کو نیچے کی طرف سے نکالائیں  
نے آپ پر وضو کا پانی ڈالا آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا اور  
دونوں موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

**باب** نماز یا علاوہ نماز اوقات میں بے ضرورت  
ننگا ہونے کی کراہیت۔

۱۔ شام میں ان دنوں کافروں کی حکومت تھی امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ کافروں کے بنائے ہوئے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا درست ہے جب تک  
ان کی نجاست کا یقین نہ ہو ۲۔ منہ ۱۲ یعنی بن دھوئے ان میں نماز پڑھ سکتا ہے شافعی اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے اور ابن ابی شیبہ نے ابن سیرین  
سے اس کی کراہت نقل کی ۱۲ منہ ۱۳ اس کو عبد الرزاق نے مصنف میں مل کیا ۱۳ منہ ۱۴ یعنی حلال جانور کے پیشاب میں چونکہ حلال جانور کا پیشاب ان کے  
نزدیک پاک ہے ۱۲ منہ ۱۵ جسے کافروں نے بننا سنا مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ جب تک کافروں کے بنے ہوئے کپڑے پہن کر نجاست کا یقین نہ ہو بن دھوئے  
مجموعی اس میں نماز پڑھ سکتا ہے ورنہ دھوئے بھی مسلک امام شافعی اور اہل کوفہ کا ہے۔ مگر ابن سیرین اس کی کراہت کے قائل ہیں، عبد الرزاق ۱۲ منہ ۱۶  
حافظ نے کہا شام کا ملک اس وقت کافروں کے ہاتھ میں تھا امام ابو حنیفہ کافروں کے بنائے ہوئے کپڑے میں بن دھوئے نماز پڑھنا مکروہ جانتے ہیں اور امام مالک  
کہتے ہیں اگر ایسے کپڑے میں نماز پڑھے تو امدادہ واجب ہے۔

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا  
دُوسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَّا بْنُ اسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَفْعَلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارَةٌ  
وَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمَّةُ يَا ابْنَ أَخِي تَوَحَّلَكَ  
إِذَا رَأَيْتَ نَجْمًا عَلَى مَنْكِبِكَ دُونَ الْحِجَارَةِ قَالَ  
نَجْمَةٌ جَعَلَهَا عَلَى مَنْكِبِيهِ فَسَقَطَ مَعَهُ شَيْءٌ عَلَيْهِ فَمَا  
رَأَى بَعْدَ ذَلِكَ عَمْرِيَانَا۔

باب الصلوة في القُبُورِ وَ  
السُّرُودِ وَالنَّجَّارِ وَالْقَبَّارِ۔

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَسْأَلَةٌ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْقُبُورِ الْوَاحِدِ فَقَالَ أَوْ  
كُلِّمَهُ يُحَدِّثُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ رَجُلٌ عَمْرًا فَقَالَ  
إِذَا وَسَّعَ اللَّهُ فَأَوْسَعُوا جَمْعَ رَجُلٍ عَلَيْهِ ثِيَابَةٌ  
صَلَّى رَجُلٌ فِي إِزَارَةٍ وَرَدَّ آخَرُ فِي إِزَارَةٍ وَفِيهِ  
إِزَارَةٌ وَفِيهِ سُرُودٌ وَفِيهِ ثِيَابٌ وَفِيهِ قَبَّارٌ

از مطربین فضل، از روح، از زکریا بن اسحاق، از عمرو بن دینار، جابر  
بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (زمانہ قبل از نبوت میں)  
یہ آپ کے پچھن کا زمانہ تھا، کعبہ بنانے کے لیے قریش کے ساتھ ساتھ  
پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے، آپ ازار باندھے ہوئے تھے، آپ کے چاچا عباس  
نے آپ سے کہا اے بیٹے کاش تم اپنی ازار اتار دیتے اور اپنے شانوں پر  
پتھر کے نیچے رکھ لیتے (تو تمہارے لئے سہولت کا باعث ہوتا) حضرت  
جابر کہتے ہیں آپ نے اپنی ازار کھول کر کندھوں پر رکھ لی تو بے ہوش ہو کر  
گر پڑے اس کے بعد آپ کو کبھی ننگانہ دیکھا گیا۔

باب قمیص، شلوار، پاجامہ، جانیہ اور چٹہ پہن کر  
نماز پڑھنا۔

از سلیمان بن حرب، از حماد بن زید، از ایوب، از محمد ابو ہریرہ  
کہتے ہیں ایک شخص آنحضرت کے سامنے کھڑا ہوا اور ایک کپڑا پہن کر نماز  
پڑھنے کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا سبلا کیم میں ہر شخص کو دو  
کپڑے مل سکتے ہیں؟ پھر ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے یہ مسئلہ پوچھا آپ  
نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے تم کو فراغت اور وسعت دی ہے تو تم بھی  
لباس میں وسعت دو۔ آدمی کو چاہیے کہ اپنے کپڑے نماز میں اکٹھا  
کرے اور کوئی نہ بند اور چادر میں نماز پڑھے، کوئی نہ بند اور قمیص میں  
کوئی نہ بند اور چٹے میں، کوئی شلوار اور چادر میں، کوئی شلوار اور قمیص

۱۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک فرشتہ اترا اس نے آپ کی تہ بند پھر باندھ دی۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچپن  
ہی سے بری اور بے شرمی کی باتوں سے بچایا تھا کہتے ہیں آپ کے مزاج میں اتنی شرم تھی کہ کنواری عورت کو جیسے شرم ہوتی ہے اس سے  
بھی زیادہ۔ گو جابرؓ نے یہ زمانہ نہیں پایا اور حدیث مرسل ہے لیکن صحابی کی مرسل بالاتفاق حجت ہے ۱۲ منہ ۱۱ مطلب یہ ہے کہ نماز درست  
ہونے کے لیے کسی خاص قسم کا لباس ضروری نہیں ہے۔ ہر لباس میں نماز پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ ستر ڈھکا ہو ۱۲ منہ ۱۱ اس شخص کا نام نہیں  
معلوم ہوا ۱۲ منہ ۱۱ یعنی جو تکہ مجبوری ہے ہر ایک کے پاس دو کپڑے نہیں اس لئے ایک کپڑے میں ہی نماز پڑھ لیا کر وہ عذر راقی  
کہتے ہیں یہ شخص ابی ہریرہؓ یا ابن مسعودؓ ان میں باہم اختلاف ہوا تھا۔ ابی ہریرہؓ کہتے تھے ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ ابن مسعودؓ کہتے  
تھے ایک کپڑے میں نماز اس وقت درست تھی جب کپڑوں کی تنگی تھی ۱۲ منہ ۱۱ اس کو عبد الرزاق نے نکالا کہ حضرت عمرؓ نمبر پڑھ کر ہوئے اور فرمایا کہ





۳۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ النَّبَاسِ وَالنَّبَاذِ وَأَنْ يَكْتُمَنَّ الصَّمَاءُ وَأَنْ يَخْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنَيْنِ يَوْمَ التَّحْرِ يُؤَذِّنُ بِنِسِيٍّ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عَرِيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَلًا فَأَمَرَ أَنْ يُؤَذِّنَ بِكَلَامَةٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَاذْكُرْ مَعَنَا عَنِ أَبِي أَهْلِ مِثْنَى يَوْمَ التَّحْرِ لَا يَجْعَلَ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عَرِيَانٌ۔

بَابُ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ سِرَادٍ۔

(از نقیبہ بن عقبہ، از سفیان، از ابو الزناد، از اعرج) ابو ہریرہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی خرید و فروخت سے منع فرمایا لباس اور نباد ثمن سے اور اشغال صمائم سے اور احتباس سے۔

(از اسحاق، از یعقوب بن ابراہیم، از عمرادش، از عمش زہری از حمید بن عبد الرحمن بن عوف) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں مجھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس حج میں (جو حجة الوداع سے پہلے کیا تھا ابو بکر امیر المومنین تھے) بزمہ مؤذنین بھیجا تاکہ منی کے مقام پر یہ اعلان کر دیا جائے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے، کوئی ننگا ہو کر طواف نہ کرے حمید بن عبد الرحمن نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو بھیجنے کے بعد ان کے پیچھے حضرت علیؓ کو بھیجا اور انہیں یہ حکم دیا، کہ سورہ براء سنا دیں۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ساتھ منی میں دسویں ذوالحجہ کو حضرت علیؓ نے یہ بھی سنایا اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے۔ اور نہ کوئی ننگا ہو کہ بیت اللہ کا طواف کرے۔

باب بغیر چادر کے نماز پڑھنا۔

۱۔ لباس کی بیس یہ ہے کہ جب بائع یا مشتری مال کو جھوٹے تو بیع لازم ہوگی۔ نباد کی بیس یہ ہے کہ جب بائع یا مشتری اپنا کپڑا یا اور کوئی چیز بیچنے کو بیع لازم ہوگی سودا پھیرنے کا اختیار نہ رہا شریعت نے اس واسطے منع کیا کہ اس طرح دقت ہو جاتی ہے اگر خریدار مال کو ہاتھ نہ لگائے اور خرید لے بعد میں جھوٹے سے ناقص ثابت ہو تو خریدنے والے کا نقصان ظاہر ہے اسی طرح اگر مال لینے کے لئے بوری یا چادر بچھا دے اور اسے خریدنے پر مجبور کیا جائے تو یہ بھی دقت ہے۔ بائع بھی اگر پابند ہو جائے کہ جھوٹا مال پھینک کر وہ ضرور بیچنے کا پابند ہو گیا تو اس کی ملکیت کا تصور مفقود ہو جاتا ہے۔ لہذا اس وقت سے بچنے کے لیے شریعت نے منع کیا۔ باقی اشتمال صما کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ اعتبار یعنی گوشت مار کر بیچنا کا ذکر بھی اوپر آچکا ہے۔ عبد الرزاق ۱۲ منہ۔

۲۔ ابو بکر نے ابو ہریرہ کو بھیجا یہ ذکر ہے جب مکہ میں ابو بکر امیر المومنین تھے۔ اسی شہر میں ابو ہریرہ کے ذمے یہ کام لگایا کہ وہ اعلان کریں ابو عبد الرزاق ۱۲ منہ۔

۳۔ جب ننگے طواف کرنا منع ہوا تو ستر عورت طواف میں واجب ہوگا اور جب طواف میں واجب ہوا تو نماز میں بطریق اولی واجب ہوگا ۱۲ منہ۔

۴۔ جب سورہ براء اتری تو پہلے آپ نے کافروں کو مطلع کرنے کے لیے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو بھیجا۔ پھر آپ کو یہ خیال آیا کہ عرب کا دستور یہ ہے کہ عہد وہی توڑتا ہے جس نے عہد کیا تھا یا کوئی اس کے گھر والوں میں سے اس لیے آپ نے پیچھے سے حضرت علیؓ کو بھی روانہ کیا ۱۲ منہ۔

۵۔ آنحضرت نے حضرت علیؓ کو بھیجا۔ یہ ذکر ہے جب مدینہ میں آپ تھے آپ نے حضرت ابو بکرؓ کو پہلے امیر المومنین بنا کر مکہ بھیجا اس کے بعد حضرت علیؓ کو مزید ہدایات دے کر مکہ بھیجا عبد الرزاق ۱۲ منہ۔

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ أَبِي الْمَوَالِیِّ مُحَمَّدَ بْنَ مُنْكَدَرٍ كُنَّتُمْ بِهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الْمَوَالِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
السُّنْدُكِرِ قَالَ وَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهِ وَرَدَّ أَوَّلَهُ  
مَوْضُوعٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تَصَلِّي  
وَسِرَّ آدَمَكَ مَوْضُوعٌ قَالَ نَعَمْ أَحَبَبْتُ أَنْ يُرَآَنِي  
الْجَهْلَاءُ وَمِثْلُكُمْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَصَلِّي كَذَلِكَ۔

بَاب ۲۵۲ مَا يَدْكَرُ فِي الْفُحْدِ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَبُذِيَ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَرُّهُدٍ وَمُحَمَّدِ  
بْنِ جَحْشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُحْدُ عَوْرَةٌ وَ  
قَالَ أَسْبَحَ حَسْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَيْدٍ قَالَ أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ وَحَدَّثْتُ أَسْبَحَ أَسْبَحَ  
وَحَدَّثْتُ جَرُّهُدٍ أَحْوَجَ حَتَّى  
نُحْصِي مِنْ اخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ  
أَبُو مُوسَى غَطَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَيْهِ جَنِينَ دَخَلَ

دار عبد العزیز بن عبد اللہ، از ابن ابی الموالی محمد بن منکدر کہتے ہیں  
میں جابر بن عبد اللہ انصاری کے پاس گیا وہ ایک کپڑا پیٹے ہوئے نماز  
پڑھ رہے تھے ان کی چادر الگ رکھی ہوئی تھی۔ بعد فراغت نماز ہم نے  
دریافت کیا آپ کی چادر موجود ہے۔ پھر بھی آپ بے چادر نماز پڑھتے  
ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں میں نے یہ چاہا کہ تمہاری طرح کے جو لوگ جاہل  
ہیں وہ مجھ کو دیکھیں تاکہ معلوم ہو جائے اس طرح بھی جائز ہے شریعت  
میں دقت نہیں، میں نے آنحضرتؐ کو اس طرح (ایک کپڑے میں) نماز  
پڑھتے دیکھا ہے۔

باب ۲۵۲ ران کے متعلق جو روایات آئی ہیں امام  
بخاری کہتے ہیں کہ ابن عباس اور جرہد اور محمد بن جحش  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نقل کیا۔ کہ  
ران عورۃ یعنی قابل ستر ہے۔ حضرت انسؓ کہتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خیبر میں)  
اپنی ران کھولی۔ امام بخاری کہتے ہیں انسؓ کی حدیث  
سند کی رو سے قوی ہے اور جرہد کی حدیث میں  
احتیاط ہے، کہ ہم اختلاف سے نکل جاتے ہیں، ابو  
موسیٰ اشعری کہتے ہیں ایک بار آنحضرتؐ گھٹنے کھولے  
بیٹھے تھے اتنے میں حضرت عثمانؓ آئے تو آپ نے  
گھٹنے چھپائے۔ زید بن ثابت کہتے ہیں اللہ نے  
اپنے رسولؐ پر قرآن نازل کیا ورنہ خلیکہ آپ کی ران

۱۔ کہ میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہوں پھر مجھ کو دیکھ کر شرع کا مسئلہ معلوم کر لیں ۱۲ منہ ۱۵ امام ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کے نزدیک اور امام احمدؒ کے نزدیک ایک روایت  
میں ران عورت میں داخل ہے اور ابن ابی ذئب اور داؤد ظاہری اور امام احمدؒ اور امام مالک کے نزدیک ران عورت نہیں ہے  
بعض کہتے ہیں عورت صرف قبل اور دبر ہے یعنی ذکر اور خبیہ اور مقصد امام بخاری کا بھی یہی مذہب معلوم ہوتا ہے۔ علی میں امام ابن  
حزم نے کہا اگر ران عورت ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ کی ہوپاک اور محصوم ستر ران نہ کھولتا نہ کوئی اس کو دیکھتا انتہی ۱۲ منہ ۱۵ کیونکہ اگر ران بالفرض  
ستر نہیں ہوتی تب بھی اس کے چھپانے میں کوئی نقصان نہیں ۱۲ منہ ۱۵ یعنی ران پہلے بھی پوشیدہ تھی وہی ستر ہے اور گھٹنے ستر میں شامل نہیں ورنہ آپ  
باقی صحابہ سے بھی چھپائے ہوتے اس حدیث کو خود امام بخاریؒ نے مناقب میں نکالا۔ ۱۵ اس کو خود امام بخاریؒ نے کتاب التفسیر میں وصل کیا اگر ران عورت ہوتی

عُثْمَانُ وَقَالَ ابْنُ ثَابِتٍ  
أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخَذَلَ عَلَى فُجْدِي  
فَقُلْتُ عَلَى حَتَّى خَفْتُ أَنْ تَوْصَّ  
فُجْدِي -

۳۲۲۔ حَلَّ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
بْنُ مُهَيَّبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا  
صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَوَقَفْتُ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو كَلْبَةَ وَأَنَا وَدُرَيْفُ بْنُ  
كَلْبَةَ فَكَجَرَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
زُقَانِي خَيْبَرَ وَرَأَيْتُ رُكْبَتِي لَتَمَسَّ فُجْدِي نَبِيُّ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَرَ الرَّذَارَةَ عَنِّي  
فُجْدِي حَتَّى رَأَيْتُ أَنْظُرَ إِلَى بَيَاضِ فُجْدِي نَبِيُّ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقُرْبَى قَالَ  
اللَّهُ أَكْبَرُ خَبَرْتُ خَبْرًا إِذَا أَكْرَلْنَا بِسَاحَةِ  
قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْكَرِينَ قَالَهُ ثَلَاثًا قَالَ  
وَحَرَّحَ الْقَوْمَ رَأَيْتُ أَعْمَالَهُمْ فَقَالُوا لِمَنْ قَالَ  
عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ بَنِي النَّخَعِ يَعْنِي  
الْجَيْشِ قَالَ فَاصْبَنَّاهَا عَنْوَةً فَجَمَعَ الشَّيْءُ فُجَاءَ

میری ران پر تھی وہ اتنی بھاری ہو گئی کہ میں ڈرا کہیں  
میری ران ٹوٹ نہ جائے۔

از یعقوب بن ابراہیم، از اسمعیل بن علیہ، از عبد العزیز بن  
مہیب م انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
خیبر میں جہاد کیا۔ ہم لوگوں نے صبح کی نماز اندھیرے منہ خیبر کے  
قرب پہنچ کر پڑھی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور  
ابو طلحہ سبھی سوار ہوئے اور میں ابو طلحہ کے پیچھے ایک ہی سواری  
پر بیٹھا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی گلیوں میں اپنا  
جانور دوڑا یا دوڑنے کی حالت میں، میرا گھٹنہ آنحضرت کی ران  
سے ٹکرا جاتا۔ آپ نے اپنی ران پر سے تہ بند ہٹادی۔ حتیٰ کہ میں  
آپ کی ران مبارک کی سفیدی دیکھنے لگا۔ جب آپ خیبر کی بستی  
میں داخل ہوئے، تو فرمایا ”اللہ اکبر! خیبر برباد ہوا ہم جب کسی  
قوم کے میدان میں اتر پڑیں، تو جس قوم کو ڈرایا جائے، ان کی  
صبح منحوس ہوتی ہے“ یہ کلمات آپ نے تین بار ارشاد فرمائے  
انس فرماتے ہیں یہودی لوگ اپنے کاموں میں نکلے تھے آپ کو  
دیکھ کر انہوں نے کہا محمد آگئے، عبد العزیز راوی کہتے ہیں ہمارے  
بعض ساتھیوں نے اتنے الفاظ اور زیادہ بیان کیے اور ہمیں  
”ابن ہبہنی یعنی شکم پہنچا“ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۔ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ اگر ان ستر ہوتی تو آپ اس کو کیوں کھولتے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہ آپ نے آئندہ کی خبری یا بطور تباہی کے فرمایا  
کیونکہ خیبر کے یہودی اس وقت کھالیں ٹوکری وغیرہ لے کر نکلے تھے جو گرانے کے سامان ہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ آپ ایک بار گئی فوج سمیت ان کے  
سر پر جا پہنچے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی عبد العزیز نے جو روایت خود انس سے سنی اس میں تو اتنا ہی سنا کہ یہودیوں نے کہا محمد لیکن انس کے اور  
شاگردوں نے جیسے ثابت اور ابن سیرین ہیں یہ بھی بڑھایا ہے کہ لشکر سمیت یعنی محمد صبح فوج آن پہنچے ۱۲ منہ۔

دَحِيَّةُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اَعْطِنِي جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ فَقَالَ اَذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَالْحَدَّ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اَعْطَيْتَ دَحِيَّةَ صَفِيَّةَ بِنْتُ حُجَيٍّ سَيِّدَةً فَرِيضَةً وَالتَّضْيِيرُ لَا تَصْلَحُ اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَذْعُوْكُمْ بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ فَاعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمَزَةَ مَا أَصْدَقَ قَوْلًا قَالَ نَفْسَهَا اَعْتَقَهَا وَنَزَّجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَزْنَهَا اَلْأُمُّ سُلَيْمُ فِي هَذِهِ نَهَى لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَاصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرُوسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَلْيَبِيْهِ بِهِ وَيَسْطُرْ نَطْعًا لِّفَعْلِ الرَّجُلِ يَحْتَمِيْ بِالتَّمَرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَحْتَمِيْ بِالسَّمْنِ قَالَ وَاحْسِبْهُ قَدْ ذَكَرَ السُّوْنِيُّ قَالَ فَحَاسُوا حِسًّا فَكَانَتْ وَلِيْمَةً رَّسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

**بَابُ ۲۳۳ فِي كَيْفَ تَصَلِّيَ الْمَرْءُ**

**مِنَ النَّيَّابِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ**

**لَوْ وَاذَنْتُ حَسَدًا فِي ثَوْبٍ جَارٍ**

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُزُوْبَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہیں ہم نے خیبر زور اور طاقت سے فتح کیا پھر قیدیوں کو جمع کیا گیا تو دَحِيَّہ آیا اور کہنے لگا یا نبی اللہ ان قیدیوں میں سے ایک باندی مجھے دیجئے آپ نے فرمایا جا اور ایک باندی لے لے اُس نے صفیہ بنت حبشی کو لے لیا۔ ایک شخص آکر کہنے لگا یا نبی اللہ آپ نے صفیہ بنت حبشی دحیہ کو دے دی حالانکہ وہ قبیلہ قریظہ اور نصیبہ کی سردار ہے۔ وہ تو صرف آپ کے لائق ہے۔ آپ نے فرمایا دَحِیَّہ اور صفیہ دونوں کو بلاؤ چنانچہ وہ صفیہ سمیت آیا۔ آپ نے جب صفیہ کو دیکھا تو دَحِیَّہ سے فرمایا تو قیدیوں میں سے کوئی اور لونڈی لے لے۔ انسؓ نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور اس سے نکاح کر لیا۔ ثابتؓ نے انسؓ سے کہا ابو حمزہ ان کا مہر کیا ٹھہرایا انہوں نے کہا یہی کہ آنحضرتؐ نے خود اس کا نفس آزاد کر دیا اور نکاح کیا (یعنی آزاد کرنا مہر ٹھہرا) جب آپ خیبر سے لوٹے، تو راستے میں ام سلیم نے حضرت صفیہ کو دلہن بنایا اور رات کو آپ کے پاس بھیج دیا۔ صبح کو آپ دولہا بنے۔ آپ نے فرمایا جس کے پاس جو کھانا ہو وہ لے آئے اور ایک دسترخوان بچھایا، کوئی کھجور لایا، کوئی گھی لایا۔ عبدالعزیز نے کہا میں سمجھتا ہوں انسؓ نے یہ بھی کہا کوئی سنتو لایا۔ انسؓ نے کہا پھر سب کو ملا کر طیبہ بنایا۔ بس یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔

**باب عورت، کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے، عکرمہ نے**

کہا اگر عورت سال بدن ایک کپڑے سے ہی ڈھانپ

لے تو بھی نماز درست ہے۔

(از ابو الیمان، از شعیب، از زہری، از عروہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے، آپ کے ساتھ (نماز میں) کئی مسلمان عورتیں شریک ہوتیں اپنی چادریں

۱۔ یہودیوں کے بڑے شریف خاندان اور رئیس کی بیٹی تھیں حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ۱۲ منہ سلمہ بنی قریظہ اور بنی نصیبہ خیبر کے یہودیوں میں دو خاندان تھے ۱۲ منہ سلمہ ولیمہ کرنا دولہا کے لیے سنت ہے۔ اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ کتاب النکاح میں آئے گا ۱۲ منہ۔

يُصَلِّي الْفَجْرَ فَتَسْبِيحُ مَعَهُ نِسَاءً مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ  
مُتَكَلِّعَاتٍ فِي مَرْوٍ طَهْنٌ ثُمَّ تَرْجِعْنَ إِلَى  
بُيُوتِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ -

**باب ۳۵۵** إِذَا صَلَّيْتَ فِي تَوْبٍ لَّهِ

أَعْلَامُ وَنَظَرُ إِلَى عَلَمِيهَا -

۳۵۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَلَّى فِي حَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى  
أَعْلَامِهَا فَانْطَوَّاهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَذْهَبُوا  
بِحَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى ابْنِي جَهْمٍ وَأَتُونِي بِابْنِ جُمَيْلَةَ  
إِنِّي جَهْمٌ فَأَتَاهَا ابْنَتُنِي إِنْفَاعٌ صَلَوَتِي وَقَالَ  
هَشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَمِيهَا  
وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَخَافْتُ أَنْ يَفْتَنَنِي -

**باب ۳۵۶** إِنْ صَلَّيْتَ فِي تَوْبٍ

مُصَلَّبٍ أَوْ تَصَاوِيرٍ هَلْ تَفْسُدُ  
صَلَوَتُهُ وَمَا يُنْهَى عَنْ ذَلِكَ -

۳۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَمْرِوٍ وَقَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا

لپٹی ہوئیں پھر نماز کے بعد اپنے گھروں کو واپس ہو جائیں اور تائیکے  
کی وجہ سے انہیں کوئی نہ پہچان سکتا۔

**باب** منقش کپڑوں میں نماز پڑھنا اور نقوش

(بحالت نماز دیکھنا۔)

از احمد بن یونس، از ابراہیم بن سعید، از ابن شہاب، از عروہ،  
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار چھپی ہوئی  
چادر میں نماز پڑھ رہے تھے (بحالت نماز) آپ نے اس کے نقوش  
دیکھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یہ چادر ابو جہم کو واپس کر دو۔  
اور اس نے ابْنِ جُمَیْلَہؓ کو کیونکہ اس منقش چادر نے مجھے نماز سے اپنی  
طرف متوجہ کر دیا ہے اور ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے بحوالہ عائشہؓ  
روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز میں  
اس چادر کے پیل بوٹے دیکھ رہا تھا۔ میں ڈرتا ہوں کہ میں نماز میں  
خرابی نہ ڈال دے۔

**باب** کیا اس شخص کی نماز فاسد ہو جاتی ہے، جو

صلیب یا دوسری تصویروں والے کپڑے میں نماز  
پڑھے؟ اس کی ممانعت کا بیان۔

از ابو معمر عبد اللہ بن عمرو، از عبد الوارث، از عبد الرحمن بن  
صہیب، انسؓ کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کے پاس ایک پردہ تھا جو

اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلتا ہے کہ ظاہر میں وہ عورتیں ایک ہی کپڑے میں لپٹی ہوئی آئیں اور نماز پڑھتیں اگر دوسرا بھی کوئی کپڑا اندر  
پہنے ہوں تو نہیں جب وہ نظر نہیں آتا تو اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے پس معلوم ہوا کہ ایک کپڑے سے اگر عورت اپنا سارا بدن چھپالے تو نماز درست  
ہے اگر درست نہ ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں سے پوچھتے اور ان کو بتلانے کہ دوسرا کپڑا بھی پہنو ۱۲ منہ ۱۳۵ ابو جہم نے یہ  
منقش کوئی آپ کو خوف بھیجی تھی۔ آپ نے انہی کو واپس کر دی اور ان سے سادہ کوئی منگوائی کہ ان کو رنج نہ ہو کہ میرا تحفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے واپس کر دیا۔ معلوم ہوا کہ نماز میں خشوع یعنی دل لگانا ضروری ہے اور جو چیزیں خشوع میں خلل ڈالیں نقش و نگار وغیرہ ان سے نمازی کو علیحدہ رہنا  
چاہیے ۱۲ منہ ۱۳۵ انجانہ ایک قسم کی چادر ہے۔

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَرَأَ لِعَائِشَةَ سِتْرَتٍ بِهَا حَائِبٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْيَلِيَّ عَنَّا قَرَأَ مَلِكٌ هَذَا الْوَائِلَةَ لَا تَزَالُ تَصَلُّونَ بِهَا تَعْرِضُونَ فِي صَلَوتِي -

**باب ۲۵۶** مَنْ صَلَّى فِي قُرْصِهِ حَرِيرٌ ثُمَّ نَزَعَهُ -

۳۶۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُمَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْصِهِ حَرِيرٌ فَلَيْسَ نَقَعْلِي فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَتَزَعَهُ نَزَعًا شَدِيدًا كَالْكَارِخِ لَوْ قَالَ لَا يَبْقَى هَذَا السُّتُورَيْنِ -

**باب ۲۵۷** الصَّلَوتُ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ -

۳۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حُفَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهِ حُمْرًا وَمِنْ أَدْمٍ وَرَأَيْتُ بِلَاكًا أَخَذَ وَطَوَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّكَاسَ يَبْكِي دُونَ ذَلِكَ الْوَطْوَءِ فَكُنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا

انہوں نے اپنے گھر میں ایک طرف لٹکایا ہوا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا یہ پردہ نکال ڈالو اس کی تصویریں برابر نماز میں میرے سامنے پھرتی رہتی ہیں۔

**باب ریشی کوٹ یا جتے میں نماز پڑھنا پھر سے اتار دینا۔**

دار عبد اللہ بن یوسف، الزلیث، ازیزید، از ابو الخیر عقیبہ بن عامر کہتے ہیں آنحضرتؐ کی خدمت میں ریشی کوٹ بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ آپ نے پہن کر نماز پڑھی جب پڑھ چکے تو اسے زور سے اتار ڈالا جیسے کوئی شخص سخت نفرت کرے اور فرمایا یہ لباس متقی لوگوں کے لائق نہیں۔

**باب سرخ رنگ کا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا۔**

دار محمد بن عمرہ، از عمر بن ابی زائدہ، عون بن ابی حنیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لال چمڑے کے ثوبہ یعنی خیمہ میں دیکھا کہ بلالؓ نے آپ کے وضو کا پانی لے لیا اور لوگ اس کے لینے کو لپکے جسے کچھ مل گیا اس نے تو اپنے بدن پر مل لیا اور جسے نہ مل سکا اس نے دوسرے کے ہاتھ سے کچھ تری حاصل کر لی۔ پھر میں نے دیکھا بلالؓ نے آپ کی برہی

۱۔ گواہ حدیث میں صلیب کا ذکر نہیں ہے مگر صلیب کا حکم وہی ہوگا جو تصویر کا ہے اور جب لٹکانے سے آپ نے منع کیا تو پہننا بطریق اولیٰ منع ہوگا اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو کتاب اللباس میں نکالا کہ آپ اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز نہ چھوڑتے جس پر صلیب بنی ہوئی یعنی اس کو توڑ ڈالتے اور باب کی حدیث سے یہ نکلا کہ ایسے کپڑے کا پہننا یا اس کا لٹکانا مکروہ ہے لیکن نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ آپ نے نماز کو توڑا نہیں نہ اس کا اعادہ کیا ۱۲ منہ ۱۷ مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت جبریلؑ نے محمدؐ کو اس کے پہننے سے منع کیا اور یہ کوٹ آپ نے اس وقت پہنا ہوگا جب مرد کو ریشی کپڑا پہننا حرام نہ ہوگا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگرچہ ریشی کپڑا پہننا حرام ہے اور پہننے والا گنہگار ہوگا لیکن اس کو پہن کر نماز ہو جائے گی اکثر علماء کا یہی قول ہے اور امام مالک نے کہا اگر وقت باقی ہو تو دوبارہ نماز پڑھے شوکانی نے کہا اگر غلبہ کا یہ قول ہے کہ نماز مکروہ ہوگی۔

مَسْحُ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَصِبْ مِنْهُ شَيْءٌ أَخَذَ مِنْ  
بَلَدٍ صَاحِبِهِ لَمْ يَأْتِ بِكَ لَكَ أَخَذَ عَذْرَةً  
لَمْ يَكُ كُفْرًا وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي حُلَّتِهِ حَمْرَاءَ مُشْتَرَاةٍ إِلَى الْعَذْرَةِ بِالنَّاسِ  
رَكَعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالِدَاتٍ يَتَوَدَّعْنَ  
وَمَنْ يَكُنِ الْغَزْوَةَ -

### باب ۲۵۸ الصَّلَاةُ فِي السُّطُوحِ

وَالنَّبِيُّ وَالْحَضَبُ قَالَ أَبُو عَبْدِ  
اللَّهِ لَمْ يَزِدِ الْحَسَنُ بِأَسَانٍ يُصَلِّي  
عَلَى الْجُمُعَةِ وَالْفَتَا ظَهَرَ وَإِنْ جَرَى  
تَحْتَهَا بُولٌ أَوْ قَوْلُهُمَا أَوْ أَمَامَهُمَا إِذَا  
كَانَ بَيْنَهُمَا سُرَّةٌ وَصَلَّى أَبُو  
هُرَيْرَةَ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ بِصَلَاةِ  
الْأَمَامِ وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ عَلَى  
الْقَلْعِ -

۳۶۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا سَفِينٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ  
سَأَلْتُ أَسْمَلَ ابْنَ سَعْدٍ وَنَ أَيْ شَيْءٍ الْإِسْبُورُ

سنبھالی اور اسے گاڑا۔ آنحضرتؐ قنہ سے باہر تشریف لائے لال جوڑا  
پہنے ہوئے، تہمد اٹھائے ہوئے (یعنی اتنا جس سے پندلیوں کی  
سفیدی دکھ جاتی ہو گھٹنوں سے نیچے) اس برہی کی طرف رخ کر کے  
لوگوں کو نماز پڑھائی۔ میں نے دیکھا اس برہی کے سامنے سے لوگ  
اور جانور گذر رہے تھے۔

باب چھتوں، منبروں اور لکڑی پر نماز پڑھنا۔ ابو  
عبداللہ (امام بخاری) کہتے ہیں حسن بصریؒ نے برف اور  
پلوں پر نماز درست سمجھی ہے گوان کے نیچے پیشاب  
بہتا ہے یا ان کے اوپر والی شخصتی پر یا سینے پر یا کھڑکی کی جگہ  
اور اس کے درمیان کوئی آڑ ہو۔ ابوسہرہؒ نے مسجد کی  
چھت پر نماز پڑھی کسی امام کے پیچھے، اور ابن  
عمرؒ نے برف پر نماز پڑھی۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان) ابو حازم کہتے ہیں سہل بن سعد  
سے لوگوں نے دریافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر کس چیز کا  
بنا ہوا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا اب مجھ سے بہتر اس بات کا عالم

۱۔ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ہمارے علماء میں سے شیخ ابن قیمؒ نے فرمایا کہ یہ جوڑا اس رخ نہ تھا بلکہ اس میں سرخ اور کالی دھاریاں تھیں یہ  
میں کی چادریں تھیں اور سرخ رنگ میں بہت اختلاف ہے حافظ نے اس میں سات مذہب بیان کیے ہیں پھر کہا یہ میچ ہے کہ کافروں کی  
مشابہت یا عورتوں کی مشابہت کی نیت سے یا شہرت کی نیت سے تو مرد کو سرخ رنگ پہننا درست نہیں ہے اور اگر یہ نیت نہ ہو تو  
درست ہے البتہ کسم کا رنگ مرد کے لیے بالاتفاق درست ہے۔ اسی طرح لال زین پوشوں کا استعمال جس کی ممانعت میں صحیح حدیث وارد  
ہے باقی دوسری حدیثیں جن سے سرخ رنگ مرد کو منع رکھنے والوں نے دلیل لی ہے وہ ضعیف ہیں یا ان سے دلیل پوری نہیں ہوتی ۱۲ منہ  
۱۔ آپ کی پندلیاں کھلی ہوئی تھیں مسلم کی روایت میں ہے۔ گویا میں آپ کی پندلیوں کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں ۱۲ منہ ۱۔ دہنا یہاں سترہ کا بیان  
ہی آگیا کہ سترہ ہوتے ہوئے لوگوں کا گذر ادا رہے عبدالرزاق ۱۲ منہ ۱۔ کیونکہ نجاست کا ذکر کرنا جو نمازی پر فرض ہے اس سے یہ عرض ہے کہ نمازی کے بدن  
یا کپڑے سے نجاست نہ لگے اگرچہ میں کوئی چیز حائل ہو مثلاً ایک لوسہ کا مہیا یا تلوار ہو اس میں نجاست بہ رہی ہو اور کوئی اس کے اوپر کی سطح پر نماز پڑھے  
جہاں نجاست کا اثر نہ ہو تو یہ درست ہوگا ۱۲ منہ۔



فَقَالَ مَا بَقِيَ فِي النَّاسِ أَعْلَمُ بِهِ مَعِيَ هُوَ مِنْ  
أَنْتَ الْعَاكِفُ عَلَيْهِ فَلَكَ مَوْلَى فَلَكَ نَبِيُّ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عَمِلَ وَدُفِعَ فَاسْتَقْبَلَ  
الْقَبْلَةَ كَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَدَّأَ وَرَكَعَ النَّاسُ  
خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ  
عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمَسْبُورِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ  
ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ  
بِالْأَرْضِ فَهَذَا أَشَانُهُ قَالَ أَبُو عَبِيدٍ اللَّهُ قَالَ  
عَلَى بَنِي عَبِيدٍ اللَّهُ سَأَلَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ  
هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنَّمَا أَسْرَدْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَعْلَى مِنَ النَّاسِ فَلَا بَأْسَ  
أَنْ يَكُونَ إِذَا مَا أَعْلَى مِنَ النَّاسِ بِهَذَا الْحَدِيثِ  
قَالَ فَقُلْتُ فَإِنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ كَانَ يُسْأَلُ  
عَنْ هَذَا الْكَلِمَةِ فَسَمِعْتُهُ مِنْهُ قَالَ لَا

۳۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ  
الْقَطَوَيْلِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ عَنْ فَرْسِهِ فَمَجَّحَتْ  
سَاقُهُ أَوْ كَتِفُهُ إِلَى مِنْ تَسْلِيهِ شَهْرًا فَمَجَّحَتْ

کوئی اور نہیں۔ وہ منبر غابہ کے جماد سے بنا ہوا تھا۔ اسے فلاں عورت  
کے فلاں غلام نے آنحضرت کے واسطے بنایا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور قبلے کی طرف منہ کر کے آپ نے تکبیر کی اور  
لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے آپ نے قرأت کی اور رکوع کیا۔ لوگوں  
نے آپ کے پیچھے رکوع کیا۔ پھر آپ نے سر اٹھایا اور اٹلے پاؤں  
پیچھے ہٹے پھر زمین پر سجدہ کیا پھر دونوں سجدوں کے بعد منبر پر چلے  
گئے پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا۔ پھر اٹلے پاؤں پیچھے  
ہٹے اور زمین پر سجدہ کیا۔ منبر کا یہ واقعہ ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں علی بن  
عبد اللہ نے کہا کہ محمد سے امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث پوچھی۔ علی نے  
کہا میرا مطلب اس حدیث کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم لوگوں سے اونچے کھڑے ہوئے تھے (بحالت نماز) تو اس  
حدیث کی رو سے اس میں کوئی حرج نہیں کہ امام لوگوں سے اونچا کھڑا  
ہو۔ علی کہتے ہیں میں نے یہ بھی کہا کہ سفیان ابن عیینہ سے تو لوگ اس  
حدیث کو بہت پوچھتے رہتے تھے۔ کیا تم نے یہ حدیث ان سے نہیں  
سنی۔ انہوں نے کہا نہیں ہے

(از محمد بن عبد الرحیم، از یزید بن ہارون، از حمید الطویل) انس بن  
مالک کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار گھوڑے سے گر گئے  
جس کی وجہ سے آپ کی پٹنڈی یا شانہ چھل گیا تو آپ نے ازواجِ مطہرات  
کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی اور ایک بالا خانہ میں بیٹھ رہے، جس کی  
سیڑھیاں کھجور کی لکڑی کی تھیں تو آپ کے اصحاب بیمار پرسی کو آئے

۱- غابہ ایک گاؤں ہے مدینہ سے قریب جہاں مشہور درخت ہے اس کی لکڑی ابھی ہوتی ہے لوگ اس کے بڑن بناتے ہیں اور اس کے چھوں سے دھویا  
کپڑے دھوتے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ حدیث سے یہ نکلا کہ امام مفتدیوں سے اونچی جگہ پر کھڑا ہو سکتا ہے اور یہ  
میں نکلا کہ اتنا بلند بنایا آگے بڑھنا تو نہیں توڑنا۔ خطابی نے کہا آپ کا منبر تین سیڑھیوں کا تھا آپ دوسری سیڑھی پر کھڑے ہوں گے تو آٹھویں چڑھنے میں صرف  
دو قدم ہوئے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی پوری یہ روایت جس میں منبر پر نماز پڑھنے کا بھی ذکر ہے ورنہ امام احمد نے اپنی مسند میں سفیان سے یہ حدیث نقل کی ہے۔  
اس میں اتنا ہی ہے کہ منبر غابہ کے جماد کا تھا امام احمد نے جب یہ حدیث علی بن المدینی سے سنی تو اپنا مذہب ہی قرار دیا کہ امام اگر مفتدیوں سے بلند کھڑا  
ہو تو اس میں کوئی قباحیت نہیں ۱۲ منہ۔



مَشْرُوكٌ لَهُ دَرَجَتَاهُمَا مِنْ جَدِّ وَجِ النَّحْلِ فَاتَّكَ  
أَصْحَابُهُ يَعُوذُونَ فَفَصَّلِي بِهِمْ جَالِسًا قَوْمٌ قِيَامٌ  
فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ الرَّامِثُ رِيثًا لِمَنْ يَدَّ بِهَا قَدْ أَ  
كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَأَوْدَا أَرْكَمَ فَإِذَا كَعُوا أَوْدَا إِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا  
وَلَنْ صَلَّي قَائِمًا فَصَلُّوا قَائِمًا وَتَوَلَّ لِيَسْمَعُ وَ  
عَشْرِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ الْيَتِّ شَهْرًا  
فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تَسْمَعُ عَشْرُونَ -

**باب ۲۵۹** إِذَا أَصَابَ ثَوْبُ الْمُصَلِّي  
أَمْرًا نَكَهَ إِذَا سَجَدَ -

۳۷۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُصَلِّي وَاتَّكَ أَحَدُ أَهْلِهِ وَاتَّكَ أَحَدُ أَهْلِهِ وَرُبَّمَا أَصَابَتْهُ  
ثَوْبَةٌ إِذَا سَجَدَ فَالْتَمَسَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُصْرَةِ -

**باب ۲۶۰** الصَّلَاةُ عَلَى الْحَصْبِ  
وَصَلَّى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو  
سَعِيدٍ فِي الشَّيْبَةِ قَائِمًا وَقَالَ  
الْحَسَنُ تُصَلِّي قَائِمًا مَا لَمْ تَشُقَّ  
عَلَى أَصْحَابِكَ نَدْوًا وَمَعَهَا وَلَا  
فَقَالَ هَذَا -

آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی صحابہ نے کھڑے ہو کر پڑھی جب سلام  
پھیرا تو فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے  
جب وہ تکبیر کہے تم بھی کہو جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو جب  
وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تم بھی  
کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ انتیس دن کے بعد بالافانے سے اترے  
اپنی بیویوں کے پاس گئے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو ایک  
ماہ کی قسم کھائی تھی، فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوا ہے۔

**باب ۲۶۱** سجدے میں آدمی کا کپڑا اس کی بیوی سے  
لگ جائے تو کیسا ہے؟

(از مسند، از خالد، از سلیمان شیبانی، از عبد اللہ ابن شداد)  
حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت نماز  
ہوتے اور میں حاضر آپ کے برابر پڑی ہوتی۔ کبھی جب آپ سجدہ  
کرتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا۔ آپ خمرہ پر نماز پڑھا کرتے تھے

**باب ۲۶۲** چٹائی پر نماز پڑھنا حضرت جابر بن عبد اللہ  
اور ابوسعید خدری نے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی  
امام حسن بصری کہتے ہیں کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھے  
جب تک اس سے تیرے باقی کشتی سوار ساقیوں کو  
تکلیف نہ ہو کشتی کے ساتھ تو بھی گھومتا رہے۔ ورنہ  
بیٹھ کر نماز پڑھ۔

۱۷ یعنی مہینہ کبھی تیس دن کا ہوتا ہے کبھی انتیس دن کا تو انتیس دن الگ نہ ہونے سے بھی میری قسم پوری ہوگئی ۱۲ منہ سے اس حدیث سے یہ نکلا  
کہ حاضر صورت کا بدن نجس نہیں ہے۔ ابن بطال نے کہا تمام فقہار نے اس پر اتفاق کیا کہ سجدہ گاہ خمرہ پر نماز درست ہے۔ مگر عبد بن عبد العزیز  
سے منقول ہے کہ ان کے لیے مٹی لائی جاتی وہ اس پر سجدہ کرتے اور ابن ابی شیبہ نے عروہ سے نکالا کہ وہ ہوا مٹی کے اور کسی چیز پر سجدہ  
کرنا مکروہ جانتے تھے۔ امامیہ کے نزدیک کھانے اور پینے کی چیزوں پر سجدہ حرام ہے ۱۲ منہ سے یہ ابن ابی شیبہ اور بخاری نے  
تاریخ میں نکالا۔ کشتی کے ساتھ گھومتا جا۔ گھومنے سے مراد یہ ہے کہ قبلہ کی طرف رخ رہے۔ عبد الرزاق ۱۲ منہ۔

٤١٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ اسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ  
أَسْبَاطِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّ تَهْمُ مَلِكَةً دَعَتْ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُطَاعِمَ صَنَعَتْ لَهُ فَكَلَّ  
مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قَوْمُوا فَرِحَ صَلَّى لَكُمْ قَالَ أَسْبَاطُ  
فَقُمْتُ إِلَى حَصْبِي لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَالِيسٍ  
فَنَصَحْتُه بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَصَفَّقَتْ وَالْيَتِيمُمْ وَرَأَعَتْهُ وَالْعَجُودُ مِنْ  
وَرَأَيْنَا أَفْصَلَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ -

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُرَّةِ -

٣٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ شَدَادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ -

باب ۳۶۲ الصَّلَاةُ عَلَى الْفِرَاشِ

وَصَلَّى النَّسَبُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى فِرَاشِهِ  
وَقَالَ أَنَسُ بْنُ نَاصِطٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْجُدُ أَحَدُنَا  
عَلَى ثَوْبِهِ -

٣٤٣ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ  
عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ

(از عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از اسحاق بن عبد اللہ،  
 بن ابی طلحہ، انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ان کی نانی ملک نے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت پر مدعو کیا اور وہ کھانا مخصوص آپ کے لیے  
 تیار ہوا تھا، آپ نے تناول فرمایا۔ پھر فرمایا کھڑے ہو جاؤ میں نہیں  
 نماز پڑھاؤں۔ انسؓ کہتے ہیں میں ایک چٹائی کی طرف گیا ہوا کام میں آتے  
 آتے سیاہ پڑ گئی تھی۔ میں نے اسے پانی سے دھویا۔ آنحضرتؐ اس پر  
 کھڑے ہوئے میں اور ایک تیم لڑکے (ضمیرہ) نے آپ کے پیچھے صف  
 باندھی اور بڑھیا نانی نے ہمارے پیچھے۔ پھر آپ نے ہمیں دو رکعتیں  
 پڑھائیں۔ پھر سلام پھیرا۔

بابِ خُمَرہ پر نماز پڑھنا۔

(از ابوالولید، الرعبی، از سلیمان شیبانی، از عبداللہ بن شداد)  
حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے مکھڑے پر  
نماز پڑھتے تھے۔

باب بچھونے پر نماز پڑھنا۔ انس بن مالک نے

بچھونے پر نماز پڑھی۔ انس کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے۔ کوئی ہم میں سے اپنے کپڑے پر سجدہ کرتے۔

داز اسمعیل، از مالک، از ابوالنضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ، از  
ابو سلمتین عبد الرحمن، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے سامنے سو جاتی، میرے دونوں پاؤں آپ کے سجدے

۱۷ بعضوں نے بون ترجمہ کیا ہے کہ اسحاق کی دادی ملیکہ نے ۱۲ منہ ۱۷ سجدہ گاہ یعنی خمرہ سے وہی جھوٹا مصلیٰ مراد ہے جس پر نمازی کا منہ اور اس کے دونوں ہاتھ آسکیں ۱۲ منہ ۱۷ اس باب کو لاکر امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا ہے جو مٹی کے سوا اور چیزوں پر سجدہ جائز نہیں رکھتے ۱۲ منہ ۔

مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنفَاقًا لَّنْتُ أَنَا مُبِينٌ  
يَدَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلًا  
فِي قُبُلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ عَسَرَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلِي وَإِذَا  
قَامَ بَسَطْتُهَا قَالَتْ وَالْبَيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ  
فِيهَا مَصَابِيحٌ۔

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
الْقُبْلَةِ عَلَى فِرَاشٍ أَهْلُهُ اعْتَرَاضَ الْجَنَازَةِ۔

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَزَّازٍ عَنْ عُرْوَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ بَيْنَهُ  
مُعْتَزِّضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقُبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي  
بَيْنَا مَارٍ عَلَيْهِ۔

بَابُ السُّجُودِ عَلَى التُّوبِ فِي  
شِدَّةِ الْحَزَنِ وَقَالَ الْحَسَنُ كَانَ  
الْقَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَ  
وَالْقُلُوسِ وَيَكُونُونَ فِي كَيْفِهِ۔

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ هِشَامُ بْنُ  
عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَءِيلُ بْنُ الْمَقْطِلِ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا نَصَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَضِعَ أَحَدًا نَاكَرَ فِي التُّوبِ وَجَّ

کی جگہ پر ہوتے۔ آپ جب سجدہ کرتے، تو دوبارہ کرتے۔ میں اپنے  
پاؤں سیٹ لیتی۔ جب آپ کھڑے ہو جاتے، تو میں پاؤں پھیلا دیتی  
اُن دنوں گھروں میں چراغ بھی نہ تھے۔

(از یحییٰ بن بکیر، الزلیث، از عقیل، از ابن شہاب) عروہ کہتے ہیں  
حضرت عائشہؓ کے بیان سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے  
گھر کے پھونے پر نماز پڑھتے اور وہ (عائشہؓ) آپ کے اور قبلے کے بیچ میں  
جنارے کی طرح اڑی پڑی ہوتیں۔

(از عبد اللہ بن یوسف، الزلیث، از زید، از عراک) عروہ کہتے  
ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پھونے پر نماز پڑھتے جس پر آپؐ اور  
عائشہؓ سویا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ آپ کے اور قبلے کے درمیان ہوتیں۔

باب سخت گرمی میں کپڑے پر سجدہ کرنا۔ امام حسن  
بصریؒ کا قول ہے کہ صحابہ کرامؓ و عمائد اہل نبیؐ پر سجدہ  
کرنے اور ان کے دونوں ہاتھ آستینوں میں ہوتے تھے۔

(از ابو الولید ہشام بن عبد الملک، از بشر بن مفضل،  
از غالب قطان، از بکر بن عبد اللہ) انس بن مالک رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز  
پڑھا کرتے پھر سخت گرمی کی وجہ سے کوئی کوئی ہم میں اپنے کپڑے کا  
کنارہ سجدہ کی جگہ رکھ لیتا۔

۱۔ مراد پھونے پر سونا ہے جیسے آگے کی حدیث میں اس کی تصریح ہے تو ترجمہ باب زحیٰ آیا ۱۲ منہ ۱۷ امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ و باقی اگلے صفحہ پر

رَسُولُهُ الْحَزْرِي مَكَانِ الشُّجُودِ-

بَابُ ۳۶۷ الصَّلَاةُ فِي الْيَحَالِ-

۳۷۷- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَسَدَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فِي تَخْلِيهِ قَالَ نَعَمْ-

بَابُ ۳۶۸ الصَّلَاةُ فِي الْخُفَافِ-

۳۷۸- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ هَتَامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بَالَ ثُمَّ كَوَّمَا وَمَسَحَ عَلَى خَفِيهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَ مِنْهُ هَذَا فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ رَدُّ جَرِيرًا كَانَ مِنْ آخِرِهِمْ أَسْلَمَ-

۳۷۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمَعْبُودِيِّ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَفَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ عَلَى خَفِيهِ وَصَلَّى-

بَابُ ۳۶۹ رَأَى الْمَرْءُ يَتِمُّ الشُّجُودَ-

بَابُ ۳۶۹ جَوْتِي بَيْنَ كَرْمَازِ پُڑھنا۔

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ) ابو مسلمہ سعید بن یزید از دی فرماتے ہیں میں نے اس بن مالک سے دریافت کیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو نیاں پہن کر نماز پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں!۔

بَابُ ۳۶۸ مَوْرِي بَيْنَ كَرْمَازِ پُڑھنا۔

(از آدم، از شعبہ، از اعمش، از ابراہیم) ہمام بن حارث کہتے ہیں میں نے جریر بن عبد اللہ کو دیکھا کہ اول انہوں نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ بعد میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی (موزوں سمیت) کسی نے ان سے تعجباً پوچھا، تو انہوں نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرنے دیکھا یعنی موزوں سمیت نماز پڑھتے دیکھا، ابراہیم نخعی کہتے ہیں جریر کی یہ حدیث لوگوں کو بہت پسند تھی۔ کیونکہ جریر آخر میں اسلام لائے تھے۔

(از اسحاق بن نصر، از ابواسامہ، از اعمش، از مسلم، از مسروق) مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

بَابُ ۳۶۸ نَامُكَلِّ سَجْدَةً كَرْنَا-

(بقیہ) اور امام احمد بن حنبل اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ سخت گرمی کی حالت میں نمازی اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر سکتا ہے اور ایسے عمل قبیل سے نماز فاسد نہ ہوگی لیکن شافعیہ نے اس کے خلاف کہا ہے ۱۲ منہم ۱۳ شریعت میں جو تیاہن کر نماز پڑھنا صرف جائز ہی ہے مقصود ہرگز نہیں اصل بات یہ کہ جب موسیٰ علیہ السلام کو وہ طور پر تشریف لے گئے تو آپ جوتے پہنے ہوئے تھے آپ سے فرمایا گیا فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ (ظہ) اپنے جوتے اتار دینا یہودیوں نے اس سے یہ سمجھ لیا کہ جوتے پہن کر نماز پڑھنا نہیں تو انہوں نے اس پر عمل شروع کر دیا اور جوتے کے ساتھ نماز پڑھنے کو جائز قرار دیا۔ آپ نے اپنے عمل مبارک سے اسے کر کے دکھایا آپ نے فرمایا کہ یہودیوں کی مخالفت کر دو۔ ان ساری باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف یہودیوں کے ایک غلط عقیدے پر ضرب لگانا مقصد تھا۔

(از صلت بن محمد، از مہدی، از واصل، ابو دائل کہتے ہیں حذیفہؓ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے رکوع و سجود مکمل نہیں کیا تھا۔ جب وہ نماز پڑھ چکا، تو حذیفہؓ نے اُس سے کہا، تو نے نماز ہی نہیں پڑھی ابو دائل کہتے ہیں، میرا خیال ہے انہوں نے اسے یہ بھی کہا کہ اگر تو اسی حالت میں مر گیا (یعنی رکوع و سجود مکمل کرنے کی عادت میں) تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر نہیں مرے گا۔

**باب** سجدے میں دونوں بازوؤں کو گھلار کھنا، اور پسلیوں سے جدا رکھنا۔

(از یحییٰ بن کثیر، از بکر بن مضر، از جعفر، از ابن ہریر، عبد اللہ بن مالک بن نجیدہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا گھلار کھتے کہ آپ کی ہاتھوں کی سفیدی کھل جاتی اور لیٹ نے بھی بحوالہ جعفر بن ربیعہ اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

**باب** قبیلہ کی طرف منہ کرنے کی فضیلت۔ پیروں کی انگلیاں بھی قبلہ رخ ہونی چاہئیں ابو حمید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے (یعنی پیروں کی انگلیاں)

(از عمرو بن عباس، از ابن مہدی، از منصور بن سہل، از یحییٰ بن سیاہ، انس بن مالک کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے اور (نماز میں) ہمارے قبیلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذکر کیا ہو جانور کھائے، تو وہ ایسا مسلمان

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَلَمَّا قَفَى صَلَوَتَهُ قَالَ لَهُ حَذِيفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَ أَحْسِبُهُ قَالَ لَوْ مِتُّ مَتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

**باب** يَدَيَّ صَبَّحِيهِ وَيُحَافِي جَنْبَيْهِ فِي السُّجُودِ۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ هُرَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ جُعَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَتَرَجَّ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ رِطْبِيِّهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَخْبَرَنَا۔

**باب** فَضْلُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَمِينٍ عَنْ ابْنِ سِيَّاحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَوَتَنَا وَاسْتَقْبَلَ

۱۵۔ یعنی تیرا غائب ہو گا کیونکہ تو نے نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا خیال کیا اور نہ اس شہنشاہ عالمیہ کا ادب کیا اور یہ بے طوری اور بے پرواہی ہے اس کی عبادت کی ۱۲ منہ ۱۵ اسی سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا کہ نماز میں قبیلہ کی طرف منہ کرنا ضرور ہے اور بغیر اس کے نماز صحیح نہیں ہوتی اس پر سب کا اتفاق ہے مگر عذر یا خوف کی حالت میں اس کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے ۱۲ منہ ۱۵ یہ تین باتیں آپ نے (باقی اگلے صفحہ پر)

قَبْلَتَنَا وَكُلَّ دِيْعَتَنَا قَدْ رَكَتُ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ  
 اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِ اللَّهِ فَلَا تُخْفَرُوا اللَّهَ فِي ذِمَّتِهِ -  
 ۳۸۳ - حَدَّثَنَا أُعَيْمَرُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ  
 عَنْ حَبِيبِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ  
 النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا هَآؤُ  
 صَلُّوا صَلَّوْنَا وَاسْتَغْفِرُوا وَبَلَّغْنَا وَكَلَّمْنَا وَبَيَّحْنَا  
 فَقَدْ حَرَمْتُ عَلَيْكَ مَا مَعَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا  
 وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
 خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ قَالَ سَأَلَ  
 مَيْمُونُ بْنُ سَيَّاحٍ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا أَبَا  
 حَزْرَةَ وَمَا بَعَرَهُ وَمَا الْعَبْدُ وَمَالُهُ فَقَالَ مَنْ  
 شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفَلَ قَبْلَتَنَا وَ  
 صَلَّى صَلَّوْنَا وَكُلَّ دِيْعَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهُ  
 مَالُ الْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي  
 مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ  
 قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
 أَنَسُ أَخْبَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَ رَوَايَتُ كِي -

### بَابُ قِبْلَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَ

أَهْلِ الشَّامِ وَالْمَشْرِقِ لَيْسَ فِي  
 الْمَشْرِقِ وَلَا فِي الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

ہے، جو اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہے تو اللہ کی پناہ میں  
 خیانت نہ کرو۔

از نعیم، از ابن مبارک، از حمید الطویل، انس بن مالک کہتے  
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم ملا ہے کہ لوگوں  
 (کافروں) سے قتال کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہ  
 کریں جب وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں اور ہماری نماز کی طرح نماز  
 پڑھنے لگیں اور ہمارے قبلے کی طرف (نمازیں) منہ کریں اور ہمارا  
 ذبح کیا ہو جانور کھالیں، تو ہم پر ان کے جان اور مال حرام ہو گئے  
 (یعنی ان کا قتل و غارتگری ہمارے لیے جائز نہ ہوگا) مگر کسی حق  
 کے بدلے (یعنی خون کا قصاص) اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔  
 علی بن عبد اللہ مدینی نے بحوالہ خالد بن حارث، حمید، کہا کہ میمون بن سہیل  
 نے انس بن مالک سے دریافت کیا اسے ابو حمزہ (ابو حمزہ حضرت انسؓ کی  
 کنیت ہے) کو کسی چیز آدمی کا خون و مال حرام کر دیتی ہے؟ آپ نے فرمایا  
 جو لا الہ الا اللہ کی شہادت دے، ہمارے قبلے کی طرف رخ کر کے نماز  
 پڑھے، ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے، ہمارا ذبیحہ کھائے، وہ مسلمان  
 ہے، جو مسلمان کا حق ہے وہ اس کا ہے جو مسلمان پر لازم ہے۔ وہ اس  
 پر لازم ہے۔ ابن ابی مریم نے یہی حدیث بحوالہ یحییٰ بن ایوب، حمید

باب مدینہ اور شام والوں کے قبلے کا بیان - مشرق و

(مغرب) کا بیان - مدینہ اور شام والوں کا قبلہ مشرق و

مغرب میں نہیں ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ) مسلمان کی نشانیاں بیان کیں کیونکہ اس وقت یہود و نصاریٰ اور مشرکین ان سب باتوں کو نہیں کرتے تھے مشرک تو نماز ہی نہیں پڑھتے تھے اور یہود مسلمانوں  
 کا کاٹا جانور نہیں کھاتے تھے نہ مسلمانوں کے قبلے کی طرف نماز پڑھتے تھے اور نصاریٰ تو مسلمان کا کاٹا جانور کھا لیتے تھے مگر مسلمانوں کے قبلے کی طرف نماز نہیں  
 پڑھتے تھے ۱۲ منہ ۱۵ جیسے کسی کا خون کریں تو اس سے قصاص لیا جائے گا یہ اور بات ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی یرتین کام کریں لیکن دل سے مسلمان نہیں  
 تو اس کا حساب اللہ تعالیٰ لے گا۔ البتہ ظاہری طور پر ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک کیا جائے گا۔

لَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِخَطَايَا أَوْ بُولٍ  
وَلَكِنْ شَرُّوْا أَوْ غَرَبُوا -

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ  
النَّبِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا آتَيْتُمُ الْمَاطِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا  
الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا بِرُءُوسِكُمْ شَرُّوْا أَوْ غَرَبُوا  
قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدْ مَنَّا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَوَاطِئَ  
بُيُوتِ قَبْلِ الْقِبْلَةِ فَلَمْ نَحْرِفْ وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِثْلَهُ -

بِأَنْبَلِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
اتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى -

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ  
عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ بِالْحُمْرَةِ وَلَمْ يَطُفْ  
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَّامِي أُمِّ أَسْتَةَ فَقَالَ  
قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ  
سَبْعًا صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ وَطَافَ  
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ

نے مدینہ والوں سے فرمایا پیشاب اور پاخانہ میں قبلے کی  
طرف منہ نہ کرو لیکن مشرق و مغرب کی طرف منہ کیا  
کر دے

از علی بن عبد اللہ، از سفیان، از زہری، از عطاء بن یزید  
لیثی، ابویوب انصاری کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جب تم پاخانہ میں جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ رخ کرو نہ پشت۔ البتہ  
مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو۔ ابویوب کہتے ہیں ہم شام میں  
آئے وہاں ہم نے کچھ ایسے بھی پاخانے دیکھے جن کا رخ قبلہ کی  
طرف تھا۔ تو ہم لوگ ان میں (حتی الامکان) رخ پھیر لیتے تھے  
یعنی قبلے کی طرف رخ یا پشت نہ کرتے تھے، اور اللہ عز وجل سے  
استغفار کرتے (کیونکہ مجبوری تھی) اور زہری نے عطاء سے بھی  
اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا (یعنی) عن عطاء قال سمعت  
ابا یوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثله۔

بَابُ الشَّعْرِ وَجَلَّ كَافِرَانِ وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ  
إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ كَوَاجِئِ نَمَازِ بَنَاءِ -

از حمید، از سفیان، عمرو بن دینار کہتے ہیں ہم نے  
ابن عمر سے اس شخص کے متعلق سوال کیا، جس نے بیت اللہ کا  
طواف کیا مگر صفا و مروہ میں دوڑا نہیں (یعنی سعی نہیں کی) کیا  
وہ اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟ تو ابن عمر نے جواب دیا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میں تشریف لائے۔ تو  
سات بار بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے  
دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور تمہارے لیے

۱۔ مدینہ اور شام سے مکہ معظمہ جنوب کی طرف واقع ہے تو مدینہ اور شام والوں کو پاخانہ پیشاب میں مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا۔  
لیکن جو لوگ مکہ معظمہ سے مشرق یا مغرب پروا تھیں ان کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ جنوب یا شمال کی طرف منہ کر س (امام بخاری کا مشرق اور مغرب میں  
قبلہ نہ ہونے سے یہی مراد ہے کہ ان لوگوں کا قبلہ مشرق اور مغرب نہیں ہے جو مکہ سے جنوب یا شمال میں رہتے ہیں ۱۲ منہ۔

اللَّهُ سُوءُ حَسَنَةً وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
فَقَالَ لَا يَقْرَبُهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ -

۳۸۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
سَيْفٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا  
قَالَ أَمَّا ابْنُ عُمَرَ فَقِيلَ لَهُ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكُعْبَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ  
فَأَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ  
وَأَجِدُ بِلَا لَأَقَامًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ فَسَأَلْتُ بِلَا لًا  
فَقُلْتُ أَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُعْبَةِ  
قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّائِقَتَيْنِ اللَّتَانِ عَلَى  
بِسَاطٍ إِذَا دَخَلْتَ ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ فِي فَجْرِ الْكُعْبَةِ  
رَكْعَتَيْنِ -

۳۸۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ تَصْوِرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ  
عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا  
دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ  
دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى خَرَجَ  
مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكُعْبَةِ  
وَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ -

بَابُ التَّوَجُّهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ  
حَيْثُ كَانَ كَمَا أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ

رسول اللہ میں بہترین نمونہ ہے۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں ہم نے نبی  
مسلمہ جابر بن عبد اللہ سے بھی دریافت کیا تو انہوں نے کہا وہ عورت  
سے اس وقت تک صحبت نہ کرے، جب تک صفا و مروہ کا  
طواف نہ کر لے۔

(از مسدد، از یحییٰ، از سیف یعنی ابن ابی سلیمان) مجاہد کہتے ہیں  
ابن عمر کے پاس کوئی شخص آیا (نام معلوم نہیں) اور کہنے لگا: اے لو!  
یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے اور کعبہ کے اندر داخل ہو گئے۔ ابن  
عمرؓ کہتے ہیں میں بھی یہ سن کر آیا تو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کعبہ سے باہر تشریف لے جا چکے تھے اور بلالؓ کو میں نے کعبہ کے  
دونوں دروازوں میں کھڑا ہوا پایا۔ میں نے بلالؓ سے پوچھا کیا آنحضرتؐ  
نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی ہے؟ تو بلالؓ بولے ہاں ان دونوں ستونوں  
کے درمیان، جو داخل ہونے وقت بائیں جانب پڑتے ہیں۔ (یعنی  
آپؐ نے نماز ان دونوں ستونوں کے درمیان پڑھی ہے) پھر آپؐ  
باہر تشریف لائے اور کعبہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں (یعنی مقام  
البراہیم کے پیچھے)۔

(از اسحاق بن نصر، از عبد الرزاق، از ابن جریج، از عطاء بن عباس)  
کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لائے تو اس  
کے چاروں کونوں میں دعا کی اور نماز نہیں پڑھی، یہاں تک کہ آپؐ باہر  
تشریف لے گئے۔ اور باہر جانے کے بعد دو رکعتیں کعبہ کے سامنے  
پڑھیں اور فرمایا یہی قبلہ ہے۔

باب ہر مقام اور ملک میں آدمی جہاں رہے قبلہ  
کی طرف منہ کرے۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ

ﷺ کو یا عبد اللہ! عمر کا ارشاد ہے کہ یہ کام واجب ہے، یعنی صفا اور مروہ میں دوڑنا۔ اس کے بغیر احرام نہیں کھل سکتا۔ عبد الرزاق۔



النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبِلَ  
الْقِبْلَةَ وَكَثُرَ -

۳۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَسْمَعٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلَّى تَحَوُّبَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ  
عَشَرَ شَهْرًا إِذْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ قَدْ  
نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَتَوَجَّهَ تَحَوُّ الْقِبْلَةَ  
وَقَالَ الشُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ وَهُمْ الْيَهُودُ مَا وَلَّهُمْ  
عَنْ قِبَلِهِمْ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلِ اللَّهُ الشَّرِيفُ وَ  
الْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ مِنْ صَوَابٍ مُسْتَقِيمٍ  
فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ثُمَّ  
حَرَجَ بَعْدَ مَا سَمِعَ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي  
صَلَاةِ الْعَصْرِ يُصَلُّونَ تَحَوُّبَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ  
هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَنَّهُ تَوَجَّهَ تَحَوُّ الْكَعْبَةِ فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ  
حَتَّى تَوَجَّهُوا تَحَوُّ الْكَعْبَةِ -

۳۸۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّوَحُّسِيِّ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عليه وسلم نے فرمایا کعبہ کی طرف منہ کر اور تکیہ کعبہ

(از عبد اللہ بن رجاہ، از اسحاق، از ابواسحاق) برابر کہتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ یا سترواہ بیت المقدس کی طرف رخ  
کر کے نماز پڑھی۔ آنحضرت کی دلی خواہش تھی کہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا  
حکم ہو۔ آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی قد نری تقلب وجهک  
فی السماء اے پیغمبر ہم تیرا آسمان کی طرف بار بار منہ کر کے دیکھنا دیکھ  
رہے ہیں، تو آپ نے قبلہ کی طرف منہ کر لیا (یعنی نمازیں) بیوقوف  
لوگ یعنی یہودی یہ کہنے لگے انہیں پہلے قبلہ سے کس نے پھیرا دیا؟ اللہ  
نے پیغمبر سے کہا، تو کہہ دے مشرق و مغرب دونوں اللہ ہی کی ہیں۔ اللہ  
جسے چاہتا ہے راہ راست پر لگا دیتا ہے، ایک آدمی نے آنحضرتؐ  
سے ساتھ نماز پڑی اور انصار کے کسی قبیلہ کی طرف چلا لیا، وہ بیت  
المقدس کی طرف منہ کر کے نماز عصر پڑھ رہے تھے، اس شخص نے کہا خدا  
گواہ ہے، میں رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھ کر آیا ہوں آپ قبلہ کی طرف  
نماز پڑھنے لگ گئے ہیں، یہ بات سن کر پورے قبیلے نے رخ پھیر لیا اور  
قبلہ رو ہو گئے یہ

از مسلم بن ابراہیم، از ہشام بن ابی عبد اللہ، از یحییٰ بن ابی کثیر  
از محمد بن عبد الرحمن، جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم سواری پر اسی سمت نماز ادا کر لیا کرتے جس سمت وہ  
جاتی ہوئی۔ البتہ جب آپ فرض نماز کا ارادہ فرماتے تو سواری سے

۱۔ اس حدیث کو خود امام بخاری نے کتاب الاستیذان میں نکالا  
امام احمد بن حنبل اور مالک اور ابو یوسف کا یہ قول ہے کہ سمت کعبہ کی طرف  
منہ کرنا کافی ہے کیونکہ میں کعبہ کی طرف منہ کرنا دوسرے ملک والوں کے لیے بہت مشکل ہے البتہ جن لوگوں کو کعبہ دکھائی دیتا ہے ان کو میں کعبہ کی طرف منہ  
کرنا ضرور ہے ۱۲ منہ ۱۲ یعنی حارث بن محمد والے تھے اور قبا والوں کو دوسرے دن خبر ہوئی وہ صبح کی نمازیں کعبہ کی طرف محو ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَأْسِهِ حَيْثُ تَوَخَّهَتْ بِهِ فَرَادَا  
أَرَادَ الْفَرِيضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْفِيلَةَ -

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِبْرَاهِيمُ لَا أَدْرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَبِلَ  
لَهُ يَارَسُولَ اللَّهِ أَحَدٌ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ  
وَمَاذَا قَالَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَتَنَّى رَجُلِيهِ  
وَاسْتَقْبَلَ الْفِيلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ  
فَلَمَّا أَتَيْتُكَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ إِنَّهُ تَوَخَّهَتْ  
فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَنْتَبَأَنَّكُمْ بِهِ وَنَكُنْ إِنَّمَا أَنَا  
بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَسْأَلُكُمْ تَنْشُؤُونَ فَإِذَا لَسَيْتُ  
فَدَكُّوْنِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ  
فَلْيَتَحَرَّيْ الْمَوَاقِبَ فَلْيَتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لْيُسَلِّمْ  
ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ -

بَابُ مَلَجَاءِ فِي الْقِبْلَةِ وَمَنْ  
لَمْ يَرَ إِعَادَةَ عَلَى مَنْ سَهَا فَصَلَّى  
إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْ  
الظُّهْرِ وَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ

اترے اور قبلہ رو ہو کر نماز پڑھتے رہے

رازعثمان، الزجریر، المنصور، ابراہیم، ازعلقمہ عبد اللہ ابن  
منصور کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ ابراہیم کہتے ہیں  
مجھے معلوم نہیں آپ نے اس میں کوئی اضافہ یا کمی کی۔ جب آپ نے  
سلام پھیرا تو آپ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی  
نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے؟ صحابہ نے  
عرض کیا آپ نے اتنی رکعات پڑھی ہیں۔ آپ نے اپنے دونوں پاؤں  
سمیٹے اور قبلہ کی طرف منہ کیا۔ دو سجدے کیے اور سلام پھیرا پھر  
ہماری طرف رخ مبارک کر کے فرمایا: اگر نماز میں کوئی نئی بات نازل  
ہوتی تو میں سب کو مطلع کر دیتا لیکن میں بھی انسان ہوں جیسے تم  
انسان ہو۔ میں بھی بھول جاتا ہوں، جیسے تم بھول جاتے ہو۔ جب  
میں بھول جایا کروں، تو مجھے یاد دلادیا کرو۔ جب کوئی شخص اپنی  
نماز میں شک کرے تو ٹھیک بات سوچ لے اور اسی پر اپنی نماز پوری  
کرے پھر سلام پھیرے اور دو سجدے (سہو کے) کر لے۔

باب قبلہ کے متعلق، جن لوگوں نے علاوہ قبلہ کے  
دوسری طرف نماز پڑھ لینے کے بعد عادی نماز ضروری  
نہیں سمجھا ان کی دلیل، انحضرت نے ظہر کی دو رکعات پڑھ کر  
سلام پھیر دیا اور لوگوں کی طرف اپنا منہ کیا پھر یاد دلانے پر  
باقی نماز پوری کی۔

۱۔ نفل نماز میں جیسے وتر وغیرہ سواری پر پڑھنا درست ہے اور رکوع سجدہ بھی اشارے سے کرنا کافی ہے امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک وتر سواری پر درست  
نہیں کیونکہ وہ ان کے نزدیک واجب ہے ایک روایت میں یہ ہے کہ اذان پڑھنا شروع کرنے وقت آپ قبلہ کی طرف منہ کر کے تکیہ کہہ لیتے ۱۲ منہ ۱۳ دوسری  
روایت میں ہے کہ آپ نے بھولے سے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لی تھیں اور یہ ظہر کی نماز تھی اور طہرائی کی روایت میں ہے کہ عصر کی نماز تھی ۱۳ منہ گومرتبہ آپ کا تمام  
آدمیوں اور فرشتوں سے بھی زیادہ تھا مگر بھول چوک بشری فطرت ہے جو آدمی سے جدا نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ ۱۳ امام ابو حنیفہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے  
اور شافعیہ کے نزدیک اگر وقت باقی ہو تو لوٹنا واجب ہے ورنہ نہیں ۱۲ منہ ۱۳ یہ ظہر ہے ایک حدیث کا جس کو امام بخاری نے نکالا لیکن اس میں یہ نہیں  
کہ لوگوں کے طرف منہ کیا یہ فقرہ موطائی روایت میں موجود ہے اس حدیث سے ترجمہ باب اس طرح نکلی آیا کہ جب آپ نے بھولے سے لوگوں کی رہائی اگلے صفحے پر

ثُمَّ أَتَاهُمَا بَقِيَّةُ

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
 هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ  
 عُمَرُو أَقْبَلْتُ رَفِيٍّ فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 لَوْ اتَّخَذَ نَاصِرًا مِنْ مَقَامِرِ إِبْرَاهِيمَ مَصْلِيٌّ فَتَزَوَّجْتُ  
 وَاتَّخَذَ وَاصِرًا مِنْ مَقَامِرِ إِبْرَاهِيمَ مَصْلِيٌّ وَآيَةُ الْحُجَابِ  
 قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمَرْتُ نِسَاءَكَ أَنْ يَخْجُبْنَ  
 فَإِنَّهُ يَكْفِيكُنَّ الْبُرْءَ وَالْفَاجِرُ فَتَزَوَّجْتُ آيَةَ الْحُجَابِ  
 وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
 الْغَيْثِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَعَتِ أَنْ  
 يُبْدِلَ لَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُمْ مُسْلِمَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ  
 هَذِهِ الْآيَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ  
 أَنَسًا يَذُنُّ

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسَيْفٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 عُمَرَ قَالَ بَيْنَ النَّاسِ بَغْيًا وَفِي الْحَوَاطِئِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ  
 أَنْتِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 سَكَمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْبَلَاءُ قَرَأَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ  
 يَسْتَقِيلَ الْكُعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وَجْوهُهُمْ  
 إِلَى الشَّامِ فَاسْتَنْدُوا إِلَى الْكُعْبَةِ

(الزحرور بن عون، الزهشیم، الزحمید، انس بن مالک کہتے ہیں کہ  
 عمرؓ نے فرمایا تین باتوں میں میری رائے جو سچی وہی اللہ تعالیٰ نے بعد  
 میں فرمائیں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ  
 بنالیں تو اچھا ہو۔ تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی وَاتَّخَذَ وَاصِرًا  
 مِنْ مَقَامِرِ إِبْرَاهِيمَ مَصْلِيٌّ۔ پردے کی آیت بھی۔ میں نے کہا یا رسول اللہ  
 کاش آپ اپنی عورتوں کو پردے کا حکم دیں کیونکہ اچھے بُرے سب طرح  
 کے لوگ اُن سے بات کر لیتے ہیں۔ اس وقت پردے کی آیت اتری۔  
 اسی طرح ایک بار ایسا بھی ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات  
 نے رنبوی زندگی پر رشک کی وجہ سے آپ کے خلاف متحدہ محاذ بنالیا۔ میں نے  
 اُن سے کہا (یاد رکھو!) اگر وہ تم سب کو طلاق دے دے تو اسے اللہ  
 تعالیٰ تم سے اچھی تمہاری طرح مسلم ازواج عطا کر دیں گے پھر یہی  
 آیت اتری۔ سعید بن ابی مریم نے بھی اس حدیث کو بحوالہ یحییٰ بن  
 ایوبؓ زحمید، انس روایت کیا۔

(از عبد اللہ بن یوسف، الزمالک، از عبد اللہ بن دینار عبد اللہ  
 بن عمر فرماتے ہیں ایک بار ایسا ہوا کہ لوگ مسجد قبا میں نمازِ صبح پڑھ  
 رہے تھے، کہ ایک آدمی آیا اُس نے اگر کہا کہ آج رات آنحضرتؐ پر ایک  
 نئی آیت نازل ہوئی ہے اور قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے  
 یہ سن کر سب نے قبلے کی طرف رخ کر لیا۔ پہلے ان کے منہ شام کی طرف  
 تھے اور اب کعبے کی طرف گھوم گئے۔

(تعبیر) طرف منکر لیا تو قبلے کی طرف پشت ہوئی باوجود اس کے آپ نے نماز کو سر سے نہ ٹوٹایا بلکہ جو باقی تھی اتنی ہی پڑھ لی ۱۲ منہ ۱۵ اس سند کے بیان کرنے سے  
 مقصود یہ ہے کہ حمید کا سماع انس سے معلوم ہوا ہے اور یحییٰ بن ایوبؓ کو ضعیف ہے مگر امام بخاریؒ نے اس کی روایت بطور متابعت کے بیان کی ۱۲ منہ ۱۵ ابن ابی  
 حاتم کی روایت میں یوں ہے عورتیں مردوں کی جگہ آگئیں اور مرد عورتوں کی جگہ حافظ نے کہا اس کی موت یہ ہوئی کہ امام جو سجد کے آگے کی جانب میں تھا گھوم کر مسجد کے  
 بیچ کی جانب میں آگیا کیونکہ جو کوئی مدین میں کعبہ کی طرف منکر سے اس کی پشت بہت المقدس کو ہوگی اور اگر امام اپنی جگہ پر رہ کر گھوم جاتا تو اس کے پیچھے منوں کی جگہ  
 کہاں سے بھٹکتی اور جب امام گھوما تو مرد بھی ان کے ساتھ گھومے اور عورتیں بھی گھومیں یہاں تک کہ مردوں کے پیچھے آگئیں اور یہ عمل کثیر سے مگر شاید (باقی اگلے صفحہ پر)

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَقْمَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الطُّهْرَ خُمْسًا فَأَوَّازِي فِي الصَّلَاةِ قُلْتُ وَمَا  
ذَلِكَ أَلَا وَاصَلَيْتَ خُمْسًا قَالَ فَتَنِي وَجَلِيهِ وَ  
سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

بَابُ حَكِّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ  
مِنَ الْمَسْجِدِ۔

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شَرَاكُ بْنُ سَمْعِيلَ  
ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَكِيمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى مُخَامَةً فِي الْقُبْلَةِ  
فَنَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى صُرِيَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ  
فَعَلَّكَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ  
فَرَأَى بُزَاقًا وَبَكَةً أَوْ رَأَى رِيحَةً بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
الْقُبْلَةِ فَلَا يَنْزِعُ أَحَدُكُمْ قَبْلَ قِبْلَتِهِ وَلَكِنْ  
عَنْ يَسَارَةٍ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ  
رِجْلِهِ فَصَفَّقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ  
فَقَالَ أَوْ يَفْعَلْ هَكَذَا۔

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَائِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا

(از مسدد، از یحییٰ، از شعبہ، از حکم، از ابراہیم، از عقمہ، عبد اللہ بن  
مسعود فرماتے ہیں ایک بار آنحضرت نے نماز ظہر میں پانچ رکعات پڑھ  
لیں تو لوگوں نے کہا: کیا نمازیں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ نے پوچھا کیوں؟  
صحابہ نے عرض کیا آپ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں۔ حدیث راوی فرماتے  
ہیں آپ نے یہ سن کر ہیر میٹ لیے اور دو سجدے کیے (سجدہ ہوا)

بَابُ مَسْجِدٍ تَهْوُكُ كَوَاتِهِ وَغَيْرِهِ مِمَّنْ صَافَرَ  
دِينًا جَاهِي۔

(از قتیبہ، از اسمعیل بن جعفر، از حمید، انس بن مالک کہتے ہیں نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم نے جانب قبلہ تھوک پڑا دیکھا، تو آپ کو ناگوار گذرا، حتیٰ  
کہ آپ کے چہرہ اور پر (عقمتہ) مٹی دینے لگا، مٹی سُرین ہو گیا، آپ اُٹھے  
ہوئے اور اسے ہاتھ سے کھینچ دیا۔ پھر فرمایا جب کوئی شخص نمازیں  
کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے مالک سے سرگرم نہ رہتا ہے، ایسا نہ فرما، اور اسی  
کو شک ہے، اس کا مالک اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے، اس  
لیے کوئی شخص نمازیں قبلہ کی طرف نہ تھوکے۔ البتہ بائیں طرف یا پاؤں  
کے تلے تھوک سکتا ہے۔ پھر آپ نے اپنی چادر کا ایک کونہ لیا اس میں  
تھوکا اور تھوک کر الٹ پلٹ کیا اور فرمایا یا اس طرح کر لیا کرے۔

(از عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از ناخ، عبد اللہ بن عمر کہتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار پر تھوک دیکھا۔ آپ  
نے اسے کھینچ ڈالا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب کوئی

(تقریباً) اس وقت تک یہ نمازیں منع نہ ہوں یا ضرورت کی وجہ سے معاف ہو جیسے سانپ بچھو کا نا یا معاف ہے ۱۲ منہ ۱۵ اگلی حدیث سے یہ نکلا کہ صحابہ نے  
باوجودیکہ کچھ نماز کعبہ کی طرف پیچھ کر کے پڑھی مگر اس کا عادیہ نہ لیا اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ نے معمول کر لوگوں کی طرف منہ کیا اور کعبے کی طرف پشت کی مگر نماز کو لوٹایا  
نہیں اور یہی باب کا مقصود تھا ۱۲ منہ ۱۵ نسا کی روایت میں ہے کہ آپ کا مبارک چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا ۱۲ منہ ۱۵ حتیٰ چادر میں تھوک کر کپڑے کو الٹ پلٹ  
کر کے تھوک کر گڑھے آپ نے ایک کام دکھلا کر تعلیم فرمائی کیونکہ کام کر کے دکھلانے سے خوب سمجھ میں آ جاتا ہے ۱۲ منہ۔

فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحُكِّه ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ  
إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلْيَبْصُقْ قَبْلَ وَجْهِهِ  
فَإِنَّ اللَّهَ قَبْلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى -

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ نَحَاكَ أَوْ  
بُصَافًا أَوْ نَحَامَةً فَحُكِّه

بَابُ ۲۴ حَقِّ الْمُخَاطَبَةِ بِالْحُطَى  
مِنَ السُّجُودِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
إِنْ وَطِئْتَ عَلَى قَدَرٍ وَطِئَ  
فَأُفْسِلُهُ وَزِنْ كَانِ يَا سَافَكَ -

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَ أَبَا  
سَعِيدٍ حَدَّثَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَأَى نَحَامَةً فِي جِدَارِ السُّجُودِ فَتَنَادَى  
حَصَاةُ نَحَاكُمَا فَقَالَ إِذَا اتَّخَمَ أَحَدُكُمْ فَلَا  
يَكْنُخَمَتْ قَبْلَ وَجْهِهِ وَلَا عَيْنَ يَمِينِهِ وَلْيَبْصُقْ  
عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى -

نماز پڑھ رہا ہو تو سامنے نہ تھوکے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ (نمازیں) اس  
کے سامنے ہوتا ہے یہ

دار عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از ہشام بن عروہ، از والدش  
عروہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
قبلہ کی دیوار پر ناک کا میل یا تنقوک یا بلغم دیکھا آپ نے اُسے  
کھرج ڈالا۔

باب مسجد ناک کی ریشہ کنکری سے صاف کر لینی چاہیے  
ابن عباس رضی فرماتے ہیں اگر تو گیلی نجاست پر چلے تو  
اسے دھو ڈال اگر سوکھی نجاست پر چلے تو دھونا ضروری  
نہیں ہے

از موسیٰ بن اسمعیل، از ابراہیم بن سعد، از ابن شہاب، حمید  
بن عبد الرحمن کہتے ہیں ان سے ابو ہریرہ اور ابو سعید دونوں نے بیان کیا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ نے  
ایک کنکری لی اور کھرج ڈالا پھر فرمایا جب کوئی بلغم نکالے تو اپنے  
سامنے بلغم نہ ڈالے نہ ہی دائیں طرف بلکہ اُسے چاہیے کہ بائیں جانب  
تھوکے یا بائیں پاؤں تلے جہاں کنکری نہ ہو مٹی کا ڈھیلایا جو چیز  
صاف کرنے والی میسر ہو اسی ضمن میں آئے گی۔

۱۔ گویا نمازیں بندہ اپنے مالک مشہنشاہ کے سامنے کھڑا ہوا اگر کوئی تھوکہ یا بلغم اسی حالت میں سامنے تھوکنا بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے اللہ جل جلالہ عرش پر رہ کر نمازی کے منہ کے سامنے بھی ہے کیونکہ عرش اور فرش اور سارا عالم اس کی عظمت اور جلال کے سامنے ایک چھوٹی سی گولی سے بھی کم ہے ۱۲ منہ  
۲۔ اس اثر کو ابن ابی شیبہ نے نکالا اس کے اخیر میں یہ ہے کہ اگر تھوڑے سے نہ دھوئے تو کچھ نقصان نہیں ہے کہ اس کے بعد کی زمین اس کو پاک کر دیتی ہے یہ  
آپ نے ایک عورت کے جواب میں فرمایا جس کا پلو لٹکا رہنا اور گندگی پر رکتا ترجمہ باب ۳۱ اثر کی مناسبت یوں ہے کہ قبلہ کی طرف تھوکنے کی ممانعت صرف اس  
وجہ سے ہے کہ ادب کے خلاف ہے نہ اس لیے کہ نجس ہے کیونکہ تھوک نجس نہیں اگر بالفرض نجس بھی ہوتا تو سعی نجاست کے روندنے سے کوئی نقصان نہیں ۱۲ منہ  
۳۔ حالانکہ ترجمہ باب میں ریشہ کا ذکر ہے اور حدیث میں سینے کی بلغم کا ذکر دونوں آدمی کے بدن کے فضیلہ ہیں اس لیے دونوں کا حکم ایک ہے ۱۲ منہ۔

## باب نمازیں دائیں طرف نہ تھو کے۔

از یحییٰ بن بکیر، الزلیث، الزعقل، از ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ اور ابو سعید (خدری) دونوں نے انہیں بتایا کہ آنحضرتؐ نے بلغم سجد کی دیوار پر دیکھا تو کنکری لے کر اسے صاف کر ڈالا اور فرمایا جب کوئی بلغم نکالے تو منہ کے سامنے اور دائیں جانب نہ نکالے بلکہ چاہیے کہ بائیں جانب بائیں پاؤں تلے تھو کے۔

از حفص بن عمر، از شعبہ، از قتادہ، انس کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا کوئی شخص اپنے سامنے نہ تھو کے اور نہ دائیں طرف بلکہ بائیں جانب یا بائیں پاؤں تلے تھو کے۔

## باب بائیں طرف یا بائیں پیر کے نیچے تھو کے۔

از آدم، از شعبہ، از قتادہ، انس بن مالک کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے اس لیے نہ تو سامنے تھو کے نہ دائیں جانب بلکہ بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے۔

## باب لَا يَبْصُقُ عَنْ يَمِينِهِ

فِي الصَّلَاةِ -

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَةً وَأَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نَحَامَةً فِي حَاطِطِ الْمَسْجِدِ فَتَنَّاوَل رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَاةً فَخْتَهَا ثُمَّ قَالَ إِذَا تَخَنَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَخَنَّمْ قَبْلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَا يَبْصُقُ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى -

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفُكَنَّ أَحَدُكُمْ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ رِجْلَيْهِ الْيُسْرَى -

## باب لَا يَبْصُقُ عَنْ يَسَارِهِ

أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى -

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَنْجُو رُكْبَةً فَلَا يَنْفُكَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ -

۱۔ اس باب میں جو حدیث امام بخاری لائے اس میں نماز کی قید مذکور نہیں ہے لیکن آگے کے باب میں جو حدیث آدم بن ابی ایاس سے لائے ہیں اس میں نماز کی قید ہے اور امام بخاری کی عادت ہے کہ ایک حدیث لاتے ہیں۔ اور استدلال کرتے ہیں اس کے دوسرے طریق سے اور شاید ان کی غرض یہ ہو کہ یہ ممانعت نماز سے خاص ہے نووی نے کہا یہ ممانعت مطلق ہے خواہ نمازیں ہو یا غیر نمازیں مسجد میں ہو یا غیر مسجد میں ۱۲ منہ

أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ -

۴۰۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْبُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ تَحَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَلَّهَا بِحَصَاةٍ لَمْ تَكُنْ أَنْ يُبْرَكَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَدَيْهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَ عَنْ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ حُمَيْدًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ تَحَوُّةً -

بَابُ كَفَّارَةِ الْبُرْأَى فِي

الْمَسْجِدِ -

۴۰۲- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي مُرْقَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُرْأَى فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا -

بَابُ دَفْنِ التَّحَامَةِ فِي

الْمَسْجِدِ -

۴۰۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نُصَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

رازی، از سفیان، از زہری، از حمید بن عبد الرحمن (ابو سعید کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف مسجد میں بلغم لگا ہوا دیکھا آپ نے لکڑی سے صاف فرما دیا اور اس بات سے روکا کہ کوئی اپنے سامنے یا دائیں جانب تھوکے۔ بلکہ چاہیے کہ بائیں جانب یا بائیں پاؤں تلے تھوکے۔ دوسری روایت میں بھی زہری سے یہی نقل ہے۔ سمع حمید عن ابی سعید الخدری -

بَابُ مَسْجِدٍ مِثْلِهِ كَالْكَافَرَةِ -

(از آدم، از شعبہ، از قتادہ) انس بن مالک کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنے کا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے مٹی میں دفن کر دینا۔

بَابُ مَسْجِدٍ مِثْلِهِ كَالْكَافَرَةِ -

رازا اسحاق بن نصر، از عبد الرزاق، از معمر، از ہمام (ابو ہریرہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب تک وہ نماز کی حالت

۱۔ یہ اسناد کے الفاظ کا اختلاف کہیں عن کہیں سماع ورنہ راوی اور ان کی ترتیب وہی ہے جو اوپر درج ہوئی۔ اس سے نفس روایت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ البتہ حضرات محدثین رضی اللہ عنہم اجماع کی کمال احتیاط دیکھیے وہ اسناد کے الفاظ کو بھی من و عن یاد رکھتے ہیں اور وہی بیان کرتے ہیں۔ جہاں عن فلان ہے وہاں عن فلان بیان کرتے ہیں جہاں سماع فلان ہے وہاں ویسا ہی بیان کر سکتے ہیں جہاں اخبرنا ہے وہاں اخبرنا جہاں حد ثنا ہے وہاں حد ثنا ہی بیان کیا ہے نیز ان میں وہ امر جس سے مسجد میں تھوکنے کا گناہ اتر جائے ۱۲ منہ ۱۳ اگر مسجد کا صحن کچا ہو اس میں مٹی یا لکڑی ہوں تو تھوک کو ان میں دبا دے اگر کچا صحن ہو تو کپڑے یا پتھر سے پونچھ کر باہر پھینک دے اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا

إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَصُحُّ أَمَامَهُ  
فَأَنْتَا يَنْجِي اللَّهَ مَا دَامَ فِي مَصَلَاةٍ وَلَا  
عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَكَاذٌ لَيَبْصُفُ  
عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَيَكُونُ فِيهَا -  
**بَابُ ۲۹** إِذَا بَدَأَ الْبُزْأُ  
فَلْيَأْخُذْ بِحُزْفِ ثَوْبِهِ -

۴۴۴- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ رُسْمَيْدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ عَنْ أَنَسِ  
بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَى نَحْمَةً فِي الْفَيْلَةِ فَهَلَّهَا بِيَدِهِ وَدَعَا  
مِنْهُ كَرَاهِيَةً أَوْ دَعَا كَرَاهِيَتَهُ لِذَلِكَ وَ  
شَدَّ ثَمَّ عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي  
صَلَاتِهِ فَأَنْتَا يَنْجِي اللَّهَ مَا دَامَ فِي بَيْتِهِ وَبَيْنَ  
قَبْلَتِهِ فَلَا يَبْزُقَنَّ فِي قَبْلَتِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ  
أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ حُزْفَ رِدَائِهِ فَكَبَّرَ  
فِيهِ وَرَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ قَالَ أَوْ يَفْعَلْ هَكَذَا -

**بَابُ ۳۰** عِظَةُ الْإِمَامِ النَّاسِ  
فِي الرَّتَا وَالصَّلَاةِ وَذِكْرُ الْفَيْلَةِ  
۴۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ

میں ہوتا ہے، وہ اللہ سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے۔ نیز دائیں طرف بھی نہ  
تھو کے کہ دائیں طرف فرشتہ کھڑا ہوتا ہے۔ بلکہ بائیں جانب یا پاؤں  
تले تھو کے اور مٹی میں دبا دے۔ تھ

**باب اگر تھوک کا غلبہ ہو تو نمازی اپنے کپڑے کے  
کنارے میں لے لے۔**

از مالک بن اسماعیل، از زمرہ از حمید بن انس بن مالک  
کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف بلغم دیکھا تو اسے ہاتھ  
سے رگڑ دیا۔ آپ کی ناراضگی دیکھی گئی یا درودی کا شک ہے معلوم  
ہوا کہ آپ نے اس حرکت کو بہت ناپسند جانا اور آپ کی سخت  
ناراضگی دیکھی گئی، آپ نے فرمایا جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو  
اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے یا اس کا رب اس کے اور اس  
کے قبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔ پس ہرگز نہ اپنے قبلہ کی طرف تھوکے  
بلکہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھو کے۔ پھر آپ نے اپنی چادر کا  
کونہ لیا اس میں تھوکا اور کپڑے کو الٹ پلٹ کر دیا۔ فرمایا ایسا  
کرے۔ تھ

**باب امام لوگوں کو صیحت کرے کہ نماز کو اچھی  
طرح ادا کریں۔ اور قبلہ کا بیان۔**

از عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از ابوالزناد، از اعرج  
ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم

۱۔ ظاہر حدیث سے یہی نکلتا ہے کہ نماز میں ایسا کرنا منع ہے لیکن امام احمد نے سعد بن ابی وقاص سے نکالا جو شخص مسجد میں بلغم نکالے تو اس کو دفن  
کر دے تاکہ کسی مسلمان کے بدن یا کپڑے کو لگ کر اس کو تکلیف نہ پہنچائے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر حال میں ایسا کرنا منع ہے ۱۲ منہ ۱۔ یعنی مٹی  
میں دفن کر دے ۱۲ منہ ۲۔ یہ راوی کو شک ہے کہ یوں کہا یا یوں کہا مطلب دونوں لفظوں میں ایک ہے ۱۲ منہ ۳۔ ہمارے زمانہ میں یہی تدبیر بہتر  
ہے کیونکہ مسجدیں پختہ ہیں اور ان میں فرس نہ بچے رہتے ہیں بائیں طرف یا پاؤں کے تله بھی تھوکنے کی جگہ نہیں ہوتی کہ میں اکثر لوگ بول کرتے ہیں کہ اپنی  
جوتی کے تله پر تھوک لیتے ہیں پھر تله سے تلاما کر رکھ دیتے ہیں کہ مسجد آلودہ نہ ہو ۱۲ منہ -



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قَبْلَتِي هَهُنَا فَوَاللَّهِ يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا تَرُكُوا عَمَلِي لَكَرَامَتِكُمْ قَدْ آءَظَهَرْتُ -

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَمْرٍو أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا لَكُمْ دَرَقِي الْوُسْبُوكُ قَالَ فِي الصَّلَاةِ وَفِي الرُّكُوعِ زَيْفِي لَا تَرُكُوا عَمَلِي وَلَا تَرُكُوا أَرَاكُمْ -  
بَابُ هَلْ يُقَالُ مُسْجِدٌ  
بَنِي مُكَلَانَ -

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُفُورَتْ مِنَ الْحَقِيَا وَأَمْدَهَا نَسِيَةُ الْوُدَاعِ وَسَأَلَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُفْصَمْ مِنَ النَّسِيَةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِيهِمْ سَابِقٌ بِهَِا -

سمجھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہے قبلہ کی طرف (اور تم مجھ سے پوشیدہ ہو) اللہ کی قسم مجھ پر تمہارا سجدہ مخفی ہے، نہ رکوع میں بیٹھ کے پیچھے سے بھی تمہیں دیکھتا ہوں -

از یحییٰ بن صالح، از یلیح بن سلیمان، از ہلال بن علی، انس بن مالک کہتے ہیں ہمیں آنحضرت نے نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف لائے پھر نماز اور رکوع کے بارے میں فرمایا میں تمہیں پیچھے سے بھی دیکھا ہوں جیسے (سامنے سے) دیکھتا ہوں -

**باب** کیا یوں کہہ سکتے ہیں فلاں کی یا فلاں قبیلہ کی مسجد -

از عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از نافع (عبد اللہ بن عمر) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن گھوڑوں کی دوڑ حنفیہ سے ثنیۃ الوداع تک مقرر فرمائی جنہیں دوڑ کے لیے تیار کیا گیا تھا اور جو گھوڑے دوڑ کے لیے نہیں تیار کیے گئے تھے، ان کی دوڑ ثنیۃ سے مسجد زُرَیق تک رکھی - اور عبد اللہ بن عمر ان لوگوں میں تھے جنہوں نے گھوڑے دوڑائے تھے -

۱۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے بعضوں نے کہا دیکھنے سے مراد علم ہے آپ کو وحی یا الہام سے لوگوں کے حال معلوم ہو جاتے ہیں بعضوں نے کہا یہ آپ کا معجزہ تھا کہ آپ کو پیچھے کے پیچھے سے اس طرح سے دکھائی دیتا جیسے کوئی سامنے سے دیکھتا ہے امام بخاری اور احمد بن حنبل کا یہی قول ہے مواہب لدنیہ میں ہے کہ آنحضرت کے دونوں مونڈھوں کے درمیان سوئی کے ناکہ کی طرح دو آنکھیں تھیں - جن سے آپ پیچھے کی چیزیں دیکھ لیتے واللہ اعلم ۱۲ منہ ۱۔ ابن ابی شیبہ نے ابراہیم غمی سے نکالا کہ وہ یوں کہنا بڑا جانتے تھے کہ فلاں شخص کی مسجد کیونکہ مسجدیں سب اللہ کی ہیں امام بخاری نے باب کی حدیث لا کر یہ ثابت کیا کہ ایسا کہنے میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ فلاں کی مسجد یہ کہنے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کی ملک ہے بلکہ اس مسجد کی شناخت منظور ہے ۱۲ منہ ۱۔ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ اس مسجد کو بنی زُرَیق کی مسجد کہا ۱۲ منہ ۱۔ آپ نے جس گھوڑے کی شرط کرائی تھی اس کا نام سبب تھا حدیث سے یہ نکلا کہ گھوڑ دوڑ کرنا درست ہے قسطلانی نے کہا اسی طرح جہاں کمال سلمان نیا کرنا ۱۲ منہ -

**باب ۲۸۲** الْقِسْمَةُ وَتَعْلِيْقُ الْقُنُو  
 فِي الْمَسْجِدِ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ الْقُنُو  
 الْعِدَّةُ وَالْإِثْنَانِ قُنُونَ وَاجْتِمَاعُهُ  
 أَيْضًا قُنُونٌ وَمِثْلُ قُنُونٍ وَمِثْلُ قُنُونٍ  
 قَالَ أَبُو إِسْحَاقٍ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ  
 عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُلَيْبٍ عَنْ  
 أَنَسٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ  
 انْزُورُوا فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ أَكْثَرُ  
 مَالٍ أَتَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ وَكَمْ  
 يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ  
 جَاءَ فُجَّاسُ إِلَيْهِ فَمَا كَانَ يَرَى  
 أَحَدًا إِلَّا أَعْطَاكَ إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ  
 فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَنِي قَرَأَتِي  
 فَأَدَيْتَ نَفْسِي وَقَادَيْتَ عَقْبِيلاً  
 فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ خُذْ فَعَنَانِي ثَوْبَهُ ثُمَّ ذَهَبَ  
 يَقُولُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ إِنْ مَرَّ بِبَعْضِهِمْ بِرَفْعَةٍ إِلَى قَالَ  
 لَا قَالَ قَادِفَةٌ أَنْتَ عَلَى قَالَ لَا

**باب** مسجد میں مال تقسیم کرنا اور مسجد میں گھور کا خوشہ  
 لٹکانا۔ امام بخاری کہتے ہیں عربی زبان میں قنو خوشے کو  
 کہتے ہیں۔ یہ صیغہ واحد ہے۔ اس کا تنثیہ اور جمع دونوں  
 قنون آتا ہے۔ جیسے قنوا اور قنونا۔ ابراہیم یعنی  
 ابن طہمان نے بحوالہ عبد العزیز بن صلیب، انس رضی  
 روایت کی ہے، کہ آنحضرت کی خدمت میں بحرین سے  
 روپیہ آیا۔ آپ نے فرمایا مسجد میں ڈال دو اور یہ ان سب  
 رقموں سے زیادہ رقم تھی جو آنحضرت کی خدمت میں  
 آئی تھی۔ آپ نماز کے لیے تشریف لائے اور رقم کی طرف  
 خیال بھی نہ کیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو رقم  
 کے پاس تشریف فرما ہوئے پس جس کسی پر آپ کی  
 نظر مبارک پڑی اُسے کچھ نہ کچھ ضرور دیا۔ اتنے میں حضرت  
 عباس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! مجھے بھی دیجیے  
 میں نے (جنگ بدر میں) اپنا اور عقیل کا ذریعہ دیا تھا۔  
 (اس لیے زیر بار ہوں) آپ نے فرمایا تم بھی لے لو۔  
 حضرت عباس رضی نے اپنے کپڑے میں روپے بھر لیے  
 اٹھانے لگے تو اٹھانہ سکے عرض کیا یا رسول اللہ کسی کو  
 حکم دیں اٹھوادے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ عرض کیا  
 آپ ہی اٹھوادیں فرمایا نہیں۔ مجبوراً اس رقم میں سے  
 کچھ نکال دی بھر اٹھانے لگے تب بھی نہ اٹھا سکے۔  
 عرض کیا یا رسول اللہ کسی کو حکم دیں جو یہ روپیہ اٹھوا  
 دے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ عرض کیا آپ ہی اٹھوادیں

**۱۱** سنون اور قنونا یہ دونوں لفظ قرآن شریف میں وارد ہیں امام بخاری نے یہاں ان کی تفسیر بیان کر دی سنون گھور کے ان درختوں کو کہتے ہیں  
 جو زمیں پر کر ایک ہی جڑ سے نکلنے ہیں ۱۲ منہ ۱۱ یہ ایک لکھ روپیہ تھا جس کو علاء بن حضرمی نے آپ کے پاس بھیجا تھا یہ پہلا خزانہ تھا جو آپ کے  
 پاس آیا ۱۲ منہ ۱۱ کیونکہ اس وقت تک خزانے کا کوئی مقام علیحدہ نہیں بنا تھا ۱۲ منہ۔

فَنَشَرْمِنَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقَالُهُ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَّ بَعْضُهُمْ بِرَفْعِهِ  
إِنِّي قَالَ لَقَالَ فَإِذَا رَفَعَهُ أَنْتَ عَلَى  
قَالَ لَا فَتَشَرْمِنَهُ ثُمَّ اخْتَمَكُ  
فَأَلْفَاهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ  
فَمَا ذَاكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبِئُكَ بَصْرًا حَتَّى  
خَفِيَ عَلَيْكَ عَجَبًا مِّنْ حَرْصِهِ فَمَا  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَتَمَّ مِنْهَا إِدْرَهُمْ۔

بَاب ۲۸۳ مَن دَعَى لِعَطَاوِي فِي  
الْمَسْجِدِ وَاجَابَ مِنْهُ۔

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَنَسًا قَالَ وَجَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ نَاسٌ فَقُلْتُ فَقَالَ لِي أَدْرَيْتُكَ أَبُؤُ  
طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِعَطَاوِي قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِمَنْ  
حَوْلَهُ قَوْمُوهُمَا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ۔

فرمایا نہیں۔ آخر حضرت عباسؓ نے اور کچھ رقم نکال دی  
اور کندھے پر رقم لادی اور چلے۔ آنحضرتؐ برابر ان کی طرف  
آنکھ لگائے رہے یہاں تک کہ وہ پوشیدہ ہو گئے۔ آپ  
نے ان کے حرص پر تعجب فرمایا۔ غرضیکہ آپ اس رقم کے  
ڈھیر کے پاس بیٹھے رہے جب تک کہ ایک درہم بھی  
باقی رہا (یعنی تمام مال تقسیم کر کے وہاں سے اٹھے۔) ۱۰

باب مسجد میں کھانے کی دعوت دینا اور قبول  
کرنا۔

رازی عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از اسحاق بن عبد اللہ بن انسؓ  
کہتے ہیں میں نے آنحضرتؐ کو مسجد میں دیکھا اور بھی کئی لوگ آپ کے ساتھ تھے  
تو میں کھڑ ہو گیا۔ آپ نے دریافت کیا مجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا جی  
ہاں! آپ نے فرمایا کھانے کے لیے میں نے عرض کیا جی! آپ نے اپنے  
ارد گرد صحابہ کرام سے کہا: چلو چلیں۔ آپ چلے اور میں سب کے آگے  
آگے چلا۔ ۱۱

۱۔ جب سب تقسیم کر چکے تو اس وقت اُنٹے مسلمانوں کا مال مسلمانوں کو دے دیا اپنی ذات کے لیے ایک پیسہ بھی نہ رکھا، مسلمانوں کی بادشاہت اور حکومت  
اس طرح سے شروع ہوئی تھی کہ کچھ آئے وہ ان میں ہی تقسیم ہو جائے جب تو سارے مسلمان یک دل اور یک جان تھے اور دشمن کے مقابلے میں ہر ایک جان دینے کے  
لیے ماضی متحاب تو مسلمانوں نے غضب کر رکھا ہے کہ غریب مسلمان فاقوں سے مرتے اور بادشاہ سلامت اور امراء رنگ لیاں مناتے رہیں جو کچھ ملک کا روپیہ آئے وہ  
بادشاہ کی ملک سمجھا جائے لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ عہد میں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا۔ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ کو نہ تو خود مدد دی، نہ دوسرے  
کسی سے روپیہ اٹھانے میں مدد دلائی۔ اس سے غرض یہ تھی کہ وہ سمجھ جائیں اور دنیا کے مال کی اتنی حرص نہ کریں حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسجد میں صدقات کی تقسیم  
درست ہے اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ ۱۔ اس ڈرے کہ اتنے لوگوں کو دعوت دوں تو کہیں آپ سب کو نہ لے آئیں اور کھانا کم پڑے ۱۲ منہ ۱۔ یہاں  
امام بخاری نے اس حدیث کو مختصر کر دیا ہے پوری حدیث انشاء اللہ تعالیٰ علامات النبوة میں آئے گی۔ اس آگے دوڑ کر اس لیے چلے کہ ابو طلحہ کو خبر کریں کہ آنحضرتؐ صلی اللہ  
علیہ وسلم اتنے آدمیوں کو لے کر آ رہے ہیں۔ اس نے مسجد میں آپ کو دعوت دی آپ نے وہیں قبول فرمائی۔ یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ ۱۔

## بَابُ الْقَضَاءِ وَاللَّعَانِ فِي

الْمُسْجِدَيْنِ الرَّحَالِ وَالنِّسَاءِ -

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَنَتْهُ

فَتَلَكَ عَنَّا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ -

## بَابُ ۲۸۵ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّي

حَيْثُ شَاءَ أَوْ حَيْثُ أَمَرَ وَلَا

يَتَجَسَّسُ -

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

مَحْمُودِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكَ فِي مَنْزِلِهِ

فَقَالَ ابْنُ نَجْمٍ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ

فَاشْرُتْ لَكَ إِلَى مَكَانٍ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ -

## بَابُ ۲۸۶ السَّاجِدِ فِي الْبُيُوتِ

وَصَلَّى الْبَرَاءَةُ بْنُ عَازِبٍ فِي مَسْجِدٍ

فِي دَارِهِ جَمَاعَةً -

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

## بَابُ مَسْجِدِ عَوْرَتِ مَرَدٍ كَ مَقَدَمَاتِ كَا

سُنْنَا أَوْ فِصْلًا كَرْنَا أَوْ لَعَانُ كَرْنَا -

(از یحییٰ، از عبد الرزاق، از ابن جریر، از ابن شہاب، سہل

بن سعد کہتے ہیں ایک شخص نے حضورؐ سے کہا بتائیے اگر کوئی شخص

اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو بحالت زنا دیکھے تو کیا اُسے مار

ڈالے؟ آخر اس نے اور اس کی بیوی نے مسجد میں لعان کیا اور

میں موجود تھا یہ

## بَابُ ۲۸۷ جَبَّ كَسَى كَهْمِيں جَائے تَوْجِهًا خَوْجَاهے

يَا جِهًا صَاحِبِ خَانِهے نَمَاز پڑھ لے - زیادہ تجسس

اور جستجو کی ضرورت نہیں -

(از عبد اللہ بن مسلمہ، از ابراہیم بن سعد، از ابن شہاب، از محمود

ابن زریع، عتبہ بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان کے مکان میں تشریف لائے اور فرمایا تو کہاں چاہتا ہے میں تیرے

گھر میں کہاں نماز پڑھوں؟ عتبہ بن مالک نے کہا میں نے ایک جگہ بنا دی

آپ نے اللہ اکبر کیا ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپ نے دو

رکنیں (نفل) پڑھیں) تہ

## بَابُ ۲۸۸ مَسْجِدِ بَنِي نَازِ بَرَابَرِ بْنِ عَازِبِ نَے

اُسے گھری مسجد میں باجماعت نماز پڑھی -

(از سعید بن عفیر، از لیث، از عقیل، از ابن شہاب، محمود

لہ لعان یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کو زنا کی ہمت لگائے اور گواہ نہ ہوں تو پہلے مرد سے چار قسمیں لی جاتی ہیں پھر اس کی بیوی سے - اس حدیث

سے یہ ثابت ہوا کہ مسجدیں عدالت اور قضا کرنا جائز ہے اور یہی صحیح ہے عبد الرزاق ۱۲ منہ لہ کہیں نماز کہاں پڑھوں یہ جگہ پاک ہے یا ناپاک ہے

یہ سب باتیں حدیث کے خلاف ہیں ہر جگہ اور ہر چیز پاک ہے جب تک اس کی نجاست کا یقین نہ ہو باب کا مطلب حدیث سے اس طرح پر نکلتا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن مالک سے فرمایا تو کہاں چاہے میں وہاں نماز پڑھ سکتا ہوں اور آپ نے جو عتبہ بن مالک سے پوچھا اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے

آپ کو اپنے گھر میں ایک جگہ نماز پڑھنے کے لیے بلایا تھا ۱۲ منہ لہ معلوم ہوا نفل کی جماعت بھی ہو سکتی ہے عبد الرزاق ۱۲ منہ -

النَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ  
 أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عَتَبَانَ  
 ابْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْءَ الْإِنْفِاسِ  
 أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَتَيْتُ بِمَعْرِي وَأَنَا أَهْلِي لِقَوِي  
 فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْكَارُ سَالِ الْوَادِي الذِّحْيَ بَيْنِي وَ  
 بَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأَصَلَى بِهِمْ  
 وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ تَأْتِنِي فَتُصَلِّيَ فِي  
 بَيْتِي فَأَتَّخِذَكَ مُصَلًّى قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى  
 قَالَ عَتَبَانُ فَخَدَّاهُ أَعْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ التَّهَادُّ فَاسْتَأْذَنَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَتْ لَهُ  
 فَلَمْ يَجْلِسْ حِينَ دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ  
 أَنَّ أَهْلِي مِنْ بَيْنِكَ قَالَ فَاشْرُوتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ  
 مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَكَبَّرَ فَقَبَّأَ فَصَفَّفَا فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ  
 قَالَ وَحَبَسْنَا عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَا هَذَا قَالَ  
 فَتَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذُو وَعَدٍ  
 فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ ابْنُ مَالِكٍ ابْنُ

بن ریح انصاری کہتے ہیں کہ عتبان بن مالک آنحضرتؐ کی خدمت میں  
 آئے۔ یہ حضورؐ کے صحابی تھے۔ اور ان انصاری لوگوں میں سے تھے جو  
 غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ عرض کی یا رسول اللہ امیری بیٹا تیرے  
 خراب ہو گئی ہے۔ جب بارش ہوتی ہے، تو وہ نالہ بہنے لگتا ہے، جو میرے  
 اور ان لوگوں کے درمیان ہے میں ان کی مسجد میں نہیں جاسکتا، کہ انہیں  
 نماز پڑھاؤں، یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں آپ میرے ہاں تشریف لائے  
 اور میرے گھر میں نماز پڑھیں۔ میں اُس جگہ کو جائے بنادوں گا۔ آنحضرتؐ  
 نے عتبان سے فرمایا اچھا میں انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی کروں گا۔ عتبان  
 کہتے ہیں دوسرے دن صبح کو آنحضرتؐ اور ابو بکرؓ دونوں مل کر دن چڑھے  
 میرے پاس آئے اور آنحضرتؐ نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے  
 اجازت دی آپ اندر آئے اور بیٹھنے سے قبل ہی فرمایا کہاں چاہتے ہو  
 کہ نماز پڑھوں؟ عتبان کہتے ہیں کہ میں نے گھر کا ایک کونہ بتا دیا۔ آپ  
 وہاں کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر! کہا ہم بھی کھڑے ہوئے اور صف باندھی  
 آپ نے دو رکعتیں نفل پڑھ کر سلام پھیرا۔ ہم نے کچھ حلیم تیار کر کے  
 آپ کو مزید ٹھہرا لیا۔ محلے کے کئی اور لوگ بھی جمع ہو گئے۔ حاضرین  
 میں سے کسی نے کہا ابن دُحِشْن یا ابن دُحِشْن کہاں ہے تو کسی نے  
 جواب دیا وہ تو منافق ہے۔ اللہ اور رسول کو پسند نہیں کرتا۔ آنحضرتؐ  
 نے فرمایا یہ مت کہو کیا تو یہ نہیں دیکھنا کہ وہ محض رضائے الہی کے  
 لیے لا الہ الا اللہ کہتا ہے؟ تب وہ بولا اللہ اور اس کا رسول خوب  
 جانتا ہے۔ ظاہری طور پر ہم اس کی توجہ اور دوستی منافقوں کے ساتھ  
 دیکھتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوزخ اس شخص پر

۱۔ اس وقت ان کی آنکھیں بالکل اندی نہ ہوں گی جیسے طہانی اور اسماعیلی کی روایت سے نکلتا ہے بخاری کی ایک روایت میں ہے وہ اندھے  
 تھے تو شاید بعد کو اندھے ہو گئے ہوں گے ۱۲ منہ ۱۲ یعنی اس کے کھانے کے واسطے آپ کو روک رکھا واپس جانے نہ دیا حلیم ترجمہ ہے خزیرہ کا خزیرہ  
 اس طرح بننا ہے کہ گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کریں پھر بہت سا پانی ڈال کر اس کو چڑھا دیں جب پک جاوے تو اس پر آٹا چھڑک دیں  
 اور جو گوشت نہ ہو صرف آٹا ہو تو اس کو عقیدہ کہتے ہیں یعنی خزیرہ ۱۲ منہ -

الَّتِي خُشِنَ أَوْ ابْنُ الدُّخْشَنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ  
ذَلِكَ مُتَّفِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذَلِكَ الْإِسْرَافُ  
قَدْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَهُ  
اللَّهُ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّا نَرَى  
وَجْهَهُ وَنُصْنَحُهُ إِلَى السَّافِقِينَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ  
عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَنْتَعِي بِذَلِكَ  
وَجْهَهُ اللَّهُ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْمُحَصِّينَ  
بَنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ  
وَهُوَ مِنْ سَوَارِثِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ  
الرَّبِيعِ فَصَدَّقَهُ بِذَلِكَ -

بَابُ التَّكْنِيفِ فِي دُخُولِ التَّحِيدِ  
وَعَلَيْهِمْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَدْفِئُ  
بِرِجْلِهِ الْيُمْنَى فَإِذَا خَوَّجَ بَدَأَ  
بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى -

۴۱۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ

حرام کر دی ہے جس نے خالص رضائے الہی کے لیے لا الہ الا  
اللہ کہا۔ ابن شہاب کہتے ہیں میں نے محمد سے یہ حدیث سُن کر حُصین  
بن محمد انصاری سے پوچھا وہ نبی سالم کے شرفاء میں سے تھا کہ آیا  
محمد کی یہ حدیث صحیح ہے یا غلط تو اُس نے اس کی تصدیق کی۔

باب مسجد میں داخل ہوتے وقت اور دوسرے اچھے  
کام شروع کرتے وقت دائیں طرف سے شروع کرنا ابن  
عمرؓ مسجد میں داخل ہونے وقت پہلے دایاں پاؤں رکھتے  
جب نکلتے تو پہلے بایاں پاؤں نکالتے۔

از سلیمان بن حرب، از شعبہ، از اشعث بن سلیم، از ولید بن  
از مسروق، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی الامکان

یعنی دوزخ کا وہ طبقہ جو کافروں اور منافقوں کے لیے بنا ہے یا دوزخ میں ہمیشہ رہنا۔ اس صورت میں یہ حدیث ان حدیثوں کے خلاف نہ ہوگی  
جن سے موعودوں کا دوزخ میں جانا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے نکالا جانا ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۱۔ یہاں دوزخ کے حرام ہونے  
کا مقصد یہ ہے کہ جو دوزخ خالصہ کفار و منافقین و مشرکین کے لیے ہے وہ حرام ہے لیکن جو دوزخ توحید پرستوں کے لیے عارضی ہے اور جس سے بذریعہ  
شفاعت نبوی نکالا جاتا ہے، اُس کی حرمت یہاں ثابت نہیں ہوتی۔ دوزخوں میں فرق نہ کر لینے سے مسلمان عوام میں بڑی گمراہی اور بد عملی و بے عملی پھیل گئی  
ہے اور وہ علی الاطلاق یہ سمجھتے ہیں کہ جب لا الہ الا اللہ کہنا دوزخ سے بچنے کے لیے کافی ہے تو کون ایسا مسلمان ہے جس نے زندگی میں کم از کم ایک بار کلمہ  
نہیں پڑھا و نیز یاد رہے کہ دوزخ میں کچھ عرصہ رہنا بھی معمولی نہیں کیونکہ وہ زمانہ ابدی یا زمانہ مخلوق کے حساب سے تو عارضی وقت ہوگا لیکن دنیا کے اوقات کے لحاظ  
سے مختلف ہوں گی بہر حال خدا بچائے انسان کو نری خوش فہمی میں مبتلا نہ رہنا چاہیے اور خوف ورجاء کے بین بین عمل اور اتباع سنت کی کوشش کرنی  
چاہیے و لہذا حضرت ابن عمرؓ سے نہیں بلا البتہ حاکم نے مستدرک میں اس سے روایت کیا جب تو مسجد میں جانے لگے تو سنت یہ ہے کہ پہلے  
دایاں پاؤں رکھے اور جب نکلتے لگے تو پہلے بایاں پاؤں نکالے ۱۲ منہ۔

أَيُّهُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرْجُلِهِ وَتَعْلِيمِهِ -

بَابُ ۲۸۸ هَذَا تَنْبُشُ قُبُورِ

مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ وَيَتَخَذُ مَكَائِمًا

مَسَاجِدَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ

الَّتِي تَتَّخِذُ الْقُبُورَ أَنْبِيَاءَهُمْ مَسَاجِدَ

وَمَا يَكُونُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْقُبُورِ

وَرَأَى أُمِّي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَسُ بْنُ

مَالِكٍ يُصَلِّي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ الْقَبْرِ

الْقَبْرِ وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالْعَمَادَةِ -

۴۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا

يَعْنَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ

أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرْنَا كَنِيْسَةً رَأَيْنَاهَا

بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانُوا فِيهِمْ

الرَّحُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنُو أَعْلَى قَبْرُهُ مَسْجِدًا أَوْ

صَوْرًا أَوْ فِيهِ تَبِكُ الصُّوْرَ فَأُولَئِكَ شِرَارُ

الْحَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

دائیں طرف سے آغاز کو پسند فرماتے تھے طہارت، انگلی کرنے اور جو تپا پینے میں -

باب مشرکین زمانہ جاہلیت کی قبروں کو کھود کر مسجد

بنانا درست ہے آنحضرتؐ نے فرمایا یہودیوں پر خدا کی

لعنت جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔ نیز

قبروں میں نماز کروہ ہونے کا بیان حضرت عمرؓ نے حضرت

انسؓ کو ایک قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو کہنے لگے -

”قبر ہے“ اور انہیں نماز لوٹانے کا حکم نہ دیا۔

از محمد بن ثنی، الزبیری، الزہشام، از والدش عروہ حضرت عائشہؓ

فرماتی ہیں کہ ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ دونوں نے آنحضرتؐ کے سامنے

ایک گرجے کا تذکرہ کیا، جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اس میں

تصویریں تھیں، آپؐ نے فرمایا: اُن لوگوں کا دستور ہے کہ جب اُن کا

کوئی نیک شخص مرجاتا ہے، تو وہ اس کی قبر کو عبادت گاہ بنا لیتے ہیں

اور اس میں یہ موزتیاں رکھ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے

دن یہ لوگ بدترین مخلوق ہوں گے۔

۱- حافظ نے کہا یہ خاص ہے مشرکوں کی قبروں سے لیکن پیغمبروں کی اور حوان کے تابع ہیں ان کی قبریں کھودنا درست نہیں کیونکہ اس میں ان کی تدفیل ہے اور

مشرکوں کی کوئی عزت نہیں ۱۲- اس حدیث کو خود امام بخاری نے باب الوفاہ میں وصل کیا جب پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنانے والوں پر لعنت ہوئی حالانکہ

مسجد میں اللہ کی عبادت ہوتی ہے تو وہ پیغمبروں کی قبر کی عبادت کرنا یا اولیاء اللہ کے قبروں کی کسی قدر باعث لعن ہوگا اللہ بچائے ہمارے زمانہ میں یہ بلا عام ہوئی

ہے لوگ قبروں کو جا کر سجدہ کرتے ہیں انکا احوال آخرت میں اور انکا عمل کیلئے اور مشکلات میں بگاڑ ہیں جو صحیحی شریعت سے منہ اس معلوم ہوا کہ نماز تو قرآن و صحیح

جائے کی ایک نکتہ ہوگی امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول تھا کہ قبر کی طرف نماز پڑھنے یا قبروں کے اوپر یا قبروں کے بیچ میں ہر طرح نماز کروہ ہے ۱۲- منہ سے

معلوم ہوا کہ بزرگوں کی قبروں پر مسجد بنانا یہود اور نصاریٰ کی عادت ہے دنیا میں بت پرستی کا رواج یوں ہی ہوا ہے حضرت آدم علیہ السلام (باقی اگلے صفحہ پر)

۴۱۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ  
فَنَزَلَ عَلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو  
بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِيهِمْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي  
التَّجَارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِينَ السُّيُوفَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو  
بَكْرٍ دَفَعَهُ وَمَلَائِكَةُ بَنِي التَّجَارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَقْبَضُوا  
أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَدْرَكَتُهُ  
الصَّلَاةُ وَيُصَلِّيَ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَانْتَهَ أَمْرُ بَنِي  
السُّجْعَانَ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَائِكَةِ بَنِي التَّجَارِ فَقَالَ يَا بَنِي  
التَّجَارِ إِنَّا مَوْنِي بِحَاطِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ  
شَيْئًا إِلَّا لِرَأْيِ اللَّهِ قَالَ أَسْتُفْكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ  
قُبُورَ الْمُشْرِكِينَ وَفِيهِ خَرِبٌ وَفِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ  
فَنُشِئَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فُسُوِيتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا  
النَّخْلَ وَبَلَّةُ السُّجْعَانَ وَجَعَلُوا عِضَادَ تَبَاةِ الْحِجَارَةِ  
وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصُّخْرَ وَهُمْ يَزْجَعُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ

(از مسدد، از عبد الوارث، از ابو التياح) انس بن مالک

کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے تشریف لائے تو مدینے کے بلند  
تھنے میں بنی عمرو بن عوف کے قبیلے میں اترے وہاں آپؐ جو بیس  
راتیں رہے۔ پھر آپؐ نے بنی نجار کے لوگوں کو بلایا وہ تلواریں لٹکائے  
حاضر ہوئے۔ انس کہتے ہیں، گویا آج بھی مجھے وہ منظر نظر آ رہا ہے، کہ  
آپؐ اپنی اونٹنی پر سوار ہیں۔ ابو بکرؓ آپؐ کے پیچھے بیٹھے ہیں، اور بنی  
نجار کے لوگ آپؐ کے ارد گرد ہیں، آنحضرتؐ ابو ایوب کے گھر نازل  
ہوئے آپؐ کو یہ بات پسند تھی کہ نماز کا وقت جہاں آجائے، وہاں  
پڑھ لیتے۔ حتیٰ کہ بکریوں کے متھان میں بھی وقت آجاتا تو دریاک جگہ  
میں، نماز پڑھ لیتے۔ ایک بار آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی تعمیر  
کا حکم دیا، تو بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا۔ ان سے فرمایا: اے بنی نجار  
تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے طے کر لو! انہوں نے کہا نہیں خدا  
کی قسم ہم تو اس کا مول اللہ تعالیٰ سے لیں گے انسؓ نے کہا میں تمہیں بتاؤں  
اس باغ میں کیا تنہا ہمشروں کی قبریں اور کھنڈر کچھ کچھور کے درخت آپؐ  
کے حکم سے مشرکوں کی قبریں کھودی گئیں (دہریاں دور چینک دی گئیں)  
پھر کھنڈر برابر کر دیئے گئے، کچھور کے درخت کاٹ کر ان کی لکڑیاں قبیلے  
کی طرف جمادی گئیں اور پتھروں سے دونوں طرف دیوار بنادی گئی  
صحابہؓ اشعار پڑھ پڑھ کر ہنسنے لگے پھر پڑھ رہے تھے آنحضرتؐ بھی ان کے  
ساتھ اشعار پڑھ رہے تھے۔ اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ لَا خَيْرَ  
فَاغْفِرِ الْاَكْثَرَ وَالْمُكَاثِرَةَ۔ آپؐ یہ فرما رہے تھے، اے اللہ

(بقیہ) کے بعد چند لوگوں نے یہ کیا کہ اپنی عبادت کے مقام میں درگوں کی موت میں رکھنے لگے اس خیال سے کہ ان کے دیکھا دیکھی عبادت کا شوق پیدا ہو،  
لیکن عبادت خدا کی کرتے رہے پھر ان کے مرجانے کے بعد شیطان نے ان کی اولاد کو لوں بھڑکایا کہ تمہارے بزرگ لوگ ان موتوں کی تعظیم کیا کرتے تھے  
تم بھی ان کی تعظیم کرو اور روضہ روضہ ان کی پرستش کرنے لگے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پرستی کی جڑ ہی کاٹ دی اور تصویر بنانا اور رکھنا حرام کر دیا ۱۱ منہ۔  
۱۲ ان لوگوں سے آپؐ کی فرات تھی آپؐ کے دادا عبد المطلب کی ان لوگوں میں ننیاں تھیں یہ لوگ تلواریں باندھ کر اس لیے آئے کہ آپؐ کو معلوم ہو جائے  
کہ ہر طرح آپؐ کی مدد کو اور آپؐ کے ساتھ لڑنے مرنے کو حاضر ہیں ۱۲ منہ ۱۳ ہمیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے معلوم ہوا کہ مقبرے میں سے اگر مردوں  
کی ہڈیاں قبریں کھود کر چینک دی جائیں تو پھر وہاں نماز پڑھنا درست ہے ۱۲ منہ ۱۴ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم فرمیں نہیں تصنیف کر سکتے (باقی اگلے صفحہ پر)



الْأَخْيَرُ الْأَخْيَرُ فَأَعْفِرُوا أَنْصَارًا وَابْهَاجُوا

**باب ۲۸۹** الصَّلَاةُ فِي مَرَايِضِ الْغَنَمِ

۴۱۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الثَّيَّابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي فِي مَرَايِضِ

الْغَنَمِ ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدَ يَقُولُ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَايِضِ

الْغَنَمِ قَبْلَ أَنْ يُبَيِّنَ السُّجُودَ

**باب ۲۹۰** الصَّلَاةُ فِي مَوَاضِعِ الْإِدْبِ

۴۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا

سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اللَّهِ عَنْ

تَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ وَقَالَ

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

**باب ۲۹۱** مَنْ صَلَّى وَقَدْ امَّ

تَشَوُّدًا أَوْ نَادَاؤًا شَتَّى ثُمَّ يَعْبُدُ

فَأَرَادَ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى وَقَالَ

الرُّهُوسِيُّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عُوضْتُ عَلَى النَّارِ وَأَنَا مُكَلِّفٌ

۴۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَشْتُ الشَّمْسَ

حَقِيقِي أَوْرَاصِي فَأَنَدَ صَرْفَ أَخْرَتِ وَالْأَبْهَاسِ انْفِصَارَ وَمَهَا بَرِّينَ كَوْجَشِ دَسَ

**باب ۲۹۲** الْبُكْرِيُّونَ فِي مَوَاضِعِ الْمَنَاسِكِ

(از سلیمان بن حرب، از شعبہ، از ابوالتیاح) انس بن مالک

کہتے ہیں حضور بکریوں کے تھانوں میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے، ابوالتیاح

(یا شعبہ) کہتے ہیں پھر میں نے انس (یا ابوالتیاح) سے سنا، کہ وہ کہتے

تھے کہ آپ مسجد بننے سے پہلے بکریوں کے تھانوں میں نماز پڑھ لیتے

تھے۔

**باب ۲۹۳** اَوْنُوسُ كَيْفَ كَانَ فِي مَوَاضِعِ الْمَنَاسِكِ

(از صدقہ بن فضل، از سلیمان بن حیان، از عبد اللہ بن نافع کہتے

ہیں میں نے ابن عمر کو اپنے اونٹ کی طرف نماز پڑھنے دیکھتا۔ انہوں نے

کہا میں نے آنحضرت کو ایسا کرتے دیکھا۔

**باب ۲۹۴** تَنْوِيرُ الْاُكْ يَا اَوْرُكُو كَيْفَ كَانَ فِي مَوَاضِعِ الْمَنَاسِكِ

کرتے ہیں اُس کے سامنے نماز پڑھنا بیت عبادت

خدا درست ہے۔ زہری کہتے ہیں مجھے انس بن مالک

نے خبر دی کہ آنحضرت نے فرمایا دوزخ میرے سامنے

لائی گئی اور میں نماز پڑھ رہا تھا۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ، از مالک، از زید بن اسلم، از عطارد بن

یسار) عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں سورج گھن ہوا تو آنحضرت نے صلوٰۃ

کسوف پڑھی۔ پھر فرمایا مجھے (نمازیں) دوزخ دکھائی گئی، انا بھی مالک

(بقیہ) تھے لیکن شعر پڑھ سکتے تھے اور یہ شعر جو آپ نے پڑھا اس کو عرف میں شعر نہیں کہتے کیونکہ شعر میں شاعر کا قصد ضرور ہے اور جو کلام

بطور اتفاق موزوں نکل آئے وہ شعر نہیں ہوتا ۱۲ منہ ۱۵ یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو امام بخاری نے وصل کیا باب وقت الظہر میں اس حدیث

سے یہ نکلتا ہے کہ اگر نمازی کے سامنے یہ چیزیں ہوں تو نماز بلا کراہت جائز ہوگی لیکن احقاقک کے نزدیک مکروہ ہوگی ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث سے امام

بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ نماز میں انگار کے سامنے ہونے سے نمازیں کوئی غل نہیں ہوتا ۱۲ منہ۔

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ  
أَرَيْتُمُ النَّارَ فَمَا أَرَمَنْظَرُكَ الْيَوْمَ قَطُّ أَقْطَعُ -

### باب ۲۹۲ كراهية الصلوة في

الْمَقَابِرِ

۴۱۸- حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ شَيْخَيْهِ عَنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا فِي  
بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَواتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا هَاقِبَةً -

### باب ۲۹۳ الصلوة في مواضع

الْخُسْفِ وَالْعَذَابِ - وَيُذَكَّرُ أَنَّ

عَلَيْكَ رَفَى اللَّهُ عَنْهُ كَرَاهَةَ الصَّلَاةِ

بِحُسْفٍ بَابِلَ -

۴۱۹- حَدَّثَنَا سُعَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا تَنْتَحِلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمُعَذِّبِينَ إِنْ لَا أَنْ  
تَكُونُوا أَبَاكَيْنَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا أَبَاكَيْنَ فَلَا تَنْتَحِلُوا  
عَلَيْهِمْ لَا يَصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ -

### باب ۲۹۴ الصلوة في البيعة و

قَالَ عُمَرُ رَفَى اللَّهُ عَنْهُ إِنْ لَا أَنْتَ خُلِّ

لَنَا سَكْرَتُمْ مِنْ أَجْلِ التَّمَاثِيلِ الْخَبَرِ

اور ڈرانا منظر آج سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔

### باب مقبروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

(از مسدود، یحییٰ، از عبد اللہ بن عمر، از نافع) ابن عمرؓ فرماتے ہیں  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے گھروں میں بھی نماز سنت نفل  
وغیرہ پڑھ لیا کرو اور انہیں قبر مت بناؤ۔

### باب دھسی ہوئی زمین یا جہاں عذاب اترا وہاں

نماز کیسی ہے؟ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت علیؓ نے بابل  
کی دھسی ہوئی زمین پر نماز کو مکروہ سمجھا۔

(از اسمعیل بن عبد اللہ، از مالک، از عبد اللہ بن دینار) عبد اللہ بن عمر  
کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عذاب والوں کے مقامات پر  
مت جاؤ۔ مگر روتے ہوئے (اللہ سے ڈرتے ہوئے) اگر تم روتے نہ ہو تو  
اُن کے مقاموں میں مت جاؤ (ایسا نہ ہو) ان کی طرح عذاب تم پر بھی  
نازل ہو۔

### باب اگر جہاں نماز پڑھنے کا بیان حضرت عمرؓ نے

کہا (اے نصاریٰ) ہم تمہارے گرجاؤں میں اس لیے نہیں  
جاتے کہ وہاں موتیاں اور تصویریں ہیں۔ ابن عباسؓ گرجا

۱۔ اس باب میں ایک مزید حدیث ہے کہ میرے لیے ساری زمین مسجد بنائی گئی مگر مقبرہ اور حمام لیکن وہ امام بخاری کی شرط پر نہ تھی اس لیے اس کو  
نہ لاسکے۔ احمد بن حنبل کا یہ قول ہے کہ مقبرے میں نماز حرام ہے خواہ مسلمانوں کا مقبرہ ہو یا کافروں کا اور ابو حنیفہؒ اور ثوریؒ اور اوزاعیؒ نے  
اس کو مکروہ اور امام مالکؒ نے جائز رکھا ہے ۱۲ منہ ۱۔ جیسے قبروں میں مرنے والے نہیں پڑھتے ایسے تمہاری حالت نہ ہو ۱۔ بابل کو ف کی زمین اور  
اس کے گرد اگر دی کی جہاں نمود و مردود نے بڑی عمارت بنوائی تھی اللہ نے اس کو دھنسا دیا ۱۲ منہ ۱۔ یہ حدیث آپؐ نے اس وقت فرمائی جب  
غزوہ تبوک میں حجر مرہ سے گذرے جہاں نمود کی قوم بستی تھی اور عذاب ان کو مکروہ سب ہلاک ہو گئے تھے ۱۲ منہ۔

فِيهَا الصُّورُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّي  
فِي الْبَيْعَةِ إِلَّا بَيْعَةً فِيهَا تَمْرَانِيْلٌ -

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَمْرَ  
سَلَمَةَ ذَكَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَيْبَسَهُ وَأَنَّهَا يَأْخُذُ الْحَبَشَةَ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةٌ  
فَذَكَرْتُ لَهُ مَا رَأَيْتُ فِيهَا مِنَ الصُّورِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمْ  
الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوْ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِ  
مَسْجِدًا أَوْ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَ أُولَئِكَ شَرَّ أَرْ  
الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ -

بَابُ

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ  
عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعُمُّكَ اللَّهُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَا لَنَا  
نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُفُوفٌ يَطْرَحُ  
خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا الْغَتَمَ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ  
وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَى الْيَهُودِ  
وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ  
يُحْدِثُونَ مَا صَنَعُوا -

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ البتہ جن گرجاؤں میں  
مورتیاں ہوتیں وہاں نہ پڑھتے۔

(از محمد بن سلام، از عبدہ، از ہشام بن عروہ، از والدش حضرت  
عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ام سلمہؓ نے حضورؐ سے جہنہ میں دیکھے ہوئے ایک  
گرجے کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا، اس گرجے میں جو مورتیاں تھیں  
ان کا بھی ذکر کیا۔ تو حضورؐ نے فرمایا یہ وہ قوم ہے کہ جب ان کا کوئی  
نیک آدمی مر جاتا ہے تو اس کی قبر پر عبادت گاہ لگاتے ہیں اور وہاں  
مورتیاں بنا لیتے ہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ لوگ ساری مخلوق میں بدتر  
ہیں یہ

بَابُ

(از ابو الیمان، از شعیب، از زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن  
عتبہؓ کہتے ہیں کہ عائشہؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ نے بیان کیا جب آنحضرتؐ  
کا وصال کا وقت آیا، تو آپؐ ایک چادر اپنے منہ پر ڈالنے لگے جب  
گھبراتے تو منہ کھول دیتے۔ اس حالت میں فرماتے یہود و نصاریٰ پر  
خدا کی لعنت جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہوں میں تبدیل  
کر دیا۔ آپؐ کا مقصد اپنی امت کو یہود و نصاریٰ کے کام سے ڈرانا  
اور روکنا تھا۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ، از مالک، از ابن شہاب، از سعید بن  
مسیب) ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا اللہ یہود کو تباہ  
کرے، جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا دیا۔

۱۔ اس حدیث سے ترجمہ ہوں مکتل ہے کہ اس میں یہ ذکر ہے وہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اس میں یہ اشارہ ہوا کہ مسلمان کو گرجا میں نماز پڑھنا منع ہے  
کیونکہ اخیال ہے کہ گرجا کی جگہ پہلے قبر ہو اور مسلمان کے نماز پڑھنے سے وہ مسجد ہو جائے کذا فی الفتح ۱۳ منہ ۱۵ اس حدیث میں صرف یہود کا ذکر ہے ربانی اگلے صفحے پر

سَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ الْيَهُودُ اتَّخَذُوا قُبُورَهُمْ مَسَاجِدَ -

باب ۲۹۶ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا أَوْ ظَهْرًا -

۴۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ هُوَ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدًا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالزُّعْبِ مَسِيرَةً شَهْرٌ جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَظَهْرًا وَإِنِّي أَرْجِي مِنَ أُمَّتِي أَنْ ذَرَكْنَهُ الصَّلَاةَ فَلْيَصِلْ وَأَجَلْتُ لِي الْغَنَاءُ لَمْ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ -

باب ۲۹۷ نَوْمُ الْمَرْءِ فِي الْمَسْجِدِ -

۴۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَمُوحٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ وَلِيدًا كَانَ سُودًا أَوْ بَيْعِي مِنَ الْعَرَبِ فَاتَّقَتْهُمَا فَكَانَتْ مَعَهُمَا فَالْتَمَحَتْ صَدِيقَةً لَهَا فَحَبَسَتْ لَهَا عَلَيْهَا وَشَاحَ أَحْمَرُ مِنْ سُيُورٍ فَالْتَمَحَتْ قَوْمَ صَعْتَةَ أَوْ وَفَعٍ مِنْهَا فَحَبَسَتْ بِهِنَّ حُدَايَاً وَهُوَ مَلْفِي فَحَبَسَتْهُ لَهَا

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنائی گئی ہے۔

دارمحمد بن سنان، ازہشیم، ازسیار یعنی ابوالحکم، ازیزید فقیر، جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئیں جو پہلے کسی دوسرے نبی کو نہیں دی گئیں۔ ایک ماہ کی مسافت دور دشمن پر بھی میرا رعب پڑ جاتا ہے۔ ساری زمین میرے لیے مسجد اور ظہور پاک کرنے والی بنائی گئی ہے۔ میرے امتی کو جہاں وقت نماز آجائے نماز پڑھ لے۔ میرے لیے غنیمتوں کا مال حلال بنایا گیا۔ بہر نبی خاص اپنی قوم میں مبعوث ہوتا تھا، میں ساری انسانیت کے لیے مبعوث ہوا ہوں۔ پانچویں خصوصیت یہ ہے کہ مجھے حق شفاعت عطا کیا گیا ہے۔

باب عورت کا مسجد میں سونا۔

دارعبید بن اسمعیل، ازابو اسامہ، ازہشام، ازوالدش حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ عرب کے کسی قبیلہ کی ایک کالی لونڈی تھی اسے انہوں نے آزاد کر دیا وہ ان کے ساتھ رہتی تھی، وہ کہتی ایک بار اس قبیلے کی ایک لڑکی باہر نکل گئی اس پر لالہ تسموں کا مکر بند تھا وہ اس نے اتار کر رکھ دیا یا خود بخود بدن سے گر گیا۔ اوپر سے ایک چیل اڑتی ہوئی گذری اس نے دیکھا، تو گوشت سمجھا اور مکر بند کو جھپٹ کر لے گئی۔

(فقیر) اور اگلی حدیث میں یہود اور نصاریٰ دونوں کا یہود کے تو پیغمبر بہت گزرے ہیں اور ان کو نصاریٰ بھی مانتے ہیں تو نصاریٰ کے بھی پیغمبر ہوتے ہوں گے نے کہا نصاریٰ تو انہیں رسول یعنی پیغمبر مانتے ہیں ۱۲ منہ ۱ یعنی زمین کی ہر چیز پر نماز اور اس سے تیمم کرنا درست ہے مگر جہاں کوئی دلیل اس کی ہو کہ وہ نجس ہے یا وہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے ۱۲ منہ ۲ یہ حدیث اوپر کتاب التیمم میں گذر چکی ہے ۱۳ منہ -

فَخَطَفَتْهُ قَالَتْ فَالْتَسْوُةَ فَاكُمُ يَحْدُو كَالْتِ قَالَتْ فَالْتَسْوُةَ  
بِهِ قَالَتْ فَخَطَفُوا بِفَتَسْوُةَ حَتَّى فَتَسْوُةَ قَالَتْ  
وَاللّٰهُ اِنِّي لَقَائِلُهُمْ رَاوَمَتِ الْحَكَايَا فَالْتَسْوُةَ  
قَالَتْ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ فَقُلْتُ هَذَا الَّذِي  
اَتَمَسْتُ فِي بِهِ دَعَمْتُمْ وَاَنَا مِنْهُ بِرَبِيَّةٍ وَهُوَ  
ذَاهُو قَالَتْ جَاءَتْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَاسْتَلَمَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ لَهَا خَبَاءٌ  
فِي النَّسِيْدِ اَوْ حِفْشٍ قَالَتْ فَكَانَتْ تَارْتِيْنِي  
فَكَحَّكْتُ عَنْ يَدِي قَالَتْ فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِي  
تَجْلِسُ اِلَّا قَالَتْ -

وَيَوْمَ الْوُشَاخِ مِنْ تَعَاْجِيْبِ رَبِّنَا  
اَلَا رَاَيْتَهُ مِنْ بَلَدٍ اَلْكُفْرِ اَنْجَانِي  
قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكَ لَا تَقْعُدِيْنَ  
مَعِيَ مَقْعَدُ اِلَّا قُلْتُ هَذَا قَالَتْ فَهَذَا شَيْءٌ يَهْدِيْ  
الْحَدِيْثُ -

اہل قبیلہ نے وہ کمر بند خوب ڈھونڈھا کیس نہ ملا اور انہوں نے مجھ پر  
چوری کی تہمت لگائی اور میری تلاشی لینے لگے یہاں تک کہ میری  
شرمگاہ دیکھی۔ لونڈی کہتی ہے اللہ کی قسم میں خاموش ان کے ساتھ  
کھڑی رہی۔ اتنے میں ایک چیل آئی اور کمر بند چھینک دیا۔ وہ ان کے  
بیچ میں گرا تب میں نے ان سے کہا تم اسی کی چوری کی تہمت مجھ پر  
لگاتے تھے؟ میں اس سے پاک تھی اور لوہہ تمہارا کمر بند ہے حضرت  
عائشہؓ فرماتی ہیں وہ لونڈی رسول اللہ صلعم کے پاس آئی اور اسلام لے  
آئی، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اس کا جھوٹا مسجد میں تھا اور وہ میرے  
پاس کبھی کبھی آتی تھی اور باتیں کرتی تھی مگر جب کبھی میرے پاس آتی تو  
یہ شعر ضرور پڑھتی -

وَيَوْمَ الْوُشَاخِ مِنْ تَعَاْجِيْبِ رَبِّنَا  
اَلَا رَاَيْتَهُ مِنْ بَلَدٍ اَلْكُفْرِ اَنْجَانِي

مگر بند کا دن خدا کے عجائب میں سے ہے۔ اسی نے مجھ کو کفر کے ملک سے نجات دی  
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے اُس سے پوچھا کیا بات ہے جب بھی تو میرے  
پاس بیٹھتی ہے تو یہی شعر پڑھتی ہے تب اس نے یہ ساری کہانی مجھ سے  
بیان کی -

باب مردوں کا مسجد میں سونا۔ ابو قتاہبہ نے انس بن  
مالکؓ سے روایت کیا محمل قبیلے کے کچھ لوگ (جو دس سے  
کم تھے) آنحضرتؐ کے پاس آئے وہ صفہ (مسجد کے سامنے)  
میں رہا کرتے۔ عبدالرحمن بن ابوبکرؓ فرماتے ہیں اصحاب  
صفہ فقیر لوگ تھے۔

باب نَوْمِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ  
قَالَ أَبُو قَتَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
قَدِيمَ رُحْمٍ مِّنْ عُمَكٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا فِي الصُّفَّةِ  
وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ  
كَانَ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءُ -

۱۔ اپنا ملک چھوڑ کر مدینہ میں ۱۳ منہ ۱۷ منہ یعنی یہ دن بھی اس کی قدرت کے عجیب دنوں میں سے تھا ۱۳ منہ ۱۷ منہ اسی روایت کو خود امام بخاری نے علامات النبوة میں  
وصل کیا۔ یہ سناہا یعنی صفہ میں رہنے والے محتاج لوگ تھے جن کا رنگہر تھا نہ بار نہ جو رو نہ جاتا ہمیشہ مسجد میں پڑے رہتے کہتے ہیں بہشت آدمی تھے ان کو اصحاب صفہ کہا  
کرتے بعضوں نے کہا صوفی کا لفظ اصل میں معنی تھا کثرت استعمال سے صوفی کہنے لگے فقیروں اور درویشوں کی ابتدا انہی لوگوں سے ہوئی ۱۲ منہ -

۴۲۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يَكُمُّ وَهُوَ شَابٌّ أَزْوَاجُ لَأَ أَهْلُ  
لَنِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۴۲۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ  
ابْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْتَ فَاطِمَةَ فَكَمَرُوهَا عَلَيْهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ ابْنُ  
عَوْنٍ قَالَ لَئِنْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَعَا أَصْبِي فَخَرَمَ  
فَكَمَرُوهَا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِلْإِنْسَانِ انْظُرْ أَفِينٌ هُوَ نَجَاءٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّسْجِ رَأَى فَبَاءَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ  
فَلَمْ يَقْطَعْ رِءَاؤُهُ عَنْ شَوْقِهِ وَأَمَّا بَكْرَةُ فَجَكَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُجَّةٍ عَنْهُ  
وَقِيلَ قُمْ يَا بَكْرَةُ قُمْ يَا بَكْرَةُ -

۴۲۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ فَصِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مَنَّمُ  
رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ وَلَا إِذَا دَاوَمًا كَسَاءً قَدْ رَكِبُوا  
فِي أَعْنَاقِهِمْ فِيمَنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّائِقِينَ وَ

(از مسدد، از یحیی، از عُمیر بن عبد اللہ، از نافع، عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ  
وہ اچھے خاصے جوان تھے اور مجر وہ ان کی بیوی نہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی مسجد مبارک میں سویا کرتے تھے۔

(از قتیبہ بن سعید، از عبد العزیز بن ابی حازم، از ابو حازم) سہل بن  
سعد کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے  
حضرت علیؓ موجود نہ تھے۔ حضور نے پوچھا تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟  
حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا، میرے ان کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا تھا وہ  
غصے ہو کر تشریف لے گئے۔ یہاں نہیں سوئے آپ نے ایک شخص سے کہا  
جاؤ اسے دیکھو کہاں ہے وہ آیا اور کہا یا رسول اللہ وہ مسجد میں آرام کر  
رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے حضرت علیؓ بیٹے ہوئے  
تھے۔ ایک طرف سے چادر اتر گئی تھی اور بدن میں مٹی لگ گئی تھی آنحضرت  
ان کے بدن سے مٹی صاف کرنے لگے اور فرمانے لگے: اوتراب! اٹھ  
اوتراب! اٹھ۔

(از یوسف بن عیسیٰ، از ابن فضیل، از والد شمس، از ابو حازم)  
ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے اصحاب صفہ میں سے ستر آدمی ایسے  
دیکھے جن کی چادر نہیں تھی یا فقط تہ بند تھا یا فقط کمر جیسے وہ  
گردن سے باندھ پیتے تھے، بعض کی پندلیوں تک ہوتا اور بعض کے  
ٹخنوں تک پہنچتا اور اس ڈر سے کہ کہیں ان کا ستر نہ کھل جائے۔

۱۔ حالانکہ حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چاکے بیٹے تھے مگر عرب کے عمارہ میں باپ کے عزیزوں کو بھی چچا کا بیٹا کہتے ہیں آپ نے یہ نہیں فرمایا  
تہا رے میاں کہاں ہیں اور قرابت کا ذکر کیا تاکہ حضرت فاطمہؓ کو ان کی محبت پیدا ہو۔ ۲۔ اتراب عربی میں مٹی کو کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
علیؓ کی کنیت اوتراب رکھی حضرت علیؓ کو جو کوئی اس کنیت سے پکارنا تو وہ خوش ہوتے اس حدیث سے مسجد میں سونے کا جواز ثابت ہوا اور حضرت علیؓ کی  
بڑی فضیلت بخاری ۱۲۱۷ منہ ۱۷۷ صفحہ کہتے ہیں مسجد کے سائبان کو ان لوگوں کا ذکر بھی گذر چکا۔ امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ مسجد میں سونا اور رہنا  
درست ہے کیونکہ یہ مفر و آلے درویش تھے ان کا گھر بار نہ تھا رات دن مسجد ہی میں رہتے ۱۲۷ منہ۔

وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَبِيرَ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةً  
أَنْ تُؤْتَى عَوْرَتُهُ۔

**باب ۲۹۹** الصَّلَاةُ إِذَا أَقْدَمَ مِنْ  
سَفَرٍ وَقَالَ لَعَبُّ بْنُ مَالِكٍ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْدَمَ  
مِنْ سَفَرٍ يَدُ أَبِي السَّمْحَةِ فَصَلَّى فِيهِ۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ  
قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ دَعْدَانٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي  
الْمَسْجِدِ قَالَ مَسْعُودُ أَرَأَاكَ قَالَ مَعِيَ فَقَالَ صَلَّى  
رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ فِي عَلَيْهِ دِينَ قَفْقَصَاتٍ وَكَادَنِي۔

**بَابُ ۳۰۰** إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ  
فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُسَ۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو  
بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّكْمِيِّ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ  
فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُسَ۔

**بَابُ ۳۰۱** الْحَدَّثُ فِي الْمَسْجِدِ۔

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْوَجِ عَنْ

ہاتھ سے اس کپڑے کو سیٹے رہتے تھے۔

**باب سفر سے واپسی پر پہلے نماز پڑھنا۔** کعب بن  
مالک کہتے ہیں حضرت نبی موجب سفر سے تشریف لانے تو  
پہلے مسجد میں جا کر نماز پڑھتے۔

(از غلام بن یحییٰ، از مشغز، از عمار بن دثار، جابر بن عبد اللہ کہتے  
ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ مسجد میں بیٹھے تھے۔  
مسعر کہتے ہیں میرا خیال ہے عمار بن دثار نے کہا کہ یہ چاشت کا وقت تھا  
تو آپ نے فرمایا دو رکعتیں پڑھ لے۔ میرا کچھ قرض آنحضرت پر تھا۔  
آپ نے وہ ادا کیا بلکہ اس سے زیادہ دے دیا۔)

**باب مسجد میں داخلہ کے وقت بیٹھنے سے پہلے دو**  
**رکعتیں پڑھ لے (تختیۃ المسجد)**

(از عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از عامر بن عبد اللہ بن زبیر، از  
عمرو بن سلیم زرقی، ابو قتادہ سلمی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو  
رکعت پڑھ لے۔)

**باب مسجد میں بے وضو ہو جانا۔**

(از عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از ابو الزناد، از اعرج، ابو  
ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا فرشتے اس شخص کے لیے دعا کرتے

۱۔ سنت یہ ہے کہ آدمی جب سفر کر کے اپنے گھر کو آئے تو گھر میں جانے سے پہلے مسجد میں دو رکعتیں نفل پڑھ کر گھر میں جائے گویا حق تعالیٰ کا شکر یہ  
ادا کرے کہ اس کو مع الخیر سفر سے واپس لایا گھر پہنچا یا ۲۔ منہ ۱۔ امام بخاری نے اس حدیث کو بیس مقاموں میں روایت کیا اور یہ واقعہ اس  
وقت کا ہے جب جابرہ سفر سے آئے تھے جیسے دوسری روایتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے تو حدیث ترجمہ باب کے مطابق ہوگئی مغلطہ مغلط میں پڑ گئے انہوں  
نے یہ اعتراض کیا کہ حدیث سے باب کا مطلب نہیں نکلتا ۱۳ منہ ۲۔ اس باب کے لائے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ بے وضو آدمی مسجد میں جاسکتا ہے اور  
دیاں بیٹھ سکتا ہے ۱۳ منہ۔

أَيُّ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الْمَلَكُ يُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَصَلَاةٍ  
الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ  
اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ -

بَابُ بَنِيَانِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ أَبُو  
سَعِيدٍ كَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ  
وَقَالَ إِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَكْرُورِ يَا كَأَنَّ  
تُحْمَرُ أَوْ تُصْفَرُ فَتَفْتِنُ النَّاسَ قَالَ  
أَسْأَلُ رَبِّي عَنْهُمْ بِمَا تَلَمَّزُوا لِعَمَلِهِمْ  
إِلَّا كَيْلًا وَقَالَ بَنُو عَبَّاسٍ  
لَتَنْخَرُفَنَّهَا كَمَا انْخَرَفَتِ الْيَهُودُ  
وَالنَّصَارَى -

۳۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْنُ أَبِي  
كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَفَّقَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ  
أَخْبَرَنَا أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللِّبْنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيدُ وَ  
عَمْدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمَّا يَرُدُّ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ  
فِيهِ عُمَرُ وَبَنَى عَلَى بَنِيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللِّبْنِ وَالْجَرِيدِ وَأَعَادَ

رہتے ہیں جو شخص نماز کی جگہ میں جہاں اس نے نماز پڑھی بیٹھا رہے جب  
تک کہ بے وضو نہ ہو جائے۔ فرشتے کہتے رہتے ہیں یا اللہ اسے بخش دے۔  
اس پر رحم فرما۔

باب مسجد بنانے کا بیان - ابو سعید خدری کہتے ہیں  
مسجد نبوی کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی حضرت  
عمرؓ نے اسے بنانے کا حکم دیا اور کہا میں لوگوں کو بارش  
سے بچانا چاہتا ہوں۔ مگر خمر دار مسجد میں سُرخ اور زردی  
نہ لگانا۔ لوگ اس سے فتنے میں پڑ جاتے ہیں۔ انسؓ نے  
کہا لوگ مسجدوں کے ذریعے سے ایک دوسرے پر فخر کریں گے  
مگر انہیں حقیقی معنی میں بہت کم آباد کریں گے۔ ابن عباسؓ نے  
کہا تم مسجدوں کو ایسا آراستہ کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے آراستہ کیا

(از علی بن عبد اللہ، از یعقوب بن ابراہیم بن سعید، از الدلش، از  
صالح بن کیسان، از نافع) عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے زمانے  
میں مسجد کچی اینٹوں کی بنی ہوئی تھی، چھت پر کھجور کی ڈالیاں تھیں اور  
ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے اپنے زمانے میں کچھ سبھی  
اضافہ نہیں کیا، حضرت عمرؓ نے اپنے عہد میں مسجد کو بڑھایا۔ لیکن عمارت  
ویسے ہی رکھی جیسے آنحضرتؐ کے زمانے میں تھی یعنی کچی اینٹوں کی دیوار و ڈالیاں  
کی چھت، کھجور کی لکڑی کے ستون۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے عہد میں بدل ڈالا  
اور بہت بڑھایا، اس کی دیواریں منقش پتھروں اور گچ سے بنوائیں۔

۱۔ مسلم ہوا کہ حدیث ہونے لگی گورنکھنے سے فرشتوں کی دعا موقوف ہو جاتی ہے کیونکہ اس کی بدولت فرشتوں کو اذیت ہوتی ہے ۱۲ من ۱۳ مسجد کی رنگ آمیزی  
اور نقش نگار دیکھ کر نمازیں ان کا خیال بٹ جائے اس اثر کو خود امام بخاری نے مسجد نبوی کے باب میں بحالہ ابن ماجہ نے حضرت عمرؓ سے مرقوم روایت کیا کسی کام کا اسوقت تک نہیں  
بلکہ واجب تک اس نے اپنی مسجدوں کو آراستہ نہیں کیا اگر علماء نے مسجد کی بہت آرائش کروا دی ہے کیونکہ ایسا کرنے سے نمازیوں کا خیال نماز میں ہٹتا ہے دوسرے پیسہ کا بے کار  
فائدہ کرنا ہے جب مسجد کا نقش و نگار بے فائدہ کروا دینا منع ہو تو شادی غمی میں رویہ اڑانا اور فضول رسمیں کرنا بک درست ہوگا مسلمانوں کو چاہیے اپنی آنکھ کھولیں اور جو پیسہ بے  
اس کو بیک کاموں میں اور اسلام کی ترقی کے سامان میں صرف کریں مثلاً دین کی کتابیں چھپوائیں غریب طالب علم لوگوں کی خبر گیری کریں مدرسے اور سرکاری بنوائیں مسکین اور  
محتاجوں کو کھلائیں، نیکوں کو کلمہ پڑھائیں، یتیموں اور یتیموں کی پرورش کریں ۱۲ من ۱۳ یعنی نماز باجماعت، ذکر الہی، قرآن کا درس و تدریس وغیرہ نہ رہے کا نقش و نگار اور پیسہ بے فائدہ



ستون منقش پتھروں کے، چھت سا گوان سے بنوائی۔

عَمَدٌ وَخَشَبًا لَّهُ عَزَبٌ وَأَعْمَامٌ قَدْ أَدْفِيَهُ زِيَادَةٌ  
كَثِيرَةٌ وَبَنَى جِدَارًا بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَ  
الْقَمَّةِ وَجَعَلَ عَمَدًا مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ  
وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ -

**باب مسجد بنانے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا۔**  
اور اللہ تعالیٰ کا (سورۃ ہرارة) میں یہ فرمانا کہ ان کے لئے  
..... خلدون مشرکوں کی یہ لیاقت ہی نہیں کہ اللہ کی  
مسجدوں کو آباد کریں جس حالت میں کہ وہ خود اپنے اوپر کفر  
کی باتوں کا اقرار کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کے سب اعمال اکابر  
ہیں۔ اور دوزخ میں وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔

**بَابُ التَّعَاوُنِ فِي بِنَاءِ  
الْمَسْجِدِ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا  
كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَبْنُوا مَسْجِدَ  
اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ  
بِالْكُفْرِ - أُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ  
فِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ -**

(از مسدود، از عبدالعزیز بن مختار، از خالد حذام، مکرہ کہتے ہیں ابن  
عباسؓ نے مجھے اور اپنے بیٹے علی سے کہا تم دونوں ابوسعید کے پاس جا  
کر حدیثیں سنو۔ ہم گئے وہ اپنے باغ کو درست کر رہے تھے۔ انہوں نے  
اپنی چادر اوڑھی اور حدیث بیان کرنے لگے، حتیٰ کہ مسجد نبویؐ بنانے کا  
ذکر آیا کہنے لگے، ہم ایک ایک اینٹ اٹھا رہے تھے عمارؓ دود و اینٹیں  
اٹھا رہے تھے۔ آنحضرتؐ نے عمارؓ کو دیکھا، تو ان کے بدن سے مٹی  
جھاڑنے لگے اور فرمانے لگے: افسوس عمار کو باغی لوگ مار ڈالیں گے یہ  
تو انہیں بہشت کی طرف بلائے گا (یعنی اطاعت امیر) وہ اسے دوزخ  
کی طرف بلائیں گے (یعنی بغاوت امیر) ابوسعید کہتے ہیں حضرت عمارؓ  
اس پیشگوئی کے سننے کے بعد انکساریہ دعا کیا کرتے تھے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ  
الْفِتَنِ (دیں اللہ تعالیٰ کے ذریعے فتنوں سے پناہ مانگتا ہوں)

۴۳۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّادُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ  
عَلِيٍّ الطَّلِقَارِيُّ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَامَا مَعَنَا مِنْ حَدِيثِ  
فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ يُصَلِّيهِ فَاحْذَرُوا  
فَاخْتَبَى ثُمَّ انْشَأَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى أَتَى عَلَى ذِكْرِ بِنَاءِ  
الْمَسْجِدِ فَقَالَ كُنَّا نَحْمِلُ لَبَنَةً لَبَنَةً وَعَمَدًا  
لَبَنَتَيْنِ لَبَنَتَيْنِ قَرَأَ اللَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَعَمَلٌ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُولُ وَيَجْ  
عَمَارٌ تَقْتُلُهُ الْفُتَّةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوهُمْ إِلَى  
الْحِجَّةِ وَيَدْعُوهُمْ إِلَى النَّارِ قَالَ يَقُولُ عَمَارٌ  
أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ -

**باب بڑھتی اور معمار سے مسجد اور ممبر بنانے میں**  
مدد لینا۔

**بَابُ الرِّسْتِخَانَةِ بِالْحِجَارِ  
وَالصَّخَرِ فِي أَعْوَادِ الْمَسْجِدِ  
الْمَسْجِدِ -**



بَابُ مَا يَأْخُذُ بِصُورِ النَّبِيِّ إِذَا

مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ -

۴۳۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو أَسَمِعْتَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ سَهْمٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنَصَالِهَا -

بَابُ الْحَبْلِ الْمُرُورِ فِي الْمَسْجِدِ -

۴۳۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا بِسَبَلٍ فَلْيَأْخُذْ عَلَى نَصَالِهَا لَا يَغْفِرَ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا -

بَابُ الشَّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ -

۴۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الرَّهْزِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهَدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ آتِنَا كِبْرُورَ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَعَنَ -

بَابُ مَسْجِدٍ كُذِرَ تَعْرِيفُهُ بِأَنَّهُ فِي الْمَسْجِدِ -

از قتبہ بن سعید (سفیان کہتے ہیں میں نے عمرو سے پوچھا کیا آپ نے جابر بن عبد اللہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ ایک شخص مسجد میں تیرے کر آیا آنحضرت نے اسے فرمایا ان کی نوکیں تھامے رہے۔

بَابُ مَسْجِدٍ تِيرٌ وَغَيْرُهُ لَمْ يَكُنْ كُذِرَ -

از اموسى بن اسمعيل، از عبد الواحد، از ابو بردہ بن عبد اللہ، از ابو بردہ یعنی ابو بردہ بن عبد اللہ کے والد ان کے والد ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہماری مسجدوں یا بازاروں میں تیرے کر چلے وہ ان کی نوکیں تھامے رہے۔ مبادا اپنے ہاتھ سے (نادانستہ) کسی مسلمان کو زخمی کر بیٹھے۔

بَابُ مَسْجِدٍ فِي شَعْرٍ -

از ابو الیمان حکم بن نافع، از شعیب، از زہری، ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت انصاری نے ابو ہریرہ سے گواہی طلب کی کہا اے ابو ہریرہ تمہیں خدا کی قسم کیا تم نے آنحضرت کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ اے حسان! تو اللہ کے رسول کی طرف سے کافروں کو جواب دے اور آنحضرت کی دعا اے اللہ اس کی دستان (کی روح القدس کے ذریعہ مدد کر) ابو ہریرہ نے گواہی دی کہ ہاں (واقعی) آنحضرت نے مجھ سے یہ کہا تھا اے اللہ سے دعا بھی کی تھی۔

(بقیہ) حضرت عثمان نے یہ تعمیر مسجد کی شروع کی کعب نے کہا کاش حضرت عثمان اس کو نہ بناتے کیونکہ اس کے بننے کے بعد وہ قتل ہوں گے ایسا ہی ہوا۔ ابن جوزی نے کہا جس نے مسجد پر ایسا نام کندہ کروا دیا وہ غلط نہیں ۱۲ منہ ۱۷ اس حدیث میں عمرو کا جواب مذکور نہیں لیکن امام بخاری نے کتاب الفتن میں عمرو کا جواب بھی ذکر کیا ہے یعنی ہاں! لو کہ مخالفانے کا مقصد یہ ہے کہ کسی مسلمان کو لوگ نہ جائے حافظ کہتے ہیں اس شخص کا نام مجھے معلوم نہیں ہوا جو تیرے کر مسجد نبوی میں آیا تھا۔ ۱۸ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے ہوا یہ تھا کہ حسان مسجد نبوی میں شعر پڑھ رہے تھے حضرت عمرؓ نے ان پر انکار کیا (انہی کے منہ پر)

## باب ۳۹۵ اَصْحَابُ الْحُرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ صَالِحٍ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَحَبَشَةٌ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ أَنْظُرُوا إِلَى لَوْنِهِمْ ثُمَّ ادْرَأُوا هَيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَبَشَةٌ يَلْعَبُونَ بِحُجْرَتِهِمْ۔

## باب ۳۹۶ ذِكْرُ النَّبِيِّ وَالشَّرَاءِ

عَنِ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ فِي الْمَسْجِدِ۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَتْهَا بَرِيدَةُ سَأَلَهَا فِي كِتَابِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتَ أُعْطَيْتِ أَهْلَكَ وَيَكُونُ الْوَلَدُ عَرِيٌّ وَقَالَ أَهْلُهَا إِنْ شِئْتَ أُعْطِيَتْهَا مَا بَقِيَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَوْلَاهُ لَنْ

## باب ۳۹۷ مَسْجِدٌ مِثْلُ بَيْتِ الْوَلَدِ كَمَا جَاءَ۔

از عبد العزیز بن عبد اللہ، از ابراہیم بن سعد، از صالح بن کیسان، از ابن شہاب، از عروہ ابن زبیر، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے۔ آنحضرتؐ مجھے اپنی چادر سے ڈھانپے ہوئے تھے (بطور پردہ) میں حبشیوں کا یہ کھیل یعنی مشق دیکھ رہی تھی۔ ابراہیم بن منذر نے اتنا اور اضافہ کیا ہے کہ ہم سے ابن وہب نے کہا آپ کو یونس نے بتایا، انہیں ابن شہاب سے معلوم ہوا اور انہیں عروہ نے بتایا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے۔

## باب ۳۹۸ خَرِيدٌ وَفَرُوحٌ كَمَا مَسْجِدٌ مِنْهُ بَرْدٌ كَرْنَا۔

از علی بن عبد اللہ، از سفیان، از یحییٰ، از عروہ، عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ان کے پاس بریرہ نامی (لوندی) آئی، اپنی کتابت کے روپے میں ان سے مدد چاہتی تھی، حضرت عائشہؓ نے کہا اگر تو چاہے تو میں تیرے مالکوں کو روپیہ دے دیتی ہوں اور تیرا ترکہ میں لوں گی، اس کے مالکوں نے کہا اگر تم چاہو تو گناہت کا روپیہ اس کے ذمہ باقی

دفعہ تب حسان نے ابو ہریرہؓ کو گواہ کر کے حدیث بیان کی اور کہا میں تو مسجد میں ان کے سامنے شعر پڑھتا تھا جو تم سے بہتر تھے حسان کافروں کی جو کا جواب دیتے اور غیر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتے معلوم ہوا عمدہ شعر میں جن میں اللہ اور اس کے رسول کی تعریف ہو اور دین کی تائید ہو مسجد میں پڑھنا درست ہے دوسری حدیث میں جو مسجد میں شعر پڑھنے سے منع فرمایا ان سے مراد وہ شعر ہیں جو عشق و مضامین کی انوار جاہلیت کے زمانہ کی طرز پر ہوں ۱۲۔ ہتھیاروں کی مشق کر رہے تھے ۱۳۔ یعنی جو معاملہ خرید و فروخت کا گذر رہے اسی کا ذکر کرنا اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسجد میں منبر پر خرید و فروخت کرنا جائز ہے وہ دوسری حدیث کی رو سے منع ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ اگر کوئی مسجد ہی میں بیع و شرا کا عقد کرے تو وہ صحیح ہو گا یا نہیں۔ ۱۴۔ منہ ۱۵۔ کتابت اس کو کہتے ہیں کہ غلام یا لوندی اپنے مالک سے کچھ مال پر معاملہ کرے کہ اگر اتنا مال وہ ادا کر دے تو آزاد ہو جائے جو مال آزادی کے عوض ٹھیکہ اس کو کتابت یا بدل میں بھی بھی حکم قائم رہا ۱۶۔ منہ۔

شَهِتٍ اَعْتَقْتُهَا وَيَكُونُ اَنُؤَلَّامُ لَنَا فَلَمَّا جَاءَ  
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُهُ ذَلِكِ  
فَقَالَ اِتَّبَاعِيهَا فَاَعْتَقِيهَا فَاَتَاكَ الْوَلَاءُ لِمَنْ  
اَعْتَقَى ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى الْمُنْبَرِ وَقَالَ سُبْحَانَ مَنْ عَزَّ وَجَلَّ فَصَحَّحَ رَسُولُ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ مَا  
بَالُ اَقْوَامٍ يَنْتَشِرُ طُؤُنُ شُرُوطَا لَيْسَ فِي كِتَابِ  
اللّٰهِ مِنْ اَشْتَرَكُ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ  
لَهُ وَلَٰئِنْ اَشْتَرَكُ مَعَهُ مَنْ عَزَّ وَجَلَّ مَا لَكَ عَنْ  
يَحْيَىٰ عَنْ عُمَرَ اَنْ يَرْيَا وَكَمْ يَدُ كَوْصِدِ الْمُنْبَرِ  
قَالَ عَنِ قَالَ يَحْيَىٰ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ  
عُمَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ يَحْيَىٰ  
قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ -

ہے وہ دے دو، کبھی سفیان نے یہ بھی کہا ہے، کہ اگر تم چاہو تو  
اسے روپیہ دے کر آزاد کر دو مگر اس کا ترک تو ہم ہی لیں گے، حجب  
آنحضرت<sup>۲</sup> تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا، آپ  
نے فرمایا تو بریرہ کو بلاتا مل خرید لے اور آزاد کر دے، ترکہ اسی کا  
ہے جو آزاد کرے، پھر آنحضرت<sup>۲</sup> باہر تشریف لائے اور منبر پر  
کھڑے ہوئے کبھی سفیان نے یہ بھی کہا، منبر پر آنحضرت<sup>۲</sup> چڑھے،  
آپ نے فرمایا ان لوگوں کو کیا ہوا ہے جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن  
کا ذکر اللہ کی کتاب میں نہیں، اگر کوئی شخص ایسی شرطیں سو بار بھی  
لگائے جن کا ذکر کتاب خدا میں نہیں تو کیا ہونا ہے، اسے کچھ  
نہیں ملے گا، امام مالک<sup>۳</sup> نے بحوالہ کعبہ عمرہ اس حدیث کو روایت کیا  
اور بریرہ کا ذکر کیا مگر اس میں منبر پر چڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔ اسی  
حدیث کو علی مدینی نے بحوالہ یحییٰ بن سعید بن قطان عبد الوہاب و  
یحییٰ بن سعید، وعمرہ روایت کیا ہے اور جعفر بن عون نے یحییٰ بن  
سعید سے یوں نقل کیا سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ (اس کے الفاظ یہ ہیں میں نے عمرہ سے سنا اُس نے کہا  
میں نے عائشہ سے سنا،<sup>۴</sup>

**باب مسجد میں قرضدار کو قرضہ کی ادائیگی کے لیے  
تقاضا و اصرار کرنا۔**

(از عبد اللہ بن محمد، از عثمان بن عمر، از یونس، از زہری، از  
عبد اللہ بن کعب بن مالک، کعب کہتے ہیں انہوں نے ابن ابی حذرہ

**بَابُ التَّقَاةِ وَالْمُذَامَةِ  
فِي الْمُسْجِدِ۔**

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ

۱۔ بریرہؓ کی مالک چین کی باتیں کرتے تھے عرب میں علی العموم یہ قاعدہ تھا کہ جو کوئی غلام لونڈی کو آزاد کرے وہی اس کی میراث پائے۔ شرح  
میں بھی یہی حکم قائم رہا ۱۳۱ منہ ۱۔ جہاں پر یہ الفاظ ہیں "کبھی سفیان نے یوں کہا" مطلب یہ ہے کہ سفیان نے دونوں طرح کے الفاظ بیان کیے ہیں  
اس حدیث میں دو بار سفیان کے الفاظ دو قسم کے آئے ہیں، یہ محدثین کا کمالی اہتمام ہے، کہ انہوں نے الفاظ کی بڑی پابندی کی ہے جس سے معنی متعین  
ہوتے ہیں، پچھلے صفحات میں حدیث ۴۰۴ میں اگرچہ دونوں قسم کے الفاظ کا مفہوم واحد ہے یعنی "ناراضگی دینی گئی" یا "ناپسند جانا" مگر راوی کے  
شک کو محدثین نے بیان ضرور کیا ہے اور الفاظ کے تفاوت کو واضح کیا ہے۔ عبد الرزاق<sup>۵</sup> یعنی سفیان نے کبھی قام علی المنبر کہا کبھی معد علی  
المنبر ۱۲ منہ ۱۔ حالانکہ قرآن میں ولا یعنی غلام لونڈی کے ترکہ کا ذکر نہیں ہے مگر یہ علیہ السلام کا فرمانا بھی اللہ کی حکمت سے ہے تو گویا وہ نبی قرآن ہے  
اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو حدیث کو قرآن کی طرح واجب الاتباع نہیں جانتے ۱۲ منہ ۱۔ اس سند سے یحییٰ بن سعید کا عمرہ سے اور عمرہ کا  
حضرت عائشہ سے سنا اصرار معلوم ہوتا ہے ۱۳ منہ -

الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ  
كَعْبٍ أَنَّهُ تَقَامَى ابْنُ أَبِي حُدْرٍ دِينًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ  
فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْفَعَتْ أَصْوَاتُهَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ  
إِلَيْهَا حَتَّى كَشَفَ سَجْفَ عَجْرَتِهِ فَنَادَى يَا كَعْبُ قَالَ  
لَتَبِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ضَعِ مِنْ دِينِكَ هَذَا  
أَوْ مَا إِلَيْهِ أَيْ الشُّطْرُ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قَالَ ثُمَّ فَاتَوْنَاهُ -

باب ۳۲ کُنْ السُّجْدَ وَ

التِّقَاطُ الْحَرْقِ وَالْقَذَى وَالْعَيْدَانِ

٣٣٢ - حَدَّثَنَا سَكِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ  
 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْوَدَّ أَوَامِرُهُ سَوْدَ آدَمَ  
 كَانَ يَقْرَأُ الْمُسْجِدَ فَمَاتَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالَ أَوَامَاتٌ فَقَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ  
 إِذْ تَمُوتُنِي بِهِ دُعَاؤِي عَلَى قَبْرِهِ أَوْ قَالَ قَبْرِهَا  
 فَأَنَّى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا -

باب ۳۳ تحريم تجارة الخمر

في المسجد -

٢٢٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّبِّ  
خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ  
فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَزَمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ-

سے اپنے قرض کی ادائیگی کا تقاضا کیا مسجد میں قرضخواہ اور مقروض کی آوازیں بلند ہوئیں حتیٰ کہ آنحضرتؐ نے سن لیا۔ آپ اپنے حجرے میں نئے۔ باہر تشریف لائے۔ حجرے کا دروازہ کھولا اور ندا فرمائی: ”اے کعب“ کعب نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اپنے قرض سے آدھا معاف کر دے، آپ نے اشارہ سے فرمایا جس سے آدھے حصہ کا اشارہ تھا۔ کعب نے کہا یا رسول اللہ میں نے ایسا ہی کیا یعنی آدھا پھوڑ دیا معاف کر دیا، آپ نے ابن ابی عذرہؓ سے فرمایا: تو اُسٹھ کھڑا ہو اور وہ آدھا باقی ادا کر دے۔

باب مسجد میں جھاڑو دینا، چیتھڑے، کوڑا، لکڑیاں

چُننا یعنی صاف کرنا۔

(الاسلیمان بن حرب، الزحما د بن زید، ان ثابت، از ابو رافع، ابو ہریرہ)  
 کہتے ہیں کہ ایک کالامردیا کالی عورت مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتا تھا یا  
 کمرتی تھی مہر حال اس مردیا عورت کا انتقال ہو گیا، آنحضرتؐ نے اس  
 کے متعلق دریافت فرمایا صحابہ نے عرض کیا اس کا انتقال ہو گیا ہے آپ  
 نے فرمایا تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا، مجھے اس کی قبر بناؤ (مردیا عورت)۔  
 آپ اس کی قبر پر گئے اور اس پر نماز پڑھی۔

## باب مسجد میں شراب کی تجارت کو حرام کہنا

(از عبدان، از ابو حمزہ، از اعش، از مسلم، از مسروق) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب سود کے متعلق سورۃ بقرہ میں آیات نازل ہوئیں تو حضورؐ مسجد میں تشریف لائے، وہ آیات لوگوں کو سنائیں۔ پھر فرمایا کہ شراب کی تجارت حرام ہے۔

**باب ۳۴۳** الْحَدِيثُ لِلْمَسْجِدِ وَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ تَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي  
مُحَرَّرًا أَعْنِي مُحَرَّرًا لِلْمَسْجِدِ  
يُحْدَمُهُ -

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
امْرَأَةً أَوْ جَلًّا كَانَتْ تَقْرَأُ الْمَسْجِدَ وَلَا أَرَاكَ  
إِلَّا امْرَأَةً فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّهُ صَلَّى عَلَى قَبْرِهَا -

**باب ۳۴۴** الْأَسِيرُ أَوْ الْغُرْمِ  
يُزَبِّطُ فِي الْمَسْجِدِ -

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَفْرِيَّتًا مِّنَ الْحَيِّ تَقْلَتَ عَلَى  
الْبَارِحَةِ أَوْ كَلِمَةً تَحْوَاهَا لَيَقْطَعَنَّ عَلَى الصَّلَاةِ  
فَأَمْلَكَنِي اللَّهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْطِطَ إِلَى  
سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَاسِرِ الْمَسْجِدِ حَتَّى تَصْبَحُوا  
تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كَمَا كَرِهْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ  
رَبِّ هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْتَبِئَنِي بِحَدِّ مَن بَعْدِي  
قَالَ رَوْحٌ فَكَرَدَ خَاسِرًا -

**باب ۳۴۵** مسجد کا خادم مقرر کرنا۔ ابن عباسؓ کہتے  
ہیں اس آیت میں تَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا میں  
مُحَرَّرٌ سے مراد خادم مسجد ہے۔

(از احمد بن حنبل، از حماد، از ثابت، از ابو رافع، ابو ہریرہؓ فرماتے  
ہیں کہ کوئی مرد یا عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی، ابو رافع کہتے ہیں میں  
سمجھتا ہوں وہ عورت تھی۔ پھر وہی حدیث بیان کی کہ آنحضرتؐ نے  
اس کی قبر پر نماز رجزاۓ پڑھی۔

**باب ۳۴۶** قیدی یا مقروض کو مسجد میں باندھ کر رکھنا۔

(از اسحاق بن ابراہیم، از روح و محمد بن جعفر، از شعبہ، از محمد بن  
زیاد) ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات  
ایک سرکش جن مجھ سے لڑنے آیا، یا ایسا کوئی اور کلمہ (آنحضرتؐ نے) ارشاد  
فرمایا تاکہ وہ (جن) میری نماز میں غل ڈالے اللہ نے مجھے اس پر طاق عطا  
فرمائی اور میں نے چاہا کہ مسجد کے کسی ستون سے اسے باندھ دوں تاکہ صبح  
کے وقت تم سب اسے دیکھ لو پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آئی۔  
رب هب لي ملكا لا ينغي احد من ابعدي (ترجمہ ۱۔ رب! مجھے ایسی  
بادشاہت دے جو میرے بعد کسی کو نہ ملے) روح نے کہا کہ آنحضرتؐ نے اس (جن)  
کو ذلیل کر کے جگا دیا۔

۱۔ یہ عیران کی بی بی کا کلام اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں نقل فرمایا انہوں نے اپنا حمل یہ سمجھ کر لڑکا پیدا ہوگا مسجد اقصیٰ کی خدمت کے لیے لڑکر دیا تھا۔ لیکن  
لڑکے کے بدل لڑکی پیدا ہوئیں یعنی حضرت مریم علیہا السلام ان کا قصہ مشہور ہے ۱۲ منہ ۱۳ ترجمہ باب یہیں سے نکلا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ  
کو مسجد میں قید کرنا چاہا کہ اور قریبدار کا گوڈا اس حدیث میں نہیں ہے مگر اس کو اسی پر قیاس کیا ۱۲ منہ ۱۳ حضرت سلیمانؑ کی جو خاص بادشاہت تھی وہ بھی  
تھی کہ ان کو جنوں اور دیوانوں پر اختیار تھا ہوا ان کے ہاتھ میں تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خیال فرمایا کہ اگر میں اس دیوان کو باندھ دوں گا تو یہ بادشاہت  
گویا مجھ کو بھی حاصل ہو گئی اس خیال سے آپ نے اس کو چھوڑ دیا ۱۲ منہ ۱۳

**باب** الرَّغَسَالِ إِذَا اسْلَمَ وَ  
رَبَطَ الْأَسِيرَ أَيْضًا فِي الْمَسْجِدِ وَ  
كَانَ شُرَيْبُ بْنُ مَرْثَدٍ الْغُرَيْمِ أَنْ  
يُجْبَسَ إِلَى سَارِيَةِ الْمَسْجِدِ -

۴۴۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ  
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي  
حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثَمَامَةُ بْنُ أَنَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةِ  
مَنْ سَوَارَى الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَطْلِقُوا ثَمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى الْخَلِ  
فَرَبَطَ الْمَسْجِدَ فَانْطَلَقَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُولُ اللَّهُ -

**باب** الْحَيْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ  
لِلْمَرْضَى وَغَيْرِهِمْ -

۴۴۷ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي جَبْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي  
الْأُحْلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً  
فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَكَ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمْ يَرَوْهُمْ وَفِي  
الْمَسْجِدِ خَيْمَةً مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا الذَّمُّ لِيَسِيلَ

**باب** اسلام لانے کے وقت غسل کرنا، اور قیدی کو  
مسجد میں باندھنا۔ اور شریح بن حارث (کوفہ کا قاضی)  
قرضدار کو مسجد کے ستون کے ساتھ قید کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

(از عبد اللہ بن یوسف، از لیث، از سعید بن ابی سعید) ابو ہریرہؓ  
کہتے ہیں نبی اکرمؐ نے چند سواروں کو نجد کی طرف بھیجا۔ وہ بنی حنیفہ کے  
ایک شخص کو پکڑ لائے۔ اس کا نام ثمامہ بن انال تھا اسے مسجد کے ستون  
سے باندھ دیا گیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ فرمایا:  
ثمامہ کو چھوڑ دو وہ رہا ہو کہ مسجد کے قریب کھجوروں کے جھنڈ کے پاس  
گیا۔ وہاں غسل کیا۔ پھر مسجد میں آیا اور کہا اشہدان لا الہ الا اللہ و  
ان محمد رسول اللہ ﷺ

**باب** مسجد میں بیماروں کا خیمہ لگانا۔

(از زکریا بن یحییٰ، از عبد اللہ بن نمیر، از ہشام، از والد شمس)  
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ غزوہ خندق میں لشکر زخمی ہوئے۔ ان کی  
رگ اکھل میں زخم آیا۔ تو آنحضرتؐ نے مسجد میں ایک خیمہ کھڑا کیا،  
تاکہ قریب سے عیادت فرما سکیں، مسجد میں بنی غفار کا خیمہ بھی تھا۔  
پس انہیں کوئی چیز نہ ڈرا سکی یعنی خیمہ والوں کو صرف وہ خون ڈرا  
سکا جو ان کی طرف بہہ بہہ کر آئے لگا۔ انہوں نے کہا: اے خیمے والو!

۱۔ اس اثر کو عمر نے وصل دیا ابوب سے انہوں نے ابن سیرین سے کہ جب وہ کسی شخص پر کچھ حق کا فیصلہ کرتے تو حکم دیتے کہ وہ  
مسجد میں قید رہے یہاں تک کہ اپنے ذمہ کا حق ادا کرے اگر وہ ادا کر دیتا تو خیر ورنہ اس کو قید خانے میں لے جانے کا حکم دیتے ۱۲ منہ ۱۳ منہ بنی حنیفہ ایک  
قبیلہ کا نام ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ آپؐ نے ثمامہ کو اس لیے چھوڑ دیا کہ آپؐ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ وہ اسلام لانے والا ہے اسلام لانے وقت غسل اس حدیث سے ثابت  
ہوا۔ امام احمد کے نزدیک غسل واجب ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ سعد بن معاذ یہ صحابی ہیں بنی ثمامہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے توبین جنت  
میں اس کے پکڑنے سے بہتر ہیں اور فرمایا کہ ان کی موت سے پروردگار کا عرش جھوم گیا اللہ ان سے راضی ہو ۱۲ منہ ۱۳ منہ وہ رگ جس کی فصہ لی جاتی



إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا هَلْ الْخَيْمَةُ مَا هَذِي الَّذِي  
يَأْتِيَنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَخْدُ وَجْرُحُهُ  
دُمَامَاتٌ مِنْهَا -

**باب ۲۱۸** إِذَا خَالَ الْبُعَيْرُ فِي السَّجْدِ  
لِلْعَلَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَأَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

بُعَيْرَةٍ -

۴۴۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ تَوْفَلٍ عَنْ  
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي قَالَ طَوْنِي مِنْ دَرَارِ  
النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطَفُتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ  
بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ -

**باب ۲۱۹**

۴۴۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ تَادَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا آسُ بْنُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا عَبْدُ بْنُ بَشِيرٍ وَكَأْسِبُ  
الثَّقَفِيُّ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فِي كَيْلَةٍ فَظَلَمَتْهُمَا وَمَعَهُمَا

یہ کیا ہے جو ہماری طرف بہہ بہہ کر رہا ہے ؟ دیکھا تو سعدؓ کے زخم سے  
خون بہہ رہا تھا آخر وہ (سعدؓ) اسی سے فوت ہو گئے۔

**باب ضرورت سے اونٹ کو مسجد میں داخل کرنا۔**  
ابن عباسؓ فرماتے ہیں آنحضرتؐ نے اونٹ پر سوار ہو  
کر بیت اللہ کا طواف کیا۔

۴۴۸ از عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از محمد بن عبد الرحمن بن توفل  
از عروہ بن زبیر، از زینب بنت ابی سلمہ، ام سلمہؓ فرماتی ہیں میں نے  
حضورؐ کے پاس بیماری کا شکوہ کیا۔ میں نے کہا میں پیدل طواف نہیں  
کر سکتی۔ آپؐ نے فرمایا لوگوں کے پیچھے رہ اور سواری پر طواف کر لو میں  
نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور آنحضرتؐ اس وقت کعبہ کے  
ایک طرف نماز پڑھ رہے تھے۔ سورہ طور کی تلاوت کر رہے تھے۔

۴۴۹ از محمد بن ثنی، از معاذ بن ہشام، از والدش، از تادہ، انسؓ  
کہتے ہیں کہ اصحاب نبیؐ میں سے دو آدمی تاریک رات میں حضورؐ کے  
پاس سے نکلے۔ ایک کا نام عبد بن بشرؓ دوسرے میرے خیال میں  
اسید بن حضیرؓ تھے، ان کے ساتھ دو چراغ سے تھے، جو ان کے  
آگے آگے روشنی دے رہے تھے۔ جب وہ ایک دوسرے سے  
جدا ہوئے، تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ رہ گیا، جو گھرنے لگا۔

۴۴۸ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا اور آپ کی صحبت کی برکت تھی جو نور آخرت میں ملنے والا ہے اس کا ایک شعبہ دنیا ہی میں ان کو  
دکھائی دیا اس حدیث کو امام بخاری اس باب میں اس لیے لائے کہ یہ دونوں صحابی بڑی رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے تو ضرور  
آپ کے ساتھ باتیں کر رہے ہوں گے پس مسجد میں بات کرنے کا جواز معلوم ہوا ۱۲۱۸

مِثْلُ الْمُصْبَحِينَ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَادَمَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدًا حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ۔

باب الخوۃ والمسافر فی المسجد

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِسَانَ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ

بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ

سُبْحَانَهُ خَيْرٌ عَبْدًا أَيْنَ الدُّنْيَا وَيُنَ مَا عِنْدَهُ

فَلِخْتَارَ مَا عِنْدَ اللَّهِ فَكَبَّرَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي

مَا يُبْكِي هَذَا الشَّيْءَ إِنْ يَكُنِ اللَّهُ خَيْرَ عَبْدٍ أَبَيْنَ

الدُّنْيَا وَيُنَ مَا عِنْدَهُ فَخْتَارَ مَا عِنْدَ اللَّهِ فَكَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدُ وَكَانَ

أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمُنَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكُ إِنَّ أَمَّنَ النَّاسِ

عَلَيَّ فِي مُحَبَّتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُنْجِدًا لَخَلِّدًا

مَنْ أَمَّنِي لَا تَخْذُلْ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ اخْوِصَّهُ الْإِسْلَامَ

وَمَوَدَّتُهُ لَا يَبْقَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سَدَّ

إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ۔

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ

حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ

سَمِعْتُ يُعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

مَرْوَةِ النَّبِيِّ مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا دَأَسَةً بِخُرُوفَةٍ

فَقَعَدَ عَلَى الْمَنَكِبِ فَعَمِدَ اللَّهُ وَأَنَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ

باب مسجد میں گھر کی اور رستہ رکھنا۔

(از محمد بن سنان، از فلیح، ابو النضر، از عبید بن حنین، از بوسید بن سعید)

ابو سعید خدری کہتے ہیں آنحضرتؐ نے خطبہ دیا اور فرمایا: اللہ پاک نے ایک

بندے کو اختیار دیا ہے، چاہے دنیا میں رہے چاہے اس کو اختیار کرے

جو اللہ کے پاس ہے۔ اس بندے نے اللہ کے پاس کی چیز اختیار پسند

کی۔ ابو بکرؓ پر سن کر رونے لگے۔ میں اپنے دل میں یہ سوچنے لگا کیا بات

ہے کہ یہ بوڑھا روتا کیوں ہے۔ انہیں کیا غرض اگر اللہ نے کسی بندے کو دنیا

یا آخرت میں سے ایک چیز کے پسند کرنے کا اختیار دیا اور اس نے آخرت کو

پسند کیا۔ مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ بندہ رسول اللہؐ صلعم ہی ہیں، ابو بکرؓ

ہم سب زیادہ عالم تھے۔ آنحضرتؐ نے (مندرجہ بالا ارشاد کے بعد) فرمایا:

اے ابو بکر! امت رو کسی شخص کا مجھ پر باعتبار مال و صحبت کے ابو بکرؓ سے

زیادہ احسان نہیں۔ اگر میں کسی کو گمراہ دوست بنانا چاہتا تو ابو بکرؓ ہی کو بناتا

لیکن اسلام کی اخوت اور محبت کافی ہے مسجد میں حقنے لوگوں کے گھروں کے

دروازے ہیں سب بند کر دیئے جائیں، صرف ابو بکرؓ کا دروازہ باقی

رہے۔

(از عبد اللہ بن محمد جعفی، از وہب بن جریر، از والدش، از یعلیٰ بن

حکیم، از عکرمہ) ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم

مرض وصال میں ایک کپڑے سے اپنا سر باندھے ہوئے باہر تشریف

لائے۔ منبر پر بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی، ثنا کہی، پھر فرمایا:

مجھ پر ابو بکرؓ یعنی ابن ابی قحافہ سے زیادہ کسی کا جانی و مالی احسان نہیں۔

اگر میں کسی کو جانی دوست بنانا چاہتا، تو ابو بکرؓ ہی کو بناتا۔ لیکن اسلام

لے ابو سعید خدری پہلے یہ سن سچے کہ بندے سے کون مراد ہے تو ابو بکرؓ کے رونے سے ان کو تعجب ہوا ۱۲۱ منہ لے وہ اشارہ وصال سمجھ کر رو رہے تھے۔ عبد الرزاق لے مطلب یہ ہے کہ جانی دوستی تو بغیر کو سوا خدا کے کسی سے نہیں ہو سکتی قبیل آدمی کا ایک ہی ہوتا ہے غیب سے اگر مرصیب ہے ۱۲۲ منہ لے آپ کے سر میں شدت کا درد تھا اس واسطے آپ نے ایک کپڑے سے سر کو باندھ لیا تھا ۱۲۳ منہ لے۔

إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ آمَنَ عَلَى نَفْسِهِ وَ  
مَالِهِ مِنْ ابْنِ بُكَرٍ ابْنِ عُقَابَةَ وَكَوْنْتُ مَتَّخِذًا مِنَ  
النَّاسِ خَلِيلًا لَا تَخْذُلُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ خَلَّةُ  
الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ سُدُّ وَاعْتِ كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هَذَا  
السَّجِّ غَيْرَ خَوْخَةٍ ابْنِ بُكَرٍ -

**بَابُ ۳۲** الْأَيُّوبَ وَالْعَلَقَ لِلْكَلْبَةِ

وَالْمَسَاجِدِ - قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ وَ

قَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ

لِي ابْنُ ابْنِ مُكَيْكَةَ يَا عَبْدَ الْمَلِكِ

لَوْ رَأَيْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ

أَبَوَاهَا -

۴۵۲ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ وَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ

مَكَّةَ فَدَاعَا عُمَرَ ابْنَ طَلْحَةَ فَقَطَعَا الْبَابَ فَدَخَلَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَكَ وَأَسَامَةُ ابْنُ

زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ثُمَّ أَعْلَقَ الْبَابَ

فَلَبِثَ فِيهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوا قَالَ ابْنُ

عُمَرَ مَكَدْتُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا فَقَالَ صَلَّى

فِيهِ فَقُلْتُ فِي أَيِّ فَقَالَ بَيْنَ

الْأَسْطُوَانَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَذَهَبَ عَلَى أَنْ

أَسْأَلَهُ كَرَمَ صَلَّى -

کی جانی دوستی (تمام دوستیوں سے) افضل ہے۔ دیکھو اس مسجد میں جتنی  
کھڑکیاں ہیں سب بند کر دو ابو بکرؓ کی کھڑکی رہنے دو۔

**باب** کہے اور مسجدوں میں دروازے اور زنجیر رکھنا۔

امام بخاریؒ بحوالہ عبد اللہ بن محمد سفیان، ابن جریرؒ کہتے

ہیں کہ ابن ابی ملیکہؒ نے کہا اے عبد الملکؒ کاش تو ابن عباسؒ

کی مسجدیں اور ان کے دروازے دیکھتا تو تعجب کرتا۔

(از ابو النعمان وقتیبہ بن سعید، الزماد بن زید، الزیوب، الزناخ)

ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے، آپؐ نے عثمان بن

طلحہ کو بلایا (جو مکہ کے کلید بردار تھے) انہوں نے کہے کہ دروازہ کھولا پھر

آنحضرتؐ، بلالؓ، اسامہ بن زیدؓ، عثمان بن طلحہؓ اندر گئے پھر دروازہ

اندر سے بند کر دیا گیا۔ آپؐ تھوڑی دیر اندر رہے پھر سب باہر نکلے، ابن

عمرؓ فرماتے ہیں، یہ خبر سن کر میں تیز تیز چلا اور بلالؓ سے جا کر پوچھا (آنحضرتؐ

نے مکہ کے اندر کیا عمل فرمایا) تو انہوں نے جواب دیا: نماز پڑھی۔ میں نے

کہا کہاں؟ انہوں نے کہا دو ستونوں کے درمیان۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں میں یہ

پوچھنا بھول گیا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔

۱۔ وہ نہایت مضبوط اور پائدار تھے اور مسجدیں بہت پاک صاف تھیں ۲۔ اس لیے کہ اور لوگ نہ گھس آئیں ہجوم نہ ہو جائے اس سے معلوم ہوا کہ

خانہ مکہ کا دروازہ تھا اور اس میں زنجیر بھی تھی اور یہی ترجمہ باب ہے اور مسجدوں کو بھی کہے پر قیاس کر لینا چاہیے۔

## باب ۳۲۱ دُخُولُ الْمُشْرِكِ الْمَسْجِدِ -

۴۵۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا وَقِيلَ لِمَنْ جَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَبِشَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ ابْنُ أَنَاثِلٍ فَوَطَّوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ -

## باب ۳۲۲ دُخُولُ الصَّوْتِ فِي الْمَسْجِدِ -

۴۵۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنُ جَعْفَرٍ النَّدَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْجَعْفِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَّبَنِي رَجُلٌ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ أَذْهَبُ فَأَتَرَنِي بِهَذَيْنِ فَعَلَّمَنِي بِمَا أَقَالَ مِمَّنْ أَنْتُمَا أَوْ مِمَّنْ أَيْنَ أَنْتُمَا قَالَا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَا وَجَعْتُكُمَا تَوْفَعَانِ أَصَوَاتُكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۴۵۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ

## باب مسجد میں مشرک کا داخل ہونا کیسا ہے؟

(از قتیبہ، از لیث، از سعید بن ابی سعید، ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف بھیجے وہ بنو حنیفہ کا ایک شخص ثمامہ بن أناثیل نامی پہنچا لائے، جسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔)

## باب مسجد میں آواز بلند کرنا

(از علی بن عبد اللہ بن جعفر بن یحییٰ مدینی، از یحییٰ بن سعید قطان، از سعید بن عبد الرحمن، از یزید بن خصیفہ) سائب بن یزید کہتے ہیں میں مسجد میں کھڑا تھا، مجھ پر کسی شخص نے نکر پھینکا۔ میں نے ادھر دیکھا تو وہ عمر بن خطاب تھے۔ فرمایا ان دو شخصوں کو میرے پاس لاؤ۔ میں ان دونوں کو آپ کے پاس لے گیا آپ نے پوچھا تم کس قبیلے کے ہو یا تم کہاں کے ہو انہوں نے کہا اہل طائف ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا اگر تم اس شہر کے باشندے ہو تو میں ضرور سزا دیتا۔ تم مسجد نبوی میں شور مچا رہے ہو۔

(از احمد بن صالح، از ابن وہب، از یونس بن یزید، از ابن شہاب)

از عبد اللہ بن کعب بن مالک، کعب بن مالک (اپنے منعلق) فرماتے ہیں

۱۔ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے حنفیہ کے نزدیک مطلقاً جائز ہے اور امام بخاری کا بھی مذہب یہی معلوم ہوتا ہے شوکانی نے کہا ایک دوسری حدیث بھی اس باب میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف کے قاصدوں کو جو مشرک تھے مسجد میں اتارنا حرام کہتے تھے نزدیک مطلقاً ناجائز ہے شافعیہ کہتے ہیں مسجد حرام میں جانا درست نہیں باقی مسجدوں میں جائز ہے بعضوں نے کہا اہل کتاب کو مسلمانوں کی اجازت سے مسجد کے اندر جانا درست ہے ۱۲ منہ ۱۳ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ ثمامہ اس وقت تک مشرک تھے اور ان کو مسجد کے اندر قید رکھا ۱۲ منہ ۱۳ امام بخاری اس باب میں دو حدیثیں لائے ایک سے ممانعت نکلتی دوسری سے جواز مطلب یہ ہے کہ بے ضرورت آواز بلند کرنا ناجائز ہے اور ضرورت سے درست ہے مثلاً تعلیم وغیرہ کے لیے امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے امام مالک کے نزدیک مطلقاً منع ہے بعضوں کے نزدیک مسجد نبوی میں مطلقاً منع ہے اور دوسری مسجدوں میں کسی دینی ضرورت سے مثلاً تعلیم علم یا مقدمہ کے فیصلہ کرنے کے لیے درست ہے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی اگر تم پر دہی نہ ہوتے تو تم کو سزا دی جاتی پر دہیوں کو محذور کہا کیونکہ وہ مسئلہ سے ناواقف ہوں گے ۱۲ منہ -

شَهَابٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ  
كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَدَّادٍ يَتَنَا  
كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهُمَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ  
فَخَوَّجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى  
لَكَّشَفَ سَجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ  
يَا كَعْبُ فَقَالَ لَتَبَيْتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ بِرِجْلِهِ أَنْ  
مَعَ الشَّطْرَيْنِ دُبَيْتِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَاتَّقِمْ-

### بَابُ الْحَلْقِ وَالْجُلُوسِ فِي

الْمَسْجِدِ-

۴۵۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ  
الْمُقَفَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
عَلَى الْبَيْتِ بِمَا تَرَى فِي صَلَوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى  
فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى وَاحِدَةً فَإِنَّهُ تَوَرَّتْ لَهُ مَا  
صَلَّى وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَوةِكُمْ بِاللَّيْلِ  
وَتَرَاهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ-

۴۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ  
زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا  
جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ

کہ انہوں نے ابن ابی حذرہ سے اپنے ایک قرضے کا تقاضا کیا، یہ مسجد  
نبوی میں اور آنحضرت کے زمانہ کا واقعہ ہے۔ ان کی آوازیں بلند ہو  
گئیں۔ یہاں تک کہ آنحضرت نے ان کا شور سن لیا۔ آپ حجرے سے باہر  
تشریف لائے حجرے کا پردہ اٹھایا کعب بن مالک کو پکارا فرمایا اے  
کعب! انہوں نے کہا لیک یا رسول اللہ! آپ نے اشارہ سے فرمایا کہ  
آدھا قرض معاف کر دے۔ کعب نے کہا میں نے معاف کیا! آنحضرت  
نے (ابن ابی حذرہ) سے فرمایا اٹھ کھڑا ہو! اور (بقیہ) قرضہ ادا کر دے!

### باب مسجد میں حلقہ باندھ کر بیٹھنا اور بونہی بیٹھنا۔

(از المسدد، الزبیر بن مفضل، از عبید اللہ، از نافع، ابن عمر کہتے  
ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت سے پوچھا۔ آپ اس وقت منبر پر تھے۔  
رات کی نماز (تہجد) کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا دو دو  
رکعت کر کے پڑھ (یعنی ہر دو گانہ کے بعد سلام پھیر کر دوسرا دو گانہ پڑھ)  
پھر جب کسی کو صبح ہونے کا ڈر ہو تو ایک ہی رکعت پڑھے (وتر کی) وہ  
ساری نماز کو طاق بنا دے گی، عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ آنحضرت نے  
یہ حکم دیا ہے کہ رات کی نماز کے وتر آخر میں پڑھا کر و۔

(از ابوالنعمان، از حماد بن زید، از ایوب، از نافع، ابن عمر کہتے ہیں  
ایک شخص آنحضرت کے پاس آیا آپ مسجد میں خطبہ دے رہے تھے  
اُس نے پوچھا رات کی نماز کیسے پڑھیں؟ آپ نے فرمایا دو دو رکعت

۱۔ یہ حدیث اسی آدم پر گرجی ہے امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ مسجد میں ضرورت سے آواز بلند کرنا جائز ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں  
کو تنبیہ کرتے مخالف یہ کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے تو براہم ہوئے اور کعب کو آدھا قرض چھوڑ دینے کے لیے فرمایا کہ ان کا غل موقوف ہو! ۱۲  
۲۔ یعنی ہر دو گانہ کے بعد سلام پھیر کر ۱۲ منہ ۱۲ امام بخاری اس حدیث اور آئے والی حدیث سے آنحضرت اور صحابہ کا بیٹھنا ثابت کرتے ہیں عبدالرزاق ۱۲ منہ۔

قَالَ كَيْفَ صَلَوَةُ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَيَا ذَا  
خَشَيْتَ الصُّبْحَ فَأَوْزِرْ بِوَاحِدَةٍ تَوْبُوكَ مَا قَدْ  
صَلَّيْتَ وَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلًا قَادَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي السُّجُودِ -

۴۵۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِبْنِ سَعْدٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ  
أَنَّ أَبَا مَرْثَدَةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي  
وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي السُّجُودِ فَأَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ  
فَمَا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرَجَةً فِي الْحُلَّةِ فَجَلَسَ وَأَمَّا  
الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَدَبَّرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا  
فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ  
عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَوَدَى إِلَى اللَّهِ فَأَوَاكَ  
اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا  
الْآخَرُ فَاعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ -

بابُ الْإِسْتِيقَاءِ فِي السُّجُودِ -

۴۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ تَيْمِيٍّ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُسْتَلْقِيًا فِي السُّجُودِ وَأَوْفَعَا الْإِدْيَ بِجُلْدِهِ عَلَى  
الْأُخْرَى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

جب صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھو یہ ساری نماز کو طاق کر  
دے گی۔ ولید بن کثیر نے بحوالہ عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عمر روایت کیا  
ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت کو ندا دی۔ آپ مسجد میں تشریف فرما  
تھے۔

(از عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ)  
ابو مرثدہ مولى عقيل بن ابی طالب کہتے ہیں ابو وقادیشی نے انہیں بتایا ایک  
بار آنحضرت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اتنے میں تین آدمی آئے۔ دو تو مسجد  
میں آنحضرت کے پاس چلے آئے اور ایک باہر ہی سے واپس لوٹ گیا۔  
اب دو میں سے ایک نے تو حلقے میں سے خالی جگہ دیکھی، وہ وہاں بیٹھ گیا  
دوسرے کو جگہ نہ ملی وہ پیچھے بیٹھا اور (جیسے پہلے آچکا ہے) تیسرا تو باہر سے  
ہی چلا گیا تھا، جب آپ وعظ سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کیا میں  
تمہیں ان تینوں کا حال نہ بیان کروں؟ ان میں سے ایک نے تو اللہ کے پاں  
ٹھکانا مانگا اللہ نے اسے ٹھکانا دے دیا۔ دوسرے نے لوگوں میں داخل  
ہونے سے شرم کی اللہ نے بھی اس سے شرم کی۔ تیسرے نے اللہ کی  
طرف سے منہ پھیرا اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

باب مسجد میں سیدھا ہو کر لیٹنا یعنی چت لیٹنا۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ، از مالک، از ابن شہاب، عبد بن تیمم) ان کے  
چچا عبد اللہ بن زید کہتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت کو مسجد میں چت لیٹے  
اور پاؤں پر پاؤں رکھے ہوئے دیکھا۔ اسی سند سے ابن شہاب زہری  
تک، انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ اور  
عثمانؓ بھی ایسا کرتے تھے۔

۱۔ آپ لوگوں کو بن کی باتیں سنارہے تھے اور لوگ آپ کے گرد حلقہ باندھے تھے اس حدیث سے مسجد میں حلقہ باندھنے کا جواز نکلتا ہے تحصیل علم یا ذکر الہی کے لیے  
اوسلم نے جابر بن عمرؓ سے روایت کی کہ اس کے معارض نہیں ہے آپ نے بلا ضرورت حلقہ باندھنے پر اعتراض کیا تھا ۲۔ منہ سے یعنی مسجد میں چت لیٹتے تھے پاؤں پر پاؤں رکھ کر ایک  
حدیث میں اس کی ممانعت ظاہر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ستر کھلے کا اندیشہ ہو تو دونوں حدیثوں میں مخالفت نہیں رہا بعضوں نے کہا ممانعت کی حدیث منسوخ ہے ۳۔ منہ -

قَالَ كَانَ عُمَرُو عُمَةً يُفْعَلَانِ ذَلِكَ -

بَابُ ۳۳۱ الْمَسْجِدُ يَكُونُ فِي

الطَّرِيقِ مِنْ غَيْرِ ضَرْبٍ بِالنَّاسِ فِيهِ

بِهِ قَالَ الْحَسَنُ وَالْيُؤُوبُ وَمَالِكٌ -

۳۳۱- حَدَّثَنَا كَيْسِيُّ بْنُ كَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ

عَنْ عُقَيْبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ

الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَتْ لَمَّا عَقَلَ أَبُو بَكْرٍ الْأَوْهَسَاءَ يَتَانِ الدِّينَ وَلَكُم

يَسْرُ عَلَيْكُمَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِيَنَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي النَّهَارِ بَكُورَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ

بَكَرَ ابْنِي بَكْرٍ فَأَتَانِي مَسْجِدًا إِبْنَاءَهُ دَارِجًا فَكَانَ

يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءَ

الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَجْعَلُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ

إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَخَّاءَ لَا يَمْلِكُ عَيْنِيهِ

إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَنْزَعَهُ ذَلِكَ أَشْرَافُ قُرَيْشٍ

مِنَ الْمُشْرِكِينَ -

بَابُ ۳۳۲ الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدٍ

السُّوقِ وَصَلَّى ابْنُ عَوْنٍ فِي مَسْجِدٍ

فِي دَارِ يُضَلُّ عَلَيْهِمَا الْبَابُ -

۳۳۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَوَائِعِ

بَابُ ۳۳۱ اگر راستے میں مسجد ہو اور لوگوں کو نقصان نہ پہنچے

تو کوئی قباحت نہیں حضرت حسن بصریؒ اور ایوبؒ اور

امام مالک کا یہی قول ہے

رازیجی بن بکر، الزلیث، الزعقل، ان ابن شہاب، الزعزعی بن

زبیر، ام المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے جبکہ ہوش منبعا لا

ہے۔ میں نے اپنے ماں باپ کو مسلمان ہی پایا اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں

گذرتا جس میں حضور ہمارے پاس نہ آئیں۔ صبح اور شام دو وقت آپ

تشریف لاتے۔ پھر حضرت ابو بکرؓ کو خیال آیا۔ تو انہوں نے اپنے مکان کے

صحن میں مسجد بنائی، وہیں نماز پڑھتے اور قرآن پڑھتے مشرکین کی عورتیں

کھڑی رہ کر سنا کرتیں۔ ان کے بیٹے بھی سنتے اور تعجب کرتے۔ ابو بکرؓ کو

حیرت سے دیکھتے، ابو بکرؓ زیادہ رونے والے شخص تھے۔ وہ جب قرآن

شریف پڑھتے، تو آنکھوں سے آنسو نہ روک سکتے۔ یہ حال دیکھ کر قریش

کے مشرک رئیس گھبرا گئے۔

بَابُ ۳۳۲ بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا۔ عبد اللہ بن عون نے

ایک مسجد میں نماز پڑھی جو گھر کے اندر تھی۔ اندر سے

دروازہ بند کر لیتے تاکہ لوگ نہ آسکیں۔

الزمستد، الزام معاویہ، الزاعمش، الزاوصالح، ابو ہریرہؓ نہ کہتے

ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا جماعت کی نماز گھر اور بازار کی نماز سے پیچیس

درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اگر کوئی بہتر وضو کرے اور نماز کے

۱۔ مسجد کا بنانا اپنے ملک میں جائز ہے بالا جماع اور خلیفہ میں ممنوع ہے اور راہ میں جائز ہے بشرطیکہ چلنے والوں کو تکلیف نہ پہنچے بعضوں نے کہا راہ میں مطلقاً

جائز نہیں تو امام بخاری نے اس قول کو رد کیا ۱۲ منہ ۱۔ ان کو یہ ذکر ہوا کہیں ہماری عورتیں بچے قرآن سن کر مسلمان نہ ہو جائیں اس حدیث کی مناسبت ترجمہ بائیں

یوں ہے کہ حضرت صدیق نے جو خانہ میں جہاں سے رستہ چلتا تھا ایک مسجد بنائی اور آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا کہ چونکہ آپؐ ہر روز ان کے پاس آتے جاتے

اور آپؐ سے سکوت فرمایا تو معلوم ہوا کہ راستہ پر مسجد بنانا درست ہے ۱۲ منہ ۲۔ ہمیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ چونکہ جب بازار میں اکیلے نماز پڑھنا جائز ہو تو جماعت





عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبَيْتِ كَيْفَ شِئْتُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَيْئَكَ أَصَابَةٌ.

۴۶۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفَّ يَدَا صَلَواتِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ قَدْ سَهَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَكِنْ نَسِيتُ أَنَا قَالَ فَصَلَّى بِنَا لَعْنَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا فَكُفَّ يَدَيْهِ الْيُسْرَى عَلَى الْيُسْرَى وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِمِ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى وَخَرَجَتِ السَّعَاعُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا أَتَصَلُّونَ الصَّلَاةَ وَفِي النُّعُومِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَبَا بَا أَنْ يَكْلِمَاكَ وَفِي النُّعُومِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسَيْتَ أَمْ تَصَلُّونَ الصَّلَاةَ قَالَ لَمْ أَسْ وَلَمْ تَقْصُرْ فَقَالَ أَلَمْ يَقُولْ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَدْ مَرَّ فَصَلَّى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِنْهُ سُجُودٌ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِنْهُ سُجُودٌ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ فَوَيْسَا لَوْ تَمَّ سَلَّمَ يَقُولُ يَنْتُ أَنْ عِمْرَانُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَةً كَمَا حَسِبَ مَمْلُوكٌ يَتَّقِي بُلْغَةَ رَأْسِهِ

دوسرے مسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہے اس کا ہر حصہ دوسرے کو تنگھا رہتا ہے۔ آنحضرت نے (مثال سمجھانے کے لیے) دونوں ہاتھ آپس میں جکڑے۔

(از اسحاق، از ابن شمیل، از ابن عون، از ابن سیرین، ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے شام کی نمازوں میں سے کوئی نماز یعنی ظہر یا عصر پڑھائی۔ ابن سیرینؓ کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ نے وہ نماز بتائی تھی لیکن میں بھول گیا۔ آنحضرتؐ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا پھر ایک لکڑی کی طرف گئے جو مسجد میں پڑی ہوئی تھی اس کا سہارا لیا۔ آپ کے چہرے سے غصہ کے آثار نمایاں تھے۔ اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور انگلیوں کو آپس میں جکڑا۔ اپنا دایاں رخسار بائیں متھیلی کی پشت پر رکھا اور جو لوگ جلد باز تھے وہ مسجد کے دروازوں سے نکل گئے۔ لوگ چہ میگوئی کرنے لگے، کیا نماز ہو گئی ہے؟ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی انہیں میں موجود تھے۔ وہ آنحضرتؐ سے گفتگو کرنے سے ڈرے انہی لوگوں میں ایک شخص لمبے ہاتھوں والا تھا اور اُسے ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ اُس نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ سبھول گئے ہیں؟ یا نماز میں تخفیف ہو گئی ہے؟ آپ نے فرمایا نہ میں سبھولا ہوں نہ نماز کم ہوئی ہے، پھر اپنے لوگوں سے مخاطب ہو کر دریافت فرمایا کیا جس طرح ذوالیدین کہتا ہے صحیح ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! (یعنی یا حضور سبھولے یا نماز کم ہوئی) یہ سن کر آپ آگے بڑھے اور خفی نماز چھوڑی تھی مکمل کی پھر سلام پھیرا اور اللہ اکبر کہا، پھر سجدہ (سہو) کیا حسب معمول یا قدر سے طویل (سجدہ) پھر سر اٹھایا اللہ اکبر کہا، پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کیا حسب معمول یا قدر سے طویل پھر سر اٹھایا اللہ اکبر کہتے ہوئے، لوگوں نے بار بار (ابن سیرین راوی) سے پوچھا: کیا پھر آنحضرتؐ نے سلام پھیرا؟ تو (ابن سیرین) راوی کہتے تھے مجھے بتایا گیا ہے، کہ عمران بن حفصؓ نے (اس حدیث میں) یہ کہا کہ آنحضرتؐ نے پھر سلام پھیرا تھا۔

۱- عمارت میں ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے کو تنگھا رہتا ہے ایک اینٹ دوسری اینٹ کے لیے رہتی ہے اپنے فرمایا مسلمانوں کو (باقی اگلے صفحے پر)

**باب ۳۶۵ المساجد التي على كدو**  
السَّيِّئَةِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِي صَلَّى فِيهَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّرِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنَا قُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ  
عُقْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَمَّا كُنْ  
مِنَ الطَّرِيقِ فَيُصَلِّي فِيهَا وَيُحَدِّثُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ  
يُصَلِّي فِيهَا وَأَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَمْكِنَةِ وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَمْكِنَةِ وَسَأَلْتُ  
سَالِمًا فَلَا أَعْلَمُكَ إِلَّا فَاخًا نَافِعًا فِي الْأَمْكِنَةِ  
كُلِّهَا إِلَّا أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِي مَسْجِدٍ يَشْرَفُ  
الرَّوْحَاءُ.

۴۶۶- حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ النَّبِيِّ النَّبَذِيُّ وَالْحِجْرِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى  
بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ  
بِذَلِكَ الْحَلِيفَةِ حِينَ يَغْتَسِمُونَ فِي حَجَّتِهِ حِينَ يَخْرُجُ

**باب ان مساجد کا بیان جو راستے پر واقع ہیں مکہ**  
مکہ، مدینہ منورہ کے درمیان، اور ان مقامات کا بیان  
جہاں آنحضرتؐ نے نماز پڑھی۔

از محمد بن ابی بکر مقدری، از فضیل بن سلیمان (موسی بن عقبہ کہتے  
ہیں میں نے سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ وہ مدینہ مکہ کے راستوں میں  
کئی جگہوں کو تلاش کر کے نماز پڑھتے اور کہتے کہ ان کے باپ عبداللہ بن  
عمر وہاں نماز پڑھا کرتے تھے اور عبداللہ بن عمرؓ نے آنحضرتؐ کو وہاں نماز  
پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ موسی بن عقبہ کہتے ہیں مجھے نافع نے بیان کیا کہ  
ابن عمرؓ ان مقامات پر نماز پڑھا کرتے تھے اور میں نے سالمؓ سے ان مقامات  
کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ساری وہی جگہیں بتائیں جو حضرت نافعؓ  
نے بیان کی تھیں صرف شرف الروحاء کی مسجد میں دونوں نے اختلاف  
کیا۔

از ابراہیم بن منذر حرامی، از انس بن عیاض، از موسی بن عقبہ  
از نافع، عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب  
عمرے کے قصد سے جاتے، نیز حجۃ الوداع میں جب حج کی نیت سے گئے  
تو ذوالحلیفہ میں اس بھول کے درخت تلے اترتے، جہاں اب ذوالحلیفہ  
کی مسجد ہے اور جب آپ کسی غزوے سے لوٹتے ہوئے اس راستے پر

(نفسیہ) بھی آپس میں اسی طرح ایک دوسرے کا زور اور قوت بازو ہونا چاہیے ایک مسلمان پر کوئی کافر تم کرے تو سارے مسلمانوں کو اس کی مدد کے لیے  
اٹھنا چاہیے۔ سبحان التکلیف عمدہ نصیحت کی آپ نے انھیں میں قہقی کر کے اس کی مثال دی کہ جیسے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے  
قہقی میں مل جاتی ہیں یوں ہی مسلمانوں کو آپس میں شہر و فکر رہنا چاہیے ۱۲ منہ ۵ پر انشایا وہ ہے کہ میرے بہر کی کوئی نماز تھی ظہر یا عصر ۱۲ منہ ۵ یہیں سے ترجمہ  
باب نکلتا ہے ۱۲ منہ ۵ جتنا کوئی شخص زیادہ قریب ہوتا ہے اتنا ہی ان کو ڈر اور لحاظ زیادہ ہوتا ہے ۱۲ منہ ۵ یعنی سجدہ سہو کے بعد پھر سلام پھیرا ضغیر  
کا ہی قول ہے اس کی بحث انشاء اللہ آگے آئے گی ۱۲ منہ ۵ شرف الروحاء ایک مقام ہے مدینہ سے چھتیس میل پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے  
باب میں یہ فرمایا ہے کہ جنت کی ایک وادی ہے اور مجھ سے پہلے ستر بیویاں وہاں نماز پڑھ چکی ہیں اور حضرت موسیٰؑ بھی حج یا عمرے کا احرام باندھے ہوئے وہاں سے  
گزرے تھے حافظ نے کہا عبداللہ بن عمرؓ ان مقاموں کو بطور تبرک کے ڈھونڈتے اور وہاں نماز پڑھتے ان کا تشدد اتباع سنت میں مشہور ہے اور حضرت عمرؓ نے ایسے  
مقاموں کو ڈھونڈنے سے اس لیے منع کیا ایسا نہ ہو لوگ آگے چل کر اس کو فروغ دی سمجھیں لکھیں اور عثمانؓ کی حدیث سے بھی یہ نکلتا ہے کہ صالحین کے آثار سے برکت  
لینا درست ہے یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۵ ذوالحلیفہ ایک مقام ہے شہر جہاں سے مدینہ والے احرام باندھتے ہیں ۱۲ منہ ۵

تَحْتَ سَمَوْتِي فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي يَذِي الْحُلَيْفَةِ  
وَكَانَ إِذَا دَجَّ مِنْ غُرُوقٍ كَانَ فِي تِلْكَ الطَّرِيقِ أَوْ  
حَجَّةٍ أَوْ عَمْرَةٍ هَبَطَ بَطْنٌ وَادٍ فَإِذَا أَظْهَرَ مِنْ بَطْنٍ وَادٍ  
أَنَّهُ بِالطَّحَاءِ الَّتِي عَلَى شَفِيرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ  
فَعَرَسَ ثُمَّ حَتَّى يُصْبِحَ لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِي  
بِحِجَارَةٍ وَلَا عَلَى الْأَكَّةِ الَّتِي عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ  
كَانَ ثُمَّ خَلِيفَةُ يُصَلِّي عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَهُ فِي بَطْنِهِ  
كُنْتُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ  
يُصَلِّي فَقَدْ حَافِيهِ السَّيْلُ بِالطَّحَاءِ حَتَّى دَفَنَ  
ذَلِكَ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي فِيهِ وَكَانَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَتَّى أَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَلَّى حَيْثُ الْمَسْجِدِ الصَّغِيرِ الَّذِي دُونَ  
الْمَسْجِدِ الَّذِي بِشَرْفِ الرَّوْحَاءِ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ  
اللَّهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ عَنْ يَمِينِكَ حَيْثُ  
تَقُومُ فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّي ذَٰلِكَ الْمَسْجِدُ عَلَى  
حَافَةِ الطَّرِيقِ الْيَمْنَى وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ بَيْنَهُ  
وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْكَبِيرِ رَمِيَّةٌ بِحَجَرٍ أَوْ نَحْوِ ذَٰلِكَ وَ  
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى الْعُزْقِ الَّذِي عِنْدَ  
مُصْغَفٍ الرَّوْحَاءِ وَذَٰلِكَ الْعُزْقُ انْتَهَى كَوَافُهُ عَلَى  
حَافَةِ الطَّرِيقِ دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
الْمُصْغَفِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ وَقَدْ ابْتَنَى ثُمَّ  
مَسِيرٌ فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي فِي ذَٰلِكَ  
الْمَسْجِدِ كَانَ يَتَوَكَّلُهُ عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَاءَهُ وَيُصَلِّي

آگے یا حج وغیرہ سے مدینہ واپس تشریف لاتے، تو وادی عقیق کے  
نشیب میں اترتے۔ جب وہاں سے اُپر چڑھتے، تو اپنی اونٹنی کو بطحائے  
میں بٹھانے۔ بطحائہ مقام ہے جہاں سے وادی کا پانی بہہ کر جاتا ہے  
اور پانی کے اندر جو کنکریاں بہتی ہیں وہ وہاں جمع ہو جاتی ہیں جو وادی  
کے مشرقی کنارے پر ہے وہاں صبح تک آرام فرماتے۔ یہ مقام اس مسجد کے  
پاس نہیں جو پتھروں سے بنی ہوئی ہے نہ اس ٹیلہ پر ہے جس پر مسجد ہے  
وہاں ایک گہرا نالہ تھا۔ عبداللہ بن عمرؓ اس کے پاس نماز پڑھا کرتے  
تھے۔ اس کے نشیب میں ریت کے ٹیلے تھے۔ آنحضرتؐ وہاں نماز  
پڑھا کرتے تھے، لیکن پانی کے بہاؤ نے وہاں کنکریاں بہا کر لا کر اس جگہ کو  
ڈھانپ دیا۔ جہاں عبداللہ بن عمرؓ نماز پڑھا کرتے تھے۔ عبداللہ بن عمرؓ  
نے نافعؓ سے بھی بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے وہاں نماز پڑھی جہاں اب چھوٹی  
مسجد ہے اور یہ اس مسجد کے قریب ہے۔ جو شرف الروحاء میں ہے۔  
عبداللہ بن عمرؓ اس جگہ کا نشان بتاتے تھے، جہاں آنحضرتؐ نے نماز  
پڑھی تھی۔ کہتے تھے وہ جگہ دائیں جانب پڑے گی۔ اگر تو مسجد میں کھڑا ہو  
اور چھوٹی مسجد دائیں راستے کے کنارے پر واقع ہے جب کہ تو مکہ جا  
رہا ہو۔ اس میں اور بڑی مسجد میں ایک پتھر کی مار کا فاصلہ ہے یا اس  
کے لگ بھگ۔ عبداللہ بن عمرؓ اس چھوٹی پہاڑی کی طرف نماز پڑھتے  
جو شرف الروحاء کے اخیر کنارے پر ہے۔ اور یہ پہاڑی وہاں ختم  
ہوتی ہے، جہاں رستے کا کنارہ ہے اس مسجد کے قریب ہے جو  
اس کے اور روعاء کے آخری حصے کے درمیان فاصلہ میں واقع  
ہے۔ جب تو مکہ جا رہا ہو تا ہے۔ اب وہاں ایک مسجد بنادی گئی  
ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔ بلکہ اُسے  
اپنی باتیں طرف اور پیچھے چھوڑ دیتے تھے اور اس کے آگے خود پہاڑی کی  
طرف نماز پڑھتے تھے۔ اور عبداللہ دو پہر ڈھلنے کے بعد روعاء سے

۱۔ بطحائہ کہتے ہیں اس مقام کو جہاں سے وادی کا پانی بہہ کر جاتا ہے اور وہاں باریک باریک کنکریاں جمع ہو جاتی ہیں ۱۲ منہ۔

أَمَامَهُ إِلَى الْحَوْزِ نَفْسَهُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرُودُ مِنَ  
الزُّوْحَاءِ فَلَا يَصَلِّي الظُّهْرَ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ الْمَكَانَ  
فَيَصَلِّي فِيهِ الظُّهْرَ وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَكَلَةٍ فَإِنْ مَرَّ بِهِ  
قَبْلَ الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ أَوْ مِنْ إِخْرَاءِ السَّحْرِ عَوَسَ حَتَّى  
يَصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ  
مَخْصِيَةٍ دُونَ الزُّوَيْتَةِ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ وَوُجَّاهُ  
الطَّرِيقِ فِي مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ حَتَّى يَفْضِيَ مِنْ  
الْكُتَةِ دُوَيْنَ بَرِيدِ الزُّوَيْتَةِ بِسَيْكَيْنِ وَقَدْ  
انْكَسَرَ أَعْلَاهَا فَأَنْشَأَ فِي جَوْفِهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلَى  
سَاقٍ وَفِي سَاقِهَا كُتُبٌ كَثِيرَةٌ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ  
عُمَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى  
فِي طَرَفٍ تَلَعَتُهُ مِنْ دَرَاءِ الْحَوْزِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ  
إِلَى هَضْبَةٍ عِنْدَ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٍ  
عَلَى الْقُبُورِ رَضَعٌ مِنْ حِجَارَةٍ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ  
عِنْدَ سَلِمَاتِ الطَّرِيقِ بَيْنَ أُولَئِكَ السَّلَامَاتِ كَانَ  
عَبْدُ اللَّهِ يَرُودُ مِنَ الْحَوْزِ بَعْدَ أَنْ تَمِيلَ الشَّمْسُ  
بِالْهَاجِزَةِ فَيَصَلِّي الظُّهْرَ فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ وَأَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عِنْدَ سَرْحَاتٍ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ  
فِي مَسِيلٍ دُونَ هَوَشَى ذَلِكَ الْمَسِيلِ لِاصْتِقَافِ الْكُرَاعِ  
هَوَشَى بَيْتُهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ قَرِيبٌ مِنْ غُلُوْقَةٍ وَ  
كَانَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ يَصَلِّي إِلَى سَرْحَةٍ هِيَ

چلتے اور اس جگہ پہنچنے سے قبل وہ ظہر کی نماز نہیں پڑھتے تھے یہاں  
پہنچ کر ہی نماز ظہر پڑھتے۔ جب مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوتے تو اگر صبح سے  
تدرے قبل یہاں پہنچ جاتے یا سحری کے آخر وقت تو یہاں قیام کرتے  
اور آرام کرتے فجر کی نماز نہیں پڑھتے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نافع رضی اللہ عنہ سے  
بیان کیا کہ آنحضرتؐ ایک بڑے درخت کے نیچے جلوہ افروز ہوتے جو  
زُوَيْتَةِ کے پاس ہے (زُوَيْتَةُ - مدینہ سے سترہ فرسخ دور ایک گاؤں  
ہے) رستہ کے دائیں طرف اور رستہ کے سامنے کنسارہ مرم ہموار جگہ  
میں، یہاں تک کہ اس ٹیلہ سے پار ہو جاتے جو زُوَيْتَةِ کے رستے سے  
دو میل کے قریب ہے، اس درخت کا اوپر کا حصہ ٹوٹ گیا ہے، اور  
درخت اپنے درمیانی حصے میں دوسرا ہو کر تنے کے سہارے کھڑا ہے  
اس کی جڑ میں بہت سے ریتلے ٹیلے ہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا  
کہ آنحضرتؐ نے اس ٹیلے کے کنارے پر نماز پڑھی، جو عرج کے پیچھے  
ہے (اور وہاں سے پانی اُترتا ہے) (عرج زُوَيْتَةِ سے چودہ میل دور  
گاؤں ہے) جب کہ تو ہضبہ جارہا ہو (یعنی ہضبہ جاتے ہوئے) اس مسجد  
کے پاس دو تین قبریں ہیں۔ ان قبروں پر تلے اوپر پتھر رکھے ہوئے  
ہیں۔ یہ قبریں رستے سے دائیں طرف ہیں اور رستے کے بڑے پتھروں  
کے پاس ہیں۔ ان پتھروں کے درمیان سے زوال کے بعد عرج سے  
حضرت عبداللہؓ چلتے اور ظہر کی نماز اس مسجد میں پڑھتے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
نے نافع رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ آنحضرتؐ ان بڑے درختوں کے پاس قیام  
فرما ہوتے، جو راستے کے بائیں طرف ہشرشی کے نالہ پر واقع ہیں۔ یہ  
نالہ ہشرشی کے کنارے سے مل گیا ہے، اس میں اور راستے میں ایک  
تیر کی مار کا فاصلہ ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بڑے درخت کی طرف  
نماز پڑھتے، جو سب درختوں میں راستے کے زیادہ قریب اور بلند

۱۔ رویتہ ایک گاؤں ہے مدینہ سے سترہ فرسخ پر ۲۔ عرج ایک گاؤں ہے جو رویتہ سے تیرہ چودہ میل پر ہے ۳۔ منہ ہشرشی مدینہ  
اور شام کے رستوں کے ملاپ پر ایک پہاڑ ہے۔

أَقْرَبَ السَّحَابَاتِ إِلَى الطَّرِيقِ وَهِيَ أَطْوَلُهُنَّ وَأَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيرِ الَّذِي فِي أَدْنَى  
مَرِّ الظُّهْرَانِ قَبْلَ الْمَدِينَةِ حِينَ يَهْطُ رَمَتْ  
الصُّفْرَ وَأَوَاتٍ تَنْزِلُ فِي بَطْنِ ذَلِكَ الْمَسِيرِ عَنْ  
يَسَارِ الطَّرِيقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَ  
مَنْزِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ  
الطَّرِيقِ إِلَّا دُمَيْةٌ مُجَبَّرَةٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ  
حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ  
بِنَادِي طُحَى وَيَبْقِيَتْ حَتَّى يُصْبِحَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِينَ  
يَقْدُمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ذَلِكَ عَلَى الْكَمَةِ عَلَيْهِ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي  
بَيْنَ ثَمَرَةٍ وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى الْكَمَةِ عَلَيْهِ لَيْسَ  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ قُرْصَتِي الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ  
وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ فَوَالْكَعْبَةَ فَبَعَلَ الْمَسْجِدَ  
الَّذِي بَيْنَ ثَمَرَةٍ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْكَمَةِ وَ  
مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ  
عَلَى الْكَمَةِ السُّودَاءِ تَدْعُ مِنَ الْكَمَةِ عَشْرَةَ  
أَذْرَعٍ أَوْ مِثْلَهَا ثُمَّ يُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْقُرْصَتَيْنِ  
مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ.

**بَابُ سِتْرَةِ الْأِمَامِ سِتْرُهُ**  
مَنْ خَلْفَهُ.

ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے نافعؓ سے بیان کیا کہ آنحضرتؐ اس نامے میں  
اُتر کر تھے جو مَرَّ الظُّهْرَانِ کے نشیب میں ہے، مدینہ کی جانب ہوتا ہے  
صُفْرَ اَوَاتٍ پہاڑوں سے اُترتے وقت آپؐ اس نامے کے نشیب میں  
اُترتے۔ اگر مکہ کو جائیں تو راستے سے بائیں طرف ہے۔ آپؐ کے  
پڑاؤ کی جگہ اور راستہ کے درمیان کا فاصلہ صرف ایک پتھر کی مار پر ہے۔  
عبداللہ بن عمرؓ نے نافعؓ سے بیان کیا کہ آنحضرتؐ ذی طُحَى ایک  
مقام کا نام ہے میں بھی پڑاؤ فرماتے۔ آپؐ کا قیام رات کو صبح تک یہیں  
رہتا۔ صبح کی نماز پڑھ کر مکے تشریف لاتے۔ ذی طُحَى میں آپؐ کی نماز ایک  
بڑے سخت پتھر پر ٹیلے پر ہوتی۔ یہ وہ مقام نہیں جہاں اب مسجد  
بنی ہوئی ہے۔ بلکہ اس مسجد سے اُتر کر ایک نہایت سنگلاخ ٹیلہ ہے  
عبداللہ بن عمرؓ نے نافعؓ سے یہ بھی بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے اس پہاڑ  
کے دونوں کونوں کی طرف رُخ کیا جو آپؐ کے اور لمبے پہاڑ کے درمیان  
کعبے کی طرف تھا، تو عبداللہ نے اس مسجد کو جو وہاں اب موجود ہے ٹیلہ  
کے کنارے والی مسجد کے بائیں طرف کر دیا۔ آنحضرتؐ کی نماز کی جگہ  
اس سے نیچے ہے اور وہ کالے ٹیلے پر ہے بلکہ ٹیلے سے دس گز کے فاصلے  
پر ہوگی یا کچھ کم و بیش فاصلے پر۔ اگر تو وہاں نماز پڑھے تو تیرا رُخ پہاڑ  
کے دونوں کناروں کی طرف ہو گا۔ یعنی اس پہاڑ کے کناروں کی طرف  
ہو گا، جو تیرے اور کعبے کے درمیان واقع ہو گا۔

**باب امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے بھی کافی ہوتا ہے۔**

۱۷ سفر اوت وہ نامے اور پہاڑ جو مر الظهران کے بعد آتے ہیں مر الظهران ایک مشہور مقام ہے ۱۲ منہ ۱۷ امام بخاری نے یہ نوحد نہیں ایک ہی اسناد سے بیان کیا  
اب ان مسجدوں کا پتہ ہی نہیں چلتا نہ وہ درخت اور نشان باقی ہیں یہ نام اللہ کا البتہ مسجد ذوالحلیفہ اور مسجد رومہ کو وہاں کے رہنے والے ہی جانتے ہیں ۱۲ منہ۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَلِيٌّ بْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَفْبَلْتُ رَأِيًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ تَاهَرْتُ الْإِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بَيْتِي إِلَى غَيْرِ جِدَا فَمَرَدْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَأَنزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَوَتَعَ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَمِمَّنْ يَكُونُ ذَلِكَ عَلَى أَحَدٍ۔

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا الشُّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ مُسَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمْرًا لِحَرْبَةٍ فَتَوَضَّعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَرَاتِهَا الْأُمَرَاءُ۔

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي حَجِيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ بِالْبُطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَزْرَةُ الظُّهْرِ رُكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرِ رُكْعَتَيْنِ تَمْرُكَيْنِ يَدِيهِ الْمَوَاقِفُ وَالْحِمَادُ۔

**بَابُ** قَدْ رُكِعَ يُسَبِّحُ أَنْ يَكُونَ

از عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از ابن شہاب، از عبد اللہ بن

عبد اللہ بن عتبہ، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا۔ اُن دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا۔ آنحضرتؐ منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، لیکن آپ کے سامنے دیوار نہ تھی۔ میں صف کے کچھ حصہ کے سامنے سے نکل گیا اور گدھے سے اتر کر اسے چرنے کے لیے جھوڑ دیا۔ خود صف میں (نماز کے لیے) شامل ہو گیا۔ کسی شخص نے میرے اس فعل پر (یعنی صف کے سامنے سے گزرنے پر) اعتراض نہیں کیا۔ ۱۷

از اسحاق، از عبد اللہ بن نمیر، از عبد اللہ

کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ محب عید کی نماز کے لیے تشریف لے جاتے، نوافل کو برچھا لے کر چلنے کا حکم دیتے۔ وہ آپ کے سامنے گاڑا جاتا۔ آپ اس طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے رہتے اور سفر میں بھی آپ ایسا ہی کرتے۔ امر اور حکام نے اسی واسطے برچھا ساتھ رکھنے کی عادت بنالی ہے۔ ۱۸

از ابو الولید، از شعبہ، عون بن ابی حنیفہ کہتے ہیں میں نے اپنے

والد سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے صحابہ کرامؓ کو بطحا میں نماز پڑھائی۔ آپ کے سامنے (بطور مشرہ) نیزہ گاڑا گیا تھا۔ آپ نے سفر کی وجہ سے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی بھی دو۔ آپ کے سامنے سے غریب اور گدھے آ جا رہے تھے۔ ۱۹

**باب** نمازی اور ستروہ کے درمیان فاصلہ۔

۱۔ اس لیے کہ امام کا ستروہ مقتدیوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔ اگرچہ یہاں دیوار کی موجودگی کا ذکر نہیں، لیکن حسب عادت شریف آنحضرتؐ پر بھی وغیرہ آپ کے سامنے نصب ہوگی جو ستروہ کا کام دیتی تھی عبد اللہ بن ابی حنیفہؒ نے فرمایا جو نماز اور اس کے ستروہ کی تھی وہ امیروں کی سمجھ میں نہیں آتی، انہوں نے فرض ترک کر کے ایک ضمنی سنت کو پکڑا ہوا ہے۔ ۲۔ عتوہ وہ گدھی ہے جس کے نیچے چل ہوتا ہے برچھے میں اور ہر کی طرف چل ہوتا ہے عتوہ کو ہاٹے ملک میں گانسی یا گانسی والہ لکڑی کہتے ہیں ۱۲ منہ ۱۷ یعنی لکڑی کے اس پار امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اگر ستروہ نہ ہو اور نمازی کے سامنے سے کالا کتا نکل جائے تو نماز لوٹ جاتی ہے اور گدھے اور عورت کے باب میں مجھ کو شک ہے لیکن شافعیہ اور حنفیہ کہتے ہیں کہ نماز کسی چیز کے سامنے سے نکل جانے سے نہیں ٹوٹتی ۱۲ منہ۔

بَيْنَ الْمُصَلِّي وَالشَّائِرَةِ -

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلِّي دُسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مِنَ الشَّائِرَةِ -

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْفَيْلِ مَا كَادَتِ الشَّائِرَةُ تَجُورُهَا -

بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْحَرْبَةِ -

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُزَكِّرُ لَهُ الْحَرْبَةَ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا -

بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْعَاذَةِ -

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ حَرْجٍ عَلَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْلَةِ فَأَنَّى بَوْصُوعٍ فَتَوَقَّأَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَاذَةُ وَالْمُرَاةُ وَالْحِصَارُ يَبْرَأُ مِنْ ذَرَابِهَا -

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَسْنَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبَخَّعَهُ أَنَا دُعَاءُ مَوْعِنًا عَاذَةً أَوْ

(از عمرو بن زرارہ، از عبد العزیز بن ابی حازم، از والدش سہل بن سعد کہتے ہیں آنحضرت کے نماز پڑھنے کی جگہ اور اس دیوار کے درمیان شائیر ہوتی، ایک بکری کے گزرنے کی جگہ ہوتی۔

(از یحییٰ بن ابی شیبہ، از یزید بن ابی عبید) سلمہ کہتے ہیں مسجد نبوی کی دیوار میں منبر سے اتنا فاصلہ تھا کہ ایک بکری نکل جائے۔

بَابُ بَرْحِي كِي طَرَفِ رُخْ كَرَكَةِ نَمَازِ طَرَهَا -

(از مسدد، از یحییٰ، از عبید اللہ بن عمر، از نافع) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے برچھا گاڑا جاتا، آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے

بَابُ گَانَسِي دَارِ الْكُرَى (بَيْنِي نِزَرِي) كِي طَرَفِ مَنَ كَرَكَةِ نَمَازِ طَرَهَا -

(از آدم، از شعبہ) عون بن ابی جحیفہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا کہ آنحضرت ہمارے پاس دوپہر کے وقت تشریف لائے، تو وضو کا پانی پیش کیا گیا، آپ نے وضو کر کے ہمیں ظہر و عصر کی نماز پڑھائی، آپ کے سامنے گانسی دار الکری تھی، جس کے دوسری طرف عورتیں اور گدھے آ جا رہے تھے۔

(از محمد بن حاتم بن یزید، از شاذان، از شعبہ، از عطاء بن ابی مہمون) انس کہتے ہیں کہ جب آنحضرت رفع حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے جایا کرتے ہمارے ساتھ لاشعری یا چمڑی یا نیزہ ہوا کرتا۔ نیز پانی کا برتن جب آپ رفع حاجت سے فارغ ہوتے، ہم آپ کو طہارت کے لیے برتن دیدیا کرتے۔

عَصَا أَوْ عَنزَلَةً وَمَحْضًا إِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ  
نَاوَلْنَاهُ الْإِذَاؤَ.

### بَابُ السُّنَّةِ بِمَكَّةَ وَ

غَيْرِهَا.

۴۷۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلَّى  
بِالْبُطْحَاءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ وَنَصَبَ  
بَيْنَ يَدَيْهِ عَنزَلَةً وَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسَ يَتَمَسَّحُونَ  
بِوَضُوئِهِ.

### بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْأُسْطُوَانَةِ

وَقَالَ عُمَرُ الْمُصَلُّونَ أَحَقُّ بِالتَّوَارِثِ  
مِنَ الْمُتَحَدِّثِينَ إِلَيْهَا وَرَأَى ابْنُ  
عُمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بَيْنَ أُسْطُوَانَتَيْنِ  
فَادْنَاهُ إِلَى سَارِيَةٍ فَقَالَ صَلِّ  
إِلَيْهَا.

۴۷۶- حَدَّثَنَا الْيُكْنَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ أَرْتِي مَعَ  
سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ  
الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَسَاكَ  
تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ  
فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى

### باب مکہ اور دوسرے مقامات میں ستروٹ

(از سلیمان بن حرب، از شعبہ، از حکم) ابو جحیفہ کہتے ہیں آنحضرت  
دو پہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور بطحا میں ظہر و عصر کی  
دو دو رکعتیں پڑھائیں، اپنے سامنے برچی کھڑی کی، وضو کیا، لوگ  
(برکت کے لیے) آپ کے وضو کا مستعمل پانی (اپنے بدن پر) مکنے  
لگے۔

باب ستون کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا حضرت عمرؓ  
کا فرمان ہے کہ بات چیت کرنے والے کی نسبت نماز پڑھنے  
والے ستون کے سامنے نماز پڑھنے کے زیادہ خدا میں۔ نیز  
ایک بار ابن عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو دو ستونوں کے  
دُمیان نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اسے یہاں سے پکڑ کر ایک ستون کے  
مقابل کھڑا کر دیا اور فرمایا اب اس کے سامنے رخ کر کے نماز پڑھ۔

(از یزید بن ابی عُبَیْد، از یزید بن ابی عبید کہتے ہیں میں سلمہ بن اکوع کے  
ساتھ آتا وہ اس ستون کے پاس نماز پڑھتے، جس میں مصحف رکھا رہتا۔  
ایک بار میں نے پوچھا: اے ابو مسلم (یہ ابو سلمہ کی کنیت ہے) میں  
دیکھتا ہوں کہ آپ فقط اسی ستون کے سامنے نماز پڑھنے کی کوشش  
فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں! میں نے آنحضرتؐ کو اسی ستون کے  
سامنے نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

۱۔ امام بخاری کی غرض اس باب سے یہ ہے کہ مندرجہ نامہ جگہ لازم ہے کہ میں بھی اور بعضے جگہ کہتے ہیں کہ مکہ میں نماز کے سامنے سے گزرنا جائز ہے، شافعیہ  
اور حنفیہ کے نزدیک ہر جگہ منع ہے امام بخاری کا بھی یہی مذہب معلوم ہوتا ہے۔ عبد الرزاق نے ایک حدیث نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں بغیر  
سترہ کے نماز پڑھتے امام بخاری نے اس کو ضعیف سمجھا ۱۲ منہ ۱۷ حضرت عثمان کے زمانے میں قرآن شریف ایک صندوق میں رکھا رہتا مسجد نبوی کے ایک  
ستون کے پاس اس ستون کو مصحف یعنی قرآن کا ستون کہا کرتے ۱۲ منہ۔



الصَّلَاةُ عِنْدَهَا -

۴۷۷- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَقَدْ أَدْرَكْتُ لِكِبَارَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَدِرُونَ الشَّوَارِي عِنْدَ الْمَغْرِبِ وَخَرَادُ شُعْبَةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ أَنَسٍ حَتَّى يُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ الصَّلَاةِ بَيْنَ الشَّوَارِي

فِي غَيْرِ جَمَاعَةٍ -

۴۷۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَأَقَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ وَكُنْتُ أَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلَى أَثَرِهِ فَسَأَلْتُ بِلَالَ أَيْنَ صَلَّى فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ -

۴۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكُعْبَةَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَرِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَكَانَتْ فِيهَا فَسَأَلْتُ بِلَالَ لِمَ جِئْتُ خَرَجَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ

(از قبیسہ، از سفیان، از عمرو بن عامر، انس بن مالک نے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت کے بڑے بڑے صحابہ کو دیکھا کہ وہ مغرب کی نماز کے وقت ستونوں کے سامنے کھڑے ہونے کی کوشش کرتے۔ اس حدیث میں شعبہ نے بحوالہ عمر و انس یہ اضافہ کیا کہ آنحضرت حجرہ مبارک سے مسجد میں تشریف لے آئے تھے۔

باب اگر جماعت نہ ہو اور تنہا نماز پڑھے، تو دو

ستونوں کے درمیان نماز پڑھ سکتا ہے۔

(از موسیٰ بن اسمعیل، از جویریہ، از تافع، ابن عمر نے فرماتے ہیں کہ آنحضرت کعبہ میں تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ اسامہ بن زید عثمان بن طلحہ اور بلال رضی اللہ عنہم۔ آپ دیر تک اندر رہے۔ پھر باہر تشریف لائے۔ آپ کے باہر تشریف لانے کے بعد میں پہلا شخص تھا جو کعبہ میں داخل ہوا۔ میں نے حضرت بلال سے دریافت کیا کہ آنحضرت نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا اگلے دو ستونوں کے درمیان۔

(از عبد اللہ بن یوسف، از مالک بن انس، از تافع، عبد اللہ بن عمر نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اسامہ بن زید، بلال، عثمان بن عفان کعبہ میں داخل ہوئے، عثمان نے دروازہ بند کر دیا۔ آپ وہاں کچھ دیر ٹھہرے رہے۔ جب آپ باہر نکلے، تو میں نے بلال سے پوچھا، کہ آنحضرت نے کعبہ کے اندر کیا کیا۔ انہوں نے کہا ایک ستون کو تو اپنے بائیں طرف کیا (یعنی آپ ایسی جگہ کھڑے ہوئے جہاں سے وہ بائیں طرف پڑتا تھا) اور ایک کو دائیں طرف اور تین ستون آپ کے پیچھے تھے۔ اُن دنوں بیت اللہ کے چھ ستون تھے۔ پھر آپ نے نماز پڑھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ہمیں اسمعیل بن ابی اویس نے

۱۵ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا اگر آدمی ایلا نماز پڑھنا چاہے تو دو ستونوں کے بیچ میں پڑھ سکتا ہے ۱۲ منہ۔

صَلَّى وَقَالَ لَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ فَقَالَ  
عَمْرُو دِينَ عَنْ يَمِينِهِ -

### باب ۳۳

۳۸۰- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا  
اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ  
نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْكُحْبَةَ مَشَى  
قَبْلَ وَجْهِهِ حَتَّى يَدْخُلَ وَجَعَلَ الْبَابَ قَبْلَ  
ظَهْرِهِ فَكَشَى حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ  
الَّذِي قَبْلَ وَجْهِهِ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلَاثَةِ اَذْرُعٍ صَلَّى  
يَتَوَخَّى اَلْمَكَانَ الَّذِي اَخْبَرَهُ بِهِ يَدْلُوْ اَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيْهِ قَالَ وَلَكَيْسَ عَلَيَّ  
اَحَدٌ نَّابِئًا اَنْ صَلَّى فِيْ اَيِّ تَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ -

### باب ۳۴ الصَّلَاةُ اِلَى الرَّاحِلَةِ

وَالْبُحَيْرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ -

۳۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ  
الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ  
اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُعْرِضُ رَاحِلَتَهُ  
فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا قُلْتُ اَفَرَأَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ  
قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدُّ لَهُ فَيُصَلِّيْ اِلَى  
اُخْرَتِهِ اَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفَعِّلُهُ -

### باب ۳۵ الصَّلَاةُ اِلَى السَّرِيْرِ

۳۸۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ اَلْأَسْوَدِ

نے کہا مجھ سے امام مالک نے یہ حدیث یوں بیان کی: کہ درستیوں کو  
اپنی داسنی طرف کیا۔

### باب

(از ابراہیم بن منذر، از ابو ہریرہ، از موسیٰ بن عقبہ) نافع کہتے ہیں  
کہ عبداللہ بن عمر جب کعبے کے اندر جاتے، تو سیدھے منہ کے سامنے  
چلے جاتے اور کعبہ کے دروازے کو پیٹھ پیچھے کرتے۔ جتنی کہ وہ دیوارِ حجاب کے  
سامنے ہوتی وہ قریباً تین ہاتھ کے فاصلہ پر ہوتی اور وہاں آپ قصداً نماز  
پڑھتے یہ وہی جگہ ہے جس کے متعلق حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ آنحضرت  
نے وہاں نماز پڑھی تھی۔ نیز ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حرج نہیں اگر کوئی شخص  
کعبے کے کسی کونے میں نماز پڑھے۔

### باب اونٹنی، اونٹ، درخت اور پالان کی طرف

نماز پڑھنا۔

(از محمد بن ابی بکر مقدسی بصری، از معتمر بن سلیمان، از عبید اللہ بن  
عمر، از نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت اپنی اونٹنی کو سامنے بٹھاتے،  
پھر اس کی طرف نماز پڑھتے (ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) میں نے نافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا  
جب اونٹ مست ہو کر چل پڑتے، تو آپ کیا کرتے؟ انہوں نے کہا پالان  
لیٹنے اسے سامنے سیدھا رکھتے اور اس کی پچھلی لکڑی کی طرف نماز پڑھتے  
خود عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی طریقہ تھا۔

### باب چار پائی یا تخت پر یا اس کی طرف رخ کر کے

نماز پڑھنا۔

(از عثمان بن ابی شیبہ، از جریر، از منصور، از ابراہیم، از اسود، حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کیا تم نے ہمیں کتوں، گدھوں کی طرح بنا دیا ہے میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعَدُّ لَمْؤُنَا بِالْكَلْبِ وَالْجَمَادِ  
لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُصْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي  
فَاكْرُوهَ أَنْ أَسْتَحْجَهُ فَأَسْأَلُ مِنْ قَبْلِ رَجُلٍ السَّرِيرِ  
حَتَّى أَسْأَلَ مِنْ تَحَاتِي.

بَابُ بَيِّنَاتٍ يَزِيدُ الْمُصَلِّيَ مِنْ  
مَرَاتِنَ يَدِيهِ - وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ  
فِي التَّشْهُدِ فِي الْكُعْبَةِ وَقَالَ  
إِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ تُفَاعِلْتَهُ فَقَاتِلْهُ.

۴۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو مُعْصِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ هِلَالٍ  
عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَحَدَّثَنَا أَبُو مُعْصِرٍ أَنَّ  
أَبَا سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغَيْرَةِ قَالَ  
حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ هِلَالٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو صَالِحٍ السَّمْعَانِيُّ قَالَ دَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ  
فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُكَ مِنَ النَّاسِ  
فَارَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعْصِرٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ  
يَدَيْهِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صُدْرِهِ فَظَنُّوا  
الشَّابَّ كَلِمَةً يَجِدُ مَسَاعِلَ الْأَذْيَانِ يَدِيهِ فَكَادَ  
يَجْتَازُ فَقَدْ فَجَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُولَى فَقَالَ  
مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَرَ إِلَيْهِ مَا  
لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ حَلْفَهُ عَلَى  
مَرْوَانَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَا بَنِي أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ

اپنے متعلق جانتی ہوں کہ میں چار پانی پر لیٹی ہوتی۔ آنحضرتؐ تشریف لاتے  
چار پانی کے سامنے وسط میں نماز پڑھتے، میں اس بات کو اچھا نہ  
سمجھتی کہ میں سامنے لیٹی رہوں۔ لہذا میں پانسی کی طرف اپنے لحاف  
سے باہر آجایا کرتی۔

باب اگر کوئی نمازی کے سامنے سے گزرنا چاہے تو  
نمازی اُسے روک دے۔ ابن عمرؓ نے تشہد یعنی التحیات  
پڑھتے وقت روکا اور کعبہ میں بھی روکا۔ نیز ابن عمرؓ  
فرماتے ہیں اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا بغیر لڑائی  
کے نہ ملے تو اس سے نمازی لڑ بھی سکتا ہے۔

داؤد ابو مؤثر، از عبد الوارث، از یونس، از حمید بن حلال، از ابو  
صالح، ابوسعید کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ دوسری سند (آدم  
ابن ابی ایاس، از سلیمان بن مغیرہ، از حمید بن حلال عدوی، ابوصالح  
سمان کہتے ہیں میں نے ابوسعید خدریؓ کو دیکھا وہ جمعہ کے دن لوگوں  
سے کچھ اوٹ کیے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ ابو معیط کے قبیلہ کے  
ایک نوجوان نے آپؐ کے آگے سے گزرنا چاہا۔ ابوسعید نے اُس کے  
سینے پر دھکا دیا کہ وہ پیچھے رہے، نہ گزرے) نوجوان نے اِدھر اُدھر  
دیکھا تو راستہ نہ ملا، پھر وہیں سے گزرنے کی کوشش کی۔ ابوسعید نے  
پہلے سے زیادہ زور کا دھکا دیا۔ نوجوان نے ابوسعید کو گالی دی اور  
مروان کے پاس جا کر ابوسعید کی شکایت کی۔ ابوسعید بھی اس کے  
پیچھے مروان کے پاس جا پہنچے۔ مروان نے معلوم کیا ابوسعید! تجھے  
اور میرے بھتیجے کو کیا ہو گیا ہے؟ (یعنی کیا جھگڑا ہے) ابوسعید نے  
کہا: میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے، آپؐ فرماتے تھے جب کوئی  
لوگوں کی آڑ کر کے (یعنی اپنے سامنے سترہ لگا کر) نماز پڑھے اور کوئی  
شخص اس کے سامنے سے گزرنا چاہے (یعنی نماز اور آڑ کے اندر سے)

تو نمازی اسے روکے۔ اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کہ وہ شیطان ہوتا ہے۔

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى أَحَدٌ كُمْرًا لِي شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَدَّ أَحَدٌ أَنْ يَخْتَارَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدِ فَعُهُ فَإِنْ ابَى فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّهُ هُوَ شَيْطَانٌ

**باب** إِشْرَ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ۔

**باب** نمازی کے سامنے سے گزر جانے کا گناہ۔

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَدْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهِيمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ فَقَالَ أَبُو جُهِيمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بَعَثَ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ فَإِذَا هَمَّ لَكَ أَنْ يَقِفَ أَوْ يَجْعَلَ خَيْرًا لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَوْ يَجْعَلَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً۔

(از عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از ابو النضر مولى عمر بن عبید اللہ بن سید کہتے ہیں کہ انہیں زید بن خالد ابو جہیم کے پاس اس لیے بھیجا کہ اس نے آنحضرتؐ سے اس شخص کے متعلق کیا سنا ہے جو نمازی کے سامنے سے گزر جائے۔ ابو جہیم نے کہا آنحضرتؐ نے فرمایا ہے، کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جانتا ہوتا کہ اُسے کیا عذاب ہوگا، تو چالیس تک اسے کھڑا رہنا سامنے نکل جانے سے بہتر معلوم ہوتا۔ ابو نضر کہتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ بُسر بن سعید نے چالیس دن یا چالیس ماہ یا چالیس سال کسے، (صرف یہ یاد ہے کہ چالیس کہا) ۱۷

**باب** اسْتَنْقَالِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّي. وَكَرِهَ عُثْمَانُ أَنْ يُسْتَنْقَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّي. وَهَذَا إِذَا اشْتَغَلَ بِهِ فَأَمَّا إِذَا لَمْ يَشْتَغَلْ فَقَدْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا بَالُكَ يَا رَجُلٌ لَا يَقْطَعُ صَلَوةَ الرَّجُلِ۔

**باب** اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو، تو دوسرا اس کی طرف منہ کر کے بیٹھے۔ حضرت عثمانؓ اس امر کو مکروہ جانتے ہیں کہ کوئی کسی نماز پڑھنے والے کے سامنے منہ کر کے بیٹھے۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں یہ کراہت اس وقت ہے کہ نمازی کا دل اس کی طرف متوجہ ہو جائے۔ اگر نمازی کا دل اتنا مضبوط ہو، کہ وہ سامنے والے کے خیال میں مبتلا نہ ہو، تو بقول زید بن ثابتؓ کوئی ڈر نہیں۔ مجھے اس کی

۱۷ ابن حبان اور ابن ماجہ کی روایت میں سوبرس ہیں برار کی روایت میں چالیس تریف ہیں نمازی کے سامنے سے گزرنا حرام ہے بعضوں نے کہا گناہ کبیرہ ہے۔ اختلاف ہے کہ سامنے کی حد کہاں تک ہے بعضوں نے کہا تین یا چار بعضوں نے کہا ایک پتھر کی مار بعضوں نے کہا مسجد کے مقام تک ۱۲ منہ۔

پروا نہیں، کیونکہ مرد کی نماز کو مرد نہیں توڑتا۔“

اور اسمعیل بن غلیل، از علی بن مسہر، از اعش، از مسلم، مسروق کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کے سامنے نماز توڑنے والی چیزوں کا ذکر کیا گیا۔ لوگوں نے کہا کتے، گدھے اور عورت کے سامنے آنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ انہوں نے کہا تم نے ہمیں کتا بنا دیا۔ میں نے تو دیکھا ہے آنحضرتؐ سلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے جب کہ آپ کے سامنے قبلے کے درمیان چار پائی پر لیٹی رہتی۔ مجھے کوئی کام ہوتا تو میں آپ کے سامنے منہ کر کے گرنا برا سمجھتی لہذا (پانہنتی سے) آہستہ نکل جاتی۔ اعش نے بھی اس حدیث کو بحوالہ ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ بیان کیا ہے۔

**باب سوتے ہوئے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا۔**

(از مسدد، از یحییٰ، از ہشام، از والرش، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرتؐ نماز پڑھتے ہوئے اور میں آپ کے سامنے بستر سوئی رہتی۔ جب آپ وتر پڑھنے لگتے تو مجھے بھی جگا دیتے اور میں وتر کی نماز پڑھتی۔

**باب عورت آگے ہو تو نفل نماز پڑھنا۔**

(از عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ، از ابوسلمہ بن عبد الرحمن، ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں آنحضرتؐ کے سامنے سوئی رہتی اور میرے پاؤں آپ کے قبلے کی طرف ہوتے جب آپ سجدہ کرنے لگتے، تو ہاتھ سے مجھے دباتے۔ میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی جب کھڑے ہو جاتے تو پاؤں کو پھر پھیلا دیا کرتی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ان دنوں گھروں میں چراغ نہ تھے۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَيْثُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ذِكْرَ عِنْدَ هَامَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَقَالُوا يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ وَالْجَمَادُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ لَقَدْ جَعَلْتُمُونَا كِلَابًا لَقَدْ دَايَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ وَإِنِّي لَبَيْنَتْهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَأَنَا مَطْطَحَةٌ عَلَى الشَّرِيفِ فَتَكُونُ فِي الْحَاجَةِ وَالْكَلْبُ أَنْ اسْتَقْبَلَهُ فَاسْلَأَ أَسْلَأَ لَاؤُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأُسُودِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ۔

**باب الصلوٰۃ خلف التراب۔**

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ وَأَنَا رَاكِعَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فَرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْتِرَ يَقْطَعُنِي فَأَوْتِرْتُ۔

**باب التَّطَوُّعُ خَلْفَ الْمَوَاقِفِ۔**

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ النَّظَرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ سُلَيْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَا مَبْنِي يَدَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلًا يَفِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَسَرْتُ فَقَبَضْتُ رَجُلًا فَإِذَا قَامَ سَبَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ

لَيْسَ فِيهَا مَعَايِيرُ-

## باب ۳۸۵ مَنْ قَالَ لَا يَقْطَعُ

الصَّلَاةَ شَيْءٌ

۳۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ . قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي مُسْلِمٌ عَنْ سُرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ ذَكَرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ شَهْتُمُونَا بِالْحَمْدِ وَالْكِلا . وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّيْرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقُبْلَةِ مَضْطَجِعَةً فَتَبَدُّوْا لِي الْحَاجَةُ فَالْكُوفَةُ أَنْ أَجْلِسُ فَأَوْذَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَ مِنْ عِنْدِ رَجُلَيْهِ-

۳۸۹- حَدَّثَنَا اسْتَحْقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شَهَابٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَمَّةَ عَنِ الصَّلَاةِ يَقْطَعُهَا شَيْءٌ قَالَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فَيُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَإِنِّي لَبَعَثُ رَضَةً بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقُبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ-

## باب ۳۹۰ إِذَا أَحْدَلْ جَارِيَةٌ

صَغِيرَةٌ عَلَى عَقْبِهِ فِي الصَّلَاةِ

## باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے نماز کو کوئی چیز فاسد نہیں کرتی۔

(از عمرو بن حفص بن غیاث، از الدش، از اعمش، از ابراہیم، از اسود، از حضرت عائشہ رضی) دوسری سند (از اعمش، از مسلم، از سرور) حضرت عائشہ رضی کے پاس نماز توڑنے والی چیزوں کا ذکر کیا گیا، کہ کتا، گدھا اور عورت سامنے گزرے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی نے فرمایا تم نے ہمیں گدھوں اور کتوں کی طرح سمجھ لیا ہے۔ خدا کی قسم میں نے تو دیکھا کہ آنحضرت نماز پڑھتے رہتے اور میں چارپائی پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان بیٹی رہتی، اگر مجھے کوئی کام ہوتا تو سامنے سے نہ گزرتی اس خیال سے کہ آپ کے سامنے بیٹھنے سے آپ کو تکلیف ہوگی، لہذا میں چارپائی کی پانتی سے نکل جاتی تھی۔

از اسحق بن ابراہیم، از یعقوب بن ابراہیم، ابن شہاب کے بھتیجے محمد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب زہری سے دریافت کیا کہ نماز کو کون سی چیز فاسد کر دیتی ہے؟ تو جواب دیا کچھ نہیں، اس لیے کہ عروہ بن زبیر نے بحوالہ حضرت عائشہ رضی بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھتے۔ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان بستر پر آرام میں ہوتی۔

## باب بحالت نماز پچی کو کندھے پر بٹھانا کیسا ہے؟

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّدَرِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةً يَنْتَ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْعَاصِ بْنِ رَيْبَعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا۔

بَابُ ۳۳ إِذَا صَلَّى إِلَى فِرَاشٍ فِيهِ حَائِضٌ۔

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ أَخْبَرُنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ فِرَاشِي جِيَالٍ مُمَصَّى النَّبِيِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهُ عَلَيَّ وَأَنَا عَلَى فِرَاشِي۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو التُّحْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ تَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا إِلَى حَنْبِهِ نَائِمَةٌ فَإِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي ثَوْبُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

بَابُ ۳۴ هَلْ يَغْتَرُّ الرَّجُلُ امْرَأَةً

از عبد اللہ بن یوسف، از مالک، از عامر بن عبد اللہ بن زبیر، از عمرو بن سلیم زدری، ابو قتادہ انصاری کہتے ہیں، کہ آنحضرت اپنی نواسی یعنی ابو العاص کی بیٹی امامہ بنت زینب کو اٹھائے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو اسے زمین پر بٹھا دیتے۔ جب کھڑے ہوتے۔ اُسے پھر اٹھا لیتے۔

باب حائضہ عورت جس بستر پر پڑی ہو اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔

از عمرو بن زرارہ، از ہشیم، از شیبانی، عبد اللہ بن شداد بن ہاد کہتے ہیں میری خالہ ام المؤمنین میمونہ بنت حارث نے بیان کیا کہ میرا بستر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز کے قریب ہوتا تھا۔ اوقات آپ کا کپڑا میرے بدن پر لگ جاتا، میں اپنے بستر پر ہوتی (آنحضرت نماز نہ توڑتے)

از ابو النعمان، از عبد الواحد بن زیاد، از شیبانی سلیمان، از عبد اللہ بن شداد بن الہاد حضرت میمونہ رضی فرماتی ہیں آنحضرت نماز پڑھتے اور میں آپ کے پہلو میں سوئی رہتی۔ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا۔ حالانکہ میں بحالت حیض ہوتی۔

باب سجدہ کرنے کے لیے مرد اپنی بیوی کو ہاتھ

۱۔ حدیثوں سے یہ نکلا کہ حائضہ عورت کے بچھونے کے پاس نماز درست ہے اور ترجمہ باب میں الی کا لفظ ہے یعنی بچھونے کی طرف تو شاید الی عام ہے خواہ بچھونا سانسے ہو یا بازو دھینے کی طرف یا باتیں طرف ۱۲ منہ۔

سے ہٹا سکتا ہے۔

(از عمرو بن علی، از یحییٰ، از عبید اللہ، از قاسم) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں تم نے بہت بُرا کیا جو ہمیں کتے اور گدھے کے مثل سمجھ لیا۔ حالانکہ آنحضرتؐ حالت نماز میں ہوتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان آرام کیے ہوتی۔ جب آپ سجدہ کرنے لگتے، تو اپنے ہاتھ میرے پاؤں پر لگا دیتے میں پاؤں سمیٹ لیتی۔

**باب حالت نماز میں اگر عورت مرد کے بدن سے پلیدی ہٹا دے تو مرد کی نماز نہیں ٹوٹتی۔**

(از احمد بن اسحاق سرری، از عبید اللہ بن موسیٰ، از اسرار بن، از ابواسحاق، از عمرو بن مہمون) عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں ایک بار آنحضرتؐ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ قریش اپنی مجلسوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک کافر (ابو جہل) بولا تم اس ریاکار کو نہیں دیکھتے کوئی ہے جو فلاں لوگوں کی کاٹی ہوئی اونٹنی کے پاس جائے اس کا گوشت خون اور سچہ دان اٹھالائے اور اس کے کندھوں پر ڈال دے یہ سُن کر اُن کا ایک بڑا بد بخت (عقوبہ بن ابی معیط) اٹھا اور یہ سب چیزیں لایا۔ جب آنحضرتؐ سجدے میں تشریف لے گئے تو یہ تمام چیزیں اُس بد بخت نے آنحضرتؐ کے مونڈھوں پر ڈال دیں۔ آپ سجدے میں ہی رہے۔ کفار بد بخت ہنستے رہے۔ اتنے ہنسے کہ ایک دوسرے پر لوٹ پوٹ ہونے لگے۔ کسی نے جا کر حضرت فاطمہؓ کو اطلاع دی آپ ابھی سجدے میں تھیں۔ یہ سُن کر بھاگی بھاگی آئیں۔ آپ ابھی سجدے ہی میں تھے۔ حضرت فاطمہؓ نے یہ تمام چیزیں آنحضرتؐ کی پشت مبارک سے اتار سپینکیں اور کافروں کی طرف متوجہ ہوئیں۔ انہیں بُرا کہنے لگیں۔ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز مکمل کر چکے

عِنْدَ السُّجُودِ لَكِي يَسْجُدَ۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَسْتَمَاعِدُ لَنَا بِالْكَتِفِ وَنَحْنُ رَايَتُنِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنِي وَأَنَا فَطَمَحْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقَبْلِ فَأَذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ عَمَزَ رِجْلِي فَهَضَمْتُهُمَا۔

**باب المرأة تلمس من الأذى المصلي شيئاً من الأذى۔**

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّوَمَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَارُ بْنُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَدَ قُرَيْشٍ فِي بَجَائِزِهِمْ إِذْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى هَذِهِ الْمَرَأَى أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جُذُورِ الْفُلَانِ فَيَعْبُدُ إِلَى قُرَيْشِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا فَيَجِيءُ بِهَا ثُمَّ يَهْلُهُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِنْ جَثَّ أَشْقَاهُمْ فَلَتَمَّ سَجْدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ الْهَجَلِ فَأَنْطَلَقَ مُنْطَلِقًا إِلَى فَاطِمَةَ وَهِيَ جُوزِيرَةٌ فَأَقْبَلَتْ تُسْعَى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى

۱۴۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر نمازی کا کچھ بدن سے کسی عورت سے ٹک جائے تو نماز فاسد نہیں ہے۔ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۵ کہتے ہیں یہ عبد اللہ بن مسعودؓ تھے ۱۲ منہ۔





## تیسرا پارہ

### کتاب مواقیب الصلوٰۃ — نماز کے اوقات کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

**باب** قولہ تعالیٰ : منیبین الیہ واتقوہ و اقیمو الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین اس آیت میں اوقات نماز کا ذکر نہیں ہے اس طرح روایت میں بھی اوقات کا ذکر نہیں ہے۔ جواب یہ ہے اقیمو الصلوٰۃ کا معنی یہ ہے کہ نماز کے اوقات کی پابندی دائمی رکھو تو اس معنی کے لحاظ سے موافقت ہو جاتی ہے، اس باب اور باب البیعة علی اقامہ الصلوٰۃ سے امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ پابندی اوقات نہایت اہم اور ضروری ہے حتیٰ کہ قرآن مجید میں اسی کا حکم دیا گیا ہے اور آپؐ نے لوگوں سے اس پر بیعت لی ہے۔

**باب** الصلوٰۃ کفارۃ ص ۱۷۱ قولہ : بینک و بیننا باب مخلق الخ ای بین زمانک و بین زمان الفتنة باب مغلق ای وجود عمرہ حضرت عمرؓ کو گو اس فتنے کا علم تھا۔ لیکن حضرت حدیفہؓ چونکہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اس لیے ان سے پوچھا کہ ممکن ہے کہ انہیں بعض تفصیل و امور کا زیادہ علم ہو نماز چونکہ وقت کے اندر پڑھی جاتی ہے تو ادائے صلوٰۃ فی الوقت کفارۃ ذنوب ہے پس اوقات سے مناسبت ہو گئی۔

**باب** المصلی یناجی ربہ ص ۱۷۱ مصنفؒ سمجھاتے ہیں کہ جو شخص کسی سے مناجات اور سرگوشی کرنا چاہتا ہے، وہ اس مناجات کے لیے خاص وقت کی رعایت کرتا ہے۔ خصوصاً کسی امیر و بادشاہ سے مناجات کے لیے تو خاص اوقات کی رعایت ضروری ہوتی ہے کہ شاہ کی رضا مندی کا وقت ہو۔ پس انسان کو چاہیے کہ حکم الحاکمین سے مناجات کے لیے بھی اوقات کی رعایت کرے۔ مکروہ اوقات میں اور شیطانی اوقات اور آخر وقت و امو اک۔ ان کا مصداق ہو کر مناجات کرنی چاہیے۔ بلکہ اصل اوقات و اوقات رضا مندی کا خیال رکھنا چاہیے۔

**باب :** تاخیر الظهر الى العصر صلی اللہ علیہ وسلم امام بخاری رحمہ اللہ اس باب میں حضرت ابن عباس کی روایت کے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر اور عصر کو جمع کیا (معنی بیان کرتے ہیں کہ جمع صوری تھی، کہ ظہر کو عصر تک مؤخر کیا گیا۔ ایوبؓ نے تاویل کی کہ یہ واقعہ منظر بارش) کا ہے۔ اور حضرت جابرؓ نے فرمایا ممکن ہے، کہ بارش ہو لیکن ایوب کی یہ تاویل صحیح نہیں کیونکہ روایات کے دوسرے طرق میں موجود ہے، کہ من غیر خوف ولا مطر اذکا قال صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس امام بخاریؒ کی یہ تاویل کہ جمع صوری تھی نہایت عمدہ ہے۔

**باب :** وقت المغرب قال یجمع المریض والمغوب والعشاء صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ امام بخاریؒ گھر میں مقیم کے لیے جمع حقیقی کی اجازت مریض وغیرہ کو نہیں دیتے تو اب حضرت عطاء مریض کے لیے فرما رہے ہیں کہ مغرب وعشاء کو جمع کرے تو یہ بھی جمع صوری ہے۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ مغرب کا وقت عشاء کے شروع تک رہتا ہے۔ صرف تین فرض و دو سنت کے ادا کرنے کے اندازہ کا وقت ہمیں بلکہ وقت وسیع ہے۔

**باب :** صلوٰۃ الفجر والحديث صلی اللہ علیہ وسلم ای الحديث الوارد فی صلوٰۃ الفجر وقال المعنی والحديث الوارد فی فضل العصر۔

**باب :** من نسی صلوٰۃ فليصلها اذا ذكرها ولا يعيد الا تلك الصلوٰۃ : اس میں امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ صرف نماز کو قضا کرنے کا حکم ہے یہ حکم نہیں کہ دوسرے دن اسی نماز کے وقت میں دوسری دفعہ اسی نماز کو پڑھے امام مالکؒ کی طرف اسی قسم کا قول منسوب کیا گیا ہے اور دوسرے بعض لوگوں نے بھی یہی حکم دیا ہے۔ لیکن امام بخاریؒ ان لوگوں کو رد کرتے ہیں۔

**باب -** اوقات نماز اور ان کی فضیلت :-

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّتَوْفِقًا (بے شک مسلمانوں کے لیے نماز کی پابندی اپنے اپنے وقت پر ضروری ہے) مَوْفُوتًا اِی

**باب ۳۵۳** مَوَاقِیْتُ الصَّلٰوةِ وَ

فَضْلِهَا وَقَوْلُهُ تَعَالٰی اِنَّ الصَّلٰوةَ

كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتَابًا مَّتَوْفِقًا

مَوْفُوتًا وَقَدْ عَلِمْتُمْ۔

مَوْفُوتًا اَوْ وَقْتَهُ عَلَیْكُمْ (موقوف تا اپنی پابندی وقت کے ساتھ ہر ایک کے لیے مقرر کر دیا گیا ہے)۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ، از مالک) ابن شہاب کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمرؓ بن عبد العزیزؓ نے نماز تاخیر سے پڑھی۔ اُن کے پاس عمرو بن

۴۹۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ

لہ تو وقت سے خارج کرنا کسی حال میں جائز نہیں امام شافعیؒ کے نزدیک اگر نوازل ہی ہو اور ٹھہرنے کی مہلت ہو جب بھی نماز اپنے وقت پر پڑھ لینا چاہیے جناب امام حسینؓ رضی اللہ عنہ نے ایسے وقت میں بھی نماز کو قضا نہیں کیا اور آپ کا مبارک سر عین سجدے میں کاٹا گیا امام مالک کے نزدیک ایسے سخت وقت میں نماز میں تاخیر کرنا چاہیے ان کی دلیل خندق کی حدیث ہے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی نمازوں میں تاخیر ۱۲ منہ ۱۵ جو ولید بن عبد الملک بن مروان کی طرف سے مدینہ کے حاکم تھے اور بنی امیہ کے تمام حکام میں ایک بھی عادل اور قبیح سنت تھے ۱۲ منہ۔

عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخْرَجَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ  
 بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُخْبِرَةَ ابْنَةَ شُعْبَةَ أَخْرَجَ  
 الصَّلَاةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْعِوَاقِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو  
 مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هَذَا يَا مُخْبِرَةُ أَلَيْسَ  
 قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَقَصَى  
 فَقَصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى  
 فَقَصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى  
 فَقَصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى  
 فَقَصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى  
 فَقَصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ  
 يَهَذَا أَمْرٌ فَقَالَ عُمَرُ لَعَزَّةُ أَعْلَمَ مَا تَحْكُمُ  
 بِهِ أَوْ إِنَّ جِبْرِيلَ هُوَ أَكْثَمُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى عُرْوَةُ قَالَ عُرْوَةُ كَذَا لَكَ  
 كَانَ بِشَيْئِئُوبُنِ ابْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ  
 قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَ  
 الشَّمْسُ فِي مَجْرَئِهَا قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ

زبیر آئے اور بیان کیا کہ ایک بار مغیرہ بن شعبہ نے بھی عراق میں نماز  
 میں تاخیر کر دی تھی، تو ابو مسعود انصاری ان کے پاس گئے اور کہنے  
 لگے: مغیرہ! یہ تم کیا کرتے ہو؟ تمہیں معلوم نہیں کہ جبریل علیہ السلام  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور نماز پڑھی۔ آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے بھی اُسی وقت نماز پڑھی، پھر حضرت جبریل علیہ السلام  
 نے نماز پڑھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اُسی وقت پڑھی، پھر  
 حضرت جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے بھی پڑھی، پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی اور آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی، پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اُن کی طرح اس وقت نماز پڑھی یہ  
 پانچ نمازوں کا حال ہے، پھر جبریل نے کہا مجھے ایسا ہی (یعنی ان وقتوں  
 میں نماز پڑھنے کا) حکم ہوا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عروہ سے کہا: تم  
 جو کچھ بیان کر رہے ہو سوچ سمجھ کر کرو۔ کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ  
 جبریل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوقات نماز بتائے تھے؟ عروہ  
 نے کہا: ہاں! اس کا یہی مطلب ہے اور اسی طرح بشیر بن ابی مسعود اپنے  
 والد سے نقل کرتے ہیں۔ عروہ نے کہا (اس کے علاوہ) حضرت عائشہ نے  
 بھی مجھے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت

پڑھتے، جب دھوپ ان کے حجرے ہی میں رہتی اور اوپر نہ چڑھتی تھی۔

باب - اللہ عزوجل کا فرمان: مُبَيِّنِينَ إِلَيْهِ

وَالْقَوْلَ وَاقْبُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمَشْكُوكِينَ ۝

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

مُبَيِّنِينَ إِلَيْهِ وَالْقَوْلَ وَاقْبُوا الصَّلَاةَ وَاقْبُوا

۱۔ عراق عرب کے اس ملک کو کہتے ہیں جس کا طول عبادان سے موصل تک اور عرض نادریہ سے ملوان تک ہے مغیرہ و معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے  
 وہاں کے حاکم تھے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی پانچوں نمازیں حضرت جبریل علیہ السلام نے پڑھ کر دکھلائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کے بعد  
 ہی پڑھیں کسی نماز میں دیر نہیں کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام امام تھے اور آنحضرت مقتدی تھے تو مطلب یہ ہوگا کہ نماز کا ہر جز  
 آپ نے حضرت جبریل کے بعد ادا کیا جیسے مقتدی اپنے امام کے بعد ادا کرتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ شاید عمر بن عبدالعزیز کو اس کی خبر نہ ہوگی کہ نماز کے اوقات  
 حضرت جبریل نے بتلائے تھے اس لیے انہوں نے عروہ کی روایت میں شبہ کیا عروہ نے بیان کر دیا کہ انہوں نے ابو مسعود کی یہ حدیث ان کے بیٹے بشیر بن  
 ابی مسعود سے سنی ہے ۱۲ منہ ۱۳ اس سے بھی عروہ نے یہ نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز جلد پڑھا کرتے تھے ورنہ جب آفتاب جھلک جائے تو دھوپ  
 ایسے چھوٹے حجرے میں جیسے حضرت عائشہ کا حجرہ تھا نیچے کیوں کر رہ سکتی ہے دیواروں پر چڑھ جائے گی ۱۲ منہ -

الصَّلَاةُ وَلَا تَكُونُوا مِنَ

الْمُتَكِبِّينَ -

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبَادٌ وَهُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّا هَذَا الْخَمِ

مِنْ رُبْعَةٍ وَلسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ

فَمَرَدْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُكَ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ

وَرَأَيْنَا فَقَالَ أَمْرُكُمْ بِأَدْبَعٍ وَأَنَّهُمْ عَنْ

أَدْبَعِ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةً

أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ

الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا إِلَيَّ

خُمْسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنَّهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ

وَالْحَنْجَمِ وَالْمُقَافِرِ وَالنَّعِيرِ -

بَابُ ۳۵۱ الصَّلَاةِ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ عَنْ

جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ

وَالنُّصْرَةِ بِكُلِّ مُسْلِمٍ -

ترجمہ: اللہ کی طرف رجوع ہونے والے، اسی

سے ڈرو، نماز قائم کرو، مشرکین میں شامل نہ ہو۔

(از قتیبہ بن سعید، از عباد یعنی ابن عباد از ابو جمرہ) ابن عباسؓ

کہتے ہیں عبد القیس کا وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

ہوا اور عرض کیا، ہم قبیلہ ربیعہ کی ایک شاخ سوائے اس مقدس ماہ

(رجب) کے آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے، لہذا ایسے امور

کی تلقین فرمائیے جن پر ہم خود اور ہمارے پیچھے والے، جو آپ کے

پاس نہیں آ سکے، عمل کر سکیں۔ آپؐ نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا

حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ پہلی بات اللہ پر ایمان

لانا، تنہا دی چیز ہے اور اس کی تفسیر میں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے سوا

کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پیغمبر ہیں۔ ان دونوں باتوں

کی گواہی دینا۔ دوسری بات نماز قائم کرنا۔ تیسرا حکم زکوٰۃ دینا۔ چوتھی

بات مال غنیمت میں سے خمس (پانچواں حصہ) اور میں تمہیں (ان چیزوں سے)

روکنا ہوں۔ یعنی دوبارہ غنیمت، بغیر اور فقیر کا استعمال کرنے سے منع۔

باب۔ نماز قائم کرنے کی بیعت لینا۔

(از محمد بن مثنیٰ الزہبی از اسمعیل از قیس) جریر بن عبد اللہؓ کہتے

ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا

کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی تھی

اسے یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۳ کیوں کہ دوسرے مہینوں میں مضر کے کافر جو رستہ میں حائل تھے اُن کو آنے نہیں دیتے

تھے جیسے دوسری روایت میں ہے ۱۲ منہ ۳ دبارہ کدو کو کہتے ہیں یہاں کدو کا تو نہا مراد ہے ختم سبز لاکھی مرتبان، مقبرہ روغنی برتن۔

تفسیر کریدی ہوئی لکڑی کا برتن۔ عبد الرزاق ۱۲ منہ ۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم توحید کے بعد نماز پر بیعت لیتے تھے کیونکہ نماز ساری ہدفی

عبادات میں اہم ہے پھر زکوٰۃ پر جو ساری مالی عبادات میں اہم ہے اُن کے بعد پھر ہر شخص کے مناسب جوابات ہوتی اس کو بیان کرتے

جریر اپنی قوم کے سردار تھے ان کو عام خیر خواہی کی نصیحت کی عبد القیس کے لوگ سپاہ پیشہ تھے ان کو پانچواں حصہ داخل کرنے کی

نصیحت کی ۱۲ فتح -

## باب ۳۵ الصلوٰۃ کفارۃ۔

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ  
عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْقُ قَالَ سَمِعْتُ  
حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
فَقَالَ أَيْكُمْ يُحْفَظُ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قُلْتُ أَنَا كَمَا قَالَ قَالَ إِنَّكَ  
عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا تَجْرِي قُلْتُ فِئْتَةُ الزُّجَلِ فِي  
أَهْلِهَا وَمَالِهِمْ وَوَلَدِهِمْ وَجَارِهِمْ تَكْفُرُ بِهَا الصَّلَاةُ  
وَالصَّوْمُ وَالزَّكَاةُ وَالْأَمْرُ وَالنَهْيُ قَالَ لَيْسَ  
هَذَا أُرِيدُ وَلَكِنَّ الْفِتْنَةَ الَّتِي تَمُوتُ بِهَا كَمَا يَمُوتُ  
الْبَحْرُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا لِبَأْسٌ مُعْتَقًا قَالَ أَيْكُسَّرُ أَمْ  
يُفْتَحُ قَالَ يُكْسَرُ قَالَ إِذَا لَا يُعْلَقُ أَكْبَدَ أَقْلُنَا  
أَكَانَ عُمَرُ بِكُمْ الْبَابُ قَالَ لَعَنُوكُمَا إِنَّ دُونَ  
الْعَدْلِ لَلْيَكْلَةِ فِي حَدِيثِهِ بِحَدِيثٍ لَيْسَ  
بِالْأَعْلَى لِيَطْفِئَ فِيهِمَا أَنْ تَسْعَلَ حُذَيْفَةُ فَأَمَرْنَا  
مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ الْبَابُ عُمَرُ۔

## باب ۳۶ نماز (گناہوں کا) کفارہ ہے۔

(از مسدد، از یحییٰ از اعمش، از شقیق، حذیفہؓ کہتے ہیں ہم حضرت  
عمرؓ کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ آپؓ نے فرمایا: تم میں سے کون آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو یاد رکھتا ہے، جو آپؓ نے فتنے کے متعلق  
بیان فرمایا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے اسی طرح آپؓ کے فرمان  
کو یاد کیا ہوا ہے، جس طرح آپؓ نے فرمایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اھم  
کی حدیث بیان کرنے میں یا حدیث بیان کرنے میں دیر ہو۔ پھر میں نے عرض کیا  
دکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یہ ہے) آدمی کے لیے فتنے کا  
باعث اُس کا گھر، اُس کا مال، اُس کی اولاد، اُس کے ہمسائے ہیں، جن  
کا کفارہ آدمی کی نماز، روزہ، خیرات اور تبلیغ بن جانتے ہیں۔ حضرت  
عمرؓ نے کہا میں یہ نہیں پوچھنا چاہتا، بلکہ اس فتنے کے متعلق حدیث  
بیان کرو، جو سمندر کی طرح موجزن ہو۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین!  
اس سے آپ کو کیا خطرہ آپ کے اور اس کے درمیان تو بند دروازہ  
ہے، حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟  
میں نے کہا: توڑا جائے گا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: پھر تو وہ بند نہ ہو سکے گا۔  
شقیق کہتے ہیں ہم نے حذیفہؓ سے دریافت کیا کہ کیا حضرت عمرؓ کو اس دروازے  
کا علم تھا؟ حذیفہؓ نے کہا ہاں۔ وہ اس طرح جانتے تھے، جیسے ہر شخص  
جانتا ہے، کہ کل آئندہ سے پہلے رات آئے گی۔ میں نے حضرت عمرؓ کو حدیث سنائی ہے، کوئی غلط سلط بات بیان نہیں کی۔  
شقیق کہتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہؓ سے پوچھنے سے ڈرتے تھے البتہ ہم نے مسروقؓ سے کہا کہ وہ پوچھے۔ آخر اُس کے پوچھنے  
پر حضرت حذیفہؓ نے کہا وہ دروازہ خود عمرؓ ہیں۔

۱۔ یہ راوی کو شک ہے یوں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبی آپ کی حدیث بیان کرنے میں دیر ہو یا یوں کہا تم حدیث بیان کرنے میں دیر ہو تم کو ڈر نہیں  
لگتا ۱۲ منہ ۱۲ منہ ان کی محبت میں خدا قبول جاتا ہے، عبادت سے غافل رہتا ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ یہیں سے ترجمہ باب چلتا ہے کہ نماز گناہوں کا کفارہ ہے ۱۲ منہ  
۱۳ منہ اس میں ہزار یا آدمی مبتلا ہو جائیں گے یعنی ایک عالمگیر فتنہ ۱۲ منہ ۱۳ منہ حضرت عمرؓ کو گویا بات معلوم تھی مگر پھر دیکھ دیکھ سے حذیفہؓ نے کچھ پوچھ لیا دروازہ  
ٹوٹنے سے حذیفہؓ کا یہ مطلب تھا کہ آپؓ شہید ہو گئے اور آپؓ کی شہادت سے فتنوں کا جو دروازہ بند تھا وہ کھل جائے گا، لیکن اللہ حضرت عمرؓ کی بھی کیا ذات تھی جب  
تک زندہ رہے مجال کیا تھی کوئی چور کرے موافق مخالف سب پھرانے رہے حضرت عثمانؓ کا رعب لوگوں پر ایسا نہ تھا جیسے حضرت عمرؓ کا ان کی خلافت میں لوگ  
اٹھ کھڑے ہوئے اور طرح طرح کے فساد چھوٹ اٹھے آج تک یہ فساد چلے جاتے ہیں۔ اللہ رافعیوں کو ہدایت کرے جو حضرت عمرؓ کے سے حامی اسلام اور  
حافظ مسبین کو بُرا جاننے میں جن کے طفیل سے اب تک اسلام کا نام قائم ہے رضی اللہ عنہ دارضادہ ۱۲ منہ۔

۴۹۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّخَعِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ كَجَلًا أَصَابَ مِنْ أَمْرٍ أَقْبَلَهُ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْقُرْآنِ الصَّلَاةُ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ الْيَلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهَبْنَ السَّيِّئَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى هَذَا قَالَ يُحْبِبُ أُمَّتِي كُلَّهُمْ -

از قتیبہ از یزید بن زریع از سلیمان نخعی از ابی عمر نخعی از ابن مسعود کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک (انصاری) عورت کا بوسہ لے لیا (جماع نہیں کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اس گناہ کا اعتراف کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی اَقْرَبُ الصَّلَاةِ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ الْيَلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهَبْنَ السَّيِّئَاتِ دس گناہوں کے دو دنوں کناروں (صبح و شام) اور رات کے وقتوں میں نماز قائم کیا کر بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں) وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہ کیا یہ حکم صرف میرے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تمام افراد اُمت کے لیے۔

### باب - صیغ وقت پر نماز ادا کرنے کی فضیلت -

(از ابو الولید ہشام بن عبد الملک از شعبہ از ولید بن عیزار) ابو عمرو شیبانی ایک مکان کی طرف اشارہ کر کے کہا کرتے تھے کہ اس کے مالک (عبداللہ بن مسعود) نے کہا میں نے آنحضرت سے پوچھا اللہ تبارک و تعالیٰ کو کونسا کام سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ پوچھا اس کے بعد کون سا کام فرمایا: ماں باپ کے ساتھ بہترین سلوک کرنا۔ پھر پوچھا: اس کے بعد کون سا عمل؟ آپ نے جواب دیا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ابن مسعود کہتے ہیں: آپ نے صرف یہ تین باتیں۔ اگر میں زیادہ سوالات کرتا تو آپ اور سبھی بیان فرماتے۔

### باب - جب کوئی شخص پانچوں نمازیں اپنے اپنے

### باب ۳۵۴ فصل الصلوة لوقتہا

۵۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ الْعِزَّارِ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَاشْأَرَالِي دَارِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَفْقِهَا قَالَ ثُمَّ أَيْ قَالَ ثُمَّ بَرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَيْ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي رِبْعَةُ وَكُوَا سَتَرَدُّهُ لَوَادِنِي -

### باب ۳۵۵ الصلوات الخمس

۱۔ ان کا نام ابو البسر ابو جہ کعب بن عمرو انصاری تھا یا ابن مقرب یا ابو الفضل عامر بن قیس انصاری یا بنہان تماری یا عباد ۱۲ منہ ۱۰۰ کاغذ نے کہا اس عورت کا نام مجھے معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ۱۰۰ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ نماز کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں قسطانی نے کہا اس آیت میں برائیوں سے صغیرہ گناہ مراد ہیں جیسے حدیث میں ہے کہ ایک نماز دوسری نماز تک گناہوں کا کفارہ ہے جب تک کہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچا رہے ۱۲ منہ ۱۰۰ دوسری حدیثوں میں جو اور کاموں کو افضل بتلایا ہے وہ اس کے خلاف نہیں آپ شخص کی حالت اور استعداد اور لیاقت دیکھ کر اس کے لیے جو کام سب سے افضل ہوتا ہے وہ بیان فرماتے دوسرے وقت اور موقع کا بھی لحاظ ہونا چاہیے مثلاً جب کافر غلبہ کریں تو جہاد سب کاموں سے افضل ہوگا یا جب فحش اور گرائی ہو لوگوں کو کھانے کی احتیاج ہو تو کھانا کھانا سب سے افضل ہوگا ۱۲ منہ -

كَفَّارَةً لِّخَطَايَا إِذَا صَلَّاهُنَّ يُوقِفُهُنَّ فِي  
الْجَمَاعَةِ وَغَيْرُهَا۔

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ حَزْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّكَاءُ وَدَوْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَدَّيْتُمْ كَوَاكِبَ  
نَهَارٍ بِأَبِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ خَسَنًا  
مَا تَقُولُ ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لَا يُبْقِي مِنْ  
دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَسَنِ  
يَكُونُ اللَّهُ بِهَا الْخَطَايَا۔

بَابُ ۳۵۶ فِي تَقْصِيرِ الصَّلَوَاتِ  
عَنْ وَقْتِهَا۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ عَنْ غِيْلَانٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا  
أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الصَّلَاةِ قَالَ أَلَيْسَ  
صَلَّيْتُمْ مَا صَلَّيْتُمْ فِيهَا۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عَنْزُ بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ

وقت پر باجماعت ادا کرے یا تنہا، بہر حال گناہوں کا  
کفارہ ہیں۔

دارا ابراہیم بن حمزہ از ابن ابی حازم از دلاوی از یزید بن عبد اللہ  
از محمد بن ابراہیم ابوالوسلہ بن عبد الرحمن ابوسہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بناؤ اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر بہہ رہی ہو  
اور وہ روزانہ پانچ بار نہانا ہو، کیا اس کے بدن پر میل کپیل رہے گی؟  
صحابہ نے عرض کیا: نہیں! آپ نے فرمایا یہی حال پانچ نمازوں کا ہے  
اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

باب۔ نماز صانع کرنا یعنی بے وقت پڑھنا۔

(از موسیٰ بن اسمعیل از مہدی از غیلان) حضرت انس کہتے ہیں کہ  
میں تو اب حضور کے وقت کی کوئی چیز نہیں دیکھتا۔ لوگوں نے کہا نماز تو ہے  
انہوں نے کہا نماز کا جو حال تم نے کر رکھا ہے بس وہ تمہارا ہی کام ہے۔

از عمرو بن زرارہ از عبد الواحد بن واصل ابوعبیدہ الحداد از عثمان  
بن ابی رواد اور عبد العزیز از ہشام کہتے ہیں کہ میں انس بن مالک کے پاس

۱۔ بظہنہوں میں یہ ترجمہ باب نہیں ہے حافظ نے کہا یہ ترجمہ اگلے ترجمہ کی نسبت خاص ہے ۱۲۷ھ پنچ وقت نماز پڑھنا گویا پردہ گار کی دیا کی رحمت  
کرم میں نہا نہ ہے گناہوں کا میل باقی نہیں چھوڑنے کا ۱۲۷ھ انس نے یہ اس وقت کہا جب حجاج ظالم نے نمازیں دیر کی تم نے جو کر رکھا ہے یعنی نماز کو  
بھی اپنے وقت میں ادا نہیں کرتے تو نماز بھی گویا باقی نہیں رہی خیر انس کے عہد میں تو بادشاہ اور امیر نماز پڑھتے تھے مگر دیر میں اور بے وقت اب تو حال  
یہ ہے کہ جس مسلمان کو سود و سود کوڑی ماہوار ہو جاتی ہے وہ اپنے تئیں فرعون بے سلمان سمجھ کر مسجد میں آنا ہی عیب جانتا ہے مگر مسلمان ہیں است  
کہ انہا کو اللہ دے وائے گرد پڑے امر و بلوہ فردائے اور پھر لطف یہ کہ اسی قسم کے مسلمان جو کبھی قبیلہ کی طرف اوندھے بھی نہیں گرتے مسلمانوں اور اسلام کی  
ترقی چاہتے ہیں اور مصلح قوم بننے کی ہوس رکھتے ہیں۔ تو کار زمین را بمکوساختی۔ کہ با آسمان نیز پرداختی ۱۲۷ھ۔



عُثْمَانُ بْنُ أَبِي ذَكْوَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ سَمِعْتُ  
الزُّهْرِيَّ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
بِهِ مَشَقٌّ وَهُوَ يَبْكِي فَقُلْتُ مَا يَبْكِيكَ فَقَالَ لَكَ  
أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا أَذْكُرُكَ إِلَّا هَذِهِ الصَّلَاةُ وَهَذِهِ  
الصَّلَاةُ قَدْ ضَيَعْتُ وَقَالَ بَكَرُ بْنُ خَلْفٍ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ أَبِي ذَكْوَانَ تَعْوُكًا -

باب ۳۵۶ - النَّصِيحَةُ بَيْنَا حِي وَبَيْنَا -

۵۰۴ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى  
يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَنْفُلَنَّ عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ تَحْتَ  
قَدَمِهِ الْيُسْرَى -

۵۰۵ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ ابِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ  
أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَسْطُرْ أَحَدُكُمْ  
ذِرَاعِيَهُ كَالْكَلْبِ وَلَا ذَابَرَقَ فَلَا يَبْرُقَنَّ بَيْنَ  
يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ وَقَالَ

دُشَنُ گِیا۔ وہ رورہے تھے میں نے کہا: کیوں رونے ہو؟ انہوں نے کہا جو  
باتیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیکھی تھیں، اُن میں  
سے کوئی بات اب نہیں دیکھ رہا، سوائے نماز کے اور اب تو یہ نماز بھی  
فنا کی جا رہی ہے۔ اس حدیث کو بکر بن خلف نے بھی بخوالہ ابن بکر برسانی  
از عثمان بن ابی رواد بیان کیا۔

باب - نمازی اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔

از مسلم بن ابراہیم از ہشام از قتادہ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے  
سرگوشی کرتا ہے۔ اُسے چاہیے دائیں طرف نہ تنھو کے بلکہ اپنے بائیں پیر کے  
نیچے تنھو کے۔

از حفص بن عمر از یزید بن ابراہیم از قتادہ حضرت انسؓ کہتے ہیں  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سجدہ سیدھی طرح کر سٹو۔ کوئی شخص کھٹے کی  
طرح اپنے دونوں ہاتھ نہ پھیلا کرے اور جب کوئی تنھو کے، تو سامنے  
اور دائیں طرف نہ تنھو کے، کیونکہ وہ اس وقت اپنے رب سے سرگوشی کر  
رہا ہوتا ہے۔ سعید نے قتادہ سے روایت کیا ہے، پر اس میں یہ الفاظ  
ہیں، کہ اپنے آگے یا سامنے نہ تنھو کے البتہ بائیں طرف یا پیر تلے تنھو کے

۱۔ وقت گزر جانے کے بعد لوگ پڑھتے ہیں انسؓ صحیح ظالم کی جو عراق کا حاکم تھا ولید بن عبد الملک بن مروان سے جو غلیفہ وقت تھا شکایت کرنے  
گئے تھے اللہ اکبر جب انسؓ کے زمانے میں یہ حال تھا تو واسے برمال ہمارے زمانے کے اب تو وحید سے لے کر فروع عبادات تک لوگوں نے نئی باتیں  
اور نئے اعتقاد تلاش لیے ہیں جن کا آنحضرتؐ کے مبارک زمانہ میں شان گمان بھی نہ تھا اور اگر کوئی اللہ کا بندہ آنحضرتؐ اور صحابہ کرام کے طریقہ کو نافذ چلتا  
ہے اس پر طرح طرح کی تہمتیں رکھی جاتی ہیں کوئی کہتا ہے مجسمہ ہے کوئی کہتا ہے مشبہ ہے کوئی کہتا ہے وہابی ہے کوئی کہتا ہے لاندہب ہے۔  
انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۲ منہ ۱۱ اس حدیث کی مناسبت اس کتاب سے یہ ہے کہ نماز ایک بڑا عمدہ مرتبہ ہے نمازی کے لیے کہ اپنے مالک سے سرگوشی  
کا درجہ حاصل ہوتا ہے تو نمازی کو چاہیے کہ اس کا خیال رکھے وقت پر ادا کرے ۱۲ منہ ۱۱ سجدہ میں اعتدال کا بیان انشا اللہ تعالیٰ آگے آئے۔  
گا وہ یہ ہے کہ میان روی اختیار کرے ہاتھوں کو زمین پر رکھے کہنیوں کو دونوں پہلو سے اور پیٹ کو زانوں سے بٹدار کرے ۱۲ منہ۔

سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ لَا يَتَقَبَّلُ قَدَامَهُ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَامِهِ وَ قَالَ شُعْبَةُ لَا يَبْرُؤُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَامِهِ وَ قَالَ حَبِيبٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْرُؤُ فِي الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَامِهِ -

### باب ۳۵۸ الْبَرْدُ وَالظَّهَرُ فِي

شِدَّةِ الْحَرِّ -

۵۰۶ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ صَاحِبُ بَيْتِ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَابْرُدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ -

۵۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَذِنَ مُؤَدِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ فَقَالَ ابْرُدْ ابْرُدْ أَوْ قَالَ انْتَظِرْ انْتَظِرْ وَقَالَ شِدَّةُ الْحَرِّ

سکتا ہے اور شعبہ نے اپنی روایت میں یوں کہا سامنے نہ تھو کے نہ دائیں طرف البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے تلے تھوک سکتا ہے اور حمید نے حضرت انسؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبلے کی طرف اور دائیں طرف نہ تھو کے بلکہ بائیں طرف یا اپنے قدم کے نیچے ۔

### باب - ظہر کو سخت گرمی میں ٹھنڈے وقت میں

پڑھنا یعنی ظہر کے اپنے منتهین وقت میں جو وقت نسبتاً ٹھنڈا ہو

(از ایوب بن سلیمان از ابو بکر از سلیمان از صالح بن کیسان از اعرج عبد الرحمن وغیرہ از ابو ہریرہؓ اور نافع غلام عبد اللہ بن عمرؓ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ابو ہریرہؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ دونوں نے صالح بن کیسان کے شیخ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر واس لیے گرمی کی تیزی دراصل دوزخ کی سبب ہے -

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از مہاجر ابو الحسن از زید بن وہب) حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن اذان ظہر دینے لگے ۔ آپؐ نے فرمایا، ذرا ٹھنڈک ہونے دے، ذرا ٹھنڈک ہونے دے یا فرمایا انتظار کر انتظار کر، اور فرمایا گرمی کی تیزی اور سختی جہنم کی سبب سے ہوتی ہے ۔ جب سخت گرمی ہو تو نماز ٹھنڈے وقت

۱۔ اس روایت کو امام بخاریؒ اور پر بیان کر چکے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ بائیں طرف اس وقت جب اس کے بائیں طرف دوسرا کوئی نمازی نہ ہو ورنہ اس کا پایاں جانب دوسرے کا داہنا جانب ہوگا اگر دوسرا کوئی نمازی بائیں طرف ہو تو پاؤں کے تلے تھوکے یا اپنے کپڑے میں جیسا اوپر گزر چکا ہے ۔ داہنی طرف تھوکنے اس لیے منع ہوا کہ ادھر لکھنے والا فرشتہ رہتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی اذان شروع کی یا اذان دینا چاہی جیسے آگے لکھا کہ انہوں نے اذان کا ارادہ کیا ۱۲ منہ -

مَنْ فَيَجَّ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرَدُوا عَنْ  
الصَّلَاةِ حَتَّى رَأَيْنَا فِي نِجْمِ الشُّكُلِ -

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَدْرِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفْظَنَا عَنْ أَبِي الزُّهْرِيِّ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا  
اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرَدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ  
الْحَرِّ مِنْ فَيَجَّ جَهَنَّمَ وَاشْتَدَّتِ النَّكَارَةُ إِلَى كَرِيهَا  
فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكُلْ بَعْضِي بَعْضًا فَإِذَا نَ لَهَا  
بِنَفْسَيْنِ نَفْسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٌ فِي الْقَيْفِ  
وَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا  
تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهِرِيِّ -

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَدْرِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَدْرِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفْظَنَا عَنْ أَبِي الزُّهْرِيِّ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا  
اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرَدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ  
الْحَرِّ مِنْ فَيَجَّ جَهَنَّمَ تَالَعَهُ سُفْيَانُ وَيَجْبِي  
وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ -

بَابُ ۳۵۹ الْإِبْرَادُ بِالظَّهْرِ فِي السَّفَرِ -

پڑھو حتیٰ کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا یعنی اتنی دیر ہو گئی تو  
ظہر (ادائی)

(از علی بن عبد اللہ بدینی از سفیان از زہری از سعید بن مسیب)  
حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب  
سخت گرمی ہو، تو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو۔ کیونکہ سخت گرمی جہنم کی  
بھاپ ہے اور آگ نے اپنے رب سے شکایت کی، کہ اے رب!  
ایسی سخت گرمی ہے کہ میرا ایک حصہ دوسرے حصہ کو کھائے جا رہا  
ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دوسانیں لینے کی اجازت دی ایک  
سردی میں ایک گرمی میں، یہی وجہ ہے کہ گرمی کے موسم میں تم  
سخت گرمی محسوس کرتے ہو اور سردی کے موسم میں سخت سردی۔

(از عمر بن حفص از والرش (حفص) از اعمش از ابوصالح) ابو  
سعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کی نماز کو ٹھنڈا  
کر کیوں کہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے پیدا ہوتی ہے۔ حضرت  
حفصؓ کے ساتھ اس حدیث کو سفیان اور یحییٰ اور ابوعوانہ نے بھی  
اعمش سے روایت کیا۔

باب - سفر میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت پڑھنا۔

۱۔ ٹیلوں کا سایہ بہت اخیر وقت پڑتا ہے یعنی ظہر کی نماز اخیر وقت میں پڑھی ۱۲ منہ ۱۵ دوزخ نے حقیقتاً شکوہ کیا وہ بات کر سکتی ہے قرآن  
شریف میں وارد ہے کہ ہم دوزخ سے پوچھیں گے تو بھگتی وہ کہے گی اور کچھ ہے حدیث میں ہے کہ آخر پروردگار اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تب  
وہ کہے گی بس بس میں بھگتی ۱۲ منہ ۱۵ گرمی میں سانس نکالتی ہے یعنی گرمی میں دوزخ کی بھاپ اوپر نکلتی ہے اور زمین کے رہنے والوں کو لگتی  
ہے ان کو سخت گرمی معلوم ہوتی ہے اور چارے میں اندر کو سانس لیتی ہے تو اوپر گرمی محسوس نہیں ہوتی بلکہ زمین کی ذاتی سردی غالب آ کر  
رہنے والوں کو سردی محسوس ہوتی ہے اس میں کوئی بات عقل سلیم کے خلاف نہیں اور حدیث میں شبہ کرنے کی وجہ نہیں ہے زمین کے اندر دوزخ  
موجود ہے جیسا لوجی والے لکھتے ہیں کہ تھوڑے فاصلہ پر زمین کے اندر ایسی گرمی ہے کہ وہاں کے تمام عنصر پانی کی طرح پھیلے رہتے ہیں اگر لوہا وہاں پہنچ  
جائے تو اسی دم گل کر پانی ہو جائے ۱۲ منہ ۱۵ سفیان ثوری کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب بد الخلق میں اور یحییٰ کی روایت کو امام احمد نے  
دسل کیا لیکن ابوعوانہ کی روایت نہیں ملی ۱۲ منہ۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْجَرٌ أَبُو الْحَسَنِ مَوْلَى لِبَنِي تَيْمٍ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغَفَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَذَا الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْرُدْ ثُمَّ أَذَا أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ ابْرُدْ حَتَّى رَأَيْتَا فِيَاءَ التَّلَوْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَذَا الشَّعْلُ الْحَرَّ فَأَبْرَدُوا بِالصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَتَفَيَّؤُا أَنْتُمْ يَلَىٰ

بَاب ۳۶ وَقْتُ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّهَارِ

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الِيمان قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ ذَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَىٰ

از آدم از شعبہ از مہاجر ابو الحسن مولیٰ بنی تیم اللہ حضرت ابو ذر غفاری فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، مؤذن نے ظہر کی اذان دینی چاہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈا ہونے دے۔ اس نے دوبارہ ارادہ اذان کیا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا ٹھنڈا ہونے دے حتیٰ کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا جو دیر سے ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی سجاپ ہے گرمی سخت ہو نماز کو ٹھنڈا کرو۔ ابن عباس فرماتے ہیں (قرآن میں سورۃ نعل میں جو لفظ) يَتَفَيَّؤْنَ ظِلَالُهُ ہے اُس کا مطلب ہے سائے جھکتے ہیں۔

باب۔ ظہر کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھتے دوپہر کی گرمی میں۔

از ابو الیمان از شعبہ از زہری حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلے تشریف لائے اور نماز ظہر پڑھائی۔ پھر منبر پر تشریف لے گئے اور قیامت کا ذکر کیا فرمایا اس میں بڑی بڑی باتیں ہوں گی۔ پھر فرمایا جس کو کوئی بات دریافت کرنی ہو

اے صحابہ کی عادت تھی کہ اذان ہوتے ہی نماز کے لیے جمع ہو جاتے اس لیے آپ نے اذان میں دیر کرنے کا حکم دیا بعضوں نے کہا اذان سے یہاں اقامت مکر ہے اور مؤذن وہی بلاتے تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو خود امام بخاری نے وصل کیا باب وقت المغرب میں ۱۲ منہ ۱۳ منہ امام بخاری کی عادت ہے کہ حدیث میں کوئی لفظ ایسا آتا ہے جو قرآن میں بھی آیا ہے تو قرآن کے لفظ کی بھی تفسیر کر دیتے ہیں یہاں حدیث میں فی کا لفظ آیا تھا قرآن میں تَفَيَّؤْ ہے جس کا مادہ فی ہے اس لیے اس کی تفسیر بیان کر دی ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہ حدیث مختصراً کتاب العلم میں گزری ہے اس لفظ سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے قدیم زمانہ میں اس میں اختلاف تھا اس کے بعد اجماع ہو گیا کہ زوال سے پہلے ظہر کی نماز درست نہیں لیکن امام احمد اور اسحاق کے نزدیک جمعہ کی نماز زوال سے پہلے درست ہے اور گرمی کے دنوں میں جمعہ سویرے پڑھ لینے میں لوگوں کو آرام ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ آپ کو خبر پہنچی تھی کہ منافق لوگ امتحان کے لیے آپ سے سوالات کرنا چاہتے ہیں اس لیے آپ کو غصہ آیا اور فرمایا جو تم چاہو وہ مجھ سے پوچھ لو عبد اللہ بن مسعود کا ذکر لوگ کسی اور کا بیٹا کہتے اس لیے اس نے پوچھا کہ واقعی میرا باپ کون تھا لوگ خوف کے مارے رونے لگے سمجھے کہ اب خدا کا عذاب آئے گا قیامت کے دن سے دو دیے بہشت و دوزخ چھوٹی کر کے سامنے لائی گئیں یا ان کا نمونہ دکھلایا گیا وہاں سے دونوں مقاموں تک (باقی اگلے صفحہ پر)

الْمُبْرُكُ كَرِ السَّاعَةِ وَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عَظِيمًا  
ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْكُنَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْكُنْ  
فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ  
فِي مَقَامِي هَذَا فَإِنَّكَ لَكُنَّا فِي الْبُكَاءِ وَأَكْثَرُ  
أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَذَافَةَ  
السَّهْمِيُّ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حَدَّثَنَا عَنْهُ ثُمَّ  
أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَبَرَكَ عَنْكَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ دَفِينَا بِاللَّهِ رَبَّنَا وَ  
بِإِسْلَامِ رَبِّنَا وَبِحَمْدِ نَبِيِّكَ فَسَكَتَ ثُمَّ  
قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ انْفِغَا فِي عُرْضِ  
هَذَا الْحَاطِطِ فَمَرَدَاكَ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ

وہ کر لے۔ جب تک میں اس جگہ ہوں، تم جو بات مجھ سے پوچھو گے،  
میں بتاؤں گا۔ لوگ بہت رونے لگے (خوف طاری ہو گیا کہیں  
عذاب نہ ہو جائے) آپ بار بار یہی فرما رہے تھے۔ پوچھو مجھ سے  
پوچھو، عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہوئے (جس کے متعلق لوگ  
کہتے تھے وہ حذافہ کا بیٹا نہیں) اس نے پوچھا میرا باپ کون ہے؟  
آپ نے کہا حذافہ آپ پھر یہ فرمانے لگے مجھ سے پوچھو پوچھو آخر  
حضرت عمرؓ ادب سے دوڑاؤ۔ ہو بیٹھے اور عرض کیا: ہم اللہ کو  
مالک سمجھتے ہیں اور اسلام کو دین اور  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی سمجھ کر راضی ہیں یعنی ہمیں کسی بات سے  
اعراض نہیں۔ در خدا و رسول کی ناراضگی نہیں چاہتے (اس کے بعد  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جنت اور دوزخ دونوں

اس دیوار کے کونے میں پیش کیے گئے۔ میں نے آج تک بہشت جیسی کوئی چیز بہترین نہیں دیکھی اور نہ دوزخ جیسی  
بدترین دیکھی ہے۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْإِمْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَ  
أَحَدٌ يَأْتِيهِ جَلِيئَةً وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ  
الْمَتْنَيْنِ إِلَى الْبَاقَةِ وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ  
وَالْعَصْرَ وَأَحَدٌ يَأْتِيهِ هَبٌّ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَجْعَلُ  
وَالشَّمْسُ حَبِيَّةً وَتَسِيَّتْ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا  
يَبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ  
رَأَى شَطْرَ اللَّيْلِ وَقَالَ مُعَاذُ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ لَقِيْنَاهُ

(از حفص از شعبہ از ابوالمنہال) ابوبرزہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم فجر کی نماز اس وقت پڑھتے جب کہ ہم اپنے پاس والے کو  
پہچان سکتے تھے اور سامٹھ سے سونک آیات کی قرات کرتے ظہر  
کی نماز اس وقت پڑھتے، جب سورج ڈھل جاتا، عصر اس وقت  
پڑھتے تھے جب شہر کے اس کنارے والا پڑھ کر گھر لوٹ جاتا اور سورج نیز  
رہتا (ابوالمنہال) نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ابوبرزہ نے مغرب کے متعلق کیا کہا، غبار کی نماز  
میں تہائی رات تک دیر کی پروا نہ کرتے تھے۔ پھر ابوالمنہال نے کہا آدمی  
رات تک، معاذ کہتے ہیں شعبہ نے کہا میں اسے ایک بار پھر ملا تو کہنے  
لگا تہائی رات تک۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) راہ کھل گئی۔ حضرت عمرؓ نے آپؐ کا غصہ پہچان کر ایسا مروضہ کیا جس سے غصہ جاتا رہا۔ ۱۲ منہ ۱۵ لفظی ترجمہ  
ہوں ہے اور سورج زندہ رہتا یعنی صاف سفید چمکتا ہوا اس کا رنگ زرد نہ ہوتا ۱۲ منہ ۱۵ عرض ابوالمنہال کو شک رہا۔ کہ ابوبرزہ نے عشاء کی  
نماز میں آدھی رات تک دیر کرنا بیان کیا یا تہائی رات حماد بن سلمہ نے ابوالمنہال سے تہائی رات بغیر شک کے نقل کیا اس کو مسلم نے بحال اور معاذ  
بن معاذ کی تعلیق کو بھی امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

مَوْكَةً فَقَالَ أَوَلَيْكَ اللَّيْلُ -

۵۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبُ بْنُ الْقَطَّانِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّظَرِ سَجْدًا عَلَى نِيَابَتِنَا إِرْقَاءَ الْحَجَرِ -

**باب ۳۶۱** تَاخِيرُ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ -

۵۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالنَّيْلِ بَيْنَةَ سَبْعَاءَ وَثَمَانِيَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَقَالَ أَيُّوبُ لَعَلَّكَ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ قَالَ عَسَى -

**باب ۳۶۲** وَقْتُ الْعَصْرِ -

۵۱۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حَجْرَتِهَا -

از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از خالد بن عبد الرحمن از غالب بن ظنابن از بکر بن عبد اللہ المزنی (حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھا کرتے تھے، تو گرمی سے بچنے کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے تھے۔

**باب -** ظہر کو اتنی دیر سے پڑھنا، کہ عصر کا وقت قریب آ پہنچے۔

از ابو النعمان از حماد بن زید از عمرو بن دینار از جابر بن زید حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں رہ کر (یعنی حضر تھا، سفر نہ تھا) سات رکعتیں مغرب و عشاء کے (صرف فرض، فرض) اور آٹھ رکعات ظہر و عصر کی ملا کر پڑھیں (صرف فرض، فرض) ابوب سختیانی نے جابر بن زید سے کہا شاید بارش کی رات میں ایسا کیا ہوگا۔ انہوں نے کہا شاید۔

**باب -** وقتِ عصر۔

از ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از ہشام از عروہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ایسے وقت پڑھا کرتے کہ دھوپ میرے حجرے میں رہا کرتی۔

۱۵ اس حدیث پر بحث کا جو خلاصہ نکلتا ہے اسے حضرت ابن عباسؓ نے یوں حل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کو تکلیف سے بچانے کے لیے یہ بھی کر کے دکھا دیا کہ گاہ بگاہ ایسی ضرورت ہو تو مقیم کے لیے بھی اجازت ہے۔ ابن مظفر نے حضرت علیؓ و زید بن علیؓ و داؤد و ناصر اور ائمہ اہلبیت سے یوں ہی نقل کیا ہے کہ جمع جائز ہے لیکن الگ الگ اوقات میں افضل ہے۔ امام شوکانیؒ کا فرمان اس ساری بحث کا جو تصور پیش کرتا ہے، وہ آج کے اختلافات مٹانے کے لیے بڑا علاوہ ہے کہ اتنے ائمہ کا اختلاف یہ بتانا ہے کہ جمع بین الصلوٰتین بالاجماع ناجائز نہیں، حقیقتہً حضرت ابن عباسؓ نے بھی اصل مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمع کا بیان کیا ہے، جسے تمام حضرات نے مختلف الفاظ سے پیش کیا ہے۔ مسافر و مریض کے لیے امام ابن عباسؓ جمع کی اجازت دیتے ہیں۔ ایک جماعت مقیم کو بھی بوقت ضرورت اجازت دیتی ہے۔ لیکن اس امر میں مکمل اتفاق ہے کہ الگ الگ اوقات میں نماز افضل ہے۔ عبدالرزاق۔

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ جَدُّنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَتَى مِنْ حُجْرَتِهَا۔

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ ظَالِمَةً فِي حُجْرَتِي وَلَمْ يَظْهَرِ الْفَتَى بَعْدَ قَالَ أَبُو عَبِيدٍ اللَّهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَيَجِبُ بِنُ سَعِيدٍ وَشُعْبَةَ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَالشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ۔

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيِّدِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَابْنُ أَبِي بَرَكَةَ الْأَسَدِيُّ فَقَالَ لِي لَيْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي السُّنُوبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُوْنَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدَنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَكِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَلَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُوْنَهَا الْعُتْمَةُ وَكَانَ يَكُونُ التَّوَمُّ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثُ

(از تنبیہ الزلیث از ابن شہاب الزعروہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر پڑھتے جب دھوپ ابھی حجرے ہی میں ہوتی تھی۔ سایہ پھیلتا نہیں تھا۔

رازا ابونعیم از ابن عیینہ از زہری از عروہ (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر پڑھتے جب کہ دھوپ میرے حجرہ ہی میں رہتی تھی اور سایہ پھیلنے نہیں لگتا تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں امام مالک یحییٰ بن سعید دمشقی ابن ابی حفصہ نے اپنی روایتوں میں کہا ہے، کہ ابھی دھوپ اوپر نہ چڑھی ہوتی تھی۔

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از عوف) سیار بن سلامہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ابو ہریرہ سلمیٰ کے پاس آئے۔ میرے باپ نے اُس سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازوں کو کن اوقات میں پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ظہر کی نماز جسے تم پہلی نماز کہتے ہو، اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھلنا، اور عصر کی نماز پڑھ کر اگر کوئی اپنے گھر جاتا اور اس کا گھر دینے کے آخر میں ہوتا، تو وہ اتنے کھلے وقت میں پہنچتا تھا، کہ سورج کی تمازت باقی ہوتی تھی۔ مغرب کے متعلق ان کا ارشاد مجھے یاد نہیں، عشاء کو جسے تم عتمة کہتے ہو موخر کرنا پسند فرماتے تھے۔ البتہ عشاء سے پہلے نیندنا پسند جانتے تھے اور عشاء کے بعد بات چیت کرنا ناپسند جانتے تھے۔ اور نماز صبح سے اس وقت

۱۔ امام بخاری کا مطلب ان روایتوں کے لانے سے یہ ہے کہ سفیان اور لیث کی روایتوں میں یہ مذکور ہے لم یظہر الفی ان میں ظہور سے سایہ کا پھیلنا مراد ہے کیونکہ تنبیہ دیر ہوئی تو دھوپ اوپر چڑھتی جائے گی اور سایہ نیچے پھیلتا جائے گا اور مالک اور یحییٰ اور شعبہ وغیرہ کی روایتوں سے یہ مطلب کھل جاتا ہے ان میں صاف دھوپ کا اوپر چڑھنا مذکور ہے امام مالک کی روایت کو خود امام بخاری نے وصل کیا اور یحییٰ کی روایت کو ذہبی نے اور شعبہ کی روایت کو طبرانی نے اور ابن حفصہ کی روایت کو ابراہیم بن طہان نے اپنے نسخہ میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ یعنی دنیا کی باتیں رُٹن فانیہ اس لیے کہ عشاء کی نماز پڑھ کر سوجانے میں گویا آدمی کو سیدلاری کا خانہ عبادت پر ہونا ہے جیسے صبح کی نماز سے بیدلاری کا شروع (باقی اگلے صفحہ پر)

بَعَثَ هَآءُ كَانَ يَنْقُذُ مِنْ صَلَوةِ الْعَدَاةِ جِبْنٍ  
يَعْرِفُ الرَّجُلَ جَلِيْسَهُ وَيَقْرَأُ بِالسَّيِّئِينَ  
إِلَى الْبَيِّنَةِ -

۵۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ اسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ  
يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ  
فَيَجِدُهُمْ يَصَلُّونَ الْعَصْرَ -

۵۲۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَثْمَانَ بْنُ سَهْلٍ ابْنُ  
حَنِيفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ  
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا  
عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْنَا  
يَا عَمْرُو مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ  
الْعَصْرُ وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نَصَلِّي مَعَهُ -

۵۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الدَّاهِبُ  
مِثْلًا إِلَى قُبَا فَيُتِمُّهُمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ -

۵۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ

فارغ ہو جاتے، جب آدمی اپنے پاس والے کو پہچان جاتا اور صبح کی  
قرأت میں ساتھ سے سو آیات تک پڑھ لیتے تھے۔

از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ  
انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایسے وقت ہم عصر پڑھ کر فارغ ہو جاتے کہ  
اس وقت اگر کوئی نبی عمرو بن عوف کے محلہ میں (مدینے سے کوس بھر پر جو  
قبائیں تھا، جاتا تو وہاں بھی لوگ عصر پڑھ رہے ہوتے تھے۔

از ابن مقاتیل از عبد اللہ از ابو بکر بن عثمان بن سہل بن حنیف  
حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں ہم نے (خلیفہ) عمر بن عبد العزیز کے ساتھ ظہر  
پڑھی۔ پھر حضرت انس بن مالک کے پاس باہر گئے دیکھا تو وہ عصر پڑھ  
رہے ہیں۔ میں نے کہا چاہیہ کون سی نماز ہے جو تم نے پڑھی ہے؟  
انہوں نے کہا عصر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی نماز تھی جسے ہم  
آپ کے ساتھ پڑھتے تھے۔

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب حضرت انس بن  
مالک فرماتے ہیں ہم عصر پڑھتے پھر کوئی جانے والا قبا تک جاتا اور  
وہاں سورج بعینہ بلند ہوتا تھا۔

از ابو الیمان، الزہیب از زہری حضرت انس بن مالک فرماتے  
فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر پڑھتے اور سورج بدستور بلند

(لقیہ) عبادات سے ہوتا ہے اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مختار کے بعد پھرے کاریں بنانے اور جاگتے پہننے سے مسجد کے لیے آنکھ نہ کھلے گی یا صبح  
کی نماز میں دیر ہو جائے گی ۱۲ منہ ۱۵ وہ لوگ عصر کی نماز دیر میں پڑھتے اپنی تجارت اور زراعت کے دھندوں سے فارغ ہو کر اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اول وقت پڑھ لیتے ۱۲ منہ ۱۵ انس اس حد کے چپا تھے مگر عمر میں جو شخص بڑا ہو اس کو چپا یا ماموں کہہ سکتے ہیں ۱۲ منہ۔



كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي  
الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيْثُ فَيَذْهَبُ  
الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَايَتُهُمْ وَالشَّمْسُ  
مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى  
أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهَا -

باب ۳۲۳ اثْمُونُ فَإِنَّهُ الْعَصْرُ

۵۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي  
تَعْتَوْنَهُ صَلَوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وَرَا أَهْلَهُ وَمَالَهُ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَتْرَكُكُمْ وَتَرْتِذَا الْجَنَّةَ قَتَلَتْ  
لَهُ قَتِيلًا أَوْ أَخَذَتْ مَالَهُ -

باب ۳۲۴ اثْمُونُ مِنْ تَرْكِ الْعَصْرِ

۵۲۴- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْ هَاشِمٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ  
عَنْ أَبِي ثَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَدِينَةِ قَالَ كُنَّا مَعَ  
بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي عَهِمٍ فَقَالَ بَكْرٌ  
بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ خِطَّ عَمَلُهُ -

اور تیز ہوتا تھا کہ کوئی شخص عوالی جاتا تو وہاں پہنچ کر بھی سورج بلند ہوتا۔  
زہری کہتے ہیں بعض عوالی مدینہ سے چار میل پر یا اس کے لگ بھگ  
فاصلے پر ہیں۔

باب - نماز عصر قضا ہو جانے کا گناہ۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از تافع) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی عصر کی نماز قضا ہو  
گئی گو یا اس کا گھر بار مال اسباب لٹ گیا۔ امام بخاری کہتے ہیں سورۃ محمد  
میں جو لفظ یترک کر ہے وہ وتر سے ہے جس کے معنی قتل کرنا یا  
مال لوٹنا۔

باب - نماز عصر چھوڑنے والے کے گناہ کا بیان۔

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام از یحییٰ بن ابی کثیر از ابو ہاشم) ابو الملیح  
فرماتے ہیں ہم حضرت بریدہ (صحابی) کے ساتھ ایک غزوے میں شریک  
تھے اور اُس دن بادل چھائے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا نماز عصر  
جلدی پڑھ لو (اول وقت میں) کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد  
ہے جس نے عصر ترک کی اُس کے نیک عمل برباد ہو جاتے  
ہیں۔

۱۔ عوالی وہ گاؤں ہے جو مدینہ کے اطراف بندی پر واقع ہیں۔ گرمیوں میں سوا پانچ ساڑھے پانچ بجے عصر پڑھنے سے چار میل جانے سے زیادہ زیادہ  
ساڑھے چھ بجیں گے۔ اس وقت تک سورج میں زردی کا امکان نہیں جب کہ مغرب کی نماز ساڑھے سات بجے ہوتی ہو۔ عبد الرزاق  
۲۔ یعنی ان میں لوٹنا ہوا یا سب تباہ ہو گئے اس لیے کہ وتر کے معنی کم ہو جانے کے بھی ہیں اور لٹ جانے کے بھی اور چھین جانے  
کے بھی ۱۲ منہ ۳۔ اس حدیث میں جو یہ لفظ آیا تھا نماز وراہ و مالہ تو امام بخاری نے یہ بیان کیا کہ قرآن میں بھی یہ لفظ سورۃ محمد میں آیا ہے و لیس  
یترک اعمالکم دونوں وتر سے مشتق ہیں وتر کے معنی کسی کی جان یا مال کا نقصان کرنا ۱۲ منہ ۴۔ پہلا باب اس کے لیے تھا جس کی عصر کی نماز بلا قصد  
فوت ہو جائے اور یہ باب اس کے لیے ہے جو قصد ایسا کرے ۱۲ منہ ۵۔ یعنی اس کے عمل کا ثواب اس کو نہ ملے گا یہ مکمل بطریق تغلیط کے ہے عصر کی نماز  
کا خیال رکھنے کے لیے ورنہ اعمال صالحہ فقط کفر سے اکارت ہوتے ہیں جیسے قرآن میں ہے و من یفر بالایمان فقد حبط عمله حنا بلہ حدیث کو ظاہر رہ  
رکتے ہیں اور کہتے ہیں عصر کی نماز چھوڑ دینے والا کافر ہو گیا اور کافر کے تمام نیک کام اکارت ہیں ۱۲ منہ -

## باب ۳۶۵ فضل صلوٰۃ العصر

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا سَمِعِلُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَمِعِلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَهَرَ لِي الْقَمَرُ لَيْلَةً فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَصَامُونَ فِي رُؤُوسِهِمْ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا عَلَى صَلَواتِ قَبْلِ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلِ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ فَسَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ قَالَ سَمِعِلُ افْعَلُوا لَا تَفُوتُوا ثُمَّ

## باب ۳۶۶ نماز عصر کی فضیلت

از حمیدی از مروان بن معاویہ از اسمعیل از قیس حضرت جبر بن عبد اللہ فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے ایک رات چاند کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: بے شک تم اپنے رب کو اس طرح دیکھ لو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اسے دیکھنے میں تمہیں رحمت اور شک و دہم نہ رہے گا، اگر تم سے ہو سکے کہ سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے کی نمازوں (یعنی صبح و عصر) کو چھوڑ کر کسی کام میں نہ پھنس جاؤ، تو فوراً ادا کر لیا کرو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ (ترجمہ) اپنے مالک کی پائی حمد کے ساتھ بیان کرنا رہ۔ اسمعیل کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان فَاَفْعَلُوا (پس کرو) کا مطلب یہ ہے کہ

نماز قضا نہ ہونے پائے اس وقت ہوتے ہی اگر لو کہیں رہ نہ جائے

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَابُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ يُجِئُكُمْ فِي صَلَواتِ الْفَجْرِ وَصَلَواتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعرِجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَاتَّبَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اعرج ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن رات ملائکہ تمہارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں۔ نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں رات والے عصر کو آسمان سے زمین پر اترتے اور جودن کو رہے وہ واپس آسمان جاتے ہیں اسی طرح فجر کے وقت دن کی ڈیوٹی کے لیے آسمان سے زمین پر فرشتے اترتے ہیں اور رات جنہوں نے بندوں میں گزاری وہ آسمان پر واپس ہوں گے۔ عبد الرزاق پھر تمہارے اندر وقت گزار کر فرشتے اوپر جاتے ہیں، رب پوچھتا ہے حالانکہ اسے سب مخلوق کا علم ہے، فرشتو! تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ (یعنی نیک یا بد) تو فرشتے کہتے ہیں جب انہیں چھوڑ کر ہم یہاں آنے لگے، تو وہ نماز میں مشغول تھے جب ہم

۱۔ یعنی جودھوین رات کے چاند کی طرف جیسے مسلم کی روایت میں اس کی صراحت ہے اور صحیح بخاری کے بعض نسخوں میں لیلۃ کے بعد یعنی البدر ہے ۲۔ اس حدیث سے آیت کی تفسیر ہوگئی یعنی پاکی بیان کرنے سے مطلب نماز پڑھنا ہے فجر اور عصر کی ۱۲ من ۱۵ لگے اگرچہ یہ فرشتے بھی نماز میں شریک ہوتے ہیں مگر نماز میں چھوڑنے سے یہ مطلب ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے تھے کہ ہم ان کے پاس سے چلے آئے کہتے ہیں یہ فرشتے ہیں جو آدمی کی موافقت کرتے ہیں صبح شام ان کی بدلی ہوتی رہتی ہے قرطبی نے کہا یہ دوسرے فرشتے ہیں اور (باقی اگلے صفحے پر)

ان کے پاس حاضر ہوئے، تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

بَاب ۳۶۶ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ

الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوبِ -

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ -

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِي مَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمُورِ كَابْتِئَانِ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أَوْ تِيَّ أَهْلِ التَّوَدَّةِ التَّوَدَّةَ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ التَّهَادُّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيْرًا قِيْرًا لَهَا ثُمَّ أَوْ تِيَّ أَهْلُ الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيْرًا قِيْرًا لَهَا ثُمَّ أَوْ تِيَّ النَّفَرَانَ فَعَمِلُوا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأَعْطُوا قِيْرًا قِيْرًا طَبِئَ قِيْرًا طَبِئَ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ بَيْنَ أَيْ دُبَّاءَ أُعْطِيَتْ

باسنہ ۱۰۔ غروب آفتاب سے قبل جسے ایک رکعت عصر کی ملی اس کا بیان۔

(از ابو نعیم از شیبان از یحییٰ از ابوسلمہ) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نماز عصر کا ایک سجدہ غروب سے پہلے ادا کرے تو باقی نماز پوری کرے، اسی طرح اگر نماز صبح کا ایک سجدہ کسی کو طلوع سے پہلے مل گیا، تو باقی نماز ادا کرے (توڑے نہیں)۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ، ابواسیم، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ) اس کے والد عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، یہود و نصاریٰ کے مقابلے میں تمہارا دنیا میں رہنا ایسا ہے جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت ہوتا ہے (یعنی مختصر تو رات والوں کو تو رات ملی۔ انہوں نے صبح سے) سخت سے کام شروع کیا مگر دوپہر تک وہ تھک گئے انہیں ایک ایک قیراط مزدوری ملی۔ انجیل والوں کو انجیل ملی انہوں نے عصر تک کام کیا، حتیٰ کہ وہ بھی عاجز ہو کر تھک گئے انہیں بھی ایک ایک قیراط انعام ملا۔ پھر ہمیں قرآن دیا گیا ہم نے غروب تک کام کیا اور ہمیں دو دو قیراط جزا ملی۔ اب اہل تورات و اہل انجیل نے اللہ میاں سے عرض کیا ہوئی! تو نے ان مسلمانوں کو دو دو قیراط بخشے، جب کہ ہمیں صرف ایک ایک قیراط عطا کیا، حالانکہ ہمارے اعمال نسبتاً زیادہ ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یہ بتاؤ، کیا میں نے تمہاری مزدوری

(نقیہ) پروردگار جو ان سے اپنے نیک بندوں کا حال پوچھتا ہے حالانکہ وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اور سب جانتا ہے اس سے مقصود ان کا قائل کرنا ہے وہ جو انہوں نے آدم کی پیدائش کے وقت کہا کہ آدمی زرا زمین میں خون اور فساد کرے گا ۱۲ منہ ۱۵ قیراط آدھے دان کو کہتے ہیں اور دان درم کا چھٹا حصہ قیراط درم کا بارہواں حصہ ہوا درم ساڑھے تین ماشے کا ہوتا ہے ۱۲ منہ۔

هَؤُلَاءِ قِيَرَاتٍ لِّمَنِ قِيَرَاتٌ وَأَعْطَيْنَا قِيَرَاتًا  
قِيَرَاتًا وَنَحْنُ لَنَا الْكَرَمُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
هَلْ ظَلَمْتُمْ مِّنْ أَجْرِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا قَالَ  
فَهُوَ فَضْلِي أَوْ تِيهِ مَنَ أَشَاءُ۔

۵۲۹۔ حَلَّ ثَنَا ابْنُ كَوَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا آجُوبُ  
أَسَمَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ  
الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ  
اسْتَأْجَرَ قَوْمًا لِّعَمَلٍ لَهُ عَمَلًا إِلَى الْكَيْلِ فَعَمِلُوا  
إِلَى نِصْفِ التَّهَادِ فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ  
فَاسْتَأْجَرُوا آخَرِينَ فَقَالَ الْكَيْلُ بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَ  
لَكُمْ لَزِيْزٌ شَرْطُكُمْ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ جِئِنَ  
صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالُوا لَكَ مَا عَمِلْنَا فَاسْتَأْجَرُوا قَوْمًا  
فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ  
وَاسْتَأْجَرُوا آخَرًا لِّغَرَفَتَيْنِ۔

نے آخر تک مالک کا کام سراسجام دیا۔ لہذا پہلے

بَاب ۳۶ وَقْتِ الْمُغْرِبِ وَقَالَ

عَطَاءٌ يَجْمَعُ الْمَرِيضُ بَيْنَ الْمُغْرِبِ

وَالْعِشَاءِ۔

۵۳۔ حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

میں کمی کی ہے؟ تو بولے نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو یہ میرا احسان  
ہے، جسے چاہوں زیادہ کم دوں (جہاں تک اجرت و مزدوری کا  
تعلق ہے اس میں تو میں نے کمی نہیں کی،

(از ابو کریب از ابواسامہ از برید از ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ  
کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں اور یہودیوں و نصاریٰ  
کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے چند لوگوں کو مزدوری پر لگایا کہ رات تک  
کام کریں مگر انہوں نے صرف دو پہر تک کام کیا اور کہہ دیا بس تیری  
اجرت کی ہمیں ضرورت نہیں، اس شخص نے دوسرے مزدور رکھے  
اور کہا غروب تک کام مکمل کرو اور مقررہ اجرت تمہیں دی جائے گی  
تو انہوں نے بھی کام کیا مگر عصر کے وقت انہوں نے بھی جواب دے  
دیا اور کہا یوں سمجھیے ہم نے تیرا کام ہی نہیں کیا دگیا ان کی محنت بھی  
مفت میں ہوئی، اس شخص نے پھر تیسرا گروہ مزدوروں کا مقرر کیا اور  
انہوں نے حسب حکم سورج کے غروب تک کام کیا تو حقیقت میں  
وہی پہلے دونوں گروہوں کی پوری اجرت کے مستحق ہوئے کہ انہوں

دونوں مزدور گروہوں کی اجرت کے وہی حقدار بنے۔

باب ۳۷ مغرب کا وقت۔ عطاء کہتے ہیں مریض مغرب و

عشاء کو جمع کر سکتا ہے۔

درا محمد بن مہران از ولید از اوزاعی از ابوالنجاشی یعنی عطاء بن

۱۔ کام تو کیا صرف عصر سے مغرب تک لیکن سارے دن کی مزدوری ملی وجہ یہ کہ انہوں نے شرط پوری کی شام تک کام کیا اور کام کو پورا کیا اگلے دنوں  
گروہوں نے اپنا نقصان آپ کیا کام کو ادھورا چھوڑ کر بھاگ گئے محنت مفت گئی یہ مثالیں یہودی اور نصاریٰ اور مسلمانوں کی ہیں یہودیوں نے حضرت موسیٰ  
کو مانا اور تورات پر چلے لیکن اس کے بعد انجیل مقدس اور قرآن شریف سے منحرف ہو گئے اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد کو مانا انہوں نے نہ مانا اور نصاریٰ نے انجیل  
اور حضرت عیسیٰ کو مانا لیکن قرآن اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے منحرف ہو گئے تو ان دونوں فرقوں کی محنت برباد ہو گئی آخرت میں جو اجر ملنے والا ہے اس سے محروم  
رہے اخیر زمانہ میں مسلمان آئے انہوں نے فتوری سی مدت کام کیا مگر کام کو پورا کر دیا اللہ تعالیٰ کی سب کتابوں اور نبیوں کو مانا لہذا سارا ثواب ان ہی کے  
حصے میں آگیا۔ ذلک فضل اللہ تو تیر میں یشارہ واللہ ذو الفضل العظیم ۱۲ منہ۔

الرُّبَيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
النَّجَّارِ اسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ مَهْبِيبٍ مَوْلَى رَافِعِ  
بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ  
كُنَّا نَصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَارْتَهُ لِيُصَلِّيَ مَوَاقِعَ  
تَبْلِيهِ -

۵۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ وَبْنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَمْرِو قَالَ  
قَدِمَ الْحِجَابُ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ  
بِالْحِجَابِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ  
إِذَا وَجِبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا إِذَا رَأَوْهُمْ  
اجْتَمَعُوا عَجَلًا وَإِذَا رَأَوْهُمْ أَبْطَأَ أَخَوُ الْقُبُحِ  
كَانُوا أَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُصَلِّيهِمَا بَغْلَسِي -

۵۳۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ  
كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ  
إِذَا تَوَادَّتْ بِالنَّجَابِ -

۵۳۳- حَدَّثَنَا إِدْمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ سَبْعًا جَمِيعًا وَثَمَانِيًا جَمِيعًا -

صہیب غلام رافع بن خدیج (رافع بن خدیج فرماتے ہیں ہم مغرب کی  
نماز انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے تو اگر ہم میں  
سے کوئی نماز کے بعد تیر اندازی کرتا، تو جہاں تیر جاگرتا، پھینکنے کی  
جگہ سے ہی (روشنی کی وجہ سے) نظر آجاتا تھا۔

دار محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ (اسعد) محمد بن عمرو بن  
حسن بن علی فرماتے ہیں جس زمانہ میں حجاج مدینہ کا حاکم مقرر ہو کر آیا تھا  
(اور وہ نمازیں دیر کرتا تھا) تو ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے  
(نماز کے نبوی اوقات کے متعلق) سوال کیا تو اس نے کہا انحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ظہر دو پہر ہی میں پڑھ لیتے (اول وقت فوراً زوال  
ہوتے ہی) عصر جب پڑھتے، تو سورج خوب روشن اور تیز ہوتا مغرب  
جوں ہی سورج غروب ہوتا تو پڑھتے - البتہ عنشار کا  
معاملہ یہ تھا اگر صحابہ جلد مسجد میں پہنچ جاتے تو آپ جلدی پڑھا دیتے  
اگر دیر سے پہنچتے تو دیر سے پڑھاتے، صبح کی نماز اندھیرے میں  
پڑھتے پڑھاتے (یعنی اول وقت)۔

دارکنی بن ابراہیم از یزید ابن عبید (حضرت سلمہ فرماتے ہیں ہم  
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب پڑھتے تھے جب سورج  
پر دے میں آجاتا تھا یعنی فوراً غروب کے بعد)

دار آدم از شعبہ از عمرو بن دینار از جابر بن زید (حضرت ابن  
عباس فرماتے ہیں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب و عنشار کی  
سات رکعات اور ظہر و عصر کی آٹھ رکعات ملا کر پڑھیں۔

۱۷ یعنی دونوں نمازوں کو جمع کیا اس حدیث کی بحث اوپر گزر چکی ہیں اور اس میں یہ حدیث اس لیے لائے کہ باقی اگلے صفحہ پر

## باب ۳۶۸ مَن كَرِهَ أَنْ يُقَالَ

لِلْمَغْرِبِ الْعِشَاءُ

۵۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْمُرَزِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغِيْبُتُكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَوتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَيَقُولُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ

## باب ۳۶۹ ذِكْرُ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ

وَمَنْ رَأَاهُ وَإِسْعَاءُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثَقُلُ الصَّلَاةُ عَلَى الْمَنَافِقِينَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ قَالَ لَوْ يَعْلَمُونَ بِإِنِّي الْعَتَمَةُ وَالْفَجْرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَالْإِحْتِيَاذُ أَنْ يَقُولَ الْعِشَاءُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ بَعْدَ صَلَوتِهِ الْعِشَاءُ وَيُذَكَّرُ

## باب - مغرب کو عشاء کہنا مکروہ ہے

از ابو معمر یعنی عبداللہ بن عمرو از عبدالوارث از حسین از عبداللہ بن بریدہ، عبداللہ مرنی کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گنوار لوگوں کو مغرب کا نام بگائے نہ کا موقع نہ دو۔ عبداللہ مرنی فرماتے ہیں گنوار لوگ (دوم مغرب کو عشاء بولتے تھے)۔

## باب - عشاء یا عتمة دونوں کہنا جس کے نزدیک

رواہ ہے اس کی دلیل - حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافقین پر سخت مشکل نماز عشاء اور فجر ہے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش لوگ جانتے، کہ عتمة اور فجر کی نماز میں کتنا ثواب ہے امام بخاریؒ کے ہاں بہتر نام عشاء ہے کیوں کہ خود قرآن میں یہی لفظ استعمال ہوا ہے ومن بعد صلوٰۃ العشاء حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے ہم عشاء کے وقت باری

(بقیہ) مغرب کا وقت عشاء کا وقت شروع ہونے تک ہے جیسے ظہر کا وقت عصر کا وقت شروع ہونے تک ہے درجہ مغرب اور عشاء کو جمع کرنا جائز نہ ہوتا جیسے فجر اور ظہر کا ظہر اور مغرب یا عصر اور عشاء کا جمع جائز نہیں بعضوں نے کہا امام بخاری کی غرض اس حدیث کے لانے سے یہ ہے کہ مغرب کا ایک تو معمولی وقت ہے یعنی غروب آفتاب کے ہونے ہی دوسرے غیر معمولی جمع کرنے والے کے لیے وہ عشاء کے وقت کے باقی رہنے تک ہے ۱۲ منہ گنوار لوگ مغرب کو عشاء کہا کرتے تھے آنحضرت نے منع فرمایا کہ تم بھی ان کے موافق اس نماز کو عشاء نہ کہا کرو حافظ نے کہا یہ ممانعت آپ نے اس خیال سے کی کہ عشاء کے معنی لغت میں تاریکی کے ہیں اور یہ شفق ڈوبنے کے وقت ہوتی ہے پس اگر مغرب کا نام عشاء پڑ جائے تو خیال ہے کہ آئندہ لوگ مغرب کا وقت شفق ڈوبنے کے بعد سمجھنے لگیں گے ۱۲ منہ یہ کرماتی کی تفسیر ہے لیکن حافظ نے کہا اس کے لیے کوئی دلیل چاہیے کہ یہ عبداللہ بن مغفل کا قول ہے ظاہر یہی ہے کہ یہ بھی آنحضرت کا کلام ہے کہ گنوار لوگ مغرب کو عشاء کہتے ہیں ۱۲ منہ اس حدیث کو خود امام بخاریؒ نے باب افضل العشاء جماعت میں وصل کیا اس باب میں امام بخاریؒ نے کئی حدیثیں بیان کی ہیں جن سے یہ نکالا ہے کہ عشاء کی نماز کو کسی عتمة بھی کہا ہے عتمة وہ باقی دودھ جو اونٹنی کے قطن میں باقی رہنے دیتے تھوڑی رات گزرنے کے بعد اس کو دھتے بعضوں نے کہا عتمة کے معنی رات کی تاریکی تک دیر کرنا جو کہ اس نماز کا یہی وقت ہے اس لیے اس کو عتمة کہا ۱۲ منہ تو گھسٹتے ہوئے ان کے لیے آئے اس حدیث کو خود امام بخاریؒ نے باب الاستہام فی الاذان میں وصل کیا اس حدیث میں عشاء کی جگہ کو عتمة فرمایا ۱۲ منہ -

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا لَنَا وَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَوةِ الْعِشَاءِ فَأَعْتَمَ بِهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةُ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَمَةِ وَقَالَ جَابِرُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ وَقَالَ أَبُو بَرَّةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ وَقَالَ أَنَسٌ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْأَخْوَةَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالْأَبُو يُؤَيَّبُ وَابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ -

۵۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَخْبَرَ كُنِي عَبْدُ اللَّهِ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے آپ نے اس نماز میں دیر کی، ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ کے الفاظ یہ ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں دیر کی۔ بعض لوگوں نے حضرت عائشہؓ سے یوں بھی نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتمہ میں دیر کی۔ جابرؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھتے تھے البو بزرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشاء میں تاخیر کرتے تھے حضرت انسؓ کے الفاظ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی عشاء میں تاخیر کی۔ ابن عمرؓ اور ابو ایوبؓ اور ابن عباسؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب و عشاء کی نماز پڑھی۔

از عبدان از عبد اللہ از یونس از زہری از سالم حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات ہمیں نماز عشاء پڑھائی جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں۔ پھر نماز پڑھ کر ہماری طرف رخ انوار کیا

۱۷ اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۱۷ ان دونوں روایتوں کو خود امام بخاری نے وصل کیا باب النوم قبل العشاء اور باب فضل العشاء میں ۱۲ منہ ۱۷ اس روایت کو امام بخاری نے باب خروج النساء الی المسجد باللیل میں وصل کیا اور اسمعیل نے اس کو حنبلی اور یونس اور ابن ابی ذئب وغیرہ کے طریقوں سے نکالا ۱۲ منہ ۱۷ یہ ٹکڑا ہے ایک حدیث کا جس کو امام بخاری نے باب وقت المغرب وقت العشاء میں نکالا ۱۲ منہ ۱۷ یہ ٹکڑا ہے ایک حدیث کا جس کو امام بخاری نے باب وقت العصر میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ یہ بھی ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو امام بخاری نے باب وقت العشاء فی نصف اللیل میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ ابن عمرؓ کی حدیث کو حج میں اور ابو ایوبؓ کی حدیث کو بھی حج میں اور ابن عباسؓ کی حدیث کو باب تاخیر الظہر الی العصر میں امام بخاری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ (وف) مذکورہ حوالوں میں ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ مبارک عتمہ ہے ایک جگہ حضرت عائشہؓ کا لفظ مبارک عتمہ ہے۔ ایک جگہ حضرت انسؓ کا لفظ مبارک عشاء الاخوة ہے باقی مقامات میں عشاء کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس لیے عشاء اول نمبر ہے، عتمہ دوم نمبر ہے اور عشاء الاخوة سوم ہے

وَسَمِعَ لَيْكَةَ صَلَوَةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الْتَمِيَّةُ يُدْعُو النَّاسَ  
الْعُمَّةَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ كَمْ  
لَيْسَتْ لَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ وَمِنْهَا لَا يَبْقَى  
مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ -

**بَابُ ۳ - وَفَتْ الْعِشَاءُ إِذَا  
اجْتَمَعَ النَّاسُ أَوْ تَأَخَّرُوا -**

۵۳۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ  
ابْنِ عَمْرِو وَهُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي  
طَالِبٍ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلَوَةِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْجِي الظُّهْرَ بِالنَّاهِجَةِ وَالْعَصَا وَالْغَمَاقُ  
الشَّمْسُ حَبِيبَةً وَالْمَغْرِبَ إِذَا حَبَبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا  
كَثُرَ النَّاسُ عَجَلًا وَإِذَا أَقْلُوا أَخْرَجُوا الصُّبْحَ بِغُلَسٍ -

**بَابُ ۳ - فَضْلُ الْعِشَاءِ -**

۵۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ  
أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْكَةَ بِالْعِشَاءِ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ  
يَفْشُوا إِلَى سَلَامٍ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى قَالَ عُمَرُو نَامَ النَّبِيُّ

اور فرمایا یاد رکھو آج کی رات پر غور کرو اس کے بعد سو سال تک آج  
کا کوئی زندہ انسان باقی نہ رہے گا جو آج زمین پر موجود ہے۔

**باب - عشاء کی نماز اس وقت پڑھنا، جب لوگ  
جمع ہو جائیں۔ اگر دیر سے جمع ہوں تو دیر سے پڑھنا۔**

(از مسلم بن ابراہیم از شعبہ از سعد بن ابراہیم از محمد بن عمرو یعنی  
ابن حسن ابن علی بن ابی طالب فرمانے ہیں ہم نے حضرت جابرؓ سے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے  
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر دوپہر کی گرمی میں (فولاً زوال کے  
بعد) عصر سورج کی پوری نماز میں، مغرب جب سورج غروب ہو جاتا،  
اور عشاء اگر لوگ بہت جمع ہوتے تو جلدی، تھوڑے اکٹھے ہوتے  
تو دیر سے اور صبح اندھیرے میں پڑھتے۔

**باب - عشاء کی فضیلت -**

(از یحییٰ بن بکر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ)  
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عشاء میں  
تاخیر کی ابھی اسلام دوڑ تک نہیں پھیلا تھا، حتیٰ کہ حضرت عمرؓ نے  
عرض کیا کہ مستورات اور بچے سو گئے ہیں۔ آپؐ حجرے سے باہر آئے  
مسجد والوں سے کہا روئے زمین پر سوائے تمہارے کوئی اس نماز کا

۱۷ سو برس میں جتنے لوگ آج زندہ ہیں سب مرجائیں گے امام بخاریؒ نے اسی حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ خضر کا بھی انتقال ہو گیا آپؐ نے جیسا فرمایا تھا  
ویسا ہی ہوا سب اخیر صحابی ابو طفیل عامر بن واثلہ بھی سلسلہ ہجری میں گذر گئے اسی حدیث سے بابا رزق ہندی کا جھوٹا ہونا نکالا گیا جس نے چھٹی صدی ہجری  
میں صحابی ہونے کا دعویٰ کیا تھا ۱۲۱ منہ ۱۷ حافظ نے کہا امام بخاریؒ نے اس ترجمہ باب سے اس شخص کا رد کیا جو کہتا ہے اگر عشاء کی نماز جلد پڑھی  
جائے تو اس کو عشاء کہیں گے اور خود میں پڑھی جائے تو اس کو عتمة کہیں گے گویا اس شخص نے دونوں روایتوں میں اس طرح جمع کیا اور یہ رد اس طرح  
سے ہوا کہ اس حدیث میں دونوں حالتوں میں اس کو عشاء کہا اور یہ حدیث اوپر باب وقت المغرب میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۷ یعنی اس وقت تک  
مدینہ کے سوا اور کہیں مسلمان لوگ نہ تھے ۱۲ منہ -



وَالصَّبِيَّانُ فَخَرَجَ فَقَالَ لَا أَهْلَ السُّجُودِ بَابُ نَظَرِهَا  
أَحَدٌ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ۔

۵۳۸۔ حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَلَاذِ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى  
قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الذِّبْنَ قَدِ مَوَّاعِي فِي  
السَّفِينَةِ نَزُولًا فِي بَيْعِ بَطْحَانَ وَالنَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ يَتَكَاوَبُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَوةِ الْعِشَاءِ كُلَّ  
لَيْلَةٍ نَعْرِضُهُمْ فَوَاقِفَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَكَانَ بَعْضُ الشُّعْلِ فِي بَعْضِ  
أَمْرِجٍ فَأَعْتَمَّ بِالصَّلَوةِ حَتَّى رُبَّهَا وَاللَّيْلُ ثُمَّ  
خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ  
فَلَمَّا قَضَى صَلَوتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَكَ عَلَى  
رِسْلِكَمُ ابْشُرُوا إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ  
لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ  
غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلَّى هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ  
غَيْرُكُمْ لَا يَدْرِي أَحَى الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ  
أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا فَرُحْنَا بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۳۴۲ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّوَمُّ

قَبْلَ الْعِشَاءِ۔

۵۳۹۔ حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَاةٍ قَالَ حَدَّثَنَا

اِنْظَارِ نَهِيں کر رہا ہے

از محمد بن علام از ابو اسامہ از برید از ابو بردہ (ابو موسیٰ) فرماتے  
ہیں میں اور میرے ساتھی جو میرے ساتھ کشتی میں آئے تھے بطحان  
کے میدان میں اترے ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں  
شہر مدینہ میں تشریف فرما تھے۔ ہم میں سے چند لوگ باری باری  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عشاء کی نماز کے وقت ہر رات کو  
آتے تھے۔ ایک رات اتفاق سے ہم سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں جمع تھے مگر آپ نے کسی مشغولیت کے باعث اس رات نماز  
میں تاخیر کی۔ ادھی رات گزر گئی تھی، پھر آپ تشریف لائے، نماز  
پڑھائی، نماز پوری کرنے کے بعد حاضرین کو فرمایا، ذرا ٹھہرے رہو۔ تم  
خوش قسمت ہو، اللہ کا تم پر انعام ہے، کہ پوری انسانیت ہی تمہارے  
سوا اس وقت نماز نہیں پڑھتا یا یوں فرمایا، اس وقت تمہارے سوا  
اور کسی نے نماز نہیں پڑھی ابو موسیٰ کہتے ہیں معلوم نہیں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ان دو جملوں میں سے کون سا فرمایا۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ہم بہت خوش ہو کر لوٹے (کہ  
یہ امتیاز ہمارے لیے تھا)

باب۔ نماز عشاء سے پہلے نیند مکروہ ہے۔

(از محمد بن سلام از عبد الوہاب ثقفی از خالد خدار از ابو المنہال)

۱۔ تو ایسے شان والی نماز کی انتظار کا ثواب حق تعالیٰ نے تمہاری ہی قسمت میں رکھا ہے ۱۲ منہ ۳۰ بطحان ایک دادی کا نام ہے مدینہ میں ۱۲ منہ  
۳۔ اتنی رات تک جاگنے کی ہم کو تھکن نہیں رہی اسی حدیث سے یہ نکلا کہ عشاء کی نماز میں تمہاری یا آدمی رات تک دیر کرنا مستحب ہے ۱۲ منہ ۳۰  
بعضوں نے رمضان میں اس کی رخصت دی ہے بشرطیکہ کوئی اس کا جگانے والا ہو یا جاگنے کی عادت پر اطمینان ہو ۱۲ منہ۔

عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّافِعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَذَّافِ عَنْ أَبِي الْمُهَذَّبِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ التَّوَمُّ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا.

بَابُ ۳۱ التَّوَمُّ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ عَمِلَ -

۵۴۰. حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ مَا لِمِ بْنِ كَيْسَانَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُمَرُوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُوُ الصَّلَاةَ نَامَ النِّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ أَهْلِ الدَّرَجِ أَحَدٌ غَيْرَكُمْ قَالَ وَلَا تُصَلُّوْا يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِإِذْنِي تَرْتَدُّونَ وَكَانُوا يُصَلُّونَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ -

۵۴۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعَلَ عَنْهَا إِلَيْكَ فَأَخْرَجَهَا حَتَّى رَفَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَفَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ

ابو بزرہؓ فرماتے ہیں آنحضرت قبل نمازِ عشاء سو جانا ناپسند سمجھتے تھے اور بعد نمازِ عشاء باتیں کرنا بھی (ناپسند سمجھتے تھے)۔

باب ۳۱ قبل نمازِ عشاء اگر نیند غالب ہو تو سو سکتا ہے -

راز - ایوب بن سلیمان از ابو بکر از سلیمان از صالح بن کیسان از ابن شہاب از عروہؓ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء پڑھانے میں تاخیر فرمائی تو حضرت عمرؓ نے اطلاع کی حضرت نماز کے لیے تشریف لائے عورتیں اور بچے تو سو گئے۔ آپ تشریف لائے فرمایا تمہارے سوا اس وقت پوری زمین پر کوئی شخص اس نماز کا منتظر نہیں، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اس زمانے میں سوائے مدینہ کے اور کہیں نہ مسلمان تھے نہ نماز پڑھتے تھے اور نمازِ عشاء شفق (مغرب کی آخری سفیدی) غالب ہونے سے پہلی تہائی رات تک ہوتی تھی۔

(از محمود از عبدالرزاق از ابن جریر از نافع) عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات کچھ کام ہو گیا اور عشاء کی نماز میں تاخیر کی، ہم مسجد میں سو گئے پھر بیدار ہوئے پھر سو گئے پھر بیدار ہوئے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے فرمایا روئے زمین پر تمہارے سوا کوئی اس نماز کا منتظر نہیں، اور ابن عمرؓ عشاء کی نماز کو مقدم یا مؤخر کرنے کی چنداں پروا نہیں کرتے تھے اگر انہیں یہ ڈرنہ ہونا کہ

۱۔ یہیں سے ترجمہ باب نکلا کیونکہ ان عورتوں بچوں پر نیند نے غلبہ کیا تو نماز سے پہلے سو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر انکار نہیں کیا ۱۲ منہ ۱۱ اس سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو سونے کو ناقض وضو نہیں کہتے اور یہ دلیل پوری نہیں ہوتی کس لیے کہ احتمال ہے کہ بیٹھے بیٹھے سو گئے ہوں یا لیٹ کر اور جب جاگے ہوں تو پھر وضو کر لیا ہو گو محدث میں اس کا ذکر نہیں ہے ۱۲ منہ -

أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يَنْظُرُ الصَّلَاةَ عَيْنَهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَبَالِي أَفَدَّ مَهَا أَمْ أَخْرَهَا إِذَا كَانَ لَا يَخْشَى أَنْ يَقْلِبَهُ التَّوَمُّعُ عَنْ وَقْتِهَا وَقَدْ كَانَ يَرْقُدُ قَبْلَهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَعْنَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْإِسَاءِ حَتَّى رَكَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا وَسَاقِدُوا وَاسْتَيْقَظُوا قَامَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ الصَّلَاةُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَوَّجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافِي أَنْظُرُ الْبَيَّةَ الَّذِي يَقْطُرُ أَسْفُهُ مَاءً وَافْعَايْدَا عَلَى دَأْسِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَا مَرْتَبَهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا هَكَذَا فَاسْتَنْبِثُ عَطَاءٌ كَيْفَ وَصَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى دَأْسِهِ يَكْذِبُ كَمَا نَبَأَكَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَكَ دَلِي عَطَاءٌ بَيِّنٌ أَصَابِعُهُ شَيْءٌ مِّنْ تَبَدُّلٍ ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قُرُونِ الْوَأْسِ ثُمَّ فَمَّهَا يَتَرْتُّهَا كَذَلِكَ عَلَى الْوَأْسِ حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ كَلْفَ الْأُذُنِ وَمَا يَكُنِي الْوَجْهَ عَلَى الصَّدْرِ وَنَاحِيَةِ الْحَيَةِ لَا يُقَيِّمُ وَلَا يَنْطَلِسُ إِلَّا كَذَلِكَ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَا مَرْتَبَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا هَكَذَا۔

سوجانے سے نمازِ عشر کا وقت جاتا رہے گا تو وہ نمازِ عشر پر پڑھنے سے پہلے بھی سوجاتے تھے۔ ابن جریر کہتے ہیں میں نے یہ حدیث جو نافعؓ سے سنی تھی عطاؓ کے سامنے سنائی انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا ہے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشر میں تاخیر کی اور لوگ مسجد میں سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے۔ پھر سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے۔ حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور کہا الصلوٰۃ (یعنی نماز کے لیے آئیے) عطاؓ کہتے ہیں ابن عباسؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، گویا وہ منظر ابھی میں دیکھ رہا ہوں۔ آپؐ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا، اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے، آپؐ نے فرمایا اگر میں اُمت کے لیے باعث تکلیف نہ سمجھتا تو انہیں حکم دیتا کہ وہ اس وقت یعنی کافی دیر سے نمازِ عشر پڑھا کر سیں۔ ابن جریر کہتے ہیں میں نے عطاؓ سے فرید معلوم کیا۔ میں نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ مبارک اپنے سر مبارک کس طرح رکھے ہوئے تھے؟ اس طرح بتائیے جس طرح ابن عباسؓ نے بتایا تھا تو عطاؓ نے اپنی انگلیاں کشادہ کیں اُن کے کنارے سر کے ایک کونے پر رکھے، انگلیاں ملا لیں، سر پر پھیرتے ہوئے ہاتھ کا انگوٹھا کان کے اس کنارے سے مل گیا جو چہرے کے قریب کنپٹی پر ہے اور داڑھی کے ساتھ ہے نہ ہی اس میں کوئی کمی تھی نہ ہی اضافہ مگر اسی طرح جس طرح میں نے بیان کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر مجھے امت کے متعلق دشواری کا گمان نہ ہوتا، تو ضرور اتنی تاخیر سے نمازِ عشر پڑھنے کا حکم دیتا۔

۱۔ حافظ نے کہا یہ معمول ہے اس حالت پر جب وقت فوت ہو جائے گا ڈرنہ ہو اور عبدالرزاق نے یوں نکالا کہ ابن عمرؓ کبھی عشر کی نماز سے پہلے سوجاتے اور اپنے لوگوں میں سے کسی کو حکم دیتے کہ ان کو جگہ دے اور امام بخاری نے ترجمہ باب میں اس کو حمل کیا اس صورت پر جب نیند کا بہت غلبہ ہو اور ابن عمرؓ کی شان کے ہی لائق ہے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی جیسے میں ہاتھ پھیر رہا ہوں اسی طرح پھیرنا اس سے جلدی پھیرنا اس سے دیر میں یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب حدیث میں لایقصر ہو حافظ نے اسی کو ٹھیک کہا ہے لیکن بعض نسخوں میں لایعصر ہے تو ترجمہ یوں ہو گا نہ بالوں کو پھرتے تھے نہ ہاتھ میں پکڑتے تھے بلکہ اسی طرح کرتے تھے یعنی انگلیوں سے بالوں کو دبا کر پانی نکال رہے تھے ۱۲ منہ

**باب ۳۷۷** وَقَتِ الْعِشَاءِ إِلَى رُفُفِ  
الَّيْلِ وَقَالَ ابُو بَزْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَجِبُ  
تَاخِيرَهَا۔

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الْحَارِثِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى  
رُفُفِ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى ثُمَّ قَالَ قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَ  
نَامُوا أَمَا أَنْتُمْ فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتُمْ لَكُمْ هَا وَ  
زَادَنِي أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ  
قَالَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ كَاتِبِي أَنْظَرُوا إِلَى  
وَمِصْرٍ خَانِبَةٍ كَيْلَتَيْنِ۔

**باب ۳۷۸** فَضْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَکْطًا نُنْظَرُ إِلَى أَنْفُسِ لَيْكَةِ ابْنِ رِفْعَةَ أَمَّا  
إِنْ تَكُمُ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَتَرَوْنَ هَذَا لَا  
تُضَامُونَ أَوْ لَا تُضَاهَوْنَ فِي دُرُفَيْنِ فَإِنْ  
اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا عَلَى صَلَاةٍ فَصَلُّ

**باب**۔ عشاء کا وقت نصف شب تک ہے، ابو  
برزہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء  
مؤخر پڑھنے کو بہتر سمجھتے تھے۔

از عبد الرحیم محاربی از زائدہ از حمید طویل حضرت انس فرماتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار نماز عشاء کو آدمی رات تک مؤخر کیا  
پھر نماز پڑھ کر فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے، مگر تمہیں انتظار میں بھی  
نماز کا ثواب مزید ملتا رہا ہے۔ ابن ابی مریم نے اس حدیث میں یہ  
اضافہ کیا ہے کہ ہم سے یحیی بن ابوب نے بوالحمید از حضرت انس روایت  
کی گویا میں اس رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک دمک  
اب تک دیکھ رہا ہوں۔

**باب**۔ نماز فجر کی فضیلت۔

از مسدد از یحیی از اسمعیل از قیس، جریر بن عبد اللہ کہتے ہیں ہم  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے۔ آپ نے چودھویں رات  
کے چاند کو دیکھ کر فرمایا تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے یہ چاند  
دیکھ رہے ہو، اُس کے نور و جمال کو دیکھنے میں کوئی دشواری پیش  
نہ آئے گی یا یوں فرمایا کوئی شب نہ ہوگا اگر تم سے ہو سکے کہ طلوع شمس  
سے پہلے کی نماز اور غروب سے پہلے کی نماز کے ادا کرنے سے عاجز  
نہ رہو گے تو ایسا ضرور کرو۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

یہ فرمایا ہے اس حدیث کا زائدہ اور باب وقت العصر میں موصولہ لکھ چکی حافظ نے کہا عشاء کی نماز کی تاخیر بعض حدیثوں میں تنہا رات تک مذکور ہے بعض  
حدیثوں میں آدمی رات آدھی میں نے عشاء کا وقت صبح صادق تک باقی رہنے میں کوئی مزاح حدیث نہیں پائی ۱۲ منہ ۱۲ یعنی ان کی روایت میں اس حدیث میں  
اتنا مضمون اور زیادہ ہے ۱۲ منہ ۱۲ اس حلیق کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ حمید کا سماع انس سے صراحتاً معلوم ہو جائے اور اس کو  
مخلص نے اپنے فوائد میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ اصل عبارت ہے: باب فضل صلوٰۃ الفجر والحديث۔ محتاجین کہتے ہیں یہاں والعصر کا لفظ زیادہ موزوں ہے  
یا کاتب کی غلطی ہے یا زیادہ سے زیادہ تاویل بعید یہ ہو سکتی ہے کہ نماز فجر کی فضیلت از روئے حدیث۔ بعض نسخوں میں والحديث کا لفظ نہیں تب کوئی  
اشکال باقی نہیں رہتا عبد الرزاق ۱۷ یعنی حتی الامکان ان نمازوں میں خاص طور پر توجہ دو کہ یہ دونوں وقت سخت ہیں، صبح کا وقت نیند کا غلبہ عصر کا وقت  
کام سہینے کی نگرانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر صبح و عصر میں یہ کوشش کر سکو تو حتی الامکان اس کوشش کو مال تک پہنچاؤ۔ عبد الرزاق۔

طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَاقْلُوا ثُمَّ قَالَ  
فَسَيَحْمَدُ رَبَّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ  
غُرُوبِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ زَادَ ابْنُ شَهَابٍ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكُوتٌ رُبَّمَا يَكُونُ عِيَانًا -

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا هَمَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنْ  
إِبْنِ بُكَرٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبُرْدَيْنِ دَخَلَ  
الْجَنَّةَ وَقَالَ ابْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ  
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَنِي بِهِذَا -

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ  
قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنْ  
إِبْنِ بُكَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

### بَابُ ۳۷ وَقْتُ الْفَجْرِ -

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ  
بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ كَسَحَرُوا مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ  
فُلَّتْ كُمُيْنَهُمَا قَالَ قَدْ رَخَسَيْنِ أَوْ سَتَيْنِ

یہ آیت کا ٹکڑا پڑھا فستہجہ بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل  
غروبہا اپنے رب کی تسبیح و حمد کیجیے طلوع آفتاب وغروب آفتاب سے پہلے  
ام بخاری کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے بحوالہ اسماعیل از قیس از جریر انحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ لفظ مزید روایت کیا عیاناً یعنی تم اپنے رب کو بالکل  
واضح اور کھلا دیکھو گے۔

از ہدیر بن خالد از ہمام از ابو جمرہ از ابو بکر بن ابوموسیٰ  
ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو  
ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ ابن رجاء نے بھی  
بحوالہ ہمام از ابو جمرہ از ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس یہی حدیث بیان  
کی گئی۔

از اسحاق از حبان از ہمام از ابو جمرہ از ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس  
حضرت ابوموسیٰ اشعری نے آنحضرت سے یہی حدیث بیان  
کی۔

### باب - فجر کا وقت -

از عمرو بن عاصم از ہمام از قتادہ از انس از زید بن ثابت فرماتے  
ہیں صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کا کھانا  
کھایا پھر صبح کی نماز کے لیے کھڑے ہو گئے (یعنی سحر کے فوراً بعد ازل وقت  
میں) حضرت قتادہ کہتے ہیں میں نے انس سے معلوم کیا سحر اور نماز کے درمیان  
کتنی فاصلہ تھا آپ نے جواب دیا پچاس ساٹھ آیات پڑھنے میں جتنا وقت

۱۔ یہ حدیث اوپر باب فضل صلوٰۃ العصر میں گذر چکی ہے ۲۔ منہ ۳۔ گویا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نمازوں کی تاکید ان کے اوقات کی نزاکت  
کے پیش نظر کی ۴۔ یعنی فجر اور عصر جیسے مسلم کی روایت میں اس کی تفسیر ہے ٹھنڈا اُن کو اس لیے کہتے ہیں کہ ٹھنڈے وقت پڑھی جاتی ہیں۔  
۵۔ عبد اللہ بن قیس ابوموسیٰ اشعری کا نام ہے  
اس تعلیق کو ذیل نے وصل کیا امام بخاری کی غرض اس کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ ابو بکر بن ابی موسیٰ جو اگلی روایت میں مذکور ہے وہ  
ابوموسیٰ اشعری کا بیٹا ہے ۱۲۔ منہ -

يَعْنِي آيَةً -

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَبَّاحِ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ تَشَعَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُجُودِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ لَمَّا رَأَوْا كَمَا كَانَ بَيْنَ فَرَغِهِمَا مِنْ سُجُودِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ قَدْ رُمِيَ الْقَوْمُ بِالزُّجَلِ خَسِيسِينَ آيَةً -

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ يَكُونُ سُوءٌ عَنِّي أَنْ أُدْرِكَ صَلَوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ أَبِي الْوَيْثَرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ كُنْتُ نِسَاءً الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْفَجْرِ مُتَلَفَعَاتٍ يَمْشُونَ طَهْنٌ لَمْ يَقْلُبْنَ إِلَى بَيْتِهِنَّ حِينَ يَفْضِيْنَ الصَّلَاةَ لَا يَبْعَثُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْفَلَاسِ -

لگتا ہے یہ

(از حسن بن صباح از روح بن عبادہ از سعید از قتادہ) انس بن مالک فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت نے سحری کھائی، سحری کھانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ قتادہ کہتے ہیں ہم نے انسؓ سے پوچھا سحری سے جب فراغت ہوئی تو نماز اس کے کتنی دیر بعد شروع کی۔ انہوں نے کہا جتنی دیر میں پچاس آیات پڑھی جاتی ہیں۔

(از اسمعیل بن ابی اویس از برادرش عبد الحمید از سلیمان بن بلال از ابو حازم) سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں میں اپنے گھر میں سحری کھاتا اور سحری کھانے کے بعد یہ جلدی رتی کہ صبح کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھوں

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عمروہ بن زہیر) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسلمان عورتیں چادریں لپیٹ کر نماز میں شریک ہوتیں اور چادریں لپیٹ کر اپنے گھروں کو لوٹ جاتیں، اندھیرے کی وجہ سے کوئی انہیں نہ پہچان سکتا تھا۔

۱۔ پچاس آیتیں پانچ منٹ یا دس منٹ میں پڑھی جاتی ہیں اس حدیث سے یہ بخلا کہ سحری صبح کے قریب ہی کھانا مسنون ہے نہ بہت رات رہے جیسے جاہل لوگ کہا کرتے ہیں متاخرین نے اس کا انداز رات کے ساتویں حصہ سے کیا ہے بعضوں نے کہا ۲۶ تاریخ کو جب انیروزات میں چاند نکلتا ہے یہ صبح صادق کا وقت ہے اگر اس وقت کو یاد رکھے تو صبح کا انداز کرنے میں دقت نہ ہوگی ۱۲۳ھ ماہ رمضان میں چونکہ لوگ بیدار ہوتے ہیں اس لیے نماز جلدی پڑھ لیتے ہیں پھر سو جاتے ہیں اگر سحری کے بعد سو جائیں تو نماز قضا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ عبد الرزاق۔

## بَابُ ۳۸۸ مَنِ ادَّكَ مِنْ الْفَجْرِ رُكْعَةً

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَكَةَ عَنْ تَالِثٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْمَرِ بْنِ يَحْيَى ثَوْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ادَّكَ مِنَ الصُّبْحِ رُكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ ادَّكَ الصُّبْحَ وَمَنْ ادَّكَ رُكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ ادَّكَ الْعَصَرَ

## بَابُ ۳۸۹ مَنِ ادَّكَ مِنَ الصَّلَاةِ رُكْعَةً

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ادَّكَ رُكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ ادَّكَ الصَّلَاةَ

## بَابُ ۳۹۰ الصَّلَاةُ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ ثَوْبَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرُفُوعُونَ وَادُّمَاهُمْ عِنْدِي عُمَرَاؤُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بَاب۔ سورج نکلنے سے پہلے صبح کی ایک رکعت ہی پڑ جائے (تو نماز ادا ہو جائے گی یعنی باقی نماز پوری کر لے)

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از زید بن اسلم از عطاء بن یسار و بسیر بن سعید و اعرج) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی ایک رکعت حاصل کر لی طلوع شمس سے پہلے اُس نے گویا (ادا وقت میں) نماز حاصل کر لی اور جس نے غروب آفتاب سے پہلے ایک رکعت پڑھی اس نے گویا عصر کے وقت میں نماز حاصل کر لی (جیسے پہلے کہا گیا ہے) باقی رکعتیں پوری کر لے گا اور نماز قضا نہ ہوگی۔ ثواب کامل ادا نماز کا دیا جائے گا۔

بَاب۔ جو شخص کسی نماز کی ایک رکعت حاصل کر لے اُس نے گویا پوری نماز حاصل کی (اس کی نماز قضا شمار نہ ہوگی بلکہ ادا۔)

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از ابو سلمہ بن عبد الرحمن ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز کی ایک رکعت پڑھ لی اُس نے وہ پوری نماز پڑھ لی (یعنی گویا بر وقت پڑھ لی وہ نماز قضا نہیں کرنا پڑے گی۔)

بَاب۔ صبح کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک نماز پڑھنا کیسا ہے۔

(از حفص بن عمر از ہشام از قتادہ از ابو العالیہ) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کئی معتبر لوگوں نے بیان کیا اور ان سب میں حضرت عمرؓ زیادہ معتبر تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد سورج روشن ہونے تک عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز پڑھنے سے منع

۱۔ لہذا باب فجر اور عصر کی نماز سے خاص تھا اور یہ ہر نماز کو شامل ہے مطلب یہ ہے کہ جس نماز کی ایک رکعت بھی وقت گزرنے سے پہلے پڑ گئی تو گویا ساری نماز پڑ گئی اور اس کی نماز ادا ہوگی نہ قضا اسی حدیث سے یہ بھی نکالا ہے کہ اگر کسی نماز کا وقت ایک رکعت کے موافق باقی ہو اور اس وقت کوئی کافر مسلمان ہو جائے یا لڑکا باغ ہو جائے یا دیوانہ سیانہ ہو جائے یا جانور ہو یا کچھ ہو جائے تو اس نماز کا پڑھنا اس کو واجب ہوگا ۱۲ منہ۔

فرمایا۔

وَسَلَّمَ نَهَىٰ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرُقَ  
الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ  
شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَاسٌ مِنْهُمْ أَنَا۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ  
ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ  
أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرَضُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَ  
لَا غُرُوبَهَا قَالَ وَحَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ  
حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاجْزُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَرْتَفِعَ  
وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاجْزُوا الصَّلَاةَ  
حَتَّى تَغِيبَ تَابِعَةُ عَبْدُ اللَّهِ۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَمْعِيلٍ عَنْ أَبِي  
أَسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَىٰ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَ  
عَنْ لَبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ نَهَىٰ عَنِ الصَّلَاةِ  
بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ  
حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَعَنِ  
الْإِحْتِبَاءِ فِي قُبُورٍ وَاحِدٍ يُفْقِئُ بِفَرْجِهِ رَأْيَ

از مسدد از یحییٰ از شعبہ از قتادہ از ابوالعالیہ حضرت ابن عباسؓ  
فرماتے ہیں کہ کئی آدمیوں نے مجھ سے بیان کیا (مندرجہ بالا حدیث) ۱

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از ہشام از والدش (عروہ) حضرت ابن  
عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارادۃ ایسا نہ کرو کہ سورج  
نکلنے وقت نماز پڑھو لی یا سورج غروب ہوتے وقت ابن عمرؓ نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا اوپر کا کنارہ نکلے تو ٹھہر جاؤ نماز  
نہ پڑھو حتیٰ کہ اچھی طرح بلند ہو جائے اور جب سورج کا ایک کنارہ  
یعنی نچلا کنارہ ڈوب جائے تب بھی نماز کو مؤخر کرو حتیٰ کہ پوری طرح  
غروب ہو جائے۔ یحییٰ بن سعید قطان کے علاوہ اس حدیث کو عبدہ  
بن سلیمان نے بھی روایت کیا ۱

از عبید بن اسمعیل از ابواسامہ از عبید اللہ از غیب بن  
عبدالرحمن از حفص بن عاصم حضرت ابوسہرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دو طرح کی خرید و فروخت سے، دو طرح کے  
لباس سے، دو نمازوں سے یعنی نماز بعد فجر طلوع شمس تک، نماز بعد عصر  
غروب شمس تک، ایک کپڑے کو سارے بدن پر لپیٹ لینے سے (جس سے  
اعضایر باہر نہ نکل سکیں) ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے (اس طرح  
کہ پاؤں پیٹ سے الگ ہوں اور سترگاہ آسمان کی طرف کھلی رہے) اور بیچ  
منابذہ اور بیچ ملامسہ سے ۱

۱۔ اس سند کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ قتادہ کا سامع ابوالعالیہ سے معلوم ہو جائے کیوں کہ قتادہ ندلیس کیا کرتے تھے جیسے اوپر گزر چکا  
ہے ۱۲ منہ ۱۱ عہدہ کی روایت کو خود امام بخاری نے بدرالخلق میں نکالا ۱۲ منہ ۱۱ اشتغال صار کیا بیان اوپر گزر چکا ہے یعنی ایک کپڑے کا سارے بدن پر  
اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ وغیرہ کچھ باہر نہ نکل سکیں ۱۲ منہ ۱۱ ان دونوں کا بھی بیان اوپر گزر چکا ہے بیچ منابذہ یہ کہ مشتری یا بالغ جب اپنا کپڑا جھینک  
دے تو بیچ لازم ہو جائے بیچ ملامسہ یہ کہ بالغ مشتری کا جب کپڑا اچھو لے تو بیچ پوری ہو جائے ۱۲ منہ ۱



السَّكَاةَ وَعَنِ الْمُنَابَدَةِ وَالْمِلَاسَةِ -

بَابُ ۳۸ لَا تُخْرَجُ الصَّلَاةُ قَبْلَ

غُرُوبِ الشَّمْسِ -

۵۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُخْرَجُ أَحَدُكُمْ

فِيصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا -

لے، نہ توڑے لیکن قصد و ارادہ اور نیت اس بات کی ہمیشہ نہ ہو کہ جب سورج ڈوبنے لگے گا تو عصر پڑھ لیں گے اور

جب سورج نکلنے لگے گا تو فوراً بستر سے اٹھ کر دو ٹھونگے مار لیں گے -

۵۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ

قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هِشْمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ

ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْجُنْدِيُّ

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ

الْعَصْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ

الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ -

۵۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

عُمَرُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ

سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ

قَالَ أَتَيْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ صَلَّى

وَلَمْ يَكُنْ يَتَوَضَّعُ لِقِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ

الْعَصْرِ -

۵۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ

عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

بَاب - سورج غروب ہونے سے قبل قصداً نماز نہ

پڑھنا -

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع حضرت ابن عمر کہتے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص سورج نکلنے

یا غروب ہونے وقت نماز کا ارادہ نہ کرے (بلا ارادہ اگر طلوع و غروب

ہو گیا تو اس کے متعلق اوپر آیا ہے کہ اس کی نماز ہو جاتی ہے، مکمل کر

لے، نہ توڑے لیکن قصد و ارادہ اور نیت اس بات کی ہمیشہ نہ ہو کہ جب سورج ڈوبنے لگے گا تو عصر پڑھ لیں گے اور

جب سورج نکلنے لگے گا تو فوراً بستر سے اٹھ کر دو ٹھونگے مار لیں گے -

از عبد الغفر بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب

از عطاری بن یزید جندی ابو سعید خدری فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا صبح کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک نماز نہ پڑھی جائے

اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک -

از محمد بن ابان از غندر از شعبہ از ابوالتیاح از حمران بن ابان حضرت

معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ایسی نماز پڑھتے ہو جسے ہم نے آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہ کر کسی نہ دیکھا بلکہ آنحضرت نے منع کیا

یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں -

از محمد بن سلام از عبدہ از عبید اللہ از ضیاب از حفص بن عامر

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازوں سے

منع فرمایا فجر کے بعد طلوع شمس تک عصر کے بعد غروب شمس تک -

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَواتِهِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ  
الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ -

باب ۳۸۱ مَنْ لَمْ يَكْرِخِ الصَّلَاةَ  
إِلَّا بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ سَوَاءً  
عَمُرَ وَابْنُ عُمُرٍ أَوْ سَعِيدٌ وَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ -

۵۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعَالِبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمْدَانُ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَارْفَعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
قَالَ أَمَرَنِي كَسَادُ أَيْتٍ أَصْحَابِي يَصَلُّونَ لَا أَنْهَى  
أَحَدًا أَنْ يَصَلِّيَ بِبَيْتِهِ أَوْ نَهَارًا مَا شَاءَ غَيْرَ أَنْ لَا تَحْدُوا  
طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا -

باب ۳۸۲ مَا يَكُنَّى بَعْدَ الْعَصْرِ  
مِنَ الْقَوَائِمِ وَنَحْوِهَا - وَقَالَ  
كَرِيبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ صَلَوَاتُهَا عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ  
الرُّكْعَتَيْنِ وَقَالَ شُعْلَبَانُ نَاسٌ  
مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ  
بَعْدَ الظُّهْرِ -

۵۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَّاحِدِ بْنُ أَبِي أُيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ  
عَائِشَةَ قَالَتْ وَالَّذِي دَخَلْتُ بِهِ مَا تَرَكْتُهَا حَتَّى  
لَقِيَ اللَّهَ وَمَا لَقِيَ اللَّهَ حَتَّى تُقْلَ عَنِ الصَّلَاةِ وَ  
كَانَ يَصَلِّي كَثِيرًا مِنْ صَلَواتِهِ فَأَعَادَ النَّبِيُّ الرُّكْعَتَيْنِ

باب - اس شخص کی دلیل جس نے فقط عصر اور فجر کے  
بعد نماز کو کر دیا سمجھا۔ اسے عمر، ابن عمر، ابوسعید اور ابو  
ہریرہ نے بیان کیا۔

(از ابو نعمان از حماد بن زید از ایوب از تارفع) حضرت ابن عمر  
فرماتے ہیں کہ میں تو اسی طرح نماز پڑھتا ہوں جیسے میں نے اپنے ساتھیوں  
کو نماز پڑھتے دیکھا۔ میں کسی کو رات اور دن کسی وقت میں نماز پڑھنے  
سے منع نہیں کرتا جب چاہے پڑھے۔ فقط طلوع شمس اور غروب شمس  
کا قصد کر کے نماز نہ پڑھے۔

باب - عصر کے بعد بقا نمازیں یا اسی طرح مثلاً جنازہ  
کی نماز پڑھنا۔ کریم نے ام المومنین سلمہ سے روایت  
کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو  
رکعتیں (ظہر کی سنت کی) پڑھیں اور فرمایا مجھے عبد القیس  
کے لوگوں نے ظہر کے بعد دو رکعتوں کا وقت نہ دیا۔

(از ابونعیم از عبد الواحد بن ایمن از والدش ایمن) حضرت  
عائشہ فرماتی ہیں اس خدا کی قسم جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
اپنے پاس بلا لیا، آپ نے وصال تک ان دو رکعتوں کو نہیں چھوڑا۔  
اور آپ خدا سے نہیں ملے یہاں تک کہ نماز سے بوجھل ہو گئے۔ آپ کا  
مبارک جسم موٹا ہو گیا، کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں تکلیف ہونے لگی

۱۵ اور دوسرے وقتوں میں جائز رکھا ہے جیسے ٹھیک دوپہر کے وقت امام مالک کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک جمعہ کے دن ٹھیک دوپہر کو  
نماز پڑھنا درست ہے اور دلوں میں مکروہ ہے امام احمد بن حنبل اور حضرت ابو حنیفہ اور مہر علماء کے نزدیک مطلقاً مکروہ ہے ۱۲ منہ -

بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا وَلَا يُصَلِّيُهُمَا فِي الْمَسْجِدِ خَافَهُ أَنْ يُثْقَلَ عَلَى أُمَّتِهِ وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ۔

اور اکثر نماز بیٹھ کر پڑھنے لگے۔ حضرت عائشہؓ ان دو رکعتوں سے عصر کے بعد کی دو رکعتیں مراد لیتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے لیکن مسجد میں اس لیے نہیں پڑھتے تھے کہ امت پر بار نہ ہو اور آپ کو اپنی امت کی سہولت پسند تھی۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ ابْنُ أُخْتِي مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَ ثَلَاثِينَ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطْرًا۔

(از مسدد از یحییٰ از ہشام) ان کے والد عروہ نے کہا مجھے حضرت عائشہؓ نے فرمایا میرے بھانجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد یہ دو رکعتیں کبھی میرے پاس اگر ناغہ نہیں کیں۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُهُمَا سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

(از موسیٰ بن اسمعیل از عبد الواحد از شیبانی از عبد الرحمن بن اسود و الدش (اسود) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے یعنی صبح کی سنتیں، اور دو رکعتیں عصر کے بعد، انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں چھوڑا نہ پوشیدہ نہ علانیہ (یعنی ہمیشہ پڑھتے تھے)

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَأَيْتُ الْأَسْوَدَ وَمَسْرُوقًا شَهِدَا عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيَنِي فِي يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

(از محمد بن عرفہ از شعبہ) ابواسحاق نے کہا، اسود و مسروق دونوں نے حضرت عائشہؓ کے اس قول کی گواہی دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے پاس آئے، عصر کے بعد دو رکعتیں ضرور پڑھیں۔

### بَابُ التَّكْبِيرِ بِالصَّلَاةِ فِي

يَوْمٍ غَيْرِهِ۔

### باب۔ ابر کے دن نماز جلدی پڑھنا۔

(از مساذ بن فضالہ از ہشام از یحییٰ یعنی ابن ابی کثیر از ابو قتلابہ) ابوالملیح فرماتے ہیں ہم حضرت بُریدہ کے ساتھ تھے۔ ابر چھائے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا نماز جلدی پڑھ لو، کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو شخص نماز عصر چھوڑے

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّ أَبَا الْمُبَلِّغِ حَدَّثَهُ قَالَ لَنَا مَعَهُ بَرِيدٌ فِي يَوْمٍ ذِي عَيْمٍ فَقَالَ بَكْرُوْا بِاللَّهِ وَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَوةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ -

بَابُ ۳۸۸ اَلَاذَانُ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ -

۵۶۶- حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَرَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتُ بَنِيكَ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ بَلَدَلُ أَكَا أَوْ قَطَعْتُمْ فَأَوْطَجِعُوا وَأَسْنَدَ بَلَدَلُ فَلَمَّا رَأَى رَأْسَهُ فَعَلَبَتْهُ عَيْنَاكَ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بَلَدَلُ إِنِّي مَا قُلْتُ قَالَ مَا أَلْقَيْتُ عَلَيْكَ نَوْمَةً وَمِثْلُهَا قَطَعْتُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَبِضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ يَا بَلَدَلُ قُمْ فَإِنَّ بَالَتَايَ بِالصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْ فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَتِ قَامَ فَصَلَّى -

بَابُ ۳۸۹ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ -

۵۶۷- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَصَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سُلَيْمَةَ عَنْ

اس کے نیک عمل برباد ہو گئے یہ

باب - وقت گزر جانے کے بعد نماز پڑھنے وقت اذان دینا -

دارعمران بن میسرہ از محمد بن فضیل از حصین از عبداللہ ابن ابی قتادہ اس کے والد ابو قتادہ فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات سفر کر رہے تھے، کسی نے کہا یا رسول اللہ! کاش آج رات کہیں انٹرپس۔ آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہیں تمہاری آنکھ لگ جائے اور نماز سے غافل ہو جاؤ۔ بلال نے کہا میں سب کو جگا دوں گا۔ چنانچہ سب لیٹ گئے۔ بلال نے اپنی پیٹھ اپنی اونٹنی سے لگائی اور انہیں بھی نیند آگئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔ سورج کا اوپر والا کنارہ نکل آیا تھا۔ فرمایا اے بلال! تو نے کیا کیا تھا؟ بلال نے کہا مجھے ایسی نیند کبھی نہیں آئی۔ آپ نے فرمایا اے بلال! اللہ تعالیٰ جب چاہیں، تمہاری روحیں قبض کر لیں اور جب چاہیں لوٹا دیں۔ بلال! اٹھو اور اذان دو حضرت بلال نے اذان دی۔ آپ نے وضو کیا جب سورج بلند ہوا اور سفید ہو گیا، تو آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

باب - وقت گزر جانے کے بعد قضا نماز کو باجماعت پڑھنا -

دارعماذ بن فضالہ از ہشام از یحییٰ از ابو سلیمہ جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خندق کے دن اس وقت آئے

۱۷ یعنی اس کے اعمال خیر کو ثواب مل جائے گا امام بخاری نے یہ حدیث لا کر اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو اسماعیلی نے نکالا اس میں مذکور ہے کہ اگر کسی دن نماز سویرے پڑھ لو کہیں کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل اکارت ہو گیا اور امام بخاری کی عادت ہے کہ باب میں ایک حدیث لاتے ہیں اور اشارہ کرتے ہیں اس کے دوسرے طریق کی طرف جس کو انہوں نے بیان نہیں کیا ہوتا ۱۲ منہ لے یہ لڑائی سے بچ رہی میں ہوتی اس کا ذکر انشاء اللہ آگے آئے گا ۱۲ منہ -

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَوَّيَتْ  
الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسْتَبْ كِفَارَ قَوْلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
مَا كِدْتُ أَصْلَى الْعَصْرِ حَتَّى كَادَتْ الشَّمْسُ تَغْرُبُ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا مَلَيْتُهَا  
فَقَسَمْتُ أَلِيَّ النَّحْلَانِ فَنَوَّعْتُ لِمَنْ صَلَّوْهُ وَنَوَّعْتُ لَهَا  
فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَوَّيَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى  
بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

**باب ۳۸۶** مَنْ نَسِيَ صَلَوةً  
فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا وَلَا يُعِيدُ إِلَّا  
تِلْكَ الصَّلَوةَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ مَنْ  
تَرَكَ صَلَوةً وَاحِدَةً عَشْرِينَ  
سَنَةً لَمْ يُعِدْ إِلَّا تِلْكَ الصَّلَوةَ  
الْوَّاحِدَةَ.

۵۶۸۔ حَلَّ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ وَمُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
قَالَ حَدَّثَنَا هَنَّا مَرْعَن قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ  
نَسِيَ صَلَوةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا لِقَارَةِ لَهَا إِلَّا  
ذَلِكَ أَقْبَرُ الصَّلَوةَ لِيَذْكُرَ قَالَ مُوسَى قَالَ  
هَنَّا مَرْمَعَنَّهُ يَقُولُ بَعْدَ أَقْبَرُ الصَّلَوةَ لِيَذْكُرَ  
وَقَالَ حَبَّانٌ حَدَّثَنَا هَنَّا مَرْحَن قَتَادَةَ قَالَ

جب سورج ڈوب گیا اور فریش کے کافروں کو برا کہنے لگے۔ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں عصر  
کی نماز اس وقت تک نہیں پڑھ سکا جب تک سورج بالکل غروب نہ ہونے  
کے قریب نہ ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تم نے پڑھ تولی)  
واللہ میں نے ابھی تک عصر نہیں پڑھی۔ پھر ہم بطحان (مدینہ کے قریب ایک  
وادی) آگئے۔ آپ نے نماز کے لیے وضو فرمایا ہم نے بھی وضو کیا۔ غروب  
آفتاب کے بعد نماز عصر پڑھی بعد ازاں مغرب کی نماز پڑھی۔

**باب ۳۸۷** جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جب یاد آئے  
اس وقت پڑھے فقط وہی نماز پڑھے۔ اور ابراہیم نخعی  
نے کہا جو شخص بیس برس تک ایک نماز چھوڑ دے تو  
فقط وہی ایک نماز پڑھے۔

دار ابو نعیم و موسیٰ بن اسماعیل از ہمام از قتادہ (انس بن مالک  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی نماز بھول جائے  
تو جب بھی یاد آئے اسے پڑھ لے اس کا کفارہ صرف یہی ہے اور کچھ  
نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اَقْبَرُ الصَّلَوةِ لِيَذْكُرَ (ترجمہ: یاد پڑ نماز  
قائم کر، موسیٰ نے بحوالہ ہمام کہا ہے اس کے بعد قتادہ یوں پڑھتے تھے  
اقْبَرُ الصَّلَوةِ لِيَذْكُرَ میری یاد کے لیے نماز پڑھ۔ حبان نے بھی بحوالہ  
ہمام از قتادہ از انس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث

فقط وہی نماز پڑھے اس سے امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو کہتے دو بار پڑھے ایک بار جب یاد آئے اور دوسری بار دوسرے دن پھر پڑھے اس کے  
وقت پر ۱۲ منہ ۱۱ منہ کے نزدیک پانچ سے زائد نمازیں قضا ہو جائیں تو ترتیب واجب نہیں رہتی اور اس کے کم ہیں واجب ہے بشرطیکہ بھول نہ جائے یا وقت تنگ  
نہ ہو ورنہ وقتی نماز پہلے ادا کرے ۱۲ منہ ۱۱ منہ اتنم الصلوۃ لکذا لکری ایک قرأت یوں بھی ہے اور مشہور قرأت یوں ہے اتنم الصلوۃ لکذا لکری میری یاد کے لیے نماز پڑھ  
۱۲ منہ ۱۱ منہ یعنی جیسے مشہور قرأت ہے اس حدیث سے اس نے دلیل لی جو کہتا ہے عمداً نماز ترک کرنے والے پر قضا نہیں ہے وہ تو سخت گنہگار ہے اور اس  
کے گناہ کا کوئی کفارہ نہیں ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک اس کو قضا پڑھنا چاہیے اور پروردگار سے استغفار کرنا ۱۲ منہ۔

حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ  
**بَابُ ۳۸۷ قَضَاءِ الصَّلَاةِ الْأُولَى**  
 قَالَ الْأُولَى -

۵۶۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
 قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي  
 كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَعَلَ عُمَرُ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ مَا لَخَذَنِي بِسَبِّ لَقْدَاهُمْ  
 فَقَالَ مَا كُنْتُ أَصِلِي الْعَصْرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ  
 قَالَ فَزَلْنَا بِطُحَّانٍ فَصَلَّى بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ  
 ثُمَّ صَلَّى الْغُرُوبَ -

**بَابُ ۳۸۸ مَا يَكُونُ مِنَ الشَّمْرِ**  
 بَعْدَ الْعِشَاءِ وَالسَّامِرِ مِنَ الشَّمْرِ  
 وَالْجَمِيعِ السُّنَادُ وَالسَّامِرُ هَهُنَا  
 فِي مَوْضِعِ الْجَمِيعِ -

۵۷۰- حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْهَالِ قَالَ  
 انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِي إِلَى أَبِي بَرْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ  
 أَبِي حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي  
 الْهَجِيرَ وَهِيَ الْخَمْسُ كَدُّ هَوْنَهَا الْأُولَى حِينَ  
 تَذْخَفُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَجْمَعُ

روایت کی ہے۔  
**باب - قضا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا۔**

(از مسدد، یحییٰ بن سعید از ہشام از یحییٰ ابن ابی کثیر از ابوسلمہ)  
 حضرت جابر فرماتے ہیں جنگ خندق کے دن حضرت عمر کفار کو برا  
 بھلا کہنے لگے اور کہا میں سورج غروب ہونے کے قریب تک نماز  
 عصر نہیں پڑھ سکا۔ جابر نے کہا پھر ہم بطحان میں اترے آپ نے  
 سورج ڈوبے بعد عصر کی نماز پڑھی پھر مغرب کی نماز پڑھی۔

**باب - نمازِ عشاء کے بعد (دُنیوی) باتیں کرنا مکروہ**  
 ہے۔ - سامر کا لفظ سمر سے نکلا ہے۔ جمع سمار ہے  
 سامر بھی جمع کے معنی میں مستعمل ہے۔

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از عوف) ابوالمنہال کہتے ہیں میں اپنے  
 والد رسولامہ کے ساتھ ابو بردہ اشلمی کے پاس گیا، میرے باپ نے  
 ان سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں کن اوقات میں پڑھا  
 کرتے تھے؟ ہمیں بیان کیجیے انہوں نے کہا آپ ظہر کی نماز کو جسے  
 تم پہلی نماز کہتے ہو سورج ڈھلتے ہی پڑھ لیتے، نمازِ عصر اس وقت  
 پڑھتے کہ اگر کوئی پڑھ کر مدینہ کے آخری حصہ میں جاتا تو وہاں سورج ابھی  
 خوب تابناک و تیز ہوتا۔ ابوالمنہال کہتے ہیں میں ابو بردہ کی بات بھول

۱۔ اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ قتادہ کا سماع انس سے ثابت ہو جائے اس تعلق کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ مثلاً  
 پہلے ظہر پھر عصر پھر عشاء نے کہا باب کی حدیث سے ترتیب کا وجوب نہیں نکلتا ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہیں سے ترجمہ باب نکلا کہ پہلے عصر کی نماز ادا کی  
 پھر مغرب کی آپ نے ترتیب کا خیال رکھا ۱۲ منہ ۱۳ منہ سورہ مومنوں میں یہ آیت ہے مُشْكِرِينَ ہر سامر تہجد یعنی تم ہماری آیتوں پر اگر کے یہودہ بکواس  
 لگا یا کرتے تھے امام بخاری کی عادت ہے کہ حدیث میں کوئی لفظ قرآن کا آگیا تو اس کی تفسیر اس کتاب میں بیان کر دیتے ہیں اصل میں سمر کہتے ہیں چاند کی روشنی کو  
 عربوں کی عادت تھی کہ چاندنی میں بیٹھ کر رات کو ادھر ادھر کے زلی قافیے اُلا یا کرتے اور گپ شب کیا کرتے ۱۲ منہ -

أَحَدَنَا إِلَى أَهْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ  
حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ  
يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْجَنَازَةَ قَالَ وَكَانَ يَكُونُ  
الْتَّوَمُّ مَقْلَمًا وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَعِلُ  
مِنْ صَلَوةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ أَحَدَنَا  
جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ مِنَ السُّورَتَيْنِ إِلَى الْمَاءَةِ -

باب ۳۸۹ السَّكْرُ فِي الْفَقْهِ وَ

الْخَيْرُ بَعْدَ الْعِشَاءِ -

۵۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ  
خَالِدٍ قَالَ أُنْتُظَرْنَا الْحَسَنَ وَذَلَّاتِ عَلَيْنَا حَتَّى  
قُرْبَانًا مِنْ وَقْتِ قِيَامِهِ فَجَاءَ فَقَالَ دَعَانَا  
جِيرَانُنَا هَؤُلَاءِ ثُمَّ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ  
نَظَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ بَيْكَةِ  
حَتَّى كَانَ شَطْرَ اللَّيْلِ يَبْلُغُهُ فَجَاءَ فَصَلَّى لَنَا ثُمَّ  
خَطَبَنَا فَقَالَ أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا ثُمَّ رَفَعُوا  
وَأَتَكُمُ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَوةٍ مَا أَنْتَظَرْتُمُ الصَّلَوةَ  
قَالَ الْحَسَنُ وَإِنَّ الْقَوْمَ لَا يَزَالُونَ فِي خَيْرٍ  
مَا أَنْتَظَرُوا الْخَيْرُ قَالَ قُتَيْبَةُ هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

گیا جو انہوں نے مغرب کی بابت فرمایا ابو بزرہ کہتے ہیں کہ عشاء کو آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم مؤخر کرتے تھے لیکن اس سے پہلے نیند اور اس کے بعد باتیں  
کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔ اور صبح سے اس وقت فارغ ہوتے جب ہم  
اپنے پاس والے نمازی کو دروشتی کی وجہ سے پہچان لیتے تھے۔ آپ  
قرأت میں سامٹھ سے سو آیات تک پڑھتے۔

باب - دینی مسائل اور نیک باتیں عشاء کے بعد بھی

درست ہیں -

دار عبد اللہ بن صباح از ابو علی حنفی، قرۃ بن خالد فرماتے ہیں  
حسن بصری کا ہم نے بڑی دیر تک انتظار کیا انہوں نے اتنی دیر لگائی کہ ان  
کی برخواست کا وقت آگیا اور کہنے لگے، ہمیں ہمارے ان پڑوسیوں نے بلا  
بھیجا تھا۔ پھر آپ نے ایک حدیث سنائی، کہ انس بن مالکؓ نے فرمایا ہم  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کا انتظار کرتے رہے مگر آپ  
اُدھی رات کے وقت مسجد میں تشریف لائے اور نماز پڑھائی پھر ہمیں خطبہ  
سنایا اور فرمایا ”سُور! لوگ نماز پڑھ چکے اور سو رہے، تم نماز کے انتظار  
میں رہے ہو اس لیے تم دگیا، نماز میں ہی مشغول رہے ہو“ امام حسن  
بصری نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہوئی یہ حدیث سنا کر فرمایا جب  
تک لوگ کسی اچھے کام کی انتظار میں رہتے ہیں وہ گویا اس کام میں  
مصرف ہی سمجھے جاتے ہیں۔“ قرۃ بن خالد فرماتے ہیں، یہ مقولہ حضرت  
حسن بصریؒ کا نہیں بلکہ یہ بھی اس حدیث کا حصہ ہے جو حضرت انسؓ نے

سُئِلَ لَیْنِیْ اَنْحَضَرْتُ صَلٰی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ نَہْ مَا اَنْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوۃَ کَے بعد فرمایا وَاِنَّ الْقَوْمَ لَا یَزَالُوْنَ فِیْ خَیْرٍ مَا اَنْتَظَرُوْا الْخَیْرَ -

دار ابو الیمان از شعیب از زمری از سالم بن عبد اللہ بن عمرو

۵۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

۱۔ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے یہ اس لیے مکرر ہوا کہ عشاء کے بعد باتیں کرنے رہنے سے تہجد کے لیے آنکھ نہیں ملتی کبھی صبح کی نماز میں دیر ہو جاتی ہے ۱۲ منہ  
۲۔ امام حسن بصریؒ کی مادت تھی کہ رات کو اگر لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے دین کے علم کی تعلیم کرتے ایک بار انہوں نے اتنی دیر لگائی کہ برخواست کا وقت قریب آن  
پہنچا یعنی وہ وقت جب وہ وعظ و نصیحت و تعلیم سے فارغ ہو کر اپنے گھر کو لوٹ جاتے تھے ۱۲ منہ ۳۔ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ  
علہ وآلہ وسلم نے عشاء کی نماز کے بعد لوگوں کو خطبہ سنایا اور نصیحت کی ۱۲ منہ۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ وَكُنَّا سَلَمُ قَامَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ كَمْ  
لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ لَأَسَ مِائَةَ سَنَةٍ لَا يَبْقَى  
مَتْنٌ هُوَ الْيَوْمُ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَوْلَهُ  
النَّاسُ فِي مَقَالَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
مَا يَتَّخِذُونَ فِي هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ  
سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
يَبْقَى مَتْنٌ هُوَ الْيَوْمُ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يُرِيدُ  
بِذَلِكَ أَنَّهُا تَخْرُجُ ذَلِكَ الْقُرْآنُ -

بَابُ ۳۹ السَّمَرِ مَعَ الْأَهْلِ  
وَالضَّيْفِ -

۵۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو النَّضَارِ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُعْتَمِدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا إِبْنُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَهْلَ  
الضَّفَةِ كَانُوا أَنَا فَقَرَأَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَكَ طَعَامٌ  
اَتَيْنِي فَلْيَنْهَبْ بِثَلَاثٍ وَإِنْ أَرَبَعَ فَاَتَمْسِكْ

ابو بکر بن ابی حنظلہ) عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اخیر زمانے میں نماز پڑھائی، سلام پھیر کر فرمایا۔ تم اس  
رات کو دیکھ رہے ہو! آج کے بعد سو سال تک آج کے لوگوں میں سے  
روئے زمین پر ایک آدمی بھی باقی نہ رہے گا۔ لوگوں نے آپ کی یہ  
بات سمجھنے میں غلطی کی، اور سو برس کے متعلق کچھ اور کہنے لگے (ابوسعود  
نے سمجھا کہ سو برس میں قیامت آئے گی) حالانکہ آپ نے یہ نہیں فرمایا  
آپ نے یہ فرمایا تھا کہ آج جو لوگ زمین پر آباد ہیں ان میں سے کوئی  
باقی نہ رہے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ تھا کہ سو برس  
میں یہ قرن گزر جائے گا (یہ صدی بدل جائے گی)۔

باب - اپنے گھر والوں اور مہمان سے (بعد عشاء)  
بات کرنا۔

(ابو النعمان الزعفرانی، سیامان الزلیمان از ابو عثمان)  
عبدالرحمن بن ابی بکر فرماتے ہیں اصحاب صفہ بڑے غریب و نادار لوگ  
تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا  
کھانا ہو وہ تیسرا اصحاب صفہ میں سے اپنے ساتھ بلا لے جس کے  
پاس چار آدمیوں کا ہو وہ پانچواں اصحاب صفہ میں سے بلا لے (اسی  
طرح (پانچ ہوں) تو چھٹا اصحاب صفہ میں سے ملایا جائے، حضرت،

لے بعض علماء نے کہا کہ زمین والوں سے آپ کی مراد وہ لوگ ہیں جن کو دیکھتے ہیں اور پہچانتے ہیں نوح علیہ السلام ان میں داخل نہ ہوں گے نہ جن نہ فرشتے اور  
کئی ایک بزرگوار نے جنوں سے مدشیں سنی ہیں اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُننا بیان کیا اور بہت سے اولیاء اللہ رافضیہ بالشرع نے  
حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو اس وقت آسمان پر تھے وہ زمین والوں میں داخل نہ ہو سکتے ۱۲ منہ سلہ اور دوسرا قرن  
آئے گا یعنی نابینا جو آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا سو برس میں کوئی صحابی باقی نہیں رہا اخیر صحابی ابو الطفیل عامر بن ابیہ ایک دوسری ہجری میں گذر  
گئے یہ ان کی وفات کا آخری قول ہے سو اس رات سے سو برس میں ان کی بھی وفات ہو گئی ۱۲ منہ سلہ امام بخاری اس باب کو الگ اس لیے لائے  
کہ آگے باب میں ان باتوں کے مباح ہونے کا ذکر تھا جو ثواب کی باتیں ہیں اور یہ باتیں ان سے کم درجہ ہیں ۱۲ منہ



أَوْ سَادِسٍ وَإِنْ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَأَنْطَلَقَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَشِيَّةِ ذَلِكَ فَهُوَ  
أَنَا وَإِنِّي دَأْبِي وَكَذَا أَدْرِي هَلْ قَالَ دَأْبِي وَدَأْبِي وَ  
خَادِمُ بَيْنَ بَيْتَيْنَا وَبَيْتِ إِبْنِي بَكْرٍ وَإِنْ أَبَا  
بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ صَلَّيْتَ الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعْتَ فَلَبِثَ  
حَتَّى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِجَاءً  
بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَكُ  
أُمَرَاتُهُ مَا أَحْبَبْتُكَ عَنْ أَصِيَابِكَ أَوْ قَالَتْ  
صَبِيحَكَ قَالَ أَوْءَا عَشِيَّتِي بِهِمْ قَالَتْ أَبَا حَتَّى  
تَعْبَى قَدْ عَرِضُوا فَأَبَا قَالَ قَدْ هَبْتُ أَنَا  
فَاخْتَبَأْتُ فَقَالَ يَا غَنُثْرُ جَدِّعْ وَسَبِّ وَقَالَ  
كُلُّوْهُنِيئًا لَكُمْ فَقَالَ اللَّهُ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا  
أَيُّمَ اللَّهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبًّا مِنْ  
أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا قَالَ شَبَّحُوا وَصَادَتْ أَكْثَرُ  
مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَنَظَرُوا إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا  
هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ يَا أُخْتِ  
بَنِي فِرَاسٍ هَٰذَا قَالَتْ لَا وَفَرَّقَ عَيْنِي لَهَا  
إِلَّا أَنْ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مَوَاقِفَ كُلِّ  
مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ  
يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا الْقُمَّةَ ثُمَّ حَمَلَهَا

ابو بکر بن آدمی را صاحب صفہ میں سے لائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم دس آدمی لے گئے، عبدالرحمن ابو بکر کے بیٹے کہتے ہیں کہ ان دنوں  
میں ہم گھر میں تین آدمی تھے۔ میں، میرے والد، میری والدہ، ابو عثمان  
کہتے ہیں مجھے یاد نہیں عبدالرحمن ابن ابی بکر نے یہ فقرہ کہا کہ نہ! ”میری  
بیوی اور وہ خادم جو میرے اور حضرت ابو بکر کے گھر میں کام کرتا تھا“  
خیر حضرت ابو بکر نے شام کا کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ کھالیا۔ پھر جہاں عشاء کی نماز پڑھی گئی وہاں رہے پھر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ گئے حتیٰ کہ آنحضرت نے رات کا کھانا کھا  
لیا اور جتنی دیر رات خدا کو منظور تھا حضرت ابو بکر گزار کر گھر تشریف  
لائے۔ اُن کی بیوی نے کہا آپ اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے  
تھے؟ ابو بکر نے کہا کیا تو نے انہیں رات کا کھانا نہیں کھلایا؟  
آپ کی بیوی (ام رومان) نے کہا آپ کے آنے سے پہلے کھانے  
سے انہوں نے انکار کیا حالانکہ میں نے اُن کے سامنے کھانا رکھا  
تھا، حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں میں ڈر کر چھپ گیا۔ حضرت ابو  
بکر نے مجھے کہا ادْعُنْثِرَ (بیوقوف) اور مجھے برا بھلا بھی کہا۔ مہمانوں  
سے کہا زبردستی کھاؤ بیٹ بھر کر خدا کی قسم میں نہیں کھاؤں گا۔  
عبدالرحمن کہتے ہیں۔ کھانا ایسا تھا کہ ایک نوالہ ہم اوپر اٹھاتے تو  
نیچے کھانا اور زیادہ بڑھ جاتا۔ مہمان سب کے سب سیر ہو گئے  
اور کھانا پہلے سے بھی زیادہ ہو گیا تھا۔ حضرت ابو بکر نے دیکھا  
تو وہ کھانا اتنا یا پہلے سے بھی زیادہ بڑھ چکا تھا۔ اپنی بیوی سے  
فرمایا ”بنی فراس کے خاندان والی! یہ کیا عجیب بات ہے“ وہ بولیں

۱۔ عبدالرحمن کی بی بی کا نام امہ بنت عدی بن قیس تھا ۱۲ منہ ۱۔ بظاہر اس روایت کا مطلب معلوم نہیں ہوتا کیونکہ شام کے کھانے کا ذکر تو اوپر ہو چکا  
ہے تو یہ تکرار ہوئی لیکن امام مسلم کی روایت میں یوں ہے حتیٰ نفس النبی صلی اللہ علیہ وسلم جس کا ترجمہ یوں ہے کہ ابو بکر آنحضرت کے پاس ٹھہرے، یہ ہے یہاں  
تک کہ آپ ادھکے لگے یعنی آپ کو نیند آنے لگی اس صورت میں مطلب صاف سوگا ۱۲ منہ ۱۔ ابو بکر نے غصے میں فرمایا لفظی ترجمہ تو یوں ہے۔ کھاؤ یہ  
کھانا کچھ لطف کا نہیں یا تم کو خوشگوار نہ ہوا انہوں نے مہمانوں پر بھی غصہ کیا کہ اپنے تئیں ناحق کیوں بھوکا مارا۔ مثل مشہور ہے مہمان را با  
فضولی ہمہ کار جب صاحب خانہ نے اُن کے سامنے کھانا رکھا تو اُن کو کھالینا تھا ۱۲ منہ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ  
وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلَ  
فَقَرْنَا ثَلَاثِي عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ نَاسٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ  
كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ -

”سچ! میری آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی پیغمبر) کی قسم یہ کھانا تو ویسا  
ہے بلکہ پہلے سے بھی تگنا ہے۔“ حضرت ابو بکرؓ نے سچی اس میں سے  
کھایا اور فرمایا وہ قسم جو میں نے کھائی تھی، وہ شیطان کی جانب سے  
ہوئی۔ پھر حضرت ابو بکرؓ اس کھانے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس اٹھا لائے، وہ صبح تک آپ کے پاس رکھا رہا۔ عبدالرحمنؓ کہتے ہیں ہمارے اور کافروں کی ایک قوم  
کے درمیان ایک معاہدہ تھا جس کی مدت اب گزر چکی تھی (وہ مدینہ میں چلے آئے) ہم نے ان میں سے بارہ  
آدمی جدا کیے اور ہر ایک کے ساتھ کتنے آدمی تھے اللہ ہی کو معلوم ہے ان سبھوں نے اس میں سے کھایا، یا  
کچھ اس طرح کے الفاظ کہے (عبدالرحمنؓ نے)۔

۱۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھائی اور آپ کو ترہۃ العین کہا یعنی آنکھوں کی ٹھنڈک اس حدیث سے یہ بھی بخلا کہ عادت  
کے طور پر غیر اللہ کی قسم کھانا کچھ شرک نہیں ہے جب غیر خدا کی تعظیم بطور خدا کے مقصود نہ ہو ۱۲ منہ ۱۵ بعض نسخوں میں فرنا ہے یعنی ہم نے  
ان میں سے بارہ آدمیوں کو ان کا نقیب مقرر کیا بعض نسخوں میں فرنا ہے یعنی ہم نے ان میں سے بارہ آدمیوں کی ضیافت کی ۱۲ منہ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الاذان

### اذان کا بیان

**باب : بدء الاذان** ۵۵۵ وقوله تعالى : واذنا ديتهم الى الصلوة الآية - اس آیت اور اسی طرح آیت اذانودی للصلوة من یوم الجمعة الآية - کو بدر اذان سے کیا مناسبت ہے ؟ جواب چونکہ یہ مذکور آیتیں مدنی ہیں مصنف رحمہ اللہ نے ان دو آیتوں کو ذکر کر کے اشارہ کیا ہے کہ بدر اذان مدینہ منورہ میں ہوا ۔

**باب : دفع الصوت بالاذان** ۵۵۶ اس باب سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کے اثر کو کیا مناسبت ہے ؟ جواب یہ ہے کہ رفع صوت کی مقدار کا بیان موجود ہے ۔ یعنی رفع صوت کا معنی یہ نہیں کہ اذان زور سے چیخنا چلانا شروع کر دے ۔

**باب ۵۵۷** هل يتبع الموزن فاههنا واهل يلتفت في الاذان : اس ترجمہ سے تو حدیث باب کو مناسبت ہے لیکن جتنے اثر امام بخاریؒ نے ذکر کیے ہیں ان سے مناسبت نہیں ہے ۔ جواب اس ترجمے سے امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ اذان کے لیے استقبال قبلہ اور دوسرے شرائط نماز والے ضروری نہیں ہیں بلکہ التفات عن القبلة اور غیر وضو پر اذان اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کانوں میں رکھ کر اذان کہنا جائز ہے ۔ یہ باتیں ان اثرات سے ثابت ہیں ۔

**باب ۵۵۸** حد المویض ان یشہد الجماعة امام بخاریؒ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعے سے ثابت کیا کہ جو مریض اس حد میں ہے ، اسے بھی مستحب ہے کہ جماعت میں حاضر ہو ۔ اگر اس سے زیادہ تکلیف ہو ، تو پھر جماعت میں حاضر ہونا ضروری نہیں ہے ۔

**باب ۵۵۹** هل یصلی الامام بمن حفری الخ پہلی دو روایت کو ترجمہ سے موافقت ہو سکتی ہے لیکن ترجمہ روایت ثالثہ سے ثابت نہیں ہو سکتا ۔ جواب صرف اس صحابی (مقتبان) کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے ۔ باقی اہل محلہ تو مسجد میں اگر نماز پڑھیں گے اس سے ترجمہ ثابت ہے ۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ پہلا باب امثلاً باقی ہے ۔

یہ باب بمنزلہ فصل درمیان میں بیان کر دیا گیا ہے تو اس روایت کو اس پہلے باب الرخصة فی المطر والعلۃ سے موافقت ہے۔

باب ۹۳: اذا دعی الامام الی الصلوۃ وبعیدا مایا کل الخ اس روایت سے امام بخاریؒ نے ثابت کیا کہ کھانے والی چیزوں کو نماز پر مقدم کرنا واجب نہیں بلکہ جائز ہے۔

باب ۹۴: من کان فی حاجتہ اھلہ فاقیم الصلوۃ فخرج الخ اس باب میں ثابت کیا ہے کہ حاجتِ اہل کو ترک کر کے نماز پر حاضر ہونا واجب ہے کیونکہ کھانے کی طرف دل زیادہ مشغول ہوتا ہے اس لیے اس کی تقدیم جائز ہے لیکن دوسرے کام اتنا مشغول نہیں کرتے۔

باب: من صلی بالناس وهو لا یزید الصلوۃ ای فی لا ُصلی بکم النافلۃ ولا ُزید الصلوۃ المفروضۃ قوله: ان کت مواحب یوسف علیہ السلام جس طرح وہ عورتیں دل میں کچھ رکھتی تھیں اور ظاہر کچھ کرتی ہیں اس طرح تم ہو اور دل میں حضرت صدیقؑ کچھ چھپا رہی تھیں۔ حضرت حفصہؓ کو اس کا علم نہ تھا لیکن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کشف یا الہام یا فراست کے ذریعہ معلوم ہو گیا، کہ اگرچہ ظاہر کچھ کرتی ہیں لیکن مقصد اور رکھتی ہیں اور غلاف حق کا مشورہ دیتی ہیں۔

باب: من دخل لیوم الناس وجاء الامام الاول (ای الامام الراتب) فتاخذ الاول اولہ یتاخر ای الذی یصلی بالناس بالفضل قبل اتیان الامام الراتب۔ حدیث شریف میں یہ حکم ثابت ہے کہ پہلے حضرت صدیقؑ امام بنے رہے اور مؤخر نہ ہوئے تو یہ بھی جائز ہے اور پھر جب علم ہوا تو متاخر ہو گئے، دونوں باتیں جائز ہیں لیکن اب ہمارے لیے امام اول کے آنے کے باعث تاخیر کا حکم نہیں کیونکہ آپ کی خصوصیت تھی یا چونکہ حضرت صدیقؑ قرأت سے بند ہو گئے تھے اب بھی حکم ہے کہ اگر امام اول کے آنے کے باعث قرأت سے بند ہو جائے تو متاخر ہونا جائز ہے۔

باب ۹۵: اذا استوفی القراءۃ۔ امام بخاریؒ یا تو روایت کا مجمل بیان کرنا چاہتے ہیں یا دلالتہ۔ ترجمہ ثابت ہے کہ ان دونوں کو آپ کی خدمت میں پہنچنے کا وقت مساوی ملا تھا۔ اس لیے علم قرأت میں مساوی تھے۔ پس مساوی فی القراءۃ ہونے کی حالت میں اکبر کی امامت کا حکم ہے۔

باب ۹۶: انما جعل الامام لیوتر بہ۔ یعنی ایتام امام فعل زمان اور مکان میں ہونا چاہیے یعنی جو فعل امام کرے وہی مقتدی کرے اور جس زمان میں امام کوئی عمل کرے مقتدی اس زمانے کے معا بعد مستقلاً عمل کرے اور مکان میں بھی مقتدی بعد ہو، مقدم نہ ہو۔ گویا مصنفؒ نے اپنا مقصد ترجمہ میں ظاہر نہیں کیا لیکن روایت میں ظاہر کر دیا کہ ہر فعل میں اقتدا نہیں کیونکہ امام قاعد ہو اور مقتدی قائم ہو یہ جائز ہے اس طرح امام سمع اللہ لمن حمدہ

کہے تو مقتدی دینا الہ الحمد کہے۔ پس فعل میں وحدت ضروری نہیں۔ مراد یہ ہے کہ زمان و مکان میں اقتدار و ایتھام ہونا چاہیے اور سجدہ وغیرہ کو مؤخر کرنا اور رکوع کو رکوع سے مقدم کرنا جائز نہیں لیکن تاخیر جائز ہے پس زمان میں تاخیر و اقتدار جائز ہے اور اشتراک فی الفعل فی زبان واحد دینی آن واحد ضروری نہیں۔ ان نصوص سے معلوم ہوا کہ امام احمد و اسحاق کا قول کہ وحدہ فی الفعل ضروری ہے کہ قاعد امام کے پیچھے قاعد اقتدار کرنی ضروری ہے۔ اسی طرح امام مالک کا قول امام جاس کے پیچھے قائم کی اقتدار جائز نہیں کیونکہ اقتدار امام ضروری ہے اور مقتدی کو قعود جائز نہیں کیونکہ معذور نہیں ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اقتدار میں ایتھام و اقتدار فی الفعل ضروری ہی نہیں بلکہ اقتدار کرنا ضروری ہے تو امام بخاریؒ اس مسئلہ میں مثل امام ابو حنیفہؒ و امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اقتدار قائم خلف القاعد جائز ہے۔ حضرت حسن بصریؒ کا قول نقل کر کے امام بخاریؒ نے ثابت کر دیا کہ افعال میں توافق فی زمان واحد ضروری نہیں۔ اور حضرت حسن بصریؒ کا قول ان کا اپنا مذہب ہے باقی ائمہ کا مذہب اس طرح نہیں ہے۔

باب ۹۱ امامۃ العبد و المولیٰ الخ چونکہ امامت کے لیے مکم ہے کہ اقرار و اعلم ہو اور ایسا شخص ہو جو جماعت کی نفرت کا باعث نہ ہو، اس لیے عبد وغیرہ کی امامت مکروہ کہی گئی ہے۔ لیکن امام بخاریؒ یہاں بیان فرماتے ہیں کہ اگر عبد وغیرہ ایسا ہو جو کہ عالم ہو اور موجب اجتماع الناس ہو اس کی امامت جائز ہے۔ قوله: کانت عائشہ بنہ یومئذ عابداً الخ۔

مصنف سے قرأت کرنا امام صاحب کے ہاں مفسد صلوٰۃ ہے کیونکہ عمل کثیر اور حصول قرأت من خارج الصلوٰۃ ہے، لیکن صاحبین اور امام شافعی کے ہاں نماز جائز ہے گو مکروہ ہے تو حضرت صدیقہ کا یہ فعل امام صاحب کے قول کے مخالف ہے لیکن یہ قول روایات مرفوعہ کے معارض ہے۔ جن میں عمل کثیر کو مفسد کہا گیا ہے۔ پس روایات مرفوعہ پر عمل احوط ہے۔

باب ۹۲ اذ لم یتیم و اتم من خاف۔ امام نے نماز تمام نہیں کی یعنی ایسی حرکت کی جو کہ محل بالصلوٰۃ ہے تو ائمہ ثلاثہ چونکہ امام و مقتدی کی نماز کو ایک نہیں کہتے اس لیے وہ کہتے ہیں کہ امام کی نماز تو فاسد ہو جائے گی مقتدی کی نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا جبکہ سنن اور شرائط پورے ہو گئے مگر امام صاحب چونکہ ان کی نماز کو نماز واحد کہتے ہیں اس لیے فساد صلوٰۃ امام سے فساد صلوٰۃ مقتدی لازم آئے گا۔ اگر مقتدی کو اس کا علم نہیں ہوا تو قضا اس پر لازم نہیں۔ احناف میں سے بھی ایک جماعت کا قول مثل قول ائمہ ثلاثہ کے ہے۔ ائمہ ثلاثہ کی دلیل حدیث باب ۹۳ ہے مگر کہا جائے گا کہ اس روایت کے بعض طرق میں ہے کیف تصنع یا ابا ذر اذا یکون الامراء من بعدی۔

باب ۹۴ امامۃ المفتون و المبتدع: مفتون میں باغی بھی داخل ہے اور مبتدع کی کئی قسمیں ہیں اس سے مصنف کا مقصد یہ ہے کہ مفتون اور مبتدع کے پیچھے نماز جائز ہے جیسے حضرت عثمانؓ محصور تھے تو باغی امام کے

بیچھے نماز پڑھی گئی۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ مفتوں کے بیچھے اس وقت نماز جائز ہے جبکہ فتنہ کا خوف ہو اگر خوف فتنہ نہیں تو پھر غیر مفتوں کے بیچھے پڑھنی چاہیے۔

مبتدع کے بارے میں بھی احناف کے ہاں تفصیل ہے کہ اگر بدعت مکفرہ ہے تو پھر اس کے بیچھے نماز جائز نہیں اگر بدعت مکفرہ نہیں تو اگر بغیر فتنہ کے دوسری جگہ نماز پڑھنا ممکن ہو تو کراہت کا ارتکاب نہ کرے۔  
مخٹ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو کہ خلفۃ الثانی اور نکسر مثل نساہ رکھتے ہیں اور ایک ویسے بناوٹی مخٹ ہوتے ہیں اگر فتنہ کا خوف نہ ہو تو ان کے بیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے۔

باب ۵۹: اذا لم یبنوا امام ان یؤمر ثمة جاء قوم فامہم امام احمد فرماتے ہیں کہ امام کو نیت کرنی چاہیے مگر وہ بھی بعض صورتوں میں صلوٰۃ نافلہ میں اجازت ہے اور بعض صورتوں میں (فرائض میں) وہ ضروری قرار نہیں دیتے۔ احناف فرماتے ہیں کہ مردوں کی نماز تو ہو جائے گی خواہ امام نیت کرے یا نہ کرے مگر وہ عورت جو محاذاتہیں آگئی ہو تو اس کی نماز بغیر نیت امام کے نہیں ہوگی اور وہ صفیں جو اس عورت کے قریب ہیں ان میں سے مرد متصل کی نماز بھی فاسد ہوگی امام احمد اور امام صاحب بعض صورتوں میں نیت کو ضروری کہتے ہیں امام مالک اور امام شافعی نیت کو ضروری نہیں کہتے چنانچہ روایت باب اس پر دلالت کرتی ہے۔

اذا طول الامام وکان للرجل حاجة فخرج وصلى: اس سے معلوم ہوا کہ اگر طوالت قمرۃ سے حرج واقع ہوتا ہو اور کوئی شخص نماز بالجماعتہ کو چھوڑ کر چلا جائے تو اس کے لیے جائز ہے کیونکہ آپ نے اس پر ملامت نہیں کی بلکہ الٹا امام کو تنبیہ کی۔

باب ۶۰: من شک اماما اذا طول الخ۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا واستعینوا بالصبر والصلوة وانھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین تو اگر کوئی نماز کی شکایت کرے تو معلوم ہوا کہ اس پر تنقیل ہے تو مصنف کہتے ہیں کہ شکایت نہ کرنی چاہیے مگر شاکی منافقین میں سے نہیں ہوگا کیونکہ آیت میں نفس صلوٰۃ کو ثقل فرمایا گیا ہے اور یہاں طوالت صلوٰۃ کی شکایت ہے۔

باب ۶۱: من اخف الصلوٰۃ عند بقاء الصبی یہاں پر شبہ ہوتا ہے کہ اگر امام نے لوگوں کی وجہ سے نماز میں طوالت یا خفت کی تو شرک فی العبادہ ہو گیا اس لیے فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر آنے والے کی آہٹ سن کر امام نے رکوع کو طویل کر دیا تو اس کے لیے مکروہ ہے مگر مصنف فرماتے ہیں کہ رعایت الناس کا لحاظ کرتے ہوئے نماز میں خفت کی جائے تو نماز میں شرک لازم نہیں آتا، کیونکہ آپ نے مراعات برقی ہے اور فقہاء جو آنے والے کی آہٹ پر امام کو طویل رکوع کی اجازت نہیں دیتے، اس کے بارے میں صاحب ”در مختار“ نے کہا کہ اگر آنے والے کو پہچانتا ہے یعنی کسی خاص آدمی کی وجہ سے طوالت فی الركوع کر دے تو یہ ناجائز ہے اگر امام آنے والے کو پہچانتا نہیں ہے تو پھر اجازت ہے۔

باب ۵۹۰: اذا صلى ثم اقم قوماً: اس روایت سے اقتدار المفترض خلف المتفضل پر استدلال کیا جاتا ہے مگر اس سے استدلال تام نہیں ہوتا کیونکہ جائز ہے کہ حضرت معاذ قوم کے پیچھے فرض پڑھتے ہوں اور آپ کے پیچھے نفل پڑھتے ہوں یا اس وقت کا واقعہ ہو جبکہ فرائض کو مکرر پڑھا جاتا تھا یا ممکن ہے کہ آپ کو اس کا علم نہ ہوا ہو اور بھی وجوہ ہیں جن کے سبب سے استدلال تام نہیں ہوتا۔

باب الرجل ياتح بالامام: جیسے پہلے باب سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی لوگوں کو امام کی تکبیرات سنائے تو نمازیں کو غل نہیں آتا، ایسے ہی اگر اگلی صفوں کو مقتدی بہ قرار دیا جائے اور ان کے فعل کی اقتدار کی جائے تو جائز ہے۔

باب: هـ ياخذ الامام اذا شك بقول الناس: امام صاحب نعمہ لینے کی اجازت دیتے ہیں مگر امام شافعی اجازت نہیں دیتے۔ روایت احناف کی مؤید ہے کہ آپ نے لوگوں کے نعم کہنے پر اعتماد کیا۔

باب ۵۹۱: اذا بكى الامام في الصلوة: اگر بکھار بالصوت لوحہ اللہ ہے تو یہ مفسد صلوٰۃ نہیں اگر کسی مرض اور بیماری کی وجہ سے ہے تو بکھار بالصوت مفسد صلوٰۃ ہوگا۔ اگر بلا صوت ہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

باب من اذاق المنكب والقدم بالقدم: یہاں حقیقہ ممکن نہیں کیونکہ کندھا کندھے سے نہیں ملتا اور نہ ٹخنہ ٹخنے سے ملتا ہے بلکہ مجازی معنی اتساع ال صف کے ہیں۔ غیر مقلد حقیقی معنی لیتے ہیں کہ قدم کو قدم سے ملاتے ہیں اور پاؤں پھیلا دیتے ہیں۔

باب من اجمعت المسجد والامام: یہاں اشکال ہوتا ہے کہ میمنہ الامام تو روایت سے ثابت ہوتا ہے میمنہ المسجد کا ثبوت نہیں ہوتا۔ دوسرے مسجد میں نماز ہی نہیں پڑھی گئی تو کہا جائے گا کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مصلی کے مستقبل کا اعتبار کیا گیا آپ کے میمنہ کے اعتبار کرنے میں استقبال کا لحاظ کیا گیا ایسے مسجد کے بھی استقبال کا لحاظ کیا جائے گا۔ عوام الناس میں مشہور ہے کہ مسجد کا چہرہ ادھر ہوتا ہے جہاں دروازہ ہوتا ہے۔ مگر مصنف فرماتے ہیں کہ جیسے مصلی کا میمنہ دوسرے استقبال قبلہ کی حیثیت سے ہے، تو مسجد کا میمنہ بھی استقبال قبلہ کی حیثیت سے ہوگا دروازہ کی حیثیت سے نہ ہوگا۔

باب من: اذا كان بين الامام وبين النجوم حائل: جب مصلی اور امام کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو امام مالک فرماتے ہیں کہ خواہ کتنا بھی حائل ہو وہ مانع الاقتدار نہیں ہے بلکہ علم بالا امام ہونا چاہیے لیکن اگر مکان بدل جائے تو امام صاحب فرماتے ہیں کہ مثلاً سڑک یا پتھر حائل ہے تو پھر اقتدار جائز نہ ہوگی۔ مگر شرح نے اس کی تفصیل کی ہے کہ اگر سڑک اور نہر سے گاڑی نہیں گذر سکتی تو پھر کوئی ممانعت نہیں اگر وہ گذر جاتی ہیں تو پھر ممانعت ہوگی مصنف امام مالک کا مذہب اختیار کیے ہوئے ہیں۔ ان کا استدلال یصلی من اللیل فی حجرتہ سے ہے مگر احناف فرماتے ہیں یہ حجرہ

ٹاٹ کا بنایا ہوا تھا اور چھوٹی دیوار کے پیچھے تھا جس سے انتقالاتِ امام کا پتہ چلتا تھا تو مکان نہ بدلا تو اس سے استدلال صحیح نہ ہوگا۔

باب مِّنَ صَلَوةِ اللَّیْلِ: یہاں اشکال ہوتا ہے کہ یہ ابواب صَلَوةِ اللَّیْلِ کے نہیں بلکہ اس کے لیے مُستقل کتاب لائے ہیں تو سچ اس جگہ کیوں لایا گیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مصنفؒ نے استہمام کے لیے انفراداً ذکر کیا مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ باب مستقل باب نہیں بلکہ باب سابق کا تتمہ ہے اور اس کی تفصیل ہے۔ یہ افادہ زائدہ کے لیے ہے یعنی رات کے وقت جب اقتدار کیا جائے اور دیوار حائل ہو چونکہ اس حالت میں اختصار زیادہ ہوتا ہے تو مصنفؒ کا مقصد صَلَوةِ اللَّیْلِ کو بیان کرنا نہ ہوا بلکہ اس اختلاف کے باوجود اقتدار کی اجازت ثابت کرنا ہے۔

باب مِّنَ: ایجاب التَّکْبِیْرَ وَاِفْتِتَاحَ الصَّلَوةِ: بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ افتتاح کا عطف ایجاب پر ہے یا تکیبہ پر ہے دونوں صورتوں میں معنی صحیح نہیں ہوتے دوسری روایت سے یہ دونوں چیزیں ثابت نہیں ہوتیں۔ شرح جواب دیتے ہیں کہ یہاں وَاوْ بمعنی مع کے ہے اور مصنفؒ یہاں سے دو جماعتوں کا رد کرنا چاہتے ہیں ایک جماعت اس کی قائل ہے کہ بغیر ذکر اللہ نماز میں داخل ہو سکتا ہے لیکن جمہور ذکر اللہ کو نیت کے ساتھ ضروری کہتے ہیں اور دوسرا رد کرنا ہے ان لوگوں کا جو مادۂ تکیبہ کو ضروری نہیں کہتے بلکہ مطلقاً ذکر اللہ کو ضروری کہتے ہیں چنانچہ امام صاحبؒ اسی کے قائل ہیں لیکن روایت میں لفظ تکیبہ کا نہیں ہے لیکن اگرچہ پہلی روایت میں نہیں ہے لیکن دوسری روایات میں ہے اور لفظ کَبَرُوا صِبْغاً امر کا ہے جس سے وجوب ثابت ہوتا ہے۔ چونکہ شرط ذکر کی گئی ہے اس لیے تکیبہ امام کے ساتھ ہی کہنی پڑے گی اور مقتدی کی تکیبہ کے پہلے امام کی تکیبہ کا وقت کہا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ افتتاح صَلَوةِ اسی تکیبہ ہی سے ہو۔ نیز چونکہ یہ تینوں روایات ایک ہی صحابی کی سند میں سے ہیں اور ایک ہی واقعہ ہے لہذا تکیبہ کا اعتبار تینوں پر ہوگا۔

باب مِّنَ: دَفْعَ الْیَدِیْنِ اِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوعَتَیْنِ: یہ روایت مصنفؒ نقل کر رہے ہیں۔ امام شافعیؒ بدعی القیام مِنَ الرُّكُوعَتَیْنِ کے رفع کو نہیں مانتے۔ مگر امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ چونکہ وہ فرماتے ہیں کہ جو روایت صحیح ثابت ہو وہی میرا مذہب ہے تو اس وقت بھی وہ رفع یدین کے قائل ہوں گے مگر امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اکثر شوافع اس کے قائل نہیں ہیں تو تین چار مقامات پر رفع یدین کے ترک میں احناف و شوافع متفق ہیں۔ پھر جب بدعی الرُّكُوعِ بھی ترک ثابت ہے، تو امام شافعیؒ اسے نہیں مانتے۔

باب مِّنَ الْخُشُوعِ فِي الصَّلَوةِ: اشکال یہ ہوتا ہے کہ آپ فرماتے ہیں ھَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي ھٰذَا اُورِیْہِمْ اِسْتِہَامَ اِکْبَارِیْ ہے حالانکہ قبلہ تو وہی ہے تو کہا جائے گا کہ یہاں پر رغفات کی نفی کرنا مراد ہے کہ میں تمہاری نقل و حرکت کو دیکھتا ہوں اگرچہ مستقبل قبلہ ہے مگر سمجھتے ہو کہ اس کی طرف توجہ کرنے سے میں تمہاری حرکات کو نہیں دیکھ سکتا۔ چنانچہ اس



کے بعد فرمایا: واللہ ما یخفی علی دعوکم اس سے بھی ثابت ہوا کہ غفلت کی نفی کرنا ضرر دہ ہے۔

**باب صلا ما یقرب بعد التکبیر:** امام مالکؒ تکبیر کے بعد نہ بسملہ کے قائل ہیں نہ تعوذ کے اور نہ مہمانک اللہم کے مگر اگر کوئی پڑھ لے تو جائز کہتے ہیں۔

امام شافعیؒ اور امام صاحبؒ دعائے افتتاح تعوذ و بسملہ کی مسنونیت کے قائل ہیں پھر دعائے افتتاح میں اختلاف ہے امام صاحبؒ سبحانک اللہم کو ترجیح دیتے ہیں اور امام شافعیؒ تو جہیم کو ترجیح دیتے ہیں۔ مصنفؒ کا مسلک امام مالکؒ کے مسلک کا سا ہے اور پہلی روایت ان کا مستدل ہے۔

کانوا یفتتحون الصلوۃ پر روایات کی وجہ سے تاویل یہ کی جاتی ہے کہ لا یفتتحون القراءۃ کے معنی ہیں مگر مصنفؒ فرماتے ہیں کہ میں حقیقی معنی لیتا ہوں مجازی نہیں لیتا، لیکن جہود کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ ابھی آپ افتتاح الصلوۃ بالتکبیر کہہ چکے ہیں پھر اس کا انکار کیسے ہو سکتا ہے؟ تو جواب دیا جاتا ہے کہ تکبیر تو جزو خارج ہے جزو داخل نہیں ہے چنانچہ ایک جماعت تکبیر کو شرط کہتی ہے شطر نہیں کہتی۔ مگر مصنفؒ نے، جیسے یہ روایت ذکر کی ایسے دوسری روایت بھی ذکر کی جس میں ہے یسکت بین التکبیر و بین القراءۃ اسکاۃ اس کو مصنفؒ جواز پر محمول کرتے ہیں اور آپؐ کے پہلے فعل کو دوام پر محمول کرتے ہیں یا اسے فرائض پر اور اس دوسری روایت کو نوافل پر محمول کرتے ہیں بہر حال مصنفؒ امام مالکؒ کے ساتھ ہیں۔

**باب:** حدثنا ابن ابی مویہ الخ اس روایت کو بعض کتابوں میں بغیر باب کے ذکر کیا ہے اور بعض میں باب تو لائے ہیں مگر ترجمہ ذکر نہیں کیا، جس کی وجہ تشدید ذہن کے لیے یا کا فصل من الباب السابق کے لیے ہے مگر جن کتابوں میں بغیر باب کے ذکر کیا ہے اس میں زیادہ اشکال ہوتا ہے کہ اس میں ما یقرب بعد التکبیر کا کہیں سے ثبوت نہیں ہوتا تو اس کے کئی جواب ہیں۔

(۱) آپؐ نے اثنائے صلوۃ میں دعا کی اور فرمایا ای دب اوانا معہم ای انت معذ بہم وانا معہم تو جب دعا معلوم ہوئی اگر کوئی ابتدائے صلوۃ پر دعا کرے تو وہ بھی جائز ہے اور بعض نے کہا کہ قیام کا طویل کرنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ آپؐ دعائے افتتاح پڑھی ہے مگر یہ دونوں وجہیں حقیقی نہیں کیونکہ اطالت قیام تو اس کے بعد بھی ہے اور رکوع میں بھی اطالت ہے اور اسے اثنائے صلوۃ میں دعا کرنے سے استدلال کرنا یہ بھی تکلف سے خالی نہیں کیونکہ خصوصیت کوئی معلوم نہیں ہوتی البتہ اگر تم باب منعقد کر لیتے تو پھر کوئی تکلف نہ ہوتا، تو بعض نے کہا کہ یہاں سے صلوۃ پر اطالت قیام و اطالت رکوع کے جواز کو ثابت کرنا ہے باب یہی تھا۔ مصنفؒ نے ہماری آزمائش کے لیے اسے ذکر نہیں کیا۔ دوسرا اشکال یہ ہے کہ جب آپؐ کو یقین ہے کہ میری موجودگی میں عذاب نازل نہیں ہوگا پھر آپؐ ای دب اوانا معہم کیوں فرماتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بعض احکام ایسے نازل ہوتے ہیں

کہ ان میں شرط غنی ہوتی ہیں اگرچہ بظاہر عموم اور اطلاق معلوم ہوتا ہے تو ایسے یہاں بھی آپ کو عدم اتیان عذاب کی قطعیت پر شبہ تھا اس لیے وہ دعا فرماتے ہیں جیسے لا یکلف اللہ بعدہ کے بعد لا تحملنا مالا طاقۃ لنا۔ الایہ۔ کہا جاتا ہے تو آپ کو شبہ ہوا کہ ممکن ہے کہ وہ وعدہ مفید بشرط ہو ہم اسے مطلق سمجھ بیٹھے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ جب باری تعالیٰ کوئی وعدہ کرتے ہیں تو اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں چنانچہ حضرت آدم کی توبہ دنیا میں قبول کی گئی مگر حضرت آدم کو یوم قیامت میں ڈر ہوگا اور شفاعت کبریٰ اختیار کرنے سے انکار کر دیں گے ایسے ہی باقی انبیاء بھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر باری تعالیٰ کوئی وعدہ فرمادیں تو اس کی وجہ سے وہ مجبور نہیں ہوتے۔ جب دنیا میں معمولی بادشاہ اپنے عہود اور مواثیق پر اتنی قدرت بتلاتے ہیں تو کیا خداوند تعالیٰ جب کوئی وعدہ فرمالیں تو کیا وہ اس کے توڑنے پر قادر نہیں؟ یقیناً قادر ہیں اسی لیے آپ کو خداوندی جلال کے مقابلے میں التجا کرنی پڑی کیونکہ عہد نزدیکان رابیش بود حیرانی ان اللہ لا یخلف المیعاد کا فرمان موجود ہے مگر ادھر ان اللہ علی کل شیء قدیر کا فرمان بھی تو موجود ہے۔

باب ص ۱۸: رفع البصر الی الامام فی الصلوۃ الخ۔

حین رأی یتوفی تاخوت الخ اس اثر میں تو روایت متقدموں کی مذکور ہے مگر آخری روایت میں سے یہ چیز ثابت نہیں ہوتی جواب یہ ہے کہ آپ نے جب حاکم میں جنت و نار کو دیکھا تو یہ دیوار آپ کی مری ہوئی۔ اس کی طرف دیکھنے سے جب فساد فی الصلوۃ لازم نہیں آتا تو امام بھی صفوف کی نسبت اس طرح ہوتا ہے تو اس کی طرف دیکھنا بھی مفسد صلوۃ نہ ہوگا۔

باب ص ۱۹: الالتفات فی الصلوۃ۔

الالتفات فی الصلوۃ کی دو صورتیں ہیں (۱) قبلہ کی طرف چہرہ رہے مگر آنکھوں کے کنارہ سے دیکھا جائے (۲) قبلہ سے چہرہ کو پھیر کر دیکھنا۔ پہلی صورت مکروہ تنزیہی ہے اور دوسری صورت ممنوع ہے آپ نے اعلام کو نکلیوں سے دیکھا اس کو مجبور مکروہ تنزیہی کہتے ہیں اور اہل ظاہر حرام کہتے ہیں وہ ترمذی کی روایت کو مستدل بتاتے ہیں۔

باب هل یلتفت لا صریحاً بہ۔ مصنف نے جمع کی صورت بیان کی ہے کہ اگر الالتفات کسی امر عارض کی وجہ سے ہو تو اس پر ممانعت نہیں اور بغیر ضرورت کے الالتفات کرنا چونکہ فعل فی التوجہ ہے یہ ممنوع ہے۔ یہ صورت بھی تطبیق کی اچھی ہے مگر پہلی روایت پر اشکال ہے کہ فحشہ الفاظ سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں چھپلا گیا اور یہ ممنوع ہے اور بعض نے کہا کہ یہ فعل قلیل تھا مگر کہا جائے گا کہ جہاں آپ کھڑے ہوئے وہاں نہیں چھپل سکتے ضرور دو چار قدم آگے بڑھے ہوں گے اور کڑی وغیرہ کی ہوگی جب چھپلا ہوگا تو اس سے فعل کثیر کا لازم نہ آنا سمجھ میں نہیں آتا۔ دوسری توجیہ اچھی معلوم ہوتی ہے کہ فحشہ اور قال میں تنازع فعلین ہے انصراف کے وقت آپ نے کچھ چھپلا اور پھر اس کے بعد فرمایا ان احدکم الخ تو اس طرح کوئی اشکال نہیں رہتا۔

باب مثلاً: القراءة في الظهر سيمع الآية احيانا الخ۔ صلوٰۃ سترہ میں اسماع آیت پر ہمارے فقہاء سجدہ سجدہ کہتے ہیں تو بعض لوگوں نے کہا کہ آپ عدا پڑھا نہیں کرتے تھے بلکہ سر اڑھتے تھے۔ کبھی کبھی بلند آواز سے پڑھ دیتے تھے مگر دوسری توجیہ یہ ہے کہ آپ تعلیم امت کے لیے کہ اس میں بھی کچھ پڑھا جاتا ہے اسماع آیت کیا کرتے تھے۔ اوروں کے لیے یہ جائز نہیں تو یہ فعل آپ کی خصوصیت ہوا۔

باب مثلاً: الجمهور بقراءة صلوٰۃ الفجر: حد ثمامہ الخ۔ روایت کی ترجمہ باب کے ساتھ مطابقت معلوم نہیں ہوتی البتہ پہلے باب سے مطابقت ہے تو بعض نے کہا کہ یہ سہو کا تبیین سے ہے کہ روایت پہلے باب کی تھی مگر اس کا ذکر دوسرے باب میں کیا گیا ہے۔

دوسری توجیہ یہ ہے کہ قرع النبی الخ ما کان ربک نسیا کے مقابل کی وجہ سے قرع جہرا کے معنی ہوں گے۔ تیسری توجیہ یہ ہے کہ یہ مستقل باب نہیں بلکہ الفصل للباب السابق ہے پہلی روایت سے قرع صلوٰۃ فجر جہرا کو بیان کر دیا پھر باب اول کی طرف عود کیا۔

باب مثلاً: الجمع بین السورتین فی الوکعتہ الخ یہاں مصنف نے چار ترجمے ذکر کیے ہیں جمہور اس کے جواز کے قائل ہیں مگر ترتیب مصحف عثمانی کے خلاف جواز کی اجازت نہیں دیتے بلکہ خلاف ترتیب کو مکروہ تحریمی کہتے ہیں کیونکہ ابن ماجہ کی روایت ان کا مستدل ہے۔ مصنف ہم اس کے جواز کے قائل ہیں اور روایت کو استدلال پیش کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ترتیب مصحف باجماع صحابہ واجب ہوئی ہے۔ اب اس کے بعد جو خلاف ترتیب کرتا ہے تو خرق اجماع لازم آتا ہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں ترتیب پر اجماع نہیں ہوا تھا اس لیے وہ اسے پڑھتے تھے صحت صلوٰۃ میں تو کوئی کلام نہیں البتہ کراہت ضرور ہے۔ اس کے علاوہ جو تین ترجمے ذکر کیے ہیں جمہور ان کے جواز کے قائل ہیں مگر قراءت بالخواص میں بھی کراہت مانتے ہیں کیونکہ ہر سورت کی حقیقت مستقل ہے اگر اس کے ٹکڑے کاٹ لیے گئے تو مضمون قطع ہو جائے گا مگر بعض حضرات بلا کراہت جائز کہتے ہیں، اگرچہ اذکوبت اس میں ہے کہ تمام سورت پڑھی جائے کیونکہ ربط بین الآیات بہت مشکل ہے۔ بعض نے رکوع سے پڑھنا جائز کہا ہے کہ اس میں قطع مضمون نہیں ہوتا مگر اولاً تو رکوع کی تعیین میں اختلاف ہے آپ کے زمانہ سے رکوع کی تعیین منقول نہیں اس لیے ربط آیات کی کوئی اچھی صورت نظر نہیں آتی۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اور علامہ مہاراجی نے اپنی کتب میں اس کا اہتمام کیا ہے مگر ان میں بھی کما حقہ اہتمام نہیں کیا گیا۔

باب مثلاً: جهوا الامام بالتأمين: حضرت ابوہریرہؓ کو ابن حفری والی نے صفوف کے درست کرنے کے لیے منہ کا احتجاج کی وجہ سے انہیں آمین کہنے کا موقع نہیں ملتا تھا انہوں نے امام سے کہہ دیا کہ لا تفتنی بآمین ان آثار سے مصنف زور لگا کر جہر بالآمین ثابت کرنا چاہتے ہیں جو بہت مشکل چیز ہے۔ فذلک تقریرہ فی الترمذی۔

باب ۱۱: اتمام التکبیر فی التکوع۔ اتمام التکبیر فی التکوع کے ایک معنی یہ ہیں کہ تکبیر کو اس طرح دراز کیا جائے کہ رکوع میں اگر ختم ہوا اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ تمام نماز میں تکبیر کو لانا حتیٰ کہ اس کے فرد رکوع میں بھی تکبیر کو لایا جائے یعنی ہر رفع و خفض کے وقت تکبیر کہی جائے بظاہر یہی دوسرے معنی مصنفؒ کی مراد ہیں۔ عمران بن حصینؓ کی روایت بھی اسی کی تائید کرتی ہے اور اتمام التکبیر فی السجود کے بھی یہی معنی ہیں ای اتمام الصلوٰۃ بالتکبیر فی السجود۔

باب: التکبیر اذا قام من السجود۔

بنو امیہ نے تکبیرات کو کہنا چھوڑ دیا تھا حالانکہ حضرت عثمانؓ نے ضعف کی وجہ سے جہر ترک کر دیا تھا اور مکبر بن اطلاق کر دیتے تھے اور انہوں نے مقصورہ بنا رکھا تھا جس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے تھے حضرت عمرؓ کے واقعہ کی وجہ سے بنو امیہ نے سمجھا کہ حضرت عثمانؓ نے تکبیرات کو ترک کر دیا تھا اس لیے انہوں نے بھی پھر چھوڑ دیا تھا اور یحیٰ بن جوعائے الناس علی دین ملوکہ عام طور پر لوگوں نے بھی چھوڑ دیا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ کے سامنے یہ واقعہ پیش آیا۔

باب ۱۲: حدثنا معاذ بن فضالہ:

یہ باب بمنزل فصل کے ہے۔ پہلے باب میں اذکار ذکر کیے گئے تھے چونکہ رکوع کے بعد دعائے قنوت بھی منفرع تھی اور ایسے الفاظ حمد میں زیادتی تھی اس لیے اسے الگ ذکر کر دیا جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قومہ میں یہ اذکار مشروع ہیں مگر مقتدی کے لیے امام سے مختلف ہونا پڑے گا۔ اس لیے منتقل اور منفرع کے لیے جائز ہوگا اور بلا امام بھی قنوت نازلہ پڑھی جائے۔

باب ۱۳: فضل السجود:

فیاتیہم اللہ بعض شروح نے کہا کہ فیاتیہم اللہ باذن اللہ لیکن اس پر شبہ کیا گیا کہ ملک محصور ہے وہ دعویٰ خدائی کیسے کر سکتا ہے تو کہا جائے گا کہ یہ دعویٰ الوہیت چونکہ اختیار کے لیے بحکم اللہ ہے اس لیے معصیت نہ ہوگا۔

دوسری توجیہ یہ ہے کہ اس کا اندیکہ کہنا حکایت ہے ادعاء نہیں۔ حاکی کو حکایت میں عامی نہیں کہا جاتا۔ یہ توجیہ اس وقت تھی جب مضاف محذوف ہو اور اس کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ باری تعالیٰ غیر صورت و صفات سے کیسے ہو سکتا ہے جو لوگ مضاف مقدر نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ باری تعالیٰ کی صفات میں تغیر نہیں آیا بلکہ اختیار کے لیے بعض صفات کا اظہار کیا اور بعض کا اظہار نہیں کیا جس کی وجہ سے لوگوں کو اشتباہ پیدا ہوگا اس لیے مضاف مقدر ماننے کی ضرورت نہیں۔

فاکون اول من یجوز من الرسل بامتہ اس پر شبہ ہوتا ہے کہ اس سے امت محمدیہ کی بقیہ رسل پر فضیلت لازم آتی ہے تو جواب دیا جائے گا کہ بامتہ میں باء بمعنی داو کے ہے کہ رسل میں سے آپؐ سب پہلے جائیں گے

اور امت میں سے آپ کی امت پہلے جائے گی۔ دوسری توجہ یہ ہے کہ آپ کی امت تبعاً داخل ہوگی جیسے آقا کے ساتھ غلام چلے جاتے ہیں تو اب شرافت امت کی رُس پر لازم نہ آئے گی۔

ويعرفونهم بأثار السجود به محل ترجمہ ہے قسطنطینی ہلکنی اوسمینی ذکاء لمی لپٹ۔

**باب - اذان کی ابتداء - اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَإِذَا**

ناديتهم الى الصلوة اتخذوا ههنا ولعبا ذاك بانهم

قوم لا يعقلون ہ ترجمہ: جب تم نماز کے لیے اذان دیتے

ہو تو وہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں کیونکہ وہ بے عقل ہیں، اللہ تعالیٰ

کا دوسرا فرمان: اذ انودي للصلوة من يوم الجمعة -

ترجمہ: جب جمعہ کے روز نماز کے لیے سب کو بلایا جاتا ہے

از عمران بن عیسہ از عبد الوارث از خالد از ابو ظلابہ حضرت انس

فرماتے ہیں لوگوں نے (جب نماز کے اعلان کی بحث ہوئی،) ناقوس اور

آگ کا ذکر کیا اور کہا یہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے تو بالآخر حضرت بلال

کو حکم ہوا کہ کلمات اذان دودو بار اور اقامت میں ایک ایک بار کہے

جائیں۔

از محمود بن غیلان از عبد الرزاق از ابن جریج از نافع حضرت

ابن عمر فرماتے ہیں مسلمان جب مدینہ میں آئے تھے تو نماز کے لیے

کوئی وقت مقرر کر کے خود بخود جمع ہو جاتے تھے، اذان نہیں ہوتی

تھی۔ ایک دن اس کے متعلق سب نے باقاعدہ گفتگو کی، بعض

نے مشورہ دیا کہ گھنٹہ بجایا جائے جیسے نصاریٰ کا گھنٹہ ہے۔ بعض

نے کہا یہودیوں کی طرح ایک سنگھ دہلج، بجایا جائے حضرت

عمرؓ نے کہا ایسا کیوں نہیں کرتے ایک آدمی مقرر کیا جائے جو

نماز کے لیے اذان دیا کرے، آنحضرت، صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

**بَابُ ۳۹ - بَدْءُ الْاَذَانِ - وَقَوْلُهُ**

تَعَالَى وَإِذَا نَادَيْتُمُ إِلَى الصَّلَاةِ

اتَّخَذُوا هَهُنَا وَلَعِبًا ذَلِكَ

بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ - وَقَوْلُهُ

تَعَالَى إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ

يَوْمِ الْجُمُعَةِ -

۵۷۴ - حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي

قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّادِيَ وَالنَّاقُوسَ

فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَأَمَرَ بِإِلَاقَةِ أَنْ

يَسْمَعَ الْاَذَانَ وَأَنْ يُؤْتَرَ الْإِقَامَةُ -

۵۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ كَانَ

الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ

فَيَتَعَيَّنُونَ الصَّلَاةَ لَيْسَ يَنَادِي لَهَا فَتَكَلَّمُوا

يَوْمَافِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخَذُوا نَاقُوسًا

مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بُوقًا

مِثْلَ قُرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرَاؤُا لَا تَبْصُتُونَ رَجُلًا

لہ ان دونوں آیتوں کو امام بخاری نے لا کر یہ ثابت کیا کہ اذان کی اصلیت قرآن سے ثابت ہے اور یہ کہ اذان مدینہ میں شروع ہوئی کیونکہ سورہ مائدہ

اور سورہ جمعہ دونوں مدینہ میں اتری ہیں اور صحیح یہ ہے کہ اذان ہجرت کے پہلے یا دوسرے سال میں شروع ہوئی ۱۲ منہ ۱۱ اس حدیث کا پورا

قصہ آگے آتا ہے یہود اور نصاریٰ کا ذکر کیا یعنی یہ بیان کیا کہ یہودی نماز کے لیے لوگوں کو یوں جمع کرتے ہیں کہ ایک مقام میں آگ روشن کرتے ہیں

لوگ اس کو دیکھ کر آجاتے ہیں نصاریٰ گھنٹہ بجاتے ہیں اس کی آواز سے اکٹھے ہو جاتے ہیں ۱۲ منہ۔

يُنَادِي بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ -

باب ۳۹۱ - الْآذَانِ مَثْنَى مَثْنَى -

۵۷۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَبَّاحِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِبِلَالٍ أَنْ يَشْفَعَ الْآذَانَ وَأَنْ يُؤْتِيَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ -

۵۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ ذَكُّوْا أَنْ يَسْمَعُوْا دَفْعَتِ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُوْنَهُ فَذَكُّوْا أَنْ يُدَوِّا نَارًا أَوْ يَصْرِ بُوَا أَوْ سَافًا أَوْ بِبِلَالٍ أَنْ يَشْفَعَ الْآذَانَ وَأَنْ يُؤْتِيَ الْإِقَامَةَ -

باب ۳۹۳ - الْإِقَامَةُ وَاحِدَةً إِلَّا قَوْلَهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ -

۵۷۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِبِلَالٍ أَنْ يَشْفَعَ الْآذَانَ وَأَنْ يُؤْتِيَ الْإِقَامَةَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ فَذَكَرْتُهُ لِأَيُّوبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ -

مشورہ منظور فرماتے ہوئے بلال کو حکم دیا۔ اسے بلال! کھڑا ہوا اور نماز کے لیے اذان دے۔

باب - الفاظ اذان دو دو بار ادا کرنا۔

از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از سماک بن عطیہ از ایوب از ابو قلابہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کے الفاظ دو دو بار اور تکبیر کے ایک ایک بار کہیں البتہ قد قامت الصلوٰۃ کا فقرہ دو دو بار کہا جائے۔

از محمد بن سلام از عبد الوہاب ثقفی از خالد حذار از ابو قلابہ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو انہوں نے نماز کے وقت کی کوئی نشانی اور علامت مقرر کرنے کے لیے مشورہ کیا بعض نے آگ جلانے اور روشن کرنے کی رائے دی، بعض نے گھنٹہ بجانے کا اظہار کیا، آخر کار طے ہو کہ حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے الفاظ دو دو بار کہیں اور تکبیر کے ایک ایک بار۔

باب - تکبیر کے الفاظ ایک ایک بار کہے جائیں۔  
سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے۔

از علی بن عبد اللہ از اسمعیل بن ابراہیم از خالد حذار از ابو قلابہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضرت بلال کو حکم ہوا کہ اذان کے لفظ دو دو بار اور تکبیر کے لفظ ایک ایک بار کہے۔ اسمعیل کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ایوب سختیانی سے بیان کی انہوں نے کہا سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے۔

۱۔ اس حضرت علیؓ کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف دین کا کارکن بن جانا ہے یہاں تم آپؐ نے بلالؓ کو فرمایا مگر کھڑے ہو کر اذان دینے کی بنیاد پڑ گئی۔ اتباع سنت کوئی محابہ اور حد نہیں ہے پوچھے کہ وہ کیا چیز ہے؟ ان حضرت کی حرکات و سکنات ہی کو وہ لوگ دین سمجھتے تھے رضی اللہ عنہم اجمعین۔ عبد الرزاق۔

## باب ۳۹۴ - فُضِّلَ التَّادِيْنِ -

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَكَ فَمَرَأَةً حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّادِيْنِ فَإِذَا أَقْبَضَ النَّبَا أَمْبَلُ حَتَّى إِذَا تَوَبَّ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ حَتَّى إِذَا أَقْبَضَ الشَّوْبُ أَمْبَلُ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ أَذْكَرُكَ ۱۱ ذَكَرَكَ ۱۱ مَا لَمْ يُكُنْ يَذْكَرُ حَتَّى يَظْلَعَ الرَّجُلُ لَا يَذْكَرُ حَتَّى يَكْمُ مَلِيٌّ -

## باب ۳۹۵ - رَفَعَ الصَّوْتُ بِالْبَيِّنَاتِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِذَا أَذَانَ اسْمَحًا وَلَا فَاعًا زَلْنَا -

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَكَ إِيَّاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَكْرِيَّةَ فَإِذَا كُنْتُ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَكْرِيَّةِكَ فَأَذَنْتَ لِلصَّلَاةِ فَأَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالْبَيِّنَاتِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى

## باب - اذان کی تفصیلت -

راز عبداللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اعرج حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور خوف کی وجہ سے اس کے گوز نکلتے ہیں تاکہ وہ اذان کے الفاظ نہ سنے پائے۔ جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے، جب نماز کی تکبیر ہوتی ہے تو پھر پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے، جب تکبیر ختم ہوتی ہے تو پھر آتا ہے اور نماز کے دل میں دوسوے ڈالتا ہے کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر، جو باتیں نماز کی کو یاد نہ تھیں، نماز کی حالت یہ ہو جاتی ہے کہ اسے یہ یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعات نماز ادا کر چکا ہے۔

باب - اذان میں آواز بلند کرنا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے اپنے مؤذن کو حکم دیا، کہ سیدھی سادی اذان دے ورنہ دُور ہو جائے۔

راز عبداللہ بن یوسف از مالک از عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعضہ انصاری ثم المازنی ان کے والد عبداللہ کہتے ہیں کہ ان سے حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا، مجھے معلوم ہے تجھے جنگ میں رہنا بکریاں چرانا پسند ہے۔ جب تو اپنی بکریوں اور جنگ میں ہوا کرے تو نماز کے لیے اذان دے دیا کر، اور بلند آواز سے اذان دیا کر کیونکہ جہاں تک مؤذن کی آواز پہنچتی ہے، جن اور آدمی یا اور کوئی چیز قیامت کے دن اس کی گواہ بنے گی۔ ابوسعید نے کہا میں نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۱۔ شیطان اذان سے ایسا بھاگتا ہے جیسے چور کو توال سے بعضوں نے کہا اذان میں چونکہ نماز کے لیے بلاوا ہوا ہے اور نماز میں سجدہ ہے اس کو اپنا قصہ یاد آتا ہے کہ آدم کو سجدہ نہ کرنے سے وہ راندہ درگاہ ہوا، اس لیے اذان سننا نہیں چاہتا بعضوں نے کہا اس لیے کہ اذان کی گواہی آخرت میں دینا نہ چاہے چونکہ جہاں تک اذان کی آواز جاتی ہے وہ سب گواہ بنتے ہیں آخرت میں گواہی دیں گے جیسے دوسری حدیث میں ہے ۱۲ منہ ۱۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا کہ ایک مؤذن نے تال اور سر کے ساتھ یعنی جیسے گاتے ہیں اس طرح اذان دی تب عمر بن عبدالعزیزؓ نے اس سے یہ کہا مؤذن کا نام معلوم نہیں ہوا اور اس اثر کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ اذان میں ایسی بلند آواز خوب نہیں ہے جس میں تال سر پیدا ہو بلکہ سادی طرح بلند آواز سے دینا مستحب ہے ۱۳ منہ ۱۔ یہ خیال نہ کر کہ یہاں تو جنگل ہے نماز کے لیے کوئی آنے والا نہیں تو آہستہ سے اذان دے لینا کافی ہے ۱۴ منہ ۱۔

صَوْتِ الْمَوْدِنِ حِينَ لَا رَأْسَ وَلَا شَيْءَ إِلَّا شَرُّهُ  
لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

### باب ۳۹۶ مَا يُحَقِّقُ بِالْأَذَانِ

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيفُ السَّمْعِيِّ  
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ  
يُغِيرُ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنْظُرُ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ  
عَنْهُمْ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا غَاثًا غَلِيظًا عَلَيْهِمْ قَالَ  
فَخَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا  
أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا تَرَكَبْتُ وَدَكْبْتُ خَلْفَ  
أَبِي طَلْحَةَ وَإِنْ قَدِمْتُ لَمْ تَسُقْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوا إِلَيْنَا بِمَكَائِدِهِمْ وَ  
مَسَاجِدِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ قَالَ فَلَمَّا  
رَأَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرَجْتُ خَيْبَرَ رَايًا إِذَا نَزَلْنَا  
بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ -

### باب ۳۹۷ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ

الْمُنَادِي -

### باب - اذان کی وجہ سے خونریزی بند کرنا -

دارقطنیہ از اسمعیل بن جعفر از حمید حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ساتھ رہ کر کسی قوم پر جہاد  
کرتے تو صبح ہونے تک غارتگری کا حکم نہ فرماتے یہاں تک کہ صبح ہو  
جاتی اگر اذان سنتے تو ان سے ہاتھ روک لیتے (قتل و غارت نہ فرماتے)  
اگر اذان نہ سنتے تو حملہ کرتے۔ انسؓ فرماتے ہیں ہم خیبر کی جنگ میں گئے  
تورات کو ان کے قریب پہنچ گئے، جب صبح ہوئی اور اذان کی آواز  
آپ نے نہ سنی تو سوار ہوئے، میں بھی ایک گھوڑے پر ابوطمہ کے پیچھے بیٹھا۔  
میرا باؤں (چلتے ہوئے) آنحضرت کے قدم مبارک کے ساتھ لگ جاتا۔ انسؓ  
فرماتے ہیں یہودی اپنی ٹوکریاں اور بچاؤ لے کر اپنے کام کے لیے  
نکلے۔ جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بول اٹھے، محمد!  
اللہ کی قسم، محمد! پوری فوج کے ساتھ آپہنچے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے جب انہیں دیکھا تو فرمایا اللہ اکبر! اللہ اکبر!، خیبر برباد ہوا بے شک  
جب ہم کسی دشمن قوم کے میدان میں جنگ کے لیے آتے ہیں تو ان لوگوں  
کی صبح بہت بُری ہوتی ہے جنہیں عذاب الہی سے ڈرایا گیا ہو یعنی کفار کی۔  
باب - اذان سن کر کیا الفاظ کہنے چاہئیں -

۱۔ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ اذان کی آواز ان کی جان اور مال کی حفاظت کا سبب بڑی خطائی نے کہا اذان اسلام کی بڑی نشانی ہے اور اس کا ترک  
جائز نہیں ہے اور اگر کوئی بستی والے اذان دینا چھوڑ دے تو ان پر جہاد کرنا درست ہے ۱۲ منہ ۱۱۔ ابوطمہ انسؓ کی ماں کے دوسرے خاوند تھے ابوطمہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہو کر چلے یہ حدیث اگر بھی کچھ گدڑکی ہے اور پورے طور سے جہاد کے باب میں مذکور ہوگی ۱۳ منہ ۱۲۔ پوری فوج خمیس کا ترجمہ خمیس  
پورے شکر کو کہتے ہیں جس میں پانچوں ٹکریاں ہوں یعنی سیمنہ مینسہ و قلب مغدہ مساۃ ۱۴ منہ ۱۳۔ مخوس ہوگی اُن پر ضرور آئے گی یہ انتہا س ہے آیت شریفہ کا جو  
سورۃ الصافات میں ہے فاذا نزل بساتھم فساء صباح المنذرين ۱۴ منہ -



۵۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

۵۸۳- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ طَلْحَةَ إِنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمَئِذٍ يَقُولُ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ-

۵۸۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنِ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى نَحْوَهُ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي بَعْضُ إِخْوَانِنَا أَنَّهُ قَالَ لَنَا قَالَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَقَالَ هَكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ-

بَابُ ۳۹۸ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ

۵۸۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَزْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ جِئْتُ يَسْمَعُ النِّدَاءَ

رازمحمد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عطاء بن یزید لیسٹی (ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان سنو تو وہی الفاظ دہراؤ جو مؤذن کہے۔

(از معاذ بن فضالہ از ہشام از یحییٰ از محمد بن ابی ہریرہ از الحارث کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ عیسیٰ بن طلحہ نے ایک دن حضرت معاویہ کو وہی الفاظ کہتے سنا، جو مؤذن نے کہے، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی۔

(از اسحاق از وہب بن جریر از ہشام) یحییٰ نے بھی اسی طرح روایت کی ہے، یحییٰ کہتے ہیں میرے ایک بھائی نے بتایا کہ جب مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو حضرت معاویہؓ نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اور فرمایا میں نے تمہارے پیغمبر علیہ السلام کو اسی طرح کہتے سنا ہے۔

باب - اذان کے وقت دعا کرنا۔

از علی بن عیاش از شعیب ابن ابی حمزہ از محمد بن منکدر (جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن چکے پھر کوئی دعا کرے اللھم تا یوم القیامۃ (اے وہ اللہ جو اس پوری تعلیم کا مالک ہے، قائم رہنے والی نماز کا مالک ہے، تو محمد صلی اللہ

سے اس میں اختلاف ہے کہ جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ ادرجی علی الفلاح کہے تو سننے والا کیا کہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سننے والا بھی یہی کہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک سننے والا اس وقت لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور اسی کو بیان کرنے کے لیے امام بخاری آگے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث لا اے ۱۲ منہ سے عافطہ نے کہا وہ علقمہ بن وقاص ہیں یا عبد اللہ بن علقمہ یا عمرو بن علقمہ کو انی نے کہا وہ رزی ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ سے ابن خزیمہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حی علی الفلاح کے وقت بھی یہی کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور اُس کے بعد جو مؤذن نے کہا ہی کہا ۱۲ منہ۔

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اِنْتَ مُحَمَّدٌ الْوَسِيلَةُ وَالْفَصِيلَةُ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔

باب ۳۹۹۔ اَلْاِذَانُ فِي الْاَذَانِ۔

وَيُرِيدُ كَرَانَ قَوْمًا اخْتَلَفُوا فِي الْاَذَانِ فَاقْرَأْ بَيْنَهُمْ سَعْدًا۔

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْبَتَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ لَمْ لَا يَجِدُونَ إِلَّا أَنْ يَسْتَنْمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهْمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهَجُّبِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا۔

باب ۴۰۰۔ اَلْاِذَانُ فِي الْاَذَانِ وَ

تَكْلَمَةُ سَلِيمَانَ ابْنِ هُرَيْرَةَ فِي الْاَذَانِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَحَكَّمَ

وَهُوَ يُؤَدِّنُ أَوْ يُقِيمُ۔

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ

عبد السلام کو قیامت کے دن وسیلہ اور فضیلت بخش، اور انہیں وہ مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔ قیامت کے دن میری شفاعت اس کے لیے واجب ہوگی،

باب۔ اذان کہنے کے لیے قرعہ اندازی کرنا۔ روایت

ہے کہ بعض لوگوں نے اذان کہنے کے لیے اختلاف کیا، تو

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے ان میں قرعہ ڈالا۔

دار عبد اللہ بن یوسف، مالک از سنی مولیٰ ابوبکر از ابو صالح، ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو اذان کی فضیلت معلوم ہو جائے اور صف اول کے ثواب کا علم ہو جائے اور اس کے لیے قرعہ اندازی ضروری ہو تو یقیناً قرعہ اندازی بھی کرنے لگیں۔ اگر ظہر کے لیے جلدی جانے کا ثواب معلوم ہو تو ایک دوسرے سے اگے جانے کی کوشش کریں۔ اگر معلوم ہو کہ عشاء اور فجر میں کیا ثواب ہے تو گھٹنے ہوئے مسجد میں آنے سے بھی دریغ نہ کریں۔

باب۔ اذان کے درمیان بات کرنا کیسا ہے؟ یہاں

بن مہرو نے اذان میں بات کی کفہ صبری کہتے ہیں کہ

اذان اور تکبیر کے دوران ہنسنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

دار مسدد از حماد از ابوب، و عبد الحمید صاحب زیاد دی وعاصم

۱۔ وسیلہ ایک بہت بلند درجہ ہے بہشت میں جو فاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گا ۱۲ منہ ۱۰۔ وہ وعدہ اس آیت میں مذکور ہے ان یصلحکم بک مقام محمود و صریح حدیث میں ہے مقام محمود وہ مقام ہے جس میں کھڑا ہوں گا تو اگلے پچھلے سب پھر پر شک کریں گے یہی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے ایک لا تحلف البیعا ۱۲ منہ ۱۰ یعنی اگر آپ سے چل نہ سکتے تو چوتھوں کے بل گھٹنے ہوئے آتے اور عشاء اور فجر کی جماعت میں شریک ہوتے اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے فرمایا اگر اذان اور صف اول کی فضیلت ان کو معلوم ہوتی اور بصرہ قرعہ کے اس کو نہ پاسکتے تو اس کے لیے قرعہ ڈالتے اس سے اذان کے لیے قرعہ ڈالنے کا جواز نکل آیا ۱۲ منہ ۱۰ امام احمد بن حنبل کے نزدیک اذان میں بات کرنا جائز ہے اور امام بخاری کا بھی مذہب ہی معلوم ہوتا ہے اور بعضوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے بعضوں نے خلاف اولیٰ امام ابو حنیفہؒ سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ ۱۰ اس کو ابو نعیم نے کتاب الصلوٰۃ میں وصل کیا اور بخاری نے تاریخ میں ۱۲ منہ ۱۰ حافظ نے کہا یہ روایت مجھ کو نہیں ملی جب ہنسنا جائز ہو تو کلام بطریق اولیٰ جائز ہو گا ۱۲ منہ ۱۰



اللہ علیہ وسلم جماعت سے پہلے دو چھوٹی سی رکعتیں پڑھ لیتے۔

قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَأَ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ۔

دارا بن نعیم از شبیان از یحییٰ از ابوسلمہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں اذان اور تکبیر کے درمیان دو چھوٹی سی رکعتیں ادا فرما لیتے۔ ۱۰

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُدَيْمَةَ أَنَّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُلي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النَّبَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد اللہ بن دینار عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات رہے اذان دے دیتا ہے تو تم لوگ کھاتے پیتے رہا کرو تکبیر تک کہ عبد اللہ بن مکتوم اذان نہ دے دے۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَلَاغِيَنَادِي بِلَالٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ۔

باب - صبح سے پہلے اذان -

از احمد بن یونس از زبیر از سلیمان بن ابی الزبیر عثمان نہدی (عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کی اذان کسی کو سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ رات کو اذان دے

بَابُ ۳۰۲ اَلْاَذَانُ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ ۵۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ

رَبِّهِمْ) یوں ہی ہے اذاعتکف المؤذن للصبح اور یہ کاتب کی غلطی ہے یوں ہونا چاہیے اذاسکت المؤذن کیونکہ امام بخاری نے یہ حدیث امام مالک سے روایت کی اور امام مالک کی مؤلف میں یوں ہی ہے اذاسکت المؤذن یعنی جب مؤذن صبح کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا ہے اور امام مسلم نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے ۱۲ منہ ۱۰ اس حدیث سے تو باب کا مطلب نہیں نکلتا لیکن امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو آگے آئے گا اس میں صاف یہ مذکور ہے کہ صبح طلوع ہونے کے بعد بعضوں نے کہا اذان اور تکبیر کے بیچ میں یہ رکعتیں پڑھنے سے باب کا مطلب نکل گیا کیونکہ اگر رات سے اذان ہوگی تو یہ رکعتیں سچ میں نہ ہوں گی بلکہ تکبیر سے قریب ہوں گی ۱۲ منہ ۱۰ اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ ابن ام مکتوم کی اذان تک کھانا پینا درست رکھا اور ان کی اذان ہونے پر کھانا پینا موقوف کرنے کے لیے فرمایا تو معلوم ہوا کہ ان کی اذان صبح صادق کے طلوع پر ہوتی مگر اس میں یہ اشکال ہے کہ جب ابن ام مکتوم کی اذان طلوع فجر کے بعد ہوتی تو ان کی اذان تک کھانا پینا کیونکر جائز رہے گا ورنہ لازم آئے گا کہ صبح صادق کے بعد بھی کھانا پینا درست ہو اس اشکال کے جواب میں بہت سے تکلفات کیے ہیں اور عمدہ وہ ہے جو ہم نے نہیل القاری میں اختیار کیا ہے کہ روزہ دار کو اس وقت تک کھانا پینا درست ہے جب تک فجر نکلے طور سے اس کو معلوم نہ ہو جائے تو احتمال ہے کہ ابن ام مکتوم صبح صادق ہوتے ہی اذان دیتے ہوں ان کو دوسرے واقف کار لوگ بتلا دیتے ہوں اور ابھی عام طور سے اچھی طرح صبح نہ کھلتی ہو اس لیے ان کی اذان تک کھانے پینے کی اجازت دی گئی ۱۲ منہ -

دیتا ہے جس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ عبادت کرنے والا آرام کر سکے یا سویا ہوا جاگ اُٹھے۔ اس طرح فجر یا صبح نہیں ہو جاتی، آپ نے اپنی انگلیوں کو اٹھا کر پھر نیچے جھکا کر بتایا کہ جب تک اس طرح فجر نہ ہو۔ زہیر راوی فرماتے ہیں آپ نے سبابہ انگلیوں کو نیچے اوپر رکھا پھر دائیں بائیں طرف کھینچا۔

اذا اسحاق از ابوالسامة از عبید اللہ از قاسم بن محمد از عائشہ و نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسری سند از یوسف بن علی بن الفضل از عبید اللہ بن عمر از قاسم بن محمد حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ بلال رات باقی ہی ہوتی ہے کہ اذان دے دیتا ہے۔ تم کھاتے پیتے رہا کرو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ دے۔

**باب - اذان و اقامت کے درمیان کتنا وقفہ ہونا چاہیے۔**

از اسحاق و طی از خالد از جریری از ابن بریدہ (عبداللہ بن معقل) مُرَی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: اذان اور تکبیر کے درمیان جو شخص چاہے نفل پڑھے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْتَعَنَ أَحَدُكُمْ أَوْ أَحَدًا مِنْكُمْ إِذَا نَ بَلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤْذَنُ أَوْ يُنَادَى بِكَلِمَةٍ لِيَرْجِعَ فَإِلَيْكُمْ وَيُنَبِّئُهُ نَائِمَكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ الْفَجْرُ أَوْ الصُّبْحُ وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ وَرَفَعَهَا إِلَى فَوْقِ ذَهَابِ إِلَى أَسْفَلِ حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَقَالَ زُهَيْرٌ يُسَبِّحُ بِهِ إِحْدَاهُمَا فَوْقَ الْآخَرَى ثُمَّ مَدَّ هُنَا عَنْ تَبِيئِهِمْ وَشِبَالِهِمْ۔

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو السَّامَةِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قَالَ رَانَ بِلَالٌ لَا يُؤْذَنُ بِكَلِمَةٍ فَكَلَّمُوا وَاشْتَرَكُوا حَتَّى يُؤْذَنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ۔

**باب - کہ تین اذان و اقامت۔**

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجَوْنِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۔ جو شخص نماز اور عبادت میں کھڑا ہو وہ تھوڑی دیر کے لیے آرام کرے سو جائے یا روزہ رکھنے کی نیت ہو تو سحری کھانے کے لیے لوٹ جائے ۱۲ منہ ۱۳۔ آپ نے اس طرح اشارہ کر کے بتلایا جب صبح کا ذب ہوتی ہے جس کی روشنی بینی چڑھتی آتی ہے اور بیچ آسمان تک آجاتی ہے ۱۲ منہ ۱۳۔ یعنی صبح صادق وہ روشنی ہے جو آسمان کے کنارے کنارے عرض میں پھیلتی ہے جس کو عام یون پھیلنا کہتے ہیں ۱۲ منہ ۱۳۔ یہ باب لا کر امام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا کہ اس باب میں جو حدیثیں آئی ہیں وہ ضعیف ہیں ابن بطلان نے کہا اس کی کوئی حدیثین نہیں وقت آجانا اور نمازیوں کا جمع ہونا اقامت کے لیے کافی ہے ۱۲ منہ ۱۳۔ امام احمد کی حدیث میں اتنا زیادہ ہے جب تکبیر ہو تو اس وقت فرض سوا اور کوئی نماز نہیں ۱۲ منہ۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ آدَائَيْنِ مَلَوَةٌ  
ثَلَاثَاتَيْنِ شَاءَ -

٥٩٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُتْدُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو  
بْنَ عَامِرٍ الْإِنْصَارِيَّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَدَانَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَهِرُونَ السَّوَادِيَّ  
حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذَلِكَ  
يُحْسِنُونَ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمُغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ  
الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حَبَلَةَ وَ  
أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَلِيلٌ -

باب ٥٩٥ - مِنْ أَنْظَرِ الْإِقَامَةِ -

باب ۴۰۵ من انتظر الإقامة۔

٥٩٦- حَدَّثَنَا أَبُو يَمَانٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُروَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ  
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ  
فَامْرُؤُهُ رُكْعَتَيْنِ خَوِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ  
بَعْدَ أَنْ يَسْتَبِينَ الْفَجْرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقْوِهِ  
الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ -

(۱) محمد بن بشیر از غندر از شعبہ از عمر و بن عامر انصاری (انس)  
 مالک فرماتے ہیں کہ (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں، مؤذن  
 اذان دیتا، تو صحابہ کرام مسجد کے ستونوں کی طرف لپک جاتے دستبردار  
 رہتے یہیں تک کہ آپ تشریف لاتے۔ مغرب سے پہلے دو رکعت  
 پڑھتے اور اذان و تکبیر میں زیادہ وقفہ نہ ہوتا تھا۔ عثمان بن جبہ اور  
 نہ شعبہ سے نقل کیا ہے کہ اذان و تکبیر میں ٹھوڑا وقفہ ہوتا۔

**باب - اذان سن کر دُھریں، تکبیر کا انتظار کرتے رہنے کا بیان** ۛ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عروہ ابن زبیر حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نمازیں مؤذن کے خاموش ہو جانے کے بعد دو لگی سی رکعتیں پڑھ لیتے۔ فجر کی نماز سے پہلے فجر کے ظاہر ہونے کے بعد اور آتیں کر دوٹ پر آرام فرما لیتے۔ پھر مؤذن تکبیر کی اطلاع کے لیے آپ کے پاس آتا۔

۱۷۔ مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی نیا شخص باہر سے آتا تو وہ سمیعنا کہ مغرب کی نماز ہو گئی اس کثرت سے لوگ یہ دو گان پڑھتے رہتے ابن حبان نے صحیح میں نکالا کہ آنحضرتؐ نے بھی مغرب سے پہلے یہ دو رکعتیں پڑھیں ۱۲ منہ ۱۷ نوئی نے کیا صحیح یہ ہے کہ مغرب سے پہلے بھی دو سنتیں پڑھنا مستحب ہے اور امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے اور اسی اماموں کے نزدیک یہ مستحب نہیں ہیں ۱۲ منہ ۱۷ یہ حکم امام سے خاص ہے کیونکہ اس کو آگے بکھل جاتی ہے اسی طرح اس شخص سے جو مسجد سے بہت قریب ہو کہ تکبیر کی آواز سنتا ہو لیکن دور رہنے والوں کو اذان سنتے ہی جانا چاہیے تاکہ صبحِ اول میں جگڑے ۱۲ منہ۔ ۱۷ منہ فجر کی سنتیں پڑھ کر دہنے کوٹ پر ڈرا سی دیر کے لیے لیٹ جانا اور آرام لینا مستحب اور سنت رسول کریم ہے اور میرے نزدیک اس ذرا سی سنت پر عمل کرنا اس قدر اجر رکھتا ہے کہ بڑے بڑے کاموں میں جو سنت نہیں ہیں اس کا عشرِ عشر بھی ملے گا تو نفع نہیں ہے لہذا کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة اس کا شاہد محل سے ۱۲ منہ۔

**باب ۵۹۷** بَيْنَ كُلِّ اَذَانٍ صَلَوةٌ  
لِمَنْ شَاءَ۔

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا  
كَهْمُسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانٍ صَلَوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانٍ  
صَلَوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ لِمَنْ شَاءَ۔

**باب ۵۹۸** مَنْ قَالَ يُؤْذَنُ فِي  
السَّفَرِ مُؤْذَنٌ وَاحِدٌ۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُعْتَى بْنُ أُسَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
دُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ  
النُّوَيْرِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي فَأَقْبَضَنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً  
وَكَانَ رَجِيمًا زَفِيمًا فَلَمَّا دَامِيَ شَوْقَنَا إِلَى أَهْلِنَا  
قَالَ ارْجِعُوا فَاكُونُوا فِيهِمْ وَعَلِمُوهُمْ وَصَلُّوا  
فَإِذَا أَحْضَرْتِ الصَّلَاةَ فَلْيُؤْذَنُ لَكُمْ أَحَدُكُمْ  
وَلْيُؤْمَرْكُمْ الْبُكْبَرُ۔

**باب ۵۹۹** الْاَذَانُ لِلْمَسَافِرِ اِذَا  
كَانُوا جَمَاعَةً وَالْاِقَامَةُ وَكَذَلِكَ  
يَعُودَةُ وَجَمْعٌ وَقَوْلُ الْمُؤْذِنِ  
الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ  
الْبَارِدَةِ اَوْ الْهَطِيئَةِ۔

**باب**۔ جو شخص چاہے ہر اذان اور تکبیر کے درمیان  
نفل پڑھے۔

(از عبد اللہ بن یزید از کہس بن حسن از عبد اللہ بن بریدہ) عبد اللہ  
بن معقل کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اذان اور تکبیر کے  
درمیان نماز ہے، ہر اذان و تکبیر کے درمیان نماز ہے پھر آپ نے تیسری  
بار اضافہ فرمایا کہ اس کے لیے ہے جو پڑھنا چاہے۔

**باب**۔ سفر میں ایک ہی شخص اذان کے لیے  
مقرر ہو۔ (جیسے حضرمیں)

(از مسنی بن اسد از وہیب از ایوب از ابو قلزبہ) مالک بن  
حویث فرماتے ہیں اپنے قبیلے کے چند آدمیوں کے ساتھ میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کی خدمت میں بیس  
راتیں قیام کیا۔ آپ بہت مہربان اور ملنسار تھے۔ جب آپ نے گھر  
کو لوٹنے کا ہمارا شوق دیکھا تو فرمایا گھر جا سکتے ہو وہاں رہ کر انہیں  
تعلیم دو، سفر میں جب نماز کا وقت آئے نماز پڑھنے جانا۔ ایک  
مقرر شخص اذان دے اور جو بڑا ہو، وہ امامت کرے۔

**باب**۔ اگر کئی مسافر ہوں تو نماز کے لیے اذان دیں  
اور تکبیر بھی کہیں، عرفہ اور مزدلفہ میں بھی ایسا ہی کریں یعنی  
اذان و اقامت، جب سردی یا بارش کی رات ہو تو  
مؤذن یہ کلمات کہے: الصلوة فی الرحال۔

۱۔ یعنی جو عمریں بڑا ہو اس لیے کہ یہ سب لوگ، علم میں برابر تھے سب آنحضرت کے پاس بیٹھ بیٹھ دن تک رہتے تھے بظاہر اس روایت کی مطابقت،  
ترجمہ باب سے مشکل ہے اور شاید امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طرق کی طرف اشارہ کیا جو آگے انہوں نے خود نکالا  
اس میں صاف یہ ہے کہ جب تم نکلو تو اذان دو یعنی سفر میں ایسا کرو امامت ۱۔ اپنے گھروں میں نماز پڑھو۔

٥٩٩- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ ابْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ رَيْدِ بْنِ  
وَهَبٍ عَنْ ابْنِ ذَرٍّ قَالَ لَنَا مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ السُّؤْدُونَ أَنْ يُؤْذَنَ فَقَالَ  
لَهُ الْبُرْدُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤْذَنَ فَقَالَ لَهُ الْبُرْدُ ثُمَّ أَرَادَ  
أَنْ يُؤْذَنَ فَقَالَ لَهُ الْبُرْدُ حَتَّى سَادَى الظِّلُّ التَّلَوُّلُ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ  
مِنْ قِيَمِ جَهَنَّمَ -

٦٠٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ ابْنِ الزُّلَّيْطِ  
عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَقْبَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ السَّفَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَأَوْثَاكُمَا  
أَقِيمَا ثُمَّ لَبَّيْكُمْ مَكَلًا أَكْبَرَ كَمَا -

٦٠١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّثَيْقِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّسَائِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَبِحَن شَيْبَةَ مُقَارِبُونَ فَأَقْبَسْنَا عِنْدَهُ  
عِشْرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِيمًا رَفِيقًا فَلَمَّا ظَنَ أَنَّا  
قَدْ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدْ اشْتَقْنَا سَأَلْنَا عَنْهُ  
تَرْكُنَا بَعْدَ نَا فَأَخْبَرَنَا فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِكُمْ

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَبْرَأْنِيْمَ اِلٰهِكَ شَبِيْهَةَ اَوْهَامِ اَيُّهَا الْاَبْرَءُ اَلْحَسَنُ اَلزَّكِيُّ دِيْنَ دَرْهَبِ اَلْخُسْرٰى  
 ابوذر فرماتے ہیں ہم کسی سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔  
 مَوَدَّنَ نَظَرَ طَرِكِ اِذَا نَ دِيْنَا جَاہَا۔ آپؐ نے فرمایا اِذَا رَ اُتَحْنٰكْ ہونے دے۔  
 اُس نے دوبارہ جَاہَا۔ آپؐ نے پھر یہی فرمایا۔ اُس نے دوبارہ جَاہَا آپؐ نے پھر  
 یہی فرمایا اَبْرُوْ۔ اِذَا رَ اُتَحْنٰكْ ہونے دے۔ حتیٰ کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا  
 اس کے بعد آپؐ نے فرمایا گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از خالد حداد از ابو قتلابہ) مالک بن حویرث  
 فرماتے ہیں در شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے (یعنی خود  
 مالک راوی اور ایک ان کا ساتھی) ان کا ارادہ سفر کرنے کا تھا۔ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر کرے یہ نکھو تو راستے میں اذان دینا۔  
 اقامت کہنا پھر تم میں جو بڑا ہے وہ امامت کرے۔

(از محمد بن شنی از عبد الوہاب از ایوب از ابو قتادہ) مالک فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ ہم سب نوجوان تقریباً ہم عمر تھے، آپ کے پاس بیس دن رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت مہربان اور منسا رتھے، جب آپ یہ سمجھو کہ ہم واپس گھر جانا چاہتے ہیں، یا گھر جانے کا شوق ہے تو آپ نے ہمارے عزیزوں کے متعلق ہم سے دریافت فرمایا۔ ہم نے بتایا، آپ نے فرمایا۔ اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ وہیں رہو۔ انہیں تعلیم دیں دو۔ انہیں ان باتوں کا حکم دو مالک بن حویرث نے کئی باتیں بیان کیں، لیکن ایوب کہتے ہیں کہ

۱۷۔ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس سے فرمیں اذان دینا ثابت ہوا ۱۲ منہ ۱۷ نفی ترجمہ یوں ہے دونوں اذان دینا دونوں اقامت کہنا لیکن مراد یہی ہے کہ دونوں میں سے کوئی اذان دے کوئی اقامت کرے جیسے اوپر گزر چکا فلیوزن لکم احکم ۱۲ منہ ۱۷۔ یہ راوی کو شک ہے کہ مالک بن حریر نے قداش تہینا کہا یا قداش تہنا مطلب دونوں کا ایک ہی ہے ۱۲ منہ ۔



ذَاتِهِمْ وَعَلَيْهِمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرُوا  
أَشْيَاءَ أَحْفَظَهَا أَوْ لَا أَحْفَظَهَا وَمَلُوا أَلَاءَ يُمُونِي  
أَمَلِي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنُ لَكُمْ  
أَحَدُكُمْ وَلْيُؤْمِنُكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ  
أَذَّنَ ابْنُ عُمَرَ فِي كَيْلَةِ بَارِدَةَ بِصُجَّانَ ثُمَّ  
قَالَ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ وَأَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ مَوْذِنًا يُؤْذِنُ  
ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِثْرِهِ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ فِي  
الْكَيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوْ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ  
ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَمَيْسِ عَنْ عَوْنِ  
ابْنِ أَبِي جَحِيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي بِطَحْجٍ فَجَاءَهُ  
بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ حَوَّجَهُ بِبِلَالٍ بِالْعَزَّةِ  
حَتَّى دَرَكَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي بِطَحْجٍ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ۔

بَابُ هَلْ يَتَّبِعُ الْمُؤَذِّنُ  
فَاةً لَهُنَّ وَأَهْلَهُنَّ وَهَلْ يَلْتَفِتُ  
فِي الْأَذَانِ وَيَذْكُرُ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ  
جَعَلَ مُبْعِيهِ فِي أَذْنَيْهِ وَكَانَ

ابو طلحہ نے یوں کہا کہ باتیں مجھے یاد ہیں یا یوں کہا مجھے یاد نہیں۔ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا: جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا، اسی  
طرح نماز پڑھتے رہنا اور جس وقت نماز کا وقت آئے، ایک اذان دے  
اور جو بڑا ہے وہ امامت کرے۔

رازمند دارمی از عبد اللہ بن عمر نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی  
لے ایک سردرات میں صُجَّان کے قیام میں اذان بھی پھر فرمایا یعنی آخر میں  
صلواتی و حالکم را اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو، آپ نے بتایا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سردی یا بارش کی رات میں ایسا ہی کیا کرتے کہ مؤذن  
کو حکم فرماتے اذان دے کر اس کے آخر میں یہ الفاظ بڑھا دے۔  
الا! صلواتی و الحال (لوگو! اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو) سردی  
یا بارش کی رات میں سفر میں ایسا کرتے۔

رازا سحاق از جعفر بن عون از ابو العیسٰی الزعنون ابن ابی جحیفہ۔  
عون کے والد کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابطح کے مقام  
میں دیکھا، بلال آپ کے پاس آئے نماز کی اطلاع دی، بعد ازاں  
بلال نیزہ لے کر نکلتے اسے آپ کے سامنے گاڑ دیا اور نماز کی تکبیر کہی۔

باب۔ کیا مؤذن اپنا منہ ادھر ادھر دوائیں بائیں،  
پھیر سکتا ہے؟ وہ ادھر ادھر دیکھ سکتا ہے؟ حضرت  
بلالؓ سے مروی ہے کہ وہ اپنی دونوں انگلیاں دونوں  
کانوں میں ڈالتے تھے۔ ابن عمرؓ انگلیاں نہیں

لے صُجَّان ایک پہاڑی ہے کٹر سے ایک منزل یا پچیس میل پر ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکتہ ہے کہ اذان کے بعد یوں پکارے بعضوں نے کہا  
جی علی الصلوٰۃ جی علی الفلاح کے بدل یوں پکارے الاصلوٰی الرمال صبح الیوم ازید وہے اور آئندہ ہی کی رات میں اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ اپنے مینہ میں  
ایسا کیا ہر مال یا بارش یا سخت سردی یا آندھی کی حالت میں جماعت میں حاضر ہونا مناسف ہے حافظ نے کہائیں نے کسی حدیث میں یہ نہیں پایا کہ دن کے وقت بھی آپ نے  
آندھی کے عذر سے رخصت دی ہو لیکن قیاس سے رخصت نکل سکتی ہے ۱۲ منہ ۱۵ ابطح ایک مشہور مقام کا نام ہے کٹر سے باہر ۱۲ منہ۔

اَبُو عَمْرٍو لَا يَجْعَلُ اِمَامِيهِ فِي  
اَذُنِيهِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا بَأْسَ اَنْ  
يُؤْذَنَ عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَقَالَ  
عَطَاءُ الْوُضُوْءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ وَ  
قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُكِّرُ اللّٰهَ عَلَى  
كُلِّ اَحْيَانٍ -

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُوْنِ بْنِ اَبِي جَحِيْفَةَ عَنْ  
اَبِيهِ اَنَّهُ رَأَى بَلَا لَا يُؤْذَنُ فُجِعْتُ اَتَتَّبِعُ  
فَاَكُ هَهُنَا وَهَهُنَا بِاِلَا اَذَانٍ -

بَابُ اَمْرِ قَوْلِ الرَّحْلِ فَاَتَتْنَا  
الْمَلَوْنَةُ وَكَرِهَ ابْنُ سَيْرِينَ اَنْ  
يَقُوْلَ فَاَتَتْنَا الْمَلَوْنَةُ وَيُقَدَّرُ  
نُدْرِكُ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اَمْسَحُ -

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو نَعِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ  
اَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ جَلْبَةً رِجَالٍ فَلَمَّا  
صَلَّى قَالَ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا اسْتَعْجَلْنَا لِمَا  
الْمَلَوْنَةُ قَالَ فَلَا تَعْلَمُوْا اِذَا اَتَيْتُمْ الْمَلَوْنَةَ

ڈالے تھے۔ ابراہیم بھی کہتے ہیں کہ بے وضو  
اذان دے تو کوئی حرج نہیں۔ عطاء کہتے ہیں  
اذان میں وضو ضروری ہے اور سنت۔ حضرت عائشہؓ  
فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام اوقات میں  
اللہ کی یاد کیا کرتے تھے۔

رازمحمد بن یوسف از سفیان از عون بن ابی جحیفہ اس کے والد  
ابو جحیفہ نے حضرت بلالؓ کو اذان دیتے دیکھا، وہ کہتے ہیں میں بھی اُن کے  
ساتھ منہ پھیرنے لگا بدھروہ پھیرتے تھے۔

باب۔ یہ کہنا کہ ہماری نماز جاتی رہی کیسا ہے؟ ابن  
سیرین یہ کہنا مکروہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں یوں کہنا چاہیے  
ہم نے نماز نہیں پائی، نہ میں حاصل کی، آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کا قول سب زیادہ درست اور صحیح ہے۔

رازا بنوعیم از شیبان از یحییٰ از عبد اللہ بن ابی قتادہ ان کے  
والد ابو قتادہ فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
نماز میں مشغول تھے۔ اتنے میں آپؐ نے کچھ لوگوں کے دوڑنے کی  
آواز سنی۔ نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: یہ کیا بات تھی؟ اُن صحابہ نے  
کہا ہم نماز کے لیے جلدی دوڑ کر آ رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا ایسا نہ  
کیا کرو، جب نماز کے لیے آؤ، تو پورے سکون و وقار کے ساتھ آؤ۔

۱۔ اس کو عبد اللہ بن ابی شیبہ نے عطار سے نکالا کہ انہوں نے بے وضو اذان دینا مکروہ سمجھا۔ ۲۔ اس کو  
امام مسلم نے نکالا اس حدیث سے امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ اذان بے وضو درست ہے کیونکہ وہ ایک ذکر ہے تو نہ اُس میں طہارت  
شرط ہوگی نہ قبضہ کی طرف منہ کرنا ۱۳ منہ۔

فَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ كَمَا أَذَرَكُمْ فَصَلُّوا وَمَا  
فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا۔

باب ۱۱۱ مَا أَذَرَكُمْ فَصَلُّوا  
مَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا۔ قَالَ أَبُو  
قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ۔

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
ذُئيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الزُّهْرِيَّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَأَمُّوا إِلَى الصَّلَاةِ  
وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ وَالْوَقَادُ لَا تَسْرِعُوا فَمَا  
أَذَرَكُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا۔

باب ۱۱۲ مَنَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا  
نَادَى الْإِمَامُ عِنْدَ الْإِقَامَةِ۔

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمُ قَالَ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنِيتِ الصَّلَاةُ  
فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ۔

باب ۱۱۳ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ

جبنا حسہ نماز تمہیں مل جائے فہا جو رہ جائے اُسے پورا کر لیا کرو امام  
کے سلام پھیرنے کے بعد۔

باب ۱۱۱۔ جتنی نمازیں پڑھ لو، جتنی رہ جائے اسے پورا  
کر لو۔ یہ قتادہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کیا۔

از آدم از ابن ابی ذئب از زہری از سعید بن مسیب، ابو ہریرہ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسری سند از زہری  
از ابو سلمہ، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تکیر  
سنو تو سکون و وقار کے ساتھ نماز کے لیے چل پڑو، دوڑو نہیں، جتنی نماز  
پڑھ لو جو رہ جائے وہ پوری کر لو۔

باب ۱۱۲۔ جب نماز کی تکبیر ہو اور لوگ امام کو دیکھ لیں، تو  
کس وقت مقتدی کھڑے ہوں؟

از مسلم بن ابراہیم از ہشام از یحییٰ از عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ  
کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو، تو جب  
تک تم مجھے دیکھ نہ لو، نماز کے لیے کھڑے نہ ہو کرو۔

باب ۱۱۳۔ نماز کے لیے کھڑے ہونے میں عجلت نہ کرو

۱۔ یہیں سے ترجمہ باب ۱۱۲ ہے کیونکہ آپ نے یہ لفظ فرمایا جتنی نماز جاتی رہی اگر ایسا کہنا بارہ ہوتا تو آپ کبھی نہ فرماتے ۱۲ منہ ۱۳ منہ نسخہ مطبوعہ  
مصر میں باب کے بعد اتنی عبادت لازم ہے ایسی ہی الصلوٰۃ ولیات بالسکینۃ والوقار وقال یعنی نماز کے لیے دوڑے نہیں اطمینان اور سہولت سے  
آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۲ منہ ۱۳ منہ زہری نے اس حدیث کو دو شخصوں سے سنا ایک سعید بن مسیب سے دوسرے ابو سلمہ  
سے دونوں نے ابو ہریرہ سے سنا ۱۲ منہ۔

مُسْتَحْلَاً وَنَيْقُصُ إِلَيْهَا بِالسَّكِينَةِ

وَالْوَقَارِ

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَنَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُمِّمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فِي وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ تَابِعَهُ عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ

بَابُ ۱۳۷ هَذَا يَخْرُجُ مِنْ

السُّجُودِ لِجَلَّةٍ

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَقَدْ أُمِّمَتِ الصَّلَاةُ وَعَدَلَتْ الْقُفُوفُ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مَضَلَّكَ أَنْتَظَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ قَالَ عَلَى مَكَانِكُمْ فَكُنَّا عَلَى هَيْئَتِنَا حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً وَقَدْ اغْتَسَلَ

بَابُ ۱۳۸ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ مَكَانَكُمْ

حَتَّى يَرْجِعَ أَنْتَظَرُوهُ

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَدْرَاغِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

بلکہ سکون و وقار کے ساتھ اٹھنا چاہیے۔

ابو نعیم از شیبان از یحییٰ از عبد اللہ بن ابوقنادہ (ابوقنادہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو، تو تم مجھے دیکھو بغیر اٹھا کرو، سکون اختیار کیا کرو۔ شیبان کہے ساتھ اس حدیث کو علی بن مبارک نے بھی یحییٰ سے روایت کیا۔

باب۔ کسی ضرورت کی بنا پر مسجد سے نکلنا۔

از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح بن کيسان از ابن شہاب از ابوسلمہ ابوہریرہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجرے سے باہر تشریف لائے۔ نماز کی تکبیر ہو چکی تھی، منگیں برابر ہو چکیں جب آپ اپنے مصلیٰ پر کھڑے ہوئے، تو ہم انتظار کر رہے تھے کہ اللہ اکبر کہیں گے۔ مگر آپ نے اللہ اکبر نہیں کہا بلکہ واپس حجرے میں لوٹ گئے اور فرمایا یہیں کھڑے رہو۔ ہم اسی طرح کھڑے رہے۔ آپ باہر مسجد میں تشریف لائے۔ آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا کیونکہ آپ غسل کر کے آئے تھے۔

باب۔ جب امام کہے یہیں ٹھہرے رہو، خود چلا

جائے، تو واپس آنے تک انتظار کریں۔

از اسحاق از محمد بن یوسف از ادراعی از زہری از ابوسلمہ بن عبد الرحمن ابوہریرہ فرماتے ہیں نماز کی تکبیر ہو چکی تھی، منگیں سیدھی کی جا چکی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجرے سے مسجد میں تشریف لائے

۱۔ اور مسلم میں جو ابوہریرہ سے منقول ہے کہ ایک شخص اذان کے بعد مسجد سے نکل گیا انہوں نے کہا اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو یہ معمول ہے اس حالت پر جب بے ضرورت ایسا کرے ۱۲ منہ سکھ معلوم ہوا کہ آپ کو جنابت ہوئی تھی اور خیال نہ رہا ہے غسل کیے نماز کے لیے نکل آئے جب نماز شروع کرنے ہی کو تھے اس وقت یاد آیا یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ اذان یا اقامت ہو جانے کے بعد بھی آدمی کسی ضرورت سے بغیر نماز پڑھے مسجد سے نکل سکتا ہے ۱۲ منہ۔

أُثِمَّتِ الْقُلُوبُ فَسَوَّى النَّاسُ صُفُوفَهُمْ فَخَرَجَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ وَهُوَ  
جُنُبٌ ثُمَّ قَالَ عَلَى مَكَانِكُمْ فَوَجَعَهُ فَأَعْسَلَ ثُمَّ  
خَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقَطُرُ مَاءً فَصَلَّى بِهِمْ۔

باب ۱۶۷۔ قَوْلِ الرَّجُلِ مَا  
صَلَّيْنَا۔

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ  
أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ  
الْحُنْدَقِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَنْ  
أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتْ الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَذَلِكَ بَعْدَ  
مَا أَقْطَرَ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَانْزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَطْحَانَ وَأَنَا مَعَهُ فَنَوَّضًا  
ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ  
صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔

باب ۱۶۸۔ إِنْ مَرَّ تَعَرَّضَ لَهُ  
الْحَاجَّةُ بَعْدَ الْأَقَامَةِ۔

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

امامت کے لیے آگے بڑھے پھر دانتوں میں جنابت یاد آگئی غسل کے لیے  
حجرے کو جاتے ہوئے، فرمایا تم یہیں ٹھہرے رہو، آپؐ یہ فرما کر چلے  
گئے۔ غسل کر کے باہر تشریف لائے (صحابہ میں) سر مبارک سے پانی ٹپک  
رہا تھا پھر آپؐ نے نماز پڑھائی یہ

باب۔ اگر آدمی یوں کہے کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی،  
تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے

دار ابو نعیم از شیبان از یحییٰ از ابوسلمہ جابر بن عبد اللہ فرماتے  
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جنگ خندق کے  
موقعہ پر حضرت عمرؓ حاضر ہوئے۔ عرض کی یا رسول اللہ میں عصر کی نماز  
اس وقت تک نہیں پڑھ سکا جب تک سورج ڈوبنے کے قریب نہ  
ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے یہ بات اس وقت کی جب روزے کی افطاری کا  
وقت گنچکا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تو ابھی تک  
نماز نہیں پڑھی (تو نے آخر وقت پڑھ تولی) یہ فرما کر آنحضرتؐ بطحان میں  
نازل ہوئے۔ میں بھی آپؐ کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے وضو کیا عصر پڑھی  
جب کہ سورج غروب ہو چکا تھا۔ پھر مغرب پڑھی۔

باب۔ وہ امام جسے تکبیر کے بعد کوئی ضرورت  
پیش آجائے۔

دار ابو معمر عبد اللہ بن عمرو از عبد الوارث از عبد العزیز ابن

سے بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت لاکہ ہے قیل لابی عبد اللہ ای البخاری ان بدالاعدنا مثل هذا يفعل كما يفعل النبي صلى الله عليه وسلم قال فای  
شئ یفعل فقیل ینتظر وینتظر قیاماً او قعوداً قال ان کان قبل التکبیر قعوداً فلا یاس ان یقعد و ان کان بعد التکبیر انظر و حال کو نیم قیاماً ترجمہ یہ ہے لوگوں  
نے امام بخاری سے کہا اگر ہم میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو وہ کیا کرے انہوں نے کہا جیسا آنحضرتؐ نے کیا دیکھا ہی کرے لوگوں نے کہا تو مقتدی امام  
کا انتظار کھڑے رہ کر کریں یا بیٹھ جائیں انہوں نے کہا اگر تکبیر تحریمہ ہو چکی ہے تو کھڑے کھڑے انتظار کرتے رہیں ورنہ بیٹھ جانے میں کوئی قیاحت نہیں  
ہے ۱۲ منہ ۱۷۔ یہ باب لا اگر امام بخاری نے ابراہیم نخعی کا رو کیا انہوں نے یوں کہنا کر دیا ہے کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی حافظ نے کہا ابراہیم نے یہ کہنا  
اُس شخص کے لیے مکروہ رکھا جو نماز کا انتظار کر رہا ہو کیونکہ وہ گویا نماز ہی میں ہے ۱۲ منہ ۱۷۔ بلحان ایک وادی کا نام ہے مدینہ طیبہ میں ۱۲ منہ۔

عَبْدُو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ مَهْبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
أَقِمَّتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَسَاجِدَ رَجُلًا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ إِلَى  
الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ۔

باب ۱۸۱۔ الْكَلَامُ إِذَا أَقِمَّتِ الصَّلَاةُ

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ سَأَلْتُ  
ثَابِتَ الْبَلْبَاقِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تَقَامَرُ  
الصَّلَاةُ فَقَدْ ثَبَتِي عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
أَقِمَّتِ الصَّلَاةُ فَعَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَحَسَبَهُ بَعْدَ مَا أَقِمَّتِ الصَّلَاةُ۔

باب ۱۸۲۔ وَجُوبُ صَلَاةِ

الْجَمَاعَةِ۔ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّ

مَنْعَتَهُ أُمَّةٌ عَنِ الْجِسَاءِ فِي

الْجَمَاعَةِ شَفَقَةٌ لَمْ يُطْعَمُوا۔

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْوَجِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ

صہیب (حضرت انس فرماتے ہیں تکبیر ہو چکی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم مسجد کے کنارے پرکھ سے سرگوشی کر رہے تھے۔ آپ نے نماز شروع  
نہ کی حتیٰ کہ سب لوگ سو گئے (یعنی اونگھنے لگے)۔

باب۔ تکبیر ہوتے دنت باتیں کرنا۔

(از عیاش بن ولید از عبد الاعلیٰ) حمید کہتے ہیں میں نے ثابت  
بنانی سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا جو تکبیر کے بعد باتیں کرے  
یہ کیسا ہے؟ تو انہوں نے حضرت انسؓ کی حدیث سنائی کہ تکبیر ہو  
چکی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص آیا اور دیر  
تک تکبیر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا رہا۔  
(باتیں کرتا رہا)

باب۔ نماز باجماعت پڑھنا واجب ہے۔ امام حسن

بصریؒ نے کہا اگر ماں بھی شفقت کی وجہ سے عشاء کی

جماعت سے روکے تو اس کی اطاعت بھی نہ کرنا

چاہیے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اعرج) ابو ہریرہؓ  
کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس  
کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں نے یہ ارادہ کیا حکم دوں کہ  
لکڑیاں جمع کی جائیں پھر نماز کا حکم دوں اس کے لیے اذان دی جائے

۱۔ پہلے یہ تھا کہ مصلیٰ سے چلے گئے اس باب میں یہ ہے مصلیٰ پر آنے سے پہلے ہی تکبیر ختم ہو گئی پھر بھی نہ آئے کافی بڑبڑک۔ عبد الرزاق رحمہ  
ان ابواب میں جہاں کہیں مصلیٰ کا لفظ آیا ہے اس سے وہ عرفی کپڑے وغیرہ کا مصلیٰ مراد نہیں بلکہ وہ ٹکڑا ہے زمین کا جس پر نماز  
پڑھی جائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجودہ مشہور و معروف مصلیٰ کا رواج نہیں تھا عبد الرزاق رحمہ سونے سے مراد اونگھنا ہے جیسے ابن حبان  
اور اسحاق بن راہویہ نے روایت کیا کہ بھنے لوگ اونگھنے لگے ۱۲ من لے کیوں کہ جماعت خود فرض ہے اور ماں کی اطاعت فرض کے ترک میں نہیں کرنا چاہیے  
امام احمد بن حنبل اور ابو ثور اور ابن خدیجہ  
ہے کہ نماز کی محنت کی شرط ہے اور شافعی کا ایک قول یہ ہے کہ جماعت فرض کفایہ ہے باقی علماء کے نزدیک وہ سنت مؤکدہ ہے ۱۲ من۔

أَمْرٌ يَحْتَطُّ بِمُحْتَطِّ ثُمَّ أَمْرٌ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَدِّنُ  
لَهَا ثُمَّ أَمْرٌ رَجُلًا فَيُؤَمِّرُ النَّاسَ ثُمَّ أَخَالَفَ  
إِلَى رِجَالٍ فَأَحْرَقَ عَلَيْهِمْ يَوْمَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي  
بِهِ لَا كُيَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَوًّا سَمِينًا  
أَوْ مَوَاتِينَ حَسَنَتَيْنِ لَشَهْدِ الْعِشَاءِ -

باب فضل صلوٰۃ الجماعة۔  
وَكَانَ الْأَسْوَدُ إِذَا كَانَتْهُ الْجَمَاعَةُ  
ذَهَبَ إِلَى مَسْجِدٍ آخَرَ وَجَاءَ  
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى مَسْجِدٍ قَدْ  
صَلَّى فِيهِ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ وَمَثَلِي  
جَمَاعَةً -

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَ  
عِشْرِينَ دَرَجَةً -

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ ابْنِ أَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ  
تَفْضُلُ صَلَاةِ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً -

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ

پھر ایک شخص سے کہوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں انہیں چھوڑ کر  
اُن لوگوں کے ہاں جاؤں (جو جماعت میں حاضر نہ ہوئے) ان کے گھر ولادوں  
اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ان لوگوں میں سے کسی کو جو جماعت  
میں نہیں آئے، یہ معلوم ہو جائے کہ اسے گوشت کی موٹی ہڈی ملے گی یا عمدہ  
گوشت کے درگھریں گے تو عشاء کی جماعت میں ضرور آئے گا۔

باب۔ نماز باجماعت کی فضیلت۔ اسود بن یزید نخعی  
کو اگر جماعت سے نماز نہ ملتی تو دوسری مسجد میں چلے جانے  
رشاد وہاں جماعت مل جائے، انس بن مالک ایک مسجد  
میں تشریف لائے وہاں نماز ہو چکی تھی۔ انہوں نے اذان  
دی، تکبیر کہی اور جماعت سے نماز پڑھی۔

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع حضرت عبد اللہ بن عمرؓ  
کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے والے  
سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

از عبد اللہ بن یوسف از لیث از یزید بن ہاد از عبد اللہ بن خبابؓ  
حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز  
اکیلے شخص کی نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

از موسیٰ بن اسمعیل از عبد الواحد از اعش از ابوصالح ابو ہریرہؓ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھریا بالاً اکیلے نماز پڑھنے

۱۔ اس کو ابن ابی سیلی نے اپنی سند میں دل کیا بہت ہی کی روایت میں ہے کہ اس وقت انسؓ کے ساتھ بیس جوانوں کے قریب تھے ۱۲ منہ ۱۔ یہ اگلی  
روایت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ جب ستائیس درجہ زیادہ فضیلت ہوئی تو پچیس درجہ ضرور فضیلت ہوگی ۱۲ منہ۔

سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةُ  
الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَضَعُفُ عَلَى صَلَواتِهِ فِي  
بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ ضِعْفًا  
وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّعَ ثُمَّ  
خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُعْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَوةُ لَمْ  
يُحِطْ بِهَا خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّ  
عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ  
تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مَصَلَاةٍ اللَّهُمَّ صَلِّ  
عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي  
صَلَوةٍ مَا انْظَرَا الصَّلَوةَ -

باب فضل صَلَوةِ النَّجْدِ  
فِي جَمَاعَةٍ -

۶۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ  
النَّسَائِبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ  
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَفْضُلُ صَلَوةِ الْجُمُعَةِ  
صَلَوةُ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ  
جُرْعَةً وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ السَّمِيعِ وَمَلَائِكَةُ  
الْقَهَّارِ فِي صَلَوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ

وَاللَّيْلَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةُ  
الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَضَعُفُ عَلَى صَلَواتِهِ فِي  
بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ ضِعْفًا  
وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّعَ ثُمَّ  
خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُعْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَوةُ لَمْ  
يُحِطْ بِهَا خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّ  
عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ  
تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مَصَلَاةٍ اللَّهُمَّ صَلِّ  
عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي  
صَلَوةٍ مَا انْظَرَا الصَّلَوةَ -

باب - نماز فجر با جماعت پڑھنے کے فضائل -

از ابو الیمان از شعب ابی ہریرہ از سعید بن مسیب والبر  
سلم بن عبد الرحمن ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
فرماتے تھے کہ جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ  
ثواب رکھتی ہے، اور صبح کی نماز کے وقت رات اور دن کے فرشتے  
اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ پھر ابو ہریرہ کہتے تھے اگر تم چاہتے ہو تو یہ  
آیت پڑھ کر مطلب مسجد لو: اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا  
صبح کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، شعب نے سوال کیا کہ  
از عبد اللہ بن عمر فرمایا جماعت کی نماز انہما کی نماز پر ستائیس گنا زیادہ ثواب

ابن ذنیق العبد نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنا گھر میں اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا  
زیادہ ثواب رکھتا ہے گو گھر میں یا بازار میں جماعت سے پڑھے حافظ نے کہا میں سمجھتا ہوں بازار اور گھر میں نماز پڑھنے سے اکیلے وہاں نماز پڑھنا  
مراد ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ اس سے یہ نکالا کہ صبح کی نماز میں جماعت کا اور زیادہ خیال رکھنا چاہیے کیونکہ وہ فرشتوں کے اجتماع کا وقت ہے اور  
صبح کی جماعت اور نمازوں کی جماعت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور باب کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ حافظ نے کہا یہ یقینی نہیں  
ہے جیسے کرمانی نے گمان کیا بلکہ شعب تک وہ ہی اسناد ہے جو شروع حدیث میں گذرا ۱۲ منہ -



رکعتی ہے یہ

وَأَقُولُ إِنَّ شَيْئَهُمْ إِنْ قَرَأَ الْقَجْرُ كَانَ مُشْهُودًا  
قَالَ شُعَيْبٌ كَذَبْتَنِي نَارِعَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ قَالَ تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَعِشْرَيْنَ دَرَجَةً  
۶۱۹۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا  
قَالَ سَمِعْتُ أَمْرًا لَدَا رَدَّ آءٍ تَقُولُ دَخَلَ عَلَى  
أَبِي الدَّ رَدَّ آءٍ وَهُوَ مُغَضَّبٌ فَقُلْتُ مَا  
أَغَضَبَكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أَمْرِ أُمَّةٍ  
مُحْتَدٍ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَكَلَهُمْ  
يُفْلِتُونَ جَبِينًا۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي  
الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَنَشَى وَ  
الَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَ بِهَا مَعَ  
الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيُ ثُمَّ  
يَنَامُ۔

### باب ۳۲۲ فُضِّلَ التَّهَنُّجُ إِلَى

### باب۔ نماز ظہر کے لیے اول وقت جانے کی فضیلت

۱۔ اس حدیث میں فرشتوں کے اجتماع سے یہ ثابت ہوتا ہے، کہ جب صبح کو یہ خصوصیت ہے، تو اس کی جماعت میں بھی یہ نسبت دوسری نمازوں کے زیادہ فضیلت ہوگی یہی اس باب کا مقصد ہے۔ عبد الرزاق ۱۷ یعنی ایک جماعت باقی ہے افسوس ہے ہمارے زمانے میں لوگوں نے جماعت کا بھی خیال چھوڑ دیا پانچوں وقت مسجد میں آنا اور جماعت سے نماز پڑھنا یہ بڑی بات ہے آٹھویں دن جمعہ کو بھی مسجد نہیں آتے اس پر اسلام کا دعویٰ اور مسلمانوں کے خیر خواہ بننے کا جوش یہ عجیب تماشا ہے ۱۲ منہ ۱۷ یعنی سب زیادہ ثواب اس کو ہے جس کا مکان مسجد سے سب سے زیادہ دُور ہے پھر اس کے بعد اس کو جو اُور لوگوں سے زیادہ دُور ہے لیکن پہلے شخص کی یہ نسبت مسجد سے قریب ہے اسی طرح درجہ بدرجہ ۱۲ منہ ۱۷ انتظار نہ کرے یعنی کیلئے نماز پڑھے یا امام کے ساتھ پڑھے مگر انتظار کی تکلیف نہ اٹھائے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ چھوٹی جماعت میں نماز پڑھے بڑی جماعت کا انتظار نہ کرے اور اس سے معلوم ہوا کہ جماعتوں جماعتوں میں بھی فرق ہے بڑی جماعت کا ثواب چھوٹی جماعت سے زیادہ ہے ۱۲ منہ۔

دارعمر بن حفص از والدش حفص از امش از سالم، ام الدردار فرماتی ہیں میرے پاس ابو الدردار آئے وہ بہت غصے میں تھے۔ میں نے پوچھا غصے میں کیوں ہو؟ انہوں نے کہا خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی اور کوئی بات میں نہیں دیکھ رہا۔ البتہ نماز باجماعت باقی ہے یہ

دار محمد بن عمار از ابو اسامہ از برید بن عبد اللہ از ابو بردہ، ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز باجماعت میں اس کا درجہ زیادہ ہے، جو زیادہ دُور سے جماعت کے لیے چل کر آئے پھر اس کے بعد جو اس سے ذرا کم دُور سے چل کر آئے اسی طرح درجہ بدرجہ اسی طرح جو شخص انتظار کرتا ہے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھے گا اس کا درجہ بھی یہ نسبت ایسے شخص کے زیادہ ہے جو انتظار کیے بغیر نماز پڑھ کر سو رہے۔

الطَّهَرُ-

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
الْتَّمَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ  
وَجَدَ هُفْمَنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخْرَجَهُ فَشَكَرَ  
اللَّهُ لَهُ فَغُفِرَ لَهُ ثُمَّ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ  
الْمُطْعَمُونَ وَالْمَبْطُونُونَ وَالْعَوِيُّقُ وَمَا جِبُ الْهَدْمِ  
وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ كَوَيْلُكَ النَّاسُ مَا  
فِي النَّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنَّهُ  
يَسْتَهْمُونَ عَلَيْهِ لَا يَسْتَهْمُونَ عَلَيْهِ وَكَوَيْلُكَ مَا  
فِي التَّهَجُّدِ لَا يَسْتَبِقُونَ إِلَيْهِ وَكَوَيْلُكَ مَا فِي  
الْعُمَةِ وَالضُّحِيِّ لَا تَوْهَمَا وَكَوَيْلُكَ مَا فِي

بَابُ احْتِسَابِ الْأَنْبَاءِ

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَا بَنِي سُلَيْمَةَ لَا تَحْتَسِبُوا أَنَّكُمْ وَوَادِعُكُمْ  
أَبْنُ أَبِي مُرَيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي وَبَّانٍ قَالَ

(از تہذیب ازمالک از منشی مولیٰ ابی بکر بن عبد الرحمن از ابوصالح سمان)  
حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص رستے  
میں جا رہا تھا اس نے راستے پر کانٹے کی ٹہنی دیکھی اسے ہٹا دیا اللہ کو اس کا  
یہ کام پسند آیا، اسے بخش دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: شہید  
پانچ قسم کے ہیں: ایک جو طاعون سے مرے، دوسرے جو پیٹ کے  
مارنے سے مرے، تیسرے جو ڈوب جائے، چوتھے جو کسی دیوار وغیرہ  
سے، دہم کر مرے اور پانچویں جو اللہ کے راستے میں شہید ہو۔ آپ نے یہ  
بھی فرمایا اگر لوگوں کو اذان اور صبح اول کا ثواب معلوم ہو اور سوائے قرعہ  
اندازی کے انہیں کوئی صورت میسر نہ آئے، تو ضرور قرعہ اندازی بھی کرنے لگیں  
اگر انہیں معلوم ہو کہ ظہر کی جماعت کے لیے جلدی مسجد میں آنے کا ثواب  
ہے، تو ضرور ہجرت کریں اور اگر یہ معلوم ہو، کہ عشاء و فجر میں جماعت کا ثواب  
مقام ہے، تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے آئیں گے۔

باب۔ نیک کام میں ہر قدم پر ثواب ملتا ہے۔

از محمد بن عبد اللہ بن حوشب، از عبد الوہاب از حمید، انس بن  
مالک کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنو سلمہ! تم اپنے قدموں  
کا ثواب نہیں جانتے۔ ابن ابی مریم نے بحوالہ یحییٰ بن ایوب از حمید،  
از انسؓ ان کیا، کہ بنو سلمہ نے ارادہ کیا، کہ اپنے مکان کو درجہ مسجد سے  
دور گئے، چھوڑ دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ رہیں۔

۱۔ اس خیال سے کہ کسی کے پاؤں میں نہ چھپے معلوم ہو کہ مخلوق خدا کو آرام دینا اور ان کی تکلیف دور کرنا کتنا بڑا ثواب ہے تمام شریعتوں میں اس سے  
بڑھ کر کوئی نیکی نہیں ہے حافظ صاحب فرماتے ہیں ہمیشہ درپے آزار و ہرج و مرج نہ کرو کہ در شریعت یا غیر اس گناہ نیست ۱۲ منہ ۱۳ سب بڑھ  
کر یہی پانچوں شخص شہید ہے اور پہلے کے چار شخصوں کو شہادتِ صغریٰ کا درجہ ملے گا ایک روایت میں یہ زیادہ ہے اور جو ذاتِ الجنب کے  
مارنے سے مرے اور جو آگ میں جل جائے اور جو عورت زحلیٰ میں مرے اور جس کو دندے کھا جائیں اور جو نالیا پانی لگے میں ایک کر مرے اور جو  
سفر میں مرے اور عزت میں ۱۲ منہ ۱۳ اس حدیث کا ایک ٹکڑا اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ ۱۳ جیسے مسجد کو جاتے ہوئے امام بخاری نے یہاں مسجد  
کی قید نہیں لگائی اس لیے کہ ہر نیک کام میں قدموں پر ثواب ملے گا اس کا حکم مسجد کے لیے جانے کا سا ہے ۱۲ منہ ۱۳ نبی سلمہ اندازی کی ایک  
شاخ تھی جو مدینہ میں مسجد نبوی سے دور رہا کرتے تھے ۱۲ منہ -

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ بَنِي سَلَمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحَرِّزُوا الْمَدِينَةَ فَقَالَ أَلَا تَحْسِبُونَ أَثَارَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ خَطَاهُمْ أَثَارُ النَّبِيِّ فِي الْأَرْضِ بِأَرْحُلِهِمْ -

باب ۲۲۲ فصل صلوة العشاء

في الجماعة -

۲۲۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَوةٌ أَثْقَلُ عَلَى الْمُتَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُؤَيِّمُ ثُمَّ أَمُرَ رَجُلًا يُؤَمُّ النَّاسَ ثُمَّ أَخَذَ شُعْلَةً مِنْ نَارِ فَاحْرَقَ عَلَى مَنْ لَا يُخْرِجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدَ -

باب ۲۲۱ اثنتان قد اخوتهم

جماعة -

۲۲۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

اُپ نے ناپسند فرمایا کہ اس طرح وہ مدینے کو بے رزاق کر دیں گے۔  
اُپ نے فرمایا کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے؟۔ مجاہد فرماتے ہیں سورہ یسین میں جو آواز کا لفظ آیا ہے، اس سے بھی قدم مراد ہیں، یعنی وہ انشاءات جو زمین پر چلنے سے پڑ جاتے ہیں۔

باب - عشا باجماعت کی فضیلت -

رازمعین حفص از حفص از اعمش از ابو صالح حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافقوں کے لیے فجر اور عشا سے زیادہ اور کوئی نماز زیادہ گراں نہیں۔ اگر لوگ یہ جانتے کہ ان نمازوں کا کیا ثواب ہے، تو گھسٹتے ہوئے بھی ضرور آتے۔ میرا ارادہ ہوا کہ مؤذن کو حکم اذان دوں، پھر ایک شخص کو نماز باجماعت پڑھانے کے لیے کھڑا کر جاؤں اور آگ کے شعلے اور چنگاریاں لے کر جاؤں اور ان کے گھروں کو جلا دوں جو اب تک نماز کے لیے نہیں نکلتے یعنی مسجد میں جماعت کے لیے نہیں آتے۔

باب - دو یا دو سے زیادہ ہوں تو جماعت کر لیں۔

رازمسدد از یزید بن زریح از خالد از ابو قلابہ، مالک بن حویرث کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کا وقت آئے تو اذان اور تکبیر کہو، پھر تم میں جو بڑا ہو وہ امامت

سلسلہ امام بخاری نے ہر ایک کا یہ قول اس طرف اشارہ کیا کہ سورہ یس کی یہ آیت انا نحن نخطی المونی وکتب ما قدموا واثارہم انہی لوگوں کے باب میں اتری ہے مگر یہ سورت کی ہے اور بنی سلمہ کا قصہ مدینہ میں ہوا مجاہد کے اس قول کو عبد بن حمید نے دلیل کیا ۱۲ منہ سلسلہ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ عشا اور صبح کی جماعت اور نمازوں کی جماعت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور شریعت میں ان دو نمازوں کی جماعت کا بڑا اہتمام ہے جب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جلا دینے کا قصد کیا تو ان میں شریک نہ ہوں اور باب کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحْضَرْتَ الصَّلَاةَ فَأَذِّنَا  
وَأَقِيمَا ثُمَّ لِيَوْمَكُمَا الْكِبْرُكُمَا -

باب ۲۲۶ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ  
يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَفَضَلَ

الْمَسَاجِدِ -

۶۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ قَالَ السُّلَيْكَةُ نَضَعُ عَلَى أَحَدِكُمْ مَادَامَ  
فِي مَصَلَاةٍ مَا لَمْ يُحْدِثِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ  
اللَّهُمَّ ادْحُسْهُ لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا  
كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْسِبُهُ لَا يَسْتَحْضِئُ أَنْ يَتَقَلَّبَ  
إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ -

۶۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ  
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ  
إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَاةٌ نَشَأَ فِي  
عِبَادَةٍ رُبِّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلِّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ  
وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ اْجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ  
تَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ مَلَكَتْهُ ذَاتُ مَنْصِبٍ

کرے یہ

باب - مسجد میں انتظار جماعت کرنے والے کا بیان اور  
مسجدوں کی فضیلت کا بیان -

از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابو الزناد از اعرج (م) ابو ہریرہؓ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس شخص کے لیے  
دعا کرتے رہتے ہیں، جو نماز گاہ پر بیٹھا رہے، جب تک اس کا وضو نہ  
ٹوٹ جائے، دعا یہ ہے: اے اللہ اسے بخش دے، اس پر رحم فرما  
جو کوئی تنہا میں سے نماز کے لیے اُٹھتا رہے، وہ گویا نماز ہی میں ہے۔  
بشرطیکہ اسے اپنے گھر جانے سے نماز کے سوا اور کوئی چیز نہ روکے  
ہوئے ہو۔

از محمد بن بشار از یحییٰ از عبد اللہ از حبیب بن عبد الرحمن از  
حفص بن عاصم (م) ابو ہریرہؓ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس  
دن سوائے خدا کے اور کسی کا سایہ نہ ہوگا سات اشخاص کو اللہ اپنے  
سایے میں پناہ دے گا۔ امام عادل دہ جوان جو اپنے رب کی عبادت  
میں پوروش پاکر جوان ہوا ہو، وہ شخص جن کا دل مسجد میں معلق ہو، وہ  
دو آدمی جو اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں۔ اسی  
اصول پر اکٹھے ہوں اسی بنا پر جدا ہوں۔ وہ آدمی جسے کوئی مالدار یا  
خوبصورت عورت زنا کے لیے کہے، مگر وہ کہہ دے کہ میں خدا سے ڈرتا  
ہوں، وہ شخص جو خوشنمائیہ طور پر خیرات کرے حتیٰ کہ اس کے بائیں

۱۔ تو دو آدمیوں میں آپ نے جماعت کا حکم فرمایا یعنی ایک امامت کا حکم دیا تو دوسرا مقتدی بنے گا اس سے یہ نکلی آیا کہ دو آدمیوں کی جماعت ہو سکتی ہے اور  
بہی ترجمہ باب ہے اور ترجمہ باب خود ایک حدیث ہے جس کو ابن ماجہ اور بخاری اور ترمذی اور طبرانی وغیرہم نے بحال اگر وہ حدیث ضعیف تھی اس لیے امام بخاری باسناد  
اس کو نہ لائے اور اس صحیح حدیث سے اشارہ مطلب نکالا ۱۲ منہ ۱۳ یعنی اگر نماز کے علاوہ کوئی اور مقصد ہے تو وہ اس درجہ میں شامل نہیں، ۱۴ یعنی اپنے  
عرش کے سامنے میں ۱۲ منہ ۱۳ ایک نماز پڑھ کر مسجد سے آتا ہے تو دوسری نماز کے لیے پھر مسجد میں جانے کا خیال لگتا ہے نہیں سے باب کا ترجمہ نکلتا ہے ۱۲ منہ -

وَجَعَلَ فَقَالَ إِنْ أَخَافَ اللَّهُ وَجَعَلَ تَصَدَّقَ إِخْفَاءَ  
حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالَهُ مَا تُنْفِقُ يَبِينُهُ وَوَجَلَ ذَكَرَ  
اللَّهُ خَالِي فَقَاضَتْ عَيْنَاكَ -

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
جَعْفَرٍ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ هَزَلٍ أَخْبَدَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَقَالَ  
نَعَمْ أَخَذَ لَيْلَةَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ  
ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوُجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلَّى فَقَالَ صَلَّى  
النَّاسُ وَوَقَدْ دَاوَلَمُ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مُسْتَدٍ  
أَنْتُمْ تَسُوءُهَا قَالَ فَكَا فِي أَنْظُرُوا إِلَى وَبِصِ خَاتَمِهِ -

باب ۲۲۸۔ فَضْلِ مَنْ عَدَا إِلَى

السُّجُودِ وَمَنْ تَرَاخَ -

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطَرٍ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ عَدَا إِلَى السُّجُودِ أَوْ رَاخَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ  
نُزْلَةً مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا عَدَا أَوْ رَاخَ -

باب ۲۲۹۔ إِذَا أَقْبَمْتَ الصَّلَاةَ

فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ -

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
حَقِصِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ  
بُحَيْنَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجَلٍ  
قَالَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا

ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ سناواں وہ  
شخص جو اللہ تعالیٰ کو خلوت میں یاد کرے اُس کی آنکھیں اشکبار ہو گئی  
ہوں -

از قتیبہ از اسمعیل بن جعفر حمید فرماتے ہیں، حضرت انس رضی  
سے پوچھا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی ہے ؟  
انہوں نے جواب دیا ہاں ! ایک رات آپ نے عشا کو آدمی رات تک  
نماز پڑھا کر ہماری طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا لوگ نمازیں  
پڑھ کر سو رہے، مگر تم لوگ نماز کے منتظر رہے اس لیے گویا تم نماز ہی  
میں مشغول رہے، حضرت انس کہتے ہیں گویا میں اب تک آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں -

باب - مسجد میں صبح شام جانے کی فضیلت -

از علی بن عبد اللہ از یزید بن ہارون از محمد بن مطرف از زید بن  
اسلم از عطاء بن یسار، حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جو شخص صبح و شام مسجد میں نماز کے لیے حاضر ہوتا ہے،  
اللہ تعالیٰ اسی قدر بہشت میں اس کی مہمانی کا سامان کریں گے -

باب - جب نماز کی تکبیر ہو جائے، تو صرف فرض نماز

کے علاوہ اور کوئی نماز نہ ہوگی -

از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از سعد از حفص بن  
عامر، عبد اللہ بن مالک بن نجید فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کسی شخص کے پاس گزرے، دوسری سعد (عبد الرحمن از بہز بن اسد  
از شعبہ از سعد بن ابراہیم از حفص بن عامر، مالک بن نجید فرماتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اقامت کے بعد

بَهْرُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي  
سَعْدُ بْنُ ابْنِ أَبِيهِمْ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ  
عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِّنَ الْأَذْرِيِّ قَالَ لَهُ  
مَالِكُ بْنُ بَجِينَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ يُصَلِّي  
رُكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْتَصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْقُبْحُ (رَبْعًا)  
تَابَعَهُ عُنْدَ رُوْمَعَادٍ عَنْ  
شُعْبَةَ فِي مَالِكٍ وَقَالَ ابْنُ رُسَيْمٍ عَنْ سَعْدِ  
عَنْ حَفْصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَجِينَةَ وَقَالَ حَمَّادٌ  
أَخْبَرَنَا سَعْدُ عَنْ حَفْصِ عَنْ مَالِكٍ -

**باب ۲۶۰** حَدَّثَنَا أَبُو نَيْفٍ أَنَّ  
يُشَاهِدَ الْجَمَاعَةَ -

۴۳۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ ابْنِ أَبِيهِمْ  
قَالَ الْأَسْوَدُ لَنَا عِنْدَ عَائِشَةَ فَذُكِرْنَا السَّوَابِقَةُ  
عَلَى الصَّلَاةِ وَالْعَقِيقَةِ لَهَا قَالَتْ لَسْنَا مَرِضٌ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ  
فَحَفِصَتِ الصَّلَاةُ فَأَذَّنَ فَقَالَ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ  
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ  
إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ

سوائے فرض نماز کے دوسری دو رکعت نماز تنہا پڑھ رہا ہے جب آپ  
نماز سے فارغ ہوئے، تو لوگ اُس کے پاس جمع ہو گئے، آپ نے  
اس شخص سے فرمایا کیا صبح کی چار رکعتیں پڑھتا ہے، چار رکعتیں؟  
بہز بن اسد کے ساتھ اس حدیث کو عُنْدُ رُوْمَعَادٍ نے بھی شُعْبہ  
سے روایت کیا اور مالک اور ابن اسحاق نے اس حدیث کو سعد  
سے روایت کیا۔ حماد نے بحوالہ سعد از حفص از مالک (ابن بَجِينَةَ)  
روایت کیا۔

**باب -** بیمار کب تک جماعت میں شامل ہوتا  
رہے؟ -

از عمر بن حفص بن غیاث از حفص بن غیاث از اعمش از  
ابراہیم، اسود بن یزید نخعی، فرماتے ہیں ہم حضرت عائشہؓ کی خدمت  
میں بیٹھے تھے، ہم نے نماز کی پابندی اور فضائل و عظمت کا ذکر  
کیا۔ تو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مرض وصال میں مبتلا  
ہوئے اور نماز کا وقت آیا اذان دی گئی تو آپ نے جماعت کے  
وقت فرمایا ابو بکر کو نماز پڑھانے کا حکم دو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
عرض کیا گیا وہ یعنی ابو بکر نہایت نرم طبیعت ہیں وہ آپ کی جگہ  
کھڑے ہوں گے تو (مارے غم کے) نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ آپ نے

۱۔ یعنی کس قدر بیماری سے جماعت میں آنا معاف ہو جاتا ہے اور کس قدر بیماری میں آنا بہتر ہے باب کی حدیث سے امام بخاریؒ نے یہ نکالا  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ سخت بیمار تھے مگر وہ آدمیوں پر سارا لگائے ہوئے جماعت میں تشریف لائے تو خفیف بیماری سے جماعت  
معاف نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ -

وَأَعَادَ فَأَعَادُوا لَهُ فَأَعَادَ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ إِنَّكَ  
مَوَاجِبُ يُوسُفَ مَرُّوْا أَبَا بَكْرٍ فَيُصَلِّ بِالنَّاسِ  
فَخَوَّجَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَفْسِهِمْ خُفَّةً فَخَرَجَ يَهْدِي  
بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رِجْلَيْهِ تَخْطَا  
الْأَرْضَ مِنَ الْوَجَعِ فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ  
فَأَدْمَأَ لِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ  
مَكَانَكَ تَمَرُّقِي بِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ  
فَقِيلَ لِلْأَعْمَشِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِمَوْلُوتِهِ وَالنَّاسُ  
يُصَلُّونَ بِمَوْلُوتٍ أَيْ بَكْرٍ فَقَالَ بَكْرٌ نَحْمُ  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ  
بِفَضَّةٍ وَذَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ جَلَسَ عَنْ يَسَارِ  
أَيْ بَكْرٍ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي فَأَمَّا -

ابوبکرؓ کی امامت کے لیے دوبارہ حکم دیا اور حاضرین نے دوبارہ یہی  
معدرت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار اپنے حکم  
امامت کا اعادہ فرمایا۔ پس ازواج مطہرات سے فرمایا: تم یوسفؑ  
کے ساتھ والی عورتیں ہو، ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ امامت کریں۔ بالآخر  
حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھانے کے لیے تشریف لائے۔ اس کے بعد آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے طبیعت میں کچھ افاقہ پایا، تو دو آدمیوں کے سہارے  
مسجد میں تشریف لائے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں وہ دونوں پاؤں  
گویا میں اب بھی دیکھ رہی ہوں! کہ تکلیف کے باعث زمین پر لکیر  
کھینچتے جا رہے تھے۔ ابوبکرؓ یہ دیکھ کر مصنی سے ہٹنے لگے۔ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا اپنی جگہ پر رہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کو مصنی کے پاس لایا گیا آپ ابوبکرؓ کے پاس بیٹھ گئے۔ راوی اعمش  
رجب بیان کر چکے، سے دریافت کیا گیا کیا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے؟ تو اعمش نے  
سر کے اشارہ سے ”ہاں!“ کہا۔

اس حدیث کا ایک ملکہ ابو داؤد نے بحوالہ شعبہ از اعمش روایت کیا۔ ابو معاویہ نے اس روایت میں یہ اضافہ کیا

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کی باتیں جانب بیٹھے تھے اور ابوبکرؓ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از معمر از زہری از  
عبد اللہ بن عبد اللہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور بیماری سخت ہو گئی، تو آپؐ نے اپنی  
ازواج مطہرات سے اجازت لی کہ آپؐ مرض میں میرے گھر میں قیام کریں  
تو ازواج مطہرات نے اجازت دے دی۔ آپؐ دو آدمیوں پر سہارا

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ اللَّهَ قَالَ  
قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا تَقَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَاسْتَقَدَّ وَجَعَهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ

لے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ پر یا اسامہ اور فضل بن عباسؓ پر ۱۳ منہ لے۔ یہ اعمش کا قول منقطع نہیں ہے ابو معاویہ اور یونس بن ابی مائشہ نے  
اس کو سند کے ساتھ حضرت عائشہؓ تک وصل کیا۔ اس حدیث کی بحث اللہ چاہے تو آگے آگے کی ۱۳ منہ لے اس کو خود امام بخاری نے آگے چل  
کر وصل کیا گو اس روایت میں یوں ہے مگر دوسری روایتوں میں یہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کی افتدائی اور امام ابوبکرؓ تھے اور  
امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھیں جیسے صحیح توی حدیث میں وارد ہے اور یہ فعلی  
روایت جس میں اختلاف بھی ہے اس کی معارض نہیں ہو سکتی ۱۳ منہ -

يُخْرِضُ فِي بَيْتِي فَادْرَأَتْ لَهُ خُرْجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَحْتَ  
رَجُلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ  
آخَرَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ  
مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي وَهَلْ تَدْرِي مَنِ  
الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ  
هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ -

**باب ۳۳ التَّخَصُّصُ فِي الْمَطْرَةِ**  
الْعِلَّةُ أَنْ يُصَلِّيَ فِي مَحَلِّهِ -

۳۳۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِفِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ  
بِالصَّلَاةِ فِي كَيْفِيَّةِ ذَاتِ بَرْجٍ وَرِيحٍ ثُمَّ قَالَ  
الْأَصْلَوِيُّ الرَّحَالُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ  
كَيْفِيَّةُ ذَاتِ بَرْجٍ وَمَطَرٌ يَقُولُ الْأَصْلَوِيُّ الرَّحَالُ -  
۳۳۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَمْعِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْأَنْصَارِيِّ  
أَنَّ عَتَبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يُؤَمِّرُ قَوْمَهُ وَهُوَ  
أَعْلَى وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتْلُوُ الْكُتْمَةَ وَ  
السَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ فِي يَوْمِ الْبَصَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَخُودُكَ مُصَلِّيًا فَجَاءَكَ رَسُولُ

دے کر تشریف لائے زمین پر آپ کے دونوں پاؤں لکیر کر رہے تھے،  
آپ عباس اور ایک اور آدمی کے درمیان میں تھے۔ عبد اللہ درادی،  
کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث عبد اللہ بن عباسؓ سے ذکر  
کی۔ انہوں نے کہا تو جانتا ہے وہ دوسرا آدمی کون تھا جس کا نام حضرت  
عائشہؓ نے ذکر نہیں کیا؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے کہا وہ دوسرا  
آدمی حضرت علی ابن ابی طالب تھے۔

**باب - بارش یا اور کسی عذر کی وجہ سے گھر میں**  
نماز پڑھنے کی اجازت -

۱ از عبد اللہ ابن یوسف از مالک (نافع فرماتے ہیں ایک بار ابن عمرؓ  
نے سردی اور آندھی کی رات میں اذان دینی۔ آخر میں یہ کلمہ کہا: اَلَا  
صَلَوَاتُ الْوَحَالِ دُغُرُوں میں نماز پڑھ لو) پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم مؤذن کو حکم دیا کرتے تھے۔ جب سخت سردی یا بارش کی رات  
ہوتی کہ وہ اذان کا آخری فقرہ یہ کہے: اَلَا صَلَوَاتُ الْوَحَالِ دُغُرُوں  
میں نماز پڑھ لو)

۲ از اسمعیل از مالک از ابن شہاب، محمود بن زید انصاری فرماتے  
ہیں کہ عتبان ابن مالک انصاری نابینا تھے اور اپنی قوم والوں کی امانت  
کیا کرتے تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا  
رسول اللہ کبھی اندھیرا ہوتا ہے اور پانی بہتا ہے۔ میں نابینا ہوں،  
جماعت میں شامل نہیں ہو سکتا۔ آپ میرے گھر میں کسی جگہ نماز  
پڑھیں میں اسے نماز کی جگہ بنا لوں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
عتبانؓ کے پاس آئے اور دریافت فرمایا کہاں نماز پڑھوں؟ انہوں نے

۱۔ معلوم ہوا کہ سردی اور آندھی اور بارش وغیرہ میں جماعت میں حاضر ہونا معاف ہے ہر شخص اپنے گھر میں اکیلے یا باجماعت سے نماز ادا کر سکتا  
ہے ۱۲ منہ ۱۔ معلوم ہوا سردی یا بارش یا آندھی کے دن میں مؤذن اذان کے بعد یہ پکار سکتا ہے الاصلواتی الرجال مگر ایسے دنوں میں جماعت کا ترک  
رضعت ہے اور افضل یہی ہے کہ مسجد میں حاضر ہو ۱۲ منہ ۲۔ عتبان نے تین عذر بیان کیے اندھیری، پسیا، اندھا پن۔ ان میں سے ایک عذر بھی ترک جماعت  
کے لیے کافی ہے اس حدیث میں گو اس کی تصریح نہیں ہے کہ عتبان نے اکیلے نماز پڑھنا چاہی مگر ظاہر یہی ہے کہ جب گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت چاہی تو  
وہ عام ہے اکیلے پڑھیں یا جماعت سے پس باب کا مطلب ثابت ہو گیا ۱۲ منہ -



اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ  
أُصَلِّيَ فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى فِيهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۳۳۱ - هَلْ يُصَلِّي الْإِمَامُ  
بَيْنَ خُفَرٍ وَهَلْ يُخْطَبُ يَوْمَ  
الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ -

۳۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ  
قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
صَاحِبُ الزِّيَادَةِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ  
قَالَ خُطِبَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي رَدِغٍ فَأَمَرَ  
السُّودْرِيَّ لَمَّا بَلَغَ حَيْ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلْ  
الصَّلَاةُ فِي الرِّجَالِ فَتَطْرُبُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ  
كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا فَقَالَ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا هَذَا أَرَأَيْتَ  
هَذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ  
أُخْرِجَكُمْ وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ  
قَالَ كَرِهْتُ أَنْ أُوَلِّمَكُمْ فَتُجَيِّحُونَ تَدُوسُونَ  
الطِّينَ إِلَى رُكُوعِكُمْ -

۳۳۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ  
الْحُدْرِيَّ فَقَالَ جَاءَتْ سَجَابَةُ فَمَطَرَتْ حَتَّى

گھر میں ایک جگہ بتادی، آپ نے اسی جگہ نماز پڑھی۔

باب ۳۳۱ - آیا جو لوگ (بارش یا کسی اور مذر کے وقت مسجد  
میں آجائیں تو امام ان کی جماعت کو رادشے؟ نیز بارش کے  
موقع پر جمعہ کا خطبہ پڑھا جائے؟ -

از عبد اللہ بن عبد الوہاب از حماد بن زید از عبد الحمید صاحب  
زیادی، عبد اللہ بن حارث فرماتے ہیں ابن عباس نے بارش کے دن  
خطبہ سنایا۔ جب مؤذن سی علی الصلوٰۃ کہنے لگا تو اسے حکم دیا یوں  
کہہ الصلوٰۃ فی الرجال اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو حاضرین  
کرام ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھنے لگے، گویا انہوں نے اسے ناچار  
سمجھا۔ ابن عباس نے کہا تم نے شاید اسے برا جانا یہ تو انہوں نے بھی کیا  
ہے، جو مجھ سے کہیں بہتر تھے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) بے  
شک جمعہ واجب ہے، میں نے ناپسند سمجھا اس بات کو کہ سی علی الصلوٰۃ  
(نماز کے لیے یہاں آؤ) کہلو اگر تمہیں تکلیف دوں اور گھروں سے نکلو آؤں  
حماد نے بحوالہ عاصم از عبد اللہ بن حارث از ابن عباس اسی طرح حدیث  
بیان کی ہے۔ اتنا فرق ہے کہ ابن عباس نے کہا میں تمہیں گنہگار کرنا  
برا سمجھتا ہوں اور یہ کہ تم کو گھٹنوں تک کیچڑھے آلودہ ہو کر آنا پڑتا۔

از مسلم از ہشام از یحییٰ ابوسلمہ فرماتے ہیں میں نے ابوسعید  
خدری سے ایک سوال کیا رشب قدر کے متعلق، انہوں نے جواب دیا  
ایک بادل کی ٹکڑی آئی، خوب بارش ہوئی، چھت سے پانی ٹپکنے لگا،

یعنی گواہی آفتوں میں جماعت میں حاضر ہونا ممان ہے لیکن اگر کچھ لوگ تکلیف اٹھا کر مسجد میں آجائیں تو امام ان کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھ لے کیونکہ  
گھروں میں نماز پڑھ لینا رخصت ہے انفی تو یہی ہے کہ مسجد میں حاضر ہو جائے اور اگر ۱۲ منہ ۱۱ منہ یعنی سی علی الصلوٰۃ سی علی الفلاح کے بدل الصلوٰۃ فی الرجال بخارنا  
۱۲ منہ ۱۱ منہ ابن عباس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں اذان میں سی علی الصلوٰۃ کہلوں تو جمعہ میں تم کو حاضر ہونا بموجب نص قرآنی واجب ہو جاتا پھر اگر تم نہ  
آتے تو گنہگار ہوتے آتے تو گھٹنوں تک کیچڑھیں نظر سے ہوتے تم کو سخت تکلیف ہوتی ۱۲ منہ -

سَلَامٌ عَلَيْكَ وَكَانَ رَسُولُكَ بِمَا لَا تَهْتَكُ فِيهِ الْأَلْجُفَاءُ أَقْبَمْتُمْ  
الصلوة كان أولها رسول الله صلى الله عليه وسلم  
يُسجِدُ فِي الْمَاءِ وَالْبَلْبَلِ حَتَّى رَأَيْتُ الْأَوَّلَيْنِ  
فِي جَنَّتِهِمْ -

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَدَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ  
أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لِي لَا  
أَسْتَجِيعُ الصَّلَاةَ مَعَكَ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا  
فَنَهَنِي لِيَسْمَعَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا  
فَدَعَا إِلَى مَائِلِهِ فَبَسَطَ لَهُ حَصِيرًا وَنَفَحَ  
طَرَفَ الْحَصِيرِ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَعْتَيْنِ فَقَالَ  
رَجُلٌ مِمَّنْ إِلَى الْحَارِثِ بْنِ أَبِي سَرْجٍ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّحُفَى قَالَ مَا دَأَبْتُهُ  
صَلَاةً إِلَّا يَوْمَئِذٍ -

بَابُ إِذَا أَحْبَبَ الظَّاهِرُ  
أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ - وَكَانَ بَنُو عُمَرَ  
يَبْكُونَ بِأَنْعَشَاءٍ وَقَالَ أَبُو  
الْحَارِثِ رَدُّهُ مِنْ فَتْرَةِ السُّوءِ  
إِقْبَالُهُ عَلَى حَاجَتِهِ حَتَّى يُقْبِلَ  
عَلَى صَلَاتِهِ وَقَلْبُهُ فَارِعٌ

وہ صحبت کعبہ کی شاخوں کی تھی۔ نماز کی تکبیر ہوئی۔ میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کچھڑ میں سجدہ کر رہے تھے۔ حتیٰ کہ آپ  
کی پیشانی پر کچھڑ کا نشان میں نے دیکھا۔

دار اکرم از شعبہ الزانس بن سیرین حضرت انسؓ فرماتے ہیں  
ایک انصاری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، میں آپ  
کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہو سکتا۔ یہ شخص ٹھوٹا تھا۔ اس نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر پر دعوتِ طعام دی۔ آپ کے لیے ایک  
چٹائی بچھائی، چٹائی کا ایک کنارہ دھویا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اسی پر دو رکعتیں ادا کیں، آل جارد میں سے کسی نے حضرت انسؓ  
سے کہا۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت بھی نماز پڑھتے  
تھے۔ حضرت انسؓ نے جواب دیا میں نے انہیں چاشت پڑھتے  
ہوئے سوا اس دن کے نہیں دیکھا۔

باب۔ جب کھانا سامنے آجائے ادھر نماز کی تکبیر  
ہو تو کیا کرنا چاہیے؟۔ حضرت ابن عمرؓ پہلے شام کا کھانا کھا  
لیتے تھے۔ ابوالدرداء صحابی کہتے ہیں انسان کی عقل مندی یہ  
ہے کہ پہلے اپنی ضروریات پوری کر لے تاکہ جب نماز میں  
کھڑا ہو تو اس کا دل (خیالات سے) خالی اور فارغ ہو۔

۱۔ یہ حدیث، غریب ہے تو باب الاضحاہ میں مذکور ہوگی اس باب میں امام بخاریؒ نے اس سے یہ ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بارش میں  
سیر میں نماز پڑھی تو باب کا ایک مطلب نکل آیا کہ ایسی آفتوں میں جو لوگ مسجد میں آجائیں امام اُن کے ساتھ نماز پڑھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ کہتے ہیں یہ عقبان  
بن مالک تھے جن کا قصہ ابھی گذرا بعضوں نے کہا انسؓ کے کوئی بچا تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آدمی عقبان نہ تھے اُن کو تو نابینائی کا عذر تھا  
نہ موٹاپے کا حافظ نے کہا احتمال ہے کہ عقبان موٹے بھی ہوں کیونکہ اراقد قریب قریب دی ہے جو عقبان کا بیان اراقد سے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس حدیث کی مناسبت  
توجہ اب سے ذرا مشکل ہے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب انسؓ نے اپنے موٹاپے کی وجہ سے یہ کہا کہ میں آپ کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہو سکتا تو ر  
جماعت میں نہ آیا ہوگا اور آپ نے باقی حاضرین کے ساتھ نماز پڑھ لی ہوگی اور باب کا ایک مطلب یہی ہے ۱۲ منہ۔

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَبْشَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا وَضَعَ الْعِشَاءَ وَأَقِمْتَ الصَّلَاةَ فَأَبْدَأْ بِالْعِشَاءِ۔

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَدَّمَ الْعِشَاءَ فَأَبْدَأْ بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْغُرُوبِ وَلَا تَعْمَلُوا عَنْ عِشَائِكُمْ۔

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَمْعِيْلٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ثَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ عِشَاءً أَحَدِكُمْ وَأَقِمْتَ الصَّلَاةَ فَأَبْدَأْ بِالْعِشَاءِ وَلَا يَجْعَلْ حَتَّى يَفُورَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوضِعُ لَهُ الطَّعَامَ وَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتَّى يَفُورَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ تَوَاعَاةَ الْإِمَامِ وَقَالَ ذَهَيْرٌ وَهَبُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ ثَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَجْعَلْ حَتَّى يَفُورَ حَاجَتُهُ مِنْهُ وَإِنْ أَقِمْتَ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَحَدَّثَنِي

از مسدّد از یحیی از ہشام از والدش حضرت عائشہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے ہو دوسری طرف نماز کی تکبیر ہو تو پہلے کھانا کھا لو۔

از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہابؓ انس بن مالک کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے آجائے تو نماز مغرب سے پہلے کھانا کھا لو۔ کھانا چھوڑ کر نماز میں جلدی مت کرو۔

از عبید بن اسمعیل از ابواسامہ از عبید اللہ از نافعؓ ابن عمر کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے سامنے جب شام کا کھانا رکھا جائے اور نماز کی تکبیر ہو رہی ہو تو پہلے کھانا کھا لے جلدی نہ کرے حتیٰ کہ کھانے سے فارغ ہو لے۔ ابن عمر کے سامنے کھانا رکھا جاتا ادھر نماز کی تکبیر ہوتی تو وہ کھانے سے فراغت تک نماز کے لیے نہ آتے، حالانکہ امام کی قرارت سنتے رہتے۔ زہیر بن معاویہ اور وہب بن عثمان نے بحوالہ موسیٰ بن عقبہ از نافع از ابن عمرؓ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کھانے پر بیٹھا ہو تو جلدی نہ کرے، حتیٰ کہ اپنی خواہش اچھی طرح پوری کر لے چاہے، نماز کی تکبیر ہو جائے۔ امام بخاریؒ نے بحوالہ ابراہیم بن منذر از وہب بن عثمان روایت کیا یہ وہب مدینہ کے رہنے والے تھے۔

۱۔ بعد اس کے مغرب کی نماز پڑھو دوسری روایت میں صاف اس کی تفسیر ہے اور دوسری نمازوں کا بھی یہی حکم ہے امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو عام رکھا ہے یہ قید نہیں لگائی کہ اگر کھانے کی احتیاج ہو بعضوں نے کہا یہ حکم اسی حالت میں ہے جب کھانے کی خواہش ہو امام ابن حزم نے کہا اگر کھانے سے پہلے نماز پڑھ لے گا تو نماز باطل ہوگی ۱۲ منہ ۱۔ جب کھانا چھوڑ کر پہلے نماز پڑھے گا تو ضرور نماز جلدی جلدی ادا کرے گا ہمارے زمانے میں اکثر لوگ اس حدیث کے خلاف کرتے ہیں اور روزہ افطار کے بعد نماز جلدی سے پڑھ پڑھتے ہیں پھر طہیّتان سے بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں ان کو یہ معلوم نہیں کہ نماز میں کھانے سے زیادہ اطمینان کی ضرورت ہے ۱۲ منہ ۲۔ اس کو ابوعوانہ نے اپنی مستخرج میں وصل کیا ۱۱ منہ ۳۔ اس کو خود امام بخاریؒ نے ابراہیم بن منذر سے وصل کیا ۱۲ منہ۔

إِبْرَاهِيمُ بْنُ السُّنْدِ رَعْنٌ وَهَبُ بْنُ عُثْمَانَ وَ  
وَهَبُ بْنُ مَكِّيٍّ ۝

**باب ۳۳** إِذَا دُعِيَ إِلَى الْمَاءِ إِلَى  
الصَّلَاةِ وَبَيِّدَ مَا يَأْكُلُ ۝

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ  
أَبْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ  
أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاكَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذَرَا عَائِمَاتٍ وَمِنْهَا  
فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ فَطَوَّمَ بِلِسَانِهِ فَصَلَّى  
وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ۝

**باب ۳۴** مَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ  
أَهْلِيهِ فَأَقَمَتِ الصَّلَاةَ فَخَرَجَ ۝

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ  
سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي  
مَهْنَةِ أَهْلِهِ تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ  
الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ۝

**باب ۳۵** مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ  
لَا يُؤَيِّدُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلَاةً ۝

**باب ۳۳**۔ اگر امام کو نماز کے لیے بلایا جائے اور اس کے  
ہاتھ میں وہ چیز ہو جسے کھا رہا ہو ۝

از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح بن شہاب  
از جعفر بن عمرو بن امیہ عمرو بن امیہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کو بکری کا شانہ کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا۔ اتنے میں  
آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا۔ آپ کھڑے ہو گئے اور چھری رکھ دی،  
آپ نے نماز پڑھی۔ وضو نہیں کیا یعنی آپ با وضو طعام تناول کر  
رہے تھے ۝

**باب ۳۴**۔ جو شخص گھر کے کام کاج میں مصروف ہو اور  
نماز کی تکبیر ہو جائے، تو نماز کے لیے چلا جائے ۝

از آدم از شعبہ از حکم از ابراہیم، اسود فرماتے ہیں میں نے  
حضرت عائشہ سے سوال کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں  
کیا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: گھر کے کام کاج یعنی گھر والوں کی  
خدمت۔ جب نماز تیار ہوتی، تو کام چھوڑ کر نماز کے لیے تشریف  
لے جاتے۔

**باب ۳۵**۔ کوئی شخص صرف یہ بتانے کے لیے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیسے پڑھتے تھے

۱۔ اس باب سے امام بخاری کو یہ ثابت کرنا منظور ہے کہ اگر امام کا حکم استحباً تھا تو وہ باور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کو چھوڑ کر نماز کے لیے کیوں  
جاتے بعضوں نے کہا امام کا حکم عینہ ہے اس کو کھانا چھوڑ کر نماز کے لیے جانا چاہیے کیونکہ اس کے نہ جانے سے بہت لوگوں کو انتظار کرنا پڑے گا، اور  
تکلیف ہوگی ۱۲ منہ ۱۳ جس چھری سے گوشت کاٹ کاٹ کر تناول فرما رہے تھے ۱۲ منہ ۱۴ یعنی گوشت کھانے سے وضو کا اعادہ نہیں کیا اسی مضمون کی  
مددیت کتاب الطہارۃ میں گذری ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس باب سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ صرف کھانے کے لیے یہ حکم ہے کہ اس کو پورا کرے اور  
نماز کے لیے جلدی نہ کرے لیکن اور دنیا کے سب کام کاج نماز کے لیے چھوڑ دینا چاہیے ۱۲ منہ ۱۶

نماز پڑھائے۔

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ -

۶۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَلَّابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحَوِثِ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا فَقَالَ إِنِّي لَا مَعْلَى بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ السَّلَوةَ أَصْلَى كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمَلِّي فَعَلْتُ لِرَأْيِي فَلَا بَةَ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي قَالَ مِثْلَ شَيْعِنَا هَذَا وَكَانَ الشَّيْخُ يُجْلِسُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى -

باب ۳۳۱ أهل العلم والفصل  
أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ -

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ فَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَدَ مَوْضِعَهُ فَقَالَ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ -

از موسی بن اسمعیل از وہب از ایوب (القطاہ فرماتے ہیں ہمارے پاس مالک بن حویرث اس مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا میں تمہارے سامنے نماز پڑھتا ہوں۔ میری نیت نماز پڑھنے کی نہیں، بلکہ صرف تمہیں بتانے کے لیے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے نماز پڑھتے دیکھا، ایوب کہتے ہیں کہ میں نے ابو قطاہ سے پوچھا مالک (بن حویرث) کیسے نماز پڑھتے تھے، ابو قطاہ نے جواب دیا جیسے ہمارے شیخ عمرو بن سلمہ پڑھتے ہیں، عمرو بن سلمہ جب پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھاتے، تو ذرا بیٹھ جاتے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے۔

باب ۳۳۲ امامت کے زیادہ حقدار عالم اور فضیلت والے حضرات ہیں۔

از اسحاق بن نصر از حسین از مالک بن عبد الملک بن عبید اللہ بن عمر از ابو بردہ ابو موسی فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری شدید ہو گئی۔ تو آپ نے فرمایا میری طرف سے ابو بکر کو امامت کے لیے حکم دو۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ وہ نرم دل انسان ہیں۔ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو انہیں نماز پڑھنا مشکل ہو جانے لگا۔

۱۔ یعنی پھر سے کی مسجد میں ۱۱ منہ ۱۲ منہ یہاں یہ شکل ہوا ہے کہ جب بظاہر نمازیں نماز کی نیت نہ کر لیں تو اب نہ ہوگا اور نماز صحیح نہ ہوگی اس کا جواب یہ ہے کہ مالک نے ثواب کی نفی نہیں کی بلکہ انہوں نے بے وقت اور بے موقع نماز پڑھنے کا سبب بیان کیا اس سے تعلیم مقصود ہے یہ نہیں کہ نماز کا وقت آگیا ہے یا کوئی قضا نماز پھر پڑھے معلوم ہو کہ تعلیم کی نیت سے نماز پڑھنا جائز ہے اور یہ شرک فی العبادت نہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ امام بخاری کی غرض اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ ان لوگوں کا مذہب بال کریں جو امامت کے لیے علم اور فضیلت کی ضرورت نہیں سمجھتے اور ہر ایک باطل کلمہ تا تراش کر بے تکلف نمازیں امام کریتے ہیں جنہوں نے کہ امام بخاری کا یہ مذہب ہے کہ عالم امامت کا رازہ حق دار ہے برائیت، قاری کے کیونکہ تاروی صحابہ میں ابی بن کعب سب سے زیادہ تھے۔ تب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو امام نہیں بنایا اور ابو بکر صدیق کو امامت کا حکم دیا اور حدیث میں جو آیا ہے کہ جو زیادہ تم میں اللہ کی کتاب کا قاری ہو وہ امامت کرے تو اس ۱۴ منہ ۱۵ منہ اس کا یہ توجہ یہ کہ ہے کہ یہ حکم آپ کے زمانہ مبارک میں خاص اس وقت جو اتر رہا تھا وہ فقہ یعنی عالم بھی تھا اور امام احمد نے اتر کر خود امامت کر رکھا ہے فقہ پر اور اگر کوئی فقہ بھی ہو اور اتر رہی ہو تو وہ سب پر خود ہوگا بالاتفاق ہمارے زمانہ میں بھی یہ بلا عام ہو گئی ہے لوگ جاہلوں کو پیش نماز بنا دیتے ہیں جو اپنی بھی نماز خراب کرتے ہیں اور دوسروں کی بھی ۱۶ منہ ۱۷ منہ۔

قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّهُ دَجَلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ  
لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ مُرِّي أَبَا  
بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَعَادَتْ فَقَالَ مُرِّي أَبَا بَكْرٍ  
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكَ مَوْاجِبٌ يَوْسُفَ فَأَتَاهُ  
الرَّسُولُ فَقَالَ بِالنَّاسِ فِي حَلِيقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اب بھی حیات ہیں اور رہیں گے (عبدالرزاق)

۳۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي  
مَوْضِعِهِ مُرِّدًا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ  
عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ  
لَمْ يُسَمِّعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ مُرِّدًا فَمُرِّدًا فَلْيُصَلِّ  
بِالنَّاسِ فَقَالَتْ قُلْتُ لِحَفْصَةَ تُوِي لَكَ إِنَّ  
أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسَمِّعِ النَّاسَ  
مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرِّدًا فَمُرِّدًا فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَعَلَتْ  
حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَهْ إِنَّكَ لَا تَنْتَنِ مَوْاجِبٌ يَوْسُفَ مُرِّدًا أَبَا  
بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ  
مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكَ خَبِيرًا -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا ابو بکرؓ کو حکم دے کہ وہ نماز پڑھائے  
حضرت عائشہؓ نے پہلی بات کو دہرایا۔ آپ نے سہ بارہ فرمایا ابو بکرؓ  
کو حکم دے کہ وہ نماز پڑھائے۔ تم تو یوسف کے ساتھ والی عورتیں ہو  
آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام لانے والا شخص حضرت ابو بکرؓ  
کے پاس آیا اور حضرت ابو بکرؓ نے آپ کے حین حیات نماز پڑھائی  
(اس حیات سے مراد ہمارے لیے حیات ہے جسے ہم کہتے ہیں، ورنہ

از عبداللہ بن یوسف از مالک از ہشام بن عروہ از عروہ حضرت  
عائشہ ام المؤمنین فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض  
وصال میں فرمایا: ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت عائشہؓ  
کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ جب ابو بکرؓ آپ کے مقام پر کھڑے ہوں  
گے، تو روٹنے روٹنے اپنی آواز قرات بھی لوگوں کو نہ سنا سکیں گے، عمرؓ  
کو حکم دیجئے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے حصہ  
ام المؤمنین حضرت عمرؓ کی صاحبزادی سے کہا کہ تو بھی آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے یہی کہہ، کہ جب ابو بکرؓ آپ کے مصطفیٰ پر کھڑے ہوں گے  
تو رونے کی وجہ سے تو ان کی قرات کی آواز بھی نہ سنی جاسکے گی۔  
حضرت حفصہؓ نے تعمیل کی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ٹھہیرو! تم یوسف کے ساتھ والیاں ہو، ابو بکرؓ سے کہو وہ لوگوں کو  
نماز پڑھائیں۔ اُس وقت حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا  
مجھے تم سے کبھی جھلائی نہیں پہنچی۔

۱۷ یعنی آخر تم سو کن ہو گویسی ہی پاک نفس ہی تم نے ایسی صلاح دی کہ صلاح نہ شد بلا شد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محمد بن حنفیہؓ کو انی اس حدیث سے دلش  
مند لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قطعی منظور تھا کہ ابو بکرؓ کو سوا اور کوئی شاز کی امامت نہ کرے اور باوجودیکہ حضرت عائشہؓ بھی پیاری اور جہیتی  
بی بی تھیں باوجودیکہ آپ نے ایک نسخہ پس اگر حدیث القراطس میں بھی آپ کا منشا یہی ہوا کہ خواہ مخواہ کتاب لکھی جائے تو آپ ضرور لکھوا دیتے اور حضرت عمرؓ  
نے جو مروضہ کیا تھا کہ تم کو اللہ کی کتاب کافی ہے اس پر سکوت نہ فرماتے معلوم ہوا کہ بعد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی مصلحت سمجھی کہ کوئی کتاب نہ  
لکھوائی جائے کیونکہ اس جگہ کے بعد آپ گئی دن تک زندہ رہے اور دوبارہ کتاب لکھنے کا حکم نہیں فرمایا ۱۲ منہ

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ بَنِي مَالِكٍ إِلَى النَّصَارَى وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَهُ وَصَحْبَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُسَبِّحُ لَهْرًا فِي وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَهُمْ مُصَوِّفُونَ فِي الصَّلَاةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يُنْظَرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّهُ وَجْهَهُ وَرَفَعَهُ مُصَوِّفٌ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَلَمَسْنَا أَنْ تَفْتَتِنَ مِنَ الْعَرَمِ بِرُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكْصُ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقْبِيهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا إِلَى الصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْتَوُوا صَلَوَاتَكُمْ وَأَرْنِي السُّتُورَ فَوَقَفِي مِنْ يَوْمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَخْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا يُعْزِجُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَأَوَيْمَتِ الصَّلَاةُ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَفَقَّدُ مَرَفَقًا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لِحِجَابٍ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا وَفَعَهُ وَجْهَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنَظَرًا كَانَ

دار ابو ایمان از شعیب از زہری، انس بن مالک انصاریؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع فرمان خادم اور صحابی تھے فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وصال میں صحابہ کرامؓ کو حضرت ابو بکرؓ نماز پڑھاتے تھے۔ جب پیر کا دن ہوا تو لوگ صغیر باندھے کھڑے تھے۔ آپؐ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہمیں دیکھنے لگے۔ آپؐ کا مبارک چہرہ حسن و جمال میں مصحف کا ایک ورق معلوم ہوتا تھا۔ آپؐ مسکرا کر ہنسنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے ہم اتنے خوش ہوئے کہ ہم نماز توڑنے کے قریب ہو گئے۔ حضرت ابو بکرؓ اپنی اڑیوں کے بل صف میں آنے لگے۔ وہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لیے تشریف لائے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی نماز پوری کر لو یعنی صلی پر کھڑے ہو کر پڑھاؤ، آپؐ نے پردہ ڈال لیا۔ پھر اسی دن آپؐ کی وفات ہوئی۔

دار ابو عمر از عبدالوارث از عبد العزیز، حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین دن تک بیماری کی وجہ سے مسجد میں تشریف نہ لائے۔ انہی ایام میں ایک دن نماز کی تکبیر ہوئی تو ابو بکرؓ امامت کے لیے آگے بڑھنے کو تھے کہ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ پکڑ کر اٹھایا۔ جب آپؐ کا رخ انور ہمارے سامنے ہوا تو ہم نے ساری دنیا میں اس سے زیادہ کوئی چیز صلی نہیں دیکھی۔ آپؐ نے اپنے دست مبارک سے ابو بکرؓ کو اشارہ

۱۔ آپ خوش ہوئے اس لیے کہ مسلمانوں کو دین کے بڑے رکن یعنی نماز پر مضبوط اور مستعد پایا دوسری حدیث میں ہے کہ پیر کے دن میری امت کے اعمال مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں تمام مسلمانوں کو یہ کوشش کرنا چاہیے کہ ہم ایسے اعمال کریں کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ان اعمال کو دیکھ کر خوش ہوں ۱۲ منہ۔

أَحَبَّ الْيَأْمَنُ وَجْهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حِينَ وَمَعَهُ لَنَا فَأَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَارْحَى  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَلَمْ يُقَدِّدْ  
عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ -

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبْنُ ذَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ لَمَّا اسْتَدْرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَجَعَهُ قَبْلَ لَهْ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ  
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ  
تَقِيْقٌ إِذَا قَرَأَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ قَالَ مُرُّوهُ فَلْيُصَلِّ  
مَعَا وَدَرْتُهُ فَقَالَ مُرُّوهُ فَلْيُصَلِّ إِنَّكُمْ مَوَاجِبُ  
يُوسُفَ تَابَعَهُ الزُّبَيْرِيُّ وَأَبْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ  
وَالسَّخَّانِيُّ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ  
عَقِيلٌ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۳۲ مَن قَامَ إِلَى جَنَّةٍ

الْإِمَامُ لَوْحَةً -

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبْنُ سُلَيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کیا کہ وہ مصطفیٰ پر بڑھ کر امت کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ  
چھوڑ دیا یعنی حجرے میں چلے گئے، پھر وصال تک ہم آپ کو نہ دیکھ سکے۔

رازیجی بن سلیمان از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از حمزہ  
بن عبد اللہ ان کے والد عبد اللہ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ  
آلہ وسلم شدید بیمار ہوئے، تو نماز کے لیے عرض کیا گیا کہ حکم ہے، آپ نے  
فرمایا ابو بکر کو حکم دو کہ نماز پڑھائے، حضرت عائشہ نے عرض کیا ابو بکر  
نرم دل انسان ہیں جب وہ قرأت کرتے ہیں تو بہت رونے لگتے ہیں۔  
آپ نے فرمایا اسے حکم دو کہ نماز پڑھائے حضرت عائشہ نے دوبارہ عرض  
کیا آپ نے پھر فرمایا اسے حکم دو کہ نماز پڑھائے۔ تم تو یوسف کے ساتھ  
دلی عزتیں ہو۔ یونس کے ساتھ اس حدیث کو زبیری اور زہری کے پیچھے  
اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے زہری سے روایت کیا اور عقیل اور معمر نے بحوالہ  
زہری از حمزہ بن عبد اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

باب - کسی عذری وجہ سے مقتدی کا امام کے برابر کھڑا

ہونا۔

رازیجی بن یحییٰ از ابن نمیر از ہشام بن عروہ از حمزہ حضرت عائشہ  
فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو حکم دیا  
کہ وہ آپ کے مرض کے ایام میں لوگوں کو نماز پڑھاتے رہیں، تو وہ

اس حدیث سے صاف بخٹھنا ہے کہ آپ کی وفات تک ابو بکر نماز پڑھانے کے لیے آپ کے خلیفہ رہے اور شیعہ کا یہ گمان باطل ہوا کہ آپ نے خود برآمد ہو کر  
ابو بکر کو امامت سے معزول کر دیا ۱۳ منہ ۸ زبیری کی روایت کو طرانی نے اور زہری کے پیچھے کی روایت کو ابن عدی نے اور اسحاق کی روایت کو ابو بکر بن  
شاذان نے وصل کیا ۱۳ منہ ۸ یعنی عقیل اور معمر نے اس حدیث کو مرسل روایت کیا کیونکہ حمزہ بن عبد اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں پایا عقیل  
کی روایت کو ذہبی نے معمر کی روایت کو ابن سعد اور ابویعلیٰ نے وصل کیا ۱۲ منہ -



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَوْضِعِهِ  
فَكَانَ يُصَلِّيَ بِهِمْ قَالَ عُرُوَّةُ فَوَجَدَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خُفَّةً فَخَرَجَ  
فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يُؤَمِّرُ النَّاسَ فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ  
اسْتَاخَرَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ كَمَا أَنْتَ فَكَأْسَ رَسُولِ  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذَّاءُ ابْنِ بَكْرٍ إِلَى  
جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيُ بِصَلَاةِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ  
بِصَلَاةِ ابْنِ بَكْرٍ -

**باب ۳۸ -** مَنْ دَخَلَ يَوْمَ النَّاسِ  
فَجَاءَهُ الْإِمَامُ الْأَوَّلُ فَقَالَ خَرُّ الْاَوَّلُ  
أَوْ لَمْ يَتَاخَرُ جَازَتْ صَلَاتُهُ  
فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

**۳۸۹ -** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ  
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو  
ابْنِ عَوْفٍ لِيُصَلِّعَ بَيْنَهُمْ فَكَانَتْ الصَّلَاةُ

نماز پڑھاتے رہے عروہ کہتے ہیں ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
افاقہ محسوس کیا اور باہر تشریف لائے، ابو بکرؓ لوگوں کی امامت کر رہے  
تھے۔ جب حضرت ابو بکرؓ نے آپؐ کو دیکھا تو پیچھے ہٹے۔ آپؐ نے  
اشارہ کیا کہ ٹھیک کھڑے ہو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکرؓ کے  
پہلو میں بیٹھ گئے اور حضرت ابو بکرؓ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی  
پیروی کر رہے تھے اور باقی صحابہ حضرت ابو بکرؓ کی نماز کی پیروی کر  
رہے تھے۔

**باب -** ایک شخص نے امامت شروع کر دی پھر متین  
امام آجائے اور مصنی والامام مقتدیوں میں ہٹ آئے یا نہ  
ہٹے ہر حال میں نماز جائز ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ  
مدینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سے روایت کرتی ہیں۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو حازم بن دینار) سہل بن سعد  
سامعی فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی عمرو بن عوفؓ میں  
صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے تھے (آپؐ کو دیر لگی) نماز کا وقت  
آگیا مؤذن نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا نماز پڑھائیں تو تکبیر کہوں حضرت  
ابو بکرؓ نے کہا ہاں! حضرت ابو بکرؓ نے (مسجد نبویؐ) میں نماز شروع کر دی۔

۱۔ یہ تعلق نہیں ہے بلکہ اسی سند سے مروی ہے جو اوپر مذکور ہوئی اور ابن ابی شیبہ اور ابن ماجہ اور شافعی نے اس کو متصلاً روایت کیا ہے جو اب میں امام کے بازو  
کھڑا ہونا مذکور ہے اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ابو بکرؓ کے بازو بیٹھنا بیان ہوا ہے مگر شاید آپ پہلے بازو کھڑے ہو کر پھر بیٹھے ہوں گے یا کھڑے ہونے  
کو بیٹھنے پر قیاس کر لیا ۱۲ منہ ۱۱۔ جو اوپر گزری اور دونوں مضمون اس حدیث میں وارد ہیں عروہ کی روایت میں ابو بکر صدیقؓ کا پیچھے ہٹنا منقول ہے اور عبد اللہ  
کی روایت میں جو اب مدالمريض میں گزری یہ ہے کہ انہوں نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا ۱۲ منہ ۱۰۔ یہ اس قبیلہ کی ایک شاخ تھی اُن لوگوں میں آپس میں تکرار  
ہو گئی تھی یہاں تک کہ ہشت ہشت کی نوبت پہنچی اور دونوں طرف سے پتھر پلے ۱۲ منہ ۱۱۔ یعنی عھر کی نماز کا اور اس کی تفریح خود امام بخاری کی دوسری روایت  
میں ہے ابو داؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے وقت بلالؓ سے فرما گئے تھے کہ اگر عھر کا وقت آجائے اور میں نہ آؤں تو  
ابو بکرؓ سے کہنا وہ نماز پڑھا دیں گے ۱۲ منہ ۱۰۔ صرف تکبیر تحریر یہ کہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کن پیچھے اور اسی خیال سے انہوں نے آئندہ نماز پڑھانا  
مناسب نہ سمجھا دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر ابو بکرؓ کے پیچھے صبح کی دوسری رکعت پڑھی یہاں (باقی اگلے صفحہ پر)

فَجَاءَ الْمَوْدِنَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتَصَلِّي لِلنَّاسِ فَأَقِيمَ  
قَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى  
وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ  
لَا يَكْتَلِفُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ  
الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ أُمُكَّتْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٌ يَدَيْهِ فَمَحَّدَ  
اللَّهُ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى  
اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَوَفَ قَالَ يَا  
أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَتَّبِعَ إِذَا أَمَرْتُكَ فَقَالَ  
أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يَدِينِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ  
يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي لَا أَتَّبِعُكُمْ  
أَكْثَرُكُمْ التَّصْفِيقَ مِنْ نَابِهِ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِمْ  
فَلَيْسَ بِهِمْ قَوَانَةٌ إِذَا سَبَّحَ التَّوْفَتَ إِلَيْهِ وَإِنَّا  
التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

**باب ۳۹** إِذَا اسْتَوَدَى الْقَرَأَتُ

فَلْيُؤَمِّمَهُمُ الْكِبَرُ

۶۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اثنائے نماز میں تشریف لائے جماعت  
ہو رہی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صفوں سے نکلتے ہوئے صفِ اول  
میں تشریف لائے۔ مقتدیوں نے تالیاں بجانا شروع کیں حضرت ابوبکرؓ  
تالیوں کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجانا  
شروع کیا تو حضرت ابوبکرؓ متوجہ ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو دیکھ لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو  
امامت کراتے رہو، حضرت ابوبکرؓ نے دونوں ہاتھ بلند کیے اور اللہ کا  
اس بات پر شکر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ امامت  
کیے جاؤ اور انہیں اس لائق سمجھا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ پیچھے ہٹتے ہوئے  
مقتدیوں کی صف میں آگئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے،  
نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے، تو فرمایا اے ابوبکرؓ تم اپنی جگہ  
کیوں نہ ٹھہرے رہے حالانکہ میں نے تمہیں حکم بھی دے دیا تھا تو  
انہوں نے عرض کیا کہ ابو قحافہ کے بیٹے کے لیے یہ بات زیبانہ تھی،  
کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے نماز پڑھائے۔ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی صحابہ سے فرمایا کہ تم نے تالیاں کیوں بجانی  
شریعہ کردی تمہیں؟ جسے کوئی امر نماز میں پیش آجائے، تو وہ سبحان  
اللہ کہے، جب کوئی سبحان اللہ کہے گا، تو امام خود متوجہ ہو جائے گا۔  
یہ تالیاں بجانا تو عورتوں کے لیے ہے (اگر عورتیں امام کو نماز میں کسی بھول  
چوک کی طرف متوجہ کرنا چاہیں تو دستک دیں۔)

**باب ۴۰** اگر قرأت میں سب برابر ہوں تو ان قاریوں میں

جو عمر کے لحاظ سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

۶۶۔ از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ابوب از قلابہ مالک بن

(بقیہ) ابوبکرؓ نے انکار نہ کیا کیونکہ وہ نماز کا ایک حصہ ادا کر چکے تھے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے نماز پڑھی  
اور عبدالرحمن پیچھے نہ بیٹھے وہ بھی صبح کی ایک رکعت پڑھا چکے تھے کہ آنحضرت دوسری رکعت میں تشریف لائے ۱۲ منہ ۱۵ ابوبکر صدیقؓ نے نوافل ادا کر نفسی کی  
راہ سے اپنے تئیں ابو قحافہ کا بیٹا کہا کیونکہ ان کے باپ ابو قحافہ کو کوئی خاص فضیلت اور لوگوں پر نہ تھی ۱۳ منہ۔

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ  
مَالِكِ بْنِ النُّعَيْرِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ فَلِكُنَّا عِنْدَهُ  
نُحَوِّمِينَ عَشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِيمًا فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى بِلَادِكُمْ  
فَعَلِمْتُمْوَهُمْ مُرُوهُمْ فَلْيَصَلُّوْا بِصَلَاةِ كَذَا  
فِي حِينٍ كَذَا وَصَلَاةِ كَذَا فِي حِينٍ كَذَا فَادَّأ  
حَقَّوَتْ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَ  
لْيُؤْمَرْكُمْ الْكَبِيرُ

**باب** إِذَا أَرَادَ الْإِمَامُ قَوْمًا  
فَأَمَّهُمْ

۲۵۱۔ حَسَنُ بْنُ مَعَاذٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَنْ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ  
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عِثْبَانَ  
بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذْنَتْ لَهُ فَقَالَ آيُنَ تُحِبُّ أَنْ  
أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَاسْتَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي  
أُحِبُّ فَقَامَ وَمَصَفَّقًا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا

**باب** إِذَا جَعَلَ الْإِمَامُ

خویش فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
ہوئے۔ ہم سبھی نوجوان تھے۔ آپ کے پاس بیس راہیں مہمان رہے۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت مہربان تھے جب ہم گھروں کو  
واپس ہونے لگے، آپ نے فرمایا اگر تم اپنے علاقوں میں جاتے ہو، تو  
وہاں کے لوگوں کو تعلیم دینا۔ انہیں کہنا فلاں فلاں نماز فلاں فلاں  
وقت ہوتی ہے۔ نماز کے وقت تم میں سے ایک شخص اذان دے اور  
جو عمر کے لحاظ سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

**باب**۔ اگر امام لوگوں کو بلنے جائے تو ان کی امامت  
کر سکتا ہے۔

از معاذ بن اسد از عبد اللہ از عمر از زہری از محمود بن زید۔  
عتبان بن مالک نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے گھر  
آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے اجازت دی۔ آپ نے فرمایا تو کہاں  
جاہتا ہے، کہ میں تیرے گھر میں نماز پڑھوں، میں نے آپ کو اُس جگہ  
کی نشاندہی کی، جہاں میں نماز گاہ بنانا چاہتا تھا۔ آپ کھڑے ہوئے  
ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی پھر آپ نے نماز پڑھ کر سلام پھیرا،  
ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

**باب**۔ امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے، کہ لوگ

۱۔ چونکہ یہ سب لوگ، دین کے علم اور قرارت میں برابر۔ یہ تھے کیونکہ ان میں سے ہر ایک میں دن تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
صفت میں رہا تھا تو بڑے عموماً کو ترجیح ہوئی حافظ نے کہا اقریبی جو زیادہ قاری ہو اس وقت امامت کا زیادہ حق دار ہوگا جب نماز کے ضروری  
مسائل میں جانتا ہو اور اگر وہ جاہل ہو تو امامت کا مستحق نہ ہوگا۔ تسبیح القاری میں ہے کہ یہ حکم جس حدیث میں وارد ہے کہ اقر امامت کرے وہ منسوخ ہے  
مرض موت کی حدیث سے کیونکہ آپ نے ابو بکر کو امام بنایا حالانکہ ابی بن کعب ان سے زیادہ قاری تھے تو صحیح یہ تھیں کہ جس کو دین کا علم زیادہ ہو وہی امامت  
کا زیادہ حق دار ہے اگر وہ اقریبی ہو تو سب ان اللہ نور علی نور ۱۲ منہ ۱۷ اس باب سے امام بخاری کا مقصود یہ ہے کہ جو ایک حدیث میں وارد ہے جو کوئی کسی  
قوم کی ملاقات کو جائے تو ان کی امامت نہ کرے اس کا مطلب یہ ہے کہ عام اشخاص میں سے یا چھوٹے اور کم درجہ کے اماموں میں سے لیکن بڑا امام  
جیسے خلیفہ وقت یا سلطان کہیں جائے تو وہاں امامت کر سکتا ہے ۱۲ منہ۔

لِيُؤْتِيَ سَلَامًا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْفَعِهِ الَّذِي  
 تُؤْتَى فِيهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ جَالِسٌ  
 وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا رَفَعَهُ  
 قَبْلَ الْإِمَامِ يَعُودُ فِيهِ مَكْتُبٌ  
 يَقْرَأُ مَا رَفَعَهُ ثُمَّ يَتَّبِعُ الْإِمَامَ  
 وَقَالَ الْحَسَنُ فِيهِمْ يَرْكَعُ مَعَ  
 الْإِمَامِ رَكَعَتَيْنِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى  
 السُّجُودِ يَسْجُدُ لِلرَّكَعَةِ الْأُولَى  
 سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقْفِي الرَّكَعَةَ  
 الْأُولَى بِسُجُودِهَا وَفِيهِمْ نِسْيُ  
 سَجْدَةٍ تَحْتَ قَامَةٍ لِيَسْجُدَ -

اس کی پیروی کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض  
 وصال میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ بیٹھے ہوئے تھے  
 اور لوگ کھڑے تھے۔ عبداللہ ابن مسعود کہتے ہیں، کہ  
 جب کوئی شخص امام سے قبل اپنا سر اٹھالے، تو پھر  
 فوراً رکوع یا سجدہ میں چلا جائے جس حالت سے سر اٹھایا  
 اور انہی دہر (رکوع یا سجدہ میں) اس حالت میں رہے جتنی دیر  
 اپنا سر اٹھائے رکھا پھر امام کی پیروی کرے وہ جس حالت  
 میں ہو۔ حضرت حسن بصری کہتے ہیں، اگر کوئی شخص امام  
 کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے لیکن پہلی رکعت میں دو  
 سجدے نہ کر سکے (بھیڑ یا کسی اور رکاوٹ کی وجہ سے)  
 تو آخر رکعت میں دو سجدے کر لے (امام کے ساتھ) اور  
 امام کے سلام کے بعد، اپنی مستقل پہلی رکعت کا  
 سجدہ سمیت جیسے کسی کی رکعت پہلی رہ گئی ہو) اعادہ کرے اسی طرح اگر کوئی شخص سجدہ بھول کر کھڑا ہو گیا  
 تو وہ فوراً سجدے میں چلا جائے۔

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 زَائِدٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ قَالَ  
 دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا تَخْشَى نَبِيَّ عَنْ  
 مَوْصِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ  
 بَلَى تَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْلَى  
 النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ قَالَ مَعُوا إِلَى مَا فِي الْخُصْبِ قَالَتْ

(از احمد بن یونس از زائده از موسی بن ابی عائشہ) عبید اللہ بن  
 عبد اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا  
 میں نے عرض کیا، کیا آپ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض  
 وصال کے متعلق کچھ بیان نہیں فرماتیں؟ جواب دیا کیوں نہیں؟ میں  
 بیان کرتی ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو در نماز کے  
 وقت، دریافت فرمایا: کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے عرض کیا  
 نہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا:  
 میرے لیے پانی کا طشت بھر کر رکھو۔ حضرت عائشہ نے کہا ہم نے

۱۔ یہ مضمون خود ایک حدیث کا کٹڑا ہے مطلب یہ ہے کہ امام کی پیروی مقتدی پر لازم ہے تو امام سے آگے یا امام کے بعد ٹھیکر نماز کے ارکان ادا  
 کرنا جائز نہ ہوگا بلکہ امام کے بعد ہی فوراً ہر ایک رکعت ادا کرنا چاہیے ۱۲ منہ ۱۔ اور یہ خیال نہ کرے کہ وہ کھڑا ہو چکا بلکہ قیام کو ترک کرے اور سجدہ میں جائے  
 پھر سجدہ کر کے قیام کرے کیونکہ سجدہ فرض ہے ۱۲ منہ -

فَفَعَلْنَا مَا عَشَسَكَ فَذَهَبَ لِيَنْتَوِعَ فَأُغْصِيَ عَلَيْهِ  
ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَمَلَى النَّاسُ قُلْنَا لَا لَهُمْ  
يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَعُوذِي مَاءً  
فِي الْبُخْصَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَأَعْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ  
لِيَنْتَوِعَ فَأُغْصِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَمَلَى  
النَّاسُ قُلْنَا لَا لَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ مَعُوذِي مَاءً فِي الْبُخْصَبِ فَقَعَدَ فَأَعْتَسَلَ  
ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنْتَوِعَ فَأُغْصِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ  
فَقَالَ أَمَلَى النَّاسُ قُلْنَا لَا لَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالنَّاسُ مُلْكُوتٌ فِي الْمَسْجِدِ  
يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُصَلَاةِ  
الْعِشَاءِ الْأَخِيرَةِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ  
الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ  
بَكْرٌ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا يَأْمُرُ صَلِّ بِالنَّاسِ  
فَقَالَ لَهُ عُمَرُو أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ  
بِذَلِكَ الْأَيَّامِ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خُفَّةً فَوَجَّهَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ  
أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِمُصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُوبَكْرٍ  
يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَاوَاهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ  
فَادْمَأُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ  
لَا يَتَأَخَّرَ فَقَالَ أَجْلِسْ فِي الْإِلَى جَنِبِهِ فَأَجْلَسَا  
إِلَى جَنِبِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ  
هُوَ يَأْتِمُرُ بِمُصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پانی رکھ دیا۔ آپ نے غسل فرمایا۔ پھر اٹھنے لگے، تو بیہوش ہو گئے، ہوش  
آنے پر پھر دریافت فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے کہا  
نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا: میرے لیے پانی  
کا طشت بھر کر رکھو چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا (حضرت عائشہ کہتی ہیں)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر غسل فرمایا۔ پھر اٹھنے لگے تو بیہوش  
ہو گئے۔ ہوش آنے پر پھر دریافت فرمایا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی  
ہے؟ ہم نے وہی جواب دیا یا رسول اللہ! آپ کا انتظار کر  
رہے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا میرے نہانے کے لیے طشت میں پانی  
بھرو۔ آپ اٹھ کر بیٹھے اور غسل کیا پھر اٹھنے کی کوشش کی تو بیہوش  
ہو گئے۔ جب پھر ہوش میں آئے تو آپ کا سوال وہی تھا کہ کیا لوگ  
نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے کہا نہیں وہ یا رسول اللہ! آپ کا انتظار کر  
رہے ہیں۔ لوگ مسجد میں جمع تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر  
رہے تھے۔ عشا کی نماز کا وقت تھا، آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو پیغام  
بھیجا کہ وہ نماز پڑھائیں، پیغام لانے والا حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا  
اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو حکم فرما رہے ہیں کہ آپ  
لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا: رقیق القلب انسان  
تھے حضرت عمرؓ نے کہا اے عمر! تو لوگوں کو نماز پڑھا دے، حضرت  
عمرؓ نے فرمایا آپ اس رامت کے (زیادہ حق دار ہیں۔ آخر ان ایام  
میں حضرت ابوبکرؓ ہی نماز پڑھاتے رہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے افاقہ محسوس کیا اور دو آدمیوں کے سہارے نماز ظہر کے لیے  
حجرہ سے مسجد تشریف لے گئے، ان دو میں ایک عباس تھے، حضرت  
ابوبکرؓ نماز پڑھا رہے تھے۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو دیکھا تو ہنسنے لگے، لیکن آپ نے اشارے سے فرمایا کہ سچے  
نہ نہیں۔ آپ نے ان دونوں سے (جن کے سہارے گئے تھے) فرمایا  
مجھے اس کے پہلو میں بٹھا دو انہوں نے بٹھا دیا۔ حضرت ابوبکرؓ آنحضرت

وَالنَّاسُ يَصَلُّونَ اَبَى بَكْرٍ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَذَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ اَلَا اَنْتَ اَعْرَضَ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ مَوْصِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهُمَا فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْءٌ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَسَمَّيْتُ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ -

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَوَّارِ الْمُؤْمِنِينَ اَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ تَعْمَلُ جَالِسًا وَ صَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ اَنْ اَجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَوَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتِيَ تَمَرِيهِمْ فَلَا ذَا رَكَعَةٍ فَارْكَعُوا وَاِذَا رَفَعَهُ فَارْفَعُوا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ كَقَوْلُوا رَبَّنَا ذَاكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا اَجْمَعُونَ -

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ قَوْسًا فَصَرَّحَ عَنْهُ فَجَحَّشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ

صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کر رہے تھے اور باقی حضرات حضرت ابو بکرؓ کی نماز کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ عبید اللہ کہتے ہیں میں عبداللہ بن عباسؓ کے پاس گیا۔ میں نے کہا کیا حضرت عائشہؓ کی بیان کی ہوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وصال کی بیان نہ کروں! انہوں نے کہا بیان کرو۔ میں نے یہی حدیث بیان کی، انہوں نے اس میں سے کسی بات کا انکار نہ کیا صرف اتنا کہا کہ حضرت عائشہؓ نے تم سے اس دوسرے شخص کا نام بیان کیا جو عباس کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا نہیں! انہوں نے کہا وہ حضرت علیؓ تھے۔

رازی عبداللہ بن یوسف از مالک از ہشام بن عروہ از عروہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے یہ حالت مرض اپنے گھر میں بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی لوگ کھڑے ہوئے آپ کے پیچھے پڑھ رہے تھے، آپ نے انہیں اشارہ کیا بیٹھ جاؤ، جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سر اٹھائے، تو تم بھی سر اٹھاؤ۔ جب وہ سمع اللہ لمن حمد کہے تو تم رہنا وذلک الحمد کہو۔ جب وہ نماز بیٹھے ہوئے پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

رازی عبداللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب (انس بن مالک فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے۔ اُس پر سے گر پڑے۔ آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ آپ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی، ہم بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھنے رہے جب آپ

۱۔ تفسطانی نے کہا اس حدیث سے امام ابوحنیفہؒ نے دلیل لی کہ امام فقط سمع اللہ لمن حمد کہے اور مقتدی رہنا ذلک الحمد یا رہنا ذلک الحمد یا ہم رہنا ذلک الحمد کہے اور شافعی امام احمد بن حنبل کا یہ قول ہے کہ امام دونوں لفظ کہے ۱۲ منہ۔

فَصَلَّى صَلَواتٍ مِنَ الصَّلَواتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا  
وَرَاءَهُ نُعُوذُ اَلَكُنَّا النُّعُوذُ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ  
اَلْاِمَامُ لِيُؤْتِيَهُمْ فَاِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا  
قِيَامًا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا  
وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ  
اَلْحَمْدُ وَاِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا اَجْعُوْنَ  
قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِي قَوْلُهُ وَاِذَا صَلَّى  
جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا هُوَ فِي مَرَضِهِ الْقَدِيمِ لَمْ  
يَكُنْ يَبْعَثُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جَالِسًا وَاَلنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامًا لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُودِ  
وَرِثَانًا يُوَحِّدُ بِالْاٰخِرِ فَاَلْاٰخِرُ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

**باب ۲۴۲** مَتَى يَسْجُدُ مَنْ  
خَلْفَ الْاِمَامِ - وَقَالَ اَنَّ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدْ وَا -

۶۵۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو اسْحٰقَ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو اَسْحٰقَ  
وَهُوَ غَيْرُكَذُوبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ  
يَعْنِ اَحَدًا مِمَّا ظَهَرَ حَتَّى يَقْعَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے مفر کیا جاتا ہے، کہ اس کی پیروی کی  
جائے۔ جب وہ کھڑے ہو کر پڑھے، تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ جب وہ  
رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سر اٹھائے، تو تم بھی سر اٹھاؤ  
جب وہ سمع الله لمن حمده کہے تو تم ربنا لك الحمد کہو جب وہ  
بیٹھ کر سنا پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر سنا پڑھو۔ ابو عبد اللہ امام بخاری  
کہتے ہیں کہ حمیدی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ امام بیٹھ  
کر پڑھے، تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو یہ فرمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
کسی سابقہ مرض کے زمانہ میں ہوا تھا۔ مگر مرض وصال میں باوجود آپ  
کے بیٹھ کر پڑھانے کے صحابہ کرام نے کھڑے ہو کر سنا پڑھی، آپ نے  
کوئی تفرص نہ فرمایا اور نہ بیٹھنے کا حکم دیا۔ اور یہ ایک طے شدہ بات ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری قول پر عمل کرنا چاہیے۔

**باب -** مقتدی کب سجدہ کریں؟ حضرت انسؓ فرماتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سجدہ کرے  
تو تم بھی سجدہ کرو۔

(از مسند از یحییٰ بن سعید از سفیان از ابوالاسحاق از عبد اللہ بن یزید)  
برابر (رمحانی) ایک سچے شخص۔ تھے) جھوٹ نہیں بولتے تھے وہ فرماتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اٹھ کر سمع الله لمن حمده  
کہتے تو کوئی شخص بھی (بدلی کر کے) سجدے میں جانے کے لیے جھکنے کی  
کوشش نہیں کرتا تھا دینی بہترین قومہ ادا فرماتے یہاں تک کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سجدے میں پہنچ جاتے تو ہم بعد میں سجدے میں جاتے تھے۔

۱۔ یہ لفظ انسؓ کی اس حدیث میں نہیں ہے جس کو امام بخاری نے اگلے باب میں بیان کیا مگر اس کے بعض طریقوں میں موجود ہے اور امام بخاری نے باب ایجاب  
التکبیر میں بحال مطلب یہ ہے کہ مقتدیوں کا سجدہ امام کے سجدے کے بعد ہو جیسا اس حدیث سے بخلا ہے کیونکہ شرط جزا پر مقدم ہوتی ہے ۱۲ منہ ۱۱ ابن جوزی  
نے اس حدیث سے بحال ہے کہ مقتدی نماز کا کوئی رکن اس وقت تک شروع نہ کرے جب تک امام اس کو پورا نہ کرے حالانکہ حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا حدیث کا  
مضمون یہ ہے کہ جب امام ایک رکن شروع کر دے تو مقتدی اس کے بعد شروع کرے ۱۲ منہ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَفَعَ سُجُودًا بَعْدَ ۛ

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِينُ

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَهُ

بَابُ ۳۳۳۔ اِثْمٌ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ

قَبْلَ الْإِمَامِ

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّابُ بْنُ مُنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ يُرَوِّى

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا يَخْشَى

أَحَدُكُمْ أَوْ لَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ

قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ جَمَادٍ

أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ مُورَتَهُ مُورَةَ جَمَادٍ

بَابُ ۳۳۴۔ إِمَامَةُ الْعَبْدِ وَالْمَوْلَى

وَكَأَنْتَ عَالِمُهَا يُؤْتِيهَا عَبْدُهَا

وَكَأَنْتَ مِنَ الْمُصْحَفِ وَكَأَنْتَ

الْبَيْعِ وَالْعَوَاقِبِ وَالْعَلَامِ الَّذِي

لَمْ يَحْتَلِمِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ مَهْلُهُمْ أَقْرَهُهُمْ

بِكِتَابِ اللَّهِ وَلَا يَمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ

الْجُمَاعَةِ بِعَبْرَةٍ

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرَاهِيمَ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ

(از ابونعیم از سفیان) ابواسحاق نے یہی حدیث بیان کی۔

باب۔ امام سے پہلے سجدے سے سر اٹھانے والے

مقتدی کا گناہ۔

از حجاج بن منہال از شعبہ از محمد بن زیاد) ابوسہرہ کہتے ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَمَّا يَخْشَى أَحَدُكُمْ يَأْمُرُ بِمَا لَا يَخْشَى

أَحَدُكُمْ رَدُّوهُنَّ كَأَنَّهُ بَيْنِي كَيْدٌ خَسَّ وَرَتَا نَهَيْسَ جَوَانِسَ رَامَ

سے پہلے اٹھا لیتا ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر نہ بنا دے

یا اس کی صورت گدھے کی صورت نہ بنا دے۔

باب۔ غلام کی اور جو غلام آزاد ہو گیا ہوا اس کی امامت

کا بیان۔ حضرت عائشہؓ کی امامت ان کا غلام ڈکوان قرآن

دیکھ کر کیا کرتا تھا۔ ولد الزنار، اعرابی اور نابالغ لڑکے کی

امامت کا بیان۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

امامت وہ کرے جو اللہ کی کتاب کا زیادہ قاری ہو اور غلام

کو بغیر کسی ضرورت کے جماعت میں حاضر ہونے سے نہ

روکا جائے۔

از ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از عبید اللہ از نافع) عبید اللہ

بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب جہا جرین کا پہلا طبقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے پہلے سر اٹھانے والے کے لیے ایسے عذاب کا وعدہ ہوا تو اس کی سازشیں جاکزنہ ہوگی اس میں اختلاف ہے کہ اس وعدے

کی مراد ہے بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ گدھے کی طرح اس کو جاہل بے وقوف بنا دے قسطلانی نے کہا حقیقتہً گدھے کی صورت میں مسخ ہو جانے سے کوئی امر مانع

نہیں ہے اور اس امت میں خسف اور مسخ واقع ہو گا جیسے دوسری حدیث میں ہے جو کتاب الاشرار میں آئے گی ۱۲ منہ ۱۷ یہ عام ہے نابالغ اور

غلام اور ولد الزنار کو بھی اور عمر بن سلمہ سات برس کی عمر میں اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے

صفہ اور مالکہ کے نزدیک فرض میں صحیح نہیں نقل میں صحیح ہے اور امام احمد نے اس مسئلہ میں توقف کیا ہے ۱۲ منہ۔



ثَاغِرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمُورٍ قَالَ لَقَا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ  
الَّذِينَ كَانُوا الْعَصَبَةَ مَوْفِعًا يُقْبَلُ قَبْلَ مَقْدَمِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمَئِذٍ  
سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حَذَفَةَ وَكَانَ أَكْثَرُهُمْ قُرَانًا -

۲۵۹۔ حَكُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو  
الْتَّيَّارِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْمَعُوا هَذَا وَيُحَدِّثُوا إِنْ أَسْمَعْتُمْ  
حَبِيبِي كَانَ رَأْسُهُ زَيْبَةً -

**بَابُ ۲۴۵ إِذَا كُنْتُمْ إِمَامًا  
وَأَنْتُمْ مِنْ خَلْفَةٍ -**

۲۶۰۔ حَكُّ ثَنَا الْقُضَيْبِيُّ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْحُسَيْنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْجَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَصُوتُونَ  
لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ وَإِنْ أَخْطَأُوا فَلَكُمْ  
وَعَلَيْكُمْ -

**بَابُ ۲۴۶ إِمَامَةُ الْمُفْتُونِ وَ  
السُّبُكِيِّ وَ قَالَ الْحُسَيْنُ هَلْ وَعَلَيْهِ**

کے تشریف لانے سے پہلے تھے۔ یہ نکل رہا تھا کہ وہ عجم میں پہنچا جو نبیائیں  
ہے تو پہلے ان کی امامت سالم یعنی ابو مزینہ کے غلام کیا کرتے تھے۔  
انہیں سب سے زیادہ قرآن یاد تھا۔

رازمحمد بن بشار از یحییٰ الزعبی را و النبی (ج) انس بن مالک کہتے  
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مامک کی سنو! اور اس کی بات مانو  
اگرچہ وہ ایک حبشی غلام ہو اور اس کا سر منشی کے برابر ہو۔

**باب - جب امام اپنی نماز پوری نہ کرے اور مقتدی  
پورا کریں -**

رازمفضل بن سہل از حسن بن موسیٰ اذنیب از عبد الرحمن بن عبد اللہ  
بن دینار از زید بن اسلم از عطاء بن یسار ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ امام لوگ تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر صحیح  
پڑھیں گے، تب بھی تمہیں ثواب ملے گا۔ اگر غلط پڑھیں تب بھی تمہیں  
ثواب ملے گا اور وہ اپنی غلطی کے ذمہ دار ہوں گے۔

**باب - فقہ پر دانا اور بدعتی کی امامت کا بیان حضرت  
امام حسن بصریؒ نے کہا تو نماز پڑھ لے اس کی بدعت کا**

لے حالانکہ اس وقت تک اسلام آزاد بھی نہیں ہوئے تھے اور معلوم ہوا کہ غلام کی امامت درست ہے اور باب کا مطلب نکل آیا۔ کہتے ہیں ان مہاجرین  
میں بڑے بڑے لوگ تھے جیسے حضرت عمرؓ زید بن حارثہ اور عامر بن ربیعہ وغیرہ۔ مگر یہ سب سالم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے ۱۲ منہ ۱۳ سنتوں کا ترجمہ بھی  
کیا یعنی جو سچے برحق امام کے حکم سے پھر جائے بعضوں نے مفتون عام رکھا ہے اور بدعتی سے عام بدعتی مراد ہے خواہ اس کی بدعت اعتقادی ہو جیسے شیعہ خارجہ مرجعہ  
معتزلہ وغیرہ کی خواہ مخواہی ہو جیسا کہ سہروردی نے دلائل سے دوا کر کے والے تعزیر یا علم اٹھانے والے قبروں پر چراغاں کرنے والے میلاد یا مہربانی کی مجلس کرنے والے کی تشریف لے  
ان کی بدعت کفر اور شرک کی حد تک پہنچ کر اگر کفر یا شرک کے درجے پر پہنچ جائے تو ان کے پیچھے نماز درست نہیں تسبیح میں ہے کہ سنت کہتے ہیں حدیث کو اور جماعت سے  
مراد صحابہ اور تابعین ہیں جو لوگ حدیث شریف پر چلتے ہیں اور اعتقاد اور عمل میں صحابہ اور تابعین کے طریق پر ہیں وہ اہل سنت اور جماعت ہیں باقی سب بدعتی ہیں ۱۲ منہ۔

بَدَّ عُنْتَهُ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ يُونُسَ  
حَدَّثَنَا الْأَوْدُارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ  
بْنِ الْجُبَيْرِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ  
بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَحْضُورٌ فَقَالَ إِنَّكَ  
إِمَامٌ عَامَّةٌ وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرَى وَ  
يُصَلِّي لَنَا إِمَامٌ قِسْنَةٌ وَنَتَحَرَّجُ  
فَقَالَ الصَّلَاةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ  
النَّاسُ وَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسَنُ  
مَعَهُمْ وَإِذَا أَسَاءُوا فَأَجْتَنِبُ  
إِسَاءَتَهُمْ وَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ  
قَالَ الزُّهْرِيُّ لَا تَرَى أَنْ يُصَلِّيَ  
خَلْفَ الْمُخْتَلِئِ إِلَّا مِنْ مَحْذُورَةٍ  
لَا بَدَّ مِنْهَا۔

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي الْقَيْسِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ  
بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ  
ذِرَاعُ سَمْعٍ وَأَطْعَمَ وَلَوْ لِحَبَشِيٍّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَيْبَةٌ۔  
بَابُ ۲۴ يَقُومُ مَخْنِيَّتَيْنِ إِلَى إِمَامٍ  
يُحْدِثُ لَهُمَا سُؤَالَ إِذَا كَانَ الثَّانِي۔

ذبال اسے ہوگا۔ محمد بن یوسف نے بحوالہ اوزاعی ازہری  
ازحمید بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن عدی بن  
خیار حضرت عثمان بن عفان کے پاس گئے آپ کو باغی  
گھیرے ہوئے تھے عبید اللہ بن عدی نے کہا آپ سب  
مسلمانوں کے امام ہیں، آپ پر جو آفت اتری وہ آپ کو  
معلوم ہے ہمیں ان باغیوں میں سے ایک شخص نماز  
پڑھاتا ہے کہیں ہم گنہگار تو نہ ہوں گے؟ آپ نے  
فرمایا لوگوں کے سب اعمال میں سے نماز سب اچھا  
عمل ہے۔ جب لوگ اچھا کام کریں تو تو بھی اُن کے  
ساتھ اچھا کام کر۔ البتہ جب وہ بُرے کام کریں، تو تو  
اُن کا ساتھ نہ دے۔ ان کی بُرائی سے بچ۔ زبیدی نے  
بحوالہ زہری کہا کہ مختل یعنی ہچیرے کے پیچھے نماز پڑھنے  
کو طبیعت نہیں چاہتی لیکن اگر ضرورت یعنی مجبوری ہو  
تو اس کے پیچھے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ ۵۵

از محمد بن ابان از غندر از شعبہ از ابوالقیاس (انس بن مالک کہتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر سے کہا، بات سن، کہنا مان، اگر  
عشی غلام بھی (حاکم ہو) جس کا سر منقش کی طرح چھوٹا ہو۔

باب۔ اگر صرف دو نمازی ہوں، تو مقتدی کو امام کی  
دائیں طرف برابر کھڑا ہونا چاہیے۔ ۵۶

۱۔ یعنی امام کی بدعت کا ذبال اس کے سمر ہے گائیری نماز صبح ہوجائے گی ۱۲ منہ ۱۵ یہ مھر کے لوگ تھے جو حضرت عثمان کے مال سے ناراض ہو کر مدینہ میں  
آئے اس کا قصد وہیں ہے مروان کی شرارت سے یہ باغی بہت برا فروخت ہوئے اور آخر حضرت عثمان کو ان کے مکان پر گھیر لیا ۱۲ منہ ۱۵ عبدالرحمن بن عدیس بلوی  
یا کہ نہ بن بشر حافظ نے کہا کہ نہ مراد ہے سیف بن عمر کی روایت میں اس کی تصریح ہے ۱۲ منہ ۱۵ شافعیہ کا یہی قول ہے لیکن مالکیہ کے نزدیک فاسق علی کے  
پیچھے بھی نماز درست نہیں ہے اور فاسق اعتقادی جیسے رافضی خارجی وغیرہ ان کے پیچھے بھی درست نہیں ہے اگر وقت باقی ہو تو نماز کا اعادہ کرے ۱۲ منہ قسطلانی۔  
۱۵ جیسے پہلے کہیں جا حاکم ہو اور لوگ مجبور ہوں اس کو امام بنانے میں ۱۲ منہ ۱۵ بعضوں نے کہا ذرا پیچھے ہٹ کر ۱۲ منہ۔

٤٢٢- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشِّرْ فِي بَيْتِ خَالِكِ بْنِ مِمُونَةَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءُ  
ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَبُحِثُ  
فَقُسْتُ عَنْ يَسَارٍ فَبَعَثَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ خَمْسُ  
رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيظَهُ  
أَوْ قَالَ خَطِيظَهُ ثُمَّ حَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ -

بَابُ ٢٢٨ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ

يَسَارِدُ الْإِمَامَ فَيُحَوِّلُهُ إِلَى إِمَامٍ إِلَى يَمِينِهِ  
لَمْ تَفْسُدْ صَلَوَتُهُمَا -

٣٣٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَبْدِ رَهِيمِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ  
خُزَيْمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَابْنَتِي  
مَعَى اللَّهِ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ عِنْدَ هَٰذَا تِلْكَ اللَّيْلَةُ فَنَوَمْتُ  
ثُمَّ قَامَ يَفْعُلُ فَنَقَضَتْ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ فِي نَجْعِ عُنُقِي  
عَنْ يَمِينِهِ فَقَضَى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُبْعَةً ثُمَّ نَامَ  
حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ نَفَخَ  
فَنَزَحَ فَقَضَى وَلَمْ يَتَوَقَّأْ قَالَ عَمْرُو فَخَدَّثْتُ بِهِ  
بِكَلْبٍ أَقْبَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ.

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از حکم از سعید بن جبیر) حضرت ابن عباس  
 فرماتے ہیں ایک دفعہ میں اپنی خالہ میمونہ ام المؤمنین کے گھرات ٹھہرا۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی سزا پڑھی، چار رکعتیں۔ پھر آرام  
 فرمایا، سو گئے۔ آپ پھر سزا کے لیے اٹھے میں بھی آپ کے بائیں طرف  
 (سزا کے لیے) کھڑا ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے  
 دائیں پہلو کی جانب کھڑا کر لیا۔ آپ نے پانچ رکعات ادا کیں۔ پھر دو  
 رکعتیں پڑھیں، پھر سو گئے۔ حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز  
 سنی۔ پھر آپ صبح کی نماز کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے۔

**باب۔** اگر کوئی شخص امام کے بائیں طرف کھڑا ہو، اور امام اسے داہنی طرف کر لے تو کسی کی نماز فاسد نہ ہوگی۔

داعدا ابن وہب از عمرو از عبد رب بن سحید از محمد بن سلیمان  
از کریب ابن عباس کے غلام حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں، میں  
ام المومنین حضرت میمونہ کے ہاں ٹھہرا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس  
رات آپؐ کے پاس تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا پھر  
سناز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف  
کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے مجھے اپنی دائیں طرف کر لیا۔ آپؐ نے تیرہ رکعات ادا  
فرمائیں، پھر سو گئے۔ حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے۔ آپؐ جب سوتے تھے  
تو خراٹے لیتے تھے۔ پھر مؤذن آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سنناز  
کے لیے بلانے کو، آپؐ تشریف لے گئے سنناز پڑھی لیکن وضو نہیں کیا  
عمروؓ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث بحیرہ سے بیان کی۔ انہوں نے  
کہا کریب نے مجھ سے بھی یہی حدیث بیان کی۔

۱۔ حدیث سے یہ نکلا کہ جب امام کے ساتھ ایک ہی آدمی ہو تو وہ امام کی داہنی طرف کھڑا ہو جو بائیں طرف کھڑا ہو یا ناخالص اب اگر دوسرا کوئی شخص آجائے تو وہ امام کی بائیں طرف تکبیر تحریم کے پھر امام آگے بڑھ جائے یا دونوں مقتدی پیچھے ہٹ جائیں ۱۲ منہ ۱۵۔ کیونکہ آپ با وضو تھے نیند آپ کے وضو کو نہیں ٹوڑتی تھی۔ عبدالرزاق۔ ۱۶۔ اس سند میں عمر بن حارث اور کریب کے درمیان صرف ایک واسطہ ہوا یعنی بکیر ابن عبد اللہ کا اور اگلے سند میں عمروادکر کریب کے درمیان دو واسطے تھے عمرواد اور خرمہ بن سلیمان کے ۱۲ منہ ۔

**باب ۱۲۹** إِذَا أَمَرَ بِتَوَاتُرِ الْإِمَامَةِ أَنْ يُؤَمَّرَ  
ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ فَاتَمَّهُمْ -

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَمْعِيُّ  
ابْنُ إِدْرِهِيْمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ  
بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشَّرَ  
عَنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ أَصْبَحْتُ مَعَهُ  
فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِي الْأُصْبَى وَأَقَامَنِي  
عَنْ يَمِينِهِ -

**باب ۱۳۰** إِذَا طَوَّلَ الْإِمَامُ وَكَانَ  
لِلزَّجَلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ وَصَلَّى -

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ ابْنَ  
جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَوْمُ قَوْمِهِ ثُمَّ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ  
بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَوْمُ قَوْمِهِ فَصَلَّى  
الْحِشَاءَ فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ فَانصَوَى الزَّجَلُ فَكَانَ

**باب ۱۳۱** - نماز شروع کرتے وقت امامت کی نیت نہ ہو  
پھر لوگ آجائیں اور ان کی امامت کرے۔

از مسدد از اسمعیل بن ابراہیم از ایوب از عبد اللہ بن سعید بن  
جبیر از سعید بن جبیر ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں اپنی خالہ میمونہ کے  
پاس ایک رات ٹھہرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (تہجد کے لیے) کھڑے  
ہوئے میں بھی نماز میں شریک ہوا آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا، آپ  
نے میرا سر پکڑ کر مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر لیا۔

**باب ۱۳۲** - اس امر کا بیان کہ اگر امام لمبی سورت شروع کرے  
اور کسی کو کام ہو، تو وہ اکیلے نماز پڑھ کر چلا جائے۔

از مسلم از شعبہ از عمرو جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ معاذ بن  
جبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (فرض) نماز پڑھا کرتے تھے  
پھر اپنی قوم میں جا کر وہی نماز امام بن کر انہیں پڑھا دیتے تھے -  
دوسری سند از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از عمرو جابر بن عبد اللہ  
فرماتے ہیں معاذ بن جبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے  
تھے۔ پھر لوٹ کر اپنی قوم کی امامت کرتے تھے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ  
انہوں نے عشا کی نماز پڑھائی سورہ بقرہ شروع کر دی۔ ایک مقتدی  
نماز توڑ کر چلا گیا۔ معاذ نے اس کے متعلق برا بھلا کہا، معاذ کی یہ بات  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ تو امامت صحیح ہوگی کیونکہ امام کو امامت کی نیت کرنا کچھ شرط نہیں ہے البتہ ہنسر ہے تاکہ جماعت کا ثواب ملے امام احمد بن حنبل نے فرمایا ہے کہ فرض  
میں نیت ضروری ہے لیکن نفل میں ضرور نہیں ۱۲ منہ ۱۔ یہ حدیث کئی بار اُدھر گزر چکی ہے امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے  
تہجد شروع کیا تھا پھر ابن عباس آکر شریک ہو گئے اور آپ نماز پڑھ گئے ابوداؤد اور ترمذی نے نکالا کہ ایک شخص اکیلے نماز پڑھنے لگا یعنی فرض نماز تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نہیں جو اس پر تصدیق کرے یعنی اس کے ساتھ شریک ہو جائے اس سے یہ نکلا کہ فرض میں بھی امامت کی نیت کرنا لازم  
نہیں ہے ۱۲ منہ ۲۔ اس باب کا مقصود ہے کہ مقتدی افتدا کی نیت توڑ سکتا ہے یعنی امام کے پیچھے نماز توڑ کر اکیلے وہیں اپنے گھر جا کر نماز ادا کر سکتا ہے  
۱۳ منہ ۳۔ جب معاذ کو اس کا حال معلوم ہوا تو کہنے لگے ہونہ ہو منافق ہے ۱۲ منہ ۴۔ کہتے ہیں اس شخص کا نام حرام تھا جنہوں نے کہا (باقی اگلے صفحہ پر)

مُعَاذٌ يُنَالُ مِنْهُ فَبَكَمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ فَنَالُ فَتَنًا ثَلَاثًا وَمَا أَدْرَاكَ قَالَ فَاتِنَا  
فَاتِنَا فَاتِنَا وَأَمْرًا بِسُورَتَيْنِ مِنَ أَوْسَطِ الْمُفْصَلِ  
قَالَ عَسْرُو لَا أَحْفَظُهُمَا۔

**باب ۴۲** تَخْفِيفُ الْإِمَامِ فِي  
الْقِيَامِ وَرَتَاوِ التَّوَكُّوعِ وَ  
السُّجُودِ۔

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا  
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَعْدٍ أَنَّهُ رَجُلًا قَالَ دَامَ اللَّهُ بِأَيِّ  
رَسُولٍ اللَّهُ رَفِي لَدَاتِ أَخْرَعْنِ صَلَواتِ الْغَدَاةِ مِنْ  
أَجْلِ قُلَانِ مَتَا يُطِيلُ بِنَا مَا دَامَتْ رُسُولُ اللَّهِ  
مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةِ أَشَدَّ غَضَبًا  
مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُقَرَّرِينَ فَأَيُّكُمْ  
مَأْمُولٌ بِالنَّاسِ فَلَيْتَ جَوْدُ فَإِنَّ فِيهِمَا الضَّعِيفَ  
وَالْكَبِيرَ وَذَلِكَ الْحَاجَةُ۔

**باب ۴۳** إِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ  
فَلْيُطِيلْ مَا شَاءَ۔

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي

نَے معاذ کے متعلق تین بار فرمایا فتنہ میں ڈالنے والا فتنہ میں ڈالنے والا۔  
فتنہ میں ڈالنے والا یا فسادی فسادی فسادی۔ اور معاذ کو حکم دیا کہ آئندہ  
اوسط مفصل کی سورتیں پڑھا کرے۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں مجھے یاد نہیں وہ  
کونسی سورتیں ہیں۔

**باب ۴۴**۔ امام کو چاہیے کہ قیام کو مختصر کرے، یعنی  
چھوٹی سورتیں پڑھا کرے۔ رکوع اور سجدہ کو مکمل طریق  
سے ادا کرے۔

رازا احمد بن یونس از زہیر از اسمعیل از قیس ابو مسعود فرماتے ہیں کہ  
ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں صبح کی جماعت میں اس لیے نہیں حاضر  
ہوتا، کہ فلاں امام نماز کو طویل کر دیتے ہیں۔ ابو مسعود کہتے ہیں اُس دن سے  
زیادہ غضبناک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے اوردی وہ طیس نہیں  
دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا تم میں بعض لوگ دین کے اعمال سے نفرت  
دلانے والے ہیں۔ دیکھو جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے وہ نماز مختصر پڑھائے  
کیونکہ مقتدیوں میں بعض کمزور، بعض بوڑھے اور بعض ضروری کام کو جلدی  
جانے والے موجود ہوتے ہیں۔

**باب ۴۵**۔ اگر تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طویل  
نماز پڑھے۔

رازا عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اعرج ابو ہریرہ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص امامت

(بقیہ) خزم بن ابی بن کعب بعضوں نے کہا حازم خیر اس شخص نے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم لوگ سارے دن  
محنت مشقت کرتے ہیں رات کو تھکے ماندے آئے ہیں تو معاذ نماز کو لمبا کرتے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ دوسری روایت میں ہے کہ سورہ والطارق  
اور الشمس وضعیا یا سج اسم ربک الاعلیٰ یا اقرب الساعۃ پڑھنے کا حکم دیا۔ مفصل قرآن کی ساتویں منزل کا نام ہے یعنی سورۃ ق سے اخیر قرآن  
تک سمیران میں تین ٹکڑے ہیں طویل یعنی ق سے سورۃ عم تک اوسط یعنی بیچ کی سورۃ عم سے الضعیفی تک مختصر یعنی چھوٹی والضحیٰ سے اخیر تک  
۱۲ منہ ۱۵ حدیث میں تو مطلق ہلکا کرنے کا ذکر ہے مگر قیام ہی لوگوں پر جاری ہوتا ہے رکوع اور سجدہ کو کسی پر گراں نہیں ہوتا اس لیے ہلکا کرنے  
سے قیام کا ہلکا کرنا مردہوا ۱۲ منہ۔

هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ  
فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى  
أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

**باب ۲۵۳۔** مَنْ شَكَا إِمَامَةً إِذَا  
طَوَّلَ وَقَالَ أَبُو أُسَيْبٍ طَوَّلْتُ

بِنَا يَا بَحَّى۔

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ  
قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا تَأْخُذُ عَنِّي الصَّلَاةُ فِي الْفَجْرِ  
مَتَا يُطِيلُ بِنَا فَلَئِنْ فِيهَا فُغِضَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُرَيْتُهُ غَضِبَ فِي  
مَوْعِظَةٍ كَانَ أَشَدَّ عَصَابًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ  
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ مِنْكُمْ مُتَقَرِّبِينَ فَمَنْ أَمَّ مِنْكُمْ  
النَّاسَ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيفَ وَ  
الْكَبِيرَ وَذَلِكَ الْحَاجَةُ۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا أَدَمُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دُرَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ  
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ  
بِنَا فَمَضَيْنِ وَقَدْ جَمَعَ الْبَلِيلُ فَوَاقَفَ مُعَاذًا يُصَلِّي  
فَاتَّكَ نَا فَصَحَّيْهِ وَأَقْبَلَ إِلَى مُعَاذٍ فَقَرَأَ سُورَةَ

کرے تو مختصر قرار ت کر لے، کیونکہ مقتدیوں میں کمزور، بیمار اور بوڑھے  
بھی ہوتے ہیں۔ ہاں جب تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طویل دے۔

**باب۔** نماز میں طویل دینے والے امام کی شکایت  
کرنا۔ ابو اسید (صحابی) نے اپنے بیٹے منذر سے کہا بیٹا  
تو نے نماز کو طویل کر دیا۔

دارعبد بن یوسف از سفیان از اسمعیل بن ابی خالد از قیس بن ابی  
حازم، ابو مسعود فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں صبح کی نماز میں حاضر نہیں  
ہوتا، تو فلاں کی وجہ سے، وہ نماز طویل پڑھاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم یہ سن کر بہت غضب آلود ہوئے کہ ایسے غصے کی اور وعظ و نصیحت کچھ  
میں میں نے انہیں نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا اسے لوگو! تم میں کچھ لوگ،  
(دین یا عبادت میں، نفرت پیدا کرنے والے ہیں۔ لہذا جو شخص تم میں  
سے امامت کرے، وہ مختصر نماز پڑھے، کیونکہ اس کے پیچھے کمزور، بوڑھے  
اور ضروری کام جانے والے موجود ہوتے ہیں۔

دار آدم بن ابی ایاس از شعبہ از محارب بن وثار، جابر بن عبد اللہ  
انصاری فرماتے ہیں ایک شخص پانی اٹھانے والے دوانٹ لایا، رات  
کافی چھاپکی تھی، معاذؓ کو نماز عشاء پڑھاتے پایا، وہ درنوں اونٹ بٹھا  
کر معاذؓ کی طرف چلا آیا تاکہ نماز پڑھے، معاذؓ نے سورۃ بقرہ یا سورہ نساء  
شروع کر دی۔ وہ نماز چھوڑ کر چلا گیا، اُس سے کسی نے کہا، کہ معاذؓ نے تجھے

۱۔ بعضوں نے کہا اگر مقتدی یہ ہیں اور ان میں کوئی بوڑھا نا تو ان کام والا نہ ہوں تو ان کی خوشی سے امام نماز کو لمبا کر سکتا ہے ابن عبد البر نے کہا جب  
بھی ہکا پڑھنا چاہیے کیونکہ احتمال ہے کہ اور کوئی نیا مقتدی آن کر شریک ہو جائے یا ان ہی میں سے کسی کو کام یا ضرورت لگ جائے یا بیمار ہو جائے ۲۔  
۳۔ اُن کی بن کعب۔ ۴۔ سبحان اللہ کلام الملوک الملوک ان تینوں نظموں میں سارے معذور داخل ہو گئے بیمار نا تو ان میں داخل ہے۔ اسی طرح  
نکرا لولا یا حج وغیرہ ۱۲ منہ۔

الْبَقْرَةِ أَوْ الذِّبْذِيبَةِ أَوْ تَطْلُقُ التَّوْحِيدَ وَبَيِّنَ أَنْ يَتَأَنَّى  
ثَلَاثَ رَسْمَةٍ فَإِذَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَكَ  
إِلَيْهِ مُعَاذًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا  
مُعَاذُ أَفَتَأَنَّى أَنْتَ أَوْ قَالَ أَفَتَأَنَّى أَنْتَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
فَلَوْ لَا صَدَّقْتُ بِسَبْعِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسِ  
وَمُحَمَّدًا وَاللَّيْلَ إِذَا يُغْشَى فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَأَى أَنَّ  
الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَدَا لِحَاجَةٍ أَحْسَبُ هَذَا  
فِي الْحَدِيثِ وَتَابِعَهُ سَعِيدُ بْنُ سَمُرَةَ وَمُسْعُوذُ  
وَالشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَرَأَ مُعَاذٌ فِي الْعِشَاءِ  
بِالْبَقْرَةِ وَتَابِعَهُ الْأَعْمَشُ عَنْ مُحَمَّدٍ -

**باب ۲۵۴** الزَّيْبَارِيُّ فِي الصَّلَاةِ  
وَالْمَنَابِتِ -

۲۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُوجِرُ الصَّلَاةَ وَيُكَبِّلُهَا -

**باب ۲۵۵** مَنْ أَخَفَّ الصَّلَاةَ  
عِنْدَ بِلَاغِ الصَّبِيِّ -

۲۷۱- حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَ  
حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَدَاكِيُّ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

بِرَّاسِ جَلَّالَهُ، وَهُوَ أَخْبَرْتُ بِمَا بَالُ السُّلَاطِمِ دَلِمَ كَيْ خَدَمَتْ، بَيْسَ حَاضِرٌ هُوَ أَوْ مَعَاذُ  
كِي شَكَايَتِ كِي أَبِي نَعْمَاذُ سَعْمَاذُ كِيَا تَوْبَلَايِسَ دَلَمَ  
وَالَا هِي؟ يَا فَرِيَا كِيَا تَوْنَسَادِي هِي؟ أَبِي نَعْمَاذُ كِيَا تَوْبَلَايِسَ مَرْتَبَ  
فَرِيَا نَعْمَاذُ كِيَا تَوْبَلَايِسَ مَرْتَبَ كِيَا تَوْبَلَايِسَ مَرْتَبَ  
وَاللَّيْلَ إِذَا يُغْشَى بِرَّاسِ جَلَّالَهُ، كِيَا تَوْبَلَايِسَ مَرْتَبَ كِيَا تَوْبَلَايِسَ مَرْتَبَ  
اور ضروری کام کو جلدی جانے والے بھی نماز پڑھتے ہیں۔ شعبہ کہتے  
ہیں یہ جملہ فائدہ یصلی دواءك الخ تیرے پیچھے فلاں فلاں قسم کے لوگ  
نماز پڑھتے ہیں، حدیث کا ایک حصہ ہے۔ شعبہ کے ساتھ اس حدیث  
کو سعید بن مسروق اور مسعود اور ابواسحاق شیبانی نے بھی روایت کیا۔ نیز  
عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن مقسم اور ابوالزیر نے بھی جابر سے روایت  
کی مگر اس میں یہ الفاظ ہیں کہ معاذ نے عشا کی نماز میں سورہ بقرہ پڑھی۔  
شعبہ کے ساتھ اعمش نے بھی اسے محارب سے روایت کیا۔

**باب -** نماز مختصر پڑھنا مگر مکمل رکوع و سجدہ اچھی  
طرح کرنا -

رازا ابو عمر از عبد الوارث، از عبد العزیز، انس بن مالک کہتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اختصار فرماتے تھے، مگر بڑی کامل ہوتی  
تھی۔

**باب -** بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز ہلکی کر دینا  
یعنی مختصر۔

رازا ابراہیم بن موسیٰ از ولید بن مسلم از اداعی از یحییٰ بن ابی کثیر  
از عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا میں نماز میں گھڑے ہو کر اسے طویل پڑھنے کا ارادہ کرتا ہوں،

۲۷۲- یعنی فرض نماز میں آپ مقتدیوں کے خیال سے چھوٹی سورتیں پڑھتے تھے مگر سجدہ اور رکوع اسی طرح دونوں سجدوں کے بیچ میں قعدہ اسی  
طرح رکوع کے بعد قیام یہ سب اچھی طرح کے ساتھ ادا کرتے ۱۲ منہ۔

فَتَدَاةٌ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَا قُومَ فِي الصَّلَاةِ أَرِيدُ أَنْ أُحْذِلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّغِيرِ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَواتِي كَرَاهِيَةً أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّةٍ تَابِعَهُ يَشْرَأُ بْنُ يَكْرٍ وَتَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ وَابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ -

۶۷۲۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَوةً وَلَا أَنَّهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ لَيْسَ بُبُكَاءَ الصَّغِيرِ فَيُخَفِّفُ خَفَافَةً أَنْ تُفْنَنَ أُمَّةٌ -

۶۷۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَا دُخْلَ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أُمِيرُكُمْ إِطْلَعُوا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّغِيرِ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَواتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَاةٍ وَجِدَ أُمَّةٍ مِنْ بُكَاءِهِ -

لیکن بچے سے روکنے کی آواز سن کر مختصر کر دیتا ہوں۔ اس کی ماں کو تکلیف میں ڈالنا برا سمجھتا ہوں، ولید بن مسلم کے ساتھ اس حدیث کو بشر بن بکر اور بقیع بن ولید اور عبداللہ بن مبارک نے بھی اذاعی سے روایت کیا۔

از خالد بن مخلد از سلیمان بن بلال از شریک بن عبداللہ انس بن مالک فرمانے ہیں میں نے کبھی کوئی ایسا امام نہیں دیکھا جس کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر اور زیادہ مکمل ہو۔ آپ اگر کسی بچے کے رونے کی آواز سن لیتے، تو اس اندیشہ سے نماز میں تخفیف کر دیتے، کہ اس کی ماں پریشان نہ ہو۔

(از علی بن عبداللہ از یزید بن زریح از سعید از قتادہ) انس بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز میں داخل ہو کر یہ ارادہ کرتا ہوں، کہ طویل کر دوں مگر بچے کے رونے کی آواز سن کر مختصر کر دیتا ہوں، کیونکہ میں جانتا ہوں بچے کے رونے کی آواز سے ماں کو کس قدر چوٹ محسوس ہوتی ہے۔

۱۔ اس حدیث سے آپ کی کمال لطافت اپنی امت پر اوم ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ عورتیں جماعت کی نماز میں شریک ہوتی تھیں ہندوستان میں مسلمانوں نے بالکل عورتوں کو جماعت میں شریک ہونے سے روک دیا ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے برخلاف ہے ابن ابی شیبہ نے نکالا کہ پہلی رکعت میں آپ نے ساتھ آنہوں والی سورت پڑھی پھر سچا کر دنا سن کر دوسری رکعت میں تین آیتیں پڑھیں ۱۲ منہ ۱۱ یعنی آپ کی نماز باعتبار قرأت کے تو لمبی ہوتی چھوٹی سورتیں چڑھتے اور ارکان یعنی رکوع سجدہ وغیرہ پورے طور سے ادا فرماتے جو لوگ سنت کی پیروی کرنا چاہیں ان کو امامت کی حالت میں ایسی ہی نماز پڑھنا چاہیے۔ ہمارے زمانہ میں یہ بلا پھیل گئی ہے کہ قرأت تو اس قدر طویل کرتے ہیں کہ ایک رکعت میں چار چار پانچ پانچ پارے اڑا جاتے ہیں مگر رکوع سجدہ اور سجدوں کے بیچ میں قعدہ اچھے طور سے نہیں کرتے ان کی نماز کیا ہے گویا شوگیں ہے حق تبارے سے ڈرنا چاہیے نمازی بڑے شہنشاہ کی بادشاہ میں حاضر ہوتا ہے تو ادب سے اور اطمینان سے تمام ارکان ادا کرنے چاہئیں ایسی سورتوں سے جو خلاف سنت ادا کی جائیں ایک رکعت تمام شرائط اور ادب کے ساتھ سنت کے موافق کہیں زیادہ افضل ہے ۱۲ منہ۔



۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ  
مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ  
لَا دَخُلُ فِي الصَّلَاةِ فَأَرَيْتُ إِطْلَافَهَا فَاسْتَمِعْتُ بِكَاءَ  
الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ مِنْهَا أَعْلَمُكُمْ مِنْ شِدَّةِ وَجْدٍ أَوْ مِنْ  
مِنْ بَكَاءِهِ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

باب ۲۵۶ إِذَا صَلَّيْتَ ثُمَّ أَمَرَ  
قَوْمًا -

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ  
قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ  
يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ  
يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ -

باب ۲۵۷ تَكْبِيرُ الْإِمَامِ -

۶۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرَضَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ  
أَنَّهُ يَلَاؤُ يَوْمَهُ بِالصَّلَاةِ قَالَ مُؤَدَّا أَبَا بَكْرٍ  
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَجَلَّأَ أَسِيفُ  
إِنْ يَفْعَلْ مَقَامَكَ يَبْكُ فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْفِرَاقِ

(از عمر بن بشار از ابن عدی از سعید از قتادہ) انس بن مالک کہتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز میں داخل ہوتا ہوں، طویل  
کرنے کا ارادہ کرتا ہوں، مگر بچے کے رونے کی آواز سن کر مختصر کر دیتا ہوں۔  
میں جانتا ہوں، ماں کے دل پر بچے کے رونے کی آواز سے کس قدر چوڑا  
پڑتی ہے۔ نیز حضرت موسیٰؑ نے بحوالہ ابان از قتادہ از انس آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی۔

باب - کوئی شخص نماز پڑھ کر دوسروں کو دہی نماز  
جماعت سے پڑھائے۔ اس کا بیان -

از سلیمان بن حرب و ابو النعمان از حماد بن زید از ایوب از  
عمر بن دینار حضرت جابر فرماتے ہیں کہ معاذؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ نماز پڑھتے، پھر اپنی قوم میں آکر ان کی امامت کرتے۔

باب - مقتدیوں کو امام کی تکبیر سنانا۔ (نماز کے  
انداز تکبیر بننا)۔

(از مسدد از عبد اللہ بن داؤد از اعمش از ابراہیم از اسود حضرت  
عائشہؓ فرماتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض وصال میں مبتلا  
ہوئے تو بلال نماز کی اطلاع کرنے کو حاضر ہوئے آپ نے فرمایا ابو بکرؓ  
کو امامت کا حکم دیا جائے کہ وہ امامت کرے، میں نے کہا ابو بکرؓ نرم  
دل آدمی ہیں جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے رد دیں گے قرآن نہ پڑھ  
سکیں گے آپ نے پھر فرمایا ابو بکرؓ کو حکم دو کہ نماز پڑھائے۔ میں نے  
پھر دہی کہا۔ آپ نے تیسری بار یا جو تھی بار فرمایا تم یوسف کے زمانے

۱۷ جب مقتدی بہت ہوں اور اللہ اکبر کی آواز ان کو نہ پہنچے کا خیال ہو تو دوسرا کوئی شخص تکبیر زور سے بکار کر کہہ سکتا ہے تاکہ سب لوگوں کو آواز پہنچ جائے

فَقَالَ مُؤَدَّا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَقُلْتُ مِثْلَهُ فَقَالَ  
فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ الْوَارِبَةِ لَأَتُكَّنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ  
مُؤَدَّا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَقُلْتُ فَنُوحِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّي أَنْظُرُ لَيْلِي  
يُعْطِي بِرَجْلَيْهِ الْأَرْضَ فَلَمَّا رَأَاكَ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ  
يَتَأَخَّرُ فَاشَارَ إِلَيْهِ أَنْ صَلَّى فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ  
فَعَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ  
يُسَبِّحُ النَّاسَ التَّكْبِيرُ تَابِعَهُ مُحَمَّدٌ عَنْ الْأَعْمَشِ -

اس حدیث کو عبد اللہ بن داؤد کے ساتھ محاضر نے بھی اعمش سے روایت کیا۔

**باب ۴۵۸** الْوُجُلُ يَأْتِيهِ بِالْإِمَامِ  
وَيَأْتِيهِ النَّاسُ بِالْمَاءِ مُؤَمَّرٌ -  
وَيُذَكِّرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ نَبِيَّ وَلِيًّا تَحْتَهُ  
يَكُمُ مَنْ بَعْدَكَ كُمْ -

**باب -** ایک شخص امام کی اقتدا کرے اور لوگ اس  
کی اقتدا کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے  
کہ آپ نے پہلی صف والوں سے فرمایا تم میری اقتدا  
کردنہاری اقتدا پچھلی صفوں کے لوگ کریں گے۔

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ  
الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَقَلَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤَدِّئُهُ بِالصَّلَاةِ  
فَقَالَ مُؤَدَّا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ قَرَأْتُهُ

(الاقطیب بن سعید از ابو معاویہ از اعمش از ابراہیم از اسود) حضرت  
عائشہ فرماتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے، تو بلال نماز  
کی اطلاع دینے آئے، آپ نے فرمایا ابو بکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائے، میں  
نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ نرم دل آدمی ہیں، وہ جب آپ کی جگہ کھڑے  
ہوں گے تو لوگوں کو اپنی آواز نہ سناسکیں گے، اگر آپ عمرؓ کو نماز پڑھانے  
کا حکم دیں تو بہتر آپ نے فرمایا ابو بکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے

گو یا حضرت ابو بکرؓ نے آپ کے تشریف لانے کے بعد بکر کے فرض انجام دیے۔ عبد الرزاق۔ ۱۷۷۔ اس کو امام مسلم نے ابوسعید خدری سے نکالا بظاہر یہ  
حدیث شعی کے مذہب کی تائید کرتی ہے اور شاید امام بخاری کا بھی یہی مذہب ہو مگر کایہ مذہب ہے کہ اگر اخیر صف کے پیچھے کوئی شخص اس وقت آیا جب امام رکوع  
سے اپنا سر اٹھا چکا تھا لیکن اخیر صف والوں نے اپنا سر نہیں اٹھا یا تھا اور وہ شریک ہو گیا تو اس کو یہ رکعت مل گئی کہو کہ وہ درحقیقت پچھلی صف والوں کا مقتدی  
ہے اور پچھلی صف والے آگے کی صف والوں کے اسی طرح اول صف والے امام کے مقتدی ہیں۔ جمہور علماء کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ دین کے  
کاموں میں تم میری پیروی کرو یعنی مجھ سے سیکھو اور تمہارے بعد جو لوگ آئیں گے وہ تم سے سیکھیں اسی طرح قیامت تک سلسلہ تعلیم و تعلم جاری ہے  
نسطانی نے کہا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مقتدی دوسرے مقتدیوں کی اقتدا کریں مرا منہ۔

مَتَى مَا يَقُومُ مَقَامَكَ لَا يَسْمِعُهُ النَّاسُ فَلَوْ أَمَرْتُ  
عَسْرَفَقَالَ مُرُودًا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ  
لِحَفْصَةَ قَوْلِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَجَلُّ أَسَيْفٌ وَكَرَّثُهُ  
مَتَى يَقُومُ مَقَامَكَ لَا يَسْمِعُهُ النَّاسُ فَلَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ  
فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَنْتُ مَوَاجِبَ يُوسُفَ مُرُودًا أَبَا بَكْرٍ  
يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْسِهِ خِفَةً فَقَامَ  
يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرَجُلًا كَالْمُخْطَافِ فِي الْأَرْضِ  
حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَهُ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ  
ذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ تَتَأَخَّرُ وَأَمَّا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ  
يُصَلِّيَ قَائِمًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا ائْتَفَقَا عَلَى أَنْ يُصَلِّيَا بِصَلَاةِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُتَّفِقُونَ  
بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ.

**باب ۴۵۹** هَذَا يَأْخُذُ الْإِمَامُ إِذَا

شَكَ بِقَوْلِ النَّاسِ -

۶۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْمُودٍ عَنْ  
مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي تَيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

میں نے حنفیہ سے کہا کہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر کہ ابو  
بکرؓ نرم دل انسان ہیں اور جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو  
قرارت کی آواز (رد کرنے کے سبب) نہ سنا سکیں گے آپ عمرؓ کو نماز  
پڑھانے کا حکم دیں۔ آپ نے فرمایا تم یوسف کے عہد کی عورتوں کے مثل  
ہو۔ ابو بکرؓ کو حکم دو کہ نماز پڑھائے، جب وہ نماز شروع کر چکے تھے تو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طبیعت میں آرام محسوس کیا، آپ دو  
آدمیوں کا سہارا لیتے ہوئے مسجد میں تشریف لے گئے، آپ کے قدم  
مبارک زمین پر خط کھینچتے جا رہے تھے۔ حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہو گئے۔  
جب حضرت ابو بکرؓ نے آپ کی آہٹ محسوس کی، تو اپنی جگہ سے ہٹنے  
لگے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا، اپنی جگہ رہو، یہاں تک کہ  
آپ ابو بکرؓ کی بائیں جانب بیٹھ گئے، تو ابو بکرؓ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لے  
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر حضرت ابو بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
نماز کی اقتدا کر رہے تھے اور باقی صحابہ کرام حضرت ابو بکرؓ کی نماز کی پیروی  
کر رہے تھے۔ ۴

**باب -** جب امام کو شک ہو جائے تو کیا مقتدیوں کے

کہنے پر عمل کرے؟ ۴

رازی عبد اللہ بن مسلمہ از مالک بن انس از ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی  
از محمد بن سیرین حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
دو رکعتیں پڑھ کر فارغ ہو گئے تو آپ سے ذوالیہدینؓ نے کہا کیا نماز کم ہو گئی

۱۔ اسی جلد سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ حضرت ابو بکرؓ خود مقتدی تھے لیکن دوسرے مقتدیوں نے ان کی اقتدا کی ۱۲ منہ ۱۵۔ یہ باب لا کر امام بخاری نے  
شافعیہ کا رد کیا جو کہتے ہیں امام مقتدیوں کی بات نہ سمجھتے بعضوں نے کہا امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اس مسئلہ میں اختلاف اس حالت میں ہے جب امام کو خود شک  
ہو لیکن اگر امام کو ایک امر کا یقین ہو تو بالاتفاق مقتدیوں کی بات نہ سمجھنا چاہیے تسہیل میں ہے کہ اس باب میں حنفیہ کا قول حق ہے جو صحیح حدیث کے مطابق ہے  
اور امام مالک اور ان کے اتباع بھی اسی طرف گئے ہیں ۱۲ منہ ۱۵۔ ذوالیہدینؓ کا اصلی نام خربان تھا اس کو ذوالیہدین یعنی دو ہاتھ والا اس لیے کہنے لگے  
کہ اس کے ہاتھ لہبے تھے ۱۲ منہ۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَكَيْنِ أَفْصَحْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَكَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِنْهُ سَجُودًا أَوْ أَكْثَرَ -

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هَرَبَةَ عَنْ أَبِي سَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ فَقِيلَ قَدْ صَلَّيْتَ رَكَعَتَيْنِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ -

بَابُ ۳۷۔ إِذَا بَكَى الْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ سَمِعْتُ لِسِيحَةَ عُمَرَوُ أَنَا فِي آخِرِ الصُّفُوفِ يَقْرَأُ إِنَّمَا أَشْكُوا بَنِي وَحُرْفِي إِلَى اللَّهِ -

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ہے یا آپ بھول گئے؟ یا رسول اللہ۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذوالیحدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں تو آپ دوبارہ نماز میں کھڑے ہو گئے اور دو رکعتیں مزید پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر اللہ اکبر کہہ کر حسب معمول سجدہ کیا یا کچھ طویل سجدہ کیا۔

از ابوالولید از شعبہ از سعد بن ابراہیم از ابو سلمہ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر نماز تمام کر دی، تو آپ سے عرض کیا گیا۔ آپ نے نو دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ چنانچہ آپ نے مزید دو رکعتیں پڑھیں اور سلام کیا پھر دو سجدے کیے۔

باب ۳۷۔ اگر امام نماز میں روئے، اس کا بیان عبد اللہ بن شداد کہتے ہیں میں نے حضرت عمرؓ کا رونا سنا جبکہ میں آخری صف میں کھڑا تھا۔ حضرت عمرؓ یہ آیت پڑھ رہے تھے انما اشکوا بنی وحرفی الى الله (میں اپنے رنج و غم کا شکوہ اللہ کو سنا تا ہوں)۔

از اسمعیل از مالک بن انس بن ہشام بن عروہ از عروہ حضرت

۱۷ یعنی جیسا نماز میں سجدہ کیا کرتے تھے مراد سجدہ سہم ہے ۱۲ منہ ۱۷ امام بخاری اس باب میں جو اثر اور حدیث لائے ان سے نماز میں رونے کا جواز نکالا اور تہجد اور نحر اور ثوری سے منقول ہے کہ رونا اور رونے کی آواز نکالنا دونوں نماز کو فاسد کرتے ہیں اور مالکیہ اور حنفیہ کے نزدیک اگر رونا عذاب کے ڈر سے اور خدا کے خوف سے ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی ورنہ فاسد ہو جائے گی تبہیل میں ہے کہ حق یہی ہے کہ رونے سے نماز فاسد نہ ہوگی ۱۲ منہ ۱۷ یہ اللہ تعالیٰ نے سورہ یوسف میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا کلام نقل کیا جب حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے باپ سے کہا کہ تم یوسف کو یاد کرتے کرتے یا تو اپنی جان کھولو گے یا اپنے تئیں بیمار کر لو گے تو انہوں نے یہ جواب دیا کہ میں اپنے دل کا غم اپنے مالک سے عرض کرتا ہوں کسی مخلوق سے شکایت نہیں کرتا حضرت عمرؓ صبح کی نماز میں سورہ یوسف پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے تو بے اختیار رو دیے اور ایسا پھوٹ پھوٹ کر روئے کہ عبد اللہ بن شداد اخیر صف میں تھے انہوں نے رونے کی آواز سنی اس اثر کو سعید بن منصور اور ابن منذر نے وصل کیا ۱۲ منہ۔



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَسَوْنَ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ  
بَيْنَ وَجْهِكُمْ

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَهْبِيبٍ عَنْ  
أَسْبَاطِ النَّخَعِيِّ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا  
الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي۔

باب ۴۶۲۔ اِقْبَالُ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ  
عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ۔

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا مَعْوِيَةُ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدُ بْنُ  
بُنٍ قَدَامَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الظَّوِيلِ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَقِيمَتِ الصُّلُوفُ  
فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُوجِّهُهُمْ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاثَمُوا  
فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي۔

باب ۴۶۳۔ الصَّفِّ الْأَوَّلِ۔

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ مِمَّنْ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ  
الْعَرَقُ وَالسُّبُطُونَ وَالْمُطْعَمُونَ وَالْهَدَامُونَ  
قَالَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي النَّهْيِ لَمْ يَنْهَوْا النَّبِيَّ  
وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا  
وَلَوْ حَبُّوا لَوَيْعَلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُتَقَدِّمِ

(از ابو عمر از عبدالوارث از عبدالعزیز بن مہیب) حضرت انس  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہیب سیدی کیا کرو،  
میں تمہیں اپنی پشت کی جانب سے بھی دیکھا کرتا ہوں یہ

باب ۴۶۲۔ مہیب سیدی کرنے کے وقت امام کا مقتدیوں  
کی جانب رخ کرنا۔

(از احمد بن ابی رجاء از معاویہ بن عمرو از زائدہ بن قدامہ از حمید  
طویل) انس بن مالک فرماتے ہیں، تکبیر ہو چکی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ہماری طرف منہ کیا آپ نے فرمایا مہیب سیدی کرد اور مل کر  
کھڑے ہو۔ میں تمہیں اپنی پشت کی جانب سے بھی دیکھا کرتا ہوں۔

باب ۴۶۳۔ صف اول کا بیان۔

(از ابو عامر از مالک از زکریا از ابو صالح) ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہدایہ لوگ ہیں، پانی میں ڈوبنے والا، پیٹ  
کی بیماری سے مرنے والا، طاعون سے مرنے والا، اگر گرو مرنے والا،  
مزید فرمایا اگر لوگ یہ جان لیتے کہ ظہر کی نماز کے لیے جلدی مسجد میں  
جانے کا کیا فائدہ ہے، تو لوگ بہت پہلے جاتے ایک دوسرے سے  
سبقت کر کے، اگر لوگوں کو علم ہو جاتا کہ عشا اور صبح میں جانے کا کیا ثواب  
ہے تو ضرور (مسجد میں) آتے گودہ (چل نہ سکتے) اور گسٹ کر انہیں

۱۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تھا آپ کو آگے بچھے دونوں طرف سے نظر آتا ۱۲ منہ ۱۳ پہلی صف وہ ہے جو امام کے نزدیک ہو بعضوں نے کہا پہلی جو پوری  
صف ہو اس کے پیچ میں کوئی غلط نہ ہو جیسے حجرہ یا منبر یا دیوار وغیرہ بعضوں نے کہا جو نماز کے لیے مسجد میں پہلے آئے وہ پہلی صف میں ہے گو اخیر صف میں کھڑا ہو ۱۲ منہ۔

لَا تَسْتَهْمُوا۔

تو لوگ قرعہ اندازی پر اتر آتے۔

بَابُ إِقَامَةِ الصَّغِيرِ مِنَ صَلَاتِهِ۔

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ إِنَّمَا جَوَلُ الْإِمَامِ لِيُؤْتِيَهُمْ فَلَا تَتَخَلَّفُوا

عَلَيْهِ فَإِذَا رَكَعَ فَادْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ

بِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا

سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا

جُلُوسًا اجْمَعُونَ وَأَقِيمُوا الصَّغِيرَ فِي الصَّلَاةِ

فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّغِيرِ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَكِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ تَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ سَوِّدُ امْصُوفِكُمْ فَإِنَّ سَوِيَّةَ الصُّفُوفِ

مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ۔

بَابُ إِشْرَافِ مَنْ لَمْ يَتِمَّ

الصُّفُوفِ۔

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ

عَبِيدٍ الْقَاسِي عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّارٍ النَّصَارِيِّ

| آنا پڑتا۔ نیز اگر انہیں معلوم ہوتا کہ پہلی صف میں کیا فائدہ اور درجہ ہے

باب۔ صفیں سیدھی کرنا بھی نماز کا مکمل کرنے کا نام ہے۔

(از عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے، کہ اس

کی پوری پیروی کی جائے۔ پس ارکان نماز میں اس سے اختلاف نہ کرو۔ جب

وہ رکوع کرے تو رکوع کرو، جب سمع اللہ لمن حمد کہے تو ربنا لک

الحمد کہو اگر وہ سجدے میں جائے، تو سجدے میں جاؤ۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز

پڑھے تو سب بیٹھ کر پڑھو۔ اور نماز میں صف سیدھی رکھا کرو، کیونکہ

صف سیدھی رکھنا نماز کی خوبی میں شمار ہوتا ہے۔

(از ابوالولید از شعبہ از قتادہ از انس)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اپنی صفوں کو سیدھا رکھو۔ کیونکہ صفوں کو سیدھا رکھنا نماز کو

قائم کرنے کا جز ہے۔

باب۔ صفوں کو مکمل نہ کرنے والے آدمی کو گناہ۔

(از معاذ بن اسد از فضل بن موسی از سعید بن عبید طائی)

بشیر بن یسار انصاری انس بن مالک کے متعلق فرماتے ہیں کہ جب وہ مدینہ آئے تو

ان سے کہا گیا کہ آپ آج کل کون سی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

لے قسطلانی نے کہا آگے کی صف شامل ہے دوسری صف کو بھی اس لیے کہ وہ تیسری صف سے آگے ہے اسی طرح تیسری کو بھی وہ چوتھی سے آگے ہے یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ سکہ معلوم ہوا کہ نماز میں صف درست کرنے کے لیے آدمی آگے یا پیچھے سرک جائے یا صف ملانے کے واسطے کسی طرف ہٹ جائے یا کسی کو پیچھے لے لے تو اس سے نماز میں غلن نہ آئے گا بلکہ ثواب پائے گا کیونکہ صف برابر کرنا نماز کا ایک ادب ہے ۱۲ منہ سکہ جو کام امام کرے وہ تم بھی کرو یہ نہیں کہ امام رکوع میں رہے تم سجدے میں چلے جاؤ امام نے ابھی سجدے سے سر نہیں اٹھایا تم اٹھاؤ ۱۲ منہ سکہ صف برابر کرنے سے نماز کی خوبصورتی ہے ورنہ نماز بے ڈول اور بے ہنگام رہے گی قسطلانی نے اس سے یہ نکالا کہ صف برابر کرنا فرض نہیں ہے کیونکہ حسن خارجی چیزوں سے ہوتا ہے ۱۲ منہ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقِيلَ لَهُ مَا أَنْكَرْتَ مِمَّا مُنذُ يَوْمِ عَهْدَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْكَرْتُ شَيْئًا إِلَّا أَكَلْتُمْ لَا تَقِيمُونَ الْقُفُوفَ وَقَالَ عَقِبَةُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَدِمَ عَلَيْنَا أَنَسُ الْمَدِينَةَ بِهَذَا -

**باب ۲۶۶** الزَّائِي النَّكِبِ بِالنَّكِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِي الصَّفِّ وَقَالَ الثَّعْلَبَانِ بْنُ يَسِيرٍ وَآيَةُ الرَّجُلِ مَتَا يُلَوِّفُ كَعْبَهُ يَكْعَبُ صَلَاحِهِ -

۶۸۸- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَقِمُوا صُفُوفَكُمْ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي وَكَانَ أَحَدُ نَائِلِي فِي مَنَكِبَةٍ بِمَنَكِبِ صَلَاحِهِ وَقَدَمُهُ بِقَدَمِهِ -

**باب ۲۶۷** إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الْأَمَامِ وَخَوَّلَهُ الْأَمَامُ خَلْفَهُ إِلَى يَمِينِهِ تَنَتَّ صَلَوَتُهُمَا -

۶۸۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ

زمانے کے خلاف دیکھتے ہیں؟ فرمایا کوئی نئی اور خلاف چیز نہیں دیکھی ہوگی اس کے کہ تم صفوں کو سیدھا نہیں رکھتے۔ عقبہ بن عبید نے بحوالہ بشیر بن یسار فرمایا کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ میں آئے اور یہی حدیث بیان فرمائی۔

**باب ۲۶۸** صف میں مونڈھے سے مونڈھا اور پاؤں سے پاؤں ملانا۔ نعمان بن بشیر کہتے ہیں ہم میں ہر ایک اپنا ٹخنہ دوسرے کے ٹخنے سے ملا کر کھڑا ہوتا۔

رازمرو بن خالد از زہیر از حمید حضرت انس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو برابر رکھو میں تم کو پشت کی جانب سے بھی دیکھتا ہوں، ہم میں ہر ایک اپنا کندھا دوسرے کے کندھے سے اور قدم اس کے قدم سے ملا دیتا۔

**باب ۲۶۹** اگر کوئی شخص امام کی بائیں طرف کھڑا ہو اور امام اسے پیچھے کی طرف سے کھینچ کر دائیں طرف کرے تو ہر ایک کی نماز درست ہے۔

رازقنبیہ بن سعید از داؤد از عمرو بن دینار از کرب مولى ابن عباس حضرت ابن عباس فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی۔ آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سر پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر لیا۔ پھر نماز پڑھ کر آپ

۱۔ اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ بشیر بن یسار کا سامع انس رضی اللہ عنہ سے ثابت کریں اس کو امام احمد نے اپنی سند میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ یعنی نہ مقتدری کی نماز میں کوئی نقص آیا نہ امام کی دونوں کی نماز پوری ہو گئی ۱۲ منہ۔



عَنْ سَارِجٍ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِي مِنْ وَرَائِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى وَرَقَدَ جَعَاءُ الْمُؤَدِّنِ فَقَامَ يُصَلِّي وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

**باب ۲۶۸** التَّوَضُّعُ وَحَدَّثَا  
تَكُونُ صَفًّا

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَبَيْنِي فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمِّي أُمُّ سَلِيمٍ خَلْفَنَا

**باب ۲۶۹** مِثْمَنَةُ الْمَسْجِدِ  
وَالْإِمَامِ

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُتِبَ كَلِمَةً أُصِغِيَ عَنْ سَارِجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي حَتَّى أَوْبَعَصِدِي حَتَّى أَقَامَ مِنِّي عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَرَأَيْتُ

**باب ۲۷۲** إِذَا كَانَ بَيْنَ الْإِمَامِ

سورہ ہے۔ اس کے بعد مؤذن آیا۔ آپ کھڑے ہوئے اور بغیر نئے وضو کے نماز (صبح) پڑھی۔

**باب**۔ اکیلی عورت بھی ایک صف کا حکم رکھتی ہے۔

(از عبد اللہ بن محمد از سفیان از اسحاق) انس بن مالک فرماتے ہیں میں اور ایک اور یتیم لڑکے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ میری ماں اُمّ سلیم ہمارے پیچھے اکیلی کھڑی تھی۔

**باب**۔ اکیلے مقتدی کو امام کی دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیے۔

(از موسیٰ از ثابت بن یزید از عاصم از شعبی) ابن عباس فرماتے ہیں ایک رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا آپ نے میرا ہاتھ یا بازو پکڑ کر اپنی دائیں طرف کھڑا کر لیا۔ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ کیا میرے پیچھے سے گھوم آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے سے گھومنے کا فرمایا۔

**باب**۔ جب امام اور مقتدیوں کے درمیان

۱۔ یعنی اگر عورت، اکیلی ہے تو وہ اکیلی کھڑی رہے گی اور اس کی نماز باجماعت مقبوض ہوگی، اکیلی ہونے کی وجہ سے وہ مردوں کی صف میں نہ کھڑی ہو گی۔ ۲۔ نہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ ام سلیم اکیلی تھیں مگر لڑکوں کے پیچھے ایک صف میں کھڑی ہوئیں ۱۲ منہ ۱۳ اس حدیث میں فقط امام کے داہنے طرف کا بیان ہے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو نسائی نے برابر سے نکالا کہ ہم جب آپ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو داہنی جانب کھڑا ہونا پسند کرتے تھے اور ابو داؤد نے نکالا کہ اللہ رحمت اتارتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں صفوں کے داہنی جانب والوں کے لیے اور یہ اس کے خلاف نہیں جو دوسری حدیث میں ہے کہ جو کوئی مسجد کا بایاں جانب مہموں کے تو اس کو اتنا ثواب ہے کہ وہ کہ اول تو یہ حدیث ضعیف ہے دوسرے یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب سب لوگ داہنے ہی جانب میں کھڑے ہونے لگے اور بایاں جانب بالکل آخر کیا ۱۲ منہ۔

وَبَيْنَ الْقَوْمِ خَاطِطٌ أَوْ سَائِرٌ - وَ  
قَالَ الْحَسَنُ لَا يَأْتِيَنَّ أَنْ تُصَلِّيَ وَ  
بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ نَهْرٌ قَالَ أَبُو  
يُحْيَى يَا تَصْرِيًا لِلْمَامِ وَإِنْ كَانَ  
بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ سَائِرٌ  
تَلْبِيَةُ الْإِمَامِ -

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ نَصَارِيَّ عَنْ  
عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِي حُجْرَتِهِ وَ  
جِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيرٌ فَرَأَى النَّاسَ شَخْصَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَنَا نَسْ يُصَلُّونَ  
يُصَلُّونَهُ فَاصْبَحُوا فَتَحَدَّثُوا بِذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ  
الْثَّانِيَةُ فَقَامَ مَعَهُ أَنَا نَسْ يُصَلُّونَ يَصَلُّونَهُ  
صَبَحُوا ذَلِكَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدُ  
ذَلِكَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَمْ يَحْجُجْ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ النَّاسُ فَقَالَ إِنْ  
خَشِيتُ أَنْ تُكَلِّبَ عَلَيْكُمْ صَلَاةَ اللَّيْلِ -

### باب ۴۴ صَلَاةُ اللَّيْلِ -

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
ذُئْبٍ عَنْ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

دیار یا ستر ہو (یعنی پردہ) تو کوئی مضائقہ نہیں۔ امام حسن  
بصریؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں اگر تیرے یا تیرے  
امام کے درمیان ندی نالہ ہو۔ ابو جابرؒ کہتے ہیں کہ امام کی اقتدا  
کر سکتا ہے خواہ اُس کے اور امام کے درمیان راستہ یا دیوار  
حائل ہو بشرطیکہ التذکرہ کی آواز سن سکے۔

(از محمد بن سلام از عبدہ الزنجی بن سعید انصاری از عمرہ حضرت  
عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنے حجرے میں تہجد کی  
نماز پڑھا کرتے حجرے کی دیوار چھوٹی تھی، لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
بدن مبارک دیکھ لیا اور کچھ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے  
جب صبح ہوئی تو اس کا چرچا کیا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پیچھے تہجد پڑھی، دوسری رات آپ کھڑے ہوئے تب بھی کچھ لوگ آپ کے  
پیچھے تہجد پڑھتے رہے، دو تین راتوں تک ویسا ہی کرتے رہے۔ اس کے  
بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر پڑھنے لگے۔ نماز کے مقام پر تشریف نہ  
لائے (جہاں سے آپ کو دیکھا جاسکتا تھا) جب صبح ہوئی تو لوگوں نے  
اس کا ذکر کیا کہ آج رات آپ نے حسب سابق نماز نہیں پڑھی، تو آپؐ  
نے فرمایا مجھے یہ اندیشہ ہو گیا کہ میں پر یہ نماز (تہجد) فرض نہ ہو جائے۔

### باب ۴۵ رات کی نماز -

(از ابو اسیم بن منذر از ابن ابی ذئب از ابی ذئب الزہری از  
ابو سلمہ بن عبد الرحمن حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک  
چٹائی تھی، جسے آپ دن کو بچھایا کرتے اور رات کو اُس کا پردہ بنا لیتے۔

۱۔ ماکیہ کا یہی قول ہے اور شاید امام بخاری کا بھی یہی مذہب ہے ۱۲ منہ ۱۔ حافظ نے کہا حسن کا یہ اثر مجھ کو نہیں ملا البتہ سعید بن منصور نے ان  
سے روایت کیا کہ اگر کوئی آدمی جہت کے اوپر ہو اور امام نیچے وہ اس کی اقتدا کر رہا ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ۱۲ منہ ۱۔ بعضوں نے یوں ترجمہ  
کیا ہے یا اس کو ایک کوٹھری کی طرح بنا لیتے ۱۲ منہ۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ حَصِيرٌ يُسَطُّهُ بِالنَّهَارِ يَخْتَجِرُكَ بِالنَّيْلِ فَتَابَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَصَفُّوا وَرَأَوْا -

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّظْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ حَصِيرٍ فِي رَمَضَانَ فَصَلَّى فِيهَا لَيْلِي فَصَلَّى بِصَلَوَتِهِمْ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُمْ مِنْ مَنَاسِكَكُمْ فَصَلُّوا أَهْلُهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَقَالَ عَفَّانٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّظْرِ عَنْ بُسْرِ عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ إِجْبَابِ التَّكْبِيرِ وَ

اِنْتِزَاجِ الصَّلَاةِ -

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعْتُ بَنِي مَالِكٍ (الْأَنْصَارِي) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا

چند لوگ آپ کے پاس کھڑے ہوئے اور آپ کے پیچھے صف باندھی۔

رازی عبدالاعلیٰ بن حماد از وہیب بن کثیر عن سالی بن سعید عن بصر بن سعید عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں ایک حجرہ بنایا یا پردہ - بصر بن سعید کہتے ہیں میرے خیال میں وہ چٹائی کا تھا اس کے اندر کئی راتوں تک آپ نماز پڑھتے رہے۔ آپ کے ساتھ کئی صحابہ کرام نے بھی نماز پڑھی۔ جب آپ کو ان کا حال معلوم ہوا تو آپ نے نماز تہجد چھوڑ دی۔ پھر تشریف لائے اور فرمایا تم جو کرتے رہے مجھے معلوم ہے۔ لوگو! اپنے گھروں میں نماز تہجد پڑھ لیا کرو کیونکہ بہتر نماز گھر میں ہوتی ہے، فرض نماز جماعت سے مسجد میں ہوگی۔ عفان بن مسلم نے بحوالہ وہیب از ابوالنضر از زید بن سعید عن بصر بن سعید عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی روایت کی ہے۔

باب - تکبیر تحریمہ کا واجب ہونا اور نماز کی ابتدا۔

رازی ابوالیمان از شعیب از زہری، انس بن مالک انصاری فرماتے ہیں ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے (اور گر پڑے) آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ آپ نے اس

۱۔ تہجد کی نماز میں آپ میں اور لوگوں میں پوریا حاس تھا اس حدیث کو لا کر امام بخاری نے یہ بتلایا کہ اگلی حدیث میں جس جگہ کہ ہے وہ بوریہ کا تھا ۱۲ منہ ۳۔ اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ موسیٰ بن عقبہ کا سماع ابوالنضر سے ثابت کریں جس کی اس روایت میں تصریح ہے ۱۲ منہ ۳۔ جب امام بخاری جماعت اور امامت سے فارغ ہوئے تو اب صفت نماز کا بیان شروع کیا بعض نسخوں میں باب کے لفظ کے پہلے یہ عبارت ہے ابواب صفت الصلوة لیکن اکثر نسخوں میں یہ عبارت نہیں ہے ہمارے امام احمد بن حنبل اور شافعیہ اور مالکیہ سب کے نزدیک نماز کے شروع میں اللہ اکبر کا فرض ہے اور کوئی لفظ کافی نہیں اور حنفیہ کے نزدیک کوئی لفظ جو اللہ اکبر کی تنظیم پر دلالت کرے کافی ہے جیسے اللہ اعلى یا اللہ اعظم ۱۲ منہ -

فَجَحَّشَ شِقَّتُهُ الْاَيْمَنُ وَقَالَ اَلَسْتُ فَصَلِّ لَنَا اَوْ مَسِيْرًا  
صَلُوْةً مِّنَ الصَّلَاةِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا  
وَرَأَى اَنَّهٗ قَعُوْدًا ثُمَّ قَالَ لَنَا سَلَمًا اِنَّمَا جُعِلَ  
الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا مَتَى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا  
وَإِذَا رَكَعًا فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعًا فَارْفَعُوْا وَإِذَا سَجَدًا  
فَاسْجُدُوْا وَإِذَا قَالَ اَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ  
فَقُوْا رَبَّنَا ذَكَرَكَ الْحَمْدُ -

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِيْ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ فَرْسٍ فَجَحَّشَ فَصَلَّيْنَا قَاعِدًا اَفْصَلَّيْنَا  
مَعَهُ قَعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ اَوْ  
اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا اَكْبَرُوْا فَكَبِّرُوْا  
وَإِذَا رَكَعًا فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعًا فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ  
سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْا رَبَّنَا ذَكَرَكَ الْحَمْدُ  
وَإِذَا سَجَدًا فَاسْجُدُوْا -

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الْدَّيْنَانِ عَنْ اَلْعَرَجِ  
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا اَكْبَرَ  
فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعًا فَارْكَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ

دن کوئی نماز فرض بیٹھ کر پڑھائی۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھی۔  
پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی  
کی جائے۔ جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو، جب  
وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سر اٹھائے، تم بھی سر اٹھاؤ  
جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو۔ جب وہ سمع الله لمن حمده  
کہے تم ربنا لك الحمد کہو۔

(از قتیبہ بن سعید از لیث از ابن شہاب) انس بن مالک رضی  
فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے سے گر پڑے تو  
آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی ہم نے بھی بیٹھ کر پڑھی، پھر فارغ ہوئے  
اور فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے، کہ اس کی پیروی کی جائے، جب  
وہ اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو، جب رکوع کرے تم بھی رکوع  
کرو، جب سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ، جب سمع الله لمن حمده  
کہے تم ربنا لك الحمد کہو۔ جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) ابو ہریرہ کہتے  
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے مقرر ہوتا ہے  
کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو، جب  
وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو، جب وہ سمع الله لمن حمده کہے  
تم ربنا لك الحمد کہو، جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو جب

۱۔ اسمیں نے اعتراض کیا کہ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے معلوم نہیں ہوتی اس میں تکبیر کا مطلق ذکر ہی نہیں اور جواب یہ ہے کہ یہ حدیث اور  
دوسری حدیث درحقیقت ایک ہی حدیث ہے جس کو امام بخاری نے دو طریقوں سے ذکر کیا اور پہلے طریقے کو اس لیے بیان کیا کہ اس میں زہری کے سماع کی  
تصریح ہے انس سے اور دوسرے طریقے سے تکبیر کا جواب اس طرح پر نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور آپ کا فعل بیان ہے عمل صلوٰۃ  
کا اور واجب کا بیان بھی واجب ہے اب یہ اعتراض ہوگا کہ اس صورت میں مقتدی کو ربنا لك الحمد بھی کہنا واجب ہوگا کیونکہ شاید امام بخاری  
کے نزدیک یہ بھی واجب ہوا اسحاق بن راہویہ بھی اس کے وجوب کے قائل ہیں ۱۲ منہ -

لَنْ حَيْدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ  
كَاسَبُحًا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا  
أَجْمَعُونَ۔

**باب ۱۶۷** رَفَعَ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرَةِ  
الْأُولَى مَعَ الرَّفْعِ سَوَاءً۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذَّ وَمَنْكَبَيْهِ إِذَا اقْتَضَتْهُ  
الصَّلَاةُ وَإِذَا كَثُرَ لِلرُّكُوعِ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ  
مِنْ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ  
لَنْ حَيْدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ  
ذَلِكَ فِي السُّجُودِ۔

**باب ۱۶۸** رَفَعَ الْيَدَيْنِ إِذَا كَبَّرَ  
وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ۔

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ  
الرُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ  
حَتَّى تَكُونَا حَذَّ وَمَنْكَبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ  
حِينَ يَكْتَبِلُ لِلرُّكُوعِ وَيَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ

وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب کے سب نماز بیٹھ کر پڑھو۔

**باب ۱۶۷** تکبیر تحریمہ میں نماز شروع کرنے وقت دونوں  
ہاتھ اٹھانا۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابن شہاب از سالم بن عبد اللہ)  
عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے  
تو دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک اٹھاتے تھے جب رکوع کے لیے التَّاکْبِر  
کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی اسی طرح دونوں ہاتھ اٹھاتے  
اور سمع اللہ لمن حمد کا دینا وَلَكَ الْحَمْد کہتے۔ البتہ سجدہ میں یہ  
عمل نہ کرتے (نہ جاتے وقت نہ اٹھتے وقت)

**باب ۱۶۸** تکبیر تحریمہ اور رکوع کو جانے اور رکوع سے اٹھتے  
وقت دونوں ہاتھ اٹھانا۔

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ بن مبارک از یونس از زہری از سالم  
بن عبد اللہ) عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
دیکھا کہ جب آپ نماز میں کھڑے ہوتے، تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھانے  
حتیٰ کہ وہ آپ کے کندھوں کے برابر ہوتے تھے۔ اسی طرح آپ رکوع کو  
جاتے وقت اور اسی طرح رکوع سے اٹھتے وقت کرتے اور سمع اللہ  
لن حمد کا کہتے سجدہ میں ایسا نہ کرتے (یعنی ہاتھ نہ اٹھاتے)

۱۔ یعنی التَّاکْبِر اور ہاتھ اٹھانا دونوں ایک ساتھ ہوں اسی کو صبح کہا نووی نے اور مالکیہ کے نزدیک بھی یہی رائج ہے ابو داؤد نے داکل بن حجر سے روایت کی کہ  
دونوں ہاتھ اٹھانے تکبیر کے ساتھ صاحب ہدایہ نے جو حنفیہ میں سے ہے یہ لکھا ہے کہ پہلے ہاتھ اٹھائے پھر التَّاکْبِر کہے ہی واضح ہے ۲۔ امانہ ۳۔ ہاتھ اٹھانا گویا اشارہ  
ہے ترک دنیا کا امام شافعی نے کہا ہاتھ اٹھانے سے اللہ کی تعظیم اور تہنیت علیہ السلام کی سنت ادا کرنی منظور ہے ابن عبد البر نے ابن عمرؓ سے نقل کیا کہ ہاتھ اٹھانا نماز کی  
زینت ہے عقبہ بن عامر نے کہا کہ ہر ہاتھ اٹھانے کے بدل دس نیکیاں ملیں گی ہر انگلی پر ایک نیکی ۱۲ امانہ

رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِسَنَ  
حَمْدَهُ وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ -

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا اسْتَحَقُّ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ  
أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْوُثَيْرِثَ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ  
يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكُوعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ  
رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَهُ هَكَذَا

بِأَبِيهِ - إِلَى أَنْ يَرْفَعَ يَدَيْهِ -

وَقَالَ أَبُو حَمِزٍ فِي الْأَمْثَالِ

رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَدُّهُ وَمَنْكَبِيهِ -

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

بْنُ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْتَحَمَ السَّكْبَ يُرَفِّي

الْمَلُوءَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا

حَدُّهُ وَمَنْكَبِيهِ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَّ مِثْلَهُ وَ

إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمْدَهُ فَعَلَّ مِثْلَهُ وَ

قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ

يُكَبِّرُ وَلَا حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ -

بِأَبِيهِ رَفَعَ النَّبِيُّ بَيْنَ إِذَا قَامَ

رازا اسحاق واسطی از خالد بن عبداللہ از خالد حذام ابو قتلابہ  
فرماتے ہیں کہ انہوں نے مالک بن نویرث کو دیکھا کہ جب وہ نماز پڑھتے  
اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے، رکوع جاتے وقت ہاتھ اٹھاتے  
رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھاتے اور بیان کرتے کہ انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔

باب - کہاں تک ہاتھ اٹھانے چاہئیں، ابو  
حمید (صحابی) نے اپنے ساتھیوں میں یہ ذکر کیا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مبارک کندھوں  
تک ہاتھ اٹھاتے تھے۔

رازا ابوالیمان از شعیب از زہری از سالم بن عبداللہ ابن عمر،  
عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا  
آپ نے اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کی اور اللہ اکبر کہتے وقت دونوں  
ہاتھ اٹھاتے اور مبارک شانوں تک لے جاتے اور رکوع جاتے  
ہوئے بھی اسی طرح کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمد کہتے تو بھی  
اسی طرح کرتے اولیٰ بنیادک الحمد کہتے۔ البتہ سجدہ جاتے ہوئے اور  
سجدہ سے اٹھتے ہوئے ایسا نہ کرتے۔

باب - دو رکعتوں سے اٹھ کر ہاتھ اٹھانا (اسہ

۱۔ یعنی اس وقت کہ رفع یدین نہ کرتے تھیل میں ہے کہ صحیح حدیثوں سے مؤندھوں تک ہاتھ اٹھانا ثابت ہوتا ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ تنہا  
کی پشت مؤندھوں کے برابر آجائے اور بعض روایتوں میں جو کالوں تک اٹھانا مذکور ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ انگلیوں کی پورین اور انگوٹھے کان کے لوکے  
قریب ہوجائیں اس صورت میں حدیثوں میں کوئی اختلاف باقی نہیں رہتا اور امام شافعی نے اسی طرح تطبیق کی ہے اور یہی حق ہے حافظ نے کہا پہلے ہاتھ اٹھائے  
پھر اللہ اکبر اس وقت کہنا شروع کرے جب ہاتھ کا چھوڑنا شروع ہوا اور ہاتھ چھوڑے تک تکیہ ختم ہوجائے ۱۲ منہ۔

مِنَ التَّوَكُّعَيْنِ۔

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْكَلْبِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَائِفٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ التَّوَكُّعَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَائِفٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ مَخْتَصَرًا۔

بَابُ ۱۷ وَضِعَ الْيَمْنَى عَلَى

الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ۔

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ نَاسٌ يُؤْمَرُونَ أَنْ يُضَعَ الْيَمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ لَوْلَا أَعْلَمُكُمْ إِلَّا يَمْنَى ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ سَمِعْتُمْ يَمْنَى ذَلِكَ وَلَمْ يُقَلِّدْ يَمْنَى۔

رکعتی یا چہار رکعتی نمازیں۔ ۱۷

(از عیاش بن ولید از عبد الاعلیٰ از عبد اللہ) نافع فرماتے ہیں جب ابن عمر نمازیں داخل ہوتے تو اللہ اکبر کہتے جب رکوع کرتے تو ہاتھ اٹھاتے جب سمع اللہ لمن حمد کا کہتے تو بھی ہاتھ اٹھاتے اور جب درود رکعتوں سے فارغ ہو کر تیسری کے لیے اٹھتے، تو بھی رفع یدین کرتے۔ ابن عمر نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا۔ اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے بحوالہ ایوب سخنیانی از ایوب از نافع از ابن عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت کیا۔ ابن طہمان نے ایوب اور موسیٰ بن عقبہ سے اختصار کے ساتھ روایت کیا۔

باب۔ نمازیں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا۔ ۱۷

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابو حازم) سہل بن سعد فرماتے ہیں لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ نمازیں ہر شخص اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے، ابو حازم کہتے ہیں میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ سہل اس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے۔ اسمعیل کہتے ہیں یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی جاتی تھی، یوں نہیں کہا پہنچاتے تھے۔ ۱۷

۱۷ یعنی تشہد کے بعد جب کھڑا ہو اگر کوئی تشہد سمجھ لیا جائے اور یوں ہی اٹھ کھڑا ہو تو ہاتھ نہ اٹھاتے کیوں کہ اگلی حدیث میں یہ گندہی کا ہے کہ سجدے سے سر اٹھاتے وقت آپ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے ۱۲ منہ ۱۷  
 ہے کہ نمازیں ہاتھ باندھنا چاہیے اور امام مالک نے موطا میں بھی یہ ذکر کیا ہے لیکن ابن قاسم نے امام مالک سے ارسال یعنی نماز میں ہاتھوں کا چھوڑ دینا نقل کیا ہے اور امامیہ کا عمل اس پر ہے اب کہاں ہاتھ باندھے تو صحیح روایت سے یہ ثابت ہے کہ بیٹے پر باندھے اور حنفیہ کے نزدیک ناف کے نیچے اوداؤ کی روایت میں یوں ہے بھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر یعنی پہنچے کے جوڑ پر اور ہاتھ پر ۱۲ منہ ۱۷ ابو حازم کے ایسا کہنے سے حدیث میں کوئی حلال نہیں آیا کیونکہ صحابی کا یہ کہنا کہ ایسا حکم دیا جاتا تھا رفع کے حکم میں ہے ۱۲ منہ۔

## باب ۴۸ الخشوع فی الصلوۃ

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبَلَتِي هَهُنَا وَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ وَكَوَعَلْمُ دَاكَا خُشُوعَكُمْ دُرِّي لَا دَاكَاكُمْ وَدَاءَ ظَهْرِي -

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ارْكَعُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَوْلًا لِلَّهِ إِنِّي لَا دَاكَاكُمْ مِنْ بَعْدِي وَدُبَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ -

## باب ۴۹ مَا يَفْعَلُ بَعْدَ

التَّكْبِيرِ -

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِالحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّادُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ذُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

## باب ۵۰ نماز میں خشوع و خضوع کا بیان

اذا سمعيل از مالک از ابو الزناد از اعرج (ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ اور ہر قبیلہ کی جانب ہے، خدا کی قسم تمہارا رکوع اور خشوع مجھ پر مخفی نہیں اور میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ جیسے سامنے دیکھتا ہوں)۔

از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ (انس بن مالک کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع و سجود ٹھیک طرح سے ادا کیا کرو کیونکہ بخدا میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں، بسا اوقات فرمایا پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ جیسے سامنے)

## باب ۵۱ تکبیر تحریمہ کے بعد کپڑا پھینکا جا ہے۔

از حفص بن عمر از شعبہ از قتادہ حضرت انس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجماعاً نماز کا افتتاح (یعنی تکبیر تحریمہ کے بعد) الحمد للہ رب العالمین سے کرتے تھے۔

از موسیٰ بن اسمعیل از عبد الواحد بن زیاد از عماد بن قعقاع از ابو زرعرہ (ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر اور قنوت کے درمیان خاموش رہتے تھے۔ ابو زرعرہ نے کہا میرے خیال میں ابو ہریرہؓ نے یوں کہا تھوڑی دیر تو میں نے (ابو ہریرہؓ نے) عرض کیا

۱۔ خشوع کہتے ہیں ادب اور خوف کو جیسے بڑے بادشاہ کے سامنے کوئی کھڑا ہوتا ہے تو کس قدر آداب کے ساتھ رہتا ہے کوئی حرکت فعیل نہیں کرنا ذل پر اس کا رعب چھایا رہتا ہے نمازی کو چاہیے کہ اس شہنشاہ و جہاں کے سامنے اسی طرح ادب اور ڈر کے ساتھ کھڑا ہو جب دل میں خشوع ہوتا ہے تو اعضاء پر بھی اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے جیسے حدیث میں ہے ۱۲ منہ ۱۵ جیسے سامنے سے دیکھتا ہوں اس کا بیان اوپر لکھ چکا ہے ۱۲ منہ۔



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَ  
بَيْنَ الْقِرَاءَةِ اسْكَاةً قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ هُنِيَّةٌ  
فَقُلْتُ بِأَيِّ أَتَتْ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْكَاةُكَ  
بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ  
اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ  
بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ تَقْنِيْ مِنْ  
الْخَطَايَا كَمَا يُقْنِي الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ  
اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالشَّلْجِ وَالْبَرَدِ-

## باب

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ  
أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ  
ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ  
ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ  
فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ  
ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ  
ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ  
ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ  
فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ قَدْ دَنَيْتُ  
مِنْ الْجَنَّةِ حَتَّى لَوْ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا لَجَعْتُكُمْ  
بِقَطَافٍ مِنْ قَطْرِهَا وَدَنَيْتُ مِنْ النَّارِ حَتَّى  
كُلْتُ أَمِّي رَبِّ أَوْ أَنَا مَعَهُمْ فَاذْ أَمْرًا حَسِبْتُ  
أَنَّهُ قَالَ تَحَدُّثْهَا هَذِهِ فَلَنْتُ مَا شَأْنُ هَذِهِ  
قَالُوا حَسِبْتُهَا حَتَّى مَاتَتْ جَوْعًا لَا أَطْعَمْتُهَا وَ

یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ اللہ اکبر اور  
قرابت (الحمد) کے درمیان جو خاموش رہتے ہیں اس میں کیا پڑھتے  
ہیں؟ آپ نے فرمایا میں یہ کہتا ہوں اللہم باعدنا والشج والبرد  
(اے اللہ مجھ سے میرے گناہ اتنے دور کر دے جیسے پورب سے بچھم  
اے اللہ مجھ گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسا سفید کپڑا میل کپیل  
سے پاک صاف ہوتا ہے! اے اللہ میرے گناہ پانی، برف اور دلوں  
سے دھو ڈال!)

رازا بن ابی مریم از نافع بن عمر از ابن ابی ملیکہ، اسماء بنت ابی  
بکرؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گھمن کی نماز پڑھی۔  
پس آپ نے بہت دیر تک قیام کیا، پھر رکوع کیا اور وہ بھی طویل  
پھر قیام طویل کیا، پھر رکوع طویل کیا، پھر سر اٹھایا پھر سجدہ طویل  
طویل کیا پھر قیام طویل کیا پھر رکوع طویل کیا پھر سر اٹھایا قیام  
طویل کیا پھر رکوع طویل پھر سر اٹھایا پھر سجدہ طویل کیا، پھر سر  
اٹھایا پھر سجدہ طویل کیا پھر نماز سے فارغ ہو گئے اور فرمایا بہشت میرے  
نزدیک آگئی تھی اتنی، کہ اگر میں جرأت کرتا، تو اس کے خوشوں میں  
سے کوئی خوشہ تمہیں بھی لادیتا اور دوزخ بھی مجھ سے نزدیک  
ہو گئی تھی اتنی کہ میں کہہ اٹھا کہ اے میرے رب کیا میں دوزخ  
والوں کے ساتھ ہوں۔ میں نے دوزخ میں دیکھا کہ ایک عورت  
ہے، نافع کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں ابن ابی ملیکہ نے یوں کہا اسے  
بلی نوح رہی تھی۔ میں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) پوچھا  
اس عورت کو کیا ہوا۔ انہوں نے کہا اس نے دنیا میں اس  
بلی کو قید رکھا تھا نہ کھانا دیا نہ رہا کیا کہ کچھ کھا سکتی۔ خنسی کہ  
بلی مر گئی تھی۔ نافع کہتے ہیں میرے خیال میں ابن ابی ملیکہ نے

لَا أَرْسَلَهَا تَأْكُلُ قَالَ لَا نَفْعَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ  
مِنْ خَشْيَتِي الْأَرْضِ أَوْ خَشَاشٍ -

بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى الْإِمَامِ  
فِي الصَّلَاةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي صَلَاةِ الْكُوفِ وَرَأَيْتُ  
جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا  
جِبْنَ رَأَيْتُمُوهُ فِي تَأَخُّوتٍ -

۷۰۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ  
بْنِ عُثَيْرٍ عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِحَبَابٍ  
أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ  
فِي التَّكْوِيمِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ فَقُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ  
تَعْرِفُونَ ذَلِكَ قَالَ يَا مَعْطُوبِ الْحَبِيبَةِ -

۷۱۰ - حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ أَنبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ يَزِيدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَكَانَ غَيْرَ  
كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعُوا رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا  
قِيَامًا حَتَّى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ -

۷۱۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

یوں کہا نہ رہا کیا کہ وہ زمین کے کیڑے وغیرہ کھا لیتی ہے

باب - نمازیں امام کی طرف دیکھنا - حضرت  
عائشہ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
میں نے سورج گہن کی نمازیں جہنم کو دیکھا جو اپنے آپ  
کو کھا رہی تھی - جب تم نے مجھے دیکھا تو میں پیچھے  
ہٹ آیا -

دازموسی از عبد الواحد از اعمش از عمارہ بن عمیر ابو معمر فرماتے  
ہیں ہم نے حضرت حباب سے معلوم کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم ظہر اور عصر کی نمازیں فاتحہ کے سوا اور کچھ قرآن پڑھتے تھے؟  
انہوں نے کہا ہاں ہم نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم ہوا فرمایا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک داڑھی ہلنے سے (ہم اندازہ لگاتے تھے)

از حجاج از شعبہ از ابو اسحاق از عبد اللہ بن یزید حضرت  
برابر اور وہ جھوٹے نہ تھے فرماتے ہیں صحابہ کرام جب آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور آپ رکوع سے سر مبارک  
اٹھاتے تو صحابہ بھی رکوع سے فارغ ہو کر قوم میں کھڑے ہو جاتے پھر  
اتنی دیر کھڑے رہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی طرح سجدہ کی  
حالت میں دیکھ لیتے (اس کے بعد یہ سجدہ میں آنحضرت کے ساتھ شامل ہوتے)

داز اسمعیل از مالک از زید بن اسلم از عطاء بن یسار عبد اللہ  
بن عباس فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رمازیں سورج

۱۷ اور اپنا پیٹ بھر لیتی اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ جانوروں پر ظلم کرنا جائز نہیں ہے اور جو کوئی ایسا کرے گا آخرت میں اس سے بدلہ لیا جائے گا ۱۲ منہ ۱۷  
تو حدیث سے ریشہ ثابت ہوا کہ صحابہ نے نمازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جو امام تھے ۱۲ منہ ۱۷ یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ داڑھی کا  
ہلنا ان کو بغیر امام کے طرف دیکھ کیوں کہ معلوم ہو سکتا تھا مالکیہ نے اسی حدیث سے دلیل لے کر کہا ہے کہ مقتدی نمازیں امام ہی کو دیکھے اور بجلہ کے مقابلہ پر  
دیکھنا لازم نہیں خفیہ اور شافعیہ کہتے ہیں سجدہ کے مقام ہی کی طرف دیکھتے رہنا مسنون ہے ۱۲ منہ ۱۷ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ -

يَسَارِعَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتْ  
الشَّمْسُ عَلَى عَرَسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَصَلَّى قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاولْتَ  
شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَلَعَلَعْتَ فَقَالَ  
إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَّا وَلَتْ مِنْهَا عَفْوًَا وَلَوْ  
أَخَذْتُهَا لَأَكَلْتُ مِنْهَا مَا بَقِيََتِ الدُّنْيَا۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ  
بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ إِلَيْنَا فَاشَارَ إِلَيْنَا قَبْلَ  
قِبْلَتِهِ السُّجُودِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الْأَنْ  
مُنْذُ صُلَيْتُ لَكُمْ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ  
مُمْتَلَكَيْنِ فِي قِبْلَةٍ هَذَا الْجِدَارِ فَمَنْ أَرَادَ الْيَوْمَ  
فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَلْيَأْكُلْ۔

باب ۲۸ رفع البصر إلى

السماء في الصلوة۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَادَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ

گرہن ہوا آپ نے گرہن کی نماز (صلوة الکسوف) پڑھائی۔ لوگوں نے عرض  
کیا یا رسول اللہ! آپ نے اثنائے نماز میں کوئی چیز لی تھی اس کے بعد  
آپ پیچھے بھی ہٹے تھے۔ فرمایا میں نے بہشت دیکھا اس میں سے  
ایک خوشہ لینا چاہا اگر لے لیتا، تو دنیا کے خاتمہ تک تم اس میں سے  
کھاتے رہتے (اور وہ ختم نہ ہوتا)۔

رازمحمد بن سنان از فلیح از ہلال بن علی، انس بن مالک فرماتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر ممبر پر تشریف لے  
گئے، دیوار قبلہ کی طرف منہ کر کے فرمایا میں نے ابھی اثنائے نماز  
میں بہشت و دوزخ کو اس دیوار پر دیکھا اس دیوار پر ان کی تصویریں  
نقش تھیں، اچھے و بُرے مناظر ایسے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔  
آپ نے میں باریہ فرمایا۔

باب ۲۹ نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا۔

رازم علی بن عبد اللہ از یحییٰ بن سعید از ابن ابی عروہ (ز قنادہ)  
انس بن مالک کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں  
کو کیا ہوا ہے جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھ اٹھاتے رہتے ہیں  
اس بارے میں آپ کا قول سخت تھا۔ اتنا تک فرمایا کہ وہ  
ضرور باز آجائیں اس بات سے ورنہ ان کی بیسنائی اچک لی

۱۔ وہ کبھی فنا نہ ہوتا کیوں کہ بہشت کی نعمتیں تمام اور فنا نہیں ہو سکتیں ترجمہ باب صحابہ کرام کے اس قول سے نکلتا ہے کہ ہم نے آپ کو  
دیکھا ۱۲ منہ ۱۳ مہلانی اور بڑائی مطلب یہ ہے کہ بہشت سے پہلے کوئی چیز میں نے نہیں دیکھی اور دوزخ سے بری کوئی چیز نہیں دیکھی  
اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے ہوں ہے کہ حدیث میں امام کا اپنے آگے دیکھنا مذکور ہے اور جب امام کو آگے دیکھنا جائز ہوا تو مقتدی کو بھی اپنے آگے  
یعنی امام کو دیکھنا جائز ہوگا بعضوں نے کہا یہ حدیث اسی ابن عباسؓ کی حدیث کا جو اس سے پہلے بیان ہوئی غلامہ ہے اور ابن عباسؓ کی حدیث  
میں صاف امام کی طرف دیکھنا مذکور ہے ۱۲ منہ۔

فِي صَلَواتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ كَيْتَبْتُهُ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَمْ تَخْطُفَنَّ أَبْصَارُهُمْ۔

**باب ۲۸۳** الْإِتِّفَاتِ فِي الصَّلَاةِ۔

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِتِّفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَافٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ صَلَوةِ الْعَبْدِ۔

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ تَحْتَهَا أَعْلَامُهُ فَقَالَ شَغَلَنِي أَعْلَامُ هَذِهِ إِذْ هَبُّوا بِهَا إِلَى ابْنِي جَهَنَّمَ فَأَتَمُّوْنِي بِأَبْجَانِيَّةٍ۔

**باب ۲۸۴** هَلْ يَكْتَفَى لِأَمْرِ

يَنْزِلُ بِهِ أَوْ يَرَى شَيْئًا أَوْ يُصَافًا فِي الْقِبْلَةِ وَقَالَ سَهْلُ التُّفَّتِ أَبُو بَكْرٍ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جائے گی۔

**باب ۲۸۳** نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے۔

از مسدد از ابوالاحوص از اشعث بن سلیم از والدش سلیم از مسروق حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا وہ شیطان کی چھپٹ ہوتی ہے شیطان بندے کی نماز میں غلغلہ ڈالتا ہے۔

از قتیبہ از سفیان از زہری از عروہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار منقش کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھی، تو نماز کے بعد فرمایا جاؤ اس کپڑے کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ جس نے اس سے وہ آیا تھا، اور مجھے اس کی بجائے نجانبیہ یعنی سادی لونی لادو۔

**باب ۲۸۴** اثنائے نماز میں خدا نخواستہ کوئی حادثہ پیش

آجائے یا کوئی خطرناک چیز دیکھے یا قبلہ کی دیوار پر تھوک دیکھے، تو اس طرح کے اتفاقات میں کوئی حرج نہیں۔ سہل کہتے ہیں حضرت ابوبکرؓ نے اثنائے نماز میں اتفاقات کیا تو

۱۔ فرشتے اللہ کے حکم سے ان کی آنکھ اچک لیں گے یعنی بینائی سلب کر لیں گے حافظ نے کہا یہ کرامت معمول ہے اس حالت میں جب نماز میں دعا کی جائے جیسے مسلم کی روایت میں عند اللہ دعا کا لفظ زیادہ ہے یعنی نے کہا یہ ممانعت مطلق ہے نماز میں دعا کا وقت ہو یا اور کسی وقت امام ابن حزم نے کہا ایسا کرنے سے نماز باطل ہو جائے گی ۱۱۔ منہ ۱۔ اس کو اتفاقات کہتے ہیں یعنی بغیر گردن یا سینہ موڑے کنکٹیوں سے ادھر ادھر دیکھنا اکثر علماء نے نماز میں اس کو مکروہ رکھا ہے بعضوں نے حرام کہا ہے ظاہر یہ کہ یہی مذہب ہے ابن ابی شیبہ نے ابن سیرین سے نکالا کہ پہلے صحابہ نماز میں اتفاقات کیا کرتے تھے جب یہ آیت اتری فلاح المؤمنون الذين هم في صلاتهم غاشون تو نماز میں سجدہ کے مقام پر نظر کھٹے گئے ۱۲۔ منہ ۱۔ کہ نماز کا ثواب کمودے یا کم کردے حدیث میں آیا ہے کہ جب نماز میں آدمی میسرے بار ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا منہ اس کی طرف سے پھیر لیتا ہے اس کو بزار نے جابرؓ سے نکالا ۱۳۔ منہ ۱۔ تاکہ اللہ اور اس کے بندے کا تعلق شدید نہ رہے اور نماز کے مفاد سے بندہ محروم رہے۔ عبد الرزاق ۱۔ یہ کوئی ابوجہم نے آپ کو تحفے کے طور پر گزارنی تھی ۱۴۔ منہ ۱۔ جس میں نقش و نگار ہیں بوٹے نہ ہوں یہ حدیث ادھر گذر چکی ہے باب اذ صلی فی ثوب لہ الکلام میں ۱۵۔ منہ ۱۔ جیسے مکان گرے یا سانپ یا بچھو نکلے یا اور کوئی آفت آئے ۱۶۔ منہ ۱۔

صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر پڑی۔

(از قتیبہ از لیث از نافع) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوار قبلہ پر بلغم دیکھا، تو اسے صاف کر دیا۔ حالانکہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ نماز سے فارغ ہو کر فرمایا جب کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے، تو اللہ اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے اسے چاہیے کہ نماز میں اپنے منہ کے سامنے بلغم نہ پھینکے یہی حدیث موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی رواد نے بھی بحوالہ نافع روایت کی ہے۔

(از یحییٰ بن مکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب) انس بن مالک فرماتے ہیں ایک دفعہ مسلمان صبح کی نماز میں مشغول تھے۔ انہیں سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے اور کوئی غم و فکر نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (دیکھا بارگاہی) حضرت عائشہ کے حجرے کا پردہ اٹھایا۔ اور صحابہ کرام کو دیکھا۔ وہ صغیر باندھے نماز میں تھے۔ آپ مسکرائے اور ہنسے ابو بکر اٹے پاؤں پیچھے ہٹے، کیونکہ وہ یہ سمجھے کہ آنحضرت (نماز کے لیے) تشریف لا رہے ہیں اور صحابہ کرام نے انتہائی خوشی کی وجہ سے یہ ارادہ کر لیا، کہ نماز ہی چھوڑ دیں۔ مگر آپ نے اشارہ سے فرمایا تم اپنی نماز پوری کرو اور پردہ ڈال دیا۔ اسی دن شام کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

**باب۔** قرآن پڑھنا امام اور مقتدی دونوں کے لیے واجب ہے، تمام نمازوں میں، سفر میں حفر

۱۶۔ حَلَّائِ تَنْبِيْهًا قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ دَامَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْمَةً فِي قُبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّيُ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحَتَّمَاهُمْ قَالَ حِينَ انْصَرَفَ إِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اللَّهَ قَبْلَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَخَفَتُ أَحَدٌ قَبْلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ دَوَاكُمُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَّافِعٍ۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ يَتِمُّ الْمُسْلِمُونَ فِي صَلَواتِهِمْ لَمْ يَفِجَاهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ مُصَوِّفُونَ فَنَبَسَمَ يَضْحَكُ وَتَكْمَلُ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقْبِيهِ لِيُصَلَّ لَهُ الصَّفَّ فَظَنَّ أَنَّهُ يُرِيدُ الْخُرُوجَ وَهُمْ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَقْتَتِلُوا فِي صَلَواتِهِمْ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَيْتُوا صَلَواتَكُمْ وَأَرَحَى السِّتْرَ وَتَوَوُّوا مِنْ إِخْرَازِكَ الْيَوْمِ۔

**باب ۲۸۵۔** وَجُوبُ الْقَوَاءِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُورِ فِي الصَّلَاةِ

۱۔ چونکہ یہ عمل قبل تھا اس لیے نماز فاسد نہیں ہوتی ۱۲ منہ ۱۳ گویا خوشی کے مارے قریب تھا کہ نماز معمول جائیں اور آپ کے دیدار کے لیے بیکیں سبحان اللہ اگر اپنے پیغمبر سے مسلمان کو اتنی محبت ہو تو سہرا سلام کا مزہ ہی کیا لفظی ترجمہ یوں ہے مسلمانوں نے یہ قصد کیا کہ فتنے میں پڑ جائیں لیکن مطلب وہی ہے جو ہم نے ترجمہ میں لکھا کہ دونوں نے یہ قصد کیا کہ نماز ہی چھوڑ دیں ۱۲ منہ ۱۳ ترجمہ باب یوں نکلا کہ صحابہ نے عین نماز میں التفات کیا کیونکہ اگر التفات نہ کرتے تو آپ کا پردہ اٹھانا کیوں کر دیکھتے اور آپ کا اشارہ کیسے سمجھتے ۱۲ منہ۔

كُلَّهَا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا يُجْهَرُ  
فِيهَا وَمَا يُخَفَّرُ -

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكَى أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا  
إِلَى عُمَرَ فَعَزَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عِتَارًا  
فَشَلُّوا حَتَّى ذَكُرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يَمْلِكِي فَأَرْسَلَ  
إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا اسْحَاقَ إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ  
أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تَصَلِّيَ قَالَ أَمَا أَنَا وَاللَّهِ فَإِنِّي لَكُنْتُ  
أَصْلَى بِهِمْ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا أَخْرَمَ عَنْهَا أَصْلَى صَلَوةَ الْعُشَّاءِ  
فَأَزِدُّكَ فِي الْأَوَّلِينَ وَأَخْفُفُ فِي الْآخِرِينَ قَالَ  
ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا اسْحَاقَ فَأَرْسَلَ مَعَهُ  
رَجُلًا أَوْ رَجُلًا إِلَى الْكُوفَةِ يَسْأَلُ عَنْهُ أَهْلُ  
الْكُوفَةِ وَلَمْ يَدْعُ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ وَ  
يُثْنُونَ عَلَيْهِ مَعْرُوفًا حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا  
لِبَنِي عَبْسٍ فَقَامَ دَخَلَ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أَسَامَةُ  
ابْنُ قَتَادَةَ يَكْنَى أَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ أَمَا إِذْ شَدَّ ثَنًا  
فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيرُ بِالسُّبُوتِ وَلَا يَقْسِمُ  
بِالسُّبُوتِ وَلَا يُعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ قَالَ سَعْدٌ أَمَا

میں، سری اور چہری سب نمازوں میں۔

رازموسی از ابو عوانہ از عبد الملک بن عمیر جابر بن سمرہ فرماتے  
ہیں کہ کوفہ والوں نے سعد بن ابی وقاص کی شکایت حضرت فاروق  
اعظم سے کی۔ آپ نے اسے معزول کر دیا اور ان کی جگہ عمار کو حاکم بنا  
دیا، کوفہ والوں نے حضرت سعد کی کئی شکایتیں کی تھیں ایک یہ کہ  
نماز ٹھیک نہیں پڑھاتا۔ حضرت عمرؓ نے سعد کو بلا بھیجا اور فرمایا:  
اے ابواسحاق! (یہ کنیت ہے سعد کی) کوئی لوگ کہتے ہیں، تم اچھی  
طرح نماز بھی نہیں پڑھاتے۔ حضرت سعد نے عرض کیا بخدا! میں سخت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر نماز پڑھاتا تھا۔ اس میں کوئی کوتاہی  
نہیں کرتا تھا۔ عشاء کی نماز میں پہلی دو رکعتیں طویل اور آخری دو  
رکعتیں خفیف کرتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابواسحاق! تم سے  
بہی گمان ہے (کیونکہ حضرت سعد بڑے جلیل القدر صحابی ہیں اور  
عشرہ مبشرہ سے ہیں) حضرت عمرؓ نے حضرت سعد کے ساتھ ایک  
یا کئی لوگ بھیجے تاکہ وہ کوفہ والوں سے اس کے متعلق تحقیق کریں  
انہوں نے کوئی مسجد ایسی نہ چھوڑی جہاں سے حضرت سعد کے  
متعلق معلوم نہ کیا ہو۔ سب نے تعریف کی، پھر بنی عبس کی مسجد  
میں گئے تو ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کا نام اسامہ بن قتادہ کنیت  
ابوسعبدہ تھی اس نے کہا چونکہ تم حلفیہ پوچھتے ہو، تو حقیقت  
حال یہ ہے کہ سعد کسی فوج کے ساتھ (جنگ کے لیے) نہیں جاتے تھے۔

۱۔ کیوں کہ عشرہ مبشرہ اور اکابر صحابہ میں سے حضرت عمرؓ کی طرف سے کوفہ کے حاکم مقرر تھے لیکن کوفہ والوں کی شرارت اور بے ایمانی اور ہمدلی  
تو اظہار بن الشمس ہے انہوں نے سعد کو بھی نہ چھوڑا خواہ مخواہ ان کی شکایتیں کیں حضرت عمرؓ نے عمار کو نماز پڑھانے کے لیے اور بیت المال کی حفاظت  
کے لیے عبد اللہ بن مسعودؓ کو مقرر کیا ۱۳ منہ ۱۴ گویا سعد بن ابی وقاص کو ہزدل قرار دیا جھوٹا مردود، سعد ایسے بہادر تھے کہ ایسے ہزدل  
لوگ پیدا کاہنکو ہونے ہیں انہوں نے جنگ احد میں مارتیوں کا فروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ٹپکنے نہ دیا اور آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اے سعد تیرا کچھ پر میرے ماں باپ قریب ہوں یہ فضیلت کسی صحابی کو نہیں ملی پھر جنگ ایران میں انہوں نے وہ شجاعت کے  
جو ہر دکھلائے کہ سجان اللہ سارا ایران فتح کر لیا تخت کیان کو برادر کیا رستم ثانی کو میدان کارزار میں بڑی آسانی سے مار لیا جس کو یہ دعویٰ تھا کہ میں  
ایک لاکھ آدھ سو سے مقابلہ کر سکتا ہوں ۱۳ منہ۔

وَاللّٰهُ لَا دُعُوْنَ إِلَّا لَهُ إِنَّ كَانَ عَبْدُكَ  
هَذَا كَاذِبًا قَامَ دِرْيَاءً وَسَمِعَهُ فَأَطْلَعَ عُمَرَاوُ  
أَطْلَعَ فَعَرَاوُ وَعَرَضَهُ بِالْفَتَنِ وَكَانَ بَعْدُ إِذَا  
سُئِلَ يَقُولُ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَّفْتُونٌ أَصَابَتْ بَنِي  
دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ فَإِنَّا رَأَيْنَا  
بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاكَ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنْ  
الْكِبَرِ وَإِنَّهُ لَيَتَحَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطُّورِ  
يَغْمِزُهُنَّ -

مال غنیمت مساوی تقسیم نہیں کرتے تھے کسی مقدمے میں  
انصاف نہیں کرتے تھے حضرت سعد نے یہ (انتہائی جھوٹ  
اور منافقانہ شرارت) سُن کر فرمایا خدا کی قسم، ان تینوں الزامات  
کے عوض تمہارا سے لیے میں تین بد دعائیں کروں گا۔ یا اللہ  
اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور صرف لوگوں کو دکھانے اور سنانے  
کے لیے جھوٹ مشہور کر رہا ہے، تو اس کی عمر لمبی کر اور ہمیشہ  
کے لیے اسے محتاج گردے اور اسے فتنوں میں پھنسا دے۔  
حضرت سعد کی دعا قبول ہوئی (اس خبیث کے متعلق جب

بعد میں معلوم کیا گیا تو یہی ہوا) اس سے پوچھا جاتا کیا حال ہے؟ تو وہ کہتا میں ایک بوڑھا ہوں، آفت رسیدہ  
ہوں، سعد کی بد دعا مجھے کھا گئی۔ راوی عبد الملک کہتے ہیں میں نے بھی اسے دیکھا تھا اتنا ضعیف العمر  
ہو گیا تھا کہ بھویں آنکھوں پر ٹپک آتی تھیں اور (پاگلوں کی طرح) رستہ پر کھڑا ہو کر چھو کر یوں کو چھیڑتا اور ان  
کی چٹکیاں لیتا تھا۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الدَّبِيعِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ  
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ -

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از محمود بن ربیع)۔  
عبادہ بن صامت کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
يُحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ  
أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ  
فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ وَقَالَ ادْجِعْ فَصَلَ فَإِنَّكَ لَمْ

(از محمد بن بشار از یحییٰ از عبد اللہ از سعید ابن ابی سعید از  
والدش ابو سعید) ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم مسجد میں داخل ہوئے۔ انہوں نے ایک شخص آیا اس نے نماز  
پڑھی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا  
جواب دیا اور فرمایا جا نماز پڑھ، تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ گیا  
اور نماز پڑھی پھر حاضر خدمت ہوا۔ سلام کیا آپ نے پھر وہی

۱۔ یعنی فاسن ہیں معاذ اللہ ۱۲ منہ ۲۔ یعنی ظالم ہیں معاذ اللہ ۱۳ منہ ۳۔ کیوں کہ تو نے بھی میری تین جھوٹی  
شکایتیں کی ہیں ۱۲ منہ -

تُصَلِّ فَدَجَعُ فَصَلَّى لَكَ صَلَاتِي ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسَنُ غَيْرُهُ فَعَلِمْتَنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْدَأْ مَا تَيْسَرُ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْزِعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَأْسَكَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْزِعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا۔

### باب القراءة في الظهر۔

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو التُّحْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ هُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سُرَّجَةَ قَالَ سَعَدْتُ كُنْتُ أُمَلِّئُ بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَاتِي الْعَشِيِّ لَا آخِرَ مِنْهَا كُنْتُ أَذْكَرُ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي الْآخِرِينَ فَقَالَ عَمُّ ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ مِنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِمِائَةِ الْآيَاتِ وَسُورَتَيْنِ يَطْوِلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَأَنَّ

فرمایا، جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ نین بار ایسا ہی ہوا، آخر اس نے عرض کیا اس خدا کی قسم جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ مجھے آپ سکھائیے آپ نے فرمایا جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ پھر جتنا قرآن پڑھ سکے وہ پڑھ، پھر رکوع کر اور رکوع اطمینان کے ساتھ ہو۔ پھر سر اٹھا اس طرح کہ سیدھا کھڑا ہو جائے (آرام سے) پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کر پھر اطمینان سے اٹھ بیٹھ (پھر دوسرا سجدہ) اس طریقہ سے ساری نماز پڑھ (یعنی اطمینان و وقار و سکون اور خشوع و خضوع سے)

### باب - ظہر کی نماز میں قرأت کا بیان -

(از ابوالنعمان از ابو عوانہ از عبد الملک بن حمیر از جابر بن سمہ) سعد فرماتے ہیں میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھاتا تھا ظہر اور عصر دونوں، کوئی کمی نہیں کرتا تھا، پہلی دو رکعتیں طویل پڑھتا تھا اور دوسری دو رکعتیں خفیف۔ حضرت عمرؓ نے (حضرت سعد کا بیان سن کر) فرمایا مجھے تم سے ہی اُمید تھی۔

(از ابوالنعمان از شیبان از یحییٰ از عبد اللہ بن ابی قتادہ) ابو قتادہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھتے۔ پہلی رکعت میں طویل، دوسری میں پہلی سے کچھ چھوٹی سورت۔ بعض اوقات آپؐ ہمیں بھی قرأت کے دوران ایک آدھ آیت سنا دیتے۔ عصر میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ اور سورت پہلی دو رکعتوں میں پڑھتے، پہلی رکعت

یہاں یہ اشکال ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی ہی بار میں اس کو کیوں نہ سکھا دیا اور تین بار ایسی خراب اور بیکار نماز اس سے پڑھوائی اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اس کے غرور اور ذہین پنے کی سزا تھی اس کو لازم تھا کہ پہلی ہی بار میں عاجزی کرتا اور آپؐ سے پوچھ لیتا بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی غفلت اور دانائی سے ہر بار یہ امید ہوتی تھی کہ اب کے سمجھ جائے گا اور ٹھیک طور سے نماز پڑھے گا ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث ابھی اوپر گزر چکی ہے۔ ۱۲ منہ۔





۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَمْرَ الْفَضْلِ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقْرَأُ الْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بَنِي لَقَدْ ذَكَرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ إِنَّهَا لِأَجْرٍ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ -

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكِيمِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارٍ وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِطَوِيلٍ الطَّوِيلَيْنِ -

### باب الجهر في المغرب -

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطَّوِيلِ -

### باب الجهر في العشاء -

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُتْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَكْرِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ ام الفضل نے ان سے والمرسلات عرفا پڑھتے ہوئے سنا تو کہا بیٹا! یہ سورت تو نے پڑ کر مجھے یاد دلادیا۔ یہ تو وہ آخری سورت ہے جسے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں پڑھتے ہوئے سنا۔

(از ابو عامر از ابن جریر از ابی ملیکہ از عروہ بن زبیر) مردان بن حکم فرماتے ہیں مجھ سے زید بن ثابت نے کہا تجھے کیا ہو گیا ہے تو مغرب میں چھوٹی سورتوں میں سے پڑھتا ہے حالانکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس میں دو لمبی سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے۔

### باب - نماز مغرب میں جہر کا بیان -

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از محمد بن جبیر ابن مطعم) جبیر ابن مطعم فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں سورہ طور پڑھی۔

### باب - نماز عشاء میں جہر کا بیان -

(از ابو النعمان از معتمر از والدش از اکبر ابن رافع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ نماز عشاء پڑھی آپ نے سورہ اذ التمائہ انشققت

۱۷۔ جو اس وقت حضرت معاویہؓ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا ۱۸۔ منہ ۱۹۔ یعنی سورہ بقرہ اور نسا میں سے جو لمبی سورتیں ہیں زیادہ لمبی سورہ بقرہ پڑھتے مگر نسانی کی حدیث میں اس کی تصریح ہے کہ سورہ اعراف پڑھتے بعضوں نے کہا یہ عروہ کی تفسیر ہے ابن جریر نے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے ان سورتوں کو پوچھا انہوں نے اپنے دل سے کہہ دیا کہ سورہ مائکہ اور اعراف مروا ہیں جو زنی کی روایت میں انعام اور اعراف مذکور ہیں اور طبرانی کی روایت میں اعراف اور یونس بہر حال حدیث سے یہ بخلا کہ مغرب میں ہمیشہ چھوٹی سورتیں پڑھنا خلاف سنت ہے ۱۲۔ منہ۔

صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعُتْمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ  
انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ سَجَدْتُ خَلْفَ  
أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدُلُّ  
أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاؤُ -

۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلَاءَةَ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي  
الْعِشَاءِ فِي أَحَدَى الرَّكَعَتَيْنِ بِالتَّيْنِ وَالتَّيْنِ

بَاب ۳۹۱ - الْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ

بِالتَّيْنِ ۴۱ -

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ بَكْرِ عَنْ أَبِي  
زَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعُتْمَةَ  
فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا  
هَذَا قَالَ سَجَدْتُ فِيهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدُلُّ أَسْجُدُ فِيهَا  
حَتَّى أَلْقَاؤُ -

بَاب ۳۹۲ - الْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ

۴۴۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا  
مُسْعَرٌ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ نَاسِطٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْوَلَاءَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ  
بِالتَّيْنِ وَالتَّيْنِ فِي الْعِشَاءِ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا  
أَحْسَنَ مَوْثِقَاتِهِ أَوْ قِرَاءَتِهِ -

پڑھی اور سجدہ تلاوت کیا میں نے پوچھا یہ سجدہ کیا؟ فرمایا ایسا ہی میں نے  
آنحضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا تھا (جبکہ خود آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا، لہذا ہمیشہ میں سجدہ تلاوت اس سورت کا  
کرتا رہوں گا جب تک میں اُن سے ملاقات نہیں کرتا یعنی وصال تک،  
(ابو الولید از شعبہ از عکری) حضرت براہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے آپ نے عشا کی ایک رکعت میں سورہ  
التین پڑھی۔

باب - نماز عشا میں سجدہ تلاوت والی سورت

پڑھنے کا بیان -

از مسند از یزید بن زریع از تیمی از بکر حضرت ابورافع فرماتے  
ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشا پڑھی آپ نے سورہ  
اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ تلاوت کیا۔ میں نے کہا یہ کیا؟ آپ نے فرمایا میں  
نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بمطابق ان کے اس سورہ  
میں سجدہ کیا تھا پس ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا حتیٰ کہ ان سے جا ملوں گا۔  
(یعنی وفات تک)

باب - نماز عشا میں قمرات

(از غلام بن یحیی از مسعر از عدی بن ثابت) حضرت براہ فرماتے ہیں  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز عشا میں سورہ التین پڑھتے ہوئے  
سنا اور آپ سے زیادہ کوئی خوش آواز قاری نہیں دیکھا۔

۱۔ یہ سفر کی حالت میں کیا ورنہ اگر آنحضرت عشا کی نماز میں مفصل کی سچ کی سوزیں پڑھا کرتے جیسے ابوہریرہ کی حدیث میں گذرا ۱۲ منہ ۱۷ سجان اللہ آپ میں  
دونوں کمال اللہ جل جلالہ نے رکھے تھے آواز بھی عمدہ اور قمرات کا کیا پوچھنا پھر آپ سے بہتر کون قرآن پڑھ سکتا تھا ۱۲ منہ -

## باب ۳۹۳ یُطَوَّلُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَ

يُحَذَفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ -

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُورَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ لِسْعٍ لَقَدْ شَكَّوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلَاةُ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمَدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا أَلْوِمَا أَتَقْدِيتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَدَدْتَ ذَاكَ الظَّرُّ بِكَ أَوْ كَلَّمْتَنِي بِكَ -

## باب ۳۹۴ الْفَرَاعَةُ فِي الْفَجْرِ

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَرَأَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطُّورِ -

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا أَدُمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَابْنُ عَلِيٍّ ابْنِي بَرْزَخَةَ الْأَسْلَمِيَّ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَاتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَوَدَّلَ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَكْدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَسَيِّئَتْ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَذَلِكَ بَابِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلُهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَ

## باب - پہلی دو رکعتوں میں طویل سورت پڑھنا بچھلی

دو رکعتوں میں سورتیں چھوڑ دینا (سوائے فاتحہ کے)

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از ابو عون) جابر بن سمورہ فرماتے ہیں حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ سے کہا کہ فقیوں نے تیری ہر طرح کی شکایت کی ہے، حتیٰ کہ نماز تک کی۔ حضرت سعدؓ نے جواب دیا میں تو دو پہلی رکعتوں میں لمبی سورتیں پڑھتا ہوں، اور بچھلی دو میں حذف کرتا ہوں (فاتحہ کے علاوہ) میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا تو سچا ہے۔ یہی تجھ سے گمان ہے یا میرا گمان تجھ سے یہی ہے۔

## باب - نماز فجر میں قرأت - ام سلمہ فرماتی ہیں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ طہ پڑھی۔

(از آدم از شعبہ) سیار ابن سلامہ فرماتے ہیں میں اور میرے والد ہم دونوں سفر ت، ابو ہریرہ کے پاس گئے اور سوال کیا نمازوں کے اوقات کے متعلق۔ آپ نے جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ظہر زوال آتا اب کے وقت پڑھتے اور عصر اس وقت کہ پڑھنے کے بعد مدینہ کے کنارے کوئی شخص جانا تو سورج خوب روشن اور تیز ہوتا۔ سیار کہتے ہیں ابو ہریرہ نے مغرب کا وقت جو کچھ بتایا یہ یاد نہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز میں تہمانی رات تک نکر نہ کرنے البتہ عشا سے پہلے میند اور عشا کے بعد گفتگو پسند نہ فرماتے تھے، صبح ایسے وقت پڑھتے، کہ نارغ ہونے کے بعد نمازی اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص

۱۔ لیکن اچھا اس کے کہ حضرت عمرؓ نے شکایتوں کو غلط سمجھا سعدؓ کو کوفہ کی حکومت سے معزل کر دیا معلوم ہوا کہ امام کو انتظامی امور میں پورا اختیار ہے جس کو مناسب سمجھے حکومت پر امور کرے اور جس کو مناسب نہ سمجھے معزل کر دے ۱۳ منہ ۱۴ گواہ روایت میں فجر کی نماز کا ذکر نہیں ہے مگر آگے جو روایت امام بخاری نے نکالی اس سے یہ نکلتا ہے کہ یہ واقع صبح کی نماز کا ہے ۱۲ منہ۔

يَقُولُ الصُّبْحُ فَيَكْثُرُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيسَهُ  
وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَوْ اخُذَ مِنْهُمَا مَا بَيْنَ  
الْبَتَيْنِ إِلَى الْبَاقَةِ -

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
بْنُ ابْنِ أَبِي هَانٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَطَاءُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ  
يَقْرَأُ فَمَا أَسْمَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَا كَرَمًا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْهُمْ  
وَأَن لَّمْ تَزِدْ عَلَى أَمْرِ الْقُرْآنِ أَجْرًا تَدْرِكُ  
زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ -

باب ۵۵۵ الجهر بقراءة صلاة  
الفجر وقالت أم سلمة طفت  
دعاء الناس والنبي صلى الله عليه  
وسلم يصلي يقرأ بالطور -

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقٍ عَظِيمٍ  
وَقَدْ جِئَ بَيْنَ الشَّيْطَانِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ  
وَأَرْسَلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَوَجَعَتْ الشَّيْطَانُ

کو پہچان سکتا، اور دونوں یا ایک رکعت میں ساٹھ سے سو آیات تک  
پڑھتے ۵

(از مسدد از اسمعیل بن ابراہیم از ابن جریج از عطاء) ابو ہریرہؓ  
فرماتے ہیں ہر نماز میں قرأت کرنا چاہیے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
جس نماز میں ہمیں سنا کر پڑھتے تھے یعنی جہری وہ ہم نے بھی تمہیں  
سنا یا، یعنی جہر سے پڑھا، جس نماز میں آنحضرت نے پوشیدہ قرأت کی  
اس نماز میں ہم نے بھی تم سے پوشیدہ رکھا۔ یعنی آہستہ پڑھا (گویا جہری  
اور سری نمازوں کی تعین سنت نبوی کے مطابق ہے، اگر تو سورۃ  
فاتحہ سے زیادہ نہ پڑھے تو تجھے کافی ہے اگر زیادہ پڑھے تو بہتر ہے۔

باب - نماز فجر میں قرأت بالجہر ام سلمہ فرماتی ہیں میں  
نے لوگوں سے ایک طرف ہو کر طواف کعبہ کیا، آنحضرت صلی اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے سورہ طور پڑھ رہے  
تھے۔ ۵

(از مسدد از ابو عوانہ از ابوشیر از سعید بن جبیر) ابن عباس فرماتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ عکاظ  
کے بازاری کی طرف تشریف لے گئے۔ ان ایام میں شیطانوں کو آسمان سے  
خبر لینے سے روک دیا گیا تھا (یعنی اس مقصد کے لیے کہ فرشتوں کی گفتگو  
سنیں انہیں جانے کے مواقع میسر نہ ہونے تھے) ان پر انگاروں کی (ٹوٹنے  
والے سناروں کی) بوچھاڑ ہو رہی تھی، شیطان اپنے چیلوں (کاہنوں

۵ حافظ نے کہا یہ شعبہ نے شک کی طرانی میں اس کا انماز سورۃ الحاحہ مذکور ہے ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں ام سلمہؓ السجدة اور  
ہل آتی پڑھتے تھے جابر بن سمرةؓ کی حدیث میں ہے کہ کئی پڑھتے تھے ایک روایت میں ہے کہ سورہ والصافات ایک روایت میں ہے کہ سب سے مختصر  
دوسو تین ہر حال جیسا موقع ہوتا ویسا کرتے ۱۲ منہ ۵ دوسری روایت میں یوں ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بیماری کی شکایت  
کی آپ نے فرمایا سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کرے یہ واقع صبح کی نماز کا ہے جیسے اوپر گذرا چنانچہ امام بخاری نے آگے خود نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح کی نماز پڑھی ہو تو طواف کرے ۱۲ منہ ۵ عکاظ ایک منڈی کا نام ہے جو کہ کے ایک طرف قدیم سے ہوا کرتی تھی ۱۲ منہ ۵  
احتمال ہے کہ یہ مارا سی وقت سے شروع ہوئی ہو بعض کہتے ہیں شہاب پہلے بھی سننے لگا اس کثرت سے نہیں کرتے تھے ۱۲ منہ۔

إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا جِئْنَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ  
خَبَرُ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا السُّهُبُ قَالُوا مَا  
حَالُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَّثَ  
فَأَصْرَبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَعَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا  
هَذَا الَّذِي حَالُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ  
فَانْصَرَفَ أُولَئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا لِخَوْنَتِهَا مَهْمًا  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْضَعُ  
عَامِدَيْنِ إِلَى سُوقٍ عَظِيمٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ  
صَلَاةَ الْعَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمْعَوْا لَهُ  
فَقَالُوا هَذَا أَوَّلُ الَّذِي حَالُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ  
خَبَرِ السَّمَاءِ فَهَذَا الْفَجْرُ جِئْنَا رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ  
قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى  
الْهُدَى فَأَمَّا بِنَاكُمْ وَلَكِنْ نَشْرِكُ بِرَبِّنَا أَحَدًا  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ  
أُدْعُوا إِلَى دِينِ آدَمَ الَّذِي أَدْعَى إِلَيْهِ قَوْلُ الْإِنجِيلِ -

نجومیوں کے پاس آئے۔ چیلوں نے پوچھا تمہیں کیا ہو گیا ہے  
شیاطین نے جواب دیا۔ اب ہمیں آسمانوں سے روک دیا گیا  
ہے۔ ہم پر شہاب ٹوڑنے جا رہے ہیں، چیلوں نے کہا ضرور کوئی  
نیا نظام پیدا ہو گیا ہے ذرا زمین کے مشرق و مغرب سب  
کنارے گھوم پھر کر دیکھ لو اور معلوم کرو کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ آسمان  
کی خبریں لینے سے روک دیا گیا ہے۔ پس جو شیاطین و جنات  
تمہارے علاقہ کی طرف نکلتے تھے وہ آخر انحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ و صحابہ و ازواجہ وسلم تک پہنچ گئے۔ آپ اس گھڑی غلغلہ میں جلوہ  
افروز تھے اور بازار محکاظ کا قصد رکھتے تھے۔ آپ صحابہ کرام کو نماز  
فجر پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے قرآن سنا تو خوب کان  
لگائے اور اس نتیجے پر پہنچے کہ اصل رازیہ ہے کہ اس قرآن نے آسمان  
تک جانے کا راستہ بند کر دیا ہم شیاطین کے لیے، یہاں سے جب  
اپنے لوگوں میں واپس ہوئے تو یوں کہا اسے ہماری قوم ہم نے لیک  
عجیب قرآن سنا ہے جو راہ ہدایت دکھاتا ہے اور ہم اس پر ایمان لے  
آئے (یہ مسلمان ہو گئے) آئندہ ہم اپنے رب کے ساتھ ہرگز کسی کو

شریک نہ بنائیں گے۔ اسی واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا قل ادھی الی (سورہ جن میں)  
جو بات جنات نے اپنی قوم گئے تھی وہ بذریعہ وحی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادی گئی۔

۴۳۷۔ هَكَذَا تَنَادَى مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أُمِرُوا  
سَكَتَ فِيمَا أُمِرُوا وَمَا كَانَ رُكُوفَ نَيْسٍ وَلَقَدْ كَانَ  
لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ -

راؤ مسدد اور اسمعیل از ایوب از عکرمہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے  
ہیں کہ جس نماز میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جہر کا حکم ہوا اس میں  
آپ نے جہر کیا اور جس میں آپ کو آہستہ پڑھنے کا حکم ہوا اس میں  
آپ نے آہستہ پڑھا (جیسے کہ اللہ کا ارشاد ہے) وما كان ربك  
نسيا (تیرا رب کسی امر کا حکم قبول کر نہیں دیتا) ولقد كان لكم في

اسے نبی کا ہنسوں اور نجومیوں اور جہادوں کی طرف جن کو صدمہ بھوٹ ملا کہ خبریں سنایا کرتے تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ تمامہ مکہ کی زمین کو کہتے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ  
نخل ایک مقام کا نام ہے مکہ کی ایک دن کی ماہ ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ معلوم ہو کہ آپ فجر کی نماز میں بیکار قرأت کو رہے تھے جب تو  
جنوں نے سنا اور آسمان لائے یہ جن نصیبین کے تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اگر وہ چاہتا تو نماز کی کل تفصیل اور احکام قرآن میں بیان کر دیتا مگر اس نے کسی مصلحت سے اس  
کا بیان انحضرت پر کر دیا اور آپ نے تو لا اور فعلاً اجمعی طرح نماز کی تفصیل بیان کر دی یہ ایک آیت کا مظهر ہے جو سورہ مریم میں ہے ابی عباسؓ کے دانی انکے صفحہ پر



قَالَ قَتَادَةُ فَيَقْرَأُ يَفْعَلُ سُورَةً  
وَاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ أَوْ يَرَدُّ  
سُورَةً وَاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ كُلُّ  
كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ عُبَيْدُ  
اللَّهُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ كَانَ  
رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِيِّينَ مَثْمُورٌ فِي  
مَسْجِدٍ مُبَاءً وَكَانَ كُفْلًا اقْتَنَحَ  
سُورَةَ يَفْعَلُ بِهَا اللَّهُ فِي الصَّلَاةِ  
مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ اقْتَنَحَ يَقُولُ هُوَ  
اللَّهُ أَحَدٌ حَتَّى يَقْرَعَ مِنْهَا ثُمَّ  
يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرَى مَعَهَا وَ  
كَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ  
فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا إِنَّكَ  
تَفْتَنُ بِهِ فِي السُّورَةِ ثُمَّ لَا  
تَرَى أَنَّهَا تُجْزِيكَ حَتَّى تَقْرَأَ  
بِأُخْرَى فَمَا تَقْرَأُ بِهَا وَإِنَّمَا أَنْ  
تَدَّعَهَا وَتَقْرَأَ بِأُخْرَى فَقَالَ  
مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنِّي أَحْبَبْتُكُمْ أَنْ  
أُؤْتِيَكُمْ بِذَلِكَ فَعَلْتُ وَإِنْ  
كِرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَأَنِّي أُرِيدُ  
أَنْتُمْ مِنْ أَفْضَالِهِمْ وَكَوْهُوَ أَنْ  
يُؤْتِيَهُمْ غَيْرُكَ فَلَمَّا أَنَّهُمُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ  
الْحَبَرُ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ  
أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ أَصْحَابُكَ

میں انفال کی چالیس آیات اور دوسری رکعت میں مفصل  
کی کوئی سورت پڑھی۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں اگر کوئی  
شخص ایک ہی سورت دو رکعتوں میں پڑھے آدمی آدمی  
کر کے یا ایک ہی سورت دوسری رکعت میں دوبارہ  
پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں، ساری اللہ عزوجل  
کی کتاب ہے۔

عبید اللہ عمری نے بحوالہ ثابت از انس روایت  
کی کہ ایک انصاری (کلثوم بن ہدم) مسجد قبا میں امامت  
کرتا تھا وہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد قل هو اللہ  
احد ضرور پڑھتا پھر ساتھ کوئی اور سورہ پڑھتا۔ اس کے  
مقتدیوں نے کہا اگر تو یہ سورت پڑھتا ہے، تو کیا اسے  
کافی نہیں سمجھتا؟ کہ دوسری سورت بھی ساتھ ملا ہے  
یا تو صرف یہی پڑھ لیا کر یا اسے چھوڑ دیا کر اور کوئی دوسری  
پڑھا کر۔ امام نے جواب دیا میں اس سورت کو چھوڑنے  
کا نہیں۔ اگر تم مجھے پسند کرتے ہو تو میں امامت کروں گا  
اگر ناپسند سمجھتے ہو تو میں امامت چھوڑ دوں گا۔ لوگ چونکہ  
اپنے میں بہتر جانتے تھے۔ دوسرے کی امامت انہیں  
نا پسند تھی اس لیے وہ امام رہا۔ جب آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے  
یہ واقعہ بتایا آپ نے فرمایا اسے فلاں! کیوں اپنے مقتدی  
ساتھیوں کی بات پر عمل نہیں کرتے؟ کیا چیز مانع  
ہے؟ اور کس وجہ سے اس سورت کو ہر  
رکعت میں لازم بنا لیا ہے؟ اس نے جواباً  
عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سورت سے  
محبت ہے آپ نے فرمایا اس کی محبت نے تجھے



وَمَا يَحْبِلُكَ عَلَىٰ لُؤْمٍ هَذِهِ السُّورَةُ  
فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّهَا قَالَ  
حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
ذَرٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ قَرَأْتُ  
الْمُقَصِّلَ الْبَيْتَةَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذَا الْكَلْبُ الرَّعْبُ  
لَقَدْ عَوَفْتُ النَّظَّارَ الرَّجِيَّ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بَيْنَهُمَا فَيَكُونُ عَشْرُونَ  
سُورَةً مِنَ الْمُقَصِّلِ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ۔

رازم آدم از شعبہ از عمرو بن مرثہ (ابو ذر) فرماتے ہیں ایک شخص ابن  
مسعود کے پاس آیا اس نے کہا میں نے تو رات مفصل کی تمام سورتیں  
ایک رکعت میں پڑھ ڈالی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا تو  
نے گویا اشعار کی طرح جلدی جلدی پڑھ لیا۔ (اس کے چار سپارے  
ایک رکعت میں، اس کا مطلب ہے، قرآن بے سمجھے پڑھا، جو قرآن  
کی تنظیم کے بھائے دیگر عام کتابوں سے بھی زیادہ عام سمجھا گیا۔)  
حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرید (اسے تنبیہ) فرمایا کہ میں ان دو  
دو سورتوں کے جوڑا جانتا ہوں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔ پھر حضرت عبداللہ نے بیس  
سورتیں بیان کیں کہ ہر رکعت میں ان کی دو دو سورتیں پڑھی جاسکتی ہیں۔

بَابُ ۴۳۹ يُقْرَأُ فِي الْأَخْوَيْنِ

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأَوَّلَيْنِ بِأَمْرِ الْكِتَابِ

باب۔ پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ  
پڑھنا۔

رازم موسیٰ بن اسمعیل از ہمام از یحییٰ از عبد اللہ بن ابی قتادہ  
ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں  
میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے ایک ایک کر کے۔ پچھلی دو  
رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے اور کبھی ایک آیت ہمیں سنائیے

۱۔ قل ہواللہ بڑی پیاری سورت ہے اس میں ہمارے بادشاہ کی بہت عمدہ صفاتیں مذکور ہیں جس کو اپنے بادشاہ سے محبت ہے وہ اس پاک سورت  
سے بھی محبت کرے گا اس روایت سے دو سورتوں کے ایک رکعت میں پڑھنے کا جواز نکلا اس حدیث کو ترمذی اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۔ یعنی  
یہ کون سی کمال کی بات ہے کہ ایک رکعت میں چار پارے پڑھ لیے قرآن شریف کو تدبیر اور تامل کے ساتھ آہستہ پڑھنا چاہیے جلدی جلدی پڑھ لینے میں ثواب  
جا کر عذاب کا ڈر ہے ہمارے زمانہ میں جہل کی ایسی گرم بازاری ہو گئی ہے کہ لوگ اس حافظ کی تعریف کرتے ہیں جو گھٹے میں چار پارے پانچ پانچ پارے تراویح میں پڑھ  
ڈالے انہوں نے قرآن اور عبادت کو منسی کھیل مقرر کر لیا ہے نہ رکوع برابر کرتے ہیں نہ سجدہ سب اٹھا بیٹھی اور گھٹا کر گھٹا کر زبان کیا درستی ہے ایسے حافظوں کو خوب  
مار کر نکال دینا چاہیے ۱۲ منہ ۱۔ سورہ رحمان اور الفجر ایک رکعت میں اقربت اور الحاقہ ایک رکعت میں والذاریات والطور ایک رکعت میں واقعہ اور  
نون ایک رکعت میں سال سائل والنازعات ایک رکعت میں وبن المطففین اور سبب ایک رکعت میں مژر اور مرسل ایک رکعت میں ہنئی اور لا اقسام ایک  
رکعت میں تم اور والمرسلات ایک رکعت میں کورات اور وفان ایک رکعت میں ۱۲ منہ۔

بہشت کا حقدار کر دیا ہے۔

(یعنی تیسے آواز اونچی ہو جاتی) پہلی رکعت دوسری رکعت سے طویل کرتے  
اسی طرح عصر اور فجر کی نماز میں کیا کرتے۔

**باب۔** ظہر و عصر میں آہستہ قرأت کا بیان۔

از قتیبہ از جریر از اعمش از عمارہ بن عمیر ابو عمر کہتے ہیں ہم نے  
غالب سے عرض کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرأت کرتے  
تھے؟ انہوں نے کہا ہاں ہم نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم ہوا فرمایا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک ہلنے سے۔

**باب۔** امام اگر کوئی آیت آواز سے پڑھ دے، جسے  
مقتدی سن لیں تو کوئی مضاائقہ نہیں۔

(از محمد بن یوسف از اوزاعی از یحییٰ بن ابی کثیر از عبد اللہ بن ابی قتادہ)  
ابو قتادہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں  
سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ اس سے ملا کر پڑھتے کبھی کبھی کوئی آیت آواز سے  
پڑھتے جسے ہم سن لیتے، نیز پہلی رکعت دوسری سے طویل ہوتی۔

**باب۔** پہلی رکعت طویل کرنا۔

سُورَتَيْنِ وَفِي الرُّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِأَوَّلِ الْكِتَابِ  
وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ وَيَطْوِلُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا  
يُطِيلُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ  
وَهَكَذَا فِي الضُّحَى۔

**باب ۴۹۸۔** مَنْ خَافَتْ الْفِرَاقَةَ

فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ۔

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُثَيْمٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ  
قَالَ قُلْنَا لِحَبِيبِ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَحْمُ قُلْنَا مِنْ أَيْنَ  
عَلِمْتَ قَالَ بِأَمْرِ طَرَابٍ بِحَبِيبِهِ۔

**باب ۴۹۹۔** إِذَا أَسْمَعَهُ إِلَّا مَامُ الْآيَةِ

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأَوَّلِ الْكِتَابِ  
وَسُورَةً مَعَهَا فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ  
صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ  
أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى۔

**باب ۵۰۰۔** يُطْوِلُ فِي الرُّكْعَةِ

الْأُولَى۔

۱۔ یعنی عصر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور سورت پڑھتے اور پہلی دو رکعتوں میں صرف فاتحہ اور پہلی رکعت دوسری رکعت سے لمبی کرتے اور صبح کی  
نماز میں بھی پہلی رکعت دوسری رکعت سے لمبی کرتے ۱۲ منہ ۱۵ قسط لانی نے کہا یہ بھی نے اس حدیث سے یہ دلیل لی کہ ستر نماز میں آدمی کو اس طرح قرآن  
پڑھنا چاہیے کہ خود سے جوت اور زبان دونوں ہمیں دالھی بھی ہے اگر کوئی شخص اس طرح پڑھے کہ خود بھی نہ سمجھے تو وہ قرأت جائز نہ ہوگی جزی نے حصن حصین میں لکھا ہے  
کہ قرآن ہو یا دعا ہو یا اور کوئی ذکر ہو اس کا اللہ بار اسی وقت ہوگا جب آدمی اس طرح پڑھے کہ ادنیٰ درجہ خود سے نہ وہ اعتبار کے لائق نہیں ۱۲ منہ۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
هَشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ كَانَ يُقُولُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ  
الْفَجْرِ وَيَقُولُ فِي الثَّانِيَةِ وَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي  
صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

باب۔ جَهْرُ الْإِمَامِ بِالتَّائِمِينَ  
وَقَالَ عَطَاءُ أَمِينٌ دُعَاءُ أَمِّنَ  
ابْنِ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَرَّاءَهُ حَتَّى  
إِنَّ لِلْمُسْجِدِ لَكَلْبَةً وَكَانَ أَبُو  
هُرَيْرَةَ يُنَادِي الْإِمَامَ لَا تَقْنَبْنِي يَا أَمِينُ  
وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا  
يَدْعُوهُ وَيَخْضَعُ لَهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ  
فِي ذَلِكَ خَبْرًا۔

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
السَّيِّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ  
أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ فَأَمَّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ  
وَأَقْبَلَ تَائِمِينَ تَائِمِينَ الْكَلْبَةَ غُفْرَكَ مَا لَقَدَّ مَرَّ

از ابو نعیم از ہشام از یحیی بن ابی کثیر از عبد اللہ بن ابی قتادہ از قتادہ  
فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی پہلی رکعت طویل کرتے  
تھے دوسری کوتاہ۔

باب۔ (جہری نمازیں) امام پکار کر آمین کہے۔  
عطاب بن ابی رباح کہتے ہیں آمین بھی ایک قسم کی دعا ہے  
اور عبد اللہ بن زبیر اور ان کے پیچھے مقتدیوں نے اتنی  
اونچی آواز سے آمین کہی کہ مسجد گونج اٹھی۔ حضرت ابو  
ہریرہؓ امام کو آواز دیتے، میری آمین جماعت سے رو  
نہ جائے اتنی جلدی سورۃ فاتحہ نہ پڑھ لینا۔ حضرت نافعؓ  
کہتے ہیں ابن عمرؓ آمین کو نہیں چھوڑتے تھے۔ بلکہ لوگوں  
کو ترغیب دیتے تھے کہ وہ آمین کہیں۔ میں نے ان سے  
اس بارے میں ایک حدیث بھی سنی۔

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از سعید بن مسیب  
وابو سلمہ بن عبد الرحمن حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیوں کہ جس کی آمین فرشتوں  
کی آمین کے ساتھ ساتھ نکل جائے گی اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے  
جائیں گے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی آمین  
کہتے تھے۔

۱۔ امام شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ جہری نمازیں امام اور مقتدی سب پکار کر آمین کہیں امام ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ آمین آہستہ کی  
جاوڑی یا تاراج یا کالک کہتے کہ امام آمین ہی نہ کہے ۱۲ منہ ۱۳ ابو ہریرہؓ مروان کے مؤذن تھے وہ معصوم وغیرہ کے برابر کرتے میں معصوم رہتے اور مروان  
نماز شروع کرتا ابو ہریرہؓ نے اس سے شرط کی کہ نماز میں میرے شان ہونے سے پہلے تم ولا الصابین نہ پڑھو دبا کر نہیں تو میری آمین جاتی رہے گی اس کو امام  
بیہمی نے مل کیا ۱۲ منہ ۱۳ یہ ترجمہ جب ہے اگر لفظ آخر خیر ہے یا کے ساتھ، اگر لفظ آخر خیر ہے یا کے ساتھ تو ترجمہ یہ ہو گا میں نے ان سے  
آمین کے فاصل اور غرباں نہیں، یہ بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔

مِنْ ذُنُوبِهِ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمِينٌ -

### بَابُ ۵۲۴ فَضْلِ التَّائِمِينَ -

۴۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ أَمِينٌ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ أَمِينٌ قَوَّافَتْ رَحْمَتُ اللَّهِ الْاُخْرَى عُفْوُهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ -

### بَابُ ۵۲۵ جَهْرُ الْمَأْمُومِ بِالتَّائِمِينَ -

۴۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى مَوْلَى ابْنِ بَكْرٍ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ الشَّتَّانِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الْفَاسِقِينَ فَاِنَّهُ مِنْ ذَنْبِهِ تَابَعَهُ قَوْلُ الْمَلَائِكَةِ عُفْوُهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ سُلَيْمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلُعَيْمُ الْجُبَرِيُّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

### بَابُ ۵۲۶ إِذَا رَكَعَ دُونَ الْقَرَفِ -

۴۲۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ الْأَعْمَرِ وَهُوَ زِيَادُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ ابْنِ بَكْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

### باب - آمین کہنے کی فضیلت -

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابوالزناد از اعرج) ابوہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آمین کہے اور فرشتے جو آسمان پر آمین کہا کرتے ہیں وہ بھی کہیں، دونوں کی آمین مل جائے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

### باب - مقتدی آواز سے آمین کہے۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از یحییٰ ابو بکر کے غلام از ابوصالح سمان) ابوہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام کہے - غیر المغضوب علیہم ولا الفاسقین تو تم کہو آمین کیوں کہ جس کی آمین نکلی ہوئی فرشتوں کی نکلی ہوئی آمین سے مل گئی اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

مسمیٰ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن عمرو نے بھی ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ اور نعیم الجمری نے بھی بحوالہ ابوہریرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

### باب - صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کرنا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل الزہمام از اعلم زیاد) حسن بصری فرماتے ہیں ابو بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے جب کہ آپ رکوع میں تھے انکو صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی رکوع کر لیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کر دیا نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پوچھا کیوں شخص محتاج رکوع کرتا وہ اس میں شریک ہوا تب ابو بکرؓ نے کہا میں محتاج یا رسول اللہ! ہوں۔

سہ طہرائی کی روایت میں یوں ہے کہ ابو بکرؓ اس وقت مسجد میں پہنچے کہ نماز کی تکبیر ہو چکی تھی یہ دوڑے اور محاذی کی روایت میں سے اتنا دوڑے کہ ہانپنے لگے۔ (مارے جلدی کے) صف میں شریک ہونے سے پہلے ہی رکوع کر دیا نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پوچھا کیوں شخص محتاج رکوع کرتا وہ اس میں شریک ہوا تب ابو بکرؓ نے کہا میں محتاج یا رسول اللہ! ہوں۔

وَسَلَّمَ وَهُوَ زَاكِرٌ فَرَكِعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ  
فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ  
اللَّهُ حُزْمًا وَلَا تَعُدُّ -

**باب** إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي  
الرُّكُوعِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
فِيهِ مَا لَكَ بِنِ الْحَوِثِ رِثَ -

۴۷۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
خَالِدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُكْرَبٍ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ قَالَ صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ  
بِالْبَصْرِ فَقَالَ ذَكَّرْنَا هَذَا الرَّجُلَ صَلَوةً كُنَّا  
نُصَلِّيْهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وُضِعَ -

۴۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ يُكَبِّرُ كُلَّمَا حَفِضَ وَ  
رَفَعَ فَذَاذَا الصُّوفَ قَالَ إِنْ لَأَشْبَهُكُمْ صَلَوةً  
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

**باب** - إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي  
السُّجُودِ -

علیہ وسلم سے نماز کے بعد یہ بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
(نیک کاموں میں) اللہ تعالیٰ تجھے اس سے بھی زیادہ حرص دے لیکن  
آئندہ ایسا نہ کرنا۔

**باب** - رُكُوعِ کے وقت بھی اللہ اکبر کہنا۔ اس کے  
متعلق ابن عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کیا۔ مالک بن حویرث نے بھی اس کے متعلق روایت کیا  
ہے۔

(از اسحاق واسطی از خالد از جریری از ابو العلاء از مطرف) عمران بن  
حصین نے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بصرے میں نماز پڑھی اور کہا:  
ہمیں انہوں نے اسی طرح کی نماز یاد دلادی جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے، پھر کہا حضرت علیؓ جب سر اٹھاتے یا  
جھکاتے اللہ اکبر کہتے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از ابو سلمہ)  
حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ وہ (کسی زمانہ میں) لوگوں کو نماز پڑھاتے  
تھے تو ہر جھکتے اور اٹھتے وقت اللہ اکبر کہتے۔ جب نماز سے فارغ  
ہوتے تو فرماتے میری نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے بہت  
حد تک ملتی جلتی ہے بہ نسبت تمہاری نماز کے۔

**باب** - سجدے کے وقت بھی تکبیر کہنا۔

۱۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اللہ اکبر کو رکوع میں ختم کرنا یعنی جھکتے ہی تکبیر شروع کرنا اور اکبر کی رسم اُس وقت زبان سے نکالنا جب رکوع  
میں جا چکے لیکن صحیح دہی ترجمہ ہے جو متن میں ہم نے لکھا ہے اور مقصود امام بخاری کا ان لوگوں پر رد کرنا ہے جو رکوع اور سجدے میں جاتے  
ہوئے تکبیر نہیں کہتے زیادہ اور حضرت معاویہؓ اور ابنی امیہ ایسا ہی کیا کرتے جمہور علماء کے نزدیک تکبیر ترجمہ کے سوا باقی تکبیریں سنت ہیں اور امام احمد کے  
نزدیک واجب ہیں ۱۲ منہ ۱۔ یہ خود امام بخاری نے آگے نکالا کہ ابن عباسؓ نے ظہر کی نماز میں بائیس تکبیریں کہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا طریقہ بتلایا ۱۲ منہ ۱۔ اس کا ترجمہ بھی بعضوں نے یوں کیا ہے کہ سجدے میں جا کر تکبیر کو پورا کرنا یعنی اللہ اکبر کی رسم اُس وقت نکلتے جب  
سجدے میں جا لے ۱۲ منہ -

۴۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبْرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَلَيْتُ خَلْفًا عَلَى بْنِ أَبِي كَلَابٍ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَخَذَ بِيَدِي عُمَرُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ قَدْ ذَكَرَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ صَلَّى بِهَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۹۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَ رَفْعٍ وَإِذَا قَامَ وَإِذَا وَقَعَ فَخَبَّرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَمَرَ لَكَ.

بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ

۴۹۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ مَلَيْتُ خَلْفًا شَيْخًا بِسُكَّةٍ فَكَبَّرَ ثَلَاثِينَ وَ عَشْرِينَ تَكْبِيرًا فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّكَ

رازا ابو النعمان از حماد بن زید از عیلام ابن جریر مطرب بن عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے اور عمران بن حصین نے علی ابن ابی طالب کے پیچھے نماز پڑھی تو جب وہ سجدے میں جاتے اللہ اکبر کہتے اور سجدے سے سر اٹھاتے اللہ اکبر کہتے اور دو رکعتیں پڑھ کر جب قعدہ سے اٹھتے تب بھی اللہ اکبر کہتے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگے، بے شک اس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلادی ہے۔ یا کہا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم والی نماز پڑھائی۔

۴۹۱ (از عمرو بن عون از ہشیم از ابو بشر) عکرمہ فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھتے دیکھا وہ ہر جھکنے، اٹھنے (رکوع میں یا رکوع سے) کھڑا ہونے سجدہ میں جانے کے وقت اللہ اکبر کہتا۔ میں نے ابن عباس سے تعجباً کہا تو انہوں نے فرمایا تیری ماں مرے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا یہی طریقہ نہیں تھا۔

باب - سجدے سے کھڑا ہونے تکبیر کے۔

۴۹۲ (از موسیٰ بن اسمعیل از ہمام از قتادہ) عکرمہ فرماتے ہیں میں نے ایک بوڑھے کے پیچھے مکہ میں نماز پڑھی تو اس نے بائیس تکبیریں دوران نماز پڑھیں (نماز ظہر میں) میں نے ابن عباس سے کہا یہ بڑھا بیوقوف ہے انہوں نے کہا تیری ماں تجھ پر روئے یہ تو آنحضرت ابو القاسم

۱۔ یہ حماد کسی دوسرے راوی کو شک سے ۱۲ منہ ۲۔ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تھے جیسے طرانی نے معجم اوسط میں نکالا ۱۲ منہ ۳۔ یعنی یہ نماز تو آنحضرت کی نماز کے مطابق ہے اور تو اس پر تعجب کرتا ہے لام تک عرب لوگ زجر اور تو بیخ کے وقت بولتے ہیں جیسے ٹکٹنگ الٹ یعنی تیری ماں تجھ پر روئے ابن عباس عکرمہ پر خفا ہوئے کہ تو اب تک نماز کا طریق نہیں جانتا اور ابو ہریرہؓ کے سے عالم شخص پر انکار کرتا ہے ۱۲ منہ ۴۔ وہ ابو ہریرہؓ تھے جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ ۵۔ چار رکعتی نماز میں کل بائیس تکبیریں ہوتی ہیں ہر رکعت میں پانچ تکبیریں یہ ہیں ایک تکبیر تحریمہ دوسری پہلے تہجد کے بعد اٹھنے وقت سب بائیس ہوئیں اور تین رکعتی نماز میں ستر اور دو رکعتی میں گیارہ ہوتی ہیں اور پانچوں نمازوں میں چار نوے تکبیریں ہوتی ہیں ۱۲ منہ۔

أَحْسَنُ فَقَالَ لَمَّا كُنْتَ أَمَامَكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ مَكَى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ  
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ -

۷۵۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
اللَيْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا  
هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يَكْبِتُ رُجُلَيْهِ يَوْمُهُ ثُمَّ يَكْبِتُ  
جِذْرَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ  
حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ  
قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَكْبِتُ رُجُلَيْهِ يَهُوِي ثُمَّ  
يَكْبِتُ رُجُلَيْهِ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَكْبِتُ رُجُلَيْهِ يَسْجُدُ  
ثُمَّ يَكْبِتُ رُجُلَيْهِ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي  
الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا أَوْ يَكْبِتُ رُجُلَيْهِ يَهُوِي مِنَ  
الْبُتْنَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ وَلَكَ الْحَمْدُ -

بَابُ ۵۸۵ وَصِيحُ الْأَكْفَفِ عَلَى

الرُّكْبِ فِي الرُّكُوعِ - وَقَالَ أَبُو  
حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ أَمَّا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ بِهِ  
مِنْ رُكْبَتَيْهِ -

صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ موسیٰ بن اسماعیل نے اس حدیث کو یوں  
بھی روایت کیا بحوالہ ابان از قتادہ از عکرمہ۔

از یحییٰ بن بکیر از لیت از عقیل از ابن شہاب از ابو بکر بن عبد الرحمن  
بن عمارت حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع  
کرتے وقت اللہ اکبر (کبیر تحریمہ) کہتے، پھر رکوع جاتے وقت اللہ اکبر کہتے  
پھر رکوع سے اٹھتے ہوئے سمع اللہ لمن حمد کہتے اور اس کے ساتھ  
ربنا لک الحمد کہتے، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جاتے پھر سجدے  
سے اٹھتے ہوئے اللہ اکبر کہتے پھر دوسرے سجدے میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہتے، پھر  
دوسرے سجدے سے اٹھتے ہوئے اللہ اکبر کہتے پھر اسی طرح نماز کی  
تمام رکعتوں میں کرتے اور اس طرح نماز ختم کر دیتے، دو رکعتوں کے  
بعد اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے۔

عبداللہ بن صالح نے لیت سے ولك الحمد واو کے ساتھ  
نقل کیا۔

باب - رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا۔ ابو حمید نے  
اپنے ساتھیوں میں (جو صحابہ کرام تھے) کہا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم رکوع کی حالت میں اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں  
پر اچھی طرح جما دیتے تھے۔

۱۷ اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ قتادہ سے اس کو دو شخصوں نے روایت کیا ہے ہمام نے اور ابان نے اور ہمام کی روایت اصول میں بخاری  
کی شرط پر ہے اور ابان کی روایت متابعات میں دوسرا فائدہ یہ ہے کہ قتادہ کا سامع عکرمہ سے معلوم ہوا ہے کیونکہ قتادہ میں تالیس کی مادت ہے جیسے اوپر کئی بار  
گزر چکا ۱۲ منہ ۷۵۲ اگلی روایت میں ربنا لک الحمد ہے بغیر واو کے اس میں واو زیادہ ہے قسطلانی نے نقل کیا کہ واو کی روایت زیادہ راسخ ہے اور حافظ نے  
بھی ایسا ہی کہا دونوں برابر ہیں ربنا لک الحمد کہے یا ربنا ولک الحمد ۱۲ منہ ۷۵۲ عبداللہ بن مسعود سے تطبیق منقول ہے یعنی رکوع میں دونوں ہاتھ کی  
انگلیاں ملا کر دونوں رانوں کے بیچ میں رکھ لینا امام نے یہ باب لاکر اشارہ کیا کہ تطبیق کا حکم منسوخ ہو گیا اور شاید عبداللہ بن مسعود کو اس (باقی اگلے منہ پر)

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَلَبَقْتُ بَيْنَ كَفِّي ثُمَّ وَمَعَهُمَا بَيْنَ فُجْدَى فَنَهَانِي إِيَّاهُ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْهُ وَأَمَرْنَا أَنْ نَضَعُ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكُوبِ۔

**باب ۵۰۹۔** إِذَا لَمْ يَتِمَّ الرُّكُوعُ۔

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ رَأَى حَذِيفَةَ رَجُلًا لَا يَتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَقَالَ مَا صَلَّيْتُ وَلَوْ مِثْلُ مِثِّي عَلَى غَيْرِ الْفَطْوَةِ الَّتِي فُطِرَ اللَّهُ فَتَحَدَّثَ أَصْحَابِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

**باب ۵۱۰۔** اسْتِوَاءُ الظُّرْفِ فِي الرُّكُوعِ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ فِي أَصْحَابِهِ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَضَمَ ظُفْرَهُ۔

**باب ۵۱۱۔** حَدِيثُ إِسْنَامِ الرُّكُوعِ وَالْإِعْتِدَالِ فِيهِ وَالظُّلْمَاءُ يَنْتَنِي۔

(از ابو الولید از شعبہ از ابو یحیٰی) مصعب بن سعد فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھی۔ میں نے رکوع میں دونوں پھیلایں ملائیں اور رانوں پر رکھ لیں۔ میرے باپ نے منع کیا اور فرمایا ہم بھی پہلے اسی طرح رکوع میں کرتے تھے لیکن ہمیں اس سے روک دیا گیا ہے اور ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

**باب ۵۰۹۔** اگر رکوع ٹھیک طرح نہ کیا جائے (دونوں ہاتھ)

(از حفص بن عمر از شعبہ از سلیمان از زید بن وہب) حضرت حذیفہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز میں رکوع و سجدہ ٹھیک طرح ادا نہیں کر رہا تھا۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا تو نے نماز ہی نہیں پڑھی۔ اگر اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے تو مر چکا تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دینِ فطرت پر مرنا نہ ہوگا۔

**باب ۵۱۰۔** رکوع میں پیٹھ برابر رکھنا۔ ابو حمید نے اپنے ساتھیوں میں بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اس شان سے کرتے، کہ پیٹھ اچھی طرح جھکا دیتے تھے۔

**باب ۵۱۱۔** رکوع کو مکمل کرنا اس کی ادائیگی میں اطمینان و اعتدال ہونا چاہیے۔

(بقیہ) کاتب نہیں پہنچا تھا حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ نمازی کو اختیار ہے تطبیق کرے یا ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے ۱۲ منہ ۱۵ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ابن جریر کہ روایت میں ہے وہ کندی ایک شخص بنی ۱۲ منہ ۱۵ عبد الرزاق کی روایت میں ہے ٹونگیں لگاتا تھا جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر بے ایمان بدعتیوں کا شیوہ ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی تیرا فاعل معاذ اللہ کفر ہوگا جو لوگ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو اسی طرح خرابی فاسد سے ڈرنا چاہیے سبحان اللہ اہل سنت کا مرنا اور جینا دونوں اچھا مرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ شرمندگی نہیں آپ کی سنت پر چلتے رہے جب تک جیسے اور فاسد تہمتی سنت پر ہوا ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث امام بخاری نے آگے چل کر خود نکالی ۱۲ منہ ۱۵ دوسرے طریق میں صاف یوں ہے کہ پیٹھ سر کے برابر کردی امام بخاری نے اسی طرف اشارہ کیا ۱۲ منہ ۱۵ بعض نسخوں میں یہ باب الگ نہیں ہے اور درحقیقت یہ آگے ہی باب کا ایک جز ہے اور ابو حمید کی تعلیق اس کے اول جزو سے متعلق ہے اور برابر کی حدیث پچھلی جزو سے اب ابن منیر کا اعتراض دفع ہو گیا کہ حدیث باب کے مطابق نہیں ہے لہذا قال الحافظ ۱۲ منہ ۱۵۔



۴۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ  
 الْبُزْأَنِ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ  
 مَا خَلَا الْفِيَّامَ وَالْفَعُودَ قَرِيبًا مِنَ الشَّوْءِ  
**باب** بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ  
 بِالْإِعَادَةِ۔

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
 ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ  
 الْمُقْبَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ  
 فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ  
 السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ فَصَلَّى  
 ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ  
 وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسَنُ عَزِيمَةَ عَبْدٍ لَكَ  
 فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَلِّمْ نَفْسَكَ اقْرَأْ

(از بدل بن مخبر از شعبہ از حکم از ابن ابی لیلی) حضرت براہ فرماتے  
 ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع و سجود اور دو سجود کے درمیان  
 کا وقفہ اور رکوع کے بعد قنوت یہ سب قریب قریب برابر ہوتے تھے سوئے  
 قیام اور تشہد کے قنوت کے۔

**باب**۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اس شخص کے  
 لیے جو رکوع ٹھیک طرح نہ کرے کہ وہ دوبارہ نماز  
 پڑھے۔

(از مسدد از یحیی بن سعید از عبد اللہ از سعید بن مسدد بن جری الزمخشیری)  
 حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف  
 لے گئے اتنے میں ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی پھر آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی خدمت میں سلام کیا۔ آپ نے جواب سلام دیا اور فرمایا جا  
 نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اس نے پھر نماز پڑھی اور نماز کے بعد آیا  
 اور سلام کیا آپ نے پھر فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی غرضیکہ  
 اس طرح آپ نے تین دفعہ نماز کے لیے لوٹایا۔ آخر اس نے کہا  
 اس خدا کی قسم جس نے آپ کو حق مذہب پر نبی برحق بنا کر بھیجا، اس  
 سے عمدہ نماز تو مجھے پڑھنی نہیں آتی، مجھے آپ بتا دیجئے اگر آپ نے  
 فرمایا جب نماز کے لیے لوٹو تو اللہ اکبر کہہ، پھر قرآن میں سے  
 پڑھ سکے وہ پڑھ پھر اطمینان سے رکوع کر پھر رکوع سے سر اٹھا اور

قیام سے مرد قرأت کا قیام ہے یعنی قرأت کا قیام تشہد کا قنوت یہ دونوں تو بہت دیر دیر تک ہوتے لیکن باقی چاروں چیزیں یعنی رکوع اور سجود  
 اور دونوں سجود کے بیچ میں قنوت اور رکوع کے بعد قنوت یہ سب قریب قریب برابر ہوتے اس کی روایت میں ہے کہ آپ رکوع سے سر اٹھا کر اتنی  
 دیر تک کھڑے رہتے کہ کہنے والا کہتا آپ بھول گئے حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ اس سے رکوع میں دیر تک ٹھہرنا ثابت ہوتا ہے  
 تو باب کا ایک جزو یعنی اطمینان سے نکل آیا اور اعتدال یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا وہی اس روایت سے ثابت ہو چکا حافظ نے کہا اس حدیث  
 کے بعضے طریقوں میں جن کو مسلم نے نکالا اعتدال کے لمبا کرنے کا ذکر ہے تو اس سے تمام ارکان کا لمبا کرنا معلوم ہو گیا ۱۲ منہ ۱۳ ایک روایت میں ہے  
 اگر ترجمہ کو کچھ قرآن یاد نہ ہو تو الحمد للہ والحمد للہ والہ الا کہہ لے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص ان پڑھ تھا البتہ شخص فقط سورہ فاتحہ پڑھ لے تو بھی کافی ہو گا سورہ فاتحہ  
 بھی نہ پڑھ سکے تو کوئی اور آیت پڑھ لے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الا اللہ والحمد للہ لے ۱۲ منہ۔

مَا تَكْتُمُكَ مِنْ الْقُرْآنِ ثُمَّ اَرْكَعَ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اَرْفَعُ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدُ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اَرْفَعُ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدُ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اَفْعَلُ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا۔

**باب الدعاء في الركوع۔**

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُنْصَوِّرٍ عَنْ أَبِي الْفُضَيْحِيِّ عَنْ مَسْوُودٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي۔

**باب ما يقول الإمام ومن خلفه إذا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔**

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ

اطمینان سے برابر کھڑا ہو جا، پھر بڑے اطمینان سے سجدہ کر پھر اٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جا پھر دوسرا سجدہ بھی پور سے اطمینان کے ساتھ کر اسی طرح ساری نماز اطمینان کے ساتھ پڑھ۔

**باب۔ رکوع میں دعا پڑھنا۔**

(از حفص بن عمر از شعبہ انصوری از ابو الفضلی از مسروق حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع و سجود میں یہ دعا پڑھتے۔

سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي۔

**باب۔ رکوع سے سر اٹھا کر امام اور مقتدی کیا**

**پڑھیں۔**

(از آدم از ابن ابی ذئب از سعید مقبری حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اس کے ساتھ پھر کہتے اللہم ربنا ولك الحمد۔ اور آنحضرت

۱۔ حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ اُس نے رکوع پورا نہیں کیا تھا اس کا جواب یوں دیا ہے کہ اس حدیث کے دوسرے طریق میں جس کو ابن ابی شیبہ نے رفاعة بن رافع سے نقلایا ہے کہ اُس نے جب نماز پڑھی رکوع اور سجدہ پورا نہیں کیا اور ایک جواب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آخر اس نے کسی رکن کو تو پورا نہ ادا کیا ہوگا اور ارکان سب برابر ہیں تو رکوع کے پورا نہ کرنے سے نماز کا اعادہ لازم ہوگا اور یہی ترجمہ باب ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تعدیل ارکان یعنی طہیر ٹھیک کر اطمینان سے ہر رکن کا ادا کرنا فرض ہے اور جو کوئی اس کو ترک کرے اس کی نماز نہ ہوگی ۱۲ منہ ۱۔ اس کا ترجمہ یہ ہے تو پاک ہے ہر عیب اور بُرائی سے یا میرے اللہ مالک ہمارے تجھی کو سزاوار ہے یا میرے اللہ مجھ کو بخش دے حذیفہ کی صحیح روایت میں یوں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع میں سبحان ربی العظیم فرماتے اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ ایک روایت میں ہے کہ آپ رکوع اور سجدہ میں یہ کہتے سجدو قدوس ربنا و رب الملائکة و الروح و دوسری روایت میں ہے یوں کہتے سبحانک اللہم ربنا و بحمد اللہم اغفر لی اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم سے منقول ہے کہ رکوع میں سبحان العظیم و سجدہ کہتے اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ و بحمد نجد کے سجدہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اعوذ برضاک من سخطک و بمعافاک من عقوبتک و اعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما انتیت علی نفسک ایک حدیث میں ہے کہ مجھ کو رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ۱۲ منہ ۱۔ حدیث سے امام کا نوکھنا ثابت ہوا لیکن یہ فقہ کا یہ کہنا اس طرح ثابت ہوگا کہ مقتدی کو امام کی یہودی کا حکم ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے یا اس حدیث کے دوسرے طریق میں ابو ہریرہؓ سے یوں مروی ہے کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو اس کے پیچھے والے ربنا لک الحمد کہیں تو امام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا ہیں حدیث ترجمہ باب کے مطابق جو کسی ۱۲ منہ۔

لَمْ حَمْدًا قَالَ اللَّهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ النَّبِيُّ  
مَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُكِعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ  
يُكَبِّرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اللَّهُ الْكَبِيرُ  
**بَاب ۵۱** فَضْلِ اللَّهُمَّ رَبَّنَا  
لَكَ الْحَمْدُ -

۷۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ  
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ  
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ -

### باب ۵۱

۷۶۰- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ هِشَامٍ  
عَنْ عَجْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
لَا قَرْبَنَ صَلَوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَفْنِتُ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ  
صَلَوةِ الظُّهْرِ وَصَلَوةِ الْعِشَاءِ وَصَلَوةِ الصُّبْرِ  
بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُو  
لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ -

۷۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسود قَالَ  
حَدَّثَنَا الْأَسودُ عَنْ جَالِدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے اور سجدے سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر  
کہتے اور جب دونوں سجدے کر کے کھڑے ہوتے تب بھی اللہ اکبر کہتے۔

### باب - اللہ ربنا ولک الحمد کہنے کی فضیلت -

دار عبد اللہ بن یوسف از مالک از سُمَیّ از ابو صالح (ابو ہریرہ کہتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمد  
کہے تو تم کہو اللہم ربنا ولک الحمد کیوں کہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے  
کے ساتھ مل گیا یعنی فرشتے بھی اس وقت یہی کہہ رہے ہوں اس کے گزشتہ  
تمام گناہ معاف کیے جائیں گے۔

### باب ۵۱

(از معاذ بن فضالہ از ہشام از یحییٰ از ابوسلمہ) حضرت ابو ہریرہؓ  
نے لوگوں سے کہا میں تمہاری نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے  
قریب قریب کروں گا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ نماز ظہر، عشاء، فجر  
کی آخر رکعت میں سمع اللہ لمن حمد کے بعد مسلمانوں کے لیے دعا  
کرتے تھے اور کافروں پر لعنت لگاتے۔

(از عبد اللہ بن ابی الاسود از اسمعیل از خالد حداد از ابو قلابہ)  
حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ دعائے قنوت فجر اور مغرب کی نماز میں پڑھی

۱۔ اکثر نسخوں میں یوں ہی ہے بعض نسخوں میں باب کا لفظ نہیں ہے بعض نسخوں میں باب القنوت ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ کو اچھی طرح سمجھا دوں گا کہ قریب قریب  
اسی ہی نماز پڑھنے لگی جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے طحاوی کی روایت میں یوں ہے میں تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھلاؤں گا ۱۲ منہ ۱۳ منہ  
یعنی دعا قنوت پڑھتے کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہمیشہ تک ایسا کیا تھا ان کافروں پر جنہوں نے اصحاب بیعت کو بارگاہ الاغفال منت کرتے تھے اور مکہ میں  
جو مسلمان کافروں کے قید میں تھے ان کی ہائی کے لیے دعا کرتے تھے بعد اس کے آپ نے یہ قنوت پڑھنا چھوڑ دیا جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت آئے تو ہر نماز  
میں اخیر رکعت میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنا مستحب ہے اور شافعی کے نزدیک فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھنا چاہیے اس کا ذکر آگے آئے گا ۱۲ منہ۔

جاتی تھی۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الْقَنُوتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ -

۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَافِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلْدٍ الزُّرْقِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَقَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرْقِيُّ قَالَ لَنَا يَوْمًا نَصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَتَّى أَكْثَرَ أَطْيَبًا مَبْدَأًا حَتَّى فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ بَعْضَهُ وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَتَنَادَوْنَ أَنِيهِمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلَ -

باب ۵ الطَّائِفَةُ حِينَ

يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ - وَ

قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوَى حَتَّى

يَعُودَ كُلُّ قَوْمٍ مَكَانَهُ -

۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَنْتَعِتُ لَنَا صَلَوةَ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ

الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى يَقُولَ قَدْ سَمِعَ -

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از نعیم بن عبد اللہ مجافر از علی بن یحییٰ بن خالد الزرقی عن ابیہ عن وقاعۃ بن رافع الزرقی قال لنا یومًا نصلی وراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما رفع رأسہ من الرکوع قال سمع اللہ لمن حمده قال رجل ورائہ ربنا ولک الحمد حتی اکثر اطيبا مبداءا حتی فیہ فلما انصرف قال من المتکلم قال انا قال رأیت بعضہ و ثلاثین ملکًا یتنادون انیہم یتکتابہا اول -

باب ۶ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اطمینان سے

کھڑا ہونا۔ ابو حمید صعبی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

رکوع سے سر اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ

پیٹھ کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر آجاتا۔

(از ابو الولید از شعبہ) ثابت فرماتے ہیں حضرت انس آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کی نماز ہم کو (عملی طور پر) پڑھ کر دکھاتے۔ تمہیں جب رکوع سے

سر اٹھاتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم کہتے اب یہ نماز بحسب

گئے ہیں۔ ۵

۱۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قسطلانی نے کہا یہ شرع مشروع میں تھا، پھر بیچ کے سوا اور نمازوں میں قنوت، موتوف ہو گئی ۱۲ منہ ۱۵

دوسری روایت میں ہے کہ تین بار آپ نے پوچھا لیکن ورسے کسی نے جواب نہ دیا آخر فرمادے تیسری بار میں عرض کیا میں نے کہا تھا اور میری نیت بخیر تھی ۱۲ منہ

۱۵ معلوم ہوا کہ یہ فرشتے خطی یعنی نمیناں فرشتوں کے سوا ہیں صحیحین میں دوسری حدیث ہے کہ اللہ کے کچھ فرشتے پھرتے رہتے ہیں اللہ کی یاد کرنے والوں

کو صوبہ دھن رہتے ہیں اس کلام میں ۲۷ حرف ہیں ہر حرف کے لیے ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ نے آمار معلوم ہوا کہ یہ کلام بڑی تفصیل والے ہر موس کو ماہیہ کے سمیع

اللہ بن حمد کے بعد اس کو کہے اور بے حد ثواب کوٹے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی صرف زبان سے ہی ارکان کا ذکر و تشریح نہ کرتے بلکہ نماز پڑھ کر دکھاتے عبد اللہ بن قسطلانی نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اعتدال یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا ایک لمبا رکن ہے اور جن لوگوں نے اس کے منجہ ہونے کا انکار کیا ہے ان

کا قول فاسد ہے کیوں کہ نس کے خلاف قیاس صحیح نہیں ہے ۱۲ منہ -

۷۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ  
رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَإِذَا  
رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السُّجُودَيْنِ  
قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ -

۷۴۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ  
قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحَوَرِثِ يُرِيئُ كَيْفَ كَانَ صَلَوةُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي غَيْرِ وَقْتِ  
صَلَوةٍ فَقَامَ الْفَيَّامَةُ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمَّنَ الرُّكُوعَ  
ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْصَبَ هُنَيْئَةً قَالَ فَصَلَّى بِهَا  
صَلَوةً شَيْخَانَا هَذَا أَبِي يَزِيدَ وَكَانَ أَبُو يَزِيدَ  
إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ الْاِخْرَجَةِ اسْتَوَى  
فَاعْدَأَ ثُمَّ نَهَضَ -

بَابُ يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ  
حِينَ يَسْجُدُ - وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ  
ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ  
رُكْبَتَيْهِ -

۷۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

أَنَّ ابْنَ الْوَلِيدِ الرَّشَعِيَّ أَرْكَمَ ابْنَ أَبِي يَسْلَى حَضَرَتْ بَرَاءُ فَرَمَاتِي هُنَا  
أَخْبَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَارُوعًا أَوْ جُودًا، قَوْمَهُ، جَلَسَهُ تَقَرُّبًا سَبَّ بَرَاءُ  
تَحْتَهُ -

(از سلیمان بن حرب از احمد بن زید از ایوب) ابو قلابہ فرماتے ہیں  
مالک بن حویرث ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھاتے  
تھے، اور یہ نماز کسی وقت نمازیں نہ پڑھتے (کیوں کہ یہ تو صرف سکھانا  
مقصود ہوتا تھا) تو مالک بن حویرث نے قیام کیا تو اچھی طرح کھڑے  
ہوئے اور جھے رہے، رکوع میں گئے تو بالکل رکوع میں سکون پیدا ہو  
گیا، تو ہم میں آئے تو پھر سیدھی طرح تھوڑی دیر ساکن ہو گئے، ابو قلابہ  
کہتے ہیں مالک بن حویرث نے ہمارے اس شیخ ابو یزید کی طرح نماز پڑھی،  
ابو یزید بھی جب آخری سجدے سے سر اٹھاتے تو نوراً نہ کھڑے ہو جاتے۔  
بلکہ سیدھے بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہوتے۔

باب - سجدے کے لیے تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے  
جائے۔ نافع کہتے ہیں ابن عمر جب سجدہ میں جاتے تو  
پہلے زمین پر ہاتھ ٹیکتے پھر گھٹنے۔

از ابو الیمان از شعبہ از زہری، ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث

۱۔ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کا رُکوع قیام کے برابر ہونا اور ایسا ہی سجود اور اعتدال بلکہ مراد یہ ہے کہ آپ کی نماز معتدل ہوتی اگر  
فراغت میں طول کرتے تو اسی نسبت سے اور ارکان کو بھی لمبا کرتے اگر قُرأت میں تخفیف کرتے تو اور ارکان کو بھی ہلکا کرتے کیوں کہ دوسری حدیث سے معلوم  
ہوتا ہے کہ آپ نے صبح کی نماز میں سورہ والصفات پڑھی اور آپ کے سجدہ کا انداز دس تسبیح کے موافق کیا تو معلوم ہوا کہ جب آپ والصفات کے سوا کوئی  
سورت پڑھتے تو دس سے کم تسبیحیں کہتے کہ اقال الحافظ فی الفتح ۳۱ منہ سلمہ اس تملیق کو ابن جریر اور طحاوی نے دسل کیا امام مالک کا بھی قول سے لیکن باقی  
تینوں اماموں نے یہ کہا ہے پہلے گھٹنے ٹیکے پھر ہاتھ زمین پر رکھے نو دی نے کہا دونوں مذہب دلیل کی رو سے برابر ہیں اور اسی لیے امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ  
غازی کو اختیار ہے چاہے پہلے رکھے چاہے ہاتھ امام ابن قیم نے واک بن حجر کی حدیث کو ترجیح دی ہے جس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب  
سجدہ کرنے لگتے تو پہلے گھٹنے زمین پر رکھتے پھر ہاتھ ۳۱ منہ -

عَنِ الزُّهْرِيِّ أَحْبَبَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ  
الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ أَبَاهُمَا كَانَ يَكْتَرِفِي كُلَّ صَلَاةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ  
وَعِزَّتُهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ فَيَكْتَرِحُهَا يَوْمَ ثُمَّ  
يَكْتَرِحُهَا يَوْمَ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لَنْ حَمْدًا ثُمَّ  
يَقُولُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ يَقُولُ  
اللَّهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يَكْتَرِحُ حِينَ  
يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ ثُمَّ يَكْتَرِحُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ  
يَكْتَرِحُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ ثُمَّ يَكْتَرِحُ حِينَ  
يَقُومُ مِنَ الْمَجْلُوسِ فِي الْإِثْنَتَيْنِ وَيَقْعُدُ ذَلِكَ فِي  
كُلِّ رُكْعَةٍ حَتَّى يَقْرَأَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ  
يَنْصَرِفُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَيْهًا  
بِصَلَاةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
كَانَتْ هَذِهِ لَصَلَوْتُهُ حَتَّى قَادِقَ الدُّنْيَا قَالُوا  
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لَنْ حَمْدًا  
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَنْعُو الرِّجَالُ فَيَسْمِعُهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ  
فَيَقُولُ اللَّهُمَّ أَجْمِعْ أَوْلِيَاءَ ابْنِ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ  
هِشَامٍ وَعِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَمٍّ  
وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سَبِيلَ كِسْفِي يَوْسُفَ وَأَهْلُ  
الشَّرْقِ يَوْمَئِذٍ مِنْ مُضَمٍّ خَالِقُونَ لَهُ -

۷۶۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَسَّ  
بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَقَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بن ہشام اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن دونوں فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسہریرہؓ  
رمضان شریف یا کسی اور مہینہ میں فرض یا نفل ہر نماز میں، جب بھی نماز پڑھنے  
لگتے، تو اللہ اکبر کہتے، پھر رکوع جاتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر رکوع سے سر  
اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمد کہہ پھر کہتے ربنا ولك الحمد، پھر سجدے  
میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہتے پھر سجدے سے اٹھتے ہوئے اللہ اکبر، پھر  
دوسرے سجدے میں جاتے ہوئے اللہ اکبر پھر دوسرے سجدے سے اٹھتے  
ہوئے اللہ اکبر کہتے۔ پھر دو رکعتوں کے بعد تہ کہہ کر تیسری رکعت کے  
لیے اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے، اسی طرح ہر رکعت میں کرتے حتیٰ کہ نماز سے فارغ  
ہو جاتے، پھر جب نماز سے فارغ ہوتے، تو کہتے اس ذات کی قسم جس  
کے قبضہ میں میری جان ہے میری نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔ آپ ٹھیک اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں  
تک کہ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ دونوں راویوں ابوبکرؓ اور ابوسلمہؓ  
نے کہا کہ ابوسہریرہؓ کہتے تھے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے  
سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمد کہہ کر چند آدمیوں کے  
لیے دعا کرتے ان کا نام لے کر آپ فرماتے یا اللہ ولید بن ولید، سلمہ بن  
ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو درجو کافروں کے ہاتھ میں  
مقید تھے، راہ گردے، یا اللہ قبیلہ مضر کے کفار پر سخت مصیبت ڈال۔  
ان پر ایسا قحط نازل فرما جیسے حضرت یوسف کے عہد میں ہوا تھا ابوسہریرہؓ  
کہتے ہیں، اس زمانے میں مشرق والے قبیلہ مضر کے لوگ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے دشمن تھے۔

رازی علی بن عبداللہ مدینی، سفیان بن عیینہ نے زہری سے کئی بار  
بیان کیا کہ انس بن مالکؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے  
گرے، آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ ہم آپ کی عبادت کے لیے گئے یہ نماز

وَسَمِعَ عَنْ فَرَسٍ وَرَبَا قَالَ سَفِيْنٌ مِنْ فَرَسٍ  
فَجَحَشَ شِقْهُ الْاَيْمَنِ فَاَخْلَعْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدًا  
فَحَفَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا اَوْ قَعْدًا نَاوِلًا  
سَفِيْنٌ مَرَّةً مَلِكَيْنَا فَعُوْدًا اَفْلَحْنَا فَصَلَّى الصَّلَاةُ  
قَالَ اِنَّا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُوْتِيَ بِهِ فَاِذَا اكْبَرُ  
فَكَبَّرُوْا وَاِذَا رَكْعَةً فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَهُ فَارْفَعُوْا  
اِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ  
الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدْ وَاِذَا جَاءَ بِهِ مَعْمَرٌ  
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ حُوْظَ كُنْ اَقَالَ الزُّهْرِيُّ وَ  
لَكَ الْحَمْدُ حُوْظْتُ مِنْ شِقْهِ الْاَيْمَنِ فَلَمَّا  
خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَنَا  
عِنْدَهُ فَجَحَشَ سَاقَهُ الْاَيْمَنِ .

کا وقت ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھائی ہم بھی بیٹھ گئے، ایک بار سفیان نے یوں کہا ہم نے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ الشد اکبر کہے تم بھی الشد اکبر کہو، جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ۔ جب سمع اللہ لمن حمد کہے تم کہو ربنا لاک الحمد، جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو۔

سفیان نے علی بن مدینی سے دریافت کیا کیا معمر نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! سفیان کہتے ہیں معمر نے بے شک یاد رکھا، زہری نے یوں ہی کہا و لک الحمد۔ سفیان نے یہ بھی کہا کہ مجھے یاد ہے کہ زہری کے الفاظ یہ ہیں ”آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا“

جب ہم زہری کے پاس سے باہر نکلے تو ابن جریج نے کہا میں زہری کے پاس تھا تو ان کے الفاظ یہ تھے آپ کی دایاں ہڈی زخمی ہو گئی یعنی شق کی جگہ ساق ہے۔ باب - فضائل سجدہ۔

### باب ۱۹۱ - فضائل السجود -

۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْكِنَازِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُمَادُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا

از ابو الیمان از شعب الزہری از سعید بن مسیب و عطاء بن یرید لیشی ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو قیامت کے دن دیکھ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا کیا تمہیں چودھویں کا چاند دیکھ کر بھی شک رہتا ہے، جب کہ اس پر ابر نہ ہو؟ صحابہ نے کہا بالکل نہیں آپ نے فرمایا کیا انہیں سورج دیکھ کر شک رہتا ہے جب کہ اس پر لہر نہ ہو؟ صحابہ نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تم اسی طرح اپنے رب کو دیکھو گے، قیامت کے دن لوگ اکٹھے کیے جائیں گے پھر

سے تو زہری نے کبھی تو پہلو کہا کبھی ہڈی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے سفیان نے کہا جب ہم زہری کے پاس سے نکلے تو ابن جریج نے اس حدیث کو بیان کیا میں ان کے پاس تھا ابن جریج نے پہلو کے بدل ہڈی کہا حافظ نے کہا یہ ترجمہ زیادہ ٹھیک ہے واللہ اعلم اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے شاید یہ ہو کہ اس حدیث میں یہ مذکور ہے کہ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور ظاہر ہے کہ مقتدی امام کے بعد سجدے میں جاتا ہے تو تکبیر بھی اس کی امام کے بعد ہوگی اور جب دونوں فعل اس کے امام کے بعد ہوئے تو تکبیر اسی وقت پر ان کو پڑے گی، جب مقتدی سجدہ کے لیے جھکے گا اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ۔

لَا يَأْسُؤُاَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ لَمْ يُشَارِدُوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ  
 دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَاتَّكَلْتُمْ تَوَدُّوْهُ كَذٰلِكَ  
 يُخْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ  
 يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَشْرِعْهُ مِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَ  
 مِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ  
 الطَّوَاغِيْتَ وَيَتَّبِعُ هٰذِهِ الْاُمَمَةُ مِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُهَا  
 فَيَاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ اَنْ اَرٰكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ  
 هٰذَا اَمَّاكُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رُبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رُبُّنَا  
 عَرَفْنَا فَيَاْتِيَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَقُوْلُ اَنَا  
 رُبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رُبُّنَا فَيَدْعُوْهُمْ وَ  
 يَصْرُبُ الصَّرَاطَ بَيْنَ ظَهْرِيْكَ فِيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ  
 اَوَّلُ مَنْ يَّجُوْدُ مِنَ الرُّسُلِ بِاَمَّتِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ  
 يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ  
 اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ وَسَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَابِيبٌ مِنْ شَوْكٍ  
 السَّعْدَانِ هَلْ رَاَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوا  
 نَعَمْ قَالَ فَارْتَابْنَا مِثْلَ شَوْكِ السَّعْدَانِ عَلٰى اَنَّهُ  
 لَا يَعْلَمُ قَدْ رَعٰ عَلَيْهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْلُفُ النَّاسُ  
 بِاَعْمَالِهِمْ مِنْهُمْ مَنْ يُؤْتٰقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ  
 يَّجُوْدُ ثُمَّ يَجُوْحُوْا حَتّٰى اِذَا اَدَّاهُ اللّٰهُ رَحْمَةً مَنْ  
 اَدَّاهُ مِنَ اَهْلِ النَّارِ اَمَّا اللّٰهُ السَّلَامُ اَنَّهُ  
 يَخْرُجُوْنَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيَخْرُجُوْنَ مِنْهُمْ وَ  
 يَبْعَثُ مِنْهُمْ بَانَارَ السُّجُوْدِ وَحَمَامَةً عَلَى النَّارِ  
 اَنْ تَأْكُلَ اَنْفَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ كُلُّ اَمْنٍ

پر درد کار فرمائے گا جو جس کی پوجا کرتا تھا، وہ اس کے ساتھ ہو جائے  
 تو جو شخص دنیا میں سورج کی پوجا کرتا تھا وہ، اس کے ساتھ ہو جائے گا  
 بعض لوگ چاند کی پوجا کرتے تھے بعض شیاطین اور بتوں کی (چنانچہ وہ  
 اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ ہو جائیں گے) صرف مسلمان امت رہ  
 جائے گی، اُن میں منافقین بھی ملے ہوئے ہوں گے پھر ایک اُن دیکھی  
 نئی شکل میں، اللہ تعالیٰ آئیں گے، کہیں گے، میں تمہارا رب ہوں، مسلمان  
 کہیں گے ہم یہیں رہیں گے جب ہمارا رب آئے گا، ہم اسے پہچان لیں  
 گے۔ چنانچہ اللہ عزوجل راگلی دیکھی ہوئی صورت میں، اُن کے پاس  
 آئے گا اور کہے گا میں تمہارا خدا ہوں۔ وہ کہیں گے واقعی تو ہمارا رب  
 ہے۔ پھر انہیں بلائے گا۔ پل صراط دوزخ کے درمیان رکھا جائے گا۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمام پیغمبروں سے پہلے اپنی امت  
 کے کرمور کر جاؤں گا۔ اُس دن سوائے پیغمبروں کے اور کوئی بات نہ  
 کر سکے گا۔ پیغمبر بھی بات کیا صرف یہ دعا کریں گے یا اللہ! سلامتی،  
 سلامتی، بچاؤ، بچاؤ، اور دوزخ میں سعدان کے کانٹوں کی شکل  
 اُٹھ رہے ہوں گے۔ تم نے سعدان کا کانٹا دیکھا ہے؟ صحابہؓ نے عرض  
 کیا ہاں دیکھا ہے! آپؐ نے فرمایا بس وہ آنکڑے سعدان کے کانٹوں  
 کی طرح ہوں گے، اتنے بڑے کہ اللہ کے سوا ان کے بڑے ہونے کو کوئی  
 نہیں جانتا۔ لوگوں کو اُن کے اعمال کے مطابق اُچک لیوے گے، اُن میں  
 بعض ایسے ہوں گے جو اپنے اعمال کے سبب ہلاک ہو جائیں گے بعض  
 چکنا چور ہو کر بچ جائیں گے۔ جب اللہ دوزخیوں میں کسی پر رحم کرنا چاہیں  
 گے تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ اللہ کی عبادت کرنے والوں کو دوزخ سے  
 نکال لو۔ فرشتے ایسے (موجود) لوگوں کو نکال لیں گے اور انہیں سجدے  
 کے نشان سے پہچان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ

۱۔ سعدان ایک گھاس ہے جس کے بڑے سخت کانٹے ہوتے ہیں کانٹوں کے منہ ٹیڑھے آنکڑے کی طرح اونٹ اس کو بڑی رغبت سے کھاتا ہے ۱۲ منہ  
 ۲۔ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے سجدے کی تفصیلات ثابت ہوتی ہے ۱۲ منہ۔



اَمْ كُنَّا كُفْرًا كَلَّا اَلَا اَنْتَ السَّجُّودُ فَيُخَوِّجُونَ مِنَ النَّارِ  
قَدْ اَمْتَحَشُوا فَيَصَّبُ عَلَيْهِمْ مِمَّا الْخَبَاءِ فَيَنْبِتُونَ  
كَمَا تَنْبِتُ الْحَبَّةُ فِي حِمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَقْرَعُ اللهُ  
مِنَ الْفَضَاءِ بَيْنَ الْجَوَادِ وَيَنْفِئُ رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ  
وَالنَّارِ وَهُوَ اَحْوَا اَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةِ مُقْبِلًا  
بِوَجْهِهِ قَبْلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اَمْرِئٌ وَجَّهِي  
عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَسَمْتُ لِي بِرَبِّهَا وَاحْوَرْتُ ذِكَاؤَهَا  
فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ فُجِلَ ذَلِكَ بِكَ اَنْ تَسْأَلَ  
غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللهُ عَزَّو  
جَلَّ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللهُ  
وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَاِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ رَأَى  
بُهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَسْأَلَ ثُمَّ قَالَ يَا  
رَبِّ قَدْ مَنَى عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللهُ لَهُ  
اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ اَنْ لَا تَسْأَلَ  
غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا اَكُونُ  
اَشْفَى خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اَعْطَيْتَ  
ذَلِكَ اَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا  
اَسْأَلُكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيُعْطِي رَبُّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ  
وَمِيثَاقٍ فَيَقْدِمُهُ اِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا بَلَغَهُ  
بَابُهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النُّفَرِ وَ  
السُّرُورِ فَيَسْأَلُ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَسْأَلَ فَيَقُولُ  
يَا رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ وَبِحَبْلِكَ

سجدے کے نشانی کو بھلائے۔ ایسے لوگ درخ سے نکال لیے جائیں گے  
وائے نشانِ سجدہ کے آدمی کے پورے جسم کو آگ کھا جاتی ہے۔ یہ لوگ  
کوئلے کی طرح جلے ہوئے درخ سے نکلیں گے۔ پھر ایسے لوگوں پر آگ  
حیات ڈالا جائے گا۔ یہ لوگ اس طرح از سر نو سر جبر ہو جائیں گے جس  
طرح زمانہ ندی نالے کے کوڑے میں سے اُگتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں  
کے درمیان حساب کتاب کی تکمیل کرے گا اور فیصلوں سے فارغ ہو جائے  
گا۔ ایک شخص بہشت اور درخ کے درمیان رہ جائے گا وہ سب درخوں  
کے بعد بہشت میں جائے گا۔ اس کا منہ درخ کی طرف رہ جائے گا۔ وہ  
عرض کرے گا میرے مالک! درخ سے میرا منہ ہٹا دے، کیوں کہ  
اس کی بدلو مجھے مار رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تو چاہتا  
ہے اگر تیری اس درخواست پر عمل کر دیا جائے تو تو کچھ اور بھی سوال  
کرے گا؟ وہ شخص کہے گا نہیں! تیرے عز و جلال کی قسم، خدا کی  
مشیت کے مطابق وہ اللہ تعالیٰ کو وعدے دے گا، اللہ تعالیٰ اس کا  
منہ درخ کی جانب سے ہٹالیں گے، جب وہ بہشت کی طرف  
رخ کرے گا اور اس کی رزق اور چہل پہل دیکھے گا تو غنی دیر خدا کی  
مرضی ہوگی وہ خاموش رہے گا۔ پھر نئی درخواست پیش کر دے گا اے  
میرے مولیٰ! مجھے بہشت کے دروازے کے پاس پہنچا دے۔ اللہ  
تعالیٰ کہیں گے تو وہی نہیں جس نے دوبارہ سوال نہ کرنے کا وعدہ کیا  
تھا؟ وہ کہے گا مولیٰ! تیری مخلوق میں سب زیادہ بد بخت میں نہیں  
بننا چاہتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تجھ سے یہ توقع نہیں کہ آئندہ تو  
کوئی سوال نہیں کرے گا؟ وہ کہے گا نہیں، تیرے عز و جلال کی قسم، اس  
کے سوا اور کوئی سوال نہ ہو گا۔ مشیت الہی کے مطابق اپنے رب کو وہ

۱۵۔ جب بہشت آتی ہے اور پانی کچھ اکڑا ایک طرف بہا لے جاتا ہے اس پر جو دانہ پڑتا ہے وہ بہت جلد اُگ آتا ہے اور خوب ابھرتا ہے کیوں کہ پانی اور کھاد  
اس کو خوب پہنچتا ہے رنجی بھی اب حیات ڈالتے ہی اسی طرح تروتازہ ہو جائیں گے یہ امر نہ خلافِ عقل ہے نہ خلافِ عادت رات دن دیکھتے ہیں کہ ایک ٹوکھا  
سٹر امر چھایا درخت پہاڑوں میں ہوتا ہے کسی کو امید نہیں ہوتی کہ یہ درخت پھر تروتازہ ہو گا لیکن پانی پڑتے ہی اس میں جان آ جاتی ہے اور ایسی حالت  
بدل جاتی ہے کہ دیکھنے والا بہمان نہیں سکتا کہ یہ وہی درخت ہے یا دوسرا درخت ۱۲ منہ۔

يَا ابْنَ آدَمَ مِمَّا أَعَدَّ لَكَ أَتَيْتَ قَدْ أُعْطِيَكَ اللَّهُ  
وَالْيَتَانِ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيَكَ  
فَيَقُولَ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشَقِيَّ خَلْقَكَ  
فَيَضْحَكُ اللَّهُ مِنْهُ ثُمَّ يَأْذُنُ لَهُ فِي دُحُولِ  
الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ  
أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَدُّ مِنْ كَذَا  
كَذَا أَقْبَلَ يُدَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ  
الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ وَقَالَ  
أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لِلْإِمَامِ هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ  
جَلَّ لَكَ ذَلِكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
لَمْ أَحْفَظْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَّا قَوْلَهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ  
إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ -

دعے دے گا۔ اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے پر پہنچا دیں گے  
جب جنت کے دروازے پر پہنچ جائے گا، تو اس کی انتہائی  
سرسبزی و شادابی دیکھ کر دل ہی دل میں اسگوں میں ڈوب کر  
مشیت الہی کے مطابق کچھ دیر خاموش رہے گا۔ پھر تیسری بار  
عرض کرے گا: مولیٰ! اب تو جنت میں داخل کر دے! اللہ تعالیٰ  
فرمائیں گے: ابن آدم! انسوس تو ایسا بد عہد ہو گیا ہے! کیا تو نے  
عہد و پیمان نہیں کیا تھا، کہ آئندہ کوئی سوال نہیں کرے گا؟ وہ  
کہے گا، مولیٰ مجھے اپنی ساری مخلوق میں اتنا بد بخت مت رکھو! اللہ  
تعالیٰ سن کر کہیں گے اور بہشت کے داخلہ کی اجازت دیں گے  
اور فرمائیں گے: انگ جو مانگتا ہے۔ اس کی تمام آرزوئیں پوری کر دی  
جائیں گی کہ اب اور کوئی خواہش باقی نہ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ  
مانگ یہ مانگ، اللہ اسے آرزوئیں یاد دلائیں گے یہاں تک کہ جب  
اس کی تمام آرزوئیں اور خواہشیں ختم ہو جائیں گی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں  
گے میں نے تیری یہ تمام آرزوئیں پوری کر دیں اتنا اور بھی تجھے عطا کیا

جاتا ہے۔ ابو سعید خدری (صحابی) نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل فرمائیں  
گے یہ سب تجھ کو دیا جاتا ہے اور اس کے علاوہ دس گنا مزید دیا جاتا ہے، حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا مجھے یاد نہیں، کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا البتہ آپ کا یہ کہنا یاد ہے ”تیرے لیے یہ بھی سب کچھ اور اس کے ساتھ اتنا  
ہی مزید“ ابو سعید نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ یہ سب تجھے دیا جاتا ہے  
اور اس جیسے دس گنا مزید۔

باب - سجدہ میں دونوں بازو کھلے رکھے۔ پیٹ کو  
رانوں سے الگ رکھے۔

داؤد بن یحییٰ بن بکر ابن مضر از جعفر بن ربیعہ از ابن ہریرہ رضی اللہ

باب ۵۲ یُذْنِ صَبْعِيَةٍ

يُجَافِي فِي السُّجُودِ -

۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ابن ہریرہؓ سے ہے۔ لذتِ جود سے بھر مانگ سکھایا مجھ کو ۱۲ منہ ۱۲ دوسری حدیث میں ہے کہ پھر یہ شخص بہشت میں کوئی بگ  
رہنے کی تلاش کرتا پھرے گا لیکن ہر گھر میں لوگ آباد ہوں گے آخر پروردگار سے عرض کرے گا حکم ہو گا اس کو اس کا گھر بتلا دو فرشتے اس کے گھر میں اس کو  
پہنچا دیں گے وہاں جا کر دیکھے گا تو دنیا سے دس حصے زیادہ اس کا گھر وسیع اور کشادہ ہو گا سبحان اللہ ملبت قدرہ ۱۲ منہ -

بن مالک بن نجیحہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھ الگ رکھتے حتیٰ کہ آپ کی انگلیوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی۔ لیث بن سعد کہتے ہیں جعفر بن ربیعہ نے بھی مجھ سے ایسی ہی حدیث بیان کی۔

**باب -** سجدے میں پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھے۔ یہ ابو حمید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

**باب -** سجدے پورا نہ کرنا (کیسا گناہ ہے)

(از صلت بن محمد از مہدی از واصل از ابو دائل حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع و سجود ٹھیک طرح نہیں کر رہا تھا، جب وہ نماز ختم کر چکا تو حذیفہ نے کہا تو نے نماز نہیں پڑھی۔ ابو دائل کہتے ہیں میرے خیال میں یوں کہا اگر تو مرے گا تو آنحضرت کی سنت پر نہیں مرنے گا۔

**باب -** سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا۔

از قبیلہ از سفیان از عمرو بن دینار از طاؤس حضرت ابن

بکر بن مضر عن جعفر بن ربیعہ عن ابن ہریرہ عن عبد اللہ بن مالک ابن نجیحہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلى فوضع بين يديه حتى يبدا بياض ابطيه وقال النبي حدثني جعفر بن ربیعہ نحو۔

**باب -** يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ - قَالَ لَهُ أَبُو حُسَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

**باب -** إِذَا لَمْ يَتِمَّ سَجُودُكَ -

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يَتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سَجُودَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حَذِيفَةُ مَا مَلِكُتْ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكُؤُمْتُ مَتًّا عَلَى غَيْرِ سَنَةِ مُحْتَمِدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

**باب -** السَّجُودُ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمٍ -

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۔ دوسری حدیث میں ہے کہ بازو اتنے الگ رکھتے کہ ایک چار پایہ اگر چاہے تو اس میں سبکی جائے مسلم کی روایت میں سجدے میں بازو زمین پر رکھ دینے سے درندے کی طرح منع فرمایا ہے قسطلانی نے کہا ظاہر یہ ہے کہ یہ امر واجب ہے لیکن ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ صحابہ نے اس طرح سجدہ کرنے میں تکلیف کی شکایت کی تو حکم ہوا اچھا کہنیاں گھٹنوں سے لگا دیا کرو اور ابن ابی شیبہ نے ابن عون سے نکالائیں نے محمد سے پوچھا اگر آدمی سجدے میں کہنیاں گھٹنوں پر ٹیک دے انہوں نے کہا کچھ قباحہ نہیں اور عبد اللہ بن عمرؓ سجدے میں ایسا ہی کرتے ایک شخص نے ان سے پوچھا کیا میں اپنی کہنیاں سجدے میں رانوں پر ٹیک دوں انہوں نے کہا جس طرح ہو سکے سجدہ کرو اور شافعی نے ام میں کہا کہ سجدے میں کہنیاں پہلو سے الگ رکھنا اور پیٹ کو رانوں سے جدا رکھنا سنت ہے ۲۔ منہ ۱۲ اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر باب سنتہ الجلو فی التشہد میں وصل کیا ہے ۱۲۔ منہ ۱۲ یعنی نماز میں اگر بال بائیں سے زمین پر گرے تو گرنے دے ان کو اٹھانا یا سمیٹنا مکروہ ہے کیوں کہ اس میں کبر معلوم ہوتا ہے قاضی عیاض نے کہا اگر کوئی ایسا کرے تو نماز مکروہ ہوگی لیکن فاسد نہ ہوگی ۱۲۔ منہ ۱۲۔

سُعَيْنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ يُسَجَّدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا  
يَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا الْجَبْهَةَ وَالْيَدَيْنِ  
الرِّكَبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ -

۴۴۲ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرْنَا أَنْ تُسَجَّدَ عَلَى سَبْعَةِ  
أَعْظُمٍ وَلَا تُكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا -

۴۴۳ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ  
حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَهُوَ غَيْرُكَ وَبِ  
قَالَ كُنَّا نَصْنَعُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَادَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ كَمْ يَجْنُ  
أَحَدًا مِمَّا ظَهَرَ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ -

باب ۵۲۲ السُّجُودُ عَلَى الْأَنْفِ -

۴۴۴ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ تُسَجَّدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى

عباسؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا اور بال اور کپڑوں کو نہ سمیٹنے کا حکم دیا گیا۔ سات اعضاء پر یہ ہیں، پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں۔

ازاسلم بن ابراہیم از شعبہ از عمر و از طاووس (ابن عباس کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، نیز بالوں اور کپڑوں کو سمیٹنے سے منع کیا گیا ہے۔

از آدم از اسرائیل از ابو اسحاق از عبد اللہ بن یزید، برابر بن عازب فرماتے ہیں اور وہ جھوٹے نہ تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جب آپ سمع اللہ لمن حمد کہتے تو ہم میں سے کوئی بھی سجدے کے لیے جھکنے کی کوشش نہ کرتا، آپ جب بڑے آرام سے زمین پر پیشانی مبارک رکھ لیتے، تو ہم سجدے کے لیے جھکتے۔ ۵

باب - سجدے میں ناک زمین سے لگانا۔ ۵

از معلى بن اسد از وهيب از عبد اللہ بن طاووس از طاووس (ابن عباس کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے، کہ سات ہڈیوں (سات اعضاء) پر سجدہ کروں، پیشانی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ناک کا اشارہ کیا، دونوں ہاتھوں، دونوں

۵۔ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیوں کہ سجدے میں زمین پر پیشانی رکھنے کا ذکر ہے اصل میں پیشانی ہی زمین پر رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں باقی اعضاء زمین پر رکھنا ذیل میں ہے اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر پیشانی زمین پر نہ لگے تو سجدہ جائز ہی نہ ہوگا دوسرے اعضاء میں اختلاف ہے ۱۲ منہ ۵ گویا ناک تک پیشانی ہی میں داخل ہے لیکن پیشانی زمین سے لگا ضروری ہے صرف ناک پر سجدہ کرنا کافی نہیں امام احمد کے نزدیک ناک اور پیشانی دونوں زمین پر لگانا واجب ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک صرف ناک پر بھی سجدہ کرنا کافی ہے ۱۲ منہ۔

الْجَهَنَّمَ وَأَشَارَ بِكَبْشٍ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَ  
أَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا تَكَلَّمْتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ -

**باب ۵۲۵** التَّجْوِيزُ عَلَى الْأَنْفِ فِي الظُّلَمِ -

۴۴۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ  
إِبْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَنْطَلَقْتُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقُلْتُ  
أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى الْخَلِيفَةِ نَتَخَذُ فُخْرًا قَالَ قُلْتُ  
حَدَّثَ شَيْءٌ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ  
فَأَتَاَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ تَطَلَّبَ أَمَّاكَ فَأَعْتَكَفَ  
الْعَشْرَ الْاَوَّلَ وَسَطَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ  
إِنَّ النَّبِيَّ تَطَلَّبَ أَمَّاكَ فَاقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَطِيبًا صَبِيحَةَ عَشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ مَنْ  
كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ فَلْيَرْجِعْ فَإِنِّي أَرَيْتُ لَيْلَةَ  
الْقَدْرِ وَإِنِّي لَنَسِيْتُهَا وَإِنِّي فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ خَرَفْتُ  
وَنَرَوُا إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي طِينٍ وَمَاءٍ وَكَانَ  
سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيدَ النَّخْلِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا  
يَخْتَفِئُ فَرَعَةً فَأَمَطُوا فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ أَتْرَافِ الظُّلَمِ وَالْمَاءَ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْتَبَبَهُمْ تَصَدُّقًا رَوَّيَا -

گھٹنوں، دونوں پاؤں کی انگلیوں پر اور یہ بھی حکم دیا گیا کہ کپڑوں اور بالوں  
کو نہ سمیٹیں۔

**باب ۵۲۶** کچھ میں بھی ناک زمین پر لگانا۔

از موسیٰ از ہمام از یحییٰ ابو سلمہ فرماتے ہیں میں حضرت ابوسعید خدری  
کی خدمت میں گیا اور کہا چلیے ذرا کھجور کے باغ کی سیر کریں اور باتیں کریں  
آپ چل پڑے۔ ابو سلمہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید سے کہا آپ نے  
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق سنا ہے بیان کیجئے  
حضرت ابوسعید نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف کے پہلے  
عشرے میں اعتکاف کیا۔ ہم بھی آپ کے ساتھ مختلف ہوئے۔ آپ کے  
پاس جبریل تشریف لائے اور کہنے لگے، تم جو چیز (شب قدر) چاہتے ہو وہ  
آگے آئے گی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانے عشرے میں  
اعتکاف کیا۔ ہم بھی آپ کے ساتھ مختلف ہوئے، جبریل ہی تشریف لائے  
کہنے لگے جو چیز (شب قدر) آپ بتلایا کرتے ہیں وہ ابھی آگے ہے۔ یہ سن کر  
آپ کھڑے ہوئے اور رمضان کی بیسیوں تاریخ خطبہ سنایا اور فرمایا جس نے  
میرے ساتھ اعتکاف کیا وہ واپس لوٹ آئے۔ کیوں کہ مجھے شب قدر  
دکھلائی گئی لیکن میں بھول گیا اور یہ رات رمضان شریف کے آخر میں طاق  
راتوں میں ہے۔ میں نے یہ بھی دیکھا گویا اس شب کو میں کچھ میں سہرا کر رہا  
ہوں۔ ابوسعید کہتے ہیں، مسجد کی چھت کھجور کی لکڑیوں سے بنی ہوئی تھی۔  
حالانکہ آسمان پر بادل بھی نہیں تھے، کہ ایک ہلکا سا بادل آیا اور ہم پر باران  
رحمت ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو میں نے کچھڑ کا  
نشان آپ کی پیشانی اور ناک کی نوک پر دکھایا۔ یہ آپ کے خواب کی تصدیق و تعبیر تھی۔

۱۷ یعنی ایک سو تیس سو پچیس سو۔ راتیس سو اس میں ۱۲ منہ ۱۷ کہ میں اس شب میں پانی اور کچھ میں سجدہ کر رہا ہوں ترجمہ باب میں سے  
نکلتے ہے کہ آپ نے پیشانی اور ناک پر سجدہ کیا حمیدی نے اس حدیث سے یہ دلیل لی پیشانی اور ناک میں اگر ٹی لگ جائے تو نماز میں نہ پونچھے شب قدر کا بفضل  
بیان خدا چاہے تو آگے آئے گا ۱۲ منہ۔

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّالِثُ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الرَّابِعُ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى - تيسرے پارہ تمام ہوا اب چوتھا پارہ اللہ چاہے تو شروع ہوتا ہے۔

## چوتھا پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

### باب : المکتب بین السجدتین :

فصلی صلوٰۃ عمرو بن سلمۃ الخ۔ حضرت ایوب سنینی کبار تابعین میں سے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ جلسہ استراحت کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تابعین و صحابہ عامہ جلسہ استراحت نہیں کرتے تھے اور جس محل پر امام صاحب آثار تھے ہیں کہ آپ سے یہ جلسہ ضعف کی وجہ سے صادر ہوا عامہ تابعین و صحابہ اسی پر محمول کرتے تھے۔ یہ احناف کی دلیل ہے۔

باب ۱۱۴ : یکبر و یتھض من السجدتین الخ یہ مذہب جمہور کا ہے مگر امام مالک فرماتے ہیں کہ جب کھڑا ہو جائے، تو اس وقت تکبیر کہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ چونکہ پہلی رکعت میں بھی کھڑے ہو کر تکبیر کہی جاتی ہے لہذا بقیہ رکعات میں بھی اسی طرح ہونا چاہیے، مگر روایت باب جمہور کے مسلک کی تائید کرتی ہے۔

احناف کے ہاں مشہور یہ ہے کہ مرد کے لئے تشہد میں انقراش چاہیے۔ مگر عورت کے لئے تورک ہے۔ مصنف فرماتے ہیں کہ سب کے لئے انقراش ہے۔ چنانچہ ام الدرداء انقراش کرتی تھی اور وہ فقیہہ ہیں۔ لہذا ان کا فعل حجت ہوگا۔ مگر شوافع وغیرہ جو کہتے ہیں کہ ہم رجال نحن رجال وہ اس سے استدلال نہیں کر سکتے دوسرے یہ حکم مدرک بالقباس ہے۔ کیونکہ عموماً رجال اور نساء کے احکام مشترک ہوتے ہیں۔ ام الدرداء نے سمجھا کہ جیسے مردوں کے لئے انقراش ہے، ایسے ہی عورتوں کے لئے بھی انقراش ہوگا تو یہ قیاسی چیز ہوئی مگر احناف کا استدلال مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت سے ہے کہ عورت کے لئے تورک ہے کیونکہ اس میں تستر ہوتا ہے لیکن احناف کی ایک جماعت نساء کے لئے بھی انقراش کی قائل ہے مگر تورک اور انقراش پر یہ اختلاف اذکوئیت اور عدم اذکوئیت میں ہے۔ جواز میں اختلاف نہیں۔

باب ۱۱۵ : التشہد فی الاخرۃ۔ روایت مختصر ہے جس کی وجہ سے منی سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ واہ

یہ ہے، کہ یہ لوگ التحیات میں السلام علی اللہ والسلام علی جبریل کہا کرتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ السلام تحیہ ہے، حالانکہ یہ دعا ہے۔ اس لئے آپؐ نے فرمایا ان اللہ هو السلام اس پر سلامتی بھیجنے کے کیا معنی؟

**باب ۵۱۱ :** الدعاء قبل السلام : انی ظلمت نفسی الخ۔ اس پر شبہ ہوتا ہے کہ ظلم کے معنی تعزیر

فی ملک الجبر کے ہیں۔ تو پھر نفس پر ظلم کیسے ہوگا؟ کہا جائے گا کہ انسان اپنے آپ کا مالک نہیں بلکہ خداوند تعالیٰ کی ملکیت میں ہے۔ اس لئے خود کشی پر مواخذہ کیا جاتا ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ ظلم کے معنی وضع اللہ فی غیر محلہ کے ہیں تو مقصود یہ ہے، کہ اپنے نفس کو نجات دلاؤ اور غیر محل میں اسے استعمال نہ کرو۔

فاغفونی مغفوة من عندک اس پر اشکال وارد ہوتا ہے کہ مغفرت تو باری تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ پھر

مغفوة من عندک کہنا تحصیل حاصل ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مغفرت من عندک معنی میں ہے مغفوة تلیق بشانک اور ایک جواب یہ ہے کہ مغفوة بلا استحقاق متا کے معنی ہیں۔

**باب ۵۱۲ :** من لم یسم جہہ وادفہ حتی صلی الخ۔ آثار عبادت کو باقی رکھنا جہور اسے پسند فرماتے

ہیں اور انہیں زائل کرنا خلاف اولیٰ قرار دیتے ہیں، کیونکہ باری تعالیٰ اس اثر کو پسند کرتے ہیں، جو نماز کی وجہ سے پڑھتا ہے۔ آپؐ نے بھی کبھی اثر عبادت کو زائل نہیں کیا۔ چنانچہ روایت باب سے معلوم ہوتا ہے، کہ آپؐ نے اثر عبادت کو زائل نہیں کیا حمیدی نے اسی سے استدلال کیا ہے۔

**باب ۵۱۳ :** التسليم۔ جہود مغندی کے لئے دو سلام کہتے ہیں مگر امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ مغندی کو

تین سلام کہنے چاہئیں۔ قبل الوجہ امام کے جواب دینے کے لئے ہے۔ چنانچہ فہمناحین سلم سے مصنفؒ اسی کو کہتے

**باب ۵۱۴ :** الذکر بعد الصلوۃ۔

جہور فرماتے ہیں کہ صلوات خمس کے بعد رفع الصوت بالذکر بدعت ہے۔ مگر ابن عباسؓ کی روایت سے معلوم

ہوتا ہے، کہ وہ انقضاء صلوۃ اسی سے معلوم کرنے تھے اور یہ صغیر السن تھے۔ چنانچہ ابن حزمؒ ظاہری کا یہی مسلک ہے۔

دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں سلام سے انقضاء صلوۃ معلوم کرتی تھیں اور قرآن مجید میں ادعوا

ربکم تضرعاً خفیہ کا ارشاد ہے، تو امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات آپؐ نے تعلیم امت کے لئے اس کا اظہار کیا دوم

آپؐ سے ثابت نہیں ورنہ آپؐ ذکر واذکار خفیہ کیا کرتے تھے۔

تیسری روایت میں جو ادرکتہ من سبقکم الخ ہے اس سے بعض کہتے ہیں کہ تینوی کے اندر سبقیہ اور بعد یہ زمانی

ہے کیونکہ امام سابقہ میں عمریں بہت زیادہ تھیں جس پر وہ بہت ریاضت کرتے تھے مگر ہماری عمریں ٹھوڑی ہیں یقینی

بات ہے کہ عبادت ٹھوڑی ہوگی تو آپؐ فرماتے ہیں کہ اگر تم نے یہ تسبیحات پڑھیں تو من سبقکم (سابقین امام کو) پالو گے

یعنی ان کا سا ثواب تمہیں ملے گا اور ایسے ہی جو تمہارے زمانے میں موجود ہیں ان سے بھی سبقت لے جاؤ گے۔ مگر

بعض محققین فرماتے ہیں، کہ سبقت سے سبقتِ مرتبی مراد ہے، کہ جو اپنے اموال کی وجہ سے مراتب حاصل کر گئے چنانچہ یہ شاکیں حضرات یہی بات کہہ رہے ہیں ولھم فضل من اموال الخ تو آپ فرماتے ہیں کہ اگر تم نے یہ تسبیحات پڑھیں تو ان متولین سے بھی سبقت لے جاؤ گے اور جو تم جیسے ہیں وہ بھی تمہیں نہیں پہنچ سکیں گے البتہ وہ جو یہ تسبیحات پڑھیں گے (وہ تمہارے برابر ہوں گے)

**باب ۱۱۸۰ : الافتال والانصاف** - آپ سے دونوں فعل ثابت ہیں، کہ عیناً بھی انصاف ہونا تھا اور یساراً بھی۔ مگر ان میں سے کسی ایک پر التزام کرنا اس میں شیطان کا حصہ ہوتا ہے۔ اس سے فقہانے ایک قاعدہ کلیہ استنباط کیا کہ التزام بھلا یا یلزم بدعت ہے احیاناً اگر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ عادت نہیں بنانی چاہیے۔

**باب ۱۱۸۱ : وضوء الصبیان الخ** چونکہ روایت میں ہے کہ دفع عن الصبیان حتی احتلمہم والنجون حتی افادوا والائٹم حتی استتیقظ اس لئے شبہ پڑتا ہے کہ اگر صبی قبل الاختلام اسلام لائے یا نماز پڑھنا ہے یا کوئی اور عبادت کرتا ہے تو اس کی وہ عبادت قابلِ اعتماد ہوگی یا نہیں؟ جمہور فرماتے ہیں کہ صبی ممیز کے لیے تمام احکام میں اعتبار ہوگا، مگر فرد الحاد کی وجہ سے اسے قتل نہ کیا جائے گا۔ غیر ممیز مثل مجنون کے ہے۔ مصنفؒ بھی مسئلہ یہاں بیان کرتے ہیں، کہ صبی کے لئے فرائض و نوافل میں دو شائیں ہیں۔ اس عبادت کا معتبر ہونا اور ثواب کا ہونا اور اس کے شرائط کا مطالبہ کرنا اس کا اعتبار کیا جائے گا اگر وہ انہیں ترک کرے تو عقاب اس پر نہ ہوگا۔ یا مصنفؒ کا انفراد باب سے مقصد یہ ہے کہ زمانہ سعادت میں یہ چیزیں جاری کرائی گئیں اور ان کا وجوب بیان کرتے ہیں لیکن اگر وہ انہیں ترک کر دے تو عقاب نہ ہوگا۔

**باب ۱۱۹۰ : خروج النساء** -

حضرت مصنفؒ نے باب خروج النساء کے تحت چند روایات، ذکر کیں، جن سے خروج النساء الی المسجد معلوم ہوتا ہے۔ اخیر کی روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ممانعت پر دلالت کرتی ہے غالباً مصنفؒ کا مسلک وہی ہے جو جمہور کا ہے کہ اگر فساد اور فتنے کا اندیشہ نہ ہو اور تعلیم کی ضرورت ہو، تو ان کا نکلنا جائز ہے والآفلا۔

**باب ۱۱۹۱ : استینان المرأة** :

استاذت المرأة الخ - اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو باہر نکلنے میں اختیار نہیں ہے۔ اگر مرد اجازت دے تو نکل سکتی ہیں اور یہ سچی معلوم ہوا کہ اگر مرد روکنا چاہے تو روک سکتا ہے۔

**باب ۱۱۹۲ : اثنائے نمازیں کپڑوں میں گرہ لگانا اور باندھنا**  
کیسا ہے۔ نیز اگر کسی نے ستر کھٹکنے کے دُرسے ایسا کپڑا  
پسینا تو کیا حکم ہے؟

**باب ۱۱۹۳ : عَقْدُ الثِّيَابِ وَشَدِّهَا**  
وَمَنْ شَرَّ إِلَيْهِ تَوَكُّبًا إِذَا خَافَ  
أَنْ تَتَكَشَّفَ عَوْرَتُهُ۔



۴۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَائِدُونَ أَدْرَهُمْ مِنَ الصَّغِيرِ عَلَى رِقَابِهِمْ فَيَقِيلُ لِلنَّسَاءِ لَا تَوْفَعْنَ دُرُوسَكُمْ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا۔

**باب ۵۲۷ لَا يَكْفُ شَعْرًا۔**

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَغْطِمْ وَلَا يَكْفُ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔

**باب ۵۲۸ لَا يَكْفُ ثَوْبًا فِي الصَّلَاةِ۔**

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَغْطِمْ لَا أَكْفُ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔

**باب ۵۲۹ الشَّيْخُ وَاللَّعَاءُ**

فِي التَّجَوُّدِ۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَيْسُورٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ

از محمد بن کثیر از سفیان از ابو حازم (سہل بن سعد) فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ اپنے تہ بندوں میں گردن پر گرہ لگا کر نماز پڑھا کرتے کیونکہ تہ بند چھوٹے تھے، عورتوں سے کہا گیا تھا۔ جب تک (سجدہ سے) مرد اچھی طرح اٹھ کر بیٹھ نہ جائیں۔ اُس وقت تک اپنے سر نہ اٹھاؤ۔

**باب - (نمازیں) بالوں کو نہ سمیٹے۔**

از ابو النعمان از حماد بن زید از عمرو بن دینار از طاووس (ابن عباس) فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ سجدے میں سات اعضاء بدن ٹپکے جائیں اور درمیان نماز اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔

**باب - کپڑوں کو نہ سمیٹے (درمیان نماز)**

از موسیٰ بن اسمعیل از ابو حوانہ از عمرو از طاووس (ابن عباس) کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا کہ سات اعضاء سجدے میں ٹپکیں اور نہ بال سمیٹوں نہ کپڑے (درمیان نماز)

**باب - سجدے میں دعا اور تسبیح پڑھنا۔**

از مسدد از یحییٰ از سفیان از منصور از مسلم از مسروق از حضرت عائشہ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع و سجود میں اکثر یہ دعا پڑھتے تھے سبحانک اللہم و بئاد جہدک اللہم اغفر لی پاک ہے تو اے اللہ،

۵۔ اس سے بغیر غرض تھی کہ عورتوں کی نگاہ مردوں کے ستر پر نہ پڑے ۱۲ منہ ۵ کیونکہ بال بھی سجدہ کرتے ہیں جیسے دوسری روایت میں ہے ایک روایت میں ہے کہ جڑ سے پر شیطان بیٹھ جاتا ہے ۱۲ منہ۔

تجھی کو زبیا ہے حمد و ستائش، اے اللہ مجھے بخش دے، آنحضرت قرآن میں نازل شدہ حکم کی تعمیل فرماتے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَ سُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَ يَحْمَدُكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَا وَلِيُّ الْقُرْآنِ۔

باب ۳۵۔ اَلْكَتْمُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

باب۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حُذَّافَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَذَلِكَ فِي غَيْرِ حَيْنٍ صَلَوةٍ فَقَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاكْبَرُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ هُدْيَةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ هُدْيَةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ هُدْيَةً فَصَلَّى صَلَوةً عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعْنَا هَذَا قَالَ أَيُّوبُ كَانَ يَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ أَرَهُمْ يَفْعَلُونَهُ كَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّلَاثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَاتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْنَأْنَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى أَهَالِكُمْ صَلَّوْا صَلَوةً كَذَلِكَ فِي حَيْنٍ كَذَلِكَ أَصَلُّوا صَلَوةً كَذَلِكَ فِي حَيْنٍ كَذَلِكَ إِذَا دَخَلْتُمُ الصَّلَوةَ فَلْيُؤَدِّنْ أَحَدُكُمْ وَلِيُّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

رازا ابو النعمان از حماد از ایوب از ابو قلابہ، مالک بن حویرث صحابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کیا میں تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں؟ ابو قلابہ نے کہا اس وقت کسی فرض نماز کا وقت نہیں تھا مالک کھڑے ہوئے، پھر رکوع کیا اور اللہ اکبر کہا پھر سر اٹھایا اور تنہوڑی دیر پھیرے رہے پھر سجدہ کیا پھر سر اٹھایا تنہوڑی دیر پھر سجدہ کیا پھر سر اٹھایا تنہوڑی دیر پھیرے رہے، انرض ہمارے شیخ عمرو بن سلمہ کی طرح نماز پڑھی۔ ایوب سختیانی کہتے ہیں عمرو بن سلمہ ایک ایسی بات کرنے لگے تھے جو میں نے اور لوگوں کو کرنے نہیں دیکھی تھی۔ وہ میسر رکعت کے بعد یا چوٹھی کے شروع میں بیٹھتے تھے۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، کچھ عرصہ قیام کیا۔ پھر آپ نے فرمایا: تم اپنے لوگوں میں جاؤ (تو بہتر ہے) دیکھو فلاں نماز فلاں وقت، فلاں نماز فلاں وقت پڑھنا، اور نماز کے وقت ایک شخص اذان دے اور بڑا آدمی امامت کرے۔

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبُكَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْلٍ عَنِ الْبَوَّازِ قَالَ كَانَ سُجُودَ النَّبِيِّ

از محمد بن عبد الرحیم از ابو احمد محمد بن عبد اللہ زہری از مشر از حکم از عبد الرحمن ابن ابی لیلی، حضرت برابر فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ، رکوع اور جلسہ (دونوں سجدوں میں بیٹھنا) برابر ہوتے تھے۔

۱۔ قرآن میں ہے نسیح محمد ربک واستغفرہ آپ کی دعائے رکوع و سجود اس آیت کی تعمیل ہے ۱۲ منہ ۱۰ ہیں سے ترجمہ باب بچتا ہے کیونکہ دونوں سجدوں کے بیچ میں ٹھہرنا بیان ہوا ۱۲ منہ ۱۰ بعض نسخوں میں یہ عبارت تم سجدہ ثم رفع رأسہ یعنی ایک ہی بار ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے نسخہ قسطلانی مطبوعہ مصر میں بھی یہ عبارت ایک ہی بار ہے ۱۲ منہ ۱۰ قسطلانی نے کہا یہ جماعت کی نماز کا ذکر ہے اکیلے آدمی کو اختیار ہے کہ وہ اعتدال اور قنوم سے رکوع اور سجدہ دونوں کے حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے ظاہر ہے ۱۲ منہ۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعُهُ وَفُعُودُهُ بَيْنَ  
السَّجْدَتَيْنِ قَوْلًا مِّنَ السُّوَاءِ -

۴۸۲ - حَدَّثَنَا سَيْدِمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا حَتَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ رَأَى كَذَا أَوْ أَنَّ أَصْبَغِيَّ بَكَرَهُ كَمَا دَأَيْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا قَالَ ثَابِتٌ  
كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يُصْنَعُ شَيْءًا لَّهُ إِذْ كُنْتُ تَصْنَعُونَهُ  
كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى يَقُولَ  
الْقَائِلُ قَدْ شِئِيَ وَيَبْنِي السَّجْدَةَ بَيْنَ حَتَّى يَقُولَ  
الْقَائِلُ قَدْ شِئِيَ -

بَاب ۵۳ لَا يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ  
فِي السُّجُودِ - وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ  
سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهِ مَقْتَرِشٍ  
وَلَا قَابِضِهِمَا -

۴۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ  
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا تَبْسُطُوا  
أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ -

بَاب ۵۴ مَنِ اسْتَوَى قَاعِدًا فِي  
وَتَرَقَّ مِنْ صَلَواتِهِ ثُمَّ نَهَضَ -

۴۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَسْبِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَدْرَةَ قَالَ

دارس مسلم بن حرب از محمد بن زید از ثابت، انس بن مالک  
فرماتے ہیں میں اس بات میں کوئی کوتاہی نہ کروں گا کہ تمہیں وہ نماز پڑھاؤ  
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھاتے دیکھی۔ ثابت کہتے ہیں انس بن مالک  
ایک ایسی بات (نماز میں) کرتے تھے جو میں نے تمہیں کرنے نہیں دیکھا۔  
جب وہ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو اتنی دیر ٹھہرتے کہ کوئی سمجھ یہ  
بالکل بھول گئے ہیں (نماز پڑھنا) اسی طرح جلسے میں بھی اتنی دیر بیٹھ  
کہ کہنے والا کہے (نماز پڑھنا) یہ بھول گئے ہیں۔

باب - سجدہ کرتے وقت اپنی کہنیاں زمین پر نہ بچھا  
دے۔ ابو حمید کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
سجدہ کیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، ہاہیں نہیں بچھائیں  
نہ انہیں پہلو سے ملایا۔

دار محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از قتادہ از انس بن مالک  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدے میں اعتدال کرو یعنی ٹھیک  
طرح ادا کرو اور تم میں سے کوئی شخص کتے کی طرح اپنی ہاہیں زمین پر  
نہ بچھا دے۔

باب - نماز کی طاق رکعت کے بعد سیدھے بیٹھ کر اٹھنا  
(جلسہ استراحت کرنا)۔

دار محمد بن صباح از ہشیم از خالد از ابو قتادہ، مالک بن حویرث  
لینی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز میں جب آپ طاق

۱۵ کیونکہ اس طرح ہاہیں بچھا دینا سستی اور کلامی کی نشانی ہے قسطلانی نے کہا اگر کوئی ایسا کرے تو اس کی نماز میچ ہو جائے گی مکروہ نہ ہوگی ۱۲ منہ۔

أَحْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَرَأَاكَ كَانَ فِي وَتَرِهِ صَلَوتُهُ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا ۱-

**باب ۵۳۳** كَيْفَ يَعْتَمِدُ عَلَى الْأَرْضِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ -

۴۸۵- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَقُلْتُ بِنَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا فَقَالَ إِنِّي لَا صَلَّيْتُ بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ لَكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُدِيَكُمُ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَيُّوبُ فَقُلْتُ رَدِّي قَلَابَةَ وَكَيْفَ كَانَتْ صَلَوتُهُ قَالَ مِثْلَ صَلَوتِهِ شِئْنَا هَذَا يَعْنِي عَمُورُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَيُّوبُ كَانَ ذَلِكَ الشَّيْخُ يُنَمُّ التَّكْبِيرُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ التَّسْبِيحِ فِي الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ -

**باب ۵۳۴** يَكْبَرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ التَّسْجُدِ تَيْنِ وَكَانَ ابْنُ الرُّبَيْعِ يَكْبَرُ فِي نَهَضَتِهِ -

۴۸۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُلَيْكَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ فَجَعَلَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ وَحِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

رکعت ختم کرتے تو جب تک سیدھی طرح بیٹھ نہ جاتے، کھڑے نہ ہوتے۔

**باب -** جب رکعت پڑھ کر اٹھنا چاہے تو زمین پر کیسے ہاتھوں کو ٹپکے۔

دازمعلی بن اسد از وہیب از ایوب، ابو قلابہ فرماتے ہیں ہمارے پاس مالک بن حویرث آئے انہوں نے اس مسجد میں نماز پڑھائی اور کہا میرا ارادہ نماز پڑھنے کا نہیں بلکہ تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھانا چاہتا ہوں کہ وہ کیسے پڑھتے تھے۔ ایوب کہتے ہیں میں نے ابو قلابہ سے پوچھا ان کی نماز کیسے تھی؟ جواب دیا جیسے ہمارے اس شیخ یعنی عمرو بن سلمہ کی۔ ایوب کہتے ہیں وہ شیخ پوری مرتبہ اللہ اکبر کہتے تھے (یعنی باتیس دفعہ) اور جب وہ سجدہ ثانیہ سے سر اٹھاتے تو دطاق رکعت کے بعد زمین پر اچھی طرح سیدھے بیٹھ جاتے اور سمجھ اٹھتے۔

**باب -** دونوں سجدوں میں ہر سجدے کے بعد جب تکبیر کہے، حضرت ابن زبیر اٹھتے وقت تکبیر کہتے تھے۔

دازیحیی بن صالح از یحیی بن سلیمان، سعید بن حارث فرماتے ہیں، ابوسعید نے ہمیں نماز پڑھائی، تو اللہ اکبر آواز سے کہتے جب سر اٹھاتے سجدے سے اور جب سجدے میں جاتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے اور جب دو رکعتوں کے بعد قیام کرتے اور ابوسعید نے کہا اسی طرح میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ اکبر کہتے دیکھا۔

٤٨٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَبْرِ عَنْ هُطَيْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعُمَرَانُ ابْنُ الْحَصَيْنِ صَلَوةً خَلَفَ عَلَيَّ بَنُو طَالِبٍ رَفَى اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ التَّوَكُّعَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ عُمَرَانُ بِيَدِي فَقَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا هَذَا صَلَوةً مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ ذَكَرَنِي هَذَا صَلَوةً مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ٥ سُنَّةُ الْجُلُوسِ فِي  
التَّشَهُّدِ وَكَانَتْ أَمُّ الدُّدَكَاءِ  
تَجْلِسُ فِي صَلَوتِهَا لِجَنَةِ الرَّجُلِ  
وَكَانَتْ قَبِيحَةً -

٤٨٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ  
يَرَى عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ  
إِذَا جَلَسَ فَعَلَّتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ  
فَنَهَانِي عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ إِنَّمَا سُنَّتُهُ  
الصَّلَاةُ أَنْ تَنْجُسَ رِجْلَكَ الْيَمْنَى وَتَشْرِي  
الْيُسْرَى فَقُلْتُ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ  
رِجْلِي لَا تَنْجُسَانِي

٤٨٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
اللِّثْمُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از غیلان بن جریر محضرت  
 فرماتے ہیں میں نے اور عمران بن حصین نے حضرت علیؑ بن ابی طالب  
 کے پیچھے نماز پڑھی، تو حضرت علیؑ جب سجدے میں جانے لگتے اللہ اکبر  
 کہتے، سجدہ سے اٹھنے لگتے اللہ اکبر کہتے۔ دو رکعتوں کے بعد  
 اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے، جب سلام پھیرا تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑ  
 لیا اور کہا حضرت علیؑ نے ہمیں بالکل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 نماز کے نمونے کی نماز پڑھائی ہے یا یوں کہا کہ حضرت علیؑ نے مجھے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلادی ہے۔ ۱۷

**باب - تشہد میں بیٹھنا سنت ہے۔** حضرت ام  
دردار اپنی نماز میں اسی طرح بیٹھتی تھیں جس طرح  
مرد بیٹھتے ہیں۔ آپ بڑی عالم خاتون تھیں۔

راز عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از عبد الرحمن بن قاسم، عبد اللہ بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کو دیکھتے تھے کہ وہ نماز میں چار راز نو ہو کر بیٹھتے۔ میں بھی اسی طرح بیٹھتا، میں اس وقت کم سن تھا۔ مجھے انہوں نے یعنی ابن عمرؓ نے اس طرح بیٹھنے سے منع کیا اور فرمایا بیٹھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے، کہ دایاں پاؤں کھڑا کر اور بایاں پاؤں کو دھرا کر لیا کر۔ میں نے عرض کیا آپ تو اسی طرح بیٹھتے ہیں جس سے آپ منع فرما رہے ہیں، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے جواب دیا (میں معذور ہوں) میرے پاؤں بوجہ نہیں اٹھا سکتے۔

از یحیی بن بکیر از لیث از خالد از سعید از محمد بن عمرو بن حنبله  
از محمد بن عمرو بن عطاء، و دوسری سند از لیث از یزید بن ابی حبیب

عَنْوَابْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ  
عَطَاءٍ سَمِ قَالَ وَحَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ  
بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَيَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو  
بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ  
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرُوا صَلَوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ أَبُو حَمِيدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُهُمْ  
بِصَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدِيهِ حَدًّا وَمُنْكَبِيهِ وَ  
إِذَا كَعَمَ أَمَّنَّ يَدِيهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَضَمَ  
ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يُعَوِّدَ  
كُلَّ فِقَارٍ مَكَانَهُ وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدِيهِ غَيْرَ  
مُفْتَرِشٍ وَلَا قَائِمٍ مَعَهُمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ  
أَمْرَاحِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا اجْلَسَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ  
جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا  
جَلَسَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُخْرَى قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى  
وَنَصَبَ الْأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَفْعَدَانِهِ وَسَمِعَ  
اللَّيْثُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ وَيَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
بْنِ حَلْحَلَةَ وَابْنُ حَلْحَلَةَ مِنْ ابْنِ عَطَاءٍ وَ  
قَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ كُلُّ فِقَارٍ مَكَانَهُ وَ  
قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ  
حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ

وزید بن محمد از محمد بن عمرو بن حلقہ، محمد بن عمرو بن عطاء چند صحابہ کرام  
کے ساتھ بیٹھے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر ہوا،  
تو ابو حمید ساعدی نے کہا، مجھے تم سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی نماز کا طریقہ یاد ہے۔ میں نے دیکھا کہ جب آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کہتے، تو اپنے دونوں شانوں کے برابر دونوں  
ہاتھ اٹھاتے۔ جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں سے  
خوب جمادیتے اور اپنی پیٹھ جھکا کر گردن اور سر کے برابر کر دیتے۔  
پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ حتیٰ کہ ہر پہلی اپنی جگہ پر آ  
جاتی، جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھتے۔ ہاتھوں کو نہ  
بچھاتے، نہ سمیٹتے، پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ کرتے، جب دو رکعتوں  
کے بعد تشهد میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں لٹا کر بیٹھتے اور دایاں پاؤں  
کھڑا رکھتے، جب آخری رکعت کے بعد تشهد میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں  
آگے رکھتے اور دایاں کھڑا کرتے اور سر میں کے بل بیٹھتے۔

لیث نے یزید بن ابی حبیب سے سنا اس نے محمد بن حلقہ  
سے اس نے ابن عطاء سے سنا۔ ————— اس لحاظ سے  
یہ حدیث منقطع نہیں، ابوصالح نے لیث سے نقل کیا کہ فقار مکانہ  
(ہر پہلی اپنی جگہ پر آ جاتی)۔ اس حدیث کو ابن مبارک نے بحوالہ یحییٰ بن  
ایوب از یزید بن ابی حبیب از محمد بن عمرو بن حلقہ روایت کیا اس میں  
یہ لفظ کل فقار (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی اپنی جگہ آ جاتی  
گویا صرف یہ کالفظ زیادہ ہے)۔

۱۔ صحیح ابن خزیمہ میں ہے کہ دس صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے ان میں سہل بن سعد اور ابواسید ساعدی اور محمد بن مسلمہ اور ابوسہیرہ  
اور ابو قتادہ وغیرہ اور باقی صحابہ کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲۱ منہ -

عَبْدُ بَنٍ حَالِكُهُ حَدَّثَنَا كُلُّ قَعَارٍ -

**باب ۳۵** مَنْ كَمَّ يَرُ

التَّشَهُّدُ الْأَوَّلُ وَاجِبًا لِأَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي

الرَّكَعَتَيْنِ وَلَمْ يَرْجِعْ -

۴۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ

الرَّحْمَنِ ابْنُ هُرْمَزٍ مَوْلَى أَبِي عَبْدِ الْمَطْلِبِ وَ

قَالَ مَوْلَى رِبْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

بْنَ بَحْبِئَةَ قَالَ وَهُوَ مِنْ أَرْضِ شَوْوَةَ وَهُوَ

حَلِيفُ لَبْنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمَا الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ

الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا

قَضَى الصَّلَاةَ وَانْظُرُوا النَّاسُ تَسْلِيمَةً كَبَرًا وَهُوَ

جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ -

**باب ۳۶** التَّشَهُّدُ فِي الْأَوَّلَى -

۴۹۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرٍ

**باب ۳۵** - وَهْ شَخْصٌ بَوَاشَهٌ بِرَادِلٍ كَوَاجِبٍ نَهَيْتُمْ بَحْمَتَا

كَيُونَكُمُ الْخَفَرَتِ دَوْرُ كَعْتُونَ كَعْبَعْدُ فَوْرًا كَهْرُطَ هَوْنَى

(بغیر تشہد کے) اور بیٹھے نہیں۔

(از ابو الیمان از شعبہ از زہری) عبد الرحمن بن ہریر غلام بنی

عبد المطلب یا غلام ربیعہ بن حارث کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن بحیبہ جو قبیلہ

از شہوہ سے تعلق رکھتے تھے بنی عبد مناف کے حلیف تھے اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے وہ فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے انہیں ظہر کی نماز پڑھائی، دو رکعتوں کے بعد فوراً کھڑے

ہوئے (بغیر تشہد کے) بیٹھے نہیں، صحابہؓ بھی آپ کے ساتھ کھڑے

ہوئے، جب نماز ختم کرنے کو نہتے اور صحابہؓ سلام کے منتظر نہتے تو

آپؐ نے اللہ اکبر کہا دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا۔

**باب ۳۶** - قعدہ اولیٰ میں تشہد (تین یا چار رکعت

والی نماز میں دو رکعت کے بعد قعدہ اور تشہد۔

(از قتیبہ از بکر از جعفر بن ربیعہ از اعرج) عبد اللہ بن مالک

۴۹۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرٍ

۳۵ - وَهْ شَخْصٌ بَوَاشَهٌ بِرَادِلٍ كَوَاجِبٍ نَهَيْتُمْ بَحْمَتَا

کے زما میں ایک شخص کسی قوم سے جا کر معاہدہ کر لیتا کہ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا تمہارے دوست، دوست اور

دشمن کا دشمن تو اس کو اس قوم کا حلیف کہتے ۱۲ منہ ۳۵ لوگوں نے یاد دلانے کے لیے سبحان اللہ کہا مگر آپ بیٹھے نہیں۔ اگر تشہد فرض ہوتا، تو آپ یاد

دلانے پر بیٹھتے جیسے کوع یا سجدہ معمول جانے پر مقتدی یاد دلائیں، تو فوراً اسے ادا کر دیا جاتا ہے ایسا آپ نے نہیں کیا۔ یہ دلیل ہے ان کی جو

تشہد کو فرض نہیں سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کا جواب خود اس حدیث میں آگیا ہے، کہ آپ نے سجدہ نہ کیا اس لیے تشہد فرض ہے۔ اسی لیے احناف

اور جمہور علماء کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ اگر بیٹھنے کے قریب ہوا اور یاد آجائے تو بیٹھ جائے سجدہ سہو نہ کیا جائے گا اگر کھڑا ہو جائے تو پھر بیٹھے

نہیں، آخر میں سجدہ سہو کرے یہی دلیل اس کی فرضیت و وجوب کی ہے۔ اس واقعہ کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ یہ آپ کا عمل ہمیشہ کا نہیں تھا بلکہ

آپ کا دائمی عمل تشہد کا تھا یہ صرف محول کر ہوا جس کا ازالہ سجدہ سہو سے ہوا۔ عبد الرزاق ۱۳ منہ۔

بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ  
أَنَّ بُحَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِأَبِي سُرُوقٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الظُّهُرَ فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا كَانَ فِي  
أَخْرِ صَلَوتِهِ سَجَدًا سَجَدَ ثَلَاثِينَ وَهُوَ جَالِسٌ -

### باب ۵۳۸ التَّشَهُُّدُ فِي الْأَخْرِجَةِ -

۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ  
عَنْ شُعْبَةَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا إِذَا  
صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا السَّلَامَ  
عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ السَّلَامَ عَلَى قُلَانٍ وَقُلَانٍ  
فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلْيَقُلْ  
الْتِمَاتِ اللَّهُ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّلِيَّاتُ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ  
عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا  
قُلْتُمُوهَا أَمَّا بَشَتْ كُلُّ عَبْدٍ لِلَّهِ مَا يَجِي فِي السَّمَاءِ  
وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ  
مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ -

### باب ۵۳۹ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَبَّكَ السَّلَامُ -

بن مجہد فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی جماعت کو اپنی آپ  
ایسے متوجہ پر کھڑے ہوئے جہاں بیٹھنا تھا (تشہد میں) لہذا نماز کے آخر  
میں دو سجدے کیے (سہو کے) درمیان ایک آپ تشہد میں پہلے بیٹھے  
تھے۔ ۵۳۸۔

### باب - قعدہ آخری میں تشہد -

(ابو نعیم از اعمش از شعیب بن سلمہ) عبد اللہ بن مسعود فرماتے  
ہیں شروع شروع میں جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز  
پڑھنے لگے، تو تشہد میں السلام علی جبریل و میکائیل السلام علی  
فلاں و فلاں (نام لے کر) کہتے (تھی) کہ اللہ پر سلام کہتے (ایک دن آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا) تم اللہ کو کیا سلام  
کرتے ہو؟ اللہ خود سلام ہے (ہر عجب و تبدیلی سے پاک ہے) جب  
تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو یوں کہے التحیات لله تا الصالحین  
جب تم یہ الفاظ کہو گے تو آسمان و زمین میں جو جو نیک بندہ ہے اور  
جہاں کہیں ہے (خواہ انسان ہو یا فرشتہ) اسے سلام پہنچ جائے گا۔ اس  
کے بعد فرمایا یہ پڑھو: اشہد ان لا اله الا الله و اشہد ان

### باب - سلام سے پہلے دعا و نماز کے اختتام پر جو

۵۳۹ فائدہ: اس حدیث میں و علیہ جلوس سے ترجمہ باب نکلتا ہے یعنی صحابہ کے علم و عمل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول  
تھا کہ یہاں بیٹھنا پڑتا ہے اور تشہد پڑھنا پڑتا ہے عبد الرزاق رحمہ اللہ سلام در حقیقت دعا ہے یعنی تم سلامت رہو یہاں دعا و تعالیٰ کو ایسی دعا دینے کی  
حاجت نہیں کیونکہ وہ ہر ایک آفت اور تیر سے پاک ہے ازل و ابدی ہے وہ خود جس کو چاہے سلامت رکھتا ہے اسی لئے اس کا نام سلام ہوا ۱۳ منہ -  
۵۳۹ ترجمہ یوں ہے ہر طرح کی ادب بندگی اور تشریف اللہ ہی کے لئے ہیں اور نمازیں اور پاکیزہ باتیں یا پاکیزہ خیراتیں اسے پیغمبر تم پر سلام اور اللہ کی  
رحمت اور اس کی برکتیں سلام ہم پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر ۱۳ منہ ۵۳۹ ترجمہ یوں ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں  
ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے ہیں اور اس کے پیغمبر ہوئے ایک روایت میں یوں ہے واشہد ان محمد رسول اللہ  
ایک روایت میں یوں ہے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات اللہ اخیر تک ایک میں یوں ہے التحیات اللہ الزکیات اللہ الطیبات الصلوات اللہ ایک  
میں یوں ہے بسم اللہ والتحیات اللہ اخیر تک ہر طرح پڑھنا درست ہے نمازی کو اختیار ہے شافعی کے نزدیک پہلا تشہد سنت ہے دوسرا واجب  
حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک دونوں سنت ہیں۔ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ والغفران کے نزدیک پہلا واجب ہے اگر معمول جائے تو سجدہ سہو سے  
اس کا تذکرہ ہو سکتا ہے اور دوسرا فرض ہے اگر معمول جائے تو نماز باطل ہوگی ۱۳ منہ -



سلام کیا جاتا ہے اس سے قبل دعا

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از عروہ بن زبیر ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے نمازیں (سلام سے پہلے) اللھم تا واللھم (اے اللہ میں تیرے ذریعے عذاب قبر فتنہ مسیح دجال، فتنہ زندگی، فتنہ موت سے۔ اے اللہ میں تیرے ذریعہ گناہ اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں)۔ کسی کہنے والے نے (حضرت عائشہ نے) پوچھا یا رسول اللہ! کیا وجہ آپ قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب آدمی مفروض ہو جاتا ہے، تو اس کی بات جھوٹی ہو جاتی ہے اس کا وعدہ خلاف ہو جاتا ہے۔ محمد بن یوسف، مطہری کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ نے کہا میں نے خلف بن عامر سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عیسیٰ کو بھی مسیح کہتے ہیں، اور دجال کو بھی مسیح۔ دونوں کے لئے مسیح کے لفظ میں کوئی فرق نہیں (زیر مسیح بلا تشدید و مسیح با تشدید میں بھی کوئی فرق نہیں) زہری نے بحوالہ عروہ بن زبیر از حضرت عائشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ اپنی نمازیں دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے۔

(از قتیبہ بن سعید از لیث از یزید بن ابی حبیب از ابو النخیر از عبد اللہ بن عمرو) حضرت صدیق اکبرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، مجھے نمازیں پڑھنے کے لئے کوئی دعا بتائیے آپ نے فرمایا یوں پڑھا کرو! اللھم تا الوحیم (اے اللہ میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے اور سوا تیرے کوئی شخص گناہ

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثِمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرُ مَا تَسْتَعِينُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ التَّجَلُّدَ إِذَا لَغَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَّبَ وَإِذَا وُعِدَ أَخْلَفَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ سَمِعْتُ خَلْفَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ فِي الْمَسِيحِ وَالْمَسِيحِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا فَرْقٌ وَهُمَا وَاحِدٌ أَحَدُهُمَا عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْأُخْرَى الدَّجَالُ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِينُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ ۷۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي النَخَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنِي دُعَاءٌ أَدْعُو بِهِ فِي

۱۔ زندگی کا فتنہ دنیا کی وہ چیزیں جو خدا کو بھلا دیتی ہیں دولت مال اولاد وغیرہ موت کا فتنہ کہ مرتے وقت خاتمہ ہوا شیطان کے بھکاؤ میں آجائے ۲۔ منہ ۳۔ حالانکہ آپ کے گناہ اللہ تعالیٰ نے سب بخش دیئے تھے اور دجال آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا تھا مگر امت کو سکھانے کے لئے یا بارگاہ الہی میں اپنی عاجزی ظاہر کرنے کے لئے یہ دعا کی ۱۲ منہ

مَلُوقِي قَالِ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي طَلَسْتُ نَفْسِي طَلَسًا  
كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُ عَنِّي مَغْفِرَةً  
مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

**باب ۵۵ مَا يَتَخَذُونَ مِنَ الدُّعَاءِ**

بَعْدَ التَّشَهُُّدِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ ۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ لَنَا إِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
الصَّلَاةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ  
عَلَى مُلْكِهِ وَفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ  
السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ  
وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ  
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَوْ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ  
الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ  
فِي السَّمَاءِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
تَعْلَمُ يَتَخَذُونَ الدُّعَاءَ حُجَّةً إِلَيْهِ فَيَدْعُوهُ۔

**باب ۵۶ مَنْ كَلِمَةٍ يَسْمَعُ جَبَّهَتَهُ**

معاف نہیں کر سکتا۔ لہذا تو مجھے اپنی بخشش سے نواز مجھ پر رحم فرما  
صرف تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

**باب ۵۷۔ پسندیدہ دعا بعد از تشهد پڑھ سکتے ہیں مگر وہ**

دعا پڑھنا واجب نہیں (نماز کی صحت کے لئے)

رازمسد از یحییٰ از اعمش از شقیق (عبد اللہ بن مسعود فرماتے  
ہیں پہلے) جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز  
میں شامل ہوتے تھے تو ہم کہتے اللہ پر سلام اس کے بندوں کی  
جانب سے سلام فلاں فلاں پر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا یوں نہ کہو اللہ پر سلام، اللہ تو خود سلام ہے۔ البتہ یوں  
کہا کرو: التحیات تا الصالحین اس طرح کہنے سے زمین و  
آسمان پر جو مخلوق اور بندہ۔ سے جہاں کہیں ہوں گے ان پر خود بخود  
سلام پہنچ جائے گا۔ اشہد تا و سولہ (آپ نے فرمایا) اس پوری  
التحیات کے بعد آدمی اپنے لئے جو دعا پسند کرے مانگ لیا کرے۔

**باب ۵۸۔ پیشانی اور ناک سے مٹی صاف نہ کرے۔**

۱۵۔ ایک روایت میں یہ دعا آئی ہے اللہ اغفر لی ذنبی و روح لی فی کلّی و بارک لی فیما رزقنی ایک روایت میں یہ دعا آئی اللہم انی اسالک  
النبات فی الاموال والعزیزۃ علی الرشید واسالک لشکر نعمتک وحسن عبادتک واسالک قلباً سلیماً ولساناً صافاً واسالک من خیر ما تعلم و اعوذ بک من شر ما تعلم و  
استغفرک لما تعلم انک انت علام الغیوب ایک روایت میں یوں ہے اللہم عنی علی ذکرک و شکرک وحسن عبادتک ایک روایت میں یوں ہے اللہم بعلک  
الغیب و قد رزقک علی الخلق احسنی ما علمت الخیرۃ خیراً لی و لوفی اذا کانت الوفاۃ خیراً لی اسالک خشیتک فی الغیب والشہادۃ و کلمۃ الحق فی الغضب والرضی  
والقصد فی الفقر والغنی ولذۃ النظر فی وجہک والشوق الی لقاءک و اعوذ بک من ضلع مضروب و من فتنۃ مضلۃ اللہم ربنا ربنا ربنا لا یمن الایمان ولا یعلنا ہاۃ متبذین ایک  
روایت میں یوں ہے اللہم انی اسالک من الخیر کل ما علمت منہ و ما لم أعلم و اعوذ بک من الشر کل ما علمت منہ و ما لم أعلم اللہم انی اسالک من خیر ما اسالک منہ عبادک الصالحون  
و اعوذ بک من شر ما استندوا منہ عبادک الصالحون ربنا آتانی الدنیا حسنتہ و فی الآخرۃ حسنتہ و فتن عذاب النار دعاؤں میں نمازی کو اختیار ہے جو دعا چاہے وہ پڑھے۔

وَأَنَّهُ حَتَّى صَلَّى - قَالَ أَبُو عَبْدٍ  
اللَّهُ رَأَيْتُ الْمُحْسِنَ يَتَحَنَّنُ بِهَذَا  
الْحَدِيثِ أَنْ لَا يَسْحَ الْجَبِيَّةُ فِي  
الصَّلَاةِ -

جب تک نماز سے فارغ نہ ہوئے - امام بخاری کہتے  
ہیں، میں نے حمیدی کو دیکھا وہ مابعد آنے والی حدیث  
سے یہ مطلب لیتے تھے کہ نماز میں سجدے کی لگی ہوئی مٹی  
پیشانی اور ناک سے صاف نہ کرے -

۷۹۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمِّيٍّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ  
أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالْطِينِ حَتَّى  
رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ  
بَابُ التَّشْلِيمِ -

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام از یحییٰ) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں  
میں نے حضرت ابوسعید خدری سے (شب قدر کے متعلق) سوال کیا تو  
انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس رات میں،  
دیکھا کہ آپ کچھ مٹی میں سجدہ کر رہے تھے، حتیٰ کہ آپ کی پیشانی پر مٹی  
نے کچھ پرکاشاں بھی دیکھا  
باب - سلام پھیرنا -

۷۹۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ  
عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ  
النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ وَمَكَثَ يَسِيرًا قَبْلَ  
أَنْ يَقُومَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ قَارِئُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ  
أَنْ مَكَثَهُ لَكُنَّ تَنْفِلُ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَنَّ  
مِنْ انْقِرَافٍ مِنَ الْقَوْمِ -

(از موسیٰ بن اسمعیل از ابراہیم بن سعد از زہری از ہند بنت  
حارث) حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز  
کا سلام پھیرنے تو عورتیں آپ کے سلام پورا کرنے کے فوراً بعد چل  
دیتیں (پردے کی وجہ سے) اور آپ اٹھنے سے پہلے قبلہ رو کچھ دیر  
بیٹھے رہتے - ابن شہاب کہتے ہیں میرا خیال ہے واللہ اعلم آپ کا  
کچھ دیر اسی حالت میں بیٹھے رہنا اس لیے ہوتا تھا کہ عورتیں مسجد  
سے باہر چلی جائیں اور انہیں کوئی مرد نماز سے فارغ ہونے کے بعد  
مسجد میں نہ دیکھ سکے -

بَابُ التَّسْلِيمِ حِينَ يُسَلِّمُ  
الْإِمَامُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَحِبُّ  
إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَنْ يُسَلِّمَ  
مَنْ خَلْفَهُ -

باب - امام کے سلام پھیرتے ہی مقتدی سلام  
پھیریں - ابن عمر بھی مستحب جانتے تھے اس بات کو  
کہ امام کے سلام کے ساتھ مقتدی بھی سلام پھیریں -

۷۹۸ - حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ تَحْمُودِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ  
الْعَمْرِ

(از حبان بن موسیٰ از عبد اللہ بن مبارک از عمر از زہری، محمود  
یعنی ابن الزیج) عثمان بن مالک فرماتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے

بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ

**باب ۳۵** مَنْ لَمْ يَزِدْ السَّلَامَ عَلَى الْإِمَامِ وَالتَّقِي بِتَسْلِيمِهِ

الصَّلَاةِ -

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهَيْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَيْعِ وَرَعَاهُ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ حَجَّةً تَجِبُهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ قَالَ لَمَعْتُ عَيْنَانِ بَنِي مَالِكٍ إِلَى انْفِصَادِي ثُمَّ أَحَدُ بَنِي سَالِحٍ قَالَ كُنْتُ أَمْسِي لِقَوْمِي بَنِي سَالِحٍ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَكْرُتُ بِصُورِي وَرَأَيْتُ السَّيُولَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي فَلَوْ دِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُكَ مَسْجِدًا أَفْعَلُ إِن شَاءَ اللَّهُ فَخَدَّاعِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ كُنْتُ مَا اسْتَدْتُ إِلَيْهَا فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ أَيْنَ تَحِبُّ أَنْ أَمْسِيَ مِنْ يَتْرِكُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ مِنَ الْمَكَانِ الْكَذِبِيِّ أَحَبَّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ فَنَامَ وَصَفَقْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ -

بھی سلام پھیرا۔

**باب ۳۵**۔ امام کو سلام کرنے کی ضرورت نہیں نماز پڑھ کر جانے ہوئے، نماز کے آخری دو سلام کافی ہیں۔

دارعبدان از عبد اللہ از معمر از زہری، محمود بن ربیع کہتے تھے۔ ”مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچھی طرح یاد ہیں اور آپ کی وہ کھلی مبارک یاد ہے جو ہمارے گھر میں آپ نے ڈول سے لے کر میرے منہ میں ڈالی تھی۔“ وہ کہتے ہیں میں نے غلبان بن مالک انصاری سے سنا ہے جو بنی سالم کے ایک فرد تھے ”میں اپنی قوم کا امام تھا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے عرض کیا میری نگاہ میں خلل آگیا ہے اور کبھی پانی کے نالے جو میرے گھر اور میری قوم کی مسجد کے درمیان واقع ہیں بہنے لگتے ہیں، میں چاہتا ہوں آپ میرے مکان پر تشریف لائیں اور کسی جگہ گھر میں نماز پڑھیں۔ تاکہ میں اُسے گھروں مسجد بنا لوں آپ نے فرمایا اچھا! انشاء اللہ۔ پھر صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ کو سنا تھلے کر اس وقت تشریف لائے جب دن کافی تیزی پکڑ چکا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے مکان پر تشریف لا کر اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے اجازت دی۔ آپ بیٹھے بھی نہیں اور فرمایا تم اپنے گھر کس جگہ چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں، غلبان نے ایک جگہ جہاں وہ آئندہ نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتے تھے پسند کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا آپ وہاں نماز کے لئے کھڑے ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی جب آپ نے سلام پھیرا ہم نے بھی سلام پھیرا۔

۱۔ یہ باب لا کر امام بخاری نے مالکیہ کا رد کیا جو کہتے ہیں مقتدی ایک تیسرا سلام امام کو بھی کرے ۱۲ منہ ۱۔ امام بخاری نے اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکالا کہ ظاہر یہ ہے کہ مقتدیوں کا سلام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلام کی طرح تھا اور اگر مقتدیوں نے کوئی تیسرا سلام کیا ہوتا تو اس کو ضرور بیان کرتے قسطلانی نے کہا امام مالک یہ کہتے ہیں کہ مقتدی داہنی طرف سلام پھیرے پھر امام کو سلام کرے پھر بائیں طرف سلام پھیرے ۱۲ منہ۔

بَابُ ٥٢٥ الدِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ -

٨٠٠- حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَمْرُو بْنُ أَبِي مَعْبُودٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالْيَكْرِ  
حِينَ يَصْرِفُ النَّاسَ مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَ عَلَى هَذِهِ  
النَّحْوِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
كُنْتُ أَعْلَمُهُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ -

٨٠١- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَغْرِفُ أَيْفُضَاءَ صَلَواتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْسِيرِ قَالَ عُمَرُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرُو قَالَ كَانَ أَبُو مَعْبُدٍ أَصْدَقَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عُمَرُ وَاسْمُهُ نَافِدٌ ٨٠٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي  
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَذْهَبَ أَهْلُ الدُّنُورِ  
مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّارِجَةِ الْعُلَى التَّبِعِمِ الْبَقِيْمِ  
يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيُصُومُونَ كَمَا نُصُومُ وَلَهُمْ  
فَضْلٌ مِّنْ أَمْوَالٍ يُحِبُّونَ بِهَا وَيُعْتَمِدُونَ وَ  
يُجَاهِدُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ فَقَالَ إِلَّا أَحَدٌ تَكْمِبَهَا  
إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ أَدْرَكْتُمْ مَن سَبَقَكُمْ وَمَيِّدَ رُكْمِكُمْ  
أَحَدٌ بَعْدَ كُمْ وَكُنْتُمْ خَيْرٌ مِّنْ أَلْتَمِينِ أَهْلِ الْبَيْتِ

**باب۔** نماز کے بعد ذکر الہی کرنا۔

اذا استخفى بن نصر از عبد الرزاق از ابن جریر از عمرو بن دینار از ابو  
محبہ ابن عباس کے غلام حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بعد نماز فرض ذکر بالجمہر (آواز سے ذکر الہی)  
مُردّج تھا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں مجھے نولگوں کا نماز سے فارغ ہونا  
اسی ذکر کی آواز سن کر معلوم ہوتا تھا۔

داز علی بن عبد اللہ مدینی از سفیان از عمرو از ابو معبد حضرت ابن عباس فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم ہونا اس وقت پہچانتا جب تکبیر اللہ اکبر کی آواز سُننا۔ علی بن مدینی نے بحوالہ سفیان و عمرو بن دینار بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ کے غلاموں میں سے زیادہ صادق ابو معبد تھا جس کا نام نافذ ہے۔

دار محمد بن ابی بکر از معتمد از عبید اللہ از نعمتی از ابوصالح حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں فقرا! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا مالدار لوگ (صحابہ کرام میں سے) تمام بڑے درجات حاصل کر رہے ہیں۔ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ چونکہ مالدار ہیں پیسے کے ذریعہ حج و عمرہ و جہاد و صدقہ کرتے ہیں (جنس سے ہم غریب قاصر ہیں) آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جسے کر کے تم بھی درجات میں سبقت والے لوگوں کے برابر ہو سکتے ہو اور تمہیں کوئی نہ مل سکے گا، جو تم سے پیچھے ہے البتہ وہ جو اس طرح بجالائے (وہ تمہارے برابر ہو سکے گا) وہ کام یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ

اَلَا تَنْتَبِهْنَ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تُصَلُّونَ وَتَسْمَعُونَ وَتَنْتَبِهْنَ وَتَكْفُرُونَ خَلَفَ كُلُّ صَلَوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَخَالَفْنَا بَيْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا نَسِيْمُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَ نَحْمَدُكَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرُكَ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَوَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ تَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللهُ اَكْبَرُ حَتَّى يَكُوْنَ مِنْهُنَّ كُلُّهُنَّ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ۔

۸۰۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمَعْبُورَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اَمَلَى عَلَى الْمَعْبُورَةِ ابْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ اِلَى مُعَاوِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَوةٍ مَكْتُوبَةً لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِهَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ جَدُّ غَيٍّ وَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ وَرَّادٍ بِهَذَا۔

**باب ۵۴** يَسْتَقْبِلُ الْاِمَامُ النَّاسَ اِذَا اسْلَمَ۔

تین تین بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو، سہی کہتے ہیں ہم میں اختلاف ہو گیا بعض کہنے لگے اللہ اکبر چونتیس بار، میں دوبارہ ابوصالح کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا یہ سب کلمیں تین تین تین تین بار پڑھا کر۔

دار محمد بن یوسف از سفیان از عبد الملک بن عمیر و زاد یعنی مغیرہ بن شعبہ کے منشی کہتے ہیں مغیرہ بن شعبہ نے ایک خط میں جو معاویہ کے نام تھا مجھ سے یہ لکھوایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ کہتے لا الہ الا اللہ تا منک الحمد شعبہ نے بھی عبد الملک سے یہی روایت کی ہے۔ امام حسن کہتے ہیں جد کا معنی مالدار کی ہیں۔ اس حدیث کو شعبہ نے بحوالہ علم از قاسم بن مجیرہ از وراد روایت کیا ہے۔

**باب - امام جب سلام کر چکے تو لوگوں کی طرف منہ کرے۔**

۱۰ ایک روایت میں ہے کہ اخیر میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الحمد یک بار کہہ کر سو کا عدد پورا کرے ۱۲۰ منہ ۱۰ مغیرہ بن شعبہ اس زمانہ میں حضرت معاویہ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے حضرت معاویہ نے ان کو کہا ابھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد جو دعا پڑھتے تھے وہ مجھ کو لکھ بھیجو تب حضرت مغیرہ نے اپنے منشی سے یہ دعا لکھو کہ حضرت معاویہ کو بھیجی ۱۲۰ منہ ۱۰ ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کو تعریف زیب و جہی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے اے میرے اللہ توجو دینا چاہے اُس کو کوئی روک نہیں سکتا اور توجس کو روک لے اس کو کوئی دے نہیں سکتا اور مالدار کو اس کی مالداری میرے سامنے کام نہیں آسکتی ۱۲۰ منہ ۱۰ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا کہ امام حسن بصری نے اس آیت کی تفسیر میں وانہ تعالیٰ جد ربنا جد کے معنی غنا اور مالدار کی کہے ۱۲۰ منہ۔

۸۰۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِمْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَجَّاهٍ عَنْ سَمُوحَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوُجُوهِهِ -

۸۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةً الْفُجُوعِ بِأَلْحَدٍ يَدِيهِ عَلَى رُتْرِ سَلَامٍ كَانَتْ مِنَ الْكَيْلِ فَلَمَّا انْفَضَّتْ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَمْتُمْ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنِينَ وَكَافِرًا مِمَّنْ قَالَ مُطَرِّدًا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ فِي وَكَافِرٌ بِاللَّكُوبِ أَمْتُمْ قَالَ مُطَرِّدًا بِنُوعٍ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ فِي وَمُؤْمِنٌ بِاللَّكُوبِ -

۸۰۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَنِيزَةَ سَمِعَ يَزِيدَ ابْنَ هَادُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوةَ ذَاتَ تَيْكَةٍ إِلَى شَطْرِ الْبَيْتِ ثُمَّ خَبَّ عَلَيْنَا فَلَمَّا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوُجُوهِهِ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَفَعُوا وَأَوْتَكُمْ لَنْ تَرَوْا فِي

از موسی بن اسماعیل از جریر بن حارم از ابوجار (مؤثر بن جندب) فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھا لیتے تو ہماری طرف منہ کرتے۔

از عبد اللہ بن مسعود از مالک از صالح بن کیسان از عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود از زید بن خالد الجہنی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں نماز صبح پڑھائی رات کو کچھ بارش بھی ہو چکی تھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آج صبح کو میرے کچھ بندے مومن ہوئے اور کچھ کافر جس نے کہا کہ اللہ کے فضل سے بارش ہوئی، وہ اللہ کا مومن اور ماننے والا ہے اور ستاروں (وغیرہ اشیاء) کا منکر و کافر جس نے کہا کہ بارش فلاں تارے کے فلاں جگہ آنے سے ہوئی وہ میرا منکر ہے ستاروں کا ماننے والا ہے۔

از عبد اللہ بن منیر از یزید بن ہارون از حمید (انس بن مالک) فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات دیر تک عشا کی نماز مؤخر کی، پھر تشریف لائے۔ نماز پڑھائی اور ہماری طرف رخ کیا اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے، اور تم جب تک انتظار نماز میں رہے اس وقت بھی گویا تم نماز میں رہے۔

۱۔ مدینہ مکہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر ایک مقام ہے وہیں ستہ ہجری میں ایک درخت کے تلے بیعت الرضوان ہوئی تھی ۱۲ھ منہ ۱۱ھ کفر سے کفر حقیقی مراد ہے جو ایمان کے مقابل ہے جو کوئی ستاروں کو مؤثر جانے وہ بے نص حدیث کا کفر ہے پانی برسانا اللہ کا کام ہے ستارے کی حرکتیں ہیں تسلطانی نے کہا اگر ستاروں کو پانی کی نشان سمجھ اور یہ اعتقاد رکھے کہ پانی کا برسانے والا اللہ ہی ہے تو وہ کافر نہ ہوگا ۱۲ھ منہ ۱۱ھ یعنی تم کو نماز کا ثواب ملنا ۱۲ھ منہ ۱۱ھ۔

صَلَاةٍ مَا انْظَرْتُمْ الصَّلَاةَ -

باب ۵۷ مَكَثُ الْإِمَامِ فِي مُصَلَّاهُ

بَعْدَ السَّلَامِ - وَقَالَ لَنَا أَدَمُ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَصِلُ فِي

مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْفَوَيْضَةَ

وَفَعَلَهُ الْقَاسِمُ وَيَذْكُرُ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ لَا يَتَطَوَّعُ الْإِمَامُ

فِي مَكَانِهِ وَلَمْ يَصِحَّ -

۸۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ

الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ ابْنِ أَبِي سَعْدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ

أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

إِذَا سَلَّمَ يَمُكُّ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا قَالَ ابْنُ

شِهَابٍ فَأَنَّى وَاللَّهِ أَعْلَمُ لَكَ يَنْقُذُ مَنْ يَتَوَقَّ

مِنَ الرِّسَاءِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُزَيْمٍ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ

يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رِبْعَةَ أَنَّ ابْنَ

شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنِي هِنْدُ بِنْتُ

الْحَارِثِ الْفَوَازِيَّةُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِنْ مَوَاجِبَاتِهَا

فَإِنْ كَانَ يَسْلُمُ فَيَنْصَرِفُ الرِّسَاءُ فَيَدُحُلُ

بُيُوتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْصَرِفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوسُفَ

باب ۵۸ - سلام کے بعد امام کا مصلے پر ٹھہرنا۔ ہم

سے آدم نے بحوالہ شعبہ از ایوب از نافع روایت کی کہ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاں فرض پڑھتے وہیں نفل

وغیرہ پڑھتے، قاسم بن محمد بن ابی بکر کا بھی یہ معمول رہا

حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ امام اپنے فرض

نماز کی جگہ میں نفل نہ پڑھے اور یہ صحیح نہیں۔

از ابو الولید ہشام بن عبد الملک از ابراہیم بن سعد از ہری از

ہند بنت حارث حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و

سلم جب سلام پھیرتے تو کچھ دیر وہیں ٹھہرے رہتے۔ ابن شہاب

کہتے ہیں ہمارا خیال ہے واللہ اعلم آپ اس لئے ٹھہرے رہتے، کہ

مستورات جو نماز پڑھ چکی ہیں مسجد سے باہر چلی جائیں۔ سعید ابن

ابی مریم نے بحوالہ نافع بن یزید بیان کیا کہ ابن شہاب نے جعفر بن

ربیعہ کو خط لکھا ”مجھ سے ہند بنت حارث فراسیہ نے بحوالہ حضرت

ام سلمہؓ ام المومنین روایت نقل کی ہے۔“ ہند حضرت ام سلمہ کے

پاس بیٹھنے والی عورتوں میں سے تھیں۔ انہوں نے کہا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے گھر میں واپس ہونے کے انتظار میں

بعد نماز اپنی جائے نماز پر ہی بیٹھے رہتے۔ ابن وہب بحوالہ

یونس بن یزید از ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے ہند فراسیہ نے حدیث بیان کی ہے۔

عثمان بن عمر نے بحوالہ یونس از ہری از ہند قرشیہ بیان کیا ہے زبیدی نے

بحوالہ زہری کہا یہ ہند بنت حارث قرشیہ ہے معبد بن مقداد کی بیوی

لے بعضوں نے اس کو مکروہ جانا ہے کہ امام نے جہاں فرض نماز پڑھائی ہو وہیں نفل وغیرہ پڑھے وہاں سے سرک کر دوسری جگہ پڑھے تو بہتر

ہے تو اس باب میں ایک مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں امام بخاری نے اس کو ضعف بیان کیا جیسے آگے آتا ہے ۱۲۰۱۲



عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي هُنْدُ الْفَرَسِيَّةُ وَقَالَ  
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ  
حَدَّثَنِي هُنْدُ الْفَرَسِيَّةُ وَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ أَخْبَرَنِي  
الزُّهْرِيُّ أَنَّ هُنْدَ ابْنَتَ الْحَارِثِ الْفَرَسِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ  
وَكَاثَتْ تَحْتَ مَعْبُدِ ابْنِ الْفَقْدَادِ وَهُوَ خَدِيفُ  
بَنِي دُهْرَةَ وَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي هُنْدُ الْفَرَسِيَّةُ وَقَالَ ابْنُ  
أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هُنْدِ الْفَرَسِيَّةِ وَقَالَ  
اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ ابْنُ  
شِهَابٍ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ حَدَّثَتْهُ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

### بَابُ ۵۷۸ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ

حَاجَتَهُ فَتَخَطَّاهُمْ -

۸۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّدِيْنَةِ الْعَصَا  
فَسَلَّمْتُ فَقَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّاهُ رِقَابُ النَّاسِ إِلَى  
بَعْضِ حُجْرٍ نَسَّاهُمْ فَقَرَعَ النَّاسُ مِنْ سُورَتِهِ  
فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجَبُوا مِنْ سُكُوتِهِ  
قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ زَيْدٍ عِنْدَكَ فَافْكُرْ هُتْ أَتَى  
يُحْيَى سَخْنَى فَأَمَرَتْ بِقِسْمَتِهِ -

ہے، جو بنی زہرہ کا حلیف تھا یہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی ازواجِ مطہرات کی خدمت میں آیا جایا کرتی تھی۔ اور شعب نے  
زہری سے روایت کیا ہند قرشیہ - ابن ابی عتیق زہری سے روایت  
کرتے ہیں وہ راویہ کا نام ہند فراسیہ کہتے ہیں۔ لیث نے بحوالہ یحییٰ  
بن سعید از ابن شہاب روایت کیا کہ قریش کی ایک عورت نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ ۵

### باب - اگر امام نماز پڑھا کر کسی کام کا خیال کرے اور

متقدمین کے کندھوں اور گردنوں سے پھاندنا ہوا فوراً چلا جائے

(از محمد بن عبید از عیسیٰ بن یونس از عمر بن سعید از ابن ابی ملیک)  
عقبہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مدینہ میں  
نماز عصر پڑھی۔ آپ سلام پھیرنے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں کی  
گردنیں پھاندتے ہوئے اپنی زوجہ مطہرہ کے پاس حجرے میں گئے۔  
آپ کی اس جلدی کو دیکھ کر صحابہ کرام گھبر گئے، پھر آپ گھر سے باہر  
مسجد میں تشریف لائے۔ آپ کو یہ معلوم ہوا کہ لوگ آپ کے جلدی جانے  
پر بہت متعجب ہیں۔ آپ نے فرمایا ہمارے پاس ایک سونے کا ٹکڑا  
تھا، مجھے اس کے متعلق دل میں خیال رہنا برا معلوم ہوا۔ اب میں  
نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا ہے ۵

۵ عورت کا نام ایک ہی ہے مثلاً لیکن اس کی نسبت میں اختلاف ہے آیا وہ قرشیہ ہے فراسیہ ہے یا قریشی عورت۔ بہر حال امام بخاریؒ  
نے نسبت کے پرور سے اختلاف کو سامنے رکھ دیا ہے۔ عبد الرزاق ۵ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فرض کے بعد امام کو خواہ خواہ (باقی اگلے صفحہ پر)

**باب ۵۴۹** اَلْاِنْفَالِ وَالْاِنْصِرَافِ  
عَنِ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ - وَكَانَ  
اَسْبَحُ بْنُ مَالِكٍ يَنْفَعِدُ عَنْ  
يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَيَعِيبُ  
عَلَى مَنْ يَتَوَخَّى اَوْ مِنْ تَحْتَهُ  
اَلْاِنْفَالِ عَنْ يَمِينِهِ -

**باب** - نماز پڑھ کر دائیں بائیں دونوں طرف منہ  
پھیر کر بیٹھنا درست ہے۔ حضرت انس بن مالک  
دائیں بائیں دونوں طرف منہ پھیرتے (کبھی دائیں  
طرف کبھی بائیں طرف) اس شخص پر اعتراض کرتے  
تھے جو خواہ مخواہ قصد کر کے دائیں طرف منہ پھیر  
بیٹھے (یعنی اس میں کوئی تقدس اور تبرک نہیں کہ  
ایک سمت متعین کر لے)۔

**۸۰۹۔** حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو  
عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَجْعَلُ  
أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَواتِهِ يَكُونُ أَتَى  
حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصُوفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ  
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا  
يَنْصُوفُ عَنْ يَسَارِهِ -

(از ابوالولید از شعبہ از سلیمان از عمارہ بن عمیر اسود بن یزید  
کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنی  
نماز میں شیطان کا حصہ نہ بنادے کہ خواہ مخواہ نماز پڑھ کر دائیں طرف  
ہی ٹوٹے یا منہ پھیر کر بیٹھے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو دیکھا ہے آپ بائیں طرف بھی اکثر منہ کر کے بیٹھ یا ٹوٹ جایا  
کرتے تھے۔ ۱۰

**باب** - لہسن، پیاز اور بدلودار چیزوں کے متعلق  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد جس نے لہسن یا  
پیاز بھوک کی وجہ سے کھا لیا یا اور کسی وجہ سے وہ  
ہماری مسجد کے قریب نہ آئے ۱۰

**باب ۵۵۰** مَا جَاءَ فِي الثُّومِ وَالْجَوَارِ  
وَالْبَصَلِ وَالْكَثَاثِ - وَقَوْلِي النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ  
الثُّومَ أَوِ الْبَصَلَ مِنَ الْجَوْعِ أَوْ  
غَيْرِهِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا -

(بقیہ) اپنی جگہ ٹھہرے رہنا کچھ لازم یا واجب نہیں اور نماز میں کوئی خیال آنے سے نماز نہیں ٹوٹتی یہ حدیث آپ کے سچے پیغمبر ہونے کی بڑی دلیل  
ہے کس لیے دنیا کے مال سے ایسی بے رغبتی اور صدقہ اور خیرات میں ایسی جلدی بجز اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے اور کوئی نہیں کر سکتا اس حدیث  
سے یہ بھی نکلا کہ نیک کام میں جلدی کرنا مستحب ہے اور تعبیل کی جو بُرائی آئی ہے وہ مباح کاموں سے متعلق ہے ۱۲ منہ ۱۰ معلوم ہوا کہ کسی  
مباح یا مستحب کام کو لازم یا واجب کر لینا شیطان کا اغوا ہے اس میں نہ کہ مستحب کام کو اگر کوئی لازم قرار دے تو وہ مکروہ ہوگا۔ اسے جب مباح  
کام لازم قرار دینے سے شیطان کا حصہ سمجھا جائے تو جو کام مکروہ یا بدعت ہے اس کو کوئی لازم قرار دے لے اور اس کے نہ کرنے پر خدا کے بندوں  
کو ستائے یا ان کا عیب کرے تو اس پر شیطان کا کیسا تسلط ہے سمجھ لینا چاہیے ہمارے زمانہ میں یہ بلا بہت پھیلی ہے بے اصل کاموں کو عوام کی ہلکاخوش  
نے لازم قرار دے لیا ہے ۱۲ منہ ۱۰ مثلاً دوا یا سانس کے طور پر بھوک وغیرہ کا لفظ حدیث میں صاف مذکور نہیں ہے مگر امام بخاری نے اس کو دوسری حدیثوں  
سے نکالا ہے مطلب یہ ہے کہ غذا کے طور پر کھائے یا دوا کے طور پر ہر طرح کھا کر مسجد میں آنا منع ہے اور مونی کو بھی ان پر قیاس کیا ہے ۱۲ منہ -

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيدَ الثَّوْمَ فَلَا يَغْشَاكَ فِي مَسْجِدِنَا قُلْتُ مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مَا أَكْرَأُ يَعْنِي إِلَّا رَيْحَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ إِلَّا نَشَنَهُ۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرٍ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثَّوْمَ فَلَا يَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا۔

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ دَعَمَ عَطَاءُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ دَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثَوْمًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(از عبد اللہ بن محمد از ابو عاصم از ابن جریر عطاء بن ابی رباح) کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یہ درخت یعنی لہسن میں سے کچھ لیا، وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ عطاء کہتے ہیں میں نے حضرت جابر سے معلوم کیا کبھی لہسن مراد ہے یا کئی ہوئی آپ نے فرمایا میرا خیال ہے کبھی اور محمد بن یزید نے ابن جریر سے یوں روایت کیا اس کی بدلو مراد ہے۔

(از مسدد از یحییٰ از عبد اللہ از نافع) ابن عمر کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں فرمایا جو شخص اس درخت یعنی لہسن میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

(از سعید بن عفیف از ابن وہب از یونس از ابن شہاب عطاء بن ابی رباح) کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے یا ہماری مسجد سے الگ رہے۔ اپنے گھر بیٹھا رہے (وہیں نماز پڑھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہندیا لائی گئی اس میں مختلف سبزیاں تھیں، آپ نے بدبو محسوس کی۔ دریافت فرمایا تو بتایا

۱۔ جابر کا مطلب یہ ہے کہ جب لہسن کھا کر منہ سے بدبو آ رہی ہو تو مسجد میں نہ آئے کیونکہ اس کی بو سے فرشتوں اور نمازیوں کو ایذا ہوتی ہے اگر لہسن کو کوئی بچا کر اس کی بدبو مار کر کھا کر آئے تو وہ مکروہ نہ ہوگا ابن تین نے امام مالک سے نقل کیا اگر مویں سے بو پھوٹے تو وہ بھی لہسن کی طرح ہے مترجم جب مولانا فضل الرحمن صاحب مراد آبادی نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مسجد میں ٹھہرا تھا اتفاق سے میرے ساتھ جو صاحب تھے وہ بازار سے مولیاں خرید کر کے مسجد میں لائے مولانا مویوں کو دیکھ کر بہت سخا ہوئے میں نے اپنے دل میں کہا کہ حدیث میں مویں کا ذکر نہیں ہے پھر فتح الباری میں امام مالک کا یہ قول مجھ کو ملا اور طبرانی کے معجم صغیر میں ایک حدیث ملی جس میں مویں کا بھی ذکر ہے لیکن اس کی سندیں یحییٰ بن واہد ضعیف ہے معلوم ہوا کہ مولانا مرحوم کی خفگی بجا تھی ۱۲ منہ ۱۔ جب آپ کتے سے مدینہ تشریف لائے تھے اور ابو ایوب انصاری کے گھر میں آئے تھے اس وقت کا یہ واقعہ ہے۔

وَسَلَّمَ اُنِي بَعْدَ رَفِيهِ خَضِرَاتٍ مِّنْ بُعُولٍ  
فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِّنَ  
الْبُعُولِ فَقَالَ تَرَىٰ نَوَاحِيَ بَعْضِ امَّحَارِبِهِ كَانَ  
مَعَهُ فَلَئِمَّا رَأَىٰ كِرْكَةً أَكَلَهَا فَقَالَ كُلِّي اَنَابُجِي  
مَنْ لَدُنَّ اَجْحَىٰ وَقَالَ اَحْمَدُ ابْنُ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ  
وَهْبٍ اَنِي بَدَدِرٌ قَالَ اِنَّ وَهْبَ يَعْنِي كَلْبًا  
فِيهِ خَضِرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَابُو صَفْوَانَ  
عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقَدْرِ فَلَا اَدْرِي هُوَ مِنْ  
قَوْلِ الزُّهْرِيِّ اَوْ فِي الْحَدِيثِ -

گیا یہ سبزیاں ترکاریاں ہیں آپ نے فرمایا فلاں صحابی کو دے دو۔ وہ  
صحابی بھی ساتھ تھے۔ جب اس صحابی نے دیکھا تو اس نے بھی  
نا پسند کیا (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے نہیں  
کھایا تھا) آپ نے فرمایا تو کھالے کیونکہ میری توان سے سرگوشی ہوتی  
ہے جن سے تیری نہیں ہوتی (فرشتے خصوصاً جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام)  
احمر بن صالح نے ابن وہب سے نقل کیا کہ آپ کے سامنے بدلا لایا گیا۔  
ابن وہب کہتے ہیں یعنی طباق (تخال) لایا گیا اس میں ہری ترکاریاں  
تھیں، لیث اور ابو صفوان عبداللہ بن سعید نے یونس کی طرف سے  
ہندیا کا قصہ نقل نہیں کیا۔ اس لیے (امام بخاری یا ابن سعید یا

ابن وہب) کہتے ہیں میں نہیں جانتا یہ زہری کے الفاظ ہیں یا حدیث میں شامل ہے۔

۸۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْصَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ اُسَ بْنَ مَالِكٍ  
مَا سَمِعْتَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
التَّوْبَةِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبُنَا وَلَا  
يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا -

(از ابو معمر از عبدالوارث) عبدالعزیز بن صہیب کہتے ہیں ایک  
شخص نے انس بن مالک سے دریافت کیا ختم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے ہسن کے متعلق کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو اس درخت یعنی ہسن میں سے کھائے وہ ہمارے  
نزدیک نہ آئے اور ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

**باب - لڑکوں کے وضو کا بیان**۔ اور یہ کہ ان پر غسل  
اور پاک رہنا کب واجب ہوتا ہے اور جماعت اور  
عبیدین اور جناروں میں ان کے آنے کا اور صفوں میں  
شریک ہونے کا بیان -

(از محمد بن ثنی از غندر از شعبہ از سلیمان شیبانی) ثنی کہتے  
ہیں مجھے اس شخص (صحابی) نے خبر دی، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

**بَابُ الْوُضُوءِ الصَّبِيَّانِ وَ**  
مَتَى يَجِبُ عَلَيْهِمُ الْغُسْلُ وَ  
الطُّهُورُ وَحُضُورُهُمَا الْجَمَاعَةِ  
وَالْعَبِيدِ بَيْنَ الْجَنَابِزِ وَصُفُوفِهِمْ  
۸۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَلِيمَانَ

سہ کہتے ہیں وہ ابوالیوب انصاریؒ تھے جیسے صحیح مسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے اس میں یہ ہے کہ اس کھانے میں ہسن تھی ابوالیوب نے  
پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ حرام ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر مجھے اس سے نفرت ہے ۱۲ اسلہ یعنی فرشتوں سے ۱۲ اسلہ امام بخاری نے صاف نہیں  
کہا کہ لڑکوں پر وضو واجب ہے یا نہیں کیونکہ صورت ثانی میں لڑکوں کی نماز ہے وضو درست ہوتی اور صورت اولیٰ میں لڑکوں کو وضو اور نماز کی ترک پر عذاب  
لازم آتا، صرف اس قدر بیان کر دیا، جتنا حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑکے آنحضرت کے زمانے میں نماز وغیرہ میں شریک ہوتے اور یہ اُن کی کمال اضیاء تھے

الشَّيْءُ فِي قَالِ بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ مُبَوَّذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفَّوْا عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ -

۸۱۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَرْثَدَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ -

۸۱۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَرْثَدَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي بَعْضِ الْبُكَيِّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَرِّ مُعَلَّقٍ وَمُؤَوَّءٍ خَفِيفًا يُخَوِّفُهُ عَمَدٌ وَيُقِلُّهُ جَدًّا ثُمَّ قَامَ يُصْبِي فَقَسَتْ فَتَوَضَّأَتْ ثُمَّ أَمَّا نَوْمًا ثُمَّ جِئْتُ فَقَسَتْ عَنْ يَسَارِهِمْ فَوَلَّيْتُ جَعَلَنِي عَنْ يَسَارِهِ ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ اصْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ فَاتَاهُ الْمُنَادِي يُؤَدُّنَهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِمَ يَعْبُدُ وَارْتِ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامَ عَلَيْهِ وَلَا يَنَامُ فَلَمَّا قَالَ عَمْرٍو سَمِعْتُ عُبَيْدَ

کے ساتھ ایک تنہا قبر پر گیا تھا۔ آپ نے امامت کی، صحابہ کرام نے سف باندھی۔ سلیمان راوی کہتے ہیں، میں نے شعبی سے دریافت کیا تم سے یہ کس نے بیان کیا تو فرمایا ابن عباسؓ نے۔

دار علی بن عبد اللہ از سفیان از صفوان بن سلیم از عطاء بن یسار از ابوسعید خدری، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جوان آدمی پر جمعہ کے دن غسل واجب ہے یہ

دار علی از سفیان از عمرو از کرب، ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس ایک شب رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شروع رات میں سو گئے۔ جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو آپ اُٹھے ایک پرانی مشک سے جو ٹک رہی تھی آپ نے ہلکا وضو کیا عمرو بن دینار بہت ہی خفیف و قلیل وضو قرار دیتے تھے، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے میں بھی اُٹھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو جیسا وضو کیا۔ اور آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے گھما کر دائیں طرف کر لیا۔ پھر جس قدر خدا نے چاہا آپ نے نماز پڑھی۔ پھر آپ لیٹ رہے اور سو گئے۔ یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ بعد ازاں مؤذن نماز کی اطلاع دینے آپ کے پاس آیا۔ آپ اس کے ساتھ تشریف لے گئے، نماز پڑھائی وضو نہیں کیا۔ سفیان راوی کہتے ہیں ہم نے عمرو بن دینار سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا۔ عمرو کہتے ہیں میں نے عبید بن عمیر سے سنا وہ کہتے تھے پیغمبروں

۱۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ لڑکے پر غسل واجب نہیں ہے جب تک جوان نہ ہو ۲۔ اس سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ ابن عباسؓ نے وضو کیا اور نماز میں شریک ہوئے حالانکہ اس وقت لڑکے نابالغ تھے۔ ۳۔ اس سے

کا خواب دہی ہوتا ہے۔ پھر عید نے یہ آیت پڑھی: اِنِّیْ اٰزٰی فِی السَّامِ اِنِّیْ اَذْجُکَ ۝

دار اسمعیل از مالک از اسحاق بن عبد اللہ ابن ابی طلحہ انس بن مالک فرماتے ہیں حضرت ملیکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طعام پر موعظ کیا جسے حضرت ملیکہ نے آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ نے کھایا۔ پھر فرمایا اُو نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ میں تمہیں نماز پڑھاؤں، میں کھڑا ہوا، ایک چٹائی جو استعمال ہو کر کالی ہو گئی تھی اسے دھویا۔ اس چٹائی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، میں، میرے ساتھ ایک یتیم لڑکا اور بڑھیا ملیکہ ہمارے پیچھے تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھائی۔

دار عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابن شہاب از عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا۔ میں ان دنوں جوان ہونے کے قریب تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے۔ سامنے دیوار نہ تھی، تھوڑی سی صف کے سامنے سے گزر گیا پھر میں نے گدھی سے اتر کر اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور صف میں شریک ہو گیا۔ میرے اس فعل پر کسی نے اعتراض نہ کیا۔ ۝

از ابو الیمان از شعیب از زہری از عروہ بن زبیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ

بْنِ عُمَيْرٍ يَقُولُ اِنِّیْ رَؤِیَ الْاَنْبِیَاءَ وَحِیْ ثُمَّ قَرَأَ اِنِّیْ اٰزٰی فِی السَّامِ اِنِّیْ اَذْجُکَ ۝

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّكَ مُلْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطْعَامٍ مِّنْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ قَوْمُوا فَلَا مَرْحَلَةَ بَكْرٍ فَقَبِلَتْ إِلَى حَصِيرٍ لِّكَافٍ أَسْوَدَ مِنْ طُولِ مَالِكٍ فَهَضَمَتْهُ بِسَاءِ قَنَاقَمٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْيَتِيمُ مَعِيَ وَالْحَبْرُ مِنْ ذُرِّيَّتِنَا فَصَلَّى بِنَا رَكَعَتَيْنِ ۝

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ ذَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانِي وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَوْتُ الرِّجَالَ لَعَلَّامَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْلِيْ بِالنَّاسِ بِمِثْلِي إِلَى غَيْرِ حَدٍّ أَوْ مَسْرُورَتٍ بَيْنَ يَدَيَّ بَعْضُ الصَّفِّ فَأَنزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعَمُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ ۝

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ

۱۔ یہ آیت سورہ والصفات میں ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بیٹے حضرت اسمعیلؑ سے کہا تھا بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں جیسے تجھ کو ذبح کر رہا ہوں۔ یہ حدیث اُوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۔ اس حدیث سے بھی باب کا مطلب ثابت ہوا ابن عباس اس وقت نابالغ لڑکے تھے اس کا صف میں شریک ہونا اور وضو کرنا نماز پڑھنا کیونکہ نفیر وضو کے تو نماز ہوتی ہی نہیں ۱۲ منہ۔

والہ وسلم نے عشا کی نماز پڑھانے میں دیر کی۔

عَائِشَةُ وَاللَّهِ اَعْلَمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ

حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاَهُ عُمَرُو قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ قَالَتْ فَخَوَّجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكَ لَبِئْسَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ عَابِدٌ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَوْمِيذٍ يُصَلِّي عِوَا أَهْلِ الدِّيَارَةِ ۸۲۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُودَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَا كَانَتْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُ ثُمَّ يَعْنِي مِنْ صَغِيرَةٍ أَتَى الْعَلَمَ الْوَحْيَ عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَّظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَّصِدْنَ قَنْ فَبَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَهْوِي بِبَيْدِهَا إِلَى حَلْقِهَا تُنْفِ فِي نَوْبٍ بِلَالٍ ثُمَّ أَتَى هُوَ بِلَالٌ الْبَيْتَ -

**باب ۵۵** خُودَجِ النِّسَاءِ إِلَى

الْمَسَاجِدِ بِالْكَيْلِ وَالْعَلَسِ -

## دوسری سند

عباش نے بحوالہ عبد بن

از عمر از زہری از عروہ روایت کی کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز پڑھانے میں دیر کی، حتیٰ کہ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی "عورتیں اور بچے سو گئے"۔ حضرت عائشہؓ نے کہا چھاپ باہر تشریف لائے اور فرمایا ساری زمین میں اس وقت سوا تمہارے اس نماز کا پڑھنے والا کوئی موجود نہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ مدینہ کے سوا اور کہیں کے لوگ نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

رازمرد بن علی از یحیی از سفیان از عبد الرحمن بن عباس حضرت ابن عباس کو کسی شخص نے کہا جس کا نام معلوم نہیں کیا تم نے (عورتوں کا) عید کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کے لیے نکلنا دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! میں نے دیکھا اگر آپ کا رشتہ دار نہ ہوتا تو کبھی نہ دیکھ سکتا۔ یعنی میری کم سنی اور رشتہ داری کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے ساتھ رکھتے تھے، آپ پہلے اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر پر تھا وہاں آپ نے خطبہ سنایا پھر مستورات کے پاس تشریف لائے انہیں وعظ و نصیحت فرمائی نیز انہیں صنفہ خیرات کرنے کا حکم فرمایا۔ بعض مستورات اپنے ہاتھ کو جھکا کر چھلے یا انگوٹھیاں حضرت بلالؓ کے کپڑے میں ڈالتیں پھر آپ بلالؓ سمیت اپنے گھر تشریف لائے۔

**باب ۵۶** رات کے وقت یا تاریکی میں عورتوں کا

مسجد میں جانا۔

۱۔ کیونکہ اُس وقت مدینہ کے سوا اور کہیں اسلام نہ تھا امام بخاری نے اس حدیث سے باب کا مطلب یوں بیان کیا کہ لڑکے اور عورتیں نماز کے لیے مسجد میں آئے ہوں گے جب تو حضرت عمرؓ نے یہ عرض کیا کہ عورتیں اور بچے سو گئے اور یہ احتمال کہ عورتیں اور بچے اپنے گھروں میں سو گئے ہوں بعید ہے ۱۲ منہ ۱۔ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ ابن عباسؓ بچے کم سن تھے اور عید کے لیے جاتے ۱۲ منہ -

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَعْتَمَرْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَمَةِ حَتَّى مَادَا  
عُبُورًا لِلنِّسَاءِ وَالْوَبْيَانِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ غَيْرُكُمْ مِنْ  
أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَقْصِلُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ وَ  
كَأَنَّا يُصَلُّونَ الْعَمَةَ فَيَمَّا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ  
إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ  
حُظَلَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا  
اسْتَأْذَنْتُمْ نِسَاءً لَكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ  
فَإَذْنُوا لَهُنَّ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ  
بُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ  
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي هُنْتُ بِنْتُ  
الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

اذا ابوالیمان از شعب بن الزہری از عروہ بن زبیر حضرت  
ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز پڑھانے میں تاخیر فرمائی یہاں تک  
کہ حضرت عمرؓ نے آپ کو آواز دی کہ عورتیں اور بچے سو گئے ہیں، آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، آپ نے فرمایا رات کے زمین پر اس وقت  
نمناہے سوا اور کوئی اس نماز کا منتظر نہیں۔ ان دنوں مدینہ کے سوا کہیں  
نماز نہیں ہوتی تھی، لوگ عشا کی نماز شفق غروب ہونے کے بعد سے  
رات کی پہلی تہائی تک عشا کی نماز پڑھتے تھے۔ ۱۷

دار عبید اللہ بن موسیٰ از حظلہ از سالم بن عبد اللہ حضرت  
ابن عمرؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورتیں تم سے  
رات کو مسجد میں نماز کے لیے جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت  
دے دیا کرو۔ عبید اللہ کے ساتھ اس حدیث کو شعبہ نے بھی بحوالہ اعمش از  
مجاہد از ابن عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔

دار عبید اللہ بن محمد از عثمان ابن عمرؓ از یونس از زہری از عبد بن  
حارث حضرت ام سلمہؓ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے زمانہ میں عورتیں و جماعت میں شریک ہوتیں جب فرض نماز پڑھتیں  
سلام پھیرتیں، تو اسی وقت کھڑے ہو کر چل دیتیں اور آنحضرت صلی اللہ

۱۷ ترجمہ باب اس فقرے سے نکلتا ہے کہ عورتیں اور بچے سو گئے کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ درزیں بھی رات کو عشا کی نماز کے لیے مسجد میں آیا کرتے تھے اس  
کے بعد جو حدیث امام بخاریؒ نے بیان کی اس سے بھی یہی نکلتا ہے کہ رات کو عورت مسجد میں جا سکتی ہے اور جماعت میں شریک ہو سکتی ہے دوسری حدیث میں  
جو ہے کہ اللہ کی بندویوں کو اللہ کی مسجدوں میں جانے سے نہ روکیہ حدیثیں اس کو فاس کرتی ہیں یعنی رات کو روکنا منع ہے، اب عورتوں کا جماعت میں آنا  
منع ہے یا مباح اس میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا جو ان کو مباح ہے اور بوڑھوں کو مستحب حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عورتیں ضرورت کے لیے باہر نکل  
سکتی ہیں امام ابو حنیفہؒ نے کہا میں عورتوں کا جمعہ میں جانا مکروہ جانتا ہوں اور بڑھیا عشا اور فجر کی جماعت میں آ سکتی ہے اور نمازوں میں نہ آئے اور ابو  
یوسفؒ نے کہا بڑھیا ہر ایک نماز کے لیے آ سکتی ہے اور جو ان کا آنا مکروہ ہے ۱۲ منہ۔



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُمَا أَنَّ النَّسَاءَ فِي عَهْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا  
سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ وَتَبَتَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ  
الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ -

۸۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ وَحْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوْسُفَ  
أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْفِي  
الْقُبُورَ فَيَنْصَرِفُ النَّسَاءُ مُنْقَلِعَاتٍ بِمُؤَدَّطِهِنَّ  
مَا يَعْرِفْنَ مِنَ الْفَلَسِ -

۸۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْكِينٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَقُومُ  
إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَطُولَ فِيهَا فَاسْمَعُوا  
بِحُكْمِ النَّبِيِّ فَإِنَّجُودُ فِي صَلَاتِي كَوَاهِيَةِ أَنْ  
أَشُقَّ عَلَى أُمَّةٍ -

۸۲۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ

علیہ وسلم دیگر صحابہ کرام انتظار فرماتے جتنا خدا کو منظور ہوتا۔ پھر جب  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو صحابہ کرام بھی کھڑے ہوتے  
مسجد سے باہر گھروں کو تشریف لے جانے کے لیے،

از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک، دوسری سند از عبد اللہ بن  
یوسف از مالک از یحییٰ بن سعید از عمرہ بنت عبد الرحمن، عائشہ  
ام المؤمنین فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ  
لیتے، پھر عورتیں چادر میں لپیٹے اپنے گھروں کو ٹوٹ جاتیں اندھیرے  
کی وجہ سے پہچانی نہ جاسکتی تھیں۔

از محمد بن مسکین از بشر بن بکر از ازاعی از یحییٰ بن ابی کثیر از  
عبد اللہ بن ابی قتادہ انصاری، ابوقتادہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ایسے نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں میرا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ  
قرارت طویل کروں گا۔ پھر میں کسی بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز مختصر کر  
دیتا ہوں اس خیال سے کہیں اس کی ماں کو پریشانی اور تکلیف  
نہ ہو۔

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از یحییٰ بن سعید از عمرہ حضرت  
عائشہ فرماتی ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کی موجودہ

۱۰ اس حدیث کا مضمون اُدھر گئی بارگزر چکا ہے یہاں باب کا مطلب اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں جماعت میں حاضر ہوتیں ۱۲ منہ ۱۰ معلوم ہوا  
کہ عورتیں اندھیرے میں نکل سکتی ہیں اور جماعت میں شریک ہو سکتی ہیں ۱۲ منہ ۱۰ اس حدیث سے بھی یہ نکلا کہ عورتیں مسجد میں شریک جماعت ہو سکتی ہیں ۱۲ منہ ۱۰

عَنْ مَا شَئْنَا قَالَتْ لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدَتْ النِّسَاءُ لَمَنَعْنَهُنَّ النَّسِيجَ كَمَا مَنَعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَءِيلَ فَقُلْتُ لَعَنُوكَ أَوْ مَنَعْنِ قَالَتْ نَعَمْ۔

### باب ۵۵ مَلَوَةُ النِّسَاءِ

خَلْفَ الرِّجَالِ۔

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي سَلَامَهُ وَيَبْكُ هُوَ فِي مَقَامِهِ يَسِيرًا فَبَلَ أَنْ يَقُومَ قَالَ تَرَى وَاللَّهِ أَهْلَكُمْ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ لَكُمْ تَنْصَرِفُ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مِنَ الرِّجَالِ۔

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتٍ أُمِّ سَلِيمٍ فَقُمْتُ وَبَيْتِي خَلْفَهُ وَأُمُّ سَلِيمٍ خَلْفَنَا۔

### باب ۵۵ سُرْعَةُ انْصِرَافِ

النِّسَاءِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقِلَّةِ

مَقَامِهِنَّ فِي الْمَسْجِدِ۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

حالات مسجد میں جانے کی معلوم فرمائیے، تو یقیناً انہیں مسجد میں جانے سے روک دیتے۔ جیسے کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کیا گیا تھا بچی کہتے ہیں میں نے عمرہ سے پوچھا کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کیا گیا تھا انہوں نے کہا ہاں۔

باب۔ مردوں کے پیچھے عورتوں کا نماز پڑھنا۔

(از یحییٰ بن قزاعہ از ابراہیم بن سعد از زہری از ہند بنت حارث) حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو عورتیں (گھروں کو جانے کے لیے) کھڑی ہو جاتیں آپ تھوڑی دیر مصلے پر توقف فرماتے۔ ابن شہاب کہتے ہیں ہمارا خیال ہے کہ آپ کا یہ فعل اس لیے ہوتا کہ مستورات کو راستے میں کوئی مرد نہ دیکھ سکے۔

(از ابونعیم از ابن عیینہ از اسحاق) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم کے گھر میں نماز پڑھی، میں اور ایک یتیم لڑکا آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور ام سلیم ہمارے پیچھے نماز میں کھڑی ہوئیں۔

باب۔ نماز صبح کے بعد عورتوں کا جلدی واپس ہونا۔

اور مسجد میں کم ٹھہرنا۔

(از یحییٰ بن موسیٰ از سعید بن منصور از فلیح بن سلیمان از عبد الرحمن بن قاسم از قاسم) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھا کرتے، پھر مسلمان عورتیں لوٹ کر گھروں میں

عَاشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ يَخْلُسُ فَيَنْصَرِفُ نِسَاءَ  
الْمُؤْمِنِينَ لَا يَعْرِفْنَ مِنَ الْخَلْسِ أَوْ لَا يَعْرِفْنَ  
بَعْضَهُنَّ بَعْضًا۔

**باب ۵۵** اسْتَفْذَانِ الْمَرْأَةِ

رُوحَهَا بِالْحُدُودِ إِلَى السَّجْدِ۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
ابْنُ دُرَيْجٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَفْذَنَتْ امْرَأَةٌ  
أَحَدَ كُرْمٍ فَلَا يَنْتَعِلَهَا۔

جائیں۔ اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچاننا جاسکتا تھا۔ یا وہ ایک  
دوسری کو نہ پہچان سکتیں۔

**باب ۵۵** عورت مسجد میں جانے کے لیے اپنے شوہر سے

اجازت لے۔

رازمسدد ازیزید بن زریع از معمر از زہری از سالم بن عبد اللہ

اُن کے والد کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں  
سے کسی کی عورت مسجد میں یا کسی اور کام کے لیے نکلنے کی اجازت  
مانگے تو وہ اسے نہ روکے۔

۵۵ اجازت دے کس لیے کہ جو رو کوئی ہماری لونڈی نہیں ہے بلکہ ہماری طرح وہ بھی آزاد ہے صرف معاہدہ نکاح کی وجہ سے وہ ہمارے  
ماتحت ہے۔ شریعت محمدی میں عورت اور مرد کے حقوق برابر تسلیم کیے گئے اب اگر اس زمانہ کے مسلمان اپنی شریعت کے برخلاف عورتوں کو قیدی  
اور لونڈی بنا کر رکھیں تو اس کا الزام اُن پر ہے نہ شریعت محمدی پر اور جن پادریوں نے شریعت محمدی کو بدنام کیا ہے کہ اس شریعت میں عورتوں کو  
مطلق آزادی نہیں یہ اُن کی نادانی ہے ۱۲ منہ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الجمعہ

### جمعہ کا بیان

حضرت مصنفؒ آیت اذانودی الخ سے فرضیت جمعہ اس طرح پر ثابت کرتے ہیں کہ اذان فرض ہے اور اذان فرض کے لیے ہوا کرتی ہے۔ نوافل کے لیے نہیں ہوا کرتی۔ دوسرے فاسعوا الی ذکر اللہ فرمایا گیا جو امر کا صیغہ ہے، مگر ذکر خیر ذکر پر اشکال ہوتا ہے، کہ نفس خربت عدم سعی پائی جاتی ہے تو اس سے وجوب سعی ثابت نہ ہوا۔ تو کہا جائے گا کہ خیر اس جگہ اپنے تفضیلی معنی میں نہیں ہے تو بتائید روایات اس کی فرضیت ثابت ہو جائے گی کیونکہ ابوداؤد کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک جمعہ پر عقاب و عذاب ہوتا ہے۔ اور ذکر اللہ سے بالفاق المفسرین خطبہ مراد ہے الذی فرض علیہم ای قَدِّر اور تقدیرات مستحبات و سنن وغیرہ کے لیے بھی ہوا کرتی ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ فَرَضَ عَلَیْہُمْ مَقْضُوًّا اس لیے انہوں نے اسے اختیار نہ کیا تو اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ انہوں نے فرض شدہ چیز کو کیسے چھوڑا۔

باب: فضل الغسل یوم الجمعہ: امام احمدؒ اور امام مالکؒ غسل یوم جمعہ کو فرض کہتے ہیں جیسے صیغہ امر اس پر دلالت کرتا ہے مگر جمہور اس کے استحباب کے قائل ہیں پہلی دور روایات سے فضل غسل ثابت ہوا۔ دوسرے ترجمے کو روایت ثالثہ سے ثابت کیا کہ واجب علی کل محتلمہ تو اس سے غیر محتلم (نابالغ) نیکل جائے گا اور یہاں صیغہ مذکر کے ہیں نسا اس حکم سے نیکل جائیں گی۔ بعض حضرات غسل یوم جمعہ کو منسوخ مانتے ہیں، کہ لوگ عوالی مدینہ سے آتے تھے اور ان کے اُون کے کپڑے ہوا کرتے تھے گرمی سخت ہوتی تھی اس وقت غسل ضروری تھا مگر بعد میں اسے منسوخ کر دیا گیا کہ یہ کلمہ منتهی بعلتہ (کسی وجہ کے ماتحت) ہے اور ایک روایت میں آتا ہے کہ جس نے غسل کیا فاحسن یہ روایت ان روایات وجوب کے لیے مبین ہوگی۔

باب: حدثنا ابو نعیم الخ مصنف یہ باب بلا ترجمہ لائے ہیں جس سے شاید مقصود یہ ہے، کہ پہلی روایات سے وجوب غسل معلوم ہوتا تھا مصنفؒ بتانا چاہتے ہیں، کہ وجوب شرعی نہیں ہے ورنہ حضرت عثمانؓ

غسل کو ترک نہ کرتے اور ایسے ہی حضرت فاروقؓ بھی نہ چھوڑتے۔ اسی سے امام شافعیؒ اور جمہور غسل یوم جمعہ کے استحباب کے قائل ہیں اور ساعات کا اعتبار امام مالکؒ بعد الزوال شمار کرتے ہیں اور جمہور فرماتے ہیں، کہ طلوع الشمس سے خروج الامام الی المنبر تک اور یہ چھ ساعتیں ہوتی ہیں روایات باب میں پانچ ساعات ذکر کی گئی ہیں مگر دوسری روایات میں چھٹی ساعت کا بھی ذکر ہے۔

باب : ما یلبس احسن الخ روایت سے ترجمہ۔ الباب ثابت نہیں ہوتا مگر کہا جائے گا کہ سیرامہ مثلہ ہے جس میں دھاریاں پڑی ہوئی ہوں اور وہ خوبصورت ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے جو اس کے خریدنے کی خواہش ظاہر کی اور فرمایا کہ آپؐ اسے یوم جمعہ میں پہنا کریں، جس سے معلوم ہوتا ہے، کہ احسن الثیاب کا پہننا یوم جمعہ میں رائج تھا اور آپؐ نے بھی اس پر کوئی نکیر نہیں کیا۔ باقی چونکہ یہ ریشمی تھا اسی لیے آپؐ نے اسے نہیں لیا۔

باب الجمع اختلاف اس میں ہے کہ آیا نماز جمعہ مثل صلوات خمسہ ہے یا اس میں کوئی خصوصیت ہے؟ جمہور اس کی فرضیت خصوصیت کو مانتے ہیں غیر مقلد اور بعض اہل ظاہر اسے صلوات خمسہ کا حکم دیتے ہیں، کہ خواہ کوئی صحرا ہو یا بکینان، چھوٹا قریہ ہو یا بڑا سب میں جمعہ جائز ہے۔ مگر باب مذاہب اربعہ اس میں خصوصیت مانتے ہیں کہ جمعہ اس سوق میں جائز ہے جہاں کے لوگ منتقل ہونے والے نہیں ہیں، امام احمد فرماتے ہیں کہ خیام متصلہ میں جائز ہے مگر امام مالکؒ مطلقاً خیام میں جائز نہیں کہتے اور ایسی اُبنیہ جو ذات عمود نہ ہوں، اس میں امام مالک دہی سوق اور مسجد کی شرط لگاتے ہیں امام شافعیؒ و احمدؒ ان شرط کے اہل کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں، کہ چالیس احرار ہوں۔ امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ مہر اور فناء مہر میں جمعہ واجب ہے۔ (ذناء مصر یعنی وہ آبادی جو شہر کی ضروریات و مصالح کے لیے بنائی جائے) جہاز والوں پر اور جبال اور قفار میں جمعہ نہیں ہے۔ تو اباب مذاہب میں سے کسی نے بھی جمعہ کو علی الاطلاق واجب نہیں کہا بلکہ ان حضرات نے قیود لگائی ہیں۔

قریہ کا لفظ عام ہے مگر یہاں مصنفؒ مقابل مدینہ مراد لیتے ہیں۔ روایات باب سے ثابت ہوتا ہے کہ جواثی میں جمعہ قائم کیا گیا تھا لیکن اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا، کہ جواثی قریہ ہے یا مضر ہے یا حصن ہے؟ لیکن ابو داؤد نے اسے مفصلاً بیان کیا ہے۔

قریہ من قری البحرین اور قریہ من قری عبد القیس اس سے جمعہ فی القری پر زیادہ روشنی پڑتی ہے اور دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ چالیس آدمی تھے۔ تو ان روایات سے معلوم ہوا کہ قریہ میں جمعہ جائز ہے لیکن اس پر اشکال ہوتا ہے، کہ آیا لفظ قریہ کا اطلاق جواثی پر باعتبار اس معنی کے ہے یا نہیں؟ ہمیں تفحص سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں قریہ کا وکاین من قریۃ الہی اور ام القری کا اطلاق مکہ مکرمہ پر کیا گیا اور ایسے ہی انطاکیہ برادر طائف پر اطلاق کیا گیا۔ تو لفظ لفظ قریہ کہنے سے یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ قریہ مدینہ ہے اگر قریہ مدینہ

بھی ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا یہ جملہ آپ کے امر سے قائم کیا گیا یا انہوں نے خود اپنی رائے سے قائم کیا۔ محض اس سے کہ یہ فعل آپ کے عہد میں ہوا ہے استدلال تام نہیں ہو سکتا۔

ثالثاً یہ ہے کہ جو اثبات ایک حصہ ہے جس میں بہت سے تاجر رہتے تھے اور بہت بڑا مدینہ ہے کیونکہ اس میں کثرت سے مناع پائے جاتے تھے، چنانچہ ابو عبد اللہ مکرمی کہتے ہیں کہ جو اثبات حصہ بالبحرین ہے۔ چنانچہ امری القیس کا شعر اس کی زیادہ تائید کرتا ہے۔

وَرُحْنَا كَانِ جَوَافِي.....

یہ بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کہ یہ تجارت گاہ تھا۔

دابعاً یہ ہے، کہ یہی بعینہ احناف کی دلیل ہے کیونکہ مسجد نبوی کے بعد اولاً جمعہ بحرین میں قائم کیا گیا مگر عوالی مدینہ (قری مدینہ) میں جمعہ قائم نہیں کیا گیا۔ وند عبد القیس رحمہ میں آتا ہے مگر آپ نے ان میں جمعہ قائم نہیں کیا۔

دوسری روایات میں ہے کہ اہل عوالی مسجد نبوی میں نوبت بنوبت آیا کرتے تھے۔ تو معلوم ہوا کہ قریہ کے اندر جمعہ ناجائز ہے بعض عوالی نو نومیل کے فاصلہ پر تھے مگر وہاں پر آپ نے جمعہ قائم نہیں کیا۔ حضرت مصنف نے دوسرا استدلال ابن عمرؓ کی روایت سے کیا ہے، کہ ہر حاکم سے اس کی رعیت کے مفاد کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اس سے ہم بھی متفق ہیں، کہ ہر ایک کے لیے مایصلحہ کی حفاظت ضروری ہے۔ شوافع جمعہ کو بھی اسی میں سے کہتے ہیں ابن شہاب کا استدلال اسی روایت سے ہے۔

دادی قوی مدائن صالح کو کہتے ہیں اور یہ بہ نسبت مدینہ منورہ کے زیادہ قریب ہے۔ حضرت صالحؑ کی قوم جہاں آباد تھی وہ ایک سو تیس گاؤں تھے۔

ایک فلسطین میں کنار بحر پر واقع ہے۔

یاموہ ان یحرم اس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ جمعہ فی القریہ جائز ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ امام زہریؒ کا فتویٰ امام صاحبؒ پر حجت نہیں۔ دوسرے ان کا استدلال صریح نہیں کیونکہ اہل خیام میں اگرچہ مایصلحہ کی حفاظت ہے اور یہی چالیس سے کم کی آبادی میں ہے اگر دو گھر ہوتے تو بھی مایصلحہ کی حفاظت مطلوب ہے تو تمہارے قاعدہ کے مطابق یہاں بھی جمعہ جائز ہوا حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں تو امام زہریؒ کا فتویٰ امام صاحبؒ پر حجت نہیں ہو سکتا۔

بہر حال تابعی کا قول تابعی پر حجت نہیں ہو سکتا جب کہ ان کا اجتہاد نہ شوافع کے ہاں معتبر ہے اور نہ ہمارے ہاں معتبر ہے۔ پھر اس سے امام صاحبؒ پر کیسے حجت ہو سکتی ہے؟ اس کے باوجود امام صاحبؒ کے

مسک کے بھی یہ مخالف نہیں اس لیے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی حاکم و مسلمہ والی نے حکم کر دیا اور وہ وہاں جمعہ پڑھانا ہے تو ہم بھی کہتے ہیں کہ ان کا یہ امر اس لیے واجب العمل ہوتا ہے تاکہ نزاع پیدا نہ ہو۔

امام صاحب کالیثی پر استدلال یہ کہ ”مصنف“ ابن ابی شیبہ اور ”مصنف“ عبدالرزاق میں نہایت صحیح سند (جریر بن منصور عن علیؓ) سے منقول ہے۔ امام نووی دارقطنی کے واسطے سے صحیح نقل کرتے ہیں، اگرچہ حجاج کے واسطے پر ضعف کا اتفاق نقل کیا ہے۔ لاجمعة ولا تشريق الا في مصر وجامع اور مروفاً بھی اس سے روایت ہے اور آیت کے اندر بھی اس کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔

وذو البیع اس سے معلوم ہوا کہ یہ حکم ایسی آبادی کے لیے ہے جہاں سوق پایا جاتا ہو۔ اس لیے امام مالکؒ نے قید لگا دی ہے کہ کل قویۃ فیہا سوق او جامع اور امام صاحبؒ بھی اس کی قید لگاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ ہے کہ جمعہ مکہ منظم میں فرض ہو چکا تھا۔ مگر موقعہ ادا کرنے کا نہیں ملتا تھا۔ آپ مسجد قبا میں چودہ دن ٹھہرے مگر جمعہ کی نماز نہیں پڑھی، بلکہ جس روز وہاں سے صبح کے وقت روانہ ہوئے ہیں تو بنو مالک کے محلے میں پڑھا ہے۔ قبا قری مدینہ میں سے ایک قریہ ہے اگر قریہ میں جمعہ جائز ہوتا تو آپ قبا میں کیوں نہ پڑھتے؟ اور دارقطنی میں ابن عباسؓ کی روایت ہے اور ابن اسحاق وغیرہ نے اسی کو سیر میں ذکر کیا ہے کہ جمعہ مکہ میں فرض ہو چکا تھا۔

باب: ۱۲۲۰ ھل علی من لا یشہد الجمعة غسل من النساء والصبيان۔ روایت کو ترجمۃ الباب سے مطابقت میں حیث المفہوم ہے کہ غسل ان پر واجب ہے جن پر جمعہ واجب ہے لا یتنعوا املاء اللہ الخ اور یہ مغرب وعشا و فجر میں جایا کرتی تھیں اور پہلی روایت میں باللیل کی قید ہے تو معلوم ہوا کہ عورتوں کا مساجد میں آنا ناجائز ہے تو جب وہ جمعہ کے لیے مساجد میں نہیں آسکتیں، تو ان پر غسل بھی واجب نہ ہوگا۔ حدثنایوسف بن موسی الخ کانت اموعۃ لعمر الخ یہ ان کی چھوٹی بیٹی تھیں حضرت عمرؓ ان کا مسجد میں جانا پسند نہیں کرتے تھے مگر اس نے نکاح کے وقت شرط لگا دی تھی کہ تم مجھے مسجد سے نہ روکو گے اس لیے حضرت عمرؓ روک نہیں سکتے تھے اور لا یتنعوا املاء اللہ عن المساجد پر عمل کرتی تھیں لیکن حضرت عمرؓ نے حیلہ کر کے انہیں رگ جانے پر مجبور کیا۔

باب: ۱۲۲۱ من این قوتی الجمعة وعلی من نجیب، یہ تو متفق علیہ مسئلہ ہے کہ شہر میں بسنے والے لوگوں پر جمعہ واجب ہے نہ اندر کے بسنے والے۔ مگر دیہاتیوں کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے ایک فرسخ کہا بعض نے کہا ایک میل بعض نے تین فرسخ۔ ہمارے فقہاء کے ہاں بھی اختلاف ہے مگر

جمہور یہی فرماتے ہیں کہ جمعہ ان لوگوں پر واجب ہے جنہیں اذان جمعہ سُننا ممکن ہے۔ وہ آبادی جو شہر سے باہر ہو اور ان کے درمیان بسائین، مزارات حائل ہوں تو ان پر جمعہ واجب نہیں، کیونکہ امر بالستی اور سماع نداء پر مترتب ہوتا ہے اس لیے اسے ملتے قرار دیا گیا ہے۔

ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے تو دو فرسخ چھ میل کے ہوئے مجتمع کے معنی بعض حضرات نے یصلی الجمعة کے لیے ہیں مگر پھر لا یجمع سے اس پر اشکال ہوگا کہ احیاناً ان کا زاویہ میں نہ پڑھنا خلاف سنت ہوا۔ دوسرے ترجمۃ الباب کے بھی مخالف ہوگا درز منصف اے الجمعة فی الفری میں ذکر کرتے اس لیے یجمع بمعنی باقی الجمعة کے ہوگا

باب : ۱۳۱ وقت الجمعة اذا زالت الشمس الخ۔

جمہور کا مذہب یہی ہے کہ زوال کے بعد وقت جمعہ شروع ہو جاتا ہے مگر بعض اہل ظاہر کا قول اور ایک روایت امام احمد کی یہ ہے، کہ زوال سے پہلے ہے اور مشہور روایت یہ ہے کہ وقت تو زوال کے بعد ہے لیکن اگر زوال سے پہلے پڑھ لے تو جائز ہو جائے گا۔ اسی لیے دہلی میں غیر مقلد دس بجے جمعہ پڑھ کر فارغ ہو جاتے ہیں (حضرت مدنیؒ نے جس وقت ”دس بجے“ فرمایا تھا اُس وقت آج کے مطابق بارہ بجے ہوتا تھا۔)

تیسری روایت میں ہے کُنْ تُبْکِرُ بِالْجُمُعَةِ یعنی تعیل کرتے تھے یہ مطلب نہیں کہ باکورہ یعنی صبح صبح پڑھتے تھے و تنقیل بعد الجمعة یعنی قبیلہ کو مؤخر کر دیتے تھے۔

باب : ۱۳۲ الشی ای الجمعة - سعی کے معنی عمل کے ہیں دوڑنے کے معنی مراد نہیں۔

قال ابن عباس یحرم البیع وہ یحرم جوامع للجمعة وہ حرام ہے۔ البتہ احناف اس بیع کو جائز کہتے ہیں جو نماز جمعہ میں مانع نہیں مثلاً کشتی جامع مسجد کی طرف جارہی ہے اس میں بیٹھے بیٹھے بیع کرنا جائز ہے۔

۱۳۳ لا یفوق بین اثنتین یوم الجمعة تفریق بین اثنتین کے معنی یہ ہیں کہ دو آدمیوں کے درمیان اگر بیٹھ جانا دوسرے معنی ہیں دو آدمیوں میں فساد ڈال دینا۔

باب : ۱۳۴ الاذان یوم الجمعة ہمیشہ زیادتی تو انتہا میں ہوا کرتی ہے اور اذان ثالث جمعہ کی خطبہ کی اذان سے پہلے زیادتی کی۔ اسے غیر مقلدین بدعت عثمانی کہتے ہیں۔

باب : ۱۳۵ المؤذن الواحد یوم الجمعة - مؤذن غیر واحد : اس پر اشکال ہوتا ہے کہ آپ کے مؤذن تو حضرت بلال و ابن ام مکتوم وغیرہ حضرات تھے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جمعہ کی اذان مستقل طور پر ایک آدمی دینے والا ہوتا تھا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ کئی مؤذنین کا اذان دینا بنو امیہ نے جاری کیا تھا۔ مگر ”بخاری“ میں آتا ہے کہ خلیفہ راشد نے مقرر فرمایا تھا جب کہ اس کی ضرورت محسوس کی تھی۔

باب : ۱۳۶ اذا رمی الامام وجلا جاء وهو یخطب امر ان یصلی رکعتین۔

امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا مسلک ہے، کہ اگر امام خطبہ بھی پڑھ رہا ہو تو تحمیت المسجد ادا کرے۔ یہ حضرات وجوب کے قائل نہیں اور اہل ظاہر وجوب کے قائل ہیں۔

شوافع روایت باب کو استدلال میں پیش کرتے ہیں۔ امام صاحبؒ اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ روایت میں



ہے اذا خرج الامام فلا صلوة ولا كلام اور قمر فارکم کا جواب یہ دیتے ہیں کہ آپ کی دوسری حدیث میں ہے کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ اگر خطبے کے وقت کسی نے کسی کو انصت کہا (اذ اقلت لصاحبك يوم الجمعة انصت والامام يخطب فقد لغوت) تو اس نے لغو کیا حالانکہ وہ امر بالمعروف ہے۔ جب امر بالمعروف سے ممانعت کی گئی تو تحیۃ المسجد کہاں جائز ہوگی تو فصل رکعتین کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ ان رکعتین سے کیا مراد ہے؟ ممکن ہے کہ صلوة فجر اس سے فوت ہو گئی ہو۔ تو آپؐ نے اسے امر کیا کہ پہلے اسے تضا کر لو پھر اگر شریک ہو۔ حافظ ابن حجر نے "فتح الباری" میں اس پر بہت زیادہ بسط سے بحث کی ہے مگر ابن ماجہ ص ۱۸۱ میں ہے کہ صلیک غطنائی خطبہ کی حالت میں آئے تو آپؐ نے ان کے آتے ہی ان سے پوچھا کیا تم نے رکعتیں پڑھی ہیں؟ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی اور نماز مراد ہے جو انہیں (آنے سے پہلے) ادا کرنی تھی ورنہ تحیۃ المسجد تو دخول مسجد پر ہوا کرتی ہے پہلے تو نہیں ہوتی۔ (رسول کی ضرورت ہی نہ تھی)۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ یہ تحیۃ المسجد تھی مگر دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا آپؐ خطبہ پڑھ رہے تھے یا خطبہ شروع کرنے والے تھے؟ مخطب میں امکان ہے کہ آپؐ خطبہ شروع کرنے والے ہوں اس وقت آپؐ نے امر فرمایا ہو چنانچہ مسلم ص ۲۱۱ میں ہے کہ جاء صلیک ورسول قاعد علی المنبر الخ اس سے معلوم ہوا کہ آپؐ بیٹھے ہوئے تھے اور بیٹھ کر تو خطبہ نہیں پڑھا جاتا۔ کیونکہ یہ آپؐ کی عادت نہیں تو مخطب میں تاویل کرنی پڑے گی۔ یدید الخطبة۔ لیکن شوافع اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ احناف بھی تو کہتے ہیں کہ جب امام نکلے تو اس وقت سے کوئی نماز نہ پڑھے مگر کہا جائے گا کہ یہ مسلک امام صاحب کا ہے۔ صاحبین تو فرماتے ہیں کہ جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو اس وقت نہ کلام کرے اور نہ نماز پڑھے اور بین الخطبتین کا قعود مراد ہو تو صاحبین اس میں بھی اجازت دیتے ہیں دوسرے نسائی ص ۱۵۸ میں ہے اور باب بھی الحث علی الصدقة فی الخطبة فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اصلیت قال لا قال فصل رکعتین وحث النبی صلی الله علیه وسلم الناس علی الصدقة تو اگر امام اثنائے خطبہ میں خطبہ کو چھوڑ دے اور کسی اور اہم امر کی طرف متوجہ ہو اور اس اثنائے کوئی نماز پڑھ لے تو کوئی ممانعت ہے۔ اس لیے لوگوں کو آپؐ نے ترغیب دی اور ہر طرف سے کچھ نہ کچھ جمع ہوا آخر اس میں بھی کچھ وقت صرف ہوا ہوگا اور ہم اس کا انکار نہیں کرتے کہ اگر امام کسی امر اہم کے لیے نماز پڑھانا چاہیں تو کوئی ممانعت نہیں چنانچہ آپؐ نے لوگوں کو صدفے پر برا بکھتہ کیا اور دو کپڑے دیئے تو یہ کسی خاص مصلحت کی بنا پر ہوا اسے قاعدہ کلیہ نہیں بنایا جاسکتا۔ اس روایت سے استدلال نہیں ہو سکتا البتہ مسلم اور ابوداؤد وغیرہ میں جو قوی حدیث موجود ہے اس سے استدلال کیا جاسکتا ہے وہ یہ ہے اذا جاء احدکم يوم الجمعة والامام يخطب فليركع رکعتین وليتجوز فیہما پہلی روایت کے موبد تو بہت سی روایات موجود ہیں حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کا واقعہ کہ اس میں حضرت عمرؓ نے غسل جمہ کے بارے

میں توازن سے فرمایا مگر لؤة تحیۃ المسجد کے لیے کچھ نہیں کہا اور ایسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے ایک آدمی اگر کہتا ہے یا رسول اللہ ہلکت الاموال الخ تو آپ نے اسے تحیۃ المسجد کے لیے کچھ نہیں کہا اور ایک شخص تعطی رقاب (گردنوں سے پھلانا لگتا) کرتا ہوا آ رہا تھا آپ نے اس سے فرمایا اجلس فانك قد اذیت الناس تو معلوم ہوا کہ تحیۃ المسجد کا پڑھنا ضروری نہیں البتہ قوی روایت ہے تمام صحاح میں نقل کیا گیا ہے "بخاری" میں بھی موجود ہے۔ دارقطنی نے امام بخاری پر سوا اعتراضات کیے ہیں جو مقدمہ فتح الباری میں موجود ہیں ان میں سے چار روایات متن کی بھی ہیں ان میں سے یہ قوی روایت بھی ہے۔ اعتراض یہ ہے کہ یہ روایت فعلی تھی راوی نے اسے قولی بنا لیا جیسے حضرت عمار بن یاسرؓ کی تسبیح کی روایت فعلی کو قولی بنا لیا گیا اور ایسے ہی استثنائی الیمین کی فعلی روایت کو قولی بنا لیا گیا اور روایت بالمعنی میں ایسے ہوتا ہے کہ فعلی کو قولی اور قولی کو فعلی بنا لیا کرتے ہیں تو دارقطنی نے بھی امام بخاری پر مواخذہ کیا اور غالباً مصنف نے اس باب میں اسے اس لیے ذکر نہیں کیا چنانچہ شرح بھی لکھتے ہیں کہ جس روایت میں اختلاف ہوتا ہے مصنف اسے اپنی عادت کے مطابق اس باب میں ذکر نہیں کرتے اس لیے مصنف نے صلوة اللیل مثنی وغیرہ میں جا کر بیان کیا ہے تو یہ راوی کا تصرف ہے کہ اس نے اسے قولی بنا لیا۔ مسلم میں تو اذا خرج الامام فلیصل رکعتین کے الفاظ ہیں بخطب کا تو مذکور نہیں البتہ ابوداؤد ۱۵۹ میں اذا جاء احدکم يوم الجمعة کے الفاظ ہیں اور مسلم میں بھی یہی الفاظ ہیں جن کی وجہ سے حافظ ابن حجر امام نوویؒ کو بہت غصہ آیا ہے حالانکہ مسلم کی دوسری روایت میں ہے اذا جاء احدکم وخرج الامام فلیصل رکعتین تو اس کے ہم بھی قائل ہیں کہ جب امام خطبے کے لیے تیار ہو تو جلدی سے رکعتیں پڑھ لو۔ جب کہ لیتجوز فیہما اختصار کرے ان میں، کے الفاظ موجود ہیں یہ جواب اس صورت میں ہے جب کہ روایت قولی کو تسلیم کیا جائے تو ہم ارادہ فعل کی تاویل کریں گے یا خروج الامام کی تاویل ہوگی۔ مصنف بن ابی شیبہ میں ہے احداثا هشیم انا ابو معشر عن محمد بن قیس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حیث امر ان یصلی رکعتین امسک عن الخطبة حتی فزع من رکعتہ ثم عاد الی الخطبة۔ دارقطنی نے بھی مسنداً اور مرسلً اسے نقل کیا ہے اور کہا یہ مرسل صواب ہے۔

**باب - جہد کی فرضیت۔** بوجہ اللہ تعالیٰ کے  
اس قول کے: اذا نودی تا تعلمون ۵ فاسعوا  
کا معنی چل کھڑے ہو۔ ۱۵

**باب ۵۵** قَرْضُ الْجُمُعَةِ يَقُولُ  
اللَّهُ تَعَالَى إِذَا نُودِيَ لِلْقُلُوبَةِ  
مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ  
اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ  
لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۖ فَاسْعَوْا

۱۵ یہ نہیں کہ دوڑو کیونکہ نماز کے لیے دوڑنا منع ہے جیسے اوپر گزر چکا ۱۲۸۷

فَامُتُوا۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ بْنِ هُرَيْرَةَ الْأَعْرَجِ مَوْلَى رِبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُرْوَى أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْأَخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَيْنَ أَهْلِهِمْ أَوْ تَوَلَّيْنَاكَ مِنْ قَبْلِكَ ثُمَّ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُوضَ عَلَيْهِمْ فَأَخْتَفَوْا فِيهِ فَهَذَا أَنَا اللَّهُ لَهُ فَالْتَأَسُّ لَنَا فِيهِ تَبِعُوا الْيَهُودَ عِدًّا أَوِ النَّصَارَى بَعْدَ عَدِي۔

باب ۵۵ فضل الغسل يوم

الجمعة وهل على الصبي شهود

يوم الجمعة أو على النساء۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةُ فَلْيَغْتَسِلْ

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ

أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَاهُ فَأَرِجَ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا جَاءَ

از ابو الیمان از شعب از الزناد از عبد الرحمن بن ہریرہ عرج غلام ربیعہ بن حارث حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہم سب امتوں کے بعد دنیا میں آئے لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ یہود و نصاریٰ کو اللہ کی کتاب ہم سے پہلے دی گئی۔ اور ان پر بھی یہ جمعہ فرض کیا گیا تھا۔ انہوں نے اس میں اختلاف کیا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جمعہ کی ہدایت دی۔ اب سب قومیں ہمارے بعد ہیں۔ یہودیوں کا عبادت کا دن کی ہے اور نصاریٰ کا پرسوں سے

باب ۵۵ جمعہ کے دن غسل کرنے کی تفصیلت اور اس

بات کا بیان کہ بچوں اور عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض ہے

یا نہیں ؟

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع از عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جمعہ کی نماز کے لیے آنا چاہے تو غسل کرے۔

از عبد اللہ بن محمد بن اسماء از جویریہ از مالک از زہری از سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ ابن عمرؓ فرماتے ہیں ایک دفعہ جب حضرت عمرؓ نے خطبہ جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے، اتنے میں پہلے مہاجرین میں سے ایک صاحب (حضرت عثمانؓ) تشریف لائے حضرت عمرؓ نے عین خطبہ میں انہیں پکار کر کہا یہ کونسا وقت ہے آنے کا ؟ تو

۱۔ حساب کتاب میں اور بہشت کے اندر جانے میں ۱۲ منہ سے ہوا یہ تھا کہ حضرت موسیٰ نے یہود کو جمعہ کے دن عبادت کے لیے حکم کیا۔ انہوں نے کہا نہیں سہنتہ کا دن بہتر ہے حضرت موسیٰ حکم الہی خاموش رہے اور نصاریٰ نے یہود کی ضد سے اتوار کا دن مقرر کر لیا مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے وہی جمعہ کا دن بتلایا اور انہوں نے قبول کیا تو مسلمان پہلے رہے یہود ایک دن پیچھے اور نصاریٰ دو دن پیچھے ۱۲ منہ۔

رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ مِّنْ أَصْحَابِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ أَيْتَهُ  
سَاعَةً هَذِهِ قَالَ إِنِّي شَغُلْتُ فَلَمْ أَتُفِدْ إِلَى  
أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّازِلِينَ فَلَمْ أَزِدْ أَنْ تَوَضَّأْتُ  
قَالَ وَالْوُضُوءُ أَيُّضًا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ -

۸۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مَقْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ  
عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ  
يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ -

باب ۵۵۸ الطَّيِّبُ لِلْجُمُعَةِ -

۸۳۵- حَدَّثَنَا عَفْوٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حُزَيْمُ بْنُ  
عَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ بَكْرِ بْنِ  
السُّكَّيْرِ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ سُلَيْمٍ الْإِنصَارِيُّ  
قَالَ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ  
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَأَنْ يَسْتَنْتِ  
وَأَنْ يَمْسَسَ طَيِّبًا إِنْ وَجَدَ قَالَ عُمَرُو بْنُ سُلَيْمٍ  
فَأَشْهَدُ أَنَّهُ وَاجِبٌ وَأَمَّا الْإِسْتِنَانُ وَالطَّيِّبُ  
فَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ وَاجِبٌ هُوَ أَمَّا لَا وَلَكِنْ هَكَذَا فِي  
الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ هُوَ أَحْوَجُ مُحَمَّدٌ بْنُ  
السُّكَّيْرِ وَكَأَنَّهُ لَيْسَ بِأَبُو بَكْرٍ هَكَذَا دَوَّى عَنْهُ بَكْرُ بْنُ  
الْأَشْجَعِ وَسَعِيدُ بْنُ ابْنِ هَلَالٍ وَعِدَّةٌ وَكَانَ مُحَمَّدُ  
بْنُ السُّكَّيْرِ يَكْنَى بِأَبِي بَكْرٍ وَابْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ -

انہوں نے جواب دیا: میں کسی مصروفیت کی وجہ سے دیر سے آیا میں  
گھر میں بھی نہیں جاسکا۔ اذان سنتے ہی میں نے وضو کیا اور چلا آیا۔  
حضرت عمرؓ نے کہا اچھا یوں کہیے کہ آپ نے صرف وضو پر اکتفا کیا حالانکہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غسلِ جمعہ کا حکم دیتے تھے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از صفوان بن سلیم از عطائ بن یسار)  
ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غسلِ  
جمعہ ہر بالغ پر واجب ہے۔

باب - روز جمعہ خوشبو کا استعمال -

(از علی از حرمی بن عمارہ از شعبہ از ابوبکر بن منکدر عمر بن سلیم انصاری)  
نے بیان کیا میں ابوسعید خدری پر گواہی دیتا ہوں، ابوسعید خدری نے  
بیان کیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں آپ نے فرمایا  
جمعے کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے۔ نیز مسواک کرنا اور  
اگر میسر ہو تو خوشبو بھی لگانا۔

عمر بن سلیم کہتے ہیں غسل کے لیے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ  
واجب ہے لیکن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا واللہ اعلم واجب ہے یا نہیں  
لیکن حدیث میں وارد ہے۔

امام بخاریؒ نے فرمایا کہ ابوبکر بن منکدر محمد بن منکدر کے بھائی ہیں  
مگر ابوبکر کا اصل نام معلوم نہیں ہو سکا ان سے بکیر بن اشج اور سعید بن ابی  
ہلال اور دیگر مختلف راویوں نے روایت کی ہے اور محمد بن منکدر کی  
کنیت ابوبکر اور ابوعبد اللہ دونوں تھی۔

بَابُ ٥٥٩ فَضْلِ الْجُمُعَةِ -

٨٣٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نُسَيْبٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ  
اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ  
فَكَانَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا تَقَرَّبَ بِهِ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ  
الثَّانِيَةِ فَكَانَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا تَقَرَّبَ بِفَرَّةٍ وَسَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ  
الثَّالِثَةِ فَكَانَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا تَقَرَّبَ بِبُشَا أَقْرَبَ وَمَنْ رَاحَ فِي  
السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا تَقَرَّبَ دُجَاجَةً وَمَنْ  
رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا تَقَرَّبَ  
بَيَاضَةٍ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ السَّلَاطَةُ  
يَسْمَعُونَ الدَّيْكَرَ

۵۶۰

٨٣٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَبْسُ هُوَ يَخْلُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِمَ تَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ دَوَّمَاسًا فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوا الشَّيْءَ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ

## باب -

اور ابو نعیم از شیبان از یحییٰ یعنی ابن ابی کثیر از ابو سلمہ حضرت  
ابو ہریرہ فرماتے ہیں حضرت عمرؓ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔  
اتنے میں ایک شخص (حضرت عثمانؓ) آئے حضرت عمرؓ نے کہا تم لوگ  
جمعہ کے دن کیوں رُک جاتے ہو (دیر سے آتے ہو)؟ انہوں نے جواب  
دیا میں نے تو کچھ دیر نہیں کی اذان سننے ہی صرف وضو کیا اور آ گیا۔  
حضرت عمرؓ نے کہا (لو ایک اور کوتاہی) کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی جمعہ کی نماز کے لیے  
آنا چاہے تو غسل کرے۔ ۛ

۱۰ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو کوئی جمعہ کے دن جنابت کا سا غسل کرے ۱۲ منہ ۱۰ اور دھو کر بند کر دیا جائے ابو نعیم کی روایت میں ہے کہ جمعہ کے دن اگر نہ نرٹے سمجھتا ہے ان کو نو رک نماز میں نو رک قلم دے کہ واسطہ ہو اگر یہ فرشتے نگہبان فرشتوں کے علاوہ ہیں ۱۲ منہ ۱۰ اس حدیث کی ملاحظہ بہت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ ایسے بلیل الشان صحابی پر خفا ہوئے اگرچہ یہ کی نماز تفصیل والی نہ ہو تو خوشگئی کی ضرورت تھی پس جو کی نماز کی تفصیل ثابت ہوئی اور بھی ترجمہ باب سے بعضوں نے کہا اور نمازوں کے لیے قرآن شریف میں (باقی اگلے صفحہ پر)

مَلِيحَسِيلٌ -

بَابُ الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ -

۸۳۸- حَدَّثَنَا إِدْرَسُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرْبٍ عَنْ سَعِيدٍ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ ابْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيُطَهِّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ وَبَدَّ هُنَّ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَسَّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُغْتَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يَمْسِي مَا كَتَبَ لَهُ ثُمَّ يَنْصَبُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ لَأَعْرِضَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَمَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى -

۸۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ هَاطُسٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ وَإِنْ لَمْ تَكُونُوا أَجْنَبًا وَاصْبُوا مِنْ الطِّيبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَأَمَا الطِّيبُ فَلَا أَدْرِي -

۸۴۰- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ ابْنِ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ مَنَّانٍ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَيْمٍ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ هَاطُسٍ عَنْ

باب - جمع کے لیے جانے سے پہلے بدن اور بالوں میں تیل لگانا۔  
 از آدم از ابن ابی ذرب از سعید بن مسری از ابو سعید بن مسری از ابن ودیعه سلمان فارسی کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، حتی الامکان صفائی کرے تیل لگائے یا خوشبو لگائے پھر نماز کے لیے مسجد میں آئے اور صف میں دو دو کے درمیان میں سے نہ نکلے (بلکہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے) پھر شریعت کے حکم کے مطابق نماز ادا کرے، خطبہ کے دوران خاموش رہے تو اس جمعہ سے لے کر دوسرے (گزشتہ) جمعہ تک کے گناہ اس کے بخش دیئے جائیں گے۔

از ابو الیمان از شعب از زہری، طاؤس فرماتے ہیں میں نے ابن عباس رضی سے پوچھا لوگ کہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرو، اور اپنے سر دھو اگرچہ تمہیں نہانے کی حاجت نہ ہو۔ اور خوشبو لگاؤ حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں غسل کا حکم تو مجھے معلوم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا۔ البتہ خوشبو کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔

از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریر از ابراہیم بن میسرہ از طاؤس، ابن عباس رضی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان غسل کے بارے میں بیان کیا، طاؤس کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی سے

(تفسیر) یہ حکم ہوا اذا انتتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجہکم الا یہ یعنی وضو کرو اور جمعہ کی نماز کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کرنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز کا درجہ اور نمازوں سے بڑھ کر ہے اور دوسری نمازوں پر اس کی تفصیلات ثابت ہوئی اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ ۱۵ میل پچھل صاف کرے یا مونچھیں اور ناخن کترائے نیز ان کے بال مونڈھے یا اچھے صاف ستھرے کپڑے پہنے ۱۲ منہ ۱۵ ابوداؤد کی روایت میں یوں ہی ہے کہ اپنی جودہ کی خوش بو سی میں سے لگائے اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتوں کو گھر میں خوشبو جیسے عطریں وغیرہ رکھنا ضروری ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی دو شخص ملے بیٹھیں ہوں تو خواہ مخواہ ان کے پیچ میں گھس کر ان کو الگ الگ نہ کرے لوگوں کی گردنیں نہ پھانڈے بلکہ جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائے ۱۲ منہ ۱۵ فسطائی نے کہا (باقی اگلے صفحہ پر)

ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَيْبَسُ طَبِيبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا أَعْلَمُهُ -

**باب ۵۶۲** يَلْبَسُ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ -

۸۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سَيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُوشَتَرِيَتْ هَذِهِ فَلَبِسْتُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَوْ فِدَاكَ مُوَاعَلِيكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خِلَافَ لَهُ فِي الْأُخْرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَّةٌ فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْنِي بِهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عَطَارٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ أَكْسُهَا لَتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَحَالَهُ بِمَكَّةَ مُشْرُوكًا -

**باب ۵۶۳** الرِّسَالَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ -

در یافت کیا اگر اس کے گھر والوں کے پاس تیل یا خوشبو ہو، تو وہ بھی لگائے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔ ۵۶۲

**باب -** جمعہ کے دن عمدہ سے عمدہ کپڑے پہننا جو میسر ہوں۔ ۵۶۳

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از نافع) عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کے دروازے کے باہر ایک جوڑا ریشمی بکتا دیکھا تو کہنے لگے یا رسول اللہ! کاش آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن نیز غیر قوموں کے وفود جب آپ کے پاس آیا کرتے ہیں ان موقعوں پر پہنا کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر کچھ دنوں کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس قسم کے یعنی ریشمی جوڑے آئے آپ نے عمر بن خطاب کو بھی ان میں سے ایک جوڑا عنایت کیا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ یہ جوڑا مجھے پہنا تے ہیں، پہلے آپ نے ہی عطا کر دیا کہ جوڑے کے متعلق فرمایا تھا۔ (یعنی جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں وہ پہنے گا) آپ نے فرمایا اس لیے میں نے تجھے نہیں دیا کہ تو خود پہنے (یا کسی مرد مسلمان کو پہنائے) آخر حضرت عمرؓ نے اپنے مشرک بھائی کو وہ جوڑا پہنا دیا جو مکہ میں رہتا تھا۔

**باب -** جمعہ کے دن مسواک کرنا۔ ابوسعید خدری

(بغیر) مزید گناہ مراد ہیں جیسے ابن ماجہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیل اور خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے یا نہیں دیان تیل اور خوشبو لگانا جمعہ کے دن مستحب ہے یا نہیں ۱۲ منہ ۱۵ یعنی وہی کپڑا جس کا پہننا شروع کی رو سے منع نہیں ۱۲ منہ ۱۵ ایک شخص عطار دانی اس کو بیچ رہا تھا ۱۲ منہ ۱۵ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ حضرت عمرؓ نے جمعہ کے دن عمدہ کپڑے پہننے کی رائے دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خاص اس جوڑے کا پہننا منظور فرمایا وہ اس وجہ سے تھا کہ وہ جوڑا ریشمی تھا اور مرد کو فالص ریشمی کپڑا پہننا درست نہیں ۱۲ منہ ۱۵ بلکہ اپنی عورت کو پہنائے یا اس کو بیچ کر کام میں لائے ۱۲ منہ -

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَتْنُ -

۸۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَرِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي  
أَوْ كَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى النَّاسِ لَا مَرْتَمُهُمْ بِالسَّوَالِكِ  
مَعَ كُلِّ صَلَوةٍ -

۸۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحُبَابِ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السَّوَالِكِ -

۸۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ مَنصُورٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ  
عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشْتَوِصُ فَأَجَى

بَاب ۵۳ مَنِ تَسَوَّكَ بِسَوَالِكٍ

غَيْرِهِ -

۸۴۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
سُلَيْمَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ  
أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

نَے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ  
مسواک کرے۔

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابی الزناد از اعرج حضرت  
ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی  
امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا، تو میں انہیں حکم دیتا، کہ ہر نماز پر  
مسواک کیا کریں۔

از ابو معمر از عبد الوارث از شعیب بن حباب حضرت انس  
کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے مسواک کے بارے  
میں تم سے بہت مرتبہ اور بہت کچھ کہا۔

از محمد بن کثیر از سفیان از منصور و حصین از ابو وائل حضرت  
حذیفہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے لیے  
اٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے رگونے۔

باب - دوسرے کی مسواک استعمال کرنا۔

از اسمعیل از سلیمان بن بلال از ہشام بن عروہ از عروہ  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (میرے بھائی) عبد الرحمن بن ابی بکر  
(حجرے میں) آئے ان کے پاس ایک مسواک تھی، جسے وہ استعمال

۱۔ یہ ایک حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جو باب الطیب للمجد میں گذری ۱۲ منہ ۱۱ اس عام حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ حجہ کی نماز  
کے لیے سبھی مسواک کرنا چاہیے کیونکہ وہ بھی نماز ہے بلکہ اور نمازوں سے درجہ میں زیادہ ہے کہ اس کے لیے غسل کرنے کا حکم ہے جب سارا بدن  
مساک پاک کرنے کا حکم ہوا تو منہ کو ضرور پاک کرنا چاہیے ۱۲ منہ ۱۱ اس سے باب کا ترجمہ یوں نکلتا ہے کہ مسواک کی تاکید آپ نے ہر نماز کے لیے  
فرمائی تو حجہ کی نماز کے لیے بھی اس کی تاکید ہوئی حجہ میں تو اور نمازوں سے زیادہ مجمع ہوتا ہے تو منہ کا صاف پاک رکھنا اس دن اور زیادہ  
ضروری ہوگا تاکہ اس کی بدبو سے دوسرے مسلمانوں کو ایذا نہ ہو ۱۲ منہ ۱۱ اور جب تہجد کے لیے مسواک کرنا ثابت ہو اور باقی اگلے صفحہ پر



وَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكَ  
يَسْتَنْتِي بِهِ فَظَنَرَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطَانِي هَذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ  
الرَّحْمَنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَضَمْتُهُ ثُمَّ مَضَعْتُهُ  
فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَسْتَنْتِي بِهِ وَهُوَ مُسْتَنْدِلٌ إِلَى صَدْرِي -

**باب ۵۶۵ مَا يَقْرَأُ فِي صَلَوةِ  
الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ -**

۸۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيْنُ  
عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ أَبِي هَرَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنِ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
الْقُرْآنَ زَيْدٌ وَهَذَا فِي عَلَى الْإِنْسَانِ -

**باب ۶۶۶ الْجُمُعَةُ فِي الْقُرْآنِ  
وَالنُّسُكِ -**

۸۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرَبٍ  
بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الْقُسَيْبِيِّ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ  
فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجَوَافِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ -

۸۴۸- حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

کیا کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بمالت مرض) اے  
دیکھا۔ میں نے کہا عبد الرحمن یہ مسواک مجھے دیدے انہوں نے دے  
دی۔ میں نے اسے نوڑ ڈالا، پھر دانٹوں سے چبا کر آنحضرت کی خدمت  
میں پیش کر دی۔ آپ نے اسے استعمال کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و  
سلم میرے سینے پر سہارا لگائے ہوئے تھے۔

**باب - جمعہ کے دن صبح کی نماز میں کونسی سورت  
پڑھی جائے۔**

دارالولعیم از سفیان از سعد بن ابراہیم از عبد الرحمن بن ہریر  
ابو ہریرہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز صبح کی نماز  
میں الحمد سجدہ اور سورہ دھہر پڑھا کرتے تھے۔

**باب - گاؤں اور شہر دونوں جگہ جمعہ درست ہے۔**

دار محمد بن ثنی از ابو عامر عقادی از ابراہیم بن طہمان از ابو جہرہ  
مثنیٰ، ابن عباس فرماتے ہیں سب پہلا جمعہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی مسجد کے بعد ہوا وہ عبد القیس کی مسجد میں ہوا جو بحرین کے ملک  
میں جَوَافِ میں تھی۔

دار البشرین محمد از عبد اللہ بن مبارک از یونس از زہری از سالم

(بقیہ) توجہ کے لیے بطریق اولیٰ مسواک مشروع ہوگی ۱۲ منہ ۱۵ حضرت عائشہؓ آپ کے دیکھنے سے تاڑ لگیں کہ آپ مسواک کو استعمال کرنا  
چاہتے ہیں حدیث سے یہ نکلا کہ ایک آدمی دوسرے کی مسواک استعمال کر سکتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی اتنی لکڑی نکال ڈالی جو عبد الرحمن اپنے  
منہ سے لگایا کرتے ۱۲ منہ۔

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
كُلُّكُمْ رَاعٍ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ يُونُسُ كَتَبَ  
رُزَيْنُ بْنُ حَكِيمٍ إِلَى ابْنِ شِهَابٍ وَأَنَا مَعَهُ  
يَوْمَ مَدِينَةِ بَوَادِ الْقُرَى هَلْ تَرَى إِنْ أُجِيعَ وَ  
رُزَيْنُ بْنُ عَامِلٍ عَلَى أَرْضٍ يَعْصِمُهَا وَفِيهَا جَمَاعَةٌ  
مِنَ السُّودَانِ وَغَيْرُهُمْ وَرُزَيْنُ بْنُ يُونُسٍ  
عَلَى أَيْلَةٍ فَلَكْتُ ابْنَ شِهَابٍ وَأَنَا أَسْمَعُ  
يَا مَرْكَأَ أَنْ يُجِيعَ مُجِدَّةً أَنْ سَالِمًا حَدَّثَهُ  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ  
وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الْإِمَامُ رَاعٍ  
وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ  
وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْءُ رَاعٍ عِيَّةً  
فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولُهُ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَ  
الْحَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ  
رَعِيَّتِهِ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ  
رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَ  
كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ -

**بَاب ۵** هَلْ عَلَى مَنْ لَا يَشْهَدُ

الْجُمُعَةَ غُسْلٍ مِنَ التَّسَاءُ وَالنَّيِّبِ

ابن عمر کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے تم میں  
سے ہر شخص حاکم ہے۔ لیث بن سعد نے اتنا زیادہ کیا بونس نے  
کہا کہ رزین بن حکیم نے ابن شہاب کو لکھا، جب کہ میں ان دنوں  
دادی القری میں ابن شہاب کے پاس تھا کیا آپ مجھے یہاں  
نہا جمعہ قائم کرنے کی اجازت دیں گے؟ ان دنوں رزین اپنی  
زمین میں کھیتی کرنا تھا وہاں کچھ حبشی وغیرہ موجود تھے رزین ان  
دنوں ایک کا حاکم تھا۔ ابن شہاب نے جواب لکھا اور پڑھا میں  
سُن رہا تھا کہ جمعہ پڑھا کر وہ کہتے ہیں کہ مجھے سالم نے بحوالہ اللہ  
ابن عمر بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر شخص  
حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کی پرش ہوگی۔ امام حاکم ہے  
اور اس سے قیامت کے دن اس کی رعیت کے متعلق پرش ہو  
گی اور مرد اپنے گھر والوں کا حاکم ہے اُس سے اس کی رعیت کی  
پرش ہوگی، عورت اپنے خاوند کے مال کی محافظ ہے، اُس سے  
اس کی رعیت کی پوچھ گچھ ہوگی، نوکر اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار  
ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی، بونس کہتے  
ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا  
نگہبان ہے، اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا۔ اور  
تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے  
متعلق باز پرس ہوگی۔

**باب ۵**۔ بچے اور عورتیں وغیرہ جو جمعہ کے لیے نہ

آئیں ان کے لیے غسل بھی واجب نہیں ہے۔

۱۔ یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ صرف بادشاہ ہی حاکم ہے اسی کی یہ رعیت ہے نہیں ہر شخص کی حکومت ہے اپنے گھر والوں نوکروں چاکروں پر اور وہ اس کی رعیت  
ہیں اگر یہ بھی نہ ہوں تو اپنے ہاتھ پاؤں اعضا پر حکومت ہے ۲۔ دادی القری مدینہ کا ضلع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلثہ ہجری میں اس کو فتح  
کیا تھا ۳۔ ایلہ ایک مشہور شہر تھا شام اور مصر کے بیچ میں اب بالکل اجاڑ ہے رزین ایلہ کی اطراف جنگل میں تھے ۴۔ امنہ۔

وَعَبْرَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَنَا  
الْفُحْسُ عَلَى مَنْ يَحْبِبُ عَلَيْهِ  
الْجَمْعَةَ -

۸۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ الْجَمْعَةَ فَلْيُعْتَسِلْ -

۸۵۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجَمْعَةِ  
وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ -

۸۵۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْأَخِرُونَ  
السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَيْنَ أَنْهُمْ أَوْتُوا  
الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأَوْتَيْنَاكُمْ مِنْ بَعْدِ هُمْ  
فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَذَا أَنَا  
اللَّهُ لَهُ فَخْدٌ لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَيْبٍ لِنَصَارَى  
فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ  
فِي كُلِّ سَبْعَةٍ آيَاتٍ يَوْمًا يَغْتَسِلُ فِيهِ رَأْسُهُ  
وَجَسَدُهُ رَوَاهُ أَبَا بَرْزَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَجْدٍ

ابن عمر کہتے ہیں غسل اسی پر واجب ہے جس پر جمعہ  
واجب ہے -

(از ابوالیمان از شعب ابی ہریرہ از سالم بن عبد اللہ)  
عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، جو  
شخص تم میں سے جمعہ کی نماز کے لیے آئے وہ غسل کر کے آئے -

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از صفوان بن سلیم از عطاء بن  
یسار) ابوسعید خدری کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
غسل کرنا جمعہ کے دن ہر بالغ جوان پر واجب ہے -

(از مسلم بن ابراہیم از وہیب از ابن طاووس از والدہ  
طاووس) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا ہم لوگ (مسلمان) دنیا میں تو بعد میں آئے مگر قیامت کے دن  
سب سے آگے ہوں گے - یہ ٹھیک ہے کہ یہود و نصاریٰ کو ہم سے پہلے  
کتاب دی گئی اور ہمیں بعد میں - یہ جمعہ کا دن وہ ہے (جو ان میں  
بھی عبادت کا دن تھا) جس میں انہوں نے اختلاف کیا - اللہ  
نے ہمیں یہ دن بنایا (کل) (سنچر) یہود کا دن ہے - پر سوں (الوار)  
نصاری کا دن - پھر آپ خاموش ہو رہے - اس کے بعد فرمایا ہر  
مسلمان پر سات دنوں میں ایک دن (جمعہ) سر اور سار بدن دھونا  
ضروری ہے - اس حدیث کو ابان بن صالح نے مجاہد سے روایت  
کیا انہوں نے طاووس سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت

۱۲ منہ -



الْجُمُعَةُ عَزْمَةٌ ذَرَفِي كُرْهُتُ أَنْ أُخْرِجَ لَمْ تَمُشُونَ  
فِي الطَّيْنِ وَالنَّحْضِ -

باب ۵۶۹ مِنْ أَيْنَ نُوْدِي الْجُمُعَةُ وَ  
عَلَى مَنْ يُحِبُّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا  
نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ  
قَالَ عَطَاءٌ إِذَا كُنْتُ فِي قَرْيَةٍ  
جَامِعَةٍ فَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ مِنْ  
يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَخَفَّ عَلَيْكَ أَنْ  
تَشْهَدَهَا سَمِعْتَ النَّبَا أَوْ لَمْ  
تَسْمَعْهُ وَكَانَ النَّاسُ فِي تَقْصُرٍ  
أَحْيَانًا يُجْمَعُونَ وَأَحْيَانًا لَا يُجْمَعُونَ  
وَهُوَ بِالزَّادِ يَدُوعٌ عَلَى فَرَسَيْنِ -

۸۵۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَدِيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ  
بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ عَنْ  
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ  
كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَ  
النَّوَالِي مَا يَكُونُ فِي الْبُكَارِ يُصِيبُهُمُ الْعُبَادُ  
الْعَوِيُّ فَيُخْرِجُهُ مِنْهُمْ الْعَوِيُّ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ  
عَبْدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُونُ

پسند نہیں کیا، کہ تم کو پھسلانے والی کیچڑ میں گھروں سے مسجد آنے کی  
تکلیف دوں۔

باب - جمعہ کے دن کتنی مسافت والوں کو آنا چاہیے  
اور جمعہ کس پر واجب ہے کیونکہ اللہ کا فرمان ہے: اِذَا  
نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ - عطاء کہتے ہیں جب تم  
ایسی بستی میں ہو جہاں جمعہ ہوتا ہے اور وہاں جمعہ کی اذان  
ہو، تو نتیجہ پر جمعے میں حاضر ہونا واجب ہے۔ خواہ اذان  
سنے یا نہ اُسنے بن مالک کبھی کبھی اپنے گھر میں جمعہ  
پڑھ لیتے، اور کبھی نہ پڑھتے بلکہ بصرہ کی جامع مسجد میں  
جاتے ان کا گھر زاد یہ میں تھا جو بصرہ سے چھ میل دور  
واقع ہے۔

از احمد بن صالح از عبد اللہ بن وہب از عمرو بن حارث از عبد اللہ  
بن ابی جعفر از محمد بن جعفر بن زبیر از حضرت عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی  
فرماتی ہیں لوگ گھروں اور مدینہ کے کنارے عموالی سے باری باری جمعہ  
میں حاضر ہوتے، راستے میں گرد پڑتی، پسینہ آجاتا، اور اس میں سے  
پسینہ کی بو آنے لگتی۔ اُن میں سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ وسلم کے  
پاس آیا۔ آپ میرے پاس بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا تم اس دن کے  
لیے خوب صفائی کیا کرو تو بہتر ہے۔

لہ بلند گاؤں عموالی کا ترجمہ ہے عموالی کا بیان اوپر لکڑ چکا ہے یہ مدینہ کے بالائی حصے میں تیس میل چار میل پر واقع ہیں معلوم ہوا کہ اتنی دور ہونے والوں  
پر جمعہ میں حاضر ہونا فرض نہیں ہے ورنہ باری باری کیوں آتے سب آتے ۱۲ منہ لہ ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ غسل کا حکم اسی سبب دیا گیا  
ایک روایت میں ہے کہ وہ کس اور صا کرتے مکمل میں پسینہ آتا تو بالوں کی بدبو پھینکتی ۱۲ منہ۔

اَنْتُمْ تَهْتَفُونَ لِيَوْمِكُمْ هَذَا -

**باب ۵۵۳** وَثَنَتِ الْجُمُعَةُ اِذَا  
زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ يَدُ كُرٍ  
عَنْ عُمَرَوَ وَعَلِيٍّ وَالتَّحْمَانِ بْنِ  
بَشِيرٍ وَعُمَرَوِ بْنِ حُوَيْثٍ -

۸۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اَنْ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ  
اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ اَنَّهُ سَأَلَ  
عُمَرُوَ عَنِ النَّفْسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَتْ قَالَتْ  
عَارِشَةُ كَانَ الْبَاسُ مَهْمَةً اَنْفُسِهِمْ وَكَانُوا  
اِذَا رَا حَوَا اِلَى الْجُمُعَةِ وَلِحَوا فِي هَيْئَتِهِمْ  
فَقِيلَ لَهُمْ لَوْ اَعْتَسَلْتُمْ -

۸۵۷- حَدَّثَنَا سُكَيْمُ بْنُ الشَّعْبَانِ قَالَ  
حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ الشَّيْبِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْعِلُ  
الْجُمُعَةَ حَتَّى يَبْلُغَ الشَّمْسُ -

۸۵۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اَنْ قَالَ اَخْبَرَنَا فُلَيْحُ بْنُ  
قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَفَعِيَ اللّٰهُ  
عَنْهُ قَالَ لَنَا سُبُكُورُ الْجُمُعَةِ وَفَقِيلَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ -

**باب ۵۵۴** اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ  
الْجُمُعَةِ -

۸۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ اَلْمَقْدِسِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا حُوَيْرِيُّ بْنُ عَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو  
حَلَفَةَ هُوَ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ

**باب -** جمعہ کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا  
ہے۔ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ حضرت عثمان بن  
بشیرؓ اور حضرت عمر بن حوئیثؓ سے اسی طرح منقول ہے۔

(از عبدان از عبداللہ) یحییٰ بن سعید نے حضرت عمرؓ بنت عبد الرحمن  
سے غسل جمعہ کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ رضی  
فرماتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں لوگ اپنے  
کام آپؐ کیا کرتے تھے، جب جمعہ کے لیے جاتے تو اسی طرح (بیلے پچیلے)  
چلے جاتے، انہیں حکم دیا گیا اگر تم غسل کر کے آؤ تو بہتر ہوگا۔

(از شریح بن نعمان از فلیح بن سلیمان از عثمان بن عبد الرحمن  
بن عثمان تیمی) انس بن مالک فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نماز جمعہ سورج ڈھلنے کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

(از عبدان از عبداللہ از حمید) انس بن مالک فرماتے ہیں ہم نماز  
جمعہ سویرے پڑھ لیا کرتے تھے اور نماز جمعہ کے بعد آرام کرتے۔

**باب -** اگر جمعہ کے دن سخت گرمی ہو۔

(از محمد بن ابوبکر مقدمی از حرمی بن عمارہ از ابوخلدہ یعنی خالد  
بن دینار) انس بن مالک کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
جب سردی سخت ہوتی تو جمعہ کی نماز سویرے پڑھ لیتے اور

۱۔ ترجمہ باب اذا ما حوا سے نکلتا ہے جو روزہ اور راح سے نکلا جس کے معنی زوال شمس کے بعد چلنا۔

بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبُرْدُ بَكَرَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اُتْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ وَقَالَ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو خُلَيْدَةَ وَقَالَ بِالصَّلَاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ وَقَالَ يَشْرِبُنْ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا أَبُو خُلَيْدَةَ صَلَّى بِنَا أَمِيرِ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَالَ لَأَنْسَ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْصِي الظُّلُمَ.

**باب** الشَّيْءِ إِلَى الْجُمُعَةِ -

وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْعَوْا إِلَى

ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ قَالَ السَّعْيُ الْعَمَلُ

وَالَّذِي هَابَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَسَعَى

لَهَا سَعْيُهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

يَحْوِرُ الْبَيْعَ جَيْنِيذٍ وَقَالَ

عَطَاءٌ تَحْوِرُ الْقِسَاعَاتُ كُلُّهَا

قَالَ ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بَنُ سَعْيٍ عَنِ

الرُّهُيِّ إِذَا أَذَّنَ السُّؤْدُونَ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ وَهُوَ مُسَارِفٌ فَعَلِيهِ أَنْ

يَشْهَدَ -

۸۶۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادَةُ بْنُ رِفْعَةَ

قَالَ أَدْرَكْتُ أَبَا عَبَّاسٍ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ

فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

جَبِ سَخَتْ كَرْمِي هَوَتْ تَوْطُنْدُ عَ دَقْتِ (دیر سے) پڑھتے۔ یونس بن بکر نے ابوخلدہ سے صرف نماز کا لفظ روایت کیا ہے۔ جسے کا ذکر نہیں کیا۔ بشر بن ثابت نے کہا ہم سے ابوخلدہ نے بیان کیا کہ ایک امیر جمعہ نے ہمیں نماز جمعہ پڑھائی۔ پھر حضرت انس سے پوچھا کہ ظہر کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت پڑھتے تھے؟

**باب** - جمعہ کی نماز کے لیے چلنے کا بیان۔ اللہ کا

فرمان ہے فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ اس کی تفسیر اور

اس کا بیان کہ بعض کہتے ہیں سعی کا معنی عمل کرنا اور

چلنا جیسے سورہ بنی اسرائیل میں ہے وَسَعَى لَهَا

سَعِيهَا۔ ابن عباس کہتے ہیں جمعہ کی اذان ہوتے ہی،

خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے۔ عطاء بن ابی ریح

نے کہا تمام کاروبار ہر پیشہ حرام ہو جاتا ہے۔ ابراہیم بن

سعد نے زہری سے روایت کیا کہ جب مؤذن اذان

دے اور کوئی مسافر سنے، تو جمعہ اُس پر بھی واجب

ہو جاتا ہے۔

از علی بن عبد اللہ از ولید بن مسلم از یزید بن ابی مریم عبا یہ

بن رفاعہ کہتے ہیں میں جمعہ کے لیے جا رہا تھا ابو عبس راستہ میں ملے

فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

اللہ کے راستہ میں جس کے پاؤں پر گرد و غبار پڑے تو اللہ اس کے

لیے دوزخ حرام کر دیتے ہیں

۱۔ یعنی صرف خرید و فروخت ہی نہیں بلکہ دفتری کام، مزدوری، پیشہ ورانہ کام، دستکاری، بل، کارخانے، کھیتی باڑی وغیرہ۔ عبدالرزاق ۱۷۷ عبا یہ معمولی چال میں رہے تھے، اگر دوزخ جا رہے ہوتے تو ابو عبس کہے بات جیت کر سکتے اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ابو عبس نے جسے کے لیے جانا بھی جہاد کے مانند شمار کیا جہاں میں رسول کے مطابق چلتے ہیں دوزخ میں نہیں اگر دوزخ کے ضرورت نہ ہو لہذا یہ روایت باب کے مطابق ہوئی۔ عبدالرزاق ۱۷۷۔

سَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اغْبَرْتُ قَدْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ۔

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
ذُئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي  
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ  
أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو  
سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِذَا أَقِمْتِ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتُوهُنَا  
تُسْعُونَ وَاتُّوهُنَا تَشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ  
فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا تَكَلَّمُوا فَأَتَسُوا۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَنِي قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو قَتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَنِي بَنُ الْمُبَارَكِ عَنْ  
يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ  
لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرُدُّنِي  
وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ۔

باب ۵ لَا يَفَرِّقُ بَيْنَ  
اِثْنَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ

رازا دم از ابن ذئب از زہری از سعید و ابوسلمہ حضرت ابو  
ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دوسری سند  
از ابو الیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبد الرحمن حضرت ابو  
ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب نماز کی  
تکبیر ہو تو نماز کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ، بلکہ معمولی چال سے  
چلتے ہوئے آؤ۔

(یہ ترجمہ باب ہے کہ نماز جمعہ بھی ایک نماز ہے معمولی چال  
سے چلتے آؤ) اور سکون و اطمینان کو لازم پکڑو۔ پھر تین، نہ از امام کے  
ساتھ ملے وہ پڑھ لو جتنی رہ جا۔ اسے پورا کر دو۔

رازا عمر بن علی از ابو قتیبہ از علی بن مبارک از یحیی بن ابی کثیر  
از عبد اللہ بن ابی قتادہ، امام بخاری کہتے ہیں میرے علم میں انہوں نے  
(عبد اللہ نے) اپنے والد سے روایت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جب تک مجھے دیکھ نہ لو نماز پڑھانے کے لیے آتے ہوئے نماز  
کے لیے کھڑے نہ ہو اگر وہ جماعت کے لیے، اور سکون و اطمینان لازم  
پکڑو۔

باب ۶ جمعہ کے دن جہاں در آمدی بیٹھے ہوں ان کے  
درمیان میں تنگی سے بیٹھنے کی کوشش نہ کرے۔

رازا عبد اللہ از عبد اللہ از ابن ابی ذئب از سعید مقبری از الدمشق  
از ابن ودیعہ سلمان فارسی کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اسے امام بخاری نے احتیاط کی راہ سے اس میں شک کیا کہ یہ حدیث ابو قتادہ کے بیٹے عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی یا عبد اللہ نے  
اپنی یا کسی اس وجہ سے ان کو شک رہی یا ابن اعمش نے اس سند سے اس کو شک اس  
میں شک نہیں ہے عبد اللہ سے انہوں نے ابو قتادہ سے روایت کی و سوا ۱۲۱ منہ۔



عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ دُرَيْجَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْفَارِسِيِّ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ  
مِنْ طَهْرٍ ثُمَّ أَذْهَنَ أَوْ مَسَّ مِنْ طَبِيبٍ ثُمَّ  
رَاحَ فَلَمْ يَقِفْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ  
ثُمَّ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَآمٍ أَنْصَتَ عَقْرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ  
وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى.

**باب ۵۴۲ لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ**  
**أَحَاكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَقْعُدُ**

فِي مَكَانِهِ.

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ  
قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ  
يَقُولُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ  
يَقِيمُ الرَّجُلُ أَحَاكَهُ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسُ فِيهِ  
ثَلَاثَ لَيَالٍ الْجُمُعَةِ قَالَ الْجُمُعَةُ وَغَيْرُهَا.

**باب ۵۴۳ الْأَذَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ**

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا أَدَمٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
ذَرٍّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلَ مَا إِذَا جَلَسَ  
إِلَى مَآمٍ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَّى اللَّهُ

جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور حتی المقدور صفائی کرے، پھر تیل اور  
خوشبو لگائے پھر چلے، اور (مسجد میں اگر) دو شخصوں کے درمیان گھس  
کرنہ بیٹھے، جو اس کے مقدور میں ہے (نفل) نماز پڑھے پھر جب امام  
تشریف لائے اور خطبہ شروع کرے (تو خاموش رہے اس شخص کے گنہ  
اس جمعہ سے لے کر دوسرے (گذشتہ) جمعہ تک بخش دیئے جائیں گے۔

**باب - جمعہ کے دن کسی مسلمان بھائی کو اس کی**  
**جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے (یوں کہہ سکتا ہے**  
**بھائی ذرا اکل کر بیٹھو)**

دار محمد یعنی ابن سلام از خلد بن یزید از ابن جریج از نافع حضرت  
ابن عمر کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی  
آدمی اپنے مسلمان بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھے۔ ابن  
جرج نے کہائیں نے نافع سے پوچھا کیا جمعہ کے دن کے لیے حکم ہے؟  
انہوں نے فرمایا جمعہ غیر جمعہ سب میں یہ حکم ہے۔

**باب - جمعہ کے دن اذان -**

از آدم از ابن ابی ذئب از نہری سائب بن یزید کہتے  
ہیں جمعہ کے دن اذان پہلی اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ  
جاتا تھا۔ یہ طریقہ عہد نبوی اور حضرت ابو بکر و حضرت عمرؓ کے زمانے میں  
تھا۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں مسلمان لوگوں کی تعداد میں بہت

۱۔ مسجد غدا کی ہے کسی کے باوا دادا کی ملک نہیں جو نمازی پہلے آیا اور کسی جگہ بیٹھ گیا وہی اس جگہ کا حق دار ہے اب بادشاہ یا دوسری آئے  
تو اس کو اٹھانے کا حق نہیں رکھتا کہتے ہیں حضرت مخدوم علی احمد صاحب رحمہ اللہ مسجد میں سے پہلے آئے اور بیٹھ جاتے اس کے بعد سستی کے امیر لوگ آتے  
تو ان کو غریب سمجھ کر اٹھاتے اٹھاتے مسجد کے باہر کر دیتے کئی بار ایسا اتفاق ہوا لیکن خاموش ہو رہے آخر جب تنگ آئے اور وہاں کے لوگوں نے یہ  
بڑی حرکت کی جو مخدوم صاحب جو مسجد سے باہر نکال دیئے گئے تھے ادا امیر امر اس اندر سے ایک بار کہ مسجد سے کہنے لگے سب لوگ سجدہ کرتے  
ہیں تو کہیں نہیں کرتی مسجد اسی وقت گر پڑی اور یہ سب مخدوم لوگ وہیں دب کر مر گئے ۱۲ منہ

عَبَّوْا وَسَلِّمُوا بِكُرْ عَمْرُو فَلَئِمَّا كَانَ عَشَاءُ  
وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ التَّدَاثُلَ الثَّلَاثَ عَلَى الزُّورِ آءِ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الزُّورُ آءُ مَوْضِعُهُ بِالسُّوقِ  
بِالْمَدِينَةِ -

اضافہ ہو گیا، تو انہوں نے تیسری اذان کا بمقام زور اور رواج قائم کیا۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں زور اور مدینہ کے ایک بازار کا نام ہے تشریح تکبیر کو بھی اذان شمار کرتے ہیں۔ اس لیے تین اذانوں کا مطلب یہ ہوا کہ ایک وہ اذان جو باقی نمازوں کی طرح اس وقت دی جاتی ہے جب لوگ گھروں بازاروں میں ہوتے ہیں یہی حضرت عثمان کی ایجاد ہے، خطبے کے لیے اور نماز کے لیے تکبیر اس کا رواج عہد نبوی سے پہلے دو خلفاء کے زمانے تک رہا۔

### بَابُ الْمُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ -

### باب - جمع کے دن ایک ہی مؤذن کا اذان دینا۔

۸۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ السَّاجِسُونُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ الْوَلَدَ  
زَادَ التَّأْذِينَ الثَّلَاثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَنْهُ بَنُ  
عَمَّانَ جَبَنَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَكُنْ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرُ  
وَاحِدٍ وَكَانَ التَّأْذِينَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ  
يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَفْنَى عَلَى الْمَنْبَرِ -

از ابو نعیم از عبد العزیز بن ابی سلمہ ماجشون از زہری، سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن تیسری اذان کا اضافہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا جب اہل مدینہ کی تعداد بڑھ گئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن صرف ایک تھا۔ اذان آپ کے زمانہ میں جمعے کے دن اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔

### بَابُ يُؤَذِّنُ الْإِمَامُ عَلَى الْمَنْبَرِ إِذَا سَمِعَ التَّدَاثُلَ -

### باب - امام منبر پر بیٹھے بیٹھے اذان سن کر اس کا جواب دے۔

۸۶۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنُ  
سَهْلٍ ابْنُ حَنِيفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ  
بْنِ حَنِيفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ  
وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَنْبَرِ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ  
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ

از ابن مقاتیل از عبد اللہ بن مبارک از ابوبکر بن عثمان بن سہل بن حنیف، ابو امامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں میں نے حضرت معاویہؓ بن سفیان سے سنا جب وہ منبر پر بیٹھے تھے مؤذن نے اذان دی اور اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت معاویہؓ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا مؤذن نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ تو معاویہؓ نے بھی کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ مؤذن نے

اس سے ان لوگوں کا رد کیا ہے جو کہتے ہیں آنحضرتؐ جب منبر پر جاتے تو تین مؤذن ایک کے بعد ایک اذان دیتے ۱۲ منہ۔

اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ  
مُعَاوِيَةُ وَأَنَا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ  
اللَّهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّأْذِينَ  
قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا الْمَجْلِسِ جِئْتُ أَذِّنُ  
السُّؤْدُونَ يَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي مَقَالَتِي -

### باب ۵۸ الجُلُوسُ عَلَى الْمُنْبَرِ

عِنْدَ التَّأْذِينَ -

۸۶۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْتُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ  
بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا أَنَّ التَّأْذِينَ الثَّانِي يَوْمَ  
الْجُمُعَةِ أَمْرٌ بِهِ عُثْمَانُ جِئْتُ كَثْرَ أَهْلِ  
السُّجُودِ وَكَانَ التَّأْذِينَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جِئْتُ  
يَجْلِسُ الزُّمَامُ -

### باب ۵۹ التَّأْذِينَ عِنْدَ الْخُطْبَةِ -

۸۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ  
سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ إِنَّ الْأَذَانَ يَوْمَ  
الْجُمُعَةِ كَانَ أَوَّلَهُ جِئْتُ يَجْلِسُ الزُّمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
عَلَى الْمُنْبَرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ وَإِنِّي بَكَرْتُ وَخَوَّفَلْنَا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ  
وَكُنَّا أَمْرَ عُثْمَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّلَاثِ  
فَأَذَنَ بِهِ عَلَى الزُّوْرَاءِ فَتَبَتِ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ -

کہا اشہد ان محمد رسول اللہ حضرت معاویہ نے بھی کہا اشہد ان  
محمد رسول اللہ جب مؤذن نے اذان ختم کی تو حضرت معاویہ نے  
کہا لوگو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب آپ منبر پر بیٹھے  
تھے ہی کچھ سنا جو ختم نے میرے الفاظ منبر پر سنے -

باب ۵۸ - جمعہ کی اذان ختم ہونے تک امام منبر پر  
بیٹھا رہے -

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از حقیل از ابن شہاب) سائب بن  
یزید کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن دوسری اذان کا طریقہ حضرت عثمان نے  
جاری کیا جبکہ مدینہ کی آبادی بڑھ گئی - جمعہ کے دن اذان اس وقت  
ہوتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا -

### باب ۶۰ خطبے کے وقت جمعہ کی اذان دینا -

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از یونس از زہری) سائب بن یزید  
کہتے ہیں عہد نبوی اور عہد شیخین میں جمعہ کے دن پہلی اذان اس وقت  
ہوتی جب خطبہ کے لیے امام منبر پر بیٹھ جاتا - جب خلافت عثمان کا  
دور آیا اور نمازی بڑھ گئے تو آپ نے جمعہ کے دن تیسری اذان کا حکم  
دیا - جو سب سے پہلے زورار کے بازار میں دی گئی سچر بھی دستور  
قائم رہا -

۱۰ یعنی اسی طرح اذان کا جواب دیتے رہے جیسے میں نے جواب دیا جو تم نے سنا ۱۲ منہ ۱۰ تمام شہروں میں یہی قاعدہ جاری ہو گیا کہ  
جمعہ کے لیے دو اذانیں دی جائیں ایک اقامت ۱۲ منہ -

## باب ۵۸ - الْخُطْبَةُ عَلَى الْمَنْبَرِ -

وَقَالَ أَسْهَ خُطْبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ -

۸۷۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ

ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَبْدِ الْقَارِي الْقُرَشِيُّ الْأَسْكَدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو حَازِمٍ رُبِّي دِينَارٌ أَنَّ رِيحًا لَا أَتَوُا سَهْلَ بْنَ

سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ وَقَدْ امْتَرَوْا فِي الْمَنْبَرِ مِمَّا

عُودَكُمْ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنْ

لَا عَرَفْتُ مِثْلَهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وَفِعَ

وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِلَى قُلَانَةٍ أَمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَدْ

سَبَّاهَا سَهْلٌ مَّرِيٌّ غَلَامٌ الْفَجَاءُ أَنْ يَحْكُمَ

بِأَعْوَادٍ أَجْلَسَ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ

فَأَمَرْتُهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرَفَاءِ الْعَابَةِ ثُمَّ جَاءَ

بِهَا فَأَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا فَوَضَعَتْ هُنَا ثُمَّ دَأَيْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ

وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ

الْقَهْقَرَى فَنَجَدَ فِي أَصْلِ الْمَنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا

## باب - منبر پر خطبہ پڑھنا - حضرت انسؓ فرماتے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ پڑھا۔

راؤ قتیبہ بن سعید از یعقوب بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ بن

عبد القاری القرشی الاسکندرانی ابو حازم بن دینار کہتے ہیں کہ کچھ لوگ

سہل بن سعد ساعدی کے پاس آئے۔ اُن کا جھگڑا آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے منبر کے متعلق تھا، کہ وہ کس لکڑی سے تیار ہوا تھا

سہلؓ سے پوچھا۔ تو انہوں نے کہا خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ کس

درخت کی لکڑی منبر کے لیے استعمال کی گئی اور میں نے وہ پہلا دن بھی

دیکھا جب منبر تیار کیا گیا اور جب پہلے پہل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اس پر رونق افروز ہوئے۔ آنحضرتؐ نے فلاں عورت کے پاس بھیجا۔

حضرت سہلؓ نے اس عورت کا نام بھی بتایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے اس عورت کو کہلا بھیجا کہ تو اپنے بڑھئی غلام سے کہہ کہ وہ کچھ

لکڑیاں تیار کر دے، کہ لوگوں کو وعظ و خطبہ دیتے وقت ان پر بیٹھ

جایا کروں گے۔ اس عورت نے اپنے غلام کو حکم دیا غلام نے غابہ کے جھاؤ کا

منبر بنایا اور اس عورت کے پاس لایا اس عورت نے وہ منبر آنحضرتؐ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

حکم سے وہ مسجد میں رکھا گیا۔ سہلؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی نماز پڑھی۔ تکبیر پڑھی رکوع بھی اسی پر کیا پھر

رکوع کے بعد اٹھے پاؤں نیچے اترے اور اتر کر اُس کی جڑ میں سجدہ کیا

پھر منبر پر چلے گئے دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا جب فارغ

۸۷۱ - اس کو خود امام بخاری نے باب الاعتصام والفتن میں دیا ۱۲ منہ ۱۲

اس کا نام فکیہہ یا علاشا یا عائشہ تھا یہ حدیث اوپر لکھی ہے ۱۲ منہ ۱۲

اس کا نام میمون یا ابراہیم یا باقری یا انوم یا صباح یا قیسہ یا کلاب یا نسیم یا مینا یا ردی تھا ۱۳ منہ ۱۳

یعنی کھڑے کھڑے ان لکڑیوں پر وعظ کیا کروں جب

بیٹھنے کی ضرورت ہو تو ان پر بیٹھ جاؤں پس ترجمہ باب نکل آیا بعضوں نے کہا امام بخاری نے یہ حدیث لاکر اس کے درجہ سے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو طبرانی

نے مثلاً آپ نے اس منبر پر خطبہ پڑھا ۱۴ منہ ۱۴

غابہ ایک گاؤں ہے مدینہ کے قریب وہاں جھاؤ کے درخت بہت تھے ۱۲ منہ ۱۲

اُٹھے پاؤں اس لیے

اترے کہ منہ قیسہ ہی کی طرف رہے ۱۲ منہ ۱۲

فَرَمَّ أَبُكُلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا  
صَنَعْتُ هَذَا لِيَأْتِيَنَّوْا بِي وَلِتَعْلَمُوا مَاصِلِيَّ -

۸۷۱- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَنَسٍ أَنَّهُ  
سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ جَدُّهُ يُعَوِّمُ  
عَلَيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَضَعَهُ لَهُ  
الْبُسْبُورَ سَمِعَهُ الْجَدُّ يَقُولُ أَصَوَاتِ الْوَشَارِكِ حَتَّى  
نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ  
عَلَيْهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي حَفْصُ  
بْنِ عُثَيْبٍ أَنَّ أَبَانَ بْنَ أَنَسٍ سَمِعَهُ جَابِرًا -

۸۷۲- حَدَّثَنَا أَدُمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُمَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ يُخْطَبُ عَلَى الْبُسْبُورِ فَقَالَ مَنْ جَاءَ إِلَى  
الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ -

بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا وَقَالَ  
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُخْطَبُ قَائِمًا -

۸۷۳- حَدَّثَنَا عُكَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
الْقَوَامِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ جُمُوحٍ

ہوئے تو لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے فرمایا، میں نے یہ اس لیے  
کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز کا طریقہ سیکھ جاؤ -

از سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر بن ابی کثیر از یحییٰ بن سعید از ابن  
انس، جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں (مسجد نبوی میں) ایک کھجور کی لکڑی  
پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے، جب آپ کے لیے  
اس لکڑی کی بجائے منبر رکھا گیا تو ہم نے اس سابقہ لکڑی میں سے  
دس مہینہ کی گاجھن اونٹنی کی آواز جیسی آواز سنی، آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے جب یہ واقعہ دیکھا تو منبر پر سے اتر کر اپنا ہاتھ اُس لکڑی پر  
رکھا اور وہ آواز تھم گئی - سلیمان نے بحوالہ یحییٰ، حفص بن عبید اللہ  
بن انس اور جابر بن مرثیہ روایت نقل کی ہے -

از آدم بن ابی ایاس از ابن ابی ذئب از زہری از سالم، ان کے  
والد عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ  
ارشاد فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے لیے آئے وہ غسل  
کرے -

باب - خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا - حضرت انس کہتے  
ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے کھڑے  
خطبہ سنا رہے تھے -

(از عبید اللہ بن عمرؓ از زہری از عمارت از عبید اللہ بن عمرؓ از نافع)  
ابن عمرؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ پڑھتے تھے  
پھر پہلے خطبہ کے بعد بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے جیسے تمہارا آج کل عمل ہے

۱۷ شافعی نے کہا قیام شرط ہے خطبہ کی کیونکہ قرآن شریف میں ہے وتر کوک قائما اور حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے ہمیشہ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا  
عبدالرحمن بن ابی الحکم بیٹھ کر خطبہ پڑھا تھا تو کعب بن حجرہ صحابیؓ نے اس پر اعتراض کیا البتہ اگر کوئی عذر ہو تو بیٹھ کر خطبہ پڑھ سکتا ہے اور حضرت  
مساد بن زیدؓ نے مٹاپے کی وجہ سے بیٹھ کر خطبہ پڑھا جیسے ابن ابی شیبہؓ نے نکالا اور حنفیہ کے نزدیک خطبہ میں قیام سنت ہے ۱۲ منہ -

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا  
ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُومُ كَمَا تَفْعَلُونَ، الْآنَ -

**باب ۵۸۲** اسْتِقْبَالِ النَّاسِ  
الرِّمَامِ إِذَا خَطَبَ - دَا سْتَقْبَلُ  
ابْنُ عَسَاكَرٍ وَأَسْنُ الرِّمَامِ -

۸۷۴ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ هَلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَحِيبٍ  
بِالْحُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ  
ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ -

**باب ۵۸۳** مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ  
بَعْدَ الشَّاءِ أَمَّا بَعْدُ - رَوَاهُ  
عَلِيٌّ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۸۷۵ - وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي  
فَاطِمَةُ بِنْتُ السُّنْدُبِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي  
بَكْرٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ  
قُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى  
السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى كَعْبٍ  
قَالَتْ فَأَكَلَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جِدًّا أَحْتِى تَجْلُوَ فِي الْغُضِيِّ وَإِلَى جُنْحِي قَوْلُهُ  
فِيهَا مَاءٌ فَقَطَعَتْهَا فَجَعَلَتْ أَصْبَ مِنْهَا عَلَى  
رَأْسِي فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

**باب -** امام خطبہ پڑھے تو لوگ امام کی طرف منہ کر کے  
بیٹھیں، عبداللہ بن عمرؓ نے اور انسؓ نے امام کی طرف  
منہ کر کے خطبہ سنا۔

(از معاذ بن فضالہ، از ہشام از یحییٰ از ہلال بن ابی میمونہ از عطاء  
بن یسار) ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر  
پر بیٹھے اور ہم سب آپ کے ارد گرد بیٹھے (سب لوگوں کا منہ امام کی  
طرف تھا۔)

**باب -** ثنا کے بعد اما بعد کہنا (خطبہ میں)۔ حضرت عکرمہ  
نے بحوالہ ابن عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کیا۔

(از محمود از ابواسامہ از ہشام بن عمرو از فاطمہ بنت منذر) اسماء  
بنت ابی بکر کہتی ہیں میں حضرت عائشہؓ کے پاس گئی اس وقت لوگ نماز  
کسوف پڑھ رہے تھے میں نے کہا یہ کونسی نماز ہے جو لوگ پڑھ رہے ہیں  
انہوں نے سر کے ذریعے سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا کیا یہ  
کوئی خدا کی نشانی ہے؟ انہوں نے پھر سر سے اشارہ کیا۔ ہاں! خیر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی طویل نماز پڑھی، حتیٰ کہ مجھے غشی  
آئے لگی، اور میرے پہلو میں پانی والی مشک رکھی تھی، میں اسے کھول کر  
اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ  
ہوئے، اس وقت سورج صاف ہو گیا تھا آپ نے لوگوں کو خطبہ  
سُنا یا اور اللہ کے شایانِ شان حمد و ثنا کی، پھر فرمایا انا بعد آپ کا یہ

۱۵۔ میں بعد نماز کے اب آپے مطلب شروع کیا اور فرمایا کہ کہن کہ اللہ جل جلالہ کی قدرت کی ایک نشانی ہے وہ کسی کی موت اور زیت سے نہیں ہوتا یہیں باب کا مطلب بخلا

سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتْ الشَّمْسُ فَطَلَبَ النَّاسُ فَحَسَدَ  
 اللَّهُ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَأَلَتْ وَلَعَطَتْ  
 نِسْوَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَتْهَا ابْنَتُهَا لِأَسْكِنَتْهُنَّ  
 فَقُلْتُ لِعَاشَةِ مَا قَالَ قَالَتْ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ  
 لَمْ أَكُنْ أُرِيدُهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا  
 حَتَّى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِنَّهُ قَدْ أُدْخِلَ إِلَى أَنْتُمْ  
 تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أُوقْرِيَاءَ مِنْ فِتْنَةِ  
 الْمَسِيحِ الذَّجَالِ يُؤْتِي أَحَدَكُمْ مِيقَالَ لَهُ مَا  
 عَلَيْكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمَوْتُ أَوْ قَالَ الْمَوْتُ  
 شَكَّ هِشَامُ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى  
 فَأَمَّا وَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا فَيَقُولُ لَهُ  
 ثُمَّ صَاحِبًا قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنْ كُنْتَ لَوْ مَسَّ بِهِ وَأَمَّا  
 الْمَنَافِقُ أَوْ الْمُنَازِبُ شَكَّ هِشَامُ فَيَقُولُ لَهُ  
 مَا عَلَيْكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ  
 النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ قَالَ هِشَامُ  
 فَلَقَدْ قَالَتْ لِي فَاطِمَةُ فَأَوْعَيْتُهُ غَيْرَ أَكْثَرِ  
 ذَكَرْتُ مَا يَغْلُظُ عَلَيْهِ.

فرمانا تھا کہ کچھ انصاری عورتوں نے شور و غل شروع کر دیا۔ میں نے انہیں  
 خاموش کرانے کے لیے اس طرف رخ کیا اور خود آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا کلام بھی نہ سُن سکی، میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا، کوئی  
 ایسی چیز نہیں جو میں نے نہ دیکھی تھی مگر آج میں نے اس مقام میں  
 سب کچھ دیکھ لیا ہے، حتیٰ کہ جنت اور دوزخ۔ نیز میری طرف وحی  
 کی گئی کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ویسے ہی ہوگی جیسے مسیح درجہ  
 کے زمانے میں آزمائش ہوگی۔ یا اس کے قریب قریب۔ تم میں سے  
 ہر شخص کے پاس فرشتہ آئے گا اور کہے گا تو اس شخص کے متعلق کیا  
 اعتقاد رکھتا ہے؟ مومن یا مومن تو کہے گا (ہشام راوی کو شک ہے)  
 ”وہ اللہ کے پیغمبر ہیں، وہ محمد ہیں ہمارے پاس دلائل اور ہدایت کی  
 باتیں لے آئے ہم ان پر ایمان لائے اور قبول کیا، پیروی کی، تصدیق  
 کی۔“ اس سے کہا جائے گا آرام سے سو جا، ہم پہلے ہی یہ جانتے تھے  
 کہ تو ان پر ایمان رکھتا تھا، اور منافق یا شک کرنے والا (ہشام کو  
 شک ہے) جب اس سے کہا جائے گا اس شخص کے متعلق تیرا کیا  
 ایمان ہے تو وہ کہے گا ”مجھے معلوم نہیں۔“ میں نے لوگوں سے سنا  
 کچھ کہتے تھے (شاعر یا ساحر) میں بھی وہی کہنے لگا۔

ہشام کہتے ہیں فاطمہ بنت منذر نے جو جو باتیں کہیں مجھے وہ

سب یاد ہیں لیکن انہوں نے منافق پر سختی کا حال بھی بیان کیا جو مجھے یاد نہیں رہا۔

۸۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
 أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ  
 الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ إِلَيَّ  
 شَيْئًا فَنَفْسُهُ فَأَعْطَى رَجُلًا وَتَرَكَ رَجُلًا

رازمحمد بن معمر از ابو عاصم از جریر بن حازم از حسن بن تغلب  
 فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال آیا یا کوئی  
 چیز آئی، آپ نے اسے تقسیم کر دیا، بعضوں کو دیا بعضوں کو نہ دیا۔  
 پھر آپ کو یہ خبر پہنچی کہ جن لوگوں کو نہیں دیا وہ ناراض ہیں۔ آپ نے  
 اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا انا بعد اللہ خدا کی قسم میں کسی شخص کو

۱۔ دوسری روایت میں وہ سختی نہ کر رہے کچھ فرشتہ اس کو آگ کے گرز سے مارے گا یہ حدیث اوپر کی بارگزر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۵ منہ سے ترجمہ باب نکلا ۱۲ منہ۔

فَبَلَّغَهُ أَنَّ الَّذِينَ تَرَكُوا عَتَبَكُمَا  
فَحَمَدَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ  
فَوَاللَّهِ إِنِّي أُعْطِيَ الرَّجُلَ وَأَدْعَى الرَّجُلَ وَ  
الَّذِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِيَ وَلَكِنْ  
أُعْطِيَ أَقْوَامًا لَمَّا دَرَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ  
وَالْهَلَكِ وَأَكْبَلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا حَلَّ اللَّهُ  
فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْحَيْرِ فِيهِمْ عَمُوا  
بُنْ تَغْلِبُ فَوَاللَّهِ مَا أَحْبَبْتُ أَنَّ لِي بِحِكْمَةٍ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حُمِدَ التَّعْمَرُ -

۸۷۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
اللِّثِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ  
الْبَيْتِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِحَالٍ يَصْلُوتُهُ  
فَأَمَّ بِهِ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَأَجْتَمَعُوا أَلْفًا مِنْهُمْ  
فَصَلُّوا مَعَهُ فَأَمَّ بِهِ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَاكْثُرَ  
أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ خَرَجَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ  
فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ كَجَزَا الْمَسْجِدَ عَنْ  
أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى  
الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ

دیتا ہوں اور کسی کو نہیں دیتا۔ جس شخص کو میں نہیں دیتا وہ مجھے اس  
شخص سے زیادہ عزیز رہتا ہے، جسے دیتا ہوں، کیونکہ جنہیں میں دیتا  
ہوں ان کی میں بے چینی اور گھبراہٹ دیکھتا ہوں اس لیے دیتا  
ہوں۔ جنہیں میں نہیں دیتا دراصل ان کی خدا کی طرف سے سیر چشمی  
اور سبلائی دیکھ کر اور اس پر بھروسہ کر کے چھوڑ دیتا ہوں، انہی لوگوں  
میں عمرو بن تغلب بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان  
ختم ہوا، عمرو بن تغلب کہتے ہیں اللہ کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا یہ فرمان جو انہوں نے میرے حق میں کہا ایک ایسی سند ہے اور نعمت  
کہ اگر اس کے بدلے میں مجھے قیمتی سرخ اونٹ بھی ملتے تو میں اتنا خوش  
نہ ہوتا۔

ذابیجی بن کبیر ازلیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ حضرت  
عائشہ فرماتی ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات کو حجرے  
سے باہر تشریف لائے، آپ نے مسجد میں تراویح کی نماز پڑھی، لوگوں  
نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، صبح کو لوگوں نے اس بات کو مشہور  
کر دیا تو دوسری رات کو پہلی رات سے بھی زیادہ لوگ نماز تراویح کے  
لیے جمع ہو گئے اور آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ دوسری صبح کو پھر مشہور  
کر دیا لہذا تیسری رات کو اور بھی زیادہ لوگ جمع ہوئے، آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی  
چوتھی رات کو اتنے لوگ جمع ہوئے کہ مسجد میں جگہ نہ رہی دگر آپ تشریف  
نہ لائے، اور صبح کی نماز میں تشریف لائے۔ جب صبح کی نماز پڑھا چکے  
تو لوگوں کو خطاب کیا اور تشہد پڑھا پھر فرمایا انا بعد مجھ سے یہ بات  
پوشیدہ نہ تھی کہ تم یہاں مسجد میں جمع ہو گئے اس لیے نہیں آیا

۱۔ سہان اللہ صحابہ کے نزدیک آنحضرت کا ایک کلمہ فرمایا جس سے آپ کی رضامندی ان سے معلوم ہو ساری دنیا کا مال دولت ملنے سے زیادہ پسند تھا۔  
اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال خلق ثابت ہوا کہ آپ کسی کی ناراضی پسند نہیں فرماتے تھے نہ کسی کی دل شکنی آپ نے ایسا خطبہ سنایا کہ  
جن لوگوں کو نہیں دیا تھا وہ ان سے بھی زیادہ خوش ہو گئے جن کو دیا تھا ۱۲ منہ ۱۷ ترجمہ باب یہیں سے نکلنا ہے ۱۲ منہ -



أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخَفْ عَلَى مَكَائِكُمْ لِكُنِّي خَشْيَتِ أَنْ تُفَرِّضَ عَلَيْكُمْ فَتَعَجَّزُوا عَنْهَا تَابِعَهُ يُونُسُ -

۸۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَشِيَّةَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ تَابِعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا بَعْدُ وَتَابِعَهُ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُلَيْمٍ فِي أَمَّا بَعْدُ -

۸۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ السُّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَعَهُ جَيْشٌ تَشَهَّدَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ تَابِعَهُ الزُّبَيْرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ -

۸۸۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَحَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْبَكَّرَ كَانَ إِحْدَى عَشْرَ جُلُوسَةً

کیونکہ مجھے اندیشہ تھا کہ میں یہ نماز فرض نہ ہو جائے اور تم سے باقاعدہ ادا نہ ہو سکے۔ عقیل کے ساتھ اس حدیث کو یونس نے بھی زہری سے روایت کیا۔

از ابوالیمان از شعیب از زہری از عروہ (ابن حمید ساعدی فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو (عشا کی) نماز کے بعد کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا اور اللہ کی شان کے مطابق حمد و ثنا کی سچ فرمایا انا بعد۔ زہری کے ساتھ اس حدیث کو ابوعبیدہ اور ابواسامہ نے بھی ہشام بن عروہ سے روایت کیا انہوں نے عروہ سے انہوں نے ابوجمید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا انا بعد۔ ابوالیمان کے ساتھ اس حدیث کو عدی نے بھی بخلاف سفیان روایت کیا اس میں صرف انا بعد ہے یعنی عدی کی حدیث میں باقی مضمون نہیں صرف انا بعد میں مناجات ہے۔

از ابوالیمان از شعیب از زہری از علی بن حسین از مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے میں نے خود سنا آپ نے تشہد پڑھ کر انا بعد فرمایا۔ شعیب کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن ولید زبیدی نے بھی زہری سے روایت کیا۔

از اسمعیل بن ابان از ابن الغسیل از عکرمہ ابن عباس فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض دصال میں منبر پر چڑھے، یہ آپ کا آخری بیٹھنا تھا، ایک چار مونڈھوں پر ڈالے ہوئے، ایک سیاہ پٹی سے سر باندھے ہوئے، آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی۔ سچ فرمایا اے لوگو

۱۔ یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو امام بخاری نے ایمان اور نوروں میں نکالا ہے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن التیمیہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا جب زکوٰۃ کمال لایا تو بعض چیزوں کی نسبت یہ کہنے لگا کہ یہ محمد کو بطور تحفہ کے ملی ہیں اس وقت آپ نے عشا کے بعد یہ خطبہ سنا یا ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی یہ مناجات صرف انا بعد کے کہنے میں ہے پوری حدیث میں نہیں ہے ابومعاًویہ اور ابواسامہ اور عدی کی روایتوں کو امام مسلم نے نکالا ۱۲ منہ۔

مُعْظَمًا مَحَقَّةً عَلَى مَرْكَبِيهِ فَمَا عَصَبَ رَأْسَهُ  
بِعَصَابَةٍ دَسَمَةٍ فَمَدَّ اللَّهُ دَأْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ  
قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي فَتَا بَوَّالِيهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا  
بَعْدُ فَإِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقِلُّونَ وَ  
يَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ دَلَّى شَيْئًا مِنْ أُمَّةٍ  
مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُصْرِفَ فِيهِ أَحَدًا أَوْ  
يُنْفَعُ فِيهِ أَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ فَحْشِهِمْ فَ  
يَكْبَادُ عَنْ مُسَبِّهِمْ

### باب ۵۸۱ النُّعْدَةُ بَيْنَ

الْمُخْطَبَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ -

۸۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ  
ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ  
تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَفْعَلُ بَيْنَهُمَا -  
بَابُ ۵۸۲ الْإِسْتِمَاعُ إِلَى الْخُطْبَةِ -

۸۸۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
ذَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْوَدِيِّ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَفَقَتِ الْمَلَائِكَةُ  
عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَنْتَبِهُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ

میرے قریب ہو جاؤ، سب آپ کے قریب ہو گئے، آپ نے فرمایا  
اگلا بعد بے شک انصار کا قبیلہ کم ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بڑھ  
جائیں گے۔ لہذا جو شخص حاکم مقرر کیا جائے اور وہ لوگوں کو نفع و  
نقصان پہنچانے کی توفیق رکھتا ہو، تو اسے چاہیے کہ انصار کے نیکوں  
کی نیکی کو مد نظر رکھے اور ان میں سے کسی بُرے کی برائی سے درگزر  
کرے۔ یعنی ہر حال میں انصار نیک سلوک کے مستحق ہیں اور حکام  
ان کا خیال رکھیں۔

### باب - جمعہ کے دن دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا

دائِمُ الدَّارِ الْبَشَرِ مِنْ مَفْضَلِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ زَانِعٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
فَرَمَاتِهِ هِيَ أَنْخَضَرَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (جمعہ کے دن) دو خطبے پڑھتے  
ان کے درمیان بیٹھتے۔

### باب - خطبہ کان لگا کر سننا۔

رَأَى أَدَمَ ابْنَ أَبِي ذَيْبٍ ابْنِ الزُّهْرِيِّ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ زَانِعٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
مَرَّ بِهِ كَيْتَ هِيَ أَنْخَضَرَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرِيَا جَسَدِ دِنِ جَمْعِهِ آتَا  
هِيَ فَرَشْتَةُ جَامِعِ مَسْجِدِ كَيْ دَرَوَازِ سِ پر نمازیوں کے نام لکھتے رہتے  
ہیں، جو پہلے آتا ہے اس کو پہلے جو بعد میں آتا ہے اس کو بعد اور جو  
کوئی سویرے جاتا ہے اس کی مثال ایسے شخص کی ہے جو اونٹ

۱۔ یعنی باقی قومیں اس قدر مسلمان ہو جائیں گی کہ انصار خود بخود کم معلوم ہوں گے بہ نسبت آج کے کہ مسلمان باقی کم ہیں اور انصار زیادہ اور وہ  
زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔ عبدالرزاق ۱۷۷۷ یعنی انصار کے لوگوں پر نگاہ شفقت رکھے۔ حتی المقدور اگر ان سے کوئی بھی خطا ہو جائے تو اس سے چشم  
پوشی کرے اور یہ صلہ ہے ان کے املا اور اعانت کا جو انہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی اس لیے ہر مسلمان پر ان کا حق ہے امام بخاری ان  
سب حدیثوں کو اس لیے لائے کہ ان سے خطبہ میں اتنا بعد کہ ثابت ہوتا ہے قسطلانی نے کہا حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حدود شرعیہ انصار پر  
سے اٹھادی جائیں حدود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر غریب امیر سب پر قائم کرنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ مراد دوسری  
خفیف غلطیاں اور خطائیں ہیں ۱۲ منہ۔

وَمَثَلُ الْمُهْجَرِ كَمَثَلِ الذِّبْيِ يُهْبِي بَيْنَ كَهْ  
ثُمَّ كَالَّذِي يُهْبِي بَعْوَةً ثُمَّ كَبْشَاتُهُمْ مَجَاجَةً  
ثُمَّ يَهْمَةُ فَرَادُ الْخَرْجِ إِلَّا مَا مَطُودُوا وَاهْتَفَفَهُمْ  
وَيَسْمَعُونَ الذِّكْرَ -

**باب ۵۸۲** إِذَا رَأَى الْإِمَامُ رَجُلًا  
جَاءَ وَهُوَ يَخْطُبُ أَمَرَ أَنْ يُعْلَى  
رُكْعَتَيْنِ -

۸۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ  
أَصَلَيْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ -

**باب ۵۸۳** مَنْ جَاءَ وَالْإِمَامُ  
يَخْطُبُ عَلَى رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ -

۸۸۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ  
دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ أَصَلَيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ  
فَعَلَّ رُكْعَتَيْنِ -

قربانی کرے، پھر اس کی جو گائے قربانی کرے، پھر ایسے کی جو بینڈھا  
قربان کرے، پھر ایسے کی جو مرغی قربان کرے، پھر ایسے شخص کی  
جو خدا کے راستہ میں انڈا خیرات کرے۔ جب امام خطبہ کے لیے  
نکلتا ہے تو وہ اپنی کاپی لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ وغیرہ ذکر الہی  
بڑے غور سے سنتے ہیں۔

**باب -** خطبہ دینے کے دوران امام کسی کو دو رکعت  
تحتیۃ المسجد کا حکم دے سکتا ہے۔

از ابوالنعمان ازحماد بن زید ازعمرو بن دینار جابر بن عبد اللہ  
فرماتے ہیں ایک شخص مسجد میں داخل ہوا۔ آپ اس وقت خطبہ دے  
رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اسے فلاں تو نے تحتیۃ المسجد نماز پڑھی،  
اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر پڑھ لے۔

**باب -** خطبہ ہو رہا ہو اور کوئی مسجد میں آئے تو ہلکی چٹکی  
دو رکعتیں پڑھ لے۔

از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو حضرت جابر فرماتے ہیں  
ایک شخص جمعہ کے دن داخل مسجد ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
خطبہ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا تو نے تحتیۃ المسجد  
نماز پڑھی؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اٹھ اور دو رکعت پڑھ  
لے۔

۱۔ امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ نمازیوں کو بھی خطبہ کان لگا کر سننا چاہیے کیونکہ فرشتے بھی کان لگا کر سنتے ہیں شافعیہ کے  
نزدیک خطبہ کی حالت میں کلام کرنا مکروہ ہے لیکن حرام نہیں ہے حنفیہ کے نزدیک خطبہ کے وقت نماز اور کلام دونوں منع ہیں بعضوں نے کہا  
دنیا کا بیکار کلام منع ہے لیکن ذکر یا دعا منع نہیں ہے امام احمد کا قول یہ ہے کہ جو خطبہ سننا ہو یعنی خطبہ کی آواز اس کو پہنچی ہو اس کو منع ہے جو نہ  
سننا ہو اس کو منع نہیں شوکانی نے  
یہ لکھا ہے کہ خطبہ کے وقت وہ خاموش رہے سید علامہ نے کہا تحتیۃ المسجد مستثنیٰ ہے  
جو شخص مسجد میں آئے اور خطبہ ہو رہا ہو تو دو رکعت تحتیۃ المسجد کی پڑھ لے اسی طرح امام کا کسی ضرورت سے بات کرنا جیسے صحیح احادیث میں وارد  
ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ہلکی چٹکی سے یہ مطلب ہے کہ قرأت کو طول نہ دے یہ نہیں کہ جلدی جلدی پڑھے ۱۲ منہ -

## باب ۵۸۵ رَفْعُ الْيَدَيْنِ فِي الْخُطْبَةِ -

۸۸۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ ح وَعَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْكَ الْكَرَاءُ هَلْكَ الشَّاءُ فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِينَا مَدًى يَدِيهِ وَدَعَا -

## باب ۵۸۶ الرُّسُوفُ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ -

۸۸۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ الْمُنْذَرِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْكَ الْمَالُ وَجَاءَ الْعِيَالُ فَأَدْعُ اللَّهَ لَنَا فَوَفَّعَ يَدَيْهِ وَمَا تَرَى فِي السَّمَاءِ قُرُوعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيكَ مَا وَضَعَهَا حَتَّى شَارَ السَّحَابُ امْتِلَاجَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مَنَابِرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرُ يَتَكَادَرُ عَلَى خَيْبَتِهِمْ فَبَطَرْنَا يَوْمَئِذٍ لَكَ وَمِنْ

## باب - خطبہ کے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا -

از مسند از حماد بن زید از عبد العزیز از حضرت انس (دوسری سند از یونس از ثابت) حضرت انس فرماتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے، اتنے میں ایک شخص اٹھا عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے گھوڑے بھوکے مر گئے، بکریاں ہلاک ہو گئیں، آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ پانی اور بارش سے ہمیں سرسبز و شاداب کرے چنانچہ آپ نے ہاتھ اٹھائے دعا فرمائی :-

## باب - جمعہ کے دن خطبہ میں بارش کے لیے دعا کرنا

از ابراہیم بن المنذر از ولید بن مسلم از ابو عمر از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں پر قحط پڑا، ایک بار آپ جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں ایک بدو کھڑا ہو گیا عرض کیا یا رسول اللہ! مال برباد ہو گیا، بچے بھوکے مر گئے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمائیے، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، اگرچہ اس وقت آسمان میں ادنیٰ سا بادل کا ٹکڑا بھی دکھائی نہیں دیتا تھا، مگر اُس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، آپ نے ابھی ہاتھوں کو واپس پہلی حالت میں اتارا تو میں تنہا کہ پہاڑوں کی طرح بادل اُمنڈ آئے اور آپ منبر سے ابھی اترے نہ تھے، کہ آپ کی ریش مبارک تر ہو گئی اور اس سے پانی ٹپک رہا تھا۔ عرض اُس دن اس کے بعد دوسرے، تیسرے اور چوتھے دن حتیٰ کہ دوسرے جمعہ تک بارش

۱۔ ترجمہ باب ۵۸۵، دونوں ہاتھ اٹھانے سے یہی ہاتھوں کا پھیلا نامراد ہے امام بخاری نے یہ لفظ متبدل کر اس طرف اشارہ کیا کہ رفع یدین سے وہ رفع ہاتھ نہیں ہے جو نماز میں ہوتا ہے ورنہ آگے کی باب کی حدیث اس ترجمہ باب کے زیادہ مطابق تھی جس میں صاف رفع یدین ہے ۱۲ منہ۔

الْعَبْدُ وَمِنْ بَعْدِ الْعَبْدِ وَالَّذِي يَلِيهِ حَتَّى  
الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ  
غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهْدِمُ الْمَسَاجِدَ وَ  
غَرَقَ الْمَاءُ فَأَدْعُ اللَّهَ لَنَا فَوَقَعَ يَدَايِهِ فَقَالَ  
اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بَيْنَهُ إِلَى  
نَاحِيَةٍ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَمَصَرَّتِ  
الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجُوبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةً  
شَهْرًا وَلَمْ يَحْمِ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْأَحْدَاثِ  
بِالْجُودِ -

### بَابُ الْإِنْصَاتِ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ وَإِذَا  
قَالَ لِمَصَاحِبِهِ أَنْصِتْ فَقَدْ لَعَا  
وَقَالَ سَلَمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْصِتُ إِذَا  
تَكَلَّمَ الْإِمَامُ -

۸۸۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
اللَيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
سَعِيدُ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ يُرْوَى أَخْبَرَنِي  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِذَا قُلْتُ لِمَصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ  
يُخْطَبُ فَقَدْ لَعَوْتُ -

سے ہم شاداب ہوتے رہے۔ دوسرے جمعے کو وہی بدو یا کوئی اور  
شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ مکانات گرنے لگے مال و اسباب ڈوبنے  
لگے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ بارش ختم جائے۔ آپ نے  
دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: اے اللہ! بارش ہمارے گرد برسا  
ہم پر نہ برسا۔ چنانچہ آپ بادل کے جس کونے کی طرف اپنے ہاتھ  
سے اشارہ فرماتے وہ وہاں سے ہٹ جاتا اور مدینہ ایک گول  
دائرے میں آگیا اور قناتہ کا نالہ مہینہ بھر بہتا رہا۔ کسی طرف سے کوئی  
شخص ایسا نہیں آیا، جس نے یہ نہ کہا ہو، کہ خوب بارش ہو رہی تھی۔

### بَابُ - جمع کے دن خطبے میں مقتدیوں کا خاموش

رہنا اور جب کسی نے اپنے ساتھی سے کہا خاموش رہ  
اُس نے خود لغو حرکت کی۔ حضرت سلمان فارسی نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جب امام  
خطبہ شروع کر دے، تو مقتدی خاموش رہیں۔

دار یحییٰ بن بکیر از لایث از عقیل از ابن شہاب از سعید بن  
مسیب (ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :  
جب تو جمعے (خطبے کے دوران میں) اپنے ساتھی سے کہے چپ رہ  
تو تو نے بھی لغو حرکت کی۔ ۵

۱۷۱۱- گرد آرد از پنج میں کھلا ہوا سحان اللہ اس سے بڑھ کر اور معجزہ کیا ہو گا ۱۷۱۲- قناتہ ایک وادی کا نام ہے ۱۷۱۳- دوسرے کو نصیحت  
اپنے کو نصیحت چاہیے تھا چپ رہنا یہ کہنا کہ چپ رہ یہ بھی ایک بات ہے یہ مضمون خود ایک حدیث کی عبارت ہے ۱۷۱۴- کوثر انی نے بحال ۱۷۱۵- کہ یہ باب  
لا اراہم بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جنہوں نے خطبہ شروع ہونے سے پہلے ہی چپ رہنا لازم قرار دیا ہے سلمان کی یہ روایت اور رسول لا گزر چکی ہے ۱۷۱۶-  
۵۷- چاہیے تھا اشارے سے منع کرنا یا لکھری پھینک کر دوسری روایت میں ہے اس کا جملہ جمعہ نہیں رہا یعنی ظہر میں گیا عبداللہ بن عمر کی حدیث میں ہے  
جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں چھاندیں اس کا جمعہ ظہر ہو گیا۔

باب ٥٩ الساعة التي في يوم

الجمعة -

٨٨٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا  
عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُعَلِّمُ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا  
إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ وَآثَارُ بَيْدٍ لَا يُقَالُ لَهَا -

بَابُ ٥٩٢ إِذَا انْفَرَأَ النَّاسُ عَنِ

الإمام في صلوة الجمعة فصلًا  
الإمام ومن بقي جائزًا -

٨٨٩- حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ قَالَ  
حَدَّثَنَا زَائِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ  
إِبْنِ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ عِيْرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالتَقُوا إِلَيْهَا  
حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَ

باب ۱۔ جمہ کے دن وہ گھڑی جس میں دعا قبول

ہوتی ہے۔

۱۰  
 اذ عبد اللہ بن مسلمہ اذ مالک اذ ابو الزناد اذ اعرج حضرت ابوہریرہؓ  
 کہتے ہیں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اُس میں  
 ایک ساعت ایسی ہے، کہ کوئی مسلمان بندہ اس میں گھڑا ہو انماز  
 پڑھ رہا ہو اللہ سے کچھ سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا کر دیتے  
 ہیں۔ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے اشارہ کر کے  
 فرمایا کہ وہ بہت مختصر وقت ہے۔ ۱۱

**باب - اگر جمعہ کی نماز میں کچھ مقتدی امام کو چھوڑ**

کے چلے جائیں تو امام اور باقی مقتدی جو امام کے  
ساتھ ہیں ان کی نماز ہو جائے گی۔ ۱۷

(۱) معاویہ بن عمرو از زائدہ از حُصَین از سالم بن ابی جَہْد جابر بن  
 عبد اللہ فرماتے ہیں ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز  
 میں مصروف تھے کہ ایک غلہ بردار قافلہ آپہنچا۔ لوگ خطبہ چھوڑ کر اس کی  
 طرف چلے گئے، حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف  
 بارہ آدمی رہ گئے۔ اس وقت سورۃ جمعہ کی یہ آیت نازل ہوئی وَ اِذَا  
 دَاوُودُ تَجَارَعَۃً اَوْ رَجَبٌ وَہ کوئی تجارت یا لہو و لعب کا سامان۔ کہتے  
 نوادھر دوڑ پڑتے ہیں اور نیچے کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ ۵

۱۵ اس کا زمانہ کم ہے شب قدر کی طرح اس ساعت میں بھی بہت اختلاف ہے مگر سب میں قوی قول یہ ہے کہ وہ ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے شروع ہوتی ہے اور نماز پوری ہونے پر ختم ہو جاتی ہے بعضوں نے کہا وہ جمعہ کی خیر ساعت ہے بعضوں نے کہا یہ ساعت اب نہیں ہوتی اٹھائی گئی بعضوں نے کہا سا، بھر میں ایک جمعہ میں آتی ہے ۱۲ منہ ۱۵ شافعیہ اور حنبلیہ نے جمعہ کے لیے امام کے سوا چالیس شخصوں کی اور مالکیہ نے بارہ کی اور حنفیہ نے امام سمیت چار کی شرط کی ہے چونکہ ان اعداد کے اثبات کے لیے کوئی حدیث امام بخاری کی مشروط برتنقیی لہذا اس کو نہ لاسکے صرف یہ امر بیان کیا کہ اگر کچھ مقتدی خطبہ پڑھتے ہیں یا نماز شروع ہوئے بعد میں دس تو باقی لوگوں کی نماز صحیح ہو جائے گی بعضوں کے نزدیک ایک مقتدی بھی امام کے ساتھ رہے تو جمعہ کی نماز صحیح ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی نماز کی تیاری میں جیسے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ پڑھ رہے تھے اور احتمال ہے کہ اس وقت تک نماز میں بھی چلنا یا کچھ دیکھنا منع نہ تھا اور ہنگامہ ۱۲ منہ ۱۵ اتفاق سے ان دنوں مدینہ میں غلہ کی قلت تھی اور لوگوں کو اناج کی بہت احتیاج تھی کہتے ہیں یہ فائدہ عبدالرحمن بن عوف کا تھا جیسے ابن مردودہ نے نقل کیا یا حیرہ لکھی کا جیسے طبرانی نے نقل کیا احتمال ہے کہ دونوں اس میں شریک ہوں ۱۲ منہ ۱۵ یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ صحابی کی شان میں خود قرآن شریف میں یہ آیت ہے رجال لا تہتیم تجارتہ ولا بیع عن ذکر اللہ تو یہ حدیث اس کے خلاف پڑتی ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ اس آیت کے نزول سے پہلے کا ہے اس کے بعد صحابہ نے توبہ کی ہوئی اور بار و گرا بسا کام نہ کیا اور ۱۲ منہ ۱۵

إِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا۔

### باب ۵۹۳ الصلوة بعد

الجمعة وقبلها۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَارْفَعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ الظُّلُمِ رَكَعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصُفَ يُمُوسَى رَكَعَتَيْنِ۔

### باب ۵۹۴ قول الله عز وجل

فَإِذَا أَقْبَسِمْتَ الصَّلَاةَ فَأَنْتَشِرُوا

فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَاةٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَرَامٍ عَنْ سَهْلِ قَالَ كَانَتْ فَيْئًا أُمْرًا أَتَى جَعْلًا عَلَى أَرْبَعَاءَ فِي مَرْزُوعَةٍ لَهَا سَلْقًا فَكَانَتْ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ أُمُومَ السَّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قَدَارٍ ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قُبُصَةً مِنْ شَعِيرٍ تَطْعُمُهَا فَتَكُونُ أُمُومُ السَّلْقِ عَوَاقَهُ وَكَانَتْ تَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَتَسْلِمُ عَلَيْهَا مُتَعَرِّبٌ ذَلِكَ الطَّعَامُ أَيْسًا

### باب ۵۹۵ بعد نماز جمعہ اور قبل نماز جمعہ سنت پڑھنا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از تارفع) عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعت، ظہر کے بعد دو رکعت اور مغرب کے بعد دو رکعت اپنے گھر میں پڑھتے تھے اور عشا کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے، البتہ جمعہ کے بعد مسجد میں کچھ نہ پڑھتے تھے۔ صرف گھر میں واپس آکر دو رکعت پڑھتے تھے۔ ۷

### باب ۵۹۶ اللہ تعالیٰ کا فرمان۔ فَإِذَا أَقْبَسِمْتَ الصَّلَاةَ تَا

فَضْلُ اللَّهِ۔ ترجمہ: جب نماز پوری ہو جائے تو زمین

میں پھیل جاوے اللہ کا فضل یعنی رزق تلاش کرو۔

(از سعید بن ابی مریم از ابو غسان از ابو حازم) سہل فرماتے ہیں کہ کیم میں ایک عورت (نام معلوم نہیں) تھی وہ اپنے کیمت کی نالی پر چھند رکاشت کرتی۔ جسے کادن ہوتا تو وہ چھند کی جڑیں نکال کر منڈیا میں پکاتی اور اس میں ایک مٹی جو کے آٹے کی بھی ڈال دیتی۔ اس طرح چھند کی جڑیں بوٹیوں کی طرح ہو جاتیں۔ ہم لوگ جسے کی نماز پڑھ کر اس کے گھر پر جاتے۔ اسے سلام کرتے۔ وہ یہ کھانا ہمارے سامنے رکھتی۔ ہم اسے چاٹ جاتے۔ اس کھانے کی خواہش میں ہم جمعہ کی بھی آرزو رکھتے کہ وہ کب آئے گا۔ ۷

۷۔ فرض کے علاوہ باقی سنن و نوافل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں پڑھتے تھے۔ یہ دو رکعتیں بھی گھر میں ادا کرتے تھے۔ عبد الرزاق ۷۷۷ باب کی مطابقت اس طرح ہے کہ صحابہ نماز کے بعد رزق کی تلاش میں نکلتے اور اس عورت کے گھر پر اس امید سے جاتے کہ کھانے کا اللہ اکبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ نے کسی تکلیف زدگی گزار دی کہ چھند کی جڑیں اور مٹی بھر جو ان تکلیف سمجھنے اور اسی پر فحاشی کرنے رضی اللہ عنہم ۱۲۱ منہ۔

فَلَعَقَهُ وَكَأَنَّكَ مَتَى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَطَعًا مِمَّا ذَلِكُ.

۸۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهِ نَادَى قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا

تَتَعَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

باب ۵۵ انفائدة بعد

الجمعة -

۸۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِبَةَ الشَّيْبَانِيُّ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْبٍ الْفَرَارِيُّ عَنْ

حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كُنَّا نُبَكِّرُ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَقِيلُ.

۸۹۴- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو عَسَاةٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ

سَهْلِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ.

از عبد اللہ بن مسلمہ از ابن ابی حازم از والدش از سہل بن سعد

یہی روایت منقول ہے (صرف یہ الفاظ زائد ہیں) کہ ہم دوپہر کا سونا اور

دن کا کھانا جمعہ کے بعد رکھتے۔

باب - جمعہ کی نماز کے بعد قیلولہ کرنا۔

از محمد بن عقبہ شیبانی از ابواسحاق فراری از حمید طویل حضرت

انسؓ فرماتے ہیں ہم جمعہ جلدی پڑھ کر فارغ ہو جاتے پھر دوپہر کا

آرام یعنی قیلولہ کرتے۔

از سعید بن ابی مریم از ابو عسان از ابو حازم حضرت سہل

بن سعد فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھ کر

دوپہر کی نیند یعنی قیلولہ کرتے۔

۱۵ اگرچہ اس باب کی دونوں حدیثوں سے امام احمدؒ نے قبل زوال جمعہ کا استدلال کیا ہے، مگر احناف کے ہاں یہ مقبول نہیں حدیث سے یہ

ثابت نہیں ہوتا کہ نماز دوپہر سے پہلے ختم ہو جاتی تھی بلکہ نماز زوال کے فوراً بعد پڑھ کر بھی دوپہر کی نیند کا وقت رہتا ہے اور اسی طرح جمعہ اور

ظہر کا وقت رہتا ہے غرضیکہ نیند کی کوئی حد نہیں خواہ پندرہ منٹ بھی زوال کے بعد ہو جائے وہ قیلولہ شمار ہوتا ہے۔ عبدالرزاق -



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ صَلَوةِ الْخَوْفِ

وَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَإِذَا هُمْ بِكُمْ  
فِي الْأَرْضِ فَلْيَسْأَلُوا عَلَيْكُمْ جَنَاسًا  
إِلَى قَوْلِهِ عَدَا بَأْمُهُنَا.

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

## باب خوف کی نماز کا بیان

اللہ عز و جل کا ارشاد: واذا فرغتم في الارض  
فليس عليكم جناح  
عذا باميلنا (ترجمہ: بحالتِ سفر تم پر نماز کم  
کرنے کا گناہ نہیں۔ (الایہ)

(از ابو الیمان) شعیب کہتے ہیں میں نے زہری سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ الخوف پڑھی ہے تو انہوں نے بحوالہ سالم از عبد اللہ بن عمر فرمایا کہ ایک بار میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر نجد کی طرف غزوہ کیا ہم دشمن کے مقابل ہوئے اور منین باندھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے لگے۔ ایک گروہ آپ کے ساتھ نماز کے لیے کھڑا ہوا، دوسرے نے دشمن کا مقابلہ کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں یعنی مقتدیوں کے ساتھ رکوع کیا اور دو سجدے کیے۔ پھر یہ فارغ ہو کر مجاہدین کی جگہ آگئے اور مجاہدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں شامل ہو گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت ادا کی اور دو سجدے کیے اور تشہد کے بعد سلام پھیر دیا۔ پھر ہر شخص نے اکیلے اکیلے اپنی نماز پوری کی یعنی ایک ایک رکوع اور دو سجدے کیے لگو یا اس طرح سب کی

٨٩٥- حَدَّثَنَا أَبُو يَمَانٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَأَلْتُهُ هَذَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي صَلَوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ أَخْبَرَنَا سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ فَأَوَارَيْنَا الْعُدَّةَ وَفَصَّافُنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا فَقَامْتُ طَائِفَةً مَعَهُ وَأَقْبَلْتُ طَائِفَةً عَلَى الْعُدَّةِ فَرَكِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَعَهُ وَتَسَجَّدَ تِسْعِينَ ثَمَّ انْصَرَفُوا مَكَاتَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تَصِلْ فَبَادُوا فَرَكِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رُكْعَةً وَتَسَجَّدَ تِسْعِينَ

۱۵۔ نجدلخت میں ہند کی اور شرف کو کہتے ہیں اور عرب میں نجد وہ ملک ہے جو نہامہ اور یمن سے لے کر عراق اور شام تک پھیلا ہوا ہے یہ جہاد مکہ ہجری میں ہوا بنی غطفان کے کافروں پر ۱۲ منہ ۱۵ ہ غزوہ ذات الرقاع تھا۔ عبدالرزاق ۱۵ یعنی دوسری رکعت اکیلے اکیلے پڑھ کر جیسے مسلم اور ابوداؤد کی روایتوں میں ہے اور بعضی روایتوں میں یوں ہے کہ ایک ہی رکعت پڑھ کر صلا گیا اور جب دوسرا گروہ پوری نماز پڑھ کر گیا تو یہ گروہ دوبارہ آیا اور ایک رکعت اکیلے اکیلے پڑھ کر سلام پھیرا خوف کی نماز احادیث میں سے ہر طریقے سے پڑھنی آئی ہے سب طریقے جائز ہیں سوائے اسکے کہ ایک نماز ملازم دوم تہ دونوں کو پڑھائے یہ منسوخ ہے کیونکہ فرضوں کی نیت سے ایک ہی نماز دوم تہ دونوں کو پڑھانے یہ منسوخ ہے کیونکہ فرضوں کی نیت سے ایک ہی نماز دوم تہ پہلے نیت ہی پھر منسوخ سب طریقوں میں سے احناف کے نزدیک دو طریقے رائج ہیں ۱۲ منہ

دو رکعت ہو گئیں۔)

ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ  
رُكْعَةً وَتَسَجَّدَ سَجْدَتَيْنِ۔

**باب ۵۹۶** صَلَوةُ الْخَوْفِ رِجَالًا

وَرُكْبَانًا رَاجِلًا قَائِمًا

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

النَّخَشَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

عَنْ مُوسَى بْنِ عُمْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

نَحْوًا مِنْ قَوْلِ مُجَاهِدٍ إِذَا اخْتَلَطُوا قِيَامًا وَزَادَ

ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَإِنْ كَانُوا أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ فَلْيُصَلُّوا قِيَامًا وَرُكْبَانًا۔

کھڑے کھڑے اور سوار جس طرح بھی موقع ملے نماز ادا کر دیں

**باب -** خوف کی نماز پیدل اور سوار ہو کر پڑھنا۔ قرآن

شریف میں صحابہؓ کی جمع ہے یعنی پاپیادہ۔

از سعید بن یحییٰ بن سعید ثریٰ از والدش یحییٰ از ابن جریج از موسیٰ

بن عقیبہ از حضرت نافع (حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے مجاہد کے قول کی طرح

فرمایا کہ جب مجاہدینؓ میں ہو جائیں (کفار کے ساتھ سمجھ جائیں)

اور صف باندھنے کا موقع نہ ملے تو جہاں کھڑا ہو وہیں نماز پڑھ لے۔

ابن عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا اضافہ فرماتے ہیں کہ اگر

کافر بہت سارے ہوں اور مسلمانوں کو دم نہ لینے دیں، تو مسلمان

**باب -** صلوٰۃ الخوف میں ایک نمازی دوسرے نمازی

کی حفاظت کرتے ہیں

(از حیوۃ بن شریح از محمد بن حرب از زبیدی از زہری از سعید اللہ

بن عقیبہ) ابن عباسؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے

لیے کھڑے ہوئے اور صحابہ کرامؓ بھی آپ کے ساتھ نماز کے لیے کھڑے

ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر (تکبیر تحریمہ) کہا

لوگوں نے بھی اللہ اکبر کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا

لوگوں نے بھی رکوع کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا لوگوں

نے بھی سجدہ کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے

لیے اُٹھے، تو جو صحابہؓ آپ کے ساتھ ایک رکعت مع سجدہ میں شامل

**باب ۵۹۷** يَحْمُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

فِي صَلَوةِ الْخَوْفِ۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ شَرِيحٍ قَالَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَوْثٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَكَبَرُوا وَكَبَرُوا مَعَهُ وَرَكَعُوا

رَكَعًا نَاسٌ وَمِنْهُمْ ثُمَّ سَجَدُوا وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ

قَامَ لِلثَّانِيَةِ فَقَامَ الَّذِينَ سَجَدُوا وَادَّخَسُوا

إِحْوَالَهُمْ وَأَتَتْ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَرَكَعُوا

۱۔ یعنی اس آیت میں نان خفتم فرمایا اور رکعت میں رہا لا راجل کی جمع ہے نہ راجل کی ۱۳ منہ ۱۷ غٹ پٹ ہو جائیں یعنی پڑ جائیں صف باندھنے کا موقع نہ ملے تو جو

جہاں کھڑا ہو وہیں نماز پڑھے لیکن نے کہا اِنَّمَا اَنْتُمْ هَا غُلَطٌ ہے صحیح فائسلہ اور پوری عبارت یوں ہے اِذَا اخْتَلَطُوا فَاَمَّا هُوَ الذِّكْرُ وَالْاِشَارَةُ بِالرَّاسِ یعنی

جب کافر اور مسلمان لڑائی میں غلط ہو جائیں تو صرف زبان سے قرائت اور رکوع و سجدے کے بدل سر سے اشارہ کرنا کافی ہے ۱۲ منہ۔

وَسَجَدَ وَامْعًا وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلَوةٍ وَكَيْفَ  
يَجُزُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

تھے وہ اپنے بھائیوں کی نگہبانی پر کھڑے رہے اور دوسرا گروہ  
آیا جواب تک نگہبانی کرنے میں تھا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ رکوع و سجدہ کیا گویا اس طرح سب لوگ نماز میں ہی مصروف تھے لیکن ایک دوسرے کی نگہبانی بھی  
کرتے رہے۔

بَابُ ۵۹۸ الصَّلَاةُ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ

الْحَصُونِ وَلِقَاءِ الْعَدُوِّ - وَقَالَ

الْأَوْزَاعِيُّ إِنْ كَانَ تَهَيُّاً فَتَنَّهُوْ

لَمْ يَقْبِرُوا عَلَى الصَّلَاةِ صَلَوةً

إِنَّمَا عَلَى أَمْرٍ لِنَفْسِهِ فَإِنْ

لَمْ يَقْبِرُوا عَلَى الْإِيمَاءِ أَخْرَجُوا

الصَّلَاةَ حَتَّى يَنْكَشِفَ الْقِتَالُ أَوْ

يَأْمُرُوا فَيُصَلُّوا رَكَعَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ

يَقْبِرُوا صَلَّوْا رَكَعَةً وَسَجْدَتَيْنِ

فَإِنْ لَمْ يَقْبِرُوا نَلَا يُجْزِئُهُمْ

التَّكْبِيرُ وَيُؤْخَرُونَ نَهَا حَتَّى يَأْمُرُوا

وَيْهِ قَالَ مَكْحُولٌ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ

مَالِكٍ حَضَرْتُ مُنَاهَضَةَ حَمَيْنِ

بَاب - قلعوں پر چڑھائی اور دشمنوں سے مدد پھر کے

وقت نماز پڑھنا - حضرت اوزاعیؓ کہتے ہیں اگر فتح

سامنے نظر آ رہی ہو اور لوگ ارکان نماز کی ادائیگی پر قادر

نہ ہوں تو اشارے سے نماز تنہا تنہا پڑھ لیں اگر اشارے

سبھی نماز پڑھنے کی فرصت نہ ہو، تو نماز مؤخر کر دیں لڑائی

ختم ہونے تک یا امن ہونے تک - اس کے بعد دو

رکعتیں پڑھ لیں، اگر دو رکعتیں نہ پڑھ سکیں تو ایک ہی

رکوع اور دو سجدے کر لیں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو تکبیر تحریمہ

کافی نہیں بلکہ امن قائم ہونے تک نماز ملتوی رکھیں -

حضرت مکحول تابعیؓ کا یہی قول ہے -

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں صبح کی روشنی

میں قلعہ تشریر پر جب چڑھائی ہو رہی تھی - میں بھی موجود

تھا، جنگ زوروں پر تھی، لوگ نماز نہ پڑھ سکے ہم نے

۱۔ مطلب یہ ہے کہ اول سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز کی نیت باندھی دو صف ہو گئے ایک صف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
منفصل دوسری صف ان کے پیچھے اویس اس حالت میں ہے جب دشمن قبیلے کی جانب ہوا اور سب کا نہ قبیلے ہی کی طرف ہو خراب پہلی صف والوں نے آپ کے  
ساتھ رکوع اور سجدہ کیا اور دوسری صف والے کھڑے کھڑے ان کی حفاظت کرتے رہے اس کے بعد پہلی صف والے رکوع اور سجدہ کر کے دوسری صف والوں کی  
جگہ حفاظت کے لیے کھڑے رہے اور دوسری صف والے ان کی جگہ پر ان کر رکوع میں گئے اور سجدہ کر کے قیام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک  
ہو گئے اور دوسری رکعت کا رکوع اور سجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کیا جب آپ التحیات پڑھنے لگے تو پہلی صف والے رکوع اور سجدہ میں گئے پھر  
سب نے ایک ساتھ سلام پھیرا جیسے ایک ساتھ نیت باندھی تھی ۲۔ امن ۳۔ جنگ میں مختلف حالتیں ہوتی ہیں کبھی ایسا موقع ہوتا ہے کہ اشارے سے  
پڑھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے ابن بطلان نے کہا اشارہ بھی نہ کر سکیں اس سے مراد یہ ہے کہ نہ دشمن کر سکیں نہ تیمم اور شاید امام اوزاعیؓ کے نزدیک اشارہ میں استقبال  
قبلہ کی شرط ہو اور وہ کبھی جنگ میں ممکن نہیں ہوتا اس سے یہ مراد ہے کہ مدد آن پہنچی یا دشمن مروع ہو جائیں ۴۔ امن ۵۔ تشریر ہوا کے شہروں میں سے  
ایک شہر ہے وہاں کا قلعہ سخت جنگ کے بعد حضرت عمرؓ کی خلافت میں مدینہ ہجری میں فتح ہوا اس تعلیق کو ابن سعد اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ابو موسیٰ  
اشعریؓ اس فوج کے انسرتے جس نے اس قلعہ پر چڑھائی کی تھی ۶۱۲ھ -

تُسَبِّحُ عِنْدَ رِضَاءٍ وَفُجْوَاشْتَدَّ  
اِسْتِعَالَ الْقِتَالُ فَلَمْ يَقْبِرْ رُؤَا  
عَلَى الصَّلَاةِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا بَعْدَ  
اَرْتِفَاعِ الشَّهَادِ فَصَلَّيْنَا هَاؤُنْحَ  
مَعَ اَيُّ مُؤَلِّمِي فَفَتَحَ لَنَا قَالَ اَسْأَلُ  
بُنْ مَالِكٍ وَمَا يَسُرُّنِي بِتِلْكَ  
الصَّلَاةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا -

۸۹۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ  
اَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ  
عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَبَعَثَ يَسْبُ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَ  
يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتَّى  
كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيْبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا بَعْدُ قَالَ  
فَأَنزَلَ إِلَى بَطْحَانَ فَنَوَّصَا وَمَلَى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا  
غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ مَلَى الْمُعْرِبَ بَعْدَهَا -

باب ۵۹۹ صَلَاةُ الطَّالِبِ وَ  
الْمَطْلُوبِ رَاكِبًا وَرِجْلًا - وَقَالَ  
الْوَلِيدُ ذَكَرْتُ لِلدَّوْرَانِيِّ صَلَاةَ  
شُرَحْبِيلِ بْنِ الزَّمْطِ وَأَمَّامِيهِ  
عَلَى ظَهْرِ الدَّائِيَةِ فَقَالَ كُنْ لَكَ

بھی نہ پڑھی۔ جب دن چڑھ گیا اس وقت نماز فجر پڑھی گئی  
ہم نے بھی پڑھی۔ ہم ابو موسیٰ اشعریؓ کے ساتھ تھے قلعہ فتح  
ہو گیا۔ انس بن مالکؓ کہتے ہیں اُس دن جو ہم نے نماز پڑھی  
اگرچہ وہ دن نکلنے کے بعد پڑھی، اس نماز سے مجھے اتنی  
مسرت ہوئی کہ دنیا و مافیہا کی تمام نعمتوں سے اتنی  
خوشی نہ ہوگی۔ ۵

(از یحییٰ از وکیع از علی بن مبارک از یحییٰ بن ابی کثیر از ابوسلمہ)  
جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خندق کے دن قریش  
کے کفار کو برا بھلا کہتے ہوئے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں عصر کی  
نماز اس وقت تک نہ پڑھ سکا جب تک سورج غروب کے قریب نہ ہو گیا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدا! میں نے تو ابھی تک نہیں پڑھی  
(تم نے پھر بھی پڑھ تولی، پھر آپؐ مقام بطحان میں نازل ہوئے آپ نے  
وضو کیا اور نماز عصر ادا کی۔ جب کہ سورج بالکل غروب ہو چکا تھا اور  
مغرب بھی اس کے بعد منسلک پڑھ لی۔ ۵

باب - جو شخص دشمن کو گرفتار کرنے کے لیے اُس  
کے پیچھے لگا ہوا ہو یا دشمن اُس کے پیچھے لگا ہوا ہو۔  
وہ سوار رہ کر اشارہ سے نماز پڑھے۔ ۵ ولید بن مسلم  
کہتے ہیں کہ میں نے امام اوراعیؓ سے شُرَحْبِيلِ بْنِ زَمْطِ  
اور اُن کے ساتھیوں کی نماز کا ذکر کیا، کہ انہوں نے

۵ کیونکہ نماز کی طرح اس وقت دوسری عبادت یعنی جہاد میں مصروف تھے اور اللہ تعالیٰ نے جہاد کا ثمر بھی دے دیا قلعہ فتح کرا دیا پھر نماز بھی پڑھی ۱۲ منہ  
۵ میدان ہے مدینہ میں ۵ اس باب کا مقصد یہاں مل ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی وجہ سے نماز میں تاخیر کی عبد الرزاق ۵  
جو دشمن کے پیچھے لگا ہوا اس کے پڑنے کو جا رہا ہو اس کو طالب کہتے ہیں اور جس کے پیچھے دشمن لگا ہو اس کو مَطْلُوب کہتے ہیں ۱۲ منہ ۵ امام بخاری علیہ الرحمۃ کا یہی  
مذہب ہے اور شافعی اور احمد کے نزدیک جس کے پیچھے دشمن لگا ہو وہ تو اپنے بچانے کے لیے سواری پر اشارہ ہی سے نماز پڑھ سکتا ہے اور جو خود دشمن کے  
پیچھے ہو تو اس کو درست نہیں اور امام مالک نے کہا اس کو اس وقت درست ہے جب دشمن کے نکل جانے کا ڈر ہو ۱۲ منہ

الْأَمْرُ عِنْدَنَا إِذَا تَخَوَّفَ الْفُوتُ  
وَاجْتَبَى الْوَلِيدَ يَقُولُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ  
أَحَدُ الْعَصْرِ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ

سواری پر ہی نماز پڑھ لی۔ امام اوزاعی نے فرمایا جب  
نماز قضا ہو جانے کا ڈر ہو۔ ہمارا بھی یہی مسلک ہے  
ولید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے  
استدلال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا تم میں سے کوئی شخص عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ کے پاس پہنچ کر۔

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَهْمَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا  
رَجَعْنَا مِنَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُ الْعَصْرِ إِلَّا  
فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَذْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطُّبُقِ  
وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَمُتِي حَتَّى نَأْتِيَهَا وَقَالَ  
بَعْضُهُمْ بَلْ نَمُتِي لَمْ يَرِدْ مِمَّا ذَكَرَكَ فَذَكَرُوا  
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعْتَفَ  
أَحَدًا مِنْهُمْ

از عبد اللہ بن محمد بن اسماء از جوبیریہ از نافع (ابن عمر) فرماتے  
ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احزاب (جنگ خندق)  
سے واپس ہوئے تو آپ نے فرمایا کوئی شخص نماز عصر نہ پڑھے مگر  
بنو قریظہ کے گھر پہنچ کر۔ پھر ان کو رستہ میں عصر کا وقت آگیا۔ بعضوں  
نے کہا ہم تو ربکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک بنو قریظہ  
کے پاس نہ پہنچ لیں گے عصر کی نماز نہیں پڑھیں گے، بعضوں نے  
کہا ہم نماز پڑھ لیں گے، آپ کا ارادہ ہم سے تضاد کرنے کا نہ تھا۔ پھر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا۔ آپ نے کسی کو مورد  
الزام قرار نہ دیا۔

بَابُ التَّكْبِيرِ وَالْعَلَسِ  
بِالصُّبْحِ وَالصَّلَاةِ عِنْدَ الْإِعْدَاءِ

باب۔ حملہ کرنے سے پہلے یا لڑائی میں صبح کی نماز  
تاریکی میں جلدی پڑھ لینا۔ اسی طرح لڑائی میں جلدی

یہ حدیث آگے آتی ہے ولید نے امام اوزاعی کے مذہب پر اسی حدیث سے دلیل لی ہے کیونکہ صحابہ بنو قریظہ کے طالب تھے یعنی ان کے پیچھے لگے تھے  
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز قضا ہو جانے کی ان کے لیے برواہ نہ کی جب طالب کو نماز کا قضا کر دینا درست ہوا تو اشارے سے سواری پر چڑھ لینا  
بطریق اولیٰ درست ہوگا ۱۲ منہ ۱۷ منہ بنی قریظہ مدینہ کے وہ یہودی تھے جنہوں نے دغا بازی کی اور معاہدہ کے خلاف مسلمانوں پر آفت دیکھ کر ابوسفیان کے ساتھ  
شریک ہو گئے تھے جب ابوسفیان بھاگ گیا تو آپ نے ان بے ایمان یہودیوں پر حملہ کرنے کا حکم دیا اور ایسی جلدی کی کہ عصر کی نماز وہیں جا کر پڑھنے کا حکم دیا  
گو قضا ہو جائے ۱۲ منہ ۱۷ منہ ہر ایک نے اپنی اجتہاد اور رائے پر عمل کیا بعضوں نے یہ خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا مطلب یہ ہے کہ جلد  
جاؤ بیچ میں ٹھہرو نہیں تو ہم نماز کیوں قضا کریں انہوں نے سواری پر چڑھ لی بعضوں نے خیال کیا کہ حکم بجا لانا ضرور ہے نماز بھی خدا کو اس کے رسول کی  
رضامندی کے لیے پڑھتے ہیں تو آپ کے حکم کی تعمیل میں اگر نماز میں دیر ہو جائے گی تو ہم کچھ گناہ گار نہ ہوں گے۔ فریقین کی نیت بخیر تھی اس لیے کوئی  
ملامت کے لائق نہ ٹھہرا معلوم ہوا کہ اگر مجتہد غور کرے اور پھر اس کے اجتہاد میں غلطی ہو جائے تو اس سے مواخذہ نہ ہوگا تو وہی نے کہا اس پر اتفاق ہے  
اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر مجتہد صواب پر ہے ۱۲ منہ ۱۷ منہ کیونکہ یہ اجتہادی اختلاف تھا، مخالفت نہ تھی۔ جس نے یہ سمجھا کہ آنحضرت کا مقصد یہ ہے  
کہ بنو قریظہ جلد پہنچیں انہوں نے سواری پر فوراً نماز پڑھ لی۔ جن کا خیال تھا کہ نماز وغیرہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق پڑھتے ہیں  
اور یہ بھی آپ کا حکم ہے، کہ بنو قریظہ جا کر پڑھیں ان کا نظریہ بھی حسن نیت پر محمول تھا لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے حسن نیت کی وجہ  
سے کسی کو کچھ نہ کہا۔ عبد الرزاق ۱۷ منہ ۱۲ منہ کیونکہ معلوم نہیں آئندہ کیا صورت پیش آتی  
ہے نماز کا موقع ملتا ہے یا نہیں ۱۲ منہ۔

## وَالْحَرْبِ

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ  
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُهْمَبٍ وَ  
ثَابِتِ بْنِ لُبَنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ بِعَلَسِ  
ثُمَّ رَكِبَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرَجْتُ خَيْبَرًا إِنَّا إِذَا  
نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ مَبَاهِ الْمُنْذَرِينَ  
فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السَّكْرِ وَيَقُولُونَ مُحَمَّدٌ  
وَالْحَمِيسُ قَالَ الْحَمِيسُ الْحَمِيسُ فَكَفَرُوا عَلَيْهِمْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتِلَ  
السُّقَاتِلَةُ وَسَبَى الذَّكَرِيُّ فَصَادَتْ مِيفِيَّةُ  
بِوَحْيَةِ الْكَلْبِيِّ وَصَادَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَرَوَّجَهَا وَجَعَلَ  
صَدَاقَهَا عَتَقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ لِنَابِتٍ  
يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنْتَ سَأَلْتَ أَسْمَاءَ أُمِّهِهَا  
فَقَالَ أُمُّهُهَا نَفْسَهَا قَالَ فَتَبَسَّموا۔

## پڑھ لینا۔

از مُسَدَّد از حماد بن زید از عبدالعزیز بن صہیب و ثابت  
بنانی حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی، پھر سوار ہوئے  
اور فرمایا "اللہ اکبر" خیر برباد ہوا، ہم جب کسی میدان میں نازل ہوتے  
ہیں تو مخالفین جن کو پہلے ڈرایا گیا ان کی صبح منحوس ہوتی ہے۔  
پھر یہودی ادھر ادھر بھاگتے نکلے اور یہ کہہ رہے تھے محمد لشکر  
سمیت آپہنچے، راوی کہتے ہیں خمیس کا معنی لشکر ہے۔ آخر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ان پر غالب ہوئے اور لڑنے والے جوانوں کو قتل  
کیا، اور عورتوں، بچوں کو قید کر لیا۔ اتفاق سے صفیہ گرفتار ہو کر وحیہ  
کلبی کے حصے میں آئی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں  
آئی۔ آپ نے اُس سے نکاح کیا اور انہیں آزاد کر دیا یہی اُن کا  
مہر مقرر ہوا۔

عبدالعزیز راوی نے ثابت سے پوچھا اے ابو محمد! تم نے حضرت  
انسؓ سے پوچھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا مہر کیا ادا کیا؟  
ثابت نے جواب دیا خود انہیں کو ان کے مہر میں دیا، یہ سن کر مسکرائے۔

۱۔ ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ نے صبح کی نماز سویرے اندھیرے میں پڑھ لی اور اللہ اکبر کہا معلوم ہوا کہ ہر ایک ہولناک وقت میں  
اللہ اکبر کہنا مسنون ہے ایک حدیث میں ہے کہ اگر آگ لگے تو اللہ اکبر کہہ کر اس کو بجھائے ۱۲ من ۱۵ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے خمیس لشکر کو اس لیے  
کہتے ہیں کہ اس میں پانچ ٹکڑیاں ہوتی ہیں، مقدمہ ساتھ میمنہ میسر و قلب ۱۲ من۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب العیدین

### باب ۶ مَا جَاءَ فِي الْعِيدَيْنِ

وَالْتَجَمُّ فِيهِمَا -

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو يُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ عُمَرُ جَبَّةً مِّنْ اسْتَبْرَقٍ ثَبَّاهُ فِي السُّوقِ فَأَخَذَهَا قَاتِي بِهَا دُرُوكَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتِغْ هَذَا بِحَبْلِكَ بِهَا لِلْجَبَّةِ وَالْوُكُودُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا هَذِهِ يَا سَلَمُ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فَلَيْتَ عَمْرٍاءَ اللَّهِ أَنْ يَلْبَسَ ثَمَّ أَدَسَلُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَبَّةً دُبَّاهُ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ قَاتِي بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ إِنَّهَا هَذِهِ لِبَاسٍ مِّنْ لَا خَلْقَ لَهُ وَأَدَسَلْتَ لِي بِهَذِهِ الْجَبَّةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعْهَا وَتَصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ -

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم دالا

## کتاب دونوں عیدوں کے بیان میں

### باب - دونوں عیدوں کا بیان اور ان میں بناؤ اور

جمال پیدا کرنے کا بیان -

دا الزوالیمان الزشعب الزہری از سالم بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں حضرت عمرؓ بازار میں بکٹنے والے ایک موٹے ریشمی کپڑے کا چغہ لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آپ خرید لیجیے۔ عید کے دن اور قاصدوں اور دود سے ملاقات کے وقت اسے پہن کر جمال پیدا کیا کیجیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اٹس کا لباس ہے جو آخرت میں بے نصیب ہے۔ حضرت عمرؓ جتنی دیر خدا کو منظور تھا ٹھہرے رہے، بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود انہیں ایک ریشمی چغہ تحفہ بھیجا۔ حضرت عمرؓ وہ چغہ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو فرمایا تھا یہ آخرت میں بے نصیب لوگوں کا لباس ہے اور آپ نے خود یہ مجھے تحفہ دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسے بیچ ڈال اور اپنی اور ضرورت پوری کر (تجھے خود پہننے کے لیے تو نہیں دیا)

۱۔ سبحان اللہ اسلام کی بھی کیا عمدہ تعلیم ہے مردوں کو موٹا جھوٹا سوئی ادنی کپڑا کافی ہے ریشمی اور باریک کپڑے یہ عورتوں کے سزاوار ہیں اسلام نے مسلمانوں کو مضبوط معنوی جفاکش سپاہی بننے کی تعلیم دی نہ عورتوں کی طرح بناؤ سنگار اور نازک بدن بننے کی اسلام نے عیش و عشرت کا ناجائز باب مثلاً نشہ شراب خواری وغیرہ بالکل بند کر دیا لیکن مسلمان اپنے پیغمبرؐ کی تعلیم چھوڑ کر نشہ اور رندی بازی میں مشغول ہوئے اور عورتوں کی طرح پہن اور امدل اور ریشمی کوٹا کٹاری کے کپڑے پہننے لگے ہاتھوں میں کڑے اور پاؤں میں مہندی آخر اللہ تعالیٰ نے ان سے عکس مت جہین کر دوسری مردانہ قوم کو عطا فرمائی ایسے زمانے میں مسلمانوں کو ڈوب مرنا چاہیے بے غیرت بے حیا کم بخت ۱۲ منہ -

## باب ۲۱ الجواب والدَرَقِ يَوْمَ الْعِيدِ

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرُوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تَعْبِيَتَانِ بِخِثَاءٍ بَعَثَتْ فَأَمَطَهُمَا عَلَى الْفُؤَادِ وَحَوْلَ وَجْهِهِ وَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَاتَّهَرَفَنِي وَقَالَ مَرَّمَاكِ الشَّيْطَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِهْمَا فَلَمَّا غَفَلَ عَمَرُ تَلَمَّسَا خَوْجَبًا وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالذَّرَقِ وَالْجَوَابِ فَمَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا قَالَ تَشْتَهِيْنِ تَنْطَرِيْنِ فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَتَانِي دَاوُدُ حَدَّثَنِي عَلَى حَدِيثِهِ وَهُوَ يَقُولُ دُونَكُمْ يَا بَنِي آدَمَ حَتَّى إِذَا مَلَأْتُ قَالَ لِي حَسْبُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ قَادَ هُمِي -

## باب ۲۲ سُنَّةُ الْحَيِّ دَائِبٍ

## باب - عید کے دن برہمنوں اور ڈھالوں سے کھیلنا۔

(از احمد از ابن وہب از عمرو از محمد بن عبد الرحمن اسدی از عروہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے، اس وقت دو لڑکیاں میرے پاس بُعَاث کی لڑائی کا قصہ گارہی تھیں، آپ بستر پر آرام کرنے لگے اور اپنا منہ پھیر لیا۔ اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آئے اور مجھے جھڑکی دی، اور کہا یہ شیطانی باجہ ردف بھی دہ لڑکیاں بجا رہی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا رُخ انور حضرت ابو بکرؓ کی طرف کیا اور فرمایا چھوڑ دے۔ جب حضرت ابو بکرؓ اس بات کو سبکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نظر انداز کر چکے، تو میں نے ان دونوں لڑکیوں کو اشارہ کیا وہ چلی گئیں۔ یہ عید کا دن تھا۔ جسی لوگ ڈھالوں اور برہمنوں سے کھیل رہے تھے، تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خواہش کی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا کیا تو کھیل دیکھنا چاہتی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں! آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا، میرا منہ آپ کے کان مبارک کے قریب تھا آپ فرما رہے تھے اے بنی آدَمَ کھیلو کھیلو۔ جب میں اُگتا گئی، تو آپ نے مجھے فرمایا کیا بس! میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا اچھا جا۔

## باب - مسلمانوں کے لیے عید کا مسنون طریقہ۔

۱۔ دوسری روایت میں ہے کہ یہ گانا دف کے ساتھ ہورہا تھا بعاث ایک تلبہ ہے جس پر اُدس اور خرخرج کی جنگ ایک سو بیس برس سے جاری تھی اسلام کی برکت سے یہ جنگ موقوف ہو گئی اور دونوں قبیلوں میں الفت پیدا ہو گئی ۱۲ منہ ۱۲ دوسری روایت میں ہے آپ نے فرمایا ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے قسطلانی نے کہا یعنی خوشی کا دن ہے اور خوشی میں جیسے شادی وغیرہ ان امور پر انکار نہیں ہو سکتا اب غنا مع المزامیر میں علماء کا اختلاف ہے ہمارے اصحاب میں سے امام ابن قیم نے اس کی حرمت کو ترجیح دی ہے اور امام ابن حزم نے اس کی اباحت کو لیکن نفس غنا بغیر مزامیر کے وہ تو اکثر کے نزدیک مباح ہے اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور حضرت صوفیہ نے دل کو نرم کرنے کے لیے یہ بشرط اس کا استعمال کیا ہے ۱۲ منہ ۱۲ بنی ارفدہ حبشیوں کا لقب ہے ۱۲ منہ ۱۲ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت بیگانے مردوں کو دیکھ سکتی ہے اور امام بخاری نے اس لیے ایک باب قائم کیا ہے باب نظر المرأة الی الحبش وغیرہم من غیر ریبہ یعنی جب فتنے کا خوف نہ ہو اتام نووی نے کہا شہوت کے ساتھ دیکھنا تو بالاتفاق حرام ہے اسی طرح جب فتنے کا خوف ہو ۱۲ منہ -





از انسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی۔ اس میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طاق کھجوریں کھاتے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْدُو أَيُّوْمًا لِفَطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ وَقَالَ مَرْجِي بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَا كُلُّهُنَّ وَتَرَا -

### باب ۶۰۵ - الْأَكْلُ يَوْمَ النَّحْرِ -

۹۰۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي يُوْبَ عَنْ ثُمَمَةَ بْنِ سَائِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَكَرَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ هَذَا أَيُّوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ الْخَمْرُ وَذَكَرَ مِنْ جَمِيعِهِ فَمَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَانَهُ تَأَلَّ وَعَنْدِي حَدَّثَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَأْنِي لِحْمٍ فَوَحَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي أَبْكَغَتِ الرَّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا -

۹۰۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبُرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَلَبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحَى بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَوَاتَنَا وَتَسَكَّ سُكُنًا فَقَدْ أَصَابَ السُّكَّ دَمَنْ تَسَكَّ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا سُكَّ لَهُ فَقَالَ أَبُو بَرْدَةَ بْنُ نُبَارٍ خَالَ الْبُرَّاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِّي تَسَكَّتُ شَأْنِي قَبْلَ الصَّلَاةِ

### باب - بقرعید کے دن کھانا - ۷

از انسؓ و از اسمعیل از ابوبار محمد بن سیرین (حضرت انس بن مالک کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کی وہ دوبارہ قربانی کرے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا اُس دن تو گوشت کھانے کو بہت جی چاہتا ہے اور اپنے ہمسایوں کے متعلق بھی عرض کیا کہ وہ غریب لوگ ہیں، انہیں کھلانے اور اپنے کھانے کے لیے قبل نماز قربانی کرنی، وہ شخص کہنے لگا میرے پاس ایک سال کا بھیڑ کا بچہ ہے، جو میری نظر میں گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپؐ نے اسے اجازت دی کہ وہ قربانی کرے مجھے معلوم نہیں (حضرت انس فرماتے ہیں) یہ اجازت اُوروں کے لیے بھی ہے یا نہیں (از عثمان از جریر از منصور از شعبی، برابر بن عازب کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ عبدالاضحیٰ دیا فرمایا جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے اور ہماری قربانی کی طرح قربانی کرے اس کی قربانی صحیح ہوئی اور جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے وہ نماز سے پہلے ہوتی ہے (گوشت کھانے کی نیت سے ہوتی ہے) قربانی میں شمار نہیں ہوتی۔ ابو بردہ بن نیار حضرت برار کے ماموں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ میرا خیال تھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے میری خواہش تھی سب سے پہلے میرے گھر

۷۔ اس باب میں امام بخاری وہ صاف حدیث نہ لائے جو امام احمد اور ترمذی نے روایت کی کہ بقرعید کے دن آپؐ کوٹ کر اپنی قربانی سے کھانے کی یاد کردہ ان کی شرط پر نہ تھی ۱۲ من ۱۵ ابو بردہ نے یہ عرض کیا اس دن ہر ایک گوشت کھانے کی آرزو ہوتی ہے اور میرے پڑوسی غریب نادار ہیں میں نے ان کے لحاظ سے نماز سے پہلے قربانی کر لی اور سو برسے ان کو بھی کھلایا اور آپؐ بھی کھایا ۱۲ من۔

وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ الْحَبِيبِ وَشَرِبْتُ وَأَحْبَبْتُ  
أَنْ تَكُونَ شَأْنِي أَوَّلُ شَيْءٍ تَنْبُحُ فِي بَيْتِي فَذُكِرْتُ  
شَأْنِي وَتَعَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ أَتِيَ الصَّلَاةَ قَالَ  
شَأْنُكَ شَأْنُ الْحِمِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا  
عِنْدَ نَاعِنَانَا لَنَجِدَا عَهْدَ أَحَبِّ إِلَيْنَا مِنْ شَأْنَيْنِ  
أَفْتَجِدُنِي عِنْدِي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجِدُنِي عَنْ  
أَحَبِّ بَعْدَكَ -

### باب ۶۰۶ الخُروجُ إلى المصلى

بِخَيْرٍ مِنْكَ -

۹۰۸ - حَدَّثَنَا سُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَزِيمٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ  
أَسْلَمَ عَنْ عِصَا بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَمُرَةَ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى  
الْمُصَلَّى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ  
يُصَرِّفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ  
عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيُعَلِّمُهُمْ وَيُؤَمِّمُهُمْ وَيَأْمُرُهُمْ  
فَإِنْ كَانَ يُؤَمِّمُ أَنْ يَقَطَعَ بَعْدَ قِطْعَةٍ أَوْ يَأْمُرُ  
بِشَيْءٍ أَمَرَهُ ثُمَّ يَصْرِفُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمْ  
يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرُوفَانَ  
وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فِي الْأَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا  
الْمُصَلَّى إِذَا مَرُوفَانَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ فَرَأَا

میں ہی بکری ذبح ہو، اس لیے میں نے بکری ذبح کردی اور نماز عید  
سے پہلے کھالی، آپ نے فرمایا تیری بکری تو گوشت حاصل کرنے کا  
ذریعہ بنی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک سال  
کا بھیڑ کا بچہ ہے، جو مجھے دو بکریوں سے زیادہ محبوب ہے کیا  
وہ میری طرف سے قربانی میں کافی ہوگی؟ آپ نے فرمایا ہاں! لیکن  
تیرے بعد کسی کی طرف سے کافی نہ ہوگی۔

### باب - عید گاہ میں منبر نہ لیجانا۔

ابو سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر از زید بن اسلم از عیاض  
بن عبد اللہ بن ابی سرح، ابو سعید خدری فرماتے ہیں آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ کو جاتے تو سب  
سے پہلا کام جو آپ شروع کرتے وہ نماز ہوتی تھی، نماز پڑھ کر لوگوں کے  
سامنے کھڑے ہو کر ان کو دعا و نصیحت کرتے اور لوگ آپ کے سامنے  
صف باندھے بیٹھے ہوتے۔ آپ اچھی باتوں کا حکم دیتے پھر آپ  
کوئی فوج بھیجنا چاہتے تو اسے بھیجتے یا جو دوسرا حکم چاہتے دیتے  
پھر شہر لوٹ آتے، ابو سعید کہتے ہیں لوگ بھی ہمیشہ اسی طرح  
عمل کرتے رہے۔ پھر میں مروان کے ساتھ جو مدینہ کا حاکم تھا  
عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے لیے نکلا اور عید گاہ پہنچا، تو دیکھتا ہوں  
وہاں منبر ہے جسے کثیر بن صلت نے بنایا۔ مروان نے اس پر چڑھنا  
چاہا۔ میں نے اس کا کپڑا پکڑ کھینچا مگر اس نے مجھے کھینچ لیا اور منبر پر  
چڑھ گیا۔ نماز سے پہلے خطبہ پڑھا۔ میں نے کہا بخدا! اتم لوگوں نے

۱۔ کیونکہ قربانی میں مسند بکری ضرور ہے یعنی جو دوسرے سال میں لگی ہو دوندی ہو سو سال یا ڈیڑھ سال کی بکری دوندی ہو جاتی ہے  
گویا گذشتہ حدیث میں جو اخفا تھا وہ نکل گیا کہ یہ اجازت خاص تھی حضرت ابو بردہ کے لیے ۳ عید کی نماز شہر کے باہر جنگل میں پڑھنا  
سنت ہے اور وہاں بغیر منبر کے خطبہ پڑھنا ۱۲ منہ -

مَرَّوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَبَدَّتْ  
بِشَوْبِهِ فَبَدَّتْ فِي قَارَتْنِمْ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ  
فَقُلْتُ لَهُ غَيْرُكُمْ وَاللَّهِ فَقَالَ يَا كَأْسَعِيدٍ  
قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا أَعْلَمُ وَاللَّهِ خَيْرٌ  
مِمَّا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا  
يُجَسِّسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَجَعَلْنَاهَا قَبْلَ  
الصَّلَاةِ -

### بَابُ السُّنَنِ وَالرُّكُوبِ

إِلَى الْعِيدِ بِغَيْرِ إِذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ -

۹۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيمٍ بْنُ السُّنَنِ الرَّحْمَنِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي الزَّاهِلِيِّ  
وَالْفُطْرِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ -

۹۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيمٍ بْنُ مُوسَى قَالَ  
أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَطَاءُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ  
قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أُرْسِلَ  
إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي أَوَّلِ مَا بُويعَ لَهُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ  
يُؤَدِّيَنَّ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَإِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ

سنت کو بدل ڈالا۔ مروان نے کہا ابو سعید! اب وہ زمانہ گزر گیا  
جسے تم جانتے ہو۔ میں نے کہا بعد ازاں جس زمانے کو میں جانتا ہوں وہ  
اس زمانے سے بہتر ہے، جسے میں نہیں جانتا۔ مروان نے کہا  
چونکہ لوگ نماز کے بعد اٹھ کر چل دیتے ہیں (خطبہ نہیں سنتے) اس  
لیے میں نے نماز سے پہلے خطبہ کر دیا۔ (اس حدیث سے ثابت  
ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عید کی نماز  
شہر کے باہر میدان یا جنگل میں بغیر منبر ہوتی تھی)

باب - عید کی نماز کے لیے پیدل یا سواری پر جانا  
اور بغیر اذان و اقامت عید پڑھنا -

از ابراہیم بن منذر جزامی از انس بن عیاض از عبد اللہ  
نافع (عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحی  
اور عید الفطر کی نماز پہلے پڑھتے پھر اس کے بعد خطبہ پڑھتے -

از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریج از عطار جابر بن عبد اللہ  
فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے دن عید گاہ  
جا کر پہلے نماز عید پڑھی بعد نماز خطبہ پڑھا -

ابن جریج کہتے ہیں مجھے عطار نے یہ بھی بیان کیا کہ ابن عباس  
نے ابن زبیر سے کہا سمجھا جب ان کی خلافت کا ابتدائی زمانہ تھا  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں (اذان عید الفطر  
میں نہیں دی جاتی تھی اور خطبہ نماز کے بعد ہوتا تھا۔ عطار نے حضرت  
ابن عباس اور حضرت جابر کا یہ قول مجھ سے بیان کیا کہ نہ عید الفطر

۱۱ باب کی حدیثوں سے یہ نہیں نکلا کہ عید کی نماز کے لیے سواری پر جانا یا پیدل جانا اگر امام بخاری نے سواری پر جانے کی ممانعت مذکور نہ ہونے  
سے یہ نکالا کہ سواری پر بھی جانا منع نہیں ہے گو پیدل جانا افضل ہے شافعی نے ام میں کہا ہمیں زہری سے پہنچا کہ آنحضرتؐ جنازے میں کبھی سواری پر  
کر نہیں گئے اور ترمذی نے حضرت علیؑ سے نہ نکالا کہ عید کی نماز کے لیے پیدل جانا سنت ہے ۱۲ منہ ۱۱ یعنی سئلہ ہجری میں زبیر بن عواذ کے مکر  
جانے کے بعد ۱۲ منہ -

الصلوة والخبر عن عطاء عن ابن عباس وعنه  
جابر بن عبد الله قال قال الله لا يمكن يؤذن يوم  
الفرار ولا يوم الاضحية وعن جابر بن عبد الله ان  
النبي صلى الله عليه وسلم قام فبكى ابا الصلوة  
ثم خطب الناس بعد فلما فرغ نبي الله صلى الله  
عليه وسلم نزل فأتى النساء فدكرهن وهن يتوكلن  
على يد بلال وبلال باسط ثوبه تلقى فيه النساء  
صدقة قلت لعطاء اترى حقا على الامام الا ان  
ان ياتي النساء فيذكرهن حين يفرغ قال ان  
ذلك نحن عليهم وما لهم ان لا يفعلوا

### باب الخطبة بعد العید -

۹۱۱۔ حدثنا ابو عامر قال اخبرنا بن جريج  
قال اخبرني الحسن بن مسلم عن طاووس عن  
ابن عباس قال شهدنا العيد مع رسول  
الله صلى الله عليه وسلم واتي بكر وعمر وعثمان  
مكلمهم كانوا يصلون قبل الخطبة -

۹۱۲۔ حدثنا يعقوب بن ابراهيم قال  
حدثنا ابو اسامة قال حدثنا عبيد الله عن  
نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله  
عليه وسلم وابو بكر وعمر يصلون العيد بين  
قبل الخطبة -

۹۱۳۔ حدثنا سليمان بن حرب قال

کی اذان ہوتی ہے عید الاضحیٰ کی۔ اور جابر بن عبد اللہ سے روایت کی کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (عید کے دن) کھڑے ہوئے پہلے نماز  
پڑھی، پھر اس کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم فارغ ہوئے تو وہاں سے چلے اور جہاں عورتیں تھیں وہاں  
آئے انہیں نصیحت کی، اور آپ بلالؓ پر سہارا دیے ہوئے تھے اور  
بلالؓ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے، عورتیں اس میں خیرات ڈال  
رہی تھیں ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطا سے پوچھا کیا اب بھی امام کو  
نماز سے فارغ ہو کر عورتوں کے پاس آنا اور انہیں نصیحت کرنا ضروری  
ہے؟ انہوں نے کہا ضروری ہے۔ کیا وجہ دہ ایسا نہ کریں۔

### باب - عید کے بعد خطبہ دینا -

(از ابو عامر از ابن جریج از حسن بن مسلم از طاووس) ابن عباسؓ  
فرماتے ہیں میں عید کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکرؓ  
حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ رہا۔ یہ تمام حضرات خطبہ سے پہلے  
نماز ادا کرتے تھے۔

(از یعقوب بن ابراہیم از ابو اسامہ از عبید اللہ از نافع) ابن  
عمرؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ رضی اللہ عنہما  
دونوں عیدیں خطبے سے پہلے پڑھتے۔

از سلیمان بن حرب از شعبہ از عدی بن ثابت از سعید بن

۱۔ اس سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ امام بخاری کا ترجمہ باب ثابت ہوتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ پر بیٹھا دیا معلوم  
ہوا کہ عید میں سوار ہو کر بھی جانا درست ہے ۱۲ منہ ۱۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی سنت نہ چھوڑنا چاہیے اس طرح ایک فائدہ امت  
کے نصف طبقہ کے لیے یہ بھی ہوگا کہ انہیں کچھ قرآن وحدیث کی تعلیم مل جائے گی۔

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ كَعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَقَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَبَعَلْنَ يُلْقِينَ تَلْقَى الْمَرْأَةُ خَرْمَهَا وَسِخَابَهَا.

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّيْخَ عَنِ الْكُبَرَاءِ ابْنَ عَارِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبِيٌّ أُمِّي يَوْمَ هَذَا أَنْ تُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعْ فَلَنُحَوِّفَنَّ فَعَلَّ ذَلِكَ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ تَحَوَّلَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا هُوَ كَحَمِّ قَدَمِهِ لِأَهْلِهِمْ لَيْسَ مِنَ السُّلُوكِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو بَرْدَةَ بْنُ زَيْدٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَذَجَعْتَ وَعَنِي عِيَّ جَدُّهُ خَيْرٌ مِنْ مُسْنَةِ قَالَ أَجْعَلُهُ مَكَائِهِ وَلَنْ تُوفِّيَ أَوْ تَجُوزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

باب ۶۰۹ مَا يُكْرَهُ مِنْ حَمَلِ

السِّلَاحِ فِي الْعِيدِ وَالْحَوْمِ.

وَقَالَ الْحَسَنُ نَهَوُ أَنْ يَحْمِلُوا

السِّلَاحَ يَوْمَ الْعِيدِ إِلَّا أَنْ يَخَانُوا

عَدُوًّا -

جبیر ابن عباس فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے دن دو رکعتیں پڑھیں، نہ ان سے پہلے کوئی نفل پڑھے نہ ان کے بعد پھر خطبہ پڑھ کر آپ مستورات کے پاس آئے اور بلال آپ کے ساتھ تھے، آپ نے عورتوں سے فرمایا خیرات کر دو وہ خیرات چھینکنے لگیں کوئی بانی چھینکتی کوئی ہار۔

داؤد بن ابی ایاس از شعبہ از زبید از شعی حضرت برابر بن عازب کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب پہلا کام جو ہم اس دن (عید کے دن) کرتے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں۔ پھر لوٹ کر قربانی کریں، جو ایسا کرے وہ ہمارے طریقہ پر چلا، جس نے نماز سے پہلے جانور ذبح کیا تو وہ گوشت کا جانور ہے (قربانی کا نہیں) کہ اُس نے اپنے گھر والوں کے لیے ذبح کیا اور قربانی سے وہ تعلق نہیں رکھتا۔ ایک انصاری مرد نے کہا جس کا نام ابو بردہ بن نیار ہے یا رسول اللہ میں نے تو نماز سے پہلے ذبح کیا ہے۔ اب میرے پاس ایک برس کا بھیڑیلا ہے جو دو سال کی بکری سے زیادہ گوشت دار ہے، آپ نے فرمایا اچھا اسی کی قربانی کر دے مگر تیرے بعد کسی کو ایسی اجازت نہیں۔

باب - عید کے دن اور حرم کے اندر ہتھیار لگانا

مکروہ ہے۔ امام حسن بصری کہتے ہیں عید کے دن

ہتھیار لے جانا منع ہے۔ البتہ جب دشمن کا ڈر ہو

تب اجازت ہے۔

۱۔ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ نہ کہ جب پہلا کام نماز ہو تو معلوم ہوا کہ نماز خلیے سے پہلے پڑھنا چاہیے ۱۲ منہ ۱۱ یعنی وہی ہتھیار لگانا سے کسی مسلمان کو ایذا پہنچنے کا ڈر ہو وہ بھی غرور اور فخر کی راہ سے ۱۲ منہ ۱۱ اس کو ابن منذر نے وصل کیا اور ابن ماجہ نے باسناد ضعیف ابن ع سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے شہروں میں ہتھیار باندھنے سے منع فرمایا مگر جہاں دشمن کا مقابلہ ہوا اور مسلم نے جابر سے روایا کیا کہ عید کے دن ہتھیار باندھنے سے منع فرمایا ۱۲ منہ ۱۱۔

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا زَكَوِيَّةُ بْنُ يَحْيَى أَبُو السُّكَيْنِ

قَالَ حَدَّثَنَا السَّادِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْفَةَ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ

بِحَيْنِ أَصَابَهُ سَنَاءُ الرَّفْرِ فِي أَخْصَصِ قَدَمِهِ

فَلَزِقَتْ قَدَمُهُ بِالرَّكَابِ فَكَرِهْتُ فَنَزَعْتُهَا وَ

ذَلِكَ بِمَنْى مَبْلَغِ الْحَجَابِ فَبَجَاءَ يَبْعُودُكَ فَقَالَ

الْحَجَابُ لَوْ لَعَلَّمْتُ مِنْ أَصَابِكَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ

أَنْتَ أَصْبَتْهُ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ حَمَلْتُ السَّلَامَ

فِي يَوْمٍ لَمْ يَكُنْ يُحْمَلُ فِيهِ وَادْخَلْتُ السَّلَامَ

الْحَرَمَ وَلَمْ يَكُنِ السَّلَامُ يُدْخَلُ فِي الْحَرَمِ

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ

عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ الْحَجَابُ عَلَى

ابْنِ عُمَرَ وَأَنَا عِنْدَهُ قَالَ كَيْفَ هُوَ قَالَ مَا لِي

فَقَالَ مَنْ أَصَابَكَ قَالَ أَصَابَنِي مَنْ أَمَرَ

بِحَمْلِ السَّلَامِ فِي يَوْمٍ لَا يُحْمَلُ فِيهِ حَمْلُهُ

يَعْنِي الْحَجَابَ

بَابُ الشُّكْرِ لِلْعَبِيدِ وَقَالَ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسَيْرٍ كُنَّا فَرَعْنَا

فِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَذَلِكَ حِينَ

دار زکریا بن یحیی ابوالسکین از بخاری از محمد بن سواد (سید بن جبیر

فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا جب نیزے کی سہال ان

کے پاؤں کے تلوے میں لگی، ان کا پاؤں رکاب سے چٹ گیا، میں سواری

سے اتر اوروہ نیزہ نکال لیا، یہ منی کا واقعہ ہے۔ حجاج ان کی عیادت

کے لیے آیا اور کہا اگر ہمیں معلوم ہو کہ یہ شرارت کس کی ہے؟ تو اسے سزا

دیں، ابن عمر نے کہا تو نے ہی تو مجھے نیزہ مارا، حجاج نے کہا وہ کیسے؟

حضرت ابن عمر نے فرمایا تو نے اس دن ہتھیار اٹھوائے جس دن ہتھیار نہیں

اٹھائے جاتے تھے، اور حرم میں ہتھیار لایا جب کہ حرم میں ہتھیار نہیں

لائے جاتے تھے۔

(از احمد بن یقوب از اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن ماس)

اس کے والد سعید کہتے ہیں حجاج حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس آیا، میں

وہاں موجود تھا۔ کہنے لگا آپ کا مزاج کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا اچھا ہے

کہا برعکس نے مارا؟ انہوں نے کہا اُس نے جس نے اُس دن ہتھیار

اٹھانے کا حکم دیا جس میں ہتھیار اٹھانا درست نہیں یعنی حجاج نے۔

باب۔ نماز عید کے لیے سویرے جانا۔ عبداللہ بن بسر

صحابی نے کہا ملک شام میں امام کے دیر سے عید گاہ آنے

پر کہا، اس وقت تو ہم نماز سے فارغ ہو جاتے تھے جب

۱۔ کیونکہ نیزہ رکاب میں سے نکل کر ان کے پاؤں میں چبھ گیا ۱۴۱ھ ۲۔ حجاج ظالم ملعون دل میں عبداللہ بن عمر سے دشمنی رکھتا تھا کیونکہ انہوں نے اس کو

کبر پر مبنی لگائے اور عبداللہ بن بسر کے قتل کرنے پر ملامت کی تھی دوسرے عبدالملک بن مردان نے جو غلیظ وقت تھا حجاج کو یہ لکھ بھیجا تھا کہ عبداللہ بن

عمر کی اطاعت کرتا ہے یہ امر اس پر شاق گذرا اور اس نے چپکے سے ایک شخص کو اشارہ کر دیا اس نے بسر کو درجھا عبداللہ بن عمر کے پاؤں میں گھسیڑ دیا خود

ہی تو یہ شرارت کی اور خود ہی کیا مسکین بن کر عبداللہ کی عیادت کو آیا وہ رے خدا کو کیا جواب دے گا آخر عبداللہ بن عمر نے جو اللہ کے بڑے مقبول بندے اور بڑے

عالم اور عابد اور زہاد اور معصی رسول تھے اس کا کرہ چہان لیا اور فرمایا تو ہی نے تو مارا ہے اور تو ہی کہتا ہے کہ ہم مجرم کو پالیں تو اس کو سخت سزا دیں ۳۔

جفا کردی کہ خود کشی پر تیغ ظلم مارا۔ بہانہ بین برائے پرستش بیمار سے آئی ۱۲ھ

التَّشْرِيقُ -

نفل پڑھنا درست ہوتا ہے یعنی نفل اشراق کے  
وقت ہی عید پڑھنا چاہیے

از سلیمان بن حرب از شعبہ از زبید از شعبی حضرت برابر بن  
عازب کہتے ہیں کہ عید الاضحیٰ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ  
سنایا اور فرمایا پہلا کام جو ہم اس دن کرتے ہیں وہ نماز پڑھنا ہے پھر  
گھروں کو کوٹتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں جو اس طرح کرے اس نے  
گویا ہماری سنت ادا کی جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو گویا وہ  
اپنے گھر کے لیے گوشت کھانے کا سامان کرتا ہے، قربانی سے اس  
ذبح کا کوئی تعلق نہیں، یہ سن کر میرے ماموں ابو بردہ کھڑے ہوئے  
عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو نماز سے پہلے ذبح کر چکا ہوں اب دیکھ  
آپ کے (میرے پاس ایک بھیڑ لایا ہے، جو دو سال کی بکری سے  
زیادہ موٹا ہے۔ آپ نے فرمایا اسی کو اس کے بدلے کاٹ لے۔ تیرے  
بعد پھر ایک سال کا بھیڑ لایا کسی کو کافی نہ ہوگا یعنی آئندہ کسی کو  
اجازت نہیں)

**باب - ایام تشریق کے اعمال کی تفصیل** - ابن  
عباس کہتے ہیں قرآن پاک میں ایام معلومات کا لفظ  
ذی الحجہ کے دس دنوں کا نام ہے۔ ایام معدودات  
سے مراد ایام تشریق ہے۔ حضرت ابن عمر اور ابو ہریرہ  
ان دس دنوں میں بازار میں نکلتے تھے تو اللہ اکبر

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ  
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النُّفَرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا سَبَدُ  
بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نَصُصِّي ثُمَّ نَرْجِعَ وَنَنْحَرَ  
مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ  
ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ نَصُصِّي فَإِنَّمَا هُوَ كَحِمٍّ عَجَلَهُ  
لَهُلِهِ لَيْسَ مِنَ التَّشْرِيقِ شَيْءٌ فَقَامَ حَرَّائِي  
أَبُو بَرْدَةَ بْنُ رِبَاعٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي  
ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَصُصِّي وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ  
مِّنْ شِئْنَةٍ فَقَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا أَوْ قَالَ  
ادْجُهَا وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةً عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

**باب فضل العمل في أيام  
التَّشْرِيقِ** - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
وَأَذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ  
أَيَّامُ الْعَشِيرِ وَالْأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتِ  
أَيَّامُ التَّشْرِيقِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ

یعنی اشراق کی نماز کا مطلب یہ ہے کہ سورج ایک نیزہ بلند ہوا ہے اس ہی عید کی نماز کا افضل وقت ہے اور جو لوگ عید کی نماز میں دیر کرتے ہیں وہ  
یعنی ہیں خصوصاً عید الاضحیٰ کی نماز کو جلد پڑھنا چاہیے تاکہ لوگ قربانی وغیرہ سے جلد فارغ ہو جائیں اور سنت کے موافق قربانی میں سے کھائیں حدیث میں ہے کہ آنحضرت  
عید الفطر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج دزیر سے بلند ہوتا اور عید الاضحیٰ کی جب ایک نیزہ بلند ہوتا ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب یوں  
ہے کہ آپ نے فرمایا اس دن پہلے جو کام ہم کرتے ہیں وہ نماز ہے اس سے پہلے کہ عید کی نماز صبح سویرے پڑھنا چاہیے کیونکہ جو کوئی دیر میں پڑھے گا وہ نماز سے پہلے  
دوسرے کام کرے گا تو پہلا کام اس کا اس دن نماز نہ ہوگا ۱۲ منہ ۱۳ منہ فقہار کے نزدیک ایام تشریق ۱۱-۱۲-۱۳ ذیحجہ کو کہتے ہیں حافظ نے کہا تشریق عید کے  
دن کو کہتے ہیں کیونکہ اس دن سورج اچھی طرح نکل آئے کے بعد نماز پڑھتے ہیں اور ۱۱-۱۲-۱۳ کو بھی عید کے ذیل میں ایام تشریق کہہ دیتے ہیں اور شیخ نے کہا جو کوئی  
تشریق سے پہلے ذبح کرے یعنی عید کی نماز سے پہلے وہ دوبارہ ذبح کرے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی سورہ حج میں دیکھو کہ اسم التشریق ایام معلومات اور امام بخاری نے  
جو ذکر اللہ کیا اس لفظ سے قرآن میں نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ سورہ بقرہ میں واذکر اللہ فی ایام معدودات ۱۲ منہ -





مَشَاكَ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ حَرَامَةٌ  
كَانَتْ مَبْرُورَةً تَكْبِيرُ يَوْمَ النَّحْوِ  
كَانَ النَّسَاءُ يَكْبِرُونَ كَمَا أَنَّ  
بَيْنَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ  
الْعَزِيزِ لِيَا إِلَى التَّشْرِيقِ مَعَ الرَّجَالِ  
فِي الْمَسْجِدِ -

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي  
بَكْرٍ التَّقْفِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ  
غَادِيَانِ مِنْ مَعَى إِلَى عَوَاذٍ عَنِ التَّلْمِيزِ  
كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُدْعَى السُّكُوتُ لَا يَنْكُرُ عَلَيْهِ وَ  
يَكْبَرُ الْمَكْبَرُ فَلَا يَنْكُرُ عَلَيْهِ -

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ  
بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءُ عَنْ حَفْصَةَ  
عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نَوْمُومُ أَنْ تَعْدِيَهُ يَوْمَ  
الْعِيدِ حَتَّى تُخْرِجَ إِلَيْنَا مِنْ خَدِّهَا حَتَّى  
تُخْرِجَ الْخَيْضَ فَيَكُنْ خَلْفَ النَّاسِ فَيَكْبَرُونَ  
بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ فَيَرْجُونَ  
بِرَكَّةِ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَطَهْرَتِهِ -

بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْحَرَبَةِ  
يَوْمَ الْعِيدِ -

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا

تاریخ کو تکبیر کہتیں۔ اور عورتیں مسجد میں ابان ابن  
عثمان اور عمر بن عبد العزیز کے پیچھے ایام تشریق میں  
مردوں کے ساتھ تکبیر کہتیں۔

رازا ابو نعیم از مالک بن انس، محمد بن ابی بکر تقفی فرماتے ہیں میں  
اور انس بن مالک ہم دونوں صبح کے وقت منی سے عرفات جا رہے  
تھے تو میں نے ان سے تلمیذ کے متعلق سوال کیا کہ وہ کیسا ہے  
اور آپ حضرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے  
انہوں نے فرمایا اگر کوئی تلمیذ کرتا یعنی لبيك اللهم لبيك الخ کہتا تو  
اس پر بھی کوئی اعتراض نہ کیا جاتا تھا۔ اگر کوئی تکبیر کہتا تو اس پر بھی  
کوئی اعتراض نہ ہوتا یہ

رازا محمد از عمر بن حفص از حفص از عاصم از حفصہ ام عطیہ  
فرماتی ہیں عید کے دن ہمیں بھی عید گاہ جانے کا حکم ہوتا تھا حتی  
کہ کنواری عورت بھی پردہ میں جاتی اور عاتقہ عورت بھی  
مستورات، لوگوں کے پیچھے رہتی تھیں، مردوں کے ساتھ تکبیر کہتیں اور ان  
کی دعا میں شریک ہوتیں اور اس دن کی برکت اور پاکیزگی کی امید رکھتیں

باب - عید کے دن برچی کی آڑ میں نماز پڑھنا۔

رازا محمد بن بشار از عبد الوہاب از عبید اللہ از نافع حضرت ابن

ابا کا مطلب اس جگہ سے نکلتا ہے ہم دونوں صبح کو منی سے عرفات کو جا رہے تھے انس نے تکبیر کو لیبیک کے بدل کہنا جائز سمجھا انس کا یہ مطلب نہیں کہ  
لک لیبیک نہ کہ لیبیک تو کہنا اس وقت تک سنت ہے جب تک حجرہ عقبہ کی رمی کرے ۱۲ منہ ۱۲ پاکیزگی سے مراد گناہوں کی معافی ہے ۱۲ منہ۔

عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ثَارِفٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
تَرَكُو لَهُ الْحَرَبَةَ قَدَامَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ ثُمَّ  
يُصَلِّي

### باب ۶۱۲ حَدِّ الْعَزَّةِ أَوِ الْحَرَبَةِ

بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ -

۹۲۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ السُّنْدِ قَالَ  
حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ فَلَاذْرَعِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنِي ثَارِفٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ إِلَى الْمُصَلَّى وَ  
الْعَزَّةِ بَيْنَ يَدَيْهِ تَحْسُلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلَّى  
بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا -

### باب ۶۱۵ خُرُوجِ النِّسَاءِ وَ

الْحَبِيشِ إِلَى الْمُصَلَّى -

۹۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ  
قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ  
مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرْنَا أَنْ نُخْرَجَ  
الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْحُدُودِ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ  
حَفْصَةَ بَنِي حُوَيْرَةَ وَرَأَدَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ قَالَ  
أَوْ قَالَتْ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتِ الْحُدُودِ وَرَوَيْتُ عَنْ  
الْحَبِيشِ الْمُصَلَّى -

### باب ۶۱۶ خُرُوجِ الصَّبِيَّانِ

إِلَى الْمُصَلَّى -

۹۲۴- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

عمر فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نماز کے وقت سامنے (بطور مسترہ کے) برہمی گاڑھی جاتی تھی۔

### باب - عید کے دن نیزہ یا برہمی امام کے آگے آگے

لے کر چلنا۔

رازا براہیم بن منذر از ولید از ابو عمر و از اعی از نافع حضرت ابن عمر فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت عید گاہ کو جاتے اور برہمی آپ کے آگے آگے لے جاتی تھی وہ عید گاہ میں آپ کے سامنے گاڑھی جاتی آپ اس کی آڑ میں نماز پڑھتے۔

### باب - عورتوں نیز حیض والی عورتوں کا عید گاہ

جانا۔

رازا عبد اللہ بن عبد الوہاب از حماد بن زید از ایوب از محمد ام عطیہ فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم تھا کہ ہم ان جوان عورتوں پر دے والیوں کو عید کے دن عید گاہ کی طرف لے جائیں۔ ایوب نے بحوالہ حضرت حفصہ ایسی ہی روایت کی ہے، مگر ان کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ایوب یا حفصہ نے کہا کہ جوان اور پردہ دار اور حیض والیوں کو عید گاہ لے جائیں مگر حیض والیوں کو نماز کی جگہ سے الگ رہنے کا حکم دیا جاتا تھا یعنی عید گاہ تک جائیں مگر جائے نماز پر نہ جائیں۔

### باب - بچوں کا عید گاہ کو جانا۔

رازا عمرو بن عباس از عبد الرحمن از سفیان از عبد الرحمن بن عباس حضرت ابن عباس فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاصٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
قَالَ خَوَّضْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
فِطْرِ أَدَامُحَى فَمَلَى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَقَى النِّسَاءَ  
فَوَعَّظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ -

**باب ۳۱۱** اسْتَقْبَالَ الْإِمَامِ

النَّاسِ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ - وَقَالَ

أَبُو سَعِيدٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ -

۹۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

ابْنُ طَلْحَةَ عَنْ دُرَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبُرَّاءِ قَالَ

خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَفْطَرِ رَأَى

النَّبِيعِ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ

فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ سُكُنَانِي يَوْمَ هَذَا أَنَا نَبِيٌّ أَ

بِالصَّلَاةِ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُخَوِّضُ فَعَلْ ذَلِكَ

فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَكَرَ قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا

هُوَ شَيْءٌ عَجَلٌ لَاهِلِهِمْ لَيْسَ مِنَ السُّنَنِ فِي شَيْءٍ

فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذُبَحْتُ وَ

عِنْدِي جَذْعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مِثْلِهِ قَالَ ادْبَحْهَا

وَلَا تَقْنِ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ -

جو دو سال کی بکری سے زیادہ موٹا ہے آپ

ایک سالہ پٹھیا کی قربانی جائز نہ ہوگی۔

**باب ۳۱۲** اَلْعُلَمَاءُ بِالنُّصُصِ -

۹۲۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاصٍ

عَنْ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاصٍ

عَنْ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاصٍ

عَنْ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاصٍ

عَنْ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاصٍ

عَنْ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاصٍ

عبد الفطریا عبد الاضحیٰ میں گیا آپ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا پھر  
عورتوں کے پاس تشریف لائے انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ  
کا حکم دیا۔

**باب ۳۱۳** امام عید کے خطبہ میں لوگوں کی طرف منہ کر

کے کھڑا ہو۔ حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم لوگوں کے مقابل کھڑے ہوتے (یعنی

ان کی طرف منہ کر کے)

(از ابو نعیم از محمد بن طلحہ از زبید از شعبی) حضرت برابر فرماتے ہیں

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبد الاضحیٰ کے موقع پر بیعت کی طرف تشریف

لے گئے (جو مدینہ منورہ کا قبرستان ہے اس کے قریب میدان میں)

آپ نے وہاں دو رکعتیں پڑھائیں پھر ہماری طرف رخ انور کیا اور

فرمایا آج کے دن ہماری پہلی عبارت یہ ہوتی ہے کہ نماز عید ادا کریں

پھر گھروں کو لوٹیں (نماز اور خطبہ کے بعد) اور وہاں قربانی کریں۔ جو

شخص اس طرح کرے گا وہ ہماری سنت پر چلا اور جس نے نماز سے

پہلے جانور ذبح کیا، اُس نے اپنے گھر والوں کے لیے کھانے کا

سامان کیا اور جلدی کی وہ قربانی سے تعلق نہیں رکھتا۔ یہ سن کر

ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو (نماز سے پہلے)

ذبح کر چکا ہوں اب میرے پاس ایک سالہ بھیڑ کا بچہ ہے

نے فرمایا اسی کی قربانی کر اور تیرے بعد پھر کسی کی طرف سے ایسی

**باب ۳۱۴** عید گاہ میں نشان لگانا۔

رازمسد از یحییٰ از سفیان از عبد الرحمن بن عباس حضرت ابن

عباس سے پوچھا گیا کیا آپ کسی عید کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے نماز عید کے بعد کسی کی طرف سے ایسی

بھیڑ کا بچہ لیا ہے کہ عید گاہ کا مقام معلوم رہے ۱۲ منہ -

۱۲ منہ - یعنی کوئی اونچی چیز جیسے لکڑی وغیرہ اس سے یہ غرض تھی کہ عید گاہ کا مقام معلوم رہے ۱۲ منہ -

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قِيلَ لَهُ أَشْهَدُكَ  
الْعَبِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ  
وَلَوْلَا مَكَانِي مِنَ الصَّخْرَةِ مَا شَهِدْتُكَ حَتَّى آتَى  
الْعِلْمُ الْإِدَى عِنْدَ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ بِنِ الصَّلَاتِ فَصَلَّى  
ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ آتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَوَعَّظَهُنَّ  
وَذَكَرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَوَافَقَتْهُنَّ  
يَهُودِيْنَ بِأَيْدِيَهُنَّ يَفْقِدُ فَنَنَاءَ فِي تَوْبٍ بِلَالٍ  
ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ -

### باب مؤظفة الإمام النساء

يَوْمَ الْعِيدِ -

۹۲۷ - حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ  
صُهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عطاء عَنْ جابر بن عبد الله  
قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ  
خَطَبَ ثَلَاثًا فَرَأَى نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَرَهُنَّ  
وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بِأَسْطِ ثَوْبَةٍ  
تُلْقَى فِيهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةُ قُلْتُ لِعَطَاءٍ ذَكَرَهُ  
يَوْمَ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلَكِنْ مَدَقَّةٌ يَتَصَدَّقُ  
جَنِينًا تُلْقَى فِيهَا وَيُلْقَيْنِ قُلْتُ لِعَطَاءٍ  
أَتَرَى حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ ذَلِكَ وَيَذَكُرُهُنَّ قَالَ  
إِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَهُ قَالَ ابْنُ  
جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ

وسلم کے ساتھ تھے۔ فرمایا ہاں اگر میں اس وقت بچہ نہ ہوتا تو شاید آپ  
کے ساتھ نہ ہوتا اور آپ کی شفقت کے یہ مواقع نہ دیکھ سکتا۔ آپ اس  
نشان کے پاس تشریف لے گئے جو ابنِ صلت کے گھر کے پاس ہے  
آپ نے نماز پڑھائی، خطبہ دیا، پھر مستورات کے پاس تشریف لائے  
بلالؓ آپ کے ساتھ تھے آپ نے مستورات کو وعظ و نصیحت فرمائی  
صدقہ کا حکم دیا۔ میں نے دیکھا عورتیں اپنے ہاتھ پھیلاتیں اور  
بلالؓ کے کپڑے میں ڈالتیں۔ پھر آپ بلالؓ سمیت اپنے گھر  
مبارک تشریف لائے۔

باب - عید کے دن امام کا عورتوں کو وعظ و  
نصیحت کرنا۔

رازا اسحاق بن ابراہیم بن نصر از عبد الرزاق از ابن جریج از  
عطاری حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
عید الفطر کے دن کھڑے ہوئے نماز پڑھائی اور یہ آپ کا اس دن پہلا  
کام تھا۔ پھر آپ نے خطبہ دیا۔ جب فارغ ہوئے تو حضرت بلالؓ  
کے ہاتھ کا سہارا لے کر مستورات کے پاس تشریف لائے۔ مستورات  
کو وعظ و نصیحت فرمائی حضرت بلالؓ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے  
تھے، مستورات اس میں خیرات ڈال رہی تھیں۔ ابن جریج کہتے  
ہیں میں نے عطاری سے دریافت کیا کیا وہ صدقہ عید الفطر تھا  
جو مستورات دے رہی تھیں؟ تو انہوں نے کہا نہیں یہ الگ  
خیرات تھی رطرانہ نہ تھا، کوئی عورت چھلّا ڈالتی تو دوسری بھی  
ڈالتیں۔ پھر میں نے عطاری سے پوچھا کیا امام پر عورتوں کو نصیحت  
کرنا لازم ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں ضروری ہے۔ اماموں کو  
کیا ہو گیا ہے وہ ایسا نہ کریں۔ ابن جریج کہتے ہیں مجھے حسن بن  
مسلم نے بتایا انہوں نے طائوس سے سنا اور انہوں نے حضرت

۱۰ کثیر بن سلت کا گھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بنایا گیا اب عباسؓ نے لوگوں کو عید کا مقام بتلانے کے لیے اس کا پتہ دیا ۱۲ منہ۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ بِكَرْمٍ وَعُثْمَانُ  
يُصَلُّونَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ خُرُجِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ  
حِينَ يُجْلِسُ بِرِدَءٍ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشْفُهُمْ حَتَّى  
جَاءَ الرِّسَاءُ مَعَهُ بِبَلَاءٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا  
جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعُكَ أَلَايَةً ثُمَّ قَالَ  
حِينَ فَرَغَ مِنْهَا أَنْتَنَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ  
وَاحِدَةً مِنْهُنَّ لَمْ يُحِبَّهَا غَيْرُهَا نَعَمْ لَا يَدْرِي  
حَسَنٌ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْ فَبَسَطَ بِبَلَاءٍ  
ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ لَكُنَّ فِدَاءً أَيْ وَأُرْحَنِي  
فِيْلَقَيْنِ الْفَتَنَ وَالْخَوَارِئِمِ فِي ثَوْبٍ بِبَلَاءٍ  
قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَلْفَتْهُمُ الْخَوَارِئِمُ الْعِظَامُ  
كَانَتْ فِي الْحَاوِلَةِ.

ابن عباسؓ سے وہ کہتے ہیں میں عید الفطر کے دن آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمان رضی اللہ  
تعالیٰ عنہم اجمعین کی نماز عید میں شامل رہا ان سب کا معمول یہ  
تھا کہ وہ پہلے نماز عید پڑھتے پھر خطبہ دیتے۔ آج بھی مجھے وہ  
منظر یاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم ہاتھ کے اشارے سے لوگوں کو بٹھا رہے تھے  
پھر آپ صفوں کو چیرتے ہوئے مستورات کے پاس تشریف  
لائے، بلال آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی  
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعُكَ أَلَايَةً - پھر فرمایا  
کیا تم اللہ تعالیٰ کے ان احکام پر پابند ہو۔ کسی عورت نے جواب  
نہ دیا۔ صرف ایک عورت نے عرض کیا ہاں! حسن بن مسلم کو معلوم  
نہیں وہ کون سی عورت تھی۔ آپ نے فرمایا اچھا صدقہ کرو حضرت  
بلالؓ نے اپنا کپڑا بچھایا پھر فرمایا تم پر میرے ماں باپ قربان

خیرات (اس کپڑے میں) ڈالو! تو مستورات نے چھلے اور انگوٹھیاں بلالؓ کے کپڑے میں ڈالنا شروع کر دیا۔  
عبدالرزاق راوی کہتے ہیں حدیث میں اس جگہ فتح کے لفظ سے بڑے چھلے مراد ہیں جو زمانہ جاہلیت کا رواج ہے۔

بَابُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا

جَلْبَابٌ فِي الْعِيدِ -

۹۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ  
بِنْتِ سَيِّدِينَ قَالَتْ كُنَّا نَسْتَعْرِجُ جَوَارِيَنَا أَنْ  
يَخْرُجْنَ يَوْمَ الْعِيدِ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَزَكَّتْ فَصَوَّ

از ابو معمر از عبدالوارث از ایوب (حفصہ بنت سیدین کہتی  
ہیں ہم اپنی لڑکیوں کو عید کے دن عید گاہ جانے سے منع کرتی  
تھیں، ایک عورت (باہر سے) بصرے میں آئی اور بنی غلف  
کے محل میں اُتریں، میں اُس کے پاس ملنے کو گئی۔ اُس نے بیان کیا

لے حافظ نے کہا شاید لوگوں نے جن کھڑے ہونے کا قصد کیا ہو گا تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا ابھی بیٹھے رہو ۱۲ منہ لے کہتے ہیں کہ یہ  
عورت اسماء بنت یزید تھی جیسے پہلی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا عورت تو تم اکثر درخت میں باؤ گی اسماء نے کہا میں  
ذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دلیر خنی میں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا لعنت چمکار بہت کیا کرتی ہو اور خداوند کی  
ناکرمی تمہارا اشارہ ہے ۱۲ منہ لے یعنی پاؤں کی انجلیوں میں مسلم کی روایت میں بھی خبروں کا ذکر ہے اہمعی نے کہا فتح وہ انگوٹھی جس میں نیکیں ہوں بعضوں نے  
یوں ترجمہ کیا ہے لگیں چھلے اور آرسیاں ڈالنے ۱۲ منہ۔

بَيْنِي خَلْفَ مَا تَكُنْتُمْ فَكُنْتُ أَنْ رَوْحَ أَخْتِهَا  
عَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْتَنِي  
عَشْرَةَ عَشْرَةَ فَكَانَتْ أَخْتُهَا مَعَهُ فِي سِتِّ  
عَشْرَاتٍ قَالَتْ فُكْنَا نَقُومُ عَلَى السُّرْمَةِ وَ  
نُدَاوِي الْكُلْسَى فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَى  
إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جَلْبَابٌ أَلَا تَخْجِبُ  
فَقَالَ لَتَلْبِسُهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جَلْبَابِهَا  
فَلَيْسَ هَذَا الْخَيْرُ وَدَعْوَةُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ  
حَفْصَةُ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةُ أَتَتْهَا  
فَسَأَلَتْهَا أَسْمَعْتَ فِي كَذَا وَكَذَا فَقَالَتْ نَعَمْ  
يَا بَنِي وَقَلْنَا ذَكَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَّا قَالَتْ يَا بَنِي قَالَ لَتَخْرُجَ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ  
الْحُدُورِ أَوْ قَالَ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْحُدُورِ  
شَقَّ الْيُوبُ وَالْحَيْضُ فَيَعْتَزِلُ الْحَيْضُ الْمُصَلِّي  
وَلَيْسَ هَذَا الْخَيْرُ وَدَعْوَةُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ  
فَقُلْتُ لَهَا الْحَيْضُ قَالَتْ نَعَمْ الْكَيْسُ الْحَايِضُ  
تَشْهَدُ عَوَاتٍ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا -

نے ام عطیہ رضی سے کہا حیض والی مستورات بھی نکلیں ؟ تو ام عطیہ رضی نے کہا تو کیا وہ حیض والیاں میدانِ عرفات میں نہیں جاتیں ؟ اور فلاں فلاں مقامات پر نہیں جاتیں ؟

بَابُ ۶۲۱ اخْتِزَالِ الْحَيْضِ الْمُصَلِّي -

۹۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي عَدَى عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ

کہ اس کے بہنوئی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ جہاد کی  
میں شمولیت کی تھی اور اس کی بہن نے بھی چھ جہادوں میں شمولیت  
کی تھی، اس نے کہا کہ وہ بیماریوں اور زخموں کی خدمت اور دوا  
داروں کی کرتی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ!  
اگر ہم میں سے کسی عورت کے پاس دوپٹہ یا چادر نہ ہو تو کچھ حرج تو نہیں  
اگر وہ عید کے دن عید گاہ کو نہ جاتے۔ آپ نے فرمایا اسے اس کی سہیلی  
اپنی چادر یا دوپٹہ پہنا دے۔ عورتیں ضرور عید گاہ کو جائیں اور مسلمان  
بھائیوں کے نیک کاموں اور دعائیں شامل ضرور ہوں، حفصہ کہتی ہیں  
جب ام عطیہ (بصرے میں) آئیں اور میں اسے ملنے گئی تو میں نے  
اس سے پوچھا کہ کیا تو نے ان باتوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے ؟ تو اس نے کہا ہاں میرے باپ آنحضرت  
پر قربان ہوں، اور ام عطیہ بہت کم بغیر یابی تھے (میرے باپ آپ پر قربان  
ہوں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ جوان پردے والیاں یا جوان اور پردے والیاں ریشہ شک  
ایوب راوی کو ہے) عید گاہ کو ضرور نکلیں۔ اور حیض والیاں بھی نکلیں  
لیکن حیض والی مستورات نماز کی جگہ سے جدا رہیں اور نیک کاموں اور  
مسلمانوں کی دعائیں ضرور شریک ہوں، حضرت حفصہ رضی کہتی ہیں میں

نے ام عطیہ رضی سے کہا حیض والی مستورات بھی نکلیں ؟ تو ام عطیہ رضی نے کہا تو کیا وہ حیض والیاں میدانِ عرفات میں نہیں جاتیں ؟

باب - حیض والی مستورات کو نماز کی جگہ سے جدا  
رہنا چاہیے -

رازمحمد بن شعیب از ابن ابی عدی از ابن عون، محمد بن سیرین کہتے  
ہیں حضرت ام عطیہ نے فرمایا ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا

۱۷ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کفن کا ڈرنہ ہو تو عورت غیر محرم مردوں سے بات کر سکتی ہے ان کو ہاتھ لگا سکتی ہے ان کی خدمت کر سکتی ہے ۱۲ منہ  
۱۸ یعنی منی مزدلفہ وغیرہ سب مقامات میں جاتی ہیں حج کے سب ارکان بجالاتی ہیں صرف بیت اللہ کا طواف نہیں کرتیں ۱۳ منہ -

قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةُ أُمُّنَا أَنْ تَخْرُجَ فَتُحَرِّجَ  
الْحَيْضَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَقَالَ  
ابْنُ عَوْنٍ أَوْ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ فَكُنَّا  
أَحْيَيْنَ فَيُشْهَدْنَ جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ وَدَعَوْتُهُمْ  
وَيَعْبُرُونَ مُصَلًّا هُمْ -

کہ عید کے دن عید گاہ کو جائیں! لہذا ہم حیض والی مستورات اور جوان  
اور پردے والی مستورات سب کو عید گاہ لے جاتی تھیں، ابن عون  
کوشک ہے کہ یایوں کہا جوان پردے والی مستورات سب کو عید گاہ  
لے جاتی تھیں ابن عون کی دیانتداری ملاحظہ کریں صرف و ماطفہ  
کاشک ہے اور اس کا ذکر بھی بصراحت کیا ہے کہ یوں کہا یایوں  
کہا، مگر حائفہ عورتیں صرف مسلمانوں کی جماعت اور دعائیں شریک ہوں۔ نماز کی جگہ سے جدار ہیں۔

بَابُ ۶۲۲ التَّحْرِيدُ الَّذِي يَوْمَ  
التَّحْرِيدِ يُتَصَلَّى -

باب - عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ میں نحر اور ذبح  
کرنا۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقِدٍ عَنْ  
تَارِفٍ عَنِ ابْنِ عُمرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ كَانَ يَتَحَرَّى أَوَّلَ يَوْمِ التَّحْرِيدِ بِحَجَرٍ يُتَصَلَّى -

رازی عبداللہ بن یوسف از کثیر بن فرقہ از ناغ حضرت  
ابن عمر رضی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نحر اور ذبح عید گاہ  
میں ہی کیا کرتے۔

بَابُ ۶۲۳ كَلَامُ الْإِمَامِ وَالنَّاسِ  
فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ وَإِذَا أُسِّعَ لِلْإِمَامِ  
عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ يَخْطُبُ -

باب - عید کے خطبہ کے دوران امام اور لوگوں کا باتیں  
کرنا۔ اور امام کا لوگوں کے سوال کے متعلق جواب دینا۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوِسِ  
قَالَ حَدَّثَنَا مَنصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ  
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خُطِبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ  
مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكًا فَقَدْ أَصَابَ  
النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَنُكِلَ شَأْنُهُ  
لِحَجٍّ فَقَامَ أَبُو بَرْدَةَ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

(از مسدّد از ابوالاحوص از منصور بن معتمر از شعبی) برابر میں عاز  
کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد  
خطبہ دیا۔ اور فرمایا جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے اور ہماری  
قربانی کی طرح قربانی کرے اس کی قربانی درست ہوئی، لیکن جس نے  
نماز کے پہلے قربانی کر لی تو وہ گوشت کی بکری شمار ہوگی قربانی نہیں ہے  
سُن کر ابو بردہ بن نیار اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ!  
بخدا میں نماز کو آنے سے پہلے ہی قربانی کر چکا ہوں، میں تو سمجھتا تھا کہ

۱۔ نحر اونٹ کا ہوتا ہے باقی جانوروں کو لٹا کر ذبح کرنے میں اونٹ کو بیٹھا کر یا کھڑے کھڑے اس کے سینہ میں خنجر ماردیتے ہیں اس کا نام نحر ہے  
۲۔ منہ ۱۲۔ کیونکہ قربانی شمار اسلام سے ہے تو اس کا اظہار مجمع عام میں افضل ہے مالکیہ نے کہا ہے جب تک امام ذبح نہ کرے دوسرے لوگ بھی اپنی  
قربانیاں نہ لکھیں تکم وہاں ہے جہاں تشریف امام موجود ہو اور وہ خود قربانی کرتا ہو اگر امام ہی نہ ہو یا ہو اور باشرع نہ ہو قربانی نہ کرے تو دوسرے لوگ اپنے وقت  
پر یعنی نماز کے بعد قربانی کر سکتے ہیں اس پر سب کا اتفاق ہے ۱۲ منہ -



وَاللّٰهُ لَقَدْ سَكَّتْ قَبْلَ أَنْ أُخْرِجَ إِلَى الصَّلَاةِ  
وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلِي وَشُرْبِي  
فَتَعَلَّيْتُ وَ أَكَلْتُ وَ أَطْعَمْتُ أَهْلِي وَ جِئْتُ إِلَى  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ  
شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَإِنَّ عُنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً لَيْسَ  
خَيْرٌ مِنْ شَاةٍ لَحْمٍ فَهَلْ تَجِزِي عَنِّي قَالَ نَعَمْ  
وَلَنْ تَجِزِي عَنِّي أَحَدٌ بَعْدَكَ -

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ  
زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَلَى يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ ذُبِحَ قَبْلَ  
الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ ذُبْحَهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ إِلَى إِمَا قَالَ بِهِمْ  
خَصَامَةٌ وَإِمَا قَالَ بِهِمْ فَقَرَّوْا إِنِّي ذُبَحْتُ  
قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعُنْدِي عَنَاقٌ لَيْسَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ  
شَاةٍ لَحْمٍ فَخَصَصْتُ لَهُ فِيهَا -

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ مَلَى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذُبِحَ  
قَالَ مَنْ ذُبِحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ بَعْضَ الْآخَرِ

یہ کھانے پینے کا دن ہے اس لیے میں نے جلدی کی اور کھاپی لیا ہے اور  
گھروالوں اور ہمسایوں کو کھلا پلا دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی۔ ابو بردہؓ نے عرض کیا اب میرے  
پاس ایک سال کا بھیڑا لیلہ ہے وہ گوشت کی دو بکریوں سے بہتر  
ہے کیا میری طرف سے اس کی قربانی صحیح ہوگی؟ آپ نے فرمایا ہاں  
مگر تیرے بعد اور کسی کی طرف سے کافی نہ ہوگی۔

رازاہد بن عمر از حماد بن زید از ابوب از محمد حضرت انس بن مالک  
فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کی نماز پڑھائی پھر  
خطبہ ارشاد فرمایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا  
ہو وہ دوبارہ کرے یہ سن کر ایک انصاری کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ  
میں کچھ ہمسایہ ہیں وہ بھوکے رہتے ہیں یا کہا وہ محتاج ہیں لہذا میں نے  
نماز سے پہلے ذبح کر لیا۔ البتہ اب میرے پاس ایک سالہ جانور ہے  
جو گوشت کی دو بکریوں سے مجھے زیادہ پسندیدہ اور موٹا معلوم ہوتا ہے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کی قربانی کی اجازت دے دی  
رک وہی ایک سالہ جانور قربان کر دے

رازمسلم از شعبہ از اسود حضرت جندبؓ فرماتے ہیں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا پھر قربانی کی اور  
فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ اس کے بدلے میں اب دوسری  
قربانی کرے اور جس نے نہ ذبح کیا ہو وہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔

۱۰۔ یہ سوال و جواب خطبہ کے درمیان ہوا یہی ترجمہ باب ۱۰ ہے کہ اسی چٹھیا کی قربانی کرے یہ پوچھنے والا شخص ابو بردہ بن نیارؓ تھا جیسے اوپر کی بارگزر  
چکا ۱۱۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب ۱۱ سے مشکل ہے کیونکہ اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے خطبہ کی حالت میں یہ حکم دیا شاید خطبہ ہی میں دیا ہو جیسے  
اگلی روایتوں میں ہے اور اس روایت کو امام بخاری ان کی تائید کے لیے لائے اس حدیث سے قربانی کا وجوب نکلتا ہے خفیہ کا یہی قول ہے اور چھوڑ عمار کے  
نزدیک وہ سنت ہے امام احمد بن حنبل نے بھی اس کو سنت کہا ہے اور دلیل ان کی وہ حدیث ہے جس کو امام مسلم نے نکالا کہ جس شخص نے کچھ کا جانور ذبح کیا  
اور قربانی کا ارادہ کیا تو وہ اپنے مال اور ناخنوں کو کترائے ۱۲۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب ۱۲ سے مشکل ہے مگر امام بخاری دافع احادیث لا کر اس کو  
بھی موبدانہ پیش کر رہے ہیں، ممکن ہے امام بخاری غم خطبہ اور وقال من ذبح قبل الخ کو ایک خطبہ کے دوران الفاظ تصور کرتے ہوں اور اس بقدر سوال جواب  
بھی شامل کرتے ہوں تب ترجمہ باب صحیح ہو جاتا ہے اور ثم ذبح خطبہ کے بعد تصور کرتے ہوں۔ عبدالرزاق۔

مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَذْكُرْهُ فَلَيْدٌ بَحْرٌ بِسْمِ اللَّهِ -

**باب ۳۳۲** مَنْ خَالَفَ الطَّرِيقَ

إِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيدِ -

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو ثَيْبَةَ

يَحْيَى بْنُ وَاصِلٍ عَنْ مُدَيْجِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ

بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ تَابِعَهُ

يُونُسُ بْنُ مُحَبِّبٍ عَنْ مُدَيْجِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ جَابِرٍ أَصَحُّ -

**باب ۳۳۵** إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ يَصُحِّي

رَكَعَتَيْنِ وَكَذَلِكَ النِّسَاءُ وَمَنْ كَانَ

فِي النِّيَوَاتِ وَالْقُرَى يَقُولُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا عِيدُنَا

يَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَأَمْرًا أَسْبُحُ

مَالِكٌ مَوْلَاكَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ بِالزَّوَادَةِ

جَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيهِ وَصَلَّى كَصَلَاةِ

أَهْلِ الْبُصَيْرِ وَتَكْبِيرُهُمْ وَقَالَ عِدْرَمَةُ

أَهْلُ السَّوَادِ يَجْمَعُونَ فِي الْعِيدِ

يُصَلُّونَ رَكَعَتَيْنِ لَمْ يَقْضِ الْإِمَامُ وَ

قَالَ عَطَاءٌ إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ

**باب -** عید گاہ کو ایک رستے سے جائے اور دوسرے

راستہ سے واپس ہو۔

از محمد از ابو نمیلہ یحیی بن واضح از فلیح ابن سلیمان از سعید بن حارث

حضرت جابر فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس راستے سے عید گاہ کو

جائے تھے، واپسی پر دوسرا راستہ اختیار کرتے۔ ابو نمیلہ کے ساتھ فلیح بن

سلیمان سے اس حدیث کو یونس نے بھی روایت کیا بحوالہ سعید از ابو ہریرہ

لیکن حضرت ابو ہریرہ کی جگہ جو روایت حضرت جابر سے مروی ہے وہ

زیادہ صحیح ہے۔

**باب -** اگر کسی شخص کو عید کی نماز باجماعت نہ ملے تو تنہا

دو رکعتیں پڑھے۔ عورتیں اور لوگ گھروں اور گاؤں میں

ہوں اور عید گاہ نہ آسکیں، وہ بھی ایسا ہی کریں۔ کیونکہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانو یہ ہماری عید

ہے (گو یا سب مسلمان پڑھیں) انس بن مالک نے اپنے

غلام ابن ابی غلبہ کو زادی میں حکم دیا زادی پھرے سے چھ

میل دور گاؤں ہے حضرت انس کا گھر وہاں تھا، اس نے

انس کے سب گھروالوں اور بیٹوں کو جمع کیا اور حضرت انس نے

شہر والوں کی طرح وہاں عید کی نماز پڑھائی دیسی ہی تکبیریں

کہیں، مکرّمہ کہتے ہیں۔ گاؤں دیہات والے بھی عید کے

دن جمع ہوں اور شہر والوں کی طرح دو رکعتیں پڑھیں جیسے

امام پڑھتا ہے، عطا رکھتے ہیں عید کی جماعت نہ ملے تو دو رکعت پڑھے۔

از یحیی بن بکیر از زلیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ حضرت

عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر ان کے پاس گئے۔ متی کے ایام میں ربیعہ

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

یہ اوپر گذر چکی اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ عید کی نماز سب کو پڑھنا چاہیے خواہ گاؤں میں ہوں یا شہر میں اور وہ جو حضرت علی سے مروی ہے کہ

جمعہ اور شہین ربیعہ عید شہری ہیں چاہے اس کی پیروی نہیں کی ۱۲ منہ ۱۵ زاد یہ ایک گاؤں تھا پھرے کے چھ میں پرائس مرنے وہاں اپنا مقام بنوایا تھا ۱۰

منہ ۱۵ یعنی ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ ذی قعدہ میں ۱۱ منہ -

أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَ هَا جَارِيَتَانِ فِي  
 أَيَّامٍ مِّنْ تِلْكَ فَقَالَتِ وَتَقَرَّبَ بَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْعًى يَوْمَهُ فَاتَّخَذَهُمَا أَبُو بَكْرٍ  
 كُكُشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ  
 فَقَالَ دَعُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَ  
 ذَلِكَ الْأَيَّامُ أَيَّامٌ مِّنِي وَقَالَتِ عَائِشَةُ زَايَتْ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرْنِي وَأَنَا أَنْكُرُ  
 إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّجُودِ فَزَجَّوهُمُ  
 عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُمُ  
 امَّا بَنِي أَدْنَى كَ يَعْنِي مِنَ الْأَمْنِ -

**باب ۲۲۲** الصَّلَاةُ قَبْلَ الْعِيدِ وَ

بَعْدَهَا - وَقَالَ أَبُو النُّعْمَانِ سَمِعْتُ

سَعِيدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَرَّ

الصَّلَاةُ قَبْلَ الْوُجُودِ -

۹۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
 شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ  
 سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَوَّجَ يَوْمَ  
 الْفِطْرِ فَمَلَّيْ دُعَاتَيْنِ لَمْ يَمْلِكْ قَبْلَهَا وَلَا  
 بَعْدَهَا وَمَعَهُ بِلَالٌ -

۱۱-۱۳-۱۲ (۱۳-۱۲) اور حضرت عائشہ کے پاس دو لڑکیاں دف بجا  
 رہی تھیں (اور گارہی تھیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کپڑا اٹھ  
 لیٹے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عائشہؓ کو جھڑکا۔ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے اپنا منہ کھولا اور فرمایا ابوبکرؓ جلنے دے۔ یہ عید کے دن  
 ہیں اور خصوصاً منیٰ میں ہیں یعنی دگنی خوشی، عید اور حج آنحضرت عائشہ  
 نے کہا میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پیچھے کھڑا کیے  
 ہوئے تھے اور میں حبشیوں کا مسجد میں کھیل دیکھ رہی تھی، وہ مسجد میں  
 (ہتھیاروں سے) کھیل رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے حبشیوں کو ڈانٹا۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانے دے، اور حبشیوں سے آپؐ  
 نے فرمایا بچت کھیلو۔ یعنی امن و اطمینان سے تماشا کرو۔

**باب -** عید سے پہلے اور اس کے بعد نفل پڑھنا

ابو النعمانی کہتے ہیں میں نے سعید بن جبیر سے سنا انہوں

نے حضرت ابن عباس سے وہ عید سے پہلے نفل

پڑھنا مکرہ سمجھتے تھے۔

از ابو الولید از شعبہ از عدی بن ثابت از سعید بن جبیر حضرت  
 ابن عباس فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن  
 گھر سے باہر عید گاہ کو تشریف لے گئے وہاں دو رکعتیں عید کی  
 پڑھائیں۔ آپؐ نے ان سے پہلے نفل پڑھے نہ بعد۔ حضرت  
 بلالؓ آنحضرتؐ کے ساتھ تھے۔

۱۔ ایک تو عید کے دن خود خوشی کے دن ہیں دوسرے منیٰ میں اور زیادہ خوشی ہے کہ اللہ نے حج نصیب کیا ۱۲ منہ ۱۵ بنی الرزہ  
 حبشیوں کو کہتے ہیں وجہ تسمیہ اوپر مذکور ہو چکی اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور شاید امام بخاری نے باب کا مطلب اس سے  
 یوں نکالا کہ جب ہر ایک شخص کے لیے یہ دن خوشی کے ہوتے تو ہر ایک کو عید کی نماز بھی پڑھنا ہو گا ۱۲ منہ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## أَبْوَابُ الْوُتْرِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ -

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَارِفٍ وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ لَهْجَتَهُ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يُؤْتِيهِ مَا قَدْ صَلَّى وَعَنْ ثَارِفٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُثْمَانَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرُّكْعَةِ وَالرُّكْعَتَيْنِ فِي الْوُتْرِ حَتَّى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ -

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَأَصْطَجَعَتْ فِي عَوْضٍ وَسَادَةٍ وَأَصْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاهْلِكُهُ فِي كَوْلِهَا فَتَنَامَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ فَاسْتَبَقَ يُسَلِّمُ التَّوَمُّونَ وَجِهَهُ ثُمَّ قَرَأَ آيَاتٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

## وتر کے باب

باب - وتر کا بیان -

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع از عبد اللہ بن دینار حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا نماز تہجد کے متعلق۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تہجد دو دو رکعت پڑھنا چاہیے۔ اگر کوئی صبح ہو جائے گا اندیشہ کرے تو ایک رکعت پڑھے وہ اس کی ساری نماز کو طاق بنا دے گی اور اسی اسناد سے حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر جب وتر کی تین رکعات پڑھتے تو دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور اگر ضرورت ہوتی تو بات بھی کر لیتے۔

از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از حمزہ بن سلیمان از کرب (حضرت ابن عباس فرماتے ہیں وہ ایک رات اپنی خالہ میمونہ کے پاس ہے وہ کہتے ہیں میں بستر کی چوڑائی میں لیٹا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ مطہرہ یعنی حضرت میمونہ بستر کی لمبائی میں آرام فرما ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات یا اس کے قریب قریب بیدار ہوئے اپنے چہرہ مبارک سے نیند کا خمار اتارنے کے لیے چہرہ پر ہاتھ پھیرا اور سورہ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت کیں، اس کے بعد اٹھے ایک مشک چوٹکی ہوئی تھی اس سے وضو کیا اور بہترین وضو کیا پھر گھر سے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَنْ مَعْلَقَةٍ  
فَتَوَضَّأَ فَاحْسَنَ الْوُضُوءِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيُ فَصَنَعَتْ  
مِثْلَهُ وَفَتَتْ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَّعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى  
رَأْسِي وَأَخَذَ بِإِدْنِي يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ  
ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ  
رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَدْنَتْهُمَا فَطَجَعَ  
حَتَّى جَاءَهُ الْمَوْزِنُ فَقَامَ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ  
خَرَعَ فَصَلَّى الْقُبْحَ -

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو  
ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ  
حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَةُ  
اللَّيْلِ مِثْلِي مِثْلِي فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْصَرِفَ  
فَارْكَعْ رُكْعَةً تُؤْتِيكَ مَا صَلَّيْتَ قَالَ الْقَاسِمُ  
وَرَأَيْتُنَا أَنَا سَامِعُ أَدْرُكُنَا يُوتِرُونَ بِثَلَاثٍ وَإِنَّ  
كُلًّا قَوَامًا وَارْجِعُوا أَنْ لَا يَكُونَ شَيْءٌ مِنْهُ بَاطِلٌ -

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ  
حَارِثَةَ أَخْبَرَنَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ رُكْعَةً  
كَانَتْ تِلْكَ صَلَوَتُهُ تُعْبَى بِاللَّيْلِ فَيَسْجُدُ  
السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْ رَمَى بِفَرَسٍ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ

ہو کر نماز پڑھنے لگے، جیسے آپ نے کیا میں نے بھی ویسے کیا (یعنی  
وضو کیا) اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا آپ نے شفقت سے اپنا  
دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر ملنے لگے پھر آپ نے  
دو رکعتیں پڑھیں پھر دو، پھر دو رکعتیں، پھر دو، پھر دو رکعتیں، پھر  
دو رکعتیں بارہ رکعات، پھر ایک وتر پڑھا پھر لیٹ رہے، یہاں تک  
کہ مؤذن آیا آپ بستر سے اٹھے اور دو رکعتیں پڑھیں (مسجد میں) گئے  
نماز صبح پڑھائی۔

رازی یحییٰ بن سلیمان از عبد اللہ بن وہب از عمرو بن حارث از  
عبد الرحمن بن قاسم از والدش قاسم حضرت عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں اور  
جب نماز سے تو فارغ ہونے لگے تو ایک رکعت وتر پڑھ لے جو سابقہ  
نماز کو طاق بنا دے گی۔ قاسم بن محمد کہتے ہیں ہمیں تو جب سے ہوش  
آیا ہے ہم نے کئی لوگوں کو تین رکعات وتر پڑھتے دیکھا اور ہر طرح درست  
ہے خواہ ایک رکعت یا تین رکعات اور کسی طرح قباحت نہیں۔

رازی ابو الیمان از شعیب از زہری از عمروہ حضرت عائشہ فرماتی  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات (وتر اور تہجد)  
پڑھتے تھے، رات کی نماز آپ کی اتنی تھی۔ ان رکعات کا سجدہ اس قدر  
طویل ہوتا کہ دوسرے لوگ اتنی دیر میں بچاس آیات پڑھ سکتے ہیں  
فجر کی نماز فرض سے پہلے دو رکعت سنت پڑھتے تھے پھر ذرا آرام  
فرماتے اور دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے، یہاں تک کہ فرض نماز

۱۔ یہ بھی ایک سنت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فجر کی سنت پڑھ کر تھوڑی دیر رہنے کوٹ پر لیٹ رہے صدقے آپ کی سنت کے آپ کی ایک  
ادنی سنت پر عمل کرنا جیسے یہ ہے یا عیادہ کو ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے آنا بازار کا سودا سلف اپنے ہاتھ سے اٹھالانا یا گھر کے کام اپنے ہاتھ سے کر  
لینا بڑی بڑی دیگر بدعات و خرافات میں مبتلا ہونے سے کہیں زیادہ نواب رکھنا ہے محبوب کی چال ڈھال مالک کو پسند ہے جس کو پیا چاہے ذی بانی اگلے صفحہ پر

کے لیے مؤذن اطلاع دینے آتا۔

اِنَّهُ قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاسَهُ وَيَرْكَعُ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَوةِ الْفَجْرِ لَمْ يَضْطَحْجْ عَلَى شِقْوِهِ اَلَا يَكُنْ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ۔

باب ۶۲۸ - سَاعَاتِ الْوُتْرِ قَالَ

أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوُتْرِ

قَبْلَ الْوُتْرِ۔

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثُّمَّانِ قَالَ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ

قَالَ قُلْتُ لَا بَيْنَ عَمْرٍَا أَرَأَيْتَ الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ

صَلَاةِ الْعَدَاةِ أَهْلِكُ فِيهِمَا الْفَوَاقِ قَالَ كَانَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُنِي مِنَ اللَّيْلِ

مَثْنً مَثْنً وَيُؤْتِي بَرْكَعَةً وَيَقْرَأُ رُكْعَتَيْنِ

قَبْلَ صَلَاةِ الْعَدَاةِ وَكَانَ الْإِذَاانُ يَأْذُنِيهِ قَالَ

حَمَّادُ أَيْ بِسُوءَةٍ۔

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا

إِبْنُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ عَنْ

مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَأَنَّكَ كُنْتُ

لِلنَّبِيِّ أَوْ تَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَنْتَ فِي وَتْرِكَ إِلَى السَّجْدِ۔

باب ۶۲۹ - إِيْقَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

باب - وتر کے اوقات - حضرت ابوہریرہ کہتے

ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وصیت

فرمائی کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

دا ابوالانمان از حماد بن زید، انس بن سیرین کہتے ہیں میں نے

حضرت ابن عمرؓ سے دریافت کیا کیا آپ یہ درست سمجھتے ہیں کہ میں فجر

کی دو سنت میں طویل قرأت کیا کروں؟ آپ نے جواب دیا کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم رات کی رکعات دو دو کر کے پڑھتے تھے اور وتر صرف

ایک رکعت پڑھتے اور صبح کی سنت تو یوں پڑھتے جیسے تکبیر کی آواز

اپنے کانوں میں آرہی ہو۔ ملاحظہ فرمائیے اس کا مطلب یہ ہے کہ

جلدی پڑھتے۔

دا از عمر بن حفص از والدش حفص از اعمش از مسلم از مسروق،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

رات کے تمام اوقات میں نماز وتر پڑھی ہے۔ آخر میں آپ کا وتر صبح کے

قرب پہنچا۔

باب - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھروالوں کو نماز

(بقیہ) سمجھانے کے لیے کہ وہ نماز کو تو اس کو پردہ نہیں ہے اس کے عیب کے طریق پر ایک پیسہ خرچ کر دو تو وہ مقبول ہے ۱۲ منہ ۱۰۰

شخص کو اخیر رات میں اپنے جاگنے پر بھر دس منہ ہو تو اس کو وتر پڑھ کر ہی سونا چاہیے ابوہریرہ کے اس قول کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں دھل کیا

۱۰۰ جلدی سے یہی مراد ہے کہ ان میں مختصر سورتیں پڑھتے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ دو سورتیں کیا اچھی سورتیں ہیں جو فجر کی سنتوں میں پڑھی جاتی ہیں

کا نذر اور اخلاص ابن عمر کا مطلب یہ ہے کہ فجر کی سنتوں میں ایسی قرأت غلاف سنت ہے ۱۲ منہ ۱۰۰ وتر کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے صبح تک ہے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے سب وقتوں میں پڑھا ۱۲ منہ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ بِالْوُتْرِ.

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عَاصِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا رَأَيْتُهُ مُعْتَرِضَةً عَلَى فَرَّاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْتِرَ يَقْطَعَنِي فَأَوْتِرْتُ.

بَابُ ۲۳ لِيَجْعَلَ آخِرَ صَلَوَتِهِ

وَأُتِرًا.

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْعَثُوا آخِرَ صَلَوَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتُتِرًا.

بَابُ ۲۴ أَوْتِرَ عَلَى الدُّعَاءِ.

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ سَعِيدٌ فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ تَزَلُّتُ فَأَوْتِرْتُ ثُمَّ حَقَّقْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ خَشِيتُ الصُّبْحَ فَزَلُّتُ فَأَوْتِرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَأُ حَسَنَةٍ فَقُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ عَلَى الْبُعَائِرِ.

وتر کے لیے بیدار فرماتے تھے۔

از مسدّد از یحییٰ از ہشام از عروہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز پڑھا کرتے میں ساتھ آپ کے بستر پر بیٹھی رہتی، جب آپ وتر پڑھنے لگتے تو مجھے جگا دیتے میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

باب۔ وتر کورات کی آخری نماز بنانا چاہیے۔

از مسدّد از یحییٰ بن سعید از عبید اللہ از نافع (عبداللہ بن عمر) کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نمازوں میں آخری نماز وتر کو بناؤ۔

باب۔ جانور پر وتر پڑھنا۔

از اسمعیل از مالک از ابوبکر بن عمر بن عبد الرحمن بن عبداللہ بن عمر بن خطاب (سعید بن یسار فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ مکہ کے راستہ میں چل رہا تھا۔ مجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو میں نے اتر کر وتر پڑھ لیا۔ پھر (سواری چلا کر) ان سے مل گیا۔ انہوں نے کہا تم کہاں رہ گئے تھے؟ میں نے کہا مجھے یہ خیال ہو گیا تھا کہ صبح ہونے والی ہے اس لیے اتر کر وتر پڑھ لیا حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے کہا تیرے لیے آنحضرتؐ کا اسوہ حسنہ بہتر نہیں ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں؟ بخدا۔ ابن عمرؓ نے ارشاد فرمایا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھ لیتے تھے۔

۱۔ وتر کے وجہ کی ایک دلیل یہ بھی پیش کرتے ہیں۔

## باب ۳۳۱ - التَّوَتُّرُ فِي السَّفَرِ -

۹۴۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَأْسِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ جُوعَى رِجَالَهُ مَلُوكَةً الْمَكِيلِ إِلَّا الْفَرَاخَ وَيُوتِرُ عَلَى رَأْسِهِ.

## باب ۳۳۲ - الْقُنُوتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ

وَبَعْدَهُ -

۹۴۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَسْرَ بْنَ مَالِكٍ أَقْنَتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوتِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ أَوْقَنْتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ كَيْسِرًا -

۹۴۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَسْرَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قَالَ فَإِنَّ فَلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أَرَأَيْتَ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يَقَالُ لَهُمُ الْفَرَاخُ هَذَا سَبْعُونَ رَجُلًا إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ كُونَ أُولَئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوا عَلَيْهِمْ -

## باب ۳۳۳ - سَفَرِيں وَتَر پڑھنا -

از موسی بن اسماعیل از جویریہ بن اسماء از نافع ابن عمر کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں رات کی نماز اونٹنی پر اشارہ سے پڑھ لیتے تھے، اونٹنی کا رخ چاہے جس طرف ہوتا۔ وتر بھی اسی طرح اونٹنی پر پڑھ لیتے تھے البتہ فرض نمازیں اتر کر پڑھتے۔

## باب ۳۳۴ - رُكُوع سے پہلے اور اس کے بعد قنوت

پڑھنا -

از مسدد از حماد بن زید از ایوب، محمد بن سیرین فرماتے ہیں انس بن مالک سے سوال کیا گیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نمازیں قنوت پڑھا ہے، انہوں نے کہا ہاں، پھر پوچھا کیا رکوع سے پہلے؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ رکوع کے بعد وہ بھی تھوڑے گھنٹوں تک پڑھا۔

از مسدد از عبد الواحد، عاصم کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے قنوت کے متعلق دریافت کیا انہوں نے کہا قنوت بیشک تھا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) میں نے عرض کیا رکوع سے پہلے یا بعد آپ نے فرمایا قبل از رکوع، میں نے عرض کیا فلاں شخص تو آپ سے روایت کرتا ہے کہ رکوع کے بعد پڑھنا چاہیے۔ انہوں نے جواب دیا نہیں انہوں نے غلط کہا! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھا۔ میری سمجھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر فارسیوں کے قریب صحابہ کی جماعت مشرکین کی ایک قوم کی طرف انہیں تعلیم دینے کے لیے بھیجی تھی۔ یہ لوگ ان کے علاوہ تھے جن پر آپؐ نے بددعا کی۔ ان مشرکین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں باہمی معاہدہ تھا انہوں نے صحابہ قسرا کی جماعت کو شہید کر دیا آپ کو اس کا بہت صدمہ ہوا، لہذا آنحضرت صلی



اللہ علیہ وسلم ایک ماہ تک قنوت پڑھتے رہے اور ان پر بد دعا کرتے رہے۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
حَدَّثَنَا زَاهِدٌ عَنْ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَتَلَتِ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رَعِيلٍ  
وَدَكْوَانَ۔

رازا احمد بن یونس از زائدہ از تیمی از ابو جعفر (انس بن مالک  
فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہ تک نماز میں قنوت  
پڑھتے رہے جس میں قبیلہ رعیل اور قبیلہ دکوان پر بد دعا فرماتے  
تھے۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا حَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلْبَةَ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْقَنُوتُ فِي  
الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ۔

رازا مسدد از اسمعیل از خالد از ابو قلابہ (حضرت انس بن  
مالک فرماتے ہیں (عہد نبوی میں) قنوت نماز مغرب اور فجر میں  
پڑھی جاتی تھی۔

۱۔ معلوم ہوا کہ کافروں اور ظالموں پر نماز میں بد دعا کرنے سے نماز میں کوئی خلل نہیں آتا آپ نے ان قاریوں کو نجد والوں کی طرف بھیجا تھا  
راہ میں بیر معون پر یہ لوگ اترے عامر بن طفیل نے رعیل اور دکوان اور عصبہ کے لوگوں کو لے کر ان پر حملہ کیا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم سے اور ان سے عہد تھا لیکن انہوں نے دعا کی ۱۲ منہ ۱۵ قنوت کی مجمع دعا یہ ہے جو امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے اللہم اہدنی  
فیمن عدیت وعافنی فیمن عافیت ولولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت ودفنی شر ما قفیت فانک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لا یدل من والیت و  
لا یعز من عادیت تبارکت وتعالیت تستغفرک وتوب الیک وصلی اللہ علی النبی محمد یا یہ دعا اللہم اغفر لنا وللمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات  
اللہم الف بین قلوبہم واصلح ذات بینہم وانصرہم علی عدوک وعدوہم اللہم العن الکفرین الذین یصدون عن سبیلک ویقاتلون اولیاءک اللہم خالف بین  
کلمتہم وزلزل اقدارہم انزل بہم ہاسک الذی لا تزوہ عن القوم المجربین اللہم انج المستغفین من المؤمنین اللہم اشد وطاک علی فلان واجعلہا علیہم منین سنی  
یوسف - فلان کی جگہ اس شخص یا اس قوم کا نام لے جس پر بد دعا کرنا منظور ہو ۱۲ منہ -

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَبْوَابُ الْإِسْتِسْقَاءِ

باب ۳۳۱ الاستسقاء وخروج  
النبي صلى الله عليه وسلم  
في الاستسقاء -

۹۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيْنُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ  
عَنْ عَمِّهِ قَالَ حَوَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَسْتَسْقِي وَحَوْلَ رِءَاسِهِ -

باب ۳۳۲ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِجْعَلْهَا سِنِينَ  
كَسَنِي يُوْسُفَ -

۹۵۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ  
أَبْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْوَجِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَقُولُ  
اللَّهُمَّ أَنْجِ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ  
سَكْمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ  
اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُتَضَعِّفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ  
أَشْدُدْ دَوْلَتَكَ عَلَى مُنْصَوِّ اللَّهِمْ إِجْعَلْهَا سِنِينَ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا  
استسقاء یعنی پانی مانگنے کے باب

باب - بارش کے لیے دعا مانگنا اور آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کا دعائے باران کے لیے شہر سے باہر  
میدان میں تشریف لے جانا۔

رازا بن نعیم از سفیان از عبد اللہ بن ابی بکر از عباد بن تمیم ان کے  
چچا عبد اللہ بن زید فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارش کی دعا  
کے لیے (شہر سے باہر میدان یا جنگل میں) تشریف لے گئے اور آپ  
نے اپنی چادر الٹائی۔

باب - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کفار کے لیے بددعا  
کرنا۔ الہی ان کے سال قحط والے بنا دے جیسے عہد  
یوسف میں قحط نازل ہوا تھا۔

از قتیبہ از مغیرہ بن عبد الرحمن از ابو الزناد از اعرج ابو ہریرہ  
فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا سر مبارک آخری  
رکوع سے اٹھاتے تو یہ کلمات پڑھتے یا اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو  
(بجائے کفار سے) نجات دے۔ یا اللہ! مسلم بن ہشام کو نجات دے  
یا اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے یا اللہ! کمزور مومنوں کو نجات دے  
یا اللہ! قبیلہ مضر کے کفار پر اپنی گرفت اور سخت بنا دے۔ یا اللہ!  
ان پر عہد یوسف علیہ السلام نازل فرما۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ  
سب دعا فرمائی غفار کی قوم کو اللہ نے بخش دیا، یا اسلم کی قوم کو اللہ

۱۰۰۰ یہ سداہام بخاری استسقاء میں اس لیے لائے کہ جیسے مسلمانوں کے لیے بارش کی دعا کرنا مسنون ہے اسی طرح کافروں پر قحط کی بددعا کرنا جائز ہے ۱۲  
۱۰۰۰ سات سال الٹک حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں مصر والوں پر متواتر قحط پڑا تھا اس کا قصہ قرآن شریف میں مذکور ہے ۱۲ امنہ -

كَيْفَ يُؤَسِّفُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ غَفَارُ غَفَرِ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ سَأَلَهَا اللَّهُ قَالَ  
ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ هَذَا أَكْثَرُ فِي الصُّبْحِ -

۹۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضَّمَّةِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا جُرَيْجٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِي الضَّمَّةِ عَنْ  
مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا  
فَقَالَ اللَّهُمَّ سَبِّحَا كَسْبِجَ يُوْسُفَ فَأَخَذَ نَهْمًا  
سَنَةً حَصَّتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَ  
النَّيْتَةَ وَالْجَيْفَ وَنَظَرُوا أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ  
فَكَرَى النَّاسُ مِنَ الْجُوعِ فَأَتَاهَا أَبُو سُوَيْفِيَةَ  
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَبِصَلَةِ  
الرَّجِيمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَأَدْعُ اللَّهَ لَكُمْ  
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَذِنَتْ يَوْمَ نَأْتِي السَّمَاءُ  
بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ يَوْمَ  
نُطْشُ الْبُطْشَةَ الْكُبْرَى فَالْبُطْشَةُ يَوْمَ بَدُورِ  
فَقَدْ مَضَتْ الدُّخَانُ وَالْبُطْشَةُ وَاللَّزَامُ  
وَأَيَّةُ الرُّومِ -

نے سلامت رکھا۔ ابن الزناد نے اپنے باپ کے حوالہ سے صبح کی نماز  
میں پڑھی گئی یہی دعا نقل کی ہے۔

داؤد حمیدی از سفیان از اعمش از ابو الضمعی از مسروق از عبداللہ بن  
مسعود دوسری سند از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابو  
الضمعی مسروق کہتے ہیں ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے وہ  
فرمانے لگے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کفار قریش سے مایوس ہو  
گئے تو ان کے لیے یہ بد دعا فرمائی یا اللہ سات برس کا قحط ان کفار پر  
بھی اسی طرح بھیج جیسے عہد یوشی میں قحط نازل ہوا تھا۔ چنانچہ آپ  
کی بد دعا کے اثر سے ان پر ایسا قحط نازل ہوا کہ اس نے ہر چیز تباہ کر دی  
یہاں تک کہ وہ کھال کھانے اور مردار کھانے پر مجبور ہو گئے اور بدو دار  
کھانے پر اتر آئے، ان میں سے اگر کوئی آسمان پر نگاہ کرتا تو بھوک کی وجہ  
سے انہیں دھواں معلوم ہوتا آخر ابو سفیان مجبور آیا اور عرض کیا اسے محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو اللہ کی فرمانبرداری اور صلہ رحمی کی تلقین فرماتے  
ہیں اور آپ کی قوم (قریش) ہلاک ہو رہی ہے۔ اس لیے بد دعا فرمائیے۔  
اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی فاذتق بيوماً تأتي السماء دُخَانًا مُبِينًا  
الی قولہ انکرم عائدون یوم نبطش البطشة الکبریٰ۔ چنانچہ کفار قریش  
بحکم الہی میان بدر میں پکڑے گئے، تو جس طرح قرآن میں دھوئیں  
پکڑ اور قید کا ذکر ہے اُن پر پورا ہو کر رہا۔ آیت روم میں جو ذکر ہے  
وہ بھی پورا ہوا۔

۱۔ یہ ایک دوسری حدیث ہے امام بخاری کو اسی سند سے پہنچی جو پہلی حدیث میں مذکور ہے اس لیے اس کو بھی بیان کر دیا یہ دونوں تو میں مذکور ہیں کہ اگر دہتی  
نہیں غفار تو قدیم سے مسلمان ہو گئے تھے اور اسلم نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صلہ کرتی تھی ۱۲ من ۱۳ پوری آیت یوں ہے اس دن کا منظرہ جس دن آسمان  
کھلا دھواں لے کر آئے گا یعنی دکھلائے گا جو لوگوں کو گھیرے گا یہی تحفیف کا عذاب ہے اس وقت کہیں گے مالک ہمارے یہ عذاب ہم پر سے اتحاد ہے ہم ایمان لاتے  
ہیں وہ سب کھال سمجھنے والے ہیں ان کے پاس پیغمبر آپ کا جو کھول کر اللہ کے احکام سناتا ہے پھر اس سے منحرف ہو گئے اور کہنے لگے یہ تو سکھایا پڑھا یا ہوا بولا ہے  
خیر ہم چند روز کے لیے عذاب اٹھائیں گے لیکن تم سبھی وہی شرک اور کفر کی باتیں کرو گے اخیر تک ۱۲ من ۱۳ سورہ دخان میں دخان اور بطشہ کا ذکر ہے اور  
سورہ فرقان میں اس آیت میں فسوف یكون لزاماً لزام یعنی کافروں کو قید ہونے کا بیان ہے یہ تینوں باتیں انحضرت کے عہد میں ہو گئیں دخان سے مراد قحط تھا جس  
میں آسمان دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا تھا اور بطش کافروں کا بدریں مارا جانا اور لزام ان کا قید ہونا سورہ روم کی آیت میں یہ بیان تھا کہ (دبانی اگلے صفحہ پر)

**باب ۳۳ سؤال الناس الإمام**  
الاستسقاء إذا انحطوا -

۹۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو قَتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُسْأَلُ  
بِشَعْرِ أَبِي طَالِبٍ : هـ

وَأَيْضًا يُسْأَلُ الْعَمَامُ بِوُجُوهِهِ  
نَسْأَلُ الْيَتِيمَ عِفْمَةً لِلْأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ وَ  
رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ فَمَا  
يُزِيلُ حَتَّى يَجِيئَ كُلُّ مِيزَابٍ : هـ  
وَأَيْضًا يُسْأَلُ الْعَمَامُ بِوُجُوهِهِ  
نَسْأَلُ الْيَتِيمَ عِفْمَةً لِلْأَرَامِلِ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ -

۹۵۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبِي عَبَّاسٍ اللَّهُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا تَحَطَّوْا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ  
بْنِ عَبَّاسٍ الْمُطَّلِبِ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا

**باب - تحط کے وقت لوگ بارش کے لیے امام**  
سے دعا مانگوا سکتے ہیں -

رازمرو بن علی از ابو قتیبہ از عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار  
ان کے والد عبد اللہ بن دینار کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عمر سے  
سنا وہ ابوطالب کا یہ شعر پڑھتے تھے ہ

ان کا رنگ گورا ہے لوگ بارش مانگتے ہیں ان کے منہ کے  
مدھ سے ۔ وہ یتیموں کے حامی اور بیوگان کے پناہ دہندہ ہیں

عمر بن حمزہ نے بحوالہ سالم از ابن عمر روایت کیا کہ بسا اوقات میں حضرت  
ابوطالب کا یہ شعر پڑھتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر  
دیکھتا، آپ منبر پر دعا کرتے بارش کے لیے پھر آپ کے منبر سے اترنے  
سے پہلے تمام پرناے زور سے پہنے لگتے ۔ وہ شعر ہے ہ  
ان کا رنگ گورا ہے لوگ پانی مانگتے ہیں ان کے چہرہ کے مدھ  
سے ۔ وہ یتیموں کے حامی اور بیوگان کے پناہ دہندہ ہیں  
یہ ابوطالب کا کلام ہے ۔

را حسن بن محمد از محمد بن عبد اللہ انصاری از ابو عبد اللہ  
بن ثنی از ثمامہ بن عبد اللہ بن انس حضرت انس بن مالک فرماتے  
ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب کے زمانہ میں جب قحط پڑتا تو آپ  
حضرت عباس بن عبد المطلب کے وسیلے سے دعا کیا کرتے اور  
کہتے یا اللہ! پہلے تو ہم تیرے پاس اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا  
وسیلہ لایا کرتے تھے اور تو پانی برساتا تھا اب اپنے پیغمبر کے

(بقیہ) دومی کا فرارابیوں سے غلوب ہو گئے لیکن چند سال میں پھر دومی غالب ہو جائیں گے یہ بھی ہو چکا ہے ۱۲ منہ ۱۵ جناب ابوطالب حضرت امیر کے  
والد بزرگوار نے ایک بڑا قصیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں تصنیف کیا تھا یہ اس کا ایک شعر ہے اس کا مطلع یہ ہے ولما رایت القوم لا و فہم -  
و فظطوا کل العری والوسائل کہتے ہیں کہ اس قصیدے میں ایک سو دس شعر ہیں ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ پانی  
کسی مسلمان مانگتے ہیں کسی کا فردودنہ و افریق امام سے پانی کی دعا کے لیے درخواست کر سکتے ہیں۔ ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر سے میں آپ کو کعبہ میں  
سے جا کر پانی کی دعا کی حق تعالیٰ نے پانی برسایا یہ قصہ ابن عباس نے نقل کیا ہے ۱۲ منہ -

لَمَّا تَوَسَّلَ إِلَيْكَ يَبْنَؤُنَا مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَسَقَيْنَا وَإِنَّا تَوَسَّلَ إِلَيْكَ بِعَمْرِئِنَا فَاسْقِنَا  
قَالَ فَيَسْقُونَ -

**باب ۶۳** تَحْوِيلِ الرِّدَاءِ فِي  
الرَّاسْتِسْقَاءِ -

۹۵۶- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ  
ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ  
إِبْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ تَيْمِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى سَقِيًّا  
فَقَلَّبَ رِدَاءَهُ -

۹۵۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ  
ابْنِ تَيْمِيٍّ يُحَدِّثُ أَبَاكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى  
الصُّلَى فَاسْتَسْقَى فَاسْتَقْبَلَ الْوَيْلَةَ وَقَلَّبَ  
رِدَاءَهُ وَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَانَ  
ابْنُ عِيْنَةَ يَقُولُ هُوَ صَاحِبُ الْأَذَانِ وَ  
لَكِنَّهُ وَهْمٌ فِيهِ لِأَنَّ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ  
بْنِ عَامِرٍ الْمَازِنِيُّ الْمَازِنُ الْأَنْصَارِي -

**باب - نماز استسقاء میں چادر الٹنا -**

رازا اسحاق از وہب بن جریر از شعبہ از محمد بن ابی بکر از عباد بن  
تمیم عبد اللہ بن زید فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دعا کے باراں طلبی کے وقت اپنی چادر الٹا دی -

رازا علی بن عبد اللہ از سفیان از عبد اللہ بن ابی بکر از عباد بن تمیم  
ان کے چچا عبد اللہ بن زید فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ  
کو تشریف لے گئے وہاں جا کر بارش کے لیے دعا مانگی قبیلے کی طرف  
منہ کر کے اور اپنی چادر الٹا دی اور دو رکعتیں صلوٰۃ الاستسقاء پڑھی - امام  
بخاری فرماتے ہیں حضرت ابن عیینہ کہتے تھے کہ یہ عبد اللہ بن زید وہی ہیں جنہیں  
خواب میں کلمات اذان بتائے گئے تھے - امام بخاری کہتے ہیں کہ ابن عیینہ  
کی یہ بات غلط ہے کیونکہ اس زہر بن جرحہ حدیث کے راوی عبد اللہ بن زید بن  
عامر مازنی ہیں جو انصار کے مازن قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں - یعنی اذان  
والے دوسرے ہیں مازنی نہیں -

۱- اس حدیث سے نیک بندوں کا وسیلہ لینا ثابت ہوا بنی اسرائیل بھی قحط میں اپنے پیغمبر کے اہل بیت کا توسل کیا کرتے اللہ تعالیٰ پانی برساتا  
اس سے یہ ہمیں حکمتاً کہ حضرت عمرؓ کے نزدیک آنحضرتؐ کا توسل آپ کی وفات کے بعد منع تھا کیونکہ آپ تو اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آنحضرتؐ نے  
ایک صحابی کو دعا سکھائی اس میں یوں ہے یا محمدانی توسل یک اسے مولیٰ میں تیرا وسیلہ پکڑنا ہوں اور ان صحابی نے آنحضرتؐ کے وفات کے بعد یہ  
دعا دوسرے کو سکھائی مگر بعض ائمہ میں سے امام ابن تیمیہ اور ابن قیم اس طرف سے ہیں کہ اموات اور قبور کا توسل جائز نہیں نہ حضرت عمرؓ نے  
نہ اور کسی صحابی نے آپ کی قبر شریف کا توسل کیا اگر محدثین اور علماء نے کہا کہ ایک امر کا منقول نہ ہونا اس کے عدم جواز پر دلالت نہیں کرتا جب  
اصل وسیلہ کا جواز شروع سے ثابت ہے ۱۲ منہ ۱۷ اور اذان دیکھنے والے عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ ہیں دونوں انصاری ہیں اور خزرجی اس  
لیے سفیان بن عیینہ کو شبہ ہو گیا ۱۲ منہ -

**باب ۶۳۸** اِنْتِقَامُ الرَّبِّ عَذُو  
حَلٍّ مِنْ خَلْقِهِ بِالْقَحْطِ اِذَا  
اَتُوهَا مَحَارِمُهُ۔

**باب ۶۳۹** اَلرَّسْتِسْقَاءُ فِي  
اَلْمَسْجِدِ اَلْجَامِعِ۔

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
مَرْثَدَةَ اَنَّ اَبِي عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِي نَصْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
يَذْكُرُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمًا الْجُمُعَةَ مِنْ بَابٍ  
كَانَ وَجَاكَ اَلْمُنْبَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُخَاطَبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
هَلَكْتَ اَلْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَاذْعُ اللَّهُ  
اَنْ يُعَيْشَنَا قَالَ فَوَقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللَّهُمَّ اسْقِنَا اَللَّهُمَّ  
اسْقِنَا اَللَّهُمَّ اسْقِنَا قَالَ اَنَسٌ فَلَا وَاللَّهِ مَا وَجَدَ  
فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قُرْعَةٍ وَلَا شَيْءٍ وَلَا  
بَيْنَتَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ  
فَطَلَعْتُ مِنْ دَرَاهِمٍ سَعَابَةً مِثْلَ التُّرْسِ فُكِّمْنَا  
ثَوَسَطَتِ السَّمَاءُ اَنْتَشَرَتْ ثَمَرٌ امْطُوتٌ قَالَ فَوَاللَّهِ  
مَا رَأَيْتُ اَلشَّمْسَ سَبَّحَتْ اَنَّهُ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذُلِكَ

**باب**۔ اللہ کی حرام کردہ چیزوں کا جب اس کی  
مخلوق خیال نہیں رکھتی تو اللہ تعالیٰ قحط کے ذریعہ  
انتقام لیتا ہے۔

**باب**۔ مسجد جامع میں بارش کے لیے دعا کرنا۔

راز محمد از ابو صخرہ انس بن عیاض از شریک بن عبد اللہ بن  
ابی نصر حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں ایک شخص مسجد نبویؐ میں  
جمعہ کے دن اس دروازے سے داخل ہوا جو مہر کے سامنے تھا۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ پڑھ رہے تھے، اُس نے  
کھڑے ہی کھڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کیا اور عرض  
کیا یا رسول اللہ! مال اور جانور ہلاک ہو گئے اور اسٹے بند ہو گئے۔  
ربیعہ چارہ جانور سفر نہیں کر سکتے، آپ اللہ سے دعا فرمائیے کہ وہ مینہ  
برسائے، انسؓ کہتے ہیں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ  
اٹھائے اور فرمایا اے اللہ! ہمیں پانی دے یا اللہ ہمیں پانی دے!  
یا اللہ ہمیں پانی دے! حضرت انسؓ کہتے ہیں بخدا ہم آسمان میں نہ کوئی  
بادل دیکھ رہے تھے نہ بادل کا کوئی چھوٹا سا ٹکڑا، یا بارش کے آثار نہ  
ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی مکان تھا، اتنے میں سلع پہاڑ  
کے پیچھے سے ڈھال برابر ایک بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا اور آسمان کے  
وسط میں آتے آتے وہ پھیل گیا اور خوب برسنا، حضرت انسؓ کہتے ہیں  
بخدا ابھر تو ایک ہفتے تک ہم نے سورج کی شکل نہ دیکھی۔ دوسرے جمعے  
میں اسی دروازہ سے ایک شخص آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ

۱۔ امام بخاری نے اس ترجمہ باب میں کوئی حدیث یہاں لکھا چاہتے ہوں گے مگر موقع نہیں ملا بیٹھے نسخوں میں یہ عبارت بالکل نہیں ہے اور باب کا مضمون اس  
حدیث سے ملکتا ہے جو اوپر گذری کہ قریش کے کافروں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی وجہ سے قحط آیا اور مولانا اردم فرماتے ہیں ۱۰۰ ارب تاہ از اپنے منع ذلوة  
وز زنا شرد و ہا اندر جہات ۱۲ منہ ۱۰ اس لیے کہ جب رستے میں چارہ نہ ملے گا تو جانور سفر کیسے کر سگے ۱۲ منہ ۱۰ سلع مدینہ کا پہاڑ مطلب یہ ہے کہ کسی بلند مکان یا  
گھر کی آڑ میں نہ تھی کہ اگر وہ اس کو دیکھ نہ سکتے ہوں بلکہ شیشے کی طرح آسمان صاف تھا برسات کی کوئی نشانی نہ تھی ۱۲ منہ ۱۰ سلع یہ وہی آدمی تھا یا دوسرا آدمی یعنی  
دونوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی آدمی تھا ۱۲ منہ ۱۰

۱۵۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب وہ مسجد میں بھی استسقا بہہ ہو سکتا ہے یعنی پانی کے لیے دعا مانگنا ۱۲ منہ ۱۵ دارالقضا ایک مکان تھا حضرت عمرؓ نے بنوایا تھا جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہونے لگا تو انہوں نے وصیت کی کہ یہ مکان بیچ کر میرا قرض ادا کر دینا یعنی وہ روپیہ جو میں نے بیت المال سے قرض لیا ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عمرؓ کا قرض ادا کیا اسی وجہ سے اس کو دارالقضا کہنے لگے یعنی وہ گھر جس سے قرض ادا ہوا ۱۲ منہ۔

اللَّهُمَّ اغْنِنَا قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ  
مِنْ سَحَابٍ وَلَا فَرْعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سُلُجٍ  
مِنْ يَبْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعْتُ مِنْ دَرَجَةٍ  
سَحَابَةٌ مِثْلُ الثُّرَيَّا فَلَمَّا تَوَسَّطْتُ انْتَشَرَتْ  
ثُمَّ امْطَرَتْ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ الشَّمْسَ سَبِيًّا  
ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ وَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ يُخْبَرُ  
فَاسْتَقْبَلَهُ فَأَمَّا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتَ  
الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَأَدْعُ اللَّهَ يُبْسِكُمْهَا  
عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوِّلْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ  
عَلَى الْأَكَامِ وَالْغُرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ  
الشَّجَرِ قَالَ فَاقْلَعْتُ وَخَرَجْنَا نَشْرِي فِي الشَّمْسِ  
قَالَ شَرِيكَ مُسَالَتْ أَسْبَ بَنٍ مَالِكٍ أَهْوَى الرَّجُلُ  
الْأَوَّلُ فَقَالَ مَا أَدْرِي -

### بَابُ الْإِسْتِسْقَاءِ عَلَى الْيَتِيمِ -

۹۶۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
بَيَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ  
يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ أَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
فُحِطَ الْمَطَرُ فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَدَعَا فَمَطَرْنَا  
فَمَا كُنَّا أَنْ نَصِلَ إِلَى مَا دَلَيْنَا مَا دَلَيْنَا فَمَطَرْنَا  
إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ قَالَ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ

اور سلح پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا مکان تھا، حضرت انسؓ کہتے  
ہیں سلح پہاڑ کی پچھلی جانب سے ڈھال برابر چھوٹا بادل ظاہر ہوا۔  
آسمان کے درمیان آکر پھیل گیا۔ اور برسنے لگا۔ پھر ہم نے اس  
کے بعد ایک ہفتہ تک سورج نہ دیکھا۔ پھر ایک شخص دوسرے  
جمے اسی دروازے سے داخل ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اس شخص نے کھڑے کھڑے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کیا اور عرض کیا یا رسول! مال،  
جانور ہلاک ہو گئے۔ راستے بند ہو گئے اللہ سے دعا فرمائیے ہم سے  
بارش روک دے۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے  
اور عرض کی اے اللہ! ہمارے ارد گرد ہر سا ہم پر نہ برسا اے اللہ ٹیلوں،  
پہاڑیوں، گڑھوں، جنگلوں پر برسا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ بادل ختم  
ہو گئے ہم دھوپ میں نکلے اور چلنے پھرنے لگے۔ شریکؓ کہتے ہیں  
میں نے انسؓ سے پوچھا کیا یہ دوسرا وہی شخص تھا جس نے پہلے آکر  
بارش کے لیے دعا مانگوائی تھی حضرت انسؓ نے جواب دیا یہ معلوم  
نہیں۔

### باب - منبر پر بارش کی دعا مانگنا -

از مُسَدَّدٍ اَزْ اَبُو عَوَانَةَ الرَّقَادَةِ حضرت انس بن مالک فرماتے  
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے، ایک  
شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! برسات رک گئی ہے، اللہ سے  
بارش ہونے کی دعا کیجیے، آپ نے دعا کی تو بارش شروع ہو گئی ہمیں  
گھروں کو واپس لوٹنا مشکل ہو گیا، دوسرے جمے تک مسلسل برسات  
ہوتی رہی۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں پھر دوسرے جمعہ میں وہی شخص یا کوئی  
دوسرا آیا اور کہا یا رسول اللہ دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے بارش ہٹالے

۱۰۰ حدیث میں منبر کی صراحت نہیں ہے مگر آپ نے منبر بننے کے بعد جب خطبہ پڑھا تو منبر پر پڑھا اس سے باب کا مطلب نکل آیا ۱۲ منہ -



عَبْرًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ  
يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالِ فَلَقَدْ  
رَأَيْتُ السَّمَاءَ يَنْقَطِعُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا لَا يُسْطَرُونَ  
وَلَا يُنْطَرُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ -

### باب ۶۲۲ مَنِ اتَّقَى يَصْلُوحِ

الْجُمُعَةِ فِي الْأَسْتِسْقَاءِ -

۹۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ  
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتَ الْوَأَشْيُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ  
فَدَعَا فَنُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ  
جَاءَ فَقَالَ تَهَلَّتْ مِنَ النَّبُوتِ وَتَقَطَّعَتِ  
السُّبُلُ وَهَلَكْتَ الْوَأَشْيُ فَقَامَ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
عَلَى الْأَكَامِ وَالظُّلُوبِ وَالْأَذْدِيَةِ وَمَنَابِتِ  
الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ الْفُجَيَّابُ الشَّوْبُ -

### باب ۶۲۳ الدُّعَاءُ إِذَا تَقَطَّعَتِ

السُّبُلُ مِنَ الشَّوْبِ الْمَطَرِ -

۹۶۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَبْرٍ عَنْ أَنَسٍ  
بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتَ الْوَأَشْيُ  
وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ! ہمارے ارد گرد  
برسا ہم پر نہ برسا۔ حضرت انس کہتے ہیں میں نے بادلوں کو دیکھا کہ وہ  
ختم ہو رہے تھے اور دائیں بائیں جانے لگے، دوسرے لوگوں پر بارش  
شروع ہو گئی اہل مدینہ پر نہیں۔

### باب - بارش کی دعا کے لیے جمعہ پر اتنا کرنا۔ ۱۷

از عبد اللہ بن مسلمہ از امام مالک از شریک بن عبد اللہ حضرت  
انسؓ فرماتے ہیں ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا  
جانور ہلاک ہو گئے، رستے ٹ گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا  
فرمائی ہم پر ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہ  
شخص آیا عرض کیا مکانات منہدم ہونے لگ گئے ہیں رستے بند ہو گئے  
اور جانور مرنے لگے، آپؐ نے کھڑے ہو کر دوسری دعا فرمائی یا اللہ!  
پہاڑیوں اور ٹیلوں نالوں اور جنگلوں میں برسا۔ فوراً بادل کپڑے کی  
طرح پھٹ گیا۔ ۱۷

### باب - اگر کثرت باراں سے رستے بند ہو جائیں تو

بارش کی بندش کے لیے دعا کرنا۔

از اسمعیل از مالک از شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر حضرت  
انس بن مالک فرماتے ہیں ایک شخص آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں کہنے لگا یا رسول اللہ جانور ہلاک ہو گئے، رستے بند ہو گئے  
اللہ سے دعا فرمائیے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو ایک  
جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی، پھر ایک شخص آیا آنحضرت

۱۷ یعنی جو لوگ مدینہ کے داہنے بائیں طرف ملکوں میں رہتے تھے ۱۲ منہ ۱۷ علیہ الاستسقاء کی تہذیب پڑھا اس کی نیت کو زیادہ صحیح الاستسقاء کی ایک شکل ہے ۱۲ منہ ۱۷  
ان حدیثوں میں جو معجزے مذکور ہیں ان سے بڑھ کر صاف اور کیا معجزے ہو سکتے ہیں کسی ساحر یا جادوگر کی یہ طاقت نہیں کہ اجرام علوم پر تصرف کرے ۱۲ منہ -

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْطُرُوا مِنْ جُعْجُعَةٍ إِلَى جُعْجُعَةٍ  
فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهْدِيَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ  
الشُّبُكُ وَهَلَكَتِ السَّوْاشِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَى رُؤُسِ الْعِبَالِ وَالْأَكَامِ  
وَبَطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ مَا تَجَانِبُ  
عَنِ السُّبُيْنَةِ انْجِيَابِ الشُّوْبِ.

**باب ۶۲۳** مَا قِيلَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُولْ رَدَّاءُكَ

فِي الْإِسْتِسْقَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۶۲۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍاءَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ  
رَجُلًا شَكَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ  
الْمَالُ وَجَهَدَ الْعِبَالُ فَدَعَا اللَّهَ يَسْتَسْقِي وَكَمْ  
يَذْكُرُ أَنَّهُ حَوْلَ رَدَّاءُكَ وَلَا اسْتَقْبَلَ الْقَبْلَةَ.

**باب ۶۲۵** إِذَا اسْتَسْقَى إِلَى

الْإِمَامِ لِيَسْتَسْقِي لَهُمْ لَمْ يَرُدُّهُمْ.

۶۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ شُرَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
نَسْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ هَلَكَتِ السَّوْاشِي وَتَقَطَّعَتِ الشُّبُكُ فَادْعُ اللَّهَ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ مکانات گرنے لگے  
رستے بند ہو گئے، جانور ہلاک ہونے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دعا فرمائی اے اللہ پہاڑوں اور ٹیلوں کی چوٹیوں پر نالوں کے نشیب  
اور جنگلوں میں پانی برسا۔ یہ دعا فرماتے ہی مدینہ سے کپڑے کی طرح  
بادل سپٹ گیا۔

**باب ۶۲۳** یہ بیان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
جمعہ کے دن بارش کی دعا کے لیے چادر نہیں اٹائی۔

راہ حسن بن بشر از معانی ابن عمران از ادعای از اسحاق بن عبد اللہ  
بن ابی طلحہ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں ایک شخص نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہلاکت مال اور بچوں کی تکلیف اٹھانے  
کا شکوہ کیا، آپ نے اللہ سے دعا کی جس میں بارش طلب کر رہے تھے۔  
اس حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا گیا کہ آپ نے چادر اٹائی یا قبیلے کی  
طرف منہ کیا۔

**باب ۶۲۵** جب لوگ امام سے بارش کی دعا کے لیے رخصت

کریں تو امام انکار نہ کرے۔

راہ عبد اللہ بن یوسف از مالک از شریک بن عبد اللہ بن ابی ہریرہ  
حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ جانور ہلاک ہوئے، رستے  
بند ہوئے، اللہ سے دعا فرمائیے۔ آپ نے دعا فرمائی تو ایک جمعہ سے  
لے کر دوسرے جمعے تک ہم پر بارش ہوتی رہی۔ پھر ایک آدمی آپ کے

۱۰ پانی ہر درگاہ رحمت ہے اس کے بند ہوجانے کی بائیں دعا نہیں فرمائی بلکہ یوں فرمایا جہاں مفید ہے وہاں برسے حیدر آباد دکن میں ابھی کثرت سے بارش  
ہوتی طرفان آبائے لوگ یوں دعا کرنے لگے یا اللہ رحمہ پر رحمت کا پانی برسا غلبہ کا پانی نہ برسا امام۔

فَدَعَا اللَّهَ فَمَطَرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَهَلَكُوا  
فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ تَهْتَدِ سَبِيلَ الْيَتِيمِ وَتَقْطَعُ سَبِيلَ الشُّبَّهِ وَ  
هَكَذَا السَّوَادُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَى ظُهُورِ الْجِبَالِ وَالْأَكَامِ وَ  
بُحُورِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَاجْعَلْ عَنِ  
السَّبِيلَةِ الْجَبَابِ الشُّوبَ -

باب ۶۴۶ إِذَا اسْتَشْفَعَ

النَّاسُ بِالسُّلَاطِينِ عِنْدَ

الْفُحْطِ -

۹۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ  
قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ  
عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنَّ  
قُرَيْشًا انْطَوَوْا عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ تَهْمُ سَنَةٍ حَتَّى  
هَلَكُوا فِيهَا ذَاكُلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ فَجَاءَ  
أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتُ تَأْمُرُ بِصَلَاةِ  
الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا كَادَعَا اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ فَقَوْأً فَارْتَقَبَ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ  
مُبِينٍ الْأَيُّهُ ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ فَذَلِكَ قَوْلُهُ  
تَعَالَى يَوْمَ يَبْلُغُشُ الْبُطْشَةَ الْكُبْرَى يَوْمَ يَنْدُؤُ  
زَادَ اسْبَاطُ عَنْ مَنْصُورٍ قَدْ عَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقُوا النَّعِيثَ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ

پاس آیا اور کہنے لگا، یا رسول اللہ! کثرتِ باران کی وجہ سے (مکانات  
گرنے لگے، رستے بند ہو گئے، جانور مرنے لگے، نواپ نے دعا فرمائی  
اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں کی چوٹیوں پر، نالوں کے نشیب اور  
جنگلوں میں برسا۔ اس دعا کے اثر سے فوراً بادل کپڑے کی طرح  
پھٹ گئے۔

باب - اگر مشرکین مسلمانوں سے تحفظ دُور کرنے  
کے لیے دعا کی درخواست کریں -

از محمد بن کثیر از سفیان از منصور و اعمش از ابو القاسم مسروق  
فرماتے ہیں میں ابن مسعود کے پاس آیا انہوں نے کہا کفارِ قریش نے  
اسلام لانے میں سجد تاخیر و تامل کیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ان کے لیے بد دعا کی، ان پر نوحہ نازل ہوا حتیٰ کہ وہ اس نوحہ کے سبب  
ہلاک ہونے لگے، مردار اور ہڈیاں کھانے لگے۔ چنانچہ ابو سفیان آپ  
کی خدمت میں آیا اور عرض کی آپ تو صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور  
آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ آپ اللہ سے دعا فرمائیے۔  
آنحضرت نے (سورہ دخان کی) یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ: اُس دن کا  
منظر یہ جس دن آسمان سے دھواں ظاہر ہوگا: اُسراپ نے دعا  
کی بارش ہوتی تحفظ دُور ہوا، پھر کفار مغرور ہو کر اپنے کفر میں لوٹ گئے  
اس کا ذکر اس سورہ دخان میں یوں ہے ترجمہ: جس دن ہم سخت  
پکڑیں گے، اس سے مراد بدر کا دن ہے۔ اسباط نے منصور سے  
مزید روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی

۱- یعنی اگر تحفظ پڑے اور مشرک لوگ مسلمانوں سے دعا کے طالب ہوں تو مسلمان دعا میں درج ذیل کریں اس لیے کہ مشرکوں سے احسان کرنا  
منع نہیں دوسرے اس میں اسلام کی عزت ہے ۱۲ منہ -

سُبْعًا وَشَكَاهُ النَّاسُ كَثْرَةَ اسْطِطْرَ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَاَنْجَحْ رِثْتَ السَّحَابَةِ عَنْ  
رَأْسِهِمْ فَسَقُوا النَّاسَ حَوْلَهُمْ۔

### باب ۶۴۷ الدُّعَاءُ إِذَا كَثُرَ الْمَطَرُ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا۔

۹۶۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُعْتَمِرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْطِبُ  
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَامَ النَّاسِ فَصَاحُوا فَقَالَ لَوَايَا  
رَسُولُ اللَّهِ فَخَطَّ الْمَطَرُ وَاحْصَرَتِ الشَّجَرُ وَ  
هَلَكَتِ الْبَهَائِمُ فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَقَالَ  
اللَّهُمَّ اسْقِنَا مَرَّتَيْنِ وَإِنَّمَا اللَّهُ مَا كَرِهِيَ فِي  
السَّمَاءِ قَرَعَةً مِنْ سَحَابٍ أُنْشِأَتْ سَحَابَةٌ وَ  
أَمْطَرَتْ وَنَزَلَ عَنِ السَّمَاءِ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَوَفَ  
لَمْ تَزَلْ تُطَرُّ إِلَى الْجُمُعَةِ الْآخِيَةِ تَلْبِيهَا فَلَمَّا قَامَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْطِبُ صَاحُوا إِلَيْهِ  
تَهَلَّتْ مَتِ الْبُيُوتِ وَانْقَطَعَتِ الشُّبُلُ فَأَدْعُ  
اللَّهُ يَجِئْهَا عَنَّا فَنَسْتَسْقِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَ  
تَكْشَطُ السَّيْبُ يَنْتَهَى فَبَعَلَتْ تُطَرُّ حَوَالِيهَا وَمَا  
تُطَرُّ بِالسَّيْبِ يَنْتَهَى فَطَرَفَةٌ فَطَرَفَةٌ إِلَى السَّيْبِ يَنْتَهَى  
وَأَنَّهَا لَنُحْيِي مِثْلَ الْإِلَهِ كَلْبٍ۔

### باب ۶۴۸ الدُّعَاءُ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

تو سات روز تک مسلسل بارش ہوتی رہی حتیٰ کہ لوگوں نے کثرتِ  
باراں کی شکایت کی تو آپ نے دعا فرمائی اے اللہ! ہمارے چاروں  
طرف برس۔ ہم پر نہ برس۔ اسی وقت بادل سر پر سے ہٹ گئے اور  
اُرد گرد آبادی پر بارش چلی گئی۔

### باب۔ جب بارش بے حد ہونے لگے تو یہ دعا کرنا اُرد گرد برسے ہم پر نہ برسے۔

(الزَّهْدُ بْنُ أَبِي كُرَّازٍ مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَوْ عُبَيْدُ اللَّهِ رَأْسُ ثَابِتٍ)  
حضرت انسؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دے  
رہے تھے کہ لوگوں نے فریاد کرنا شروع کر دیا۔ عرض کیا یا رسول  
اللہ! برسات رگ گئی درخت سرخ ہو گئے، جانور ہلاک ہو گئے۔  
اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ بارش نازل فرمائے۔ آپ نے دعا کی  
اے اللہ! ہمیں سیراب فرما سیراب فرما۔ بخدا ہم کو آسمان پر بادل  
کا ایک ٹکڑا بھی نظر نہ آتا تھا۔ دعا فرماتے ہی ایک ابر اٹھا اور برسنے  
لگا۔ آپ ممبر سے اترے اور نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہوئے اور  
پانی دوسرے جگہ تک پڑتا رہا۔ جب آپ دوسرے جمعہ میں خطبہ  
کے لیے کھڑے تھے تو لوگ پھر فریاد کرنے لگے۔ مکانات کرنے لگے  
رستے بند ہو گئے۔ اللہ سے دعا فرمائیے بارش روک دے۔ یہ سن کر آپ  
مسکرائے اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! ہمارے اُرد گرد برسنا ہم پر نہ برسنا۔  
چنانچہ آپ کی دعا سے مدینہ کھل گیا اور مدینے کے گرد و نواح میں بارش  
ہونے لگی مدینہ میں ایک قطرہ تک پانی نہ پڑا۔ میں نے مدینہ کو دیکھا، تو  
گویا وہ ابر کو تاج کی طرح چاروں طرف سے پہنے ہوئے ہے (اور خود  
بادلوں سے پاک ہے)

### باب۔ استسقا میں کھڑے ہو کر دعا مانگنا۔ ابو نعیم

لے کہ ابھی اگلے جمعے میں تو پانی برسنے کے لیے یہ تقاضا تھا اور ابھی برسنے سے گھبرا رہے ہیں ۱۲۱۔

بیان کرتے ہیں بحوالہ زمہیر ابو اسماعیل محمد بن یزید  
انصاری محدث براہین عازب و زید بن ارقم دعائے  
استسقاء کے لیے تشریف لے گئے۔ عبد اللہ نے بارش کے  
لیے دعا کی تو پاؤں پر کھڑے رہے منہ پر نہ تھے۔ دعا کی  
بعد ازاں دو رکعتیں صلوٰۃ الاستسقاء پڑھیں، قرأت آواز  
سے کی، لیکن اذان اور اقامت نہیں پڑھی گئی، ابو اسماعیل  
فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن یزید انصاری آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے (یعنی صحابی تھے)

رازا ابو الیمان از شعبہ از زمہری از عباد بن تمیم، عباد کے عم  
محترم عبد اللہ بن یزید صحابی رسول فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر استسقاء کے لیے تشریف لے گئے آپ نے  
کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر قبلہ کی جانب رخ انور کیا اور اپنی  
چادر مبارک الثانی، چنانچہ آپ کی دعا کے اثر سے دنیا بارش سے  
سیراب ہوئی۔  
باب - نماز استسقاء میں آواز سے قرأت پڑھنا۔

رازا ابو نعیم از ابن ابی ذئب از زمہری از عباد بن تمیم، عباد کے  
عم محترم فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے تشریف  
لے گئے۔ آپ قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا کرتے رہے اور اپنی چادر  
الثانی۔ پھر دو رکعت نماز استسقاء ادا کی، جس میں آپ نے آواز سے  
قرأت پڑھی۔

قَامُوا۔ وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ  
زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ خَرَجَ عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ يَزِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَخَرَجَ  
مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ  
بْنُ أَرْقَمٍ فَاسْتَسْقَى فَقَامَ لَهُمْ  
عَلَى رِجْلَيْهِ عَلَى غَيْرِ مُبَكِّرٍ فَاسْتَسْقَى  
ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ  
وَلَمْ يُؤَدِّنْ وَلَمْ يَقْمَعْ قَالَ أَبُو  
إِسْحَقَ وَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
يَزِيدٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ دُبُرٍ تَبِيٍّ أَنَّ عَمَّ  
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَخْبَرَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ  
بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللَّهَ فَأَمَّا  
ثُمَّ تَوَجَّهَ بَيْنَ التَّبَلَّةِ وَحَوْلَ رِذَاءَةٍ فَاسْقُوا.  
بَابُ ۶۲۹ الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي  
الِاسْتِسْقَاءِ.

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ دُبُرٍ تَبِيٍّ  
عَنْ عَمِّهِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَنَوَجَّهَ إِلَى التَّبَلَّةِ يَدْعُو  
حَوْلَ رِذَاءَةٍ ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيهِمَا  
بِالْقِرَاءَةِ۔

باب ۶۵ - کَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ -

۹۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُمَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُجْرٍ يَسْتَسْقِي قَالَ فُحُولٌ إِلَى النَّاسِ ظَهْرُهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدُ عَوْثَةَ حَوْلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى لَنَا رُكْعَتَيْنِ جَهْرًا فِيهِمَا بِالْقَدَاةِ -

باب ۶۵۱ - صَلَوةُ الْإِسْتِسْقَاءِ وَرُكْعَتَيْنِ -

۹۷۰ - حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَقَلْبٌ رَدَّاهُ -

باب ۶۵۲ - الْإِسْتِسْقَاءُ فِي الْمَضِيِّ -

۹۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ حُجْرٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَضِيِّ يَسْتَسْقِي وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَقَلْبٌ رَدَّاهُ قَالَ سُلَيْمٌ وَخَبَرَنِي الْمُسَوْدِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ جَعَلَ الْيَمِينُ عَلَى الشِّمَالِ -

باب - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف کس طرح پشت مبارک کی -

از آدم از ابن ابی ذئب از زہری از عباد بن تمیم ہجو کے عم محترم کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس دن استسقا کے لیے تشریف لے گئے ہیں نے آپ کو دیکھا۔ آپ نے پشت مبارک صحابہ کی طرف کی، قبلے کی طرف رخ انور کیا اور دعا کرتے رہے پھر اپنی چادر مبارک اٹھائی اور ہمیں دو رکعت نماز استسقا پڑھائی۔ اس میں آپ نے قرات آواز سے ادا کی -

باب - استسقاء کی نماز دو رکعت پڑھنا -

زقینہ بن سعید از سفیان از عبد اللہ بن ابی بکر از عباد بن تمیم ہجو کے عم محترم کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقا میں دو رکعت ادا کی اور چادر الٹائی -

باب - عید گاہ میں استسقا کرنا -

(عبد اللہ بن محمد از سفیان از عبد اللہ بن ابی بکر از عباد بن تمیم) عباد کے عم محترم کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے عید گاہ تشریف لے گئے۔ قبلے کی طرف رخ کیا۔ دو رکعت نماز ادا فرمائی اور چادر مبارک اٹھائی۔ سفیان بن الوالد مسعودی از ابو بکر فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کا دایاں حصہ بائیں کندھے پر ڈالا۔ (اور بائیں حصہ دائیں کندھے پر)

## باب ۲۵۳ استسقاء فی

الاستسقاء۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَبْدَ بْنَ نُمَيْرٍ  
أَخْبَرَنَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ  
أَخْبَرَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ  
إِلَى الْمُصَلَّى يُصَلِّي وَأَنَّهُ لَمَّا دَعَا أَوَادَا أَنِ  
يَدْعُوا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوْلَ رِءُوسِهِ قَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ هَذَا مَا زَنِي  
وَالَّذِي كُفِّي هُوَ ابْنُ يَزِيدَ۔

## باب ۲۵۴ رَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ

مَعَ الْإِمَامِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ۔ وَ  
قَالَ أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا  
أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ  
بْنِ بِلَالٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
سَمِعْتُ أَسَى بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَتَى  
رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْبَدْوِ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
هَلَكْتَ النَّاسِيَةُ هَلَكَكَ الْبُعَاثُ

## باب ۲۵۴ استسقاء میں قبلے کی طرف منہ کرنا۔

رازمحمد از عبد الوہاب از یحیی بن سعید از ابو بکر بن محمد از عباد بن  
تمیم حضرت عبد اللہ بن زید انصاری فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم عید گاہ تشریف لے گئے نماز استسقا کے لیے، توجہ آپ دعا  
کرنے لگے یاد دعا کا ارادہ فرمایا تو قبلہ کی طرف چہرہ مبارک کیا، اور  
چادر الٹائی۔

امام بخاری فرماتے ہیں اس حدیث کے راوی عبد اللہ بن زید  
مازی ہیں اور باب الدعاء فی الاستسقاء میں جس عبد اللہ راوی کا ذکر  
آیا ہے وہ عبد اللہ بن یزید کوئی ہیں۔

## باب ۲۵۵ نماز استسقاء میں امام کے ساتھ مقتدی

بھی ہاتھ اٹھائیں۔ (ایوب بن سلیمان بن ابی الوہاب  
بن ابی ادیس از سلیمان بن بلال از یحیی بن سعید)  
انس بن مالک فرماتے ہیں ایک بدو جمعہ کے دن آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ  
جانور ہلاک ہو گئے، بچے ہلاک ہو گئے، لوگ ہلاک ہو گئے  
آپ نے یہ سُن کر دونوں ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے، لوگوں  
نے بھی آپ کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھائے دعا کرنے  
لگے۔ انس فرماتے ہیں ہم مسجد سے باہر بھی نہ نکلے  
تھے کہ ہم پر برسات شروع ہو گئی اور دوسرے جمعہ

۱۵۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ استسقاء میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا مستحب ہے امام مالک سے اور دعاؤں میں ہاتھ اٹھانا منقول نہیں ہے لیکن صحیح  
یہ ہے کہ ہر ایک دعائیں ہاتھ اٹھانا مستحب ہے اور یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ آپ سوا استسقاء اور دعاؤں میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اس کا  
مطلب یہ ہے کہ مبالغہ نہیں کرتے تھے یعنی بہت نہیں اٹھاتے تھے چنانچہ اسی حدیث میں ہے کہ استسقاء میں اتنے اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفید  
دھلائی دیتی مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ استسقاء کی دعائیں آپ نے پتھیل کی پشت آسمان کی طرف کی اور شافعی نے کہا تھوڑا وغیرہ بیات کے رفع کے لیے  
اسی طرح دعا کرنا سنت ہے ۱۲

هَذَا النَّاسُ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ يَدْعُوًا وَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَ قَالَ فَمَا خِرْجَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى مُطَرَّنَا فَمَا زِلْنَا نَطْرُوحُ حَتَّى كَانَتْ الْجُمُعَةُ الْآخَرَى فَأَتَى الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بُشِقَ الْمَسَافِرُ وَمِنْهُمُ الْفُلُوفِيُّ بُشِقَ أَيْ مَلَكَ وَ قَالَ الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَثَرَكِ قَالَ سَمِعْنَا أَسْعَانَ الْيَمَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ عَنِّي رَأَيْتُ بَيَاضَ رِبْطِيهِ -

**باب ۲۵۵** رَفَعُ الْإِمَامِ يَدَيْهِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ -

۹۷۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَاةٍ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضَ رِبْطِيهِ -

تک جاری رہی، پھر وہی شخص اشخاص اشخاص صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ بارش بہت ہونے سے مسافر پریشان ہو گئے ہیں، راستے بند ہو گئے ہیں۔ بَشِقَ کے معنی مَل یعنی گھبرا گیا، تنگ آ گیا، پریشان ہو گیا۔ اویسی نے کہا بحوالہ محمد بن جعفر از یحییٰ بن سعید و شریک، حضرت انس فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے اتنے کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔

**باب -** استسقا میں امام کا دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا۔

از محمد بن بشار از یحییٰ بن ابی عدی از سعید از قتادہ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں استسقا کے سوا ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ استسقا میں آپ اس قدر اُدبے اور کھلے ہاتھ اٹھاتے تھے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

۱۷ یعنی بہت مبالغہ کے۔ ہاتھ ورنہ اور دعاؤں میں بھی آنحضرت سے ہاتھ اٹھانا ثابت ہے اور امام بخاری نے کتاب الدعوات میں اس کے لیے ایک باب قائم کیا ہے ۱۲ منہ۔



باب ۶۵۶ مَا يُقَالُ إِذَا مَطَرَتْ وَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَصَيْبٍ

الْمَطَرُ وَقَالَ غَيْرُهُ صَابٌ وَ

أَصَابَ يَصُوبُ -

۹۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ

تَافِعٍ عَنِ النَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا

رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا تَافِعًا تَابِعَةً

النَّاسِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَكَوَاكِبِ

الْأَوْدَاعِ وَعُقَيْلٌ عَنْ تَافِعٍ -

باب ۶۵۷ مَنْ تَطَرَّفَ فِي الْمَطَرِ حَتَّى

يَتَخَذَرَ عَلَى نَجْوَتِهِ -

۹۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْدَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ

قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ

سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ فَبَيَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُخْطَبُ عَلَى الْمَسِيرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ هَكَذَا الْمَاءُ وَهَكَذَا الْعِيَالُ فَأَدْعُ

باب - بارش کے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟ ابن عباس

کہتے ہیں سورہ بقرہ کے شروع میں کصیب من

السماء میں صیبت کے معنی بارش کے ہیں باقی

لوگوں نے کہا کہ صیب صاب یصوب سے نکالا گیا

ہے اسی سے اصاب ہے۔

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از عبد اللہ از نافع از قاسم بن محمد)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو

پڑھتے اللھم صیباً نافعاً۔ (اے اللہ بارش مفید ہو) محمد بن مقاتل

کے ساتھ اس حدیث کو قاسم بن یحییٰ نے بھی عبید اللہ سے روایت

کیا ہے اور زاعمی اور عقیل نے بھی نافع سے۔

باب - مینہ میں ٹھیرے رہنا حتیٰ کہ داڑھی سے

پانی ٹپکنے لگے۔

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از زاعمی از اسحاق بن عبد اللہ

بن ابی طلحہ انصاری حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فحط نازل ہوا ایک بار جمعہ کے دن منبر پر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ مبارک ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک بدو

آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مال جانور ہلاک ہو گئے، بچے بھوکے ہو

گئے لہذا آپ اللہ سے ہمارے لیے دعا فرمائیے کہ وہ پانی برسائے

آپ نے یہ سن کر دعا کے لیے دونوں ہاتھ اٹھائے، اس وقت آسمان پر

ابر کا ایک ذرہ بھی نہ تھا، دعا فرماتے ہی پہاڑوں کی طرح بارل اُمڈ آیا۔

۱۔ چونکہ باب کی حدیث میں صیب کا لفظ آیا اور قرآن شریف میں بھی یہ آیا تھا تو امام بخاری نے اپنی مادت کے موافق اس کی تفسیر کر دی اس کی طبری نے علی بن

ابی طلحہ کے طریق سے وصل کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے ۱۲ منہ ۱۱۱۱ ابن عباسؓ کے قول سے توسیب کے معنی بیان کیے اب دوسروں کے قول سے صیب کا

اشتقاق بیان کیا کہ یہ کمر اجوف واوی ہے اس کا مجر د صاب یصوب ہے اور مزید اصاب ۱۲ منہ ۱۱۱۱ یعنی رحمت کا مینہ جس سے آدمیوں اور جانوروں کو

فائدہ ہو سیک یعنی پیداوار اچھی ہوئے عذاب کا مینہ یعنی نقصان دینے والا ۱۲ منہ۔

اللَّهُ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ فَزَعَهُ قَالَ فَنَارُ سَحَابٍ أَمْثَالُ الْإِبِلِ إِذَا تَحَدَّ لَمْ يَزِدْ عَنْ مَنبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرِ يَكْثُرُ عَلَى بَيْتِهِمْ قَالَ فَمَطَرْنَا يَوْمَئِذٍ ذَلِكَ وَمِنَ الْعَبْدِ وَمِنْ تَبَعِ الْعَبْدِ وَلَقَدْ نَزَلَ إِلَيْهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْآخِرَى أَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ رَجُلٌ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهْدِيَنَا إِلَى الْبَيْتِ وَعَرِّقَ الْبَابَ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَمَا جَعَلَ يُشِيرُ رَبِّي بِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّمَاءِ رَاكِعًا تَفَوَّجَتْ حَتَّى صَادَتْ الْمَدِينَةُ فِي مِثْلِ الْجَوَابِ حَتَّى سَالَ الْوَادِي وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا قَالَ فَلَمْ يَمُحْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْأَحْثَاتِ بِالْجَوْدِ -

باب ۶۵۸ اِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ -

۹۷۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَتْ الرِّيحُ الشَّامِيَّةُ إِذَا هَبَّتْ عَرَفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۶۵۹ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُنَا بِالصَّبَا -

پھر آپ ممبر سے ابھی بچے تشریف نہ لائے تھے، کہ میں نے دیکھا آپ کی ریش مبارک پر پانی پانی ہو گیا ہے حضرت انس فرماتے ہیں۔ اس دن دوسرے دن تیسرے دن چھوٹے دن حتیٰ کہ آئندہ جمعہ تک بارش رہی پھر وہی بددیا کوئی اور شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مکان گر گئے جانور ڈوب گئے اللہ سے دعا کیجیے (کہ بارش تھمے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ! ہمارے ارد گرد بارش برسا ہم پر نہ برسا۔ انسؓ کہتے ہیں آسمان کے جس کونہ کی طرف بھی آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا وہاں سے بادل پھٹ گیا۔ بارش کا اثر اتنا رہا، کہ مدینہ حوض کی طرح ہو گیا اور قنات کا نالہ مہینہ بھر بہتا رہا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کوئی بھی ایسا شخص مدینہ کے باہر اطراف سے نہیں آیا جس نے یہ نہ کہا ہو کہ بارش زوروں پر ہے۔

باب - آندھی چلے

از سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر از حمید حضرت انسؓ بن مالکؓ فرماتے ہیں جب کوئی شدید طوفان آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ڈر کا اثر معلوم ہوتا تھا۔

باب - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد باوصبا

کے ذریعہ میری مدد کی گئی۔

۱- قنات مدینہ کے ایک نالے کا نام ہے جسے اوپر گزر چکا ہے ۲- آندھی کے بدلچو کہ اکثر پانی آتا ہے اس مناسبت سے اس کو یہاں بیان کیا قوم عادیہ پر آندھی سے عذاب ہوا تھا اس لیے جب آتی تو آپؐ گھبرا جاتے مسلم کی روایت میں ہے جب آندھی ملتی تو آپؐ فرماتے اللهم انی اسالک خیر ما فیہا و خیر ما فیہا و اعوذ بک من شر ما فیہا و شر ما ارسلت بہ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ جب آندھی ملتی تو دو درازوں بیٹھتے اور فرماتے اللهم اجعلہا ربا و لا تجعلہا ربا ۱۳- منہ ۱۴- جنگ خندق میں بارہ ہزار کافروں نے مسلمانوں کو ہر طرف سے گھیر لیا تھا آخر اللہ تعالیٰ نے پوری ہوا ایسی بھیجی کہ ان کے ڈیرے اکھڑ گئے (باقی اگلے صفحہ پر)

٩٤٤- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَصَرْتُ بِالْحَبَا  
وَأَهْلِكَ عَادًا بِالدَّجْدِ -

بَابُ ٩٦ مَا قِيدَ فِي الزَّلَازِلِ  
وَالْأَيَاتِ -

٥٤٨- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى يَفْضَلَ الْعِلْمُ  
وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الرُّمَانُ وَتَظْهَرَ  
الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرَجُ وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ  
حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَاءُ فَيَفْضُفُ -

٩٤٩.. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ  
حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اللَّهُمَّ  
بَارِكْ لَنَا فِي شَأِمَانَاوِي يَمْنَنَا قَالَ قَالُوا وَفِي  
نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأِمَانَاوِي  
يَمْنَنَا قَالَ قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ قَالَ هُنَاكَ  
الزَّلَازِلُ وَالْفَيْسُ وَهِيَاطُطْعَمُ قَوْمِ الشَّيْطَانِ -

بَابُ ٤٤١ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

(از مسلم از شعبہ از علم از مجاہد حضرت ابن عباس کہتے ہیں  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بادِ صبا کے ذریعے میری مدد کی  
 گئی اور قوم عاد پہنچوا ہوا سے تباہ ہوئی۔

**باب۔ زلزلوں اور نشانیوں کا بیان ہے**

دَاوَالِیْمَانِ اَزْشَیْبِ اِذَاوَالِزَّادِ اَزْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَحْفَرْتَ اَبُو  
 سَہْرَیْہُ کہتے ہیں اَنْحَضَرْتُ عَلٰی اللہ مَایَہُ وَاَلَمْ نَعْرِ مَا یَا قِیَامَتِ اِسْ دَوَقْتِ  
 تَکْ قَاہَمْ نَہُ ہُوْگِیْ جَبْ تَکْ عِلْمِ دِیْنِ اَسْطَحَانِ لَیَا جَاہُ کَا، اِسْ دَوَقْتِ زَلْزَلِے  
 کَثْرَتِ سَے آئِیْ گَے۔ رَمَازِ جَلْدِیْ جَلْدِیْ گُذَرْتَا مَعْلُومِ ہُوْگَا۔ فِسَادَاتِ  
 ظَاہِرِ ہُوْیْ گَے۔ نَہْجِ بَہْتِ ہُوْنِے لَگَے کَا یعنی قَتْلِ تِمہِیْیِ مَالِ و  
 دَوْلَتِ کَثْرَتِ سَے بَلِے کِیْ حَتّٰی کَہْ پَہْنِے لَگَے گی۔

(از محمد بن ثنیٰ از حسین بن حسن از ابنِ عون از نافع) ابنِ عمرؓ نے یوں دعا کی: اے اللہ ہمارے شام اور بکین میں برکت نازل فرما۔ حضرت ابنِ عمرؓ نے پھر یہی کہا یا اللہ! ہمارے شام اور بکین میں برکت دے۔ پھر لوگوں نے اضافہ کیا، کہ اے اللہ! ہمارے نجد میں بھی برکت دے۔ حضرت ابنِ عمرؓ نے کہا وہاں تو زلزلے اور فسادات واقع ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا گروہ نکلے گا۔

**باب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد و تمجیدون و ذکر**

(بقیہ) آگ بجھ گئی، آسمانوں میں خاک گس گئی، پریشان ہو کر کافر جہاگ نکلے ۱۲ منہ ۱۷ سخت آندھی کا بیان ہوا تو اس کے ساتھ سمون پتال کا بھی ذکر کر دیا۔ دونوں آفتیں ہیں سمون پتال یا گرگ یا آندھی یا زمین دھسنے میں ہر شخص کو دعا اور استغفار کرنا چاہیے اور دروازے میں سے نماز بھی پڑھنا بہتر ہے لیکن اکیلے اکیلے جماعت اس میں مستون نہیں حضرت عمرؓ نے اس کا حکم دیا اور حضرت علیؓ نے مرنے سے پہلے کہ دروازے میں انہوں نے جماعت سے نماز پڑھی تو یہ صیغہ نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۷ بادشاہت بہت برباد شاہت چڑھے گی جیسے انجیل مقدس میں ہے ۱۲ منہ ۱۷ نجد عرب سے مشرق کی طرف واقع ہے نجد سے تمام ممالک مشرقیہ مراد ہیں اس تحفہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ مشرق کا ملک فساد کی جڑ ہے اس لیے اس کے لیے دعا نہیں فرمائی ۱۲ منہ۔



أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَسِسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پانچ باتوں کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں۔

۹۸۱- حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَكُمْ الْغَيْبُ خَسِسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَّا يَكُونُ فِي عَيْنٍ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَّا يَكُونُ فِي الْأَرْحَامِ وَلَا يَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ عَدَاوَةً أَوْ مَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَمَا يَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَخْرُجُ الْمَطَرُ -

رازمحمد بن یوسف از سفیان از عبد اللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیب کی چابیاں پانچ ہیں، جنہیں سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا۔ کسی شخص کو معلوم نہیں کہ کھل کیا ہونے والا ہے؟۔ دوسرا کسی کو معلوم نہیں پیٹ میں کیا ہے، کسی اولاد ہے یا نہیں کسی کو معلوم نہیں کل وہ کیا کام کرے گا؟ دچھا یا برا کام، چوتھے یہ کسی کو معلوم نہیں کس خطہ زمین پر اس کی موت واقع ہوگی؟ پانچویں یہ بھی کوئی نہیں جانتا یقینی طور پر کہ بارش کب آئے گی؟۔ دیکھنے، گھنٹے، منٹ اور کتنے سیکنڈ پر،

۱۔ جب اللہ نے صاف قرآن میں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں فرمادیا کہ اللہ کے سوا کسی کو یہ علم نہیں ہے کہ برسات کب پڑے گی تو جس شخص میں ذرا بھی ایمان ہو گا وہ ان وحوق بند بندہ توں کی بات کیوں ماننے لگا اور ان پر اعتقاد رکھے معلوم ہوا وہ دائرہ ایمان سے خارج اور کافر ہے لطف یہ ہے کہ رات دن بندہ توں کا جھوٹ اور بے لگا پر دیکھنے جانتے ہیں اور پھر ان کا پیچھا نہیں چھوڑتے اور کافر لوگ ایسا کریں تو چند ان تعجب نہیں حیرت ہوتی ہے کہ باوجود دعوی اسلام مسلمان بادشاہ اور امیر نجومیوں کی باتیں نکلتی ہیں اور ان سے آئندہ واقعات پر پچھتے ہیں معلوم نہیں کہ ان نام کے مسلمانوں کی عقل کہاں تشریف لے گئی ہے مدہا مسلمان بادشاہتیں بھی نجومیوں پر اعتقاد رکھنے سے تباہ اور برباد ہو چکی ہیں اور اب بھی مسلمان بادشاہ اس حرکت سے جو کفر صریح ہے باز نہیں آتے لاجول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۱۲ منہ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## أَبْوَابُ الْكُسُوفِ

بَابُ ۶۳۳ الصَّلَاةُ فِي كُسُوفِ

الشَّمْسِ -

۹۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ ثَوْنَسٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكْسِفَتِ الشَّمْسُ فَكَأَمَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْرَدُ دَعَاؤُهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلَّى بِنَا كَعَتَبَيْنِ حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يَكْشَفَ مَا بَيْنَكُمْ -

۹۸۳- حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَلْبَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَقُومُوا فَصَلُّوا -

۹۸۴- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو وَهَبٍ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

## أَبْوَابُ الْكُسُوفِ

بَابُ ۶۳۳ الصَّلَاةُ فِي كُسُوفِ

الشَّمْسِ -

از عمرو بن عون از خالد از یونس از حسن (ابو بکر فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جب سورج کو گہن لگا آپ اپنی چادر مبارک کو زمین پر سے اٹھاتے ہوئے مسجد میں تشریف لائے، (جلدی میں) ہم بھی مسجد میں آئے۔ آپ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی وہ نماز اتنی طویل تھی، کہ اس کے دوران سورج گہن ختم ہو گیا۔ بعد ازاں فرمایا سورج گہن یا چاند گہن کسی کی موت کی وجہ سے نہیں ہوتے جب تم سورج یا چاند گہن دیکھو تو نماز پڑھو اور گہن ختم ہونے تک دعائے خیر کرتے رہو۔

از شہاب ابن عباد از ابراہیم بن حمید از اسمعیل از قیس (ابو مسعود کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج گہن اور چاند گہن کسی شخص کی موت یا کسی کی زندگی (پیدائش) کی وجہ سے واقع نہیں ہوتے، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں سے آیتیں ہیں جب تم دیکھو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

از اصبع از ابن وہب از عمرو از عبد الرحمن بن قاسم از زوالد

۱۔ اتفاق سے جب حضرت ابراہیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے گذر گئے تو سورج کو گہن لگا بعض لوگوں نے سمجھا کہ ان کی موت سے یہ گہن لگا آپ نے اس اعتقاد کو رد کیا جاہلیت کے لوگ ستاروں کی تاثیر زمین پر پڑنے کا اعتقاد رکھتے تھے یہی شریعت میں اس کا ابطال ہوا جو کچھ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کرتا ہے ۱۱۔ سے بے چارے کیا چیز ہیں وہ اللہ کی مخلوق ہیں اس کے حکم کے تابع ہیں ۱۲۔ منہ۔

قَالَ الْحَبَرِيُّ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا.

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ الْمُخَيَّرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُ فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ.

### باب ۶۶۲ الصَّلَاةُ فِي الْكُسُوفِ

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ التَّوَكُّوعَ ثُمَّ قَامَ

قاسم بن محمد عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج چاند کسی کی موت کی وجہ سے گہن ہوتے ہیں نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے، یہ اللہ کی آیات میں سے دو آیتیں ہیں۔ جب تم گہن دیکھو تو نماز پڑھو۔

را عبد اللہ بن محمد از ہاشم بن قاسم از شیبان ابو معاویہ از زیاد بن علاقہ بن شعیبہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گہن اسی روز ہوا جس دن حضرت ابراہیم را آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا۔ لوگوں نے کہا ابراہیم کی موت کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورج اور چاند کسی کی موت و زندگی سے نہیں گہناتے جب تم گہن دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو۔

### باب ۶۶۳ سورج گرہن کے وقت صدقہ اور خیرات کرنا۔

را عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ہشام ابن عروہ از عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پہلے آپ کھڑے ہوئے تو بڑی دیر تک کھڑے رہے۔ پھر رکوع کیا، تو بڑی دیر تک رکوع میں رہے۔ پھر قیام کیا تو طویل قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم طویل، پھر دیر تک رکوع میں رہے مگر پہلے رکوع سے کم طویل، پھر

۱۵۔ امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ وغیرہم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ جل شانہ جب کسی چیز پر تجلی کرتا ہے تو وہ عاجزی سے اطاعت کرتی ہے تجلی کا مفہوم اور اس کا اصل مطلب اللہ ہی کو معلوم ہے بظاہر علماء ہنیات جو کہتے ہیں کہ زمین یا چاند جاں ہو جانے کی وجہ گہن ہوتا ہے یہ

فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكُوعَةِ الْآخَرَى مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الرُّكُوعَةِ الْأُولَى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَمَحَمَّدٌ اللَّهُ وَأَشْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُ ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَمَسَّكُوا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَرْتَفِيَ عَبْدٌ أَوْ تَرْتَفِيَ أُمَّةٌ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَا تَعْلَمُونَ مَا أَعْمَلْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُكُمْ قَلِيلًا وَتَبَكَّيْتُكُمْ كَثِيرًا۔

باب ۶۶۵۔ التَّوْبَةُ بِالصَّلَاةِ

جَامِعَةٌ فِي الْكُسُوفِ۔

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ الْخُبَرِيُّ أَنَّ مَشْرِقِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الرَّهْزِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوذِيَ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ۔

باب ۶۶۶۔ خُطْبَةُ الْإِمَامِ فِي

سجدہ کیا تو طویل سجدہ کیا پھر اسی طرح دوسری رکعت میں کیا، جس طرح پہلی رکعت میں پھر فارغ ہوئے، تو سورج صاف روشن ہو چکا تھا۔ آپؐ نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ چنانچہ حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا سورج اور چاند اللہ کی آیات میں سے آیتیں ہیں۔ یہ کسی کی موت و حیات سے نہیں اُگھاتے۔ جب تم یہ گہن دیکھو، تو اللہ سے دعا کرو اور تکبیر کہو اور نماز پڑھو اور خیرات کرو۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ اے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی اس کا بندہ یا باندی زنا کرے۔ بخدا اللہ سے زیادہ غیرت والا اور کوئی نہیں۔ اے امت محمدی اگر تمہیں وہ باتیں معلوم ہو جائیں جو مجھے معلوم ہیں، تو تم ہنسو غور اُردو زیادہ۔

باب ۶۶۷۔ سورج گہن کے وقت لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کی نذر کرنا۔

از اسحاق الزبیلی بن صالح از معاویہ بن سلام بن ابی سلام حبشی و شقی الزبیلی بن ابی کثیر از ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف زہری عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں جب عہد نبوی میں کسوف ہوا تو لوگوں کو آواز دی گئی نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔

باب ۶۶۸۔ سورج گہن کی نماز میں امام کا خطبہ پڑھنا۔

۱۔ کسوف اور خسوف اور استسفار اور عیدین کی نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہے صرف لوگوں کو خبر کرنے کے لیے اتنا بکار دینا درست ہے کہ نماز کے لیے اُٹھے ہو جاؤ ۱۴ منہ۔



الْكُوفِيَّ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاسْمَاءُ  
خَطْبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۸۸- حَدَّثَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْكَثِيبُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا  
أَحْمَدُ بْنُ صَدْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
يُوسُفُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُذُورٌ عَنْ  
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَصَفَّ  
النَّاسُ وَرَأَوْا فُكْبَرُوا فَافْتَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرُواكُمْ رُكُوعًا  
طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مَنْ حَيْدًا فَقَامَ وَ  
كُمُ يَسْجُدَ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ آدْنَى مِنَ  
الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرُواكُمْ رُكُوعًا طَوِيلًا  
هُوَ آدْنَى مِنَ السُّرُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ  
مَنْ حَيْدًا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ  
قَالَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَلَمْتُ  
أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَاجْتَلَيْتِ الشَّمْسُ  
فَبَدَأَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا  
هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ  
لَا يَحْسِبَانِ يَسُوتَ أَحَدٌ وَلَا يَحْيَا قَوْمٌ فَرَأَى  
رَأْيَهُمْ هَاكَ فَدَعَا إِلَى الصَّلَاةِ وَكَانَ يُحَدِّثُ  
كَثِيرٌ مِنْ عَبَاسِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ

حضرت عائشہ اور اسماء بنت ابی بکرؓ نے کہا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔

از یحییٰ بن بکر از لیث از عقیل از ابن شہاب (دوسری سند  
از احمد بن صالح از عنبہ از یونس از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ  
ام المؤمنینؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج  
گہن ہوا تو آپ مسجد میں تشریف لے گئے۔ لوگوں نے آپ کے پیچھے صف  
باندھی آپ نے اللہ اکبر کہا اور لمبی قرأت کی۔ پھر اللہ اکبر کہا اور رکوع  
طویل کیا پھر فرمایا سَمِعَ اللَّهُ مَنْ حَيْدًا اور کھڑے ہی رہے۔ سجدہ  
نہیں کیا بلکہ لمبی قرأت کی مگر پہلی رکعت سے کچھ کم پھر اللہ اکبر کہا اور  
طویل رکوع کیا، جو پہلے رکوع سے کچھ کم تھا پھر فرمایا سَمِعَ اللَّهُ مَنْ حَيْدًا  
ربنا و لك الحمد پھر سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی یہی عمل فرمایا۔  
آپ نے اس طرح چار سجدوں کے ساتھ چار رکعات مکمل کیں۔ آپ ابھی  
نماز سے فارغ نہیں ہوئے تھے، کہ سورج صاف ہو چکا تھا۔ پھر آپ  
نے کھڑے ہو کر اللہ کی ثنا کی جیسے اسے شالائق ہے۔ پھر فرمایا جاندا اور  
سورج اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت  
وحیات پر گہن نہیں ہوتا۔ جب تم اسے دیکھو یعنی گہن تو نماز کے  
لیے بڑھو۔ زہری کہتے ہیں کثیر بن عباسؓ اپنے بھائی عبد اللہ بن  
عباس سے روایت کرتے تھے وہ سورج گہن کا قصہ اسی طرح بیان کرتے  
تھے جس طرح حضرت عروہ نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے۔ زہری  
کہتے ہیں میں نے عروہ سے کہا کہ تمہارے بھائی عبد اللہ بن زبیرؓ نے  
جس دن مدینے میں سورج گہن ہوا، صبح کی نماز کی طرح دو رکعتیں پڑھیں  
انہوں نے کہا ہاں مگر وہ مسنون طریقہ سے نہیں پڑھ سکے۔

۱۔ جتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے جیسے دوسری روایت میں ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ ۱۲ منہ  
یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے گو اس میں خطبہ کی صراحت نہیں ہے مگر یہ صراحت حضرت عائشہؓ کی دوسری روایت میں موجود ہے جو اوپر بیان ہو چکی ۱۲ منہ۔

يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِشَيْءٍ حَدِيثٌ عُرْوَةٌ عَنْ  
عَائِشَةَ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ إِنَّ أَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتِ  
الشَّمْسُ بِالْمَدِينَةِ لَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رُكْعَتَيْنِ وَمَثَلُ  
الصُّبْحِ قَالَ لَجَلٌ لَدُنَّ أَهْطَ السُّنَّةِ -

باب ۶۶۶ هَذَا يَوْمٌ كَسَفَتِ

الشَّمْسُ أَوْ خَسَفَتْ وَقَالَ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ دَخَسَفَ الْقَمَرُ -

۹۸۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا

الَلَيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَفِيْرُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ دَوَّجَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

فَقَامَ فَنَكَبَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكْعَةً

طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ بِسْمِ

حَسَدَهُ فَقَامَ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ

أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ رُكْعَةً طَوِيلًا

وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرُّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَةً

طَوِيلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ

ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ

فَقَالَ فِي سُوءِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِنَّهُمَا آيَاتَانِ

مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْبِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا

حَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَانْهَضُوا إِلَى الصَّلَاةِ -

باب - سورج گہن کے لیے کسوف اور خسوف دونوں

لفظ مستعمل ہیں، اللہ کا ارشاد ہے خَسَفَ الْقَمَرُ -

رازمید بن عفیر از لیت از عقیل از ابن شہاب ہمرہ بن زبیر

فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ام المؤمنین نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے خسوف شمس کے موقع پر نماز پڑھائی آپ کھڑے ہوئے -

اللہ اکبر کہا، پھر طویل قرات کی پھر رکوع طویل کیا پھر سر اٹھایا

سمع اللہ من حمد کہا اور پہلے قیام کی طرح قیام کیا اور قرات

طویل کی مگر قرات اولی سے کچھ کم، پھر رکوع طویل کیا مگر رکوع اولی

سے قدر سے کم تھا، پھر سجدہ طویل کیا اور اسی طرح آپ نے دوسری

رکعت ادا فرمائی پھر سلام فرمایا سورج اس وقت تک صاف ہو چکا

تھا۔ پھر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا کسوف شمس و قمر دونوں اللہ کی

نشانی ہیں۔ کسی کی موت و حیات سے ان میں خسوف نہیں ہوتا

جب تم گہن دیکھو تو نماز کے لیے جلدی کرو۔

۱۰ اس باب سے امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ کسوف اور خسوف چاند اور سورج دونوں کے گہن میں مستعمل ہوتے ہیں اور جن لوگوں نے سورج گہن کو کسوف

اور خسوف کہنے سے منع کیا ہے ان کا قول صحیح نہیں ہے اسی طرح جن لوگوں نے چاند گہن کو خسوف کہنے سے منع کیا ہے ان کا قول صحیح نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود سورہ تیس میں چاند گہن کو

خسوف فرمایا ۱۲ منہ ۱۰ یہاں سے ترجمہ باب نکلا کیونکہ سورج گہن کو خسوف کہا ۱۲ منہ ۱۰ یہاں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ دونوں کے گہن کو کسوف فرمایا ۱۲ منہ ۱۰ یہاں سے ترجمہ نکلتا ہے کہ دونوں کو خسوف فرمایا ۱۲ منہ ۱۰

**باب ۶۶۸۔** قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللَّهُ عِبَادَكَ بِالنُّسُوفِ. قَالَهُ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَكَ لَعَلَّكَ يَذْكُرُ عَبْدُ الْوَارِثِ وَشُعْبَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَكَ وَتَابَعَهُ مُوسَى عَنْ مَسَارِكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَكَ وَتَابَعَهُ أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ.

**باب ۶۶۹۔** التَّعْوِذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي النُّسُوفِ.

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا خِفَاتِ لَهَافٍ

**باب۔** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ اللہ اپنے بندوں کو گھن دکھا کر ڈراتا ہے۔ ابو موسیٰ اشعری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

(از قتیبہ بن سعید از حماد بن زید از یونس از حسن) ابو بکر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت کی وجہ سے گھن نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ عبدالوارث اور شعبہ اور خالد بن عبداللہ اور حماد بن سلمہ نے ان تمام حفاظ حدیث نے یونس سے یہ جملہ کہ اللہ ان کے گھن کے ذریعے سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے بیان نہیں کیا۔ یونس کے ساتھ اس حدیث کو موسیٰ نے بحوالہ مبارک از حسن بصری انا ابو بکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں یہ ہے کہ اللہ ترانی انہیں گھنا کر اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ نیز یونس کے ساتھ اشعث نے بھی امام حسن بصری سے یہ حدیث روایت کی۔

**باب۔** سورج گھن کے وقت عذاب قبر سے پناہ مانگنا

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از یحییٰ بن سعید از عمرہ بنت عبدالرحمن) حضرت عائشہ فرماتی ہیں ایک یہودی عورت ان کے پاس حضرت عائشہ کے پاس کچھ مانگنے آئی اور دعاوی اللہ تجھے قبر کے عذاب سے بچائے رکھے حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا لوگوں کو قبروں

سے اس کو خود امام بخاری نے اگلے پر کرو میں کیا گو کسوف اور خسوف زمین یا چاند کے حاکم ہونے سے ہو جس میں اب کچھ شک نہیں رہا یہاں تک کہ شیعین اور اہل بیات خسوف اور کسوف کا ٹھیک وقت اور یہ کہ وہ کس ملک میں کتنا ہوگا پہنچے ہی سے بتلا دیتے ہیں اور تجربہ سے وہ بالکل ٹھیک نکلتا ہے اس میں سرمو فرق نہیں ہوتا اگر اس مجمع حدیث کے مطلب میں کوئی غلط نہیں آیا کیونکہ خداوند کریم اپنی قدرت اور طاقت دکھلاتا ہے کہ چاند اور سورج کے سے بڑے اور روشن اجرام کو وہ دم بھر میں تاریک کر دیتا ہے اس کی عظمت اور طاقت اور مہبت سے بندوں کو ہر دم متحیرا چاہیے اور جس نے چاند اور سورج گھن کے دعاوی اور چاہی ہوئے کا انکار کیا ہے وہ عقلا کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے ۱۲ منہ۔

أَمَّا ذَلِكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْعَذَّبُ النَّاسُ فِي  
 قُبُورِهِمْ فَقَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَائِشَةُ يَا لَكُمْ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عَدَاةٍ مَرْكَبًا خَشَفَتِ الشَّمْسُ  
 فَوَجَّهَ فَمَضَى فَكَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بَيْنَ كَلْفَرَانِ الْحَبَرِ ثُمَّ قَامَ يُقْبِلُ وَقَامَ النَّاسُ وَكَانَ  
 قَامًا قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا فَقَامَ قِيَامًا  
 طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا  
 طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ  
 ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ  
 الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ  
 الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ  
 الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ  
 الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّدُوا  
 مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ -

باب ۶ طویل الشُّجُود فی الکسوف -

۵۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
 عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

میں مذاب ہوگا۔ آپ نے فرمایا اللہ کی پناہ اس سے، پھر ایک دن صبح کو  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے، اسی دن سورج کو گہن لگا، آپ  
 چاشت کے وقت واپس آئے اور ازواج مطہرات کے پاس آئے  
 بعد ازاں صلوٰۃ کسوف پڑھی۔ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر لوگ بھی پڑھنے  
 لگے۔ آپ نے اُس نماز میں قیام طویل کیا، رکوع طویل کیا، پھر قدرے  
 کم قیام طویل اور قدرے کم رکوع طویل ادا کیا۔ پھر سر اٹھایا، سجدہ کیا۔  
 پھر کھڑے ہو کر قیام طویل کیا مگر پہلے سے قدرے کم پھر رکوع طویل کیا  
 مگر پہلے سے قدرے کم۔ پھر سر اٹھایا اور قیام طویل کیا مگر پہلے سے  
 قدرے کم۔ پھر رکوع طویل کیا مگر پہلے سے قدرے کم۔ پھر سر اٹھایا اور  
 سجدہ کیا، نماز سے فارغ ہوئے۔ جو کچھ اللہ نے چاہا آپ نے فرمایا۔  
 پھر لوگوں کو اللہ کے عذاب سے پناہ مانگنے کا حکم دیا۔

باب - نماز کسوف میں سجدہ طویل کرنا۔

(از ابونعیم از شیبان از یحییٰ از ابوسلمہ) عبد اللہ بن عمرو فرماتے  
 ہیں عہد نبوی میں سورج گہن ہوا تو لوگوں کو آواز دی گئی نماز کے لیے

ملے یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اس یہودن کو شاید اپنی کتابوں سے قبر کا عذاب معلوم ہو گیا ہو گا اپنی جان نے اپنی جمیع میں نکالا کہ عینۃ منکنا سے عذاب قبر  
 مراد ہے اور حضرت علیؑ نے کہا ہم کو قبر کے عذاب میں شک، یہی یہاں تک کہ یہ آتری سنی رُتَم المقداریہ نرذی نے نکالا اس حدیث میں جو دوسری رکعت میں  
 دونوں قیام الاول ہے اس کے مطلب میں اختلاف ہے کہ دوسری رکعت کا قیام اول مراد ہے یا اگلے کل قیام مراد ہیں بعضوں نے کہا ہا قیام اور چار رکوع ہیں اور ہر  
 ایک قیام اور رکوع اپنے سابق سے کم ہوتا تو ثانی اول سے کم اور ثالث ثانی سے کم اور رابع ثالث سے کم واللہ اعلم جو کسوف کے وقت عذاب قبر سے ڈرایا اس کی مناسبت  
 یہ ہے کہ جیسے کسوف کے مدت دنیا میں اندھیرا ہو جاتا ہے ویسے ہی گہن لگنے کی قبر میں جس پر عذاب ہوگا اندھیرا چھا جائے گا اللہ تعالیٰ پناہ دیں رکھے ۱۲ منہ ۱۷ بعضوں  
 نے اس کا انکار کیا ہے کہ گہن کی نماز میں سجدہ بھی ملے کیا جاوے امام بخاری نے ان پر رد کیا ۱۳ منہ۔

أَنَّهُ قَالَ لَمَّا سَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَدَّى أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَرَكِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكِعَ رَكَعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ جَلَسَ عَنِ الشَّمْسِ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا سَجَدْتُ سَجُودًا أَفْظَكَ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهَا.

**باب ۶۱۱۔** صَلَاةُ الْكُسُوفِ جَمَاعَةً وَصَلَّى لَهُمَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي صُفَّةٍ دُمُومَ دَجَنَمَ عَنِ ابْنِ عَبِيدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ۔

۹۹۳۔ حَلَّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَكَانَتْ الشَّمْسُ تَقَالِبُ أَنَّ الشَّمْسَ

جمع ہوا تو آپ نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت میں دو رکوع کیے، پھر تشہد میں بیٹھے حتیٰ کہ سورج صاف ہو گیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے اس سے زیادہ لمبا سجدہ کسی نہ کیا تھا جتنا اس نماز میں تھا۔

**باب۔** صَلَاةُ الْكُسُوفِ جَمَاعَةً سے پڑھنا۔ حضرت ابن عباسؓ نے صَلَاةُ الْكُسُوفِ دُجَمَ کے خیمہ میں پڑھائی علی بن عبداللہ بن عباسؓ نے لوگوں کو نماز کے لیے اکٹھا کیا، ابن عمرؓ نے نماز پڑھائی۔

از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از زید بن اسلم از عطاء بن یسار عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں عہد نبوی میں سورج گہن ہوا تو آپؐ نے قیام طویل کیا تقریباً سورہ بقرہ جتنی دیر تک، پھر رکوع طویل کیا، پھر سر مبارک اٹھا کر قیام طویل مگر قدرے کم کیا۔ پھر رکوع طویل پہلے سے قدرے کم کیا، پھر سجدہ کیا۔ پھر قیام طویل قدرے کم، پھر رکوع طویل قدرے کم پھر سر اٹھایا، قیام طویل قدرے کم کیا، پھر رکوع طویل قدرے کم کیا پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے، سورج روشن ہو چکا تھا اور فرمایا سورج چاند اللہ کی نشانیوں سے دو نشان ہیں، کسی کی موت و حیات سے نہیں گہن ہوتے، جب تم گہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو نماز کے درمیان دیکھا کہ گویا آپ کچھ لینے لگے تھے۔ پھر ہم نے دیکھا آپ کچھ بھیجے تھے، آپ نے فرمایا میں نے جنت دیکھی اور میں اس میں سے ایک خوشہ لینا چاہتا تھا اگر لے لیتا تو جب تک دنیا قائم ہے تم کھاتے رہتے، میں نے دوزخ دیکھی اور آج کے دن سے بڑھ کر ایسا بھیانک منظر کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے



قَوْلًا رَأَى السَّمَاءَ فَمَا تَرَ فِيهِ ظُلُمًا فَمَا كُنَّ النُّجُومُ فَكَانَ كَأَنَّهُ بَصَاطٌ فِي السَّمَاءِ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اللَّهُ وَآثَنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ  
 مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَهُ آدَمُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي  
 مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْبَيْتَةِ وَالنَّارَ وَقَدْ أُورِجِي إِلَى  
 أَنْ تَمُوتُ تُقْبَلُ فِي الْقَبْرِ مِثْلَ أُورِجِيٍّ مِنْ  
 فَتَنَةِ الدَّجَالِ لَا أُدْرِي أَيَّتُهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ  
 يُكْفَى فِي أَحَدٍ كُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عَمَلُكَ بِهَذَا  
 الرَّجُلِ فَأَمَّا السُّومِيٌّ أَوْ قَالَ الْمُؤَقِّفُ لَا أُدْرِي  
 أَمَى ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ  
 اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَكُفِّتْنَا وَأَمَّا  
 وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ لَهُ تَمَّ صَلَاحُ قَلْبِنَا إِنْ كُنْتُ  
 لَمْؤُمِنًا وَأَمَّا السَّافِقُ أَوْ الْمُؤْتَابُ لَا أُدْرِي  
 أَيُّهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أُدْرِي سَمِعْتُ  
 النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ لَهُ -

### بَابُ ۶۴۳ مِنْ أَحَبِّ الْعَقَاقَةِ

فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ -

۹۹۵ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا  
 زَاوِدٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ  
 قَالَتْ لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِالْعَقَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ -

### بَابُ ۶۴۴ صَلَوةُ الْكُسُوفِ فِي

السُّجُودِ -

۹۹۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
 مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

حماد وثنائی - پھر فرمایا جو چیزیں میں نے اب تک نہیں دیکھی تھیں وہ آج  
 یہاں دیکھ لی ہیں - حتیٰ کہ بہشت و دوزخ، میری طرف رحمت کی گئی ہے  
 کہ تمہیں قبروں میں آرمایا جائے گا - جیسے یا قریب قریب و جبال کے  
 فتنے کی طرح (میں نہیں جانتی اسماء نے مثل کہا یا قریب) قبریں ہر  
 شخص کے پاس فرشتہ آتا ہے اور پوچھتا ہے تیرا اس شخص (رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق کیا عقیدہ ہے مومن یا مومن (لفظ یاد  
 نہیں اسماء کا) کہتا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ہمارے  
 پاس بنیات و ہدایت لائے - ہم نے مانا ایمان لائے پیری کی - اسے  
 کہا جاتا ہے سو جا اے نیک بندے! ہمیں معلوم تھا تو تو نہیں یعنی  
 ایماندار ہے - منافق یا مرتاب (اسماء کا لفظ یاد نہیں) کہے گا میں  
 نہیں جانتا یہ کون ہے؟ لوگوں کو اس کے متعلق کچھ کہتے - سادہ میں  
 نے بھی کہہ دیا تھا یعنی تحقیق نہیں کی جیسے بعض آپ کو فلسفی کہتے  
 ہیں بعض لیڈر بعض شاعر اور بعض ساحر -

### باب - سورج گہن کے وقت غلام آزاد کرنا -

از ربیع بن یحییٰ از زائدہ از ہشام از فاطمہ حضرت اسماءؓ  
 فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کے وقت  
 غلام آزاد کرنے کا حکم دیا -

### باب - مسجد میں صلوٰۃ الکسوف پڑھنا -

از اسمعیل از مالک از یحییٰ بن سعید از عمرہ بنت عبد الرحمن  
 حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ان کے پاس ایک یہودن کچھ مانگنے آئی

لہ کوئی شاعر کہتا تھا کوئی بادگوش بھی وہی کہنے لگا ۱۲ منہ لہ کیونکہ مردہ آزاد کرنا ثواب ہے اسی کی وجہ سے بلاؤں کو بگاڑنا ۱۲ منہ لہ یعنی کچھ خیرات مانگتی تھی ۱۲ منہ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَةً جَاءَتْ  
تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ أَعَادَكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ  
فَسَأَلْتُ عَائِشَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَيَعَذَّبُ النَّاسُ فِي بُيُوتِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدًا بِالنَّاسِ مِنْ  
ذَلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَاتَ عَدَاةٍ مَرْكَبًا فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَوَجَّهَ مُنْجَى  
فَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ طَهْرَانِ  
الْحَجَرِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَقَامَ النَّاسُ وَدَاوَعَا فَقَامَ  
قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَهُ وَقَامَ  
قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ  
رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَهُ  
ثُمَّ سَجَدَ سَجْدًا طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَ  
هُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَ  
هُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا  
وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا  
وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدًا طَوِيلًا  
وَهُوَ دُونَ السَّجْدِ الْأَوَّلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ  
أَنْ يَتَعَوَّدُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

**باب ۶۴۵ لَا تَتَكَبَّرُ الشَّمْسُ**

لَيُوتَ أَحَدٌ وَلَا يَحْيَا تَه - دَوَاةٌ

أَبُو بَكْرَةَ وَالسُّعَيْدِيُّ وَأَبُو مُؤْنَى

وَأَبْنُ عَبَّاسٍ وَأَبْنُ عُمَرَ -

اور کہا اللہ تعالیٰ تجھے عذاب قبر سے محفوظ رکھے، حضرت عائشہؓ نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا لوگوں کو عذاب قبر ہوگا۔ آپ  
نے فرمایا اللہ اس سے بچائے رکھے۔ پھر ایک دن صبح کو آنحضرتؐ کسی  
طرف سوار ہو کر گئے، آپ کے پیچھے سورج گہن ہوا آپ چاشت کے  
وقت تشریف لائے۔ ازواج مطہرات کے حجروں کے درمیان سے  
گزرے۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز  
پڑھی، آپ نے قیام طویل کیا۔ پھر رکوع طویل کیا پھر سر اٹھایا اور قدرے  
کم قیام طویل کیا، پھر قدرے کم رکوع طویل کیا۔ پھر سر اٹھایا اور قدرے  
اور سجدہ طویل کیا۔ پھر دوسری رکعت میں قدرے کم قیام طویل کیا،  
پھر قدرے کم رکوع طویل کیا پھر قدرے کم قیام طویل کیا اور قدرے  
کم رکوع طویل کیا پھر سجدہ کیا پہلی رکعت کے سجدے سے قدرے  
کم طویل۔ پھر فارغ ہوئے اور فرمایا جتنا خدا کو منظور تھا پھر عذاب  
سے پناہ مانگنے کا حکم دیا۔

**باب - کسوف شمس سے کسی کی موت و حیات کا**

تعلق نہیں - ابو بکرہ اور مغیرہ اور ابو موسیٰ اور ابن

عباس اور ابن عمر نے روایت کیا -



۹۹۷- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا۔

۹۹۸- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهْطِيِّ وَهْشَامُ بْنُ مَرْثُودٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَّاسُ مَا طَالَ الْفِتْنَةُ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْفُتُوَّةَ وَهِيَ دُونَ فُتُوَّتِهِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ رُكُوعِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَسَمِعَ مَهْمَدَ بْنَ ثَعْلَبَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الرُّكُوعِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا بِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيدُهُمَا عِبَادَةٌ فَلِذَا رَأَيْتُمُ ذَلِكَ فَأَعِزُّوا إِلَى الصَّلَاةِ۔

باب ۶۷۶ الدُّعَاءُ فِي الْكُسُوفِ۔

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

۹۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

از مسند داریمینی از اسمعیل از قیس ابو سعید کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت کی وجہ سے گہن نہیں ہوتے۔ بلکہ اللہ کی آیات میں سے یہ بھی دو آیتیں ہیں جب تم ان کا گہن دیکھو تو نماز پڑھو۔

از عبد اللہ بن محمد از ہشام از عمر از زہری و ہشام بن عروہ از عروہ آنحضرت عائشہ فرماتی ہیں عہد نبوی میں سورج گہن ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ طویل قنوت کی۔ رکوع طویل کیا پھر سر اٹھایا پھر قدرے کم طویل قنوت کی پھر قدرے کم طویل رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور دو سجدے کئے پھر دوسری رکعت بھی پہلی کی طرح پڑھی۔ نماز کے بعد کھڑے ہو کر فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت و حیات سے نہیں گہناتے بلکہ وہ تو اللہ کے نشانوں میں سے دو نشان ہیں جو اللہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے۔ جب تم گہن دیکھو تو نماز کی طرف پلکو۔

باب ۶۷۷ سورج گہن کے وقت خدا کا ذکر کرنا۔ اسے

ابن عباسؓ نے روایت کیا۔

از محمد بن عطاء ابو اسامہ از برید بن عبد اللہ از ابو بردہ ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں، سورج گہن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوف زدہ ہو کر اٹھے کہ کہیں قیامت نہ آجائے، مسجد میں آئے بڑے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ  
فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَكْوَلٍ قِيَامٍ وَدُكُورٍ وَ  
سُجُودٍ مَرَّأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ هَذِهِ  
الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَكُونُ  
لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهَا  
عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَافِرُّوا إِلَى  
ذِكْرِ اللَّهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِعْظَارِهِ -

**باب ۶۱۶** الدُّعَاءُ فِي الْكُسُوفِ -

قَالَ أَبُو مُوسَى وَعَلَيْشَةُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۰۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
زَائِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَلَاقَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ الْمُخَيْرَةَ بِنْتُ شُعْبَةَ يَقُولُ انْكَسَفَتِ  
الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ  
الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ  
آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ  
وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى يَنْجِبَكُمَا -

**باب ۶۱۷** قَوْلُ الْإِمَامِ فِي خُطْبَةٍ

الْكُسُوفِ أَمَّا بَعْدُ -

۱۰۰۱ - وَقَالَ أَبُو اسْمَاءَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ  
أَخْبَرَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ السُّنْدَرِ عَنْ أَسْمَاءَ كَالَتْ  
فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
قَدْ بَجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ قَعِيدَ اللَّهِ جَمَاهُ أَهْلُهُ  
ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ -

لئے قیام در کوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھی اتنی لمبیل نماز شاید میں  
نے کبھی ہی دیکھی ہو یعنی نہیں دیکھی بعد نماز فرمایا یہ اللہ کے  
نشان ہیں جو اللہ ہی بھیجتا ہے ان کا کسی کی موت و حیات سے  
تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم ایسی  
بات دیکھو تو اللہ کے ذکر کی طرف در دینر دعا و استغفار کرو۔

**باب ۶۱۸** کسوف کے وقت دعا کرنا۔ اسے ابو موسیٰ

اشعری اور حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کیا۔

رازا ابو الولید از زائدہ از زید بن علاقہ حضرت مغیرہ بن شعبہ  
فرماتے ہیں حضرت ابراہیمؑ را آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ  
کے انتقال کے دن سورج گہن ہوا تو لوگوں نے کہا حضرت ابراہیم  
کے انتقال کی وجہ سے سورج گہن ہوا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا سورج چاند اللہ کے نشانات میں سے در نشان ہیں یہ کسی کی  
موت و حیات کی وجہ سے گہن نہیں ہوتے۔ جب تم ایسا دیکھو تو  
اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، نماز پڑھو حتیٰ کہ گہن ختم ہو جائے۔

**باب ۶۱۹** خطبہ کسوف میں امام کا انا بعد کہنا۔

رازا ابو اسامہ از ہشام از فاطمہ بنت منذر حضرت اسماءؓ فرماتی  
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گہن کی نماز سے اس وقت فارغ ہوئے  
جب سورج صاف ہو چکا تھا۔ پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور  
اللہ کی حمد بیان کی جیسے خدا کو زیبا ہے، پھر آپ نے فرمایا  
انا بعد۔

بَابُ ۶۴۹ الصَّلَاةُ فِي كُسُوفِ الْقَمَرِ -

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنِ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ -

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَمُودُ رِءَاؤُهُ حَتَّى أَتَاهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَأَجْلَسَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنْهُمَا لَا يَخْفَعَانِ بِهَوْتِ أَحَدٍ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُلْكَفَ مَا بَيْنَكُمْ وَذَلِكَ أَنَّ ابْنَ لَبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ إِبْرَاهِيمُ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ -

بَابُ ۶۵۰ مَتَى الْمَرْءُ عَلَى

رَأْسِهِ الْمَاءَ إِذَا أَكَالَ الْإِمَامُ

الْقِيَامُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى -

بَابُ ۶۵۱ الرُّكْعَةُ الْأُولَى فِي

الْكُسُوفِ الطَّوْلُ -

بَاب - چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنا -

(محمود از سعید ابن عامر از شعبہ از یونس از حسن بصری) ابو بکرہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔

(از ابو عمر از عبد الوارث از یونس از حسن بصری) ابو بکرہ فرماتے ہیں عہد نبوی میں سورج گرہن ہوا تو آپ اپنی چادر مبارک گھسیٹتے مسجد میں تشریف لائے۔ اور لوگ بھی آپ کے پاس پہنچے آپ نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی سورج روشن ہو گیا آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ کے نشانات میں سے دو نشان ہیں کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گہن نہیں ہوتے جب ایسا معاملہ ہو تو نماز پڑھو اور دعا کرو حتیٰ کہ گہن ختم ہو جائے۔ آپ نے یہ اس لیے فرمایا کہ آپ کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال اسی دن ہوا تو لوگوں نے کہا یہ گرہن ان کے انتقال کے سبب ہوا۔

بَاب - عورت کا اپنے سر پر پانی ڈالنا جب امام

رکعت اول میں قیام طویل کرے۔

بَاب - کسوف میں رکعت اولیٰ طویل تر ہو۔

۱۔ یہاں یہ اعتراض ہوا ہے کہ حدیث ترجمہ باب سے مطابقت نہیں رکھتی اس میں جو چاند کا ذکر تک نہیں ہے اس کے جوابات یہ ہیں کہ روایت مختصر ہے اس روایت کی جو آگے آئی ہے اس میں صاف چاند کا ذکر ہے تو مقصود وہی دوسری روایت ہے اور اس کو اس لیے ذکر دیا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ روایت مختصر بھی مردی ہوئی ہے بعضوں نے کہا صحیح بخاری کے ایک نسخہ میں اس حدیث میں یوں ہے انکسف القمر دوسرے ممکن تھے کہ امام بخاری نے اس حدیث کے اس طریق کی طرف اشارہ کیا ہو جس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا اس میں یوں ہے انکسفت الشمس والقمر اور ایک طریق میں یوں ہے انکسفت الشمس والقمر اور امام بخاری کی عادت ہے کہ ایک حدیث بیان کر کے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور باب کا مطلب اس سے نکالتے ہیں ۱۲ منہ ۱۲ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے چاند اور سورج دونوں کے گہن میں نماز پڑھنے اور دعا کرنے کا حکم دیا ۱۲ منہ ۱۲ اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی جس سے بخوف میں یہ ترجمہ باب نہیں ہے تو شاید ایسا ہوا کہ یہ باب قائم کر کے امام بخاری اس میں کوئی حدیث لکھنے والے تھے مگر اس کا موقع نہ ملایا ان کو خیال نہ رہا باقی اگلے صفحہ پر

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهَضْبٍ كَسُوفِ الشَّمْسِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي سَجْدَتَيْنِ الْأُولَى أَطْوَلُ -

### باب الجُزْءِ الْبَقِيَّةِ فِي الْكُسُوفِ

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ سَمِعَ ابْنَ شَهَابٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَوةِ الْكُسُوفِ بِقَوَاعَتِهِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ كَتَبَ قُرْآنَهُ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهَ لِسَنَ حَمْدِهِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُعَادِدُ الْبَقَاةَ فِي صَلَوةِ الْكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رُكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُدَايِمًا الصَّلَاةَ جَامِعَةً مُتَقَدِّمَةً فُصِّلَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ فِي رُكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نُمَيْرٍ سَمِعَ ابْنَ شَهَابٍ وَشَقَّةَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ مَا مَنَعَهُمْ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ صَلَّى إِلَّا رُكْعَتَيْنِ مِثْلَ الْقُبُورِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ يَنْتَوُونَ وَقَالَ أَجَلُ رَكْعَةٍ أَخْطَأَ الشُّعْبَةَ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَسَفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْجُمْلَةِ -

از محمود بن غیلان از ابو احمد از سفیان از یحییٰ از عمرہ عائشہ فرمائی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ الکسوف میں دو رکعت میں چار رکوع کیے۔ پہلی رکعت دوسری رکعت سے زیادہ طویل تھی۔

### باب - صلوٰۃ الکسوف میں قرأت بالجہر کرنا۔

از محمد بن مہران از ولید ابن نمر از ابن شہاب از عمرہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ الخسوف میں اپنی قرأت آواز سے کی، جب قرأت سے فارغ ہوئے، تو اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیا، رکوع سے سنا اٹھا کہ سمع اللہ لمن حمد کا دینا و لک الحمد کہا اور پھر قرأت شروع کر دی۔ غرض صلوٰۃ الکسوف میں دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجود کیے۔ اذاعی وغیرہ نے بحوالہ زہری از حضرت عمرہ حضرت عائشہ روایت کیا کہ عہد نبوی میں گہن ہوا تو آپ نے صلوٰۃ الکسوف کی جماعت کے لیے منادی کرائی۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں جس میں چار رکوع چار سجود ادا کیے۔

ولید کہتے ہیں مجھے عبد الرحمن بن نمر نے کہا کہ ابن شہاب نے ایسا ہی بتایا۔ زہری کہتے ہیں کہ میں نے عمرہ سے کہا، پھر جب تمہارا بھائی عبد اللہ بن زبیر نے مدینہ میں صلوٰۃ الکسوف پڑھی تو کیوں صبح کی طرح دو رکعت دو رکوع والی ادا کی۔ عمرہ نے کہا بے شک انہوں نے خلاف سنت کیا، مگر عہد انہیں خطا۔

عبد اللہ بن نمر کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن کثیر اور سفیان بن حسین نے بھی زہری سے روایت کیا۔ اس میں قرأت بالجہر مذکور ہے۔

(بقیہ) اور اگرچہ حدیث اس بار گزری اس سے باب کا مطلب نکل آتا ہے ۱۲ منہ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَاب ۶۸۳ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ  
الْقُرْآنِ وَسُنَنِهَا۔

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ  
سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُجْمَ بِكَلِمَةٍ فَسَجَدَ فِيهَا  
وَسَجَدَ مِنْ مَعَهُ غَيْرُ شَيْءٍ أَخَذَ كَفَّاقِينَ حَصَى  
أَوْ كُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِيَنِي هَذَا  
فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ثَلَاثِينَ كَارِءًا۔

بَاب ۶۸۴ سُجُودٌ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ۔

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْرَافِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلَوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ تَنْزِيلُ  
السَّجْدَةِ وَهَذَا آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ۔

بَاب ۶۸۵ سُجُودٌ ص۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو الثَّعْلَبِ  
قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ عَمْرِو

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب۔ سجدہ تلاوت اور اس کے سنت  
ہونے کا بیان۔

رازمحمد بن بشار ازغندرا ز شعبہ از ابواسحاق از اسود عبد اللہ ابن  
مسعود فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ التجم کے میں  
پڑھی اور سجدہ تلاوت کیا اور لوگوں (مسلم و کافر سب نے) سجدہ کیا ہاں  
ایک بوڑھے (امیہ بن خلف) نے سجدہ نہ کیا بلکہ کنکریا مٹی کی مٹھی بھر کر  
اٹھائی اور اپنی پیشانی سے لگائی اور کہا مجھے اتنا کافی ہے، عبد اللہ بن  
مسعود کہتے ہیں وہ قتل ہوا اور کافر ہی ملا۔

باب۔ الم تنزیل السجدہ کا سجدہ تلاوت۔

رازمحمد بن یوسف از سفیان از سعد بن ابراہیم از عبد الرحمن  
حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز صحیح  
میں سورہ الم تنزیل سجدہ تلاوت کرنے تھے اور سورہ دہر پڑھتے تھے۔

باب۔ سورہ ص کا سجدہ۔

راز سلیمان بن حرب و ابو النعمان از حماد بن زید از ایوب از  
عمرہ (ابن عباس) فرماتے ہیں سورہ ص کا سجدہ تاکید نہیں۔

۱۔ سجدہ تلاوت اکثر اماموں کے نزدیک سنت ہے اگر کوئی ترک کرے تو گنہگار نہ ہو گا امام ابو حنیفہؒ نے اس کو واجب کہا ہے  
سارے قرآن میں پندرہ سجدہ تلاوت ہیں سورہ حج میں دو سجدے ہیں اور ایک سورہ ص میں اور شافعیؒ اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک چودہ سجدے ہیں لیکن شافعی کے  
زودیک ص میں سجدہ نہیں ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک سورہ حج میں ایک ہی سجدہ ہے ۱۲ منہ ۱۵ بدر کے دن وہ مرد قتل ہوا اس حدیث سے باب کا مطلب  
یوں نکلا کہ سورہ نجم میں سجدہ کرنا ثابت ہوا اور یہ سجدہ تلاوت میں پیشانی زمین پر رکھنا چاہیے ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں ہے اس  
میں یہ کہاں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے الم تنزیل السجدہ میں سجدہ کیا شاید امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو طبرانی نے  
معجم صغیر میں نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورہ الم تنزیل السجدہ پڑھ کر سجدہ کیا ۱۲ منہ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَا نَفْسَهُ السُّجُودَ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا -

**باب ۶۸۶** سَجْدَةُ النَّجْمِ - قَالَ ابْنُ

عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ

فَسَجَدَ بِهَا فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ

فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَفَاتَيْنِ حَصَى أَوْ تَرَابٍ

فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ يَكْفِيْنِي هَذَا قَالَ

عَبْدُ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مُنْتِكَافٍ -

**باب ۶۸۷** سُجُودُ الْمُسْلِمِينَ مَعَ

الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكُ كَيْفَ لَيْسَ

لَهُ وَضُوءٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْجُدُ

عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ -

۱۰۱۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَتَسَجَّدَ

مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجُنَّ وَالْإِنْسُ وَالْأَنْعَامُ -

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اُس کا بھی سجدہ تلاوت کرتے تھے۔

**باب -** سورہ نجم کا سجدہ - اس کو حضرت ابن عباسؓ

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

از حفص بن عمر از شعبہ از ابواسحاق از اسودم عبد اللہ بن مسعودؓ

فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم تلاوت کی اور سجدہ

کیا (مسلمان و کافر) جتنے بھی موجود تھے سب نے سجدہ کیا۔ مگر ایک شخص نے

مٹی لٹکریا مٹی کی بھر کر اٹھائی اور اپنے چہرے تک لے گیا اور کہا مجھے

اتنا ہی کافی ہے۔ عبد اللہ کہتے ہیں پھر میں نے اُسی کافر کو دیکھا وہ

مسلمانوں کے ہاتھوں (بدر میں) قتل ہوا۔

**باب -** مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا۔

مشرک نجس ہے اور اس کا وضو نہیں ہوتا۔ حضرت

ابن عمرؓ بے وضو سجدہ کر لیتے۔

از مسدد از عبد الوارث از ابوباز عکرمہ حضرت ابن عباسؓ

فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ النجم میں سجدہ کیا آپ

کے ساتھ تمام مسلمانوں اور مشرکوں نے بھی سجدہ کیا حتیٰ کہ تمام جنات

اور تمام انسانوں نے سجدہ کیا۔ اس حدیث کو ابراہیم بن طہان نے

۱۰ سورہ ساریں حضرت داؤد علیہ السلام کے سجدے کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤدؑ نے توبہ کے لیے سجدہ کیا اور ہم شکر

کے لیے کرتے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۱۳ اس کو ایمان نصیب نہ ہوا یہ شخص امیہ بن خلف تھا

بیسے اوپر گزر چکا بعضوں نے کہا ولید بن مغیرہ بعضوں نے کہا سعید بن عاص بعضوں نے کہا ابولہب ۱۲ منہ ۱۳ مشرک اول تو وضو کرنا ہی نہیں کرے

بھی تو اس کا وضو صحیح نہیں کیونکہ کفر کے ساتھ کوئی عبادت صحیح نہیں ہو سکتی کہتے ہیں امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ سجدہ تلاوت بے وضو درست ہے یہ

جہور کے مذہب کے خلاف ہے اور سب لوگوں نے سجدے میں طہارت شرط رکھی ہے ۱۳ منہ ۱۴ اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا کہ ابن عمرؓ سواری سے اتر

کر استنجی کرتے پھر سوار ہوتے اور تلاوت کا سجدہ بے وضو کرتے قسطلانی نے کہا شعیب کے سوا اور کوئی ابن عمرؓ کے ساتھ اس مسئلہ میں موافق نہیں ہوا ۱۲ منہ ۱۳

۱۵ اور ظاہر ہے کہ مسلمان ہی سب اس وقت با وضو نہ ہوں گے اس طرح مشرک تو ہمیشہ بے وضو رہتے ہیں پس بے وضو سجدہ تلاوت کرنے کا جواز

نکلا اور امام بخاری کا یہی قول ہے مخالف کہہ سکتا ہے کہ مشرکوں کا سجدہ کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے نکلا انہوں نے اپنی خوشی سے غلط فہمی کی بنا پر

سجدہ کیا اور مسلمان ممکن ہے کہ با وضو ہوں ۱۲ منہ -

إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ -

**باب ۶۸۸** مَنْ قَرَأَ السُّجْدَةَ وَ  
لَمْ يَسْجُدْ -

۱۰۱۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو التَّرْبِيعِ قَالَ  
حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ  
حُصَيْفَةَ عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ  
أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَرَعَاهُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّجْوِدَ فَلَمْ يَسْجُدْ فَبُهِمَ -

۱۰۱۲- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أَبِي ذَرٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ  
قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّجْمِ  
فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا -

**باب ۶۸۹** سَجْدَةُ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

۱۰۱۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ وَمَعَاذُ بْنُ  
فَصَّالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
قَالَ رَأَيْتُ أَبَاهُ رَوَاهُ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ  
بِهَا فَقُلْتُ يَا أَبَاهُ رَوَاهُ أَرَأَيْكَ تَسْجُدُ قَالَ لَوْ كُنْتُ  
أَرَأَيْتُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ لَمْ أَسْجُدْ -

**باب ۶۹۰** مَنْ سَجَدَ السُّجُودَ الْفَارِغِي

سبحی ایوب سختیانی سے روایت کیا۔

**باب -** جس نے سجدے والی آیت پڑھی مگر سجدہ نہ  
کیا۔

از سلیمان بن داؤد ابو التریبع از اسمعیل بن جعفر از یزید بن خصیف  
از بن سمعیل بن جعفر قال اخبرنا یزید بن  
حصیفه عن ابن قسیط عن عطاء بن یسار انه  
النجم میں سجدہ ہے؟ تو حضرت زید نے جواب دیا کہ میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سورت پڑھ کر سنائی، مگر آپ نے سجدہ نہیں کیا۔

از آدم بن ابی ایاس از ابن ابی ذئب از یزید بن عبد اللہ بن قسیط  
از عطاء بن یسار از یزید بن ثابت فرماتے ہیں میں نے سورۃ النجم آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی آپ نے سجدہ نہ کیا۔

**باب -** سورۃ الشقاق کا سجدہ۔

از مسلم بن ابراہیم و معاذ بن فضالہ از ہشام از یحییٰ ابو سلمہ  
فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ کو سورۃ الشقاق تلاوت کرتے دیکھا  
آپ نے اس میں سجدہ تلاوت کیا۔ میں نے تعجب سے کہا کیا میں آپ کو  
اس سورہ کا سجدہ کرنے ہوئے نہیں دیکھ رہا ہوں؟ آپ نے فرمایا:  
ہاں! اگر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ تلاوت کرتے (اس سورہ کا)  
نہ دیکھتا تو میں بھی کبھی سجدہ نہ کرتا۔ (یعنی میں نے واقعی سجدہ کیا ہے اور آنحضرت کے عمل کے مطابق۔)

**باب -** جب پڑھنے والا سجدہ کرے تو سُننے والا بھی

۱۵ اس باب ام بخاری کی غرض یہ ہے کہ سجدہ تلاوت کچھ واجب نہیں ہے بعضوں نے کہا اس کا رد منظور ہے جو کہتا ہے کہ مفصل میں سجدہ نہیں ہے کیونکہ سجدہ فدا کرنا  
واجب نہیں ہے تو سجدہ نہ کرنے سے یہ نہیں نکلنا کہ سورہ والنجم میں سجدہ نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث سے مالک کی کارد ہوا جو کہتے ہیں قرآن میں صرف گیارہ سجدہ  
ہیں اور مفصل میں کوئی سجدہ نہیں ہے ان کی دلیل وہ روایت ہے جو عطاء بن یسار نے ابی بن کعب سے کی انہوں نے کہا مفصل میں کوئی سجدہ نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۵  
مطلب یہ ہے کہ سننے والے کو جب سجدہ کرنا چاہیے کہ پڑھنے والا بھی کرے اگر پڑھنے والا سجدہ نہ کرے تو سننے والے پر لازم نہیں ہے ام بخاری کا شاہد یہی مذہب  
ہے اور جہود ملکہ کا یہ قول ہے کہ سننے والے پر ہر طرح سجدہ ہے اگر پڑھنے والا ہے وضو نا نا یا کافر یا عورت یا ناک الصلوۃ یا نماز پڑھ رہا ہو ۱۲ منہ۔

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَتَيْمِيمُ بْنُ حَذَلَمٍ  
وَهُوَ غُلَامٌ فَقَرَأَ عَلَيْهِ سَجْدَةً فَقَالَ  
السَّجْدَةُ فَإِنَّكَ إِمَامٌ فِيهَا -

اُسی وقت سجدہ کرے۔ عبد اللہ بن مسعود نے تیمیم بن حذلم  
سے کہا تیمیم اگر کاٹھا اس نے ابن مسعود کے سامنے  
آیت سجدہ تلاوت کی۔ ابن مسعود نے کہا، تو سجدہ کر،

کیوں کہ اس سجدے کی رو سے تو ہمارا امام ہے۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى  
قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ  
ابْنِ عُمرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ فِيهَا السَّجْدَةُ فَيُسْجَدُ وَ  
نُسْجَدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ -

دار مسدد از یحییٰ از عبید اللہ از نافع (ابن عمر فرماتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہمیں کوئی ایسی سورت سناتے جس میں سجدہ ہوتا  
تو آپ بھی سجدہ کرتے اور ہم بھی، حتیٰ کہ بعضوں کو زمین پر ماتھا رکھنے  
کی جگہ نہ ملتی۔

باب۔ جب امام سجدے کی آیت پڑھے اور لوگوں  
کا ہجوم ہو جائے۔ اس کا بیان۔

بَابُ إِذَا حَاجَمَ النَّاسُ إِذَا  
قَرَأَ الْإِمَامُ السَّجْدَةَ -

دار بشر بن آدم از علی بن مسہر از عبید اللہ از نافع (ابن عمر کہتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کی آیت پڑھتے اور ہم آپ کے پاس  
ہوتے تو آپ بھی سجدہ کرتے اور ہم بھی، یہاں تک اتنی بھیڑ ہو جاتی کہ ہم  
میں سے بعض لوگوں کو سجدہ کرنے کی جگہ نہ ملتی۔

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا يَشَرُّ بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ  
ابْنُ مُسَرِّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
ابْنِ عُمرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ  
السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيُسْجَدُ وَنُسْجَدُ مَعَهُ فَتُزْجَمُ  
حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ فَيُسْجَدُ عَلَيْهِ -

باب۔ اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے  
سجدہ تلاوت واجب نہیں کیا۔ عمران بن حصین سے  
کہا گیا کہ اگر کوئی شخص سجدے کی آیت سنے حالانکہ وہ  
سجدے کی آیت سننے کی نیت سے نہیں بیٹھا تھا۔  
تو کیا اس پر سجدہ واجب ہے؟ انہوں نے کہا اگر وہ  
اس نیت سے بیٹھا بھی تو کیا حرج تھا؟ گویا انہوں  
نے سجدہ تلاوت واجب نہیں سمجھا۔ حضرت سلمان  
فارسی نے ان لوگوں کو جنہوں نے آیت سجدہ تلاوت  
کر کے سجدہ کیا اور ان کے سجدہ نہ کرنے پر سبب نہ کرنے

بَابُ مَنْ رَأَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ  
وَجَلَّ لَمْ يُوْجِبِ السَّجْدَةَ - وَقِيلَ  
لِعُمَرَ بْنِ حَصِينٍ الْوَجْهُ لَيْسَ لَهَا  
السَّجْدَةُ وَكَأَنَّهُ يَحْسِبُ لَهَا قَالَ  
أَرَأَيْتَ لَوْ قَعَدَ لَهَا كَأَنَّهُ لَا  
يُوجِبُهُ عَلَيْهِ - وَقَالَ سَلْمَانُ  
لِهَذَا أَعْدَدْنَا - وَقَالَ عُثْمَانُ  
إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنْ اسْتَمَحَّهَا  
وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا يَسْجُدُ إِلَّا مَنْ



يَكُونُ كَاهِرًا فَإِذَا سَجَدْتَ وَانْتَ  
فِي حَضْرَةِ كَأَسْقَبِيلِ الْفُبْلَةِ كَانَ  
لَكَتَ رَاكِبًا فَلَا عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ  
وَجْهُكَ وَكَانَ السَّائِبُ ابْنُ يَزِيدَ  
لَا يَسْجُدُ لِسُجُودِ الْفَاقِسِ -

کا پوجھا) جواب دیا کہ ہم اس لیے آئے ہی نہیں تھے  
حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ سجدہ اس کے لیے واجب  
ہے جو آیت سجدہ بالا ارادہ کئے۔ زہری کہتے ہیں بغیر  
وضو سجدہ تلاوت ٹھیک نہیں اور سفر کے علاوہ یعنی  
حضر میں قبلہ رخ ہونا بھی ضروری ہے، البتہ سفر میں

جدہر سواری کا رخ ہے سجدہ اسی طرف جائز ہے۔ حضرت سائب بن یزید صحابی و اعظم کی آیت سجدہ پڑھنے  
پر سجدہ نہ کرتے (کیونکہ وہ تلاوت کی غرض سے نہیں پڑھتے)۔

۱۰۱۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ  
أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ  
أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَةَ  
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّيْبِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَدَيْرِ الشَّيْبِيِّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ  
كَانَ رَبِيعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ عَمَّا حَضَرَ رَبِيعَةُ  
مِنْ عُمَرَوِ بْنِ الْخَطَّابِ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى النَّاسِ  
بِسُورَةِ التَّحْلِ حَتَّى إِذَا جَاءَهُ السَّجْدَةُ نَزَلَ  
فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ حَتَّى إِذَا كَانَتْ الْجُمُعَةُ  
الْقَابِلَةَ قَرَأَ بِهَا حَتَّى إِذَا جَاءَتْ السَّجْدَةُ قَالَ  
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا تَسْرِبُ السُّجُودَ فَمَنْ سَجَدَ  
فَقَدْ أَصَابَ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلَا تَمْرُ عَلَيْهِ وَ  
لَمْ يَسْجُدْ عَمْرٌ وَذَا ذُنُوفُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ اللَّهَ  
لَمْ يَفْرِضِ السُّجُودَ إِلَّا أَنْ تَشَاءَ -

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از ابن جریر از ابوبکر بن  
ابی ملیکہ از عثمان بن عبد الرحمن بن ابی ریحہ بن عبد اللہ بن ہدیثمی)  
ابوبکر بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ ربیعہ بہت اچھے لوگوں میں سے تھے انہوں  
نے وہ حال بیان کیا جو حضرت عمرؓ کی مجلس میں انہوں نے دیکھا کہ  
حضرت عمرؓ نے خطاب نے جمعے کے دن ممبر پر سورہ نحل پڑھی جب  
آیت سجدہ آئی تو ممبر سے اتر کر سجدہ کیا۔ سامعین نے بھی سجدہ کیا۔  
دوسرے جمعے کو پھر وہی سورت پڑھی جب سجدہ کی آیت پڑھی تو  
فرمایا ہم سجدہ کی آیت تلاوت کر جاتے ہیں اگر کوئی سجدہ کرے، تو  
بہتر، ورنہ کوئی گناہ نہیں۔ حضرت عمرؓ نے سجدہ نہ کیا۔

حضرت نافعؓ نے حضرت ابن عمرؓ سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ  
نے سجدہ تلاوت فرض نہیں کیا۔ یہ ہماری مرضی ہے کریں یا نہ کریں۔

باب - نماز میں آیت سجدہ تلاوت کرنا اور نماز ہی  
میں سجدہ ادا کرنا -

(از مسدد از معتمر از والدش سلیمان از کبرم ابورافع فرماتے

باب ۶۹- مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ فِي  
الصَّلَاةِ فَسَجَدَ بِهَا -

۱۰۱۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ

قَالَ سَبَّحْتُ رَبِّيَ قَالَتْ كَذَلِكَ بِكَرُّ عَنْ رَأْفَةٍ قَالَ مَكَّنْتُ مَعَهُ إِبْنِي هُوَ يَرَى الْحَمَّةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ ابْنِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَذَالَ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى الْقَاءِ -

### باب ۶۹۲ مَنْ كَرِهَ سَجْدَ مَوْضِعًا

لِلسُّجُودِ مِنَ الزَّكَاةِ -

۱۰۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ثَارِفٍ عَنِ ابْنِ عُمرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السُّجْدُ فَيَسْجُدُ وَتَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدًا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ -

میں میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ نماز عشاء پڑھی۔ آپ نے سورہ انشقاق قرات میں پڑھی اور نماز میں سجدہ بھی کیا۔ میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرتؐ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا نماز میں تو ان سے ملاقات تک یعنی وصال تک ہمیشہ کرتا رہوں گا۔

### باب - ہجوم کی وجہ سے اگر سجدہ تلاوت کے لیے جگہ نہ ملے۔

رازمقدہ بن فضل از یحییٰ بن سعید از عبید اللہ از ثاریف ابن عمرؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ والی سورت پڑھتے تو سجدہ فرماتے اور آپ کے ساتھ ہم بھی سجدہ کرتے چنانچہ بعض صحابہ کو پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔

لے اس سے یہ نکلا کہ پھر وہ شخص کیا کرتا اور شاید امام بخاری نے اس طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو طبرانی نے نکالا معصب بن ثابت سے انہوں نے نافع سے اس میں اتنا زیادہ ہے یہاں تک کہ وہ شخص اپنے بھائی کی پشت پر سجدہ کرتا ۱۲ منہ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## أَبْوَابُ تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ

باب ۶۹۵ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ

كَمْ يُبَيِّنُ حَتَّى يُقْصِرَ

۱۰۱۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عاصِمٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ

عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يُقْصِرُ فَتَحَنُّ إِذَا

سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَإِنْ زِدْنَا أَتَمْنَا

۱۰۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْمَاعِيلَ

سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ

يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ وَرُكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ

فَلَمْ أَقْمُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَقْمُوا بِهَا عَشْرًا

باب ۶۹۶ الصَّلَاةُ بِبَنِي

۱۰۲۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

## نماز قصر کرنے کے باب

باب - نماز قصر کرنے کا بیان - قصر کے لیے

اقامت کی مدت کتنی ہے ؟ ۱۰۱۹

رازموسی بن اسماعیل از ابو عوانہ از عاصم و حصین از عکرمہ

ابن عباس فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مکہ میں)

انیس دن تک قیام کیا اور قصر کرتے رہے، لہذا ہم بھی اگر سفر میں

انیس دن تک ٹھہرتے ہیں، تو قصر کرتے ہیں۔ اگر اس سے زیادہ

قیام کریں تو پوری نماز پڑھتے ہیں۔

دا از ابو معمر از عبد الوارث از یحییٰ بن ابی اسحاق حضرت

انس فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے

سے مکہ گئے۔ آپ دو دو رکعت پڑھتے تھے حتیٰ کہ ہم واپس مدینے

آئے۔ یہی کہتے ہیں میں نے دریافت کیا آپ نے مکہ میں کتنا عمر

قیام فرمایا ؟ جواب دیا دس دن۔

باب - منیٰ میں نماز قصر پڑھنا۔ ۱۰۲۰

رازمسدد از یحییٰ از عبید اللہ از نافع (عبد اللہ بن عمر فرماتے

۱۰۲۱- اس ترجمہ میں دو باتیں بیان ہوئی ہیں ایک یہ کہ سفر میں چار رکعتی نماز کو قصر کر کے یعنی دو رکعتیں پڑھے دوسرے مسافر اگر کہیں ٹھہرنے کی نیت کر

لے تو کتنے دن تک ٹھہرنے کی نیت میں وہ قصر کر سکتا ہے امام شافعی اور امام احمد اور مالک کا مذہب ہے کہ جب کہیں چار دن ٹھہرنے کی نیت کرنے تو

پوری نماز پڑھے اور چار دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو تو قصر کرتا رہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک ۱۵ دن سے کم میں قصر کرے پندرہ دن یا زیادہ ۱۵ دن سے کم میں قصر کرے

ہو تو پوری نماز پڑھے اور اسحاق بن راہویہ کا مذہب یہ ہے کہ انیس دن سے کم میں قصر کرتا رہے انیس دن یا زیادہ ٹھہرنے کی نیت ہو تو پوری نماز پڑھے امام غزالی

کا بھی مذہب یہی معلوم ہوتا ہے ابن منذر نے کہا مغرب اور فجر کی نماز میں بالاجماع قصر نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۲ یعنی چار رکعتی نماز میں قصر کرتے تھے جب روزانہ

۱۲ جہاں کہیں دو رکعت قصر کے ابواب میں آئے اس سے مراد چار رکعتی نماز فرض ہے جس کی قصر دو رکعت رہ جاتی ہے - عبد الرزاق

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي رُكْعَتَيْنِ وَإِنِّي بَكَرٌ وَعُمَرُو مَعَ عُثْمَانَ مَدْرَأَيْنِ أَمَّا رَتَمُ ثُمَّ اتَّهَمَا -

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْوَلِيدَ سَمِعَ حَارِثَةَ ابْنَ وَهَبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَا كَانَ بَيْنِي رُكْعَتَيْنِ -

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا أَتَيْتُهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمِثْرِي أَرْبَعٌ رُكْعَاتٍ فَقِيلَ فِي ذَلِكَ لِعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَاسْتَرْجِعْ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْرِي رُكْعَتَيْنِ وَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِي بَكْرٍ بِمِثْرِي رُكْعَتَيْنِ وَ صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ بِمِثْرِي رُكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَقْلِي مِنْ أَرْبَعٍ رُكْعَاتٍ شَرَّ كُفَاتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ -

باب ۶۹۸ كَمْ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ -

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ الْبَزَّازِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْمَدُ ابْنُهُ يَصْبِيحُ رَاكِعًا يَكُونُ بِأَحْسَنِ

ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز ادا کی۔ اسی طرح حضرت عثمانؓ کی خلافت کے ابتدائی زمانے میں۔ پھر حضرت عثمان پوری نماز پڑھنے لگے۔

از ابوالولید از شعبہ از ابواسحاق (حارثہ بن وہب فرماتے ہیں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت امن منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں۔)

از قتیبہ از عبد الواحد بن زیاد از اعش از ابراہیم (عبد الرحمن بن زید فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان نے ہمیں منیٰ میں چار رکعات پڑھائیں (تفسر نہ کیا) تو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے بیان کیا گیا انہوں نے کلمہ استرجاع (انا للہ وانا الیہ راجعون) پڑھا پھر فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت پڑھی ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ساتھ بھی دو رکعت پڑھی ہیں۔ کاش ان (غلاب سنت) چار رکعت کی بجائے مجھے وہ دو مقبول رکعتیں ملتیں۔)

باب ۶۹۹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ حج

میں مکہ میں کتنے دن قیام کیا۔

از موسیٰ بن اسمعیل از وہیب از ابوالوالید العالیہ برابر ابن عباس فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مدینہ سے مکہ میں ذوالحجہ کی چار تاریخ کو لبیک پکارتے ہوئے آئے۔ آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر کے احرام کھول دیں، البتہ جس کے

۱۵ قرآن شریف میں فہر کے لیے جو یہ شرط مذکور ہے ان ختم ان یفتنکم الذین کفروا تو بعضوں نے کہا قصر اسی حالت میں شروع ہے جب دشمنوں کا ڈر ہوئے شک یہ صحیح ہے مگر حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد بھی یہی فہر کیا اور ایک شخص نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ اللہ کا صدقہ ہے تم پر تو اس کا وہ قبول کرو امام ابو حنیفہؒ نے اسی وجہ سے سفر میں فہر کرنا واجب قرار دیا ہے ۱۲ امن مکہ عبد اللہ بن مسعود کو سخت افسوس ہوا اس پر کہ حضرت عثمانؓ نے سنت کے خلاف فہر نہیں کیا اور ہمارے کتبیں میں بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی حق پر تھے۔ ان کا ایک گھر کے میں بھی تھا اس لئے وہ مقیم تھے۔ عبد اللہ الرزاق

فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ فَدَمًا  
تَابِعَهُ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ -

### باب ۶۹۸ فی کتم تقصیر الصلوٰۃ

سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرِيَّوَمَا وَلِيْلَهُ  
وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَقْصُرَانِ وَيُقْطِرَانِ  
فِي الرَّبْعَةِ بَرْدٌ وَهُوَ سِتَّةٌ عَشَرَ رَكْعَةً -

۱۰۲۵ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ

اَسَامَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُوا  
الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ -

۱۰۲۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ عُثَيْبٍ اَنَّ اللهَ قَالَ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُوا الْمَرْأَةُ  
ثَلَاثًا اِلَّا مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ تَابِعَهُ اَحْمَدُ عَنْ ابْنِ  
الْمُبَارَكِ عَنْ عُثَيْبٍ اَنَّ اللهَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۰۲۷ - حَدَّثَنَا اِدْرَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي

ذَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْقَطْرِبِيُّ عَنْ اَبِيهِ  
عَنْ اُمِّ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوُفُّ مِنْ بِاللهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بَيْنَ مَعَهَا  
حُرْمَةٌ تَابِعَهُ يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ وَسُهَيْلٌ وَمَالِكٌ  
عَنِ السَّقَطِيِّ عَنْ اُمِّ هُرَيْرَةَ -

### باب ۶۹۹ يَقْصُرُ اِذَا خَرَجَ مِنْ

ساتھ فرمائی ہے (وہ دن تک احرام نہ کھوے) وہ ایسا نہ کرے۔ ابوالعالیہ کے ساتھ  
اس حدیث کو حضرت عطاء نے بھی حضرت جابر سے روایت کیا ہے۔

### باب - کتنی مسافت میں قصر کرنا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے ایک دن رات کو بھی سفر قرار دیا ہے۔ ابن عمر اور  
ابن عباس چار برید کی مسافت میں قصر و افطار (صوم) کرتے  
تھے۔ چار برید کے سولہ فرسخ بنتے ہیں۔

اسحاق کہتے ہیں میں نے ابواسامہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ سے  
عبید اللہ عمری نے نافع از ابن عمر کے حوالہ سے یہ روایت کی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت تین دن کا سفر بغیر اپنے محرم رشتہ دار  
کے نہ کرے (ابواسامہ نے کہا ہاں)

(از مسند از یحییٰ از عبید اللہ از نافع) ابن عمر فرماتے ہیں آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت تین دن کا سفر بغیر محرم رشتہ دار کے نہ کرے  
مسدّد کے ساتھ اس حدیث کو احمد بن محمد وزی نے بحوالہ عبد اللہ ابن  
مبارک از عبید اللہ از نافع از ابن عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کیا ہے۔

(از آدم از ابن ابی ذئب از سعید مقبری از ابوسعید مقبری حضرت  
ابوہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی ایسی عورت کے  
لیے جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے، یہ حلال نہیں، کہ وہ ایک دن  
رات کا سفر بغیر محرم رشتہ دار کے کرے

ابن ابی ذئب کے ساتھ یحییٰ بن ابی کثیر اور سہیل اور امام مالک  
نے بھی اس حدیث کو بحوالہ مقبری حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے۔

### باب - جب اپنی آبادی سے بزمیت سفر نکل جائے تو قصر کرے

لے ہر فرسخ تین میل کے برابر ہوتا ہے گویا اڑتالیس میل ہوئے۔ احناف کا عمل اس کے بعد از انفاق لے ہی بلا تکلیف یہ ہے کہ اساذ جب سفر کا عزم (باقی اگلے صفحہ پر)

مَوْضِعِهِ - وَخَوَّبَ عَلَيَّ بَنِي إِثْرٍ طَلَبٍ  
فَقَصَّرَ وَهُوَ يَرَى النَّبِيَّ فُلْتَا  
رَبِّهِ فَيَا لَهْ هَذِهِ الْكَوْفَةُ قَالَ  
لَا حَتَّى نَدْخُلَهَا -

حضرت علی کرم اللہ وجہہ (کوفے سے) نکلے تو  
قصر کرنے لگے، حالانکہ کوفے کے مکانات نظر آ رہے تھے  
جب واپس آئے تو کوفے کے مکانات دیکھ کر لوگوں  
نے کہا یہ سامنے کوفہ ہے (اس لیے قصر ترک کریں)

آپ نے کہا نہیں جب تک کوفے میں داخل نہ ہو جائیں (قصر جاری رہے گا)

(از ابو نعیم از سفیان از محمد بن منکدر و ابراہیم بن میسرہ حضرت  
انس بن مالک فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
ظہر کی نماز مدینہ میں چار رکعت پڑھی اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت  
پڑھی -

۱۰۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَابِرَاهِيمَ بْنِ  
مَيْسَرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا  
وَالْعَصْرَ بِبَنِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ -

(از عبد اللہ بن محمد از سفیان از زہری از عروہ) حضرت عائشہ فرماتی  
ہیں سب سے پہلے نماز دو رکعت ہی فرض ہوئی۔ بعد ازاں سفر میں تو  
وہ بحال رہی اور حضرت کی نماز بڑھادی گئی۔

۱۰۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ الصَّلَاةُ أَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَانِ فَأُفْرِغَتْ  
صَلَاةُ السَّفَرِ رُبَّتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ  
فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ فَمَا بَالُ عَائِشَةَ تَقْتَمُّ قَالَ تَذَاكُلَتْ  
مَا تَأْوَلُ عُمَانُ -

زہری کہتے ہیں میں نے عروہ سے پوچھا حضرت عائشہ کیوں  
سفر میں پوری نماز پڑھتی ہیں؟ جواب دیا جیسے حضرت عثمانؓ تاویل کرتے  
ہیں دیے ہی وہ بھی تاویل کرتی ہیں۔

بَابُ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا  
فِي السَّفَرِ -

باب - مغرب کی نماز سفر میں بھی تین رکعت رہے  
گی۔

(از ابو الیمان از شعب ابی اسلم) عبد اللہ بن عمر فرماتے  
ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب سفر میں جلدی کرنے

۱۰۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَائِمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

(بقیہ) کرے تو قصر کہاں سے شروع کرے حنفیہ کا یہ قول ہے کہ جب شہر کی آبادی سے نکل جائے شافعی نے کہا جس شہر میں فصیل ہو تو جب فصیل سے پار  
ہو جائے مالکیہ نے کہا جب شہر سے اور شہر کے متعلق جو باغات ہوں ان سے بھی پار ہو جائے ۱۲ منہ ۱۵ حالانکہ ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ میل پر ہے آپ کو تشریف  
لے جا رہے تھے مدینہ میں ظہر پڑھ کر روانہ ہوئے اور ذوالحلیفہ عصر کے وقت پہنچے وہاں قصر کیا حدیث سے یہ نکل کر مسافر جب اپنے شہر سے نکل جائے تو قصر شروع  
کرے جو باب کا مطلب ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی جب آدمی سفر میں نہ ہوا ہے تو ظہر اور عصر اور عشاء کی نماز میں اضافہ ہوا اور رکعتوں کے بدل چار رکعتیں  
قرار پائیں ۱۲ منہ ۱۵ سفر میں پوری نماز پڑھنا بہتر جانتی تھیں اور قصر کو رخصت سمجھتی تھیں حضرت عثمانؓ نے بھی جب مٹی میں پوری نماز پڑھی تو اس کا یہی عذر کیا کہ  
بہت سے عوام مسلمان جمع ہیں ایسا نہ ہو کہ نماز کی دو ہی دو رکعتیں سمجھ لیں اور یہ حضرت عثمان کی رائے تھی

کا بھی مذہب یہی ہے کہ سفر میں قصر اور تمام دونوں درست ہیں اور امام ابو حنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ سفر میں قصر واجب ہے ۱۲ منہ -

عُرْوَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَيَبْنِي الْوُشَاءَ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ إِذَا أَحْجَلَهُ السَّيْرُ وَرَأَى اللَّيْلَ حَذَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْوُشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ قَالَ سَالِمٌ وَآخِرُ ابْنِ عُمَرَ الْمَغْرِبَ وَكَانَ اسْتَصْرَحَ عَلَى أَمْرِهِمْ مَصْفِيَّةَ بَنَاتِ أَبِي عُبَيْدٍ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ سَرَفْتُ لَهُ الصَّلَاةَ فَقَالَ سَرَفْتُ حَتَّى سَارَ مِيلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِذَا أَحْجَلَهُ السَّيْرُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يَسْلِمُ ثُمَّ قَامَ يَبْنِي حَتَّى يُقِيمَ الْوُشَاءَ فَيُصَلِّيُهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْلِمُ وَلَا يُسَيِّمُ بَعْدَ الْوُشَاءِ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ.

### بَابُ صَلَاةِ التَّكْوِينِ عَلَى

النَّوَائِبِ حِينَئِذَا تَوَخَّهَتْ بِهِ -

۱۰۳۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَأْسِهِ حِينَ تَوَخَّهَتْ بِهِ -

۱۰۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

کی ضرورت ہوتی تو آپ مغرب میں تاخیر کر دیتے حتیٰ کہ مغرب و عشا کو جمع کر دیتے یعنی ملا کر پڑھتے۔ سالم کہتے ہیں۔ ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے اگر سفر میں جلدی جانا منظور ہوتا۔ لیث بن سعد نے اتنا اضافہ کیا مجھے یونس نے بحوالہ ابن شہاب کہا ہے کہ سالم نے بتایا کہ حضرت ابن عمر مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھتے تھے مقام مزدلفہ میں۔ سالم نے کہا ابن عمر نے مغرب کی نماز میں تاخیر کی جب انہیں اپنی اہلیہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید کی بیماری کی خبر ملی۔ میں نے کہا نماز! حضرت ابن عمر نے کہا چلے چلو! میں نے پھر کہا نماز فرمایا چلتے رہو! حتیٰ کہ دو تین میل سفر کر گئے۔ اس وقت اترے اور نماز پڑھی اور فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا ہے کہ جب انہیں سفر کی جلدی ہوتی تو اسی طرح تاخیر سے نماز پڑھتے حضرت ابن عمر نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کو اگر سفر کی تعمیل مقصود ہوتی تو مغرب کے لیے تکبیر کہلاتے اور تین فرض پڑھ کر سلام بھیج دیتے پھر تھوڑی دیر ٹھیکر عشا کی تکبیر کہلاتے اور اس کی دو رکعت ادا کر کے سلام بھیج دیتے اور عشا کے بعد سنت نفل وغیرہ فرید نماز نہ پڑھتے پھر اُدھی رات گزار کر نماز پڑھتے۔

### باب - سواری پر نفل نماز پڑھنا خواہ اس کا منہ

کسی طرف ہو۔

از علی بن عبد اللہ از عبد الاعلیٰ از معمر از زہری از عبد اللہ بن عامر حضرت عامر فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے خواہ اس کا منہ کسی طرف ہوتا۔

از ابوالنعمان از شیبان از یحییٰ از محمد بن عبد الرحمن حضرت جابر بن

سلف ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ آپ نے سفر میں بھی مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں ۱۲ منہ ۱۵ یعنی تہجد و نذر وغیرہ ۱۲ منہ ۱۵ حدیث سے یہ نکلا کہ نوافل سواری پر درست ہیں اسی طرح و تر بھی امام شافعی اور مالک اور احمد کا بھی قول ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک و تر سواری پر پڑھنا درست نہیں ۱۲ منہ۔

عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصِلُ النُّفُوءَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ -

۱۰۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حُثَايَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ تَارِغٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَ يُؤْتِرُ عَلَيْهَا وَيُحِبُّ أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ -

**بَابُ** الْإِدْبَاعِ عَلَى الدَّائِبَةِ -

۱۰۳۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَيْمًا تَوَجَّهَتْ بِهِ يُؤْتِرُ مَوْلَاهُ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ -

**بَابُ** يَنْزِلُ لِنَسْكَوْبَةٍ -

۱۰۳۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَفِيٍّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رِبْعَةَ ابْنَ عَامِرٍ رِبْعَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُبَسِّمُ يُؤْتِرُ بِرَأْسِهِ فَبَكَتِ أَعْيُنُهُ وَتَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز سواری پر پڑھ لیتے خواہ اس کا رخ قبلہ کے علاوہ دوسری طرف ہوتا۔

از عبدالاعلیٰ بن حثاہ از وہیب از موسیٰ بن عقبہ حضرت تارغ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی اونٹنی پر نفل نماز پڑھا کرتے اور وتر بھی اسی پر پڑھ لیتے اور بیان کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح عمل کرتے۔

**باب** - سواری پر اگر رکوع و سجدہ نہ کر سکے - اشارہ کر کے نماز پڑھنا۔

از موسیٰ بن اسمعیل از عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر سفر میں اپنی اونٹنی پر نفل نماز پڑھ لیتے خواہ اس کا منہ کسی طرف بھی ہوتا۔ اور اشارہ کر کے نماز پڑھتے (یعنی رکوع و سجدہ میں) اور عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

**باب** - فرض نماز کی ادائیگی کے لیے سواری سے اترنا زمین پر نماز پڑھنا۔

از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عبداللہ بن عامر بن ربیعہ، عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی پر نفل نماز پڑھ رہے تھے۔ سر سے اشارہ کرتے جلتے تھے خواہ جس طرف آپ کا رخ گھومتا جاتا البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرض نمازوں میں ایسا نہ کرتے (یعنی اونٹنی پر نہ پڑھتے) لیث بجاوالہ یونس از ابن شہاب از سالم فرماتے ہیں

یہ واقعہ غزوہ کعبہ قبل وہاں جلتے والوں کے لیے بایں طرف رہتا ہے سواری عام ہے اونٹ اور ہر جانور کو شایہ ۱۲ منزلہ ذرا سجدہ رکوع سے نیچے کر کے امام مالک سے منقول ہے کہ سواری پر نماز پڑھنے والا سجدہ نہ کرے بلکہ اشارہ ہی کرے ۱۳ منہ۔



وَسَمِعْتُ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَقَالَ  
الْكَلْبُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ  
سَالِمٌ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ مِنَ الْبَيْتِ  
وَهُوَ مُسَافِرٌ مَا يَبْرَأُ حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ قَالَ ابْنُ  
عُمَرَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَوِي  
عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ أَنْ يَجْهَ وَجْهَهُ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا  
غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِسْحَاقُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ  
مَعَ الْمُشْتَرِقِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ  
نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سفر میں رات کو اپنی سواری پر نماز پڑھتے  
اور اس بات کی پروا نہ کرتے کہ رخ قبلہ کو ہے یا نہیں حضرت ابن  
عمرؓ فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اونٹنی پر نماز نفل پڑھا  
کرتے تھے خواہ جدھر منہ ہو جاتا اور تو بھی اسی طرح پڑھ لیتے۔ البتہ  
فرض نماز اس پر نہ پڑھتے۔

از معاذ بن فضالہ از ہشام از یحییٰ از محمد بن عبد الرحمن بن  
ثوبان حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نفل نماز پڑھا کرتے اس کا منہ مشرق  
کی طرف ہوتا حالانکہ مدینہ سے کعبہ جنوب کی طرف ہے، لیکن جب  
آپ کا ارادہ فرض نماز پڑھنے کا ہوتا تو اونٹنی سے اتر آتے اور قبلہ رو  
ہو کر نماز پڑھتے۔

اللہ کے فضل سے چوتھا پارہ تمام ہوا۔ اب پانچواں شروع ہوتا ہے انشاء اللہ

فَرَأَى النَّبِيَّ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ

۱۔ ترجمہ باب اسی فقرے سے نکلتا ہے معلوم ہوا فرض نماز کے لیے جانور سے اترنے کیونکہ وہ سواری پر درست نہیں ہے اس پر علماء کا اجماع ہے ۱۲ منہ۔

## پارہ پنجم

### قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان وغیرہ

ماکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ۔ غیر مقلد حضرات نے اس روایت سے استدلال کیا ہے، کہ تراویح کی بیس رکعتیں بدعت ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے، کہ اس حدیث میں صلوٰۃ اللیل کا بیان ہے صلوٰۃ التراویح کا بیان نہیں اور ان دونوں نمازوں میں کئی وجوہ سے فرق ہے پہلی وجہ یہ ہے، کہ تراویح اول لیل میں ہوتی ہے بخلاف صلوٰۃ التہجد کے، کہ وہ آخر شب میں ہوتی ہے۔ نیز تراویح صرف رمضان میں ہوتی ہے بخلاف تہجد کے، کہ وہ پورا سال ہوتی ہے۔ تہجد کی مشروعیت تراویح سے پہلے ہوئی۔

مذکورہ بالا حدیث سے حضرت عائشہؓ کا ارادہ بیان نماز تہجد ہے تراویح کا اس میں ذکر نہیں کیونکہ وہ تو رمضان کے ساتھ مخصوص ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ رمضان میں روزے فرض ہیں اور قیام سنت ہے یصلی ادبعا۔ ابوداؤد کی روایت ہے، کہ آنحضرت چار رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں سورہ بقرہ دوسری میں سورہ آل عمران تیسری میں سورہ نساء چوتھی میں سورہ مائدہ پڑھتے تھے۔ پھر آرام فرماتے تھے۔ ممکن ہے، یہ تطویل (یعنی نماز کو تطویل پڑھنا) فقط رمضان میں ہوتا ہو، اس روایت سے بظاہر یہی ثابت ہوتا ہے، کہ یہ چار رکعتیں ایک ہی سلام سے ہوتی تھیں۔

امام صاحب کے ہاں دن اور رات دونوں کے نوافل چار چار رکعتوں سے مستحب ہیں۔ صاحبین کے ہاں رات کو دو دو کر کے اور دن کے نوافل چار چار کر کے پڑھنا مستحب ہے۔ امام شافعی، امام احمد اور اسحاق کے ہاں رات اور دن دونوں میں دو دو کر کے پڑھنا مستحب ہے۔

امام صاحب کی دلیل حضورؐ کا وہ عمل ہے جس میں ہے آپؐ ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ اسی طرح اور بہت سی روایات سے ثابت ہے کہ آپؐ چار رکعتوں میں سلام سے فصل یعنی علیحدگی نہیں کرتے تھے جیسے ابو داؤد میں روایت ہے۔ آپؐ سے اسی طرح رات کی نمازوں میں بھی ثابت ہے کہ چار چار رکعتیں متصلاً (بغیر دو کے بعد سلام کے) پڑھتے تھے۔ ان الفاظ مذکورہ بالا سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے، کہ آپؐ چار رکعتیں متصلاً پڑھتے تھے۔ اس سے بھی امام صاحبؒ کا مسلک ثابت ہوتا ہے۔

## فصل الصلوٰۃ فی مسجد مکہ

قوله: لا تشدّو الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد: المسجد الحرام ومسجد الرسول ومسجد الأقطی غیر مقلد و اصحاب الطواہر اور ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس سے استدلال کیا ہے، کہ روضہ اقدس النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صحابہ کے مقابر کی زیارت کے واسطے سفر کرنا جائز نہیں، ترجمہ یہ کرتے ہیں کہ: لا تشدّو الرحال إلى موضع إلا إلى ثلاثة مساجد

عند الجمهور زیارت قبور و روضہ النبیؐ جائز ہے بلکہ مستحسن ہے۔ یعنی غیر مقلد و اصحاب الطواہر اور ابن تیمیہ کا استدلال درست نہیں، کیونکہ مذکورہ بالا حدیث میں استثنائے اتصال ہے یعنی نخوی اصطلاح میں یہ مستثنیٰ متصل ہے (مستثنیٰ متصل یہ ہوتا ہے کہ مستثنیٰ منہ یعنی الا سے قبل اور مستثنیٰ یعنی الا کے بعد دونوں ایک ہی جنس سے تعلق رکھتے ہوں، جیسے مذکورہ بالا حدیث میں مستثنیٰ مساجد ہے اور مستثنیٰ منہ بھی مساجد سمجھا گیا ہے۔ گویا اس جگہ دوسری مساجد کی زیارت کے لیے سفر کرنے سے روکا گیا ہے۔ یعنی دوسری مساجد میں زیادتی ثواب کی طلب کرنا یہ منہی عنہ ہے۔ یعنی اس سے روکا گیا ہے صرف مسجد کو دیکھنا منہی عنہ اور ممنوع نہیں۔ روضہ اقدس کی زیارت کا اس جگہ ذکر ہی نہیں صرف مساجد کا ذکر ہے۔ اس بات پر قرینہ ہے وہ یہ کہ مسند احمد کی ایک روایت میں واضح طور پر مستثنیٰ منہ مساجد ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبغی للمصلی ان یشدد حاله إلى مسجد غیر مسجد الحرام والاقصى ومسجدی (او کما قال) چونکہ اس حدیث میں مستثنیٰ منہ لفظاً موجود ہے اسی مسجد اس سے بخاریؒ کی مذکورہ بالا حدیث سے ہمارے مسلک کی تائید ہوتی ہے

قوله صلوٰۃ فی مسجدی لہذا لخير من الف صلوٰۃ فیما سواہ الخ: یعنی میری مسجد میں نماز ادا کرنے کا ثواب مسجد حرام کے سوا باقی مساجد سے ہزار گنا زیادہ ہے۔ بعض روایات میں پانچ ہزار کا لفظ بھی آیا ہے۔ تو عدد اقل و اکثر منافی نہیں

قوله: روضۃ من ریاض الجنۃ: (یعنی میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو حصہ ہے وہ جنت کے

باغات میں سے ایک باغ ہے) یہ بات یا تو حقیقت ہے کہ جنت کا کوئی ٹکڑا رکھا گیا ہو یا مراد یہ ہے کہ اس میں فضیلت زیادہ ہے اور یہ فضیلت ذریعہ حصولِ جنت ہے۔  
 قولہ: منبری علی حوضی۔ یا تو واقعی حوض کوثر پر بھی یہی منبر ہوگا یا مراد یہ ہے کہ اس میں عبادت کرنا ذریعہ ہے حوض کوثر میں آنے کا۔

### باب استعانة اليد في الصلوة اذا كان من امر الصلوة

ضابطہ یہ ہے کہ نماز میں عملِ قلیل جائز ہے مُفسد نماز نہیں ہے۔ قلیل و کثیر کی تحدید کے بارے میں راجح یہ ہے کہ اگر نظر ناظر میں نمازی نماز میں معلوم ہو، تو عملِ قلیل ہے ورنہ عملِ کثیر ہے۔ بہر صورت مقصدِ باب یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے عمل نماز میں جائز ہیں مُفسدِ صلوٰۃ نہیں ہیں۔

### باب ما جاء في السهو اذا قام من ركعتي الفريضة

تاخیرِ فرض و تاخیرِ واجب و ترک واجب تینوں چیزیں موجبِ سجدہِ سہو ہیں یہ ضابطہ ہے۔ چنانچہ درمیانِ قعدہ واجب ہے۔ اس کے ترک سے سجدہ سہو آئے گا۔ اس میں کئی مسائل مختلف فیہ ہیں۔ اول امام شافعی (و اصحابِ ظواہر) کے نزدیک سلام ہے اور احناف کے نزدیک بعد از سلام ہے۔ دوم عند الشافعی بعد از سجدہ تشہد وغیرہ نہیں اور عند الاحناف بعد از سلام تشہد وغیرہ ہے

قولہ کبر قبل التسليم۔ اختلافِ اول میں ان کی دلیل یہ الفاظِ مبارکہ ہیں کہ سلام سے پہلے تکبیر کہہ یعنی سلام آخر عملِ ٹھیکرا۔ جواب اس کا یہ ہے کہ سلام دو قسم کا ہے: سلامِ سہو و سلامِ فارغ۔ اس حدیث میں قبل التسليم سے مراد سلامِ فارغ ہے

### باب من لم يتشهد في سجدة السهو

یہ باب احناف کے خلاف ہے اس میں کوئی حدیث مرفوعہ تو ہے نہیں صرف آثارِ صحابہ سے استدلال کرتے ہیں اور مرفوع روایات میں صرف لفظ سَکَمَ آتا ہے ہماری طرف سے ان کا جواب یہ ہے کہ یہ روایات مختصروں ساکت ہیں اور استدلالِ روایاتِ ناطقہ سے چاہیے اور یہ روایاتِ ناطقہ نہیں (یعنی ان میں کسی قسم کی تفصیل نہیں)

دلائل احناف طحاوی شریف ص ۳۵۲ میں ابن مسعود کی روایت کے آخر میں یُسْجِدُ سَجْدَتِی السَّهْوُ وَیَتَشَہَّدُ وَیُسَلِّمُ۔ ثانیاً حدیث ترمذی ص ۵۳ ہے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ قَالَ فِیْ اَخْرِجْ بِیْثَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ عَوْفٍ فَلَمَّا سَجَدَ سَجْدَتِی السَّهْوُ ثُمَّ سَلَّمَ اَوْ دِیْکَرُ رَوَا یَاتِیْنَ مِیْنَ جَوْثَمَ اَیَاہُ، یہ ثمر تراخی کا تقاضا کرتا ہے یعنی کچھ دیر کے بعد سلام پھیرتے تھے تو ظاہر ہے وہ سلام فراغ ہو سکتا ہے۔ سلام سہو نہیں ہو سکتا ایک دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سہو کیا تو اس کے بعد الفاظ ہیں سَجَدَ سَجْدَتِی السَّهْوُ ثُمَّ تَشَہَّدَ اس سے معلوم ہوا کہ سہو کے بعد تشہد وغیرہ ہے۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا  
باب - گدھے پر نفل نماز پڑھنا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
بَابُ مَلُوْعَةِ النَّفْلِ عَلٰی

الْحِصَارِ۔

از احمد بن سعید از حبان از ہمام، انس بن سیرین کہتے ہیں جب حضرت انس بن مالک شام سے (بصرے میں) واپس لوٹے تو ہم نے ان کا استقبال عین التمر کے مقام پر کیا۔ میں نے انہیں دیکھا، وہ گدھے پر سوار نماز پڑھ رہے ہیں۔ ان کا منہ بھی قبلہ کی باتیں طرف تھا۔ میں نے کہا آپ تو قبلہ رو نماز نہیں پڑھ رہے؟ فرمایا اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھتا تو میں بھی نہ کرتا۔

اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے بھی بحوالہ حجاج از انس بن سیرین از حضرت انس بن مالک انہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا ہے۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ اخْبَرَنَا اَنَسُ بْنُ سَيْرِيْنَ قَالَ اسْتَقْبَلَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حِيْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَمَّا بَايَعْنَا بَعَيْنَ التَّمْرِ وَرَأَيْنَا يَتَّقِي كَلِيَّ حِمَارٍ وَوَجْهَهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ يَعْنِي عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ: ذَا يَتَّقِي لِيْغِيْرَ الْقِبْلَةَ۔ فَقَالَ لَوْلَا اَنِيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُہُ لَمَا فَعَلْتُمْ ذَاكَ اَبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سَيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۔ حضرت انس بن مالک بصرے سے شام میں حجاج بن یوسف ثقفی ظالم کی شکایت غلیظہ وقت عبد الملک بن مروان سے کرنے گئے تھے جب کوٹ کر بصرے آئے تو انس بن سیرین ان کے استقبال کو گئے ۱۲ منہ ۱۵ عین التمر کے مقام کا نام ہے عراق کی حد پر حوشام سے ملتی ہے ۱۲ منہ ۱۵ موٹا میں سیرین بن سعید سے یوں روایت ہے میں نے انس کو دیکھا وہ گدھے پر نماز پڑھ رہے تھے ان کا منہ قبلہ کی طرف نہ تھا اور طرف تھا رکوع اور سجود اٹھانے سے کر رہے تھے اپنی پیشانی کسی چیز پر نہیں رکھتے تھے ۱۲ منہ ۱۵ حافظ نے کہا مجھے تو یہ حدیث ابراہیم بن طہمان کے طریق سے موصول نہیں ملی البتہ سراج نے عمرو بن عامر سے انہوں نے حجاج سے اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے چاہے جدھر وہ مدھرتی حضرت انس بن مالک نے گدھے پر نماز پڑھنے کو اونٹنی پر پڑھنے پر قیاس کیا اور سراج نے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا انہوں نے انس سے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز پڑھتے دیکھا اور آپ خیر کی طرف منہ کیے ہوئے تھے شوکانی نے کہا قبلہ کی طرف منہ کرنا نماز میں بالاجماع فرض ہے اگرچہ آدمی عاجز ہو یا نماز نفل ہو تو قبلہ کی طرف منہ کرنا فرض نہیں ۱۲ منہ

**بَابُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّعْ فِي السَّفَرِ**  
دُبُّ الصَّلَاةِ وَقَبْلَهَا۔

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّ أَرَادَ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِيْسَى بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَرِنُ فِي السَّفَرِ عَلَى رُكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ كَذَلِكَ

**بَابُ مَنْ تَوَضَّعَ فِي السَّفَرِ**  
فِي غَيْرِ دُبِّ الصَّلَاةِ وَقَبْلَهَا۔  
وَرَكْعَتَيْنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَرُكْعَتَيْنِ الْفَجْرِ۔

**باب -** سفر میں فرض نماز سے پہلے اور اس کے بعد کی سنن و نوافل نہ پڑھنا۔

رازیجی بن سلیمان از ابن وہب از عمر بن محمد جعفر بن عامر بن عمر کہتے ہیں میں نے ابن عمرؓ سے (سفر میں سنت پڑھنے کے متعلق) پوچھا تو فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا میں نے آپ کو کبھی سفر میں سنتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ تمہارے لیے خدا کے رسول کا نمونہ بہترین نمونہ ہے۔

رازمسدد از یحییٰ بن عیسیٰ بن حفص بن عامر از حفص بن عامر حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں تو آپ سفر میں دو رکعت سے زیادہ نماز نہ پڑھتے۔ حضرت ابوبکر و عمر اور عثمان بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

**باب -** سفر میں فرض نمازوں کے بعد واول کی سنن کے علاوہ باقی نوافل پڑھنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں فجر کی دو سنتیں بھی پڑھی ہیں۔

۱۔ دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے سفر میں لوگوں کو سنتیں پڑھتے دیکھا تو فرمایا اگر میں سنتیں پڑھوں تو فرض ہی کیوں پورے نہ پڑھوں ۱۲ منہ ۱۳ یعنی چار رکعتی نماز میں باقی مغرب کی تین ہی رہے گی اور فجر تو دیسے بھی دو ہے۔ عبدالرزاق ۱۲ منہ ۱۳ یعنی صرف فرض پڑھ لیتے تھے سنتیں نہیں پڑھتے تھے اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نماز میں تھر کرتے تھے پوری چار رکعتیں نہیں پڑھتے تھے شوکانی نے کہا سفر میں تھر کرنا حنفیہ کے ہاں فرض ہے زادحی نے کہا اکثر اہل علم اور فقہاء کا یہی مذہب ہے اور حماد بن ابی سلیمان نے کہا جو شخص سفر میں چار رکعتیں پڑھے وہ دوبارہ نماز پڑھے اور شافعی اور مالک اور احمد کے نزدیک قصر رخصت ہے اور پوری نماز پڑھنا افضل ہے اور دلیل لیتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث سے وہ صحیح نہیں ہے اور ان کے جواب میں ہمیں اتنا کہنا کافی ہے کہ آنحضرتؐ کا ہمیشہ تھر کرنا اور کبھی پوری نماز سفر میں نہ پڑھنا تھر کر کے وجوب کی دلیل ہے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ آنحضرتؐ نے ساری عمر افضل بات کو ترک کیا تھا اور غیر افضل پر مداومت کی ہو حاصل یہ کہ امام ابوحنیفہؒ کا مذہب اس مسئلے میں صحیح اور راجح ہے۔

۱۲۔ مطلب امام بخاریؒ کا یہ ہے کہ سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نمازوں کے اول اور بعد کی سنن راتبہ نہیں پڑھی ہیں لیکن اور قسم کے نوافل جیسے اشراق وغیرہ سفر میں پڑھنا منقول ہے اور سنن راتبہ میں سے فجر کی سنت پڑھنا بھی ثابت ہے ۱۲ منہ ۱۳ اسے امام مسلمؒ نے ابو قتادہ سے نکالا ۱۲ منہ۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا حُفَصُ بْنُ عُمرُو قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هُرَيْثِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ ابْنِ أَبِي كَيْسٍ قَالَ مَا أَخْبَرْنَا أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ غَيْرَ إِذْ هَانِي وَذَكَرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا فَصَلَّى ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ فَكَادَ آيَتُهُ صَلَّى صَلَوةً أَحْفَ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ تَنَزَّلَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَقَالَ اللَّيْلُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الشَّيْخَةَ بِالْيَلِيقِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمرُو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يُؤَوِّدُ بِرَأْسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمرُو يَقْلَعُهُ۔

### باب في السفر بين

والاحفص بن عمر از شعبہ از عمرو بن ممرہ، ابویلی کہتے ہیں کہ سوائے ام ہانی کے اور کسی نے بیان نہیں کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی۔ ام ہانی کہتی ہیں کہ فتح مکہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں غسل کیا اور آٹھ رکعات پڑھیں، ایسی ہلکی کہ آپ کو اس سے زیادہ ہلکی کبھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ ہاں رکوع و سجود ان میں بھی پورا ہوتا تھا۔

لیث بن سعد کہتے ہیں بحوالہ یونس از ابن شہاب از عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ از عامر بن ربیعہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو نفل نماز اپنی اذنی پر پڑھی خواہ اس کا منہ جس طرف بھی ہو جاتا۔ (نماز جاری رہتی)

دار ابو الیمان از شعبہ از زہری از سالم بن عبد اللہ حضرت ابن عمر کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اذنی کی پشت پر نفل پڑھا کرتے خواہ آپ کا منہ غیر قبلہ بھی ہو جاتا۔ آپ (رکوع و سجود میں) سر سے اشارہ کرتے اور ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

### باب - سفر میں مغرب و عشا ملا کر پڑھنا۔

۱۔ یعنی قرأت نہایت مختصر تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاں نماز پڑھنا منقول ہے اس کو بھی مطلب ہے کہ سوڑیں چھوٹی پڑھیں یہ نہیں کہ رکوع اور سجدہ جلدی جلدی کر لیا یہ تو منہ ہے اور غلاف سنت ہے ۱۲ منہ ۱۳ اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۳ منہ ۱۴ امام بخاری جمع کا مسئلہ ہر کے ابواب میں اس لیے لائے کہ جمع بھی کو ایک طرح کا قصر ہے۔ سفر میں ظہر، عصر، مغرب اور عشا کا جمع کرنا۔ امام احمد اور شافعی اور ثوری اور اسحاق اور اشہب کے نزدیک جائز ہے خواہ جمع تقدیم کرے یعنی ظہر کے وقت عصر اور مغرب کے وقت عشا پڑھے خواہ جمع تاخیر کرے یعنی عصر کے وقت ظہر اور عشا کے وقت مغرب بھی پڑھے اور سفر عام ہے خواہ لمبا ہو یا چھوٹا اور شافعیہ کے نزدیک چھوٹے سفر میں جمع جائز نہیں اور ابو حنیفہ کے نزدیک سفر میں جمع جائز نہیں سوائے حج کے سفر کے وہ بھی صرف دو مقاموں میں عرفات میں ظہر اور عصر اور مزدلفہ میں مغرب اور عشا کا جمع کرنا اور بعضوں کے نزدیک سفر میں جمع تاخیر جائز ہے لیکن جمع تقدیم جائز نہیں امام ابن حزم نے اسی کو اختیار کیا ہے اور امام مالک اور احمد سے ایک روایت ایسی ہی ہے۔ قسطلانی نے کہا جمود عصر کو بھی جمع کر سکتا ہے لیکن جمع کے دن جمع تقدیم کرے کیونکہ جمع کی تاخیر اپنے وقت سے جائز نہیں اور عصر کی نماز جمود کے بعد پڑھے اب صبح اور ظہر کا جمع یا عصر اور مغرب کا یا عشا اور صبح کا یا لا جماع جائز نہیں ہے ۱۲ منہ۔

## المَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ -

۱۴۲۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ  
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ قَالَ  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُتِمُّ بَيْنَ صَلَوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى  
ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَعَنْ  
حُسَيْنٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ  
عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَوةِ  
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ وَتَابِعَهُ عَلَى ابْنُ  
الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَفْصِ بْنِ أَنَسٍ جَمَعَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## بَابُ هَذَا يُؤَدُّنَ أَوْ يُفْتِمِرُّ إِذَا

جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

۱۴۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أَحْبَبَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَدُّنَ صَلَوةَ الْمَغْرِبِ  
حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَيَتِمُّ الْعِشَاءَ وَقَالَ سَالِمٌ وَكَانَ

رازی علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از سالم ان کے والد  
ابن عمر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب و عشاء ملا کر  
پڑھتے جب آپ کو کہیں جلدی جانا منظور ہوتا۔ ابراہیم بن طہمان  
نے بحوالہ حسین معلّم نہ یحییٰ بن ابی کثیر و عکرمہ ابن عباسؓ روایت  
کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کہیں سفر میں ہوتے، ظہر  
اور عصر کو بھی ملا دیتے اور مغرب و عشاء میں بھی جمع کرتے۔ ابراہیم بن  
طہمان نے بحوالہ حسین معلّم نہ یحییٰ بن ابی کثیر و حفص بن عبد اللہ بن انس  
اناس بن مالک روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور  
عشاء کی نماز اکٹھی پڑھتے بحال سفر۔ اس حدیث کو علی بن مبارک  
نے بھی یحییٰ سے روایت کیا انہوں نے حفص سے انہوں نے انسؓ سے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دود نمازوں کو جمع کیا (یعنی ظہر و عصر  
اور مغرب و عشاء)

## بَابُ - مغرب و عشاء کو ملانے کی صورت میں اذان

و اقامت چاہیے یا نہیں ؟

رازی ابو الیمان از شعیب از زہری از سالم عبد اللہ بن عمرؓ  
کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر کے لیے  
جلدی جانا مقصود ہوتا تو مغرب کو مؤخر کر کے عشاء کے ساتھ پڑھتے  
سالم فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بھی ویسا ہی کرتے۔ کہ وہ  
بھی اگر جلدی جانا چاہتے تو مغرب کی تکبیر کہلا کر تین رکعت پڑھ کر

۱۔ اس کو امام بیہقی نے بحوالہ ۱۲ منہ ۱۷۵ھ اس میں یہ قید نہیں ہے کہ جب چلنے کی جلدی ہو اور امام بخاری کے نزدیک ہر حال میں سفر میں جمع کرنا  
درست ہے چلتا ہوا یا دیر لگاتے بیٹھا ہوا یا نہ ہو ۱۲ منہ ۱۷۵ھ اس کو ابونعیم نے منقرض میں وصل کیا ۱۲ منہ -



عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ يَعْلَةَ إِذَا أَجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيمُ  
الْمُغْرِبَ فَيُصَلِّيُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَمًا يَذُبُّ  
حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيُهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا  
يُسَلِّمُ بَيْنَهُمَا بِرُكْعَةٍ وَلَا بَعْدَ الْعِشَاءِ بِبَعْدَةٍ  
حَتَّى يُعَوِّمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ -

۱۰۴۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي حَوْثُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ  
أَسَاحِدَ بْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَوَتَيْنِ فِي  
السَّفَرِ يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ -

بَابُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى الْعَصْرِ

إِذَا رَمَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ

فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۰۴۵- حَدَّثَنَا حَسَنُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ

حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَصَّالَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ

أَبْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمَلَ قَبْلَ أَنْ

سلام پھیر دیتے۔ پھر تھوڑی دیر ٹھیکر عشا کی تکبیر کہلاتے ہیں اور اس  
کی دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیتے ان دونوں نمازوں کے درمیان  
اور بعد عشا نفل کی ایک رکعت بھی نہ پڑھتے۔ بعضی کہ (دو تراویح کی  
ادائیگی کے لیے) کا دھی رات کو اٹھتے۔

رازا اسحاق از عبد الصمد از حرب از یحیی از حفص بن عبد اللہ  
بن انس حضرت انس کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں  
نمازوں یعنی مغرب و عشا کو سفر میں ملا کر پڑھتے تھے۔

باب - مسافر جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ

کرے تو ظہر کی نماز میں عصر کا وقت آنے تک دیر کرے

اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عباسؓ

نے روایت کیا۔

رازا حسن واسطی از مفضل بن فضالہ از عقیل از ابن شہاب

انس بن مالک کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر زوال شمس سے پہلے

سفر کرتے تو ظہر کو عصر تک مؤخر کرتے پھر دونوں ملا کر پڑھتے۔ اگر قبل سفر

زوال ہو جاتا تو ظہر پڑھ کر سفر کا آغاز فرماتے۔

۱۔ چونکہ اس حدیث میں تکبیر کا ذکر آیا تو ظاہر یہ ہے کہ اذان نہ کہلائی اور امام بخاری کا ترجمہ باب نکل آیا اور بعضوں نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ اذان کا ذکر نہ  
ہونے سے اس کی نفی نہیں نکلتی اور شاید امام بخاری نے اس طریق کی طرف اشارہ کیا ہو جس کو دارقطنی نے نکالا کہ اس میں یہ ہے کہ سفر میں اذان نہیں پڑھا کرتی تھی  
۲۔ منہ ۱۲ اس وقت دو تراویح پڑھتے ۱۲ منہ ۱۲ سفر کے مکہ میں ہے عذر کسی کو دوسرے کا مرض ہو یا اور کوئی بیماری جس سے بار بار وضو ٹوٹتا ہو  
وہ بھی مغرب اور عشا میں جمع کر سکتا ہے اسی طرح ظہر اور عصر میں اللہ تعالیٰ نے دین اسلام میں عجب آسانی رکھی ہے، جاحل علیہ کی الدین میں حرج مگر یہ  
اور یہ بات ہے کہ مسلمان اپنے اوپر آپ سختی کر لیں اور اللہ اور اس کے رسول کی دی ہوئی آسانی سے ہٹا کر اور لوگوں کی پناہ میں ان کے اقوال کو گردانیں ۱۲ منہ ۱۲  
۳۔ امام احمد نے اسے گردانا اس لفظ سے کہ جب آنحضرت صلعم سفر میں کہیں پھرتے ہوتے اور سورج ڈھل جاتا تو ظہر اور عصر کو جمع سے پہلے پڑھ لیتے اور  
اگر سورج نہ ڈھلنا تو پلٹتے رہتے جب عصر کا وقت آتا اس وقت اترتے اور ظہر اور عصر ملا کر پڑھ لیتے ۱۲ منہ ۱۲ اس روایت میں اور جو روایت آگے آتی  
ہے اس میں جمع تقدیم کا بیان نہیں ہے یعنی ظہر کے وقت عصر پڑھ لینے کا لیکن امام احمد کی روایت میں اس کی تصریح ہے بعضوں نے کہا امام بخاری کے  
زودیک جہت بخیر دی کرے جو ظہر کا وقت آنے سے پیشتر کوچ کر دے ۱۲ منہ ۱۲

تَزِيْعُ الشَّمْسِ أَحَدَ الظُّهُرِ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ  
بَيْنَهُمَا فَإِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهُرُ ثُمَّ رَكَبَ -

**بابُكَ** إِذَا زَحَلَ بَعْدَ مَا زَاغَتْ  
الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهُرُ ثُمَّ رَكَبَ -

۱۰۴۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْمُقَفَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيْعَ الشَّمْسُ أَحَدَ  
الظُّهُرِ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ تَرَلَّ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا فَإِنْ  
زَاغَتْ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَزَحَلَ صَلَّى الظُّهُرُ ثُمَّ رَكَبَ -

**بابُكَ** صَلَوةُ الْقَائِدِ -

۱۰۴۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا  
قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَأَوْهُ قَوْمٌ  
فِيَاكُمْ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْقَضَى قَالَ  
إِنَّا جَعَلْنَا إِمَامًا لِيُؤْتِيَنَا بِهِ فَإِذَا رَكْعَةً فَادْكَعُوا  
وَأِذَا رَفَعَهُ فادْفَعُوا -

۱۰۴۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرِينَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عُمَيْرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَقَطَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرْسٍ فَخَذَّ شِئْ  
أَوْ جَحْشٍ شِقَّةً الْأَيْسَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوذُكَ

**باب -** اگر زوال ہو چکا ہو تو ظہر پڑھ کر سفر شروع کرے

داؤد بن سید از مفصل بن فضال از عقیل از ابن شہاب (انس  
بن مالک کہتے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر زوال سے پہلے سفر اختیار کر  
لیتے تو ظہر و عصر بلا کر پڑھتے جب عصر کا وقت آجاتا۔ آپ سواری سے اتر  
کردونوں نمازیں پڑھتے۔ اگر زوال قبل سفر ہو جاتا تو ظہر پڑھ کر ہی سوا  
ہوتے

**باب -** بیٹھ کر نماز پڑھنا۔

داؤد بن سید از مالک از ہشام بن عروہ از الدش عروہ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے تو گھر میں بیٹھ کر ہی نماز  
پڑھاتی۔ چند صحابہ کرام آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے آپ نے  
انہیں اشارہ کیا بیٹھ جاؤ۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے  
مقرر ہوا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع  
کرو، جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ۔

داؤد بن نعیم از ابن عبیدہ از زمہری (انس بن مالک کہتے ہیں) آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گر پڑے آپ کے بدن کا دایاں حصہ زخمی ہو گیا  
ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے عیادت کے لیے اور نماز کا وقت آ گیا۔  
آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی ہم نے بھی بیٹھ کر پڑھی، آپ نے فرمایا امام اس

۱۵ اس میں بھی جمع تقدیم کا ذکر نہیں ہے مگر ابوداؤد اور ترمذی نے معاذ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک کے سفر میں جمع تقدیم کیا  
اس میں بعضی نے کلام کیا ہے اور ابن عباس کی حدیث امام احمد کے پاس ہے اس کا اسناد بھی ضعیف ہے اور بعضی نے اس کا موقوف ہونا صحیح رکھا ہے  
ابوداؤد نے کہا جمع تقدیم میں کوئی حدیث عمدہ نہیں ہے اور امام ابن حزم نے اسی لیے جمع تقدیم کو جائز نہیں رکھا (بخاری نے نزدیک جمع تقدیم جائز نہیں رکھا)  
تاخیر میں ان کا موقوف نہ ہے کہ وہ صلوٰۃ تاخیر ہوئی ہے۔ مگر حقیقتاً آپ نے نماز کا آخری وقت ہوتا ہوا اور کچھ وقفے کے بعد دوسری نماز کا اول وقت ہوتا ہوا پڑھا

خَفَضَتْ الصَّلَاةَ فَصَلَّى قَاعِدًا أَفْضَلَنَا فَعُودًا  
وَقَالَ إِنَّمَا جَعَلَ الْإِمَامُ لِيَوْمَتِهِ فَإِذَا كَبَّرَ  
لَكَبَرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا  
قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا  
وَلَكَ الْحَمْدُ۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ بُرَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ  
سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ وَحَدَّثَنَا  
إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّكْبِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ  
قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ ابْنِ بُرَيْدٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَمْرِو بْنُ حُصَيْنٍ وَكَانَ مَبْسُورًا قَالَ  
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ  
الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ إِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَهُوَ أَفْضَلُ  
وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ وَمَنْ  
صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ۔

**باب ۱۱** صَلَاةُ الْقَاعِدِ بِالْإِيمَاءِ۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْصُومٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ  
قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
بُرَيْدٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ حُصَيْنٍ وَكَانَ رَجُلًا  
مَبْسُورًا وَقَالَ أَبُو مَعْصُومٍ مَرَّةً عَنْ عَمْرِو بْنِ

یہ بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ اللہ اکبر کہے تم بھی  
اللہ اکبر کہو وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر  
اٹھاؤ، جب وہ سمع اللہ لمن حمد کہے تم کہو اللہم ربنا ولك الحمد۔

از اسحاق بن منصور از روح بن عبادہ از حسین معلم از عبد اللہ  
بن بریدہ عمران بن حصین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔  
دوسری سند از اسحاق از عبد الصمد از والدش عبد الوارث از حسین  
از ابن بریدہ عمران بن حصین نے جنہیں بواسیر کا عارضہ تھا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا  
اگر آدمی کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو بہتر ہے، اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو اچھے  
ثواب کا مستحق ہوگا۔ اور لیٹ کر پڑھنے والے کو بیٹھنے والے سے بھی  
آدھا اجر ملے گا۔

**باب ۱۲** بیٹھ کر صرف اشارے سے نماز پڑھنا۔

از ابو معمر از عبد الوارث از حسین معلم از عبد اللہ بن بریدہ عمران  
بن حصین جنہیں بواسیر کا عارضہ تھا بعض دفعہ راوی صرف عمران بن  
حصین کا لفظ استعمال کرتے تھے بواسیر کے عارضہ کا ذکر نہیں کرتے تھے  
بہر حال عمران بن حصین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔

۱۔ اس روایت میں اللہ ربنا ولك الحمد ہے داؤد کے ساتھ اور اکثر روایتوں میں اللہ ربنا لك الحمد ہے ۱۲ منہ ۱۲ یہ نفل اور فرض دونوں کو شامل ہے بعضوں  
نے کہا یہ حدیث اس شخص کے باب میں ہے جو باوجود اس کے کہ کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت رکھتا ہے لیکن نفل نماز بیٹھ کر پڑھے خطائی نے کہا وہ فرض پڑھنے  
والا مراد ہے جو بیمار ہو اور تکلیف کے ساتھ کھڑا ہو سکتا ہو تو اس کو ترغیب دی کھڑے ہونے کے لیے کہ اس میں زیادہ ثواب ہے گو بیٹھ کر بھی اس کو پڑھنا  
درست ہے اور امام بخاری جو انس اور حضرت عائشہ کی حدیث اس باب میں لائے اُن سے خطائی کے کلام کی تائید ہوتی ہے کیونکہ یہ دونوں حدیثیں قطعاً فرض سے  
متعلق ہیں۔ اب نوافل لیٹ کر پڑھنے میں اختلاف ہے بعضوں نے اسے جائز کہا بعضوں نے ناجائز ۱۲ منہ۔

حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَوةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَائِمًا أَفَلَكَ نَصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا أَفَلَكَ نَصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ -

**باب ۱۳۱** إِذَا لَمْ يُطِيقْ قَاعِدًا

مَلَى عَلَى جَنْبٍ -

وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا لَمْ يُقِدْ رُغِيَّ أَنْ

يَتَحَوَّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ صَلَّى حَيْثُ

كَانَ وَجْهَهُ -

۱۰۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ

الْمَكِّيُّ عَنْ ابْنِ بُرَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتْ لِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ

فَقَالَ صَلَّى قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ

لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ -

**باب ۱۳۲** إِذَا صَلَّى قَاعِدًا ثُمَّ

بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا افضل ہے۔ جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی اسے کھڑے ہونے کا نصف اجر ملے گا۔ اور جو لیٹ کر پڑھے، اسے بیٹھنے والے کا آدھا ثواب ملے گا۔

**باب -** جب کسی کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت

نہ ہو تو کروٹ پر لیٹ کر پڑھے۔

عطار بن ابی رباح کہتے ہیں اگر آدمی قبلہ کی طرف

منہ نہ کر سکے، تو جدھر منہ کر سکے اسی طرف نماز پڑھ لے۔

دارعبدان از عبد اللہ بن مبارک از ابراہیم بن مہمان از حسین

مکتسب از ابن بریدہ (عمران بن حصین کہتے ہیں مجھے بوا سیر کا عارضہ تھا

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا نماز کیسے پڑھوں؟

آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر پڑھ۔ اگر ایسا نہ ہو سکے، تو بیٹھ کر، اگر یہ بھی نہ

نہ ہو سکے تو کروٹ سے لیٹ کر۔

**باب -** اگر کوئی شخص بیٹھ کر نماز شروع کرے اور

۱۰۵۱- حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ حدیث میں اشارے کا مطلق ذکر نہیں ہے اور بعضوں نے کہا نما کا لفظ کاتب کی غلطی ہے صحیح یا بیمار ہے یعنی اشارے سے بعضوں نے کہا امام بخاری نے اشارہ کرنا اس حدیث سے اس طرح نکالا کہ جب بیٹھ کر پڑھنے والے نے قیام کو ترک کیا جو نماز کا ایک رکن ہے تو رکوع اور سجدے کو بھی ترک کر سکتا ہے اور ان کے بدل اشارہ کر سکتا ہے تاکہ اس کو آدھا ثواب ملے کیونکہ اگر رکوع اور سجدہ برابر کرے تو مجموعی ثواب آدھے سے زیادہ ہونا چاہیے اور ہر حال یہ تکلیف ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو اشارہ کرنا کب درست ہے بعضوں نے کہا نوافل میں مطلقاً درست ہے گو رکوع اور سجدے کی قدرت ہو اور امام بخاری کے ترجمہ باب سے یہی مفہوم ہوتا ہے بعضوں نے کہا جب رکوع اور سجدہ پر قدرت نہ ہو واللہ اعلم ۱۲ منہ ۱۳ اس کو عبد الرزاق نے فرمایا فایما تلووا ثم وہم اللہ اب منہ نہ کر سکنے کا سبب خواہ بیماری ہو یا دشمن کا ڈر یا اور کچھ اس اثر کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ باب قیام کے عجز سے متعلق تھا اور یہ استقبالیہ قبلہ سے عجز ہے دونوں نماز کے یکساں رکن ہیں ۱۳ منہ ۱۴ یعنی منہ قبلہ کی طرف کر کے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے اس کو دارقطنی نے نکالا اور داہنے کروٹ پر لیٹنا افضل ہے اور بائیں کروٹ پر بلا عذر لیٹنا مکروہ رکھا ہے نسائی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو چپٹ لیٹ کر نہ ہو سکنے سے یہ مراد ہے کہ اس میں تکلیف ہوتی ہو اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور طبرانی کی روایت میں اس کی تصریح ہے اور اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوتا جو کہتے ہیں کہ اگر آدمی بیٹھ نہ سکے تو اس کے گھونے سے نماز ساقط ہو جاتی ہے ۱۲ منہ -

صَحَّحَ أَبُو جَعْفَرٍ خَفَةَ ثُمَّ مَا بَقِيَ -  
وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّ شَأْنَهُ الْمُرِيفُ  
مَلَى رُكْعَتَيْنِ قَاعِدًا وَرُكْعَتَيْنِ  
قَاعِدًا -

۱۰۵۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا  
لَمْ تَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي  
صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا أَفْطَحَ حَتَّى أَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ  
قَاعِدًا حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ  
تَحْوَمِينَ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ -

۱۰۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ ذَاكِبِي  
النَّضَرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ  
الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي حَالِسًا يَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا  
بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ تَحْوَمِينَ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ  
آيَةً قَامَ فَقَرَأَ هَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ  
يَفْعَلُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ فَإِذَا أَقْبَضَ  
صَلَاتَهُ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ يَقْطَعِي تَحَدَّثَ مَعِيَ  
وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً أَصْطَجَمَ -

دوران نماز میں تندرست ہو جائے یا بیماری کا افادہ محسوس کرے  
وغرضیکہ وہ کھڑے ہو کر پڑھنے پر قادر ہو تو باقی نماز کھڑے ہو کر  
پڑھے۔ امام حسن بصریؒ کہتے ہیں مریض اگر چاہے تو نماز فرض کی  
دو رکعت بیٹھ کر پڑھے اور دو رکعت کھڑے ہو کر لے

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ہشام بن عروہ از والدش عروہ  
اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو نماز تہجد بیٹھ کر بھی نہیں پڑھتے دیکھا یہاں تک کہ جب آپ کی  
عمر زیادہ ہو گئی تو آپ تہجد میں بیٹھ کر قرات فرماتے تھے۔ مگر اس کے باوجود  
جب بیٹھ کر پڑھتے ہوئے رکوع کا وقت آتا تو کھڑے ہو جاتے اور تیس  
چالیس آیات پڑھتے پھر رکوع فرماتے تھے

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد اللہ بن زبیر و ابو النضر مولا  
از عمر بن عبد اللہ از ابو سلمہ بن عبد الرحمن ام المؤمنین حضرت عائشہ  
کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر تہجد کی اٹھارہ پڑھتے اور بیٹھ  
ہوئے قرات کرتے رہتے۔ جب آپ کی قرات میں تیس چالیس آیات  
کی مقدار باقی رہ جاتی تھی، تو کھڑے ہو جاتے اور وہ آیات کھڑے ہو کر  
پڑھتے پھر رکوع پھر سجدہ کرتے۔ دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے  
جب نماز سے فارغ ہوتے تو مجھے دیکھتے اگر میں بیدار ہوتی تو مجھ سے  
باتیں کرتے اگر میں سوئی ہوتی تو آپ بھی آرام فرماتے

۱۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ نفل نماز تو پوری بھی بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے خواہ مریض نہ ہو عبد الرزاق ۱۲ منہ ۱۳ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا اندازہ لگائیے جب آپ اٹھ کر تیس چالیس آیات پڑھتے اور رکوع کرتے۔ تو بیٹھ کر قرات میں تو کم از کم سو آیات پڑھتے ہوں گے  
صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ و ازواجہ و اتباعہ و بارک وسلم۔ اور یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ بوڑھے اور کمزور ہو چکے تھے اس سے قبل بحالت طاقت  
تو اس سے بھی زیادہ وقت لگتا ہو گا عبد الرزاق ۱۲ منہ ۱۳



وَالنَّبِيُّ مُحَمَّدٌ وَحُمِدٌ حَقٌّ وَالسَّامِعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ  
لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ  
أَنْبَسْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَأَعْفِرْ لِي مَا  
قَدْ مَنَنْتُ وَمَا أَخَوْتُ وَمَا أَسْرَدْتُ وَمَا أَهْلَكْتُ  
أَنْتَ الْمُغْفِرُ الْمُرْوَانُ أَنْتَ الْمُؤَيَّدُ لَكَ إِلَهٌ إِلَّا أَنْتَ أَوْ  
لَا إِلَهَ غَيْرُكَ قَالَ سَفِينٌ وَزَادَ عَبْدُ الْكُرَيْمِ أَبُو  
أُمَيَّةَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ قَالَ سَفِينٌ  
قَالَ سُلَيْمَانُ ابْنُ أَبِي مُسْلِمٍ سَمِعَهُ مِنْ كَثُوفٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
باب فضل قيام الليل -

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنِي مَعْمَرٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ  
الرَّهَوِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ  
فِي حَيَاتِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى  
رُؤْيَا فَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فَتَسَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا فَأَقْصُهَا عَلَى رَسُولِ  
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا  
وَكَُنْتُ أَنَا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي التَّوْحِيدِ كَأَنَّ  
مَلَائِكِينَ أَخَذُوا فِي قَدْ هَبَانِي إِلَى النَّارِ فَأَذَاهِي  
مَطْوِيَّةً كَلِمَاتٍ لِيُخَوِّدَ إِذَا هَلَا قَوْلَانِ وَإِذَا فِيهِمَا

ایمان لایا تجھ پر ہی بھروسہ رکھتا ہوں تیری طرف رہبر شکل میں رجوع کرتا  
ہوں تیرے ہی لیے (کفار سے) جھگڑتا ہوں تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں  
میرے اگلے پچھلے چھپے اور ظاہر تمام گناہ بخش دے تو ہی جسے چاہے  
مقدم کر دے جسے چاہے مؤخر کر دے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔  
سفیان کہتے ہیں عبدالکریم ابوامیہ نے اتنا اور بھی روایت کیا ہے ولا  
حول ولا قوۃ الا باللہ

سفیان کہتے ہیں سلیمان بن ابی مسلم نے اس حدیث کو طائوس  
سے سنا انہوں نے ابن عباسؓ سے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم سے  
باب - تہجد پڑھنے کی فضیلت -

از عبد اللہ بن محمد از ہشام از مفر، دوسری سند از محمود بن  
غیلان از عبد الرزاق از مفر از زہری از سالم، ان کے والد عبد اللہ بن عمر  
کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب کوئی شخص خواب  
دیکھتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا تا کہ آپ تعبیر فرماتیں  
میری یہ آرزو تھی، کہ کوئی خواب دیکھوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے بیان کروں۔ میں اس وقت نوجوان تھا۔ میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد نبوی ہی میں سویا کرتا تھا۔ میں نے خواب  
میں دیکھا کہ دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے دوزخ کی طرف لے گئے  
وہ دوزخ کنویں کی طرح بندش والی ہے اور اس کے دستون ہیں۔  
اس میں بعض لوگ میسر جانے پہچانے ہوئے بھی ہیں۔ میں دوزخ سے  
الٹر کی پناہ مانگنے لگا کہ ایک اور فرشتہ ہمیں بلا جس نے کہا ڈر نہیں۔  
میں نے یہ خواب ام المومنین حضرت حفصہ سے بیان کیا انہوں

(تعبیر) نہ مانا تو اس نے کسی پیغمبر کو نہ مانا اور میں نے آپ کو مانا اس نے سب پیغمبروں کی تصدیق کی ہے ۱۲ منہ ۱۵ اللہ  
کے سوا اور کسی کو مشکل کشا یا فریاد رس نہ سمجھنا چاہیے اللہ کے سوا کوئی اپنے امتہار سے کچھ نہیں کر سکتا البتہ اللہ کے حکم سے ایک بندہ دوسرے بندے کی مدد  
کر سکتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ امت کی تعلیم کے لیے فرمایا ۱۲ منہ ۱۵ دوسری روایت میں ہے میں نے اپنے دل میں کہا اگر تجھ میں کچھ جھلائی ہوتی تو ظور اور لوگوں کی  
طرح تو بھی کوئی خواب دیکھتا ۱۲ منہ ۱۵ جن پر خرچ کی گئی تھی جاتی ہے ۱۲ منہ -

أَنَّا قَدْ عَرَفْتَهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ  
مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَيْتَنَا مَلَكَ أَخُو فَقَالَ إِنِّي لَمْ تَتَوَعَّدْ  
فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصْتُهَا حَفْصَةَ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ  
الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَكَانَ  
بَعْدَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا -

### باب ۱۵۶ قول التَّحِيَّاتِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

۱۰۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يُصَلِّيَ لِحَدَايَ عَشْمَى رُكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلَواتَهُ  
يَسْتَعْمِدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْ دَمَا يَفْرَأُ أَحَدُكُمْ  
حَسْبَيْنَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكَعُ رُكْعَتَيْنِ  
قَبْلَ صَلَوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَصْطَلِعُ عَلَى شِقْوَةِ الْأَيْمَنِ  
حَتَّى يَأْتِيَهُ السَّادِي لِلْمَصَلَاةِ -

### باب ۱۵۷ تَرْكُ الْقِيَامِ لِلْمَرِيضِ

۱۰۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الْأَسودِّ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدًا يَقُولُ اسْتَشَى  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً  
أَوْ لَيْلَتَيْنِ -

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا۔ آپ نے فرمایا عبد اللہ! اچھا آدمی  
ہے کاش وہ تہجد بھی پڑھتا۔ راوی کہتے ہیں یہ سن کر عبد اللہ رات کو نہ سوتے  
تہجد اور نوافل پڑھتے اور بہت تھوڑا سوتے تھے۔

### باب - رات کی نماز میں سجدہ طویل کرنا۔

از ابو الیمان از شعیب از زہری از عروہ حضرت عائشہ کہتی ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تہجد کی گیارہ رکعات پڑھتے، یہی آپ  
کی نماز تھی، ان رکعات میں آپ اتنی دیر تک سجدہ میں رہتے کہ آپ کے  
سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی شخص سپاس آیات پڑھ ڈالتے۔ اور  
صبح کے فرض سے پہلے دو رکعت سنت پڑھتے۔ پھر دائیں کروٹ پر لیٹ  
رہتے حتیٰ کہ مؤذن نماز کے لیے آپ کو بلانے آتا۔

### باب - بیماری میں تہجد ترک کر سکتا ہے۔

از ابو نعیم از سفیان از اسود حضرت جندب کہتے ہیں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ایک دو راتیں آپ نماز کے لیے نہ اٹھے۔

۱۔ پچھلی رات کو اٹھنا اور تھوڑی بہت عبادت کرنا تمام صالحین کا طریقہ ہے حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رات کو تہجد پڑھنا دوزخ سے نجات کا باعث  
ہے حضرت سلیمان کو ان کی والدہ نے وصیت کی بیٹا رات کو بہت مت سو کیونکہ ایسا کرنے سے آدمی قیامت کے دن محتاج ہوگا ایک بزرگ جب  
دستر خوان بچھتا تو لوگوں سے کہتے دیکھو بہت نہ کھاؤ ورنہ بہت پانی پیو گے تو بہت سو گے تو قیامت کے دن افسوس کرو گے حضرات موفیہ نے لکھا ہے کہ  
ساری فقیروں اور روشنی کا دارنیں باتوں پر ہے کم کھانا کم سونا کم کلام کرنا ۱۲ منہ ۱۷ آپ سجدے میں بار بار یہ کہا کرتے سبحانک اللہم وبحمدک اللہم اغفر لی  
ایک روایت میں یوں ہے سبحانک لا الہ الا انت سلف صالحین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیروی سے لمبا سجدہ کیا کرتے عبد اللہ بن زبیر رضی ویر  
تک سجدہ میں رہتے کہ چڑیاں اگر کران کی پیٹھ پر بیٹھ جاتیں سمجھتیں کوئی دیوار ہے ۱۲ منہ۔



۱۰۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ بْنُ الْأَسودِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اخْتَلَسَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيَّ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْ

قُرَيْشٍ ابْطَأَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ فَزَلَّكَتُ وَالصُّمَى وَ

الْيَلْبِيبُ إِذَا سَجَى مَا دَعَاكَ رَبُّكَ وَمَا قَالِي

باب ۱۹۱ تَحْرِيزُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ وَ

النَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ انْجَابٍ وَهَوَاقِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ

وَعَلِيًّا لَيْلَةَ اللَّصَلَةِ

۱۰۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَعْبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ

هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أَوْسَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ

اللَّهِ مَا ذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَا ذَا أُنْزِلَ مِنَ

الْحَزَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُوجَاتِ يَأْذُبُ

كَاسِيَةً فِي الدُّنْيَا عَارِيَةً فِي الْآخِرَةِ

رازمحمد بن کثیر از سفیان از اسود بن قیس بہ جندب بن عبد اللہ کہتے

ہیں حضرت جبریل علیہ السلام چند روز تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس آنے سے رکے رہے، تو قریش کی ایک عورت نے کہا اب اس کا

شیطان اس کے پاس آنے سے رک گیا اور دیر کی۔ اس موقع پر یہ

آیات نازل ہوئیں والضحی واللیل اذا سجدی ما ودعک ربک وما قلی

اللیل اذا سجدی ما ودعک ربک وما قلی

باب ۱۹۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کارات کی نماز اور نوافل

کے لیے رغبت دینا۔ مگر واجب نہ کرنا

ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ

اور حضرت علیؑ کو تہجد کے لیے جگانے آئے۔

رازمحمد بن مقاتل از عبد اللہ ابن مبارک از معمر از زہری از ہند

بنت عارث ام سلمہ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات

جاگے اور فرمانے لگے سبحان اللہ آج رات کتنی بلائیں نازل ہوئیں؟ اور

کتنے رحمت کے خزانے نازل ہوئے۔ حجرے والی خواتین کو کون بیدار

کرتا ہے؟ لوگو! بہت سی عورتیں دنیا میں لباس میں ہیں جو آخرت

میں ننگی ہوں گی

۱۔ ترجمہ یہ ہے قسم ہے چاشت کے وقت کی اور قسم ہے رات کی جب دھانپے تیرے مالک نے نہ تجھ کو چھوڑ دیا نہ تجھ پر فتنے ہوا اس حدیث کی مناسبت

ترجمہ باب سے مشکل ہے اور اصل یہ ہے کہ یہ حدیث اگلی حدیث کا تتمہ ہے جب آپ بیمار ہوئے تھے تو رات کا قیام چھوڑ دیا تھا اسی زمانہ میں حضرت جبریلؑ نے

اسی امواتوف کر دیا اور شیطان اسی البولہ کی جو روئے فخر کیا چنانچہ ابن ابی حاتم نے جندب سے روایت کیا کہ آپ کی انہی کو پتھر کی مار گئی آپ نے فرمایا تو ہے کیا

ایک انہی ہے اللہ کی راہ میں تجھ کو مار لی خون آلود ہوئی اسی صدمے سے آپ دو تین روز تہجد کے لیے بھی نہ اٹھ سکے تو آپ عورت کہنے لگی میں سمجھتی ہوں اب

معاذ اللہ ترجمہ شیطان نے تجھ کو چھوڑ دیا اس وقت یہ سورت اتری والضحی واللیل اذا سجدی ما ودعک ربک وما قلی ۱۲ منہ ۱۱ اگر رات کی نمازیں بڑی مفیلت

نہ ہوتی تو آپ اپنی صاحبزادی اور داماد کو آرام کے وقت بے آرام نہ کرتے لیکن آپ نے یہ چاہا کہ ان دونوں کو مفیلت حاصل ہو اور داماد کو مالک بالصلوۃ پر

عمل ہو جائے ۱۲ منہ ۱۱ یعنی خاص خاص فتنے اور فساد کیونکہ عام فتنوں سے تو آپ کی ذات مقدسہ اور حضرت عمرؓ کی ذات روک تھی جیسے مدینہ کی

روایت سے اوپر گذرا جنہوں نے کہا مراد یہ ہے کہ فتنوں اور بلاؤں کے اترنے کے اوقات مقرر ہوئے یا مجھ کو مبتلائے گئے ۱۲ منہ ۱۱ یعنی اس لیے

کہ نماز پڑھیں اور عبادت کریں اور پیغمبر کی بی بی ہونے پر ٹیکہ نہ کریں یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے پس لیے کہ آپ نے قیام اللیل کی ترغیب دلائی اور واجب نہ ہونا

اس سے نکلتا ہے کہ وہ یہاں ہر رات کو نہیں اٹھتے ہمیں ورنہ جگانے کی کیا ضرورت تھی اگر قیام اللیل واجب ہوتا تو ہر رات کو ادا کرتے ۱۲ منہ ۱۱۔

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّقَهُ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَهُ فَقَالَ لَا تَصَلِّيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْفُسَنَا بَيْنَ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَجْعَلَنَا بَعَثَنَا فَأَنْعَزَ فِي حِينٍ قُلْتُ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلِّي يَقُولُ فَيَذُكُّ وَهُوَ يَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ الْكُثْرُ شَيْءٌ جَدُّ لَدَّ

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُجِيبُ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةً أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيَقُضُوا عَلَيْهِمْ وَمَا سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الْفُلْجِيِّ فَظَّوَرَنِي لَا سُبْحَهَا

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

از ابو الیمان از شعیب از زہری از علی بن حسین (امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت ان کے اور حضرت فاطمہؑ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تم دونوں تہجد کی نماز نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں وہ جب چاہے گا اٹھا دے گا جب میں نے یہ کہا تو آپ واپس چلے گئے اور کچھ جواب نہ دیا میں نے دیکھا کہ جب آپ واپس تشریف لے جا رہے تھے تو اپنی ران پر ہاتھ مارنے جاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے وَكَانَ الْإِنْسَانُ الْكُثْرُ شَيْءٌ جَدُّ لَا رَاكِي سَبَّحَ زِيَادَهُ جَعَلَ الْوَسْطَ

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عروہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کام کو چھوڑ دیتے حالانکہ وہ عمل آپ کو درحقیقت مرغوب و محبوب ہوتے، مگر چھوڑتے اس لیے کہ کہیں وہ اُمت کے لیے فرض نہ ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز کبھی نہیں پڑھی حالانکہ میں پڑھا کرتی ہوتی

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عروہ بن زبیر

۱۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک بار آپ آئے ہم کو جگایا پھر اپنے گھر کو لوٹ گئے جب ہماری آہٹ نہ پائی تو دوبارہ آئے اور ہم کو جگایا ۱۲ منہ ۱۳ منہ حضرت علی نے جو جواب دیا وہ فی الحقیقت درست تھا مگر اس کا استعمال اس موقع پر درست نہ تھا کیونکہ دنیا دار کو تکلیف ہے اس میں نفس پر زور ڈال کر تمام اموال الٰہی بھالنا ہے تقدیر پر نیکہ کر لینا اور عبادت سے قاصر ہو کر بیٹھنا اور جب کوئی اچھی بات کا حکم کرے تو تقدیر پر حوالہ کرنا کج شیء اور جھگڑا ہے تقدیر کا اعتقاد اس لیے نہیں ہے کہ آدمی اپنا کج ہو کر بیٹھ رہے اور تدبیر سے غافل ہو جائے بلکہ تقدیر کا مطلب یہ ہے کہ سب کچھ باقی رحمت اور مشقت اور اسباب حاصل کرنے میں کوشش کرے مگر یہ سمجھ رہے کہ ہوگا وہی جو اللہ نے قسمت میں لکھ دیا ہے چونکہ رات کا وقت تھا اور حضرت علیؑ آپ کے چھوٹے بھائی تھے دوسرے داماد لہذا آپ نے ایسے موقع پر ترمیم بحث اور سوال جواب کو نامناسب سمجھ کر کچھ جواب نہ دیا مگر ان کی کج سمجھی اور مجاہدہ پر انہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ حضرت عائشہؓ کو شاید وہ قصہ معلوم نہ ہوگا جس کو ام ہانی نے نقل کیا کہ آپ نے فتح مکہ کے دن چاشت کی نماز پڑھی۔ باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلتا ہے کہ چاشت کی نفل نماز کا پڑھنا آپ کو پسند تھا جب پسند ہوا تو گویا آپ نے اس پر ترجیح دلائی اور پھر اس کو واجب نہ کیا کیونکہ آپ نے خود اس کو نہیں پڑھا بعضوں نے کہا آپ نے کبھی چاشت کی نفل نماز نہیں پڑھی اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے ہمیشگی کے ساتھ کبھی نہیں پڑھی کیونکہ دوسری روایت میں خود حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ آپ نے اس کو پڑھا ۱۲ منہ

أَخْبَرَنَا مَا لِكُ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ  
عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ  
فَقَعَلِي بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ قُتِلَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ  
فَكَتَرُ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوْ  
الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الْكَرَّمَ  
مَنْعَهُمْ وَكَرَّيْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أُنِي  
خَشِيتُ أَنْ يُغْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ -

**باب ۲۱۱** بَيَانُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اللَّيْلَ حَتَّى تَرْمَ قَدْ مَا وَ  
قَالَتْ عَائِشَةُ حَتَّى تَفْطُرَ قَدْ مَا وَ  
وَالْفُطُورُ الشُّقُوقُ الْفُطْرُتُ  
انْشَقَّتْ -

۱۰۶۳ - حَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ  
عَنْ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُخَيَّمَةَ يَقُولُ أَنَّ كَاتِبَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ أَوْ لَيْسَ  
حَتَّى تَرْمَ قَدْ مَا وَ أَوْ سَاقَا فَيَقَالُ لَهُ فَيَقُولُ  
أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا -

**باب ۲۱۲** مَنْ تَأَمَّ عِنْدَ الشُّكْرِ -

۱۰۶۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
رات نمازِ تراویح، جماعت سے پڑھائی۔ دوسری رات بھی پڑھائی اور  
مقتدی بہت تعداد میں آگئے، پھر تیسری یا چوتھی رات کو بھی وہ جمع  
ہوئے۔ مگر آپ مسجد میں تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا میں  
نے تمہارا کام دیکھا کہ تم جمع ہوئے عبادت پر حریص و مستعد ہو مجھے  
تو اور کوئی چیز مانع نہیں بس یہی اندیشہ تھا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے  
یہ واقعہ رمضان شریف کا ہے۔

**باب ۲۱۱** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اتنا طویل قیام  
کرتے یا اتنا وقت عبادت میں لگاتے کہ پاؤں مبارک سوج  
جاتے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں حتیٰ کہ آپ کے پاؤں پھٹ گئے  
فطور کے منی پھٹنا۔ انْفَطَرَتْ (جو قرآن میں ہے) اس کا منی  
انْشَقَّتْ منی پھٹ گیا۔

از ابونعیم از مرثعہ از زیاد) مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم اتنی دیر تک قیام فرماتے یا اتنی دیر تک نماز میں مصروف رہتے کہ  
آپ کے پاؤں یا پندلیوں پر سوج اُجائی۔ جب آپ سے عرض کیا جاتا تو فرماتے  
کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

**باب ۲۱۲** صبح کے قریب سونا۔

از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو بن دینار از عمرو بن اوس (عبد اللہ  
بن عمرو بن ماص کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو

۱۵ تم جو نماز کے لیے جمع ہوئے اور جیسے تم کو عبادت کی حرص اور مستعدی ہے عینی نے کہا اس حدیث سے باب کے دونوں مطلب نکلے اور  
یہی ثابت ہوا کہ امام نے امامت کی نیت نہ کی ہوا اور کوئی ان کو اس کے پیچھے اقتدار کرے تو اس کی نمازِ جمع ہوگی ۱۲ منہ ۱۵ کہ آپ اتنی عفت اور شقت  
کیا اٹھاتے ہیں آپ کے تو اللہ تعالیٰ نے اگلے اور پچھلے سب قصور بخش دیے ہیں ۱۲ منہ۔

أَوْسِ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ وَابْنِ الْعَاصِ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ وَآدَمَ الْقِيَامُ إِلَى اللَّهِ مِثْلَ مَا دَاوُدُ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَقُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.

۱۰۶۵۔ حَكَّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمِّي الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ إِذَا قَامَ قَامَتْ مَعَهُ الْقَوْمُ قَالَتْ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّادِخَ.

۱۰۶۶۔ حَكَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ إِذَا سَمِعَ الصَّادِخَ قَالَ فَصَلَّى.

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَلْفَاغُ النَّحْرِ عِنْدِي إِلَّا نَائِبًا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سب سے پیاری نماز داؤد علیہ السلام کی نماز تھی اور سب روزوں میں پسندیدہ روزہ داؤد علیہ السلام کا تھا۔ ان کا طریقہ یہ تھا آدمی رات تک سو رہتے اور پھر تہائی رات تک عبادت کرنے اور پھر چھٹے حصہ میں سو جانے یہی سحر کے قریب ہونا، ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے

رازی عبدان ازوالدش عثمان بن حبلہ از شعبہ از اشعث ازوالدش سلیم حضرت مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا نیک عمل پسند ہوتا تھا؟ آپ نے جواب دیا جس پر ہمیشگی کی جاسکے۔ میں نے پوچھا رات کو آپ کب اٹھتے؟ فرمایا جب مرغ کی آواز سنتے

رازی محمد بن سلام از ابوالاحوص اشعث فرماتے ہیں جب آپ مرغ کی آواز سنتے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے

ابو موسیٰ بن اسماعیل از ابراہیم بن سعد ازوالدش از ابوسلمہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سحر کے قریب سوتے ہی پایا

۱۔ رات کے بارہ گھنٹے ہوتے ہیں تو پہلے چھ گھنٹے میں سو جاتے پھر چار گھنٹے عبادت کرتے پھر دو گھنٹے سو رہتے گویا سحر کے وقت سوتے ہوتے۔ یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ ۱۷ کہتے ہیں پہلے پہل مرغ آدمی رات کے وقت بانگ دیتا ہے اھماد ابو داؤد نے نکالا کہ مرغ کو زیارت کہو وہ نماز کے لیے جگاتا ہے مرغ کی عادت ہے کہ فجر طلوع ہوتے ہی اس کو سورج کے ڈھلنے پر بانگ دیا کرتا ہے یہ خدا کی فطرت ہے ۱۲ ہے ۱۷ اس روایت میں یہ فقہ صحیح ہے کہ اٹھ کر کیا کرتے اگلی روایت میں جمل ہے ان دونوں حدیثوں کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور اصل یہ ہے کہ امام بخاری نے حضرت داؤد کی شب بیداری کا حال بیان کیا پھر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی عمل اس کے مطابق ثابت کیا تو ان دونوں حدیثوں سے یہ نکلا کہ آپ اول شب میں آدمی رات تک سو رہتے پھر مرغ کی بانگ کے وقت یعنی آدمی رات پڑھتے پھر آگے کی حدیث سے یہ ثابت کیا کہ سحر کو آپ سوتے ہوتے پس آپ اور حضرت داؤدؑ پیغمبر کا عمل ایک سا ہو گیا ۱۲ منہ ۱۷ حضرت ابی ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنچیں پڑھ کر کیا سو رہتے تب انہوں نے یہ کہا۔

## باب ۲۱۷ مَنْ شَعَرَ قَلَمَ يَتِمُّ حَتَّى

مَلَى الصَّبِيحَ

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافٍ قَالَ قَالَ  
حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَوَّادٍ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَيْنَ بَنِي ثَابِتٍ تَشَعَّرُوا فَلَكَأَ  
فَرَعٌ مِنْ شَعْوَرِهِمَا فَأَمَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى فَقُلْنَا لِمَ نَفَعْنَا  
مَالِكٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَوَاحِهِمَا مِنْ شَعْوَرِهِمَا وَدَخُولِهِمَا  
فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَقَدْ دَمَا يَفْرَقُ الْوَجْهَ خَسْبَيْنِ آيَةً

## باب ۲۱۸ طَوَّلَ الصَّلَاةَ فِي قِيَامِ

النَّبِيِّ

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا سُليْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَيْلَةً فَأَمَّ يَزُلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرٍ سَوِءٍ  
فَلَنَّا مَا هَمَمْتُ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَتَعَدَّ وَأَذَرَ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## ۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ عَمِيْدٍ اللَّهُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ  
عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۲۱۹ سَحَرَى كَمَا كَرِهَ صَبَحَ كِي نَمَازِ پڑھنے تک نہ سونا

از یعقوب بن ابراہیم از روح از سعید بن ابی عمرو از قتادہ انس  
بن مالک کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت نے سحری  
کھائی جب سحری سے فارغ ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر  
کے لیے کھڑے ہوئے اور دونوں حضرات نے نماز پڑھی۔ ہم نے حضرت  
انس سے پوچھا سحری سے فارغ ہونے کے بعد نماز تک کتنا وقت ہوتا  
فرمایا پچاس آیات پڑھنے میں جو وقت لگتا ہے اتنا

## باب ۲۲۰ رات کی نماز میں قیام طویل کرنا (قرأت طویل کرنا)

از سلیمان بن حرب از شعبہ از اعمش از ابو وائل (عبداللہ بن مسعود)  
کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی  
آپ کھڑے ہی رہے اتنی دیر تک کہ میرا ارادہ ہو گیا۔ ابو وائل کہتے ہیں میں  
نے پوچھا۔ وہ کیا ہے آپ نے فرمایا میں نے یہ ارادہ کیا۔ میں بیٹھ جاؤں اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دوں

از حفص بن عمر از خالد بن عبد اللہ از حصین از ابو وائل (حضرت  
حذیفہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لیے رات کو  
اُٹھتے تو اپنا دھن مبارک مسواک سے خوب رگڑتے

۱۔ معلوم ہوا کہ سحری صبح کے قریب ہی کھانا مسنون ہے اور بہت رات رہے سے سحری کھالینا خلاف سنت ہے ۱۲ منسلک یہ ایک دوسرے تھا جو شیطان کی طرف  
سے عبداللہ بن مسعود کے دل میں آیا تھا شیطان سب لوگوں کے دل میں دوسرے ڈالتا ہے خصوصاً اچھے اور نیک لوگوں کے تو وہ اور زیادہ پیچھے لگتا ہے گو عبداللہ  
بن مسعود اس کے کام میں کب آنے والے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص غلام اور صحبت یافتہ اور جان نثار تھے حدیث سے یہ نکلا کہ رات کی نماز میں  
آپ بہت لمبی قرات کیا کرتے ۱۲ منسلک اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے سمجھ میں نہیں آتی بعضوں نے ایک احتمال بعید بیان کیا ہے کہ جب تہجد کے  
لیے مسواک میں اتنا اہتمام کرتے تھے جو نماز کا ایک بیرونی کام ہے تو نماز کے اندرونی ارکان ایسے قیام اور قرات وغیرہ میں بھی بہت (باقی اگلے صفحہ پر)

كَانَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشْوِمُ كَأَنَّهُ  
بِالسَّوَالِكِ

باب ۴۲۲ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَ

كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّيْلِ

۱۰۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنَى

مَثْنَى فَإِذَا خَفْتُ الصُّبْحَ فَأَوْزِعُوا جِدِّ -

۱۰۶۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَرْرَةَ عَنْ ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَبْعَثُ بِالنَّيْلِ -

۱۰۶۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ

قَالَ أَخْبَرَنِي إِسْرَافِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى

بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُودٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ

عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّيْلِ

فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاحِدَى عَشْرَةَ سِوَى

رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ -

۱۰۶۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ

أَخْبَرَنَا لَحْظُكَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي

باب - رات کی نماز کیسے پڑھی جائے ؟ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کس طرح پڑھتے تھے ؟

رازا ابوالیمان از شعبہ از زہری از سالم بن عبد اللہ عبد اللہ

ابن عمر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ رات کی نماز کیسے پڑھنی

چاہیے ؟ آپ نے فرمایا دو دو رکعت ۔ اگر صبح ہونے کا خوف ہو تو ایک

رکعت پڑھ کر ساری نماز طاق کر دے

رازا مسدد از یحییٰ از شعبہ از ابو جمرہ ابن عباس کہتے ہیں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب تیرہ رکعات ہوتی تھی ۔

رازا اسحاق از عبد اللہ بن موسیٰ از اسرافیل از ابوسہیل ابن ابیہ بن

و ثاب آنحضرت سے روایت کرتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کے متعلق آپ نے جواب دیا سات یا نو

یا گیارہ رکعات سوائے دو رکعت فجر کے

رازا عبد اللہ بن موسیٰ از حنظلہ از قاسم بن محمد حضرت عائشہ رضی

ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے ۔ انہی میں وتر

اور فجر کی دو سنتیں شامل ہوتی تھیں ۔

(تفسیر) اہتمام فرماتے ہوں گے اور اس طرح طول قیام ثابت ہوا جو اب کا مشہور دن ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ کہتے ہیں یہ خود عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے

مجمع میں نقل کیا مگر امام مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص تھا اور ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے کہ جنگل کا ایک شخص تھا ۱۳ منہ

مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَفِيهَا الْوُتُو  
رُكْعَتَا الْفَجْرِ -

باب ۲۵ قیام النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم باللیل ورویہ واما سیرہ  
قیام النبی وقولہ یَا اَیُّهَا الْمَزْمِلُ  
قُمِ الْبَیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نَصَفَهُ اِلَى  
قَوْلِهِ مَبْعًا طَرِیْکًا وَقَوْلِهِ عَلِمَ اَنْ  
لَنْ تُخْصَوْهَ فَتَابَ عَلَیْکُمْ اِلَى قَوْلِهِ  
وَاَسْتَغْفِرُوا لِلّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ  
رَّحِیْمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَشَأَ  
قَامَ بِالْجَنَشِیَّتِہِ وَطَامَ طَوَاکَا  
لِقُرْآنٍ اَشَدَّ مُوَافَقَةً لِّسَمْعِہِ  
وَبَصَوْرَہِ وَقَلْبِہِ لِیُوَاطِّئُوْا  
لِیُوَافِقُوْا -

باب - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام شب اور  
آپ کا سو جانا اور رات کی نماز میں جو منسوخ ہوا، اور  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد: یا ایہا المزمل قُم البیل الا قلیلاً  
نصفہ ..... سبحا طویلاً علم ان لن تخصوہ  
فتاب، اے آپ کی تاواستغفروا للہ ان اللہ غفور  
رحیم تو ترجمہ: اے کپڑا پہننے والے رات کو نماز  
میں کھڑا رہ، آدھی رات یا اس سے کچھ کم - نیز فرمایا،  
اللہ جانتا ہے کہ تم رات کو اتنی عبادت نہ کر سکو گے تو  
تمہیں معاف کر دیا۔ ابن عباس کہتے ہیں قرآن میں  
ناشئۃ اللیل کا لفظ ہے نشا کا معنی حبشی زبان میں  
کھڑا ہونا۔ وطا کا معنی موافق ہونا یعنی رات کا قرآن  
پڑھنا۔ کان آنکہ اور دل کو ملا کر پڑھا جاتا ہے۔

لیوواطئ قرآن میں ہے اس کا معنی لیووافق یعنی موافقت کریں۔

۱۰۷۵۔ حَلَّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَبِيبٍ أَنَّهُ  
سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُطَوُّ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظَنَّ أَنْ لَا يَصُومَ  
مِنْهُ وَيَصُومُ حَتَّى نَظَنَّ أَنْ لَا يَقْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از محمد بن جعفر از حمید) حضرت انس  
کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں افطار کرتے تو ہم  
سمجھتے اب روزے نہیں رکھیں گے اور کسی مہینے میں روزے  
رکھتے تو ہم سمجھتے اب اس میں افطار نہیں کریں گے یعنی کوئی  
دن بغیر روزہ کے نہ چھوڑیں گے اور رات کو نماز اتنی پڑھتے تھے

۱۔ ہوا یہ کہ پہلے رات یا آدھی رات سے کچھ کم یا آدھی سے کچھ زیادہ کا قیام فرض ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر رحم فرمایا اور ان  
کی ضعف و نا طاقتی کو دیکھ کر یہ حکم بدل دیا کہ جس قدر قیام ہو سکے اتنا ہی بجالاؤ علم ان سن تحصہ کتاب علیکم فاعزوا ما تیسر من القرآن کا یہی  
مطلب ہے تو یہ حکم پہلے حکم کا نسخ ہوا قسطلانی نے کہا پھر اس کی فریفت بھی پانچ نمازوں کے فرض ہونے سے منسوخ ہو گئی اور رات کا قیام  
سنت رہ گیا ۱۲ منہ ۱۔ اس کو بھی عید بن حمید نے وصل کیا یعنی رات کو بوجہ سکوت اور خاموشی کے قرآن پڑھنے میں دل اور زبان اور کان اور  
آنکہ سب اسی کی طرف متوجہ رہتے ہیں ورنہ دن کو آنکہ کسی طرف پڑتی ہے کان کہیں لگتا ہے دل کہیں ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۔ اس کو طبرانی نے وصل  
کیا مگر اس میں لیووافق کے بدل لیا ہوا ہے ۱۲ منہ -

وَمَا كَانَ لَدُنَّكَ أَنْ تَرَكَهُ مِنَ الْكَلْبِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا تَأْمُرُ إِلَّا رَأَيْتَهُ تَابِعَهُ سَلِيمَانُ وَابُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ

کہ تم جمع ہوا ہو آپ کو نماز میں مصروف دیکھ لو۔ اور آپ آرام کرنے تو جس پر بھی تم دیکھنا چاہو آپ آرام میں ہوتے۔  
حمید بن جعفر کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان اور ابو خالد احمر نے بھی حمید سے روایت کیا ہے

بَابُ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى تَأْيِيدَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ

باب۔ جو آدمی رات کی نماز نہ پڑھے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ شیطان اس کی گدی پر گرہ لگا دیتا ہے

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقُدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَائِمَةٍ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَائِمٌ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَنْدَ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ بِلَ طَوِيلٌ فَأَرْحَلُ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَدَعَا اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَتُهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَتُهُ فَإِنْ أَمْسَكَتْ عُقْدَتُهُ فَاصْبِرْ نَشِيْطًا طَيِّبٍ النَّفْسُ وَالْأَصْحَى خَيْرٌ مِنَ النَّفْسِ كَسَلَانَ

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُؤَدَّى بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ

را عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اعرج حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ پر یہ لفظ چھوکتا ہے رات لمبی ہے ابھی تو سویا رہا۔ اگر وہ شخص جاگے اور اللہ کی یاد کرے، تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر نماز بھی پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ آدمی صبح کو خوش اور پاک نفس ہوتا ہے۔ ورنہ (اگر وہ رات کو نماز نہ پڑھے) تو آدمی سست اور پید نفس ہوتا ہے

رازمول بن ہشام از اسمعیل بن علیہ از عوف از ابو جبار سمرہ بن جندب کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب والی حدیث

۱۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ساری رات سوتے بھی نہیں تھے اور ساری رات جاگتے اور عبادت بھی نہیں کرتے تھے ہر رات سوتے بھی اور عبادت بھی کرتے تو جو شخص آپ کو جس حال میں دیکھنا چاہتا دیکھ لیتا بھنے بے وقوف یہ سمجھتے ہیں کہ ساری رات جاگنا اور عبادت کرنا یا ہمیشہ رونے رکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت سے بڑھ کر ہے ان کو اتنا شعور نہیں کہ ساری رات جاگتے رہنے سے یا ہمیشہ روزہ رکھنے سے نفس کو مادت ہو جاتی ہے پھر اس کو عبادت میں کوئی تکلیف نہیں پہنچتی بلکہ یہ ہے کہ رات کو سونے کی عادت بھی رہے اس طرح دن کو کھانے پینے کی اور پھر نفس پر زور ڈال کر جب چاہے اس کی عادت توڑے یعنی نیند سے مزہ موڑے پس جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے وہی افضل اور ہی اعلیٰ اور ہی مشکل ہے آپ کی کوئی یہاں تھیں آپ ان کا بھی حق ادا فرماتے اپنے نفس کا بھی حق ادا فرماتے اپنے عزیز و اقارب اور تمام مسلمانوں کے بھی حقوق ادا فرماتے اس کے ساتھ خدا کی عبادت بھی کرتے کیے اس کیے کتنا بڑا دل اور بڑا جہد چاہے ایک سو سال کے کر لکھو یا نہ کر لکھو دم بھر رہنا اور بے نگر سے ایک طرف کا ہونا یہ نفس پر بہت سہل ہے ۱۲ منہ سکھ اونالہ کی روایت کو خود امام بخاری نے سوم میں نکالا ۱۳ منہ سکھ یعنی عشائی نماز میں پڑھے سو جا ۱۴ منہ سکھ حدیث میں جو آیا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے حقیقت میں شیطان اگر نہیں لگاتا ہے اور یہ اگر نہیں ایک شیطانی دھوکہ نہیں ہوتی یہ دھوکہ لگایا کہ ی پر رہتا ہے امام احمد کی روایت میں صاف ہے کہ ایک رستی سے گرنے لگا تھا ہے بعضوں نے کہا اگر وہ لگاتے سے یہ مقصود ہے کہ شیطان جادو کی طرح اس پر انصاف نہ کرتا ہے ۱۱۲۔



قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ  
مَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّحْمَا قَالَ أَمَّا  
الَّذِي يُتْلَى رَأْسُهُ بِالْمَجْمُورِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ  
فَيَرْفَعُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

**باب ۷۷** إِذَا نَامَ وَكَرِهَ يُصَلِّي بَالَ  
الشَّيْطَانِ فِي آذُنِهِ -

۱۰۷۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ  
قَالَ حَدَّثَنَا مَسْوَودٌ عَنْ أَبِي قَابِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
ذَكَرْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيلَ  
مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ مَا خَامَرَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ  
بَالَ الشَّيْطَانِ فِي آذُنِهِ -

**باب ۷۸** الدُّعَاءُ وَالصَّلَاةُ مِنْ  
أَخْرِ اللَّيْلِ وَقَالَ كَانُوا قَلِيلًا مِنَ  
اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ يَنَامُونَ

۱۰۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْمَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَ  
تَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَنْتَفِي  
تِلْكَ اللَّيْلِ الْأَخْرَجُوا قَوْلَ مَنْ يَدْعُو فَيَسْتَجِيبُ

میں فرمایا، کہ جس شخص کا سر پتھر سے لچلا جا رہا تھا، وہ شخص تھا جس نے  
علم قرآن حاصل کیا، پھر اُسے بیکار چھوڑ دیا۔ عمل نہ کیا اور فرض نماز  
نہ پڑھایا یوں ہی سو جاتا۔

**باب -** اگر کوئی شخص فرض نماز نہ پڑھے بلکہ سوتا رہے  
تو شیطان اُس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

(از مسدداز ابوالاحوص از منصور از ابوداؤد) عبد اللہ بن مسعود  
کہتے ہیں ایسے شخص کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا جو سوتا  
رہا اور صبح کی فرض نماز بھی نہ پڑھی۔ آپ نے فرمایا دراصل شیطان اس  
کے کان میں پیشاب کر گیا۔

**باب -** آخر رات میں دعا اور نماز۔ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کا خواقلیلا من اللیل ما یہجعون۔ یہاں

یہجعون کے معنی یَنَامُونَ ہیں اس آیت کا ترجمہ:

وہ تھوڑی دیر رات کو سوتے تھے)

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابن شہاب از ابوسلمہ و ابو  
عبد اللہ اغر) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ ہر رات کے آخری تہائی حقہ میں آسمان دنیا  
پر نازل ہوتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ کون مجھ سے دعا کرتا ہے؟ کہ میں قبول  
کر لوں۔ کون مجھ سے مانگتا ہے؟ کہ اسے دوں۔ کون مجھ سے مغفرت  
طلب کرتا ہے؟ کہ اسے بخش دوں۔

۱۔ یعنی قرآن سیکھا اور پڑھا لیکن قرآن کے کلموں پر عمل نہیں کیا یا قرآن یاد کیا پھر اس کو چھوڑ کر رسول بیٹھا ۱۲ منہ ۱۷ یعنی عشا کی نماز بن پڑھے سو جاتا  
یا صبح کی نماز کے لیے نہ اٹھتا سوتا رہتا ۱۲ منہ ۱۷ اس کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے کہا خود عبد اللہ بن مسعود یہ شخص تھے ۱۲ منہ ۱۷ جب شیطان  
کہتا ہے تو پیشاب بھی کرتا ہوگا اس میں کوئی امر قیاس کے خلاف نہیں بعضوں نے کہا پیشاب کر دینے سے یہ مطلب ہے کہ شیطان نے اس کو اپنا ملک  
بنالیا اور کان کی تخصیص اس وجہ سے کی کہ آدمی کان ہی سے آواز وغیرہ سن کر بیدار ہوتا ہے شیطان نے اس میں موت کر اس کے کان بہرے کر  
دیئے ۱۲ منہ ۱۷ اس حدیث سے اخیر رات کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی جو ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ ۱۷

لَهُ سَأَلْنِي فَأَعْطَيْتُهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُ فِي  
فَأَغْفِرَ لَهُ

**باب ۲۹** مَنْ تَامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ  
وَأَخْبَىٰ أَخْوَاهُ وَقَالَ سَلَمَانُ  
رَدَّيْ الْبَدْرُ دَأْبُ نَوْمٍ فَلَمَّا كَانَ  
مِنْ أَجْرِ اللَّيْلِ قَالَ قُمْ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَدَنِي سَلَمَانُ

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ وَحْدَتِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ  
سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ صَلَوةُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَتِمُّ  
أَوَّلَهُ وَيَقُومُ أَخْوَاهُ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى  
فِرَاشِهِ فَإِذَا أَذِنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَإِنْ كَانَتْ  
بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ

**باب ۳۰** قِيَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَ  
غَيْرِهِ

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْقَدَرِيِّ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ  
سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي

**باب ۲۹**۔ جو پہلی رات سو گیا، آخر رات میں بیدار ہوا  
اُس کا بیان۔

حضرت سلمان فارسی نے ابوالدرداء سے کہا  
ر شروع رات میں سو جا آخر رات میں بیدار ہو۔ جب  
حضرت سلمان فارسی کی یہ بات آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو سنائی گئی تو فرمایا سلمانؓ نے سچ کہا۔

راز ابوالولید از شعبہ و دوسری سند از سلیمان از شعبہ از  
ابو اسحاق اسود کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا: آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا آپؐ پہلی رات سو جاتے، آخری  
رات میں اٹھتے اور نماز پڑھتے پھر بستر پر تشریف لاتے۔ جب مؤذن  
اذان دیتا تو اٹھ کھڑے ہوتے اگر ضرورت غسل ہوتی، تو غسل فرماتے  
ورنہ وضو فرما کر مسجد میں تشریف لے جاتے۔

**باب ۳۰**۔ رمضان وغیرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کا قیام شب

راز عبداللہ بن یوسف از مالک از سعید بن ابی سعید مقبری، ابو  
سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
رمضان شریف کی رات کو کتنی رکعات پڑھتے تھے؟ آپؐ نے فرمایا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہ  
پڑھتے، پہلے چار رکعات پڑھتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی  
خوبی اور طوالت کا کیا کہنا! پھر چار رکعات پڑھتے۔ آپؐ کی نماز کی خوبی

رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً  
يُصَلِّيَ أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِيَّتِهَا وَطَوِيلِهَا ثُمَّ  
يُصَلِّيَ أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِيَّتِهَا وَطَوِيلِهَا ثُمَّ  
يُصَلِّيَ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَتَنَا مِنْ قَبْلِ أَنْ نُؤْتَى فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي  
تَنَامَانُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَواتِ النَّبِيِّ جَالِسًا حَتَّى إِذَا  
كَبَّرَ قَرَأَ جَالِسًا إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ  
أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ

**باب في فضل الطهارة بالنيل**

وَالنَّهَارِ وَفَضْلِ الصَّلَاةِ بَعْدَ

الْوُضُوءِ بِالنَّيْلِ وَالنَّهَارِ

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ  
عِنْدَ صَلَوةٍ الْعَجْرِ يَأْخُذُ بِحَدِّ ثِيَابِي بِأَيْمِي عِنْدَ  
عَمَلَتِهِ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ  
بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمَلْتُ عَمَلًا دَخَلِي  
عِنْدِي إِلَّا لَمْ أَنْظُرْ طَهَوْرًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ

طَوَاتٍ كَالْيَتِيمِ! مِثْرَتَيْنِ رَكَعَاتٍ پڑھتے حضرت عائشہؓ کہتی  
ہیں کہ میں نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا  
رسول اللہ! کیا آپ دُور پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فاما  
نہیں! میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا۔

رازمحمد بن شنی از یحییٰ بن سعید از ہشام از عروہ حضرت عائشہؓ  
کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کی کسی نماز میں بیٹھ کر  
قرآن پڑھتے نہیں دیکھا، حتیٰ کہ آپ بوڑھے ہو گئے تو بیٹھ کر قرآن پڑھتے  
جب سورت میں تیس یا چالیس آیات باقی رہتیں تو کھڑے ہو جاتے پھر  
انہیں پڑھ کر رکوع کرتے

**باب۔ رات دن با وضو رہنے کی فضیلت اور وضو**

کے بعد رات اور دن میں نماز پڑھنے کی فضیلت

رازماسحاق بن نصر از ابو اسامہ از ابو حیان از ابو زر عہ  
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز  
کے وقت حضرت بلالؓ سے فرمایا: تو نے اسلام کے زمانے میں  
سب سے زیادہ نیک امید کا کون سا کام کیا ہے؟ کیونکہ میں نے  
بہشت میں اپنے آگے آگے تیرے جو توں کی آواز سنی ہے۔ عرض کیا:  
میں نے اپنے خیال میں سب سے زیادہ نیک امید کا کام صرف یہ  
کیا ہے کہ رات یا دن میں جب بھی میں نے وضو کیا تو نفل ادا کیے۔

۱۰۔ یعنی جس میں پر تجھ کو بہت امید ہے کہ در قبول ہوگا اور اس کا ثواب لے گا ۱۲۔ یعنی جیسے تو بہشت میں چل رہا ہے اور نیری جوئیوں کی آواز  
نکل رہی ہے یہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھلایا جو امتدہ ہونے والا تھا علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ بہشت میں بیداری کے عالم میں اس دنیا میں رہ کر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی نہیں گیا آپ معراج کی شب میں وہاں تشریف لے گئے تھے اسی طرح دوزخ میں اور یہ جو بعض فقہاء سے منقول ہے کہ اُن کا  
خادم حقہ کے لیے آگ لینے کو دوزخ میں گیا محض غلط ہے ۱۲۔

نَهَارٍ إِلَّا سَلِمْتُ مِنْ ذَلِكَ الظُّلُمِ مَا كُتِبَ لِي  
أَنْ أَصِلَ.

**باب ۳۲** مَا يَكُونُ مِنَ الشُّدَّائِ

فِي الْعِبَادَةِ.

۱۰۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ مُصَلَّبٍ  
عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَحْبَلُ مُدَّ وَدُبَيْنَ السَّارِثَيْنِ  
فَقَالَ مَا هَذَا الْعَبْدُ قَالُوا هَذَا أَحْبَلُ رُؤْيَيْكَ  
فَإِذَا فَتَرْتُ تَعَلَّقْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا أَحْكُمُ لِيُصَلَّ أَحَدُكُمْ نَفْسًا لَهُ فَإِذَا  
فَاتَوَلَّى فَعَدَّ وَقَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي  
أَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قُلْتُ فَلَانَةٌ لَا تَنَامُ  
بِالْيَمِينِ فَذَكَرَ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكَ  
بِمَا تُطِيقُونَ مِنَ الْأَعْمَالِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمُوتُ  
حَتَّى تَمُوتُوا

**باب ۳۳** مَا يَكُونُ مِنَ تَرْكِ

رِقَابِ الْيَمِينِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُ.

جنتی میری تقدیر میں تھے۔

**باب ۳۲** عبادت میں بہت سختی اٹھانا مکروہ ہے۔

از ابو معمر از عبدالوارث از عبدالعزیز بن مصعب حضرت انس  
بن مالک کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ رستی دوستوں  
میں پڑی ہوئی دیکھ کر فرمایا یہ رستی کیسی ہے؟ لوگوں نے کہا یہ حضرت زینب  
نے باندھی ہے کہ وہ نماز میں جب خشک جائیں تو اس رستی سے لٹک  
رہتی ہیں اور کھڑے رہنے میں فرق نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا اسے کھول  
دو۔ جب تک آدمی کا دل چاہے نماز پڑھے، جب خشک جائے بیٹھ جائے  
امام بخاری کہتے ہیں عبداللہ بن مسلمہ نے بحوالہ مالک از ہشام بن عروہ از  
عروہ از حضرت عائشہ زبایت کیا۔ آپ فرماتی ہیں میرے پاس قبیلہ بنی اسد  
کی ایک عورت بیٹھی تھی۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔  
آپ نے پوچھا یہ عورت کون ہے؟ میں نے کہا فلاں عورت ہے۔ یہ رات  
بھر نماز پڑھنے کی وجہ سے نہیں سوتی اور اس کی شب بیداری کا حال سنایا  
آپ نے فرمایا بس! بس! اتنا عمل کرو جتنے کی طاقت ہے، کیونکہ خدا ثواب  
دینے میں نہیں متکثر تم ہی عمل کرتے کرتے خشک جاتے ہو۔

**باب ۳۳** نماز شب کا عادی ہونے کے بعد ترک کرنا

مکروہ ہے۔

۱۔ ہلالِ دنیا میں بھی بطورِ خادم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے مسلمان وغیرہ لے کر چلا کرتے دیا ہی اللہ نے اپنے پیغمبر کو  
دکھلایا کہ بہشت میں بھی ہوگا اس حدیث سے ہلالِ کی بڑی فضیلت رکھ اور ان کا جنتی ہونا ثابت ہوا ۱۲ من ۱۳ کیونکہ ایسی عبادت بھر نہیں سکتی  
چند روز تک آدمی کو تپا ہے پھر آگنا کر بالکل چھوڑ دیتا ہے یہ عقل مندوں کا کام نہیں ہے عمدہ عبادت دی ہے جو تھوڑی ہو لیکن ہمیشہ  
کرے جیسے دوسری حدیث میں آکر گذر چکا ہے ۱۲ من ۱۳ یعنی اللہ کے ہاں اجر کی کمی نہیں لیکن انسان بعد میں عمل چھوڑ دیتا ہے  
اس لیے اعتدال چاہیے ۱۲ من۔ عبدالرزاق۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ

حَدَّثَنَا مُبَشَّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ سَمِعَهُ

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحُسَيْنِ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ

إِبْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ قَالَ

قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا

عَبْدَ اللَّهِ لَا تُكَلِّمْ قُلُوبَ فُلَانٍ كَانَ يَتَوَمَّرُ مِنَ اللَّيْلِ

فَتُرِكَ قِيَامُ اللَّيْلِ وَقَالَ هِشَامُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

الْعُسَيْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي

يَحْيَى عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي

أَبُو سَلَمَةَ بِهَذَا امْتَنَهِ وَنَا بَعَثَ عَمْرُو بْنُ أَبِي

سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ

### باب ۳۳

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَلَمْ أَخْبَرُ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَقُومُ النَّهَارَ

قُلْتُ إِنْ أَفْعَلْتُ ذَلِكَ قَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ

هَجَمَتْ مَعِينُكَ وَنَفِثَتْ نَفْسُكَ وَإِنَّ لِنَفْسِكَ

حَقًّا وَإِلَٰهَ هَذَا حَقًّا فَصَمِّمْ وَأَقِمْ وَقُمْ وَنَحْمَدُ

(از عباس بن حسین از مبشر بن اسماعیل از اوزاعی دوسری سند)

از محمد بن مقاتل ابوالحسن از عبداللہ از اوزاعی از یحییٰ بن ابی کثیر

ابوسلمہ بن عبد الرحمن (عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں مجھے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ: فلاں شخص کی طرح تو نہ ہو جانا

کہ وہ پہلے تو قیام لیل کرتا تھا بعد میں چھوڑ دیا۔

ہشام نے بحوالہ ابن ابی عشرین از اوزاعی از یحییٰ از عمر بن حکم بن ثوبان

ابوسلمہ ہی حدیث بیان کی۔ ابن ابی العشرین کی طرح عمر بن ابی سلمہ نے

بھی اس حدیث کو اوزاعی سے روایت کیا ہے

### باب ۳۴

از علی بن عبداللہ از سفیان از عمرو از ابوالعباس (عبداللہ بن عمرو

بن العاص کہتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مجھے معلوم

نہیں کہ تورات کو نماز پڑھتا رہتا ہے اور دن کو روزے رکھتا ہے۔

میں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا: اگر تو ایسا کرتا رہے گا تو تیری آنکھیں

(بیداری کی وجہ سے) بیٹھ جائیں گی اور تیری جان کمزور ہو جائے گی۔

تجھ پر تیری جان کا بھی حق ہے، تجھ پر تیری بیوی کا بھی حق ہے۔

روزہ رکھا بھی کر اور چھوڑا بھی کر۔ عبادت کے لیے کھڑا بھی ہوا کر اور

عباس بن حسین سے امام بخاری اس کتاب میں ایک یہ حدیث اور ایک جہاد کے باب میں روایت کی بس وہی حدیثیں لایہ بنداد کے رہنے

والے تھے ۱۲ منہ اس روایت کو اسماعیلی وغیرہ نے وصل کیا ۱۲ منہ اس سند کو امام بخاری اس لیے لائے کہ اس میں یحییٰ بن ابی کثیر

اور ابوسلمہ میں ایک شخص کا واسطہ ہے یعنی عمر بن حکم کا اور اگلی سند میں یحییٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے خود ابوسلمہ نے بیان کیا تو شاید یحییٰ نے یہ حدیث عمر کے

واسطہ سے اور بلا واسطہ دونوں طرح ابوسلمہ سے سنی ۱۲ منہ اس میں بھی عمر بن حکم کا واسطہ ہے ۱۲ منہ یہاں فقط باب کا لفظ ہے کوئی

ترجمہ نہ کر رہیں ہے تو یہ باب گویا پہلے ہی باب سے متعلق ہے ۱۲ منہ -

سویا بھی کرے

باب - جو شخص آنکھ کھٹنے کے بعد نماز کا اہتمام کرے اس کی فقیہیت -

از صدقہ از ولید بن ابی المسلم از اذاعی از عمیر بن حانی از جنادہ بن ابی امیہ حضرت عبادہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص رات کو بیدار ہو اور کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الدک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر الحمد للہ وسبحان اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر کہے : اللھم اغفر لی یا کوئی اور دعا کرے، تو اس کی دعا قبول ہوگی۔ اگر وضو کرے اور نماز پڑھے تو وہ بھی قبول ہوگی

از یحییٰ بن نگیہ از لیث از یونس از ابن شہاب از سیثم بن ابی سنان، حضرت ابوہریرہؓ و غط کر رہے تھے انہوں نے آنحضرتؐ کا ذکر فرمایا اور کہا تمہارا ایک بھائی (عبداللہ بن رواحہؓ) نے کوئی غلط نہیں کہا جس کو یہ حدیث میں لکے اشعار میں ہم میں اللہ کا رسول ہے، جو اللہ کی کتاب پڑھتا ہے اور صبح کو پوچھنے کے وقت ہمیں بھی سنانا ہے

باب ۳۵۱ فصل من تعاد من اللیل فصلی -

۱۰۸۷۔ حَلَّ ثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ حَنْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادٌ عَنْ أَبِي أُمَيَّةٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَادَى مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَدَّيْرُ الْحَمْدِ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتَجِيبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ قَبِلَتْ صَلَاتُهُ -

۱۰۸۸۔ حَلَّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ نَكِيَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَقُصُّ فِي قَصَصِهِ وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَحَاكُمُ لَا يَقُولُ

لے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے سخت مجاہدہ سے منع کیا اب جو لوگ ایسا کریں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف چلتے ہیں اس سے توبہ کیا؟ عبادت اسی سے ہے کہ اللہ اور رسول راضی ہوں البتہ بعض بزرگوں نے شروع شروع میں نفس کو توڑنے کے لیے چند روز ایسا مجاہدہ کیا ہے پھر ہمیشہ سننے کے موافق چلتے رہے ۱۲ منہ لے اس کا ترجمہ یہ ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی سا بھی نہیں اس کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے سب تعریف اسی کو سننا اور ہے اس کی شان بہت بلند ہے وہ سب بڑا ہے اس کے سوا نہ کوئی گناہ سے بچنے والا ہے نہ نیک کام کی طاقت دینے والا ہے ۱۲ منہ لے خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد بیان کرنے کے لیے اور آپ کے حالات سننے کے لیے ایک مجلس مقرر کرنا یہ تو صحابہ اور تابعین کے عہد میں رائج نہ تھا اور اسی لیے بعض علماء نے اس کو بدعت قرار دیا ہے اور بعضوں نے اس کو بدعت حسنہ کہا ہے بشرطیکہ دوسرے منکرات شرعیہ سے خالی ہو لیکن وعظ کی مجلس آنحضرتؐ اور صحابہؓ سے منقول ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بیان کرنا اور اپنے قصے بیان کرنا بالاتفاق درست اور باعث اجر و ثواب عظیم ہے اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا ۱۲ منہ لے یعنی شاعروں کی طرح ان کی شعریں بہبودہ اور لغو عشقیہ اور فحش مضامین کی نہیں ہیں بلکہ انہوں نے اللہ کے بغیر کسی مدح کی ہے ایسی شعریں کہنا بالاتفاق جائز بلکہ ثواب ہے۔

الرُّوحُ، يُعْنِي بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَكَوْنِيَنَّ  
رَسُولُ اللَّهِ يَتْلُو كِتَابَهُ إِذَا اشْتَقَّ مَعْرُوفٌ  
مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعًا، أَدَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى  
فَقُلُوبُنَا بِهِ مُوَدَّنَاتٌ أَنْ مَا قَالَ دَاقِحٌ ۖ  
يُنِيْتُ يُجَانِي جُنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ ۖ إِذَا  
اسْتَقْلَمْتُ بِالْمَشْرِكَينِ الْمَضَاجِعِ تَابَعَهُ  
عُقَيْلٌ وَقَالَ الرَّبِيعِيُّ أَخْبَرَنِي الرَّهْزِيُّ عَنْ  
سَعِيدٍ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۖ

۱۰۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو السُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا جَدُّ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَارِفِ بْنِ عَمْرٍو  
قَالَ رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ كَانَتْ بِيَدِي قِطْعَةٌ اسْتَبْرَقْتُ فَكَانَتْ لَا  
أُرِيدُ مَكَائِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ وَكَانَتْ  
كَانَ اثْنَيْنِ أَكْبَانِي أَرَادَ أَنْ يَدَّ هَبَانِي إِلَى النَّارِ  
فَنَلَقَا هُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لَمْ تَرَوْا خَلِيئَا عَمَّه  
فَقَصَّتُ حَقِصَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ نَعِمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يَقْصِي مِنْ  
النَّارِ لَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْصِي مِنَ النَّارِ وَكَانُوا  
لَا يَزَالُونَ يَقْصُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الرَّوْمِيُّ أَنَّهَا فِي اللَّيْلَةِ السَّابِقَةِ مِنَ  
الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاصَلْتُمْ فِي الْعَشْرِ  
الْأَوَّخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّجًا فَلْيَتَحَرَّجْهَا مِنَ  
الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ

باب ۳۱۱۱ النَّدَاةُ عَلَى الرَّغَتَى

ہمارے دل اندھے تھے، اُس نے ہمیں راستہ بتایا  
ہمارے دلوں کو یقین ہے کہ جو وہ فرماتا ہے ہو کر ہے گا  
رات کو اپنے پہلو بستر سے الگ رکھتا ہے۔ مشرکوں  
کافروں کے بستر تو نیند کی وجہ سے بھاری ہوتے ہیں۔  
یونسؑ کی طرح اس حدیث کو عقیل نے بھی زہریؒ سے روایت  
کیا۔ زہریؒ کہتے ہیں مجھے زہریؒ نے بحوالہ سعید اور اعرج حضرت ابو  
ہریرہ سے روایت کیا۔

رازا ابو النعمان از محمد بن زید از ایوب از تارفع عن ابن عمر کہتے ہیں میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ خواب دیکھا کہ میرے ہاتھ  
میں ایک دبیر ریشمی کپڑے کا ٹکڑا ہے۔ میں جنت میں جہاں بھی جانا  
چاہتا ہوں وہ مجھے اُڑا لے جاتا ہے۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ میرے پاس  
دو فرشتے آئے اور مجھے دوزخ میں لے جانے لگے۔ پھر ایک اور فرشتہ  
سبھی اُن دو فرشتوں میں آگیا۔ اور مجھ سے کہنے لگا۔ خوف نہ کر اور ان دو  
فرشتوں سے کہا: اے (ابن عمرؓ کو) چھوڑ دو۔ میرا یہ خواب حضرت  
حفصہ میری بہن نے آنحضرتؐ کو سنایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا عبد اللہ نیک آدمی ہے کاش رات کو وہ نماز بھی پڑھا کرتا! آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بعد عبد اللہ بن عمرؓ کے دل پر یہ اثر  
ہوا کہ عبد اللہ بن عمرؓ ہمیشہ رات کو نوافل پڑھتے

صحابہ اکثر اپنے اپنے خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
بتاتے کہ شب قدر رمضان کی سنائیسویں رات میں ہے۔ آخر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں تم سب کے خواب  
رمضان کے آخری عشرہ میں شب قدر ہونے پر متفق ہیں۔ لہذا جو  
اس کو تلاش کرنا چاہے، وہ آخری عشرہ میں اسے تلاش کرے۔

باب ۳۱۱۲ فجر کی دو سنت پڑھنے پر ہمیشگی کرنا

الْفَجْرِ

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُزَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَافِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُشَاءَ ثُمَّ صَلَّى ثَنَانِي دُرُكَاعَاتٍ وَدُرُكَعَتَيْنِ جَالِسًا وَدُرُكَعَتَيْنِ بَيْنَ النَّبِيِّ آتَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ يَدُ عَهْمَا آتِيًا

باب ۳۷۸ الفجوة على الشق الأيمن بعد ركعتي الفجر

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُزَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكَعَتِي الْفَجْرِ أَضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ

باب ۳۷۹ مَنْ تَحَدَّثَ بَعْدَ الدُّرُكَعَتَيْنِ وَلَمْ يَضْطَجِعْ

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي النَّفْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظًا

رازی عبد اللہ بن یزید از سعید یعنی ابن ابی ایوب از جعفر بن ربیعہ از عراف بن مالک از ابوسلمہ حضرت عائشہ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز پڑھی اور تہجد کی آٹھ رکعات اور دو رکعتیں بیٹھ کر اور دو رکعتیں صبح کی اذان اور تکبیر کے درمیان جنہیں آپ کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

باب - فجر کی دو سنتیں پڑھ کر دائیں کروٹ پر لیٹ جانا۔

رازی عبد اللہ بن یزید از سعید بن ابی ایوب از ابوالاسود از عروہ بن زبیر حضرت عائشہ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر کی دو سنتیں پڑھ لیتے، تو دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے۔

باب - فجر کی سنتیں پڑھ کر بائیں کرنا اور نہ لیٹنا۔

رازی بشر بن حکم از سفیان از سالم ابو النضر از ابوسلمہ حضرت عائشہ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو سنتیں پڑھ کر فارغ ہو جاتے تو اگر میں بیدار ہوں تو مجھ سے بات چیت کرتے۔ ورنہ لیٹ جاتے۔ یہاں تک کہ فرض فجر کے لیے اطلاع دی جاتی۔

۱۔ اسی سے بعضوں نے فجر کی سنتوں کو واجب کہا ہے امام حسن بصری سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ ۱۔ یہ باب امام بخاری نے لاکر اس طرف اشارہ کیا کہ فجر کی سنتوں کے بعد لیٹ رہنا کچھ واجب نہیں ہے اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام استراحت کے لیے کیا تھا تہجد کی تھکاوٹ دور کرنے کو تو یہ سنت نہیں اور ابن مسعود اور ابراہیم خفی کے انکار کو سند لاتے ہیں اور ابن عمرؓ کے اس قول کو کہ یہ لیٹنا بدعت ہے ۴ منہ ۳۔ یہ گستاخ اعزاز ہے حضرت عائشہ کے لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم براہ راست انہیں حدیث بیان کرتے ہیں کیونکہ آپ کی ہر بات دین ہے لوگ تو کہتے ہیں مجھے حان نے کہا فلاں سے مدثر فلاں عن فلاں مگر حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلا واسطہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ یہ ترجمہ ہے مدثری کا۔ عبدالرزاق ۱۲ منہ -



حَدَّثَنِي وَآلَا أَمْلَجَمَ حَتَّى يُؤَدَّنَ بِالنَّسْكَوَةِ -

باب ۳۹۳ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنً

مَثْنً قَالَ مُسْنَدًا وَيَذْكُرُ ذَلِكَ

عَنْ عَمْرِو بْنِ دُرَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ

بْنَ زَيْدٍ وَعَمْرُو مَةَ وَالْهَرَوِيَّ وَ

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ

مَا أَدْرَكْتُ فَقَهَاءَ أَسْرَفْنَا وَلَا

يُسَلِّمُونَ فِي كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنَ

النَّهَارِ -

۱۰۹۳- حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْإِسْمَاعِيلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا

الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا لَمَّْا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ

مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ

رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي

أَسْتَعِيْزُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ

وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ

لَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي

باب - نفل نمازیں دو دو رکعت کر کے پڑھنا - امام

بخاری کہتے ہیں کہ ایسا ہی منقول ہے حضرت عمار، ابو

ذرہ، انس صحابہ سے اور جابر بن زید اور عمرہ ابن ہنسی

تابعین سے

یحییٰ بن سعید انصاری کہتے ہیں میں نے مدینہ

کے علماء کو بھی دیکھا وہ دن کو ہر دو رکعت کے بعد

سلام پھرتے

داؤد بن ابی عبد الرحمن بن ابی الموال از محمد بن منکدر جابر بن عبد اللہ

کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دین و دنیا کے تمام کاموں میں

استخارہ کرنے کی تعلیم دیتے تھے جیسے آپ ہمیں کوئی قرآنی سورت کی

تعلیم دیتے - آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا

ارادہ کرے تو دو نفل پڑھے - پھر کہے : توجہ اے اللہ میں تجھ سے

تیرے علم کی بدولت خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کی بدولت طاقت

چاہتا ہوں اور تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں تجھے قدرت ہے مجھے نہیں

تجھے علم ہے مجھے نہیں تو عالم الغیب ہے میرے اللہ اگر تو جانتا ہے

کہ یہ کام جس کے لیے استخارہ کر رہا ہوں میرے دین و دنیا اور انجام

کار کے لیے بہتر ہے یا یوں فرمایا بالفعل اور آئندہ میرے لیے بہتر ہے

تو وہ مجھے نصیب کر اور آسان کر اور اس میں برکت دے اگر تو جانتا ہے

وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةُ أَمْرِي أَدَقَّالْ عَاجِلُ أَمْرِي وَ  
أَجَلُهُ فَأَقْدَرُ لِي وَكَيْسَرُهُ لِي ثُمَّ بَارَكْ لِي فِيهِ  
وَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ سُكْرِي فِي دِينِي  
وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةُ أَمْرِي أَدَقَّالْ فِي عَاجِلِ  
أَمْرِي وَأَجَلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ  
وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ ارْضِنِي بِهِ  
قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ -

۱۰۹۴- حَدَّثَنَا السُّكْتِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سُلَيْمٍ الرَّزْقِيِّ سَمِعَ  
أَبَا مَتَاذَةَ بْنَ رِجْعِي الْأَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ  
فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يُصَلِّيَ وَكَغَتَيْنِ -

۱۰۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي  
طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى تِلْكَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَغَتَيْنِ ثُمَّ انْصَوَفَ -

۱۰۹۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَغَتَيْنِ قَبْلَ

کہ یہ کام میرے دین و دنیا اور انجام کار کے لیے بُرا ہے یا یوں فرمایا  
بالفعل اور آئندہ میرے لیے بُرا ہے تو اسے مجھ سے ہٹالے اور جہاں  
میرے لیے بہتری ہو وہ مجھے نصیب کر اور مجھے اس پر خوش رکھ دے  
اے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہذا الامور کی جگہ اپنی ضرورت  
کا نام لے

رکی بن ابراہیم از عبد اللہ بن سعید از عامر بن عبد اللہ از عمرو بن  
سلیم زرقی، ابو قتادہ بن ربیع انصاری کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو  
رکعت پڑھ لے (تختہ المسجد)

راز عبد اللہ بن یوسف از مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ  
انس بن مالک کہتے ہیں آنحضرت نے ہمیں دہمارے گھر میں جب دعوت میں  
آئے تھے، دو رکعت پڑھائیں، پھر تشریف لے گئے

رازیحی بن بکیر از عقیل از ابن شہاب از سالم  
عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
دو رکعت سنت ظہر کے قبل اور دو رکعت بعد ظہر کے پڑھیں  
دو رکعت جمعہ کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت

لے یعنی دل میں بھی میرے رنج اور کراہت نہ رہے ایک بزرگ سے پوچھا تمہارا کیا حال ہے خوش ہو یا ملول انہوں نے کہا جس کے مراد دونوں ہیں رہے ہوں وہ خوش  
ہوگا یا رنجیدہ میری مراد اور خوشی دہی ہے جو میرے مالک کی مراد اور خوشی ہے پھر مجھ کو رنج کیسا خوشی ہی خوشی ہے یہ حدیثی اور بغیر کا انتہائی درجہ ہے کہ کوئی  
اپنی سب مرادیں خداوند کریم جل جلالہ کی مراد میں غرق کر دے اور کوئی مراد بخیر اس کی ذات مقدس کے باقی نہ رہے ۱۲ مسئلہ اس حدیث سے بھی امام بخاری نے  
یہ نکالا کہ نوافل کی دو رکعتیں پڑھنا چاہیں تختہ المسجد جمہور علماء کے نزدیک سنت ہے لیکن ظاہر ہے  
میں بھی مسجد جامعہ مگر تختہ المسجد ضرور پڑھے حافظ نے کہا عید کے دن تختہ المسجد نہ پڑھے بلکہ صرف عید کی نماز ادا کرے ۱۲ مسئلہ -

الْفُجْرَةِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ  
الْمَغْرِبِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ  
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ  
الرَّمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رُكْعَتَيْنِ -

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفُ  
بْنِ سُلَيْمَانَ الْبُكَيْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدَ يَقُولُ  
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ لَهُ هَذَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْكُعْبَةَ  
قَالَ فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَاجِدٌ يَلَا لَدُنْدُ الْبَابِ  
فَأَتَيْتُ فَقُلْتُ يَا بِلَالُ أَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ  
فَإَيْنَ قَالَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوأَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ  
فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الْكُعْبَةِ وَقَالَ أَبُو  
هُرَيْرَةَ أَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِرُكْعَتَيْ الصُّبْحِ وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ  
عَلِيِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَ  
عُمَرُ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ وَصَفَقْنَا وَرَأَوْا  
فَوْكَمَ رُكْعَتَيْنِ

عشا کے بعد پڑھیں ۱۰

از ارادہ از شعبہ از عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ  
کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبے میں ارشاد فرما رہے تھے  
جب کوئی شخص آئے اور خطبہ ہو رہا ہو یا خطبہ کے لیے امام نکل چکا  
ہو، تو دو رکعت نیتہ المسجد پڑھ لے۔

از ابو نعیم از سیف بن سلیمان کی، مجاہد کہتے ہیں عبد اللہ بن  
عمر (رکھ میں) اپنے گھر آئے۔ کسی نے کہا (کیوں بیٹھے ہو؟) رسول اللہ آ  
چکے ہیں اور کعبے کے اندر داخل ہو گئے ہیں، عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں یہ  
سن کر میں آیا۔ دیکھا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے سے باہر نکل  
چکے ہیں اور بلال دروازے پر کھڑے ہیں۔ میں نے کہا بلال! کیا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے  
کہا کہاں؟ فرمایا ان دونوں ستونوں کے درمیان پھر آپ باہر نکلے اور  
کعبے کے دروازے کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں۔ ابوسریرہ کہتے  
ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی دو رکعت پڑھنے کی  
وصیت کی ۱۰

متبان بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت  
ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ میرے پاس آئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف  
باندھی، آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں ۱۰

۱۰ یہ سن کر میں شوکانی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چار چار رکعتیں بھی سنت کی ثابت ہیں تو یہ معمول ہے اس پر کہ کسی آپ نے دو دو رکعتیں  
پڑھیں کسی چار چار رکعتیں ۱۲ منہ ۱۰ اس کو خود امام بخاری نے باب صلوۃ الصبح فی الحضر میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۰ یہ حدیث آپ کسی کتاب میں موصولاً لکھ چکی ہے  
۱۲ منہ ۱۰ ان سب حدیثوں سے امام بخاری نے دن کے نوافل دو دو رکعتیں پڑھنے پر دلیل لی ۱۲ منہ -

بَابُ الْحَدِيثِ بَعْدَ رُكْعَتَيْ

الْفَجْرِ

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ رُكْعَتَيْنِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَقِظًا حَدَّثَنِي إِلَّا أَطْطَعْتُ لِسْفَيْنِ فَإِنْ بَعْضُهُمْ يُؤَدِّيهِ رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ذَاكَ -

بَابُ تَعَاهُدِ رُكْعَتَيْ الْفَجْرِ

مَنْ سَهَاَهَا انْطَوَّأَ

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ التَّوَاتُلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلَى رُكْعَتَيْ الْفَجْرِ -

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي رُكْعَتَيْ

الْفَجْرِ

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْإِسْكَانِيُّ عَنْ مِيشَاوَرٍ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ

بَابُ - نماز فجر کی دو رکعت کے بعد باتیں کرنا -

از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابو النضر از ابوسلمہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنت (دو رکعت) پڑھتے اگر میں بیدار ہوتی، تو مجھ سے باتیں کرتے، ورنہ لیٹ رہتے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے سفیان سے کہا، کہ بعض لوگ یوں روایت کرتے ہیں رکعتی الفجر یعنی فجر کی دو رکعت پڑھتے۔ انہوں نے کہا یہی تو مراد ہیں۔

بَابُ - فجر کی سنت دو رکعت ہمیشہ لازم کر لینا اور

ان کے سنت ہونے کی دلیل -

از زبیان بن عمرو از یحییٰ بن سعید از ابن جریج از عطاریا از عبید بن عمیر حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفل نماز کی اتنی پابندی نہ فرماتے جتنی فجر کی سنت (دو رکعت) کی۔

بَابُ - فجر کی سنت دو رکعت میں قرأت کیسی ہو؟

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ہشام بن عروہ از والدش حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ

۱۔ بعض لوگوں سے امام مالک مراد ہیں جیسے دارقطنی نے نکالا عرض سفیان کی یہ ہے کہ حدیث میں کتبیں سے فجر کی سنت کی دو رکعتیں مراد ہیں اس حدیث سے فجر کی سنت اور فرض کے بیچ میں باتیں کرنے کا جواز معلوم ہوا اور جنہوں نے اس کو مکروہ سمجھا انہوں نے غلطی کی ان کو یہ حدیث نہیں پہنچی ۱۲۔ منہ تمام سنن مؤکدہ میں فجر کی سنتوں کی بہت زیادہ تاکید ہے دوسری روایت میں ہے کہ سفر اور حضر میں کبھی آپ ان کو ناکہ نہیں کرتے تھے اسی لیے بعض علماء نے ان کو واجب بھی کہا ہے مگر امام بخاری نے اس حدیث سے دلیل لی کہ وہ سنت ہیں کیونکہ ان کو نوافل میں سے کہا ہر آدمی کو ہمیشہ فجر کی سنتیں پڑھنا چاہیے اگر وقت تنگ ہو اور فرض کے فوت ہونے کا خیال ہو تو فرض پڑھے پھر کوئی نفل پڑھے جب فرض کی تکبیر پوری ہو جیسے اوپر گذر چکا ۱۳۔ منہ ۱۲۔ یعنی مختصر یا مطلق آگے حدیثوں سے ثابت کیا کہ فجر کی سنتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی مختصر قرات کرتے ایک حدیث میں ہے کہ کافرون اور اخلاص کیا اچھی دو سورتیں ہیں جو فجر کی سنتوں میں پڑھی جاتی ہیں ۱۲۔ منہ -

رکعات پڑھتے۔ پھر جب اذانِ صبح سنتے تو دو رکعت خفیف و مختصر پڑھتے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النَّدَاءَ بِالصُّبْحِ رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمَّتِهِ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاقًا حَكًّا شَا أَحَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا دُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الْوُكُوعَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَوةِ الصُّبْحِ حَتَّى إِنْ لَمْ يَأْكُلْ هَلْ قَرَأَ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ

باب ۳۳۱ التَّطَوُّعُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ صَلَاتَهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ قَامَتَا

از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از محمد بن عبد الرحمن ان کی چھویں عمرہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں دوسری سند از احمد بن یونس از زبیر از یحییٰ ابن سعید از محمد بن عبد الرحمن از حضرت عمرہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے فرض سے پہلے جو (سنت) دو رکعت پڑھتے تو انہیں مختصر کرتے یہاں تک کہ میں سوچتی کہ آپ نے سورہ فاتحہ بھی پڑھی یا نہیں یہ

باب ۳۳۲ نماز فرض کے بعد والی نماز

از مسدد از یحییٰ بن سعید از عبید اللہ از نافع ابن عمر کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعت ظہر سے پہلے دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشا کے بعد، دو رکعت جمعہ کے بعد پڑھیں۔ آپ مغرب و عشا کی سنتیں اپنے گھر پڑھتے تھے

عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں میری بہن حضرت حفصہ نے فرمایا

یہ ماخذ ہے یعنی بہت کچھ چکی پڑھتے تھے مسلم اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ آپ ان میں سورہ کافرون اور اخلاص پڑھا کرتے ۱۲ منہ ۱۳ پہلے فجر کی سنت کا بیان کیا کیونکہ وہ سب سنتوں سے زیادہ مؤکد ہیں اب اور نمازوں کی سنتیں بیان کریں اور چونکہ یہ اکثر فرض کے بعد ہوتی ہیں اس لیے المکتوبہ کہا ورنہ ظہر میں فرض سے پہلے بھی دو یا چار سنتیں ہیں ۱۲ منہ ۱۳ ساتھ پڑھنے سے یہ عرض نہیں ہے کہ جماعت سے پڑھیں اور جو شخص سننِ راتب میں جماعت کا قائل ہو رہے اس کا قول ہے دیں ۱۲ منہ ۱۳ اس سے بعض لوگوں نے دلیل لی ہے کہ رات کے نفل گھر میں پڑھنا افضل ہے اگر بات یہ تھی کہ دن کو آپ کام کاج کے لیے مسجد میں رہتے اس لیے سنتیں بھی پڑھتے اور رات کو آپ اکثر گھر میں رہتے اور مغرب اور عشا کی سنتیں گھر ہی میں پڑھ لیتے ۱۲ منہ۔

الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ وَحَدَّثَنِي أَخِي  
حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يُصَلِّي ذِكْرَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُطْلَعُ الْفَجْرُ  
وَكَانَتْ سَاعَةً لَا أَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا تَابَعَهُ كَثِيرٌ مِنْ فُرْقِدٍ وَ  
أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ  
عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ  
فِي أَهْلِهِ

بَابُ ۴۴ مَنْ لَزِيَّتْ طَوَّعَ بَعْدَ  
السُّنُوبَةِ

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا  
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا جَمِيعًا وَسَبْعًا  
جَمِيعًا قُلْتُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَطْلُتَهُ أَخُو الظُّهْرِ  
وَعَجَلُ الْعَصْرِ وَعَجَلُ الْعِشَاءِ وَأَخُو الْمَغْرِبِ  
قَالَ وَأَنَا أَطْلُتُهُ

بَابُ ۴۵ صَلَوةٌ الصُّغَى فِي  
السَّفَرِ

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَوْبَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ  
قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَتُصَلِّي الصُّغَى قَالَ لَا قُلْتُ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو خفیف رکعتیں طلوع فجر کے بعد پڑھتے  
اور یہ وہ وقت ہوتا تھا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
نہیں جاتا تھا۔ (اس لیے مجھے خود معلوم نہیں حضرت حفصہ ہی کو معلوم ہے)  
عبید اللہ کے ساتھ اس حدیث کو کثیر بن فرقہ اور ایوب نے بھی  
نافع سے روایت کیا اور ابن ابی الزناد نے اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ  
سے انہوں نے نافع سے روایت کیا۔ اس میں فی بیتہ کے بجائے  
فی اہلہ ہے ۴۴

باب - نماز فرض کے بعد نوافل نہ پڑھنے والا -

رازی علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو از ابوالشعثاء جابر بن زید  
ابن عباس کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر و عصر  
کی آٹھ رکعتیں پڑھیں مغرب اور عشا کی سات رکعات ملا کر پڑھیں۔ (یہ صرف  
فرض ہیں سنت وغیرہ نہیں) عمرو کہتے ہیں میں نے ابوالشعثاء سے کہا غالباً  
یہ آپ نے ظہر میں تاخیر کر کے عصر میں جلدی کر کے ملائی ہوں گی، اسی طرح  
عشا میں تعمیل فرما کر مغرب کو مؤخر کر کے ملائی ہوں گی۔ ابوالشعثاء نے کہا میرا  
بھی یہی خیال ہے ۴۴

باب - سفر میں چاشت کی نماز پڑھنا -

رازمسدد از یحییٰ بن سعید از شعبہ از توبہ بن کيسان (مؤثر) کہتے  
ہیں میں نے ابن عمر سے کہا کیا آپ چاشت پڑھا کرتے ہیں؟ انہوں نے  
کہا نہیں! میں نے عرض کیا حضرت عمرؓ پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں!

۱۔ کیونکہ فجر سے پہلے اور عشا کی نماز کے بعد اور ٹھیک دوپہر کو گھر کے کام کا جی لوگوں کو بھی اجازت لے کر اندر آنا چاہیے اس وقت غیر لوگ آپ سے کیوں کر مل سکتے  
اس لیے ابن عمرؓ نے ان سنتوں کا حال اپنی بہن ام المومنین حفصہؓ سے سن کر معلوم کیا ۱۲ منہ ۴۵ مطلب ایک یہی ہے یعنی مغرب اور عشا کی سنتیں اپنے گھر  
والوں میں پڑھتے ۱۲ منہ ۴۵ امام بخاری ترک سنت کی دلیل بیان کر رہے ہیں۔ عبد الرزاق ۱۲ منہ

فَعَزَّوْا قَالًا قُلْتُ قَالُوا بَكَوْا قَالًا قُلْتُ قَالُوا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالًا لَأَحَالَهُ .

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَنْ يُونُسَ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
بْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ سَمِعْتُ شَا أَمَّا أَنَّهُ سَأَلَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الصُّحْبَى غَيْرُ  
أَوْ هَافِيٌّ فَإِنَّهَا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْنَهُمَا يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ فَأَعْتَسَلَ وَصَلَّى  
ثَمَانِي رَكَعَاتٍ فَلَمْ يَرِ مَلَاةٌ قَطُّ أَحْفَافًا مِنْهَا غَيْرُ  
أَنَّهُ يَتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ .

باب ۳۷ مَنِ لَمْ يَقْضِ الصُّحْبَى  
وَرَأَاهُ فَاسْعَا .

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
ذَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ  
سُبْحَةً الصُّحْبَى وَرَأَى لَأَسْبَحَهَا .

باب ۳۸ مَلُوقَةُ الصُّحْبَى فِي الْحَضَرِ  
قَالَهُ عِثْبَانُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

میں نے عرض کیا حضرت ابو بکرؓ پڑھتے تھے؟ کہا نہیں! میں نے کہا کیا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں! میرے خیال میں یہ

از آدم از شعبہ از عمرو بن مرة) عبد الرحمن بن ابی لیلہ کہتے ہیں ہمیں  
کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت پڑھتے  
دیکھا ہو ام ہانی فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز ان کے  
ہاں گئے آپ نے غسل فرمایا اور آٹھ رکعات چاشت کی، اتنی مختصر تھیں  
کہ ایسی خفیف و مختصر نہ کہیں نہیں دیکھی۔ صرف اتنا تھا کہ رکوع و  
سجود پورا کرتے تھے

باب ۳۹۔ چاشت کی نماز پڑھنا اور اسے ضروری خیال  
نہ کرنا۔

از آدم ابن ابی ذہب از زہری از عروہ) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔  
مگر میں پڑھتی ہوں

باب ۴۰۔ وطن میں نماز چاشت پڑھنا۔ اسے مذہبان بن  
مالک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا

۱۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے خود تو آنحضرتؐ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا نہیں لیکن دوسرے کسی سے سنا ان کو یقین نہ آیا اس لیے کہا کہ میں نہیں سمجھتا ایک روایت میں ہے  
کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے ان کو بدعت کہا اب امام بخاری نے اس حدیث کو جو اس باب میں ملائے اس کا مطلب سمجھ نہیں آتا کیونکہ یہ باب اس لیے موضوع ہوا ہے کہ سفر کی حالت  
میں آپ نے چاشت کی نماز پڑھی جیسے ام ہانی کی حدیث سے نکلتا ہے۔ بعضوں نے کہا امام بخاری کی عرض یہ ہے کہ جن احادیث میں چاشت کی نماز نہ پڑھنا مذکور ہے وہ حالت  
سفر پر معمول ہے اور جن میں مذکور ہے وہ حالت حضر میں بعضوں نے کہا ترجمہ باب کا مطلب یہ ہے کہ سفر میں چاشت کی نماز پڑھی جائے یا نہیں تو ابن عمرؓ کی حدیث سے  
نفی ثابت کی اور ام ہانی کی حدیث سے اس کا اثبات کیا واللہ اعلم ۱۲ منہ ۱۳ یعنی قرات انتہا کی مختصر رکوع و سجود پورا اس سے رکوع و سجود کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ بخونگے  
مارنے والوں کو ام ہانی کے ان الفاظ سے سبق لینا چاہیے۔ عبد الرزاق ۱۲ منہ ۱۳ اس لفظ سے کہ میں نے آنحضرتؐ کو پڑھتے نہیں دیکھا باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ اس  
کا پڑھنا ضرور ہوتا تو وہ آنحضرتؐ کو ہم روز پڑھتے دیکھتے تھے قطعی نے کہا حضرت عائشہؓ کے نہ دیکھنے سے چاشت کی نماز کی نفی نہیں ہوتی ایک جماعت صحابہ نے اس کو  
روایت کیا ہے جیسے انسؓ اور ابو ہریرہؓ اور ابو اسامہؓ اور عقبہ بن عبد اور ابن ابی اوفیؓ اور ابو سعیدؓ اور زید بن رقمؓ اور ابن عباسؓ اور جابرؓ اور حذیفہؓ  
اور ابن عمرؓ اور ابو موسیٰؓ اور عتبہ بن عامرؓ اور علیؓ اور معاذ بن انسؓ اور نواس اور ابو بکرہؓ اور الامروہ وغیرہ ۱۲ منہ ۱۳ عتبہ بن مالک کی حدیث اور پر کسی ہاں اس کتاب میں گذر  
چکی ہے اور امام احمد نے اس کو اس لفظ سے نکالا کہ آنحضرتؐ نے ان کے گھر میں چاشت کی نفی پڑھ سب لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی ۱۲ منہ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۰۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّاسٌ هُوَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْلَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَا أَدْعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ صَوْمٌ ثَلَاثَةَ أَكَامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةٌ الصُّبْحِيَّةُ وَنَوْمٌ عَلَى وَثَرٍ

۱۱۰۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَطِيعُ إِلَّا اللَّهَ وَالنَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ مَعَكَ فَصَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَكَأَنَّهُ إِلَى يَدَيَّ وَنَفَعَنِي لَهُ طَوْفٌ وَحَصِيرٌ بِمَاءٍ فَصَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَكَلَعْتُ بَيْنِي وَفَالُانُ بْنُ فُلَانٍ بَنُ الْجَادِ وَدُرْدُ بَنُ مَالِكٍ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحِيَّةَ فَقَالَ مَاذَا آتَيْتُهُ صَلَّى عَلَيْهِ ذَلِكَ الْيَوْمَ

باب التَّوَكُّعَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ

۱۱۱۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

رازمسلم بن ابراہیم از شعبہ از عباس جویری از ابو عثمان مہدی حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں مجھے میرے جانی دوست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت کی میں مرتے دم تک انہیں نہیں چھوڑوں گا : ایک یہ کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا۔ دوسرے چاشت کی نماز پڑھنا تیسرے در پڑھ کر سونا۔

رازی علی بن جعد از شعبہ از انس بن سیرین انس بن مالک کہتے ہیں ایک انصاری جو موٹا آدمی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگا۔ میں آپ کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہو سکتا۔ پھر اُس نے آپ کے لیے کھانا تیار کیا، اور آپ کو اپنے گھر لایا۔ چٹائی کا ایک حصہ دھویا۔ آپ نے اسی پر دو رکعتیں پڑھیں

عبد الحمید بن منذر بن جبارو نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا میں نے تو اس دن کے سوا پڑھتے نہیں دیکھا

باب قبل نماز ظہر دو رکعت پڑھنا۔

رازی سلیمان ابن حرب از حماد بن زید از ایوب از نافع حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنت کی دس

۱۵ یعنی ایام بیض کے روزے ۱۳۔۱۴۔۱۵ تاریخوں میں ہر مہینے کے ۱۲ منہ کم سے کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں یا بارہ رکعتیں امام ابن قیم نے چاشت کی نماز میں چھ مذہب نقل کیے ہیں ایک یہ ہے کہ مستحب ہے دوسرے یہ کہ کسی سبب سے پڑھنا چاہیے تیسرے مستحب نہیں چوتھے کسی پڑھنا کسی نہ پڑھنا پانچویں ہمیشہ پڑھنا لیکن گھر میں چھتے یہ کہ بدعت ہے حاکم نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چاشت کی نماز میں ان سورتوں کے پڑھنے کا حکم دیا جن میں غنّی کا لفظ ہے والضحی والشمس وحمہا قسطلانی نے کہا غرنی نے اوسط میں روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت کا ایک دروازہ ہے جس کو باب الضحیٰ کہتے ہیں قیامت کے دن ایک ہیکارنے والا ہیکارے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو ضحیٰ کی نماز پڑھتے تھے یہ ان کا دروازہ ہے اللہ کی رحمت سے اس میں داخل ہوں اس نماز کا وقت سورج کے بلند ہونے سے زوال تک ہے ۱۲ منہ



قَالَ حَفْصَةُ: مَنْ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرَبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَوةِ الصُّبْحِ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا يُدْخِلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا حَدَّثَنِي حَفْصَةُ أَنَّهَا إِذَا أَدَّتِ الْمُؤَذِّنَ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَكُونُ أَرْبَعًا قَبْلَهُ الظُّهْرَ وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَدَاةِ تَابِعَهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَمْرُو عَنْ شُعْبَةَ۔

باب ۴۹۔ الصَّلَاةُ قَبْلَ الْمَغْرِبِ۔

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ الْأَسَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَوْفَقْتُ صَلَوةَ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ لَمْ يَكُنْ شَأْنًا كَرَاهِيَةً أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي يُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي

رَكَاتٍ يَارَكِيس۔ دو ظہر سے پہلے دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد گھر میں، دو عشا کے بعد گھر میں۔ دو فجر سے پہلے اور یہ وہ وقت تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی نہ جاتا، مگر ام المومنین حفصہؓ نے حج سے بیان کیا کہ جب مؤذن اذان دیتا اور فجر ہوتی تو آپ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے (یعنی فجر کی دو رکعت سنت)

از مسدّد از یحییٰ از شعبہ از ابوالحسن بن محمد بن منشد از والدش حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعت سنت کو اور فجر سے پہلے دو رکعت سنت کو نہیں چھوڑتے تھے یحییٰ کے ساتھ اس حدیث کو ابن ابی عدی اور عمرو بن مزروعی نے بھی شعبہ سے روایت کیا

باب۔ مغرب سے پہلے سنت پڑھنا

از ابو معمر از عبدالوارث از اسد بن عبد اللہ بن بردہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغرب سے پہلے (دو رکعت سنت) پڑھا کرو۔ تیسری بار یوں فرمایا جس کی مرضی ہو (یعنی اختیار دے دیا) اس خیال سے کہ کہیں لوگ ضروری نہ سمجھ لیں

از عبد اللہ بن یزید از سعید بن ابی یوب از یزید بن ابی حبیب از مرشد بن عبد اللہ بن یزید کہتے ہیں میں نے عقبہ بن عامر جہنی کے پاس کیا۔ میں

۱۔ اخاف اسی پر عمل کرتے ہیں اور اسی واسطے ان کے نزدیک ظہر سے پہلے چار رکعتیں سنت موکدہ ہیں کیونکہ لفظ لا یدک فی استمرار و دوام ظاہر کرتا ہے یہ حدیث بظاہر ترجمہ باب کے خلاف ہے مگر غالباً امام بخاری کا مقصد یہ ہو گا کہ پہلی حدیث میں جو دو رکعت ہیں وہ تحیت المسجد کی ہوں گی اور چار رکعات سنت موکدہ آپ گھر میں پہلے پڑھ آتے ہوں گے اس لیے تضاد نہیں۔ عبد الرزاق ۱۲ منہ ۱۲ یعنی سنت موکدہ نہ سمجھ لیں اکثر شافعی نے اس کو سنن راتب میں نہیں بیان کیا ۱۲ منہ۔

حَبِيبٌ قَالَ سَمِعْتُ مُرْسِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزِيدِيَّ  
قَالَ أَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ أَلَا  
أُجْعَلُكَ مِنْ أُمَّيْ تَوْبِيحٍ يَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ  
صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ  
عَلَى سَهْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثَلَاثُ مَرَّاتٍ الْآنَ قَالَ الشُّغْلُ

**باب ۱۱۱۳** صَلَاةُ التَّوَائِلِ جَمَاعَةً  
ذَكَرَ النَّسَائِيُّ وَمَاتِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۱۳۔ حَلَّ ثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ  
ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ  
عَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ  
بِحُجَّةٍ مَعَهُمَا فِي دُجْجِهِمْ مِنْ بَنِي كَنْتَ فِي دَارِ إِهْدَمَ  
فَرَعَمَ مُحَمَّدٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَثْبَانَ ابْنَ مَالِكٍ  
الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مَعَهُ شَرَهْدٌ بَدَأَ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ أَمْرًا لِعَوْمِي  
بَنِي سَالِمٍ وَكَانَ يَقُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَإِذَا  
جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشْفُقُ عَلَيَّ أَجْتَنِبُ أَذًا قَبْلَ  
مَسْجِدِهِ فَمِثَّمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَكْرَهْتُ بَعْضِي وَإِنَّ الْوَادِيَّ الَّذِي  
بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ

نے کہا: آپ کو ابو تیمیم عبد اللہ بن مالک پر تعجب نہیں ہونا۔ وہ مغرب سے  
پہلے دو رکعت پڑھتے ہیں۔ حضرت عقبہ نے فرمایا ہم بھی آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ میں نے کہا  
آپ کیوں نہیں پڑھتے؟ فرمایا دنیاوی کام (سے) فرصت نہ ملنے کی  
(وجہ سے)۔

**باب ۱۱۱۴** نوافل جماعت سے پڑھنا۔ اسے حضرت انس اور  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کیا

از اسماعیل بن یعقوب بن ابراہیم از والدش ابراہیم بن سعد از ابن  
شہاب (محمود بن ربیع انصاری، انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ  
کی وہ گلی یاد تھی جو آپ نے ان کے (یعنی محمود کے) منہ میں ڈالی تھی، پانی  
اس کنوئیں کا تھا جو محمود کے گھر میں تھا۔ محمود بن ربیع کہتے ہیں میں نے  
عثبان بن مالک انصاری سے سنا، عثبان مجاہد بن بدر میں سے ہیں وہ  
کہتے ہیں، میں اپنی قوم بنی سالم کا امام تھا انہیں نماز پڑھانا تھا،  
میرے اور مقتدیوں کے گھروں کے درمیان ایک نالہ حائل تھا۔ مینہ  
آنے پر نالہ بھر جاتا اور مجھے اس میں سے گزرنا اور مسجد جانا مشکل ہو  
جاتا۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ عرض کیا کہ میری بیٹائی  
کمزور ہے اور میرے اور میری قوم کے درمیان نالہ واقع ہے، جو مینہ  
برسنے سے بہنے لگتا ہے، مجھے اس سے گزرنا مشکل ہو جاتا ہے۔  
میں چاہتا ہوں آپ تشریف لائیے اور میرے گھر میں ایک جگہ نماز  
پڑھ دیجئے۔ میں اُسے گھریلو جائے نماز بنا لوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ

عہ عبد اللہ بن مالک حبشانی یہ تابعی غفرم تھا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موجود تھا آپ سے نہیں ملایہ عمر بن حضرت عمر بن عمر کے زمانے میں آیا پھر وہاں رہ گیا  
ایک جماعت نے اس کو مہاجر میں سے لیا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مغرب کا وقت لمبا ہے اور جس نے اس کو توہر قرار دیا اس کا قول بے دلیل ہے مگر یہ رکعتیں جماعت  
کھڑے ہونے سے پہلے پڑھ لینا مستحب ہے اخیر نے امام احمد سے نقل کیا کہ میں نے یہ رکعتیں صرف ایک بار بھی ۱۲ منہ

فَيَسْأَلُ عَلَىٰ أَجْتِبَا رُكْعًا قَوَّدَتْ أَنَّكَ تَأْتِي مَقْعِدِي  
مِنْ بَيْتِي مَكَانًا أَتَيْتُهُ مُصَلًّى فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَعْلَلُ فَنَدَىٰ عَلَىٰ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ  
بَعْدَ مَا اسْتَنَدَ النَّهَارَ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذْنَتْ لَهُ فَاهْتَمَّ بِمَجْلِسِ حَتَّى  
قَالَ أَيْنَ مُجْعَبٌ أَنْ أَصْلَىٰ مِنْ بَيْتِكَ فَاسْتَوْتُ لَهُ  
إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَ  
صَفَعْنَا وَرَأَىٰ فَصَلَّىٰ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَسَلَّمْنَا  
حِينَ سَلَّمُوا وَحَدَّثَهُ عَلَىٰ خَيْرِ رُكْعَةٍ فَصَنَعَهُ لَهُ فَسَمِعَ  
أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فِي بَيْتِي فَنَابَ رِجَالٌ مِنْهُمْ حَتَّى كَثُرَ  
الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ جُبَلٌ مِنْهُمْ مَا فَعَلَ  
مَالِكٌ لَا أَدْرَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ذَاكَ مُنَافِقٌ  
لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذَاكَ إِلَّا تَرَاكَ قَالَ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ  
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَمَا مَعِيَ فَوَ اللَّهِ لَا تَرَىٰ وَدَعَا  
وَلَا حِدَ يَتَّبِعُ إِلَّا إِلَى الْمُنَافِقَيْنِ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَوَّصَ  
عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ

علیہ وسلم نے فرمایا میں ضرور آؤں گا (انشاء اللہ) پھر صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم مع ابوبکر بن دن چڑھے تشریف لائے۔ آپ نے گھر اندر آنے کی اجازت  
طلب فرمائی، میں نے اجازت دی۔ آپ بیٹھے بھی نہیں تھے کہ فرمایا کس  
جگہ نماز پڑھوں؟ میں نے ایک جگہ بنا دی جو مجھے پسند تھی کہ وہاں آپ  
نماز پڑھیں آپ کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا۔ ہم لوگوں نے پیچھے صف  
باندھی آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیر دیا۔ ہم نے بھی آپ کے  
ساتھ ہی سلام پھیر دیا۔ میں نے آپ کو کھانا کھانے کے لیے روکا  
وہ علیم غنی اور آپ کے لیے تیار ہو رہی تھی۔ حملہ والوں نے سنا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں ہیں تو کسی آدمی آپ سے ملنے آ گئے۔  
گھر میں بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے۔ ان حاضرین میں سے ایک شخص  
بولتا، مالک کہاں ہے وہ یہاں کیوں نہیں موجود؟ ایک دوسرے نے  
کہا وہ تو منافق ہے۔ اسے اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت  
نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسی بات مت کہو مجھے معلوم  
نہیں؟ وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے؟ اللہ کے لیے ہی وہ کہتا ہے۔ تب  
وہ شخص بولا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ ہم نے  
تو بخدا اس کی محبت اور بات چیت منافقوں سے دیکھی۔ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے اس شخص کے لیے دوزخ حرام کر دی، جو  
خالص اللہ کے لیے لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ محمود کہتے ہیں میں نے یہ  
حدیث کچھ لوگوں سے بیان کی جن میں ابوالیوب انصاری صحابی بھی تھے  
اس لڑائی میں کہا جس میں انہوں نے انتقال فرمایا یعنی روم میں اور  
یزید بن معاویہؓ ان کا سردار تھا۔ ابوالیوب نے انکار کیا اس حدیث کا  
اور کہا بخدا میرے خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں

۱۔ یہ سہم جبری یا اس کے بعد کا واقعہ ہے جب حضرت معاویہؓ نے قسطنطنیہ پر چڑھائی کی تھی اور اس کا محاصرہ کر لیا تھا مسلمانوں کی فوج کا  
سردار یزید بن معاویہؓ تھا اس فوج میں ابوالیوب انصاریؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بھی موجود تھے انہوں نے مرتے وقت وصیت کی مجھ کو۔  
گھوڑوں کی ٹاپوں میں گاڑ دینا اور مجھے قبر کا نشان بھی نہ رکھنا چنانچہ قسطنطنیہ کے محاصرے کے دیوار سے دفن ہوئے اب تک قسطنطنیہ میں ایک جامع مسجد  
ان کے نام کی موجود ہے اس کو جامع ابوالیوب کہتے ہیں ۱۲ منہ۔

وَجَهِ اللَّهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الرَّيْجِ فَقَدْ نَهَا قَوْمًا  
فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَتِهِ الَّتِي تَوَفَّى فِيهَا  
أَبُو بَكْرٍ بْنُ مَعَاذٍ عَلَى عِلْقَتِهِ بِأَرْضِ الرُّومِ فَأَنكَرَهَا  
عَلَى أَبِي أَيُّوبَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَكُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتُ قَطُّ فَكَبَّرَ ذَلِكَ عَلَى  
فَجَعَلْتُ يَدِي عَلَى إِنْ سَلَّمْتَنِي حَتَّى أَفْعَلَ مِنْ غَزْوَتِي  
أَنْ أَسْأَلَ عَنْهَا عِثْبَانُ بْنُ مَالِكٍ إِنْ دَجِدْتُكَ حَيًّا  
فِي مَسْجِدٍ قَوْمِهِ فَقَعَلْتُ فَأَهْلَكْتُ بِحَبَّةٍ أَوْ  
بِعُمُرَةٍ ثُمَّ سِرْتُ حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَاتَيْتُ  
بَنِي سَالِمٍ فَأَذَاعْتُهُمْ شَيْخٌ أَهْلَى يُقَالُ لِقَوْمِهِمْ  
فَلَمَّا سَلَّمُوا مِنَ الصَّلَاةِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَأَخْبَرْتُهُ  
مَنْ أَنَا ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ الْمَرْءِ بِتَحَدُّثِهِ  
لَمَّا حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ

### باب ۱۱۵ الشُّطْرُ فِي الْكَيْتِ -

۱۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَكْمَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ أَيُّوبَ وَعُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي بَيْتِكُمْ مِنْ صَلَواتِكُمْ وَلَا  
تَتَّخِذُوا هَاهُنَا قُبُورًا نَابِعَةُ عَبْدُ اللَّهِ هَاهُنَا أَبُو  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
باب ۱۱۶ فَفُلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدٍ

فرمایا ہو گا جو تو بیان کرتا ہے۔ محمود بن ریح کہتے ہیں مجھے ان کی یہ بات  
ناگوار گذری۔ میں نے منت مانی اگر اللہ مجھے اس جہاد سے صحیح و سالم  
گھر لوٹائے گا اور عتبہ بن مالک کو ان کی قوم کی مسجد میں زندہ پاؤں گا تو  
دوبارہ یہ حدیث ان سے پوچھوں گا۔ آخر میں جہاد سے واپس آیا۔ اور  
میں نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا۔ پھر فارغ ہو کر چل پڑا مدینہ میں آیا۔  
میں نبی سالم کے محل میں گیا۔ دیکھا تو عتبہ بن ہاشم اور نایبنا ہو گئے ہیں  
اور اپنی قوم کی امامت کرتے ہیں۔ وہ نماز پڑھا رہے تھے، انہوں نے نماز  
سے سلام پھیرا تو میں نے انہیں سلام کیا اور اپنا تعارف کرایا میں فلاں  
شخص ہوں۔ پھر میں نے وہی حدیث دریافت کی۔ انہوں نے ویسے ہی  
بیان کیا جیسے پہلی بار بیان کیا تھا

### باب - نفل گھر میں پڑھنا

دار عبد الاعلیٰ بن حماد از وہیب از ایوب و عبید اللہ از نافع حضرت  
ابن عمر رضی اللہ عنہما میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ نماز گھروں میں بھی  
پڑھا کرو انہیں قبریں نہ بناؤ۔ وہیب کے ساتھ اس حدیث کو عبد الوہاب  
نے بھی ایوب سے روایت کیا۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا  
باب - مکہ اور مدینہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۱۱۷ ترجمہ باب حدیث کی اس عبارت سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے مفاہی کیونکر جماعت سے نفل نماز پڑھنا ثابت  
ہوا ۱۱۸ منہ نماز سے مراد یہاں نفل ہی ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو گھر میں ہو مگر فرض نماز یعنی فرض کا مسجد میں پڑھنا افضل ہے قرین  
مردہ نماز نہیں پڑھتا جس گھر میں نماز نہ پڑھی جائے وہ بھی قبر ہوا ۱۱۹ منہ

## مَلَكَةُ وَالْمَدِينَةُ

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُرَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ قُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ أُرْبِعًا قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزَاً وَكَانَ حَدَّثَنَا هُجْرَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ ابْنِ الْوُهَيْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الرَّسُولِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ وَبِكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ الْأَعْرَبِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَوةٌ فِي مَسْجِدٍ هَذَا خَيْرٌ مِنَ أَلْفِ صَلَوةٍ فِيهِمَا سِوَاكَ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

## بَابُ مَسْجِدِ قُبَاءَ

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُكَيْتَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الصُّبْحِ إِلَّا فِي يَوْمٍ يَقْدَرُ مَرِيكَةً فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَرُ مَهَا هُمَّى فَيَطُوفُ

از حفص بن عمر از شعبہ از عبد الملک، قُتیبہ کہتے ہیں میں نے ابو سعید خدری سے چار باتیں سُنیں: ابو سعید نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور ابو سعید وہ ہیں جنہوں نے بارہ غزوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کیے تھے دوسری سند از علی بن مدینی از سفیان از زہری از سعید، ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین مسجدوں کے علاوہ کسی مسجد کے لیے سفر نہ کیا جائے: وہ تین مسجدیں مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصی ہیں۔

(حاکمہ) یعنی یہ تین مسجدیں درجے میں بلند ہیں اور ان میں نماز کا ثواب واقعی بہت زیادہ ہے۔ باقی تمام مساجد میں ثواب برابر ہے۔ اس لیے کسی مسجد کو خاص درجے والی سمجھ کر اس کی طرف سفر نہ کرنا چاہیئے

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از زید بن ربیع و عبد اللہ بن ابی عبد اللہ از از ابو عبد اللہ از حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے سوا دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے

## بَابُ مَسْجِدِ قُبَاءَ

از یعقوب بن ابراہیم از ابن علیہ از ابیوب، نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمرؓ چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ مگر جس دن مکہ مکرمہ تشریف لاتے چاشت کے وقت آتے پھر طواف کرتے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھتے۔ دوسرے جس دن مسجد قبا میں آتے آپ

سہ قبا ایک مقام ہے مدینہ سے دو تین میل پر ہے پہلے وہیں مسجد بنی ہے اور آنحضرتؐ نے وہیں نماز پڑھی ۱۲ من سہ عبد اللہ بن عمرؓ نے انتہا سنت کے پیرو تھے انہوں نے جب ام ہانیؓ کی حدیث سنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے فتح کے دن چاشت کی نماز پڑھی تو وہ بھی یہی کرنے لگے کہ جب مکہ میں داخل ہوتے تو چاشت کی نماز پڑھتے اور وقتوں میں اس لیے نہ پڑھتے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دونوں میں یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر دو نماز پر ختم تھی اور یہی وجہ ہے کہ کوئی دلی کسی صحابی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا ۱۲ من

بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّي دُكْعَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ  
يَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلُّ  
سَبْتٍ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ يُخْرِجَ  
مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّي فِيهِ قَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُودُ  
رَأْكَبًا وَمَا شَاءَ قَالَ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّمَا أَمْنَعُ كَمَا  
رَأَيْتُ أَمْنِي يَنْصَحُونَ وَلَا أَمْنَعُ أَحَدًا أَنْ  
صَلِّيَ فِي أَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ نَهَارٍ غَيْرُ  
أَنْ لَا يَتَخَوَّوْا كَلُومَ الشَّمْسِ وَلَا عُرُوبَهَا

**باب ۵۴۰** مَنْ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءٍ

كُلَّ سَبْتٍ

۱۱۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَارِشًا  
وَرَأْكَبًا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُفَعِّلُهُ -

**باب ۵۴۱** رِثْيَانِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ

رَأْكَبًا وَمَا شَاءَ

۱۲۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ  
قُبَاءٍ رَأْكَبًا وَمَا شَاءَ رَأْكَبًا قَالَ حَدَّثَنَا

ہر سبت وہاں جاتے۔ جب مسجد میں داخل ہوتے تو بغیر وہاں نماز پڑھے  
باہر نکلنا برا سمجھتے۔ نافع کہتے ہیں عبداللہ بن عمرؓ حدیث بیان کرتے  
تھے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں پیدل اور سوار دونوں  
طرح جاتے۔ نافع کہتے ہیں ابن عمرؓ کہتے تھے میں تو ویسے ہی کرتا ہوں  
جیسے اپنے ساتھیوں یعنی صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا  
میں کسی کو کسی وقت نماز پڑھنے سے نہیں روکتا، چاہے وہ رات دن  
کے کسی وقت میں نماز پڑھیں۔ صرف دو وقتوں میں قصداً نماز نہ پڑھیں  
طلوع شمس اور غروب کے وقت

**باب ۵۴۰** ہر سبت مسجد قبا میں آنا

از موسیٰ بن اسمعیل از عبد العزیز بن مسلم از عبد اللہ بن دینار  
حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں ہر سبت  
پیدل یا سوار ہر طرح تشریف لے آتے اور ابن عمرؓ بھی اسی طرح  
کرتے تھے

**باب ۵۴۱** مسجد قبا میں سوار ہو کر اور پیدل آنا

از مسدد از یحییٰ از عبید اللہ از نافع ابن عمرؓ کہتے ہیں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں سوار ہو کر اور پیدل تشریف لے آتے۔  
ابن نمیر اس میں اتنا اور اضافہ فرماتے ہیں کہ عبید اللہؓ نے نافعؓ سے  
نقل کیا کہ حضرت ابن عمرؓ اس میں دو رکعت بھی پڑھتے تھے

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر سبت کے دن مسجد قبا میں تشریف لے جایا کرتے عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے نساہی کی روایت میں ہے جو مسجد قبا  
آئے وہاں نماز پڑھے اس کو ایک عمرے کا ثواب ملے گا سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا مسجد قبا میں دو رکعتیں پڑھنا۔ بیت المقدس میں دو بار جانے سے  
زیادہ مجھ کو افضل معلوم ہوتا ہے اگر لوگ مسجد قبا کی فضیلت جان لیں تو اونٹوں کے جگر مار کر وہاں آئیں ۱۲ منہ

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قِصْلِي فِيهِ وَكُنْتَيْنِ

## باب ۵۶ فصل ما بين القبر

والقبر

۱۱۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ

عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ

بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنَ رِيَاضِ الْجَنَّةِ -

۱۱۲۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي حُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي

رَوْضَةٌ مِنَ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي

## باب ۵۷ مسجد بيت المقدس

۱۱۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ قُرْعَةَ

مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ

يُحَدِّثُ بِأَدْبَعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَأَعْجَبَنِي وَأَنْقَضَنِي قَالَ لَا تَسْأَلُوا لَسَوْعَةً

يَوْمَئِذٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَوْحُهَا أَوْ دُودُ حَوْضٍ وَلَا

مَوْمِنٍ يَوْمَئِذٍ الْفُطْرُ وَالْأَفْطَى وَلَا صَلَوةَ بَعْدَ

## باب ۵۸ قبر مبارک اور مسجد نبوی کے منبر کے درمیان

خطہ ارض کی افضلیت

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد اللہ بن ابی بکر از عباد بن تمیم)

عبد اللہ بن زید مازنی کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے

گھر اور مسجد نبوی کے منبر کے درمیان جنت کے باغات میں سے

ایک باغ ہے

(از مسدد از یحیی از عبد اللہ از حبیب بن عبد الرحمن از حفص

بن عاصم) ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر

اور مسجد نبوی کے منبر کے درمیان جنت کے باغات میں سے ایک باغ

ہے اور میرا منبر (قیامت کے دن) میرے حوض پر ہوگا

## باب ۵۹ مسجد بیت المقدس کا بیان

(از ابو الولید از شعبہ از عبد الملک) قرعہ بخاری کے غلام ہیں

کہتے ہیں میں نے ابو سعید خدری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی چار حدیثیں سنی ہیں، مجھے وہ بہت پسند ہیں اور عمدہ لگیں۔

ایک تو یہ کہ عورت دو دن کا سفر بغیر شوہر یا محرم رشتہ دار کے نہ

کرے دوسرے یہ کہ دو دن روزہ نہ رکھا جائے؛ عید الفطر عید الاضحیٰ

تیسرے دو نمازوں کے بعد نماز نہ پڑھی جائے صبح کے بعد طلوع

شمس تک، عصر کے بعد غروب تک۔ چوتھے یہ کہ تین مساجد کے

یعنی حقیقتاً اس قدر قطر زمین بہشت کا ایک ٹکڑا ہے یا جو رہاں جہالت کرے گا اس کو آخرت میں بہشت ملے گی علماء نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص یوں تم کھائے

کہ اگر میں بہشت میں نہ جاؤں تو اس کی زہرہ طلاق ہے اور وہ طلاق سے بچنا چاہے تو اس مقدس اور مبارک مکان میں چلا جائے ۱۲ منہ قیامت کے دن

حوض کوثر پر ایک منبر رکھیں گے اس پر آپ اجلاس فرمائیں گے اور اپنی امت کے بیاسوں کو بلا کر سیراب کریں گے ماہرہ نشنہ لبائیم و توجی آب حیات مرحم و زکریا

میکرد و تشنہ لبی بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میرا یہ منبر جو دنیا میں ہے اس جیسے ہر ہے جہاں قیامت کے دن حوض کوثر پر رکھا جائے گا اور اللہ تعالیٰ پھر

اس کو موجود کر دے گا اور یہ اس کی قدرت سے بعید نہیں جیسے مردوں کو چلائے گا ۱۲ منہ



مَلَائِكَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ  
بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ  
الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ  
وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
**باب** اسْتِعَانَةِ الْيَدِ فِي  
الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَعِينُ الرَّجُلُ  
فِي صَلَاتِهِ مِنْ حَسَدٍ بِمَا شَاءَ  
وَوَضَعَ أَبُو اسْحَاقٍ فَلَكَسُوْنَهُ  
فِي الصَّلَاةِ وَدَفَعَهَا وَوَضَعَ عَلَى  
رُفْيِ اللَّهِ عَنْهُ كَفَّهُ عَلَى رُفْيِهِ  
الْأَيْسَرُ إِلَّا أَنْ يَحْتَكَ جِلْدًا أَوْ  
يُصْلِحَ ثَوْبًا

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ  
كَرْبِ بْنِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ  
الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ  
فَامْطَجَعْتُ عَلَى عِزِّ الرُّسُلِ وَالْأَسَادِ وَأَمْطَجَعْتُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاهْلَهُ فِي

علاوہ (کسی اور مسجد کے) سفر کا اہتمام نہ کیا جائے، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ  
مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام ابداً

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا  
**باب** - نماز میں ہاتھ سے نماز کا کوئی کام کرنا  
ابن عباسؓ نے فرمایا نماز میں اپنے بدن سے جو  
چاہے کام کرے۔ ابواسحاقؓ نے نماز میں اپنی ٹوپی  
اتاری اور پھر سر پر رکھی، حضرت علیؓ اپنی ہتھیلی بائیں  
کھانچ پر رکھتے تھے لیکن اگر ضرورت ہوتی، تو بدن کھجلا  
لیا کرتے یا کپڑے کو ٹھیک کر لیا کرتے

۱۱۲۴۔ (از عبد اللہ بن یوسف از مالک از مخرمہ بن سلیمان از کریم  
مولیٰ ابن عباسؓ) عبد اللہ بن عباسؓ حضرت میمونہ کے ہاں ایک  
رات ٹھہرے وہ ان کی خالہ تھیں، فرماتے ہیں میں بستر کے عرض پر لیٹا  
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المؤمنین میمونہؓ بستر کے طول  
پر۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، حتیٰ کہ ادھی رات گزر گئی یا  
ادھی رات سے قدرے کم یا زیادہ۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیدار  
ہوئے اور بیٹھے ہوئے نیند کا خمرا اپنے چہرہ سے ہاتھوں کے ذریعہ

۱۔ اس حدیث سے مسجد اقصیٰ کی فضیلت بھی ابن ماجہ نے مرفوعاً لکھا ہے کہ اقصیٰ میں ایک نماز گزار نماز کے برابر ہے اور طبرانی نے نکالا کہ جب حضرت سلیمانؑ  
نے اس کو بنایا تو دعا کی یا اللہ جو کوئی یہاں نماز کے ارادے سے آئے تو اس کو گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسے اس دن پاک تھا جس دن اس کی ماں  
نے اس کو جنم دیا تھا ۱۲ منہ ۱۔ بشرطیکہ وہ نماز کا کام ہو جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عباسؓ کو پیچھے سے گھرا کر دہائی طرف کر لیا تھا  
۱۲ منہ ۱۔ اس کو سفینہ جہاں میں رسول کیا سلفی کے طریق سے اور ابن ابی شیبہؓ نے بھی نکالا اس میں یوں ہے الا ان یصلح ثوبہ او یجک جسمہ اور جن لوگوں نے  
گناہ کیا کہ یہ ترجمہ باب کا ایک ٹکڑا ہے انہوں نے غلطی کی یہ حضرت علیؓ کے اثر میں داخل ہے ۱۲ منہ



مَوْلَاهَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 حَتَّى انْصَفَ اللَّيْلَ أَوْ قُبِلَهُ بَقِيلٌ أَوْ بَعْدُ  
 بَقِيلٍ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَمَسَحَ التَّوَمَّ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ  
 ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ حَوَاتِمَ سُورَتِهِ  
 إِلَى عَمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَيْءٍ مُعَلَّنَةٍ فَنَوَّصَا مِنْهَا  
 فَأَحْسَنَ وَمُؤَوَّكَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
 بْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ  
 ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي  
 وَآخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتَلُهَا بِسَبْطٍ فَقَضَى  
 رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ  
 ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَدْرَأَتْهُمَا مَطْجَعًا  
 حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَقَضَى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ  
 ثُمَّ حَرَّجَهُ فَقَضَى الصُّبْحَ

### باب مَا سَلَّمَ مِنَ الْكَلَامِ

#### فِي الصَّلَاةِ

۱۱۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو ثُمَيْزٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
 قُسَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْدَشُ عَنْ أَبِي بَرَاهِيمَ عَنْ  
 عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَسْلَمُ عَلَى النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيُرَدُّ عَلَيْنَا  
 فَنُكَلِّمُ جَعْلًا مِنْ عَدِيٍّ الْجَاهِلِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَنَكَلَّمَ

صاف کرنے لگے۔ پھر سورہ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں۔ پھر ایک  
 پُرانی مشک جو ہلکی ہوئی تھی لے کر اس سے وضو فرمایا، بہترین وضو فرمایا پھر  
 نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں میں نے  
 بھی اٹھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وضو کیا اور آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شامل ہو گیا۔ میں آپ کی بائیں جانب کھڑا  
 ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور  
 اپنے ہاتھ سے میرا دایاں کان مروا۔ پھر آپ نے دو رکعت پڑھیں، پھر دو  
 پھر دو، پھر دو رکعت، پھر دو، پھر دو رکعت بارہ، پھر آپ نے دو رکعت پڑھا۔  
 پھر بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ مؤذن آیا آپ اٹھے دو ہلکی سی رکعتیں ادا کیں اور  
 مسجد میں تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

### باب - نمازیں بات کرنے کی ممانعت

از ابن نمیر از ابن فضیل از ابی ہریرہ از ابی ہریرہ از علقمہ عبداللہ ابن  
 مسعود کہتے ہیں ہم نمازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے۔  
 اور وہ نماز ہی میں جواب دے دیتے۔ جب ہم نجاشی (بادشاہ) کے پاس  
 سے ہو کر لوٹے تو ہم نے آپ کو سلام کیا آپ نماز میں تھے جواب نہیں دیا  
 نماز کے بعد فرمایا نمازیں آدمی کو فرصت کہاں ملے

۱۱۲۵- ان فی خلق السموات سے لے کر اخیر تک ۱۱۲۵- اس سے آپ کی یہ عرض تھی کہ ابن عباسؓ سمجھ جائیں کہ ان کو وہی طرف کھڑا ہونا چاہیے تھا۔ ہمیں سے امام بخاری  
 نے ترجمہ باب نکالا کیونکہ جب نمازیں کو دوسرے کی نماز درست کرنے کے لیے ہاتھ سے کام لینا درست تھا تو اپنی نماز درست کرنے کے لیے یہ تو بطریق اولیٰ ہاتھ سے کام لینا جائز ہوگا  
 ۱۱۲۵- نمازیں تو آدمی حق تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہتا ہے اور دھڑل لگاتے رہتا ہے لوگوں سے سلام اور کلام کا موقع نہیں ملتا۔

يُرَدُّ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنِّي فِي الصَّلَاةِ شَغْلًا  
۱۱۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو سَلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اسْتَحَقُّ  
ابْنُ مَنصُورٍ السَّلَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُوَ يُعِيذُ  
سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرُجًا

۱۱۲۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ  
أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ  
الْحَارِثِ بْنِ شَبِيلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ  
قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ إِنَّا لَنَتَكَلَّمُ  
فِي الصَّلَاةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ يُكَلِّمُ أَحَدًا نَا صَاحِبَةً بِحَاجَتِهِ حَتَّى  
تَزُولَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ الْوَسْقَى  
وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَاتِلِينَ فَأَمَّا بِالصَّلَاةِ

بَابُ مَا يُجُوزُ مِنَ الشَّيْءِ وَ

الْحُكْمُ فِي الصَّلَاةِ لِلرَّجَالِ

۱۱۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِبَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَكَانَتْ  
الصَّلَاةُ جَاءَ بِلَالٌ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ حَبِيسُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَعَّاهُ النَّاسُ قَالَ نَعَمْ إِنِّي  
شَغْلٌ فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ

از ابن نمیر از اسحاق بن منصور رسولی از ہونیم ابن سفیان از عیش از  
ابراہیم از علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
دہی حدیث بیان کرتے ہیں (جو اوپر گذر چکی)

از ابراہیم بن موسیٰ از عیسیٰ ابن یونس از اسمعیل از عمارت بن  
شبیل از ابو عمرو و شبانی از یزید بن ارقم کہتے ہیں ہم عہد نبوی میں بحالت نماز  
کلام کیا کرتے تھے، آدمی اپنے ساتھی کو اپنی ضرورت کے لیے کچھ بات  
کردیتا۔ یہاں تک کہ یہ آیت اتری حافظو اعلیٰ الصلوات والصلوة الوسطی  
وقوموا للہ قاتلین (سب نمازوں کی محافظت کرو خصوصاً صلوۃ وسطی  
کی اور موب خاموش کھڑے رہو) تو ہمیں خاموشی کا حکم دیا گیا۔ بحالت  
نماز

باب - مردوں کو نماز میں سبحان اللہ اور الحمد للہ

کہنے کی اجازت

از عبد اللہ بن مسلمہ از عبد العزیز بن ابی حازم از ابو حازم اسہل  
بن سعد کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کے لوگوں میں  
صلح کرانے تشریف لے گئے۔ آپ کی عدم موجودگی میں نماز کا وقت آیا تو  
حضرت بلالؓ حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اور عرض کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو  
کام کی وجہ سے ابھی تک نہیں آ سکے۔ کیا آپ امامت کریں گے ہنرمایاں  
اگر تم چاہو حضرت بلالؓ نے تکبیر کی حضرت ابو بکرؓ آگے بڑھے مسئلہ پر اور نماز  
پڑھانے لگے۔ پھر وہی دیر بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے،

۱۔ سلام ہو کہ نماز میں منع ہوا کیونکہ یہ آیت مدین میں اتری ۱۲ منہ ۷ یعنی کسی آفت کے وقت مثلاً امام بھول جائے یا کوئی اندھا  
یا بچہ کنویں میں گر رہا ہو یا کوئی سانپ یا آڑھا بچہ ۱۲ منہ -

فَصَلَّى بِجَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُهُ فِي  
الصُّفُوفِ يُشْفَاهُ شَأْنُهُ أَحْمَى وَأَمْرٌ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ  
وَأَمَّا النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ فَقَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُونَ  
مَا التَّصْفِيحُ هُوَ التَّصْفِيحُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ لَا يَكْتَفِي فِي الصَّلَاةِ فَلَئِمَّا أَكْتَرُوا التَّفَتُّ  
فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ  
فَأَشَارَ إِلَيْهِ مَكَانَكَ فَوَضَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ  
فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ رَجَعَ الْفَرَقِيُّ وَدَّاعًا فَتَقَدَّمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى

**باب** مَنْ سَهِيَ قَوْلًا أَوْ سَهِيَ

فِي الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِ مَوَاجِهَةٍ وَ

هُوَ لَا يَعْلَمُ

۱۱۲۹- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُمَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَبْدِ الصَّامِدِ الْعَمِيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّامِدِ  
قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي  
وَأَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَنَا نَقُولُ  
الْتَحِيَّةُ فِي الصَّلَاةِ وَتَسْمِيَتُهُ وَيُسَمَّى بَعْضُهَا عَلَى  
بَعْضٍ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فَقَالَ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَ  
الطَّلِيَّاتُ أَسَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ  
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَسَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ  
الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ

صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آکھیرے۔ لوگوں نے تصفیح شروع  
کر دی حضرت سہل نے کہا جانتے ہو تصفیح کسے کہتے ہیں (پھر خود ہی کہا)  
وہ تصفیق ہے یعنی تالی بجانا، ابو بکرؓ متوجہ نہ ہو سکے۔ جب زیادہ تالیاں  
بجیں، تو متوجہ ہوئے اور انہیں معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۰  
اول میں ہیں۔ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اپنی جگہ پر رہو۔  
حضرت ابو بکرؓ نے ہاتھ اٹھائے الحمد للہ کہا، اٹھے پاؤں پیچھے ہٹ  
آئے۔ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔

**باب**۔ لاعلمی سے نمازیں کسی قوم کا نام لے کر دعا

یا بد دعا کرنا۔ یا مخاطب کیے بغیر نمازیں کسی شخص کا نام

لے کر سلام کرنا۔

از عمر بن عیسیٰ از ابو عبد الصمد عی عبد العزیز بن عبد الصمد از حصین  
بن عبد الرحمن از ابو وائل عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں ہم التَّحِيَّات پڑھتے  
ہوئے نمازیں نام لیتے تھے (مثلاً فلاں فرشتے یا فلاں شخص پر سلام ہو)  
ہم میں سے کوئی ایک کسی دوسرے کو سلام کہتا تھا یعنی نمازیں دوسرے  
کے لیے کہتا تھا فلاں پر سلام ہو (آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ناجائز  
سُن لیا آپ نے فرمایا یوں پڑھا کرو: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّلِيَّاتُ  
السلام علیہ ایہذا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، السلام علیہنا و  
علی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً  
عبدہ ورسولہ۔ تو اس طرح پڑھنے سے خود بخود زمین و آسمان کے  
ہر نیک بندے پر تمہارا سلام ہو جائے گا۔

۱۔ اس روایت کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ اس میں سبحان اللہ کہنے کا ذکر ہی نہیں اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طرق کی طرف اشارہ  
کیا جو اب گزر چکا ہے اس میں صافیوں نے تم نے بہت بجائیں نمازیں کوئی واقعہ ہو تو سبحان اللہ کہا کرو اور تالی بجانا عزتوں کے لیے ہے اب رہا الحمد للہ کہنا تو  
وہ ابو بکرؓ کے فعل سے نکلا کہ انہوں نے نمازیں وہ لوگ ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر کیا صفوں نے کہا امام بخاری نے تیس کے کو تخمید پر قیاس کیا تو یہ روایت بھی ترجمہ باب کے  
مطابق ہو گئی ۱۲ من لہ عباد اللہ الصالحین میں انسان اور فرشتے سبھی آگئے، کسی نام لینے کی ضرورت نہ رہی۔

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدًا وَرَسُولَهُ فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ  
ذَلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ اللَّهُ صَاحِبٍ  
فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

**باب ۶۲۱ التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ -**

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ وَالنَّبِيِّ لِلرِّجَالِ  
۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ  
سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّصْفِيقُ لِلرِّجَالِ  
وَالنَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

**باب ۶۲۲ مَنْ رَجَعَ الْفَقْهَرَى**

فِي صَلَوَتِهِ أَوْ قَدَّمَ رَأْسَهُ يُزِيلُ بِهِ  
رُؤُوسَهُمْ بَنُو سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي  
أَنَّهُ بَيْنَ مَا لَكَ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَهُمْ فِي الْفَجْرِ  
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ رُبُّهُمْ فَقَالَهُمُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُشِفَ سِتْرُ حُجُوتِ  
عَالَمِيَّةٍ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ وَهُمْ مُصَوِّفٌ فَتَبَسَّحُوا

**باب ۶۲۳ تَالِيَاں بجا عورتوں کے لیے ہے**

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ  
کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تالییاں بجا عورتوں کے لیے  
ہے۔ سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے ہے ۱۱۳۰

(از یحییٰ از وکیع از سفیان از ابو حازم) سہل ابن سعد کہتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے  
ہے اور تالییاں بجا عورتوں کے لیے ہے

**باب ۶۲۴ جو شخص نمازیں اٹھے پاؤں پیچھے سرک آئے**

یا کسی سبب سے آگے بڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی  
سہل بن سعد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
نقل کیا ہے ۱۱۳۱

(از بشر بن محمد از عبد اللہ بن مبارک از یونس از زہری) انس بن مالک  
کہتے ہیں ایک دفعہ پیر کے روز مسلمان صبح کی نماز پڑھ رہے تھے حضرت  
ابوبکر ان کی امامت کر رہے تھے، اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ان  
کی نگاہ پڑ گئی جب کہ آپ حضرت عائشہؓ کے حجرہ مبارک سے پردہ اٹھا کر  
نمازیوں کو دیکھ رہے تھے نمازی صف باندھے کھڑے تھے آپ مسکرا اور  
ہنس رہے تھے حضرت ابوبکرؓ اٹھے پاؤں پیچھے بیٹھے ۱۱۳۲ ان کا خیال تھا

۱۔ یعنی جب نمازیں کوئی عادت پیش آئے جمہور علماء کا یہ قول ہے امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عورتیں اور مرد دونوں سبحان اللہ کہیں ۱۲ منہ ۱۳  
سہل بن سعد کی حدیث موصولہ گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۳ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ پہلے ابوبکرؓ پیچھے بیٹھے پھر آپ کے اشارہ فرمانے کے بعد آگے بڑھ  
گئے ہوں گے تو باب کے دونوں پہلوں میں آئے ۱۲ منہ ۱۳

يُفْعَلُهُ مُكَلَّفٌ أَوْ بُكْرٌ عَلَى عَقْبَيْهِ وَكَفَّ أَنْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ  
يُخْرِجَهُ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُمْ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَنُوا  
فِي صَلَواتِهِمْ فَرَحَابًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ فَأَشَارَ بِبَيْدِهِ أَنْ ارْتَسُوا  
ثُمَّ دَخَلَ الْحُجُورَ وَدَخَى السُّبُورَ وَتَوَيَّأَ ذَلِكَ  
الْيَوْمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۳۱۶ إِذَا دَعَتِ الْأُمُّ وَلَدَهَا

فِي الصَّلَاةِ -

۳۱۶- حَدَّثَنَا النَّبِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ  
رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُوَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
أَبُو هُوَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ نَادَتْ أُمُّ رَأْفَةَ ابْنَهَا وَهُوَ فِي صُومُعَتِهِ  
قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَصَلِّ لِي فَقَالَتْ  
يَا جُرَيْجُ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَصَلِّ لِي قَالَتْ يَا  
جُرَيْجُ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَصَلِّ لِي قَالَتْ اللَّهُمَّ  
لَا يَبُوتُ جُرَيْجٌ حَتَّى يَنْظُرَ فِي وُجُوهِ الْمَيِّمِينَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے مسجد میں تشریف لارہے ہیں۔  
مسلمان اپنے پیارے پیغمبر کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے حتیٰ کہ نماز توڑنے  
کی نوبت آچکی تھی مگر آپ نے اشارہ فرمایا اپنی نماز پوری کرو اور آپ  
حجرے میں تشریف لے گئے۔ پردہ نیچے چھوڑ دیا۔ یہ وہ دن تھا جس  
دن آپ کی وفات ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم ابدًا

باب ۳۱۷ اگر ماں اثنائے نماز میں اپنے لڑکے کو پکارتے

رازیث از جعفر بن ربیعہ از عبد الرحمن بن ہویرہ حضرت ابو ہریرہؓ انحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کسی ماں نے اپنے  
بیٹے کو درمیان نماز پکارا: اسے جزیج! وہ اس وقت نماز میں مصروف تھا اس  
نے کہا اے پروردگار! ایک طرف میری ماں ہے ایک طرف میری نماز ہے  
اس کی ماں نے پھر آواز دی جزیج! اس نے پھر وہی کہا اے پروردگار! ایک  
طرف میری ماں دوسری طرف میری نماز ہے (میں کیا کروں؟) ماں نے  
پھر آواز دی جزیج! بیٹے نے پھر خدا سے کہا اے پروردگار میری ماں  
اور میری نماز! عرض کیا اس نے ماں کو جواب نہ دیا، ماں نے مایوس

لے صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق و مخلص تھے اپنے معشوق کا چہرہ دیکھ کر ان کو صبر کی طاقت نہ رہی ایسی خوشی ہوئی کہ نماز کا بھی خیال  
نہ رہا نماز توڑنے ہی کو تھے یہاں سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ نماز اللہ جل جلالہ کی عبادت ہے اور اس کی محبت ہر مخلوق کی محبت سے زیادہ ہونا چاہیے تو صحابہؓ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں نماز کیسے توڑنے کو تھے کیونکہ صحابہؓ آخر بشر تھے اور بشر ہر اکثر ایسی حالت غالب ہو جاتی ہے کہ وہ سب کچھ بھول جاتا ہے  
جیسے حدیث میں ہے کہ خوشی کے مارے ایک شخص آخرت میں پروردگار سے یوں عرض کرنے لگے گا تو میرا بندہ ہے میں تیرا رب ہوں حالانکہ چاہیے تھا یوں  
کہنا تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں دوسرے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت درحقیقت اللہ ہی کی محبت ہے سہ در نماز تمام اُردو سے تو یاد  
حالت رفت کہ محراب بہ فرہاد آمد۔ انیسویں صحابہ کے لیے دنیا میں یہ آپ کا آخری دیدار تھا یا اللہ رحمہم کو سبھی خواب میں اپنے پیغمبر کے دیدار سے اور آپؐ کی شفاعت  
مشفق فرما اور ہمارے گناہوں کو چھپائے رکھ تو ستار اور کریم ہے ہم کو اپنے پیغمبر کے سامنے شرمندہ نہ کر ۱۲۷ سنہ ۱۷ھ ماں کی اطاعت فرض ہے اور باپ سے ماں کا  
زیادہ حق ہے اس مسئلہ میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا کہ جواب نہ دے اگر دے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی بعضوں نے کہا کہ جواب دے اور نماز فاسد نہ ہوگی  
اور ابن ابی شیبہ نے مرفوعاً روایت کیا جب تو نماز میں ہو اور تیری ماں تجھ کو بلائے تو جواب دے اور اگر باپ بلائے تو جواب نہ دے امام بخاری جزیج عابد کی حدیث  
اس باب میں لائے کہ ماں کا جواب نہ دینے سے وہ بلا میں مبتلا ہوئے بعضوں نے کہا جزیج کی شریعت میں نماز میں بات کرنا مباح تھا تو ان لوگوں کو جواب دینا لازم تھا،  
انہوں نے نہ دیا اس لیے ماں کی بددعا لگتی ۱۲۷ سنہ ۱۷ھ اس کو اسمعیل نے و س کی اپنی صحیح میں مام بن علی سے انہوں نے بیٹن بن سعد سے ۱۲۷ سنہ ۱۷ھ ایک راقی صفحہ کنہہ پر

وَكَاثُ تَأْوَىٰ إِلَىٰ مَوْمَعَتِهِ رَاعِيَةً تَوْحَىٰ الْغَنَمَ  
فَوَكَثَتْ نَفْسًا لَهَا مَتَىٰ هَذَا الْوَكَاثُ فَكَثَتْ مِنْ  
جَدِّ شَيْخٍ تَزَلَّ مِنْ مَوْمَعَتِهِ قَالَ جَوِيحُّ بْنُ هَذُو  
الْبَنِي تَزَعَمُ أَنَّ وَكَثَ هَانِي قَالَ يَا أَبَا بُوَيْسٍ مَنْ  
أَبُوكَ قَالَ رَاعِي الْغَنَمِ

ہو کر کہا اے اللہ! میرے بیٹے پر اس وقت تک موت نہ آئے جب تک  
وہ کسی زانیہ کا منہ نہ دیکھے۔ چنانچہ ایک گڈرنی اس کے عبادت خانے  
کے قریب رہتی تھی جو بکریاں چرایا کرتی تھی۔ اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا  
لوگوں نے پوچھا یہ کس کا بچہ ہے؟ اس نے کہا جزیج سے ہوا۔ وہ  
اپنے عبادت خانے سے آکر میرے پاس ٹھہرا تھا۔ جزیج کو جب معلوم

ہوا تو اس نے کہا وہ کون عورت ہے، جو مجھے بدنام کرتی ہے؟ جزیج نے بچے سے پوچھا اے بابو! تیرا باپ کون ہے؟  
اس بچے نے جواب دیا گڈریا

باب ۶۱۵ منہج الخصى فی الصلوٰۃ۔

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي  
مُعْتَمِدٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
فِي الرَّجُلِ يُسَوِّدُ لَوْنًا حَيْثُ يُسَجِّدُ قَالَ لَرَأُ  
كُنْتُ فَأَعْلَىٰ فَوَاحِدَةً

باب - نماز میں ننگریاں صاف کرنا  
از ابو نعیم از شیبان از یحییٰ از ابو سلمہ منقیب کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا جو سجدے کے وقت مٹی اور  
ادھر مٹا دیتا تھا۔ اگر ایسا کرنا ہے، تو ایک بار کر لے

باب ۶۱۶ بَسْطُ الثَّوْبِ فِي

الصَّلَاةِ لِلشُّجُوْدِ

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ قَالَ  
حَدَّثَنَا غَالِبُ الْقَطَّانِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ  
أَسْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَشْدَةِ الْحَوْضِ هَذَا السَّ

باب - بحالت نماز سجدے کے لیے کپڑا بچھانا  
از مسدد از بشر غالب قطن از بکر بن عبد اللہ حضرت انس  
بن مالک کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا  
کرتے تھے۔ اگر کوئی شخص گرمی کی شدت کی وجہ سے پیشانی زمین سے نہ  
لگا سکتا تو اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیتا تھا۔

(بقیہ) روایت میں ہے کہ اگر جزیج کو علم ہوتا تو جان لیتا کہ ماں کا جواب دینا اپنے رب کی عبادت سے بہتر ہے لیکن اس کے اسناد میں ایک راوی  
مجهول ہے ۱۲ منہ ۱۵ بابوس ہر شہر خوار چے کو کہتے ہیں یا اس بچے کا نام ہوگا۔ اللہ نے اپنی قدرت سے اس بچے کو بولنے کی طاقت دی .....  
..... اس نے اپنا باپ بتلادیا جزیج پر سے تہمت اٹھ گئی ادھر ماں کی بددعا بھی اس پر اثر کر گئی کہ پہلے پہل نام کی بدنامی اور سب لوگوں میں  
رسوائی ہوئی ماں کو خوش رکھنا اور مرنے تک اس کو راضی رکھنا بڑی سعادت اور اقبال مندی کی دلیل ہے تجربہ سے معلوم ہو گیا ہے کہ جن لوگوں کے  
والدین ان سے خوش مرتے ہیں ان کو دنیا میں بے انتہا خوشی اور فراغت رہتی ہے اور والدین کو ناراض رکھنے والے کبھی نہیں پہنچتے ایک نہ ایک بل  
میں گرفتار رہتے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ صحیح بخاری میں منقیب صحابی سے بس یہی ایک حدیث مروی ہے نووی نے کہا نماز میں ننگریاں وغیرہ مٹانا بالاتفاق مکروہ ہے  
اور حافظ نے نووی پر اعتراض کیا کہ امام مالک کے نزدیک یہ جائز ہے بعض ظاہر نے یہ کہا کہ ایک بار سے زیادہ مٹنا حرام ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی نماز کے اندر ہی سجدہ  
کرتے وقت کوئی شخص زمین پر کپڑا ڈال دے اور اس پر سجدہ کرے تو جائز ہے ۱۲ منہ ۱۵ کیونکہ یہ عمل قلیل ہے نماز فاسد نہیں ہوتی ۱۲ منہ

يُسْتَطْعَمُ أَحَدُنَا أَنْ يُكَبِّرَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَنْفِ سَكَطًا  
ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ

**باب ۷۶۷** مَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي

الصَّلَاةِ

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُمَدُّ رَجُلِي فِي قُبُلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي

فَرَفَعْتُهَا فَإِذَا قَامَ مَدَدْتُهَا

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي

فَشَدَّ عَلَيَّ يَفْقَعُ الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَأَمْكَنِي اللَّهُ

مِنْهُ فَذَعَّ عَنْهُ وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَوْثِقَهُ إِلَى

سَارِيَةٍ حَتَّى تُصْبِحُوا أَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ ذَكَرْتُ

قَوْلَ سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مَلَكًا لَا يُنْبِئُنِي بِأَحَدٍ

مِنْ بَعْدِي نِي فَرَدَّ اللَّهُ حَاسِسًا

**باب ۷۶۸** إِذَا انْفَلَتَتِ الذَّائِبَةُ فِي

**باب ۷۶۷**۔ بحالتِ نماز کن کاموں کی اجازت ہے

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابو النضر از ابوسلمہ حضرت عائشہ

کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلے یعنی آپ کے منہ کے سامنے اپنے

پاؤں کیے ہوئے ہوتی اور آپ نماز پڑھتے ہوتے جب آپ سجدہ کرتے

تو مجھے ہاتھ لگا کر پاؤں ہٹانے کا اشارہ کر دیتے اور میں ہٹا لیتی جب

آپ قیام میں جاتے میں پاؤں پسار لیتی تھی

(از محمود از شبابہ از شعبہ از محمد بن زیاد) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں

کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر فرمایا: شیطان میرے

سامنے آیا۔ اور میری نماز توڑنے کی بڑی کوشش کی، لیکن اللہ نے اُسے

میرے قابو میں دے دیا۔ میں نے اُسے دھکیل دیا۔ میرا خیال تو ہوا کہ

اُسے ایک ستون سے باندھ دوں، کہ صبح تم بھی دیکھ لیتے، مگر مجھے حضرت

سلیمان کی اس دعا کا خیال آیا ”اے رب مجھے وہ بادشاہت دے جو

میرے بھرپور کسی کو نہ ملے“ آخر اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو ذلیل کر

کے بھگا دیا

**باب ۷۶۸**۔ اگر اٹھائے نماز میں نمازی کی سواری یا جانور

۱۔ معلوم ہوا کہ ہاتھ سے کسی کو چھو دینا یا بار بارینا عملِ قلیل ہے اور نمازیں باکرہ سے اس حدیث سے شافعیہ کا رد ہوتا ہے جو عورت کو ہاتھ لگانا ناقض

وضو جانتے ہیں ۱۲ منہ ۱۔ یہاں یہ اعتراض نہ ہو گا کہ درود کی حدیث میں ہے کہ شیطان عمر کے سایہ سے بھاگتا ہے جب عمر سے شیطان ایسا اڑتا ہے تو

آنحضرت کے پاس کیونکر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو حضرت عمر سے کہیں افضل ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ چور ڈاکو بد معاش کو تو وال سے زیادہ ڈرتے ہیں

بادشاہ سے اتنا نہیں ڈرتے یہ دیکھتے ہیں کہ بادشاہ کو ہم پر رحم آجائے گا تو اس سے یہ نہیں نکلا کر کو تو وال بادشاہ سے افضل سے ۱۲ منہ ۱۔ اس

حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ کسی دشمن کو دھکیلنا یا اس کو دھکا دینا اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی امام ابن قیم نے کتاب الصلوٰۃ میں

صحیح قرار دیا کہ نماز میں کھانا یا گھر میں کوئی نہ ہو تو دروازہ کھول دینا سانپ بچھونکے تو اس کا مار ڈالنا سلام کا بواب ہاتھ کے اشارے سے دینا کسی ضرورت سے

اگے یا پیچھے سرک جانا یہ سب کام درست ہیں ان سے نماز فاسد نہیں ہوتی ۱۲ منہ

الصَّلَاةِ وَقَالَ قَتَادَةُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ  
يَتَّبِعُ السَّارِقَ وَيَدْعُمُ الصَّلَاةَ

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَدُمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا الْأَدْرِيُّ بْنُ قَبِيْسٍ قَالَ لَنَا بِالْأَهْوَازِ  
نُفَاتِلُ الْخَوَرِ بِرِيَّةٍ قَبِيْنَا أَنَا عَلَى جُرْفٍ نَهْرٍ إِذْ  
جَاءَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَإِذَا الْجَاهُ دَاثَرَهُ بَيْدٌ فَجَعَلَتْ  
الدَّائِبَةُ تَنَادِعُهُ وَجَعَلَ يَتَّبِعُهَا قَالَ شُعْبَةُ  
هُوَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسَدِيُّ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ  
الْخَوَارِجِ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِهَذَا الشَّيْخِ  
فَلَمَّا انْصَرَفَ الشَّيْخُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ قَوْلَكُمْ  
وَإِنِّي عَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سِتَّ عَزَوَاتٍ أَوْ سَبْعَ عَزَوَاتٍ أَوْ  
ثَمَانِي وَشَهِدْتُ تَلْسِيْمَ رَاثِي كُنْتُ أَنْ  
أَرْجِعَ مَعَ دَاثِرِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدْعَهَا تَرْجِعَ  
إِلَى مَا لَهَا فَيَشْتَقِي عَلَيَّ

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

چھوٹ بھاگے۔ قتادہ کہتے ہیں نمازی کا کپڑا بحالت  
نماز چورے بھاگے، تو اس کا چھپا کرنے کے لیے نماز چھوڑنے

(از آدم از شعبہ) ازرق بن قیس کہتے ہیں کہ ہم قیام اہوازیں خارجیوں  
سے لڑ رہے تھے۔ ایک باریں نہر کے کنارے بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک  
شخص آیا وہ نماز پڑھنے لگا۔ گھوڑے کی لگام ہاتھ میں لیے رہا۔ گھوڑا  
اُسے کھینچنے لگا اور وہ اس کے پیچھے جانے لگا۔ شعبہ کہتے ہیں وہ شخص  
ابورزہ اسلمی تھا۔ ایک خارجی کہنے لگا یا اللہ! اسے سمجھ لے۔ جب وہ  
بوڑھا نماز سے فارغ ہوا تو ان مردود خارجیوں سے کہا کہ میں نے تمہاری  
بات سنی دسم کون ہو؟ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل  
کر چھ سات یا آٹھ جہاد کیے ہیں۔ میں دیکھ چکا ہوں آپ امت کی  
آسانی چاہتے تھے۔ میں نے تو یہ پسند کیا ہے کہ میں اپنا گھوڑا واپس  
لاؤں، نہ یہ کہ وہ کہیں چلا جاتا اور میں تکلیف اٹھاتا۔

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ بن مبارک از یونس از زہری از عروہ)  
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں سورج گھسن ہوا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نماز میں کھڑے ہوئے اور طویل سورت قرأت کی پھر طویل رکوع کیا پھر

۱۔ اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا اس میں اتنا زیادہ ہے اگر کسی بچے کو دیکھے کہ کنویں میں گرنے کو ہے تو ادھر ملا جائے اس بچے کو بچائے قسطلانی نے  
کہا ایسی حالت میں نماز چھوڑ دینا واجب ہے۔ ورنہ ہم کہنا بینا و چاہ ست: اسی طرح اگر کوئی آنٹ ان پڑے مثلاً شیر پھیر یا اثر دہا یا ندی چڑھ آئے تو نماز  
چھوڑ کر بھاگنا درست ہے اس طرح اگر ظلم سے قید ہو جائے گا تو ۱۲ منہ ۱۔ جس نے نماز کا خیال نہ کیا اور گھوڑے کے پیچھے دوڑا یہ وافو اس وقت کا ہے جب  
خارجیوں نے بصرے کا محاصرہ کر لیا تھا اور عبد اللہ بن زبیر نے مہذب بن ابی صندہ کو افسر کران پر لڑنے کو مامور کیا تھا اسمعیل کی روایت میں یوں ہے کہ گھوڑا  
نیلے کی طرف بھاگا ابورزہ نے آگے چل کر اس کو پکڑ لیا اور پھر پھیلے پاؤں لوٹ آئے دوسری روایت میں ہے خارجی مردود کہنے لگا اس گدے کو دیکھو اس نے  
گھوڑے کے لیے نماز چھوڑ دی عمرو بن مرزوق نے کہا اللہ تجھ کو ذلیل کرے گا تو آنحضرت کے اصحاب کو گالیاں دیتا ہے اس قصے سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ ابورزہ نے  
اپنی نماز نہیں توڑی حالانکہ آگے چلے اور پیچھے لوٹے اگر انہوں نے نماز توڑ دی ہوتی تو پھیلے پاؤں کیوں لوٹتے ابن ابی شیبہ نے مصنف میں نکالا امام حسن بصری  
نے کہا نماز پڑھتے ہیں گھوڑا بھاگے تو نماز چھوڑ کر اس کو پکڑ لے اور اگر تلبہ کی طرف پیٹھ ہو گئی تو دو بارہ پڑھے ۱۲ منہ ۱۔ خوارج مردود نے دین اسلام کو  
جو سب دینوں سے آسان ہے مشکل بنا رکھا تھا ذرہ ذرہ سی بات میں کوہ کائنات دینا سرگناہ کار کو کاڈھنا ان کا شعار تھا ظاہر میں بڑے متقی پرہیزگار مگر منہ اہوازی  
دراستی گردل میں ذرا بھی نور ایمان نہ تھا ۱۱ منہ



فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ  
سُورَةَ طٰوِیْلَةٍ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ  
ثُمَّ اسْتَفْتَحَ سُورَةَ أُخْرَى ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى  
قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ثُمَّ  
قَالَ إِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُ  
ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُفْجَرَ عَنْكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُمْ فِي  
مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وَعِدْتُكُمْ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُمْ  
أُرِيدُ أَنْ أَخَذَ قِطْعًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي  
جَعَلْتُ أَتَقَدَّرُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ  
بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَابَخَتْ  
دَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَوْنَ لِحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي  
سَيِّبَ السَّوَابِ

**باب ۶۷** مَا يَجُوزُ مِنَ الْبُصَاقِ  
وَالْتَفُجْرِ فِي الصَّلَاةِ وَيُنْكَرُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو نَفَخَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
سُجُودِهِ فِي كُفُوفِهِ

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
حُمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي  
عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نَحَامَةً

سراٹھایا اور دوسری سورت شروع کر دی پھر رکوع کیا اسے مع قوسہ  
پورا کرنے کے بعد سجدہ کیا حسب دستور دو سجدے پھر دوسری رکعت  
بھی پہلی رکعت کی طرح دو قرات اور دو رکوع والی ادا کی۔ بعد نماز  
فرمایا سورج اور چاند اللہ کے نشانات میں سے دو نشان ہیں جب تم  
گہن دیکھو تو نماز (کسوف) پڑھو۔ یہاں تک کہ یہ حالت ٹل جائے  
میں نے اس مقام پر سہرہ چیز دیکھ لی ہے جس کا مجھ سے (اللہ کی جانب  
سے) وعدہ کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ میں جنت سے ایک خوشہ  
لینا چاہتا ہوں۔ اُس وقت تم نے مجھے آگے بڑھنے دیکھا ہوگا۔ میں  
نے یہاں نماز میں کھڑے کھڑے دوزخ بھی دیکھی۔ وہ اپنے آپ کو کھا  
رہی تھی۔ تم نے مجھے دیکھا ہوگا کہ میں پیچھے ہٹ رہا تھا۔ نیز میں نے  
دوزخ میں عمرو بن لُحی کو دیکھا جس نے عرب میں سانڈ کی رسم جاری کی۔

**باب ۶۸** نماز میں تھوکنہ اور پھونکنا دونوں درست ہیں۔  
حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ الکسوف میں پھونک ماری۔

اور سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ایوب از نافع از ابن عمرؓ  
کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ مسجد میں بلغم دیکھا تو مسجد  
والوں پر غصے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ (بجالت نماز) تمہارے مُنہ کے

۱۔ باب کا مطلب آپ کے اس کلام سے نکلتا ہے کہ میں آگے بڑھنے لگا پھر فرمایا میں پیچھے مٹ گیا ۱۲ منہ ۱۵ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف  
میں فرمایا ما جعل اللہ من بَیْرَةٍ وَلَا سَاجِدَةٍ وَلَا وَصِيْلَةٍ وَلَا عَامٍ عَرَبٍ لَوْ جَاهِلِيَّتِ كَمَا زَمَانٍ فِي كَسِي مَالٍ لَوْ كُفُّوا دِيْنَهُ دَهْكَانًا جَرْتًا مَهْرًا كَوْنِي  
اس پر سواری نہ کرتا اس کو ساجد کہتے مندوستان کے مشرک اپن کو سانڈ کہتے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث کو امام احمد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت  
کیا اور صحیح کہا شافعیہ کہتے ہیں اگر پھونکنے میں دوزخ پیدا ہوں تو نماز باطل ہو جائے گی اگر وہ جانتا ہو کہ اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور عمدہ ایسا کرے  
ابوداؤد کی روایت میں صاف یہ مذکور ہے کہ آپ نے سجدے  
میں پھونک ماری ان کی آواز بجلی ۱۰ جنات کے نزدیک پھونکنا عمل کثیر ہے۔ اور ناقص صلوٰۃ ہے۔ عبدالرزاق

فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَغَطَّ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ  
قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَبْلَ أَحَدِكُمْ إِذَا كَانَ فِي صَلَاتِهِ  
فَلَا يَزُوقُ أَوْ قَالَ لَا يَنْتَعِشُ ثُمَّ نَزَلَ فَخَنَّهَا  
بِيبٍ ۖ وَقَالَ ابْنُ عُمرٍ إِذَا بَرَكْتَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْرُكْ  
عَنْ يَسَّادٍ

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا  
أَحَدُكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يَنْجِسُ رِيْبَهُ  
فَلَا يَزُوقُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا دَعَى يَمِينِهِ وَلَا يَنْ  
عَنْ رِشَالِهِ تَحْتَ قَدَمِ الْيُسْرَى

بَابُ مَنْ صَفَّقَ جَاهِلًا  
مِنَ الرِّجَالِ فِي صَلَاتِهِ لَمْ تَقْسُدْ  
صَلَاتُهُ فِيهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَابُ إِذَا قِيلَ لِلْمُصَلِّي تَقَدَّمَ  
أَوْ اُنْتَظِرْ فَإِنْ تَقَدَّمَ فَلَا بَأْسَ

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ  
كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سامنے ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص نماز میں ہو تو نہ تھو کے اور نہ بلغم  
نکالے۔ پھر آپ اترے اور اپنے ہاتھ سے کھرج ڈالا۔ ابن عمر کہتے ہیں  
جب کوئی شخص تھوگنا چاہے تو بائیں طرف تھو کے ۱۰

رازمحمد بن بشار ازغندر از شعبہ از قتادہ از انس بن مالک (انحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی نماز میں ہو تو وہ اپنے  
مالک سے سرگوشی کی حالت میں ہوتا ہے لہذا نہ کوئی سامنے تھو کے نہ  
دائیں بلکہ بائیں طرف بائیں پاؤں کے نیچے تھو کے ۱۰

باب۔ اگر کسی کو مسئلہ معلوم نہ ہو اور نماز میں دستک  
دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی  
یہ حدیث سہل بن سعد نے انحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کی ۱۰

باب۔ نمازی سے کہا جائے، اگے ہو یا ٹھہر جا اور وہ آگے  
بڑھ جائے یا ٹھہر جائے تو کوئی تباہ نہیں ۱۰

رازمحمد بن کثیر از سفیان از ابو حازم (سہل بن سعد کہتے ہیں لوگ  
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ بند گردن سے باندھے ہوئے نماز  
پڑھتے کیونکہ نہ بند جھوٹے تھے، عورتوں سے کہہ دیا جاتا کہ تم اپنا سر اُس

۱۰ اگرچہ اس روایت میں یہ موقوفاً یعنی ابن عمر کا قول مروی ہے مگر اگے جو روایت آئی ہے اس میں مرفوعاً مروی ہے تو یہ باب کے مطابق ہوگی اور نماز  
میں تھوکنے کا جواز معلوم ہوا ۱۲ منہ ۱۰ قسطلانی نے کہا یہ جب ہے کہ مسجد میں ہو تو کپڑے میں تھوک لے نماز میں رونے سے یا آہ آہ کرنے سے  
نماز فاسد ہوتی ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اسی طرح ہنسنے سے مگر ابن منذر نے کہا کہ ہنسنے سے بالاجماع نماز فاسد ہو جاتی ہے اور حنفیہ نے کہا اگر اندا کے  
خوف سے رونے یا رونے کی آواز نکالے تو نماز فاسد نہ ہوگی ۱۲ منہ ۱۰ سہل کی حدیث اور بھی گزر چکی ہے اور اگے بھی آئے گی ۱۲ منہ ۱۰ یعنی نمازی اس شخص  
کے کہنے پر عمل کرتے جو نماز میں نہیں ہے تو اس کی نماز میں کوئی فعل نہ آئے گا اس سے معلوم ہو گیا کہ امام اگر کسی شخص کے لیے رکوع میں زیادہ توقف کرے تاکہ وہ رکعت  
پالے تو یہ جائز ہے اسی طرح اگر تشہد میں توقف کرے تاکہ لوگ جماعت پالیں ۱۲ منہ ۱۰

سَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُونَ أَدْرَهُمْ مِنَ الصَّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُمْ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا.

**باب ۲۷ لَا يَزِيدُ السَّلَامُ فِي**

**الصَّلَاةِ**

۱۱۴۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَسَلُّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيُرِدُّ عَلَيَّ فَلَمَّا دَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ إِنِّي فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا

۱۱۴۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شَيْخٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُ فَأَنْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَفْتُ فِي قَلْبِي مَا اللَّهُ بِهِ أَعْلَمُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ أَوْ أَطَاعَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَفْتُ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ السَّكَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ إِنَّا

وقت تک سجدے سے نہ اٹھانا جب تک مرد سیدھے بیٹھ نہ جائیں

**باب ۲۷ نمازیں سلام کا جواب زبان سے نہ دینا**

دار عبد اللہ بن ابی شیبہ از ابن فضیل از اعمش از ابراہیم نخعی از علقمہ عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ پہلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں سلام کیا کرتا تھا آپ جواب دیتے تھے، جب ہم (ہشتم سے) واپس ہوئے تو میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے جواب نہ دیا اور فرمایا نمازیں آدمی (خدا کی طرف) مشغول رہتا ہے

دار ابو عمر از عبد الوارث از کثیر بن شنفیر از عطاء بن ابی رباح جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے لیے بھیجا میں چلا گیا، واپس آیا کام سے تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے سلام کیا۔ آپ نے جواب نہ دیا میرے دل میں آیا جانے کیا بات ہے؟ واللہ اعلم، میں نے سوچا شاید میں دیر سے آیا ہوں اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوں گے۔ دوبارہ سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا، مجھے اپنی بد نصیبی پر پہلے سے بھی زیادہ افسوس ہوا۔ تیسری بار سلام کیا تو آپ نے جواب دیا۔ اور فرمایا میں نماز میں تھا اس لیے جواب نہ دے سکا۔ حضرت جابر فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار تھے اور قبلے کی طرف رخ نہیں تھا (بلکہ کسی اور طرف تھا) ۷

۷ تاکہ ان کی نگاہ مردوں کے ستر پر نہ پڑے اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ عورتوں سے یہ اس وقت کہا جاتا ہے کہ نمازیں ہوتیں تو باب کا مطلب حدیث سے نکلنا دشوار ہے اور اس کی توجیہ یوں کی کہ امام بخاری کی علت ہے کہ لفظ میں دو احتمال ہوتے ہیں جب بھی وہ اس سے دلیل لیتے ہیں اور یہاں یہ بھی احتمال ہے کہ عورتوں سے یہ نماز کی حالت میں کہا گیا ہو اور جب عورتوں سے یہ کہا گیا کہ تم اپنے سر اس وقت تک نہ اٹھاؤ جب تک مرد سیدھے نہ بیٹھ لیں تو مردوں کا عورتوں سے آگے بڑھنا بھی اس سے نکل آیا ۱۳ منہ ۷ یہ واقعہ غزوہ بنی مصلط میں ہوا۔ عبد الرزاق ۱۳ منہ

مَنْعَنِ أَنْ أُرَدَّ عَلَيْكَ إِنِّي كُنْتُ أَصْبَىٰ وَكَانَ عَلَىٰ رَأْسِهِمْ مُتَوَجِّهًا إِلَىٰ غَيْرِ الْقِبْلَةِ .

بَابُ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي

الصَّلَاةِ لِأَمْرِ يُنْزِلُ بِهِ

۱۱۴۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن بَنِي عُمَيْرٍ ابْنِ عَوْفٍ يُقْبَلُونَ كَانُوا يَنْتَهِيهِمْ شَيْءٌ فَيُصَلُّونَ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِمْ فَيُحْسِبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ الصَّلَاةُ فَيَأْتُوا بِلَالٍ إِلَىٰ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُسِبَ وَقَدْ حَانَتْ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تُوَمِّرَ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتُمْ فَأَتَا بِلَالٌ الصَّلَاةَ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصَّفُوفِ يُشْفِئُ شَقًّا حَتَّى قَامَ مِنَ الصَّفِّ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيحِ قَالَ سَهْلٌ التَّصْفِيحُ هُوَ التَّصْفِيقُ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ انْتَمَتْ فَأَادَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ يَا مَرْءُ أَنْ يُصَلِّيَ فَوَضَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَعَسَدَ اللَّهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى دَرَاهِمًا حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ وَدَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ لِيُصَلِّيَ فَكَأَنَّكَ أَخْرَجَ

باب - نماز میں کسی عادت کے پیش آنے پر ہاتھ اٹھانا

(از قتیبہ از عبد العزیز از ابو حازم) سہل بن سعد کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں میں باہمی جھگڑا ہو گیا ہے۔ آپ ان میں باہمی صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے آپ کو وہاں رکتا پڑ گیا۔ یہاں نماز کا وقت آگیا۔ حضرت بلالؓ حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے عرض کیا: اے ابو بکرؓ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو وہیں رکتا پڑ گیا۔ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ کیا آپ امامت کریں گے؟ فرمایا ہاں اگر تمہاری مرضی ہو۔ حضرت بلالؓ نے تکبیر کی حضرت ابو بکرؓ نے آگے بڑھ کر تکبیر تحریر کی (ابھی نماز ہی میں تھے کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ صفوں میں چلتے نکلتے پہلی صف میں تشریف لائے لوگوں نے تصفیح کرنا شروع کر دیا، راوی سہلؓ یہ کہتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تصفیح کہتے ہیں تصفیق کو۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابو بکرؓ متوجہ نہ ہو سکے۔ جب لوگوں نے بہت دستک دی تو متوجہ ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ آپ نے ابو بکرؓ کو اشارہ فرمایا نماز جاری رہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر و حمد کیا۔ پھر اٹھے پاؤں پیچھے سر کے اور صف میں شامل ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے لوگوں کی طرف رخ انور کیا اور فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ جب نماز میں کوئی واقعہ پیش آجاتا ہے، تو مالیاں بجاتے ہو۔ یہ نالی یا دستک دینا تو عورتوں کو حکم ہے۔ جسے نماز میں کوئی اس طرح کا واقعہ پیش آئے تو سبحان اللہ کہے پھر آپ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی طرف دیکھا اور

لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امامت کے لائق سمجھا۔

أَتُبَكُّ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ  
تَأْتِيكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ اخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ وَإِنَّا  
التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ مَنْ تَابَهُ شَيْءٌ عَرَفِي صَلَاتِهِمْ  
فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ ثُمَّ التَّغَنُّتِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ  
يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ حِينَ أَسْرَفَ إِلَيْكَ  
قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي تُحَفَاةٍ أَنْ يُصَلِّيَ  
بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### باب في التحصير في الصلوة

۱۱۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَادٌ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
عَنِ النَّبِيِّ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ هَشَامٌ وَأَبُو هُرَيْرَةَ  
عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ  
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هَشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُحْتَضِرًا

### باب في التفكير والجعل الشيء في

الصلوة وقال عمرو بن لاجه

جئني وأنا في الصلوة

۱۱۴۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

فرمایا ابو بکر (رحمہ اللہ) تم نے نماز کیوں نہیں پڑھائی کہ میں نے تمہیں اشارہ  
بھی کیا تھا حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا ابو تحفاہ کے بیٹے کو یہ زیب  
نہیں دیتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑھائے

### باب - نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا

از ابو النعمان از حماد از ایوب از محمد بن سیرین حضرت ابو ہریرہؓ کہتے  
ہیں کہ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا۔ ہشام اور ابو ہریرہؓ نے اس  
حدیث کو بحوالہ ابن سیرین از ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کیا ہے۔ دومسری سند عمرو بن علی از یحییٰ از ہشام از محمد بن سیرین حضرت  
ابو ہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز  
پڑھنے سے روکا ہے

### باب - نماز میں خارجی امر کے متعلق غور و فکر کرنا۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا میں نماز میں شکر اسلام کے  
ساز و سامان کے متعلق سوچتا رہتا ہوں

از اسحاق بن منصور از روح از عمر ابن سعید از ابن ابی بلیک عمقبہ

۱۔ یہ حدیث آپؐ کی بارگزر رکھی ہے ابو بکرؓ نے اپنے تئیں حقیر بنانے کے لیے ابو تحفاہ کا بیٹا کہا ابو تحفاہ ان کے باپ کسی بات میں نامور نہ تھے اس کسر نفسی  
کا یہ صلہ ملا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں نشین تمام صحابہ میں وہی سمجھے گئے۔ **تدشک** پر مشورہ ترین حافظ نے کہا حضرت صدیق اکبرؓ کا مرتبہ سب صحابہ سے زیادہ  
ہے ۱۲۔ یہ بھی بطور کرامت کے ہے لیکن بعضے اس کو حرام کہتے ہیں نبی کی علت شیطان کو مصلحت سے یا یہودی کی مجاہد اور عائشہؓ سے منقول ہے کہ یہ  
دو چیزوں کا فعل ہے بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ یہ کبر اور غرور کی نشانی ہے بعضوں نے کہا اہل مصائب ہاتھ میں ایسا ہی کیا کرتے ہیں شوکانی نے کہا حق  
یہ ہے کہ نماز میں ایسا کرنا حرام ہے ۱۲۔ جہاد و فاضل ترین عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کو اپنے دین کی ترقی کے لیے بنایا تھا وہ نماز میں  
بھی اسی فکر میں رہے رضی اللہ عنہ وارضاه اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲۔

رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْهُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ  
قَامَ سُرِّيًّا دَخَلَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ  
وَرَأَى مَا فِي دُجُوبِ الْقَوْمِ مِنْ كَعْصِمِهِمْ لِسُرْعَتِهِمْ  
فَقَالَ ذَكُّوْنِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ يَبْرَأُ عَنْكَ نَا  
فَكَرِهْتُ أَنْ يُسَمِيَ أَوْ يَبَيِّنَ عَنْكَ نَا فَأَمَرْتُ  
بِقِسْمَتِهِ -

۱۱۴۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْبِيُّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُذِنَ  
بِالصَّلَاةِ أَذْبَرُ الشَّيْطَانَ لَهُ ضَرَاظٌ حَتَّى لَا  
يَسْمَعَ النَّاذِرِينَ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ أَكْبَلَ  
فَإِذَا تَوَبَّ أَذْبَرُ فَإِذَا سَكَتَ أَكْبَلَ فَلَا يُرَالُ بِالْمُؤَذِّنِ  
يَقُولُ لَهُ أَذْكُ مَا لَمْ يَكُنْ يَدْلُو حَتَّى لَا يَدْرِي  
كَمْ صَلَّى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِذَا فَعَلَ  
أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ  
سَمِعَهُ أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز  
پڑھی۔ آپ سلام پھرتے ہی جلدی سے اپنی کسی اہلیہ محترمہ کے ہاں چلے  
گئے۔ پھر واپس تشریف لائے لوگوں کے چہروں پر (تعجب کا) اثر دیکھا  
تو فرمایا، مجھے نماز میں سونے کی ایک ڈلی کے متعلق خیال آگیا تھا مجھے  
یہ ناپسند ہے کہ شام یارات تک وہ ہمارے گھر پڑی رہے۔ میں اُسے  
تقسیم کر دینے کا حکم دے آیا ہوں ۵

رازیجی بن کبیر ازلیث از جعفر از اعرج حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان  
پیٹھ موڑ کر گوز لگاتا ہوا بھاگتا ہے، وہ اذان نہیں سنا چاہتا جب مؤذن  
خاموش ہو جاتا ہے تو پھر آجاتا ہے اقامت ہونے پر پھر چلا جاتا ہے۔ اقامت  
کے بعد خاموشی پر دوبارہ آجاتا ہے اور نمازی کے دل میں دسواس ڈالتا  
ہے اور کہتا ہے کہ یہ سوچ، یہ یاد کر، وہ وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو نمازی کو  
پہلے یاد نہ تھیں۔ نمازی کو رکعتوں کا علم نہیں رہتا کہ کتنی پڑھ چکا ہے۔ ابو  
سلمہ فرماتے ہیں جب آدمی کے ساتھ ایسا ہو کہ رکعتیں بھول جائے، تو  
بیٹھ کر دو سجدے کرے (سہو کے) ابو سلمہ نے یہ آخری جملہ حضرت ابو  
ہریرہؓ سے سنا۔

۱۵۔ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اور باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلا کہ نماز کی حالت میں آپ کو اس ڈسے کا خیال آیا اور آپ نے اس کا بانٹ دینا  
منا سب تصور فرمایا اور نماز کا اعادہ نہیں کیا ابن ابی شیبہ نے حضرت عمرؓ سے نکالا انہوں نے کہا میں بحرین کی آمد فی کا نماز میں حساب کر لیتا ہوں اور صالح  
بن احمد بن منبہل نے نکالا کہ حضرت عمرؓ نے مغرب کی نماز پڑھی اس میں قنات ہی نہیں کی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے ایک  
قافلہ کا خیال رہا جو میں۔ مدینہ سے شام کو روانہ کیا تھا پھر نماز دوبارہ پڑھی اس وجہ سے کہ قنات نہ تھی نہ اس وجہ سے کہ ایک خیال میں سرگرم تھے  
ان روایتوں سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ دنیا کے خیالات نماز میں کچھ بڑے نہیں ہیں کیونکہ حضرت عمرؓ کے خیالات تھے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال بھی  
اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کا دنیاوی خیال اور وسوسے بے اختیار آجاتے تھے ان سے نماز نہیں جاتی مگر حتی المقدور ان کو دفع کرنا چاہیے احمد اور ابوداؤد نے ابودرّسے  
مرفوعاً اللہ اپنے بندے کی طرف مٹو رہتا ہے نماز میں جب تک وہ اور طرف دھیان نہ کرے جب وہ اور طرف دھیان کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لیتا ہے ۱۲۔ سلمہ  
نسطانی نے کہا یعنی رکتیں یقینی ہوں اتنے قرار دے کر اور باقی چھ کر دو سجدے سہو کے کرے اور اپنے گمان پر نہ کرے یہ حدیث اوپر ابواب الاذان میں گذر چکی  
ہے۔ یہاں امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ شیطانی وسوسے کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ۱۲۔ منہ۔

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
عُمَرَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذُمَيْلٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ الْمِقْبَرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ  
النَّاسُ أَكْثَرُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَيْتَ لِي رَجُلًا فَقُلْتُ  
بِحَقِّكَ أَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْبَارِحَةَ فِي الْعَمَةِ فَقَالَ لَا أَدْرِي فَقُلْتُ  
أَلَمْ تَشْهَدْهَا قَالَ بَلَى قُلْتُ لَكِنْ أَنَا أَدْرِي  
فَرَأْسُورَةَ كَذَّادُ كَذَّاءٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ إِذَا  
قَامَ مِنْ دُعَايِ الْفَرِيضَةِ

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ  
ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا  
قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا نَسِيْمَةً كَبُرَ قَبِيلَ النَّاسِ  
فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَأَلَهُ  
۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

رازمحمد بن شعیب از عثمان بن عمر از ابن ابی ذئب از سعید مرقی حضرت  
ابو ہریرہؓ کہتے ہیں لوگ میرے متعلق کہتے ہیں ابو ہریرہؓ نے بہت حدیثیں  
روایت کی ہیں (عہد نبوی میں حالت یہ تھی) میں نے ایک شخص سے پوچھا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات عشا کی نماز میں کون سی سورت پڑھی؟  
تو اس نے کہا معلوم نہیں میں نے کہا کیا تو جماعت میں شامل نہ تھا؟  
اس نے کہا ہاں شامل تھا (مگر یاد نہیں آپ نے کیا پڑھا) میں نے کہا  
مجھے خوب یاد ہے آپ نے فلاں فلاں سورتیں پڑھی تھیں۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا  
باب ۲۔ چار رکعتی نماز میں پہلا قعدہ کیسے بغیر اٹھ کھڑے ہو  
تو سجدہ سہو کرے

رازمحمد بن یوسف از مالک از ابن شہاب از اعرج (عبد اللہ بن  
سعد بن) کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چار رکعتی نماز میں دو رکعت  
پڑھا کر پہلا قعدہ کیسے بغیر اٹھ کھڑے ہوئے۔ لوگ بھی ساتھ اٹھ کھڑے  
ہوئے جب نماز پوری ہو چکی ہم آپ کے سلام پھیرنے کے منتظر تھے تو  
آپ نے سلام سے پہلے بیٹھے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر دو سجدے کیے اور  
سلام پھیرا۔

رازمحمد بن یوسف از مالک از یحییٰ بن سعید از عبد الرحمن بن (ع)  
عبد اللہ بن سعد کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دو رکعت پڑھ

۱۔ ابو ہریرہؓ کا مطلب یہ تھا کہ اس کو کوئی کیا کرے بعضوں کو اللہ تعالیٰ ایسا حافظ دیتا ہے کہ کوئی بات نہیں بھولتے بعضے رات کی بات دن کو بھول جاتے ہیں  
جیسے ان صحابی کو یہ یاد نہ رہا کہ آنحضرتؐ نے گزشتہ رات کو عشا کی نماز میں کون سی سورتیں پڑھی تھیں اللہ نے مجھ کو حافظ اچھا دیا تھا اس لیے میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت حدیثیں یاد رکھیں اور ان کو روایت کیا امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ وہ صحابی کسی دوسرے خیال میں نماز میں غرق ہوں گے جب تو  
ان کو یہ یاد نہ رہا کہ آپؐ نے کون سی سورتیں پڑھی تھیں تو باب کا مطلب نکل آیا سجدہ سہو شافیہ کے نزدیک مسنون ہے اور مالک کے نزدیک نقصان کی صورت میں واجب ہے  
اور حنا بنہ ارکان کے سوا واجبات کے ترک پر واجب اور سنن تولیہ کے ترک پر سنت نیز ایسے فعل یا قول کی زیادتی پر واجب جانتے ہیں جن کے عہد کرنے سے نماز  
باطل ہو جاتی ہے اور خفیہ مطلقاً واجب کہتے ہیں ۱۲ منہ۔

الْأَعْرَجُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعَةَ أَنَّهُ قَالَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنْ  
اَثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا  
قَضَى صَلَوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ  
بَعْدَ ذَلِكَ

### باب ۱۱۵۲ إِذَا صَلَّيْتَ خَسًا

۱۱۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْحَكِيمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلَّى الظُّهْرَ خَسًا فَقِيلَ لَهُ أَرَيْدُ فِي الصَّلَاةِ  
فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتُ خَسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ  
بَعْدَ مَا سَلَّمَ

### باب ۱۱۵۳ إِذَا سَلَّمْتَ فِي رَكْعَتَيْنِ

أَوْ فِي ثَلَاثٍ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ  
مِثْلَ سُجُودِ الصَّلَاةِ إِذَا طَوَّلَ-

۱۱۵۳- حَدَّثَنَا أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ أَوْ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ  
ذُو الْيَكَنِ بْنِ الصَّلَاةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْقَضَتْ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْمَا بِه  
أَحَقُّ مَا يَقُولُ قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ اخْرُؤَيْنِ  
ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ سَعْدُ وَرَأَيْتُ عُرْوَةَ  
بِنَ الرُّبَيْعِ صَلَّيَتْ مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فَسَلَّمَ  
تَحَكُّمًا ثُمَّ صَلَّيَتْ مَا بَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ

کہ گھڑے ہو گئے، قعدہ اولیٰ نہ کیا۔ جب نماز پوری کر چکے، تو دو سجدے  
کیے۔ پھر ان کے بعد سلام پھیر دیا

### باب ۱۱۵۴ بَابُ كَرِّ رَكْعَتَيْنِ

بَابُ كَرِّ رَكْعَتَيْنِ (چار رکعتی نمازیں)  
(از ابو الولید از شعبہ از علقمہ از ابراہیم از علقمہ عبد اللہ بن مسعود کہتے  
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھ لیں۔ لوگوں نے  
عرض کیا: کیا نماز بڑھ گئی ہے؟ آپ نے فرمایا کیسے؟ انہوں نے کہا،  
آپ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں۔ تو آپ نے دو سجدے کر لیے حالانکہ  
آپ سلام پھیر کر بیٹھے تھے

### باب ۱۱۵۵ دَوْرُ رَكْعَتَيْنِ يَاتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ

رے تو نماز کے سجدوں کی طرح یا قدرے طویل دو سجدے  
کرے

(از آدم از شعبہ از سعد بن ابراہیم از ابوسلمہ) ابوسلمہ یہ کہتے  
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی پھر سلام  
پھیر دیا۔ تو ذوالیدین نے کہا کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ آپ نے صحابہ سے  
پوچھا کیا یہ سچ کہتا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے مزید دو رکعتیں  
پڑھیں۔ پھر دو سجدے کیے۔

سعد کہتے ہیں میں نے دیکھا عروہ بن زبیر نے مغرب کی دو رکعتیں  
پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ اور باتیں سہی کیں پھر باقی ایک رکعت پڑھی اور  
دو سجدے کیے اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سہی اسی طرح کیا۔



هَكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

**باب ۷۷** مَنْ كَرِهَ يَتَشَهَّدُ فِي

سُجْدَتِي السَّهْوِ وَسَلَّمَ أَنَسُ وَ

الْحَسَنُ لَمْ يَتَشَهَّدَا إِذْ قَالَ

فَتَادَعَا لَا يَتَشَهَّدُ

۱۱۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ

أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي يُمَيْمَةَ

السَّخْتِيَّانِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ

مِنَ امْتِنِينَ فَقَالَ لَهُ دُوَالِيكُ بْنُ أَقْصَرَتِ

الصَّلَاةُ أَمْ سَبَّيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقَ دُوَالِيكُ بْنُ

فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى امْتِنِينَ أُخْرَيْنَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ

كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِكَ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ

۱۱۵۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُلْفَةَ قَالَ ثَلَاثٌ

لِمُحَمَّدٍ فِي سُجْدَتِي السَّهْوِ تَشَهُدٌ فَقَالَ لَيْسَ

فِيهَا يَشَافِي أَبِي هُرَيْرَةَ

**باب ۷۸** مَنْ يَكْثُرُ فِي سُجْدَتِي

السَّهْوِ

۱۱۵۶ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُرَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

يَزِيدَ بْنَ ابْنِ أَبِي هَرَبَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى

**باب ۷۷** - سہو کے سجدوں کے بعد خوشہد نہ پڑے۔

انسؓ اور حسن بصریؒ نے سلام پھیرا (سجدہ سہو کے

بعد) اور تشہد نہ پڑھا۔ فتادہ بھی کہتے ہیں تشہد نہ

پڑھے

(عبداللہ بن یوسف از مالک بن انس از ایوب بن ابی تمیمہ

سختیانی از محمد بن سیرین حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوئے تو ذوالبیدین نے عرض کیا

یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ مجھول گئے ہیں؟ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی صحابہؓ سے دریافت فرمایا کیا ذوالبیدین سچ

کہتا ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ یہ سن کر آپؐ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں

جو رہ گئی تھیں، ان کو پڑھ کر سلام کیا پھر اللہ اکبر کہا اور اپنے سجدے کی طرح

سجدہ کیا یا قدر سے طویل پھر سر اٹھایا ۷۷

(از سلیمان بن حرب از حماد) سلمہ بن علفہ کہتے ہیں، میں

نے محمد بن سیرینؒ سے پوچھا کیا سہو کے سجدوں کے بعد تشہد ہے؟

فرمایا حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں تو تشہد کا ذکر نہیں ہے۔

**باب ۷۸** - سہو کے سجدوں میں اللہ اکبر کہنا

(از حفص بن عمرو از یزید بن ابراہیم از محمد) ابو ہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے بیسے پہر کی دو نمازوں میں سے یعنی ظہر یا عصر میں سے

ایک نماز پڑھائی، محمد بن سیرینؒ کہتے ہیں غالباً وہ عصر تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۷۷ صحابہ کرام نے کئی بار انشائی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کو نوٹ کیا پھر بیان کیا، یہاں اول ہے صحابہ نے اس حدیث کو محسوس کیے۔ عبدالرزاق ۱۲۱۲

صَلَوَاتِي الْعَشِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَثُرَتْ لِي أَهْلُ الْعَصْرِ  
وَكَعْتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خُشْبَةٍ فِي مَقْدَمِ  
الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ  
وَعُمَرُ فَهَذَا أَنَّهُ يُكَلِّمُهُمْ وَخَرَجَ سَرْعَانَ  
النَّاسِ فَقَالُوا قَصُرَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَلَّ يَدُ عُمَرَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا الْيَوْمِ بَيْنَ فَقَالَ  
أَنْبَسِيَتْ أَمْ قَصُرَتْ فَقَالَ لَمْ أَشْ وَلَمْ تَقْصُرْ  
قَالَ بَلَى قَدْ نَسِيَتْ فَصَلَّى وَكَعْتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ  
فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ  
فَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ  
أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ

۱۱۵۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ خَلِيفَةِ ابْنِ  
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَواتِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ  
ذَكَرْنَا أَنَّهُ صَلَواتُهُ سَجْدَ سَجْدَ ثَلَاثِينَ يُكَبِّرُ فِي  
كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهَا  
النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا سَمِعُوا مِنَ الْجُلُوسِ تَابِعَهُ  
ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ فِي التَّكْبِيرِ

بَابُ إِذَا كُنْتُمْ يَدْرِكُونَ رَكْعَتَهُ صَلَّى

ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَ

هُوَ جَالِسٌ

۱۱۵۸ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ شَذَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

هِشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ سُلَواتِي عَنْ عُمَرَ

نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پھر ایک لکڑی پر سہارا کر کے کھڑے ہوئے  
جو سجدہ گاہ کے آگے تھی۔ آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا۔ مقتدیوں میں  
حضرت ابو بکر و عمر بھی تھے وہ بات کرنے سے ڈرے جلدی جانے والے  
لوگ مسجد سے نکل بھی گئے اور یہ کہتے جا رہے تھے کیا نماز کم ہو گئی ہے؟  
ایک شخص جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذوالیدین کہا کرتے تھے۔ اُس نے  
عرض کیا کہ کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہو گئی ہے؟ آپ نے فرمایا نہ  
میں بھولا نہ نماز کم ہوئی ذوالیدین نے کہا نہیں آپ بھول گئے۔ پھر  
آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیرا۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر نماز  
کے سجدوں کی طرح سجدہ کیا۔ یا قدرے طویل پھر سر اٹھایا، اور  
اللہ اکبر کہا، پھر سر زمین پر رکھا اور اللہ اکبر کہا اور سجدہ باقی دو سجدوں  
کی طرح یا قدرے طویل کیا۔ پھر سر اٹھایا اللہ اکبر کہتے ہوئے

(از قتیبہ بن سعید از لیث ابن شہاب از اعرج) عبد اللہ بن بحینہ  
اسدی جو بنو عبد المطلب کے حلیف تھے، یہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم ظہر کی نماز میں قعدہ اولیٰ کیسے بغیر کھڑے ہو گئے جب نماز پوری کر چکے تو  
قبل از اسلام دو سجدے کیے، ہر سجدہ کے لیے اللہ اکبر کہتے بیٹھے بیٹھے۔ باقی  
مقتدیوں نے بھی آپ کے ساتھ دونوں سجدے کیے، یہ سجدے  
قعدہ اولیٰ چھوڑنے کے بدلے تھے جو آپ بھول گئے تھے۔ لیث کے  
ساتھ اس حدیث کو ابن جریر نے بھی ابن شہاب سے روایت کیا،  
اور سجدوں میں اللہ اکبر کہنا نقل کیا۔

بَابُ - جَبْ نَمَازِی کُو یَا دَن رَہے کَتَنی رَکعات پڑھیں

تین یا چار، تو دو سجدے کرے بیٹھ کر

(از معاذ بن فضالہ از ہشام بن ابی عبد اللہ و سُلَواتی از یحییٰ بن ابی

کثیر از ابوسلمہ حضرت ابوسرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سَنِ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوْدَى  
بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَكَذَلِكَ مُوَاطَّ حَتَّى لَا  
يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا أَقْبَضَ الْأَذَانَ أَقْبَلَ فَإِذَا  
تَوَبَّ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا أَقْبَضَ الشَّائِطَانُ أَقْبَلَ  
حَتَّى يَخْطُو بَيْنَ السُّرْعِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ ادْكُرْ  
كَذَا وَكَذَا مَا أَمَرْتُكَ بِكَ كَوَحْشِي يَقْلُ الْوَجَلُ  
إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ  
كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ  
وَهُوَ جَالِسٌ -

**باب السَّهْوِ فِي الْقِرَاءَةِ**

التَّطَوُّعِ وَسَجْدَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ

سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ وَتَرْجَمَ

۱۱۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا  
قَامَ فَيُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى

جب نماز کے لیے اذان ہوتی ہے تو شیطان گوز لگاتا ہوا بھاگ جاتا ہے  
وہ اذان سننا نہیں چاہتا۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو آ جاتا ہے۔  
پھر کبیر کے وقت اسی طرح بھاگ جاتا ہے اور تکبیر ختم ہونے کے بعد  
واپس آ جاتا ہے اور نمازی کے دل میں طرح طرح کے خیال پیدا کرتا ہے  
اور کہتا ہے فلاں فلاں بات یاد کرو، جو نمازی کو پہلے یاد نہیں ہوتی، حتیٰ  
کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اُس نے کتنی رکعات پڑھیں۔ چنانچہ اگر ایسا ہو  
کہ وہ بھول جائے آیتیں رکعات پڑھیں یا چار تو بیٹھ کر دو سجدے  
کرے ۱۱۵۹

**باب سجدہ سہو فرض اور نوافل ہر طرح کی نماز میں کرنا**

چاہیے دھجول جانے پر ع ابن عباس ثنے ذکر کے بعد

بھی دو سجدہ سہو کیے ۱۱۵۹

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از ابو سلمہ بن عبد الرحمن)  
حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نماز  
کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پاس شیطان آتا ہے اور اسے شبہ میں ڈالتا  
ہے کہ کتنی نماز پڑھی اگر تم میں سے کسی کو یہ محسوس ہو تو وہ بیٹھے بیٹھے دو  
سجدے کرے ۱۱۵۹

**بعضوں نے اس کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور یہ کہا ہے کہ جس آدمی کو بہت شک ہو کہ اس کے باب میں یہ حدیث ہے تو ایسا آدمی**  
جب اس کو شک ہو کہ میں رکعتیں پڑھیں یا چار وہ بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے دو سجدے کرے اور سلام پھیر دے اب اگر اُس نے تین رکعتیں پڑھی ہوں گی تو یہ دو سجدے  
باقی ایک رکعت کے قائم مقام ہو جائیں گے اور جو چار پڑھی ہوں گی تو دو سجدوں کا عین ثواب ملے گا لیکن جمہور علماء اور امام مالک اور شافعی اور امام احمد بن  
حنبل یہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ غیبی امر پر نماز پوری کر کے یہ سجدے کر لے جیسے ابو سعیدؓ کی حدیث میں ہے ہو امام مسلمؒ نے روایت کی یعنی  
دو تین میں شک ہو تو دو کو اختیار کرے تین چار میں شک ہو تو تین کو اختیار کرے اب یہ ضرور نہیں کہ رکعتوں کے بعد نعدہ اخیر کرے اور پھر چوتھی رکعت کے بعد  
اس خیال سے کہ شاید تیسری رکعت جس کو سمجھنا ہے وہ چوتھی ہو کیونکہ نعدہ اخیرہ ترک ہونے سے نماز باطل نہیں ہوتی سجدہ سہو کا یہ ہے جیسے اوپر گذر چکا ہے اور نعدہ  
کے نزدیک جس کو تیسری قرار دے اس کے بعد بھی نعدہ کرے شاید وہ چوتھی ہو کیونکہ ان کے نزدیک نعدہ اخیر فرض ہے پس کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور سجدہ  
سہو سے اس کی تلائی نہیں ہو سکتی ۱۲۲۱ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا باسناد صحیح ۱۲۱۳ اس حدیث میں مطلق نماز کا ذکر ہے تو اس سے امام  
بخاری نے یہ نکالا کہ فرض اور نفل نماز دونوں میں سہو کا ایک ہی حکم ہے یعنی سجدہ سہو کرے ۱۲۱۳ -

لَا يَكُنْ رَأْيِي كَرِهَ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ  
فَأَيُّكُمْ سَجَدَ تَنَبُّؤًا وَهُوَ جَالِسٌ

**باب ۳۶** إِذَا كَلِمَةً وَهُوَ يُصَلِّي

فَأَشَارَ بِبِيَدِهِ وَاسْتَمَعَ

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي

ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ بَكْرِ عَنْ كُرَيْبٍ

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْبُسَيْرِيَّ مَحْوَمةً وَ

عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَهْوَارِ سَلَوَ إِلَى عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَةَ مِنَّا

جَمِيعًا وَسَلَّمَهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَوةِ

الْعَصْرِ وَقُلْتُ لَهَا إِنَّا أَخْبَرْنَا أَنَّكَ تُصَلِّيَهُمَا وَ

قَدْ بَلَغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

عَنْهُمَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَمْرُؤَ النَّاسِ

مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ

عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَبَلَغْتُهَا مَا أَسْأَلُونِي

فَقَالَتْ سَلْ أُمُّ سَلَمَةَ تَخْزُبُ رِجْلَيْهِمَا فَخَبَّرُونِي

بِقَوْلِهَا فَرَدُّوَنِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِسُئَالِي مَا أَسْأَلُونِي

بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ

يُصَلِّيَهُمَا حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ

وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

فَادْبَسْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قَوْمِي يَحْكُمُ

**باب ۳۶** اگر نمازی سے کوئی بات کرے وہ سُن کر ہاتھ

کے اشارے سے جواب دے

از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمرو از بکیر کہتے ہیں

کہ حضرت ابن عباسؓ اور مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن ابراہیم

حضرت کریمؓ کو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کے پاس بھیجا اور

کہا کہ انہیں ہم سب کی طرف سے سلام کہو اور ان سے پوچھو کہ عصر کی

نماز کے بعد در رکعتیں پڑھنا کیسا ہے؟ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ

پڑھا کرتی ہیں، جب کہ ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان سے منع کیا تھا۔ اور ابن عباسؓ نے کہا میں نے حضرت

عمرؓ کے ساتھ ان رکعتوں کے پڑھنے پر لوگوں کو مارا کرتا تھا۔ کریمؓ

کہتے ہیں میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا۔ ان حضرات کا پیغام پہنچا یا۔

آپؐ نے سوال کے متعلق فرمایا، کہ ام سلمہؓ سے دریافت کر کریمؓ کہتے

ہیں کہ میں واپس ان حضرات کے پاس آیا اور آپ کا فرمان جوابی بیان کیا۔

چنانچہ ان حضرات نے ام سلمہؓ کے پاس بھیجا، حضرت ام سلمہؓ نے

کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ واقعی منع

فرماتے تھے۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپؐ نے عصر کے بعد یہ دو رکعت

پڑھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے ہوئے تھے۔

میرے پاس قبیلہ بنی حرام انصار کی مستورات بیٹھیں تھیں۔ میں نے

چھو کر آپؐ کو آپ کے پاس بھیجا اور چھو کر ہی کو سمجھایا کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے سامنے نہیں بلکہ ایک طرف جا کر کھڑے ہوا اور کہہ

۱۔ نماز پڑھنے پر یہ مارنا تھا کیونکہ نماز تو عبادت ہے بلکہ اس دہ سے کہ حضرت عمرؓ کو یہ حدیث پہنچی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد

سورج ڈوبنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اس حدیث کی مخالفت کی وجہ سے وہ لوگوں کو سزا دیتے معلوم ہوا کہ حکم کے خلاف کرنا ہر حال میں بُرا ہے اسی

طرح سنت کے خلاف کرنا حتیٰ کہ نماز کی سعی عبادت بھی خلاف سنت منکر کے قابلِ ظہر ہی ۱۲ منہ ۱۵ حافظ نے کہا مجھے اس چھو کر ہی کا نام معلوم نہیں ہوا اور

شاید ن کی بیٹی زینب ہو لیکن امام بخاری نے نمازی میں جو روایت کی اس میں خادم کا لفظ ہے ۱۲ منہ

قَوْلُهُ لَقَدْ أَمَرْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِثْلِكَ  
تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ وَادَّافُو تَصْلِيحَهُمَا فَإِنْ أَشَارَ  
بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرْنِي عَنْهُ فَعَمَلْتُ الْتَجَارِيَةَ فَاسْتَأْخَرْتَنِي  
فَاسْتَأْخَرْتُ عَنْهُ فَلَمَّا أَصْرَفَ قَالَ يَا أَبَتِ ابْنُ أُمِّئِةٍ  
سَأَلْتُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ  
مِنْ عَمْرِو الْقَيْسِ فَخَلَعُوا عَنِّي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَانِ بَعْدَ  
الظُّهْرِ فَمَا هَاتَانِ .

اتم سلمہ کہتی ہیں یا رسول اللہ! آپ نو سنت بعد العصر سے منع فرماتے تھے اب آپ نے بڑھی ہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ کریں تو ایک طرف ہٹ جانا۔ چنانچہ جھوکری نے حسب ہدایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اور وہ ہٹ گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو راتم سلمہ سے فرمایا اے ابوامیہؓ کی بیٹی! تو نے دو رکعت بعد العصر کے متعلق معلوم کیا ہے۔ بات یہ ہے میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے چند لوگ ظہر کے وقت آگئے تھے۔

اُن سے باتوں میں مشغول ہونے کی وجہ سے ظہر کے بعد کا دو گنا نہ چڑھ سکا تھا جنہیں اب بعد عصر ادا کیا ہے

باب ٤٨ الإِشَارَةُ فِي الصَّلَاةِ

قَالَ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١١٧١ - **حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ** قَالَ حَدَّثَنَا  
**يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ** عَنْ **إِبْنِ سَازِمٍ** عَنْ  
**سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ** بْنِ الشَّامِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** لَبَّاهُ أَنْ بَنَى عَمْرٍو دِينَ  
**عَوْفٍ** كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** يُصَلِّحُ بَيْنَهُمَا فِي أُنَاسٍ مَعَهُ  
**فَخِيسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** وَحَانَتْ  
**الصَّلَاةُ** فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى ابْنِ بَكْرٍ وَرَفَى اللَّهُ عَنْهُ  
**فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**  
**وَسَلَّمَ قَدْ خِيسَ وَقَدْ حَانَتْ الصَّلَاةُ** فَهَلْ لَكَ  
**أَنْ تُوَعِّمَ النَّاسَ** فَقَالَ **نَعَمْ إِنْ شِئْتَ** فَاقَامَ

**باب۔ نماز میں اشارہ کرنا**

یہ کریمؑ نے بحوالہ ام سلمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے نقل کیا (ابھی اُدیر گزری ہوئی حدیث)

دارالتنبیہ بن سعید ازنیغوب بن عبد الرحمن از ابو حازم سہیل بن سعد  
 ساعدی کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ بنی عمر و بن عوف  
 کے لوگوں میں جھگڑا ہوا، تو آپ ان میں صلح کرانے کے لیے چند آدمی اپنے  
 ساتھ لے کر تشریف لے گئے۔ وہاں آپ کو دیر لگی۔ اِدھر نماز کا وقت آ  
 گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے ابوبکر آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم تو دہیں رک گئے۔ نماز کا وقت آ گیا ہے، کیا آپ امت  
 کو کریں گے؟ انہوں نے کہا اگر تمہاری مرضی ہو۔ حضرت بلالؓ نے تکبیر کہی  
 حضرت ابوبکرؓ آگے مصلی کی طرف بڑھے۔ اللہ اکبر کہا نماز جاری ہو گئی اتنے  
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ صفوں میں سے  
 گزرتے ہوئے پہلی صف میں پہنچے لوگوں نے تصفیق (دستک دینا) شروع  
 کر دی۔ ابوبکرؓ متوجہ نہ ہوئے۔ جب لوگوں نے زیادہ تصفیق کی تو متوجہ

۱۷ میں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ چھو کر ہی نے نماز پڑھتے میں آپ کو ام المومنین ام سلمہؓ کا پیغام پہنچایا اور آپ نے نماز ہی میں ہاتھ کے اشارے سے جواب دیا ۱۲ منہ ۱۷ ابو امیہ ام المومنین ام سلمہؓ کے والد تھے ان کا نام سہیل یا حذیفہ تھا ۱۳ منہ ۱۷ یہ اسخضرؓ کا خاصہ تھا آپ کو عصر کے بعد بھی نفل پڑھنا جائز تھا لیکن اہل سنت کو ایسا کرنا درست نہیں ۱۲ منہ

بَلَدٌ وَتَقْدَمُ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ يُصَلِّيَ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ تَكْبِيدًا فَخَرَجَ اللَّهُ وَرَجَعَ التَّهْفُوتِيُّ وَرَأَى سَتِي قَامَ فِي الصَّفِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ فَلَمَّا خَرَجَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلدَّاسِ مِنْ نَابِهِ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِمْ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ إِلَّا التَّفَتُّ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشْرُوتَ إِلَيْكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يُنْبَغِي رَدِّي إِنْ فُتِّمْتُ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَهَبٌ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّوْرِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّيُ فَأَمْسَتْهُ وَالنَّاسُ قِيَامٌ فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ أَيْهَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى الْأَرْضِ فَقُلْتُ أَيْهَ

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

ہوئے انہیں معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے حکم دیا کہ نماز پڑھاتے رہیں حضرت ابوبکرؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ اللہ کی حمد کی اور اٹھے پاؤں سرک کر صف میں شامل ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے، تو صحابہؓ کی طرف رخ انور کیا اور فرمایا اے لوگو تمہیں کیا ہو گیا جب تمہیں کچھ بیش آ گیا تو دستک دینے لگے؟ دستک دینا عورتوں کا کام ہے۔ جسے کوئی واقعہ نماز میں پیش آئے تو سبحان اللہ کہے جب امام سبحان اللہ سنے گا تو متوجہ ہوگا حضرت ابوبکرؓ سے آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا تھا نماز نہ پڑھائی؟ میں نے تو اشارہ بھی کیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا۔ ابن ابی قحانہ کو یہ کہاں زیب دیتا ہے؟ کہ وہ امام الانبیاء کے آگے نماز پڑھائے۔

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از ثوری از ہشام بن فاطمہ بنت منذر) حضرت اسماء کہتی ہیں میں حضرت عائشہؓ کے پاس گئی وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں۔ لوگ بھی کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے پوچھا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ (بے وقت خوف زدہ ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں) حضرت عائشہؓ نے اشارہ سے آسمان کی طرف سر کیا۔ میں نے کہا کیا کوئی نشان ہے؟ انہوں نے سر کے اشارے سے کہا ہاں۔

(از اسمعیل از مالک از ہشام از والدش عروہ بن زبیر) اتم المؤمنین

حضرت عائشہ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت مرض گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھی۔ آپ کے پیچھے لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی آپ نے اشارہ سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے، کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو جب وہ سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ جَالِسًا وَصَلَّى دُرَّاءُ بْنُ قُؤْمٍ قِيَامًا فَكَاشَرَ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْقَضَتْ قَالَتْ إِنَّمَا جَعَلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّرَ بِهِ فَإِذَا رُكِعَ فَأَرْكَعُوا وَإِذَا رُفِعَ فَأَرْفَعُوا

## کتاب الجنائز

### جنازوں کا بیان

جنازہ (بالکسر) میت کی چار پائی جنازہ (بافتح) میت کو کہتے ہیں۔ بعض نے برعکس کہا اطلاق دونوں پر آتا ہے من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ یعنی ذیوی کلاموں سے اس کے بعد کوئی کلام نہ ہو خواہ جان دیر کے بعد نکلے صرف لا الہ الا اللہ ہے اور محمد رسول اللہ نہیں ہے بعض نے فرمایا کہ جزر فرما کر کل مراد لیا ہے یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مگر درست یہ ہے کہ یہ کلمہ ایمان ہونے کی حیثیت سے مراد نہیں بلکہ ذکر ہونے کی حیثیت سے ہے اور ذکر صرف جزر اول کا نام ہے یعنی لا الہ الا اللہ نہ کہ ثانی (یعنی محمد رسول اللہ)

قوله: ان ذی واران سقو اس میں دو باتوں کی طرف اشارہ ہے زنا سے حقوق اللہ میں غل آتا ہے اور سرق (چوری) سے حقوق العباد میں غل آتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کوئی غل ہو تب بھی جنت میں جائے گا

قوله باتباع الجنائز لفظ اتباع احناف کے مسلک کا مؤید ہے یعنی پیچھے چلنا چاہیے۔

اجابة الداعی: الهدای میں الف لام عہد خارجی ہے۔ اس سے مراد دعوت شرعی ہے اس میں دو شرطیں ہیں: خلاف شرع نہ ہو مثلاً مال یتیم و مال حرام دوسرے یہ کہ نیت تفاخر نہ ہو۔ آج کل کی دعوتیں اکثر شرعی نہیں ہیں

کیونکہ آج کل کے لوگ شادیوں وغیرہ میں اکثر تفاخر کے لیے دعوت کرتے ہیں۔

قولہ: تشییت العاطس یہ بھی تب ہے جب کہ بار بار نہ ہو اور چھینکنے والا خود بھی حمد کرے اگر خود حمد نہ کرے اور بار بار چھینکے تو جواب دینا کوئی ضروری نہیں۔ جواب دینے کا لفظ یہ حدث اللہ ہے

قولہ: تحریر رثیم دینا آج باریک رثیم

قولہ: قسمی جس کا تانا سوت وغیرہ کا ہو رثیمی نہ ہو اور بار بار رثیمی ہو

قولہ: وما ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی، یہ استقبال امور دنیوی کے لحاظ سے ہے کہ شاید دنیا میں کیا ہو گا؟ حسن عاقبت کا نبی علیہ السلام کو یقین ہوتا ہے۔ ظاہر مطلب یہ ہے کہ اپنی موت کی خبر دے کہ فلاں وقت میں مروں گا مگر یہ معنی مراد نہیں۔

بنفسہ ایک کام بالواسطہ ہوتا ہے ایک بلا واسطہ۔ بنفسہ بالواسطہ کے مقابلہ میں ہے اس وقت معنی یہ ہو گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفسہ بلا واسطہ آخری نمبر کے اہل میت یعنی صحابہ کو نجاشی کی موت کی خبر دی۔ یعنی نجاشی کا کنبہ تو یہاں نہیں تھا لیکن حضور اور صحابہ کرام ایک لحاظ سے اہل میت ہیں انما المؤمنون اخوة کے مطابق

## باب الکفن فی القبض الذی یکف اولاً یکف ومن کفن بغیر قبض

کفن عند الجہور مرد کے لیے تین کپڑے ہیں: چھوٹی چادر، بڑی چادر اور کفنی اس میں آستین اور سلائی نہیں ہوتی صرف گلا ہوتا ہے۔ اسے سلائی نہ ہونے کی وجہ سے چادر بھی کہہ سکتے ہیں اور گلے کی وجہ سے قمیص بھی کہہ سکتے ہیں۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ اشراف یعنی علماء کے لیے عمامہ بھی چاہیے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن میں اختلاف ہے جہور کا قول یہی ہے کہ تین تھے کما فی الباب کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلثۃ اثواب سمحہ کوسف لیس فیہا قمیص ولا عمامہ امام مالک فرماتے ہیں کہ پانچ تھے تین تو وہی اور ایک کرتہ اور عمامہ، جہور کی بھی یہی حدیث ہے اور امام مالک کی بھی یہی۔ جہور کا استدلال تو ظاہر ہے اور امام مالک یوں استدلال کرتے ہیں کہ قمیص اور عمامہ ان تین میں نہ تھے بلکہ یہ دو ان سے جدا ہیں تو کل پانچ ہوئے۔ عند الفقہاء کفن تین قسم ہے کفن سنت۔ کفن ضرورت۔ کفن کفایت۔ اول کفن سنت مرد کے لیے تین اور عورت کے لیے پانچ کپڑے۔ کفن کفایت مرد کے لیے دو اور عورت کے لیے تین کپڑے اور کفن ضرورت یہ ہے کہ جتنا بیٹسر ہو جائے۔ اس میں کفن کفایت کا ذکر ہے کیف یمسحہ اس میں مختلف فیہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر حالت احرام میں مرجائے تو اسے کفن ان ہی کپڑوں میں دیا جائے کہ سر کو ننگا رکھا جائے یا دوسرے اموات کی طرح حکم ہے؟ عند الاحناف احرام صفات اجبار سے ہے تو بعد از موت احرام ختم ہو جاتا ہے لہذا اس کے ساتھ بھی دوسرے اموات کا معاملہ ہو گا اور جہور کا مسلک یہ ہے



کہ محرم کو حالت احرام میں رکھا جائے دلیل ان کی یہ حدیث ہے کہ فقال النبی اغسلوه بماء وسدر وکفونہ فی ثوبین ولا تحنطوا ولا تخبروا راسہ فان اللہ تعالیٰ یبعثہ یوم القیامۃ ملبیاً او کما قال۔

جواب یہ ہے کہ یہ فرمان نبوی اسی شخص کی خصوصیت ہے۔ اور خصوصیت کی دلیل یہ ہے کہ المحرم نہیں فرمایا بلکہ ضمیر کا لفظ فرمایا اور علم نحو میں مبین ہو چکا ہے کہ ضمیر کا مرجع ذات قطع نظر از صفات ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ حکم صفت احرام کے ساتھ مخصوص نہیں

واقعہ عبداللہ بن ابی

آنحضرتؐ نے عبداللہ بن ابی کو قمیص اس لیے پہنائی کہ جنگ بدر میں اس کا کرتہ حضرت عباسؓ کو پہنایا گیا تھا۔ اب اس کا احسان ادا کر دیا۔ نیز تالیف قلوب یعنی دشمنوں کا دل نرم کرنے کے لیے دیا تھا۔ نیز اس کے بیٹے کی دلداری مقصود تھی۔

## باب الصلوۃ علی الشہید

یہ مسئلہ ائمہ میں مختلف فیہ ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اگر کفار نے ابتداءً حملہ نہیں کیا بلکہ مسلمانوں نے ابتدا کی اس میں کوئی مسلمان شہید ہو۔ تو اس پر جنازہ پڑھا جائے اگر برعکس ہو تو اس پر جنازہ نہ پڑھا جائے۔ عند الامام احمد جنازہ مستحب ہے واجب نہیں۔ عند الامام شافعی جنازہ نہیں فرماتے ہیں کہ شہادت ہی کافی ہے اور کفارہ ہو گئی۔ عند الاحناف شہید و غیر شہید سب پر جنازہ پڑھا جائے یعنی فرض کفایہ ہے۔ ان حضرات کا استدلال اسی حدیث سے ہے۔ یہ روایت احناف کے خلاف ہے، اصل میں یہ شہدائے احد کا قصہ ہے۔

جواب۔ شہدائے احد کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔ ایک یہ ہے کہ لم یصل علیہم دوسری یہ کہ شہدائے احد کے دس دس شہدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھے گئے تو سحابہ اور تختے اور دسویں حضرت حمزہؓ تختے اس پر کئی بار جنازہ پڑھا گیا اور باقیوں پر ایک ایک مرتبہ پڑھا گیا یہ طحاوی وغیرہ میں موجود ہے تیسرے حضورؐ وفات سے قبل اس واقعے کے آٹھ سال بعد تشریف لے گئے اور شہدائے احد پر نماز پڑھی کصلوۃ المیت یہ روایت ابو داؤد وغیرہ میں ہے۔ علامہ عینی جواب دیتے ہیں کہ لم یصل علیہم ای علی الفود یعنی فوراً نہیں پڑھا گیا (بلکہ بعد میں پڑھا گیا) مطلقاً نفی نہیں

علامہ طحاوی ذیلعی دابن ہمام دس دس دلی روایت کو پیش نظر رکھتے ہیں کہ حضورؐ نے اس کیفیت سے جنازہ پڑھا اور حضرت حمزہؓ پر متعدد مرتبہ جنازہ پڑھا تھا اس سے اثبات صلوۃ جنازہ ہوا اور لم یصل علیہم کی توجیہ بھی معلوم ہو گئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقصود حضرت حمزہؓ پر اصالۃ تھا اور باقیوں پر تبعاً۔ لم یصل

علیہم کا معنی یہ ہے کہ تم یصل علیہم اصالۃً بلی تبعاً رہی یہ روایت کہ ۸ سال کے بعد نماز جنازہ ادا کی گئی اس کی توجیہ یہ ہے کہ لوگوں کو اس سے مغالطہ ہوا حضورؐ گھر سے نکل کر اُحد میں نہیں گئے بلکہ مسجد نبویؐ میں تشریف لے گئے اور خصوصیت سے شہدائے اُحد پر دعا کی اور روایت میں ہے کہ صلی صلوٰۃ کصلوۃ المیت - بعد میں ہے ثم صعد علی المنبر - منبر میدان اُحد میں تو نہیں تھا یہ حضورؐ کا چونکہ آخری وقت تھا اس لیے وداع کے طور پر سب کے لیے خصوصیت سے شہدائے اُحد کے لیے دعا فرمائی

## مسئلہ: شہدا کو اکٹھا دفن کیا گیا

صحابہ کرام کو کفن و دفن میں تنگی کی وجہ سے جمع کیا گیا اور درمیان میں فصل ہونا ضروری ہے یہاں کپڑے یا گھاس کا فصل تھا معلوم ہوا ضرورت کی وجہ سے اکٹھا دفن کیا جاسکتا ہے

## باب ھل یمخرج المیت من القبر واللحد لجلۃ

امانت کو کئے دفن کرنا پھر نکالنا یہ جائز نہیں نہ یہ کوئی مسئلہ ہے۔ عند الضرورة الشرعیہ جائز ہے اس باب میں جس واقعہ کا ذکر ہے وہاں علت شرعیہ موجود تھی اس واسطے لاش کو نکالا گیا

## باب اذا اسلم الصبی فمات ھل یصلی علیہ الخ

صبی (بچے) کا اسلام معتبر ہے، ارتداد معتبر نہیں۔ عند الشافعی اسلام بھی معتبر نہیں

## بیان سماع موتی

سماع موتی کے متعلق مسئلہ اور فیصلہ یہ ہے کہ نہ مطلقاً انکار ہے، نہ مطلقاً اثبات ہے۔ سماع فی الجملہ ثابت ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ سنانا چاہے سُناتا ہے۔ جسے نہیں سُننا چاہتا نہیں سُناتا

## ان المیت یعذب ببكاء اہله

معلوم ہوا کہ میت معذب ہوتا ہے لیکن حضرت عائشہؓ اس کے مخالف ہیں اور فرماتی ہیں کہ لاتنزد واذرۃ وذر اخوی

اور لیس للانسان الاماسعی وغیرہ کہتیں دال ہیں کہ کسی ایک کے اعمال سے کسی دوسرے کو عذاب نہیں ہوتا اور فرماتی ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ نے حدیث کا مطلب نہیں سمجھا حضرت عائشہؓ حدیث کی دو تاویلیں کرتی ہیں: ایک یہ کہ آنحضرتؐ کا فرمان ایک خاص یہودیہ کے متعلق تھا جس کے اہل و عیال رو رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان المیت ای ہذا المیت المعصوب یعذب دھم بیگون علیہ تو اس حدیث کو خاص کر دیا ایک عورت کے ساتھ دوسرا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ ان المیت یعذب بخطایا و اہلہ بیگون علیہ یعنی میت، ایک بدکار اور لائق عذاب ہے اور وہ لائق حزن و غم نہیں اور نہ اس پر بکار لائق ہے تو لوگ اس قسم کی میت پر کیوں روتے ہیں؟ تو آپؐ نے یہ تعجباً فرمایا تھا حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حدیث اس میت سے خاص ہے جو اپنے خطایا سے معذب ہے اور اس کے اہل اس پر روتے ہیں۔ ان مذکورہ دو تاویلوں کے علاوہ اور تاویلات بھی علمائے کرام نے بیان فرمائی ہیں کیونکہ حدیث شریف اور آیات میں بظاہر تعارض ہے، اس تعارض کو کیسے رفع کیا جائے؟ جوابات سے پہلے ایک تمہید سن لیں:

بکار میں قسم کا ہے: ایک بکار بالقلب دوسرا بکار باللسان، تیسرا بکار بالعین۔ بکار بالقلب کا معنی غم و حزن ہے بکار بعین شدت غم کی وجہ سے آنکھوں سے آنسوؤں کا جاری ہونا۔ یہ دونوں شرعاً ممنوع نہیں کیونکہ جب جناب کا حصہ جزاۃ ابراہیم علیہ السلام فوت ہوا تو آنجنابؐ کی چشمہائے مبارک سے آنسو جاری ہو گئے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپؐ بکار فرماتے ہیں؟ تو اس وقت آپؐ نے فرمایا کہ ان الله لا یواخذ بوجع القلب ولا بد مع العین انما یواخذ علی ہذا (اللسان) لیکن قسم ثالث جو بکاء باللسان اور نوحہ کرنا ہے وہ اس حدیث کی رو سے حرام ہے۔

دوسری روایت میں فرمایا گیا ہے کہ لیس منامن خرق الثیاب و سلق ای صاحب باللسان و صخب و حلق (الشعر) یہی قسم ثالث ممنوع و حرام ہے۔

اب جوابات سنیں:

(۱) امام بخاری نے تعارض یوں رفع کیا ہے کہ المیت سے مراد وہ میت ہے جس نے بکار باللسان کی سنت بخاری کی متقی تو اب جب اس کے اہل اس کی سنت پر عمل کریں گے تو سنتِ سنیہ کا عذاب عامل اور اس سنت کے جاری کرنے والے دونوں کو برابر ہوتا ہے۔ اب میت کو تسنین بکار کی وجہ سے بکار اہل سے عذاب ہوگا۔

(۲) بعض نے کہا ہے کہ میتِ معذب سے مراد وہ میت ہے جو وصیت کر جائے کہ میرے بعد مجھ پر رونا اور عرب کی عادت تھی کہ وہ وصیت بکار کر جاتے تھے اور وہ اس بکار کو فخر سمجھتے تھے چنانچہ بکاء اہلہ سے مراد وقت بکاء اہلہ ہے۔

(۳) المیت سے مراد وہ میت ہے جو رونے پر راضی ہے، اگرچہ وصیت نہیں کی اور نہ تسنین بکار کی لیکن اپنی زندگی میں رونے والوں کو منع نہ کرتا تھا، بلکہ اس بکار باللسان پر راضی ہوتا تھا۔ اب اس میت کو بکاء اہل کے وقت عذاب ہوگا۔

کیونکہ وہ اس فعل شنیع پر راضی رہا اور نہی عن المنکر نہ کی تو اس کے اپنے ہی گناہ کی وجہ سے اُسے عذاب ہے، دوسرے کا وذر (بوجھ) نہیں اٹھا رہا۔

(۴) بعض نے جواب دیا ہے، کہ لا تزد کا معنی ہے آخرت اور قیامت میں کوئی کسی کے وذر اور عذاب نہ اٹھائے گا۔ اس حدیث میں عذاب سے مراد مصیبتِ قبر اور عذابِ قبر ہے کہ بکار اہل کی وجہ سے میت پر زیادہ مصیبت ہوتی ہے لا تزد کے یہ مخالف نہیں۔

(۵) بعض نے کہا کہ یعذب بکاء اہلہ کا معنی نفسِ عذاب نہیں کیونکہ وہ اپنے اعمال سے ہوتا ہے لیکن جس طرح جنت کے نعم اور مغفرت میں بعد والوں کے صدقہ وغیرہ سے زیادتی ہوتی ہے اس طرح اس جگہ یعذب کا معنی بھی یزداد عذابہ بسبب بکاء اہلہ یہ زیادتی عذاب بکاء اہلہ کی وجہ سے ہو سکتا ہے اور وہ ہو رہی ہے۔

حضرت عائشہ نے تیسری تاویل کی ہے کہ ان المیت الخ میں میت سے مراد میت کا فر ہے اور کافر لا تزد الخ میں سے خاص یعنی علیحدہ ہے وہ اپنے اہل کے اس عمل بد کی وجہ سے بھی معذب ہوگا۔

(۶) نیز یہ توجیہ بھی کی گئی ہے کہ یعذب بکاء اہلہ کا معنی ہمایکی علیہ اہلہ کہ اہل میت کے حالات ذکر کر کے روتے ہیں اور وہ ان حالات پر عذاب دیا جاتا ہے مثلاً وہ کہتے تھے کہ تو ایسا شجاع تھا ایسا سخی تھا ایسا حاکم تھا تو اُس کی شجاعت ظالمانہ اور سخاوت مسرفانہ اور حکومت جاہرانہ و ظالمانہ تھی۔ اس پر عذاب ہو رہا تھا۔

(۷) نیز کہا گیا ہے کہ اس عذاب سے مراد عتاب ملائکہ و ملائمت ملائکہ ہے، کہ جب اہل میت میت کو روتے ہیں اور مصنفین بیان کرتے ہیں تو فرشتے میت کو زجر کر کے کہتے ہیں کہ تو واقعی ان مصنفوں سے موصوف تھا جیسے کہ عبد اللہ بن رواحہ کی بہن ان کی غشی کے وقت کہنے لگی واجبلہ واداسا و استیداہ اس پر ملائکہ نے ان کو کہا کہ تو ان کا داس و جہل و سید تھا؟ تو جب غشی سے افاقہ ہوا تو فرمایا کہ تو ایسا کیوں کہتی تھی؟ واللہ اعلم۔

اب یہاں غور کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں و اتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ الآیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عذاب دوسرے کے عمل پر بھی ہو جاتا ہے اور دوسری جگہ فرمایا یا ایہا الذین امنوا علیکم لا یضربکم من عند اذا اھنت یتیم الآیہ حضرت صدیق فرماتے ہیں کہ تم لوگ یہ آیت پڑھتے ہو لیکن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا ہوں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے گا اگر تم امر بالمعروف نہ کرو گے اسی طرح حدیث شریف میں ہے آپؐ نے فرمایا ایک لشکر مکہ معظمہ پر چڑھائی کرے تو سب خسف فی الارض کر دیے جائیں گے تو جناب کی خدمت میں ایک زوجہ مکرمہ عرض کرتی ہیں، کہ بعض مکرہ ہیں اور بعض کسی دوسرے کام کے لیے جا رہے ہوں گے انہیں کیوں عذاب خسف ہوگا؟ تو فرمایا اس وقت سب پر عذاب ہوگا لیکن قیامت میں نیاں پر مبعوث ہوں گے۔ ان روایات و آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کا عذاب دوسرے کے عمل سے ہو سکتا ہے پس لا تزد الخ کا معنی قیامت کے متعلق ہے تو یہ ان المیت یعذب بکاء

اہلہ الخ قیامت کے متعلق نہیں بلکہ عالم برزخ کے متعلق ہے اور لا تذر الخ قیامت کے متعلق ہے تو تعارض ہی نہیں اور آیات و روایات سے ثابت ہے کہ دنیا کے اندر ایک کے عمل سے دوسرے پر مصیبت آجاتی ہے اور عالم برزخ بھی من و دہ دنیا کی طرح ہے اور آخرت نہیں ہے اس لیے لا تذر الخ کا معنی عالم برزخ سے تعلق نہیں رکھتا پس حضرت عمرؓ اور حضرت ابن عمرؓ کا قول اصح و ارجح ہے

### مسئلہ: المشی امام الجنائزۃ اذۃ لہا

یہ اختلافی مسئلہ ہے لیکن اختلاف جواز میں نہیں بلکہ افضلیت میں ہے۔ تینوں ائمہ کرام نے فرمایا ہے، کہ جنازے کے آگے چلنا افضل ہے۔ لیکن امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ جنازہ اٹھانے والے تمام اطراف پر چل سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ جنازے کے ساتھ چلنے والے جنازے کے پیچھے چلیں، یہی افضل ہے۔ امام شافعیؒ وغیرہ دیگر ائمہ کرام نے حضرت ابن عمرؓ کے قول سے استدلال کیا ہے وایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ

یہ روایت دلالت کرتی ہے، کہ آنحضرتؐ اور صحابہ کرام جنازے کے آگے آگے چلے اور چونکہ عقل بھی اس بات کی تائید کرتی ہے، کہ جنازے کے ساتھ چلنے والے مسلمان چونکہ بحیثیت سفارشی کے چلتے ہیں جو میت کے لیے شفاعت کر رہے ہوتے ہیں اور سفارشی آگے چلتے ہیں مجرم پیچھے چلتا ہے

امام اعظمؒ فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق مسلم کے ضمن میں فرمایا ہے منہا اتباع الجنائزۃ اور حدیث صحیح ہے نیز آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے من اتبع جنازۃ حتی یصلی فله قیواط ومن اتبعہا حتی یدفن فلا قیواطان اور اتباع کا مطلب پیچھے چلنا ہوتا ہے۔ آگے چلنا نہیں ہوتا۔ لہذا پیچھے چلنا ثابت ہوا اور تم جو یہ کہتے ہو کہ مسلمان سفارشی ہوتے ہیں اور میت مجرم ہوتا ہے۔ تو یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ میت اگر مجرم ہوتا تو نماز جنازہ میں آکر کے نہ رکھا جاتا حالانکہ شفاعت اور سفارش کا وہی وقت ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک آدمی زندہ ہوتا ہے۔

خوف غالب ہوتا ہے۔ موت کے بعد مناسب ہے کہ امید غالب ہو، تو میت صالح اور بخیرہ عظیم الشان شکل میں ہم اللہ کے سامنے پیش کر رہے ہوتے ہیں اور ہم نیک گمان رکھتے ہیں برا گمان نہیں رکھتے۔ ورنہ اس کا تعظیم اور ایسے عسلا دینے کا کیا معنی؟ یہ تمام باتیں دلالت کرتی ہیں کہ موت تحفہ ہے۔ اور اس کے بعد میت بطور تحفہ پیش کیا جاتا ہے اور تحفہ دہدیہ آگے رکھا جاتا ہے اور اسی واسطے صیغہ غائب کے ساتھ تعظیماً اس کے لیے دعا کی جاتی ہے اگر وہ مجرم ہوتا تو اس کا نام بولا جاتا

جو روایت یہ ثابت کر رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے آگے چلے تو وہ یا تو اس وقت کی بات ہے جب تک آنحضرتؐ کو اس کے متعلق معلوم نہ ہوا یا اس واسطے کہ لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے آپ آگے چلے چنانچہ بعض صحابہ

سے جب سوال کیا گیا تو انہوں نے یہی جواب دیا کہ ایسا بھیڑ کی وجہ سے تھا۔ امام اعظمؒ بھی یہی فرماتے ہیں، کہ مصلحت کی بنا پر آگے چلنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ترمذی شریف میں آیا ہے اذکروا محاسن موتا کہ الخ کہا گیا ہے کہ یہ صرف نیکوں کے لیے مخصوص ہے اور جب لوگوں کو اس کے ضرر اور نقصانات سے بچانے کا خیال ہو، بڑوں کی بُرائی بیان کی جا سکتی ہے۔

نیز اس کا مطلب یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب عام مسلمانوں کی غیبت درست نہیں تو موت کے وقت بدرجہ اولیٰ ان کی غیبت کرنا ممنوع ہونا چاہیے البتہ وہ صورت مستثنیٰ ہے جب کسی بدکار مرد کی بُرائی بیان نہ کرنے سے لوگوں کو ضرر پہنچنے کا خطرہ ہو۔

### مسئلہ تکبیر علی الجنازہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازہ کی تکبیریں تین سے پانچ تک منقول ہیں لیکن تمام روایات سے چار تکبیروں والی روایت زیادہ قوی ہے اور آخری وقت کی روایت ہے۔ نیز چار تکبیریں چار رکعتوں کے قائم مقام ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کا جنازہ (غائبانہ) چار تکبیروں ہی سے پڑھا تھا اور اس عمل پر سب ائمہ کا اتفاق ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ چار تکبیروں سے زیادہ پر عمل نہ کرنا چاہیے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ پانچ تکبیروں تک عمل درست ہے اس سے زیادہ تکبیروں پر عمل نہ کرنا چاہیے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ نے پانچ تکبیروں کو جائز قرار دیا ہے اور مولانا امام مالکؒ جنہیں حضرت ابن عمرؓ کا یہی معمول منقول ہے امام ابو حنیفہؒ کے ہاں نماز جنازہ میں فرات نہیں البتہ بطور شمار کے پہلی تکبیر میں پڑھ سکتے ہیں۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے ہاں پہلی تکبیر کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

### مسئلہ الجنازۃ فی المسجد

امام شافعیؒ وغیرہ فرماتے ہیں کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے جب کہ امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک ہے مسجد میں نہ پڑھنا چاہیے۔

امام شافعیؒ حضرت عائشہؓ کی حدیث سے دلیل لیتے ہیں کان صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سمعیل فی المسجد لیکن امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اگر یہ عمل عام ہوتا تو صحابہ کرام اس عمل کو اجنبی نہ سمجھتے حالانکہ آنحضرتؐ نے نماز جنازہ کے لیے ایک مخصوص جگہ مقرر فرمائی تھی۔ اور سمعیل کا جنازہ مسجد میں پڑھا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ بارش کی وجہ سے معذوری تھی یا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے یا آپؐ نے جواز ثابت کرنا تھا کہ مسجد

میں بھی اجازت ہے۔ اس صورت میں کوئی تعارض نہیں رہتا۔  
 ہمارے بعض فقہاء یہ بھی کہتے ہیں کہ مسجد میں جنازہ پڑھنے کی کراہت کی وجہ یہ ہے کہ مسجدوں کی غرض و غایت یہ نہیں کہ وہاں  
 جنازے پڑھے جائیں۔ اسی لیے وہاں جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔  
 بعض فقہاء یہ کہتے ہیں کہ آلائش کے اندیشہ سے مکروہ ہے اگر یہ اندیشہ نہ ہو تو جائز ہے چنانچہ حرمین میں اسی لیے مسجد میں  
 نماز جنازہ پڑھنے کا معمول ہے۔

## ابن یقوم الامام من الرجل والمرءۃ

امام صاحب فرماتے ہیں مرد و عورت کے جنازہ میں کوئی فرق نہیں۔ امام ہر جنازے کے سینے کے سامنے کھڑا ہو۔  
 امام شافعی کہتے ہیں کہ عورت کے جنازے میں امام چار پائی کے درمیان جیسے کے سامنے کھڑا ہو اور مرد کے جنازے میں  
 سر کے سامنے کھڑا ہو۔ امام شافعی آنحضرتؐ کے فعل مبارک سے دلیل لیتے ہیں  
 احناف کی جانب سے یہ جواب ہے کہ یہ طریقہ میت کے لیے خاص چار پائی اور خاص طریقہ سے پردہ دارانہ لاش رکھنے  
 سے پہلے کا فعل تھا جب میت کے لیے یہ اہتمام رائج ہوا کہ اسے چاروں طرف سے ایک تہ کی شکل میں مستور کیا جاتا  
 ہے تو اب وہ غایت نہیں رہی کہ لوگوں سے پردہ کرنے کی ضرورت ہو۔ اب تو اس کے پردے کا انتظام ہوتا ہے لہذا اب ہر  
 میت مرد و عورت کے سینے کے سامنے کھڑا ہونا چاہیے کیونکہ سینہ مقام ایمان ہے۔ اس لیے سینے کے سامنے کھڑا ہونا بہتر  
 ہے وسط سریر میں وسط کا سین ساکن ہے اور سینہ بھی وسط ہے کیونکہ ہاتھ اور سر ایک طرف ہوتا ہے اور پیٹ اور پاؤں  
 دوسری طرف تو باعتبار اعضا کے سینہ ہی وسط شمار ہوگا۔

## الصلوۃ علی الشہید

امام صاحب فرماتے ہیں کہ شہید پر نماز جنازہ پڑھی جائے دوسرے ائمہ فرماتے ہیں کہ نہ پڑھنی چاہیے ان کا استدلال یہ  
 ہے کہ نماز جنازہ دعا اور استغفار ہے اور شہید کو اس کی ضرورت نہیں۔ نیز آنحضرتؐ نے اُحد کے شہداء پر نماز جنازہ نہیں  
 پڑھی۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے یہی مروی ہے۔  
 حنفیہ کی جانب سے یہ جواب ہے کہ حضرت جابرؓ اس دن انتہائی قلق، غم و پریشانی میں مبتلا تھے ان کے دل و سخت  
 زخمی ہوئے اور سخت زخموں کی وجہ سے شہید ہوئے۔ لاش پہچانی نہ جاتی تھی صرف ایک ہی شخص نے ان کو پہچانا وہ حضرت جابر  
 کی بھوپھی ہیں یا دادی ہیں انہوں نے بھی ایک خال کے نشان سے پہچانا۔ حضرت جابر اپنے والد کی لاش لے کر مدینہ واپس چلے  
 گئے پھر مدینہ آئے وہ ان امور میں مشغول رہے۔ آنحضرتؐ اس آئین شہداء اُحد کا جنازہ پڑھا چکے تھے۔

شہداء کے اُحد پر نماز جنازہ پڑھنے کی روایت کو ابو داؤد اور حاکم وغیرہ نے اخرج کیا ہے۔ حضرت حمزہؓ پر سات مرتبہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔ یہاں سے بصراحت معلوم ہوا کہ شہداء کے اُحد پر نماز جنازہ پڑھی گئی

حضرت جابرؓ اور حضرت انسؓ کی روایتیں نفی پر دلالت کرتی ہیں ان کے علاوہ باقی راویوں کی روایتیں اثبات پر دلالت کرتی ہیں اور ترجیح مثبت کو ہوتی ہے نافی کو نہیں ہوتی۔ نسائی میں صریح روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء صحابہ پر نماز پڑھی کہ ایک اعرابی شہید ہوا۔ اسے آپ نے جُتے میں کفنایا اور نماز جنازہ پڑھی۔ آنحضرتؐ آخر عمر میں اُحد کی جانب تشریف لے گئے تو ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شہداء کے اُحد پر نماز جنازہ پڑھی گئی

یہ جو تاریل کرتے ہیں کہ نماز جنازہ نہیں تھی، دعا تھی، تو اس کا رد لفظ صلوٰۃ سے ہوتا ہے صلوٰۃ علی المیت اور یہ آخری فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اسی سے دلیل لینی چاہیے۔

ہاں شہدا کا گناہوں سے پاک ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ نماز جنازہ نہ ہونی چاہیے ورنہ بچوں اور انبیاء کے لیے بھی نماز نہ پڑھی جاتی تو شہید بھی نماز جنازہ کے معاملہ میں دوسرے میتوں کی طرح ہے اگرچہ بعض معاملہ میں امتیاز ہے

## قیام للجنائزہ

وجوباً نہیں استحساناً ہے۔ اور ترک قیام بیان جواز کے لیے ہے یہی مسلک جمہور ہے کہ قیام جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کے علاوہ مستحب ہے واجب نہیں۔ اگر قیام کا سبب تعظیم ملا کہ ہے یا موت کا غم ہے تو اس میں میت کا فرو مسلم برابر ہیں، اگر سبب قیام تعظیم میت ہے تو پھر قیام درست نہیں۔ ہاں جنازے کے ساتھ چلنے والوں کے لیے جنازہ زمین پر رکھنے سے پہلے بیٹھنا درست نہیں

اللحد لنا: لحد اہل مدینہ کے لیے ہے۔ شق غیر مدنی لوگوں کے لیے مثلاً اہل مکہ کے لیے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللحد لنا سے مراد لحد معشر الانبیاء کے لیے ہے۔ یہ بھی مطلب ہے، کہ اُمت محمدیہ کے لیے ہے اور شق اہم سابقہ کے لیے ہے اور یہ حکم وجوبی نہیں بلکہ آئی ہے

## صلوٰۃ علی القبر

امام صاحبؒ کے ہاں قبر پر جنازہ مکروہ ہے۔ اگر متوفی نماز جنازہ پڑھ چکا ہے اگر متوفی نے نہ پڑھی ہو تو تین دن تک جائز ہے یعنی جب تک لاش میں نفخ نہ پھیلا ہوا ہو۔ حدیث میں جو ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ لاش خراب نہ ہوتی تھی اور یہ بذریعہ جی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تھا، دوسرا جواب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی خصوصیت ہے



## واقعة الصلوة على النجاشی

غائبانہ نماز جنازہ میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ مطلقاً جائز ہے۔ خواہ وہ جانب قبلہ ہو یا نہ ہو بعض ظواہر کا یہی مذہب ہے۔

امام شافعی اور ان کے متبعین فرماتے ہیں کہ غائبانہ نماز جنازہ جائز ہے  
امام صاحبؒ فرماتے ہیں غائب پر مطلق جائز نہیں (نماز جنازہ) کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے کسی فرد پر نماز جنازہ غائبانہ نہیں پڑھی۔ کیونکہ بہت سے صحابہ غزوں میں شہید ہوئے اور دنیا کے کئی علاقوں میں شہید ہوئے۔ آپؐ نے اور صحابہ نے کسی نے بھی غائب پر نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

یہ نجاشی والا واقعہ اس میں حضورؐ کی خصوصیت ہے اس سے استدلال صحیح نہیں۔  
حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ لاش بحکم الہی سامنے لائی گئی اور میت کا سامنے ہونا امام کے لیے شرط ہے مقتدیوں کے لیے نہیں۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا  
باب۔ جنازوں کے متعلق احادیث کا بیان۔ اور جس  
شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو اس کا بیان  
وہب بن منبہؒ سے کیا گیا لا الہ الا اللہ جنت  
کی چابی نہیں ہے؟ فرمایا کیوں نہیں! لیکن ہر چابی کے  
دندانے ہوتے ہیں اگر دندانوں والی چابی ہوگی تو تالا  
کھلے گا ورنہ نہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَنَائِزِ وَمَنْ  
كَانَ آخِرَ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
فَبِكَيْ لَوْهَبٍ، ابْنِ مُنْبِهٍ الْكَلْبِيِّ  
وَمُقَاتِلِ الْجَنْدِ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لَيْسَ  
وَمُقَاتِلِ إِلَّا لَهُ أَشْنَاءُ وَإِنْ جُمِعَتْ  
بِمُقَاتِلٍ لَهُ أَشْنَاءُ مُنْعَكَكَ  
إِلَّا لَهُ يُفْتَحُ لَكَ

رازموسی بن اسمعیل از مہدی بن میمون از اصل احباب از  
معرو بن سوید ابو ذر کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب  
میں اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا۔ مجھے خبر دی یا فرمایا کہ

۱۱۶۳۔۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلُ  
الْأَحْذَبِ عَنِ الْمُعَوَّذِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ

لہ اس کو امام بخاری نے تاریخ میں اور ابونعیم نے طبع میں داخل کیا۔ دندان سے مراد اعمال صالحہ ہیں وہب ابن منبہؒ کا مطلب یہ ہے کہ خالی کلمہ شہادت سے بہشت کا  
دروازہ فوراً کھلے گا جیسے بے دندان والی کنجی سے فوراً قفل نہیں کھلتا البتہ سخت محنت اور مشقت کے بعد شاید کھل جائے ایسے ہی اگر اعمال صالحہ ہوں تو اللہ کو اختیار  
ہے چاہے اسے بخش دے اور فوراً بہشت میں لے جائے چاہے عذاب کرے اور عذاب کے بعد پھر بہشت میں لے جائے لا الہ الا اللہ سے پورا کلمہ شہادت مراد ہے یعنی  
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اجمعل آخر کلامنا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۱۲۸۸

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اَكْبَرُ اَنْ يَنْزِلَ رَجُلٌ فَاَتْبَعُوْنِي اَوْ قَالَ اَبْشُرُنِي اَنْتَ  
مَرَّةً مَاتَ مِنْ اُمَّتِي لَا يَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْءٌ كَحَدِّكَ  
الْجَنَّةَ فَقُلْتُ وَارِنْ رَجُلًا وَارِنْ سَوْدًى قَالَ وَارِنْ  
رَجُلًا وَارِنْ سَوْدًى

۱۱۶۵- حَدَّثَنَا اَبُو عَرَبَةَ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا  
اَبُو اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ اَبَا شَرِيْحٍ  
عَنْ عَبْدِ اُمِّهِ قَالَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ يَشْرِكُ بِاللَّهِ دَعَاكَ  
الدَّارُ وَفُلْتُ اَنَا مَنْ مَاتَ لَا يَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْءٌ  
دَحَلَ الْجَنَّةَ

باب ۷۸۶- اَلْاُمُوْدُ اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ

۱۱۶۶- حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ اَلْاَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنَ سُوَيْدٍ  
ابْنَ مُقَرِّنَ عَنِ اَلْبَكَّاءِ بْنِ عَزَابٍ قَالَ اَمَرَنَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ دَهَكَانَا  
عَنْ سَبْعِ اَمْرًا بِاِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَاعْيَادِ  
اَلْمَرْيُودِ، وَارْبَعَةِ اَلدَّارِجِ وَتَشْرِئِ اَلْمُتَلَوِّمِ  
وَارْبَعَةِ اَلْقَنَاصِرِ وَارْبَعَةِ اَلسَّكَاكِ وَتَوْبِيْحِ اَلدَّارِجِ

خوشخبری دی کہ میری امت میں جو مشرک ہو کر نہ مرے وہ داخل جنت  
ہوگا۔ میں نے عرض کیا گودہ زانی ہو یا چور ہو؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ گو  
دہ زنا کرے یا چوری کرے۔

رازمرد بن حفص از حفص از اعمش از شقیق (عبداللہ بن مسعود)  
کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مشرک ہو کر مرے گا، وہ  
داخلِ روزخ ہوگا اور میں یہ کہتا ہوں کہ جو مشرک ہو کر نہ مرے وہ  
داخلِ جنت ہوگا۔

باب - جنازے میں شریک ہونے کا حکم۔

رازا ابو الولید از شعبہ از اشعث از معاویہ بن سوید بن مقرن،  
حضرت برائ بن عازب کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم  
کو حکم فرمایا سات باتوں کا۔ اور سات باتوں سے منع کیا۔ ہمیں  
حکم دیا جنازوں کے ساتھ جانے کا، مریض کی عیادت کا، دست  
قبول کرنے کا، مظلوم کی مدد کرنے کا، قسم پورا کرنے کا، سلام کا  
جواب دینے کا، چھینکنے والے کے لیے دعا کرنے کا۔ اور منع کیا  
چاندی کے برتن سے، ستونے کی انگوٹھی سے، خالص ریشمی

۱۔ مطلب ہے کہ جو شخص توجہ پر مرے وہ ہمیشہ روزخ میں نہیں رہے گا ایک نہ ایک دن ضرور اس کو بہشت ملے گی گودہ ایسے گنہگاروں میں گونہا ہو جو  
حق اللہ میں جیسے زنا یا حق العباد جیسے چوری اور یہ ان چیزوں کے خلاف نہیں ہے جن پر مذکور ہے کہ حقوق العباد ساتھ نہیں ہو سکتے کیونکہ جن ایسے گنہگاروں کو اللہ  
تعالیٰ بہشت میں داخل کرنا چاہے گا ان کے حقوق خداوند کو خوش کر کے بخشوائے گا ۱۳ منہ ۲۰ سہم کی روایت میں اس کا الٹ ہے نبی آنحضرت مسلم نے تو یہ فرمایا کہ  
جو شخص مراٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو وہ بہشت میں جائے گا اور میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص مراٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو  
تو وہ روزخ میں جائے گا اور میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص مراٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو تو وہ روزخ میں جائے گا اور میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص مراٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو  
دلت در سری یاد آئی تو اس کو بیان کیا۔ اہم بخاری نے یہ حدیث لاکر اس طرف اشارہ کیا کہ اگلی حدیث میں جو فرمایا جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو اس سے آخری کلام حکماً یا لفظ ادا  
ہے یعنی ضرور نہیں کہ خواہ مخواہ ملے وقت زمان سے کلمہ کہے بلکہ توحید کے اعتقاد پر مرے اور وہب کا قول لا کر مجاہد کا رو کیا جو مرے ایمان کو کافی جانتے ہیں اعمالِ صالحہ کی ضرورت  
نہیں سمجھتے ۱۳ منہ ۲۰ یعنی جب گنہگار اور مخالف طرح کام کی قسم نہ کھائے ورنہ اس کو نور ڈالنا اور کفارہ دینا ضرور ہے ۱۳ منہ ۲۰

کپڑے، دینا، قس، اور استبرق سے

وَكُنْهَانَا عَنْ أَيْنَةِ الْفَصَّةِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَ  
الْحَوْبِ وَاللَّيْلِيَّةِ وَالْقَسِي وَالْإِسْتَبْرَقِ

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ  
أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حُمُسٌ رَدُّ  
السَّلَامَةِ وَرَدُّ عِيَادَتِهِ الْمَرْفُوضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَ  
إِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْكَاطِبِ وَتَابِعَةُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ  
قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَوَالِدٌ سَلَامَةٌ عَنْ عَقِيلٍ

بَابُ الدَّخُولِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ

النُّتُورِ إِذَا دُرِجَ فِي الْكَفَنِ

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَقْبَلَ  
أَبُو بَكْرٍ عَلَى فَرْسِهِ مِنْ مَسْلَكِهِ بِالشُّعْرَى حَتَّى  
نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَكْجِرِ النَّاسَ حَتَّى  
دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَتَنِيْمَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَمَّى بِبُرُودِ جَبَرَةٍ فَكُشِفَ عَنْ قَدَمَيْهِ  
ثُمَّ أَكْبَتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ يَا بَنِيَّ  
يَا بَنِيَّ اللَّهُ لَا يَجْعَلُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَيْنِ أَمَّا

از محمد از عمرو بن ابی سلمہ از اوزاعی از ابن شہاب از سعید بن  
مسیب حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان کے حقوق دوسرے مسلمان پر  
پانچ ہیں: سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت، جنازے کے  
ساتھ چلنا، دعوت قبول کرنا، چھینک کا جواب دینا

عمرو بن ابی سلمہ کے ساتھ یہ حدیث عبدالرزاق نے بھی روایت  
کی اور کہا کہ ہمیں معمر نے بتایا اسے سلامہ بن روح نے اور اسے عقیل  
نے روایت بیان کی (انہوں نے زہری سے سنا)

باب۔ جب میت کفن میں لپیٹ دیا جائے، اُسے

دیکھنا

از بشر بن محمد از عبداللہ از معمر یونس از زہری از ابوسلمہ ام المؤمنین  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ابو بکر اپنے مکان سے جو نسخ میں واقع  
تھا، گھوڑے پر سوار ہو کر آئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
وصال ہو گیا حضرت ابو بکر گھوڑے سے اترے مسجد میں داخل ہوئے  
کسی سے کلام نہ کیا۔ پھر حضرت عائشہ کے حجرے میں گئے۔ وہاں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے لگے۔ آپ اُس وقت ایک  
لکیر دار چادر سے ڈھانپے ہوئے تھے۔ حضرت ابو بکر نے رُخ انور  
سے کپڑا ہٹا کر زیارت کی اور جھک کر آپ کا بوسہ لیا۔ پھر روئے  
کہنے لگے: یا نبی اللہ! میرے باپ آپ پر قربان ہوں آپ کو  
اللہ تعالیٰ دو موتیں نہیں دیں گے جو موت اللہ تعالیٰ نے

۱۔ دینا اور قس، اور استبرق مٹا ریشی کپڑا یہ سب چھ چیزیں ہوں میں ساتویں  
چیز کا بیان اس روایت میں چھٹ گیا ہے وہ ریشی چار جاموں پر سوار ہونا یا ریشی گدیوں پر جو زین کے اوپر رکھی جاتی ہیں ۱۲ منہ چھینکنا والا الحمد للہ  
کے تو یہ کہہ کر جمک اللہ ۱۲ منہ ۱۲ منہ مدینہ کے باہر بنی عمارت بن خزرج کے مکانات کو کہتے تھے ۱۲ منہ ۱۲ منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عثمان بن  
منعون کے ساتھ جب وہ مر گئے تھے ایسا ہی کیا تھا ابو بکر نے بھی اسی سنت کی پیروی کی ۱۲ منہ

النُّوَّةُ النَّبِيُّ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكَ فَقَدْ مَتَّهَا قَالَ أَبُو  
سَلَمَةَ فَخَبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ  
وَعُمَرُ يَكْمُرُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ فَإِنِّي فَقَالَ  
اجْلِسْ فَإِنِّي فَتَشْهَدُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ إِلَيْهِ النَّاسُ  
وَنُكُورُ عُمَرُ فَقَالَ أَمَا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ  
مُحَمَّدًا فَإِنِّي مُحَمَّدًا أَقْدَمَاتٍ وَمَنْ كَانَ يَعْْبُدُ  
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنِّي اللَّهُ حَتَّى لَا يَمُوتَ قَالَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ  
قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى الشَّاكِرِينَ وَاللَّهُ لَكَانَ النَّاسُ  
كَمْ يَكُونُوا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ حَتَّى تَلَاهَا  
أَبُو بَكْرٍ فَتَلَفَّهَا مِنْهُ النَّاسُ فَمَا يَسْمَعُ بَشَرٌ  
إِلَّا يَتْلُوهَا

آپ کے لیے لکھی تھی وہ واقع ہو چکی تھی  
ابو سلمہ کہتے ہیں ابن عباسؓ نے مجھے بتایا کہ حضرت ابو  
بکرؓ اس کے بعد حجرے سے نکلے اور حضرت عمرؓ لوگوں سے باتیں  
کر رہے تھے حضرت ابو بکرؓ نے کہا: آپ بیٹھیے! وہ نہ مانے حضرت  
ابو بکرؓ نے پھر کہا: بیٹھیے! وہ نہ مانے آخر ابو بکرؓ نے کلمہ شہادت  
پڑھا، لوگ سب اُن کی طرف جھک گئے۔ حضرت عمرؓ کو چھوڑ دیا۔  
حضرت ابو بکرؓ نے کہا: اے ابوبکرؓ! تم میں جو شخص محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا، تو اُن کا آج وصال ہو چکا ہے، جو اللہ  
کی عبادت کرتا تھا وہ اللہ ہمیشہ زندہ ہے۔ کبھی اس پر موت واقع  
نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ  
قَبْلِهِ الرُّسُلُ ..... الشَّاكِرِينَ۔ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پیغمبر ہی  
تو ہیں (خدا نہیں)، اُن سے پہلے بھی کئی رسول گذر چکے کیا اگر یہ وصال

فرما جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو ختم اُسے پاؤں پھر جاؤ گے، اور جو اُسے پاؤں پھر جائے گا (دین سے منحرف ہو جائے گا) تو  
وہ اللہ کا نقصان نہیں کرے گا اور اللہ تو شکر گزاروں کو غنیمت جزا دے گا

خدا کی قسم ایسا معلوم ہوا کہ گویا لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ نے یہ آیت بھی نازل کی ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ ابو بکرؓ نے اسے  
تلاوت کیا اور لوگوں نے گویا سیکھ لیا۔ پھر تو جس سے سنو وہ یہی آیت پڑھ رہا تھا

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَبِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ

الزَّيْجِيُّ بْنُ بَكْرِ (الزَّيْثُ ابْنُ عَقِيلٍ) (خَارِجَةُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ  
ثَابِتٍ) کہتے ہیں ام عمار انصاریہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۔ جب آپ کی وفات ہوئی تو حضرت عمرؓ پریشانی میں یہ فرمانے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر زندہ ہو کر ہمارے پاس آئیں گے اور تمام ملکوں کی فتح کر سکیں گے۔  
حضرت ابو بکرؓ نے ان کا رد کیا کہ اگر ایسا ہوتا تو پھر آپ موت کی تمنی اٹھاتے گے یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ ۱۔ کہ آپ ابھی پھر زندہ ہوتے ہیں اور دیکھو پلہ  
تشریف لاتے ہیں اور منافقوں اور کافروں کا ستیا ناس کرتے ہیں حضرت عمرؓ کا یہ ڈرنا اور دھمکانا مصلحت سے خالی نہ تھا سیاست مدُن میں حضرت عمرؓ کا  
نظیر صحابہ میں کوئی نہ تھا ۱۲ منہ ۲۔ پوری آیت یوں ہے: وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ فَإِنِ افْتَرَقُوا فَمِنْهُمْ مَنِ انْقَلَبَ عَلَى عَقْبِهِ  
فَلَنْ يضرَ الشَّرَّيَا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِينَ اس آیت میں صاف اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ اگر تم گمراہ جاؤ یا مارے جائیں تو کیا تم اسلام سے پھر جاؤ گے؟  
بادجو دیکھ صحابہ اور حضرت عمرؓ اس آیت کو بار بار پڑھ چکے تھے مگر

حالانکہ حضرت عمرؓ دل کے جیوٹ اور سخت مشہور تھے مگر ایسے سخت وقت میں وہ بھی ثابت قدم نہ رہ سکے اور ابو بکرؓ جو نرم دل تھے ان کو اللہ نے ثابت قدم اور  
مستحکم رکھا یہ حق تعالیٰ کی تائید تھی اور ابو بکرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین کرنا منظور تھا رضی اللہ عنہ وارضاه ۱۲ منہ ۳۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے  
پھر تو جس نے سننا وہ بھی آیت پڑھنے لگا ۱۲ منہ

بُنْ زَكِيٍّ بِنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَتُ مَنِ الْأَنْصَارِ  
بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَوْنَهُ أَنَّهُ  
اقتَسَمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بُنْ  
مَطْعُونٍ فَأَنزَلَنَا فِي أَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الْكَلْبِيُّ  
تَوَفَّى فِيهِ فَلَمَّا تَوَفَّى وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ كَحُلِّ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَحَمَهُ  
اللَّهُ عَلَيْكَ أبا السَّائِبِ فَشَهِدَا فِي عَدْبِكَ لَقَدْ  
أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا  
يُبْدِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ يَا بَنِي كَيْدٍ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ مَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ فَقَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَكَ  
الْيَقِينُ وَاللَّهُ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَاللَّهُ مَا أَوْفَى  
وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ بِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَأُزَكِّي

بیعت کی تھی اُس نے بنایا مہاجروں کو قرعہ اندازی کر کے انصار میں  
تقسیم کیا گیا تو عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے۔ ہم نے  
انہیں اپنے گھر اتارا۔ پھر وہ اس بیماری میں مبتلا ہوا جس میں اُن کا  
انتقال ہوا۔ جب ان کی وفات ہوئی اور انہیں غسل دیا گیا اور کفن کے  
کپڑے پہنائے گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے  
کہا اے ابوالسائب (کنیت عثمان) تجھ پر اللہ کی رحمت ہو۔ میں گواہی دیتی  
ہوں اللہ نے تجھے عزت دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیا  
معلوم اللہ نے اسے عزت دی ہے؟ میں نے عرض کیا، آپ پر میرے ماں  
باپ قربان پھر اللہ کس کو عزت دے گا اگر عثمان جیسے مومن شقی اور مومنہ  
کو عزت نہیں ملتی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان کا انتقال تو  
ہو چکا، بخدا مجھے بھی امید ہے اس کے لیے بہتری ہوگی، لیکن بخدا میں اللہ  
کا پیغمبر ہوتے ہوئے بھی نہیں جانتا میرا کیا حال ہونا ہے؟ ام العلاء نے

۱۔ ہوا یہ تھا کہ جب مہاجرین مدینہ میں اپنے بڑا دھچکڑا کر آ گئے تو بہت پریشان رہتے بعضوں کو فکر معاش دامن گیر تھی آنحضرت نے ان  
کی پریشانی رفع کرنے کے لیے انصار اور مہاجرین میں بھائی چارہ کر دیا اور قرعہ ڈال کر جو مہاجر انصاری کے حصے میں آیا اس کے حوالے کر دیا گیا اُس نے اپنے  
لگے بھائیوں سے زیادہ اس کی خاطر وادی کی رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ ۱۷ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آنحضرت نے غسل و کفن کے بعد عثمان بن مظعون  
کو دیکھا دوسری روایت میں ہے کہ آپ ان پر گئے اور روئے اور ان کا بوسہ لیا ۱۳ منہ ۱۷ یعنی اگر عثمان سے مومنہ اور دیندار اور مومن اور مخلص کو  
آخرت میں عزت نہیں ملنے کی تو پھر اور کون لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ سرفراز فرمائے گا ۱۴ منہ ۱۷ عیسائی پادریوں نے یہاں ایک بڑا اعتراض کیا ہے کہ جب  
مسلمانوں کے پیغمبر کو خود اپنی نجات کا یقین نہ تھا تو وہ دوسرے گناہ گاروں کی کیا سفارش کریں گے اس کا جواب کئی طرح دیا جاسکتا ہے ایک یہ کہ آپ کا یہ فرمانا سورہ  
فتح اترونے سے پہلے کا ہے جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ خوشخبری دی کہ تمہارے اگے اور پچھلے سب گناہ بخش دیے جائیں گے دوسرے یہ کہ میرا کیا حال ہونا ہے؟  
اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جو واقعات مجھ پر خود گذرنے والے ہیں ان کا مجھ کو علم نہیں ہے تو تم لوگوں کو دوسرے کے واقعات خصوصاً آخرت کے واقعات کیونکہ  
معلوم ہو سکتے ہیں تیسرے یہ کہ ہمارے پیغمبر صاحب سے باوجود کہ اللہ تعالیٰ نے سب وعدے پورے کیے تھے اور آپ کو قطعی یقین اپنی نجات کا تھا مگر نشان بندگی اس کو  
منزلوم ہے کہ پھر دگر کے استغنا اور ملال کو ہمیشہ ملحوظ نظر رکھے اور کبھی اپنے ذہن اور ملائیت پر تکیہ نہ کرے جیسے حضرت خواجہ شرف الدین یحییٰ منیریؒ اپنے مکاتیب  
میں لکھتے ہیں کہ پروردگار جل شانہ کا استغنا ایسا ہے کہ اگرچہ ہے تو دم ہمیشہ تمام کافروں اور مشرکوں کو اپنا پارہا، مقررہ، بنائے اور تمام اولیاء اور انبیاء کو محروم کر دے  
۱۲ منہ ۱۷ مناسب جواب وہی ہے جو حضرت عائشہؓ سے بعد وادی حدیث میں آ رہا ہے کہ یہ لفظ ما یفعل ہے یہ اس کا قرینہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے جواب کا آخری لفظ ہے اور آخری لفظ عرب لوگ ہمیشہ وقف کرتے ہیں کسرہ بھی یا تے صرفہ کے قریب آواز دیتا ہے چنانچہ قوی التہال ہے کہ جب آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ما یفعل نہ فرمایا ہو گا تو یہ کوئی نئے والے نے ہی سمجھا ہو گا اس کا عام مشابہہ اور تجربہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ اگر آخری لفظ ہم ہو تو اسے وقف کیا  
جائے گا اور بی کی آواز کے ساتھ مشتبہ ہو جائے گا۔ نیز معنوی قرینہ یہ ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات لاف کے متعلق فرماتے تو یوں فرماتے واللہ ادری را  
رسول اللہ ما یفعل بنفسی کیونکہ اگر آپ نے فرمایا انی لا رجوا الخیر گویا اسی کے لیے آپ نے جواب فرمایا آپ کی ذات کا سوال یہاں تھا بھی نہیں اگر سوال آپ کی ذات کے  
متعلق ہوتا تب اتنا مختصر جواب کیسے فرمایا جاتا کہ سب کی نجات کا ذریعہ ہی تو ہے کہ آخری لفظ لا واللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زبان پر ہو العلم اجلسا منہم۔ عبدالرزاق ۱۳ منہ

اَحَدًا اَبَدًا اَبَدًا

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْكَلْبِيُّ مِثْلَهُ وَقَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَفِيٍّ  
مَا يُفْعَلُ بِهِ وَتَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ  
وَمَعْمَرٌ

کہا خدا کی قسم آئندہ میں کسی کو پاک نہیں کہوں گی۔  
سعید بن عفیر کہتے ہیں لیث نے ہمیں مندرجہ بالا حدیث کے  
ہم معنی حدیث بیان کی۔ نافع بن یزید نے عقیل سے نقل کیا ان کی  
حدیث میں ما یفعل فی کے بجائے ما یفعل بہ ہے

یعنی آپ نے یوں کہا کہ میں رسول ہوتے ہوئے بھی نہیں جانتا  
کہ عثمان بن مظعون کے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ عقیل کے ساتھ اس حدیث کو شعیب اور عمر بن دینار اور عمر نے بھی  
روایت کیا۔

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ  
الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا  
قُتِلَ ابْنُ جَعْفَرٍ الْكُشْفُ النَّوْبُ عَنْ وَجْهِهِ أَبْكَى  
وَيَتَهَوَّنِي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْكِي  
فَبَعَثَتْ عَمْرُو بْنُ فَاطِمَةَ تَبْكِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ فَمَا ذَاكَ الْمَلِكَةُ  
تُظْلَمُ بِأَجْنَحَتِهَا حَتَّى رَفَعَتْهُ وَتَابَعَهُ ابْنُ  
جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ  
جَابِرًا

از محمد بن بشار از غندر از شعبہ محمد بن منکدر کہتے ہیں میں نے  
حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا انہوں نے فرمایا جب میرے والد  
شہید ہوئے میں ان کے چہرہ سے کپڑا ہٹا کر رونے لگا۔ لوگ مجھے منع  
کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں منع کرتے تھے۔ میری  
سہو سہی فاطمہ رونے لگی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو رویا نہ  
رو تیرے بھائی کا وہ مقام ہے کہ تمہارے اٹھانے سے پہلے فرشتے  
اپنے پردوں سے اس پر سایہ کیے رہے  
شعبہ کے ساتھ ابن جریر نے بھی روایت کیا بحوالہ محمد بن منکدر  
از حضرت جابر

بَابُ الرَّجُلِ يُنْعَى إِلَى أَهْلِهِ

النَّبِيِّ بِنَفْسِهِ

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

از اسماعیل از مالک از ابن شہاب از سعید بن المسیب از ابی ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخاشی حبشی بادشاہ  
(مسلمان) کے انتقال کی خبر اسی دن دی جس روز اس کا انتقال ہوا

۱۔ اس سے یہ نکلا کہ کسی کو ظنی جنتی نہیں کہہ سکتے ہیں سوا ان کے جن کے لیے آنحضرت نے نجات دی ہے جیسے عشرہ مبشرہ، اہل حق، امام حسین، حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم  
۲۔ اس نظر پر نو کوئی اعتراض ہی نہیں ہو سکتا ۱۲۔ منع کرنے کی وجہ یہ تھی کہ کافروں نے جابر کے والد کو قتل کر کے ان کے ناک کان بھی کٹوا دیے تھے ایسی  
حالت میں میاں نے یہ مناسب سمجھا کہ جابر ان کو نہ دیکھیں تو بہتر ہے ورنہ اور زیادہ صدمہ ہو گا حدیث سے یہ نکلا کہ عرفے کو دیکھ سکتے ہیں جب تو آنحضرت نے جابر کو منع کیا ۱۲۔

فَعَنِ النَّجَاشِيِّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ حُجْرٌ إِلَى  
الْمَصَلَّى قُصِفَ بِمَاءٍ وَكَبُرَ أَرْبَعًا

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ  
هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الزَّايَةَ زَيْدًا فَأَصِيبَ ثُمَّ  
أَخَذَ هَا جَعْفَرًا فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ هَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ  
رَوَاحَةَ فَأَصِيبَ وَإِنِّي عَلَيْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذُرُّنَ ثُمَّ أَخَذَ هَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ  
مِنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ فَقَتَمَهُ لَهُ

بَابُ ۱۱۷۴۔ الْإِذْنُ بِالْجَنَازَةِ وَقَالَ  
أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا  
أَذْنُمُونِي

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ إِسْحَاقُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُكَ فَمَاتَ بِاللَّيْلِ فَكَذَّبُوهُ  
لَيْلًا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا مَعَكُمْ أَن تَعْلَمُونَنِي

آپ عید گاہ تشریف لے گئے اور صف بنواتی۔ چار تکبیریں کہیں۔

(از ابو معمر از عبد الوارث از ایوب از حمید بن ہلال) انس بن مالک  
کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد  
فرمایا، پہلے زیدؓ نے علم اسلام سنبھالا وہ شہید ہو گئے پھر جعفرؓ نے سنبھالا  
وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر عبد اللہ بن رواحہؓ نے جھنڈا اٹھایا۔ وہ بھی شہید  
ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں یہ ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
ابیدیدہ تھے۔ آپؐ نے فرمایا پھر اس جھنڈے کو خالد بن ولیدؓ نے اٹھایا  
میں نے اسے سردار نہیں کیا تھا۔ لیکن اللہ نے انہیں فتح دی

باب - جنازہ تیار ہونے کی لوگوں کو خبر دینا  
ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا تم نے مجھے (جنازہ  
کی) خبر کیوں نہ دی؟

(از محمد بن سلام از ابو معاویہ از ابو اسحاق شیبانی از شعبی) ابن عباسؓ  
کہتے ہیں ایک آدمی مر گیا جس کی عیادت کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم جایا کرتے تھے۔ وہ رات کے وقت مر ا، رات ہی کو لوگوں نے اُسے  
دفن کر دیا۔ صبح کو آپ کو اطلاع دی گئی۔ آپؐ نے فرمایا مجھے اطلاع دینے  
سے تمہیں کس خیال نے روکا؟ انہوں نے عرض کیا رات کا وقت تھا

یہ طرانی سلمہ ہجری میں ہوئی بمقام کے زمین میں ملک شام کے پاس مسلمان تین ہزار تھے اور کافر بے شمار آپؐ نے زید بن حارثہ کو لشکر کا سردار مقرر کر کے بھیجا تھا  
اور فرما دیا تھا اگر زید مارے جائے تو جعفرؓ سردار ہوں اگر جعفر مارے جائے تو عبد اللہ بن رواحہؓ سردار ہوں ایسا ہوا کہ تینوں مارے گئے اخیر میں خالد بن ولیدؓ نے فوج کی کمان  
کی اور کافروں کو شکست فاش دی آپؐ نے اس لشکر کے کٹنے سے پہلے ہی سب خبر لوگوں کو کٹنا دی اس حدیث میں آپؐ کے کئی معجزے ہیں ۱۲۱۔ یعنی آپؐ کے آنسو  
جاری تھے حضرت زیدؓ آپؐ کے چہیتی تھے اور حضرت جعفرؓ آپؐ کے چہیتی تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف  
میں بہت سی شعریں کہی ہیں رضی اللہ عنہم ۱۲۲۔ یہ حدیث آپؐ پر باب کنس المسجد میں موصول لکڑی ہے کہ مسجد میں ایک کالا آدمی جھاد دیا کرتا تھا یا ایک کالی عورت جھاد دیا  
کرتی تھی وہ مر گیا یا مر گئی تو صحابہؓ نے اس کو گاڑ دیا اور آپؐ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر نہ کی جب آپؐ نے اس کا حال پوچھا تو انہوں نے بیان کیا آپؐ نے فرمایا مجھ کو کیوں  
خبر نہ دی اس سے امام بخاری نے نکالا کہ جنازہ غسل کفن سے تیار ہو جائے تو لوگوں کو خبر دینا چاہئے تاکہ نماز کیلئے آجائیں ۱۲۳۔

قَالُوا كَانَ اللَّيْلُ فَكُلُّهُنَّ وَكَانَتْ طُلُمَةُ أَنْ تَشَقَّ  
عَلَيْكَ فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ

بَابُ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ

وَلَدٌ فَأَحْتَسَبَ وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ

جَلَّ وَكَبِيرِ الصَّابِرِينَ

۱۱۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ

أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا مِنْ نَاسٍ مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَقَّى لَهُ ثَلَاثَةٌ لَمْ

يَبْلُغُوا الْحَنَتَ إِلَّا أَدَخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ

رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ

۱۱۷۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَصْبَغَانِي عَنْ

ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا فَوْعَظْهُنَّ

فَقَالَ أَيْهَا الْمَوءِ مَاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوُكُودِ

لَنْ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَأَتَانِ

قَالَ وَآتَانِ وَقَالَ شُرَيْقُ عَنْ ابْنِ الْأَصْبَغَانِي

حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

لَمْ يَبْلُغُوا الْحَنَتَ

۱۱۷۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ قَالَ

سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

أُورِثَ كِي جَعَالِي هَوِي تَحِي - هَم نَے آپ کو اس حال میں تکلیف دینا مناسب

نہ سمجھا۔ آپ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور نماز پڑھی

باب جس کے بچے کا انتقال ہو جائے اور وہ صبر کرے

اُس کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَكَبِيرِ الصَّابِرِينَ

اور ابو معمر از عبد الوارث از عبد العزيز حضرت انسؓ کہتے ہیں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین نابالغ بچوں کا انتقال

ہو جائے، اللہ تعالیٰ اُن بچوں کی اپنی رحمتِ خاص سے اسے جنت میں

داخل کرے گا

از مسلم از شعبہ از عبد الرحمن بن اصبهانی از ذکوان ابو سعید کہتے

ہیں مستورات نے عرض کیا ہمارے لیے وعظ کا ایک دن مقرر فرمائیے

چنانچہ مقررہ دن آپ نے وعظ فرمایا جس عورت کے تین بچے مر جائیں وہ

قیامت کے دن اپنی ماں کے لیے دوزخ سے بچانے کی آڑ اور حجاب

بن جائیں گے ایک عورت نے پوچھا جس کے دو بچے مرے ہوں اس کا

کیا ہے؟ آپ نے فرمایا دو بھی - شریک نے بحوالہ ابن اصبهان از ابو صالح

از ابو سعید و ابو ہریرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔ ابو ہریرہؓ

کی حدیث میں تین نابالغ بچوں کا لفظ ہے

از علی از سفیان از زہری از سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہؓ

کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے

۱۔ ابن میر نے کہا جب نابالغ بچوں کے مرجانے میں یہ ثواب ہے نوجوان اور کمزور اولاد کے مرجانے میں بھی یہی اجر ملے گا بلکہ بطریق اولیٰ ۱۲ مرتبہ دوسری روایت میں دو

بچوں کا بھی یہی حکم ہے ایک روایت میں ایک بچے کا بھی یہی حکم ہے بشرطیکہ صبر کرے اور کوئی کلمہ بے ادبی کا زبان سے نہ نکلے ۱۲ مرتبہ



أَيُّ هُوَ يَكُونُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُونُ بِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلْبِغُ النَّاسَ إِلَّا تَحَلَّاهُ الْقَسِيمَ -

**باب ۹۱** قَوْلُ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ أَصِيرِي -

۱۱۷۸ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْأَةُ عِنْدَ قَبْرِ دَهَى تَبْكِي فَقَالَ اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي -

**باب ۹۲** غُسْلُ الْمَيِّتِ وَوَضْعُهُ بِالْمَاءِ وَالسَّيِّءِ -

وَحَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ ابْنُ السَّعْدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَدَّثَنَا وَصَلِيُّ وَكَمْ تَبْوَصُّ قَالَ أَبُو عَبَّاسٍ الْمُسْلِمُ لَا يَجُوزُ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ كَوَّانٍ يَجُوزُ مَا مَرَّ بِهِ وَكَأَنَّ الْإِسْمَ مَمْلُوكٌ لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لَا يَجُوزُ ۱۱۷۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَّانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيِّدِينَ

مراجیس رہ صرف قسم اتارنے کے لیے دوزخ جائے گا۔

**باب** کوئی عورت قبر کے پاس ہو اور کوئی شخص اُسے کہے صبر کرو۔

(از آدم از شعبہ از ثابت) انس بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی آپ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کرو۔

**باب** میت کو غسل دینا اور وضو کرنا پانی اور بیری کے پتوں سے۔

حضرت ابن عمرؓ نے سعید بن زید کے مرے ہوئے بچے کو خوشبو لگائی اسے اٹھایا۔ جنازے کی نماز پڑھی (بعد میں) وضو نہیں کیا۔ ابن عباس کہتے ہیں مسلمان نہ زندگی میں نجس ہے نہ مرنے کے بعد۔ سعد بن وقاص نے کہا اگر مردہ نجس ہوتا، تو میں اُسے نہ چھوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مومن نجس نہیں ہوتا۔

(از اسمعیل بن عبد اللہ از مالک از ایوب سختیانی از محمد بن سیرین) ام عطیہ انصاریہ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی زینبؓ

سے یعنی بہت ہی تھوڑی دیر کے لیے ایک روایت میں ہے کہ پھر سفیان نے یہ آیت پڑھی وَارِثَةُ نَحْمُ الْإِذَا وَارِثَةُ نَحْمُ الْإِذَا یعنی کوئی تم میں سے ایسا نہیں جو دوزخ پر سے نہ گزرے یعنی مومن اور کافر سب پھر اُپر سے گزریں گے وہ دوزخ کی پشت پر نصب ہے پس مومن کا دوزخ میں جانا بھی پھر اُپر سے گزرنا ہے۔ جس نے کہا دوزخ میں جاتیں گے پھر اس میں سے نکلیں گے عبد اللہ بن مسعودؓ سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ ۱۱۷۸ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ مومن مرنے سے نجس نہیں ہوتا اور غسل غرض بدل کو صاف اور ستھر کرانے کے لیے دیا جاتا ہے اور اسی لیے غسل کے پانی میں بیری کے پتوں کا ڈالنا مسنون ہوا ۱۲ منہ ۱۱۷۹ اس کو امام مالک نے غلطی میں وصل کیا اگر مردہ نجس ہوتا تو عبد اللہ بن عمرؓ اس کو نہ چھوتے نہ اٹھاتے اگر چھوتے تو پھر اپنے اعضا کو دھوئے امام بخاری نے اس سے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا کہ جو میت کو نہلائے وہ غسل کرے اور جو اٹھائے وہ وضو کرے ۱۲ منہ ۱۱۷۸ اس کو سعید بن مسعودؓ نے وصل کیا باسناد صحیح ۱۲ منہ ۱۱۷۹ یہ ابن ابی شیبہ نے نکالا کہ سعد کو سعید بن زید کے مرنے کی خبر ملی وہ گئے ان کو غسل اور کفن دیا خوشبو لگائی پھر گھر میں آکر غسل کیا اور کہنے لگے میں نے گرمی کی وجہ سے غسل کیا نہ مرنے کی وجہ سے اگر وہ نجس ہوتا تو میں اُس کو نہ چھوتا ۱۲ منہ ۱۱۷۹ یہ حدیث موصول کتاب الغسل میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۱۷۹

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ  
تَوَقَّيْتُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَاهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا  
أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَ  
سِدْرٍ وَاجْعَلِي فِي الْأُخْرَى كَأَمْرًا فَادْرُغْنِي  
مِنْ كَأَمْرٍ فَإِذَا فَرَعْتَنِي فَادْرُغْنِي فَلَمَّا فَرَعْنَا  
أَذْنَاكَ فَأَعَطَانَا حَقْوُكَ فَقَالَ اشْعُرْنَاهَا آيَاكَ  
تَعْنِي آيَاكَ

باب ۷۳ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ

يُغَسَّلَ بِهِ

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
التَّغْفِيِّ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ  
قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَمَعْنَى نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَاهَا  
ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ  
وَاجْعَلِي فِي الْأُخْرَى كَأَمْرًا فَادْرُغْنِي  
فَإِذَا فَرَعْتَنِي فَادْرُغْنِي فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاكَ فَالْقِي إِلَيْنَا حَقْوُكَ  
فَقَالَ اشْعُرْنَاهَا آيَاكَ فَقَالَ أَيُّوبُ وَحَدَّثَنِي  
حَفْصَةُ بِبِشْرِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ وَكَانَ فِيهِ  
حَدِيثُ حَفْصَةَ اغْسِلْنَاهَا وَتَرَاوَدَّ كَانَ فِيهِ ثَلَاثًا  
أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَكَانَ فِيهِ أَنَّهُ قَالَ ابْدَأُوا  
بِأَيِّهَا وَمَوَاضِعُ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَكَانَ فِيهِ  
أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةً

کا انتقال ہوا تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اسے تین  
یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو جیسے مناسب سمجھو۔ غسل  
پانی اور بیری کے پتوں سے کرایا جائے۔ آخر میں کافور رکھو یا کچھ  
کافور ملا دو۔ جب تم فارغ ہو جاؤ، تو مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ جب  
ہم فارغ ہوئیں، تو آپ کو اطلاع کی۔ آپ نے اپنا تہ بند عنایت کیا  
اور فرمایا یہ اندر اس کے بدن پر لپیٹ دو۔ حدیث میں حقو کا لفظ ہے  
اس سے مراد تہ بند ہے۔

باب ۷۳۔ طاق مرتبہ غسل دینا مستحب ہے

(از محمد از عبد الوہاب ثقفی از ایوب از محمد بن سیرین) ام عطیہ  
کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور  
ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا اسے تین  
یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو  
اور آخر میں کافور بھی ملا دو یعنی پانی اور پتوں میں جب تم فارغ ہو  
جاؤ مجھے اطلاع دینا جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع دی۔  
آپ نے ہماری طرف اپنا تہ بند ڈال دیا اور فرمایا یہ اس کے بدن  
پر لپیٹ دو۔

ایوب نے کہا مجھے حفصہ نے محمد بن سیرین کے مثل حدیث  
بیان کی اور حضرت حفصہ کی حدیث میں یہ ارشاد ہے اسے طاق  
بار نہ ملاؤ۔ اور اگر میں یہ الفاظ ہوں تین یا پانچ یا سات مرتبہ اس میں یہ  
بھی ارشاد ہے دایں حصہ سے شروع کرو اور وضو کے اعضا  
سے ابتداء ہو۔ اس میں یہ بھی ہے کہ ام عطیہ نے کہا ہم نے ان

لے آپ نے اپنا تہ بند تبرک کے لیے عنایت فرمایا اور اسی لیے ارشاد ہوا کہ یہ ان کے مبارک بدن سے ملا رہے اب اختلاف ہے اس میں کہ میت کو غسل  
دینا فرض ہے یا سنت اور جمہور کا مذہب یہی ہے کہ وہ فرض ہے ۱۲۷۸

قُرُون

باب ۹۴ یُنَدُّ اُسَيَا مِتْ

النَّبِيِّ

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيِّدِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ اَيْدِيَّ اَنْ يَسِيَا مِنْهَا وَمَوَاضِعَ الْوُضُوءِ مِنْهَا.

باب ۹۵ مَوَاضِعُ الْوُضُوءِ مِنْ

النَّبِيِّ

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيِّدِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا غُسِلْنَا بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا وَمَعْنَى نَفْسُهَا اَيْدِيَّ اَنْ يَسِيَا مِنْهَا وَمَوَاضِعَ الْوُضُوءِ مِنْهَا.

باب ۹۶ هَلْ يُكْفَى الْمَرْءُ فِي

اِذَا رَأَى النُّجْلَ

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ حَكَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُزَيْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَوُفِّيَتْ اِبْنَتُهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ

کے بالوں میں لنگھی کر کے تین لٹیں کر دیں۔

باب ۹۴۔ دائیں طرف سے مردے کو غسل دیا جائے

از علی بن عبد اللہ از اسمعیل بن ابراہیم از خالد از حفصہ بنت سیرین (ام عطیہ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل کے بارے میں ارشاد فرمایا اس کی دائیں جانب سے اور وضو کے اعضا سے غسل شروع کرو

باب ۹۵۔ میت کا غسل وضو کے مقاموں سے شروع کرنا۔

از یحییٰ بن موسیٰ از وکیع از سفیان از خالد حذاف از حفصہ بنت سیرین (ام عطیہ کہتی ہیں جب ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دیا تو ہم انہیں نہلا رہی تھیں، آپ نے فرمایا دائیں حصوں اور وضو کے مقاموں سے شروع کرو

باب ۹۶۔ کیا عورت کو مرد کے نہ بند سے کنفایا جا سکتا ہے ؟

از عبد الرحمن بن حماد از ابن عون از محمد بن سیرین (ام عطیہ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا اسے تین یا پانچ مرتبہ یا اگر مناسب سمجھو تو زیادہ بار نہلاؤ۔ جب غسل دے کر فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو۔ چنانچہ جب مجھے فارغ ہوئیں تو

۱۔ اور گندھ کر بھیجے ڈال دیں شافعیہ اور امام احمد بن حنبل کا یہی قول ہے اور ضعیف ہے کہا دو ٹیٹیں کر کے سینے پر ڈال دینا چاہیے ۱۲ منہ ۱۵ اس سے انقلاب کا رد ہوا وہ کہتے ہیں غسل سر اور داہمی سے شروع کیا جائے ۱۲ منہ ۱۵ اس سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ میت کو لکی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا مستحب ہے ۱۲ منہ

ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُمْ فَإِذَا فَرَعْتُمْ فَاذْبَنُوا فَلَئِنْ  
فَرَعْتُمْ أَذْنَاكُمْ فَمَنْعَكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ إِذَا زَكَاةً وَقَالَ  
أَشْعُرُهَا أَيَّاهُ

**باب ۹۷** يُبْعَدُ الْكَافُورُ فِي  
الْآخِرَةِ

۱۱۸۴ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ  
قَالَتْ تَوَفَّيْتُ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
اعْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ  
إِنْ رَأَيْتُمْ بِمَاءٍ وَبَسَدَ رَأْسُهَا فِي الْآخِرَةِ  
كَافُورًا أَوْ سَمِيًّا مِمَّنْ كَافُورٌ فَإِذَا فَرَعْتُمْ  
فَاذْبَنُوا قَالَتْ فَلَمَّا فَرَعْتُمْ أَذْنَاكُمْ فَاذْبَنُوا  
حَقِّكُمْ وَقَالَ أَشْعُرُهَا أَيَّاهُ وَعَنْ أَيُّوبَ  
عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِمِثْلِهَا قَالَتْ  
إِنَّهُ قَالَ اعْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا  
أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُمْ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَتْ  
أُمِّ عَطِيَّةَ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةً تَرُونِي

**باب ۹۸** نَقْضُ شَعْرِ الْمَرْأَةِ  
وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ أَنْ  
يُنْقَضَ شَعْرُ الْمَرْأَةِ

۱۱۸۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُؤَيْجٍ قَالَ أَيُّوبُ

آپ کو اطلاع کی، آپ نے اپنا مستعمل تہ بند ہمیں دے دیا اور فرمایا  
اسے اندر لپیٹ دو۔

**باب - آخری مرتبہ غسل دینے میں کافور شامل کیا جائے۔**

از احمد بن محمد بن زید از ایوب از محمد بن سیرین، ام عطیہ  
کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہوا تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اسے تین یا پانچ بار غسل دویا  
اگر مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو، غسل پانی اور بیری کے  
پتوں سے دیا جائے آخری مرتبہ کافور یا قدرے کافور شریک کرو جب  
تم غسل دے کر فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر دینا۔ ام عطیہ کہتی ہیں جب ہم  
نہلا چکیں تو آپ کو خبر دی۔ آپ نے اپنا تہ بند میری طرف پھینکا اور  
فرمایا ان کے بدن پر لپیٹ دو۔ ایوب نے بحوالہ حفصہ از ام عطیہ اسی  
طرح بیان کیا۔ اس میں یہ الفاظ ہیں آپ نے ارشاد فرمایا تین یا پانچ  
یا سات بار غسل دو یا مناسب سمجھو تو زیادہ بار۔ حضرت حفصہ کہتی  
ہیں ام عطیہ نے کہا ہم نے ان کے سر کے بالوں کی تین لٹیس کر دیں۔

**باب - میت اگر عورت ہو تو غسل کے وقت اس  
کے بال کھولنا۔ ابن سیرین کہتے ہیں عورت کے بال  
کھولنے میں کوئی حرج نہیں۔**

از احمد از عبد اللہ بن وہب از ابن جریج از ایوب از حفصہ  
بنت سیرین، ام عطیہ کہتی ہیں کہ عورتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے ان بالوں نے کہا اس کے حوا پر اتفاق ہے اور جس نے یہ دعویٰ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور تمہی دوسروں کو ایسا نہ کرنا چاہیے اس کا قول بے دلیل ہے  
۱۲ منہ ۱۲ تہ تسلطانی نے کہا مرد کے بال اگر لمبے ہوں تو وہ بھی کھولے جائیں ۱۲ منہ ۱۲ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

سَمِعْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سَيِّدِي قَالَتْ حَدَّثَنَا أُمُّ  
عَطِيَّةٍ أَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ نَقَضْنَ ثُمَّ غَسَلْنَهُ  
ثُمَّ جَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

**باب ۹۹** كَيْفَ انْشَعَادُ اللَّيْلَةِ  
وَقَالَ الْحَسَنُ الْجَوْفِيُّ الْحَامِسَةُ  
تَشَدُّ بِهَا الْفَخَذَيْنِ وَالْوَرَكَيْنِ  
تَحْتَ الدَّرْعِ

۱۱۸۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ  
ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَيُّوبَ  
أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَيِّدِي يَقُولُ جَاءَتْ  
أُمُّ عَطِيَّةٍ أُمُّ أُمَّةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ الْأَنْصَارِ  
بِأَيْعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَنَتْ  
الْبَصْرَةَ نُبَادِرُ ابْنَاهَا فَلَمْ تَدْرِكْهُ فَكُنْتُ ثَلَاثًا  
قَالَتْ فَخَلَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَحَنُّ نَفْسِهِ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ  
خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ  
وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنِي فِي الْأُخْرَةِ كَأُفُوهِ أَفَادَا فَرُغْتُ  
فَأَذِنَتْنِي قَالَتْ فَلَمَّا فَرَعْنَا أَلْتَمَى إِلَيْنَا كَفُّوهُ فَقَالَ  
أَشْعُرُنَهَا أَيَاكَ وَكَتَبَ تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَا أَدْرِي  
أَيُّ بَنَاتِهِ وَدَعَمَ أَنَّ الْإِشْعَارَ الْفُقْشَةَ فِيهِ  
وَكُنَّا لَكَ كَانَ ابْنُ سَيِّدِي يَأْمُرُ بِالْمَرْأَةِ أَنْ

کی دختر مبارک کے سر کے بالوں کو تین لٹیں کر دیا یعنی بالوں کو کھول کر  
دھویا اور ان کی تین لٹیں کر دیں

**باب ۱۰۰** میت پر کپڑے پٹینے کی کیفیت  
حسن بصری کہتے ہیں کہ عورت کے لیے ایک پانچواں  
کپڑا بھی ہونا چاہیے جس سے فیص کے تلے رانیں اور سرین  
باندھے جائیں۔

ارزا احمد از عبد اللہ بن وہب از ابن جریر از ایوب ابن سیرین  
کہتے ہیں ام عطیہؓ انصاریہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت  
کی تھی اپنے بیٹے کو بصرے میں دیکھنے آئی وہ اس کے پہنچنے سے پہلے  
مر گیا یا چل دیا، لہٰذا وہ اسے نہ مل سکی۔ اس نے یہ بیان کیا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے۔ ہم آپ کی صاحبزادی کو نہلا  
رہے تھے، آپ نے فرمایا اسے تین بار یا پانچ بار یا اگر مناسب سمجھو تو  
زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں سے نہلاؤ اور آخر میں کافور ڈالو۔  
جب فارغ ہو چکو تو مجھے اطلاع دو ام عطیہؓ نے فرمایا ہم نہلا کر فارغ  
ہوئیں تو آپ نے اپنا تہ بند پھینکا اور فرمایا کہ اندر بدن سے لپیٹ دو  
ام عطیہؓ نے اس سے مزید اس واقعے کے متعلق کچھ نہ کہا۔ مجھے معلوم  
نہیں یہ کونسی صاحبزادی کے متعلق واقعہ ہے

ایوب کہتے ہیں اشعار کا مطلب ہے لپیٹنا۔ ابن سیرین بھی  
عورت کے لیے یہی حکم دیتے تھے۔ کہ اس کے بدن پر کپڑا لپیٹ دیا  
جائے۔ نہ بند نہ پہنایا جائے

۱۔ اس کو ابن شیبہ نے وصل کیا امام حسن بصری کا مذہب یہ ہے کہ عورت کے کفن میں پانچ کپڑے سنت ہیں احمد اور ابوداؤد کی روایت میں یلی بنت  
قائف سے یہ ہے کہ میں بھی ان عورتوں میں تھی جنہوں نے علیا حضرت ام کلثوم کو غسل دیا پہلے آپ نے کفن کے لیے نہ بند دیا پھر کپڑا دھنی یعنی مرندھن  
پھر چادر پھر لٹا دی لپیٹ دی لگیں معلوم ہوا عورت کے کفن میں یہ پانچ کپڑے سنت ہیں اگر بہتر ہو ورنہ ایک کپڑا بھی کافی ہے ۱۲ منہ۔

تَشَعُّوْنَ وَلَا تُؤْزِرُوْنَ -

**باب ۸۷** هَلْ يُجْعَلُ شَعْرُ الْمَرْأَةِ

ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

۱۱۸۷ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أُمِّ الْهُدَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ

قَالَتْ مَضَرْنَا شَعْرَ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَقَالَ دُرَيْعُ عَنْ

سُفْيَانَ نَاصِيَتُهَا وَقُرْنِيهَا -

**باب ۸۸** يُلْفَى شَعْرُ الْمَرْأَةِ

خَلْفَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا

حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ نُؤْفِتُ إِحْدَى

بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِالسُّدُرِ

وَنُؤَا ثَلَاثًا أَوْ حَسْبًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُمْ

ذَلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْأُخْرَى كَأَوَّلِ الْأَوَّلَى

كَأَوَّلِ فَاذًا فَرَعْنِي فَلَمَّا كَرَعْنَا ذُنَاكُ

فَأُلْفَى إِلَيْنَا حَقْوُكَ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ

قُرُونٍ وَاقْبَيْنَاهَا خَلْفَهَا -

**باب ۸۹** الشَّيَابُ الْبَيْضُ لِلْمَكْفَنِ

۱۱۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

**باب -** کیا عورت کے بالوں کی تین لٹیس کی جائیں ؟

(از قبیلہ از سفیان از ہشام از ام ہذیل) ام عطیہؓ کہتی ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بال گوندھ کر ان کی تین چوٹیاں کر دیں۔ وکیع نے سفیان سے یوں روایت کیا ایک پیشانی کے بالوں کی، اور دو ادھر ادھر کی ۱۷

**باب -** عورت کے بالوں کی تین لٹیس کر کے اُس کے

پیچھے ڈال دی جائیں۔

(از مسدد از یحییٰ ابن سعید از ہشام بن حسان از حفصہ بنت سیرین) ام عطیہؓ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہوا، تو آپ ہمارے پاس آئے اور فرمانے لگے اسے بیری (ڈال کر بانی) سے طاق بار نہلاؤ، تین یا پانچ بار یا چاہو تو زیادہ مرتبہ نہلاؤ۔ آخر میں کانور (یا کچھ کانور) شریک کر دو۔ جب نہلا چکو تو مجھے اطلاع دو۔ پناچہ جب ہم نہلا چکیں، تو آپ کو اطلاع دی، آپ نے اپنا تہ بند پھینکا۔ ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھ کر ان کی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیں ۱۸

**باب -** سفید کپڑوں کا کفن دینا

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ بن مبارک از ہشام بن عروہ از والدہ عروہ) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بسن کے تین سفید

۱۷ صحیح ابن حبان میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا حکم دیا تھا کہ بالوں کی تین چوٹیاں کر دو اس حدیث سے میت کے بالوں کا گوندھنا بھی ثابت ہوا اور بعضوں نے اس سے منع کیا ہے ۱۲ منہ ۱۳ خفیہ نے کہا دو چوٹیاں کر کے کرتے کے اوپر بیٹنے پر ڈال دینا چاہئیں ۱۲ منہ سلمہ اللہ

عَاشِيَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ فِي ثَلَاثَةِ أَثَوَابٍ يَكُونُ فِيهِمْ سُحُورٌ مِنْ كُرْسَفٍ لَيْسَ فِيهَا قَبِيضٌ وَلَا عِمَامَةٌ.

**باب ۸۰۳** الْكُفْنُ فِي ثَوْبَيْنِ

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَقَفَ بِعُورَةٍ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَأْسِهِ ثَوْبٌ فَصَعَّهُ أَوْ قَالَ فَاقْصَعْتُهُ قَالَ ابْتِغِي مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَاسِدٍ وَكُفُّوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَحْطَبُوهُ وَلَا تُخَيِّرُوهُ رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُكَبِّيًا.

**باب ۸۰۴** الْخُطْبُ لِلْمَيِّتِ -

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَقَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُورَةٍ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَأْسِهِ ثَوْبٌ فَاقْصَعْتُهُ أَوْ قَالَ فَاقْصَعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَاسِدٍ وَكُفُّوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَحْطَبُوهُ وَلَا تُخَيِّرُوهُ رَأْسَهُ

**باب - دو کپڑوں میں کفن دینا**

از ابو النعمان از حماد از ایوب از سعید بن جبیر ابن عباس کہتے ہیں ایک شخص حج کا احرام باندھے عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا۔ اچانک اونٹنی سے گر پڑا۔ اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی اس کا انتقال ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفن کر خوشبو نہ لگاؤ نہ اس کا منہ ڈھانپو۔ وہ قیامت کے دن لبیک اُپکارتا ہوا اُٹھے گا

**باب - میت کو خوشبو لگانا**

از قتیبہ از حماد از ایوب از سعید بن جبیر حضرت ابن عباس کہتے ہیں ایک شخص عرفات میں احرام باندھے ٹھہرا ہوا تھا۔ اونٹ سے گرا گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے ہمیں فرمایا اس شخص کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں اس کا کفن کر دو، مگر خوشبو نہ لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو۔ اللہ تعالیٰ جب قیامت کے دن اسے اٹھائے گا تو یہ طلبیہ کہتے ہوئے (لبیک کہتے ہوئے) اُٹھے گا

۱۔ بلکہ ایک اثر بھی ایک چادر ایک لفافہ پس سنت ہی میں پڑے ہیں عمامہ باندھنا بدعت ہے حاملہ اور امام احمد بن حنبل نے اس کو مکروہ رکھا ہے شافعی نے قبیح اور عمامہ کا بڑھانا جائز رکھا ہے ایک حدیث میں ہے کہ سفید کپڑوں میں کفن دیا کرو نزدیکی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن کے بارے میں جنتی مدینہ میں وارد ہوئی ہیں ان سب میں حضرت عائشہ کی یہ حدیث زیادہ صحیح ہے افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ کے لوگ زندگی بھر شادی اور غمی کے رسوم اور بدعات میں گرفتار رہتے آواز مارتے وقت بھی بے چاری میت کا پیچھا نہیں چھوڑتے، کہیں کفن غلاف سنت کرتے ہیں کہیں لفافہ کے اوپر پھر ایک چادر ڈالتے ہیں کہیں میت پر شامیانہ تانتے ہیں کہیں تہجد سوان پہن کر تے ہیں کہیں قبر میں پیری مریدی کا شجرہ رکھتے ہیں کہیں قبر پر چراغ جلاتے ہیں کہیں مندر شریعی چادر چڑھاتے ہیں کہیں قبر پر جمع اور میلہ کرتے ہیں اور اس کا نام عرس رکھتے ہیں کہیں قبر کو پختہ کرتے اس پر عمارت اور گنبد اٹھاتے ہیں یہ سب امور بدعت اور منوع ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی تکفیر کھولے اور ان کو نیک توفیق دے۔ آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ

فَإِنَّ اللَّهَ يُبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُلْكِيًّا

بَابُ ٨٠٥ كَيْفَ يُكْفَى الْمُحَرَّمُ

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو السُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

عَوَانَةٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا دَفَعَهُ بَعِيرُهُ وَخُصَّ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَبَسِطُوا  
لِفْظَهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَسْجُدُوا طَبِيعًا وَلَا تَغْتَسِلُوا رَأْسَهُ  
فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَكَّدًا

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

زَيْدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي يُوسُفَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ  
بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ ذَاقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُورَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِمْ قَالَ  
أَيُّوبُ فَوَقَضَهُ وَقَالَ عَمْرُو فَاقْعَضَهُ فَنَكَتَ  
فَقَالَ اعْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكُفُّوا فِي ثَوْبَيْنِ  
وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُغَيِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ  
يَوْمَ انْفِصَامَةِ قَالَ أَيُّوبُ يَدْنِي وَقَالَ عَمْرُو  
مُتَلَبِّيًا

بَابُ ١٠٦. اُلْكْفَنِي فِي الْقَيْصِرِ

الَّذِي يُكْفُ أَوْلَادُكُفُ وَمَنْ كُفِّنَ

بَغِيرِ قِصَصٍ

١١٩٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ

سَعِيدٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ  
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي لَهْزَلٍ  
جَاءَ ابْنَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

**باب - محرم کو کفن کیسے دیا جائے ؟**

ارازوالنعمان از ابو عوانہ از ابولنثر از سعید بن جبیر، ابن عباس کہتے ہیں ایک احرام باندھے ہوئے شخص کی اس کے اونٹ نے گردن توڑ ڈالی۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ نے فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اور دو کپڑوں میں کفن دو، خوشبو نہ لگاؤ نہ سرد ڈھانیو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن احرام والوں کی شکل میں بال جملے ہوئے اٹھائے گا۔

(از مسند داز محمد بن زید از عمرو ابوب از سعید بن جبیر) ابن عباسؓ  
 کہتے ہیں ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا  
 وہ اونٹ سے گر کر مر گیا۔ ابوبؓ راوی قَوَّصَتُہ کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور  
 عمرو قَوَّصَتُہ کا لفظ بیان کرتے ہیں (دونوں کا مطلب ایک ہے) آپؐ نے  
 فرمایا اسے پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دو۔ دو کپڑوں میں کفن دو۔ خوشبو  
 نہ لگاؤ۔ نہ سردھا نہ پو، کیونکہ یہ قیامت کے دن حاجیوں کی شکل لیبیک  
 کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔

ایوب یٰیسی کا لفظ استعمال کرتے ہیں عمرو مکتیا کہتے ہیں (مطلب ایک ہے)



أَعْطِنِي فَيُصَلِّكَ الْكُتْبَةُ وَيُؤَيِّدُكَ وَصَلِّ عَلَيْكَ وَاسْتَغْفِرُ  
لَهُ فَأَعْطَاكَ قَبِيصَةً فَقَالَ أَذِنِي أَصَلِّ عَلَيْكَ  
فَإَذِنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُو  
فَقَالَ الْكَيْسِيُّ اللَّهُ نَهَاكَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ  
فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ قَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ  
لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ  
مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ  
فَمَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا  
وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ

اس کے لیے دعائے بخشش کیجیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے  
قمیص دئی اور فرمایا جب جنازہ تیار ہو تو مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ اس  
نے اطلاع دی جب آپ نے جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا حضرت عمرؓ نے  
آپ کو ایسا نہ کرنے کی کوشش کی۔ اور عرض کیا، کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے  
منافقین پر جنازہ پڑھنے سے روکا نہیں؟ آپ نے فرمایا مجھے اللہ نے  
انتیاد دیا ہے: استغفر لہم اولاً تستغفر لہم ان تستغفر لہم  
سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لہم۔ چنانچہ آپ نے اس پر نماز  
پڑھی پھر آیت اتزی ولا تصل علی احد منہم مات ابدًا اولاً  
تقم علی قبرہ۔ (ان میں سے کوئی بھی مرے تو آپ نہ اس کا  
جنازہ پڑھیں نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں)

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ جَابِرًا قَالَ أَمَّا الْيَتِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي بَعْدَى  
مَا دَفِنَ فَأَخْرَجَهُ فَتَفَتَّ فِيهِ مِنْ رَيْقِهِ وَ  
الْبَسَهُ قَبِيصَةً

(از مالک بن اسماعیل از ابن عیینہ از عمرو) حضرت جابرؓ کہتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی رمانق کی قبر پر اس وقت  
آئے جب وہ دفن ہو چکا تھا آپ نے اس کی نعش نکلوائی اور اپنی مٹوک  
اس پر ڈالی اور اپنا کرتہ اسے پہنایا

بَابُ ۵۱ الْكُفْرِ بِغَيْرِ قَبِيصٍ

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينُ  
عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كُفِنَ الْيَتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ

باب ۵۱۔ بغیر قمیص کے کفن دینا  
(از ابو نعیم از سفیان از ہشام از عروہ) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین دھوئے ہوئے سوئی کپڑوں میں کفن  
دیا گیا۔ نہ ان میں قمیص تھا نہ عمامہ

۱۔ آپ نے اس کے بیٹے عبد اللہ کی جو سچی مومن تھا دل شکنی گوارا نہ کی گواس کا باپ منافق تھا بعضوں نے کہا جنگ بدمیں جب حضرت عباسؓ قید ہو کر آئے  
تھے تو عبد اللہ بن ابی نے وہ ننگے تھے اپنا کرتہ ان کو پہنا دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بدلہ کر دیا کہ منافق کا احسان باقی نہ رہے ۱۲ منہ ۱۰ ان کے  
لیے بخشش طلب کر یا نہ کر اگر ان کے لیے ستر یا سچی مغفرت طلب کرے گا جب بھی اللہ انہیں ہر گز نہیں بخشے گا۔ عبد الرزاق ۱۳ منہ ۱۰ یہ اگلی روایت کے خلاف  
نہیں ہے اس میں کرتہ دے دینے سے مراد یہ ہے کہ کرتہ دینے کا آپ نے وہ وعدہ فرمایا ہو یا نہ عبد اللہ کے عزیزوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا  
مناسب نہ سمجھا اور عبد اللہ کا جنازہ تیار کر کے قبر میں رکھ بھی دیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے آپ نے اس کو بھر نکلوایا اپنا مٹوک اس پر ڈالا  
اپنی قمیص اس کو پہنائی اس پر نماز پڑھی وہیں حضرت عمرؓ نے نماز پڑھتے وقت آپ کا دامن پکڑا ۱۲ منہ ۱۰ مطلب یہ ہے کہ جو تھا کپڑا نہ تھا قسطانی نے کہا شامی نے  
قمیص پہنانا جائز رکھا ہے مگر اس کو مسنت نہیں سمجھا اور ان کی دلیل ابن عمرؓ کا فضل ہے جس کو پہنتی نے نکالا کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا تین لفافے اور ایک  
قمیص اور ایک عمامہ لیکن شرح مہذب میں ہے کہ افضل یہی ہے کہ قمیص اور عمامہ نہ ہو اگرچہ قمیص اور عمامہ مکروہ نہیں پر اونی کے خلاف ہے ۱۲ منہ ۱۰

مَحْمُولٍ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَبِيضٌ وَلَا عِمَامَةٌ  
۱۱۹۷- حَدَّثَنَا سَعْدُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
هَشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ  
لَيْسَ فِيهَا قَبِيضٌ وَلَا عِمَامَةٌ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ  
أَوْ يُعْبِهِمْ لَا يَقُولُ ثَلَاثَةً وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْكُوَيْلِبِ  
عَنْ سَفْيَانَ يَقُولُ ثَلَاثَةً .

باب ۸۰۹ الْكُفْنُ بِكَأَعِمَامَةٍ  
۱۱۹۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ فِي  
ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضٍ سَمُوِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَبِيضٌ  
وَلَا عِمَامَةٌ

باب ۸۰۹ الْكُفْنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ  
وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ وَالزُّهْرِيُّ وَحُمُودُ  
بْنُ دِينَارٍ وَفَنَادُكَةُ وَقَالَ عَمْرُو  
بْنُ دِينَارٍ الْمُخْطُوطُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ  
وَقَالَ ابْنُ أَبِي هَبٍ يُكْفَى بِالْكَفْنِ  
ثَمَرُ الْبَلَدَيْنِ ثَمَرُ الْبُلْدَيْنِ  
قَالَ سَفْيَانُ أَجْرُ الْقَابِرِ وَالْعُسْلِ  
هُوَ مِنَ الْكُفْنِ

قبور اور غسل کی اجرت کفن میں شامل ہے۔ یعنی ان کا خرچ سبھی کفن کے مال میں سے ہوگا

از مسدد از یحیی از ہشام از عروہ حضرت عائشہ کہتی ہیں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ نہ ان میں قمیص تھی نہ عمامہ۔  
ابونعیم راوی تین کا لفظ نہیں لیتا۔ عبد اللہ بن ولید نے سفیاں  
سے تین کا لفظ نقل کیا ہے

باب ۸۰۹ کفن میں عمامہ نہ دینے کا بیان  
از اسمعیل از مالک از ہشام بن عروہ حضرت عائشہ  
کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین دھوئے ہوئے سفید کپڑوں  
میں کفن دیا گیا نہ ان میں قمیص تھی نہ عمامہ

باب ۸۰۹ کفن کی تیاری میت کے پورے مال میں سے  
کرنا چاہیے پھر جو بچے قرض پر۔ پھر جو بچے اس میں مروجہ کی  
وصیت پوری کی جائے پھر جو بچے وارثین آپس میں تقسیم  
کریں گے عطا اور زہری اور عمرو بن دینار اور قتادہ کا یہی  
قول ہے۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں خوشبو کا خرچ بھی سارے  
مال میں سے کیا جائے۔ ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ پہلے مال  
میں سے کفن کی تیاری کی جائے۔ پھر میت کا قرض ادا کیا  
جائے پھر وصیت پوری کی جائے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں

لے مطلب یہ ہے کہ گور کفن وغیرہ کا سامان قرض پر مقدم ہے پہلے میت جو مال چھوڑے اس میں گور کفن کا خرچ ہو پھر جو بچے وہ قرض میں دیا جائے پھر ثلث میں  
سے وصیت پوری کی جائے باقی جو بچے وہ وارثوں کو دیا جائے ابونعیم نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے لیکن طاؤس اور غلام بن عمرو نے منقول ہے کہ  
کفن کی تیاری ثلث مال میں سے ہونا چاہیے ۱۲ من

۱۱۹۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْكَلَبِيُّ قَالَ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ أَيْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يَوْمًا بَطَعًا  
فَقَالَ قَتَلَ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ وَكَانَ خَبِيرًا  
بَرِّئِي فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يَكْفِي فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ وَ  
ثُبُلٌ حَمْرَةٌ أَوْ رَجُلٌ أَخْخِرَ بَرِّئِي فَلَمْ يُوجَدْ  
لَهُ مَا يَكْفِي فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ فَقَدْ خَشِيتُ أَنْ  
يَكُونَ قَدْ مَجَلَّتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِي حَيَاتِنَا أَلَا نَبْنِي  
ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي -

باب - إِذَا لَمْ يُوجَدْ إِلَّا ثُبُلٌ  
وَأَحَدٌ -

۱۲۰۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أُنِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ  
مَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ قَتَلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَبِيرٌ  
بَرِّئِي لَقِنَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ عُطِيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رَجُلًا  
وَرِنْ عُطِيَ رَجُلًا بَدَتْ رَأْسُهُ وَأَرَاكَ قَالَ  
وَقَتَلَ حَمْرَةٌ وَهُوَ خَبِيرٌ بَرِّئِي ثُمَّ لَبِطَ لَنَا مِنَ  
الدُّنْيَا مَا بَسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا  
أُعْطِينَا وَقَدْ خَشِيتُ أَنْ نَكُونَ حَسَنَاتُنَا مَجَلَّتْ لَنَا

(از احمد بن محمد بن ابراہیم بن سعد از سعد) ان کے والد ابراہیم بن  
عبدالرحمن کہتے ہیں حضرت عبدالرحمن بن عوف کے سامنے ایک بار کھانا  
پیش کیا گیا تو فرمایا مُصْعَبُ بن عمیر جو مجھ سے بہتر تھے ان کو صرف ایک چادر  
کفن ملا حمزہ یا کسی اور بزرگ کا نام لیا جو مجھ سے بہتر تھے شہید ہوئے، تو  
انہیں بھی صرف ایک چادر کفن میں ملی تھی ڈرتا ہوں ہمارے اعمال کا  
بدلہ آرام کہیں ہمیں دنیا ہی میں تو نہیں دے دیا گیا؟ یہ کہہ کر آپ  
خوب روئے

باب - اگر میت کے پاس صرف ایک کپڑا ہے

(از احمد بن مقاتل از عبداللہ از شعبہ از سعد از ابراہیم) ان کے والد  
ابراہیم کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف کے پاس کھانا لایا گیا۔ آپ اس وقت  
روزہ دار تھے، آپ نے فرمایا مُصْعَبُ بن عمیر شہید ہوئے جو مجھ سے بہتر  
تھے انہیں کفن ایک چادر کا ملا۔ سر ڈھانکتے تو پیر کھل جاتے۔ پاؤں ڈھانکتے  
تو سر کھل جاتا۔ میرا خیال ہے یہ بھی فرمایا کہ حضرت حمزہ شہید ہوئے ہیں وہ  
مجھ سے بہتر تھے۔ پھر ان جیسے حضرات کے بعد ہماری دنیاوی زندگی میں  
خوب فراغت سی ہوئی یا یوں کہا ہمیں دنیا بہت ملی۔ ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں  
ایسا نہ ہو ہماری نیکیوں کا معادضہ ہمیں دنیا ہی میں مل گیا ہو۔ پھر  
رونے لگے اور کھانا بھی چھوڑ دیا ۱۱۹۹

۱۔ امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ مصعب اور حمزہ کا سامان بھی تھا بس ایک چادر تو کفن کے لیے سامان خرچ کرنا چاہیے اب اس میں اختلاف ہے کہ میت  
توقیر ہو تو صرف اتنا کفن دینا چاہیے کہ اس کا سر ڈھانکنے یا سارے بدن کو ڈھانکنے والا ہو حافظ نے کہا راجح یہی ہے کہ سارے بدن کو ڈھانکنے والا کفن دیا جائے ۱۲ منہ۔  
۲۔ آخرت میں ہمارا کوئی حصہ نہ رہا ۱۲ منہ ۳۔ حالانکہ روزہ دار تھے دن بھر کے صوم کے ہاتے صوموں دل پاش ہو جاتا ہے جب ہم اپنے پیغمبر کا حال سننے ہیں کہ میںوں گھر  
میں چوہا نہ سلگتا جو کی روٹی پر قناعت کرتے غالی پورے پر آرام فرماتے گھر میں روشنی کا چراغ نہ ہوتا ہمارے پیغمبر کی بیٹی حضرت فاطمہؓ اپنے دمت مبارک سے  
پکی پیشیں گھر کے سارے کام کرتیں ہمارے پیشوا مبارک رضی اللہ عنہم نے اس تکلیف اور عوامی کے ساتھ دنیا کی زندگی کا کافی کہ مرتے وقت کفن کا پورا کپڑا بھی نہ تھا اور ہم ہیں  
نافلک کہ اپنے بزرگوں کے خلاف لات دن دنیا اکٹھا کرنے میں مصروف ہیں حلال حرام کی کچھ قید نہیں اگر غور کرو تو مرتے ہی سب چھوڑ جائیں گے کیا تو تم نے اُن کیس گے  
دوسرے اور حرام کمائی کا دبال تم پر ہوگا پڑے تو تم جاؤ گے لاجول ولا قولا ۱۶۱ باللہ ۱۲ منہ۔

ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ -

**باب ۱۱۰** إِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا  
إِلَّا مَا يُؤَارِي رَأْسَهُ أَوْ قَدَمَيْهِ  
غَطَّى بِهِ رَأْسَهُ

۱۲۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا  
شَقِيقٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللَّهِ  
فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَكُنْ  
مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ  
مِنَّا مَنْ آتَيْنَاهُ لَهُ شَرْتُهُ فَلَهُ يَهْدِي بِهَا قَبِيلُ  
يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يَجِدْ مَا لَكَفَنَهُ بِهِ إِلَّا بُرْدَةً إِذَا  
غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رَجُلًا وَإِذَا غَطَّيْنَا  
رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَغْطِيَ رَأْسَهُ وَإِنْ نَجَعَلُ عَلَى  
رِجْلَيْهِ مِنْ إِذْ ذُوْهُ

**باب ۱۱۱** مَنْ اسْتَعْدَّ الْكَنْفَ فِي  
زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَمْ يُكْفَرْ عَلَيْهِ

۱۲۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ أَنَّ  
امْرَأَةً جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِبُرْدَةٍ مَسْجُوجَةٍ فِيهَا حَارِشِيهَا تَدْرُونَ  
مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّلَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ وَسَبَّحْتُهَا  
بِئْسَ عِيٌّ فُجِئْتُ بِكَ كَسَوْتُهَا فَاتَّخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى

**باب ۱۱۰** - اگر کفن کا کپڑا چھوٹا ہو کہ سر اور پاؤں دونوں نہ  
ڈھانپے جاسکیں تو سر ڈھانپ دیا جائے (البتہ پاؤں پر  
گھاس وغیرہ ڈال دی جائے)

از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از امش از شقیق (حضرت  
جناب کہتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف رضائے  
الہی کے لیے ہجرت کی، ہمارا اجر اللہ کے ذمے ہے ہم میں سے بعض وہ  
حضرات ہیں جو انتقال فرما چکے ہیں۔ انہوں نے اپنے اجر میں سے دنیا میں  
کچھ بھی نہ لیا ان حضرات میں مصعب بن عمیرؓ ہیں۔ بعض حضرات ایسے بھی ہیں  
جن کے اجر کے میوے پک گئے اور وہ جن جن کر کھا رہے ہیں مصعب  
بن عمیرؓ احد کے دن شہید ہوئے۔ ہمیں ان کے کفن کے لیے کچھ نہ مل  
سکا۔ بس ایک چادر تھی۔ جب آپ کا سر ڈھانپتے تھے تو آپ کے پاؤں  
ننگے ہو جاتے تھے جب آپ کے پاؤں ڈھانپتے تھے تو سر باہر نکل آتا  
تھا۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ان کا سر چھپائیں  
اور ان کے پاؤں پر اذخو نامی گھاس ڈال دیں (جو خوشبودار ہوتی ہے)

**باب ۱۱۱** - عہد نبوی میں اگر کسی نے اپنا کفن تیار کر کے  
رکھا تو اس پر اعتراض نہ کیا گیا

از عبد اللہ بن مسلمہ از ابن ابی حازم از ابو حازم (سہل کہتے ہیں  
ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور ایک حاشیہ دار  
چادر آپ کے لیے بطور تحفہ پیش کی۔ تمہیں معلوم ہے چادر کیا ہوتی ہے؟  
لوگوں نے کہا شلہ۔ سہل نے کہا ہاں۔ خبر وہ کہنے لگی یہ میں نے اپنے ہاتھ سے  
بُن ہے اس لیے لائی ہوں کہ آپ پہنیں، آپ نے قبول فرمایا اور آپ کو  
ضرورت بھی تھی۔ آپ باہر سہارے پاس تشریف لائے اور وہی چادر

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْجَا إِلَىٰ هَا فَحَرَّجَ إِلَيْنَا وَ  
إِلَيْهَا إِذَا رَأَىٰ فَحَسَّهَا فَلَدَّىٰ فَقَالَ أَسْرَبِيهَا فَأَ  
أَحْسَنَهَا فَقَالَ النُّفُومُ مَا أَحْسَنْتُ لَيْسَ بِهَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْجَا إِلَىٰ هَا  
ثُمَّ سَأَلَتْهُ - وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ قَالَ  
إِنِّي وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهِ رَدًّا لِنَبْسِهِ وَلَا نَسَا  
سَأَلْتُهِ لَنَسَكُونُ كَفَنِي قَالَ سَهْلٌ فَمَا كُنْتُ  
كَفَنَهُ -

### باب ۱۱۳ رِبَاءُ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَةِ

۱۲۰۳ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أُمِّ  
الْمُهَذَّبِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ نَهَيْتُنَا عَنْ  
إِتْيَاءِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُجِزْ عَلَيْنَا

### باب ۱۱۴ إِحْدَادُ الْمَرْأَةِ عَلَى

غَيْرِ زَوْجِهَا

۱۲۰۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ نَوَيْتُ ابْنَ زَوْجِي عَطِيَّةَ فَلَمَّا  
كَانَ الْيَوْمُ الثَّلَاثُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّعَتْ بِهَا  
قَالَتْ نَهَيْتُنَا أَنْ نُحْدِدَ الْكُفْرَيْنَ ثَلَاثَ الْأَيَّامِ

۱۲۰۵ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبٌ

بطور نہ بند پہنے ہوئے تھے، ایک شخص نے چادر کی تعریف کی اور کہا مجھے عطا  
فرمائیے۔ صحابہؓ نے اس شخص سے کہا تو نے اچھا نہیں کیا۔ تجھے معلوم ہے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت ہے اور پہنی ہے اور تجھے یہ  
سبھی معلوم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا سوال رد نہیں کرتے۔ وہ  
شخص (عبدالرحمن بن عوف) بولامیں نے سبدا پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ  
اپنے کفن کے لیے۔ سہل کہتے ہیں پھر وہی چادر ابن عوف کے کفن میں شامل  
تھی بلکہ

### باب - عورتوں کا جنازہ کے ساتھ جانا

از قبیسہ بن عقبہ از سفیان از خالد حذاد از ام ہذیل، ام عطیہ کہتی  
ہیں عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا تھا۔ مگر زیادہ  
سختی کے ساتھ نہیں

### باب - عورتوں کا اپنے خاوند کے سوا اور کسی پر سوگ

کرنا

از مسدد از بشر بن مفضل از سلمہ بن علقمہ، محمد بن سیرین کہتے  
ہیں ام عطیہؓ کے بیٹے کا انتقال ہوا۔ تو تیسرے دن اپنے بدن پر  
خوشبو منگو اگر لگائی اور کہا کہ ہم کو خاوند کے سوا کسی کا سوگ تین  
دن سے زیادہ منانے کی اجازت نہیں۔

(از حمیدی از سفیان از ایوب بن موسی از حمید بن نافع) زینب

بنت ابی سلمہ کہتی ہیں جب ملک شام سے حضرت ابوسفیانؓ کے انتقال

آپ نے ہمارے عبدالرحمن کو دے دی اور اس پر اعتراض نہ کیا کہ ابھی سے کفن کی تیاری کی کیا ضرورت ہے معلوم ہوا کفن بیشتر سے تیار رکھنے میں کوئی تباہت نہیں  
بعضوں نے کہا مستحب ہے ۱۲ منہ لے تو معلوم ہوا کہ عورتوں کا جنازوں کے ساتھ جانا مکروہ ہے پر حرام نہیں ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام مالکؒ  
نے اس کی اجازت دی ہے لیکن جوان عورت کے لیے مکروہ دکھا ہے ۱۲ منہ لے ابوسفیان حضرت ام حبیبہؓ اور حضرت معاذؓ کے ساتھ ۱۲ منہ

ابن نافع عن زينب بنت أبي سلمة قالت لسا  
جاءني أبي سفيان من الشام دعيت امر  
حبيبة بصفر في اليوم الثالث فمسحت  
عاري فمها وذراعيها وقالت إن كنت عن  
هذا الغنية لو لا إني سمعت رسول الله  
صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل لامرأة  
تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحب على ميت  
فوق ثلاث إلا على زوج فارتها تحب عليه  
أربعة أشهر وعشرا

۱۲۰۶۔ حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك  
عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن  
حزم عن حميد بن نافع عن زينب بنت  
أبي سلمة أنها أخبرته قالت دخلت على  
أم حبيبة زوجة النبي صلى الله عليه وسلم  
فقلت سمعت رسول الله صلى الله عليه  
وسلم يقول لا يحل لامرأة تؤمن بالله  
واليوم الآخر أن تحب على ميت فوق  
ثلاث إلا على زوج أربعة أشهر وعشرا  
ثم دخلت على زينب بنت جحش حين  
توفي أخوها فدعت بطيب فمسحت به ثم قالت  
ما لي بالظن من حاجة غير إني سمعت رسول  
الله صلى الله عليه وسلم لا يحل لامرأة تؤمن  
بالله واليوم الآخر تحب على ميت فوق ثلاث  
إلا على زوج أربعة أشهر وعشرا

کی خبر آئی تو اُمّ المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے تیسرے دن خوشبو لگائی  
اور اپنے رخسار اور بازوؤں پر کمی اور فرمایا اگرچہ میں بیوہ ہوں مجھے خوشبو  
لگانے کی ضرورت نہیں۔ مگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
ہے کہ اللہ و آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کو میت پر تین دن  
سے زیادہ سوگ کرنے کی اجازت نہیں صرف خاوند پر چارہ دس دن  
سوگ کر سکتی ہے ۷

از اسمعیل از مالک از عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم  
از محمد بن نافع از زینب بنت ابی سلمہ کہتی ہیں اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ  
حبیبہ کے پاس گئی آپ نے فرمایا اللہ و آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت  
کو میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کی اجازت نہیں۔ البتہ خاوند کے  
لیے چار ماہ دس دن سوگ کر سکتی ہے۔ پھر میں زینب بنت جحش کے  
پاس گئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہو گیا تھا، تو انہوں نے خوشبو  
منگوائی اور لگائی پھر فرمایا، مجھے خوشبو کی کیا ضرورت ہے، بات یہ ہے  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ و آخرت پر ایمان  
رکھنے والی کسی عورت کو میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانے کی  
اجازت نہیں صرف خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ ہے

## باب ۱۲۰۷ زیارۃ القبر

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ زَارَ قَبْرَ نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَائِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمْشَى بِأَمْرِ اللَّهِ تَبَكُّرًا مِنْهُ، فَكَفَّرَ فَقَالَ الرَّقِيُّ اللَّهُ وَأَصْبَحَ رَحِيًّا قَالَتْ ابْنُكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تَصِبْ بِمُصِيبَتِي وَ لَمْ تَعُوْفُهُ فَقِيلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَبَهَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلِمَ مُحَمَّدٍ عِنْدَ الْبَوَابِ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدَمَةِ الْأُولَى

## باب ۱۲۰۸ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذِّبُ الْمَيِّتَ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ التَّوَهُُّ مِنْ سُنَّتِهِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قُومُوا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ نَارًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ دَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ عَجَائِزِهِمْ فَإِذَا الْمَيِّتُ مِنْ سُنَّتِهِ فَهُوَ كَمَا

## باب ۱۲۰۹ قبروں کی زیارت کرنا

از آدم از شعبہ از ثبات حضرت انس بن مالک کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے وہ قبر کے پاس بیٹھی رہی تھی۔ آپ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کرو۔ اُس نے کہا آپ کو کیا ہمیری مصیبت کی تمہیں کیا خبر؟ بعد ازاں اسے بتایا گیا، کہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کر رہی تھی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آئی وہاں دربان وغیرہ کوئی نہ تھا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگی عرض کیا میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا اب کیا ہونا ہے، صبر تو صدمہ کے آغاز ہی میں کرنا چاہیے

## باب ۱۲۱۰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میت

پر اس کے گھروالوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے جب نوحہ کرنا رونا پٹینا خاندان کی رسم ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قُوا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ نَارًا ارپنے آپ کو اور گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کلکم داع و کلکم مسکول عن دعیته اگر اس کے خاندان کی رسم رونا پٹینا نہ ہو (کوئی دوسرا شخص روئے) تو پھر بقول حضرت عائشہؓ اس آیت سے دلیل لینا صحیح ہے ولا تزدوا من ردة الایہ (کوئی کسی کا

۱۔ امام بخاری نے صاف نہیں بیان کیا کہ قبروں کی زیارت ہا کر ہے یا نہیں کیونکہ اس میں اختلاف ہے اور جن حدیثوں میں زیارت کی اجازت آئی ہے وہ ان کی شرط پر نہیں مسلم نے مرفوعاً کلام میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب زیارت کرو کیونکہ اس سے آخرت کی بامیدیا ہوتی ہے ابن ابی شیبہ نے ابن سیرین اور ابی نعیم اور شعبی سے نقل کیا کہ وہ قبروں کی زیارت کر دہ جانتے تھے اب جو ہا کر گھتے ہیں وہ اس میں اختلاف کرتے ہیں کہ عورت مرد سب کے لیے ہا کر ہے یا صرف مردوں کے لیے ابن حزم نے کہا قبروں کی زیارت فرض ہے اگرچہ سب سے ایک ہی بار ہو اور وہ جو حدیث میں ہے کہ اللہ نے لعنت کی ان عورتوں پر جو قبروں کی بہت زیارت کرتی ہیں تو قرطبی نے کہا کہ یہ لعنت بہت زیارت کرنے والیوں پر ہے جو خداوند کے کاموں کا خیال نہ رکھیں اور رات دن قبروں ہی میں گھومتی سب سے زیادہ کہ مطلق زیارت عورتوں کو منع ہے کیونکہ موت کے یاد دلانے کی مراد و عورت دونوں محتاج ہیں ۱۳ منہ ۱۳ رو پیٹ کر توبہ کو صبر آجاتا ہے ۱۲ منہ ۱۲ توبہ پر ان کے رونے پٹینے سے عذاب ہوگا کیونکہ اس بری رسم کا اس کو موقوف کرنا تھا۔ امام بخاری نے تو یہ توجیہ کر کے حضرت عمرؓ اور حضرت عائشہؓ کے اختلاف کو ختم کر دیا جس کا ذکر آگے آئے گا ۱۳ منہ

قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَا تَزِدْ فَإِنَّكَ وَدَّ  
أُخْرَى وَهُوَ كَقَوْلِهِ وَإِنْ تَدْعُ  
مُنْقَلَةً إِلَى جَنْبِهَا لَا يَجْعَلُ مِنْهُ  
شَيْءٌ وَمَا يُرْجَى مِنَ الْبَكَاءِ  
فِي غَيْرِ نَوْحٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ نَفْسٌ ظَلَمًا  
إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ أَلَّا قَوْلَ كَعْدٍ  
مِنْ دُمُهَا وَذَلِكَ رِثَّةُ أَوَّلِ مَنْ  
سَقَى الْقَتْلَ

۱۲۰۸۔ حَكَّ ثَنَّا عَبْدُ اللَّهِ وَنَحْنُ قَالَا أَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ  
أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ  
أَرْسَلْتُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَيْهِ إِنْ أَبَا رَفِي قُبِضَ فَإِنَّا قَادِسُ يَفْعُرُ  
السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لَكُمْ مَا أَحَدٌ وَكَلَهُ مَا أَعْطَى  
وَكُلُّ عِدَّةٍ بِأَجَلٍ مُبَسَّي فَنَصَبُوا وَنَحْنُ سَبَّ  
قَادِسْتُ إِلَيْهِ تَقْبِضُ عَلَيْهِ لِيَأْتِيَتْهَا فَقَامَ وَ  
مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَابْنُ  
بْنِ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَارِبٍ وَكَجَالُ فَوَزِعَ رَأَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ وَنَفْسُهُ

بوجھنا اٹھائے گا) نیز وہ تنگ متقلہ الی حملہا لا  
یجسد منہ شیعہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کو  
بلائے (اپنے بوجھ کے اٹھانے کے لیے) تو وہ نہیں اٹھائے  
گی۔ بغیر نوحہ کے (چلانے بیٹے کے) روناد درست ہے سخت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی ناسخ خون بہایا جاتا  
ہے تو آدم کے پہلے بیٹے قابیل پر اس خون کا وبال کچھ نہ کچھ  
ضرور پڑتا ہے کیونکہ ناسخ خون کا رواج اسی نے ڈالا تھا

(از عبدان و محمد از عبد اللہ بن مبارک از عاصم بن سلیمان از ابو عثمان)  
اسامہ بن زید کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی (حضرت زینب)  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیغام بھیجا میرا بچہ مرنے کے قریب ہے  
آپ ہمارے پاس تشریف لائیے۔ آپ نے سلام کہلا بھیجا اور یہ کہ اللہ ہی کا  
سارا مال ہے۔ جو لے لے اور جو عنایت کرے اور ہر بات کا اس کے ہاں  
ایک مقرر وقت ہے۔ پس صبر کرو اور ثواب طلب کرو پھر انہوں نے قسم دے  
کر پیغام بھیجا کہ آپ ضرور تشریف لائیں اس وقت آپ اٹھے آپ کے  
ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت تھے  
اور بھی کئی لوگ تھے۔ آپ صاحبزادی کے گھر پہنچے بچے کو آپ کے سامنے لایا  
گیا وہ دم توڑ رہا تھا۔ ابو عثمان کہتے ہیں کہ میرے خیال میں اسامہ نے  
کہا جیسے پرانی مشک ہوتی ہے۔ یہ دیکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔

۱۔ یہ آیت سورہ فاطر میں ہے مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ کسی شخص پر غیر کے فعل سے سزا نہ ہوگی مگر ہاں جب اس کو بھی اس فعل میں ایک طرح کی شرکت ہی ہو جیسے کسی کے  
خاندان کی رسم رونائینا تو وہ کرنا ہو اور وہ اس سے منع نہ کر جائے تو بے شک اس کے گھر والوں کے نوہ کرنے سے اس پر بھی عذاب ہوگا بعضوں نے کہا حضرت عمرؓ کی حدیث اس پر محمول  
ہے کہ جب میت نوہ کرنے کی وصیت ہو جائے بعضوں نے کہا عذاب سے یہ مطلب ہے کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے اس کے گھر والوں کے نوہ کرنے سے امام ابن تیمیہ نے اسی کی تائید  
کی ہے ۱۲۰۸۔ اس حدیث کو خود امام بخاری نے دیات وغیرہ میں وصل کیا اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ ناسخ خون کوئی اور بھی کرنا ہے تو قابیل پر اس کے گناہ کا ایک حصہ  
ملا جاتا ہے اور اس کی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی کہ اس نے ناسخ خون کی بنا سب سے پہلے قاتل کی تو اسی طرح جس کے خاندان میں نوہ کرنے اور رونے بیٹھے  
کی رسم ہے اور اس نے منع نہ کیا تو کیا عجب ہے کہ نوہ کرنے والوں کے گناہ کا ایک حصہ اس پر بھی ڈالا جائے اور اس کو عذاب ہو ۱۲۰۸۔



تَتَقَعَّقُهُ قَالَ حَسِبْتُهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَهَا شَيْئٌ  
فَقَاضَتْ عَيْنَاكَ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
مَا هَذَا قَالَ هَذِهِ رَحْمَتُهُ جَعَلَهَا اللَّهُ  
فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّا يُرَحِّمُ اللَّهُ مِنْ  
عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ.

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُكَيْمُ بْنُ سُلَيْمَانَ  
عَنْ هِلَالِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
شَهِدْنَا بَيْتَ الرَّسُولِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقُبْرِ قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ  
تَذْمَعَانِ قَالَ فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ مَجْدٌ لَمْ  
يُعَارِفِ الْمَلِكَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَأَنزِلْ  
قَالَ فَزَلَّ فِي قَبْرِهَا.

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تَوَقَّيْتُ  
بَيْتَ لِعُثْمَانَ بِمَكَّةَ وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَ

سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ رونا کیسا ہے آپ نے فرمایا یہ اللہ  
کی رحمت ہے، جو اُس نے اپنے نیک بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور  
اللہ ان پر ہی رحم کرے گا جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔

از عبد اللہ بن محمد از ابو عامر از فیح بن سلیمان از ہلال بن علی حضرت  
انس بن مالک کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی  
(ام کلثوم) کے جنازہ میں حاضر تھے یہ حضرت عثمان کی بیوی ہیں سچ میں  
انشغال ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے  
میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ لوگو تم میں کوئی ایسا بھی ہے، جو آج  
کی رات عورت کے پاس نہ گیا ہو؟ ابو طلحہ نے کہا میں حاضر ہوں آپ  
نے فرمایا قبر میں آروہ ان کی قبر میں اترے۔

(از عبد اللہ بن عبد اللہ بن مسدد از ابن جریج) عبد اللہ بن عبد اللہ  
بن ابی ملیکہ کہتے ہیں حضرت عثمان کی ایک صاحبزادی نے مکے میں انتقال  
کیا۔ ہم ان کے جنازے میں شریک ہونے کے لیے آئے۔ عبد اللہ بن عمر  
اور عبد اللہ بن عباس بھی آئے میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا تھا۔ یا

اے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھوٹے بچے کی تکلیف پر رحم آگیا جس آدمی میں رحم نہ ہو وہ آدمی نہیں پتھر ہے اللہ بھی اس پر رحم نہیں کرنے کا مدیج شریف سے  
یہ نکلا کہ کسی کے مرنے پر یا مصیبت پر صرف رونا منع نہیں ہے لیکن زبان سے ناشکری کے کلمے نکالنا یا چلنا یا بیٹنا یعنی فوہ کرنا منع ہے ۱۲ منہ لے  
اور حضرت زبیر آپ کی دوسری صاحبزادی جو حضرت عثمان سے پہلے منسوب ہوئی تھیں وہ اس وقت مر گئیں جب آپ جنگ بدر میں تھے اس لیے آپ ان کے  
جنازے میں شریک نہ ہو سکے اور ان ہی کی خبر گیری اور علاج و معالجہ کے لیے آپ حضرت عثمان کو مدینہ میں چھوڑ گئے تھے جنگ میں ہمراہ نہیں لے گئے  
تھے شیخ حضرت عثمان پر اس باب میں طعن مارتے ہیں کہ وہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے یہ ان کی بے وقوفی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مدینہ  
میں رہ گئے تھے حضرت عثمان کا وہ منہ ہے کہ حضرت زبیر کے انتقال کے بعد آپ نے اپنی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم کو ان کے عقد میں دیا اور جب وہ بھی  
مر گئیں تو فرمایا اگر میرے پاس تیسری بیٹی ہوتی تو میں وہ بھی تجھ ہی سے بیاہ دیتا سبوحان اللہ یہ فضیلت کس کو نصیب ہوئی ہے ۱۲ منہ لے حضرت عثمان کو آپ نے  
نہیں اتارا ایسا فرمانے سے ان کو تنبیہ کرنا مشغور تھی کہتے ہیں حضرت عثمان نے اسی شب میں جس میں حضرت ام کلثوم نے انتقال فرمایا ایک لڑکی سے مصیبت کی  
تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا یہ کام پسند نہ آیا ۱۲ منہ۔

حَضَرَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ  
بَيْنَهُمَا أَوْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ  
الْآخَرُ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ  
عُمَرَ يَعْبُدُونِ عُمَانَ أَلَا تَنْتَهَا عَنِ الْبُكَاءِ  
فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِنَّ النَّبِيَّ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضُ ذَلِكَ  
ثُمَّ حَدَّثَ قَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ  
حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْتِ أَرَأَيْتَ إِذَا هُوَ يَرْكَبُ تَحْتَ  
ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ أَذْهَبُ فَأَنْظُرُ مِنْ هُوَ لَا أَرَى  
الرَّكِبَ قَالَ فَتَنْظُرُ فَإِذَا صَهِيبٌ فَأَخْبَرْتُهُ  
فَقَالَ ادْعُهُ فَيُفْرَجُ عَنِّي إِلَى صَهِيبٍ فَقُلْتُ  
أَرْتَعِلُ فَأَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أَصِيبَ  
عُمَرُ دَخَلَ صَهِيبٌ يَبْكِي يَقُولُ وَآخَاهُ وَآ  
صَاحِبَاهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صَهِيبُ ابْكِي عَلَى  
وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
النَّبِيَّ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ دُكِرَتْ ذَلِكَ  
لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ وَاللَّهِ مَا  
حَدَّثْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ  
اللَّهَ لَيُعَذَّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَ  
لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِنَّ اللَّهَ لَيُزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ  
وَقَالَتْ حَسْبُكُمْ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِدُّوهُ زِدَّةً وَزِدُّ

یوں کہا دونوں میں سے ایک کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں دوسرے  
صاحب آئے اور میرے برابر بیٹھ گئے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے عمرو بن عثمان  
سے کہا کیا تم عورتوں کو رونے پٹینے سے منع نہیں کرتے؟ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ میت پر اس کے گھروالوں کے  
رونے سے عذاب ہوتا ہے پھر ابن عباسؓ نے کہا حضرت عمرؓ بھی کچھ اس  
طرح کہتے تھے پھر کہیں میں حضرت عمرؓ کے ساتھ رج کر کے  
مکہ سے واپس آ رہا تھا۔ جب بیدار میں پہنچے تو انہوں نے چند سواروں  
کو بھول کے سائے میں دیکھا۔ مجھ سے حضرت عمرؓ نے فرمایا ما معلوم  
کر یہ سوار کون ہیں؟ میں نے دیکھا، تو صہیبؓ ہیں۔ میں نے حضرت  
عمرؓ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا انہیں بلالؓ۔ میں لوٹ آیا، اور  
صہیبؓ سے کہا چلو تمہیں امیر المؤمنینؓ نے بلایا ہے

جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے، صہیبؓ روتے ہوئے آئے۔ کہہ  
رہے تھے اُف سبھا! واے دوست! حضرت عمرؓ نے ان سے کہا  
صہیبؓ! کیا تو مجھ پر رورہا ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
ارشاد ہے کہ میت کو اس کے گھروالوں کے اس پر رونے کی وجہ سے  
عذاب ہوتا ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں جب حضرت عمرؓ کا انتقال ہو چکا  
تو میں نے ان کی یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے بیان کی، انہوں نے کہا  
اللہ تعالیٰ حضرت عمرؓ پر رحم کرے (ان کی غلطی معاف کرے) بخدا! آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ مومن پر اس کے گھروالوں  
کے رونے سے عذاب کرے گا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد  
ہے، کہ کافر کے گھروالے جب اُس پر روتے ہیں تو اللہ اسے اور  
زیادہ عذاب دیتا ہے۔ اور کہنے لگیں قرآن کی یہ آیت کافی ہے  
(بطور دلیل) وَلَا تَزِدُّوا ذُرَّةً وَذُرَّةً خُسْرَى۔ ابن عباسؓ نے اس  
وقت (یعنی ام ابان کے جنازے کے موقع پر) سورہ النجم کی یہ آیت

أُخْرَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْهُ ذَلِكَ وَابْنُهُ هُوَ  
أَفْضَحَكَ وَأَبْنَى قَالَ ابْنُ أَبِي مُيَكَّةَ وَاللَّهُ مَا  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شَيْئًا

۱۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ  
ابْنُ مُسَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعَادٍ وَهُوَ  
السَّيْبَرِيُّ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَنَا  
أُصَيْبٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُهَيَّبٍ يَقُولُ وَأَخَاهُ فَقَالَ  
عُمَرُو أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُحْدَثُ بِبُحْبُوحِ النِّجَى

۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهَا أَخْبَرْتُهُ  
أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَى يَتِيمٍ دَيْتُهُ بَيْنِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَقَالَ إِنَّمَا  
لَيْسَ بَكُونُ عَلَيْهَا وَإِنَّمَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا  
بَابُ ۸ مَا يُكُونُ مِنَ النَّبَاخَةِ  
عَلَى الْمَيِّتِ

پڑھی واللہ ہوا فصحک و ابی (اللہ ہی سنہاتا ہے اور وہی رلاتا ہے)  
ابن ابی ملیک نے کہا: ابن عباس کی یہ تقریر سن کر ابن عمر نے کچھ جواب  
نہیں دیا

از اسمعیل بن خلیل از علی بن مسہر از ابواسحاق شیبانی از ابو بردہ  
ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو مصیب  
چلانے لگے و اخلاہ حضرت عمرؓ نے کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو (اس کے) زندہ (گھر والوں) کے رونے کی  
وجہ سے عذاب ہوتا ہے

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد از الدش  
از عمرہ بنت عبد الرحمن حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک  
یہودی عورت کے پاس سے گذرے اس کے گھر والے اس پر رو رہے تھے۔  
دیکھ کر یہودن مری پڑی تھی آپؐ نے فرمایا: یہ تو رو رہے ہیں اور وہاں اُسے  
اپنی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

باب - میت پر نوحہ کرنا مکروہ ہے حضرت عمرؓ نے  
فرمایا جو عورتوں کو ابوسلیمان پر رونے دے۔ جب نکلتے۔

۱۔ یعنی غم کے موقع پر جو اسوے اختیار نہ لیں آتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے ہیں آدمی پر اس کا گناہ کیسے پڑ سکتا ہے غرض یہ ہے کہ ابن عباسؓ نے صرف رونے کا جواز ثابت  
کیا اور باب کا مطلب بھی یہی ہے ۱۲۔ اس کے دونوں معنی ہو سکتے ہیں یعنی اس کے گھر کے والوں کے رونے سے یا اس کے کفر کی وجہ سے دوسری صورت میں مطلب یہ  
ہو گا کہ تو اس رنج میں ہے کہ ہم سے جدا ہو گئی اور اس کی جان عذاب میں گرفتار ہے اس حدیث سے امام بخاری نے حضرت عمرؓ کی اگلی حدیث کی تفسیر کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی مراد وہ میت ہے جو کافر ہو لیکن حضرت عمرؓ اس کو عام سمجھے اور اسی لیے مصیب پر انکار کیا ۱۲۔ شوکانی نے کہا رونا اور کپڑے بھاڑنا اور نوحہ کرنا یہ  
سب کام حرام ہیں ایک جماعت سیف کا جن میں حضرت اور عبد اللہ بن عمرؓ ہیں یہ قول ہے کہ میت کے لوگوں کے رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے اور  
جمہور علماء اس کی تاویل کرتے ہیں اس کو عذاب ہوتا ہے جو رونے کی وصیت کر جائے اور ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلقاً یہ ثابت ہوا ہے کہ  
میت پر رونے سے اس کو عذاب ہوتا ہے ہم نے آپؐ کے ارشاد کو مانا اور سن لیا اس پر ہم کچھ زیادہ نہیں کرتے نووی نے اس پر اجماع نقل کیا کہ جس  
رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے وہ بھار کر رونا اور نوحہ کرنا ہے نہ صرف آنسو بہانا ہے ۱۲۔ یعنی حرام ہے نوحہ کہتے ہیں جلا کر میت پر رونا اس کی  
خوبیاں بیان کرنا ۱۲۔



أَحَدٍ فَدُفِنَ بِهِ حَتَّى دُفِنَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَيَّحَ نَوْبًا فَذَهَبَتْ  
أُرَيْدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَفَهَرَنِي فَوَيْحِي ثُمَّ ذَهَبَتْ  
أَكْشِفَ عَنْهُ فَفَهَرَنِي فَوَيْحِي فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَيْحِي فَسَمِعَ صَوْتَ صَاحِبَةٍ فَقَالَ مَنْ  
هَذِهِ فَقَالُوا بَيْتُ عَمْرٍو أَوَاحُثُ عَنْهُ وَقَالَ  
فَلِمَ تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ فَمَا ذَا لَكَ الْمَلَائِكَةُ تَنْظُرُ  
بِأَجْنَحِيهَا حَتَّى رُفِعَ

بَابُ ۱۱۹ لَيْسَ مِمَّا مِنْ شَقِّ  
الْجُيُوبِ -

۱۲۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْيَمَامِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي هَبِيمٍ عَنْ  
مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِمَّا مِنْ لَطَمِ الْخَدِّ وَوُ  
شَقِّ الْجُيُوبِ وَدَعَى يَدْعُوهُ الْجَاهِلِيَّةُ  
بَابُ ۱۲۰ رِثَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ

۱۲۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ  
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ

ایک کپڑا اُس پر اوڑھا دیا گیا۔ میں کپڑا اٹھا کر لاش کھولنے لگا۔ تو میری  
قوم کے لوگوں نے منع کیا۔ پھر میں کھولنے گیا، تو میری قوم کے لوگوں  
نے منع کیا۔ پھر آپ نے حکم دیا تو لاش اٹھائی گئی۔ آپ نے ایک چلّانے  
والی عورت کی آواز سنی۔ پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا عمر کی بیٹی یا  
عمر کی بہن۔ آپ نے فرمایا کیوں روتی ہے؟ یا فریادت روا! جب  
تک اس کا جنازہ نہ اٹھا فرشتے اپنے پروں سے اس پر سایہ کیے  
ہوئے تھے

باب - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو  
گریبان پھاڑے وہ ہم میں سے نہیں

از ابو نعیم از سفیان از زبیدی امی از ابراہیم از مسروق عبد اللہ بن  
مسعود کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گالوں پر تھپڑ مارے  
اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی باتیں کہے وہ ہم مسلمانوں میں سے  
نہیں ہے

باب - سعد بن خولہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
افسوس کرنا

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عامر بن سعد بن ابی  
وقاص سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری بیماری پر  
کیا کرتے تھے جب میں حجۃ الوداع کے سال سخت بیمار پڑ گیا تھا۔ میں

۱۔ عمر و ہار کے دادا تھے اگر عمر و کی بیٹی تھیں تو عمار بن ابی جھو بھی ہو تھیں اگر عمر و کی بہن تھیں تو مقتول کی جھو بھی اور عمار کی دادی ہو تھیں یعنی دادا کی بہن ۱۲ منہ ۲ یعنی  
اس کا طریق مسلمانوں کا طریق نہیں ہے بلکہ کافروں کا طریق اس نے اختیار کیا ۱۲ منہ ۳ حافظ نے کہا حدیث سے یہ نکلا کہ گریبان پھاڑنا اور گال پھینکا حرام ہے اس  
وجہ سے کہ اس میں تشاؤں الہی سے عدم رضا نکلتی ہے اور جس کو اس کی حرمت معلوم ہو وہ اس کو حلال جان کر کرے وہ تو بے شک دین سے خارج ہو جائے گا ۱۳ منہ ۴  
ترجمہ باب میں رثاء وہی افسوس اور رنج و غم مراد ہے نہ مرثیہ نہ ضامن اس کو کہتے ہیں کہ میت کے فضائل اور مناقب بیان کیے جائیں اور لوگوں کو بیان کر کے رلا یا جائے خواہ نظم ہو یا  
نثر یہ تو ہماری شریعت میں منع ہے خصوصاً لوگوں کو جمع کر کے سنانا اور رلان اس کی مخالفت میں تو کسی کا اختلاف نہیں ہے صحیح حدیث میں وارد ہے جس کو احمد اور ابن ماجہ نے نکالا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا ۱۲ منہ



## المُصِيبَةُ

۱۲۱۸- وَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى

ابْنُ حَزْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ  
الْقَاسِمَ ابْنَ خُيَمَرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبُو بَرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ وَجِعَ أَبُو مُوسَى  
وَجَعًا فَغَضَى عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي جِوَامِرٍ مِّنْ  
أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا  
أَفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِّنْ بَرِيءٍ وَمِنَهُ دُئُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ دُئُولَ اللَّهِ  
مَلَكُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيءٌ مِّنَ الصَّالِقَةِ  
وَالْحَالِقَةِ وَالسَّاقَةِ

باب ۸۲۲ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضُوبَ

الْحُدُودِ-

۱۲۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوَكَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضُوبَ  
الْحُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا يَدَ عَوَى الْجَاهِلِيَّةِ

باب ۸۲۳ مَا يَهْتَمُّ مِنَ التَّوْبَةِ وَدَعَا

الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

۱۲۲۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوَكَّةَ

أَزْهَمَ بَنَ مُوسَى ابْنُ يَحْيَى بَنَ حَمْزَهْ أَزْهَمَ الرَّحْمَنِ بَنَ جَابِرٍ أَزْهَمَ بَنَ  
خُيَمَرَةَ الْبُرْدَةَ بَنَ ابْنِ مُوسَى رَوَيْتَ كَرْتَنَ هَيْسَ كَرْتَنَ ابْنِ مُوسَى اشْعَرِي هَيْمَار  
هَوَيْتَ اَنَ بَرَشِي طَارِي هَوَكِي اَوْرَانِ كَاسِرْ كَرَالُونِ مِي سَ اِيَكْ عَوْرَت  
كِي كُودِ مِي تَحَا- اُسَ نَ جِيغْ مَارِي- اَبُو مُوسَى اُسَ جَوَابَ نَدَا دَا سَكَا جَب  
هَوَشَ مِي اُسَ، تَوَفَرَا مِي اِسْ كَامَ سَ بِيَزَارِ هَوِي جَسَ سَ اَنخَضَرَت  
مَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَزَارَ تَحَا- اَبُو اِسْ عَوْرَتَ سَ بِيَزَارِ هَوَا، جَو  
مَلَا نَا اَوْرَ جَوَالِ مُنْ اَنَا اَوْرَ جَوَا رَا سَ مَلَا رَا

باب - ہم میں وہ نہیں جو گالوں پر تھپڑ مارے

(فرمان رسول)

أَزْهَمَ بَنَ بَشَّارٍ أَزْهَمَ الرَّحْمَنِ أَزْهَمَ بَنَ اَزْهَمَ a

باب - مصیبت کے وقت واویلا اور کفر کی باتیں

بکنا

أَزْهَمَ بَنَ حَفْصٍ أَزْهَمَ الرَّحْمَنِ أَزْهَمَ بَنَ اَزْهَمَ a

۱۔ باب کی حدیث میں واویلا کا ذکر نہیں ہے شاید امام بخاری نے اس کو یوں نکالا کہ واویلا بھی ایک کفر کے زمانے کی بات ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے  
ابو امامہ کی حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو ابن ماجہ نے نکالا اس میں صاف مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت پر لعنت کی جو منہ نوچے  
گرمیوں میں چھاڑے واویلا اور دانیورا پکھارے یعنی ہلکے خرابی ہائے میں مرگئی ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ۱۲۱ منہ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ مَرَبَ الْحُدُودَ وَ شَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِعَوَى الْجَاهِلِيَّةِ -

بَاب ۸۲۲ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ

النَّصِيبَةِ يُعْرِفُ فِيهِ الْحَوْنُ

۱۲۲۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ ابْنَ حَارِثَةَ وَجَعَفَرُ ابْنَ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحَوْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ مَاءِ بَابِ الْبَابِ شَقَّ الْبَابَ فَأَتَانَا دَجَلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعَفَرٍ ذَكَرْنَ بَعْضَهُنَّ فَأَمَرَكَ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَانَا الثَّانِيَةَ لَمْ يُطْعَمَهُ فَقَالَ انْهَبْهُنَّ وَأَتَانَا الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللَّهِ فَلَبَّيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَعَيْنَا أَنَّهُ قَالَ فَأَحْبُتُ فِي أَقْوَاهِلَ الثَّرَابِ فَقُلْتُ أَرَعَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ -

۱۲۲۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَرِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرُ الْأَخْوَلُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَمَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

بَاب - مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھنا کہ رنج و غم کے آثار نمایاں ہوں

از محمد بن یحییٰ از عبد الوہاب از یحییٰ از عمرہ حضرت عائشہ کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن حارثہ جعفر بن رواحہ کے شہید ہونے کی خبر ملی، تو آپ اس طرح بیٹھے، کہ آپ پر رنج کے آثار معلوم ہوتے تھے، میں دروازے کے دروازے سے دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کیا، کہ جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا انہیں منع کر۔ وہ گیا اور دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا وہ نہیں مانتیں۔ آپ نے پھر فرمایا جا اور انہیں منع کر، وہ شخص سہ بارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا عرض کیا بخدا وہ سب فریاد ہو گئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بقول عائشہؓ حآن کے منہ میں خاک ڈال دے۔ میں نے اس شخص سے کہا اللہ تیری ناک میں مٹی ملائے (جھڑکی کا کلمہ) جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے حکم دیا یہی عورتوں کو روکنے سے منع کرنے کا، وہ تو تھوڑا اور اگر نہیں سکا اور بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ستانا بھی نہیں چھوڑتا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی رنجیدہ تھے)

از عمر بن علی از محمد فضیل از عاصم (احول) حضرت انس کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ تک نماز میں قنوت پڑھتے رہے جب آپ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت قرار کی شہادت کی خبر سنی۔ آپ

۱۵ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت غیر مردوں کی طرف دیکھ سکتی ہے بشرطیکہ بدینیت سے نہ دیکھے ۱۲ منہ سے یعنی خدا کے تو ذلیل اور غوار ہو ہمارے ملک میں عورتیں ایسے وقت میں کہتی ہیں درموی اور دکن میں کہتی ہیں مائی ملاطی ۱۳ منہ سے یعنی تو مرد و امثالہ کو ملکہ کو ملکہ صبح کر روک دینا تھا وہ تو تجھ سے ہونے کا خبر نہ سہی تو خاموش نور نہ تھا بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رنج کی خبر دے کر اور رنجیدہ کرنا کونسی عقل مندی ہے ایک تو آپ خود اس وقت رنج میں تھے دوسرے اس کے بار بار آنے سے اور آپ کو تکلیف ہوتی ہوگی ۱۲ منہ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا حِينَ قُتِلَ الْفَزَّاعُ فَمَا  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزَنًا قَطُّ  
أَشَدَّ مِنْهُ

باب ۸۲۵ مَنِ لَمْ يُكَلِّمْ حُرَّتَهُ

عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْجَوْعُ  
الْقَوْلُ السَّيِّئُ وَالْكَلِمَةُ السَّيِّئَةُ وَ

قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ سَعْدٍ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ إِنَّمَا أَشْكُوا نَبِيَّ وَ

حُرَّتِي إِلَى اللَّهِ

۱۲۳۳۔ حَلَّ ثَنَا يَشْرُونُ الْحَكَمُ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا شَيْخُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

بْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ

اشْتَكَى ابْنُ زَيْنَبٍ لَطَمَةً قَالَ فَمَاتَ وَأَبُو طَلْحَةَ

خَارِبٌ مَلِكًا دَأَتْ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَاتَ

شَيْطَانًا وَفَحَّشَتْهُ فِي جَانِبِ اللَّيْلِ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو

طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغَلَامُ قَالَتْ قَدْ هَذَا أَنْفُسُهُ

وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ اسْتَرَاحَ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَمًّا

نے اُن صحابہ کی شہادت کا جتنا زیادہ غم فرمایا اتنا رنجیدہ و مغموم میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہ دیکھا ہے

باب۔ جس نے مصیبت کے وقت اپنے نفس پر قابو  
کر کے غم و رنج کا اظہار نہ کیا

محمد بن کعب کہتے ہیں جوع کا معنی منہ سے بُری  
بات نکالنا اور پروردگار سے بدگمانی کرنا۔ حضرت یعقوب

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا اندھا اشکوا نبی و حزنی الی  
اللہ دایت ہمیں اپنی بیقراری اور رنج کا اظہار اللہ ہی

سے کرتا ہوں۔

از بشر بن حکم از سفیان بن عیینہ از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ

انس بن مالک کہتے ہیں ابو طلحہ کا ایک بچہ بیمار ہوا، اور وہ مر گیا لیکن اس

وقت حضرت ابو طلحہ نہیں باہر تھے گھر میں نہ تھے۔ آپ کی بیوی نے

جب دیکھا کہ بچہ مر گیا، تو اُس نے ایک کونے میں بچے کو رکھ دیا اور کچھ

کھانا تیار کیا جب ابو طلحہ گھر آئے اور پوچھا بچے کا کیا حال ہے؟

تو بیوی نے جواب دیا ٹھیک ہے میں سمجھتی ہوں اسے آرام آ گیا ہے

ابو طلحہ سمجھے ٹھیک کہتی ہے۔ انس کہتے ہیں ابو طلحہ رات کو گھر میں

رہے صبح کو غسل کیا جب گھر سے جانے لگے تو بیوی نے کہا بچے کا انتقال ہو چکا

۱۔ ان کا قصہ اور زید بن حارثہ اور جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ کے قتل کا قصہ دونوں اوپر لکھ چکے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ اس کے کرم اور رحم اور اجر ثواب سے مایوس ہو جانا اور امام

بخاری نے جزع کو اس لیے بیان کیا کہ وہ مصیبت ظاہر نہ کرنے کی ضد ہے مصیبت ظاہر نہ کرنا صبر ہے اور جزع بے صبری ۱۳ منہ ۱۵ اور کسی سے اپنے دل کا دکھ

صَادِقَةٌ قَالَتْ قَبَاتٌ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا  
أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَصَلَّى مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَخْبَرَنَا لَيْثُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْهَا فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللَّهَ  
أَنْ يُبَارِكَ لَهَا فِي لَيْلَتِهَا قَالَتْ سَفِينٌ فَقَالَ  
رَحُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَوَأَيْتَ تَسْعَةُ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ  
قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ -

**باب ۸۲۶ الصَّبْرُ عِنْدَ الْقَدَمَةِ  
الْأُولَى -**

وَقَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْعِدُّ لَكَ وَنِعْمَ  
الْعِلَادُ لَكَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ  
مُصِيبَةٌ قَالُوا لَا تَأْخُذْ بِهِ وَإِنَّا لَإِلَيْهِ  
رَاجِعُونَ أَوَلَيْكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ  
مَنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأَوَلَيْكَ هُمْ  
السُّهْدُ وَنَاقُولُهُ نَحْنُ  
اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ  
إِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ

۱۲۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ  
أَسْعَدَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ  
عِنْدَ الْقَدَمَةِ الْأُولَى

ہے۔ ابو طلحہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اگر نماز پڑھی اور  
اپنی بیوی کی بات بتائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ  
شاید دونوں کو اس رات کے جماع میں برکت دے گا۔ سفیان راوی  
کہتے ہیں ایک انصاری شخص نے بیان کیا کہ میں نے اُن کے نو بیٹے  
دیکھے جو سب کے سب عالم وقاری تھے۔

**باب - صبر وہی ہے جو مصیبت آتے ہی کیا جائے**  
حضرت عمرؓ نے فرمایا دونوں عدل اور اُن کے سوا  
درمیان کا عدل کیا ہی عمدہ ہیں! یعنی سورہ بقرہ کی اس  
آیت میں اِذَا صَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ اَلَيْسَ جَبَّ اَنْهِيَ كُوْنُ  
مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم اللہ کی ملک ہیں اور  
اللہ ہی کے پاس جانے والے ہیں ایسے لوگوں پر ان کے مالک  
کی طرف سے صلوات و رحمت ہے اور یہی لوگ راہ پانے  
والے ہیں۔ دوسری آیت واستعينوا بالصبر والصلاة اللہ صبر  
اور نماز سے مدد حاصل کرو اور نماز مشکل ہے مگر خدا سے  
دُورے والوں پر مشکل نہیں ہے

دارمحمد بن بشار از عذرا از شعبہ از ثابت حضرت انس کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے، جو صدمے کے شروع  
میں کیا جائے۔

۱۔ یہ ام سلمہ کے مبرا اور استقلال کا نتیجہ تھا مگر یہ بھی یہ واقعہ گذر چکا ہے پہلے میرا ایک ہی لڑکا تھا اور نہایت ذکی اور صبیح وہ کہ مغضہ میں مر گیا اللہ نے مجھ کو صبر دیا اور اس کے بدلے تین  
لڑکے عنایت فرمائے ۱۲ منہ ۱۲ قرآن میں جو آیا ہے واستعينوا بالصبر والصلاة اس سے ہی صبر مراد ہے ورنہ دو پیٹ کر تو سب کو صبر آجاتا ہے ۱۲ منہ ۱۲ اس کو حاکم نے مستدرک میں  
درج کیا حضرت عمرؓ نے صلوات اور رحمت کو تو جانور کے دونوں طرف کے بوجھے قرار دیے اور حج کو بلا جھجھکے پر رہتا ہے اولیٰ کہ ہم المبتدیان کو ۱۲ منہ ۱۲ اس آیت میں  
صبر سے وہی صبر مراد ہے جو مصیبت آتے ہی شروع میں کیا جائے ۱۲ منہ

بَابُ ۸۲۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِنَّا بَيْنُكَ لَمَحْجُودٌ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدُّ مَعَ الْعَيْنِ وَ

يَحْزَنُ الْقَلْبُ

۱۲۲۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ هُوَ

ابْنُ حَيَّانٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

أَبِي سَيْفٍ الْفَارِسِيِّ وَكَانَ يَهْتَرُ زَبْرَاهِيمَ فَأَخَذَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ أَوْ

شَمَّهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِبْرَاهِيمَ يُبْكِي

بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ تَدُّ رَفَافٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ

وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا

وَحْشَةٌ ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأَخْوَى فَقَالَ إِنَّ الْعَيْنَ تَدُّ مَعَ

وَالْقَلْبُ يَحْزَنُ وَلَا تَقُولُوا إِلَّا مَا يُرْفَعُ رَبُّنَا وَ

إِنَّا بِغَوَاظِكُمْ يَا إِبْرَاهِيمَ لَمَحْجُودٌ وَرَوَاهُ مُوسَى

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۸۲۷ ابْنُكَ عِنْدَ الْكَرْبِ

۱۲۲۶- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ أَبِي وَهْبٍ قَالَ

بَابُ ۸۲۷ ابْنُكَ عِنْدَ الْكَرْبِ

لَمَحْجُودٌ وَرَوَاهُ مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدُّ مَعَ الْعَيْنِ وَ

يَحْزَنُ الْقَلْبُ

راز حسن بن عبد العزیز از یحیی بن حسان از قتیب بن حیان از

ثابت حضرت انس بن مالک کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

ابو سیف لوہار کے پاس گئے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے

حضرت ابراہیم کو دودھ پلانے والی عورت کے خاوند تھے۔ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کو (گودیں) لیا اور انہیں پیار کیا اور سونگھا پھر اس

کے بعد جوہم ابو سیف کے پاس گئے دیکھا تو حضرت ابراہیم دم توڑ رہے

ہیں یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ بھی لوگوں

کی طرح (غم کو رہے ہیں) آپ نے فرمایا اے ابن عوف! یہ تو رحمت ہے

پھر آپ دوسری بار روئے اور فرمایا آنکھ تو آنسو بہاتی ہے اور دل کو رنج

ہوتا ہے اور زبان سے ہم صرف وہی کہتے ہیں جو ہمارے پروردگار کو پسند ہے

اور بیشک ابراہیم اہم تیری جدائی سے غمگین ہیں

اس حدیث کو موسیٰ بن اسمعیل نے بحوالہ سلیمان بن مغیرہ از ثابت

آنحضرت انس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا

بَابُ ۸۲۷ ابْنُكَ عِنْدَ الْكَرْبِ

راز اصبح اذا بن وهب از عمرو از سعید بن عاص از انصاری حضرت

۱۔ یہ حدیث بھی اُنکے آتی ہے مطلب یہ ہے کہ مصیبت کے وقت دل کو رنج ہونا آنکھوں سے آنسو نکلنا خاصہ بشری ہے اس میں آدمی مجبور ہے

تو اس پر غلاب نہیں ہوگا ۱۲ منہ ۱۔ حضرت ابراہیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے تھے ماریہ قبطیہ کے بطن سے ان کی انا ابو سیف لوہار کی بی بی

تھی حضرت ابراہیم وہیں پرورش پائے ابو سیف کا نام برابر بن ابی اوس تھا ۱۲ منہ ۱۔ یعنی انا اللہ وانا الیہ راجعون میرا دُشکر ۱۲ منہ ۱۔ جب ایسی سخت

نفسانی ظاہر ہو جس سے بچنے کی امید نہ رہے درہم بیمار کو تسلی اور شفای دینا مسنون ہے ۱۲ منہ

أَخْبَرَنِي عَنْهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكَيْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَأَتَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُكَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ فَقَالَ قَدْ قَضَى فَقَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَايَ الْقَوْمُ بَكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعٍ مَعَ الْعَيْنِ وَلَا يُحْزِنُ الْقَلْبَ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهِ ذَا وَاشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ يُرْحِمُهُ وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ بِبَكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ يُضْرِبُ فِيهِ بِالْعَصَا وَيُرْمِي بِالْحِجَارَةِ وَيَخْتَبِي بِالْثَرَابِ

**بَاب ۸۲۹ مَا يُبْهَى عَنِ النُّوحِ وَ**

النِّكَاحِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذَلِكَ

۱۲۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشِبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ عُمَرَ قَالَ تَلَّتْ سَمْعَةُ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ذِيوِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعَفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ وَ

عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں سعد بن عبادہ کو ایک بیماری ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاصؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ کو اپنے ساتھ لے کر ان کی عیادت کے لیے گئے جب وہاں پہنچے دیکھا تو ان کے گھرواے خدمت کرنے والے سب جمع ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا یہ گزر گئے؟ لوگوں نے کہا نہیں، یا رسول اللہ! آپ یہ سن کر ان کی بیماری دیکھ کر روئے۔ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رونے کو دیکھ کر رونا شروع کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انکھ سے آنسو بکھنے اور دل کے رنجیدہ ہونے پر عذاب نہیں کرتے۔ وہ تو اس کی وجہ سے عذاب کرتے ہیں یا رحم کرتے ہیں۔ آپؐ نے زبان کی طرف اشارہ کیا اور بے شک مردہ اپنے گھروالوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

اور حضرت عمرؓ تو اس طرح کے نوحہ اور رونے کو دیکھ کر رونے والوں کو کٹری اور پتھر سے مارتے اور رونے والوں کے منہ پر خاک ڈالتے تھے

**باب** نوحہ اور رونے سے منع کرنا اور اس پر چھڑکی

دینا

(از محمد بن عبداللہ بن حوشب از عبدالوہاب از یحییٰ بن سعید از عمرہ) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں حضرت زید بن حارثہؓ اور جعفرؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ کی شہادت کی خبر ملی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) بیٹھ گئے اور آپ کے چہرہ مبارک سے حزن و ملال کے آثار نمایاں تھے۔ میں دروازے کی دراز سے دیکھ رہی تھی، ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جعفرؓ کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جا انہیں منع کر وہ شخص گیا پھر آیا اور

۱۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے دیکھا تو وہ بے ہوش ہیں اور ان کے لوگ گرد آگر جمع ہیں آپؐ نے لوگوں کو اکٹھا دیکھ کر یہ گمان کیا کہ شاید سجدہ کا انتقال ہو گیا ۱۳ منہ ۱۴ اگر زبان سے صبر اور شکر کے کلمے نکالے تو رحم ہوگا اگر جہلے گا اگر ناشکری اور کفر کے کلمے نکالے تو عذاب ہوگا زبان ہی بڑی چیز ہے میں نے جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ دین اور دنیا کی اکثر باتیں اسی زبان کی وجہ سے آتی ہیں جس نے زبان کو فاسق اور فاضل کے قابو میں کر دیا وہ تمام آفتوں سے بچا رہتا ہے اللہم انی اعوذ بک من شر لسانی ۱۳ منہ ۱۴ اس حدیث کی پیروی کر کے کہ جعفرؓ کی عورتوں کے منہ پر خاک چھونک دے جو اوپر گزر چکی ہے ۱۳ منہ ۱۴ یعنی جس قدر جارہے اس سے زیادہ ۱۳ منہ ۱۴

أَبَا أَكْلِمَ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ وَجُلُّ فَقَالَ أَمَى  
رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بَنَاتَهُ هُنَّ قَامُوا  
أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ رَأَى فَقَالَ قَدْ  
نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ أَنَّ كَرِيطَةَ فَامْرَأَةُ النَّارِثَةِ  
أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ وَاللَّهِ  
لَقَدْ عَلَبْتَنِي أَوْ عَلَبْنَا الشَّقَّ مِنْ مُحْتَدٍ بَيْنَ  
حَوْشٍ فَرَعَمْتُ أَنْ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ قَالَ فَاحْشِرْنِي أَفَوَاهِي مِنَ التَّرَابِ  
فَقُلْتُ أَرَعَمَ اللَّهُ أَفْكَ فَوَاللَّهِ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ  
وَمَا تَزُكُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَ الْعَنَاءِ

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ  
قَالَ حَدَّثَنَا حَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ  
عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوحَ فَمَا وَكُنْتُ  
مِنَّا أَمْرًا عَيْرُ حَسْبِ نِسْوَةٍ أَمْرُ سَكِيمٍ وَأَمْرُ  
الْعَلَاءِ وَابْنَةُ ابْنِ سَابِرَةَ أَمْرًا مَعَادٍ وَأَمْرًا كَانِ  
أَوْ ابْنَةُ ابْنِ سَابِرَةَ وَأَمْرًا مَعَادٍ وَأَمْرًا أُخْرَى۔

### بَابُ ۸۳۱ الْفَيَامُ لِلْجَنَازَةِ

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ  
سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ

عرض کیا میں نے منع کیا لیکن وہ نہیں مانتیں آپ نے دوبارہ فرمایا جا انہیں  
منع کرو وہ چلا گیا اور پھر آیا اور عرض کیا بخدا وہ تو مجھ سے یا ہم سے زبردست  
ثابت ہوتیں ”مجھ سے یا ہم سے“ یہ شک محمد بن حو شب راوی کو ہے  
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جان کے منہ  
میں مٹی ڈال دے! میں نے کہا تجھ پر خدا کی سنوار۔ بخدا تو کچھ نہ کرے گا  
اور نہ تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ستانا چھوڑا

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از حماد از ایوب از محمد) ام عطیہؓ کہتی ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہم سے بیعت لی تو یہ بھی ہم سے اقرار  
کرایا کہ ہم میت پر نوحہ نہ کریں گے۔ پھر اس اقرار کو پانچ عورتوں کے سوا  
کسی نے پورا نہ کیا ام سلیم اور ام العلاء اور ابوسبرہ کی بیٹی یعنی معاذ کی بیوی  
اور دو اور عورتیں یا یوں کہا ابوسبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیوی اور ایک اور  
عورت ۷

### باب۔ جنازہ دیکھ کر کھڑا ہو جانا ۷

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از سالم از عبد اللہ بن عمر)  
عامر بن ربیعہؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو  
تو کھڑے ہو جایا کرو یہاں تک کہ وہ آگے بڑھ جائے

۷ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے لفظی ترجمہ تو انعم اللہ انک کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ناک میں مٹی لگائے یعنی تو ذلیل اور خوار ہو ہمارے محاورے میں ایسے موقع پر ہی بولتے ہیں  
اے تجھ پر خدا کی سنوار ۱۲۲۸۔ یہ راوی کو شک ہوئی کہ ابوسبرہ کی بیٹی کو معاذ کی بیوی کہنا غلط ہے کیونکہ معاذؓ کی جو دو ام و بنت فلاقی ۱۲۲۹  
۷ کہتے ہیں ابوہریرہؓ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا پھر فسوف ہو گیا شاید انہی کا یہی قول ہے اور جو ہر علمائے بھی اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲۲۹

سفیان نے محمد الزہری از سالم از عبداللہ بن عمر از حضرت عامر بن ربیعہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا البتہ مجیدی نے اتنا اضافہ کیا یہاں  
تک کہ جنازہ آگے بڑھ جائے یا زمین پر رکھ دیا جائے

### باب۔ جنازہ کے لیے کھڑا ہونے کے کتنی دیر بعد بیٹھ

(از قتیبہ بن سعید از لیلیٰ از نافع از ابن عمر) عامر بن ربیعہ کہتے ہیں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص جنازہ دیکھے تو اگر اس  
کے ساتھ چلنا نہ چاہتا ہو تو کھڑا ہی ہو جائے یہاں تک کہ وہ جنازہ کو پیچھے  
چھوڑے یا جنازہ آگے بڑھ جائے یا زمین پر رکھا جائے آگے بڑھ جانے سے  
پہلے

(از مسلم از ہشام از یحییٰ از ابوسلمہ) ابوسلمہ خدری کہتے ہیں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھ کر دو کھڑ ہو جا یا کرو اور جو شخص  
جنازے کے ساتھ چل رہا ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ  
کندھوں سے زمین پر نہ رکھ دیا جائے

باب۔ جو شخص جنازے کے ساتھ ہو وہ اس وقت تک نہ  
بیٹھے جب تک جنازہ کندھوں سے زمین پر نہ اتارا جائے۔ اگر کوئی بیٹھ  
جائے تو اسے کھڑے ہونے کا حکم دیا جائے

(از احمد بن یونس از ابن ابی ذئب از سعید قبری) ان کے والد کبسان  
کہتے ہیں ہم ایک جنازے کے ساتھ تھے حضرت ابو ہریرہؓ نے مردان کا ہاتھ پکڑ  
لیا اور دونوں جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے۔ اتنے میں ابوسعید خدری  
آئے انہوں نے مردان کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اٹھ کھڑا ہو! بخند یہ شخص (ابو ہریرہؓ)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ  
فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَهَا قَالَ سَفِينٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ  
أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ  
رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى  
الْحَكِيدَ حَتَّى خَلَّفَهَا أَوْ تَوَضَّعَ

### باب ۸۳۱ مَن يَتَعَدَّى إِذَا قَامَ

لِلْجَنَازَةِ

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا ثُمَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ ثَائِفٍ عَنِ ابْنِ عَسْرٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَامَ  
أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَأْرُشِيًّا مَعَهَا  
فَلْيَقُمْ حَتَّى يَخَلِّفَهَا أَوْ تَوَضَّعَ مِنْ  
قَبْلِ أَنْ يَخَلِّفَهَا

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَتَنْ تَبْعَهَا فَلَا  
يَتَعَدَّى حَتَّى تَوَضَّعَ

### باب ۸۳۲ مَن يَتَّبِعُ جَنَازَةً فَلَا

يَتَعَدَّى حَتَّى تَوَضَّعَ عَنْ مَنَّا كِبِ

الرِّجَالِ فَإِنْ تَعَدَّى أَمْرًا لِيَأْمُرَ

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ أَبُو هُرَيْرَةَ بِيَدِ مَرْوَانَ  
فَلَمَّا قَبِلَ أَنْ تَوَضَّعَ جَاءَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ فَأَخَذَ

يَبِي مُرَّوَانَ فَقَالَ قُمْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ صَدَقَ

باب ۱۲۳۳ من قلہ الجنائزۃ یہودی

۱۲۳۳- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَصَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
هشام بن عیسیٰ عن عُبَیْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَرَّيْنَا جَنَازَةً فَقَامَ  
لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُتْنَا فُتْلَانِيَا  
رَسُولُ اللَّهِ إِنَّهَا جَنَازَةٌ يَهُودِيٌّ قَالَ فَرَأَا  
رَأَيْتُمْ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا

۱۲۳۴- حَدَّثَنَا أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ وَقَيْسُ بْنُ  
سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالنَّجْدِ سَيِّئَةً مَرُورًا عَلَيْهِمَا  
جَنَازَةٌ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ  
الْأَرْضِ أَيْ مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ فَقَالَ الرَّائِي النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ  
فَقِيلَ لَهُ إِنَّهَا جَنَازَةٌ يَهُودِيٌّ فَقَالَ أَلَيْسَتْ  
نَفْسًا وَقَالَ أَبُو حُرَيْرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو  
عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ مَعَ سَهْلٍ وَقَيْسٍ

جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کیا ہے۔  
ابو ہریرہؓ نے کہا یہ سچ کہتے ہیں

باب ۱۲۳۳ یہودی دیا غیر مسلم کے جنازہ کے لیے کھڑا ہونا

دارعنا ذہب فصالہ از مشام از جلیلی از عبید اللہ بن مقسم حضرت جابر  
بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ ایک بار ہمارے سامنے سے جنازہ گذرا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ ہم نے عرض  
کیا یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا جب تم کوئی جنازہ  
دیکھا کرو تو کھڑے ہو جایا کرو

از آدم از شعبہ از عمرو بن مرہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے تھے کہ سہل بن  
حنیف اور قیس بن سعدؓ دونوں قادیسیہ میں بیٹھے تھے، اتنے میں ایک جنازہ  
سامنے سے گذرا وہ دونوں کھڑے ہو گئے، لوگوں نے کہا یہ جنازہ تو اس علاقہ کا  
نہیں ذمی رکافر کا ہے۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے  
بھی اسی طرح ایک جنازہ گذرا تھا آپؐ کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے کہا یہ یہودی  
کا جنازہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا یہودی کی جان نہیں ہے؟

ابو حمزہ نے بحوالہ اعمش از عمرو بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا۔ ہے کہ میں  
سہل اور قیس کے ساتھ تھا انہوں نے کہا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ تھے اور زکریاؑ نے شعی سے یوں روایت کی انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے  
کہ ابو سعور (غنیہ) اور قیس بن سعدؓ دونوں جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

۱۲۳۵- سہل بن عبد الرحمن کہتا ہے کہ میں نے اپنے قول و فعل کے خلاف کہہ دے تو اقرار و تسلیم کر لیتے۔ عبد الرزاق ۱۲۷۱  
اکثر معاہد اور تابعین اس کو مستحب جانتے ہیں اور شبی اور غمی نے کہا کہ جنازہ زمین پر رکھا جانے سے پہلے بیٹھ جانا مکروہ ہے اور بعضوں نے کھڑے رہنے کو فرض کہا  
ہے نسا نے ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ سے نکالا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی جنازے میں بیٹھے نہیں دیکھا جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جاتا ۱۲۷۲  
۱۲۷۳- خواہ کسی کا بھی جنازہ ہو مسلمان کا یا کافر کا مقصود یہ ہے کہ آدمی موت دیکھ کر ہوشیار رہے کہ ہم کو بھی ایک دن اسی طرح مرنا ہے اسے دوست و حبا و دشمن چھوڑی  
شادی من کر با تو ہم میں عاجزا اور ۱۲۷۴- ۱۲۷۵- ۱۲۷۶- ۱۲۷۷- ۱۲۷۸- ۱۲۷۹- ۱۲۸۰- ۱۲۸۱- ۱۲۸۲- ۱۲۸۳- ۱۲۸۴- ۱۲۸۵- ۱۲۸۶- ۱۲۸۷- ۱۲۸۸- ۱۲۸۹- ۱۲۹۰- ۱۲۹۱- ۱۲۹۲- ۱۲۹۳- ۱۲۹۴- ۱۲۹۵- ۱۲۹۶- ۱۲۹۷- ۱۲۹۸- ۱۲۹۹- ۱۳۰۰- ۱۳۰۱- ۱۳۰۲- ۱۳۰۳- ۱۳۰۴- ۱۳۰۵- ۱۳۰۶- ۱۳۰۷- ۱۳۰۸- ۱۳۰۹- ۱۳۱۰- ۱۳۱۱- ۱۳۱۲- ۱۳۱۳- ۱۳۱۴- ۱۳۱۵- ۱۳۱۶- ۱۳۱۷- ۱۳۱۸- ۱۳۱۹- ۱۳۲۰- ۱۳۲۱- ۱۳۲۲- ۱۳۲۳- ۱۳۲۴- ۱۳۲۵- ۱۳۲۶- ۱۳۲۷- ۱۳۲۸- ۱۳۲۹- ۱۳۳۰- ۱۳۳۱- ۱۳۳۲- ۱۳۳۳- ۱۳۳۴- ۱۳۳۵- ۱۳۳۶- ۱۳۳۷- ۱۳۳۸- ۱۳۳۹- ۱۳۴۰- ۱۳۴۱- ۱۳۴۲- ۱۳۴۳- ۱۳۴۴- ۱۳۴۵- ۱۳۴۶- ۱۳۴۷- ۱۳۴۸- ۱۳۴۹- ۱۳۵۰- ۱۳۵۱- ۱۳۵۲- ۱۳۵۳- ۱۳۵۴- ۱۳۵۵- ۱۳۵۶- ۱۳۵۷- ۱۳۵۸- ۱۳۵۹- ۱۳۶۰- ۱۳۶۱- ۱۳۶۲- ۱۳۶۳- ۱۳۶۴- ۱۳۶۵- ۱۳۶۶- ۱۳۶۷- ۱۳۶۸- ۱۳۶۹- ۱۳۷۰- ۱۳۷۱- ۱۳۷۲- ۱۳۷۳- ۱۳۷۴- ۱۳۷۵- ۱۳۷۶- ۱۳۷۷- ۱۳۷۸- ۱۳۷۹- ۱۳۸۰- ۱۳۸۱- ۱۳۸۲- ۱۳۸۳- ۱۳۸۴- ۱۳۸۵- ۱۳۸۶- ۱۳۸۷- ۱۳۸۸- ۱۳۸۹- ۱۳۹۰- ۱۳۹۱- ۱۳۹۲- ۱۳۹۳- ۱۳۹۴- ۱۳۹۵- ۱۳۹۶- ۱۳۹۷- ۱۳۹۸- ۱۳۹۹- ۱۴۰۰- ۱۴۰۱- ۱۴۰۲- ۱۴۰۳- ۱۴۰۴- ۱۴۰۵- ۱۴۰۶- ۱۴۰۷- ۱۴۰۸- ۱۴۰۹- ۱۴۱۰- ۱۴۱۱- ۱۴۱۲- ۱۴۱۳- ۱۴۱۴- ۱۴۱۵- ۱۴۱۶- ۱۴۱۷- ۱۴۱۸- ۱۴۱۹- ۱۴۲۰- ۱۴۲۱- ۱۴۲۲- ۱۴۲۳- ۱۴۲۴- ۱۴۲۵- ۱۴۲۶- ۱۴۲۷- ۱۴۲۸- ۱۴۲۹- ۱۴۳۰- ۱۴۳۱- ۱۴۳۲- ۱۴۳۳- ۱۴۳۴- ۱۴۳۵- ۱۴۳۶- ۱۴۳۷- ۱۴۳۸- ۱۴۳۹- ۱۴۴۰- ۱۴۴۱- ۱۴۴۲- ۱۴۴۳- ۱۴۴۴- ۱۴۴۵- ۱۴۴۶- ۱۴۴۷- ۱۴۴۸- ۱۴۴۹- ۱۴۵۰- ۱۴۵۱- ۱۴۵۲- ۱۴۵۳- ۱۴۵۴- ۱۴۵۵- ۱۴۵۶- ۱۴۵۷- ۱۴۵۸- ۱۴۵۹- ۱۴۶۰- ۱۴۶۱- ۱۴۶۲- ۱۴۶۳- ۱۴۶۴- ۱۴۶۵- ۱۴۶۶- ۱۴۶۷- ۱۴۶۸- ۱۴۶۹- ۱۴۷۰- ۱۴۷۱- ۱۴۷۲- ۱۴۷۳- ۱۴۷۴- ۱۴۷۵- ۱۴۷۶- ۱۴۷۷- ۱۴۷۸- ۱۴۷۹- ۱۴۸۰- ۱۴۸۱- ۱۴۸۲- ۱۴۸۳- ۱۴۸۴- ۱۴۸۵- ۱۴۸۶- ۱۴۸۷- ۱۴۸۸- ۱۴۸۹- ۱۴۹۰- ۱۴۹۱- ۱۴۹۲- ۱۴۹۳- ۱۴۹۴- ۱۴۹۵- ۱۴۹۶- ۱۴۹۷- ۱۴۹۸- ۱۴۹۹- ۱۵۰۰- ۱۵۰۱- ۱۵۰۲- ۱۵۰۳- ۱۵۰۴- ۱۵۰۵- ۱۵۰۶- ۱۵۰۷- ۱۵۰۸- ۱۵۰۹- ۱۵۱۰- ۱۵۱۱- ۱۵۱۲- ۱۵۱۳- ۱۵۱۴- ۱۵۱۵- ۱۵۱۶- ۱۵۱۷- ۱۵۱۸- ۱۵۱۹- ۱۵۲۰- ۱۵۲۱- ۱۵۲۲- ۱۵۲۳- ۱۵۲۴- ۱۵۲۵- ۱۵۲۶- ۱۵۲۷- ۱۵۲۸- ۱۵۲۹- ۱۵۳۰- ۱۵۳۱- ۱۵۳۲- ۱۵۳۳- ۱۵۳۴- ۱۵۳۵- ۱۵۳۶- ۱۵۳۷- ۱۵۳۸- ۱۵۳۹- ۱۵۴۰- ۱۵۴۱- ۱۵۴۲- ۱۵۴۳- ۱۵۴۴- ۱۵۴۵- ۱۵۴۶- ۱۵۴۷- ۱۵۴۸- ۱۵۴۹- ۱۵۵۰- ۱۵۵۱- ۱۵۵۲- ۱۵۵۳- ۱۵۵۴- ۱۵۵۵- ۱۵۵۶- ۱۵۵۷- ۱۵۵۸- ۱۵۵۹- ۱۵۶۰- ۱۵۶۱- ۱۵۶۲- ۱۵۶۳- ۱۵۶۴- ۱۵۶۵- ۱۵۶۶- ۱۵۶۷- ۱۵۶۸- ۱۵۶۹- ۱۵۷۰- ۱۵۷۱- ۱۵۷۲- ۱۵۷۳- ۱۵۷۴- ۱۵۷۵- ۱۵۷۶- ۱۵۷۷- ۱۵۷۸- ۱۵۷۹- ۱۵۸۰- ۱۵۸۱- ۱۵۸۲- ۱۵۸۳- ۱۵۸۴- ۱۵۸۵- ۱۵۸۶- ۱۵۸۷- ۱۵۸۸- ۱۵۸۹- ۱۵۹۰- ۱۵۹۱- ۱۵۹۲- ۱۵۹۳- ۱۵۹۴- ۱۵۹۵- ۱۵۹۶- ۱۵۹۷- ۱۵۹۸- ۱۵۹۹- ۱۶۰۰- ۱۶۰۱- ۱۶۰۲- ۱۶۰۳- ۱۶۰۴- ۱۶۰۵- ۱۶۰۶- ۱۶۰۷- ۱۶۰۸- ۱۶۰۹- ۱۶۱۰- ۱۶۱۱- ۱۶۱۲- ۱۶۱۳- ۱۶۱۴- ۱۶۱۵- ۱۶۱۶- ۱۶۱۷- ۱۶۱۸- ۱۶۱۹- ۱۶۲۰- ۱۶۲۱- ۱۶۲۲- ۱۶۲۳- ۱۶۲۴- ۱۶۲۵- ۱۶۲۶- ۱۶۲۷- ۱۶۲۸- ۱۶۲۹- ۱۶۳۰- ۱۶۳۱- ۱۶۳۲- ۱۶۳۳- ۱۶۳۴- ۱۶۳۵- ۱۶۳۶- ۱۶۳۷- ۱۶۳۸- ۱۶۳۹- ۱۶۴۰- ۱۶۴۱- ۱۶۴۲- ۱۶۴۳- ۱۶۴۴- ۱۶۴۵- ۱۶۴۶- ۱۶۴۷- ۱۶۴۸- ۱۶۴۹- ۱۶۵۰- ۱۶۵۱- ۱۶۵۲- ۱۶۵۳- ۱۶۵۴- ۱۶۵۵- ۱۶۵۶- ۱۶۵۷- ۱۶۵۸- ۱۶۵۹- ۱۶۶۰- ۱۶۶۱- ۱۶۶۲- ۱۶۶۳- ۱۶۶۴- ۱۶۶۵- ۱۶۶۶- ۱۶۶۷- ۱۶۶۸- ۱۶۶۹- ۱۶۷۰- ۱۶۷۱- ۱۶۷۲- ۱۶۷۳- ۱۶۷۴- ۱۶۷۵- ۱۶۷۶- ۱۶۷۷- ۱۶۷۸- ۱۶۷۹- ۱۶۸۰- ۱۶۸۱- ۱۶۸۲- ۱۶۸۳- ۱۶۸۴- ۱۶۸۵- ۱۶۸۶- ۱۶۸۷- ۱۶۸۸- ۱۶۸۹- ۱۶۹۰- ۱۶۹۱- ۱۶۹۲- ۱۶۹۳- ۱۶۹۴- ۱۶۹۵- ۱۶۹۶- ۱۶۹۷- ۱۶۹۸- ۱۶۹۹- ۱۷۰۰- ۱۷۰۱- ۱۷۰۲- ۱۷۰۳- ۱۷۰۴- ۱۷۰۵- ۱۷۰۶- ۱۷۰۷- ۱۷۰۸- ۱۷۰۹- ۱۷۱۰- ۱۷۱۱- ۱۷۱۲- ۱۷۱۳- ۱۷۱۴- ۱۷۱۵- ۱۷۱۶- ۱۷۱۷- ۱۷۱۸- ۱۷۱۹- ۱۷۲۰- ۱۷۲۱- ۱۷۲۲- ۱۷۲۳- ۱۷۲۴- ۱۷۲۵- ۱۷۲۶- ۱۷۲۷- ۱۷۲۸- ۱۷۲۹- ۱۷۳۰- ۱۷۳۱- ۱۷۳۲- ۱۷۳۳- ۱۷۳۴- ۱۷۳۵- ۱۷۳۶- ۱۷۳۷- ۱۷۳۸- ۱۷۳۹- ۱۷۴۰- ۱۷۴۱- ۱۷۴۲- ۱۷۴۳- ۱۷۴۴- ۱۷۴۵- ۱۷۴۶- ۱۷۴۷- ۱۷۴۸- ۱۷۴۹- ۱۷۵۰- ۱۷۵۱- ۱۷۵۲- ۱۷۵۳- ۱۷۵۴- ۱۷۵۵- ۱۷۵۶- ۱۷۵۷- ۱۷۵۸- ۱۷۵۹- ۱۷۶۰- ۱۷۶۱- ۱۷۶۲- ۱۷۶۳- ۱۷۶۴- ۱۷۶۵- ۱۷۶۶- ۱۷۶۷- ۱۷۶۸- ۱۷۶۹- ۱۷۷۰- ۱۷۷۱- ۱۷۷۲- ۱۷۷۳- ۱۷۷۴- ۱۷۷۵- ۱۷۷۶- ۱۷۷۷- ۱۷۷۸- ۱۷۷۹- ۱۷۸۰- ۱۷۸۱- ۱۷۸۲- ۱۷۸۳- ۱۷۸۴- ۱۷۸۵- ۱۷۸۶- ۱۷۸۷- ۱۷۸۸- ۱۷۸۹- ۱۷۹۰- ۱۷۹۱- ۱۷۹۲- ۱۷۹۳- ۱۷۹۴- ۱۷۹۵- ۱۷۹۶- ۱۷۹۷- ۱۷۹۸- ۱۷۹۹- ۱۸۰۰- ۱۸۰۱- ۱۸۰۲- ۱۸۰۳- ۱۸۰۴- ۱۸۰۵- ۱۸۰۶- ۱۸۰۷- ۱۸۰۸- ۱۸۰۹- ۱۸۱۰- ۱۸۱۱- ۱۸۱۲- ۱۸۱۳- ۱۸۱۴- ۱۸۱۵- ۱۸۱۶- ۱۸۱۷- ۱۸۱۸- ۱۸۱۹- ۱۸۲۰- ۱۸۲۱- ۱۸۲۲- ۱۸۲۳- ۱۸۲۴- ۱۸۲۵- ۱۸۲۶- ۱۸۲۷- ۱۸۲۸- ۱۸۲۹- ۱۸۳۰- ۱۸۳۱- ۱۸۳۲- ۱۸۳۳- ۱۸۳۴- ۱۸۳۵- ۱۸۳۶- ۱۸۳۷- ۱۸۳۸- ۱۸۳۹- ۱۸۴۰- ۱۸۴۱- ۱۸۴۲- ۱۸۴۳- ۱۸۴۴- ۱۸۴۵- ۱۸۴۶- ۱۸۴۷- ۱۸۴۸- ۱۸۴۹- ۱۸۵۰- ۱۸۵۱- ۱۸۵۲- ۱۸۵۳- ۱۸۵۴- ۱۸۵۵- ۱۸۵۶- ۱۸۵۷- ۱۸۵۸- ۱۸۵۹- ۱۸۶۰- ۱۸۶۱- ۱۸۶۲- ۱۸۶۳- ۱۸۶۴- ۱۸۶۵- ۱۸۶۶- ۱۸۶۷- ۱۸۶۸- ۱۸۶۹- ۱۸۷۰- ۱۸۷۱- ۱۸۷۲- ۱۸۷۳- ۱۸۷۴- ۱۸۷۵- ۱۸۷۶- ۱۸۷۷- ۱۸۷۸- ۱۸۷۹- ۱۸۸۰- ۱۸۸۱- ۱۸۸۲- ۱۸۸۳- ۱۸۸۴- ۱۸۸۵- ۱۸۸۶- ۱۸۸۷- ۱۸۸۸- ۱۸۸۹- ۱۸۹۰- ۱۸۹۱- ۱۸۹۲- ۱۸۹۳- ۱۸۹۴- ۱۸۹۵- ۱۸۹۶- ۱۸۹۷- ۱۸۹۸- ۱۸۹۹- ۱۹۰۰- ۱۹۰۱- ۱۹۰۲- ۱۹۰۳- ۱۹۰۴- ۱۹۰۵- ۱۹۰۶- ۱۹۰۷- ۱۹۰۸- ۱۹۰۹- ۱۹۱۰- ۱۹۱۱- ۱۹۱۲- ۱۹۱۳- ۱۹۱۴- ۱۹۱۵- ۱۹۱۶- ۱۹۱۷- ۱۹۱۸- ۱۹۱۹- ۱۹۲۰- ۱۹۲۱- ۱۹۲۲- ۱۹۲۳- ۱۹۲۴- ۱۹۲۵- ۱۹۲۶- ۱۹۲۷- ۱۹۲۸- ۱۹۲۹- ۱۹۳۰- ۱۹۳۱- ۱۹۳۲- ۱۹۳۳- ۱۹۳۴- ۱۹۳۵- ۱۹۳۶- ۱۹۳۷- ۱۹۳۸- ۱۹۳۹- ۱۹۴۰- ۱۹۴۱- ۱۹۴۲- ۱۹۴۳- ۱۹۴۴- ۱۹۴۵- ۱۹۴۶- ۱۹۴۷- ۱۹۴۸- ۱۹۴۹- ۱۹۵۰- ۱۹۵۱- ۱۹۵۲- ۱۹۵۳- ۱۹۵۴- ۱۹۵۵- ۱۹۵۶- ۱۹۵۷- ۱۹۵۸- ۱۹۵۹- ۱۹۶۰- ۱۹۶۱- ۱۹۶۲- ۱۹۶۳- ۱۹۶۴- ۱۹۶۵- ۱۹۶۶- ۱۹۶۷- ۱۹۶۸- ۱۹۶۹- ۱۹۷۰- ۱۹۷۱- ۱۹۷۲- ۱۹۷۳- ۱۹۷۴- ۱۹۷۵- ۱۹۷۶- ۱۹۷۷- ۱۹۷۸- ۱۹۷۹- ۱۹۸۰- ۱۹۸۱- ۱۹۸۲- ۱۹۸۳- ۱۹۸۴- ۱۹۸۵- ۱۹۸۶- ۱۹۸۷- ۱۹۸۸- ۱۹۸۹- ۱۹۹۰- ۱۹۹۱- ۱۹۹۲- ۱۹۹۳- ۱۹۹۴- ۱۹۹۵- ۱۹۹۶- ۱۹۹۷- ۱۹۹۸- ۱۹۹۹- ۲۰۰۰- ۲۰۰۱- ۲۰۰۲- ۲۰۰۳- ۲۰۰۴- ۲۰۰۵- ۲۰۰۶- ۲۰۰۷- ۲۰۰۸- ۲۰۰۹- ۲۰۱۰- ۲۰۱۱- ۲۰۱۲- ۲۰۱۳- ۲۰۱۴- ۲۰۱۵- ۲۰۱۶- ۲۰۱۷- ۲۰۱۸- ۲۰۱۹- ۲۰۲۰- ۲۰۲۱- ۲۰۲۲- ۲۰۲۳- ۲۰۲۴- ۲۰۲۵- ۲۰۲۶- ۲۰۲۷- ۲۰۲۸- ۲۰۲۹- ۲۰۳۰- ۲۰۳۱- ۲۰۳۲- ۲۰۳۳- ۲۰۳۴- ۲۰۳۵- ۲۰۳۶- ۲۰۳۷- ۲۰۳۸- ۲۰۳۹- ۲۰۴۰- ۲۰۴۱- ۲۰۴۲- ۲۰۴۳- ۲۰۴۴- ۲۰۴۵- ۲۰۴۶- ۲۰۴۷- ۲۰۴۸- ۲۰۴۹- ۲۰۵۰- ۲۰۵۱- ۲۰۵۲- ۲۰۵۳- ۲۰۵۴- ۲۰۵۵- ۲۰۵۶- ۲۰۵۷- ۲۰۵۸- ۲۰۵۹- ۲۰۶۰- ۲۰۶۱- ۲۰۶۲- ۲۰۶۳- ۲۰۶۴- ۲۰۶۵- ۲۰۶۶- ۲۰۶۷- ۲۰۶۸- ۲۰۶۹- ۲۰۷۰- ۲۰۷۱- ۲۰۷۲- ۲۰۷۳- ۲۰۷۴- ۲۰۷۵- ۲۰۷۶- ۲۰۷۷- ۲۰۷۸- ۲۰۷۹- ۲۰۸۰- ۲۰۸۱- ۲۰۸۲- ۲۰۸۳- ۲۰۸۴- ۲۰۸۵- ۲۰۸۶- ۲۰۸۷- ۲۰۸۸- ۲۰۸۹- ۲۰۹۰- ۲۰۹۱- ۲۰۹۲- ۲۰۹۳- ۲۰۹۴- ۲۰۹۵- ۲۰۹۶- ۲۰۹۷- ۲۰۹۸- ۲۰۹۹- ۲۱۰۰- ۲۱۰۱- ۲۱۰۲- ۲۱۰۳- ۲۱۰۴- ۲۱۰۵- ۲۱۰۶- ۲۱۰۷- ۲۱۰۸- ۲۱۰۹- ۲۱۱۰- ۲۱۱۱- ۲۱۱۲- ۲۱۱۳- ۲۱۱۴- ۲۱۱۵- ۲۱۱۶- ۲۱۱۷- ۲۱۱۸- ۲۱۱۹- ۲۱۲۰- ۲۱۲۱- ۲۱۲۲- ۲۱۲۳- ۲۱۲۴- ۲۱۲۵- ۲۱۲۶- ۲۱۲۷- ۲۱۲۸- ۲۱۲۹- ۲۱۳۰- ۲۱۳۱- ۲۱۳۲- ۲۱۳۳- ۲۱۳۴- ۲۱۳۵- ۲۱۳۶- ۲۱۳۷- ۲۱۳۸- ۲۱۳۹- ۲۱۴۰- ۲۱۴۱- ۲۱۴۲- ۲۱۴۳- ۲۱۴۴- ۲۱۴۵- ۲۱۴۶- ۲۱۴۷- ۲۱۴۸- ۲۱۴۹- ۲۱۵۰- ۲۱۵۱- ۲۱۵۲- ۲۱۵۳- ۲۱۵۴- ۲۱۵۵- ۲۱۵۶- ۲۱۵۷- ۲۱۵۸- ۲۱۵۹- ۲۱۶۰- ۲۱۶۱- ۲۱۶۲- ۲۱۶۳- ۲۱۶۴- ۲۱۶۵- ۲۱۶۶- ۲۱۶۷- ۲۱۶۸- ۲۱۶۹- ۲۱۷۰- ۲۱۷۱- ۲۱۷۲- ۲۱۷۳- ۲۱۷۴- ۲۱۷۵- ۲۱۷۶- ۲۱۷۷- ۲۱۷۸- ۲۱۷۹- ۲۱۸۰- ۲۱۸۱- ۲۱۸۲- ۲۱۸۳- ۲۱۸۴- ۲۱۸۵- ۲۱۸۶- ۲۱۸۷- ۲۱۸۸- ۲۱۸۹- ۲۱۹۰- ۲۱۹۱- ۲۱۹۲- ۲۱۹۳- ۲۱۹۴- ۲۱۹۵- ۲۱۹۶- ۲۱۹۷- ۲۱۹۸- ۲۱۹۹- ۲۲۰۰- ۲۲۰۱- ۲۲۰۲- ۲۲۰۳- ۲۲۰۴- ۲۲۰۵- ۲۲۰۶- ۲۲۰۷- ۲۲۰۸- ۲۲۰۹- ۲۲۱۰- ۲۲۱۱- ۲۲۱۲- ۲۲۱۳- ۲۲۱۴- ۲۲۱۵- ۲۲۱۶- ۲۲۱۷- ۲۲۱۸- ۲۲۱۹- ۲۲۲۰- ۲۲۲۱- ۲۲۲۲- ۲۲۲۳- ۲۲۲۴- ۲۲۲۵- ۲۲۲۶- ۲۲۲۷- ۲۲۲۸- ۲۲۲۹- ۲۲۳۰- ۲۲۳۱- ۲۲۳۲- ۲۲۳۳- ۲۲۳۴- ۲۲۳۵- ۲۲۳۶- ۲۲۳۷- ۲۲۳۸- ۲۲۳۹- ۲۲۴۰- ۲۲۴۱- ۲۲۴۲- ۲۲۴۳- ۲۲۴۴- ۲۲۴۵- ۲۲۴۶- ۲۲۴۷- ۲۲۴۸- ۲۲۴۹- ۲۲۵۰- ۲۲۵۱- ۲۲۵۲- ۲۲۵۳- ۲۲۵۴- ۲۲۵۵- ۲۲۵۶- ۲۲۵۷- ۲۲۵۸- ۲۲۵۹- ۲۲۶۰- ۲۲۶۱- ۲۲۶۲- ۲۲۶۳- ۲۲۶۴- ۲۲۶۵- ۲۲۶۶- ۲۲۶۷- ۲۲۶۸- ۲۲۶۹- ۲۲۷۰- ۲۲۷۱- ۲۲۷۲- ۲۲۷۳- ۲۲۷۴- ۲۲۷۵- ۲۲۷۶- ۲۲۷۷- ۲۲۷۸- ۲۲۷۹- ۲۲۸۰- ۲۲۸۱- ۲۲۸۲- ۲۲۸۳- ۲۲۸۴- ۲۲۸۵- ۲۲۸۶- ۲۲۸۷- ۲۲۸۸- ۲۲۸۹- ۲۲۹۰- ۲۲۹۱- ۲۲۹۲- ۲۲۹۳- ۲۲۹۴- ۲۲۹۵- ۲۲۹۶- ۲۲۹۷- ۲۲۹۸- ۲۲۹۹- ۲۳۰۰- ۲۳۰۱- ۲۳۰۲- ۲۳۰۳- ۲۳۰۴- ۲۳۰۵- ۲۳۰۶- ۲۳۰۷- ۲۳۰۸- ۲۳۰۹- ۲۳۱۰- ۲۳۱۱- ۲۳۱۲- ۲۳۱۳- ۲۳۱۴- ۲۳۱۵- ۲۳۱۶- ۲۳۱۷- ۲۳۱۸- ۲۳۱۹- ۲۳۲۰- ۲۳۲۱- ۲۳۲۲- ۲۳۲۳- ۲۳۲۴- ۲۳۲۵- ۲۳۲۶- ۲۳۲۷- ۲۳۲۸- ۲۳۲۹- ۲۳۳۰- ۲۳۳۱- ۲۳۳۲- ۲۳۳۳-

فَقَالُوا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ  
ذَكَرْتَنِي عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي نَيْلٍ قَالَ كَانَ أَبُو  
مُسْعُودٍ وَنَيْسَبُ يُقِيمَانِ بِالْجَنَازَةِ  
بَاب ۱۳۳۵ حَتَّى الرَّجَالِ الْجَنَازَةَ  
دُونَ النِّسَاءِ

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْقَيْسِ عَنْ  
أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُضِعَتِ  
الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرَّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ  
فَإِنْ كَانَتْ صَاحِبَةً قَالَتْ قَدْ مَوْتِي وَإِنْ كَانَتْ  
غَيْرَ صَاحِبَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا آيِنَ تَذْهَبُونَ  
بِهَا يَسْمَعُ مَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ  
وَلَوْ سَمِعَهُ لَصَحِقَ

بَاب ۱۳۳۶ السَّرْعَةُ بِالْجَنَازَةِ  
وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَشَّيْعُونَ  
فَامْشُوا بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا  
وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا  
قَالَ غَيْرُهُ قَرِيبًا مِنْهَا

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفَظْنَا لَا مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ

باب - جنازہ مرد اٹھائیں عورتیں نہ اٹھائیں

از عبد الغزیز بن عبد اللہ از لیث از سعید بن قبری از والہش کیس  
ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت  
دکھائی پر رکھی جاتی ہے اور مرد اُسے اپنی گردنوں پر اٹھا لیتے ہیں، تو  
اگر جنازہ نیک کا ہو تو مرد کہتا ہے مجھے اگے لے چلو! اگر وہ نیک نہیں  
ہو نا تو کہتا ہے افسوس مجھے کہاں لے جاتے ہو! اس مردے کی آواز ہر  
مخلوق سُننی ہے صرف انسان نہیں سُن سکتا، اگر انسان سُننے تو پہنوش  
ہو جائے

باب - جنازے کو جلدی لے جانا

حضرت انس کہتے ہیں اگر تم جنازے کو اٹھائے  
ہوئے ہو تو آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف چل سکتے ہو۔  
حضرت انس کہتے ہیں سوا اور لوگوں نے کہا جنازے کے قریب  
چلنا چاہیے۔

از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از سعید بن مسیب حضرت  
ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ لے کر جلدی

لے گا اس پر سب کا اتفاق ہے کہ جنازہ مردوں ہی کو اٹھانا چاہیے مگر باب کی حدیث سے عورتوں کو جنازہ اٹھانے کی ممانعت نہیں نکلتی البتہ ابولہی نے انس سے نکالا کہ  
ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں نکلے، وہاں آپ نے چند عورتیں دیکھیں۔ فرمایا کیا یہ سب جنازہ اٹھائیں گی؟ عورتوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو کیا  
دفن کریں گی؟ انہوں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا تو گناہ سے کر لوٹ جائیں نہ ثواب سے کہ ۱۲ من ۵۰ واحتملہا الرجال سے امام بخاری تحقیق ثابت کر رہے ہیں کہ صرف مرد  
اٹھائیں عورتیں نہ اٹھائیں کیونکہ واحتملہا الناس کا لفظ نہیں واحتملہا الرجال کا لفظ ہے۔ عبد الرزاق ۱۲ من ۵۰ تاکہ میں اپنے ٹھکانے پہنچوں اور وہاں عیش کروں ۱۲ من  
۵۰ مذاب میں پھنسانے کو ایسے جاتے ہیں ۱۲ من ۵۰ یعنی عادت سے زیادہ تیز چلنا یہ نہیں کہ دوڑنا علما نے اس کو مستحب رکھا ہے ۱۲ من



چلا کر اگر وہ نیک شخص ہو گا تو گویا تم اسے بہتری کی طرف جلدی لے جاؤ گے اگر مُردہ نیک نہیں ہے بُرا ہے تو اسے اپنے کندھوں سے جلدی تارنا چاہئے۔

سَرَّعِيذُ بْنُ السَّيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِأَجْنَاظِكُمْ فَإِنْ  
تَكَ مَرَلَحَةً فَخَيْرٌ لَقَدْ مُؤَنِّهَا وَإِنْ تَكَ سِوَى  
ذَلِكَ فَتَسْرَعُوهَا عَنْ رِقَابِكُمْ  
بَابُ ٨٣٦ قَوْلُ النَّبِيِّ دَهْوَعَى  
الْأَجْنَاظَ قَدْ مُؤَنِّ

باب - نیک میت جب تیار کر کے کھاٹ پر رکھ دی جائے  
تو وہ میت کہتی ہے مجھے جلدی لے جاؤ !  
(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از سعید از والدش کیسان ) حضرت ابو  
سعید خدری کہتے ہیں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب میت کھاٹ  
پر رکھی جاتی ہے اور لوگ اسے کانڈھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر مردہ نیک ہوتا  
ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو ! اگر نیک نہیں ہوتا تو اپنے لوگوں سے  
کہتا ہے ہائے ہائے مجھے کہاں لے جا رہے ہو دنیا کی ہر چیز یہ آواز سُنتی  
ہے مگر آدمی نہیں سُننا اگر سُن لے تو بے ہوش ہو جائے ۛ

١٣٣٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ  
سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دُفِعَتِ الْخِنَازَةُ  
فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْمَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ  
صَالِحَةً قَالَتْ قَدْ مُوْنِي وَإِنْ كَانَتْ غَلِيْرَ  
صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ  
بِهَا يَسْمَعُ مَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَ  
كُوسَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَِِِقْ

باب - نماز جنازہ کے لیے امام کے پیچھے دو یا تین صفیں باندھنا ﷺ

راؤ مسدداں ابو عونہ از قنادہ از عطار حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی (حبشہ کے بادشاہ) کے لیے نماز جنازہ غائبانہ پڑھی۔ تو میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

باب ١٣٨ من صفات مقيدين أو  
ثلاثة على الجوارح خلف الإمام  
١٣٣٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى  
التَّجَاشِيِّ فَلَمَنْتُ فِي الصُّفِّ الثَّانِي أَوْ الثَّلَاثِ

۱۷۔ مہر حال جلدی لے جانے میں فائدہ ہے ۱۲ منہ ۱۷ لاکھ ہشت کے دم نکل جائے یہ بھی اللہ کی حکمت ہے اگر آدمی بھی اس کی آواز سنتے تو ایمان بالغیب نہ رہتا سب مومن ہو جاتے یہ منشاء خداوندی کے خلاف ہے دوزخ اور بہشت دونوں کا اکابر نامعلوم ہے ۱۲ منہ ۱۷ اس باب سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اگر تین معصین نہ ہو سکیں تو دو ہی معصین کی پانچ تین معصوں کا ہونا ضروری نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۷ اس حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ باہر جن صف میں تھے وہ آخری صف تھی اس لیے ترجمہ باب کی مطابقت مشکل ہے مگر امام بخاری نے یہ حدیث لا کراس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے نکالا اس میں صاف مذکور ہے کہ ہم نے دو معصین کیوں اور علمائے مستحب رکھے ہیں اگر ہو سکے تو تین سے بہتر تین معصین کر لیں کیونکہ ابو داؤد اور ترمذی نے فرعون کا نکالا جو مسلمان مر جائے اور اس پر مسلمانوں کی تین معصین نماز پڑھیں تو اس کی مغفرت واجب ہو

## باب ۸۳۸ مَعْفُوٌّ عَلَى الْجَنَائِزِ

۱۲۳۹- حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ قَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَعِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ الْيَمَانِيُّ ثُمَّ تَفَدَّ مَرَّ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَاكْبَرُوا رُبْعًا

۱۲۴۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَبْرِ مَبْنُودٍ فَصَفَّوْهُمُ وَكَبَرُوا رُبْعًا قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۲۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو هَبِيمٌ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّ سَمْعَةَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَفَّى الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ فَهَلِّمُوا عَلَيْهِ قَالَ فَصَفَّفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ صُفُوفٌ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي

## باب ۸۳۹ مَعْفُوٌّ الصَّيِّانِ مَعَ

الرِّجَالِ عَلَى الْجَنَائِزِ

۱۲۴۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

## باب - نماز جنازہ کے لیے صفیں باندھنا

از مسددا زید بن زریع از عمر از زہری از سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو نباشی کے مرنے کی خبر سنائی، پھر آپ آگے بڑھے لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں، آپ نے چار تکبیریں کہیں

از مسلم از شعبہ از شیبانی شعبی کہتے ہیں مجھے ایک ایسے شخص نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر آئے جو او قبروں سے الگ تھی۔ اور لوگوں کی صف بند ہوئی اور چار تکبیریں کہیں شیبانی نے دریافت کیا ختم سے یہ حدیث کس نے بیان کی؟ جواب دیا ابن عباس نے

از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از ابن جریج از عطاء جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج حبشیوں میں سے ایک نیک آدمی (یعنی نباشی، بادشاہ حبش) کا انتقال ہو گیا، آؤ اس پر نماز پڑھو حضرت جابر کہتے ہیں ہم نے صفیں باندھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ہم سبوں میں تھے اور ابوالزبیر نے حضرت جابر سے یوں نقل کیا "میں دوسری صف میں تھا

## باب - نماز جنازہ میں بچے بھی مردوں کے برابر کھڑے

ہوں

از موسیٰ بن اسمعیل از عبد الواحد از شیبانی از عامر حضرت ابن عباس کہتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر سے گزرے جس میں رات کو مردہ دفن ہوا تھا۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کب دفن ہوا؟ لوگوں نے کہا گذشتہ رات

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرِ دُفْنٍ كَيْدًا فَقَالَ مَتَى دُفِنْتَ  
هَذَا فَقَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا أَذْنُمُو قُبُورَنَا  
دَمًا كَافِيًا فَنُفْسِمَا اللَّيْلَ فَمَكَرَهُمَا أَنْ تَوْقِفَكَ  
فَقَامَ نَصْفُهَا خَلْفَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَآثَا  
فِيهِمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ

**باب ۸۴** سُنَّةُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ  
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ صَلَّى عَلَى الْجَنَائِزِ وَقَالَ مَا لُؤَا  
عَلَى صَاحِبِكُمْ وَقَالَ صَلُّوا عَلَى  
الْجَنَائِزِ سَنَاهَا صَلَاةٌ لَيْسَ فِيهَا  
رُكُوعٌ وَلَا سُجُودٌ وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيهَا  
وَفِيهَا تَلْسِيْمٌ وَسُلَيْمٌ وَكَانَ ابْنُ  
عُمَرَ لَا يُبْعَثُ إِلَّا كَاهِنًا وَلَا يُبْعَثُ  
عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ  
غُرُوبِهَا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ  
الْحَسَنُ أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَأَخْفَهُمْ  
عَلَى جَنَائِزِهِمْ مِنْ رُكُوعٍ لِقَاءِ بَعْضِهِمْ  
وَإِذَا أَحْدَثَ يَوْمَ الْعِيدِ أَوْ عِنْدَ  
الْجَنَائِزِ يَطْلُبُ الْمَاءَ وَلَا يَتَكَلَّمُ

آپ نے فرمایا تم نے مجھے قبر کیوں نہیں دی؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ ہم نے  
اسے رات کے اندھیرے میں دفن کیا اور اس وقت بیدار کرنا مناسب نہ  
سمجھا۔ آپ کھڑے ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی، ابن عباسؓ  
کہتے ہیں میں بھی صف میں تھا۔ پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

**باب ۸۵** جنازے کے لیے سَلَوَۃُ یعنی نماز کا لفظ شریعت  
کی اصطلاح ہے۔ آنحضرتؐ سَلَّی السَّلَوَۃَ وسلم نے فرمایا  
مَنْ صَلَّى عَلَى الْجَنَائِزِ جَوْشَنُ جِنَازَے پر نماز پڑھے اور  
فرمایا صلوا علی صاحبکم (یعنی اپنے ساتھی پر نماز پڑھو)  
نیز ارشاد ہوا صلوا علی الجنائز (جنازی پر نماز پڑھو) آپؐ نے  
اس کا نام صَلَوَۃُ رکھا اس میں نہ رکوع ہے نہ سجدہ اور  
اس میں بات نہ کرنا چاہیے اس میں تکبیر ہے اور سلام  
ہے۔ ابن عمرؓ جب تک با وضو نہ ہوتے نہ از جنازہ نہ  
پڑھتے۔ نہ طلوع و غروب کے وقت نماز پڑھتے۔ اور نہ  
جنازے کی نماز میں ہاتھ اٹھاتے۔ امام حسن بصریؒ  
کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ نماز جنازہ کی امامت کا حقدار  
اسی کو سمجھا جاتا تھا جو فرض نمازوں کے لیے امام ہوتا  
تھا اور جب عید کے دن یا جنازہ پر وضو نہ ہو تو پانی ڈھونڈنا  
چاہیے تنہیم نہ کرنا چاہیے۔ جب جنازے پر کوئی اُس

**۱** امام بخاری کی فرض اس باب سے یہ ہے کہ جنازے کی نماز ایک نماز ہے صرف دعا کی طرح نہیں ہے اس حدیث کو امام مسلم نے وصل کیا ابو  
ہریرہؓ سے ۱۲ منہ ۱۷۰ یہ حدیث آگے اس کتاب میں آتی ہے سلمہ بن اکوعؓ کی روایت سے ۱۳ منہ ۱۷۰ یہ حدیث اور پر گندگی ہے باب العنوف  
علی الجنائز میں ۱۳ منہ ۱۷۰ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا قسطلانی نے کہا انام مالک اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے کہ ان وقتوں میں  
جنازے کی نماز مکروہ ہے لیکن شافعیہ کے نزدیک جائز ہے ۱۴ منہ ۱۷۰ حافظ نے کہا یہ اثر محمد کو موصول نہیں ۱۵ منہ ۱۷۰ یعنی عید کی نماز تیار ہو یا جنازے  
کی اور کسی آدمی کو وضو نہ ہو تو تیمم سے پڑھنا درست نہیں بلکہ وضو کرنا چاہیے البتہ اگر پانی نہ ملے تو تیمم سے پڑھ سکتا ہے حسن بصریؒ کے اس قول کو ابن ابی شیبہؒ نے  
وصل کیا مگر اس میں عید کا ذکر نہیں ہے اور سعید بن منصور نے سن سے اس کے خلاف نکالا اس میں یوں ہے کوئی شخص جنازے میں بے وضو ہو اگر وضو کرتا ہے تو  
نماز جنازہ فوت ہوتی ہے حسن نے کہا تیمم کر کے پڑھے اور سلف کی ایک جماعت کا یہ قول ہے کہ اگر نماز جنازہ فوت ہوتی تو تیمم کر کے پڑھے گو پانی موجود ہو امام احمد  
سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے ۱۲ منہ

وَإِذَا أَتَيْتُمُ إِلَى الْمَنَازِلِ وَهُمْ  
يُصَلُّونَ يَدُ حُلٍّ مَعَهُمْ تَتَلَوْنَ  
وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يُكَبِّرُ بِأَلْيَدٍ  
مَوَالِهَا وَالسُّفْرُ وَالْحَضْرَةُ أَرْبَعًا  
وَقَالَ أَنَسُ التَّلَافُوتُ الْوَاحِدَةُ  
اسْتَفْتَا فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ عَزُّو  
جَلَّ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ  
مَاتَ أَبَدًا وَفِيهِ صُفُوفٌ وَ  
إِمَامٌ

۱۲۴۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَى قَابِ رُفٍّ مَنُوبٍ فَأَمَّا مَا فَصَفْنَا خَلْفَهُ  
فَصَلَّيْنَا فَقُلْنَا يَا أَبَا عَمْرٍو وَمَنْ حَدَّثَكَ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

بَابُ ۸۴۷ فُضِّلَ اتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ  
وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِذَا صَلَّيْتَ  
فَقَدْ قَضَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ وَ  
قَالَ حُصَيْدُ بْنُ هِلَالٍ مَا عَلِمْنَا  
عَلَى الْجَنَائِزِ إِذْنًا وَلَكِنْ مَنْ صَلَّى ثُمَّ

وقت پہنچے جب نماز جنازہ ہو رہی ہو تو اللہ اکبر کہہ کر نماز  
میں شریک ہو جائے (اگر کچھ تکبیریں ہو گئی ہوں تو امام کے  
سلام کے بعد باقی تکبیریں پوری کر کے سلام پھیر دے)  
ابن مسیب کہتے ہیں رات ہو یا دن، سفر ہو یا حضر جنازے  
میں چار تکبیریں کہے، حضرت انسؓ کہتے ہیں پہلی تکبیر  
جنازے کی نماز میں شروع کرنے کی ہوتی ہے۔ قرآن میں ہے  
ولا تفصل علی احد الا یہ ترجمہ جب کوئی منافقوں میں سے مر  
جائے تو ان پر کبھی نماز نہ پڑھو اور اس میں سفیں باقی نمازوں  
کی طرح ہوتی ہیں اور امام بھی ہوتا ہے۔

از سلیمان بن حرب از شعبہ از شیبانی شعی کہتے ہیں کہ مجھے ایک اس  
صحابی نے بیان کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک علیحدہ قبر پر  
گذرا اس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری امامت کی ہم  
ہم نے آپ کے پیچھے سفیں باندھیں اور نماز پڑھی شیبانی کہتے ہیں ہم نے  
پوچھا اے ابو عمرو (یہ شعی کی کنیت ہے) تم سے یہ کس نے بیان کیا ہاں فرمایا  
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

باب - جنازے کے ساتھ جانے کی اجازت اور فضیلت  
زید بن ثابت کہتے ہیں جب تو نماز جنازہ پڑھے تو گویا تو نے  
اپنے اوپر جو حق تھا وہ ادا کر دیا۔ مجید بن ہلال کہتے ہیں  
ہم نماز جنازہ کے بعد اجازت لینا نہیں جانتے۔ البتہ جو  
صرف نماز پڑھ کر لوٹ جائے تو اسے ایک قیڑا ثواب

۱۷ جیسے نماز میں مسنون شریک ہوتا ہے اور امام کے سلام کے بعد باقی تکبیریں کہہ کر سلام پھیرے اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۳۱ منہ ۱۷ جیسے اور نمازوں میں تکبیر تحریر ہوتی  
ہے اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۳۱ منہ ۱۷ تو اس سے بھی یہ نکلا کہ جنازے کی نماز نماز ہے ۱۳۱ منہ ۱۷ سفوں اور امام کے ہونے سے بھی اس کے نماز ہونے کا ثبوت  
ماصل ہوتا ہے ۱۳۱ منہ ۱۷ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جنازے کی نماز نماز ہے یہ سب اقوال اور حدیث امام بخاری نے ان کا ذکر کیا جو جنازے کی نماز کو صرف دعا جانتے ہیں  
اور کہتے ہیں اس کا بے وضو بھی پڑھنا درست ہے ۱۳۱ منہ ۱۷ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ جنازے کے ساتھ قبرستان تک جانا ضروری نہیں ہے اگر جائے  
تو اور زیادہ ثواب ہے ۱۳۱ منہ ۱۷ حافظ نے کہا یہ اثر مجھ کو موصوفا نہیں ملا اور عرض امام بخاری کی رد ہے ان لوگوں پر جو کہتے ہیں اگر کوئی صرف نماز پڑھ کر گھر کو لوٹ جانا چاہے  
تو جنازے کے داروں سے اجازت لے کر جائے اور اس باب میں ایک مرفوع حدیث وارد ہے جو ضعیف ہے ۱۳۱ منہ ۱۷

بَجَعُ مَلَكُهُ قَبْرًا ط

پلے گا لہ

۱۲۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ كَارِضًا يَقُولُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمرَانُ أبا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَتَهُ قَبْرًا ط فَقَالَ أَكْثَرُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا فَصَدَّقْتُ يَعْزِي عَائِشَةُ أبا هُرَيْرَةَ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَقَالَ ابْنُ عُمرَانُ لَقَدْ فَرَطْنَا فِي قَوَارِيطِ كَثِيرَةٍ فَوَقَّعْتُ صَبِيحَتُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ

از ابو النعمان از جریر بن حازم (ناصح کہتے ہیں حضرت ابن عمر سے ذکر کیا گیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ حدیث بیان فرماتے ہیں جو شخص دفن تک جنازہ کے ساتھ رہے اسے ایک قیڑا ملے گا۔ انہوں نے کہا ابو ہریرہؓ نے بہت حدیثیں بیان کی ہیں۔ پھر حضرت عائشہؓ نے بھی ابو ہریرہؓ کی حدیث کی تصدیق کی اور کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی فرماتے سنا، جیسے حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں تب ابن عمرؓ نے کہا ہم نے بہت سے قیڑاؤں کا نقصان اٹھایا (سورہ زمر میں) لفظ قَوَّعْتُ کا ہے اس کا معنی یہی ہیں صَبِيحَتُ میں نے ضائع کیا لہ

باب - جو شخص دفن تک ٹھہرا ہے

بَابُ ۸۴۲۵ مِنْ أَنْظَرَحَتِي يَدَنْ

۱۲۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ تَلَّاتُ عَلَى ابْنِ أَبِي ذَوْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُحُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ قَالَ أَنَا مَعْمُورٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّحَ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَابِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

از عبد اللہ بن مسلمہ از ابن ابی ذؤب عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابیہ کہ اس امر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے دوسری سند از عبد اللہ بن محمد از ہشام از عمر از ہری از ابن سبب از ابو ہریرہؓ مسمی تبسمی سند از احمد بن شعیب ابن سعید از شعیب ابن سعید از یونس از ابن شہاب از عبد الرحمن اعرجی حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنازہ میں شامل ہوا نماز جنازہ ہونے تک اسے ایک قیڑا ملے گا۔ اور جو دفن تک ساتھ رہا اسے دو قیڑا ملیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا دو قیڑا کتنے ہوتے ہیں فرمایا دو بڑے پہاڑوں کی طرح

لہ اور جو دفن تک شریک رہے اس کو دو قیڑا ملیں گے ۱۲۴۵ امام بخاری کی علوت ہے کہ قرآن کی آیتوں میں جو لفظ وارد ہیں اگر حدیث میں کہیں وہی لفظ آتا ہے تو اس کے ساتھ قرآن کے لفظ کی بھی تفسیر کر دیتے ہیں یہاں ابن عمرؓ کے کلام میں فرق کا لفظ آیا اور قرآن میں بھی فرق کی جگہ لکھا آیا ہے تو اس کی تفسیر کری یعنی میں نے اللہ کا حکم سمجھ لیا کہ ابن عمرؓ نے جو ابو ہریرہؓ کی نسبت کیا انہوں نے بہت حدیثیں بیان کیں اس سے یہ مطلب نہیں نکلا کہ ابو ہریرہؓ جھوٹے ہیں بلکہ ان کو یہ شبہ رہا کہ شاید ابو ہریرہؓ جھوٹے ہوں یا حدیث کا مطلب اور ہودہ نہ سمجھے ہوں جب حضرت عائشہؓ نے بھی اس کی شہادت دی تو ان کو پورا یقین آ گیا اور انہوں نے انفس کو کیا کہہاں سے بہت سے قیڑا اب تک ضائع ہوئے ۱۲۴۵ یعنی دنیا کا فیرا طمت محمود و درہم کا بار ہواں حصہ ہوتا ہے دوسری روایت میں ہے کہ آخرت کے قیڑا ابھر پڑ کے

شَهِدَ الْجَنَائِزَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَهُ قَبْرٌ أَوْ كَذَلِكَ  
شَهِدَ حَتَّى يُدْفَنَ كَأَنَّهُ قَبْرُ أَطَانٍ قِيلَ وَمَا  
الْقَبْرُ أَطَانٌ قَالَ مَثَلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ -

**بَابُ ۱۲۳** صَلَوةُ الصَّيَّانِ مَعَ

النَّاسِ عَلَى الْجَنَائِزِ

۱۲۳۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَبِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعَادٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَمْرِو  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرًا فَقَالُوا هَذَا دُفِنَ أَوْ دُفِنَتْ  
الْبَارِحَةُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ  
ثُمَّ صَلَّيْنَا عَلَيْهِ

**بَابُ ۱۲۳۷** الصَّلَوةُ عَلَى الْجَنَائِزِ

بِالنِّصْلَةِ وَالسَّجْدِ

۱۲۳۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَبِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْبُرَيْقُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ  
ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ الْيَوْمَ  
الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِإِخْوَانِكُمْ وَعَنْ  
ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَفَّرَ بِهِمْ بِالنِّصْلَةِ فَلَكَرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا

**باب - نماز جنازہ میں لوگوں کے ساتھ بچوں کا شامل ہونا۔**

رازیعقوب بن ابراہیم از یحییٰ بن ابی بکیر از زائدہ از ابواسحاق شیبانی  
از عامر حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر  
تشریف لے گئے لوگوں نے کہا اس مرد یا عورت کی گذشتہ رات تدفین  
ہوئی۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی۔ آپ  
نے اس پر نماز پڑھی

**باب - عید گاہ یا مسجد میں جنازے کی نماز پڑھنا**

رازی یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سعید بن مسیبؓ  
ابو سلمہؓ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی  
بادشاہ حبشہ کے مرنے کی ٹھیک اس روز خبر سنا لی جس روز اس کا حبشہ  
میں انتقال ہوا یہ آپ کا معجزہ تھا آپ نے فرمایا اپنے بھائی کی مغفرت  
کے لیے دعا کرو

ابن شہابؓ بخاری سعید بن حبیبؓ مدنیؓ ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے عید گاہ میں صف باندھنے کا حکم دیا اور نماز جنازہ  
غائبانہ میں (حسب معمول) چار تکبیریں کہیں

۱۔ اس سے پہلے جس باب میں امام بخاری بیسویں کلمہ دوں کے برابر جنازے کی نمازیں کھڑے ہونا بیان کر کے ہیں گواہی دے رہے ہیں یہ محکم تھا کہ بچے جنازے کی

نماز پڑھیں مگر اس باب سے اس مطلب کو صاف کر دیا ۱۳۱۷

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَابْنِ جُرَاجٍ عَنْ  
عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَوْزِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُلِي وَمَنْهُمْ وَامْرَأَةٌ  
زَيْبًا فَأَمَرَهُمَا فَرَحِمَا قَرِيبًا مِّنْ مَّوْضِعِ الْجَنَائِزِ  
عِنْدَ الْمَسْجِدِ

باب ۸۴۵ مَا يَكُونُ مِنَ الْخُتَابِ

الْمَسْجِدِ عَلَى الْقُبُورِ  
وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ  
عَلِيٍّ صَوَّبَتْ أُمُّ أَيْتَةِ الْقَبْرِ عَلَى  
قَبْرِ سَنَةِ ثَمَّ رَفَعَتْ فَسَبَّحُوا  
صَلَاتُهَا يَقُولُ أَلَا هَلْ وَجَدُوا  
مَا تَقْدُوا وَأَفَاجَا بَهُ أَحْرَبُ بَلْ  
يَكْسُوُوا أَفَاقْلِكُوا

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ  
شَيْبَانَ عَنْ هِلَالٍ هُوَ الْوَرَّانُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
فِي مَوْضِعِ الذِّمَى مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ

از ابراہیم بن منذر حرامی از ابو صمرہ از موسیٰ بن عقبہ از نافع حضرت  
عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ چند یہودی، زانی مرد اور زانیہ عورت کو لے آئے۔  
اُس نے حکم دیا وہ دونوں مسجد کے قریب جنازہ گاہ کے پاس سنگسار کر دیے  
جائیں چنانچہ انہیں سنگسار کیا گیا

باب۔ قبروں پر مسجد بنانا مکروہ ہے

جب حسن بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
کا انتقال ہوا تو ان کی اہلیہ نے ان کی قبر پر  
سال بھرتک خیمہ بنایا۔ آخر پورے سال کے بعد خیمہ اٹھایا  
اس وقت ایک پکارنے والے (فرشتہ یا جن) کی آواز انہوں  
نے سنی جس نے کہا کیا ان لوگوں نے گم کردہ چیز کو پھر حاصل کر  
لیا دوسرے منادی (فرشتہ یا جن) نے جواب دیا نہیں بلکہ  
ناامید ہو کر واپس لوٹ گئے

از عبد اللہ بن موسیٰ از شیبان از ہلال و زان (عروہ) حضرت عائشہؓ  
کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے  
یہود و نصاریٰ پر لعنت کی۔ جسے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں  
بنالیا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہ

۱۔ یعنی خاص قبر پر یا قبر کے آس پاس اس میں مصعوت یہ ہے کہیں ایسا نہ ہو رفتہ رفتہ لوگ قبر والوں کی پرستش کرنے لگیں جیسے انگلیت پرستوں کا حال ہوا تو سداً  
للباب قبر کے پاس بھی مسجد بنانا منع کر دیا گیا جب قبر پر یا قبر کے پاس اللہ کی عبادت منع ہوئی تو قبر پرستی کس درجہ منع ہوگی مائل کو سمجھ لینا چاہیے ۱۲ منہ ۱۲ جس  
رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور بڑے ثقات تابعین میں سے تھے اُن کی بی بی فاطمہؓ امام حسینؓ کی صاحبزادی تھیں اور ان کے ایک صاحبزادے  
تھے ان کا نام نامی بھی حسن تھا گویا تین پشت تک یہی مبارک نام رکھا گیا ان کی بی بی نے اپنے دل کو تسلی اور غم غلط کرنے کے لیے سال بھرتک اپنے بھوت  
شوم کے مزہ پر مزہ رکھا آخر نماز بھی وہیں پڑھتی ہوں گی اسی پر ان کو ہاتھ غیب سے ملامت ہوئی کہ قبر کو مسجد کیوں بنایا ۱۲ منہ ۱۲ یعنی خود قبروں کی پرستش  
کرنے لگے یا قبروں پر مسجدیں اور گرجا بنا کر کہاں خدا کی عبادت کرنے لگے تو اب کی مہافت مصلحت مائل ہو گئی امام ابن تیمیہ نے کہا جو لوگ قبروں پر ایک وقت معین جمع ہوا  
کرتے ہیں وہ بھی گویا قبر کو مسجد بناتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ میری قبر کو عید نہ کر لینا یعنی عید کی طرح وہاں میلہ اور جماد نہ کرنا جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ بھی ان  
یہودیوں اور نصاریٰ کے پیرو ہیں جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی افسوس ہے ہمارے زمانہ میں گور پرستی ایسی شائع ہو رہی ہے کہ خدا کی پناہ  
یہ نام کے مسلمان خدا اور رسول سے نہیں شرتا لے اللہ ان کو ہدایت کرے ۱۲ منہ

وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ  
قَالَتْ وَلَوْ لَا ذُلُّ لَوْلَا لَافْتَحُوا قُبُورَكُمْ عِيَاذِي بِأَحْسَنَى  
أَنْ يَتَّخِذَ مَسْجِدًا ۱-

### باب ۱۲۶۶ الصَّلَاةُ عَلَى النَّفْسَاءِ

إِذَا مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا

۱۲۵۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ بُرَيْدٍ عَنْ سَمُوحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ  
وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّكَ  
مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا  
بَاب ۱۲۶۷ أَيْنَ يُعْمَرُ مِنَ الْمَرْأَةِ  
وَالرَّجُلِ

۱۲۵۱- حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ مَيْسُوْنَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ  
ابْنِ بُرَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُوحَةُ ابْنُ جُنْدُبٍ  
قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
أُمِّكَ مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا ۱-

### باب ۱۲۶۸ التَّكْبِيرُ عَلَى الْجَنَازَةِ

أَرْبَعًا ۱-

وَقَالَ حُمَيْدٌ صَلَّى بِنَا أَسْ فَكَبَّرَ  
ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ فَاسْتَقْبَلْ

ہونا تو آپ کی قبر کھلی رہتی، مجھے یہی اندیشہ ہے کہ میں آپ کی قبر کو لوگ مسجد  
نہ بنالیں

### باب ۱۲۶۹ بَحَالَتِ نَفَاسُ الرِّجُلِ كَوْنُ عَوْرَتِ مَرءٍ، اس کی

نماز جنازہ

از انسداد از یزید بن زریع از حسین معلم از عبد اللہ بن بریدہ سمرقانی  
ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ایسی عورت کی نماز  
جنازہ پڑھی جو بحالتِ نفاس (زچگی) مر گئی تھی۔ آپ اس کی کمر کے مقابل  
کھڑے ہوئے

### باب ۱۲۷۰ امام عورت کی نماز جنازہ پڑھے تو کہاں کھڑا ہو

اور مرد کی نماز جنازہ پڑھے تو کہاں ؟ ۱

از عمران بن میسرہ از عبد الوارث از حسین معلم از ابن بریدہ سمرقانی  
جندب کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک عورت  
کا جنازہ پڑھا جو بحالتِ زچگی انتقال کر گئی تھی تو آپ اس کے سامنے فرمایا  
میں کھڑے ہوئے نماز جنازہ کے لیے

### باب ۱۲۷۱ جنازہ کی نماز میں چار تکبیریں کہنا ۱

حمید طویل نے کہا انس نے ہم کو جنازے کی نماز  
پڑھائی تو تین تکبیریں کہیں پھر سلام پھیر دیا۔ لوگوں نے  
انہیں یاد دلایا انہوں نے پھر قبل کی طرف منہ کیا اور چوتھی

۱ امام بخاری کے نزدیک مرد اور عورت دونوں کی کمر کے مقابل امام کھڑا ہوا انہوں نے ابو داؤد کی حدیث کو ضعیف سمجھا حنفیہ کے نزدیک مرد اور عورت دونوں  
کے سینے کے مقابل کھڑا ہوا اور امام مالک کے نزدیک مرد کی کمر کے مقابل اور عورت کے مونڈھوں کے مقابل ۱۲۷۱ منہ ۱ اکثر علماء جیسے امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق  
اور سفیان ثوری اور ابو حنیفہ اور امام مالک کا یہی قول ہے اور سلف کا اس میں اختلاف ہے کسی نے پانچ تکبیریں کہیں کسی نے تین کسی نے سات امام احمد نے کہا چار سے کم نہ ہوا  
اور سات سے زیادہ نہ ہوں یہ بھی نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جنازہ پر لوگ سات اور چھ اور پانچ اور چار تکبیریں کہا کرتے تھے حضرت عمر  
نے چار پر لوگوں کا اتفاق کر دیا ۱۲۷۱ منہ ۱



تکبیر کی پھر سلام پھیرا۔

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از سعید بن مسیب (حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے مرنے کی اسی روز خبر دی جس روز وہ اپنے ملک حبش میں مرا آپ لوگوں کو لے کر عید گاہ تشریف لے گئے، سفین بنو انیس اور چار تکبیروں سے نماز جنازہ پڑھائی۔

از محمد بن سنان از سلیم بن حیان از سعید بن مینار حضرت جابر کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصمہ نجاشی پر نماز پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔ یزید بن ہارون واسطی اور عبد الصمد نے سلیم سے اصمہ روایت کیا ہے۔

**باب - نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا**

حسن بصری فرماتے ہیں نبیؐ پر (نماز جنازہ میں) سورہ فاتحہ پڑھی جائے اور یہ دُعا اللہم اجعلہ لنا قوٹاً و سلفاً و آخراً پڑھی جائے۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از سعد بن ابراہیم) حضرت طلحہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی دوسری سند از محمد بن کثیر از سفیان از سعد بن ابراہیم (طلحہ بن عبد اللہ بن عوف فرماتے ہیں میں نے ابن عباس کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی تو آپ نے اس میں آواز کے ساتھ سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا یہ اس لیے آواز سے پڑھی ہے

۱۔ نجاشی تو لقب ہے حبش کے بادشاہ کا جیسے فغفور حبش کے بادشاہ کا اور خدیجہ مہر کے بادشاہ کا اور قیس روم کے بادشاہ کا مگر اس کا نام اصمہ تھا بعضوں نے اصمہ کہا بعضوں نے اصمہ ۱۲ منہ اس کو خود امام بخاری نے باب ہجرہ الحبشہ میں وصل کیا ۱۲ منہ کہانی نے کہا یزید نے اصمہ روایت کیا ہے قاضی عیاض نے اسی کو طحیک کہا لیکن نودی نے کہا یہ شاذ ہے طحیک اصمہ ہے بعضوں نے کہا اصمہ ۱۲ منہ کہ ترجمہ یوں ہے یا اللہ اس کو ہمارا امیر سداں کر دے اور آگے چلنے والا اور ثواب دلانے والا اس اثر کو عبد الوہاب بن عطار نے کتاب الجنائز میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

الْقُبَّة ثُمَّ لَكَ الرَّابِعَةُ ثُمَّ سَلَّمَ

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَّاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمَقْبَرَةِ فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْمَةَ النَّجَّاشِيَّ فَلَكَ أَرْبَعًا وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سَلِيمٍ أَصْحَبَةً

**باب ۸۴۹ - قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ**

عَلَى الْجَنَازَةِ

وَقَالَ الْحَسَنُ يُقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا قَرِطًا وَسَلَفًا وَآخِرًا

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ أَبِيهِمْ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ أَبِيهِمْ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے

بْنُ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ حَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى  
جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ لَتَعْلَمُوا  
أَنَّهُ سُنَّةٌ

**باب ۱۵۵** الصَّلَاةُ عَلَى الْقَبْرِ  
بَعْدَ مَا يَدْفَنُ

۱۲۵۵- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ  
الشَّعْبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ مَلْبُودٍ فَأَمَّهُمْ وَصَلُّوا  
خَلْفَهُ قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا يَا أَبَا عُبَيْدٍ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

۱۲۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ  
حَدَّثَنَا حُمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَسْوَدَ بْنَ رَجَلٍ أَوْ مَوْكَاكَ كَانَ  
يَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ يُقِيمُ اللَّهَ فِيهِ فَمَاتَ وَلَمْ  
يَعْلَمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْتِهِ فَكَرَّكَ  
ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَا أَفْعَلُ ذَلِكَ الْإِنْسَانُ ذَا الْوَأَمَاتِ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَكَلَا أَذْنُمُوهُ فَقَالُوا إِنَّهُ  
كَانَ لَذًا وَكَذَلِكَ أَقْصَتْهُ قَالَ فَحَقُّوْا شَأْنَهُ قَالَ فَذَكُّوْهُ  
عَلَى قَبْرِهِ قَالَ فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ

**باب ۱۵۶** الْبَيْتُ مَعَ خُفِّ

**باب ۱۵۵** مردے کو دفنانے کے بعد اس کی قبر پر نماز  
پڑھنا

رازحجاج بن منہال از شعبہ از سلیمان شیبانی (شعبی کہتے ہیں مجھے  
اس صحابی نے خبر دی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک علیحدہ  
قبر کے پاس گزرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی امامت کی اور صحابہ  
نے نماز جنازہ پڑھی۔ شیبانی کہتے ہیں میں نے شعبی سے دریافت کیا اسے ابو  
عمروہ کون بزرگ تھے جس نے یہ حدیث سنائی فرمایا: ابن عباسؓ

رازمحمد بن فضل از حماد بن زید از ثابت از ابو رافع (حضرت ابوہریرہؓ  
کہتے ہیں کہ ایک سیاہ شکل مرد یا عورت کا کام مسجد میں جھاڑ دینا تھا۔ اس کا  
انتقال ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے انتقال کا علم ہو سکا  
ایک دن آپ نے اسے یاد فرمایا اور پوچھا کہ کدھر ہے کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا  
یا رسول اللہ! اس کا تو انتقال ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے اطلاع کیوں نہ  
دی؟ لوگوں نے کہا وجہ یہ تھی پھر سارا حال بیان کیا غرض اسے خفیرؓ سمجھا۔  
آپ نے فرمایا مجھے اس کی قبر بتاؤ چنانچہ آپ اس کی قبر پر تشریف لائے اور  
اس پر نماز پڑھی ۱۵۶

**باب ۱۵۶** مردہ لوگوں کے جوڑوں کی آواز سننا ہے جب وہ

۱۵۷- ایک کالی چھوٹا حال غریب عورت مر گئی اور رات کا وقت تھا آپ کو اس کے لیے کیا تکلیف دیتے تھے اس کو گلاؤ ۱۲ ماہ ۱۵۷- تاکہ اس کو جہاں را بھقارت منکر ہو تو وہ دانی کر دے اور  
سوار ی باشد یہ کلام دیا کہ اور نہ مسجد نبوی کی جادوب کشا بڑے بڑے ہاؤس ہاؤس اہل ہفت اقلیم سے اللہ کے نزدیک درجہ اور مرتبہ میں تاکہ تھی کہ حبیب خدا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے دھوکا کر اس کی قبر پر نماز پڑھی وہ رتے قسمت آپ کی کفش برداری اگر ہم کو بہشت میں نصیب ہو جائے تو ایسی دنیا کی لاکھوں سلطنتیں اس پر بے تصدق کر دیں ۱۵۸- ۱۵۸-  
یہاں یہ نکاح کر تشریف لائے جو تھے یہاں کر جانا جائز ہے ابن عمرؓ نے کہا امام بخاری نے یہ باب اس لیے قائم کیا کہ دفن کے ادب کا لحاظ رکھیں اور شور و غل اور زمین پر زور کے ساتھ  
چلنے سے پرہیز کریں جیسے زندہ سوتے آدمی کے ساتھ کرتا ہے مترجم کہتا ہے اس حدیث سے بھی سماع موثق ثابت ہوتا ہے۔

الْبَقَال

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
 قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَالَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ  
 حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ  
 قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 سَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا أَوْضَعُ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى كُ  
 ذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قُرْعَ نَدَائِهِمْ  
 أَتَاكَ مَلَكَانِ فَاقْعَدَا فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ  
 تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحْتَبٍ فَيَقُولُ أَشْهَدُ  
 أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ انْظُرَا إِلَى  
 مَفْعَبِكِ مِنَ النَّارِ ابْدَأْ لَكَ اللَّهُ بِهِ مَفْعَدًا  
 مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَيَذَرُهَا جَنِينًا وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيَقُولُ  
 لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَقُولُ لَا  
 دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ  
 مِنْ حَدِيدٍ صَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ  
 صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ

بَابُ ۵۸۵ مَنْ أَحَبَّ الدَّنْكَ فِي  
 الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوَهَا

واپس جانے لگتے ہیں۔

(از عباس از عبد الاعلیٰ از سعید) دوسری سند (از خلیفہ از  
 یزید بن زریح از سعید از قتادہ) حضرت انسؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا مرد آدمی جب قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی  
 پیٹھ موڑ کر جانے لگتے ہیں وہ ان کے جوتوں کی آواز تک سنتا ہے۔ اس  
 وقت اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا دیتے ہیں اور پوچھتے  
 ہیں کہ اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق تیرا کیا عقیدہ ہے؟ تو  
 وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں  
 پھر اس سے کہا جاتا ہے دوزخ میں تیری جگہ تھی اسے دیکھ لے۔ اللہ تعالیٰ  
 نے اس کے برعکس تجھے جنت کا مقام عطا کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرماتے ہیں وہ دونوں مقام دیکھ لیتا ہے۔ کافر اور منافق فرشتوں کے  
 سوال پر جواب دیتا ہے لَا أَدْرِي (یعنی مجھے معلوم نہیں یہ کون ہیں) میں  
 وہی کہنا تھا جو لوگ کہا کرتے تھے۔ پھر اس سے کہا جائے گا نہ تو نے  
 خود تحقیق کی نہ عالموں کی پیروی کی پھر لوہے کی گرز سے اس کے کانوں  
 کے درمیان ایک ضرب لگائی جاتی ہے پس وہ زور دار چیخ لگاتا ہے کہ  
 اس کے پاس والی مخلوق سن لیتی ہے صرف آدمی اور جن نہیں سن سکتے

باب۔ جو شخص بیت المقدس یا اس طرح کی کسی عمدہ  
 جگہ پر دفن ہونے کی خواہش رکھتا ہو

۱۔ معلوم ہوا اگر شخص کے لیے دو ٹھکانے بنے ہیں ایک بہشت میں ایک دوزخ میں اور یہ مضمون قرآن شریف سے ثابت ہے کہ کافروں کے ٹھکانے جو بہشت میں  
 ہیں ان میں دوزخ کے جانے کی وجہ سے ایمان دار لے لیں گے ۱۲ منہ ۱۔ اور بہشت میں ٹھکانا ملنے پر حق تعالیٰ کا لاکھ شکر بھی لاتا ہے اور دوزخ کا ٹھکانا ۱۲ منہ  
 اس لیے دکھایا جاتا ہے کہ بہشت آتہ اور دوزخ میں اس کو معلوم ہوا اور اللہ کا بے شک بے جلا سے بقول (سعدی) قدر معایت کسی داند کہ جیسے گزتا را یکد ۱۲ منہ  
 ۲۔ کوئی ساعرین یا شاعر ہیں یا کہ ہیں کہتے ہیں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک مبارک صورت مردے کو نظر آتی ہے جب تودہ اشارہ کرے پوچھتے  
 ہیں کہ ان صاحب کے بارے میں تیرا کیا اعتقاد تھا بہت سے مسلمانوں نے گواہی دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں نہیں دیکھا مگر اس وقت پہچان لیں گے ہنسوں  
 نے کہا نام آپ کا لے کر مردے سے پوچھتے ہیں اور چونکہ آپ نے اپنی زبان سے یہ حدیث فرمائی اس لیے ہذا اجل کے ساتھ اپنی طرف اشارہ فرمایا ۱۲ منہ ۳۔ آدمی  
 اور جن اگر سستے تو بڑی خرابی پڑتی دنیا کے سب کام معطل ہو جاتے ایمان بالغیب نہ رہتا ۱۲ منہ ۴۔ خدا یا آرزو ہے دل سے مجھ کو کب وہ دن ہوگا میری مرد  
 اور بقیع پاک مدفن ہو ۱۲ منہ ۵۔ بیت المقدس کی مثل ہے کہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اور کربلا معلیٰ اور نجف اشرف بغداد اور سارے مقامات جہاں ربانی لکھے صغیر

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ أَبِي طَالُوسٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَرْسَلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى  
مُوسَى فَلَمَّا جَاءَهُ صَدَّ فَقَفَا عَلَيْهِ فَرَجَعَهُ  
إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ  
الْمَوْتَ فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَقَالَ ادْجِعْ  
فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَكَ عَلَى مَنْثَرٍ ثَوْرٍ فَذَلِكَ يَكْفِي  
مَا عَطَّتْ بِهِ يَدُكَ يَكْفِي شَعْرَةً سَنَةً قَالَ  
أَمَى رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ لَا لَأَنْ  
فَسَأَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ  
الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَهُ بِحَجَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثُمَّ  
لَا رَأَيْتُكُمْ قَبْرًا إِلَى جَانِبِ الطُّونِ عِنْدَ  
الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ

وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا، تو تمہیں موسیٰ کی قبر دکھا دیتا جو لال ٹیلے کے پاس راستہ پر ہے

باب ۵۵۔ الدُّفْنُ بِاللَّيْلِ وَدُفْنُ

أَبُو بَكْرٍ لَيْلًا

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ قَامَ هُوَ  
أَصْحَابُهُ وَكَانَ سَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا أَقَالُوا  
فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ

فقہیہ: ایک نیک بندے مدفون ہیں باب کے لائن سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ دفن کے لیے کسی پیغمبر یا ولی کا جوڑ ڈھونڈنا جائز ہے اس میں کوئی قناعت نہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ حضرت موسیٰ پر تو یہ ضرور تھے فرشتہ آدمی کے لباس میں تھا اس لیے طمانچہ سے اس کی آنکھ جھوٹ گئی ۱۲ منہ

از محمود از عبد الرزاق از معمر ابن طاؤس از والدش حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں ملک الموت (بشکل انسانی) حضرت موسیٰ کے پاس بھیجا گیا۔ جب اُن کے پاس آیا۔ تو آپ کسی کام میں مشغول تھے۔ اس نے تنگ کیا۔ آپ نے اسے نہ پہچانتے ہوئے طمانچہ رسید کیا اور اس کی آنکھ جھوٹ ڈالی۔ وہ اللہ میاں کے پاس واپس گئے اور عرض کیا یا اللہ! تو نے ایسے شخص کے پاس مجھے بھیجا ہے، جو موت نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ درست کر دی اور فرمایا اس کے پاس دوبارہ جا اور کہہ کسی بیل کی پیٹھ پر ہاتھ رکھتے جتنے بال اس کے ہاتھ تلے آئیں اتنے برس زندہ رہیں گے (فرشتہ حسبِ حکم حضرت موسیٰ کے پاس آیا اور تعمیلِ ارشاد کی) حضرت موسیٰ نے عرض کیا اس کے بعد کیا ہوگا (یعنی بالوں برابر برسوں کی زندگی کے بعد) جواب ملا آخر کار موت ہوگی! حضرت موسیٰ نے کہا تو ابھی سہی! اور خدا سے دعا مانگی یا اللہ مجھے بیت المقدس کے قریب ایک پتھر پھینکنے کے فاصلے پر قبر عنایت کر دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا، تو تمہیں موسیٰ کی قبر دکھا دیتا جو لال ٹیلے کے پاس راستہ پر ہے

باب ۵۵۔ الدُّفْنُ بِاللَّيْلِ وَدُفْنُ

حضرت ابو بکر رات کو مدفون ہوئے

از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از شیبانی از شعبی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر نماز پڑھی جو رات کو دفن کر دیا گیا تھا، آپ صحابہ کرام کے کھڑے ہوئے اور دریافت کیا یہ کس شخص کی قبر ہے، صحابہ نے کہا فلان شخص ہے گذشتہ رات مدفون ہوا تو آپ نے اور صحابہ نے اس کے لیے نماز جنازہ پڑھ کر پڑھی

فقہیہ: ایک نیک بندے مدفون ہیں باب کے لائن سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ دفن کے لیے کسی پیغمبر یا ولی کا جوڑ ڈھونڈنا جائز ہے اس میں کوئی قناعت نہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ حضرت موسیٰ پر تو یہ ضرور تھے فرشتہ آدمی کے لباس میں تھا اس لیے طمانچہ سے اس کی آنکھ جھوٹ گئی ۱۲ منہ

## باب ۱۵۵ - بَنَاءُ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقَبْرِ

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيْسَةً رَأَتْهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يَقَالُ لَهَا مَا رِيَّةُ وَكَأَنْتِ أُمُّ سُلَيْمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ أَتَاكِ أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَمَكَرْنَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَابُرُوا فِيهَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ أُولَئِكَ إِذَا مَاتَ مِنْهُمْ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ مَوَّزُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرُ وَأُولَئِكَ شَوَارِدُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ

## باب ۱۵۵ - مَنْ يَدْخُلُ قَبْرَ الْمَوْتَاةِ

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ شَهِدْتُ نَائِيتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عَلَى الْقَبْرِ فَوَاقَبْتُ عَيْنِيهِ ذَكَرَ مَعَانٍ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارَفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُو

## باب - قبر پر مسجد بنانے کا بیان

از اسماعیل از مالک از ہشام از عائشہ کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض وصال میں مبتلا ہوئے، تو آپ کی چند ازواج مطہرات نے ایک گرجے کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ بنتا تھا اور جیسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا، ام سلمہؓ اور ام حبیبہؓ دونوں حبشہ کے ملک میں گئی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے گرجے کی خوبصورتی اور تصویروں کا ذکر کیا۔ آپؐ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا۔ وہ لوگ اپنے کسی نیک آدمی کے مرنے کے بعد اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے ہیں اور مسجد میں اس کی تصویریں بنادیتے ہیں، اللہ کے نزدیک اس نسیم کی حرکات کرنے والے نہایت بُری مخلوق ہیں۔

## باب - عورت کی قبر میں کون آئے۔

از محمد بن سنان از فلیح از ہلال بن علی حضرت انس بن مالک کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازے میں شامل تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں آپ نے فرمایا: کیا کوئی شخص ہے جو گذشتہ رات عورت کے پاس نہ گیا ہو؟ ابو طلحہؓ نے عرض کیا میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اس کی قبر میں اترنا حضرت انسؓ کہتے ہیں ابو طلحہؓ

سہ قسطاً نے کہا حدیث سے اس کی حرمت نکلتی ہے خصوصاً صاحب اس پر لعنت آئی لیکن شافعیہ نے اس کو مکروہ کہا ہے اس سے پہلے جواب امام بخاری لاچکے ہیں وہ قبرستان میں مسجد بنانے کے متعلق تھا اور اس باب سے یہ مقصود ہے کہ خود قبر پر مسجد بنانا کیسا ہے ابن امیر نے کہا قبرستان میں قبروں کے علیحدہ مسجد بنانے میں قیامت نہیں شوکانی نے کہا یہ اس بیماری میں آپؐ نے فرمایا جس میں رحلت کی اور اس سے قبروں کو مسجد بنانے کی حرمت نکلتی ہے بعضوں نے کہا یہ حرمت اسی زمانہ میں تھی جب بیت پرستی کا زمانہ قریب گذرا ابن دینار العبد نے اس کا رد کیا بتائی نے کہا مراد یہ ہے کہ قبر کو گواہ برابر کر کے اس پر مسجد بنانا یا حرام ہے کیونکہ مسلمانوں کی قبر کی حرمت کرنا چاہیے البتہ مشرکوں کی قبریں برابر کر کے ان پر مسجد بنا سکتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبویؐ بناتے وقت کیا بیضاوی نے کہا یہود و نصاریٰ پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنانا نہیں کرتے تھے اور نہ زمین ان کی قبر کو قبر بنا تے اور ان کو بت کی طرح کر لیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی اور مسلمانوں کو ایسا کرنے سے منع کیا لیکن اگر کوئی شخص کسی ولی یا بزرگ کے مزار کے پاس مسجد بنا کر اور اس سے مقصود برکت ہونے نماز میں اس کی تعظیم اور اس طرف توجہ کرے تو وہ اس وحید میں داخل نہیں آتی اور حق تعالیٰ نے ایمان والوں سے سورۃ کہف میں نقل کیا قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَحَسَبُوا أَنَّهُمْ مُلْكًا فَعَرَسُوا عَلَيْهِمُ الْمَسْجِدَ الْمَكْرُوهَ کہتا ہے ہمارے زمانہ میں تو مہر بت پرستی اور گور پرستی ایسی پھیل گئی ہے کہ معاذ اللہ ہزاروں نام کے مسلمان قبروں پر جا کر ان کو مسجد کرتے ہیں اس وقت میں بھی یہ حکم مناسب ہے کہ قبروں کے پاس مطلقاً مسجد بنانے کی اجازت نہ دی جائے واللہ اعلم ۴۱ من سہ معلوم ہوا غیر شخص ہی عورت کا جنازہ قبر میں رکھ سکتا ہے حالانکہ حضرت عثمانؓ صاحبزادی کے شوہر بھی موجود تھے (باقی اگلے صفحہ پر)

كَلِمَةً أَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا قَالَ فَتُزَلُّ فِي  
قَبْرِهَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ فُلَيْحٌ أَدَاكَ  
يَعْنِي الذَّنْبُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ لِيَقْتَرِفُوا  
لِيَكْتَسِبُوا -

**باب ۵۵۶** الصَّلَاةُ عَلَى

الشَّهِيدِ

۱۲۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان کی قبر میں اترے۔  
عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں فلیح نے کہا میں سمجھتا ہوں لم یغادر  
کا معنی یہ ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو۔ امام بخاری کہتے ہیں قرآن میں لیتقترفوا  
کا معنی یہی ہے لیکتسبوا تاکہ گناہ کریں۔

**باب -** شہید کے لیے نماز جنازہ پڑھنے کی ضرورت

ہے یا نہیں ؟

از عبداللہ بن یوسف الزلیث از ابن شہاب از عبد الرحمن بن  
کعب بن مالک حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم شہدائے جنگ احد میں سے دو دولا شیں ایک کپڑے میں بٹا کر  
دریافت فرماتے : ان دو میں کون زیادہ عالم قرآن تھا ؟ جس کے متعلق

(بقیم) مگر جب آپ نے یہ فرمایا کہ کوئی ایسا ہے جس نے آج رات کو عورت سے صحبت نہ کی ہو تو وہ ہٹ گئے اس کا قصہ اُدھر گزر چکا ہے ۱۲ منہ لے  
ہیں حضرت فلیح کے معنی سے یہاں اختلاف ہے۔ صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ تھے۔ ان سے معمولی گناہ کا صدور بھی شاذ و نادر  
ہوا ہوگا۔ اور رات کا گناہ عموماً یا چوری یا زنا ہوتا ہے، اس سے صحابہ قطعاً مبرا تھے اگر یہ معنی ہوں کہ ابو طلحہ کے علاوہ معاذ اللہ سب گنہگار تھے، تو  
سوال حد کا پیدا ہوتا ہے۔ صرف یہی معنی متاثر ہوتا ہے جو حدیث کے کیے گئے ہیں کہ جس نے جماع نہ کیا ہو۔ یہ کوئی گناہ نہیں نہ صحابہ کے علم میں تھا کہ کل یہ واقعہ  
پیش آنے والا ہے۔ اگر صحابہ کو کم از کم اس بات کا بھی علم ہو جاتا کہ کل یہ سانس پیش آنے والا ہے، تو بھی کوئی صحابی اس حلال کام کے لیے بوجہ تصور  
علم آمادہ نہ ہوتا۔ بقول حضرت فلیح مفادقت اور بقول امام بخاری انفراد کے معنی اگر زیادہ سے زیادہ نامناسب بات ہے تو درست ہے اور  
ہمارا حسن ظن بھی ان کے متعلق یہی ہے کہ انہوں نے صرف اسی طرف اشارہ کیا ہے ورنہ شرعی اور حقیقی گناہ کا تصور تو ہم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ  
عنه یا کسی دیگر صحابی کے متعلق کسی غیر میں کے منہ سے نہیں سن سکتے۔ نیز انفراد کا معنی مطلق الکتاب ہی ٹھیک ہے الکتاب ذنب نہیں ورنہ اموا، انزفوا کا  
کیا مطلب ہوگا؟ لہذا انفراد و مفادقت میں صرف لفظی تعلق ہے، یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ابو طلحہ کے علاوہ سب نے اس رات مفادقت کی ہوگی۔ ہوا یوں کہ ابو طلحہ کے  
نور البیک کہنے سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نوراً حکم فائز نے دوسرے صحابی کو کہنے کی ضرورت نہ رہی، ورنہ یہ ناممکن بات ہے، کہ ایک رات میں تمام صحابہ  
نے مفادقت کی ہو۔ اگر گناہ سے مراد عام گناہ ہے، تو سوال یہ ہوتا ہے کہ حضرت ابو طلحہ ایسے جلیل القدر صحابی نے بھلا کیونکر یہ دعویٰ کر دیا کہ ان سے معمولی گناہ  
کا صدور نہیں ہوا، صحابہ کرام تو بیکشریت تھے وہ اپنے نفس متقی عظم نہ سمجھتے تھے اگرچہ حقیقت ہے کہ وہ متقیوں کے سردار تھے۔ اگر ان کے گناہ سے چوری یا زنا کے علاوہ  
کچھ اور مراد ہیں، تو رات کی قید میں ہوجاتی ہے کہ کوئی شخص رات کو گناہ سے بچ گیا ہو اور صبح کو یا دوپہر تک کوئی گناہ کیا ہو، تو وہ بدرجہ اولیٰ بوقت کلام قابل اعتناء ہے۔  
اب سوال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہے، تو ہم کو یہ اچھی طرح غور کرنا ہوگا، کہیں یہ مخالفین کی بات تو نہیں جبکہ حضرت عثمان کے علاوہ اور صحابہ بھی موجود تھے،  
ان میں آثار بھی تھے اور تمام بھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو سب خدام کا درجہ رکھتے ہیں کسی اور نے فوراً کیوں نہ اپنے آپ کو پیش کیا، پھر ایک بات یہ  
بھی ہے کہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لفظ پر کچھ دیر تاں کیا ہوا اور اس وقت میں حضرت ابو طلحہ نے اور ان کے نے سبقت کی ہوا اور تعیل علم تک،  
صحابہ نے از خود ضرورت جواب نہ بھی ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نازل خود یہ ظاہر کر رہا ہے کہ اب دوسرے صحابہ کو اس سوال نے جواب کی ضرورت نہیں۔  
ہماری تحقیق تو یہ ہے حضرت عثمان اتنے غرورہ تھے کہ انہوں نے اس قدر مدعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ سمجھی اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حالت  
دیکھ کر عام سوال کر کے کسی دوسرے کو مامور کرنے کی خواہش کی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ عبدالرزاق ۱۲ منہ

يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ تَحْتِ الْأُحْدَى فِي ثَوْبٍ  
وَأَحَدُهُمَا يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَحَدًا لِلْقَوَارِ  
فَوَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدٍ هَذَا قَدْ مَاتَ فِي الْحَدِّ  
وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَذَا لَأَعْرِضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
أَمْرًا بَيْنَهُمَا فِي دِمَائِهِمَا وَكُلُّهُمَا يَسْكُتَانِ وَكُلُّهُمَا  
يُصَلِّي عَلَيْهِمَا

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ  
عَنْ أَبِي الْحَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ كُنِّي  
أَدْلُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ  
أَحَدٍ صَلَوَتُهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْكَبِ  
فَقَالَ إِنِّي كَرِهْتُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي  
وَاللَّهِ لَا نَظَرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيَتْ  
مَقَاتِلُهُمْ حَزَازِينَ الْأَرْضِ أَوْ مَقَاتِلُهُمُ الْأَرْضِ وَ  
إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا يَعْنِي دِ  
لَكُمْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَفَسَّخُوا زِينَتَهَا

صحابہ اشارہ کرتے آپ اسے قبر میں پہلے رکھتے اور فرماتے میں قیامت کے  
دن ان لوگوں کا گواہ ہوں۔ آپ نے حکم فرمایا جس طرح وہ خون میں لت  
پت میں اسی طرح دفن کیے جائیں۔ چنانچہ نہ انہیں غسل دیا گیا نہ ان  
پر نماز جنازہ پڑھی گئی تھ

رازی عبد اللہ بن یوسف از لیث از یزید ابن ابی حبیب از ابو الحیجر عقیبہ  
بن عامر کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مدینہ سے باہر نکلے  
اور شہداء کے لیے اس طرح نماز پڑھی (دعا کی) جیسے میت کے لیے  
کرتے تھے۔ پھر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور  
بجدا میں اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی  
چابیاں یا زمین کی چابیاں دی گئیں۔ بجدا مجھے اپنے بعد کے زمانے  
میں تم سے یہ اندیشہ نہیں کہ تم مشرک ہو جاؤ گے۔ البتہ مجھے یہ اندیشہ  
ہے کہ کہیں تم دنیا میں رغبت نہ کرنے لگ جاؤ۔

۱۱۔ کہ انہوں نے اپنی جان اللہ اور رسول پر تصدیق کی اور ایمان پر مرنے والا منہ ۱۲ منہ شافعیہ  
سے اس باب میں دو روایتیں ہیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک نماز پڑھیں لیکن غسل نہ دینا چاہیے اور مراد وہ شہید ہے جو میدان جنگ میں کافروں یا باغیوں کے  
ہاتھ سے مارا جائے لیکن وہ لوگ جن کے لیے شہادت کا ثواب حدیث میں آیا ہے جیسے طاعون سے مرنے والا یا ڈوب کر مرنے والا اس کو بالاتفاق غسل دینا چاہیے  
۱۲ منہ ۱۳۔ یہ نماز جنازہ کے نماز نہ تھی فقط دعائی کیونکہ جنازہ کے نماز اٹھ برس بعد تھوڑی پڑھی جاتی ہے اور شاید یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
وسلم کا خاصہ ہو نوری نے کہا یہاں سلوۃ سے مراد دعا ہے یعنی جیسے میت کے لیے آپ دعا کیا کرتے تھے ویسی ہی دعا کی ۱۲ منہ ۱۳۔ یہ آپ نے اُن  
فتوحات کی طرف اشارہ فرمایا جو مسلمانوں کو حاصل ہوئیں کہ مغرب یعنی ممالک اندلس سے لے کر اقصائے مشرق یعنی ممالک چین تک اسلام پھیلنا ۱۲ منہ  
۱۴۔ یعنی دنیا کی طمع تم پر غالب نہ آئے اور دنیا کے پیچھے اپنا دین نہ گنواؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا مسلمان دنیا کے پیچھے  
لگ گئے اور ہر ایک نے یہ چاہا کہ میں بڑھ چڑھ کر رہوں نتیجہ یہ ہوا کہ اُن میں نفسی نفسی پر لگی اور سارے مسلمان مل کر جو ایک جان اور ایک خیال تھے وہ  
بات جاتی رہی جب ان کا اتحاد مٹ گیا تو کافروں نے اس کو غنیمت سمجھا اور مسلمانوں پر غالب آنا شروع کیا یہاں تک کہ ہمارے زمانہ میں جس زر ملک لگے  
مسلمانوں نے اپنے خون بہا کر فتح کیے تھے وہ ان ناخلف اولاد نے کھو دیے اور اب بھی نا اتفاقی اور اختلاف سے باز نہیں آتے سب مل کر قرآن اور  
حدیث کو پناہ قانون نہیں بناتے اگر اب بھی مسلمان قرآن اور حدیث پر چلنے لگیں تو اگلی حالت ان کی پھر عود کر آئے گی ورنہ ان کی اولاد ان سے زیادہ کافروں کی  
دست نگر اور محتاج بنے گی و ما علینا الا البلاغ ۱۲ منہ

## باب ۵۸۷ - دَفْنِ الرَّجُلَيْنِ وَاللَّائِيَةِ

فِي قَبْرِ وَاحِدٍ

۱۲۶۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أَحَدٍ -

## باب ۵۸۸ - مَنْ لَمْ يَرْعَسْ الشُّهُدَاءَ

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْفِنُوهُمْ فِي دِمَائِهِمْ يَغْنَى يَوْمَ أَحَدٍ وَلَمْ يَغْنِ سَلَامُهُ -

## باب ۵۸۹ - مَنْ يُقَدِّمُ فِي الْحَدِّ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدُّ لِأَنَّهُ فِي نَاحِيَةٍ مُلْتَحَدًا مَعْدٍ لَدَوُّ كَوَاكُنَ مُسْتَقِيمًا كَانَ ضَرْبِيًّا

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مِقَاتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

## باب - ایک قبر میں دو یا تین آدمیوں کو دفن کرنا

از سعید بن سلیمان از لیث از ابن شہاب از عبد الرحمن بن کعب (حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے شہداء میں سے دو دو آدمیوں کو (ایک قبر میں) اکٹھا دفن کرتے تھے

## باب - شہداء کو غسل نہ دینا

از ابو الولید از لیث از ابن شہاب از عبد الرحمن بن کعب بن مالک (حضرت جابر کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (شہداء کے لیے) فرمایا انہیں خون سمیت دفن کر دو اور انہیں غسل نہ دیا

## باب - لحد میں کس کو آگے دھکا جائے

امام بخاری فرماتے ہیں لحد کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ ایک کونہ میں ہوتی ہے۔ اسی لفظ لحد سے سورہ میں ملحق استعمال ہوا ہے یعنی پناہ کا ایک کونہ سیدھی قبر کو ضریح کہتے ہیں

از ابن مقاتل از عبد اللہ از لیث بن سعد از ابن شہاب از عبد الرحمن بن کعب بن مالک (حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہداء کے لحد میں سے دو دو کو ایک کپڑے میں

۱۔ ضرورت کے وقت یہ جائز ہے باب کی حدیث میں صرف دو ہی شخصوں کا ذکر ہے تین کو بھی اسی پر قیاس کیا یا اس طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو عبد الرزاق نے نکالا کہ دو اور تین شہیدوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا جاتا عبد الرزاق کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ عورت اور مرد ایک ہی قبر میں دفن کیے جاتے آئے ۲۔ گو وہ حالت جنابت یا حیض یا نفاس میں شہید ہوں اس پر کسمہ اربعہ اور چھوڑ علماء کا اتفاق ہے ایک شاذ قول سعید بن مسیب اور حسن بصری سے یہ قول ہے کہ شہید کو غسل دیا جائے امام بخاری نے یہ باب لا کر اس کا رد کیا ۱۲۔ منہ نسخہ مطبوعہ مصر میں یہاں اتنی عبارت اور زائد ہے دیکھ جائز لحد اور ہر ظلم کرنے والے کو لحد کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی انصاف کا سیدھا راستہ چھوڑ کر ایک طرف مائل ہو جاتا ہے ۱۲۔ منہ





لَا يُعْفَى شَيْءٌ رَهَا وَلَا يُنْفَرُ مَيْدُهَا وَلَا تُلْقَطُ  
لُقَطَتُهَا إِلَّا لَهُ حَرْفٌ فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرُ  
لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرُ وَقَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِقُبُورِنَا وَيُؤْنِنَا وَقَالَ أَبَانُ بْنُ مَالٍجٍ عَنْ  
الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ  
قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَهُ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ كَأْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
تَقْيِينُهُمْ وَيُؤْنِنُهُمْ -

البتہ جو شناخت کرانے والا ہے وہ اٹھا سکتا ہے۔ حضرت عباسؓ نے  
عرض کیا یا رسول اللہؐ اذخو کی اجازت دیجیے، اسے ہمارے سنار  
کام میں لاتے ہیں اور وہ گھاس قبروں میں ڈال جاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا  
اچھا اذخو کی اجازت ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ حضرت عباسؓ نے کہا وہ  
ہمارے قبروں اور گھروں میں کام آتی ہے۔ ابان ابن مالج نے بوالہ  
حسن بن مسلم از صفیہ بنت شیبہ روایت کیا حضرت صفیہ کہتی ہیں میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اسی طرح۔

مجاہد نے طاؤس سے، انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا  
کہ حضرت عباسؓ نے عرض کیا وہ لوہاروں اور گھروں کے کام آتی ہے۔

**باب -** کیا میت کو کسی ضرورت سے قبر سے نکالا جا  
سکتا ہے؟

رازمی بن عبد اللہ از سفیان الزعمری بن دینار حضرت جابر بن عبد  
الانصاری کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی رمانی کی قبر  
پر اس وقت تشریف لائے جب اس کی لاش قبر میں رکھ دی گئی تھی۔ آپؐ نے  
فرمایا نکالو لاش کو، وہ نکالی گئی آپؐ نے اُسے اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا۔ اپنا  
تھوک اس پر ڈالا اور اپنا کرتہ اسے پہنا دیا۔ رومہ معلوم نہیں البتہ عبد اللہ  
ابن ابی نے حضرت عباسؓ کو ایک کرتہ پہنا یا تھا اور سفیان بن عیینہ کہتے ہیں  
کہ ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر دو کرتے تھے۔  
عبد اللہ ابن ابی کے پیٹے نے (جو حقیقی معنوں میں مسلمان تھا) عرض کیا  
یا رسول اللہؐ میرے باپ کو وہ کرتہ پہنا دیجیے جو آپؐ کے جسم کے بالکل

**باب ۸۷۱** هَلْ يُخْرِجُ الْمَيِّتُ مِنَ  
الْقَبْرِ وَالْجَدِّ لِعَلَّةٍ -

۱۲۶۸۔ حَلَّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ سَمْعَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
أَبِي بَعْدَ مَا دُخِلَ حُقُورُهُ فَأَمْرِيهِ فَأُخْرِجَ  
فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَ  
الْبَسَهُ قَمِيصَهُ فَاللَّهُ أَعْلَمُ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا  
قَمِيصًا وَقَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ أَبُو هَارُوتُونَ وَكَانَ  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَانِ  
فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ أُنَى

۱۷ یعنی اس کی نیت یہ ہو کہ لوگوں کو بتائے گا چھان کرے گا اٹھا لے گا تو یہ دنیا سے کا ایسا شخص وہاں کی پڑی چیز اٹھا سکتا ہے ۱۲ منہ ۱۷ یعنی اس کے کاٹنے کی ۱۲ منہ ۱۷  
ابو ہریرہؓ کی حدیث کو خود امام بخاری نے کتاب العلم میں نقل کیا ہے اور ابان بن صالح کی روایت کو ابان مامر نے وصل کیا اور مجاہد کی روایت اس کتاب میں کتاب الحج میں آئے گی ۱۲ منہ ۱۷  
۱۷ امام بخاری نے اس باب میں اس کا جز ثابث کیا کسی شخص پر نہ کھلانے یا ضرب لگانے سے موت لگانا جو تو اس کی لاش بھی قبر سے نکال کر دیکھ سکتے ہیں البتہ مسلمان کی  
لاش کا چیرہ یا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے پر ضرورت سے وہ بھی جائز ہو سکتا ہے اب علائی مقدمات میں اکثر اس کی ضرورت پڑتی ہے ۱۲ منہ ۱۷ ابھی قبر کو پائے متحاروف  
لاش میں اس اتاری گئی تھی ۱۲ منہ ۱۷ یہ ابو ہریرہؓ سے روایت توحید تابعین میں سے ہے تو حدیث مضلل ہوئی کیونکہ اس میں دو واسطے چھوٹ گئے ہیں ۱۲ منہ ۱۷

فَبَيَّضَكَ الْبَيْتُ يَلِيَّ جَدِّكَ قَالَ كَالسَّيِّدِ يَبْرُونَكَ  
 الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتُ عَبْدُ اللَّهِ  
 فَبَيَّضَهُ مَكَانًا لَمَّا صَنَعَ  
 ۱۲۶۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِشْرَاقُ بْنُ  
 الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ  
 عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَقَمُوا أَحَدًا دَعَانِي ابْنُ  
 الْكَلْبِ فَقَالَ مَا آتَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ  
 يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَرَأَيْ لَا أُنْزِلُكَ بَعْدَ مَنْ أَعَزَّ عَلَى مِنْكَ غَيْرَ نَفْسٍ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَأَيْ عَلَى دَيْنًا فَاقْضِ  
 وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاْمُبَيْعْنَا فَمَا كَانَ  
 أَوَّلَ قَتِيلٍ وَدَفِنْتُ مَعَهُ أَحَدًا فِي قَبْرِهَا ثُمَّ  
 لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أُنْزِلَهُ مَعَ أَحَدٍ فَاسْتَحْوَجْتُهُ  
 بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَصَعْتُهُ  
 هُنَيْئَةً غَيْرُ أَذْنَةٍ

۱۲۷۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا

متصل ہے۔ سفیان کہتے ہیں لوگوں کا خیال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و  
 سلم نے عبداللہ ابن ابی کو اپنا کرنا اس کرتے کے بدلہ میں پہنایا جو اس  
 نے حضرت عباس کو پہنایا تھا

از مسدد از بشر بن مفضل از حسین معلم از عطار حضرت جابر کہتے  
 ہیں جب جنگ احد قریب ہو گئی کہ صبح کو ہونے والی تھی تو میرے والد  
 نے رات کو مجھے بلایا اور کہا مجھے تو بس یہی معلوم ہوتا ہے کہ میں تمام صحابہ  
 سے پہلے شہید ہو جاؤں گا اور میں اپنے بعد اپنے عزیزوں اور وارثوں میں  
 سے (تجہ سے زیادہ عزیز کسی کو نہیں سمجھتا۔ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی ذات مبارک ایسی ہے جو تجھ سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ مجھ پر فرض ہے اسے  
 ادا کرنا۔ اپنی بہنوں سے اچھا سلوک رکھنا۔ جب صبح ہوئی تو واقعی  
 سب سے پہلے شہید میرے والد ہوئے۔ میں نے انہیں ایک اور لاش اپنے  
 بہنوئی کے ساتھ دفن کیا۔ لیکن پھر مجھے گوارہ نہ ہوا کہ میں اپنے والد کو  
 دوسرے کے ساتھ رکھوں۔ آخر کار چھ مہینے کے بعد لاش نکلوئی تو وہ  
 بالکل ٹھیک ٹھاک تھی، جیسے پہلے دن انہیں رکھا تھا ویسے ہی تھی۔  
 صرف ایک کان قدر سے متاثر ہوا تھا

از علی بن عبداللہ از سعید بن عامر از شعبہ از ابن ابی نجیح از عطاء

۱۷- آپ نے یہ کہا پنا کرنا منافق کا احسان اپنے اوپر سے اتار دیا حالانکہ آپ خوب جانتے تھے کہ عبداللہ ابن ابی منافق تھا مگر آپ نے اس کے بیٹے کی دعوئی کی جو سچا مسلمان تھا اور  
 عبداللہ ابن ابی کی قسمت میں تو جو ہونا تھا وہی ہونا تھا ۱۲۷۰- جابر کے والد عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے جان نثار تھے اور ان کے دل میں جنگ کا جوش  
 بھرا ہوا تھا انہوں نے یہ عثمان کی کہیں کا فزون پر مار گروں گا اور مروں گا کہتے ہیں انہوں نے ایک خواب بھی دیکھا تھا کہ بشیر بن عبدمنذر جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے وہ ان سے کہہ  
 رہے ہیں تم ہمارے پاس ان ہی دونوں میں آیا چاہتے ہو انہوں نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تیری قسمت میں شہادت ہے زہے قسمت و جلال اللہ  
 کی ۱۲۷۰- سعید بن عبداللہ ایمان نہیں ہے کہ پیغمبر صاحب اپنی اولاد سے بھی زیادہ عزیز ہوں جیسے دوسری حدیث میں ہے لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ و والدہ  
 والناس اجمعین جابر اپنے باپ کے اکوٹے بیٹے تھے باقی اولاد سب بیٹیاں تھیں اکوٹا بیٹا اپنی جان سے زیادہ پیارا ہوتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اکوٹے بیٹے  
 کی محبت سے بھی زیادہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ سب مسلمان کرتے ہیں مگر یہ زبانی دعویٰ کام نہیں آتے گا جب تک امتحان کی کسوٹی میں پورے  
 نہ آئیں کسوٹی یہ ہے کہ آپ کا دین پھیلانے میں جان اور مال سب تصدق کریں دشمنان دین سے ہر طرح مقابلہ کا سامان کریں آپ کے ارشاد کے سامنے تمام جہان کے  
 اقوال اور فیالات کو گور خستر سے بھی زیادہ بے وقعت جائیں جب ایمان پورا ہوگا۔ آپ کی حدیث اور آپ کی سنت سے ایسی محبت رکھیں کہ ہر تن اس میں غرق ہو جائیں، کسی  
 مجتہد یا پیروار شہد کا قول آپ کے ارشاد کے خلاف نہ مانیں ۱۲۷۰-

سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ  
عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دُفِنَ مَعَ ابْنِ رَجُلٍ  
فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ فَبَحَلْتُهُ فِي  
قَبْرِ عَلَى جِدَارِهِ

باب ۸۶۲ الثَّعْبُ وَالشَّقُّ فِي الْقَبْرِ

۱۲۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ لَدُنَّا عَبْدُ اللَّهِ  
قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ  
شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ تَلَى أَحَدٍ  
ثُمَّ يَقُولُ يٰلَهُمَّ اكْفُرْ أَحَدًا مِنَ الْقُرْآنِ فَإِذَا أَشِيرَ  
لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدْ مَهَ فِي الْقَبْرِ فَقَالَ أَنَا  
شَرِيكٌ عَلَى هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَمَرِيكَ فِيهِمْ  
بِمَا يَهْمُوكُمْ وَلَمْ يَجِبْ لَهُمْ

باب ۸۶۳ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ ثَمَانٌ

هَلْ يُصَلِّي عَلَيْهِ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى  
الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ وَقَالَ الْحَسَنُ  
وَشُرَيْحُ بْنُ بَرَاهِيمٍ وَفَتَادَةُ  
إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُ هُمَا فَالْأُخْرَى مَعَ  
الْمُسْلِمِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَعَ  
أُمِّهِ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَلَمْ يَكُنْ  
مَعَ أَبِيهِ عَلَى دِينِ قَوْمِهِ وَقَالَ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں میرے والد کے ساتھ ایک اور شخص بھی مدفون ہوا  
مگر میرے جی نے نہ چاہا حتیٰ کہ میں نے انہیں نکالا اور علیحدہ قبر میں دفن  
کیا

باب ۸۶۲۔ قبر کی دو قسمیں، بنی اور صندوقی ۷

ابو عبد اللہ از عبد اللہ الزلیث بن سعد از ابن شہاب از عبد الرحمن بن  
کعب بن مالک حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
شہدائے احد میں سے دو دو کو اکٹھا کر دیتے، پھر فرماتے ان میں سے  
زیادہ قرآن کے یاد تھا۔ اور جب بتایا جاتا تو اسے بنی قبر میں آگے  
رکھتے پھر فرماتے میں ان شہدائے ایمان کا قیامت کے دن گواہ ہوں، آپ  
انہیں دفن کرنے کا حکم دیتے ان کے خون سمیت، غسل نہ دوائے

باب ۸۶۳۔ اگر بچہ اسلام لانے کے بعد مر جائے تو کیا اس

پر نماز جنازہ پڑھی جائے؟ نیز بچے کو اسلام لانے کے  
لیے کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ امام حسن بصریؒ اور شریح اور  
ابراہیم مخفیؒ اور فتادہؒ کہتے ہیں جب ماں باپ میں سے کوئی  
ایک بھی مسلمان ہو جائے تو بچے کا شمار اس مسلمان فرد  
کے ساتھ ہوگا۔ حضرت ابن عباسؓ مع اپنی ماں کے یکسر کفر  
مسلمان ر سمجھے جاتے تھے اور اپنے باپ کے ساتھ ہی  
قوم کے دین پر نہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

۱۔ باب کی حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ بنی قبر بنا نا افضل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی پریشانی میں بنی قبریں بنوائیں دوسری حدیث میں ہے کہ  
بنی قبر ہمارے جیسے ہے اور صندوقی اوروں کے لیے ۱۲۷۱ اور اس کے اسلام کا حکم دیا جائے گا تو اس پر جند سے کی نماز پڑھیں گے حسن اور شریح کا قول یہ بھی ہے اور ابراہیم  
اور فتادہ کا قول عبدالرزاق نے نکالا ۱۲۷۲ یہ تو یہ تھا کہ جنگ ہمارے چند روز بعد ابن عباسؓ کی ماں لہا بہ بنت حارث مسلمان ہو گئیں تھیں لیکن ان کے شوہر حضرت عباسؓ  
اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے اور اپنی قوم قریش کے دین پر یعنی شرک پر قائم تھے ابن عباسؓ اپنی ماں کے ساتھ ان کمزور مسلمانوں میں (باقی اگلے صفحہ پر)

الْمُسْلِمُ لَا يُعْلَمُ وَلَا يُجَلَى

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُبَيٍّ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَنَا أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قَبْلَ ابْنِ صَبَّاحٍ حَتَّى وَجَدُوا كَيْلَعَبَ مَعَ الصَّبَّاحِ عِنْدَ أَطْرَمِ بْنِ مَعَالَةَ فَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَبَّاحٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْتٍ ثُمَّ قَالَ لَا بَيْنَ صَبَّاحٍ أَشْهَدُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَنَظَرُوا إِلَيْهِ ابْنُ صَبَّاحٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيَّةِ فَقَالَ ابْنُ صَبَّاحٍ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَوَضَعَهُ وَقَالَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ لَهُ مَاذَا تَكْرَى قَالَ ابْنُ صَبَّاحٍ يَا نَبِيَّ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ حَبَّاتُ لَكَ خَمِيئًا فَقَالَ ابْنُ صَبَّاحٍ هُوَ الدَّخْلُ فَقَالَ احْسَا فَلَئِنْ تَعَدَّ وَقَدْ رَكَ فَقَالَ

گواہی ہے کہ اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا ہے  
رازی عبدان از عبد اللہ از بولس از زہری از سالم بن عبد اللہ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ حضرت عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور دیگر چند لوگوں کے ساتھ مل کر ابن صبیاد کے پاس گئے، ابن صبیاد کو دیکھا کہ وہ بچوں کے ساتھ بنی مغالہ کے مکانوں کے قریب کھیل رہا ہے۔ ان دنوں ابن صبیاد جوانی کے قریب تھا۔ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی خبر نہ ہو سکی، حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اس پر مارا اور فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے، کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں؟ ابن صبیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اُمیوں یعنی ان پڑھ لوگوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صبیاد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ نے یہ سن کر اسے جھوٹا دیا اور فرمایا امنت باللہ ورسولہ۔ میں اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لایا۔ آپ نے اس سے پوچھا تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ اس نے جواب دیا میرے پاس سچی اور جھوٹی دونوں خبریں آتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا سارا معاملہ غلط ہے (ملاحظہ فرمائیے) گویا یہ تو کوئی کمال نہیں ہر شخص کا یہی حال ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا بتائیں نے ایک بات کا ابھی ابھی دل میں تصور کر لیا ہے وہ کیا ہے؟ ابن صبیاد نے کہا وہ دُخ ہے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت دل میں رکھی تھی:

(بقیہ) گئے جاتے تھے جن کا ذکر قرآن شریف میں اس آیت میں ہے والمستضعفین من النساء والاولاد ان غیر تک اس حدیث کو خود امام بخاری نے وصل کیا ۱۲۷۱ منہ ۱۱ اس کو داؤد بنی نے مرفوعاً روایت کیا اور ابن خزیمہ نے ابن عباسؓ سے ان کا قول بھی ایسا ہی نقل کیا ۱۲۷۲ منہ ۱۱ ابن صبیاد ایک یہودی کا تھا مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعضی نشانہوں سے اس کی نسبت شہ پہنچا کہ شاید یہی ایک زمانہ میں دعائی ہو جائے گا پورا ایمان اس کا انشاء اللہ تعالیٰ اپنے باب میں آگے گا امام بخاری نے حدیث اس باب میں اس لیے لائے کہ اس سے باب کا مطلب یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن صبیاد پر اسلام عرض کرنا ثابت ہو جائے وہ اس وقت نابالغ بچہ تھا ۱۲۷۳ منہ ۱۱ بنی مغالہ انصار کے ایک قبیلہ کا نام تھا ۱۲۷۴ منہ ۱۱ یعنی اس کی طرف سے مایوس ہو گئے کہ وہ ایمان لانے والا نہیں یا آپ نے جواب میں اس کو جھوٹا دیا یعنی اس کی نسبت لاؤ نعم کچھ نہیں کہا گول مول یہ فرما دیا کہ میں اللہ کے سب پیغمبروں پر ایمان لایا بعضی روایتوں میں فرقت ہے صادمہد سے یعنی ایک لات اس کے چمائی اور بعضوں نے فرصہ نقل کیا ہے یعنی آپ نے اس کو دبا کر بھیجا ۱۲۷۵ منہ ۱۱ اس پوچھنے سے آپ کی عرض یہ تھی کہ ابن صبیاد کا جھوٹ کھل جائے اور اس کا پیغمبری کا دعویٰ غلط ہو ۱۲۷۶ منہ ۱۱ یعنی کسی سچا خواب دیکھتا ہوں کہ ابن صبیاد پر کچھ نہیں ہر شخص کا یہی حال ہے بعضوں نے کہا ابن صبیاد کا ہن تھا اس کو شیطان خریس دیا کرتے کہی سچ بھگتیں بھی جھوٹ ۱۲۷۷ منہ ۱۱ دھان کا لفظ پورا نہ بتا سکا ادا کے دو حرف دغ کہہ کر رہ گیا خبر ابن صبیاد کا یہاں تک بھی بتلا نا غنیمت تھا ہمارے زمانہ کے لوگ کہیں اور جوئی اور مال جھوٹے صیاد ہیں ایک بات بھی دل کی نہیں بتلا سکتے ۱۲۷۸ منہ ۱۱

مُؤَدَّ عَنِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَصْرَبُ عَاقِبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَنَنْتَسِلْكَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَبْلِهِ وَ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرِو يَقُولُ ثُمَّ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَهُوَ يَجْتَنِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا فَقَبْلَ أَنْ يَرَاكَ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْطَفِحٌ فِي قُطَيْفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمَزَةٌ أَوْ رَمْرَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ شَيْخِي يُجْدُو النَّخْلَ فَقَالَتْ يَا بَنُ صَيَّادٍ يَا صَافٍ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هَذَا الْحَبَشِيُّ فَتَرَأَى ابْنَ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْتَهُ بَيْنَ وَقَالَ شُعَيْبٌ رَمَزَمَةٌ وَقَالَ وَقَالَ السُّنْقُ الْكَلْبِيُّ وَغَفِيلٌ رَمَزَمَةٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ رَمَزَمَةٌ

کو نہ جگاتی تو وہ کچھ مال اپنا کھول سکتا

فارتقب يوم تاتي السماء بدخان مبين كويادخان اودرخ میں فطلى مناسبت اسی ہے مگر بات تو کچھ نہ بنی بہر حال کاہن اور شیطان عالم کچھ نہ کچھ ٹانک ٹومیاں تو مارتے ہیں اور کچھ نہ کچھ کہی کہی صحیح بھی ہو جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور ہو تو اپنی حیثیت سے آگے کہی نہ بڑا سکے گا۔ حضرت عمرؓ نے اسے قتل کرنے کی اجازت چاہی۔ آپؐ نے فرمایا اگر یہ وہی ہے یعنی دجال تو تو غالب نہیں ہو سکے گا اس پر۔ کیونکہ دجال کو اللہ بیچھے والا ہے اگر یہ وہ نہیں تو قتل سے کوئی فائدہ نہیں

حضرت سالم کہتے ہیں میں نے ابن عمرؓ سے سنا، فرماتے تھے اس واقعہ کے بعد پھر ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب (دونوں مل کر) ان کعبور کے درختوں میں گئے جہاں ابن صیاد خدا آپؐ چاہتے تھے کہ ابن صیاد آپ کو نہ دیکھ پائے اور لاعلمی میں جو باتیں وہ کرے، آپؐ سن لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا وہ ایک چادر اوڑھے ایسا ہوا تھا اور انگ اٹھ کی آواز اس میں سے آرہی تھی لیکن اتفاقاً سے ابن صیاد کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اپنے بیٹے کو آواز دے دی اسے صاف! ابن صیاد کا نام، محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگئے۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش اس کی ماں اپنے بیٹے

فیصیب نے اپنی روایت میں ابن صیاد کی آواز کے لیے جو لفظ رمزہ یا زمرہ کا آیا ہے وہاں زمرہ کہا ہے یعنی لنگاہٹ اور اس حدیث میں جو فرفضہ آیا ہے آپؐ نے اسے چھوڑ دیا، وہاں فرفضہ (ساد کے ساتھ) آیا ہے۔ اسحاق کلبی اور عقیلی نے

یعنی بس شیطانوں کی اتنی ہی طاقت ہوتی ہے کہ ایک آدمہ کلمہ ایک بیتے ہیں کسی میں جھوٹ ملا کر شور کرنے میں کہتے ہیں آپؐ نے یہ آیت آہستہ پڑھی تو ابن صیاد کے شیطان نے کچھ گن گن کر، آیت نہ پڑھ سکا ۱۲ منہ سارا جھوٹا ہی ختم ہو جاتا ہے نہ کہ نہایت یہ دنیا میں رہے نہ اخیر زمانہ میں نکل کر لوگوں کو گمراہ کرے گا ۱۲ منہ بلکہ ایک خون ناحق تیری گردن پر چڑھا کہتے ہیں ابن صیاد کو مسلمان ہو گیا مدت تک جیسا اس کی اولاد ہوتی پھر دین میں مر گیا لیکن بڑے عجب یہ کہتے ہیں کہ وہ واقعہ عمر میں گم ہو گیا۔ غرض آج تک اہل علم باب میں شبہ ہی نہ کر دہ دجال تھا یا نہیں ۱۲ منہ ۱۵ جن سے اس کا سال کھلے وہ کوئی ساحر ہے یا کاہن ۱۲ منہ ۱۵ شعیب کی روایت کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الادب میں نکالا زمرہ کے معنی بھی وہی لنگاہٹ اور زمرہ کے معنی اس کو لٹا دینے اور گزر چکا ہونے رواہ ابن عمرؓ ۱۲ منہ ۱۵ یعنی آپؐ نے اسے لات لگانے کا حق کرے نزدیک پر بھیج نہیں معلوم ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس پر وار کرتے تو پورا رتنے روز زبان مبارک سے سچا ہوتے، لات لگا کچھ جھٹا نہیں۔ جب صبرا گرام کے ارادہ قتل سے آپؐ منع فرما رہے ہیں تو لات لگانے کا فعل بھی کچھ بیکار سا معلوم ہوتا ہے۔ البتہ اگر آپؐ نے تذلیل ایسا ہی ہو تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ صبرا گرام کو سمجھانے کی ضرورت نہیں تھی وہ تو بچے مان نشانہ مومن تھے۔ اور باقی لوگوں کو بھی تبلیغ آپؐ ہمیشہ فرماتے رہے، کبھی کسی بچے، جوان، بوڑھے، کافر، مشرک، منافق، یہودی اور نصرانی کے ساتھ اس طرح سلوک نہ فرمایا نہیں کی آپؐ انصاف حسنہ کے مجموعہ کامل تھے۔ عبد اللہ بن مسعودؓ

مرثیہ کا لفظ استعمال کیا اور عمر نے روضہ کہا رستار کی سی کو ان

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَمَنْ مَاتَ فَاتَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُكَ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلَمَ فَتَنْظُرُ إِلَى آيَتِهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ أَطْعَمَ أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَتَنْظُرُ إِلَى آيَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَقْدَمَهُ مِنَ النَّارِ

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ أَنَا مِنَ الْيَهُودِ وَأُمِّي مِنَ النَّسَارَةِ

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ يُصَلِّي عَلَى جُلٍّ مَوْلُودٍ مُتَوَفًى وَرَأَى كَانَ لَحِيَّةً مِّنْ أَجَلٍ أَنَّهُ وَلِدَ عَلَى فُطْرَةِ الْإِسْلَامِ يَدْعِي أَبَوَاهُ الْإِسْلَامَ أَدَاؤُكَ حَاقِمَةً وَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ عَلَى غَيْرِ الْإِسْلَامِ إِذَا اسْتَهْلَكَ صَدَاحًا صَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يُصَلِّي عَلَى مَنْ لَا يَسْتَهْلِكُ مِنْ أَجَلٍ أَنَّهُ سَقَطَ فَإِنْ أَبَاهُ يَرَى كَانَ يُحْيَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى

از سلیمان بن حرب از حماد ابن زید از ثابت حضرت انس کہتے ہیں ایک یہودی لڑکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عبادت کے لیے اس کے پاس آئے اور سر ہانے کے پاس بیٹھ گئے۔ آپ نے اس سے فرمایا مسلمان ہو جا اس نے اپنے باپ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا، جو اس کے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے کہا ابو القاسم کا کہنا مان لے! چنانچہ وہ اسلام لے آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے ہاتھ تشریف لائے اس خدائی تعریف ہے جس نے اس شخص کو دوزخ کی آگ سے بچالیا

از علی بن عبداللہ از سفیان از عبید اللہ حضرت ابن عباس کہتے ہیں میں اور میری والدہ مکہ و مسلمانوں میں سے تھے۔ میں یہودی اور میری ماں عورتوں میں سے تھی

از ابوالیمان از شعیب ابن شہاب کہتے ہیں ہر بچہ پر جو مرجائے نماز جنازہ پڑھی جائے اگرچہ وہ دلدارنا ہو کیونکہ حدیث میں ہے ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، خواہ اس کے ماں باپ دونوں مسلمان ہوں یا صرف باپ مسلمان ہو ماں چاہے مسلمان نہ ہو۔ اگر کوئی بچہ پیدا ہو اور صرف آواز نکالے اور پھر مرجائے تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی، البتہ جو آواز ہی نکالے اور مرجائے تو اس پر نماز جنازہ نہ ہو گی، کیونکہ وہ کچا بچہ شمار ہو گا۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ اسلام پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں

۱۔ دوسرے صحیح معنی دہی ہیں جو مزمرہ کے ہیں اسحاق کی روایت کو ذہبی نے زیر بات میں اور غزالی کی روایت کو امام بخاری نے جہاد میں وصل کیا ۱۳ منہ ۱۵ قرآن میں ہے والمستضعفين من الرجال والنساء والولدان الآية، انہی لوگوں کی ثابت قدمی اور صبر و ثبات قابل مثال ہے۔ یہی تھے جنہوں نے تکلیفوں کے زمانہ میں اسلام قبول کیا جب آگ اور مصیبتوں میں جھونکا جاتا تھا عبدالرزاق ۱۳ منہ ۱۵ فسطائی نے کہا اگر وہ ایک سو بیس دن یعنی چار مہینے کا بچہ ہو تو اس کو غسل اور کفن دینا واجب ہے اسی طرح دفن کرنا لیکن نماز واجب نہیں کیونکہ اس نے آواز نہیں کی اور اگر چار مہینے سے کم کا ہو تو ایک کپڑے میں لپیٹ کر حفظ دفن کر دیں ابن عبدالبر نے کہا فتادہ کے سوا سب کا قول یہ ہے کہ دلدارنا پر نماز پڑھیں ۱۳ منہ



الْفِطْرَةَ فَاَبَواْ اَنْ يَّكُوْدَ اِلَيْهِ اَوْ يَنْصُرُوْهُ اَوْ  
يُجَسِّرُوْهُ كَمَا تَنْتَظِرُ الْبَهِيمَةُ بِهَيْمَةِ جُنَآءٍ هَلْ  
تُحْسِنُ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ  
فِطْرَةُ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا الْاَيَةُ -

١٢٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الرَّهْطِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو  
سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ رِيثَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤَلَّدٍ إِلَّا  
يُؤَلَّدُ عَلَى الْفُطْرَةِ فَأَبَاؤُهُ يَهُودَانِ أَوْ يَمَسْرَانِ  
أَوْ يَجَسْرَانِ كَمَا تَنْتَبِجُ الْبَيْهِيَّةُ بِهَيْمَةَ جَمْعَاءَ  
هَذَا تُحْسِنُونَ فِيهَا مِنْ جَدِّعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو  
هُرَيْرَةَ فَفُطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا  
تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ -

**باب ۵۶۳** إِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ  
الْمَوْتِ تَذَكَّرَ لَهُ إِلَّا اللَّهَ -

١٢٤٤- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ  
ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ  
شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا لَيْلَى الْوُفَاكَ جَلَسَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُ عِنْدَهُ  
أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ

جیسے جانوروں کو دیکھو کہ وہ پورے بدن کے پیدا ہونے میں کیا کوئی کنگٹا بھی پیدا ہوتا ہے؟ (یعنی نہیں) حضرت ابوہریرہؓ یہ حدیث بیان فرما کر یہ آیت پڑھتے تھے فطرۃ اللہ الّتی فطر الناس علیہا اللہ کی فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ۱۷

از عبد اللہ بن مبارک از یونس از ہری از ابوسلمہ بن عبد الرحمن (حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بچہ ایسا نہیں جو فطرت اسلام پر نہ پیدا ہو بلکہ ہر بچہ اسلام پر پیدا ہوتا ہے ، بعد ازاں اسے اس کے ماں باپ (اور معاشرہ کے بُرے لوگ) اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی (وغیرہ مذہب کا) بنا دیتے ہیں۔ جیسے جانور پورے بدن سے پیدا ہونے ہیں کیا انہیں پیدا ہونے کنگشا دکھتا ہے (لیکن بعد میں لوگ یا جانور مارا پیٹ کر دغا دار بنا دیتے ہیں) حضرت ابو ہریرہؓ اس حدیث کے بعد یہ آیت بھی پڑھتے تھے فطرنہ اللہ التي فطر للناس علیہا ترجہ ہو چکا) لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیمہ واللہ کے پیدا کرنے میں کوئی تبدیلی نہیں رہے (سیدھا دین ہے)

**باب۔ مشرک اگر مرتے وقت کلمہ پڑھ لے لا الہ الا اللہ۔**

راز اسحاق از یعقوب بن ابراہیم از والدش ابراہیم بن سعد از صالح بن  
عیسان از ابن شہاب از سعید بن مسیب، حضرت مسیبؓ کہتے ہیں جب ابو طالب  
مرنے لگے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ ان کے  
پاس ابو جہل بن ہشام اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ (کافر) بیٹھے تھے،  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب سے فرمایا چچا میاں! آپ صرف ایک  
کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں، میں تمہارے لیے پروردگار کے سامنے گواہی

**۱۷** باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلتا ہے کہ جب ہر کردی کی فطرت اسلام پر موقی ہے تو پھر بھی اسلام لانا صحیح ہوگا این شہاب نے اسی حدیث سے وہ مسئلہ نکالے کہ ہر بچہ پر مذہبی جاکے کو نیکوہ و اسلام کی فطرت پھریدا ہوا ہے ۱۲۱ منہ ۱۷۱ جن تک موت کا یقین نہ ہوا اور موت کی نشانیاں ظاہر نہ ہوں تو کوئی ان کے ظاہر ہو جانے کے بعد پھر ایمان فائدہ نہیں کرتا جیسے قرآن شریف میں ہے غفر لکم ما بہم ایمانہم لما روا باسانہ و اور یست التوبہ للذین یعلمون السیئات حتی اذا حضر احدہم الموت قال انی ببت الا ان کو بھی آپ نے نزع سے پہلے ایمان لانے کے لیے فرمایا ہوگا یا اگر نزع کی حالت شروع ہوگئی تھی تو ای بوالطالب کی خصوصیت ہوگی جیسے آپ کی دعا سے بوالطالب کے خطاب میں تخفیف ہوئی ۱۲۱ منہ ۱۷۱



بْنِ الْمُغْبِرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِيَّ كَالِيبٍ أَمَى عَمْرُقَلٌ لَدَا اللَّهِ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا كَالِيبٍ أَتَرَعْبُ عَنْ مَلَكَةِ عَبِيدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعَوِّدُ ابْنَ بَنِيكَ الْمُتَعَالَةَ حَتَّى قَالَ أَبُو كَالِيبٍ أَخُو مَا كَلَّمَهُمْ بِهِ هُوَ عَلَى مَلَكَةِ عَبِيدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَدَا اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللَّهِ لَا تَسْتَغْفِرُونَ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ مَا كَانَ لِلْبَنِيِّ الْآيَةَ

### باب ۸۶ الجورید علی القبر

وَأَوْمَى بُرَيْدٌ الْآسَمِيُّ أَنْ يُجْعَلَ فِي قَبْرِ جَرِيْدٍ ابْنِ دَدَاهِ ابْنِ عَمِّهِ سَطَا عَلَى قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ ابْنُ عَمِّهِ يَا غُلَامُ فَإِنَّمَا يَطْلُئُ عَسَلُهُ وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ وَابْنُ أَبِي وَكَيْشٍ شَبَابٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْوَلَدِ وَكَانَ أَشَدَّ نَاوِثَةً الذَّيْ بِيْنَيْ قَبْرِ عُمَرَ بْنِ مَطْعُونٍ حَتَّى يُجَاوِزَ وَ

دوں گا۔ یہ سن کر ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ نے کہا اے ابوطالب! کیا تم عبد المطلب کے دین سے پھرنے لگے ہو؟ الخضر صلی اللہ علیہ وسلم برابر یہ کلمہ ان پر پیش کرتے رہے اور وہ دونوں وہی کہتے رہے کہ اپنے باپ عبد المطلب کے مذہب سے پھرے جاتے ہو؟ آخر ابوطالب نے آخری بات جو کہی وہ یہ تھی، میں عبد المطلب کے دین پر ہوں۔ اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اب میں تمہارے لیے اللہ سے اس وقت تک دعا کرتا رہاں گا جب تک مجھے اللہ میاں کی طرف سے منع نہ کیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، ما کان للبنی الا یہ (ترجمہ پیغمبر اور ایمان والوں کو مشرکوں کے لیے دعا نہ کرنا چاہیے۔) ۱۰

### باب ۸۷ قبر بکھر کی ڈالیاں لگانا۔ بریدہ اسلمی (صحابی)

نے وصیت کی کہ ان کی قبر پر دو شاخیں لگائی جائیں۔ حضرت ابن عمر نے عبد الرحمن بن ابی بکر کی قبر پر خیمہ لگا دیکھا تو اسے اکھاڑنے کے لیے فرمایا اور کہا اے غلام ان کا عمل ان پر سایہ کرے گا (خیموں سے کچھ نہیں ہوتا) اور خار جہ بن زید کہتے ہیں میں حضرت عثمان کے زمانہ میں جوان تھا، ہم میں بہت پھرتیلا اور ہوشیار اور چھلانگ لگانے والا وہ شخص سمجھا جاتا تھا جو عثمان بن مظعون کی قبر پر دوسری طرف کو دھانے۔ اور عثمان بن حکیم کہتے ہیں خار جہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو

۱۰ ابوطالب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑے احسان تھے انہوں نے اپنے چچوں سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پالا اور پرورش کیا اور کافروں کی ایذا دہی سے آپ کو بچاتے رہے اس لیے آپ نے صحت کی وجہ سے یہ فرمایا کہ خیمہ لگا دے لیے دعا کرتا رہوں گا اور آپ نے ان کے لیے دعا شروع کی جب سورۃ نوبہ کی یہ آیت اتری کہ پیغمبر اور ایمان والوں کو نہیں چاہیے کہ مشرکوں کے لیے دعا کریں اس وقت آپ باز آئے حدیث سے یہ نکلا کہ مرنے وقت بھی اگر مشرک نوبہ کر لے تو اس کا ایمان صحیح ہو گا باب کا ہی مطلب ہے ۱۲ منہ ۱۲ آنحضرت نے ایک قبر پر کھجور کی ڈالیاں لگا دی تھیں جنہوں نے یہ سمجھا کہ یہ سنون سے بعضے کہتے ہیں کہ یہ آنحضرت کا خاصہ تھا اور کسی کو ڈالیاں لگانے میں کوئی فائدہ نہیں چنانچہ امام بخاری ابن عمر کا اقرار ہی بات کا ثابت کرنے کے لیے لائے ابن عمر اور بریدہ کے اثر کو ابن سعد نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ غلام نے کہا میری بی بی مجھ کو مارے گی ابن عمر نے کہا ہرگز نہیں مار سکتیں پھر غلام نے وہ خبر وہ انار ڈالا ابن سعد نے روایت کیا کہ یہ طبرہ حضرت عائشہ نے گویا تھا ۱۲ منہ ۱۲

قَالَ عُمَانُ بْنُ حَكِيمٍ أَخَذَ بِيَدِي  
خَارِجَةً فَأَجْلَسَنِي عَلَى قَبْرِ زَيْنَبَ فِي  
عَنْ عَمِّهِ يُزَيْدَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ إِنَّمَا  
كَرِهَ ذَلِكَ لِمَنْ أَخَذَ عَلَيْهِ وَقَالَ  
نَافِعُ كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يُجَارِسُ عَلَى الْقُبُورِ

۱۳۷۸- حَكُّ ثَنَاءٍ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ إِنَّهُمَا أَيْعَذَّبَانِ وَمَا  
يُعَذَّبَانِ فِي كَيْفٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَبِرُ  
مِنَ النُّبُولِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَدْنِي بِالْيَمِينِ ثُمَّ  
أَخَذَ حَرِيكَ ثُمَّ رَطَبَهُ فَشَقَّهَا بِإِبْصَفِي يَمِينِهِ عَوَّنَ  
فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ فَعَلْتَ  
هَذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُعَفَّفَ عَنْهُمَا مَا كَرِهِي بَيْنَنَا

باب ۵۶۶ مَوْعِظَةُ الْأَمَةِ بِحَدِيثِ عُمَرَ  
الْقُبُورِ وَفُجُورِ أَصْحَابِهِمْ وَنُورِ  
يَوْمِ بَرٍّ وَبُؤْسِ الْأَسْبَابِ الْقُبُورِ  
بِحَدِيثِ الْأَنْبِيَاءِ بِحَدِيثِ حَوْضِ  
جَعَلَتْ أَسْهَلُهُ أَعْلَاهُ الْإِنْفَاضِ

ایک قبر پر بٹھا دیا اور اپنے چچا زید بن ثابت سے روایت کیا  
کہ قبر پر بیٹھنا اس کے لیے منع ہے جو قبر پر پیشاب وغیرہ  
کر دے۔ نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمر قبروں پر بیٹھا کرتے  
تھے

(از یحییٰ از ابوہریرہ از اعمش از مجاہد از طاووس) حضرت ابن عباس  
کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس گزرے جن پر  
عذاب ہو رہا تھا۔ آپ نے فرمایا انہیں عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی بڑے گناہ  
پر نہیں۔ ایک تو پیشاب سے بچاؤ نہیں کرتا۔ اور دوسرا آدمی چلغور تھا۔  
رجو لوگوں کا عام دستور ہے، آپ نے ایک ہری شاخ لی اسے درمیان میں  
سے حیر کر دو حصے کیے اور ہر قبر پر ایک ایک گاڑ دی۔ لوگوں نے عرض کیا یا  
رسول اللہ! آپ نے یہ کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا شاید جب تک شاخیں نہ ٹوکیں  
ان کا عذاب ہلکا رہے

باب - قبر کے پاس عالم حدیث کا بیٹھنا اور لوگوں کو  
وعظ و نصیحت کرنا۔ لوگوں کا اس کے گرد بیٹھنا  
قرآن میں احادیث کے لفظ سے قبروں مراد ہیں،  
واذا القبور بعثت میں بعثت سے مراد ہے اٹھائی  
جائیں۔ عربی میں بَعَثْتُ حَوْضِي کا ترجمہ ہوتا ہے میں نے

۱۔ اس کو مسدود نہ اپنی مسند میں وصل کیا کہ عثمان نے خارجہ کو ابوہریرہ کی حدیث سنا لی کہ اگر کسی چنگاری پر بیٹھا کچھ قبر پر بیٹھنے سے زیادہ پسند ہے تب غلام نے  
میرا ہاتھ پکڑ کے مجھ کو ایک قبر پر بٹھا دیا یہ خارجہ ابی ہریرہ کے سات قبہ میں سے تھے انہوں نے اپنے چچا زید بن ثابت سے نقل کیا کہ قبر پر بیٹھنا اس کو کر دہ ہے  
جو اس پر باغیہ پشادب کہ ۱۲ھ میں یا خویش اور انہو باتیں کر رہے کہ اس سے قبروں کو تکلیف ہوگی ۱۳ھ میں اس کو طحاوی نے وصل کیا اس میں کہا کہ  
کا اختلاف کہ قبر پر بیٹھنا جائز ہے یا نہیں صحیح مسلم میں ابوہریرہ کی حدیث ہے کہ قبروں پر موت میٹھو نہ ان کی طرف نماز پڑھو بعض نے کہا بیٹھنے سے یہی مراد ہے کہ حاجت  
کے لیے بیٹھ ۱۴ھ میں لے لی جس کو تم بڑا ناگوار سمجھتے ہو یہی یہ باتیں تمہاری نظر میں قبروں کی تکلیف دہ ہیں لیکن اللہ کے نزدیک سخت گناہ ہیں جب تو ان پر عذاب ہو رہا ہے ۱۵ھ  
۵۔ بے اعتدالی سے کپڑا یا بدن اس سے آلودہ کر لیتا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پیشاب کے لیے اگر نہیں ڈھونڈ سکتا یعنی اپنا ستر کھول دیتا تھا ۱۶ھ میں لے لیا یہ  
حدیث اگر گزری ہے کہتے ہیں سر مشافخ اللہ کی تیسری کئی رہتی ہے تو اس کی برکت سے عذاب میں تخفیف ہونے کی امید ہے قسطلانی نے کہا کھجور کی ٹکڑی اور ہری  
ٹکڑی سے کیا ہوتا ہے یہ آپ کے پاک ہاتھ کی برکت تھی اور خطاب اور طلحہ نے قبروں پر پھٹی ڈالی لگانے پر انکار کیا ۱۷ھ

الرَّسْمَ وَتَوَافَا الْأَعْمَشُ إِلَى  
نَضْبِ يَوْفُضُونَ إِلَى شَيْءٍ  
مَنْصُوبٍ يَسْتَفُوقُونَ إِلَيْهِ وَ  
النَّضْبُ وَاحِدٌ وَالنَّضْبُ مَصْدَرٌ  
يَوْمَ الْخُرُوجِ مِنَ الْقُبُورِ  
يَنْسَلُونَ يَخْرُجُونَ -

۱۲۷۹- حَدَّثَنَا مُتَمِّمٌ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا فِي جَنَازَةٍ فِي  
بَيْعِ الْعَرْقِ فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِصْبَاحٌ  
فَنُكِّسَ فَنَجَعَلُ يَنْكُشُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا  
مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَدَامَ مِنْ نَفْسٍ مَقْفُوسَةٍ إِلَّا  
كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالْأَرْضِ لَكُنْتُ  
بَشْفِقَةٍ أَوْ سَعِيدَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَفَلَا تُشْجِلُ عَلَى رِثَانَا وَنَدْعُ الْأَعْمَلَ مَنْ كَانَ  
مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ  
أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ  
الْشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ  
الْشَّقَاوَةِ قَالَ أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ

اسے ترو بالا کر دیا۔ ایفاض کا معنی اسراع یعنی جلدی کرنا  
اعمش نے الی نضب یؤفضون (سورہ ساجہ) کا مطلب یہ  
کیا ہے کھڑی کی ہوتی چیز کی طرف دوڑتے جا رہے ہیں۔  
نضب واحد کا صیغہ ہے نضب مصدر ہے يوم الخروج  
(سورہ ق) کا مطلب قبروں سے نکلنے کا دن یَنْسَلُونَ (سورہ  
انبیاء) کا معنی ہے یخرجون یعنی نکل جائیں گے۔

(از عثمان از جریر از منصور از سعد بن عبیدہ از ابو عبد الرحمن حضرت علی  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم بقیع میں ایک جنازہ کے ساتھ تھے۔ اتنے میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ ہم بھی آپ کے  
ارد گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ نے سر جھکایا اور چھڑی  
سے زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ایسا شخص نہیں جس کا  
سٹھکانا جنت اور دوزخ دونوں جگہ نہ لکھا گیا ہو اور یہ بھی کہ وہ جان نیکخت  
ہوگی یا بدبخت۔ کسی نے کہا: یا رسول اللہ! سپر ہم کیوں نہ اپنی قسمت کے  
لکھے ہوئے پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں۔ پس جو ہم میں  
سعید لکھا ہوا ہے وہ ضرور نیک کام کی طرف مائل ہوگا۔ اسی کا نام بد بختوں  
میں لکھا ہوا ہے وہ ضرور بدی کی طرف جائے گا آپ نے فرمایا جن کا نام نیک  
بختوں میں درج ہے اسے توفیق بھی نیکی کی دی جائے گی اور جس کا نام بد بختوں  
میں درج ہے اسے بُرے کاموں کی توفیق دی جائے گی۔ پھر آپ نے یہ  
آیت پڑھی: فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَقَ بِالْحَسَنٰی فَيُسَيِّرُكَ لِلسَّيْرِ -

۱۲۸۰- مشہور فقرات الی نضب یؤفضون ۱۲ منہ ۱۲ یہاں امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق قرآن کے کسی لفظوں کی تفسیر کر دی قبروں کی مناسبت سے اہل جنت کے اور  
بشرت کے معنی بیان کیے اور دوسری آیت میں کہ قبروں سے اس طرح نکل کر جھانگیں گے جیسے تھاو کی طرف دوڑ پڑتی ہیں اس مناسبت سے ایفاض اور نضب کے اور قبروں  
کی مناسبت سے فلک يوم الخروج کو اور خروج کی مناسبت سے یَنْسَلُونَ کو کیونکہ وہ بھی خروج کے معنوں میں ہے ۱۲ منہ ۱۲ یعنی جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور پرہیزگاری اختیار  
کی اور اچھے دین کو پیچھا کرنا اس کو ہم آسانی کے لئے جہنم میں پہنچنے کی توفیق دیں گے حافظ نے کہا اس حدیث کی پوری شرح و تبیین کی تفسیر میں آگے کی اور یہ حدیث تفسیر کے  
اثبات میں ایک اصل عظیم ہے آپ کے فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ عمل کرنا اور محنت اٹھانا ضرور ہے جیسے حکیم کہتا ہے دوا کھا کر جاؤ مالا لکھ شفا دینا اللہ کا کام ہے بندے کا  
کام بندگی ہے نہ فدا فی، تقدیر کا علم اللہ ہی کو ہے ہمارا کام اس کے احکام ماننا اور محنت کرنا ہے ۱۲ منہ

السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاةِ فَيُيَسَّرُونَ لِحُكْمِ  
الشَّقَاةِ ثُمَّ تَرَوْنَ كَمَا مَنُوعُ اعْطِيَ وَاتَّقُوا الْآيَةَ۔

**باب ۸۶** مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَرْدُ بْنُ أَبِي  
دُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ ابْنِ قَلْبَةَ عَنْ  
ثَابِتِ بْنِ الصَّخَالِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِبَلَدٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا  
مُتَعَبِّدًا أَفْهَوْكَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحُدُودِ  
عَذَابٍ بِهَا فِي دَارِ جَهَنَّمَ قَالَ وَقَالَ حُجَّابُ بْنُ مُنْهَالٍ  
حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا  
جُنْدُبٌ فِي هَذَا ۱۱ نَسُجِدُ فَمَا نَسِينَاكَ وَمَا  
نَخَافُ أَنْ يَكْذِبَ جُنْدُبٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ بِرَجُلٍ جَوَارِحُ فَقَتَلَ نَفْسَهُ  
فَقَالَ اللَّهُ بَدَدَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَمْتُ  
عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

**باب ۸۷** خُودْ كُشِي كَرْنِے وَاے كَا بِيَان ۱۲

(از مسدد از یزید بن زریع از خالد از ابو قلابہ از ثابت بن ضحاک)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے  
دین کی قسم کھائے۔ اور اپنے آپ کو جھوٹا سمجھ کر ایسا کر رہا ہو وہ ایسا ہی ہوگا  
جیسے اس نے کہا اور جس شخص نے اپنے آپ کو لوہے یا ہتھیار سے مار ڈالا  
اسے اس لوہے یا ہتھیار سے جہنم میں عذاب ہونا ہے گا۔ حجاج بن منہال  
نے بحوالہ جریر بن حازم از حسن بصری روایت کیا کہ حضرت جندب اس مسجد  
(بصرہ) میں حدیث بیان کی، ہم آج تک وہ حدیث نہیں بھولے، نہ  
ہمیں یہ خوف ہے کہ حضرت جندب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف  
جھوٹی بات منسوب کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک شخص کو زخم لگا اس  
نے زخم کی تکلیف برداشت نہ کرتے ہوئے خودکشی کر لی تو اللہ تعالیٰ  
نے فرمایا بندے نے اپنی جان نکالنے میں مجھ سے سبقت کی لہذا میں  
نے بھی اس پر جنت کو حرام کر دیا (گویا خودکشی کرنے والے پر نماز جنازہ  
نہ پڑھی جائے)

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ

(از ابو الیمان از شعبہ از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ کہتے  
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا گلا آپ گھونٹ کر مارے

۱۔ اس باب کے لائن سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ جو شخص خودکشی کرے جب وہ جہنمی ہوا تو اس پر جنازہ کی نماز نہ پڑھنا چاہیے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کی  
طرف اشارہ کیا جس کو اصحاب سنن نے جابر بن سمیرہ سے نکالا کہ آنحضرت کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا اس نے اپنے تئیں آپ تیروں سے مار ڈالا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اس پر نماز نہیں پڑھی مگر ناسی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سمیرہ نے چڑھ کر تو معلوم ہوا کہ اور لوگوں کی عبرت کے لیے جو امام ابو نعیم نے اس پر نماز نہ پڑھے لیکن عوام لوگ چڑھ  
لیں اور امام مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جہور علماء یہ کہتے ہیں کہ فاسق پر نماز پڑھی جائے گی یہ بھی فاسق ہے اور عمر بن عبدالعزیز اور اوزاعی کے نزدیک فاسق پر نماز نہ پڑھیں  
اسی طرح باغی اور ڈاکو پر ۱۲ منہ ۱۲ مثلاً کہیں کہے اگر میں نے فلا نام نہ کیا تو میں یہودی ہوں یا نصرانی حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اس نے یہ کام نہیں کیا قصداً جھوٹی قسم  
کھاتا ہے تو وہ یہودی یا نصرانی ہو جائے گا اسلام سے نکل جائے گا قسطنطینی نے کہا مطلب یہ ہے کہ یہودی یا نصرانی دین کی غفلت کر کے اس کی قسم کھائے تو اس پر کفر کا حکم  
ہوگا یہ تظلیف فرمایا جیسے دوسری حدیث میں ہے جو شخص اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھائے وہ مشرک ہو گیا ۱۳ منہ ۱۳ دوسری روایت میں یوں ہے کسی چیز سے تو وہ ہر طرح کی  
خودکشی کو شامل ہے ۱۲ منہ ۱۲ اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا جان نکالنے میں جلدی کی یعنی پروردگار پر اپنی موت نہ چھوڑی بلکہ یہ قصد کیا کہ اس سے بیشتر مر جاؤں کیونکہ  
خودکشی کرنے والا بھی اپنے معین وقت پر ہی مرتا ہے ۱۴ منہ ۱۴

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفَى  
يُخَيِّنُ نَفْسَهُ يَخْتَفِيهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَخْتَفِيهَا  
يُطْعَمُ فِي النَّارِ

**باب ۸۶۸** مَا يَكُونُ مِنَ الصَّلَاةِ

عَلَى الْمُنْفِقِينَ وَالْأَخِلَّاءِ سَتَعَفَا

لِلْمُشْرِكِينَ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

الذَّيْنَبِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ

الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

سَلُوكَ دُرَيْسٌ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَفْصَلِي عَلَى ابْنِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ يَوْمَ كَذَا كَذَا

وَكَذَا أَعْلَدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحِبِّي عَمِّي يَا عُمَرُ

فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي حَيُّوتٌ فَأَخَذْتُ كُو

أَعْلَمُ إِنِّي أَنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُخَفِّرُ لَهُ

كَزِدْتُ عَلَيْهِمَا قَالَ فَصَلِّي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَكَمْ يَكُنْتُ

إِلَّا نَيْسِيرًا حَتَّى تَوَلَّيْتُ الْإِيْثَانَ مِنْ بَوَائِلِ وَلَا

وہ دوزخ میں بھی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا، جو تیر سے اپنے آپ کو ہلاک  
کرے تو وہ دوزخ میں بھی خود کو تیرا تار ہے گا

**باب ۸۶۸** منافقوں پر نماز جنازہ کی کراہیت اور مشرکوں

کے لیے دعائے مغفرت کی ممانعت۔ اسے ابن عمرؓ نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

رازیحی بن بکیر ازلیث ازعقیل از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ

از ابن عباس حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں جب عبد اللہ بن ابی بن سلول

و منافق) مرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز جنازہ پڑھنے کے لیے

بلائے گئے۔ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ تو میں آپ کی طرف بڑھا

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ابن ابی پر نماز پڑھنے لگے ہیں، اس

نے تو فلاں فلاں دن فلاں فلاں موقع پر یہ بات کہی تھی۔ میں اس کی کفریہ

بائیں گئے لگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، اور فرمایا پیچھے ہٹو مگر

جب میں نے بہت اصرار کیا تو آپ نے فرمایا اللہ کی طرف سے مجھے اختیار

ملا ہے۔ لہذا میں وہ اختیار استعمال کر رہا ہوں۔ اگر مجھے یہ معلوم ہو کہ

ستر بار سے زیادہ مرتبہ دعائے مغفرت سے وہ بخش دیا جائے گا تو میں ستر

بار سے زیادہ مرتبہ اس کے لیے دعا کروں! غرضیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے اس پر نماز جنازہ پڑھی پھر واپس تشریف لائے۔ متھوڑی دیر ہی گزری تھی

کہ دو آیات نازل ہوئیں سورہ برات کی دلائل علی احد منہم مات

ابد..... وہم فاسقون ہ ولا تقم علی قبرہ انہم..... فاسقون۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں مجھے اس دن اپنی اس جرات پر بہت تعجب ہوا

۱۔ اس کو خود امام بخاری نے جنازہ میں وصل کیا ۱۲۷۷ھ یعنی سورہ برات کی اس آیت میں استغفر لہم اول استغفر لہم ان استغفر لہم سبعین مرقون بغفر اللہ لہم تم ان

کے لیے دعا کرو یا نہ دعا کرو اگر ستر بار دعا کرو گے تو بھی اللہ ان کو ہم گز نہیں بخشے گا ۱۲۷۷ھ یہ آپ کا کرم اور رحم تھا سب ان اللہ آپ یہ چاہتے تھے کہ جس طرح سے ہو سکے

میری امت کے لوگ دوزخ سے بچ جائیں ایسا مہربان پیغمبر جس کو نبی امت سے اتنی محبت تھی اللہ تعالیٰ نے ہم کو عنایت فرمایا محمدؐ کو کثیر ۱۲۷۷ھ

تُصَلِّي عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ قَاتَ أَبَدًا إِلَى قَوْلِهِ وَهُمْ  
فَاسْقُونَ وَلَا تَقْرَ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ  
وَرُسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسْقُونَ قَالَ فَعَجِبْتُ  
بَعْدَ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

باب ۸۶۹ - ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَى النَّبِيِّ

۱۲۸۳ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ  
بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَتَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِبْتُ ثُمَّ  
مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَتَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِبْتُ فَقَالَ عُمُو بْنُ الْخَطَّابِ  
مَا وَجِبْتُ قَالَ هَذَا أَتَيْنِيكُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجِبْتُ  
لَهُ الْجَنَّةَ وَهَذَا أَتَيْنِيكُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجِبْتُ لَهُ  
النَّارَ أَنْتُمْ شَهِدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ

۱۲۸۴ - حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ الصَّقَّافُ  
قَالَ حَدَّثَنَا دُوَيْبُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ  
وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرُو بْنِ الْخَطَّابِ  
فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَأَتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا

جس کا اظہار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا تھا۔ حالانکہ سب  
باتوں کی حقیقت وکنہ تو اللہ اور اس کے رسول ہی کو معلوم ہے

باب - میت کی تعریف کرنا جائز ہے

راز آدم از شعب از عبد العزیز بن صہیب حضرت انس بن مالک  
کہتے ہیں لوگ ایک جنازہ کے پاس گزرے اور اس شخص کی تعریف کی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی۔ پھر ایک اور جنازہ کے پاس گزرے اور  
اس شخص کی مذمت اور بُرائی بیان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب  
ہوگئی۔ حضرت عمر بن خطاب نے دریافت کیا کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپ نے  
فرمایا ایک شخص کی تم نے تعریف کی ہے اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور  
ایک جنازہ کے تم نے بُرائی ظاہر کی اس کے لیے دوزخ کی آگ ضروری ہو  
گئی۔ تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو ۵

رازعفان بن مسلم صفار از داؤد بن ابی فرات از عبد اللہ بن بریدہ  
ابوالاسود کہتے ہیں میں مدینہ میں آیا وہاں بیماری پھیلی ہوئی تھی۔ میں حضرت عمر  
کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں پاس سے ایک جنازہ گزرا اور صاحب جنازہ  
کی تعریف ہونے لگی۔ حضرت عمر نے فرمایا واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ گزرا تو  
اس کی بھی تعریف کی گئی حضرت عمر نے کہا واجب ہوگئی پھر تیسرا گزرا  
اس کی بُرائی بیان کی گئی تو حضرت عمر نے کہا واجب ہوگئی۔ ابوالاسود کہتے ہیں: میں

۵۔ بلکہ تعریف کرنا بہتر ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے برخلاف زندہ کے اس کی تعریف کرنے میں اندیشہ ہے کہیں اس کو تکبر نہ پیدا ہو ۱۲ منہ ۵۔ حاکم کی روایت میں ہے یوں  
کہا کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھنا تھا اور اللہ کی تابعداری پر عمل اور اس میں کوشش کرنا تھا ۵۔ حاکم کی روایت میں یوں کہا کہ اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی  
رکھنا تھا اور گناہ میں مصروف رہنا تھا اسی کی کوشش میں رہنا تھا ۱۲ منہ ۵۔ مراد صابر ہیں یا دوسرے پر مزید گار دینا شخص وہ ایسے ہی شخص کی تعریف کرے گے جو بدکار پر مزید کار  
ہو گا اور گمراہ کو گمراہی دے دے اور گمراہی دے دے ہیں جو مومن اور صالح ہوں لیکن کافر اور فاسق اور حکم کھلا بدعتی کو مرسے بعد بھی بُرا کہہ سکتے ہیں جیسے  
صابر نے دوسرے شخص کو کہا ۱۲ منہ ۵۔ یہ ابوالاسود و یابی و دہلی ہیں یا علم بخو کہ ان کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان تھا حضرت علی کے بعد سب سے پہلے انہوں ہی نے  
علم کے قاعدے قائم کیے۔ راز عربی زبان میں صرف بخو کے قاعدے نہیں بنے تھے ۱۲ منہ

فَقَالَ عُمَرُو وَجِبْتُ ثُمَّ مَرَّ بِأَخْرَى فَأَثْنَى عَلَى  
صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجِبْتُ ثُمَّ مَرَّ بِالثَّلَاثَةِ  
فَأَثْنَى عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ وَجِبْتُ فَقَالَ ابْنُ  
الْأَسْوَدِ فَقُلْتُ وَمَا وَجِبْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ خَيْرٌ أَدْخَلَهُ اللَّهُ  
الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ  
قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ كَرِهَ سَأَلَهُ عَنِ الْوَاحِدِ -

**بَابُ** مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ  
وَقَوْلِ اللَّهِ وَلَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ  
فِي غَمَاطِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ  
بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ ۖ أَخْرِجُوا  
أَنْفُسَكُمْ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ  
الْهُونِ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ الْهُونُ  
هُوَ الْهَوَانُ وَالْهُونُ الرِّفْقُ  
وَقَوْلُهُ سَنَعَدَ بِهِمْ مَرَّتَيْنِ  
تَعْدِيرُ دُونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ  
وَقَوْلُهُ وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ  
سُوءُ الْعَذَابِ النَّارُ يُحْرَضُونَ

**باب - عذابِ قبر کا بیان - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :**  
 ولونترى اذ الظالمون فى عموات الموت الا یہ کاش تو اس  
 وقت دیکھے جب ظالم یعنی کافر موت کی سختیوں میں گرفتار  
 ہوتے ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے کہتے جاتے ہیں اپنی  
 جانیں نکالو آج تمہیں رسوا کُن عذاب ملنے والا ہے۔  
 امام بخاریؒ کہتے ہیں ھُوْن ھوان کا معنی دینا ہے۔ یعنی  
 ذلت و رسوائی، اور ھُوْن بالفتح کا معنی نرمی اور ملائمت  
 ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورۃ توبہ میں) ہے عنقریب  
 ہم انہیں دومرتبہ عذاب دیں گے اور پھر ایک بڑے عذاب  
 میں ڈالے جائیں گے۔ اللہ کا ایک اور ارشاد (سورۃ مؤمن  
 میں) فرعون والوں کو میرے عذاب نے گھیر لیا۔ صبح و شام

۱۷ کیونکہ گواہی کا نصاب کم سے کم دو آدمی ہیں ابن حبان کی روایت میں یوں ہے کہ جو مسلمان مرجائے اس کے چار پڑوسی قریب دالے کہیں کر یہ اچھا آدمی تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تمہاری بات قبول کی اور اس کے گناہ بخش دیے جو تم کو معلوم نہیں ہیں ۱۲ منہ ۱۷ کہ عذاب اہل سنت بالاتفاق تسلیم کرتے ہیں اور ان کا مٹانا عقائد میں داخل ہے اور جو کوئی قبر کے عذاب کا انکار کرے وہ معتزلی یا خارجی اور گمراہ اور بدعتی ہے تسطیل نے کہا قرآن اور حدیث سے قبر کا عذاب ثابت ہے اور اہل سنت کا اس پر اجماع ہے اور عظام بھی اس میں کوئی اشکال نہیں بدن کے ہر جز سے روح کا تعلق باقی رہنا کوئی مشکل نہیں گو بدن کے اجزاء رمتفتق ہو گئے ہوں یا زوندے یا جانور اس کو کھا گئے بیسے اللہ تعالیٰ ان سب اجزاء کو جمع کر کے حشر کرے گا مصابیح الجامع میں ہے کہ عذاب قبر میں اس کثرت سے حدیثیں وارد ہیں کہ کئی علما نے ان کو متواتر قرار دیا ہے ۱۲ منہ ۱۷ یعنی درجہ کے عذاب میں طبری اور ابن ابی ناتم اور طبری کی روایت میں ابن عباس سے اس کی تفسیر ہے کہ اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے منافقوں کو ذلیل کیا یہ پہلا عذاب ہے اور دوسرا عذاب قبر کا عذاب ہے ۱۲ منہ ۱۷

عَلَيْهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ وَأَعْرِشًا وَيَوْمَ تَقُومُ  
السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ

العَذَابِ

۱۲۸۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ  
عُبَيْدٍ عَنْ الْبُكَائِيِّ عَنْ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُنْفِخَ الْكُوفُورُ فِي  
قَبْرِهِ أَتَى ثُمَّ شَهِدَ أَنِّي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ  
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يَنْبَغِي اللَّهُ  
الَّذِينَ آمَنُوا بِالنُّقُولِ الثَّابِتَةِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا  
وَفِي الْآخِرَةِ

۱۲۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ هَارِثٍ عَنْ  
الَّذِينَ آمَنُوا نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ  
۱۲۸۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِكٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ قَالَ أَطْلَعَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْقَلْبِ  
فَقَالَ وَجَدْتُ مَا وَعَدَ كُفَرُكُمْ حَقًّا فَقِيلَ لَهُ  
تَدْعُو أَمْوَاتًا قَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَهُ مِنْهُمْ  
وَلَكِنْ لَا يُجِيبُونَ

اگ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ اور قیامت کے دن  
ال فرعون کے لیے کہا جائے گا کہ اے فرشتو! انہیں سخت  
عذاب میں ڈال دو ۱۷

(از حفص بن عمر از شعبہ از علقمہ بن مرثدہ از سعد بن عبیدہ) برابر  
بن عازب کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کو اپنی  
قبر میں بٹھایا جاتا ہے اس کے پاس فرشتے آتے ہیں وہ گواہی دیتا ہے  
اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں اور اس آیت کا  
بھی یہی مطلب ہے یثبت اللہ الایہ کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو دنیا اور  
آخرت میں قول ثابت یعنی توحید و سنت پر قائم و مستحکم رکھتا ہے

(از عمر بن بشار از عنذر) شعبہ نے بھی اسی طرح کی حدیث بیان کی۔ البتہ  
یہ اضافہ کیا کہ آیت یثبت اللہ الذین امنوا عذاب قبر کے بارہ میں نازل  
ہوئی ہے

(از علی بن عبد اللہ از یعقوب بن ابراہیم) از وادعی از صالح از نافع  
حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ بدر کے کفار جو مارے گئے تھے اور انہیں اٹے  
کنوئیں میں ڈال دیا گیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنوئیں میں  
جھانکا اور فرمایا تمہارے مالک نے جو سچا وعدہ تم سے کیا تھا وہ تم نے  
پالیا۔ لوگوں نے عرض کیا آپ مردوں کو پکارتے ہیں آپ نے فرمایا تم ان  
سے زیادہ نہیں سن سکتے (بلکہ مردوں کی طرح سننے ہو) البتہ وہ جواب  
نہیں دے سکتے ۱۸

۱۷ امام بخاری نے ان آیتوں سے قبر کا عذاب ثابت کیا اس کے سوا اور آئینیں بھی ہیں یثبت الذین امنوا بالنُّقُولِ الثَّابِتَةِ فی الْحَیَاةِ الدُّنْیَا وَفِی الْآخِرَةِ یہ بالاتفاق سوالی قبر میں اتاری ہے  
اور اگر تو فاد غلامان ۱۸ منہ ۱۷ یعنی مومن کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں بیٹھا ہوں یہ مرد نہیں کہ ہم لوگوں کو بھی اس کا بٹھلایا جانا دکھلائی دے کبھی قبر تنگ ہوتی ہے  
اس میں ۱۸ منہ کی گنجائش نہیں ہوتی یا آدمی کو کوئی جانور کھا جاتا ہے یہ ہر صورت میں اس کو یہ معلوم ہو گا میں بٹھلایا گیا ۱۲ منہ ۱۷ اس حدیث سے صاف  
سماعہ موتی کا ثبوت ہوتا ہے اہل صفت اس پر متفق ہیں اور جب سماع ہوا تو حیات بھی ہوئی اگر حیات نہ ہو تو عذاب قبر کس پر ہو گا تو امام بخاری نے یہ حدیث لا کر قبر کا  
عذاب ثابت کیا حافظ نے کہا صرف حضرت عائشہؓ نے ابن عمرؓ کی روایت کو رد کیا ہے لیکن جمہور علماء اس مسئلہ میں حضرت عائشہؓ کے مخالف ہیں (بانی اگلے صفحہ پر)



۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ إِلَّا أَنْ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ السَّمَوَاتِ

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً وَحَلَّتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَادَكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ صَلَواتِهِ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ زَادَ عُنْدَ رِوَايَاتِهِ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ الَّتِي يَفْتَنُ فِيهَا الْمَوْتُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ فَجَّحَ الْمُسْلِمُونَ فَجَبَّةً

از عبد اللہ بن محمد از سفیان از ہشام بن عروہ از عروہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کافروں کو یہ فرمایا کہ اب میری کبھی باتوں کی صداقت کا یقین کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کافران ہے تو مردوں کو نہیں سنا سکتا

از عبدان از والدش عثمان از شعبہ از الأشعث از والدش از سفیان حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک یہودی عورت ان کے دعا کشہ کے پاس آئی عذاب قبر کا ذکر کیا کہ اللہ تجھے عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا عذاب قبر کا وجود ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، عذاب قبر حق ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر کوئی ایسی نماز نہیں دیکھی جس میں آپ نے عذاب قبر سے پناہ نہ مانگی ہو

عند نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ کیا عذاب قبر حق (عذاب قبر حقیقت ہے)

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از یونس عن ابن شہاب از عروہ بن الزبیر عن عروہ بن الزبیر عن عائشہؓ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنائے کے لیے کھڑے ہوئے اور امتحان قبر کا حال بیان کیا، کہ آدمی سے سوال و جواب کیا جاتا ہے۔ یہ بات سن کر مسلمان فکر میں پڑ گئے اور ہوا زے دے

(بقیہ) اور انہوں نے ابن عمرؓ کی حدیث کو قبول کیا ہے اور حضرت عائشہؓ نے جس آیت سے دلیل لی اس کا مطلب یہ کہتے ہیں کہ ان کو ایسا سنانا سنا نہیں سکتا جو ان کو فائدہ دے یا مطلب ہے کہ تو ان کو سنا نہیں سکتا مگر یہ کہ اللہ چاہے اور ابن حزم اور ابن حمیرہ کا یہ مذہب ہے کہ سوال صرف روح سے ہوتا ہے بدون بدن میں ڈالنے کے لیکن جمہور اس کے مخالف ہیں ۱۲ منہ

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
 الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سَجِيذٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
 أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قُضِيَ فِي  
 تَبَوُّعِهِ وَكُوِّلَتْ عَنْهُ الْمُحَابَّةُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قُرْعَ  
 رِجَالِهِمْ أَتَاكَ مَلَكَانِ فَيَقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ مَا  
 كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمَحَبَّتِي فَأَمَّا الْمَوْتُ  
 فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ فَيَقَالُ  
 لَهُ أَنْظِرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ فَيَقُولُ إِنَّكَ اللَّهُ  
 بِهِ مَقْعَدٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَيَوَاهُمَا جَبِيحًا قَالَ  
 قَتَادَةُ وَوُكِّلْنَا أَنَّهُ يُسَمِعُ لَهُ فِي تَبَوُّعِهِ ثُمَّ رَجِعَ  
 إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ قَالَ وَأَمَّا الْمَنَافِقُ أَوِ الْكَافِرُ  
 فَيَقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ  
 لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَقَالُ لَهُ  
 دَرَبُكَ وَلَا تَكَلِّبْتَ وَيُصْرَبُ بِمَطَارِقٍ مِنْ  
 حَدِيدٍ مُرَبَّةٍ فَيُصْبِحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ  
 يَكُونُ فِي السَّكَلِينِ

### باب ۱۲۹۲ التَّعْوِذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
 يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ

از عیاش بن ولید از اعلیٰ از سعید القنادہ حضرت انس بن  
 مالک کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جب قبر میں رکھا جاتا  
 ہے اور اس کے لواحقین واپس جانے لگتے ہیں، تو وہ اُن کے جوتوں کی  
 آواز سننا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں اس  
 شخص کے متعلق کیا عقیدہ ہے؟ مومن کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ  
 اللہ کے بندے اور رسول ہیں پھر اس سے کہا جاتا ہے تو دوزخ میں اپنا  
 ٹھکانا دیکھ اللہ نے اس کے بدلے تجھے جنت میں جگہ دی وہ دونوں  
 ٹھکانے دیکھتا ہے قنادہ کہتے ہیں ہم سے یہ بھی بیان کیا گیا کہ اس  
 کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔ پھر حضرت انس کی حدیث جاری رکھتے ہوئے  
 فرمایا منافق یا کافر سے پوچھا جاتا ہے کہ تو اس شخص کے متعلق کیا اعتقاد  
 رکھتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے معلوم نہیں، میں بھی وہی کہتا تھا جو لوگ  
 کہتے تھے اس کو فرشتوں کا جواب ملتا ہے، نہ تو خود سمجھا نہ سمجھنے والے  
 کی رائے پر چلا۔ پھر اسے ستھمڑوں سے مارا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ چلا اٹھتا  
 ہے، اُس کی جینیں اُس پاس کی سب مخلوق سُنتی ہے مگر جہنم دانس  
 نہیں سُن سکتے

### باب ۱۲۹۳ عذاب قبر سے پناہ مانگنا

از محمد بن ثنی از یحییٰ از شعبہ از عون بن ابی جحیفہ از والدش ابو جحیفہ  
 از برادر بن عازب ابی الوایب انصاری کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب آتا ہے جو باوصف آدماء اہل حدیث ہونے کے سماع موتی کی ہر حدیث کی تاویل کرتے ہیں یہاں یہ تاویل کرتے ہیں کہ فرشتے منکر کبیر  
 چونکہ آئے والے ہوتے ہیں لہذا روح اس کے بدن میں ڈالی جاتی ہے تو وہ اپنے لوگوں کے جوتوں کی آواز سننا ہے اسے یارو دوسری حدیث کو کیا کرو گے  
 کہ جب جنازہ اٹھاتے ہیں تو اگر نیک مردہ ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو جو اچھی اور گزرتی اور جب مُردے کا بات کرنا حدیث سے ثابت ہوا تو سماع کے انکار  
 کی کیا وجہ ہے اگر یہ لوگ امام بیہقی کی کتاب شرح الصدور فی احوال الموتی والقیوم دیکھیں تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ سماع موتی کا انکار کرنا بہت سی حدیثوں کی تکذیب  
 کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ تعصب سے پہلے ۱۲ منہ ۱۲ قنادہ نے یہ بات انس کے سوا اور کسی دوسرے صحابی سے سنی ہوگی دوسری حدیث میں ہے کہ ستر بائیس تک قبر  
 کشادہ ہو جاتی ہے اور چودھویں تاریخ کی چاندنی کی طرح وہاں روشنی رہتی ہے ۱۲ منہ

أَيُّ حَافِيَةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبُرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِي  
يُؤُوبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
قَدْ وَجَبَتْ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ  
تُعَذِّبُ فِي بُيُوتِهَا وَقَالَ النَّفَرُ أَحْبَبْنَا شُعْبَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ  
الْبُرَّاءَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ  
مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بَنْتُ خَالِدِ بْنِ  
سَعِيدٍ ابْنِ الْعَاصِ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ  
وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ وَ  
مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ

## بَابُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ

الْوَعْيَةِ وَالْبَوْلِ

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُوسٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ  
كَيْفٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيُجْعَلُ يَسْغَى بِالْأَيْمَنِ

غروب آفتاب کے بعد مدینے سے باہر تشریف لے گئے وہاں ایک آواز سنی۔

فرمایا یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے

نظر کرتے ہیں ہمیں شعبہ نے بحوالہ کن از ابو جحیفہ از برابر بن عازب  
از ابو ایوب انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا

از معلى از وهيب از موسى بن عقيبہ بنت خالد بن سعيد بن عاص

کہتی ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عذاب قبر سے پناہ  
مانگتے سنا

از مسلم بن ابراہیم از ہشام از یحییٰ از ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اللہم انی اعوذ بک من عذاب القبر ومن

عذاب النار ومن فتنة الحياء والممات ومن فتنة المسيح الدجال

## باب - رعیت اور پیشاب کی آلودگی سے قبر میں عذاب ہونا

از قتیبہ از جریر از عمار از طاووس حضرت ابن عباس کہتے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس گزرے فرمایا انہیں عذاب ہو

رہا ہے مگر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں، پھر فرمایا عذاب کیوں نہ ہو ایک تو

چغلوں کا تھا اور دوسرا پیشاب کی احتیاط نہیں کرتا تھا۔ ابن عباس کہتے ہیں

پھر آپ نے ایک سبز شاخ لی اس کے دو ٹکڑے کیے اور ایک ایک ٹکڑا دونوں

وَأَمَّا أَحَدُهَا فَمَا كُنَّا لَا نَسْتَعِينُ مِنْ بَوْلِهِ فَكَانَ ثَمَرًا أَحَدًا  
عُودًا دُطِبَ بِهِ لِسْرُوكَا بَانْتَيْنِ ثُمَّ غُرُّوا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى  
قَدْرِ ثَمَرٍ قَالَ لَعَلَّهُ يَنْقُفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسُ

**باب ۳۷۱** الْمَيِّتُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ

مُفْعَلٌ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

۱۲۹۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَمْعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ ثَارِفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ  
عَلَيْهِ مُفْعَلٌ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ  
أَهْلِ الْيَمَنَةِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ  
مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَتُحَالُ هَذِهِ مُفْعَلٌ لِحَقِّي بِعَبْدِكَ

اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

**باب ۳۷۲** كَلَامُ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۲۹۷- حَدَّثَنَا ثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَعِيدَ  
أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعْتَ الْجَنَازَةَ  
فَاجْعَلْهَا الرِّجَالَ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ  
صَاحِبَةً قَالَتْ قَدِ مَوْتِيَ قَدِ مَوْتِيَ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ  
صَاحِبَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا  
يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الرِّسَاءَ وَلَوْ سَمِعَهَا  
الرِّسَاءُ لَصَغَفَتْ

قبروں پر لگا دیا اور پھر فرمایا شاید شاخیں سوکھنے تک ان کے عذاب میں  
تخفیف دے دیے

**باب ۳۷۳** مردے کو دونوں وقت صبح اور شام اس کا  
ٹھکانا دکھایا جاتا ہے

رازا اسمیل از مالک از نافع حضرت عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی وفات پا جاتا ہے، تو  
صبح و شام اسے اس کا ٹھکانا بتایا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہو تو جنتوں میں  
اگر وہ دوزخی ہے تو دوزخیوں میں۔ پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے جو  
قیامت میں اٹھائے جانے پر تجھے ملے گا

**باب ۳۷۴** میت کا کھات پر بات کرنا

رازقنیبہ از لیث از سعید از والدش حضرت ابوسعید خدری کہتے  
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ تیار کر لیا جاتا ہے اور  
مرد اسے منڈھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک ہوتا ہے کہتا ہے مجھے  
جلدی لے چلو، مجھے جلدی لے چلو۔ اگر وہ غیر صالح ہوتا ہے تو کہتا ہے ہائے  
افسوس کہاں لے جاتے ہو؟ ہر چیز اس کی چیخ و پکار سننی ہے صرف  
انسان نہیں سنتا۔ اگر انسان سن لیتا تو بیشک بیہوش ہو جاتا۔

یعنی اگر بہشتی ہے تو بہشت کا گھر دوزخی ہے تو دوزخ کا مقام دونوں وقت اس کو دکھلایا جاتا ہے اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ مردوں میں  
اور اک ہے ورنہ ٹھکانا دکھانا بے کار ہے کیا منکرین سماج موتی اس میں بھی یہ تاویل کریں گے کہ دن میں دو وقت اس میں روح چھوٹی جاتی ہے ۱۲ منہ  
حافظ نے کہا صبح اور شام سے ان کا وقت مراد ہے کیونکہ مردوں کے پاس صبح اور شام نہیں ہے ۱۲ منہ ۳ مسلم کی روایت میں یوں ہے حتیٰ بیشک اللہ  
الیزوم القیامت یعنی قیامت کے دن جب تجھ کو اللہ اٹھائے گا تو اس میں داخل ہوگا ۱۳ منہ

باب ۸۵۶ مَا قَدْ فِي أَوْلَادِ النَّسَبِ  
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ لَهُ  
ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْجَنَّةَ  
كَانَ لَهُ جَبَابًا مِنَ النَّارِ أَوْ دَخَلَ  
الْجَنَّةَ

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ عُكَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَهْبِيبٍ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ النَّاسِ مُسْلِمٍ تَبَوَّعَتْ  
لَهُ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْجَنَّةَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ  
الْجَنَّةَ بِفَضْلِ وَحَمَّةٍ إِيَّاهُمْ

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَبْدِ بَنِي ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْبُكَوَاءَ بْنَ عَازِبٍ  
قَالَ لَمَّا كُنَّا فِي إِبْرَاهِيمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مَوْضِعًا فِي الْجَنَّةِ

باب۔ مسلمان نابالغ بچوں کے متعلق یہ  
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جس کے تین نابالغ بچے انتقال کر گئے وہ اس  
کے لیے دوزخ کے سامنے آؤ اور روک بن جائیں گے  
جو بہشت میں جائے گا۔

رازی یعقوب بن ابراہیم از ابن علیہ از عبد العزیز بن مہیب، حضرت  
انس بن مالکؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مسلمان کو  
جس کے تین نابالغ بچے مر گئے ہوں اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں گے  
کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل رحمت ان بچوں پر ہوگا۔

رازی ابوالولید از شعبہ از عدی ابن ثابت، حضرت برابر بن عازبؓ کہتے  
ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کا  
انتقال ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہشت میں ان  
کے لیے دو دھپلا نے والی موجود ہے۔

۱۔ اکثر علماء کے نزدیک وہ بہشتی ہیں اور جریرہ نے کہا اللہ کی مشیت پر ہیں اور امام احمد نے مرفوعاً حضرت علیؓ سے نکالا مسلمان اور ان کی اولادیں بہشت میں ہوں  
گی اور مشرکین اور ان کی اولادیں دوزخ میں ۱۲ منہ ۱۔ حافظ نے کہا ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث اس لفظ سے مجھ کو موصول نہیں ملی البتہ امام احمد نے مسند میں ابو ہریرہؓ سے  
یوں روایت کیا جن دو مسلمانوں کے یعنی ماں باپ کے تین بچے مر جائیں جو گناہ کو نہ پہنچے ہوں تو اللہ ان کو اور ان کے بچوں کو اپنی رحمت کے فضل سے بہشت میں  
لے جائے گا ۱۲ منہ ۱۔ یعنی بچوں کی شفاعت سے اس کو بھی جنت ملے گی ۱۲ منہ

تَحَرُّ الْجُزْءِ الثَّامِسَ وَيَتَلَوُّ الْجُزْءَ السَّادِسَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى  
پانچواں پارہ اللہ کے فضل سے ختم ہوا۔ اب اگر اللہ نے چاہا تو چھٹا پارہ شروع ہوتا ہے۔

# جلد دوم

## چھٹا پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا ہے بڑا مہربان

**باب ما قیل فی اولاد المشرکین** **باب ۸۷** مشرکین کی نابالغ اولاد کا بیان ۱۷

**۱- حَدَّثَنَا جَبَّارُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا** **حدیث ۱۳۱** (از حبان بن موسیٰ از عبد اللہ از شعبہ از ابو ہریرہ

شُعْبَةُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ  
اللَّهُ إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمَهُمَا كَانُوا عَمَلِيَيْنَ -

از سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے بچوں کے متعلق دریافت کیا گیا کہ آخرت میں کہاں رہیں گے تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جب انہیں پیدا کیا تھا تو وہ یہ بھی خوب جانتا تھا کہ (اگر وہ بڑے ہوں) تو کیسے کام کریں گے ۱۷

**۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ** **حدیث ۱۳۲** (از ابوالیمان از شعبہ از عطاء بن زبیر

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَرْبُوعٍ النَّدَوِيُّ  
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذُرَارِ بْنِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ  
اللَّهُ أَعْلَمَهُمَا كَانُوا عَمَلِيَيْنَ -

البیہقی) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کی نابالغ اولاد کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیسے اعمال کرنے والے تھے۔ ۱۷

**۳- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي ذَرٍّ** **حدیث ۱۳۳** (از آدم از ابن ابی ذر ابی از زبیر

عَنِ ابْنِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي ذَرٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ  
اللَّهُ إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمَهُمَا كَانُوا عَمَلِيَيْنَ -

۱۷

عَنِ الرَّهْطِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى  
الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ أَوْ نَصْرَانَانِهِ  
أَوْ يَسَجَّانِهِ كَمَثَلِ الْبَيْهَمَةِ تَخْتَجُّ  
الْبَيْهَمَةُ هَلْ تَرَى فِيهَا حَبَدًا عَاءً -

## باب ۲

۴. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا جَرِيدٌ هُوَ ابْنُ حَارِثٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
صَلَّى صَلَوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ  
مَنْ رَأَى مِنْكُمْ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَإِنْ  
رَأَى أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ فَكَلْنَا  
يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا  
فَلْنَا لَا قَالَ لِكُنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ  
أَتَانِي فَأَخَذَ إِبِيدَتِي فَأَجْرَجَانِي إِلَى  
أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَ  
رَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا  
عَنْ مُوسَى كُتُوبٌ مِنْ حَدِيدٍ يُدْخِلُهُ فِي  
شِدْقِهِ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ

## باب ۸۷۷

(ابن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر بچہ دین فطرت (پیدا نشی دین یعنی اسلام) پر  
پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا  
مجوسی بنا دیتے ہیں جیسے جانور کا بچہ (صحیح وسالم) پیدا ہوتا  
ہے۔ کبھی دیکھا کوئی کنکٹا (پیدا ہوا ہو) ۹۰

حدیث ۳۰۳۱۔ (از موسیٰ بن اسماعیل از جریر بن حارث  
از ابو رجاء) سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز صبح پڑھ کر فارغ ہو جاتے تو فرماتے  
آج رات تم میں سے جس نے کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان  
کرے۔ چنانچہ اگر کسی نے خواب دیکھا ہو تو وہ بیان  
کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ چاہتے تعبیر بیان  
فرما دیتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے حسب معمول پوچھا  
کیا تم میں کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا  
ہیں۔ آپ نے فرمایا لیکن میں نے آج رات ایک خواب دیکھا  
ہے۔ میرے سامنے دو آدمی آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر بیت المقدس  
لے گئے۔ وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور ایک کھڑا تھا کھڑے شخص  
ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا تھا (امام بخاری فرماتے ہیں کہ وہاں کسی شخص نے  
موسیٰ بن اسماعیل سے (اس طرح روایت کیا) وہ بیٹھے ہوئے شخص کے ایک گلچھرے  
میں یہ آنکڑا اس طرح ڈالتا ہے کہ اس کی گدی تک جا پہنچتا ہے پھر دوسرے

اور پھر دو گار کو اس کا علم ہے شک تھا مگر اس کے ساتھ یہ دو گار بھی جانتا تھا کہ اگر یہ زندہ رہے تو نیک بخت ہوتے یا بد بخت ہوتے اللہ شریفی ہو گا واقعہ ہذا ضرور  
ہیں جیسے حضرت خضر نے ایک لڑکے کی نسبت یہ کہا تھا کہ اگر یہ لڑکا نماز اور شراعت اور کفر سے اپنے ماں باپ کو نشانہ اس حدیث سے امام بخاری نے اپنا مذہب ثابت کیا کہ جب  
ہر بچہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے تو اگر وہ کچھ بھی میں جلتا تو اسلام پر میرے کا اور جیلہ موم پر ان کو بھی ہو گا۔ اسلام کے دین میں سبک نما جو تو حید ہے۔ تو ہر بچہ کے دل میں خدا  
کی معرفت اور اس کی از حد کی قابلیت ہوتی ہے اگر کسی محبت میں نہ رہے تو ضرور وہ موحد ہو لیکن مشرک ماں باپ اور عزیز و اقارب اس فطرت سے اس کا دل بھر کر شر میں پھنسا  
دیتے ہیں ۱۲۔ حافظ نے کہا ہے بعضے ساقی معلوم نہیں ہوئے کون تھے اور شاید عباس بن فضل اسقاطی چوں جنہوں نے اس حدیث کو موسیٰ بن اسماعیل سے روایت  
کیا ہے۔ اس کو طرانی نے مجمع کبری میں نکالا ہے ۱۲۔

الْآخِرُ مِثْلُ ذَلِكَ وَيَلْتَمِمْ شِدْقَهُ هَذَا أَفْعُودٌ  
فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَا هَذَا أَقَالَ الْطَّلِي  
قًا نَظْلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُصْطَلِحٍ عَلَى  
قَفَاةٍ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ يَفْهَرُ أَوْ  
صَخْرَةٍ فَيَشُدُّ خُمُ بَهِارِ رَأْسِهِ فَإِذَا أَصْرَبَهُ  
تَدَاهَكَ الْحَجْرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَ بِهِ  
فَلَا يَرْجِعُ إِلَى هَذَا حَتَّى يَلْتَمِمْ رَأْسَهُ وَ  
عَادَ رَأْسَهُ كَمَا هُوَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَصَرَبَهُ  
قُلْتُ مَنْ هَذَا أَقَالَ الْطَّلِي قًا نَظْلَقْنَا  
إِلَى نَقْبٍ مِثْلُ الشُّوْرَاءِ عُلَاهُ ضَيْقٌ قَفَا  
أَسْفَلَهُ وَأَسَمٌ تَتَوَقَّعُ تَحْتَهُ فَإِذَا  
اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا  
فَإِذَا أَحَدٌ رَجَعُوا فِيهَا وَفِيهَا رَجَاءٌ  
وَنِسَاءٌ عَرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هَذَا أَقَالَ الْطَّلِي  
قًا نَظْلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ  
رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسْطِ النَّهْرِ قَالَ يَزِيدُ  
ابْنُ هَارُونَ وَوَهْبُ ابْنِ جَبْرِ عَنْ خَبْرِيْنِ  
حَازِرٍ عَلَى شَطْرِ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ  
حِجَابَةٌ فَأَتَى الرَّجُلَ الَّذِي فِي النَّهْرِ فَإِذَا  
أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَاكَ الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيهِ  
فَرْدَةٌ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ لِحْجَا جَاءَ لِيَخْرُجَ  
رَحَى فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ

گھمڑے میں بھی اسی طرح ڈالتا ہے۔ اتنے میں پہلا گھمڑا جڑ جاتا ہے  
تو دوبارہ اسی طرح عمل کرتا ہے۔ (پہلے میں دوبارہ) اکثر داخل کیا جاتا ہے  
ہے کہ دوسرا گھمڑا صمغ و سالم ہو کر جڑ جاتا ہے۔ اب وہ اس میں دوبارہ  
داخل کر لیا۔ (غرضیکہ یہ عمل برابر جاری ہے) میں نے اپنے ساتھ والے  
دونوں سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا آگے چلے سٹے چنانچہ ہم آگے  
بڑھے اور ایک مرد کے پاس پہنچے جو جت لیٹا ہوا تھا۔ اور ایک دوسرا شخص  
اس کے سر پر فرما صغرو (پتھر) لئے کھڑا تھے اور اس سے اس کا سر پھوڑ  
رہا تھے۔ پتھر سر پھوڑ کر لڑھک جاتا ہے مانے والا اس پتھر کو لینے آتا ہے  
لیکر واپس لوٹتا ہے تو مشن شخص کو مارا تھا اس کا سر پھر ٹھیک ہو چکا ہوتا  
ہے، جیسے مانے سے پہلے تھا۔ وہ دوبارہ مارتا ہے۔ یہ عمل بھی برابر جاری ہے،  
میں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا یہ کون شخص ہے۔ انہوں نے کہا آگے چلیے۔  
چنانچہ آگے بڑھے۔ آگے جا کر ہم نے تنور کی طرح کا ایک گڑھا دیکھا اس کا بالائی حصہ  
تنگ اور پچلا حصہ فراخ اس کے نیچے آگے سلگ ہی تھی۔ جب آگ کی لپٹ اوتار نور  
کے کنارے تک آتی تو اس کے اندر جو لوگ تھے وہ بھی اوپر اٹھ آتے تھکنے کے  
قریب ہو جاتے پھر جب آگ دھیمی ہو جاتی تو لوگ بھی اندر لوٹ جاتے۔ ان لوگوں  
میں کئی عورتیں اور بچے بھی تھے میں نے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے؟ ان دوسرا شخص نے  
کہا اور آگے چلیے ہم آگے بڑھے یہاں تک کہ ہم خون کی ایک ندی پہنچے جس میں  
ایک شخص کھڑا ہے اور اس ندی کے وسط میں ایک جھپٹا ہوا دوسرا شخص ہے۔  
جس کے سامنے پتھر ہیں یا بقول نیرید بن مارون اور وہ بن جبریر جنہوں نے جبریر بن  
حازم سے روایت کیا، ندی کے کنارے دوسرا شخص ہے (جس کے سامنے پتھر کھڑے نہیں)  
جو شخص ندی کے اندر تھا اُسے مقام پر وہ ذرا ذرا بڑھنے لگا اور ندی سے تھکنے کے  
قریب ہی ہوا تھا کہ دوسرے نے دو وسط میں اچھے مقام پر تھا یا بقول نیرید بن مارون  
پر تھا اس کے منہ پر پتھر مارا اور وہیں (خون کی جگہ پر) لوٹا دیا جہاں سے وہ چلا تھا۔ یہ عمل بھی برابر جاری تھا کہ وہ گھبرا کر آدمی تھکنے کی کوشش کرتا۔

۱۱۔ اور اتنے میں دوسرا گھمڑا جڑ کر صمغ و سالم ہو جاتا ہے پھر بارہ اس میں گھسیٹتا ہے غرض برابر ہی ہو رہا ہے یہ ذریعہ کا عذاب ہے ماذ اللہ اس کی حقیقت اللہ ہی  
جانتا ہے ۱۲۔ منہ یعنی سب چیزیں دیکھ کر مبرا نہیں سب کی کیفیت تم سے بیان کی گئی ہے۔ ابتدا اور ذریعہ کی پوچھی ہو گیا، آگے دیکھو جو دے ہی کیا۔ ۱۳۔  
۱۱۔ یہ راوی کا شک ہے کہ قبر کا لفظ کہا یا صغرو کا۔ قبر اس پتھر کو کہتے ہیں جس سے لحد پھر جائے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ جیسے ناریل پھوٹنے میں ۱۳۔ منہ



مَا هَذَا قَالَ الطَّلِقُ فَأُطْلِقُكَ حَتَّى أَتِيَنَّكَ  
رَوْحِي خَضِرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَ  
فِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصَبِيَانٌ وَإِذَا رَجُلٌ  
قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ  
يُوقِدُهَا فَصَعِدَ إِلَى فِي الشَّجَرَةِ فَادْخُلَ فِي  
دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ مِنْهَا  
فِيهَا رَجُلَانِ شَبُوحٌ وَشَبَابٌ وَلِسَاءٌ  
وَصَبِيَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَ  
الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَ فِي دَارٍ هِيَ أَحْسَنُ  
وَأَفْضَلُ فِيهَا شَبُوحٌ وَشَبَابٌ قُلْتُ  
طَوَّفْتَنِي إِلَيْكَ فَأَخْبِرْنِي عَنْكَ أَيْنَ  
قَالَ نَعَمْ أَمَا الَّذِي رَأَيْتَ يَنْتَوِشِدُ قَهْ  
فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذِبِ فَتَحْمَلُ  
عَنْهُ حَقِّي تَبْلَعُ الْإِفَاقَ فَيَصْنَعُ بِهِ  
إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَ يُشْدَحُ  
رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ  
عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِاللَّهَارِ  
يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَالَّذِي  
رَأَيْتَ فِي النَّقَبِ فَهُمْ الزَّانَةُ وَالَّذِي  
رَأَيْتَ فِي التَّهْرِاجِ الْوَلَدُ وَالشَّيْخُ الَّذِي  
فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ ابْنُ هَيْمٍ وَالصَّبِيَانُ حَوْلَهُ  
فَأَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ  
مَالِكُ خَازِنُ النَّارِ وَالَّذِي أُولَى النَّارِ  
نَحَلْتُ دَارَ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَّا هَذِهِ

اور اچھے مقام والا جو وسط میں تھا یا شط میں کہنا ہے تھا پھر مار کر لوٹا  
دیتا میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے؟ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا او کہے بڑھے  
ہم آگے بڑھے اور بڑھتے بڑھتے ایک بنڈل میں پہنچے وہاں ایک بہت بڑا درخت  
تھا جس کے نیچے ایک بوڑھا بیٹھا تھا اور کئی بچے تھے۔ اس درخت کے قریب  
ہی ایک اور آدمی تھا، جو آگ سلگا رہا تھا میرے دونوں ساتھی مجھے لیکر اس  
درخت پر چڑھے اور ایک خوبصورت گھر میں لے گئے کہ ویسا خوبصورت اور  
عمد گھر میں نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس میں لوگ تھے، بوڑھے، جوان، عورتیں اور  
بچے تھے۔ مجھ وہاں سے نکال کر درخت پر چڑھا لے گئے۔ پھر مجھے ایک اور  
مکان میں داخل کیا۔ وہ پہلے گھر سے بھی زیادہ خوبصورت اور عمدہ  
تھا۔ وہاں صرف بوڑھے اور جوان تھے۔ میں نے اپنے دونوں ساتھیوں  
سے کہا تم نے آج رات مجھے خواب میں بھرایا۔ خوب سیر کرائی۔ جو جو  
واقعات میں نے دیکھے ہیں اب ان کی حقیقت تو بتائیے۔ انہوں نے  
کہا اچھا سنو۔ جس کا گلہڑا چیرا جا رہا تھا وہ بہت جھوٹا آدمی تھا جو جھوٹی بات  
کرتا تھا۔ لوگ اس سے سن کر ہر طرف شہو کر دیتے۔ قیامت تک اسے یہ سزا  
ملتی رہے گی۔ دوسرا وہ شخص جس کا سر پھوٹا جا رہا تھا وہ شخص ہے جسے اللہ  
نے علم قرآن دیا۔ لیکن اس نے رات کو سو کر اسے ضائع کیا اور دن کو  
علم پر عمل نہ کیا۔ اس کے ساتھ بھی یہ معاملہ حشر تک ہوتا ہے گا۔ اور  
تیسرا وہ شخص جو تنور نما گھر میں دیکھے وہ زانی اور بدکار  
لوگ ہیں۔ اور نہر میں جنہیں آپ نے دیکھا وہ سوداگر  
لوگ ہیں۔ اور درخت کے نیچے جو بوڑھا اور اس کے ساتھ بچے  
دکھائے گئے، وہ بوڑھا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور بچے لوگوں  
کے ہیں۔ اور جو شخص آگ سلگا رہا تھا وہ مالک فرشتہ ہے دوزخ  
کا داروغہ پہلے جو گھر آپ نے دیکھا وہ عام مسلمانوں کا گھر ہے اور  
دوسرا جو پہلے سے اچھا ہے وہ شہیدوں کا گھر ہے۔

دَخَلَتْ دَارَ عَائِشَةَ السُّوْمِيَّةِ وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشَّهِيدِ وَأَنَا جَبْرِيلُ وَهَذَا امِّكَابِيلُ فَأَرْفَعُ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَحَاقَنِي مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذَلِكَ مِنْكَ فَقُلْتُ دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمْرٌ لَمْ تَسْتَغْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَغْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ -

### باب مَوْتِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ

۵- حَدَّثَنَا مَعْلَى بْنُ أَسَدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ فِي كَوْمٍ كَفَنْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضَ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَيْمِصٌ وَلَا عِمَامَةٌ وَقَالَ لَهَا فِي أَيِّ يَوْمٍ يُؤْتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَالَ فَإِنَّ يَوْمَ هَذَا أَقَلْتُ لَكُمْ الْاِثْنَيْنِ قَالَ ارْجِعِي فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ فَنَظَرُوا إِلَى ثَوْبٍ عَلَيْهِ كَانَ يَمُوسُ فِيهِ بِهِ رَدْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ اغْسِلُوا ثَوْبِي هَذَا وَارْزُقُوا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ فَكَفَنُونِي فِيهِمَا قُلْتُ إِنَّ هَذَا

اور میں جبریل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ آپ اپنا سر تواٹھائیے۔ میں نے سراٹھایا۔ دیکھا تو ابر کی طرح کوئی چیز ہے۔ دونوں فرشتوں نے کہا یہ آپ کا مکان ہے۔ میں نے کہا مجھے چھوڑو میں اپنے اس مقام میں داخل ہو جاؤں۔ انہوں نے کہا ابھی آپ کی دنیاوی عمر باقی ہے جسے پوری ہونے میں دیر ہے جس وقت آپ اپنی عمر پوری کر لیں گے تو اپنے اس مکان میں تشریف لائیں گے (صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ بابرک وسلم) **باب ۵ پر کے دن مرنے کی فضیلت۔** ۵

حدیث ۳۳۱۱ (از مسند بن اسد از وہیب از ہشام از عروہ) حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں۔ میں حضرت ابو بکر رضی کے پاس گئی (آپ مرض وصال میں مبتلا تھے) آپ نے فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟ (حضرت عائشہ نے کہا) تین کپڑوں میں، جو سفید دھلے ہوئے تھے۔ نہ ان میں قمیص تھی، نہ عمامہ۔ مزید دریافت فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس دن انتقال فرمایا۔ حضرت عائشہ نے جواب دیا پیر کے دن۔ فرمایا۔ آج کون سادہ ہے؟ عرض کیا پیر کا دن۔ حضرت ابو بکر رضی نے فرمایا۔ مجھا مسید ہے کاب سے لیکر رات تک کسی وقت گزر جاؤں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی کامل کو قدرت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جتنی عمر اور وہی دن آخری عطا کیا) حضرت ابو بکر نے اپنے کپڑوں پر ننگا دلی جو بیماری میں پہنے ہوئے تھے اس پر زعفران کا دھبہ تھا۔ فرمایا میرا کپڑا دھو دینا اور دو کپڑے اور لے لینا تاکہ مسنون کفن پورا ہو جائے مجھے کفن دینا میں نے کہا پیر کا

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ شہیدوں کا مقام بہت اعلیٰ ہے مگر یہ نہیں ثابت ہوا کہ شہیدوں کا درجہ حضرت ابراہیمؑ سے بھی زیادہ ہے کیونکہ حضرت ابراہیمؑ کا اصل مقام اس سے اعلیٰ ہوگا۔ اور وہ درخت کی ٹہریں بچوں اور لڑکوں کی نگرانی کے لئے لیٹے ہوں گے۔ ۲۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موت کی فضیلت کی طرح جہنم کی موت کی فضیلت دوسری چیزوں میں آئی ہے پیر کا دن بھی موت کے لئے بہت افضل ہے کیونکہ آنحضرت نے اسی دن وفات پائی اور ابو بکر نے بھی اسی دن کی زندگی۔ ۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح پیر کے دن موت کی فضیلت پاؤں۔ یہیں سے اب کا مطلب نکلتا ہے۔ ۴۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پیر کے دن مرنے کی آرزو کی۔ غالباً مقصد یہ تھا کہ منگل کی رات قبر میں پہلی رات ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں وہی پہلی رات قبر میں دی۔ عبد الرزاق۔

تو پڑا ہے۔ فرمایا نئے کپڑوں کی زندوں کو زیادہ ضرورت ہے نسبت  
مردوں کے کیونکہ مردے کا کپڑا تو پیلا پے خون میں بھرجاتا ہے اس روز  
آپ کا انتقال نہیں ہوا یہاں تک کہ منگل کی رات آگئی اور صبح ہوئے قبل دفن کیے گئے  
باب ۸۷۹۔ ناگہانی موت کا بیان

حدیث ۵۱۳۰۔ (از سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر از شمام  
ابن عروۃ از عروۃ) اور حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ میری والدہ اچانک انتقال کر گئی ہے  
میرا خیال ہے اگر وہ بات کر سکتی تو خیرات کرنے کے لئے  
کہتی۔ اگر اب میں (اس کے انتقال کے بعد) خیرات کروں تو اسے  
ثواب ملے گا۔؟ فرمایا۔ ”ہاں“ ۸۷۹

باب ۸۸۰۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور  
شیعین کی قبروں کا بیان۔ سورہ عبس میں قاف بکرہ آیا ہے۔  
عرب لوگ کہتے ہیں۔ اَقْبَرْتُ الرَّجُلَ۔ (میں نے اس کیلئے قبر بنائی)  
اَقْبَرُ (میں قبر بناؤں گا) اور کہتے ہیں۔ قَبْرَتُهُ (میں نے اسے  
دفن کیا) کَقَاتًا (سورہ سلات ۲۵) اس کا مطلب ہے کہ دنیا میں بھی  
اسی سے واسطہ اور مرنے کے بعد بھی اسی سے واسطہ۔ دنیا میں اسی پر رہنا  
اور مرنے کے بعد اسی میں دفن ہونا۔

حدیث ۵۱۳۰۶۔ (از اسمعیل ز سلیمان از شمام) (دوسری سند)  
از محمد بن حرب الزبیری بن ابی زکریا از شمام از عروۃ حضرت عائشہ  
فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وصال میں بطور معذرت ۸۸۰

حَتَّىٰ قَالَ إِنَّ الْحَيَّ أَحَقُّ بِالْجَنَائِدِ مِنَ  
الْمَيِّتِ إِنَّهَا هُوَ بِاللَّهِ هَلَاةٌ فَلَمْ يُتَوَفَّ  
حَتَّىٰ أَمْسَى مِنْ لَيْلَةِ الثَّلَاثَةِ وَدُفِنَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ  
بَابُ مَوْتِ الْمَجَاءَةِ بَعَثَهُ

۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ  
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّيْ أَفْلَيْتُ  
نَفْسَهَا وَأَطَّيْتُهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ فَهَلْ  
لَهَا أَجْرٌ أَنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ قَا قَبْرُهُ أَقْبَرْتُ  
الرَّجُلَ أَقْبَرُهُ إِذَا جَعَلْتُ لَهُ قَابًا أَوْ قَبْرَتُهُ  
دَفَنْتُهُ كَقَاتًا يَكُونُونَ فِيهَا أَحْيَاءٌ وَيُلْقَوْنَ  
فِيهَا أَمْوَاتًا۔

۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ  
عَنْ هِشَامٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكْرِيَّا  
عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَعَذَّرُ فِي

۱۔ یعنی مردے کو کچھ بنا اور نہ گھبرا کر ضرورت نہیں پڑتی اس کو نئے کپڑے کی اتنی حاجت نہیں ہوتی جتنی زندے کو ہر مردے کا کپڑا تو غنیمت پیسہ میں کل مٹر کر خرید لیتا  
ہو جاتا ہے ۱۳ منہ ۸۷۹ باب کی حدیث لا کراما بجا رہی ہے یہ ثابت کیا کہ مومن کے لئے ناگہانی موت سے کوئی ضرر نہیں گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پناہ مانگی ہے۔  
کیونکہ اس میں وصیت کرنے کی مہلت نہیں ملتی اس الی شیعہ نے روایت کی ہے کہ ناگہانی موت مومن کیلئے راحت ہے اور نہ اس کیلئے غصہ کی پڑی ہے ۱۲ منہ ۸۷۹ اس تفسیر کو  
ترجمہ سے کوئی تعلق نہیں ۱۰ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق چونکہ کفائے معنی میں موت کا ذکر بھی شامل تھا اس کو بیان کر دیا۔ ۱۲ منہ ۸۷۹ یہ لیتے بعد کا ترجمہ ہے  
یا آپ کی کمال مردت و عنایت اور غریب خلقی تھی کہ دوسری بیبیوں سے حضرت عائشہؓ کے گھر میں جانے کے لئے معذرت کرتے تھے۔ حالانکہ آپ پر باری باری  
رہنا واجب تھا۔ بعضی روایتوں میں لیتے دے یعنی آپ پوچھتے تھے کہ حضرت عائشہؓ کو پاس جانے میں کتنے دن باقی ہیں اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ بیمار  
تھے اور بیماری میں آپ کو حضرت عائشہؓ کے گھر میں زیادہ آرام ملتا ہے۔ ۱۲ منہ

مَرَضُهُ آيَنَ اَنَا الْيَوْمَ آيَنَ اَنَا عَدَّ اِسْنِطَةً  
يَوْمَ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي فَصَنَهُ اللَّهُ  
بَيْنَ سَجْرِي وَتَحْرِي وَدُفِنَ فِي بَيْتِي -

۸- حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِذَالٍ عَنْ عُرْوَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي كُفِّيَ عَنْهُ  
مِنْهُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا  
قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ كَلَا ذَٰلِكَ أُبْرِدَ  
قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ خَشِيَ أَوْ خَشِيَ أَنْ يَتَّخَذَ  
مَسْجِدًا أَوْ عَنْ هِذَالٍ قَالَ كُنَّا فِي عُرْوَةَ بْنِ  
الرُّبَيْرِ وَلَمْ يُؤْكَدْ لِي -

۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ  
سُفْيَانَ الثَّمَارِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى  
قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَمًّا -  
۱۰- حَدَّثَنَا قُرُوبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ  
مُسَهَّرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ لَنَا  
سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَاطِطُ فِي زَمَانِ الْوَلِيدِ بْنِ  
عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَذُوا فِي بَنَائِهِمْ فَبَدَتْ لَهُمْ  
قَدَمٌ فَفَزِعُوا وَظَنُوا أَنَّهُ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا يَعْلَمُ

فرماتے تھے آج میں کہاں رہوں گا کل میں کہاں رہوں گا؟ آپ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کا دن دوں سمجھتے تھے (حضرت عائشہ فرماتی ہیں)  
آخر جس دن میرے ہاں آپ کے رہنے کی باری تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرے پہلو  
اور سینے کے درمیان سے اٹھا لیا۔ اور آپ میرے ہی گھر میں مدفون ہوئے  
حدیث ۱۳۰۷ (از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از ہلال از عروہ) حضرت  
عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیماری میں جس آپ  
جانبرہ ہو سکے، فرمایا یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو، جنہوں نے انبیاء  
کی قبروں کو مسجد گاہیں بنالیا۔ آپ فرماتی ہیں کہ اگر یہ ڈرنے ہوتا تو قبر  
مبارک کو ناپا کر دیا جاتا۔ صرف یہی وجہ ہے کہ آپ کو یہ اندیشہ ہوا یا  
لوگوں کو اندیشہ ہوا کہ آپ کی قبر مسجد گاہ نہ بنالی جائے (لہذا موجودہ شکل  
میں قبر بنائی گئی) راوی ہلال کہتے ہیں میری اولاد نہیں لے لیکن عروہ نے  
میری کنیت رکھ دی ہے۔

حدیث ۱۳۰۸۔ (از محمد از عبد اللہ از ابو بکر بن عیاش از سفیان  
تتمار کجھ فروش) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی کمی، وہ  
اونٹ کی کوبان کی طرح تھی

حدیث ۱۳۰۹۔ (از فروہ از علی بن مسہر از ہشام بن  
عروہ) حضرت عروہ رضی فرماتے ہیں ولید بن  
عبد الملک کے زمانہ حکومت میں حضرت عائشہ رضی کے  
مجھ کے دیوار گری، تو اسے بنانے لگے۔ ایک پاؤں ذرا سا  
ظاہر ہوا، تو لوگ گھبرا گئے سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کا قدم مبارک ہے کوئی ایسا شخص نہ تھا، جو یہاں نہ  
ہو، یہاں تک کہ حضرت عروہ رضی نے فرمایا۔ نہیں،

اسے آپ کو انہی کے دن کا اشتیاق رہتا کہ ان کی باری کب آتی ہے اور یہ خیال کر کے کہ ان کی باری میں اب کتنی دیر ہے، بار بار پوچھتے آج کس کی باری  
ہے۔ یہ آپ کی شروع بیماری کا ذکر ہے تو اس دوسری حدیث کے خلاف نہ ہو گا جس میں یہ مذکور ہے کہ آپ نے دوسری بیماریوں سے اجانت لے کر اپنی بیماری  
کے دن حضرت عائشہ رضی کے گھر میں بسر کئے ۱۳ منہ ۱۴ باب کا مطلب یہ ہیں سے نکلتا ہے۔ اس حدیث سے گھر میں دفن کرنے کا جواز بھی معلوم ہوا ۱۵ منہ ۱۶ باب  
اس کو یا اس کی طرف مسجد کرنے لگیں۔ حدیث اور نیز بھی ہے ۱۷ منہ ۱۸ باب کا مطلب یہ ہیں سے نکلتا ہے۔ اس حدیث سے گھر میں دفن کرنے کا جواز بھی معلوم ہوا ۱۹ منہ ۲۰ باب  
سے ثابت کرنا ہے ۲۱ منہ ۲۲ باب البیہر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابو بکر و عروہ کی قبریں بھی اسی طرح کی تھیں چنانچہ امام حنفی و امام ابو حنیفہ و امامی

ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَهُمْ عُمَرُوهُ لَا وَاللَّهِ مَا  
هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عَمْرٍو وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَوْصَتْ عَبْدَ اللَّهِ  
الزَّيْدَ لَا تَدْفِنِي مَعَهُمْ وَادْفِنِي مَعَ  
صَاحِبِي بِالْبَقِيعِ لَا أُزَكِّي بِهِ أَبَدًا -  
۱۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
ابْنُ عَبْدِ الْحَكِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرَوَيْنِ مَيْمُونِ الْأَوْقَعِيِّ  
قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ  
إِنِّي عُمَرَاؤُهُ هَبْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ  
فَقُلْ يَقْرَأُ عَمْرُؤُنِ الْخُطَابَ عَلَيْكَ السَّلَامُ  
ثُمَّ سَأَلَهَا أَنْ أُدْفِنَ مَعَ صَاحِبِي قَالَتْ كُنْتُ  
أُرِيدُكَ لِنَفْسِي فَلَمْ تَشِدَّ لَهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي  
فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ مَا لَدَيْكَ قَالَ أَذِنْتُ  
لَكَ يَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مَا كَانَ شَيْءٌ  
أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجِعِ فَإِذَا أَقْبَعْتُ  
فَأَحْبِلُونِي ثُمَّ سَلِمُوا ثُمَّ قُلْ يَسْتَبْكُونَ

خدا کی قسم یہ قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں بلکہ یہ قدم حضرت  
عمرؓ کا ہے لہٰذا اسی اسناد سے ہشام نے بجاوالہ اپنے والد عمروہؓ  
حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے وفات کے  
وقت حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو وصیت کی کہ مجھے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پاس دفن  
نہ کرنا بلکہ مجھے بقیع میں باقی سوکنوں کے ساتھ دفن کرنا میں نہیں چاہتی  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میری بھی تعریف ہو اگر سہ  
حدیث ۱۳۱۰۔ (از قتیبہ از جریر بن عبد الحمید از حصین بن عبد الرحمن  
عمر بن ميمون اودی فرماتے ہیں کہ میں نے عمرؓ نے خطاب کو دیکھا  
(آپ زخمی تھے) اپنے اپنے بیٹے عبداللہ بن عمروؓ سے فرمایا۔ اے عبداللہ  
اُمّ المؤمنین حضرت عائشہؓ کے پاس جا اور میری طرف سے عرض کر  
کہ عمرؓ آپ کو سلام عرض کرتا ہے پھر یہ ان سے عرض کر کیا میں اپنے  
دلوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہو جاؤں (عبداللہ بن عمروؓ عمرؓ کے لئے  
یہی پیغام دیا) حضرت عائشہؓ نے جواب دیا۔ چاہتی تو میں اپنے لئے  
مٹی مگر آج ایسا دن ہے کہ مجھے ضرور آپ کو مقدم رکھنا ہوگا (اُمّ  
المؤمنین اور تمام صحابہؓ ایک حدیث کے مضمون کی وجہ سے حضرت  
عمرؓ کے وصال سے بہت سے فتنوں کے سر اٹھانے کا اندیشہ کرتے تھے۔  
لہٰذا عالم اسلام پر تیسرا افسوسناک دن تھا) ابن عمروؓ والیں گئے تو  
حضرت عمرؓ نے پوچھا: کیا جواب لائے ہو؟ انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے اجازت دے دی تھی کہ حضرت عمرؓ نے کہا جتنا  
مجھے یہاں مدفون ہونے کا خیال تھا اتنا مجھے اُکریات کا خیال نہ تھا۔ جب میں مر جاؤں تو میرا جنازہ لے جانا اور حضرت عائشہؓ کو سلام کہنا۔

روایت کی رو سے قبر کو ہان کی طرح بنانا افضل جانتے ہیں لیکن شافعی نے مسلح بنانا افضل کہا ہے۔ سہ ہوا کہ ولید کی خلافت کے زمانہ میں اس نے عمر بن عبدالعزیز کو  
جو اس کی طرف سے مدینہ کے عامل تھے بلکہ ان کے زوجہ مطہرات کے چچے جعفرؓ کو مدینہ کے روادار حضرت علیؓ کے قبر مبارک بلکہ قبر وکد نماز میں ادھر منہ نہ ہو  
عمر بن عبدالعزیز نے یہ چچے جعفرؓ کو شہر و مدینہ کے لئے اس وقت ایک پاؤں اندر سے نمودار کیا۔ عروہ نے بتایا کہ یہ حضرت عمروؓ کا پاؤں ہے ۱۲۔ سہ حضرت عائشہؓ  
کی لکھنوی تھی انہوں نے فرمایا کہ میں اس لائق نہیں کہ لوگ میری تعریف کریں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوئی تو لوگ آپ کے ساتھ میری ذکر کریں گے اور  
دوسری بیہوں پر میری ترجیح و فضیلت بیان کریں گے کہ وہ سب بقیع میں دفن ہوئیں اور میں خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۱۳۔ سہ سلمان اللہیہ حضرت عمرؓ  
کی مرضی اختیار اور حتیٰ شامی انہوں نے یہ خیال کیا کہ شاید حضرت عائشہؓ مدینہ کے لئے میری مروت سے ادنیٰ سمجھ کر کہ میں امیر المؤمنین ہوں اس کی اجازت دے  
دی ہو لیکن دل سے نہ چاہتی ہوں کہ میرے سے بد پھر اجازت لینا، مرنے کے بعد کچھ دباؤ نہیں رہتا ۱۴۔ منہ

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَأَذِّنُوا لِي  
وَالْآخِرَةُ وَفِيهِ إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي لَا  
أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقُّ بِهَذَا إِلَّا مَرُومٌ هُوَ لَا  
التَّغْيِيرَ الَّذِينَ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ سَرِاحٌ فَمَنْ  
اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُمْ أَوْ خَلِيفَتُهُ فَاسْمَعُوا  
لَهُ وَأَطِيعُوا فَاسْتَسَى عُمَرَانُ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ  
وَالرَّبِيعَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَعْدُ  
ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَوَلَجَّ عَلَيْهِ شَاكٌّ مِمَّنْ  
الْأَنْصَارُ فَقَالَ أَنْبِئْ يَا مَيِّزُ الْمُؤْمِنِينَ بِبَشَرِي  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ لَكَ مِنَ الْقَدَرِ فِي أَنْفُسِهِمْ  
مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ اسْتَخْلَفْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ  
الشَّهَادَةُ بَعْدَ هَذَا أَكَلَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي يَا ابْنَ  
أَخِي وَذَلِكَ كِفَافٌ لَا عَلَى وَلَا لِي أَوْ خَلِيفَتُهُ  
مِنْ بَعْدِي يَا لَهَا جَرِيرِينَ الْأَوَّلِينَ خَيْرًا أَنْ  
يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَأَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ  
حُرْمَتَهُمْ وَأَوْصِيَهُ يَا لَأَنْصَارٍ يَخْلَعُونَ الَّذِينَ  
تَبَوَّأُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ

اور عرض کرنا کہ عمن الخطاب آپ کے حجرے میں آنے کی اجازت  
چاہتا ہے۔ اگر وہ اجازت دیں تو دفن کرنا۔ اگر اجازت نہ دیں تو  
جہاں اور مسلمانوں کی قبریں ہیں مجھے وہیں دفن کرنا اور خلافت  
کا حقدار میں ان لوگوں سے زیادہ اور کسی کو نہیں سمجھتا جن سے آپ  
بوقت وصال راضی تھے جسے یہ لوگ خلیفہ مقرر کریں اس کا حکم  
ماننا اور اطاعت کرنا۔ چنانچہ آپ نے حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت  
طلحہؓ حضرت زبیرؓ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ اور سعد بن ابی  
وقاصؓ کے نام خود متعین کر دیئے۔ ایک انصاری نوجوان جو  
آپ کے پاس بیٹھا تھا کہنے لگا اے امیر المؤمنین آپ کو اللہ تعالیٰ  
کی طرف سے خوشخبری اور بشارت مل چکی ہے۔ ایک تو اسلام اور  
مسلمانوں میں جو مقام آپ کو حاصل ہے وہ آپ کو بھی معلوم ہے،  
دوسرے آپ نے دورِ خلافت انتہائی عدل سے گزارا۔ تیسرے ان تمام  
بائوں کے بعد شہادت نصیب ہو رہی ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جیسے  
(یہ بات نہیں کہیں میں بے فکر نہیں) میری تو یہ آرزو ہے کہ کاش یہ خلافت  
کا معاملہ بالکل برابر ہی رہے۔ نہ مجھے کچھ ثواب ہی ملے نہ مجھ پر کچھ وبال ہو سکے  
میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ لیں مہاجرین (کی قربانیوں  
اور جانثاریوں کی وجہ سے) ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہے ان کا حق پہچانے ان  
کی عزت کا خیال رکھے میں اسے انصار کے بارے میں بھی وصیت کرتا ہوں  
کہ انصار کے ساتھ بھی بھلائی کرتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مدینہ میں جگہ دی اور ایمان پر ثابت قدم رہے ان کی نیکیوں کی

سہ عشرہ بشرو میں سے یہی لوگ تھے ابو عبیدہ بن جراح کا انتقال ہو چکا تھا اور سعید بن زید گورنہ تھے مگر حضرت عمرؓ کے رشتے میں چچا زاد بھائی ہوتے تھے

اس لئے ان کا نام تک نہیں لیا۔ دوسری روایت میں یوں فرمایا۔ دیکھو عبداللہؓ میرے بیٹے کا خلافت میں کوئی حق نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ کا ایک ہی کام دیکھو

جو لوگ حضرت عمرؓ پر بیٹھے کرتے ہیں ان کو یہ

کارروائی دیکھ کر حق تعالیٰ سے شرمناک چاہیے جس شخص کی کمال نفسی اور عدالت کا یہ حال ہے کہ حکومت کے ساتھ اپنے عزیزوں کی ذرا رعایت نہ کی اور اپنے خاص بیٹے کو ایک دلی سہارا  
برابر رکھا ہو اور مرتے وقت بھی اس کو کوئی ترجیح نہ دی ہو بھلا کسی کا منہ ہے جس پر بیٹھے ملے۔ سالہ زمانے کے بدعاش اور اٹھائی گئے یہ اپنی آنکھ کا شہنشاہ نہیں دیکھتے اور  
بزرگوں کی آنکھ کا شکر دیکھتے ہیں۔ استغفر اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲۔ منہ۔ سالہ الشراکہ خلافت اور حکومت ایسی ہی نازک چیز ہے حضرت عمرؓ نے اس عدل کے  
ساتھ چلائی مگر مرتے وقت اسی نوعیت سمجھ کر خلافت کا نہ تو ثواب ملے نہ ہی عذاب ہو۔ برابر برابر تو جہلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جو  
رمز گذرا، اس کی نیکیاں قائم رہیں ۱۲ منہ

مَحْسَبِهِمْ وَيُعْطَى عَنْ مَسِيحٍ مَوْلَىٰ أَوْصِيَاءِ  
بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ أَنْ يُؤْتَى  
لَهُمْ بَعْدُ هُمْ وَأَنْ يُفَاتِلَ مِنْ دَرَجَتِهِمْ  
وَأَنْ لَا يُكْفَرُوا قَوْى طَاقَتِهِمْ۔

**بَاب** مَا يُكْفَرُ مِنْ سَبِّ الْأَعْوَاتِ  
۱۲۔ حَدَّثَنَا أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَسَبُوا الْأَعْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا  
قَدْ مَوَاتَا بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ الْحُجْدِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ  
وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ  
عَبْدُ الْقُدُّوسِ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ  
عَنِ الْأَعْمَشِ۔

**بَاب** ذِكْرِ شَرَارِ الْمَوْتَى  
۱۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عُمَرُ بْنُ مُرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ  
أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَّالْكَ سَابِرَ الْيَوْمِ فَانْزِلَتْ تَبَّتْ يَدَا  
أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ۔

قدر کرے ان میں اگر کوئی ذرا سا قصور وار نکلے تو درگزر کرے اور نیز  
میری یہی وصیت ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
کے عہد کا خیال رکھے یعنی کافروں سے جو عہد کیا جائے، اسے پورا  
کیا جائے۔ اگر وہ جزئیہ دیتے رہیں تو انہیں تنگ نہ کیا جائے اور مسلمانوں  
کی طرح انکی حفاظت کی جائے، اور کافروں سے عہد پورا کیا جائے اور انکے  
سوا دوسرے کافروں قتال کیا جائے اور ان کی طاقت زیادہ تکلیف نہ دی جائے۔

**باب ۸۸۱** مردوں کو گالیاں دینا منع ہے  
حدیث ۱۳۱۱۔ (از آدم از اعمش از مجاہد) حضرت عائشہ سے روایت  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کو گالیاں مت دے و کیونکہ  
انہوں نے جو عمل کیے تھے اُن کا بدلہ پا چکے ہیں۔ اس حدیث  
کو آدم بن ابی ایاس کیساتھ علی بن جعد اور محمد بن عمرو اور ابن ابی عدی  
نے بھی شعبہ سے روایت کیا نیز عبد اللہ بن عبد القدوس اور محمد بن انس  
نے بھی اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا ہے۔

**باب ۸۸۲** برے اور شریر مردوں کی بُرائی بیان  
کرنا درست ہے

حدیث ۱۳۱۲۔ (از عمر بن حفص از حفص از عمر بن مروان سعید بن  
جبیر) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ابولہبؓ نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو تَبَّالْكَ سَابِرَ الْيَوْمِ کہا تھا تو یہ سورت  
انازل ہوئی۔ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ۔ اَلْاٰخِرُ السُّورَةُ۔

یعنی کافروں سے عہد کرے اور ان کو مان دے اور وہ جزئیہ دے رہیں تو پھر ان کو تنگ نہ کرے ان کی جان و مال کی مسلمانوں کی طرح حفاظت کرے۔ ۱۲۔ منہ ۱۲۔ یعنی مسلمان  
جو رہ جائیں ان کا مرنے بعد عہد کرنا چاہیے۔ اگر کافر یا فاسق ہوں تو ان کا عہد کرنا درست ہے تاکہ دوسرے لوگوں کو تنبیہ ہو۔ ۱۳۔ منہ ۱۳۔ اب ان کو جبر کہنے میں  
کوئی فائدہ نہیں بلکہ ان کے عز و قریب اور شہرت و دار و ستوں کو ایذا دینا ہے البتہ حدیث کے راویوں کا کمال کرے ابولہبؓ بیان کرنا درست ہے کیونکہ اس میں دین کی حفاظت نقص  
ہے۔ ۱۲۔ منہ ۱۲۔ باب لا اکرہا ما بجا رہی ہے یہ ثابت کیا کہ جس حدیث میں مردوں کی بُرائی کرنا منع ہو ہے اس سے گمراہ مسلمان مجرم ہے جو بظاہر تنبیہ کر لے ہوں، لیکن کافروں  
فاسقوں کی بُرائی تو کرے بعد بھی درست ہے جیسے ابن عباسؓ نے ابولہبؓ مردوں کی بُرائی اس کے مرنے بعد بیان کی ۱۳۔ منہ ۱۳۔ جب یہ آیت اترا کہ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ  
اَلْاٰخِرُ سُوْرَةُ یعنی اپنے قریب رشتہ داروں کو توڑا تو اپنے عطا ہوا ہر چہ سے اور قریش کے لوگوں کو بکرا دہ سب کاٹے ہوئے پھر آپؐ ان کو نکلے خدا کا تبارک ابولہبؓ کہنے لگا یہ خلی ہر  
سالہ دن کیا تو نے ہم کو اس بات کیلئے اکٹھا کیا تھا اس وقت یہ سورت اتری تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ۔ یعنی ابولہبؓ ہی کے دونوں ہاتھ ٹوٹے اور ہلاک ہوا۔ ۱۴۔ منہ ۱۴۔



# کتاب الزکوٰۃ

## بَابُ وَجُوبِ الزَّكَاةِ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ الْح

زکوٰۃ تیسرے درجے میں ہے اور قرآن میں بھی تیسرے درجے میں ذکر ہے۔ ایمان کے نماز سے زکوٰۃ۔

حدیث میں ہے جُنَیِّ الْاِسْلَامِ عَلٰی خَمْسٍ الْح عَلٰی اِسْلَامِ عَلٰی نَمَازٍ عَلٰی زَكَاةٍ الْح

فرضیت :- اس کی فرضیت مکہ میں ہوئی اور جہاں مدینہ میں ہوا۔

اقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ الْح یہ آیت مکی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو سَفْيَانَ - قَدْ كَرَّحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُؤَدِّبُ الصَّلَاةَ وَ

وَالْعَقَاف

زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہنے کی وجہ :- معنی کے زکوٰۃ کے معنی نزار کے ہیں۔ اور جب مال سے زکوٰۃ نکالی جائے

تو باقی مال بڑھتا ہے معنی کے زکوٰۃ کے معنی طہارت :- جب زکوٰۃ نکال دی جاتی ہے تو باقی مال پاک ہو جاتا ہے۔

مَارِبٍ :- اسے چار طرح پڑھنا جائز ہے۔ اَرَبٍ :- معنی حاجت اَرَبٍ :- اَرَبٍ :- معنی صاحب حاجت

اس وقت مبتداء خبر نہیں۔ خود اس کے معنی ہیں کہ صاحب حاجت ہے اور پہلے دو میں کہ مبتداء محذوف ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْح حَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِ - جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی

تو بعض نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ میں ان سے لڑائی کروں گا حتیٰ کہ "عَنَّا"

بھی نہیں۔ عَنَّا بمعنی چار ماہ کا بکری کا بچہ۔

اصل میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے میں دو فرقے ہو گئے تھے (۱) مسلمہ کذاب، اس کا فرقہ نبوت کے

اجراء کا قائل ہو گیا تھا۔ (۲) اسود - اس کے پیروؤں نے زکوٰۃ اور نماز میں فرق کر دیا تھا۔ یہ دوسرا فرقہ اپنی مرضی

کے ساتھ خرچ کرنے لگا۔ دونوں فرقوں سے صدیق اکبرؓ نے جہاد کیا۔ مسلمہ کذاب کو قتل کیا اور دوسرا فرقہ زکوٰۃ پر

رضا مند ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے ابتداء مانعین زکوٰۃ سے جہاد کرنے سے ابوبکر صدیقؓ کو روکا تھا۔ ان کی دلیل یہ

تھی کہ جب یہ نافرمانی کرتے ہیں تو باغی ہوئے اور باغی سے جہاد ٹھیک نہیں۔ بعد میں ان کی سمجھ میں آیا کہ اسلام کی بنیاد

پانچ چیزوں پر ہے اور ان کا منکر کافر ہے۔

کتاب الملل والنحل :- میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عرب کے لوگ چار فرقوں میں ہو

گئے تھے (۱) ثابت قدم رہا۔ انہوں نے کسی چیز کو تبدیل نہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اطاعت کرتے رہے یہ فرقہ اہل



حق تھا۔ فرقہ (۲) نماز پڑھتے تھے۔ زکوٰۃ کو خزانہ شاہی میں دینے کے منکر تھے۔ فرقہ (۳) اس نے اعلان نبوت کر دیا تھا سماع بنت حارث نے بھی دعویٰ نبوت کر دیا تھا۔ مسلمانہ کذاب بھی مدعی نبوت تھا۔ فرقہ (۴) انہوں نے دعویٰ نہیں کیا اور نہ کسی فرقے میں داخل ہوئے بلکہ انہوں نے توقف کیا کہ جو فرقہ غالب آئے گا اس میں شریک ہو جائیں گے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پہلے فرقے کے علاوہ سب کے ساتھ جہاد کیا تھا۔

قَوْلُهُ كَوْمَنْعُوْنِي عِنَّا قًا۔ عناق تو زکوٰۃ میں دیا ہی نہیں جاتا بلکہ ایک سال والا دیا جاتا ہے تو عناق صدق اکبر رضی اللہ عنہ نے کیوں فرمایا۔ ۹

جواب ۱۔ یہ لفظ فرضی ہے مطلب یہ ہے کہ اگر اس کو بھی روکیں تب بھی میں جہاد کروں گا۔

جواب ۲۔ اگر کسی کے پاس بڑے اور چھوٹے جانور ہوں۔ بڑے سب مرجائیں تو چھوٹوں میں ایک دیا جاتا ہے۔

جواب ۳۔ بعض جگہ روایات میں عناق کی جگہ عقال آتا ہے۔ عقال یعنی وہ سی جس سے اونٹ باندھا جاتا ہے عقال تو زکوٰۃ میں دیا ہی نہیں جاتا لہذا یہ مبالغہ کہا کہ اگر کوئی سی سے بھی انکار کرے تب بھی جہاد کروں گا۔ ایسے ہی عناق کو بھی مبالغہ کہا۔

وَعَاءٌ اُونُٹ کی آواز۔ کنز۔ وہ خزانہ جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسٍ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسٍ دُونَ صَدَقَةٍ وَلَا لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةٍ اَوْ سِقِّ صَدَقَةٍ۔

اَوْ قِيَّةٌ۔ چالیس درہم کا ہوتا ہے معلوم ہوا کہ دو سو درہم سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ (زکوٰۃ) نہیں۔ پانچ وسقوں سے کم میں عشر نہیں۔ پانچ وسق آج کل تقریباً تیس من ہوتے ہیں۔ وسق چالیس صاع کا ہوتا ہے۔ یہاں صدقہ بمعنی عشر ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک اس سے کم میں صدقہ یعنی عشر نہیں۔ ہمارے نزدیک جتنا بھی ہو خواہ نصاب ہو یا نہیں عشر دینا پڑیگا مگر فرق یہ ہے کہ جس میں محنت کرنی پڑتی ہے اس میں تو نصف عشر ہوگا اور بارش وغیرہ کے پانی سے پیداوار ہو تو اس میں عشر ہوگا۔

حدیث میں یہ جو ہے کہ پانچ وسقوں سے کم میں صدقہ نہیں اس صدقہ سے مراد زکوٰۃ ہے اور اس سے مراد مال تجارت ہے۔ زکوٰۃ مراد لینے میں قربانہ یہ ہے کہ حدیث کے پہلے لفظ صدقہ سے مراد بالاتفاق زکوٰۃ ہے۔ (یعنی لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسٍ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ اس میں لفظ صدقہ سے مراد زکوٰۃ ہے۔

## کتاب الزکوٰۃ

## کتاب زکوٰۃ کے بیان میں

## باب ۸۸۳ زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

پناہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ **وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ** (نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو) (۲۴۷) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ مجھے ابوسفیان نے آنحضرتؐ کی حدیث بیان کی کہ آپؐ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی، اور پاکدامنی (یعنی زنا سے بچنے) کا حکم دیتے تھے۔

**حدیث ۱۳۱۳۔** (از ابو عاصم ضحاک بن مخلد از زکریا ابن اسحاق از یحییٰ بن عبد اللہ بن یحییٰ از ابو عبد اللہ) حضرت ابن عباس رضی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا کہ انہیں کلمہ شہادت (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، کی دعوت دے۔ اگر وہ اطاعت کریں، تو انہیں احکام الہی سے آگاہ کر کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ بھی مان لیں تو انہیں بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں سے صدقہ (زکوٰۃ) فرض کیا ہے۔ جو کہ ان کے مالداروں سے لے کر ان ہی کے ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا جائے ۷

**حدیث ۱۳۱۴۔** (از حفص بن عمر از شعبہ از محمد بن

سہ یہ فقہ اور پر گزر چکے شروع کتاب میں جس میں ہرق بادشاہ و روم کا ذکر ہے۔ ۱۳ منہ ۷۵ سترہ سہری یا سترہ سہری میں جب آپ غزوہ تبوک سے لوٹ کر آئے تھے ۱۳ منہ ۷۵ اس حدیث سے بھی زکوٰۃ کی فرضیت ثابت ہوئی۔ قسطلانی نے کہا۔ حدیث سے یہ بھی نکلا کہ کافر کو زکوٰۃ دینا درست نہیں۔ اسی طرح اگر اپنے شہر میں محتاج لوگ موجود ہوں تو دوسرے شہروں میں زکوٰۃ کا مال بھیجنا منع ہے اگر ایسا کر لیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی ۱۲ منہ

## باب ۸۸۴ زکوٰۃ و قول

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو سُهَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَرْثَدُ يَا صَلُوةَ وَالزَّكَاةَ وَالصَّلَاةَ وَالْعِفَافَ۔

**۱۴۔** **حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ أَدْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا ذَلِكَ فَاَعْلَمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا ذَلِكَ فَاَعْلَمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ أَفْرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تَتَوَخَّلُ مِنْ أَغْنِيَاءِهِمْ وَتُرَدُّ فِي فُقَرَاءِهِمْ۔**

**۱۵۔** **حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا**

شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مُوهِبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ  
أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ مَالَهُ  
مَالَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ  
مَالَهُ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيْمُ  
الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَ  
قَالَ بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عُمَانَ وَأَبُوهُ عُمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي  
أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ أَخْشَى أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدٌ  
غَيْرُ مَحْفُوظٍ إِنَّمَا هُوَ عَمْرٌ وَ-

۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
سَعِيدٍ عَنْ حَكَّانَ عَنْ أَبِي ذُرَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ  
تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيْمُ الصَّلَاةَ  
الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ

عثمان بن عبد اللہ بن مویہ از موسی بن طلحہ (ابو ایوب کہتے ہیں  
کہ ایک آدمی نے اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ  
کوئی ایسا کام بتائیے کہ جو مجھے جنت میں لے جائے۔ کسی دوسرے نے  
کہا کہ اسے کیا ہوا، اسے کیا ہوا؟ (یہ پوچھنے کی کیا ضرورت ہے)  
آپ نے فرمایا کیوں ضرورت کیوں نہیں؟ یہ تو بڑی ضروری بات ہے۔  
سُن۔ اللہ کی عبادت کیا کر۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، نماز صحیح  
ادا کر۔ زکوٰۃ دیتا رہ، صلہ رحمی کیا کر لے بہز راوی نے بحوالہ شعبہ  
از محمد بن عثمان مع والد عثمان بن عبد اللہ از موسی بن طلحہ از ابو ایوب  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی۔ امام  
بخاری رح کہتے ہیں کہ مجھے خوف ہے کہ محمد بن عثمان  
کی جگہ عمرو بن عثمان ہوگا۔ ۱۳۱۵ھ

حدیث ۱۳۱۵- (از محمد بن عبد الرحیم از عفان بن مسلم از  
وہیب از یحییٰ بن سعید بن حیان از ابو زرعمہ) حضرت ابو  
ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بدو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا  
کہ مجھے ایسا کام بتائیے، کہ اس کے کرنے سے میں  
بہشت میں چلا جاؤں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کی  
عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، فرض نماز  
ادا کرتا رہ اور فرض زکوٰۃ دیتا رہ۔ اور رمضان  
کے روزے رکھتا رہ وہ بدو کہنے لگا۔ بخدا جس کے

۱۳۱۵- بعضوں نے کہا یہ خود ابو ایوبؓ تھے بعضوں نے کہا کوئی اعرابی تھا بعضوں نے کہا ابن مسعودؓ ۱۲ منہ ۱۳ منہ جب تو یہ کام کرے گا تو تجھ کو بہشت  
مل جائے گی۔ امام بخاری نے اس حدیث سے زکوٰۃ کی خصوصیت یوں نکالی کہ نماز کے بعد اس کو بیان کیا۔ دوسرے بہشت میں جانا زکوٰۃ دینے پر مخصص ہوا  
تو معلوم ہوا کہ زکوٰۃ نہ دینا وہ دورخ میں جا بیگا اور دورخ میں کسی چیز کی ترک سے ہوتا ہے جو واجب ہو ۱۴ منہ ۱۵ منہ امام بخاری نے دوسری سند بہز کی اسی لئے بیان  
کی کہ بعض بن عمرؓ کی انہوں نے بھی شبہ سے محمد بن عثمانؓ کہا ہے اور صحیح ہے کہ شبہؓ اس حدیث میں غلطی کی اور شریک یوں ہے عمرو بن عثمانؓ یحییٰ بن سعیدؓ قحطان اور حاکم اور  
ابو اسامہؓ اور ابو نعیمؓ سب نے عمرو بن عثمانؓ کہا ہے اور امام بخاری نے تاریخ میں کیا کہ یہ صحیح ہے اور دارقطنی اور نووی نے کہا کہ شبہؓ میں غلطی کی اور صحیح عمروؓ ہے ۱۶ منہ ۱۷ منہ  
اس حدیث میں تو صاف اور صحیح ہے مذکور ہے کہ زکوٰۃ فرض ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ حج کا ذکر نہیں کیا۔ بعضوں نے کہا راوی اس کو بھیول گیا ۱۴ منہ

رَمَضَانَ قَالَ وَاللَّهِ نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَدِيدُ عَلَى  
هَذَا فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ سَرَّكَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا -

۱۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي  
حَبَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا -

۱۸- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ  
قَدْ مَرَّ قَدْ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ  
هَذَا النَّحْيَ مِنْ رَبِّجَهْ قَدْ خَالَتْ بَيْنَنَا  
وَبَيْنَكَ كَفَّارُ مَضْرُوكَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ  
إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمَرْنَا بِشَيْءٍ تَأْخُذُ  
عَنكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ  
أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانُ  
بِاللَّهِ وَشَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقْدُ  
بِيَدِهِ هَكَذَا أَوْ قَامِ الصَّلَاةِ وَإِتْيَاءُ الزَّكَاةِ  
وَأَنْ تَوَدَّ وَأَحْسَسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ  
الدِّبَاةِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَقَّتِ وَقَالَ

قبضہ میں میری جان ہے، میں اس میں زیادتی نہ  
کروں گا لہ جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگا، تو  
آپؐ نے فرمایا۔ اگر کسی کو بہشتی آدمی دیکھنا ہو تو وہ  
اس شخص کو دیکھ لے۔

حدیث ۱۳۱۶ - (از مسدد از یحییٰ از ابن حبان ابو  
زرعہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی  
حدیث روایت کی ہے۔

حدیث ۱۳۱۷ - (از حجاج بن منہال از حماد بن زید از ابو  
جمروہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عبد القیس کا وفد  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ربیعہ قبیلہ کی ایک شاخ  
ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان مضر کے کفار حائل ہیں  
اور سولے شہر حرام (عزت والے مہینے) کے اور دنوں میں  
آپ کے پاس ہم نہیں پہنچ سکتے، لہذا ہمیں ایسی بات بتا  
دیجئے کہ ہم خود بھی سمجھ لیں اور جو لوگ یہاں آپ کے پاس  
نہیں آئے اور وہیں گھروں میں ہیں وہ بھی سیکھ سمجھ لیں۔ آپ نے  
فرمایا۔ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا  
ہوں جن باتوں کا حکم ہے وہ یہ ہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا،  
اور اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ کے انکی سے  
ایک خدا کا اشارہ کیا۔ دوسرے نماز پڑھنا، تیسرے زکوٰۃ دینا، مال غنیمت  
سے پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کرنا، چار باتوں سے روکتا ہوں  
کدو کے تونے سے، سبز لاکھی مرتبان سے، گرید کی ہوئی لکڑی کے برتن سے، اور روغنی برتن سے

۱۷- حدیث کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور گھٹاؤں کا بھی نہیں ۱۲ منہ سلہ ان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان ہے ۱۲ منہ سلہ مسدد  
یحییٰ بن سعید قطان کی یہ روایت مرسل ہے۔ کیونکہ ابو زرعہ تابعی ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا اور وہیب  
کی روایت جو اوپر گزری وہ موصول ہے اور وہیب ثقہ ہیں ان کی زیادت مقبول ہے۔ اس لئے حدیث میں کوئی علت نہیں ۱۲ منہ



## بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى اِيتَاءِ الزَّكَاةِ

قَالَ تَابُوا وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ  
فَاَحْوَاكُمْ فِي الدِّينِ -

۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَيْرٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا اِبْنُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ  
قَابِيسٍ قَالَ قَالَ جَبْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَابِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اِقَامَةِ الصَّلَاةِ  
وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالتَّصَدُّقِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ -

## بَابُ اِثْمِ مَا نَبَعَ الزَّكَاةُ وَقَوْلِ

اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَكْفُرُونَ الذَّهَبَ الْفِضَّةَ  
وَلَا يَنْفِقُوهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَاَوْفُوا  
مَا كُنْتُمْ يَكْفُرُونَ -

۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي لَيْثَانَ الْحَكَمِيُّ قَالَ  
اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي رَافٍ قَالَ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرَيْرٍ اَنْ عُرِيَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ  
سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي الْاِبِلُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرٍ  
مَا كَانَتْ اِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا نَظَاهُ  
بِاخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْعِزَّةُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرٍ  
مَا كَانَتْ اِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا نَظَاهُ بِاِظْلَافِهَا  
وَتَنْطَحُّهُ بِفَقْدِهَا قَالِ وَمِنْ حَقِّهَا اَنْ

## بَابُ زَكَاةِ كِي اَدَانِي كِي بِرِيعَتِ كَرْنَا - آيَتِ هِي

فَاَنْ تَابُوا وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَاَحْوَاكُمْ فِي الدِّينِ - اگر یہ  
لوگ توبہ کریں، نماز قائم کریں زکوٰۃ ادا کریں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں  
حدیث ۱۳۱۹۔ (از محمد بن عبد اللہ بن نمیر از عبد اللہ بن نمیر  
از اسمعیل از قیس) جریر بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے ان باتوں پر بیعت کی۔ نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ  
ادا کرنا۔ ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنا۔

## بَابُ

زکوٰۃ نہ دینے والے کا گناہ۔ اور آیت وَالَّذِينَ يَكْفُرُونَ  
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُوهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَاَوْفُوا  
مَا كُنْتُمْ يَكْفُرُونَ (توبہ ۳۴-۳۵) جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور فی سبیل  
خرچ نہیں کرتے الخ یعنی یکنے والوں تک جمع کرنے کا مزہ چکھو۔ ۳۴-۳۵

حدیث ۱۳۲۰۔ (از ابوالیمان حکم بن نافع از شعیب از ابو  
الزناد از عبد الرحمن بن ہریر از عرج) حضرت ابو ہریرہ رضی فرماتے  
ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) وہ اونٹ  
جن کی ان کے مالک نے زکوٰۃ نہ دی اچھے خاصے بن کر آئیں گے  
اور اپنے مالک کو پاؤں سے روندیں گے۔ اور جن بکریوں کی ان کے  
مالک نے زکوٰۃ نہ دی، اچھی حالت میں آئیں گی اور اپنے مالک کو  
کھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔ آپ نے  
فرمایا کہ ان کا یہ بھی حق ہے کہ جب وہ پانی کے پاس

رہیں (۱) علیہ وسلم کے عہد میں یا حشر نشر یا ملوگر کا یا حور و قصور و جنت کی نعمتوں اور دوزخ کے عذابوں کا تو وہ کافر ہے اور عاصی اسلام سے  
خارج ہے اس سے ملوثوں کی طرح برتاؤ نہیں کر سکتے نہ اس سے شادی و بیاہ درست ہے ۱۲ منہ ۳۵ آیت میں کفر کا لفظ ہے۔ کفر اسی مال کو کہیں گے جس کی زکوٰۃ  
نہ دی جائے گی اور اکثر صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے کہ آیت اہل کتاب اور مشرکین اور مومنین سب کو شامل ہے۔ امام بخاری نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے اور  
بعض صحابہ نے اس آیت کو کافروں سے خاص کیا ہے ۱۲ منہ ۳۵ مسلم کی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے۔ منہ سے کایں نے پیاس نہاں جس کا جو دن ہوگا اس دن  
یہی کرتے رہیں گے کہ اللہ بندوں کا فیصلہ کریں اور وہ اپنا ٹھکانا دیکھ لے یا بہشت میں یا دوزخ میں ۱۲ منہ

تُحَلِّبُ عَلَى الْمَاءِ وَقَالَ وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ  
الْقِيَمَةِ بِشَاةٍ يُحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يِعَارٌ  
فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدٌ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ  
بَلَغْتُ وَلَا يَأْتِي بَعِيرٌ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَةٍ  
لَهُ وَغَاءٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدٌ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ  
لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَغْتُ -

٢٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ الْقَاسِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَكُمْ بؤْرًا كَوْنَكُمْ مِثْلَ لَهُ مَا لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَيْءًا أَفْرَعُ لَهُ رَبِّيَنَانِ يُطَوِّفُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِمَا مَتْنِيهِ يَعْنِي بِشِدْقِيهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَا بَكَ أَنَا كُنْتُكُمْ ثُمَّ تَدَاوَا لِحُسْبَانِ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ الْآلِيَةَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ لَهُمْ دَبْلُ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخُلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ -

بَابُ مَا أُدِيَ زَكَاةُ فَلَيْسَ بِكَفَرٍ  
يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ

پہنچیں تو ان کا دودھ دوہا جائے گا (کیونکہ پانی پر اکثر غریب فقیر لوگ جمع ہوتے ہیں وہاں دودھ دوہا جاتے تو انہیں بھی دیا جائے اور قیامت کے دن ایسا نہ ہو کہ بکری تم میں سے کسی شخص کی گردن پر سوار ہو اور میں میں کر رہی ہو اور پھر وہ شخص کہے اے محمد (میری جان چھڑاؤ) میں کہوں گا، میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے حکم خدا کی تبلیغ دنیا میں کر دی تھی۔ اور ایسا بھی نہ ہو کہ کوئی اونٹ کو اپنی گردن پر لادے ہوئے آئے اور وہ اونٹ اپنی آواز نکالے ہو بڑبڑا اور وہ شخص کہے اے محمد! (میری امداد کیجئے) میں تو وہاں یہی کہوں گا میں آج کچھ اختیار نہیں کھتا بیفنام الہی دنیا میں پہنچا چکا ہوں۔

**حدیث ۱۳۲۱۔** (از علی بن عبد اللہ) انما شتم ابن قاسم از عبد الرحمن  
ابن عبد اللہ بن دینار از ابو صالح التمان حضرت ابو حمزہ رضی فرماتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اس کو  
ادانہ کرے تو اس کے مال کو ایک گنجے سانپ کی شکل کا بنا دیا جائیگا جب کسی  
آنکھوں پر دو کالے ٹیکے ہونگے وہ اس شخص کے گلے کا طوق بنایا جائیگا۔  
پھر اس کے دونوں جڑوں کو پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہ آیت پڑھی - وَلَا يَحْصِبَنَّ اللَّهُ يَمِينَ  
يَبْعَثُكَ اَنْتَ رَبُّكَ لِمَا رَكِبْتَ لَمْ يَلِكْ بَدْوٌ وَجَيْلٌ هِيَ وَلَهُمْ مِهْنَةٌ  
سَجَّحِيسٌ مَّلَكُوهُ نَخْلٌ مُرَابِعٌ اِنْ كَادَهُ مَا تُطَوَّقُ نَعْمَ الْقِيَامَتِ كَةِ رَوْزِ-

۸۸۶۔ جس مال کی زکوٰۃ دے دی جائے تو وہ کمتر نہیں کہلائے گا۔  
ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، مانجھ اوقیہ سے کم

**سك** پانی پر اثر غریب فقیر لوگ جمع رہتے ہیں وہاں دودھ دوہنے سے یہ غرض ہے کہ کچھ دودھ غریب سکیوں کو بھی پلا یا جائے بعضوں نے کہا یہ حرم زکوٰۃ کی فرضیت سے پہلے تھا جب زکوٰۃ فرض ہوئی تو اب اگر کوئی صدقہ یا حتی واجب نہیں رہا۔ ایک حدیث میں ہے کہ زکوٰۃ کے سوا مال میں دوسرا حق بھی ہے اس کو ترمذی نے فہم بنت قیس سے نکالا ایک حدیث میں ہے کہ اوہ انہوں کو بھی یہی حق ہے کہ پانی کے کنارے ان کا دودھ دوہا جائے ۱۲ منہ **سك** بعضوں نے بوں تجربہ کر لیا ہے اس کے منہ کے دونوں کناروں پر بھیجیں ہوگا ۱۲ منہ **سك** یعنی حقیقہً طوق ہوگا بعضوں نے کہا طوق ہونے سے مجازی معنی مراد ہے یعنی اس پر وہاں ہوگا اور حدیث سے اس کا رد ہو چکا ہے ۱۲ منہ **سك** یعنی اس مال سے یہ آیت متعلق نہیں ہے وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الدَّهَبَ وَالْفِضَّةَ الْحَرَامَ معلوم ہوا اگر کوئی مال جمع کرے تو گنہگار نہیں بشرطیکہ زکوٰۃ دیا کرے گو تنقویٰ اور فضیلت کے خلاف ہے یہ تجربہ باب خود ایک حدیث ہے جس کو امام مالک نے ابن عمر سے مرفوعاً نکالا اور ابو داؤد نے ایک مرفوع حدیث نکالی جس کا مطلب یہی ہے ۱۲ منہ





قَالَ أَخْبَرَنَا حَصِينٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ  
مَرَرْتُ بِالرَّيْدَةِ فَإِنِّي أَنَا يَأْنِي ذَرَفْتُ مِلْكَةً  
مَا أَنْزَلَكَ مِنْ لَدُنْكَ هَذَا أَقَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ  
فَاخْتَلَفْتُ أَنَا وَمَعَاوِيَةَ فِي الَّذِينَ يَكُونُونَ  
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
قَالَ مَعَاوِيَةُ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ كُنْتُ  
فِيْنَا وَفِيهِمْ فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي ذَلِكَ فَقُلْتُ  
لِي عُمَانُ لِيَسْكُونِي فَكُتِبَ لِي عُمَانُ أَنِ اقْدِمِ  
السَّيْئَةَ فَقَدْ فَكَّرْتُ عَلَى النَّاسِ حَقِّي كَأَنَّهُمْ  
لَمْ يَرَوْني قَبْلَ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَانٍ فَقَالَ  
لِي إِن شِدَّتْ تَنَحَّيْتُ فَكُنْتُ قَرِيبًا فَذَلِكَ الَّذِي  
أَنْزَلْنِي هَذَا الْمَنْزِلَ وَلَوْ أَمَرُوا عَلَيَّ حَبِيشًا  
لَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ -

وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ربذہ کی طرف سے گزراۓ ربذہ  
مدینہ سے تین منزل پر ایک گاؤں ہے) وہاں مجھے حضرت ابو ذر رضی  
علیہ میں نے پوچھا (شہر چھوڑ کر یہاں (دیہات میں) کیسے آئے؟  
فرمایا میں شام میں تھا۔ حضرت معاویہ رضی عنہ سے اس آیت کے  
متعلق آئین یکنزوں الذہب والفضة ولا  
ینفقوہما فی سبیل اللہ اختلاف ہو گیا۔ معاویہ فرماتے  
تھے کہ یہ کتاب اہل کتاب کے بارے میں انتری ہے میں نے کہا  
نہیں ہم مسلمانوں کے لئے بھی یہی حکم ہے اور اہل کتاب کیلئے  
بھی یہی حکم دونوں میں خوب بحث ہوئی۔ انہوں نے حضرت عثمان  
کو میری شکایت لکھ بھیجی۔ حضرت عثمان نے مجھے مدینہ آنے کا  
حکم دیا میں مدینہ منورہ پہنچا۔ لوگ کثرت سے میرے ارد گرد جمع  
ہونے لگے۔ گویا پہلے مجھے انہوں نے نہیں دیکھا تھا۔ میں نے اس  
ہجوم کا ذکر کیا تو حضرت عثمان نے فرمایا اگر تم جاہو تو مدینہ کے

قریب کسی گوشے میں جا رہو یہی وجہ ہے میں یہاں رہنے لگا ہوں۔ اگر میرا سردار کسی حبشی کو بھی بنایا جاتا تو میں اس  
کی بات سنتا اور اطاعت کرتا۔

۱۳۲۵

حدیث از عیاش از عبد اللہ علی از جریری از ابو العلاء از حنف  
ابن قیس) دوسری سند (از اسحاق بن منصور از عبد الصمد از  
ان کے والد عبد الوارث از جریری از ابو العلاء بن شخیر) اعتقاف  
قیس فرماتے ہیں کہ میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا

۲۶- حَدَّثَنَا عِيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ  
عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَلْبِسٍ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ  
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

سلسلہ ربذہ ایک گاؤں ہے مدینہ سے تین منزل کے فاصلے پر ابو ذر غفاری رضی عنہ وہیں جا رہے تھے اور وہیں انتقال فرمایا ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی آیت عاکسہ یعنی حر کوئی سنا جانے  
جو رکھے مسلمان ہو یا کافر یہ آیت اس کو شامل ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ حضرت ابو ذر غفاری رضی عنہ نے مال شان صحابی اور زاہد اور روشی ہیں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے ایسے بزرگ شخص کے  
پاس غلام و غنہ لوگ بہت جمع ہوتے ہیں معاویہ نے ان سے یہ اندیشہ کیا کہ کہیں کوئی فساد نہ اٹھ کھڑا ہو حضرت عثمان رضی عنہ نے ان کو مدینہ بلا بھیجا تو خود چلے آئے عقیقہ اور حکم اسلام کی طاقت  
فرض ہے ابو ذر رضی عنہ نے ایسا ہی کیا مدینہ میں آئے تو یہاں شام سے بھی نیا وہ ان کے پاس جمع ہونے لگا۔ حضرت عثمان رضی عنہ کو بھی وہی اندیشہ ہوا جو معاویہ کو ہوا تھا انہوں نے صاف تو یہ  
نہیں کہا کہ مدینہ سے نکل جاؤ مگر صلاح کے طور پر ان کو ابو ذر رضی عنہ نے ان کی مرضی پر مدینہ کو بھی چھوڑ دیا اور ربذہ ایک گاؤں میں جا کر رہ گئے اور تمام وفات وہیں ہی ہو گئی آپ کی  
قبور وہیں ہے امام احمد اور ابو یعلیٰ نے فرمایا کہ ان کا لا لاجا نہیں ہے فرمایا جب وہ مدینہ سے نکلا جائیگا تو کہاں جائیگا انہوں نے کہا شام کے ملک میں اپنے  
فرمایا جب وہاں سے نکلا جائیگا عرض کیا پھر مدینہ میں آجاؤ گا۔ آپ نے فرمایا جب وہاں سے نکلا جائیگا تو کیا کرے گا ابو ذر رضی عنہ نے کہا میں اپنی تلوار و سبیل ان لوگ اصرار کیا  
آپ نے فرمایا میں تجھ کو اس سے بہتر بات نہ بتاؤں تو میں نے اور کہا مان لے اور جہاں وہ تجھ کو ملے گی ان کو چلا جا۔ ابو ذر رضی عنہ ہی حدیث یہ نقل کیا اور دم نہ مارا ۱۲ منہ

عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا  
 أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الشَّجِيرِ  
 أَنَّ أَحْفَافَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى  
 مَلِكِ مَكِّيٍّ فَرُكِبْتُ فَبَجَاءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعْرِ وَالثِّيَابِ  
 وَالْهَيْئَةِ حَتَّى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ  
 بَشِيرُ الْكَانِزِينَ بِرَضِيفٍ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي تَارِ  
 جَهَنَّمَ ثُمَّ يُوضَعُ عَلَى حَلَمَةٍ تَذْوَ أَحَدُهُمْ  
 حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نَعْصٍ كَتِفِهِ وَهُوَ مَوْضِعٌ عَلَى  
 نَعْصٍ كَتِفِهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةٍ تَذْوَ  
 يَتَزَلُّزَلُ ثُمَّ وَلَّى فَجَلَسَ إِلَى سَارِيَةٍ فَتَ  
 تَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَأَنَا لَا أَدْرِي مَنْ  
 هُوَ فَقُلْتُ لَهُ لَا أَرَى الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرِهُوا  
 إِلَيْكَ قُلْتُ قَالَ إِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا  
 قَالَ لِي خَلِيلِي قَالَ قُلْتُ وَمَنْ خَلِيلُكَ لَعَنُ  
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَاذِلُ النَّصِيرِ  
 أَحَدًا أَقَالَ فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنْ  
 النَّهَارِ وَأَنَا أَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ قُلْتُ  
 نَعَمْ قَالَ مَا أَحْبَبُّ أَنْ لِي مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا  
 أَنْفَقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرٍ وَرَأَيْتُ كَهْوَكَ  
 لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا وَلَا  
 وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهُمْ شَيْئًا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ

کہ ایک سخت بالوں، موٹے کپڑوں اور سادہ شکل والا آدمی اگر  
 کھڑا ہو گیا اس نے سلام کیا۔ پھر کہنے لگا مال جمع کرنے والوں  
 کو بتادے کہ جہنم کی آگ سے ایک پتھر گرم کر کے ان کے سینے  
 کی ٹھنڈی پر رکھا جائیگا اور وہ پتھر مونڈھے کے اوپر والی ہڈی سے پار  
 ہو جائیگا اور مونڈھے کے اوپر والی ہڈی پر رکھا جائیگا تو جہاں کی  
 ٹھنڈی سے پار نکل جائے گا۔ اس طرح وہ پتھر اوپر نیچے ڈھلکتا  
 رہیگا۔ یہ کہہ کر بیٹھ پھری اور ایک ستون کے پاس جا بیٹھا۔  
 میں اس کے پیچھے چلا اور اس کے پاس جا بیٹھا۔ مجھے معلوم  
 نہیں تھا یہ کون شخص ہے۔ میں نے کہا میرے خیال میں یہ لوگ  
 آپ کی بات سے ناراض ہوئے ہیں۔ اس نے کہا یہ لوگ تو  
 بے وقوف ہیں۔ مجھے میرے گہرے دوست نے ایک بات بتائی تھی  
 میں نے پوچھا کون گہرا دوست؟ کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 اے ابو ذر! اُٹھ اُٹھ کر دیکھنا ہے؟ میں نے سورج کو دیکھا اتنا  
 دن باقی ہے میرا خیال تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وہاں  
 اپنے کام کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا جی ہاں! آپ نے  
 فرمایا مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ میرے پاس اُٹھ پھاڑ جتنا سونا  
 ہو تو میں وہ سارے کا سارا بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالوں  
 صرف تین اشرفیاں رکھ لوں۔ حضرت ابو ذرؓ احنف بن  
 قیس سے کہنے لگے۔ یہ لوگ بے عقل ہیں دنیا اکٹھی کر رہے ہیں  
 بنی آدم میں ان سے نہ دنیا وی سوال کروں گا وفات

سے شاید تین اشرفیاں اس وقت آپ پر قرض ہوں گی یا آپ کا روزانہ خرچ تین اشرفیوں کا ہوگا۔ حافظ نے کہا۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مال جمع نہ کریگا  
 اولویت پر محمول ہے کیونکہ جمع کرنا والا کو زکوٰۃ دے تب بھی اس کو قیامت کے دن حساب دینا ہوگا اس لئے بہتر یہی ہے کہ جو کچھ آئے خرچ کر ڈالے ۱۲ منہ

وَبَيْنَ حَقِّ أَلْفَى اللَّهِ

تک نہ دینی مسئلہ پوچھوں گا

### بَابُ انْفَاقِ الْمَالِ فِي حَقِّهِ

۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَاسْلَطَهُ عَلَى هَكَاتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا -

### بَابُ الشَّرِّ فِي رَاحَةِ مَخْرُجِ كَرْنِ فِي فَضِيلَتِ

(از محمد بن مثنیٰ از یحییٰ از اسمعیل از قیس ابن مسعود فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دو آدمیوں پر رشک کر سکتے ہیں: اس مالدار پر جسے اللہ تعالیٰ نیک اور حق کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن و حدیث یعنی دینی تعلیم عطا کی اور وہ خود بھی اس پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیتا ہے۔)

### بَابُ الرِّيَاءِ فِي الصَّدَقَةِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَتَكُمْ بِالسَّنَةِ وَالَّذِي كَانَتْ تُؤْتُونَ مَالَهُ رِجَالًا تَنَاسَى وَلَا يَبُوءُ مِنَ اللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيدٌ وَالظَّلُّ التَّدْيُ -

### بَابُ خَيْرَاتِ فِي دُكْهُوَ كَرْنَا

آیت - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ الْآيَةَ - اے ایمان والو! اپنی خیرات احسان جتا کر اور غریب کو ستا کر برباد مت کرو۔ یہ تو اپنے مال کی خیرات میں کھانے کی طرح ہوگی جو اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھنے والے کافروں تک پہنچے۔ عباسؓ کہتے ہیں کہ صدقے کے معنی بالکل صاف۔ عکرمہؓ کہتے ہیں کہ وابل زور کا مینہ۔ اور طلّ شبنم ہے۔

اسلئے ابوذرؓ کا مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگ ان لوگوں سے کوئی غرض نہیں ہے کہ میں ان کی نافرمانی کا اندیشہ کروں نہ میں ان سے کوئی دنیا کا مال متاع چاہتا ہوں نہ دین کا علم میں حاصل کرنا چاہتا ہوں نہ میری بات کہنے میں مجھے کوئی نفع مانع ہے۔ سبحان اللہ! مسلمان مولویوں اور درویشوں کو حضرت ابوذرؓ کی طرح بے غرض اور مستول رہنا چاہیے اور شریعت کی بات سنانے اور خدا کا حکم پہنچا دینے میں کسی کی کچھ پرواہ نہ کرنا چاہیے کوئی نقاب یا امیر یا بادشاہ ملازم ہو جائے تو بالادار سے اپنی روٹی محنت و مشقت سے پیالے ان کی ناراضی یا رضامندی سے کچھ غرض نہ رکھے۔ اگر عالم یا درویش میں بہت بات نہ ہو اور وہ دنیا و دلوں کی رعایت یا مروت کیے تو وہ خدا کا چہرہ ہے ایسے عالم اور درویش دور جہاں چاہیے اس سے تو جاہل دنیا دار بہتر ہیں۔ مجھے زندہ کے مولوی اور مشائخ اکثر ایسے ملازمین مبتلا ہیں ان اللہ وانا اللہ راجعون ۱۲ منہ سکھ یعنی اللہ کے کلام میں جیسے فقراء اور محتاجوں کو کھلانے پر لائے، مدرسہ اور سرائے بنانے مجاہدین کیلئے جہاد کا سامان کرنے، طالب علموں کی خدا کا درپوشا کر گیا کر کے ۱۲ منہ سکھ یعنی لوگوں کو کھانے کیلئے تاکہ لوگ تعریف کریں اور حق کیلئے ایسی خیرات سے بچائے تو اب کے عذاب ہو گا ۱۲ منہ سکھ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے احسان جتنے والے اور فقیر کو سکھنے والے کی تشبیہی کیا کہ اس کے ساتھ تو معلوم ہو گا کہ کیا کار کی خیرات اس سے بڑھ کر لے لو ابے فائدہ اور برباد ہے ۱۲ منہ سکھ اسی سمیت میں آگے قابل اور طویل کا لفظ آیا ہے لہذا بخاری نے اپنی عادت کے مطابق ان کی تفسیر دی ۱۲ منہ۔

**بَابُ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَدَقَةً**

**مِنْ غُلُولٍ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا مِنْ كَسْبٍ**

**طَيِّبٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى قَوْلٌ مَعْرُوفٌ**

**وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ**

**يَتَّبِعُهَا أَذَىٰ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ**

**بَابُ هَلِ الصَّدَقَةُ مِنْ كَسْبٍ**

**طَيِّبٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَبْخُلُ اللَّهُ**

**الرِّبْوَةَ وَيَرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ**

**لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ إِنَّ الَّذِينَ**

**أَمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا**

**الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ**

**عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا**

**هُمْ يَحْزَنُونَ ۝**

ہے اللہ کے پاس۔ نہ ان کو خوف ہوگا نہ غم (قیامت میں)

**۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ سَمِعَ**

**أَبَا النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ**

**عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ**

**أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**

**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِي بَعْدَ لِي تَسْرِقَةٍ مِّنْ**

**كَسْبٍ طَيِّبٍ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ**

**اللَّهَ يَنْتَقِلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَرِيهَا لِصَاحِبِهَا**

**كَمَا يُرِيِّي أَحَدُكُمْ فَلَوْهَ حَتَّىٰ تَكُونَ مِثْلَ**

**بَابُ** چوری کے مال میں سے خیرات قبول نہ ہوگی۔

ہوگی۔ صرف حلال کمائی سے خیرات قبول ہوگی بموجب

اس آیت کے قَوْلٌ مَعْرُوفٌ الْآيَةُ نیک اور نرمی سے

بات کرنا اور معاف کرنا بہتر ہے اس خیرات سے جس کے

بعد ستایا جائے۔ اللہ تعالیٰ غنی اور مہربان ہے لہ

**بَابُ** حلال کمائی میں سے خیرات قبول ہوتی

ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں يَبْخُلُ اللَّهُ الرِّبْوَةَ وَيَرْبِي اللَّهُ

وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ إِنَّ الَّذِينَ

الضَّالِّينَ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

اللہ تعالیٰ سود کو گھٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے۔ اللہ کسی

ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا جو ایمان لائے اور بچے

کام کے نماز صحیح طور پر ادا کی زکوٰۃ دئی ان کے لئے اجر

حدیث (از عبد اللہ بن نبیر از ابو النضر از عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار

از والدش از ابو صالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حلال کمائی سے کھجور کے دانہ برابر خیرات کر اؤ

اللہ تعالیٰ صرف حلال کمائی سے ہی قبول کرتے ہیں تو اللہ اسے دامن بخیر

سے قبول کر لے گا۔ پھر خیرات کرنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ اس کی پرورش کرتا

رہتا ہے، جیسے تم میں سے کوئی شخص بچھڑے کو پالتا ہے حتیٰ کہ

اللہ تعالیٰ کی پرورش سے وہ خیرات کی چیز بہاڑ برابر ہو جاتی ہے

لہٰذا اس آیت سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں لکھا کہ جب چوری کے مال میں سے خیرات کریں تو جن لوگوں پر خیرات کرے گا ان کو جب اس کی خبر معلوم

ہوگی تو وہ بخیرہ ہونگے ان کو ایسا ہوگی ۱۱ منہ ۱۲ اس آیت کی مطابقت ترجمہ باب سے شکل ہے اس کی توجہ دیوں کی ہے کہ آیت میں صدقات سے وہی صدقہ مراد ہیں جو

حلال مال سے دیئے جائیں کہ اس کے آگے یہ بیان فرمایا ہے ولا تسموا الذبذبات تنفقون تک ۱۲ منہ ۱۳ حدیث میں ہے کہ اللہ کے دونوں ہاتھ دینے میں ہیں ایسا نہیں کہ ایک

ہاتھ میں دوسرے ہاتھ سے قوت کہ ہو جیسے مخلوقات میں ہوا کرتا ہے۔ بعض حضرات اس قسم کی تاویل اور تحریف نہیں کرتے اور ان کو اپنے ظاہری معنی پر چھوڑتے

الْجَبَلِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ دِينَارٍ وَقَالَ  
وَرَقَاءُ عَنْ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي مَرْثُومٍ وَرِزْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَ  
سَهْلٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ

۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثُومٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُعَيْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ  
ابْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ بَيَّأَنِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ  
يَنْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِمْ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا  
يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتُ بِهَا يَا لَأَمْسٍ لَقَبِلْتُهَا  
فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا

۳- حَدَّثَنَا أَبُو أَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَقْرُمُوا السَّاعَةَ حَتَّى يَكُونُ فِيكُمْ الْمَالُ  
فَيَفِضَ حَتَّى يَهْتَدِيَ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلْ صَدَقَتَهُ  
وَحَتَّى يَبْعُثَ رُفْهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَبْعُثُ رُفْهُ عَلَيْهِ لَا  
أَرْبَ

اس حدیث کو عبد الرحمن بن سعید کے ساتھ سلیمان بن دینار رحمہ اللہ نے بھی ابن دینار رحمہ اللہ سے روایت کیا۔ ورقاء نے اسے ابن دینار رحمہ اللہ سے روایت کیا۔ مسلم بن ابی مرثوم اور ریزد بن اسلم اور سہل بن صالح ان ابورہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ مسلم بن ابی مرثوم اور ریزد بن اسلم اور سہل بن صالح ان ابورہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

### بَابُ ۸۹ اس زمانے سے پہلے صدقہ دینا جب صدقہ

لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔

۱۳۲۸ حدیث (از آدم از شعبہ از معید بن خالد) حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ خیرات کرلو۔ ایک دن وقت آئے گا کہ صدقہ لے کر آدمی چلے گا، مگر اس کے قبول کرنے والا کوئی نہ ملے گا۔ آدمی کہے گا اگر توکل لے آتا تو میں قبول کر لیتا لیکن آج تو مجھے ضرورت نہیں (میں خود مالدار ہوں) ۱۳

۱۳۲۹ حدیث (از ابوالیمان از شعبہ از ابوالزناد از عبد الرحمن) حضرت ابورہرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک تم میں مال کی کثرت اور بہتات نہ واقع ہو جائے گی، قیامت قائم نہ ہوگی۔ اتنا مال بہہ نکلے گا کہ مالدار کو فکر ہوگی کہ کون اس کی خیرات لے گا؟ یہاں تک کہ مالدار کسی کو صدقہ دینے لگے گا تو دوسرا کہے گا۔ مجھے ضرورت ہی نہیں (میں کیوں لوں؟) ۹

یہ امام ترمذی نے کہا یوں کہنا کہ اللہ کے ہاتھ میں تشبیہ نہیں ہے بلکہ تشبیہ یہ ہے کہ اس کے ہاتھ ہمارے ہاتھ کی طرح ہیں ۱۲ منہ ۱۱ سلیمان کی روایت کو خود ابو یوسف اور ابو عوانہ نے وصل کیا اور ورقاء کی روایت کو امام بیہقی اور ابوبکر شافعی نے اپنی فوائد میں اور مسلم کی روایت کو قاضی یوسف بن یعقوب کتاب الزکوٰۃ میں اور ابونعیم اسماعیل کی روایتوں کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ قیامت کے قریب زمین کی ساری دولت باہر نکل آئے گی اور لوگ کم رہ جائیں گے۔ ایسی حالت میں کسی کو مال کی احتیاج نہ ہوگی۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت کو غنیمت سمجھو جب تم میں محتاج لوگ موجود ہیں اور جتنی ہو سکے خیرات کرلو۔ حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قیامت کے قریب ایسے جلد بظلمت ہوں گے کہ آج آدمی محتاج ہے کل امیر کویر جو گا ۱۲ منہ

## ۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو عَاصِمٍ التَّيْمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَشِيرٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُجَلُّ بْنُ  
خَلِيفَةَ الطَّائِي قَالَ سَمِعْتُ عِدِّيَّ بْنَ حَارِثٍ  
يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَجَاءَكَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعِيْلَةَ وَ  
الْأُخْرَى يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا قَطْعُ السَّبِيلِ فَإِنَّهُ لَا  
يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى تَخْرُجَ الْعِيرَ إِلَى مَكَّةَ  
بِغَيْرِ خَفِيرٍ وَأَمَّا الْعِيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ  
حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ  
يَقْبُلُهَا مِنْهُ ثُمَّ لَيَقْفَنَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ  
اللَّهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلَا تَرْجُمَانٌ يُفَرِّجُ  
لَهُ ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ أَوْتِكَ مَا لَا فَلَيقُولَنَّ بَلَى  
ثُمَّ لَيَقُولَنَّ أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَلَيَقُولَنَّ بَلَى  
فَيَنْطُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ ثُمَّ يَنْطُرُ عَنْ  
شِمَالِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ فَلَيَقْفَنَنَّ أَحَدُكُمْ النَّارَ  
وَلَوْ يَشْتَقُ ثَمَرَةً فَإِنَّ لَكُمْ يَجِدُ فِي كُلِّ مَلَكَةٍ طَائِبَةً -

## ۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُؤَيْنَةَ

حَدَّثَنَا (از عبد اللہ بن محمد از ابو عاصم نبیل از سعدان بن بشر از ابو ہبیر

از ہجل بن خلیفہ الطائی) عدی بن حاتم کہتے ہیں میں آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا۔ اتنے میں دو آدمی آئے۔ ایک  
غربت و فقر کا شکوہ کرنے لگا اور دوسرا راستے کی بد امنی کا۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیکن رہزنی تو تھوڑے  
دنوں کی بات ہے۔ عنقریب قافلہ مکہ تک بغیر کسی نگہبان و  
رہبر کے سفر کیا کرے گا۔ باقی رہا فقر و احتیاج کا مسئلہ تو قیامت  
اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ یہ حالت نہ ہو جائے، کہ  
ایک شخص خیرات لے کر نکلے گا اور اس کو قبول کرنے والا  
کوئی نہ ملے گا اور قیامت کے دن کوئی اللہ کے سامنے اس حال  
میں بالمشافہ کھڑا ہوگا کہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب  
اور پردہ نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی ترجمان و ترجمانی کرے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا کیا میں نے  
تجھے مال نہیں دیا تھا؟ بندہ کہے گا کیوں نہیں؟ و سرور دیا تھا۔ پھر  
اللہ میاں کہیں گے۔ کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا؟  
بندہ کہے گا ہاں! پھر بندہ دائیں بائیں دیکھے گا تو صرف آگ نظر آئے گی  
لہذا تمہیں آگ سے بچنا چاہیئے اگرچہ صرف ایک کھجور کا ٹکڑا خیرات  
دے کر۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اچھی بات ہی کہہ سکے

## ۱۳۳۱ حدیث (از محمد بن اسلم از ابو اسامہ از بُرید از ابو ہریرہ

از ابو موسیٰ اشعری) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۔ کہ راہ میں مسافر کو لوٹ لیتے ہیں یعنی رہزنی کرتے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ یعنی لفظی ترجمانوں سے یہاں تک کہ مکہ تک قافلہ نکلے گا اور کوئی خیر نہ ہوگا خیر  
کہتے ہیں اس شخص کو جو عرب کے ملک میں بربر قبیلے میں سے جہاں تک اس کی حد ہوتی ہے قافلہ کے ساتھ رہتا ہے وہ رستہ بھی بتاتا ہے اور لٹیروں سے حفاظت بھی کرتا  
ہے ۱۲ منہ ۱۳ جو ترجمہ کر کے بندے کا کلام اللہ سے عرض کرے اور اللہ کا ارشاد و بندے کو سنا لے بلکہ خود اللہ جل جلالہ کلام فرمائے گا۔ ۱۲ منہ اس حدیث سے  
ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں اللہ کے کلام میں آواز اور حروف نہیں ہیں۔ اگر آواز اور حروف نہیں ہیں تو بندہ سننے کا کیسے اور کبھی کا کیسے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی اگر  
خیرات نہ دے سکے تو رہزنی کے ساتھ جواب دے بھائی اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے صاف کرو۔ گھر کنا، بھوکا منع ہے ۱۲ منہ -

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُ بِهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَكْتُمُهَا أَرَبْعُونَ أَمْزَلَةً يَلْدَنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ.

**بَابُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ يَشِيقُ**

**تَمْرَةٍ وَاقْلِيلٍ مِنَ الصَّدَقَةِ وَ**

**مَثَلُ الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ**

**ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَضِيْعًا مِّنْ**

**أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ تَبْرُوءَةٍ إِلَىٰ كُنْهٍ**

**مِنْ حَيْثُ الشَّمَرَاتُ**

**۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ**

**سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمَانِ هُوَ أَحْمَدُ بْنُ**

**عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عُقْلَةَ**

**عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَزَلْنَا فِي**

**الصَّدَقَةِ كُنَّا نَحْمِلُ فَيَأْتِي رَجُلٌ فَتَصَدَّقُ وَشَيْءٌ**

**كَثِيرٌ فَقَالُوا مَرَّاتٍ وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ**

**فَقَالُوا إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقِ هَذَا أَفَنَزَلَتْ**

**وَالَّذِينَ يَكْمُلُونَ الْمُطَهَّرِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي**

**الصَّدَقَةِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جَهْدَهُمْ آلِيَةً**

فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی سونے کی خیرات لیکر نکلتے گا اور اسے لینے والا کوئی نہ ملے گا۔ اور ایسے آدمی بھی ملیں گے کہ ایک ایک کے پاس چالیس عورتیں ہوں گی۔ کیونکہ مرد کم ہوں گے اور عورتیں بہت ہوں گی۔

**باب ۸۹۲** آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا مکڑ یا تھوڑا

سا صدقہ دے کر۔ آیت ہے وَمَثَلُ الَّذِينَ

يُنْفِقُونَ إِلَىٰ أَجْرٍ لَا يَزِيدُ (جو لوگ اللہ کی رضا حاصل کرنے

کے لئے اور نیت درست رکھ کر خرچ کرتے ہیں ان کی خیرات

بانگ کی طرح ہے) اللہ کی رضا حاصل کرنے اور اپنے آپ کو مضبوط

کرنے کیلئے اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی خیرات کی مثال بانگ کی

طرح ہے الی آخرہ۔ ثمرات تک ہے

**۳۳۲- حدیث (از ابو قدامہ عبد اللہ بن سعید از ابو النعمان حکم بن عبد اللہ لہری**

**از شعبہ از سلیمان از ابو وائل) حضرت ابو مسعود انصاری فرماتے ہیں جب**

**آیت صدقہ نازل ہوئی ہم بوجھ ڈھوتے، مزدوری کیا کرتے تھے۔ ایک شخص**

**(عبدالرحمن بن عوف) آئے۔ انہوں نے بڑی خیرات کی، تو لوگ طعنہ لگنے لگے**

**یہ ریاکار ہے۔ ایک اور شخص آیا۔ اس نے صرف ایک صاع (کھجور) صدقہ**

**دی۔ لوگوں نے (تحقیر) کہا۔ اللہ اس کے ایک صاع کا محتاج نہیں اس پر**

**یہ آیت اتری۔ وَالَّذِينَ يَكْمُلُونَ الْكُلَّةَ مِنَ الْإِيْمَانِ (جو لوگ اہل ایمان میں سے خوشی سے**

**خیرات کرنے والوں پر طعنہ کرتے ہیں اور غریب خیرات کرنے والوں پر طعنہ کرتے ہیں وہ**

**ملے قیامت کے قریب یا تو عقوبت کی باتیں سنا رہے ہوں گے یا ملامتوں کی کثرت سے مردوں کی حالت ہو جائے گی ۱۲ من ۱۳ من یہ آیت سورہ بقرہ کے ۳۵ دین رکھتا ہے۔**

**اس آیت اور حدیث سے امام بخاری نے یہ نکتہ لاکھنڈر ہوتا ہے کہ بہت بڑی رقمیں اس پر جواب ملے گا۔ کیونکہ آیت میں مطلقاً ۱۰۱ من کا ذکر ہے جو قلیل اور اکثر سب کو شامل ہے ۱۲ من ۱۳ من ۱۴ من ۱۵ من ۱۶ من ۱۷ من ۱۸ من ۱۹ من ۲۰ من ۲۱ من ۲۲ من ۲۳ من ۲۴ من ۲۵ من ۲۶ من ۲۷ من ۲۸ من ۲۹ من ۳۰ من ۳۱ من ۳۲ من ۳۳ من ۳۴ من ۳۵ من ۳۶ من ۳۷ من ۳۸ من ۳۹ من ۴۰ من ۴۱ من ۴۲ من ۴۳ من ۴۴ من ۴۵ من ۴۶ من ۴۷ من ۴۸ من ۴۹ من ۵۰ من ۵۱ من ۵۲ من ۵۳ من ۵۴ من ۵۵ من ۵۶ من ۵۷ من ۵۸ من ۵۹ من ۶۰ من ۶۱ من ۶۲ من ۶۳ من ۶۴ من ۶۵ من ۶۶ من ۶۷ من ۶۸ من ۶۹ من ۷۰ من ۷۱ من ۷۲ من ۷۳ من ۷۴ من ۷۵ من ۷۶ من ۷۷ من ۷۸ من ۷۹ من ۸۰ من ۸۱ من ۸۲ من ۸۳ من ۸۴ من ۸۵ من ۸۶ من ۸۷ من ۸۸ من ۸۹ من ۹۰ من ۹۱ من ۹۲ من ۹۳ من ۹۴ من ۹۵ من ۹۶ من ۹۷ من ۹۸ من ۹۹ من ۱۰۰ من ۱۰۱ من ۱۰۲ من ۱۰۳ من ۱۰۴ من ۱۰۵ من ۱۰۶ من ۱۰۷ من ۱۰۸ من ۱۰۹ من ۱۱۰ من ۱۱۱ من ۱۱۲ من ۱۱۳ من ۱۱۴ من ۱۱۵ من ۱۱۶ من ۱۱۷ من ۱۱۸ من ۱۱۹ من ۱۲۰ من ۱۲۱ من ۱۲۲ من ۱۲۳ من ۱۲۴ من ۱۲۵ من ۱۲۶ من ۱۲۷ من ۱۲۸ من ۱۲۹ من ۱۳۰ من ۱۳۱ من ۱۳۲ من ۱۳۳ من ۱۳۴ من ۱۳۵ من ۱۳۶ من ۱۳۷ من ۱۳۸ من ۱۳۹ من ۱۴۰ من ۱۴۱ من ۱۴۲ من ۱۴۳ من ۱۴۴ من ۱۴۵ من ۱۴۶ من ۱۴۷ من ۱۴۸ من ۱۴۹ من ۱۵۰ من ۱۵۱ من ۱۵۲ من ۱۵۳ من ۱۵۴ من ۱۵۵ من ۱۵۶ من ۱۵۷ من ۱۵۸ من ۱۵۹ من ۱۶۰ من ۱۶۱ من ۱۶۲ من ۱۶۳ من ۱۶۴ من ۱۶۵ من ۱۶۶ من ۱۶۷ من ۱۶۸ من ۱۶۹ من ۱۷۰ من ۱۷۱ من ۱۷۲ من ۱۷۳ من ۱۷۴ من ۱۷۵ من ۱۷۶ من ۱۷۷ من ۱۷۸ من ۱۷۹ من ۱۸۰ من ۱۸۱ من ۱۸۲ من ۱۸۳ من ۱۸۴ من ۱۸۵ من ۱۸۶ من ۱۸۷ من ۱۸۸ من ۱۸۹ من ۱۹۰ من ۱۹۱ من ۱۹۲ من ۱۹۳ من ۱۹۴ من ۱۹۵ من ۱۹۶ من ۱۹۷ من ۱۹۸ من ۱۹۹ من ۲۰۰ من ۲۰۱ من ۲۰۲ من ۲۰۳ من ۲۰۴ من ۲۰۵ من ۲۰۶ من ۲۰۷ من ۲۰۸ من ۲۰۹ من ۲۱۰ من ۲۱۱ من ۲۱۲ من ۲۱۳ من ۲۱۴ من ۲۱۵ من ۲۱۶ من ۲۱۷ من ۲۱۸ من ۲۱۹ من ۲۲۰ من ۲۲۱ من ۲۲۲ من ۲۲۳ من ۲۲۴ من ۲۲۵ من ۲۲۶ من ۲۲۷ من ۲۲۸ من ۲۲۹ من ۲۳۰ من ۲۳۱ من ۲۳۲ من ۲۳۳ من ۲۳۴ من ۲۳۵ من ۲۳۶ من ۲۳۷ من ۲۳۸ من ۲۳۹ من ۲۴۰ من ۲۴۱ من ۲۴۲ من ۲۴۳ من ۲۴۴ من ۲۴۵ من ۲۴۶ من ۲۴۷ من ۲۴۸ من ۲۴۹ من ۲۵۰ من ۲۵۱ من ۲۵۲ من ۲۵۳ من ۲۵۴ من ۲۵۵ من ۲۵۶ من ۲۵۷ من ۲۵۸ من ۲۵۹ من ۲۶۰ من ۲۶۱ من ۲۶۲ من ۲۶۳ من ۲۶۴ من ۲۶۵ من ۲۶۶ من ۲۶۷ من ۲۶۸ من ۲۶۹ من ۲۷۰ من ۲۷۱ من ۲۷۲ من ۲۷۳ من ۲۷۴ من ۲۷۵ من ۲۷۶ من ۲۷۷ من ۲۷۸ من ۲۷۹ من ۲۸۰ من ۲۸۱ من ۲۸۲ من ۲۸۳ من ۲۸۴ من ۲۸۵ من ۲۸۶ من ۲۸۷ من ۲۸۸ من ۲۸۹ من ۲۹۰ من ۲۹۱ من ۲۹۲ من ۲۹۳ من ۲۹۴ من ۲۹۵ من ۲۹۶ من ۲۹۷ من ۲۹۸ من ۲۹۹ من ۳۰۰ من ۳۰۱ من ۳۰۲ من ۳۰۳ من ۳۰۴ من ۳۰۵ من ۳۰۶ من ۳۰۷ من ۳۰۸ من ۳۰۹ من ۳۱۰ من ۳۱۱ من ۳۱۲ من ۳۱۳ من ۳۱۴ من ۳۱۵ من ۳۱۶ من ۳۱۷ من ۳۱۸ من ۳۱۹ من ۳۲۰ من ۳۲۱ من ۳۲۲ من ۳۲۳ من ۳۲۴ من ۳۲۵ من ۳۲۶ من ۳۲۷ من ۳۲۸ من ۳۲۹ من ۳۳۰ من ۳۳۱ من ۳۳۲ من ۳۳۳ من ۳۳۴ من ۳۳۵ من ۳۳۶ من ۳۳۷ من ۳۳۸ من ۳۳۹ من ۳۴۰ من ۳۴۱ من ۳۴۲ من ۳۴۳ من ۳۴۴ من ۳۴۵ من ۳۴۶ من ۳۴۷ من ۳۴۸ من ۳۴۹ من ۳۵۰ من ۳۵۱ من ۳۵۲ من ۳۵۳ من ۳۵۴ من ۳۵۵ من ۳۵۶ من ۳۵۷ من ۳۵۸ من ۳۵۹ من ۳۶۰ من ۳۶۱ من ۳۶۲ من ۳۶۳ من ۳۶۴ من ۳۶۵ من ۳۶۶ من ۳۶۷ من ۳۶۸ من ۳۶۹ من ۳۷۰ من ۳۷۱ من ۳۷۲ من ۳۷۳ من ۳۷۴ من ۳۷۵ من ۳۷۶ من ۳۷۷ من ۳۷۸ من ۳۷۹ من ۳۸۰ من ۳۸۱ من ۳۸۲ من ۳۸۳ من ۳۸۴ من ۳۸۵ من ۳۸۶ من ۳۸۷ من ۳۸۸ من ۳۸۹ من ۳۹۰ من ۳۹۱ من ۳۹۲ من ۳۹۳ من ۳۹۴ من ۳۹۵ من ۳۹۶ من ۳۹۷ من ۳۹۸ من ۳۹۹ من ۴۰۰ من ۴۰۱ من ۴۰۲ من ۴۰۳ من ۴۰۴ من ۴۰۵ من ۴۰۶ من ۴۰۷ من ۴۰۸ من ۴۰۹ من ۴۱۰ من ۴۱۱ من ۴۱۲ من ۴۱۳ من ۴۱۴ من ۴۱۵ من ۴۱۶ من ۴۱۷ من ۴۱۸ من ۴۱۹ من ۴۲۰ من ۴۲۱ من ۴۲۲ من ۴۲۳ من ۴۲۴ من ۴۲۵ من ۴۲۶ من ۴۲۷ من ۴۲۸ من ۴۲۹ من ۴۳۰ من ۴۳۱ من ۴۳۲ من ۴۳۳ من ۴۳۴ من ۴۳۵ من ۴۳۶ من ۴۳۷ من ۴۳۸ من ۴۳۹ من ۴۴۰ من ۴۴۱ من ۴۴۲ من ۴۴۳ من ۴۴۴ من ۴۴۵ من ۴۴۶ من ۴۴۷ من ۴۴۸ من ۴۴۹ من ۴۵۰ من ۴۵۱ من ۴۵۲ من ۴۵۳ من ۴۵۴ من ۴۵۵ من ۴۵۶ من ۴۵۷ من ۴۵۸ من ۴۵۹ من ۴۶۰ من ۴۶۱ من ۴۶۲ من ۴۶۳ من ۴۶۴ من ۴۶۵ من ۴۶۶ من ۴۶۷ من ۴۶۸ من ۴۶۹ من ۴۷۰ من ۴۷۱ من ۴۷۲ من ۴۷۳ من ۴۷۴ من ۴۷۵ من ۴۷۶ من ۴۷۷ من ۴۷۸ من ۴۷۹ من ۴۸۰ من ۴۸۱ من ۴۸۲ من ۴۸۳ من ۴۸۴ من ۴۸۵ من ۴۸۶ من ۴۸۷ من ۴۸۸ من ۴۸۹ من ۴۹۰ من ۴۹۱ من ۴۹۲ من ۴۹۳ من ۴۹۴ من ۴۹۵ من ۴۹۶ من ۴۹۷ من ۴۹۸ من ۴۹۹ من ۵۰۰ من ۵۰۱ من ۵۰۲ من ۵۰۳ من ۵۰۴ من ۵۰۵ من ۵۰۶ من ۵۰۷ من ۵۰۸ من ۵۰۹ من ۵۱۰ من ۵۱۱ من ۵۱۲ من ۵۱۳ من ۵۱۴ من ۵۱۵ من ۵۱۶ من ۵۱۷ من ۵۱۸ من ۵۱۹ من ۵۲۰ من ۵۲۱ من ۵۲۲ من ۵۲۳ من ۵۲۴ من ۵۲۵ من ۵۲۶ من ۵۲۷ من ۵۲۸ من ۵۲۹ من ۵۳۰ من ۵۳۱ من ۵۳۲ من ۵۳۳ من ۵۳۴ من ۵۳۵ من ۵۳۶ من ۵۳۷ من ۵۳۸ من ۵۳۹ من ۵۴۰ من ۵۴۱ من ۵۴۲ من ۵۴۳ من ۵۴۴ من ۵۴۵ من ۵۴۶ من ۵۴۷ من ۵۴۸ من ۵۴۹ من ۵۵۰ من ۵۵۱ من ۵۵۲ من ۵۵۳ من ۵۵۴ من ۵۵۵ من ۵۵۶ من ۵۵۷ من ۵۵۸ من ۵۵۹ من ۵۶۰ من ۵۶۱ من ۵۶۲ من ۵۶۳ من ۵۶۴ من ۵۶۵ من ۵۶۶ من ۵۶۷ من ۵۶۸ من ۵۶۹ من ۵۷۰ من ۵۷۱ من ۵۷۲ من ۵۷۳ من ۵۷۴ من ۵۷۵ من ۵۷۶ من ۵۷۷ من ۵۷۸ من ۵۷۹ من ۵۸۰ من ۵۸۱ من ۵۸۲ من ۵۸۳ من ۵۸۴ من ۵۸۵ من ۵۸۶ من ۵۸۷ من ۵۸۸ من ۵۸۹ من ۵۹۰ من ۵۹۱ من ۵۹۲ من ۵۹۳ من ۵۹۴ من ۵۹۵ من ۵۹۶ من ۵۹۷ من ۵۹۸ من ۵۹۹ من ۶۰۰ من ۶۰۱ من ۶۰۲ من ۶۰۳ من ۶۰۴ من ۶۰۵ من ۶۰۶ من ۶۰۷ من ۶۰۸ من ۶۰۹ من ۶۱۰ من ۶۱۱ من ۶۱۲ من ۶۱۳ من ۶۱۴ من ۶۱۵ من ۶۱۶ من ۶۱۷ من ۶۱۸ من ۶۱۹ من ۶۲۰ من ۶۲۱ من ۶۲۲ من ۶۲۳ من ۶۲۴ من ۶۲۵ من ۶۲۶ من ۶۲۷ من ۶۲۸ من ۶۲۹ من ۶۳۰ من ۶۳۱ من ۶۳۲ من ۶۳۳ من ۶۳۴ من ۶۳۵ من ۶۳۶ من ۶۳۷ من ۶۳۸ من ۶۳۹ من ۶۴۰ من ۶۴۱ من ۶۴۲ من ۶۴۳ من ۶۴۴ من ۶۴۵ من ۶۴۶ من ۶۴۷ من ۶۴۸ من ۶۴۹ من ۶۵۰ من ۶۵۱ من ۶۵۲ من ۶۵۳ من ۶۵۴ من ۶۵۵ من ۶۵۶ من ۶۵۷ من ۶۵۸ من ۶۵۹ من ۶۶۰ من ۶۶۱ من ۶۶۲ من ۶۶۳ من ۶۶۴ من ۶۶۵ من ۶۶۶ من ۶۶۷ من ۶۶۸ من ۶۶۹ من ۶۷۰ من ۶۷۱ من ۶۷۲ من ۶۷۳ من ۶۷۴ من ۶۷۵ من ۶۷۶ من ۶۷۷ من ۶۷۸ من ۶۷۹ من ۶۸۰ من ۶۸۱ من ۶۸۲ من ۶۸۳ من ۶۸۴ من ۶۸۵ من ۶۸۶ من ۶۸۷ من ۶۸۸ من ۶۸۹ من ۶۹۰ من ۶۹۱ من ۶۹۲ من ۶۹۳ من ۶۹۴ من ۶۹۵ من ۶۹۶ من ۶۹۷ من ۶۹۸ من ۶۹۹ من ۷۰۰ من ۷۰۱ من ۷۰۲ من ۷۰۳ من ۷۰۴ من ۷۰۵ من ۷۰۶ من ۷۰۷ من ۷۰۸ من ۷۰۹ من ۷۱۰ من ۷۱۱ من ۷۱۲ من ۷۱۳ من ۷۱۴ من ۷۱۵ من ۷۱۶ من ۷۱۷ من ۷۱۸ من ۷۱۹ من ۷۲۰ من ۷۲۱ من ۷۲۲ من ۷۲۳ من ۷۲۴ من ۷۲۵ من ۷۲۶ من ۷۲۷ من ۷۲۸ من ۷۲۹ من ۷۳۰ من ۷۳۱ من ۷۳۲ من ۷۳۳ من ۷۳۴ من ۷۳۵ من ۷۳۶ من ۷۳۷ من ۷۳۸ من ۷۳۹ من ۷۴۰ من ۷۴۱ من ۷۴۲ من ۷۴۳ من ۷۴۴ من ۷۴۵ من ۷۴۶ من ۷۴۷ من ۷۴۸ من ۷۴۹ من ۷۵۰ من ۷۵۱ من ۷۵۲ من ۷۵۳ من ۷۵۴ من ۷۵۵ من ۷۵۶ من ۷۵۷ من ۷۵۸ من ۷۵۹ من ۷۶۰ من ۷۶۱ من ۷۶۲ من ۷۶۳ من ۷۶۴ من ۷۶۵ من ۷۶۶ من ۷۶۷ من ۷۶۸ من ۷۶۹ من ۷۷۰ من ۷۷۱ من ۷۷۲ من ۷۷۳ من ۷۷۴ من ۷۷۵ من ۷۷۶ من ۷۷۷ من ۷۷۸ من ۷۷۹ من ۷۸۰ من ۷۸۱ من ۷۸۲ من ۷۸۳ من ۷۸۴ من ۷۸۵ من ۷۸۶ من ۷۸۷ من ۷۸۸ من ۷۸۹ من ۷۹۰ من ۷۹۱ من ۷۹۲ من ۷۹۳ من ۷۹۴ من ۷۹۵ من ۷۹۶ من ۷۹۷ من ۷۹۸ من ۷۹۹ من ۸۰۰ من ۸۰۱ من ۸۰۲ من ۸۰۳ من ۸۰۴ من ۸۰۵ من ۸۰۶ من ۸۰۷ من ۸۰۸ من ۸۰۹ من ۸۱۰ من ۸۱۱ من ۸۱۲ من ۸۱۳ من ۸۱۴ من ۸۱۵ من ۸۱۶ من ۸۱۷ من ۸۱۸ من ۸۱۹ من ۸۲۰ من ۸۲۱ من ۸۲۲ من ۸۲۳ من ۸۲۴ من ۸۲۵ من ۸۲۶ من ۸۲۷ من ۸۲۸ من ۸۲۹ من ۸۳۰ من ۸۳۱ من ۸۳۲ من ۸۳۳ من ۸۳۴ من ۸۳۵ من ۸۳۶ من ۸۳۷ من ۸۳۸ من ۸۳۹ من ۸۴۰ من ۸۴۱ من ۸۴۲ من ۸۴۳ من ۸۴۴ من ۸۴۵ من ۸۴۶ من ۸۴۷ من ۸۴۸ من ۸۴۹ من ۸۵۰ من ۸۵۱ من ۸۵۲ من ۸۵۳ من ۸۵۴ من ۸۵۵ من ۸۵۶ من ۸۵۷ من ۸۵۸ من ۸۵۹ من ۸۶۰ من ۸۶۱ من ۸۶۲ من ۸۶۳ من ۸۶۴ من ۸۶۵ من ۸۶۶ من ۸۶۷ من ۸۶۸ من ۸۶۹ من ۸۷۰ من ۸۷۱ من ۸۷۲ من ۸۷۳ من ۸۷۴ من ۸۷۵ من ۸۷۶ من ۸۷۷ من ۸۷۸ من ۸۷۹ من ۸۸۰ من ۸۸۱ من ۸۸۲ من ۸۸۳ من ۸۸۴ من ۸۸۵ من ۸۸۶ من ۸۸۷ من ۸۸۸ من ۸۸۹ من ۸۹۰ من ۸۹۱ من ۸۹۲ من ۸۹۳ من ۸۹۴ من ۸۹۵ من ۸۹۶ من ۸۹۷ من ۸۹۸ من ۸۹۹ من ۹۰۰ من ۹۰۱ من ۹۰۲ من ۹۰۳ من ۹۰۴ من ۹۰۵ من ۹۰۶ من ۹۰۷ من ۹۰۸ من ۹۰۹ من ۹۱۰ من ۹۱۱ من ۹۱۲ من ۹۱۳ من ۹۱۴ من ۹۱۵ من ۹۱۶ من ۹۱۷ من ۹۱۸ من ۹۱۹ من ۹۲۰ من ۹۲۱ من ۹۲۲ من ۹۲۳ من ۹۲۴ من ۹۲۵ من ۹۲۶ من ۹۲۷ من ۹۲۸ من ۹۲۹ من ۹۳۰ من ۹۳۱ من ۹۳۲ من ۹۳۳ من ۹۳۴ من ۹۳۵ من ۹۳۶ من ۹۳۷ من ۹۳۸ من ۹۳۹ من ۹۴۰ من ۹۴۱ من ۹۴۲ من ۹۴۳ من ۹۴۴ من ۹۴۵ من ۹۴۶ من ۹۴۷ من ۹۴۸ من ۹۴۹ من ۹۵۰ من ۹۵۱ من ۹۵۲ من ۹۵۳ من ۹۵۴ من ۹۵۵ من ۹۵۶ من ۹۵۷ من ۹۵۸ من ۹۵۹ من ۹۶۰ من ۹۶۱ من ۹۶۲ من ۹۶۳ من ۹۶۴ من ۹۶۵ من ۹۶۶ من ۹۶۷ من ۹۶۸ من ۹۶۹ من ۹۷۰ من ۹۷۱ من ۹۷۲ من ۹۷۳ من ۹۷۴ من ۹۷۵ من ۹۷۶ من ۹۷۷ من ۹۷۸ من ۹۷۹ من ۹۸۰ من ۹۸۱ من ۹۸۲ من ۹۸۳ من ۹۸۴ من ۹۸۵ من ۹۸۶ من ۹۸۷ من ۹۸۸ من ۹۸۹ من ۹۹۰ من ۹۹۱ من ۹۹۲ من ۹۹۳ من ۹۹۴ من ۹۹۵ من ۹۹۶ من ۹۹۷ من ۹۹۸ من ۹۹۹ من ۱۰۰۰ من ۱۰۰۱ من ۱۰۰۲ من ۱۰۰۳ من ۱۰۰۴ من ۱۰۰۵ من ۱۰۰۶ من ۱۰۰۷ من ۱۰۰۸ من ۱۰۰۹ من ۱۰۱۰ من ۱۰۱۱ من ۱۰۱۲ من ۱۰۱۳ من ۱۰۱۴ من ۱۰۱۵ من ۱۰۱۶ من ۱۰۱۷ من ۱۰۱۸ من ۱۰۱۹ من ۱۰۲۰ من ۱۰۲۱ من ۱۰۲۲ من ۱۰۲۳ من ۱۰۲۴ من ۱۰۲۵ من ۱۰۲۶ من ۱۰۲۷ من ۱۰۲۸ من ۱۰۲۹ من ۱۰۳۰ من ۱۰۳۱ من ۱۰۳۲ من ۱۰۳۳ من ۱۰۳۴ من ۱۰۳۵ من ۱۰۳۶ من ۱۰۳۷ من ۱۰۳۸ من ۱۰۳۹ من ۱۰۴۰ من ۱۰۴۱ من ۱۰۴۲ من ۱۰۴۳ من ۱۰۴۴ من ۱۰۴۵ من ۱۰۴۶ من ۱۰۴۷ من ۱۰۴۸ من ۱۰۴۹ من ۱۰۵۰ من ۱۰۵۱ من ۱۰۵۲ من ۱۰۵۳ من ۱۰۵۴ من ۱۰۵۵ من ۱۰۵۶ من ۱۰۵۷ من ۱۰۵۸ من ۱۰۵۹ من ۱۰۶۰ من ۱۰۶۱ من ۱۰۶۲ من ۱۰۶۳ من ۱۰۶۴ من ۱۰۶۵ من ۱۰۶۶ من ۱۰۶۷ من ۱۰۶۸ من ۱۰۶۹ من ۱۰۷۰ من ۱۰۷۱ من ۱۰۷۲ من ۱۰۷۳ من ۱۰۷۴ من ۱۰۷۵ من ۱۰۷۶ من ۱۰۷۷ من ۱۰۷۸ من ۱۰۷۹ من ۱۰۸۰ من ۱۰۸۱ من ۱۰۸۲ من ۱۰۸۳ من ۱۰۸۴ من ۱۰۸۵ من ۱۰۸۶ من ۱۰۸۷ من ۱۰۸۸ من ۱۰۸۹ من ۱۰۹۰ من ۱۰۹۱ من ۱۰۹۲ من ۱۰۹۳ من ۱۰۹۴ من ۱۰۹۵ من ۱۰۹۶ من ۱۰۹۷ من ۱۰۹۸ من ۱۰۹۹ من ۱۱۰۰ من ۱۱۰۱ من ۱۱۰۲ من ۱۱۰۳ من ۱۱۰۴ من ۱۱۰۵ من ۱۱۰۶ من ۱۱۰۷ من ۱۱۰۸ من ۱۱۰۹ من ۱۱۱۰ من ۱۱۱۱ من ۱۱۱۲ من ۱۱۱۳ من ۱۱۱۴ من ۱۱۱۵ من ۱۱۱۶ من ۱۱۱۷ من ۱۱۱۸ من ۱۱۱۹ من ۱۱۲۰ من ۱۱۲۱ من ۱۱۲۲ من ۱۱۲۳ من ۱۱۲۴ من ۱۱۲۵ من ۱۱۲۶ من ۱۱۲۷ من ۱۱۲۸ من ۱۱۲۹ من ۱۱۳۰ من ۱۱۳۱ من ۱۱۳۲ من ۱۱۳۳ من ۱۱۳۴ من ۱۱۳۵ من ۱۱۳۶ من ۱۱۳۷ من ۱۱۳۸ من ۱۱۳۹ من ۱۱۴۰ من ۱۱۴۱ من ۱۱۴۲ من ۱۱۴۳ من ۱۱۴۴ من ۱۱۴۵ من ۱۱۴۶ من ۱۱۴۷ من ۱۱۴۸ من ۱۱۴۹ من ۱۱۵۰ من ۱۱۵۱ من ۱۱۵۲ من ۱۱۵۳ من ۱۱۵۴ من ۱۱۵۵ من ۱۱۵۶ من ۱۱۵۷ من ۱۱۵۸ من ۱۱۵۹ من ۱۱۶۰ من ۱۱۶۱ من ۱۱۶۲ من ۱۱۶۳ من ۱۱۶۴ من ۱۱۶۵ من ۱۱۶۶ من ۱۱۶۷ من ۱۱۶۸ من ۱۱۶۹ من ۱۱۷۰ من ۱۱۷۱ من ۱۱۷۲ من ۱۱۷۳ من ۱۱۷۴ من ۱۱۷۵ من ۱۱۷۶ من ۱۱۷۷ من ۱۱۷۸ من ۱۱۷۹ من ۱۱۸۰ من ۱۱۸۱ من ۱۱۸۲ من ۱۱۸۳ من ۱۱۸۴ من ۱۱۸۵ من ۱۱۸۶ من ۱۱۸۷ من ۱۱۸۸ من ۱۱۸۹ من ۱۱۹۰ من ۱۱۹۱ من ۱۱۹۲ من ۱۱۹۳ من ۱۱۹۴ من ۱۱۹۵ من ۱۱۹۶ من ۱۱۹۷ من ۱۱۹۸ من ۱۱۹۹ من ۱۲۰۰ من ۱۲۰۱ من ۱۲۰۲ من ۱۲۰۳ من ۱۲۰۴ من ۱۲۰**

ﷺ اس میں سے صدقہ دینا، صحابہ ان الترمذی صحابہ کی محنت خودی کا ایک مدغلہ جوۃ اللہ کی راہ میں دیتے ہوئے ہزاروں لاکھوں روپیہ سے زیادہ ثواب رکھتا تھا۔ مگر تاکہ مل اور تہائی مل کا چمکا ہے۔ یہاں تک کہ وزن سے اڑھائی پائے کا دے کر قرب ۱۲ منہ ﷺ کا خزانے کہا اس عورت کا نام مسلم نہیں ہو سکا نہ اس کی بیٹیوں کے نام۔

ﷺ یعنی اس کی بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی فکر رکھ ان کو کھلائے پلائے، مصیبت اٹھائے ۱۲ منہ ﷺ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ کیا ہے یوں ہے کہ اس عورت نے ایک گھوڑے دو ٹکڑے کر کے اپنی دو بیٹیوں کو دینے جو نہایت قلیل مدت ہے اور باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دو رخ سے بچاؤ کی کثرت دی۔ میں کہتا ہوں اس تکلف کی حاجت نہیں باب میں دو غفلت تھے ایک تو گھوڑا کا ٹکڑا دے کر دو رخ سے بچاؤ کیا۔ دوسرے قلیل صدقہ دینا۔ تو عدی کی حدیث سے پہلا مطلب ثابت کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے دوسرا مطلب انہوں نے بہت قلیل صدقہ دینا یعنی ایک گھوڑا ۱۲ منہ۔



## بَابُ ۸۱۲ فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّحِيمِ

الصَّحِيحُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَأَنْفِقُوا  
مِمَّا رَزَقَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ  
أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ إِلَى آخِرِهِمَا وَ  
قَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ مِنْ قَبْلِ  
أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا  
خُلَّةَ وَلَا شَفَاعَةَ إِلَّا بِإِذْنِهِ -

۳۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ  
ابْنِ الْقُعَاقِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ  
أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَكِيمٌ  
تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْكُلُ الْغَنَى وَلَا تُهْلِكُ حَقَّكَ إِذَا بَلَغْتَ  
الْحُلُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَاقْدُرْ  
كَانَ لِفُلَانٍ -

## بَابُ ۱۹ شَمِثٌ ۳۸- حَدَّثَنَا مُوسَى

ابْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ  
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ  
بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْنَاكَ أَسْرَعُ بِكَ مُحَوِّقًا قَالَ

## بَابُ ۸۹۳ تَنْدَرَسْتُ أَوْ مَالِ كَيْ خَوَاهِشْمَنْدَا صَدَقَةٍ -

آیت ، وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ  
الْمَوْتُ الْآيَةُ (منافقون ص ۷۷) موت آنے سے پہلے خرچ کروا تم  
دوسری آیت أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ الْآيَةُ (البقرہ ص ۲۵۴)  
اے ایمان والو! جس دن نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی  
نہ شفاعت کام آسکے گی ، اس دن سے پہلے خرچ کر لو۔

۱۳۳۶ حدیث از موسیٰ بن اسمعیل از عبد الواحد از عمارة بن قعقاع از ابو زہرہ  
ابو ہریرہ رضی فرماتے ہیں۔ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس آیا۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ سب سے بڑی خیرات کونسی ہے  
جس کا ثواب بہت زیادہ ہو؟ آپ نے فرمایا۔ ان دنوں میں خرچ  
کرنا جب تو تندرست و توانا اور مال کا خود خواہشمند ہو اور  
یہ خیال ہو کہ کہیں تو غریب نہ ہو جائے اور مال داری کا لالچ ہو اور دیکھو  
خیرات کرنے میں دیر مت کر قبل اس کے کہ جان گلے تک آپہنچے اور کہنے  
لگے فلاں کو اتنا دینا فلاں کو اتنا۔ کیونکہ اب مال تیرا نہیں رہے فلاں  
کا قبضہ ہو گیا۔

## بَابُ ۸۹۴

۱۳۳۷ حدیث از موسیٰ بن اسمعیل از ابو عوانہ از فراس از شعبی از مسروق  
حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم میں سے کونسی عورت آپ  
سے پہلے گئی (وفات کے بعد) آپ نے فرمایا جس کے

۱۹ ان آیتوں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ صدقہ دینے میں جلدی کرنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ موت آن دلوچے اس وقت کف اخیر ملتا رہے اگر میں اور جیتا تو صدقہ دینا  
یکر زیادہ کر لیا۔ باب کا مطلب بھی قریب قریب یہی ہے ۱۲ منہ ۱۱ اس کا نام معلوم نہیں ہوا۔ بعضوں نے کہا ابو زہرہ نے ۱۲ منہ ۱۱ یعنی آدمی اچھو طرح صحیح  
سالم چاق اور خیریت ہو مال کمائے کی خواہش ہو۔ نفس بچل کر نہ ہو۔ محتاجی کا اندیشہ نہ ہو۔ آئندہ یہ توقع ہو کہ ہم مالدار ہو جائیں گے اگر مال چڑھتے رہیں ۱۲ منہ  
۱۱ یعنی اب تیرا مال کہاں رہے۔ کوئی دم کا مہمان تو ہے۔ جو کچھ تیرا مال و متاع ہے وہ گویا دوسروں کا ہو گیا ۱۲ منہ ۱۱ اس باب میں کوئی ترجمہ نہ کرنا چاہیے کہ گویا یہ اگلے ہی  
باب سے متعلق ہے ۱۲ منہ ۱۱ یعنی سب بیسیوں میں پہلے کسی بی بی کا انتقال ہو گا ۱۲ منہ

أَطْلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذَتْهُمَا فَصَبَّ يَدَا رُغْوَنَهَا فَكَانَتْ  
سَوْدَةً أَطْلُوهُنَّ يَدَا أَصْنَاتٍ فَعَلِمْنَا بَعْدُ  
أَنَّمَا كَانَتْ تَطُولُ يَدَاهَا الْمَدَقَّةُ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا  
لُحُوقًا بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ

**بَابُ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَقَوْلُهُ**

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِالْإِثْلَافِ  
الْتِمَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَالْحُجْرَةُ أَجْرُهُمْ  
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا  
هُمْ يَحْزَنُونَ -

**بَابُ حَقِّهِ السِّرِّ وَقَالَ**

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ  
فَاخْفَاَهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا  
تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَقَوْلُهُ إِنْ شُبْدَ وَ  
فَرَعَمَّا هِيَ وَإِنْ تَحْفَوَهَا وَتُؤْكُوَهَا  
الْفَقْرَاءُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَبِغَيْرِهِ  
عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ  
خَبِيرٌ -

**بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ وَهُوَ لَا  
يَعْلَمُ -**

ما تھڑ زیادہ لمبے ہیں۔ ازواج مطہرات پھڑی لیکر ایک دوسری کے  
ما تھڑا پنپنے لگیں تو حضرت سودا رضی اللہ عنہا کے ما تھڑ زیادہ  
لمبے تھے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ طولِ ید سے مراد کثرتِ صدقہ تھی  
اور اسی کا سبب پہلے انتقال ہوا تھا اور وہ صدقہ کرنا پسند کرتی تھیں  
(یعنی حضرت زینب سقی تھیں۔ انہوں نے سب سے پہلے وفات پائی)۔

**بَابُ عِلَانِيَةِ خَيْرَاتِ كَرْنَا - آيَةُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ**

بِالْإِثْلَافِ وَالْتِمَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ  
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ - جو لوگ رات دن اپنا  
مال خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور علانیہ پس ان کے لئے ان کا اجر

ان کے رب کے پاس ہے نہ انہیں خوف ہوگا نہ رنج و غم ملے

**بَابُ پوشیدہ خیرات کرنا۔ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی**

اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے

پوشیدہ خیرات کی کہ اس کے بائیں ما تھڑ کو معلوم نہیں کہ وہ

ما تھڑ کیا دیا۔ آیت یہ بھی ہے۔ اگر تم ظاہرِ خیرات دو تو

بہتر ہے اگر چھپا کر فقراء کو خیرات دو تو یہ سب اچھا ہے

اللہ تمہاری برائیاں اتارے گا۔ اللہ تمہارے اعمال سے

باخبر ہے۔

**بَابُ ناواقفیت کے سبب کسی مالدار کو**

خیرات دے دینا کہ

لہ وہ کانتی تھیں محنت مشقت کرتی تھیں اور جو اس سے حاصل ہوتا وہ اللہ کی راہ میں خیرات کر دیتیں۔ اکثر علماء نے یہی کہا ہے کہ طولِ ید اور کانتی کی خبریں  
سے حضرت زینبؓ مراد ہیں گوان کا ذکر اس روایت میں نہیں ہے کیونکہ اس امر پر اتفاق ہے کہ آنحضرت کی وفات کے بعد سب بیبیوں میں پہلے حضرت زینبؓ ہی کا  
انتقال ہوا۔ لیکن امام بخاری نے تاریخ میں جو روایت کی اس میں ام المؤمنینؓ حضرت - دوا کی مراحات ہے اور یہ شکل ہے اور ان جواب دینا کہ جس علیہ السلام  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تھا وہاں حضرت زینبؓ موجود نہ ہوں گی اور بیٹی بیبیاں وہاں موجود تھیں ان سب میں پہلے حضرت سودہ کا انتقال ہوا مگر  
اس حبان کی روایت میں یوں ہے کہ اس وقت کی سب بیبیاں موجود تھیں کوئی باقی نہ رہی تھیں اس حالت میں یہ احتمال چل نہیں سکتا۔ واللہ اعلم ۱۲ مسہ  
نکاح اس آیت سے علانیہ خیرات کرنے کا جواز نکلا۔ گو لوٹ شدہ خیرات کرنا بہتر ہے کیونکہ اس میں ربا کا اندیشہ نہیں رہتا کہتے ہیں یہ آیت حضرت علیؓ کی نشان دہی ہے  
ان کے پاس چار نشان تھیں ایک دن کو وہ ایک لاکھ کو ایک۔ علانیہ ایک چھپ کر ۱۴ مسہ یعنی نفل صدقہ کا لیکن فرض صدقہ یعنی زکوٰۃ وہ اگر مالدار کو پہنچے تو اس کو  
معلوم نہ ہو نہ کو معلوم ہوا تو دوبارہ دینا چاہیے انما ماموں کا یہ قول ہے لیکن ابو عقیلہؓ اور محمد رحمہ عنہ زکیہ دوبارہ دینے کی ضرورت نہیں۔ ان کی بیل  
بہی حدیث ہے ۱۳ مسہ

۳- حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَا تَعْمَدَنَّ بَصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا بِحَدِّ ثَوْبٍ تَصَدَّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا تَعْمَدَنَّ بَصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا بِحَدِّ ثَوْبٍ تَصَدَّقَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقَنَّ بَصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيِّ فَأَصْبَحُوا بِحَدِّ ثَوْبٍ تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيِّ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ فَأَتَى فَضِيلٌ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهَا أَنْ تُسْتَعْفَ عَنْ سُرْقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ يُسْتَعْفَ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهَا أَنْ يُعْتَدَّ كُفْرَانُهَا وَمَا أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ -

بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ -

۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَءِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَجَرِ عَنْ أَبِي مَعْنٍ عَنْ يَزِيدَ حَدَّثَهُ قَالَ بَالَيْتُ مُرْفُلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَاؤِي وَحَدَّثَنِي وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَخْبَحَنِي وَخَاصَمْتُهُ إِلَيْهِ وَكَانَ

۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَا تَعْمَدَنَّ بَصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا بِحَدِّ ثَوْبٍ تَصَدَّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا تَعْمَدَنَّ بَصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا بِحَدِّ ثَوْبٍ تَصَدَّقَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقَنَّ بَصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيِّ فَأَصْبَحُوا بِحَدِّ ثَوْبٍ تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيِّ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ فَأَتَى فَضِيلٌ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهَا أَنْ تُسْتَعْفَ عَنْ سُرْقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ يُسْتَعْفَ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهَا أَنْ يُعْتَدَّ كُفْرَانُهَا وَمَا أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ -

بَابُ ۸۹۸ لَاعَاسِي سَے اپنے بیٹے کو خیرات دے دے

۳۳۹- حَدَّثَنَا رَازِ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِسْرَءِيلَ عَنْ أَبِي الْحَجَرِ عَنْ أَبِي مَعْنٍ عَنْ يَزِيدَ حَدَّثَهُ قَالَ بَالَيْتُ مُرْفُلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَاؤِي وَحَدَّثَنِي وَخَاصَمْتُهُ إِلَيْهِ وَكَانَ

۱- جیسا کہ منقول تھا ویسا ہی ہمارے تیری کچھ حکمت اسی میں تھی کہ جو کو میری خیرات دلا دے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی خراب میں اس کو بتلایا گیا یا بالغیب نے ندا دی یا اس زمانہ کے پیغمبر نے اس سے کہا ۱۲ منہ ۱۳ حدیث سے معلوم ہوا کہ ناقہ تھی سے اگر غیر مستحق کو صدقہ دیا جائے تو بھی اللہ تعالیٰ کو کر لیا ہے دینے والے کو ثواب مل جائے اور اگر گنہگار کا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک فرض زکوٰۃ میں بھی یہی حکم ہے ۱۳ منہ



۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُجَّادِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخَزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَمَا سَأَلْتُمْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَنْشِئُ الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ حِثَّمْتُ بِهَا بِلَادًا مَسَّ لِقَبْلَتُهَا مِنْكَ فَأَمَّا الْيَوْمُ فَلَا

حَاجَةٌ لِي فِيهَا

بَابُ مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالْقَدِّ

وَلَا يَتَأَوَّلُ بِنَفْسِهِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هُوَ أَحَدُ الْمُنْصَدِّقَيْنِ -

۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَفِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامٍ بَيْتَهَا غُلُوًّا مُفْسِدَةً

كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا انْفَقَتْ وَلَوْ جِئَهَا أَجْرُهَا بِمَا

كَسَبَ وَلِخَازِنٍ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ

أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا -

کو کمانے کا ثواب ملے گا اور خازن یعنی وہ شخص جس کے پاس گھر کا سامان طعام وغیرہ ہے اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا کسی کا ثواب کم نہ ہوگا۔

حدیث (از علی بن جعد از شعبہ از معبد بن خالد) حارثہ بن وہب

خزاعی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

تھے خیرات کیا کرو قبل اس کے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ آدمی

خیرات لے کر نکلے گا اور جسے دینے لگے گا وہ کہے گا اگر تو

کل آتا تو قبول کرتا۔ آج مجھے خیرات لینے کی ضرورت نہیں

## باب

دیا۔ اپنے ہاتھ سے خیرات نہ دے۔ ابو موسیٰ اشعریؓ

فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خادم بھی

خیرات کرنے والوں میں شمار ہوگا۔ ۴

۴۴۔ حدیث (از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از شفیق از مسروق از

مسروق) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے کھانے سے خرچ کرتی ہے بشرطیکہ

اس کی نیت خراب نہ ہو (خاوند کو نا پسند نہ ہو) اور اس خیرات سے گھر کا

کوئی نقصان بظاہر نہ ہو مثلاً گھر کا سارا گھی یا ضروری خوراک خیرات کوئی

یہ ٹھیک نہیں نیز نیت خراب کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ کسی مرد کو زنا کی نیت سے

کھلایا ایسا بھی نہ کرے) تو اس عورت کو بھی خرچ کر کے ثواب ملے گا۔ خاوند

کو کمانے کا ثواب ملے گا اور خازن یعنی وہ شخص جس کے پاس گھر کا سامان طعام وغیرہ ہے اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا کسی کا ثواب کم نہ ہوگا۔

بشرطیکہ وہ خیرات دے۔ مسروق وہ جو بے ہوشی کی بنا پر خرچ کرے جو ہنر

نہیں سیکھ سکا کہ اس سے اپنی دولت کمائے۔ اٹھارہواں جو کما دین کی مدد کرے۔ انیسویں جو غنڈہ دست قرضدار پر خیرات دے۔ سترہواں وہ جو بے ہوشی کی بنا پر خرچ کرے جو ہنر

نہیں سیکھ سکا کہ اس سے اپنی دولت کمائے۔ اٹھارہواں جو کما دین کی مدد کرے۔ انیسویں جو غنڈہ دست قرضدار پر خیرات دے۔ سترہواں وہ جو بے ہوشی کی بنا پر خرچ کرے جو ہنر

نہیں سیکھ سکا کہ اس سے اپنی دولت کمائے۔ اٹھارہواں جو کما دین کی مدد کرے۔ انیسویں جو غنڈہ دست قرضدار پر خیرات دے۔ سترہواں وہ جو بے ہوشی کی بنا پر خرچ کرے جو ہنر

نہیں سیکھ سکا کہ اس سے اپنی دولت کمائے۔ اٹھارہواں جو کما دین کی مدد کرے۔ انیسویں جو غنڈہ دست قرضدار پر خیرات دے۔ سترہواں وہ جو بے ہوشی کی بنا پر خرچ کرے جو ہنر

نہیں سیکھ سکا کہ اس سے اپنی دولت کمائے۔ اٹھارہواں جو کما دین کی مدد کرے۔ انیسویں جو غنڈہ دست قرضدار پر خیرات دے۔ سترہواں وہ جو بے ہوشی کی بنا پر خرچ کرے جو ہنر

نہیں سیکھ سکا کہ اس سے اپنی دولت کمائے۔ اٹھارہواں جو کما دین کی مدد کرے۔ انیسویں جو غنڈہ دست قرضدار پر خیرات دے۔ سترہواں وہ جو بے ہوشی کی بنا پر خرچ کرے جو ہنر

نہیں سیکھ سکا کہ اس سے اپنی دولت کمائے۔ اٹھارہواں جو کما دین کی مدد کرے۔ انیسویں جو غنڈہ دست قرضدار پر خیرات دے۔ سترہواں وہ جو بے ہوشی کی بنا پر خرچ کرے جو ہنر

**بَابُ لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِيٍّ**  
 وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ أَوْ أَهْلُهُ مُحْتَاجٌ  
 أَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَإِنَّ الدَّيْنَ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَىٰ مِنْ  
 الصَّدَقَةِ وَالْعَيْنُ وَالْهَبَةُ وَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ  
 لَيْسَ لَهُ أَنْ يُتْلَفَ أَمْوَالُ النَّاسِ وَقَالَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ  
 يُؤِيدُ أَثْلًا قَوْلَهَا أَتْلَفُهُ اللَّهُ إِنْ لَا أَنْ يَكُونَنَّ  
 مَعْرُوفًا بِاَلْقَدْرِ فَيُؤْثِرَ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَكَوْ  
 كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ كَفَعَلِي أَبِي بَكْرٍ حِينَ  
 تَصَدَّقَ بِمَالِهِ وَكَذَلِكَ أَثَرُ الْأَنْصَارِ  
 الْمُهَاجِرِينَ وَنَحْنُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَنْ إِصَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُضَيِّعَ  
 أَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ كَعْبُ  
 ابْنِ مَالِكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مِنْ  
 تَوْبَتِي أَنْ أَتَخْلَعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى  
 اللَّهِ وَلِي رَسُولُهُ قَالَ أَمْسِكَ عَلَيْكَ  
 بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي  
 أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي يَخْبِرُ-

**بَابُ ۹۰۱** صدقہ وہی بہتر ہے جس کے بعد آدمی کے  
 مالدار رہنے میں بظاہر کوئی فرق نہ آئے اور جو خیرات کر کے  
 خود محتاج و فقیر ہو جائے یا اس کے گھر والے یا خود مفروض  
 ہے تو قرض اتارنا خیرات لینے سے بہتر ہے۔ صدقہ، غلام کو  
 آزاد کرنا یا کرنا یا ہر کسے ان سب سے بہتر اور مقدم قرض ادا  
 کرنا ہوگا۔ اگر مفروضیت کی حالت کی وجہ صدقہ کرے تو اسے  
 صدقہ واپس کر دیا جائیگا یا صدقہ نامنطور ہوگا۔ نیز جو شخص  
 چوری کرے، ڈاکہ ڈالے یا دوسروں کے مال کی تباہی کرے اس  
 کا صدقہ بھی نامنطور ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے  
 ہیں کہ جو شخص دوسروں کے مال کو بغرض تلف مال و بربادی  
 مال لیتا ہے۔ اللہ اسے بھی سبھا کرے (مثلاً جندے جمع کر  
 کے خود اڑا جائے) البتہ اگر صبر اور تکلیف اٹھانے میں مشہور ہو  
 معروف ہو کر اپنی ضروریات پر فقیر و محتاج کی ضروریات کو ترجیح  
 دے سکتا ہے تو وہ خیرات لے سکتا ہے (کیونکہ وہ خود نہیں اڑا سکتا)  
 جیسے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنا سالانہ خیرات کر دیا اسی طرح  
 انھانے اپنی حاجتوں پر جہا جہا جہا کی ضروریات کو مقدم سمجھا  
 نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال تباہ کرنے اور ضائع کرنے  
 سے بھی منع فرمایا ہے۔ توجہ حدیث میں مال ضائع کرنے

سے منع کیا گیا ہے تو خیرات کے نام سے دوسروں کے مال کو ضائع کرنا بد رجحان و نامنوع ہے۔ کعب بن مالک کہتے ہیں میں نے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو یہ اس سے کرنا چاہتا ہوں کہ میں اپنا سالانہ مال اللہ اور رسول پر خرچ کر  
 دوں۔ آپ نے فرمایا: کچھ مال اپنے پاس رکھ لے (تاکہ محتاج نہ ہو جائے) تیرے لئے یہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا بہت اچھا  
 میں اپنے خیر و الاحصاء اپنے پاس رکھ لیتا ہوں (باقی خیرات کرو دیتا ہوں)

سلفہ نبی یا عورتی طرح و مرقوموں کو کہہ کر یا تو خیرات کرے یہ نہیں کہ خیرات کیے خود محتاج ہو جائے ۱۲ من سگہ اس کو خدا ہم بخاری نے باب الاستقراض میں موصول کیا ہے ۱۲ من سگہ خدا  
 آپ صوم کا یہ اور فقر کو کھلائے مگر نہیں کہ سگہ اس کے مال بچے صوم کے دین اندوہ سا دکھانا فقیر ولی کو سگہ ۱۲ من سگہ اس کو ابو داؤد، ترمذی اور حاکم نے نکالا حضرت عمرؓ سے سگہ فقر  
 مسئلہ اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حدیث کا حکم دیا ہے نہ اپنے دل میں کہا میں آج ابوبکرؓ سے بڑھ کر بدول کا اور بنا آدھا مال آنحضرتؐ سے پاس لے آیا اور ابوبکرؓ سالانہ لے گئے آنحضرتؐ نے پوچھا  
 پوچھا عمرؓ تو اپنے ال کہوں گے کیا صوم میں سے عرض کیا آدھا مال۔ ابوبکرؓ سے پوچھا تو وہ نہ لے کہا میں اپنے مال پھر کیلئے اللہ اور اس سے رسول کو کھو دو کیا یا ہوں سبحان اللہ ۱۲ من  
 سگہ ان کو اپنے مال اور مالک و مال میں شریک کر لیا یہاں تک کہ ایک انصاری نے اپنے بھائی مہاجر سے کہا بھائی میرے نکاح میں دو بیٹیاں ہیں تم دونوں کو کھو دو کیا میں اس کو کھو دوں

۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَلَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ -

۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَسْتَغْنِفْ يُعْفِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَعَنْ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا -

۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّحَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ قَالِكٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالْتَعَفُّ وَالْمُسْكَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ

حدیث (از عبد اللہ از عبد اللہ از یونس از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین خیرات وہی ہے جس کے دینے کے بعد بھی آدمی مالدار رہے اور پہلے انہیں خیرات دے جو تیری نگہبانی میں ہیں -

۱۳۴۴ حدیث (از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از ہشام از والدش) حکیم ابن حزام کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوپر والا (دینے والا)، ہاتھ نیچے والے (لینے والے)، ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور پہلے اپنے اہل و عیال، اعزہ و اقرباء کو خیرات دے اور بہترین خیرات وہی ہے، جسے دے کر بھی آدمی مالدار رہے اور جو کوئی سوال کرنے سے بچنے کی کوشش کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا۔ جو غنا کی دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی رکھیں گا۔ اس حدیث کے راویوں میں حکیم بن حزام کی جگہ حضرت ابو ہریرہؓ بھی ہیں۔

۱۳۴۵ حدیث (از ابوالنعمان از حماد بن زید از ایوب از نافع) ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ دوسری سند (از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از نافع) عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ نے منبر پر چڑھ کر خیرات کرنے اور سوال سے بچنے کا اور سوال کرنے کا ذکر فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والا ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والے کو کہتے ہیں اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والے کو کہتے ہیں۔

۱۔ دیکھا ہوں تم اس سے نکاح کر لو۔ اس حدیث سے عوام بخاری نے کتاب الہرمیس وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵۰ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں موصلاً گذر چکی ہے نہ کہ کتب کی حدیث عوام بخاری نے آگے چل کر موصول کیا ہے۔ آپ نے کوئی کوسال مال خیرات کر دینے سے منع فرمایا اور حضرت ابو بکرؓ کو اجازت دے دی کیونکہ ابو بکرؓ کا ایمان اور اس کی دین داری کا تھا کہ کتب کو کہاں نصیب تھا ۱۲ منہ (حاشیہ صفحہ ۱۲) ۱۵۰ پہلے مال بھی اور خلعین کو کھلا ۱۵۰ کی جگر کی کوئی کچھ دینے کی اجازت نہ تھی دوسری حدیث میں ہے چنانچہ ابابکرؓ بن عباسؓ نے یہ روایت کی کہ ایک حدیث میں ہے ایک شخص نے پوچھا میرے پاس ایک شتر ہے آپ نے فرمایا اپنے اوپر خرچ کر اس نے کہا ایک دوسرے آپ نے فرمایا اپنی بیوی پر خرچ کر لے گا ایک دوسرے آپ نے فرمایا اپنے غلام پر خرچ کر لے گا ایک دوسرے آپ نے فرمایا اب جو کچھ تمنا سے کہو انہی نے انکار نہ کیا

الْمُنْفِقَةُ وَالسَّافِلَةُ۔

بَابُ الْمَتَانِ بِمَا أُعْطِيَ  
لِقَوْلِهِمْ وَجَدَ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ  
أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا  
يُتَّبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَتًّا وَلَا  
أَذَىٰ آلَايَةٍ۔

بَابُ مَنْ أَحَبَّ تَعْمِيلَ  
الصَّدَقَةِ مِنْ يَوْمِهَا

۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ  
عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ  
حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْعَصْرُ فَاسْرِعْ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَلَمْ يَلْبِثْ  
أَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ لَهُ فَقَالَ كُنْتُ خَلَفْتُ  
فَالْبَيْتَ تَبَرَّأْتُ مِنَ الصَّدَقَةِ فَكِرِهْتُ أَنْ  
أَبْنِيَهُ فَقَسَمْتُهُ۔

بَابُ التَّخْرِيطِ فِي الصَّدَقَةِ  
وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ رَعِيٍّ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ

بَابُ ۹۰۲ دے کر جتانے والے کی مذمت

آیت ۵۔ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ آلَايَةٍ رَجُو  
اپنے مال اللہ کی راہ پر خرچ کرتے ہیں۔ پھر خرچ کرنے کے  
بعد نہ احسان جلتے ہیں اور نہ ستاتے ہیں ۱۱۵

بَابُ ۹۰۳ خیرات میں عجلت کرنا بہتر ہے

حدیث ۱۳۱۶: (از ابو عاصم از عمر بن سعید از ابن ابی ملیکہ) عقبہ  
ابن حارث فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز  
پڑھائی پھر گھر میں بہت جلدی تشریف لے گئے اور بہت  
جلد ہی گھر سے باہر تشریف لے آئے۔ میں نے عرض کیا یا  
کہا گیا (اس جلدی کا سبب پوچھا گیا) تو آپ نے فرمایا۔ خیرات  
کے مال میں سے ایک سونے کا ٹکڑا گھر میں چھوڑ آیا تھا۔ مجھے یہ بات بُری  
سلوم ہوئی کہ رات تک گھر میں وہ جاگیں گے، تمہیں کہو یہ اس لیے میں گھر میں جلی چلا تھا

بَابُ ۹۰۴ لوگوں کو خیرات کرنے کی ترغیب  
دینا نیز اس کے لئے کسی کی سفارش کرنا۔

حدیث ۱۳۴۴: (از مسلم از شعبہ از عدی از سعید بن جبیر) ابن عباس  
فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن مدینہ  
سے باہر تشریف لے گئے دو رکعتیں پڑھائیں نہ اس کے  
پہلے نہ اس کے بعد کوئی نفل ادا کئے۔ پھر مستورات

۱۔ اس سے وہ قول رد ہوتا ہے جو لینے والے ہاتھ کو اوجھڑا کہتے ہیں بعض ہندوؤں نے خیرات دیتے وقت یوں دی ہے کہ اپنا ہاتھ نیچے رکھا اور فقیر سے کہا کہ اوپر سے اٹھا لے  
اور یہ ادب اور کسٹنس ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے ظاہر ہے کیونکہ جب کوئی آدمی خود محتاج ہو کر خیرات کرے گا تو اس کو سوال کرنے کی ضرورت پڑے گی  
اور اپنا ہاتھ نیچا کرنا جو کما ۱۲ منہ ۱۱۵ اس باب میں امام بخاری نے قرآن شریف کی آیت پر اکتفا کی اور کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید لان کی شرط پر کوئی حدیث  
ان کو نہ ملی ہوگی (مسلم نے ابو ذر سے روایت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا ایک تو وہ  
جو نے کراہان جالے۔ دوسرے جو جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال چلائے۔ تیسرے جو اپنی ازار لٹکا کر ۱۲ منہ ۱۱۵ حدیث سے یہ نکالا کہ خیرات اور صدقے میں جلدی کرنا  
بہتر ہے ایسا نہ ہو موت آ جائے یا مال باقی نہ رہے اور ثواب سے محروم رہ جائے ۱۲ منہ



قَبْلُ وَلَا بَعْدَ ثُمَّ مَالَ عَلَى السَّاءِ وَبَلَالَ مَعَهُ  
فَوَعظَهُمْ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَتَصَدَّقُوا فَنَجَعَلَتْ  
الْمَرْأَةُ تُلْفِي الْقُلُوبَ وَالْخَوْصَى -

۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
أَبْنُ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ أَنَّ مُوسَى بْنَ  
أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا اجْتَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طَلَبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ  
اِسْتَفْعُوا تَوَجَّرُوا وَانْقَعَى اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ  
۵- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَاطِنَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ  
لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤْكَلُ فَيْوُكِي عَلَيْكَ  
۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ  
وَقَالَ لَا تُخْصَمِي فَيُخْصَمِي اللَّهُ عَلَيْكَ -

بَابُ الصَّدَقَةِ فِيْمَا اسْتَطَاعَ

۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ حُجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَرْثَدَةَ عَنْ  
عَبْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَوْسِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ  
أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گئے۔ حضرت بلالؓ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے مستورات کو وعظ  
کیا اور خیرات کرنے کا انہیں حکم دیا۔ تو عورتیں کنکس اور بالیاں  
(حضرت بلالؓ کی چادر میں) بطور خیرات پھینکنے لگیں یہ

۱۳۴۸- حدیث (از موسیٰ بن اسمعیل از عبد الواحد از ابو بردہ بن عبد اللہ بن  
ابی بردہ از ابو بردہ بن ابی موسیٰ) ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی سائل آتا یا کوئی ضرورت  
آپ سے بیان کی جاتی تو (دوسروں سے) فرماتے، تم بھی سفارش  
کرو۔ تمہیں بھی ثواب ملے گا۔ اور اللہ اپنے پیغمبر کی زبان سے جو  
چاہے گا حکم دے گا۔

۱۳۴۹- حدیث (از صدیق بن فضل از عبدہ از ہشام از قاطنہ) حضرت اسماءؓ کہتی  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا، خیرات مت روک ورنہ  
تیرا رزق بھی روک دیا جائے گا۔

۱۳۵۰- حدیث (از عثمان بن ابی شیبہ) عبدہ نے یہی حدیث بیان کی (اس میں یہ  
الفاظ ہیں) آنحضرت نے فرمایا، مت گنا کرو ورنہ اللہ بھی تجھے گن کر دے گا۔  
بَابُ ۹۰۵- حتی المقدور خیرات کرنا۔

۱۳۵۱- حدیث (از ابو عاصم از ابن جریج) دوسری سند (از محمد بن عبد الرحیم  
از حجاج بن محمد از ابن جریج از ابن ابی ملیکہ از عباد بن عبد اللہ بن  
زبیر) حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
آئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، روپیہ تمہیلی  
میں بند کر کے مت رکھو ورنہ اللہ بھی تیرا رزق بند کر کے

۱- باب کہ مطابقت ظاہر ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو خیرات کرنے کی رغبت ملائی ۱۲ منہ ۱۳ منہ معلوم ہوا کہ حاجت مندوں کی حاجت اور رخص  
پوری کرنا ان کے لئے سبب اور سفارش کرتا تھا ثواب ہے کیونکہ خلق خدا کی راحت رسانی ہے جس سے طرہ مکر کی نیکی نہیں ہے اہل اللہ اور بزرگ لوگ ارباب حاجات کی سفارش  
کرنے میں کبھی دریغ نہیں کرتے اور ان کی حاجتیں پوری کرنے کے لئے ہر امر اور دنیا داروں کے پاس جانا بھی گوارا کرتے ہیں اور لذت اور راحت بھی اٹھاتے ہیں مگر جو ثواب اس میں حاصل  
ہوتا ہے اس کے مقابلے میں اس لذت اور راحت کو کوئی چیز نہیں سمجھتے بلکہ خوش ہوتے ہیں البتہ فقرا اپنی حاجات کو ارباب دنیا کے پاس نہیں لے جاتے بلکہ فقر و فاقہ میں برابر کوٹھنے ہیں  
اور اپنی کل حاجتیں اپنے پروردگار ہی سے طلب کرتے ہیں۔ سچے نفیر کی ایک بڑی شناخت یہ بھی بیان کی ہے کہ وہ دوسرے بندگان خدا کے کام اور حاجتیں پوری کرنے کے لئے دعا کرتا ہے  
محنت و مشقت اٹھائے مگر اپنی کوئی حاجت کسی دنیا دار کے پاس نہ لے جائے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اور جو بے گنے بے حساب خیرات کرے گا ۱۰ الشرب بھی بے حساب رزق دے گا ۱۲ منہ

رکھ لے گا۔ حتی المقدور خیرات کرتی رہ۔

فَقَالَ لَا تُؤْمِعْ فِيمَوْعَى اللَّهِ عَلَيْكَ اَرْضِيحِي مَا اسْتَطَعْتَ -

بَابُ الصَّدَقَةِ تُغْفَرُ الْخَطِيئَةُ

۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَتَيْكُمْ يُحْفَظُ حَدِيثُ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِتْنَةِ

قَالَ قُلْتُ أَنَا أَحْفَظُهُ كَمَا قَالَ قَالَ إِنَّكَ عَلَيْهِ

بِحَوِّئِي فَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي

أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُغْفَرُهَا الصَّلَاةُ وَ

الصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوفُ قَالَ سَلِمَانٌ قَدْ كَانَ

يَقُولُ الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ

وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ هَذِهِ أُرِيدُ وَ

لَكِنِّي أُرِيدُ أَلَيْ تَمْجُجُ كَسُوحِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ

لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَا سُبْحَانَ

وَبَيْنَكَ بَابٌ مُتَعَلِّقٌ قَالَ فَيَكْسِرُ الْبَابُ أَوْ يَفْتَحُ

قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَكْسِرُ قَالَ فَإِنَّهُ إِذَا كَسَرَ لَمْ

يُغْلَقْ أَبَدًا قَالَ قُلْتُ أَجَلٌ فِيمَنْ بَيْنَنَا أَنْ نَسْأَلَ

نَا زَهْدًا، تَبْلِيغُ، يَعْنِي أَجْمَعُ كَامُونَ كَالْعَمَلِ بَيْنَ كَامُونَ كَمَا رُكْنَا جَسْرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

بَابُ ۹۰۶

صدقہ گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَرْبَةَ

مَنْ الْيَابِ فَقُلْنَا لَيْسَ رُوحِي سَلُهُ قَالَ فَسَأَلَهُ  
فَقَالَ عُمَرُ قَالَ فَقُلْنَا أَفَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ لَعَنِي قَالَ  
نَعَمْ كَمَا أَنْتَ دُونَ غَدِ لَيْلَةٍ وَذَلِكَ أَرَى حَدَّثَ اللَّهُ حَدَّثَنَا  
لَيْسَ بِالْأَعْلَى لَيْسَ -

ہیں ہم حضرت حذیفہؓ سے یہ معلوم کرنے میں بھیجے کہ وہ دواڑہ کیا ہے؟ ہم  
نے حضرت مشرقؓ سے کہا آپ پوچھئے۔ انہوں نے پوچھا، تو حضرت حذیفہ  
نے کہا۔ وہ خود فارق اعظم ہیں۔ ہم نے پوچھا کیا حضرت فاروقؓ کو خود  
مبھی یہ بات معلوم تھی؟ تو حضرت حذیفہؓ نے کہا ہاں وہ اس طرح  
جلستے تھے جس طرح آج کی آنے والی رات کل آئندہ کے قریب و متصل ہے۔ وجہ یہ تھی کہ میں نے ان سے ایک حدیث  
بیان کی (فی الواقعہ صحیح حدیث)، وہ کوئی غلط سبط نہیں تھی۔

**بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشَّرِّ**  
ثُمَّ اسَلَمَ -

**باب ۹۰۷** جس نے کفر و شرک کی حالت میں  
خیرات کی پھر مسلمان ہو گیا۔

۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ  
الرُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَعَمَّقُ  
بِهَا فِي النَّحْوِ هَلِيَّتِي مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَقْدَةٍ كَصَلَةِ  
رَحِمٍ فَبَلَّيْتُهَا مِنْ أَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اسْكُنْتِ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ -

۳۵۲ حدیث (از عبد اللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری) عروہ از حکیم  
ابن حزام کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جو نیک کام  
میں زمانہ جاہلیت میں کر چکا ہوں صدقہ، غلام آزاد کرنا صلہ رحمی  
ان کا بھی مجھے ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا اچھے کام قائم رکھ  
اب بھی جب تو مسلمان ہو چکا تلے (دوسرا ترجمہ یہ بھی درست ہے کہ  
اچھے کاموں کی بدولت ہی تو مسلمان ہوا ہے)، بہر حال سوال کا جواب  
اثبات میں ہے کہ ان نیکیوں کا اجر ملے گا۔

**بَابُ أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا  
تَصَدَّقَ بِأَمْرٍ صَاحِبِهِ غَيْرِ مُفْسِدٍ**

**باب ۹۰۸** خادم کو بھی ثواب ملے گا اگر اپنے بڑے یا صاحب خانہ  
کے حکم سے خیرات کرے بشرطیکہ نقصان نہ کرے (یعنی مالک  
شمعی نظر میں)۔

۱- یہ حدیث اور بخاری میں ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لئے لائے کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صدقہ گناہوں کا کفار ہو جاتا ہے۔ ۱۲- منہ سے تو اس  
کو ثواب ملے گا بہت سے علماء اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ کافر نے جو نیکیاں کفر کے زمانہ میں کیں وہ سب لغو ہو جاتی ہیں کیونکہ کافر کی  
نیت بد ہے نہیں اور نیت شرط ہے اعمال کی۔ امام بخاری نے باب کی حدیث لا کر ان پر ہندو کیا اور یہ ثابت کیا کہ اگر کافر صدقہ سامان ہو جائے تو کفر کے زمانے  
کی نیکیوں کا بھی ثواب ملے گا یہ اللہ جل جلالہ کی عنایت ہے اس میں کسی کا کیا امارہ بادشاہ و عقیق کے پیچھے جو فرمایا ہے وہی قانون ہے ۱۳- منہ سے یعنی سلام  
لا سے تیری اگلی نیکیاں بر باد نہیں ہوں گئیں مکمل اور مضبوط ہو جاتی ہیں اگر سلام نہ لانا تو وہ سب نیکیاں آخرت میں بیکار ہو جاتیں اس سے زیادہ تھوڑے حلقوں کی  
روایت میں ہے اس میں یوں ہے جب کا سلام لانا ہے ادا بھی ملے گا مسلمان ہو جائے تو اس کی ہر نیکی جو اس نے (اسلام سے پہلے) کی تھی کھلی جاتی ہے اور  
بڑھتی ہوئی اسلام سے پہلے کی تھی مٹتی دلی جاتی ہے اس کے بعد ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے سات سو گنے تک ملتا ہے اور ہر چوائے بدل ایک ہزار تھی جاتی ہے  
مگر جب چاہے اللہ اس کو بھی صاف کرے ۱۴- منہ سے یعنی بے کار اعمال تباہ کرنے کی نیت نہ ہو تو اس کو بھی ثواب ملے گا۔ مسلمانوں نے کہا کہ خادموں کے لفظ میں  
بی بی بھی آتی۔ بعضوں نے کہا خدمت کار اور بی بی میں فرق ہے کہ بی بی بغیر خاوند کی اجازت کے اس کے مال میں سے خیرات کر سکتی ہے لیکن خدمت کار یا سائینس  
کر سکتا۔ اکثر علماء اس کے نزدیک بی بی کو بھی اس وقت تک خاوند کے مال میں سے خیرات درست نہیں جب تک اچھا لایا تفصیلاً اس نے اعانت نہ دی ہو اور  
یہ مختار ہے۔ امام بخاری کے نزدیک یہ عرف اور دستور پر موقوف ہے۔ یعنی بی بی بیکار ہو جائے وغیرہ ایسی تھوڑی چیزیں جن کے دینے سے کوئی ناامنی نہیں ہوتا، خیرات  
کر سکتی ہے گو خاوند کی اجازت نہ ملے۔ مگر پیش نیت چیزیں بغیر خاوند کی اجازت کے خرچ نہیں کر سکتی البتہ اپنے سال میں اس کو سخت ہمارے ۱۲- منہ سے

۵۵۔ حَدَّثَنَا ثُنَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْصَدْتَ الْمَرْأَةَ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَالْخَازِنُ مِثْلُ ذَلِكَ۔

۵۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُفِيدُ وَرَبِّمَا قَالَ يُعْطَى مَا أَمَرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبًا بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أَمَرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ السُّعَدِ قَيْنَ۔

بَابُ أَجْرِ الْمَرْأَةِ إِذَا أَنْصَدَتْ أَوْ أَطْعَمَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَأَعْمَشٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيًّا إِذَا أَنْصَدْتَ الْمَرْأَةَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا حَرًّا وَحَدَّثَنِي عُمرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

حدیث ۱۳۵۶ (از قتیبہ بن سعید از جریر از اعمش از ابو داؤد عن مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی بیوی اپنے خاوند کے کھانے سے کچھ خیرات کرے بشرطیکہ خرابی نہ ڈالے (یعنی تھوڑی سی بے ساری غذا نہ دے) کہ باقی بھوکے رہیں، تو اسے بھی ثواب ملے گا، خاوند کو بھی اور مال جس کی تحویل میں ہے اسے بھی ثواب ملے گا۔ سب برابر ثواب ملے گا۔ حدیث ۱۳۵۷ (از محمد بن علاء از ابو اسامہ از برید بن عبد اللہ از ابو بردہ از ابو موسیٰ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خزانچی مسلمان امانتدار جو صاحب کا حکم جاری کرے یا اس کا صاحب جو دلائے وہ پورا خوشی کے ساتھ اسے دیدے جسے دلائے جانے کا حکم ہوا کا ملاً موفراً یعنی اپنا حق اس میں نہ جٹائے ثبوت نہ لے دینے میں تلخی نہ دکھائے۔ کسی نہ کرے، تو وہ بھی خیرات کرنے والوں میں ہوگا۔

باب ۹۰۹ عورت اپنے خاوند کے مال میں سے خیرات کرے یا اپنے خاوند کے گھر میں سے کھلائے بشرطیکہ برباد کرنے کا ارادہ نہ ہو۔

حدیث ۱۳۵۶ (از آدم از شعبہ از منصور از اعمش از ابو داؤد عن مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بیوی خاوند کے گھر سے خیرات کرے۔ دوسری سند (از عمرو بن حفص از اعمش از شقیق از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بیوی اپنے خاوند کے گھر سے کھانا کھلائے

۱۔ مثلاً ایک قسم کے ایک روٹی خیرات کرے کہ خاوند کو تکلیف نہ ہو یہ نہیں کہ سارا کھانا اٹھا کر فقیروں کو دے دے اور گھر والے بھوکے رہیں ۲۔ منہ سے دلوغہ سے وہ مرد یا عورت مراد ہے جس کی حفاظت میں مودی خانہ رہتا ہے ۱۲ منہ سے لینی لیا ہوگا تو یاد رکھو ان خصوصوں نے خیرات کی۔ ایک تو مالک مال ادا ایک اس کا داروغہ دلوغہ کو خیرات کا ثواب ملے گا ۱۲

عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطْعَمْتَ الْمَرْءَ مِنْ بَيْتٍ رُوحَهَا غَيْرُ مُفْسِدَةٍ لَهَا أَجُوهَا وَلَهُ مِثْلُهُ مِنَ الْخَازِنِ مِنْ ذَلِكَ لَهَا بِمَا اكْتَسَبَ فَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ -

۵۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقْتَ الْمَرْءَ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرُ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجُوهَا وَلِلرَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَالْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ **بَابُ** قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَا مَنْ أَنْعَمَ وَاللَّهُ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنِ فَسَنِيْسِرُهُ لِلْسِرِّهِ وَأَمَّا مَنْ تَبَخَّلَ وَاسْتَخَفَّ الْأَيَّةَ اللَّهُمَّ أَغْنِنِي عَنْ مَالٍ خَلْفًا -

بشرطیکہ سال اجاڑنے کا ارادہ نہ ہو تو اس بیوی کو بھی ثواب ملے گا۔ اس کے خاوند کو بھی، خازن مال کو بھی۔ خاوند کو کمانے کی وجہ سے اور بیوی کو خرچ کرنے کی وجہ سے۔

۱۳۵۷ حدیث (از یحییٰ بن یحییٰ از جریر از منصور از شقیق از مسروق از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی بیوی اپنے گھر کے کھانے سے خرچ کرے۔ نقصان کرنے کا ارادہ نہ ہو، تو اسے بھی ثواب ملے گا۔ خاوند کو بھی کمانے کا، اور خازن کو بھی ان کے برابر ثواب ملے گا۔

**باب ۹۱۰** آیت . قَامَا مَنْ أَنْعَمَ اللَّهُ (جس نے دیا، اور پرہیز گار رہا تو آسانی کی جگہ یعنی بہشت اس کیلئے آسان کریں گے۔ جس نے بخل کیا آخرت کی پرواہ نہ کی اس کے لئے تنگی کی جگہ یعنی دوزخ آسان کریں گے۔) نیز فرشتوں کی دعا، اَللّٰهُمَّ

مُنْفِقٌ مَالٍ خَلْفًا لِأَمْرِ اللَّهِ خَرَجَ كَرْنِ دَلِ كَوَاس كَاصِلَه ۷۷ -

۵۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي آخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مَرْزُوحٍ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصَيِّمُ الْعِبَادَ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا اللَّهُمَّ آعِطْ مُنْفِقًا خَلْفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللَّهُمَّ آعِطْ مُسْكًا

۱۳۵۸ حدیث (از اسمعیل از ابوبکر از سلیمان از معاویہ بن ابی مرزہ از ابو الحباب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں ہوتا کہ بندوں پر یونہی گزر جائے بلکہ ہر دن کی صبح کو دو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں ایک فرشتہ یہ دعا کرتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ آعِطْ مُنْفِقًا خَلْفًا (مے اللہ خرچ کرنے والے کو مال کا صلہ اور جملہ) اور دوسرا فرشتہ یوں دعا کرتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ آعِطْ مُسْكًا

۱۳۵۹ امام بخاری نے اس حدیث کو تین طرہوں سے بیان کیا ہے ادنیٰ مکرر نہیں ہے بلکہ ہر ایک کے الفاظ جدا ہیں کسی میں اذا قصدت المسألة ہے کسی میں اذا اطعمت المرءة کہیں میں بیت زوجہا ہے کسی میں طعام بیتہا ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ تینوں کو براہِ ثواب ملے گا لیکن دوسری روایت میں ہے کہ عورت کو روکا تو دھار ثواب ملے گا مگر مال کی طرح اس کو دو گنا ثواب نہ ہوگا۔ واللہ اعلم ۱۲۷۷ منہ ۱۲۷۷ یعنی ختم مال اس نے تیری راہ میں خرچ کیا ہے تو تمہاری مال میں کوئی وجہ اور دوسری حدیث میں ہے کہ نہ کے کامل خیرات سے کم نہیں ہوا۔ ۱۲۷۷ منہ ۱۲۷۷ اس الی قائم کی رعایت میں آتا اور وہ ہے رب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اناری قاسم من اخط و اخطا (خیر تک اور اس روایت سے باب میں اس آیت کے ذکر کرنے کی وجہ معلوم ہوگئی ۱۲۷۷ منہ

تَلَفًا۔

## باب ۳۶ مَثَلُ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيلِ

۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ أَحَدُهُمَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مَنْ تَرَدَّدَ بَيْنَهُمَا إِلَى تَرَدُّدِهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبْعَتِ أَوْفَكَرَتْ عَلَى جُلْدِهِ حَتَّى تُخْفِيَ بَنَاتُهُ وَتَغْفُو أُنْثَرُكَ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْفَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَنْسَحُ تَابَعَهُ أَحْسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي جُبَّتَيْنِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ عَنْ ابْنِ هُرَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّتَانِ۔

جُبَّتَانِ کا لفظ استعمال کیا ہے، اس کا مطلب کُرتہ ہے۔ جُبَّتَانِ سے مراد زربیں ہیں۔ نقطہ نیچے یا اوپر ہونے سے منی کا اتنا فرق ہو گیا ہے۔

تَلَفًا۔ اور بخیل کا مال تباہ کر دے)۔

## باب ۹۱۱ صدقہ کر نیوالے اور بخیل کی مثال

۱۲۵۹۔ حدیث (از موسیٰ از وہیب از ابن طاووس) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جو لوہے کے دو کُرتے (یعنی زربیں) پہنے ہوں۔ دوسری سند (از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از عبد الرحمن) ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے، بخیل کی مثال اور خرچ کرنے والے کی مثال دو آدمیوں کی ہے جو لوہے کی زربیں پہنے سے ہنسیوں تک پہنچے ہوں۔ اس میں خرچ کرنے والے کا کُرتہ، خرچ کرتے وقت کشادہ ہو جاتا ہے، یا بالبا چوڑا ہو کر سارا بدن حتیٰ کہ انگلیوں تک ڈھانپ لیتا ہے اور چلتے وقت اس کے پاؤں کے نشانات مٹا دیتا ہے۔ اور بخیل جب خرچ کرنے لگتا ہے تو اس زرہ کا ہر ایک حلقہ چمٹ کر رہ جاتا ہے۔ وہ اسے کشادہ کرنا چاہتا ہے، مگر کشادہ نہیں ہو سکتا۔ (عبداللہ بن طاووس کے ساتھ اس حدیث کو حسن بن مسلم نے بھی طاووس سے روایت کیا۔ اس میں دو کُرتوں کا ذکر ہے اور حنظلہ نے طاووس سے ”دو زربیں“ نقل کیا ہے۔ اور لیث ابن سعد نے بحوالہ جعفر از ابن ہریرہ از حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ”دو زربیں“ روایت کیا ہے۔ (یعنی جس نے جُبَّتَانِ سے مراد زربیں ہیں۔ نقطہ نیچے یا اوپر ہونے سے

۱۔ اتنا نیچا ہو جاتا ہے جیسے بہت نیچا کپڑا آدمی جب چلے تو زمین پر گھسٹتا رہتا ہے اور پاؤں کا نشان مٹا دیتا ہے مطلب یہ ہے کہ سخی آدمی کا دل بے پرواہی سے غش ہوتا ہے اور کشادہ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۳۵ حسن بن مسلم کی روایت کو امام بخاری نے کتاب اللباس میں اور حنظلہ کی روایت کو انہیں نے وصل کیا اور لیث ابن سعد کی روایت اس سند سے نہیں ملی لیکن ابن حبان نے اس کو دوسری سند سے نکالا۔ کہنا کہ الفاظ ائمہ

**بَابُ ۹۱۲** صَدَقَةُ الْكَسْبِ وَ

التَّجَارَةِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا  
الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ  
مَا كَسَبْتُمْ وَصِمًا أَخْرَجْنَا لَكُمْ  
مِّنَ الدَّارِ إِلَى قَوْلِهِ عَنِّي حَسْبُ

**بَابُ ۹۱۳** عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ

فَمَن لَّمْ يُجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ

**بَابُ ۹۱۲** کمانی اور تجارت میں سے صدقہ

دینا۔ آیت :- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا الْأَيُّهَا  
الَّذِينَ آمَنُوا وَالْوَابِئِ كَمَانِي سے اور زمین میں ہم نے جو تمہارے  
لئے نکالا ہے اس میں سے حشر حق کرو آخر آیت  
غنی حید تک لے

**بَابُ ۹۱۳** ہر مسلمان پر صدقہ دینا واجب

ہے جس کے پاس مال نہ ہو، وہ نیک کام ہی کرے (دیا

دوسروں کو نیک کام ہی بتائے۔ یہ بھی خیرات ہے)۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ كُرَيْبٍ  
بُرْدَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَفَالَا  
يَأْتِي اللَّهُ فَمَن لَّمْ يُجِدْ فَقَالَ يَعْصِدُ بَيْلًا فَيَنْفَعُ  
نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِن لَّمْ يُجِدْ قَالِ  
يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ أَلَمْ يَهْوَفْ قَالُوا فَإِن لَّمْ يُجِدْ  
قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ  
فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ۔

**بَابُ ۳۹** قَدْ رُكِّمَ يُعْطَى مِّنَ

الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَمَنْ أَعْطَى شَاءَ

۶۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو شَهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ  
سَيْرِينَ عَنْ أَوْعَيْطِيَّةَ أُمِّهَا قَالَتْ بُعِثْتُ إِلَى سُبَيْبَةَ  
الْأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا فَقَالَ

حدیث (از مسلم بن ابویہم از شعبہ از سعید بن ابی بردہ از ابو موسیٰ  
اشعری) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ  
دینا واجب ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا نبی اللہ جس کے پاس مال نہ  
ہو تو؟ فرمایا اپنے ماتھے سے کام کرے۔ خود بھی فائدہ اٹھائے اور  
خیرات بھی کرے۔ لوگوں نے کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو؟ فرمایا کمزور  
حاجت مند کی مدد کرے۔ پوچھا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو؟ فرمایا اچھی بات  
برعمل کرے، بری بات سے رکاوٹ ہے تو اس کے لئے یہی خیرات ہے لے

**بَابُ ۹۱۴** زکوٰۃ اور خیرات میں کتنا مال دینا چاہیے؟

اور جو ایک بکری خیرات میں دے اس کے متعلق

حدیث (از احمد بن یونس از ابو شہاب از خالد حذاف از حفصہ بنت  
سیرین) اُمّ عطیہ اپنے متعلق فرماتی ہیں (ان کا نام نسیمہ انصاریہ بنت  
نسیمہ انصاریہ کے پاس بکری بھی گئی تھی اس نے اس میں سے کچھ گوشت  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۔ امام بخاری نے اشارہ کیا اس روایت کی طرف جو مجاہد سے منقول ہے کہ کسب اور کمائی سے اس آیت میں تجارت اور سوداگری مراد ہے اور زمین سے  
جو چیزیں اکائیں ان سے علا اور کھجور وغیرہ مراد ہے ۱۲ من ۱۔ امام بخاری نے ادب میں جو روایت نکالی ہے اس میں یوں ہے کہ اچھی یا نیک بات کا حکم کرے  
ابو داؤد طحاوی نے اتنا زیادہ کیا اور بکری بات سے منع کرے مسلم ہو جو شخص نادار ہو اس کے لئے وعظ و نصیحت میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے ۱۳ من

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ كُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا  
إِلَّا مَا أَسْلَمْتُ بِهِ نَسِيبَةً مِنْ ذَلِكَ الشَّاةِ فَقَالَ  
هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ حِمْلَهَا -

### بَابُ زَكَاةِ الْوَرِقِ

۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى الْمَدَنِيِّ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ  
خَمْسِ دُرْدَمٍ صَدَقَةٌ وَمِنَ الْإِبِلِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ  
خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ  
صَدَقَةٌ -

۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عُمَرُو سَمِعَ أَبَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا -

### بَابُ الْعُرْضِ فِي الزَّكَاةِ - وَ

قَالَ طَاوُسٌ قَالَ مَعَاذُ لَا هَلْ

الْيَمَنُ الشُّوْطِيُّ بَعْرُضٍ ثِيَابٍ خَمِيصٍ

أَوْ لَيْسَ فِي الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيرِ

حضرت عائشہؓ سے پوچھا تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ انہوں نے  
کہا کچھ نہیں، وہی گوشت ہے جو نسیبہ نے صدقہ کی بکری میں سے  
بھیجا۔ آپؐ نے فرمایا لاؤ اب اس کا کھانا درست ہو گیا۔

### بَابُ ۹۱۵ جَانْدِي كِي زَكَوٰۃ

۱۳۶۲- حدیث از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عمرو بن یحیی از یحیی  
مازی (ابو سعید خدریؓ) کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں۔ پانچ اوقیہ چاندی  
سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ پانچ وسق سے کم کھجور میں (یا اناج اور  
میوے میں) زکوٰۃ نہیں۔

۱۳۶۳- حدیث از محمد بن منشی از عبد الوہاب از یحیی بن سعید از عمر و انطال  
ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
یہی حدیث سنی گئی۔

### بَابُ ۹۱۶ زَكَوٰۃ مِیْن (چاندی سونے کے

سوا) اور سامان لینا گھ طائوس نے کہا معاذ بن جبل

نے یمن والوں سے کہا زکوٰۃ میں مجھے جو اور جوار کے بدلے سامان

دو مثلاً کپڑے، جیسے کالی چادریں دھاری دار یا دوسرے لباس

۱- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھیجا اُن سے باب کا مطلب ثابت ہوا کہ پوری بکری صدقہ دینا اب اُم عطیہؓ نے اس بکری میں سے جو مقنونا گوشت  
حضرت عائشہؓ کو تحفہ کے طور پر بھیجا اس سے یہ نیکو کہ مقنونا گوشت بھی صدقہ لے سکتے ہیں کیونکہ اُم عطیہؓ کا حضرت عائشہؓ کو بھیجا کوئی صدقہ نہ تھا مگر یہ یہ تھا اس صدقہ  
کو اس پر قیاس کیا اس لیے کہ انہوں نے کہا اگر بخاری نے یہ باب لاکر ان لوگوں کا رو کیا جو زکوٰۃ میں ایک فقیر کو آنا دے دینا مکروہ سمجھے ہیں کہ وہ صاحب انصاب ہو جائے امام ابو یوسفؒ  
سے ایسا ہی مقنول ہے لیکن امام محمدؒ نے کہا اس میں کوئی قیاح نہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی زکوٰۃ کا مال تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل پر حرام تھا مگر جب فقیر کو دیا اور فقیر نے  
اس میں سے کچھ تحفہ کے طور پر بھیجا تو وہ درست ہے کیونکہ وہ ملک کے بدل جانے سے حکم بدل جاتا ہے پھر مقنول پر یہ حدیث میں بھی وارد ہے جب بکرہ نے صدقہ کا گوشت حضرت عائشہؓ  
کو تحفہ میں بھیجا تو آپؐ نے فرمایا ہولہا صدقہ دینا حدیث ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہ حدیث بھی اوپر آئی ۱۴ منہ زکوٰۃ فلیس بکری میں گندہ چکی ہے اور وقت اور اوقیہ کی مقدار سی وہیں مذکور ہو  
چکی ہے پانچ اوقیہ دوسودم کے ہوتے ہر دم چھ دانق کا ہر دانق آٹھ جوار درجہ چھ دانق کا ہر دانق ۵۰ جوار درجہ چھ دانق جوار درجہ چھ دانق کے ہوتے ہر دانق ۵۰ جوار درجہ چھ دانق جوار درجہ چھ دانق  
ہر دم درجہ چھ دانق کا ایک قراط اور قراط چھ دانق کا ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس مذکور بیان کرنے سے امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ عمرو بن یحییؒ کا سامان لینے کا یہ  
معلوم ہو جائے جس کی اس میں مراحت ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ



وَالذُّرَّةَ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِصَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا خَالِدٌ فَقَدْ احْتَبَسَ أَدْرَعَةَ وَأَعْدَدَ  
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 تَصَدَّقْ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكَ فَلَمْ يَسْتَشِنْ صَدَقَةً  
 الْعُرْضِ مِنْ غَيْرِهَا فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرُصَهَا  
 وَسِحْمًا بِهَا وَلَمْ يَخُصَّ لَهَا ذَهَبٌ وَالْفِضَّةُ مِنَ الْعُرُوضِ  
 میں بھی زکوٰۃ ہے،

میں بھی زکوٰۃ ہے،

٦٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَسْمَاءَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أَبَا  
بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الْفَيْءَ أَمَّا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَنْ بَلَغَتْ  
صَدَقَتُهُ بَنَتْ فَخَاضَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ  
بَنَتْ لَبُؤُونَ فَأَتَاهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدَّقُ  
عَشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ سَاتِلِينَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بَنَتْ  
فَخَاضَ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُؤُونَ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ  
مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ.

کاہو تو وہی لے لیا جاے گا اور نقد نہ دینا ہو گا۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ

اس طرح تمہیں بھی سہولت ہوگی اور مدینہ میں صحابہ کرام کے لئے بھی یہ بہتر ہوگا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا خالد بن ولیدؓ نے اپنی زینٹیں ہتھیار اور گھوڑے (وغیرہ) سامان جنگ، اللہ کی راہ میں وقف کر دیئے ہیں۔ آنحضرتؐ نے (عورتوں سے عید کے دن) فرمایا خیرات کرو خواہ زیورات میں ہی سے ہی۔ اس حکم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان کو مستثنیٰ نہیں کیا (گویا سامان یا صدقہ ہے، آپ کے اس حکم سے عورتیں بالیاں اور طرپش کرنے لگیں۔ آپؐ نے زکوٰۃ کیلئے مسونے اور جاندی کو بھی خاص نہیں کیا) بلکہ اور چیزوں

1545

حدیث (ان محمد بن عبد اللہ از عبد اللہ بن یحییٰ از تمامہ) حضرت السہم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرض زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے جس طرح اللہ و رسول نے انہیں حکم دیا تھا، مجھے تحریر بھیجی، اس میں یہ بھی تھا کہ جس پر ایک برس کی اونٹنی (زکوٰۃ میں) واجب ہو اور وہ اس کے پاس ہو ورنہ ہو، تو اگر دو برس کی اونٹنی اس کے پاس ہے تو وہ دے دے وی لے لی جائے گی اور زکوٰۃ وصول کرنیوالا بیس درم یا دو کیریاں اسے دے دیا اگر برس بھر کی اونٹنی جیسی زکوٰۃ میں دینی چاہئے، اس کے پاس نہ ہو اور نہ اونٹ دو برس

1795

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں گواہ ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

**۱۷** اس لئے کہ اول تو جو اور بخاری کا عدیہ تک ملا کر لے جانے میں بار برداری کا خرچہ بہت بڑا دوسرے کڑکڑا دینے والوں کو بھی پلٹنے کا ڈال سے معاذ تک یہ غلامیاد کرنا دشوار تھا چنانچہ اس وقت صحابہ کرام میں منورہ میں علیہ سے زیادہ کمزروں کی احتیاج تھی تو معاذ نے کڑکڑا دینے میں لینا ایسا مناسب سمجھا۔ مخالفین یہ جواب دیتے ہیں کہ کتبائیت منقطع ہے خاؤس نے معاذ سے نہیں سنا دوسرے یہ معاذ کا اجتہاد ہے اور بخاری کی رائے حجت نہیں ہے ۱۲ منہ **۱۸** اس حدیث کو خود مخالف نے آگے چل کر وصل کیا ہے اس سے امام بخاری نے یہ طلب کہ کڑکڑا میں اسبابِ نبوت سے اس طرح نکالا کہ اگر خالد نے ان سے چیزوں نے ان چیزوں کو وقف نہ کیا ہوتا تو ضرور ان میں سے کچھ کڑکڑا میں دیتے مخالفین یہ کہتے ہیں کہ اگر خالد نے یہ وقف نہ کیا ہوتا تو کڑکڑا میں کچھ بخاری سے ثابت لگا کر نکالتے تو خارجہ فیہ یوسفیوں نے اس کی یوں توضیح کی ہے کہ جب خالد نے کھارین کی سربراہی سامان سے کی اور یہ بھی کڑکڑا کا ایک بصر ہے تو کیا کڑکڑا میں سامان یا خیرا المطلوب ۱۳ منہ **۱۹** یہ حدیث موصول کتاب اللہ میں نہیں گئی ہے اس لئے امام بخاری نے یہ نکالا کہ کڑکڑا سے اسباب کا دینا درست ہے کیونکہ ان عمروں کے ساتھ تو یوسفی باندی سولہ کے تحت جیسے ماکرہ و مشکاکہ دونوں کے سے ناکرکوں میں ڈالتیں۔ مخالفین یہ جواب دیتے ہیں کہ فعل مقدم تھا زعفران کڑکڑا کیونکہ دونوں اکثر علماء کے نزدیک کڑکڑا فرض نہیں ہے ۱۴ منہ **۲۰** یہ حدیث تفصیل کے ساتھ آگے کے گئے اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب واجب سے زیادہ اونٹوں کڑکڑا میں نہیں دیا درست ہے پھر یہ اسباب کا دینا کڑکڑا میں جائز ہے مخالفین یہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں کوئی حجت نہیں بلکہ یہ ہادی دلیل ہے کیونکہ اگر کڑکڑا میں قیمت کا معاملہ ہوتا تو همان عمروں کے تفاوت کا معین کرنا ضرور تھا۔ ۱۵ منہ

ابن عباس اس آسمہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لصلی قبل الخطبۃ قرأی انا لہ لم یمسمع النساء فانھا حق ومعه بلال کاشف ثوبہ فوعظھن وامرھن ان یتصدقن فجعلت السر اذ تلقی واسار الی کوب الی اذ فیہ والحقہ اپنے کان کی طرف اور حلق کی طرف اشارہ کیا (یعنی بالی اور ہار کی طرف اشارہ کیا)

**باب** لَا یُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا یُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْمَعٍ وَیَذْکُرُ مَعْنَى سَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلُہٗ۔

۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللہِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی ثُمَامَةُ ابْنُ اَسْمَاعِلَ حَدَّثَنَا اَبَا بکرٍ کَتَبَ لَہُ الْغِیْ قَرْضَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا یُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا یُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْمَعٍ خَشِیۃُ الصَّدَاقَۃِ

**باب** مَا کَانَ مِنْ خَلِیطَیْنِ قَاتِلَیْہِمَا اَیُّکَ لَجَعَانِ بَيْنَہُمَا اِلَّا سَوَیۃٌ وَقَالَ طَاوُسٌ وَسَّ وَعَظَا اِذَا عَلِمَ الْخُلَیطَانِ اَمَوَا اِلَہِمَا فَلَا یُجْمَعُ مَا لَہُمَا وَقَالَ سَفِیْنٌ لَا یُجِبُ حَتَّى

نے عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی۔ پھر آپ نے (خطبے کے بعد) خیال کیا کہ آپ کی آواز مستورات تک نہیں پہنچی۔ آپ ان کے پاس آئے (حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے اور وہ کپڑا پھیلائے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مستورات کو وعظ کیا اور وصیہ دینے کا حکم دیا کوئی عورت یہ پھینکنے لگی۔ یہ کہتے ہوئے ایوب راوی نے اپنے کان کی طرف اور حلق کی طرف اشارہ کیا (یعنی بالی اور ہار کی طرف اشارہ کیا)

**باب** ۹۱۷ زکوٰۃ لینے وقت جو مال جدا جدا ہوں وہ اکٹھے نہ کئے جائیں اور جو اکٹھے ہوں وہ جدا جدا نہ کئے جائیں اور سالم نے بحوالہ ابن عمر رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت کیلئے ہے۔

۱۳۶۶ حدیث (از محمد بن عبد اللہ انصاری از عبد اللہ انصاری از ثمامہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں (حضرت انس کو) وصولی فرض زکوٰۃ کے لئے حکمانہ مفصل تحریر کر کے بھیجا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نصاب مقرر کیا تھا اس میں یہ بات بھی تھی کہ جدا جدا مال کو ایک جگہ اور یکجا مال کو جدا جدا نہ کیا جائے۔ (زکوٰۃ سے بچنے کیلئے)

**باب** ۹۱۸ اگر مال میں دو شریک ہوں تو زکوٰۃ کا خرچ حساب برابر برابر ایک دوسرے سے کاٹیں۔ طاووس اور عطار کہتے ہیں کہ اگر دونوں شریکوں کے جانور الگ الگ ہوں کہ اپنے اپنے جانور پر چانتے ہوں تو انہیں اکٹھا نہ کرئیے سفیان ثوری کہتے ہیں کہ مشترک بکریوں میں زکوٰۃ نہ ہوگی

۱۔ مطلب یہ ہے کہ جو زیور ان کے کان اور گلے میں تھا وہ ہلال کے پڑے میں پھینکے لگیں اور پگڑی کا کہ ان کے پیچھے زبور چاندی سونے کے نہ تھے جیسے گلے کے ہار وغیرہ پس طحاوی کہ سباب کا زکوٰۃ میں دینا درست ہے اور بنی العین ہوس کا جواب یہ ہے کہ وہ گنہگار ہے ۱۲ منہ ۵۰ سالم کی روایت کو امام احمد اور ابو یوسف اور ترمذی وغیرہ نے وصل کیلئے امام مالک نے مؤط میں اس کی تفسیر یوں بیان کی ہے مثلاً تین آدمیوں کی ایک ایک چالیس چالیس بکریاں ہوں تو ہر ایک ہر ایک ایک بکری زکوٰۃ کی واجب ہے زکوٰۃ لینے والا جب آتا تو یہ تینوں اپنی بکریاں ایک جگہ کر دیں تو اس صورت میں ایک ہی بکری دینا پڑے گی۔ اسی طرح دوا بھول کی شرکت کے مال میں دو سو بکریاں ہوں تو ان پر تین بکریاں زکوٰۃ کی لازم ہوں گی اگر وہ زکوٰۃ لینے والے۔ جب آئے ان کو جدا جدا کر دیں تو وہی بکریاں دینا ہوں گی۔ اس سے منع فرمایا۔ کیونکہ یہ حق تعالیٰ کے ساتھ فریب کرنا ہے۔ معاذ اللہ تو سب جانتا ہے ۱۲ منہ ۵۰ اس کو ابو عبید نے کتاب الاسوال میں وصل کیا اور عبد الرزاق نے سفیان ثوری کی تعلیق کو وصل کیا ۱۲ منہ ۵۰ بلکہ جدا جدا پٹے دے کے اگر ہر ایک کا مال انقدر نصاب ہوگا تو اس میں سے زکوٰۃ لیں گے ورنہ نہ لیں گے مثلاً دو شریکوں کی چالیس بکریاں ہیں مگر ہر شریک کو اپنی اپنی بکریاں علیحدہ طریقے سے معلوم ہیں تو کسی پر زکوٰۃ نہ ہوگی اور زکوٰۃ لینے والے کو یہ نہیں پہنچے گا کہ دونوں کے جانور ایک جگہ کر کے ان کو چالیس بکریاں سمجھا کر ایک بکری زکوٰۃ کی لے ۱۲ منہ

يَتَرْتَمِلْنَ اَرْبَعُونَ شَاةً وَلِهَذَا  
اَرْبَعُونَ شَاةً۔

جب تک ہر شریک کی چالیس یا زیادہ بکریاں نہ  
ہوں لے

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا  
حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الْبَنِيُّ فَرَضَ رَسُولُ  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَأَتَتْهُمَا  
يَتَرَاتِجَتَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ۔

حدیث (از محمد بن عبد اللہ از عبد اللہ از ثمامہ) حضرت انس فرماتے  
ہیں کہ انہیں حضرت انس (کو) حضرت ابو بکرؓ نے زکوٰۃ کی وصولی  
کے متعلق احکامات کی ایک تحریر بھیجی جس میں زکوٰۃ کی شرح حسب الشا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی تھی اس میں ایک دفعہ یہ بھی تھی کہ جو مال  
دو شریکوں میں مشترک ہو وہ ایک دوسرے سے برابر برابر خرالیں۔

بَابُ زَكَاةِ الْإِبِلِ۔

بَابُ اُونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان۔

زَكَاةُ ابْنِ بَكْرٍ وَابْنِ بَكْرٍ وَابْنِ بَكْرٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس باب میں حضرت ابو بکرؓ حضرت ابو بکرؓ اور ابو بکرؓ  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنِي بَنِي شَهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهَجُورَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ  
شَأْنَهَا شَدِيدٌ فَمَهْلُكَ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا  
قَالَ لَعَنَهُ قَالَ فَاغْتَلَبَ مِنْ زَوَارِئِ الْبَحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ  
لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

حدیث (از علی بن عبد اللہ از ولید بن مسلم از اوزاعی از ابن شہاب  
از عطاء بن یزید) ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک بدو نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنی) ہجرت کے متعلق پوچھا  
کہ آپ کہیں تو مدینہ آؤں، آپ نے فرمایا: ہجرت بہت مشکل  
ہے۔ کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں جن کی تو زکوٰۃ دیتا ہے؟ اس  
نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا تو سمندروں کے اس پار علاقہ  
میں بھی تو عمل کرتا رہ۔ اور اللہ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں  
کرے گا۔

بَابُ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ  
صَدَقَةُ بَنِي تَمِيمٍ فَخَاضَ وَكَيْسَتْ  
عِنْدَهُ۔

بَابُ ۹۲۔

جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ  
زکوٰۃ میں ایک برس کی اونٹنی دینی ہو اور وہ اس  
کے پاس نہ ہو۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ

حدیث (از محمد بن عبد اللہ الانصاری از عبد اللہ الانصاری از

لے امام ابو حنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے لیکن امام احمد اور شافعی  
کو پہنچ جائیں تو زکوٰۃ لی جائے گی۔ ۱۲ منہ سے ۱۳ منہ دو شریکوں کی چالیس بکریاں ہوں تو زکوٰۃ لینے والا ایک بکری زکوٰۃ کی لے لے اب جس کے  
۱۴ منہ سے یہ بکری لی گئی ہو وہ اپنے شریک سے اس بکری کی آدمی قیمت وصول کرے یہ نہیں کہ ایک شریک آدمی بکری اور دوسرا شریک آدمی بکری ۱۲ منہ  
۱۳ منہ سب دونوں کو خود امام بخاری نے ہی کتاب میں وصول کیا ہے ۱۲ منہ سے ۱۳ منہ یعنی ۲۵ اونٹوں سے ۳۵ اونٹوں تک ہوں ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ أَنَّهُ  
 سَأَلَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ  
 الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنْ الرِّبْلِ صَدَقَةٌ الْخِزْيَانَةِ  
 وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جُزْءٌ وَعِنْدَهُ حَقَّةٌ  
 فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا  
 شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَ رَأْيُهُ أَوْ عَشْرِينَ زُرْهُمَا  
 وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ الْحَقَّةُ وَلَيْسَتْ  
 عِنْدَهُ الْحَقَّةُ عِنْدَهُ الْبَدَلُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقَّةُ  
 وَيُعْطِي الْمَصْدُقَ عَشْرِينَ زُرْهُمَا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ  
 عِنْدَهُ صَدَقَةٌ الْحَقَّةُ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْبَدَلُ  
 فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقَّةُ بِنَتِ لَمَوْيَ لَطِيئَتَيْنِ أَوْ عَشْرِينَ  
 زُرْهُمَا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنَتِ لَمَوْيَ وَعِنْدَهُ حَقَّةٌ  
 فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقَّةُ وَيُعْطِي الْمَصْدُقَ عَشْرِينَ زُرْ  
 أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنَتِ لَمَوْيَ وَلَيْسَتْ  
 عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنَتُ خَنَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنَتُ  
 خَنَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عَشْرِينَ زُرْهُمَا أَوْ شَاتَيْنِ -

دو برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو، وہ اس کے پاس نہ ہو، ایک برس کی اونٹنی ہو، تو وہی لے لی جائے اور اس کے ساتھ محصل کو بیس درہم یا دو کبیریاں اور دسے -

## باب ۴۶ زکوٰۃ الغنم

۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّبِيِّ  
 الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ  
 ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا  
 بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لِكُلِّ وَجْهَةٍ إِلَى الْبَحْرَيْنِ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ

شامہ انس رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کا مفصل حکم نامہ بھیجا جیسے اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا۔ اس میں یہ بھی تھا کہ جس کے پاس اتنے اونٹ ہو جائیں کہ اسے چار برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینی پڑے یعنی (۱ سے ۷ تک)، اور چار برس کی اونٹنی اس کے پاس نہ ہو بلکہ تین برس کی ہو تو وہی لے لی جائے۔ اگر اس کے ساتھ اس کے پاس یکریاں ہوں تو دو کبیریاں لے لی جائیں یا بیس درہم لیے جائیں اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ تین برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینی پڑے (۸ سے ۱۰ تک)، اور اس کے پاس تین برس کی اونٹنی نہ ہو، چار برس کی ہو تو وہی لے لی جائے اور محصل زکوٰۃ اسے بیس درہم یا دو کبیریاں دے دے اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ تین برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینی ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو اور دوس کی اونٹنی ہو، تو اس سے وہی لے لی جائے اور وہ بیس درہم یا دو کبیریاں مزید محصل کو لے اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ دو برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینی ہو (۱۱ سے ۱۳ تک) لیکن اس کے پاس نہ ہو اور تین برس کی اونٹنی ہو، تو وہی لے لی جائے اور محصل زکوٰۃ اسے بیس درہم یا دو کبیریاں دیے اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ دو برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو، وہ اس کے پاس نہ ہو، ایک برس کی اونٹنی ہو، تو وہی لے لی جائے اور اس کے ساتھ محصل کو بیس درہم یا دو کبیریاں اور دسے -

## باب ۹۲۱ بکریوں کی زکوٰۃ

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا (از محمد بن عبد اللہ بن شعیب الانصاری از والیش از ثمامہ بن ثعلبہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب انہیں (حضرت انس رضی اللہ عنہ) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بحرین کا حاکم مقرر کیا تو انہیں یہ پروانہ لکھ کر دیا: -  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - یہ وہ زکوٰۃ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر مقرر کی اور جس کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیا، تو اس پروانہ کے مطابق جس مسلمان سے زکوٰۃ مانگی

كَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالْأَنْبِيَاءِ أَمَرَ اللَّهُ  
بِهِمْ رَسُولَهُ فَمَنْ سَمِعَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى نَفْسِهَا  
فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سَمِعَهَا فَلَا يُعْطِي فِي أَرْبَعٍ وَخَمْسٍ  
مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونََهَا مِنَ الْغَنَمِ خَمْسٍ شَاةٍ فَإِذَا  
بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فِيهَا  
بَنْتٌ مَخَاضٌ أَنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَثَلَاثِينَ  
إِلَى خَمْسٍ أَرْبَعِينَ فِيهَا بَنْتٌ لَبُونٍ أَنْثَى فَإِذَا  
بَلَغَتْ سِتَّةً وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فِيهَا حَقَّةٌ  
طَرْدُ قَةٍ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ  
إِلَى خَمْسٍ سَبْعِينَ فِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ  
بَعْدَ سِتَّةٍ وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فِيهَا بَنْتٌ  
لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ  
وَمِائَةٍ فِيهَا حَقَّتَانِ طَرْدُ قَتَانِ الْجَمَلِ فَإِذَا أَكَلَتْ  
عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَنْتٌ لَبُونٍ  
وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حَقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا  
أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ  
يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فِيهَا  
شَاةٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ  
أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا أَتَتْ عَلَى  
عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاتَانِ فَإِذَا أَتَتْ الْإِبِلَ مِائَتَيْنِ  
إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا أَتَتْ  
عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةً  
الْوَحْلِ تَافِقَصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ  
فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا -

جلے وہ ادا کرے اور اگر کوئی اس سے زیادہ مانگے تو ہرگز نہ دے۔ چوبیس  
اونٹوں میں یا اس سے کم میں ہر پانچ پر ایک بکری دینی ہوگی (یعنی پانچ سے  
کم پر کچھ نہیں) جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو پینتیس تک ان میں ایک  
برس کی اونٹنی دینی ہوگی۔ جب چھتیس اونٹ ہو جائیں تو پینتالیس تک  
دو برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینی ہوگی۔ جب چھیالیس اونٹ ہو  
جائیں ساٹھ تک تو تین برس کی اونٹنی یعنی جفتی کے قابل۔ جب  
اکٹھ اونٹ ہو جائیں تو پچھتر تک چار برس کی اونٹنی دینی  
ہوگی۔ چھبتر سے نوے تک میں دو دو برس کی دو  
اونٹیاں زکوٰۃ میں آئیں گی۔ اکانوے سے لے کر ایک سو میں اونٹ تک تین  
تین برس کی دو اونٹیاں جفتی کے قابل دینی ہوں گی۔ ایک سو میں سے زیادہ  
کا صاحب اس طرح ہے کہ ہر چالیس پر دو برس کی اونٹنی  
اور ہر پچاس میں تین برس کی اونٹنی دینی پڑے گی۔ جس  
کے پاس چار یا اس سے کم اونٹ ہوں اس میں زکوٰۃ نہیں  
دینی پڑے گی البتہ ان کا مالک خوشی سے دے تو اور بات  
ہے۔ پانچ اونٹوں پر ایک بکری دینی ہوگی۔ جنگل میں پھرنے  
والی بکریاں جب چالیس ہو جائیں ایک سو بیس بکریوں تک  
تو ایک بکری دینی ہوگی جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں  
تو دو سو بکریوں تک دو بکریاں۔ دو سو سے تین سو تک تین  
بکریاں۔ تین سو کے بعد ہر سو پر ایک بکری۔ اگر چرنے والی بکریاں  
چالیس سے کم ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہاں اگر خوشی سے کچھ دے  
تو وہ اس کی مرضی۔

۱۔ زکوٰۃ انہی گائے میں یا اونٹوں یا بکریوں میں واجب ہے۔ جماد سے برس سے زیادہ جنگل میں چلتی ہوں اور ان سے زیادہ ان کو گھر سے کھانا لے کر ان پر تو ان میں زکوٰۃ نہیں  
چاہیہ حدیث کے نزدیک وہ ان میں جانوروں یعنی اونٹ گائے اور بکری کے اور کسی جانور میں زکوٰۃ نہیں ہے مثلاً گھوڑوں یا غمخروں یا گھوڑوں میں ۱۱۸

وَفِي الزَّكَاةِ رُبْعُ الْعَشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا -

**باب** لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةٌ وَزَكَاتُ عَوَارٍ لَا تَلِيسُ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الْبَنِيُّ أَمْرًا مِنَ اللَّهِ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُخْرِجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةً وَلَا ذَاتَ عَوَارٍ وَلَا تَلِيسُ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ -

**باب** أَخَذَ الْعِتَاقُ فِي الصَّدَقَةِ

۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الثَّوْرِيِّ عَنْ هُرَيْرٍ عَنْ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عِتَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتَ أَنَّ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَكَ بِبِكْرٍ بِالْقِتَارِ فَعَرَفْتَ أَنَّكَ أَرْحَقُ -

اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں آتی ہے (نہیں تکیہ دو سو درم یا زیادہ ہو، اگر ایک سو نوے درم ہوں تو بھی میں زکوٰۃ نہیں۔ اگر مرضی سے دے تو وہ اور بات ہے۔

**باب ۹۲۲** زکوٰۃ میں بوڑھا، عیب دار یا نرجانور نہ لیا جائیگا۔ البتہ محض زکوٰۃ چاہے تو لے سکتا ہے۔

۱۳۴۱ حدیث (از محمد بن عبد اللہ از والد شمس از ثمامہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ انہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ نامہ لکھ دیا جس کا حکم اللہ نے اپنے رسول کو دیا تھا۔ اس میں ایک قانون یہ بھی تھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھا اور عیب دار اور نرجانور نہ نکالا جائے مگر جب محض مناسب سمجھے تو لے سکتا ہے (مثلاً نسل قائم کرنے کے لئے عمدہ نرجانور لیا وغیرہ)

**باب ۹۲۳** زکوٰۃ میں بکری کا بچہ لینا

۱۳۴۲ حدیث (از ابو الیمان از شعبیہ از زہری) دوسری سند (از لیث از عبد الرحمن بن خالد از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عثیم بن مسعود) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا اگر لوگوں نے بکری کا بچہ بھی دینے سے انکار کیا، جسے وہ عہد نبوی میں دیتے تھے، تو میں ان سے انکار پر جنگ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جنگ کے لئے مخرج صدر فرمایا۔ اور میں نے بھی سمجھ لیا، کہ ان کی رائے حق ہے۔

۱۳۴۳ مثلاً زکوٰۃ کے جانور سب مادیات ہی مادیات ہوں نہ کہ ضرورت ہو تو نہ لے سکتا ہے یا کسی عمدہ نسل کے ادنیٰ مال کے یا بکری کی ضرورت ہو تو گوس میں عیب ہو تو گوس نسل لینے میں آئندہ فائدہ ہو تو نہ لے سکتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ بکری کا بچہ اس وقت لیا جائیگا جب تحصیل ارزا مناسب سمجھے یا کسی شخص کے پاس نہ بچہ ہی بچے رہ جائیں۔ ۱۱ منہ ابو حنیفہ کے نزدیک نہ بچوں میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی وہ کہتے ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فرمانا بطریق مبالغہ ہے کہ وہ واقعی زکوٰۃ میں بچہ دیا کرتے تھے ۱۲ منہ ۱۳ لیث کی روایت کو ذیل نے زہریات میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ پہلے پہل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں سے جو زکوٰۃ نہ دیتے تھے لڑنے میں شامل ہوا کیونکہ وہ کلمہ گو تھے لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ان سے زیادہ علم تھا اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان سے متفق ہو گئے۔ اس حدیث سے صاف یہ نکلتا ہے کہ صرف بکری بچے سے آدمی کا اسلام پورا نہیں ہوتا جب تک اسلام کے تمام اصول اور قطعی فرائض کو نہ مانے اگر اسلام کے ایک قطعی فرض کا کوئی انکار کئے جیسے غار مذکورہ یا زکوٰۃ یا حجاج کو قہر فرما جائے اور اس پر جہاد کرنا درست ہے ۱۲ منہ

باب ۱۹۱ لا تَتَّخِذْ كَوَالِدَکَ اِمَامًا

النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ

٤٢ - حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُوَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَوْجُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَبِيغٍ عَنْ أَبِي مُعْبِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مَعَاذًا عَلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلُ كِتَابٍ فَلْيَتَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللَّهِ فَإِذَا عَرَفُوا اللَّهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ قَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيَلَتِهِمْ فَإِذَا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ قَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةَ تَوْحِيدٍ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتَرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِذَا اطَّاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّى فَرَأَيْتُمْ أَمْوَالَ النَّاسِ -

مَا تَكُنْ لَيْسَ فِيمَا دُونَ

خُمْسِ ذَوِّ صَدَقَةٍ

٥٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسٍ أَوْ سِتٍّ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسٍ أَوْ سِتٍّ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ وَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسٍ دَوْدِمٍ إِلَّا بِلِصِّ صَدَقَةٌ

باب ۹۲۴ زکوٰۃ میں لوگوں کے انتہائی عداوت پر

مال نہ لئے جائیں گے (جسے وہ اپنے لئے رکھتے ہیں)۔

حدیث ۱۳۴۲ (از امیہ بن بسطام از یزید بن زریع از روح بن قاسم از سفیل ابن امیہ از یحیی بن عبد اللہ بن صیفی از ابو سعید) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذؓ کو مکہ میں بھیجا تو فرمایا۔ تو اہل کتاب کے پاس جا رہا ہے تیری پہلی دعوت عبادتِ خداوندی کے لئے ہو۔ جب وہ خدا کو پہچان لیں تو انہیں یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر رات دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ یہ کرنے پر لگ جائیں، تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ بھی فرض کی ہے، جو ان سے لیکر ان کے ضرورت مند لوگوں کو دی جائیں گی۔ جب وہ اس کی بھی اہمیت کریں، تو ان سے زکوٰۃ لینا۔ لیکن ان کے عمدہ مال سے پھینا۔ (نہ لینا)

**باب ۹۲۵** پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ

منہیں ہے۔ -

۱۳۷۲  
حدیث از عبد اللہ بن یوسف از مالک از محمد بن عبد الرحمن بن ابی سعصعة مازنی از والدش حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - پانچ وسق سے کم کم جو میں زکوٰۃ نہیں ہے - پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ مہار اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں -

مسئلہ کو تکمیل الیہ کہنے سے لوگوں کے ذہن میں پیدا ہونے والی متوسط دھڑکا لیا جائیگا۔ خراب و بدینہ علی اللہ اگر تکذیب دینے والا انسان مال اللہ کی راہ میں جی کر عہدے سے عہدے توہرات پر محصور اس کو کہنے سے ۱۳۸ مسئلہ بعضوں نے اس کے بعضی کفر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ملک کے خدیوین کو اسلحا انہوں نے ایک ملک کی تکذیب دوسرے ملک کے فقیروں کو عیسویت ناجائز رکھی ہے لیکن جمہور علماء و کتبہ ہیں جن کے

## کتاب زکوٰۃ البقرہ

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عُرْفَنَ مَا حَارَ اللَّهُ رَجُلٌ بِبَقْرَةٍ لَهَا خَوَارِدٌ وَيَقَالُ جَوَارٌ يَكْجَارُونَ يَرْفَعُونَ أَصْوَابَهُمْ كَمَا تَجَارُ الْبَقَرَةُ

## باب ۹۲۱ گائے کی زکوٰۃ

ابو حمیدؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میں تمہیں وہ شخص دکھا دوں گا جو اللہ تعالیٰ کے پاس گائے اٹھائے ہوئے حاضر ہوگا وہ آواز کر رہی ہوگی ایک روایت میں بجائے خوارینی آواز کے جوار کا لفظ ہے جس سے بجاروں کا لفظ سورہ مؤمنون میں آیا ہے اس صورت میں یہ مطلب ہوا کہ وہ لوگ گائے کی طرح چلا رہے ہوں گے۔

۷۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَمِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْمُورِ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ ذَا الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ أَوْ كَمَا حَلَفَ كَلِمِينَ رَجُلٌ يَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أَنِّي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمُ مَا تَكُونُ وَأَسْمَنَهُ تَطْوُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُّهُ بِقُرُوفِهَا كُلَّمَا حَارَتْ عَلَيْهِ أُخْرِيَهَا رَدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ رِوَاةٌ بَكِيرٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۹۲۲ الزکوٰۃ علی لادب و

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ أَجْرَانِ الْقَرَابَةُ وَالصَّدَقَةُ -

## باب ۹۲۳ زکوٰۃ داروں کو زکوٰۃ دینا کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کے حق میں فرمایا اسے دینا ثواب ملے گا۔ صلہ رحمی کا بھی اور خیرات کا بھی۔

مراوسان فقیرین خواہ وہ کہیں ہوں یا کسی ملک کے ہوں اور انہوں نے زکوٰۃ کا دوسرے ملک میں بھیجا درست رکھ لے ۱۲ منہ (مسئلہ صفحہ ۱۲) ۱۳ منہ ہیں سے ترجیح اب تک ہے یعنی جو بے مال زکوٰۃ میں مت ۱۲ منہ ۱۴ منہ محمد و حقیقت علی اللہ کے بتے ہیں اور علی بن رضی ان کے دادا ہیں بخیر عبد الرحمن عبد الرحمن ابی معصم کے بتے ہیں اول ابو معصم کے دادا ہیں ۱۵ منہ اس کو فوٹا نام بخاری نے آئے محل کتاب ترکہ لکھل میں رکھ لیا ہے ۱۶ منہ فیصلہ جو بتے ہے یہ مراد ہے کہ بعضوں کو نبوت کا حکم دیا جائے اور بعضوں کو دوزخ کا ۱۷ منہ ۱۸ منہ اس کو امام سلطیٰ وصل کرنا اس حدیث سے اب کا مطلب یہی کہ لائے بل کی زکوٰۃ دینے کا وجہ ثابت ہو جائے کہ غلاب ای امر کے ترکہ پر ہوگا جو واجب ہے ۱۹ منہ اہل حدیث کے نزدیک بطلان ہے جب آئے زکوٰۃ و خراج ہوں گے اب بتے کو باقیاب کیا باخاوندہ جو دوزخ و اندک کے بعضوں نے کہا ہے جو بتے کے کو فرض زکوٰۃ دینا بالاجماع درست نہیں اور امام ابو حنیفہ اور مالک نے لکھے بغیر خاندان کو بھی دینا درست نہیں رکھا اور امام شافعی اور امام احمد نے حدیث کے موافق اس کو جائز رکھا ہے مگر جو کہتا ہے زکوٰۃ دینا کو اگر وہ محتاج ہوں زکوٰۃ دینے میں وہ ثواب لے گا یا جائز ہونا کیسا ۲۰ منہ ۲۱ منہ حدیث آگے ہی کتاب میں موصلاً آتی ہے ۲۲ منہ یہ زینبؓ خاتون اللہؓ کی بہن تھیں



۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ  
سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَحَدَ  
الْأَنْصَارِ بِالسَّيْئَةِ مَا لَا مَنَ تَجِدُ وَكَانَ أَحَبَّ  
أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُ حَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَهُ الْمَسْجِدُ  
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا  
وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طِبُّ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ  
هَذِهِ الْآيَةُ كُنَّا نَأْكُلُ الْبِرَّ حَتَّى نَنْفَقُوا إِيَّاهُ فَجَاءُوا  
فَأَمَّا أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ  
لَنْ تَأْكُلُوا الْبِرَّ حَتَّى تَنْفَقُوا إِيَّاهُ فَجَاءُوا وَإِنْ أَحَبَّ  
أَمْوَالِي إِلَى بَيْدِي مَاءٌ وَإِنَّمَا صَدَقَهُ اللَّهُ أَرْجُو  
بَرَّهَا وَدُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
حَيْثُ أَرَادَ اللَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِزُ ذَلِكَ مَا لَكَ رَأْيٌ بِذَلِكَ مَا لَكَ  
رَأْيٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنَّ  
تَجْعَلُهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَ أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ  
وَبَنِي عَمِّهِ تَابَعَهُ رَوْحٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى  
وَأَسْمَعِيلُ عَنْ مَالِكٍ رَأَى بِالْبَيْتِ -

کیا۔ اور یحییٰ بن یحییٰ اور اسماعیل نے امام مالک سے راجح کے بجائے راجح کا لفظ نقل کیا ہے (جس کے معنی بغیر محکمہ آمدنی والا)

۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ

حَدَّثَنَا رَازِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ أَنَّ مَالِكَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
طَلْحَةَ عَنْ سَمِعَةَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَالِكَ بْنَ مَالِكٍ فَرَمَاتِي فِي حَضْرَةِ ابْنِ طَلْحَةَ مَدِينَةِ  
مِيسَ سَبِ الْفَارِسِ زِيَادَةَ مَالٍ رَحِمَهُ - ان کے باغ بہت تھے۔  
اور سب باغوں میں انہیں کبریا کا باغ پسند تھا۔ وہ مسجد کے  
سامنے تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جایا  
کرتے اور وہاں کا صاف ستھرا پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انسؓ  
کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ تَنَاوُوا الْبِرَّ حَتَّى تَنْفَقُوا  
مِثْلَ حَبِّونَ الْآيَةِ - تم نیکی ہرگز حاصل نہیں کر سکتے یہاں تک کہ اس چیز  
سے خرچ کرو اس سے کہ محبت رکھتے ہو، تو ابو طلحہؓ نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ تبارک تعالیٰ فرماتے  
ہیں کہ تَنَاوُوا الْبِرَّ حَتَّى تَنْفَقُوا إِيَّاهُ فَجَاءُوا - اور مجھے پسندیدہ مال کبریا  
ہے، سب اللہ کی راہ میں خیرات کرتا ہوں۔ اللہ سے اس کے ثواب  
کا امیدوار ہوں۔ اللہ میرے لئے ذخیرہ رکھے گا۔ یا رسول اللہ!  
آپ جیسے مناسب سمجھیں اسے خرچ کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
سلم نے یہ سن کر فرمایا۔ شاباش وہ تو بڑی آمدنی کا مال ہے بڑا فائدہ  
بخش ہے میں نے تمہاری بات سن لی ہے لیکن میں مناسب سمجھتا  
ہوں کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کرو۔ ابو طلحہؓ  
نے کہا یا رسول اللہ بہتر میں ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ ابو طلحہؓ  
نے یہ باغ اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔  
عبداللہ بن یوسف کے ساتھ اس حدیث کو روح نے بھی روایت

کیا۔ اور یحییٰ بن یحییٰ اور اسماعیل نے امام مالک سے راجح کے بجائے راجح کا لفظ نقل کیا ہے (جس کے معنی بغیر محکمہ آمدنی والا)

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ

لے تو خیرات کا بھی ثواب ملے گا اور ناظر ملاحظہ فرمائیے کہ ابھی ہر چند یہ صدقہ نقل تھا مگر امام بخاری نے زکوٰۃ کو بھی نفل صدقہ پر قیاس کیا ۱۳۷۷۔ راجح کا معنی

بے محکمہ آمدنی کا مال یا بے محنت اور مشقت کے اعلیٰ کا ذریعہ۔ روح کی روایت خود امام بخاری نے کتاب البیوع میں اور یحییٰ بن یحییٰ کی کتاب الوصایا

میں اسماعیل کی کتاب التفسیر میں وصل کی ۱۳۷۸۔

عَنْ عِيَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَخْدَرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَخْفَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّةِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَعظَ النَّاسَ وَأَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَصَدَّقُوا فَمَرَعَةَ النَّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيكُمْ أَهْلَ الْبُيُوتِ يَفْقَهُنَّ وَبِمَذْلِكِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَثُرْنَ اللَّعْنُ وَكَثُرْنَ الْعَشِيرُ مَا دَأَيْتُ مِنْ تَأْوِصَاتٍ عَقِلَ وَدِينِ أَذْهَبَ إِلَيْكَ الرَّجُلُ حَازِمٌ مِنْ أَحَدِكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ بَنِي سَعْدٍ تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ زَيْنَبُ فَقَالَ أُمِّي الزَّيْنَابُ فَقِيلَ امْرَأَةُ بَنِي سَعْدٍ قَالَ نَعَمْ أَكُنْتُ أَمَّا قَاذِنُ كَمَا قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ وَكَانَ عِنْدِي حُلٌّ لِي فَأَدَّيْتُ أَنْ أَصَدَّقَ بِهِ فَرَعِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقَ بِهِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوْحًا وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقَ بِهِ عَلَيْهِمْ -

**بَابُ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي قَرَسِهِ صَدَقَةٌ**

علیہ وسلم عید الاضحی یا عید الفطر میں عید گاہ تشریف لے گئے۔ نماز پڑھ کر لوگوں کو وعظ سنایا اور خیرات کرنے کا حکم دیا فرمایا اے لوگو! خیرات کیا کرو۔ اس کے بعد مستورات کے پاس گئے فرمایا۔ اے مستورات خیرات کرو کیونکہ مجھے دکھایا گیا کہ اکثر عورتیں دوزخ میں ہیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا تم لعن طعن بہت کرتی ہو۔ خاوند کی ناشکری کرتی ہو اے مستورات! میں نے کم عقل اور ناقص باعتبار دین کی اتباع کے ایک عقلمند اور سمجھدار مرد کی عقل خراب کرنے والی تم سے زیادہ نہیں دیکھا۔ پھر آپ گھر تشریف لے گئے تو عبد اللہ ابن مسعود کی بیوی حضرت زینب آئیں۔ انہوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ آپ کو بتایا گیا کہ یہ زینب آئی ہیں آپ نے پوچھا۔ کونسی زینب؟ تو کہا گیا۔ ابن مسعود کی بیوی آپ نے فرمایا۔ اچھا اسے آنے دو۔ اسے اجازت دی گئی۔ وہ آئی اور کہنے لگی۔ یا نبی اللہ! آپ نے آج عید کے دن ہمیں خیرات کا حکم دیا ہے۔ میرے پاس کچھ زیور ہے۔ میں اسے خیرات کرنا چاہتی تھی لیکن میرے خاوند، ابن مسعود کہتے ہیں کہ وہ اور اس کا بیٹا اس خیرات کے زیادہ حقدار ہیں، بہ نسبت دوسروں کے۔ آپ نے فرمایا۔ تیرے خاوند نے سچ کہا ہے وہ اور نیز ابٹیا اس خیرات کے زیادہ حقدار ہیں بہ نسبت دوسروں کے۔

**باب ۹۲۸ مسلمان کو اپنے گھوڑے کی زکوٰۃ دینا ضروری نہیں۔**

اس حدیث سے صاف نکلا کہ اپنے رشتہ داروں پر خیرات کرنا درست ہے یہاں تک کہ بی بی بھی اپنے مفلس خاوند اور مفلس بیٹے پر خیرات کر سکتے ہیں اور یہ صدق فرض زکوٰۃ نہ تھا مگر فرض زکوٰۃ کو بھی ہی پر قیاس کیا ہے جو انہوں نے کہا جس کا نفقہ آدمی پر واجب ہو جیسے بی بی کا یا چھوٹے لڑکے کا تو اس کو زکوٰۃ دینا درست اور چونکہ عبد اللہ بن مسعود نہ تھے اس لئے ان کے ہوتے ہوئے بچے کا خرچ ماں پر واجب نہ تھا لہذا ماں کو اس پر خیرات کرنا جائز ہوا واللہ اعلم ۱۲ منہ۔

۹۰- حَدَّثَنَا أَدُمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَّادٍ عَنْ عَرَّاءِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسٌ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي قَرَسِهِ وَعَلَامِهِ مَدَقَّةٌ -

**باب** كَيْسٌ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ مَدَقَّةٌ -

۸۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عَرَّاءِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُثَيْمُ بْنُ عَرَّاءِ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْسٌ عَلَى الْمُسْلِمِ مَدَقَّةٌ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي قَرَسِهِ

**باب** الصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتَامَى

۸۱- حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ مُصَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَخْبُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ فَرَأَى

حَدَّثَنَا (از آدم از شعبہ از عبد اللہ بن دینار از سلیمان بن یسار از عراک بن مالک) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو اس کے گھوڑے اور اس کے غلام کی زکوٰۃ دینا ضروری نہیں ہے

**باب** ۹۲۹ مسلمان پر اپنے غلام کی زکوٰۃ نہیں۔

حَدَّثَنَا (از مسدد از یحیی بن سعید از خثیم بن عراک بن مالک از عراک بن مالک از حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) دوسری سند (از سلیمان بن حرب از وہیب بن خالد از خثیم بن عراک بن مالک از عراک بن مالک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ مسلمان پر اپنے غلام اور اپنے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے

**باب** ۹۳۰ یتیموں کو خیرات دینا بہت ثواب ہے

حَدَّثَنَا (از معاذ بن فضالہ از ہشام از یحیی از ہلال بن ابی میمونہ از عطاء بن یسار) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن منبر پر بیٹھے۔ ہم بھی آپ کے چاروں طرف (وعظ سننے کے لئے) بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے اپنے

لے بعضوں کا محقق مذہب بھی ہے کہ غلاموں اور گھوڑوں میں مطلقاً زکوٰۃ نہیں ہے گو تجارت کے لئے ہوں مگر ان مندرجہ اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ اگر تجارت کیلئے ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے ۱۲ منہ سلہ اصل یہ ہے کہ زکوٰۃ انہیں غنموں میں لازم ہے جن کا بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی چاروں میں سے اونٹ گائے بیل بکریوں اور قطعا مال میں سے سونے چاندی میں اور غنوں میں سے گھوڑوں، بجا اور جولا اور میوؤں میں سے کھجور اور کھجور میوؤں میں سے انگوروں میں ان کے سوا اور کسی مال پر زکوٰۃ واجب نہیں گو وہ سوداگری اور تجارت ہی کے لئے ہوں۔ اور ان مندرجہ اس پر اجماع اس کے خلاف میں نقل کیا وہ صحیح نہیں ہے جب ظاہر اس مسئلہ میں مختلف ہیں تو اجماع کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور ابو داؤد کی حدیث اور دارقطنی کی حدیث کہ جس مال کو ہم بیچنے کے لئے رکھیں اس میں آپ نے زکوٰۃ کا حکم دیا۔ کیڑے میں زکوٰۃ ہے، متعین ہے حجت لینے کے لئے نہیں اور آیت قرآنی خدس اوالہم سے وہی مال مراد ہیں جن کی زکوٰۃ کی تصریح حدیث میں آئی ہے یا ہم شوقانی کی تحقیق ہے اور سید علامہ نے ہی کی تائید کی ہے اس بنا پر جو اہر عقلی مواظقات الماس اور دوسری صلاۃ الثباۃ تجارتی میں صیغہ (بقیہ صفحہ ۵۵)

يَوْمَ عَلَى الْمُنْبَرِ وَجَاسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا  
 أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِي مَا يَفْتَحُ عَلَيْكُمْ تَقِي  
 زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَزَيْنَتَهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ أَوْيَا نِي الْخَيْرُ يَا شَرٌّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ مِنْكُمْ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَكْفِيكَ قَوْلُكَ  
 أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَسَمِعَ عَنْهُ الرَّحَضَاءُ  
 وَقَالَ ابْنُ السَّائِلِ وَكَانَتْ حَيْدَةً فَقَالَ  
 إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنْ مَتَّابُ يَنْبُتُ  
 الرَّبِيعُ يُقْتَلُ أَوْ يُلْمُ إِلَّا أَجَلَهُ الْخَيْرُ  
 أَكَلْتُ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا  
 اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَتَكَلَّتْ وَبَاكَتْ  
 وَرَتَعَتْ وَرَأَتْ هَذَا الْمُنَالَ خَضِرَةً حُلُوَّةً  
 فَغَرَّهَا صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أَغْطَاهُ الْمُسْكِينُ  
 وَالْيَتِيمُ وَابْنُ السَّبِيلِ أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذْهُ بَغْيٌ  
 حَقَّهُ كَأَنِّي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ شَهِيدًا  
 عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

بعد جس چیز کا زیادہ خطرہ ہے وہ دنیا کی زیب و زینت ہے جو چار  
 طرف سے تم پر پھیل پڑے گی۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ!  
 کیا اچھی چیز سے بھی برائی چیز پیدا ہوگی (مال و دولت تو خدا کی نعمت ہے)  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں کہنا شروع ہوئے۔ اس شخص سے لوگوں  
 نے کہا تجھے کیا ہو گیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کئے  
 جاتا ہے حالانکہ آپ تجھ سے بات نہیں کرتے لہ پھر جو ہم نے دیکھا  
 تو آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ آپ نے چہرہ مبارک سے پسینہ  
 پونچھا اور فرمایا۔ سوال کرنے والا کہاں ہے۔ گویا آپ نے اس شخص  
 کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا۔ دیکھو، یہ ٹھیک ہے۔ اچھی چیز برائی چیز  
 کو پیدا نہیں کرتی (مگر غلط استعمال سے برائی پیدا کرتی ہے) دیکھو وہم  
 بہار جو گھاس اگاتی ہے، وہ کبھی کبھی جانور کو مار ڈالتی ہے یا مرنے کے  
 قریب کر دیتی ہے لہ لیکن وہ جانور جو مری گھاس کھا لے اور جب  
 اس کی کوکھیں تن جائیں تو سوچ کی طرف منہ کر کے میلہ اور پشیاں کرے  
 اس طرح پھر مرتا ہے (وہ نہیں مرتا) آپ نے بیان جاری رکھتے ہوئے  
 فرمایا۔ دنیا کا مال (بظاہر) ہر بھرا اور بیٹھا ہے تو مالِ اسلامان چھا،  
 جب تک اس مال میں سے مسکین یتیم اور مسافر کے ساتھ اچھا سلوک  
 کرتا ہے یا جیسے آنحضرت نے فرمایا (بیشک بخلی راوی کو بھلا) اور دیکھو جو شخص  
 ناجائز طریقہ سے مال کھاتا ہے وہ ٹھیک سی طرح ہے جو کھا تا رہتا ہے مگر اس

کا پیر نہیں بھرتا (گویا جو البقرین مبتلا ہے کہ حلال و حرام سے ظلم و ستم سے کھاتا ہے حقوق اللہ و حقوق العباد نہیں دیتا۔ الٹ  
 پلٹ غناؤں و منشیات وغیرہ استعمال کرتا ہے زکوٰۃ وغیرہ نہیں دیتا۔ کھانے پر ہی کیا موقوف اس کھانے کے بعد زنا، شراب،  
 خوار و بد اعمالی اس کھانے سے پیدا ہوتی ہے گویا وہ کھانے میں ہی میں شامل ہے) (آپ نے آخر فرمایا یہی مال اس کی خلاف  
 قیامت کے دن لوہی دینگا۔

۱۵۔ گھوڑے کا ڈال ان میں کا غنہ وہ میں زکوٰۃ واجب ہوئی مگر نہ کہ گھوڑے اور نہ کہ اس کا مال تھا بلکہ وہ مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۱۶۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۱۷۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۱۸۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۱۹۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۲۰۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۲۱۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۲۲۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۲۳۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۲۴۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۲۵۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۲۶۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۲۷۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۲۸۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۲۹۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۳۰۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۳۱۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۳۲۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۳۳۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۳۴۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۳۵۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۳۶۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۳۷۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۳۸۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۳۹۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۴۰۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۴۱۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۴۲۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۴۳۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۴۴۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۴۵۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۴۶۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۴۷۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۴۸۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۴۹۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۵۰۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۵۱۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۵۲۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۵۳۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۵۴۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۵۵۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۵۶۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۵۷۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۵۸۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۵۹۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۶۰۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۶۱۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۶۲۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۶۳۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۶۴۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۶۵۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۶۶۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۶۷۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۶۸۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۶۹۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۷۰۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۷۱۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۷۲۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۷۳۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۷۴۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۷۵۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۷۶۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۷۷۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۷۸۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۷۹۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۸۰۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۸۱۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۸۲۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۸۳۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۸۴۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۸۵۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۸۶۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۸۷۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۸۸۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۸۹۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۹۰۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۹۱۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۹۲۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۹۳۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۹۴۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۹۵۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۹۶۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۹۷۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۹۸۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۹۹۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔ ۱۰۰۔ گھوڑے کا مال تھا جس میں زکوٰۃ کا حق تھا۔

## باب الزکوٰۃ علی الزوج و

الزینام فی الحج قالہ ابو سعید

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۸۲- حَدَّثَنَا مُرْبِنُ حَقِصِ بْنِ عِيَاثٍ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ

شَقِيقِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِزَيْنَبِ امْرَأَتِهِ

فَقَدَّ ثَنَى لِابْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو

ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ

بِمِثْلِهِ سَوَاءٌ قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ قَرَأْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقِي

وَكُونِي حَلِيتُ كُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى

عَبْدِ اللَّهِ وَالزَّيْنَامِ فِي حَجَرِهَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ

سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْحِجِي

عَقِي أَنْ تُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى آيَتَامٍ فِي حَجَرِي

مِنْ الصَّدَقَةِ فَقَالَ سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ

اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَحَّدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ

## باب ۹۳۱ خاوند کو اور جن یتیموں کی پرورش کر رہا ہو ان

کو زکوٰۃ دینا۔ یہ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

۱۳۸۱- حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ابْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ابْنُ عُمَرَ

ابْنُ شَقِيقٍ ابْنُ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنُ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

نِيزَارِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنُ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ ابْنِ زَيْنَبِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

(بقدر صفحہ ۵۵) اور چھک کر کھاتے ہیں تو یہی دم توڑ دیتے ہیں اور ہلاک ہو جاتے ہیں یہ کھانا ان کے لئے زہر قاتل کا کام دیتا ہے ۱۲ منہ

۵۵- مطلب یہ ہے کہ جو ماہانہ ایک ہی مرتبہ دینے کی پیداوار پر نہیں کرتا بلکہ کئی گنا اس پر جو بارش سے ذرا زہری ہو چکلی ہے اس کے کھانے پر قناعت کرتا ہے

اور پھر کھانے کے بعد صبح کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر اس کے ہضم ہونے کا انتظار کرتا ہے پشاپ یا خاوند کرتا ہے تو وہ ہلاک نہیں ہوتا اسی طرح دنیا

کا مال بھی ہے جو اعتدال سے حلال و حرام کی پابندی کے ساتھ اس کو کھاتا ہے اس سے فائدہ اٹھاتا ہے آپ کھاتا ہے اور دوسری خلق خدا کو راحت پہنچاتا

ہے وہ بیمار رہتا ہے مگر جو دوسری کھانے کی طرح دنیا کے مال و اسباب پر گر جاتا ہے اور حلال و حرام کی قید اٹھا دیتا ہے آخر وہ مال اس کو ہضم نہیں ہوتا اور

استفراغ کی ضرورت پڑتی ہے تبھی یہ ہضم ہو کر اسی مال کی دھن میں اپنی جان بھی گنوا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح اور دوسرے سے بچانے کے لئے ۱۲ منہ ۵۵

کی ظاہری تصویر پر فریب مت کھاؤ ہوشیار رہو حلال کے اندر زہر لپیٹا ہوا ہے ۱۲ منہ اندر زہن بتو این ست کہ تو طفلی خاوند رنگیں ست ۱۲ منہ

۵۵- اس کو جو روح البقر کی یاد دہانی ہو گئی ہے کسی طرح دنیا کی حرص نہیں جاتی ۱۲ منہ ۵۵ یہ حدیث موصو لا باب الزکوٰۃ علی الاقارب میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

۵۵- اس حدیث میں صدقہ یعنی خیرات کا لفظ ہے جو فرض صدقہ یعنی زکوٰۃ اور نفل خیرات دونوں کو شامل ہے ۱۰ امام شافعی، اور توری اور صاحبین اور

امام مالک اور امام احمد سے ایک روایت ایسی ہے کہ زکوٰۃ اپنے خاوند کو اور یتیموں کو دینا درست ہے۔ لکھتے ہیں کہ مال باب اور بیٹے کو دینا درست

نہیں اور امام الوطیفہ کے نزدیک خاوند کو بھی زکوٰۃ دینا درست نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان حدیثوں سے صدقہ سے نفل صدقہ مراد ہے ۱۲ منہ۔



أَيُّهَا أَعْطَيْتَ أَجْرَتْ وَقَالَ لَيْتُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدًا  
أُحْتَسِبَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
وَيُذَكَّرُ عَنْ أَبِي لَاسٍ حَمَلْنَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
إِبِلِ الصَّدَقَةِ لِلْحَجِّ -

۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ قَالَ أَنَا شَعِيبُ  
قَالَ ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِمَدَقَةٍ فَقِيلَ مَنْحُ ابْنِ جُمَيْلٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ  
وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقُمُ ابْنُ جُمَيْلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَتْ  
فَقِيرَةً فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَلَا يَنْقُمُ  
تَطْلُمُونَ خَالِدًا أَقْدَحْتُمْ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتَدَكُمُ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَنَقِمُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ  
وَمِثْلُهَا مَعَهَا تَابِعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ  
وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَهِيَ عَلَيْهِ صَلَاتُهَا  
مَعَهَا وَقَالَ ابْنُ عُجْرٍ لَيْسَ حَتَّى تُقْتَلَ عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلُهُ

تلاوت فرمائی : اِنَّمَا الصَّدَقَتُ لِلْفَقِيرِ آءِ الْاِيَةِ زَكَاةُ  
فقیروں کیلئے ہے الیہ : توبہ : ۶۰ اور فرمایا کہ ان میں سے جس  
پر بھی زکوٰۃ دی جائے کافی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ خالد نے تو اپنی زہمی اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں  
اور ابولاس (صحابی) نے بقول ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے ونٹوں پر سوار کر کے حج کیلئے بھیجا کہ

حدیث (از ابوالیمان از شعب ابی الزناد از اعرج) حضرت ابو  
ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول کرنے کا  
حکم دیا۔ لوگوں نے کہا ابن جمیلؓ، خالد بن ولیدؓ اور عباس بن عبد المطلبؓ  
زکوٰۃ نہیں دیتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن جمیلؓ یہ  
مشکوک نہیں کرتا کہ وہ محتاج تھا۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی برکت سے  
وہ مالدار بن گیا لیکن خالدؓ سے زکوٰۃ مانگنا ظلم ہے۔ اس نے تو اپنی  
زہمیوں اور دیگر ہتھیاروں کو اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے۔ عباس بن  
عبد المطلبؓ تو پیغمبرؐ کے چچا ہیں ان کی زکوٰۃ انہی پر صدقہ اور اتنا ہی  
مزید میری طرف سے شعب شعیب کے ساتھ اس حدیث کو ابی الزناد نے بھی  
اپنے والد سے روایت کیا اور ابن اسحاق نے ابوالزناد سے یوں روایت  
کیا۔ عباسؓ یہ ہے اور اتنی ہی اور ابن جریرؓ نے کہا مجھے عبد الرحمن  
ابن ہریرہؓ اعرج سے ایسی ہی حدیث بیان کی تھی یہ

لہذا قرآن شریف میں زکوٰۃ کے اٹھ مصنف مذکور ہیں فقیر، مسکین، عاملین زکوٰۃ، مولفۃ القلوب، رقاب غامین فی سبیل اللہ، اکابر بلینی مسافر، امام من بعری کے قول  
مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والا ان میں سے کسی میں بھی زکوٰۃ کا مال خرچ کرے گا تو کافی ہوگا اگر ہو سکے تو مسکینوں میں سے مگر ضرورت نہیں ہے امام ابوحنیفہؒ اور  
علماء کا یہی قول ہے اور شیخ ذہبیؒ سے منقول ہے کہ مسکینوں میں زکوٰۃ خرچ کرنا واجب ہے جو کسی معرف کا ایک سکہ دینی مسکینوں کے لئے اس میں دخل  
ہے اکثر ملکوں میں مجاہدین اور مولفۃ القلوب اور ذاب نہیں تھے اس میں عاملین زکوٰۃ ۱۲ سکہ یہ حدیث موصلاً آئے ہی باپ آئے ۱۲ سکہ اس کو امام  
احمد اور ابن خزیمہؒ اور حاکم نے وصول کیا ۱۲ سکہ ان کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے کہا ان کا نام حمید تھا بعضوں نے کہا عبد اللہ ذہبیؒ نے کہا اپنے باپ ہی کے  
نام سے مشہور ہیں ۱۲ سکہ یعنی سلام لانے سے پہلے بعض تلاش اور غفلت تھا اسلام کی برکت سے مالدار بن گیا تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے میں کوستا ہے  
اور خفا ہوتا ہے ۱۲ سکہ اب واقعی مال کی وہ زکوٰۃ کیوں دینے لگا۔ اللہ کی راہ میں مجاہدین کو دینا یہ خود زکوٰۃ ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ خالد  
تو اسے سچی ہے کہ اس نے ہتھیار سامان گھوڑے وغیرہ سب راہ خدا میں دے ڈالے ہیں بھلا وہ فرض زکوٰۃ کیسے نہ دے گا مگر غلط کہتے ہو کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیتا  
کہ یعنی یہ زکوٰۃ بلکہ اس کا دنگن اس میں سے تصدق کروں گا مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ عباسؓ کی زکوٰۃ بلکہ اس کا دونا دو بیس دوا کا وہ مجھ  
ہو ہے۔ کہتے ہیں حضرت عباسؓ زہد و عیس کی زکوٰۃ پیش کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دئے تھے اس نے انہوں نے ان تحصیل کرنے والوں کو زکوٰۃ دے دی  
بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان کو قبلت دور سال آئندہ ۱۵ سے دیر لے دوسرے کی زکوٰۃ وصول کرنا ۱۲ سکہ یعنی اس میں سے علیہ وسلم

## باب ۳۲ سوال سے بچنے کا بیان

حدیث ۱۳۸۷ (از عبد اللہ بن یوسف از مالک ابن شہاب از عطاء بن یزید اللیثی) البوسعید خدری فرماتے ہیں کہ چند انصار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا۔ آپ نے انہیں دیا۔ انہوں نے پھر سوال کیا آپ نے پھر دیا۔ حتیٰ کہ جو مال آپ کے پاس تھا، وہ ختم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا میرے پاس جو مال و دولت ہو وہ تم سے بچا کر ذخیرہ نہ کروں گا۔ لیکن جو سوال سے بچے تو اللہ بھی اسے بچائے گا۔ اور جو اللہ سے غنا مانگے گا، اللہ سے غنی رکھیں گا اور جو کوئی اپنے اوپر قابو پا کر صبر کرے اللہ اسے صبر دے گا اور صبر سے بہتر اور کثادہ تراور شے کسی کو نہیں ملی۔

حدیث ۱۳۸۵ (از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اعرج) ابوہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر کوئی رستی اٹھائے اور لکڑیوں کی گٹھری اپنی پیٹھ پر لا کر لائے (اس کو فروخت کر کے روٹی کھائے) تو وہ اس سے بہتر ہے کہ کسی کے پاس باکس سوال کرے پھر چاہے وہ شخص اس سال کو دے یا نہ دے (روٹی دے گا) (از موسیٰ از وہیب از ہشام از عروہ از زبیر بن عوام) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی اپنی رستی لے پھر لکڑیوں کی گٹھری اپنی پیٹھ پر لا دلائے اسے بیچے اور اللہ اس کی آبرو بچائے رکھے، تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اس بات سے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ وہ دیں یا

## باب ۳۳ (الْمُسْتَعْفَاءُ عَنِ الْمَسْئَلَةِ)

۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّسَائِمِينَ الْأَنْصَارِيَّةَ إِذَا رَسَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدْخِرَكَ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّابِرِ۔

۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ كُمْ حَبْلَكَ فَيَخْطُبُ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا فَيَسْأَلَهُ أَعْطَاكَ أَوْ مَنَعَكَ۔

۸۷- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ الْحَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ كُمْ حَبْلَكَ فَيَأْتِي بِحُزَّةٍ خَلَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعُهَا فَيَكْفِ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ

۱۳۸۷ حدیث سے نکلتا ہے کہ ہاتھ سے محنت کر کے کھانا کمانا نہایت

افضل ہے علماء نے کہا ہے کہ کمائی کے تین اصول ہیں ایک زراعت دوسری تجارت تیسری صنعت و حرفت بعضوں نے کہا ان تینوں میں تجارت افضل ہے۔ بعضوں نے کہا زراعت افضل ہے کیونکہ اس میں ہاتھ سے محنت کی جاتی ہے اور حدیث میں ہے کہ کوئی کھانا اس سے بہتر نہیں ہے جو ہاتھ سے محنت کر کے پیدا کیا جائے زراعت کو بہتر صنعت افضل ہے اس میں بھی ہاتھ سے کام کیا جاتا ہے اور نوکری و خدمت پر کسی نے کبھی نوکری میں جو کام کرنا پڑتا ہے وہ جائز ہے نہ کہ سمجھا جائے مگر افسوس ہے کہ ہمارے زمانے میں مسلمانوں نے کمائی کے عمدہ ذریعے کو چھوڑ دیئے ہیں اور نوکری پر مہرے جاتے ہیں جو غلامی سے کم نہیں ۱۳۸۷ منہ



لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَاهُ أَوْ مَعْرُوفًا -

نہ دیں -

۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُروَةَ

ابْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ

حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ

فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذِهِ الْمَالُ

خَفِيرَةٌ حُلُوهٌ فَمَنْ أَخَذَ لِسَعْدٍ وَنَفْسٍ

بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِأَشْرٍ وَنَفْسٍ

لَمْ يُبَارَكَ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا

يَشْبَعُ أَلَيْسَ الْعُلَمَاءُ خَيْرٌ مِنَ الْبُذُنِ قَالَ

حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ

بِالْحَقِّ لَا أَدْرِي أَحَدًا أَبَدَكَ شَيْئًا خَيْرًا لِي

الَّذِي فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ

فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَا

لِيُعْطِيَهُ فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ

إِنِّي أَشْهَدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ

إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّقَهُ مِنْ هَذِهِ الْقِيَمَاتِ

أَنْ يَأْخُذَ كَمَا قَلَّمَ يَرِثُ أَحَدَهُ أَحَدًا مِنَ

النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَتَّى تُؤْتِيَ -

حدیث (از عبدان از عبد اللہ از یونس از عروہ بن زبیر اور سعید

ابن مسیب) حکیم بن حزام کہتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم سے کچھ مازگا، آپ نے عطا و فرمایا۔ پھر میں

نے سوال کیا۔ آپ نے عطا و فرمایا۔ پھر سوال کیا آپ نے

عطا و فرمایا۔ پھر فرمایا اے حکیم! یہ دنیا کا مال ہر ابھل

اور میٹھا ہے۔ لیکن جو شخص اپنا نفس سخی رکھ کر لے اسے

تو برکت ہوگی اور جو کوئی اسے طمع و لالچ کے ساتھ حاصل کرے

اسے برکت نہ ہوگی۔ اس کا مال ایسے ہوگا جیسے کوئی کھائے

اور سیر نہ ہو۔ اونچا ماتہ نچلے ماتہ سے بہتر ہے حکیم

کہتے ہیں۔ میں نے یہ سن کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! قسم ہے

اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، میں آپ کے بعد

آئندہ کسی سے زندگی بھر نہ لوں گا۔ حکیم اس عہد پر قائم رہے۔

حضرت ابو بکرؓ اپنے زمانہ خلافت میں حکیم کو بلاتے تھے تاکہ انہیں

کچھ دیں، تو آپ قبول کرنے سے انکار کر دیتے۔ حضرت عمرؓ نے

بھی ان کا حصہ دینے کیلئے بلایا۔ انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔

آخر حضرت عمرؓ نے لوگوں سے کہا تم گواہ رہو مسلمانوں میں ملک

کی آمدنی سے ان کا حصہ پیش کرتا ہوں، مگر وہ لینے سے انکار

کرتے ہیں۔ غرضیکہ حضرت حکیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و

سلم کے بعد کسی سے کوئی چیز قبول نہ کی تھ حتیٰ کہ ان

کی وفات ہو گئی۔ ۵۵

۵۵ یعنی اس کو جو بقر کا عارف نہ ہو جو بایں کھا جائے مگر کسی طرح پیٹ نہ بھرے۔ حریص آدمی کا دنیا میں یہی حال رہتا ہے کتنی ہی مال و

دولت اس کو ملے سیر نہیں ہوتی اور زیادہ کی طمع اور لالچ بڑھتی ہے ۱۲ منہ ۱۲ حکیم بن حزام مدت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

وفات کے بعد زندہ رہے جہاں تک کہ معاویہؓ کی امارت بھی دس سال تک دیکھی لیکن کسی سے بھی ایک پیسہ بھی انہوں نے نہیں لیا۔ امام نوویؒ

نے کہا ہے ضرورت تو سوال کرنا تو حرام ہے اس پر ہذا ہے لیکن جو شخص محنت مزدوری پر قادر ہو اور سوال کرے تو اس کے باب میں اختلاف ہے

بعضوں نے کہا حرام ہے بعضوں نے کہا حلال ہے لیکن مکروہ ہے پر کسی شرطوں سے اپنے تئیں ذلیل نہ کرے، مانگنے میں غرور نہ کرے جس

سے مانگے اس کو تکلیف نہ دے۔ اگر یہ شرطیں نہ ہوں تو بالاتفاق حرام ہے ۱۲ منہ ۱۲ سبحان اللہ یہ بہت بڑا درجہ ہے کہ کوئی بغیر سوال (یعنی غریب) سے

**بَابُ مَنْ آعْطَاهُ اللَّهُ  
شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ وَلَا اِشْرَافٍ  
نَفْسٍ وَفِيْ اَمْوَالِهِمْ حَزَنٌ لِّلسَّائِلِ  
وَالْمَحْرُوْمِ-**

۸۹- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِمُ الْعَطَاةَ  
فَاقُولُ اَعْطَاهُ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ  
خُذْهُ اِذَا اَجَاءَ لَوِ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَانْتَ  
غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلا  
تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ-

**بَابُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا**

۹۰- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ  
حَنْزَلَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ  
اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مِزْعَةٌ كُحْمٌ وَقَالَ  
اِنَّ النَّفْسَ تَدْنُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرْنُ  
نِصْفَ الْاُذُنِ فَيَكْنِيَنَّهَا هُمْ كَذَلِكَ اسْتَعَاثُوْا بِالْاَدَمِ

**بَابُ ۹۳۴**

اگر اللہ تعالیٰ کسی کو بن مانگے اور بن  
امید وار سے کوئی چیز دلا دے (تو اسے قبول کرے حتیٰ کہ  
نے فرمایا۔) فی اموالہم حق للسائل والمحروم (الذاریات ۱۹)  
(ان کے مالوں میں سائل اور محروم دونوں کا حصہ ہے)

۱۳۸۸

حدیث (از یحییٰ بن بکیر از لیث از یونس از زہری از عبد اللہ بن عمر) حضرت  
عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ دینے لگے تو میں کہتا  
اسے دیجئے جو مجھ سے زیادہ اس کا حاجت مند ہے۔ آپ فرماتے  
لے لے۔ جب تیرے پاس بن مانگے دنیا کا کچھ مال (پاک طیب) آئے  
اور تو نے اشرف نہ کیا ہو (امید رکھ کر نہ گنت کوئی چیز لینا) نہ تو نے  
سوال کیا ہو۔ البتہ جو چیز تجھ سے ملے اس کی فکر مت کر لے

**بَابُ ۹۳۵**

جو شخص اپنی دولت بڑھانے کیلئے لوگوں سے سوال کرے

۱۳۸۹

حدیث (از یحییٰ بن بکیر از لیث از عبد اللہ بن ابی جعفر از حمزہ بن عبد اللہ  
ابن عمر از عبد اللہ بن عمرؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حدیث  
آدمی لوگوں سے مانگتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ قیامت کے دن ایسی بڑی ہوتی  
میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا (مچہ) بھی نہ ہو گا کہ  
اور فرمایا قیامت کے دن سورج اتنا قریب ہو جائے گا کہ بدن سے  
اتنا پسینہ نکلے گا جو ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا اسی حال میں  
وہ اپنی خلاصی کے لئے (حضرت آدم علیہ السلام کے پاس  
فرما دکر) گئے۔ پھر موسیٰ علیہ السلام سے، پھر آنحضرت صلی اللہ

قرعہ (۶۰) کے بھی نہ تو نے اور اپنی محنت مزدوری سے روٹی پیدا کرے اور دوسری حدیث میں جو آگے آتی ہے کہ جب بغیر دل لگائے اور سوال کے کوئی  
چیز آئے تو لے لے اس سے مقصود اباحت ہے لیکن درست ہے اور نہ لینا اور حق تعالیٰ پر کبر و سہمہ رکھنا اور محنت سے روٹی پیدا کرنا۔ پہلی حدیث  
ہے جو بعضوں نے کہا بادشاہ سے لینا درست ہے بلکہ واجب ہے۔ اوروں سے لینا ضرور نہیں۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرے بادشاہ بھی  
نے لینا حضرت عمرؓ کو قبول کرنے کا حکم فرمایا ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ بن مانگے جو اللہ سے دے اس کا لینا درست ہے ورنہ محروم یعنی غاصب  
فقر کا حصہ کہہ کر ۱۲۸ منہ (محمادی مقرر کیا) ۱۲۹ منہ قسطی نے کہا بغیر سوال جو آئے اس کا لینا درست ہے بشرطیکہ عدل کا مال ہو۔ اگر عدل ہونے میں شک ہو تو کچھ دینا ضروری  
ہے اور لینا نہیں درست ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر سودی سے مال لینا حلال ہے سودی کی کمی کی اس وقت اکثر حرام کی تھی، یہی طرف کا فوں سے  
جوز لینے ہیں حالانکہ وہ شراب اور حرام تجارت کہتے ہیں۔ سود کے معاملے کہتے ہیں ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ مالک نے فرمایا یہ بن مانگے جو کسی کو یا سوال کرنے کی سزا میں اس کے منہ کی روٹی ملنا  
دیکھ جائے گی ایک جہاں کے معصوم میں اس کا حضورؐ کو کچھ سے مراد قرعہ ۱۲۸ منہ۔

ثُمَّ يُؤْمَرُ ثُمَّ يُحْمَدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
 زَادَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي  
 ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ قَيْشَقَمٌ لِيَقْفَضَ بَيْنَ الْخَلْبِ خَمِيئِي  
 حَتَّى يَأْخُذَ بِحُلْقَةِ الْبَابِ فَيَوْمَعِدِّي يَبْعَثُهُ اللَّهُ  
 مَقَامًا مُمُودًا يَحْمَدُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ  
 وَقَالَ مُعَلَّى حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنِ الثُّعْبَانِ  
 ابْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ  
 عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْئَلَةِ -

### بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَا

يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِحْثَافًا وَكُمُ الْغِنَى  
 وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَلَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ لِلْفَقَرَاءِ الَّذِينَ  
 أَحْصَوْهُ وَافِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ  
 خَيْرًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ  
 أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ إِلَى قَوْلِهِ  
 فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ -

۹۱- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا  
 شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَوَى بَيْنَ  
 مَجْهَسِ لَيْثٍ نَ بَيَانِ كَيْفَ رَوَى كَيْفَ رَوَى كَيْفَ رَوَى  
 بَعْدَ أَنْ خَضَعَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْقَ كَافِيَّةً كَرْنِ كَ لَمْ سَفَافِشِ  
 كَرْنِ كَ - آپ چلیں گے حتیٰ کہ ہرشت کے دروازے کا حلقہ تمام  
 لیں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔  
 جتنے لوگ وہاں جمع ہوں گے وہ سب آپ کی تعریف کریں گے۔ مٹی نے  
 سجود و ہیبت از نعمان بن راشد از عبد اللہ بن مسلم یعنی برادر زہری  
 از حمزہ بن عبد اللہ از ابن عمر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی  
 حدیث روایت کی جو سوال کرنے کی بابت ہے (یعنی مژرتہ لحم تک )

### بَابُ

اللَّهِ كَإِشْرَادٍ وَلَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِحْثَافًا (البقرة ۲۷۳)  
 (البقرة ۲۷۳) (۱) اصرار نہیں کرتے سوال کرنے میں، نیز کہتے  
 مال سے آدمی مالدار کہلاتا ہے اس کا بیان آ - آنحضرت صلی اللہ  
 کا ارشاد وَلَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ - مسکین وہ ہے جس کو کوئی  
 تو لگتی نہیں کہ اسے بے پروا نہ لے اللہ نے فرمایا: لِلْفَقَرَاءِ  
 الَّذِينَ أَحْصَوْهُ وَافِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ خَيْرًا فِي  
 الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ، نَا  
 فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ - ۵۵

۹۰- حدیث (از حجاج بن منہال از شعبہ از محمد بن زیاد) حضرت ابوہریرہ  
 فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین

۱۵- اس روایت میں اختصار ہے۔ دوسری روایتوں میں حضرت، نور، حضرت ابراہیم اور حضرت علی علیہم السلام کا بھی ذکر ہے اور ان سب پیغمبروں کے جواب  
 دینے کا بھی ۱۲ منہ یعنی ہر مذہب کے مال میں قیامت کا اور وعدہ کے قریب کے کا ذکر نہیں ہے۔ عبد اللہ بن مسعود کی روایت کو برادر از طرانی اور ابن مسعود نے وصل کیا اور علی کی  
 روایت کو امام بیہقی نے ۱۲ منہ یعنی وہ جو کیا ہے جس سے سوال کرنا ناجائز ہو یا اس کی حدیث میں اس کی تصریح نہیں ہے شاید امام بخاری کو کوئی حدیث اس کے متعلق ایسی  
 نہیں ملے جو ان کی شرط پر ہو۔ ابوداؤد نے ہر بن حنظلہ سے نکالا صحابہ نے پوچھا تو لگتی جس سے سوال منع ہو کیا ہے آپ نے فرمایا جب صبح و شام کا کھانا اس کے پاس  
 موجود ہو۔ ابن خزمہ کی روایت میں یوں ہے۔ جب ایک دن رات کا پیٹ بھر کر کھانا اس کے پاس ہو۔ یعقوب نے کہا یہ حدیث غریب ہے دوسری حدیثوں سے  
 جس میں مالدار اس کو فرمایا ہے جس کے پاس پیاس درہم ہوں یا اتنی مالیت کی چیزیں ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث اسی باب میں آئے موصو لا تَدْعُو کَدَّ ہوگی ۱۲ منہ ۱۵ اس  
 آیت میں لفظ تَدْعُو نے ان محتاجوں کا ذکر فرمایا جو صحابہ سے کہلاتے تھے وہ رات میں بھی نبوی کے سامنے بیٹھے رہتے ان کا شمار اس کے قریب تھا۔ ہر ایک جہاں جلیا کرتے  
 اور حضرت نے نہ ہونے کی وجہ سے ان کو منع کر کے کچھ روپیہ کمانے کی قدرت نہ تھی ۱۲ منہ -

أَبَاهُمْ بِرَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَيْسَ الْمُسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الْأَكْلَةُ وَ  
الْأَكْلَتَانِ وَالْكَرِيمُ الْمُسْكِينُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غِنًى  
وَلَيْسَتْ حِي وَلا يَسْأَلُ النَّاسَ إِحْتَاكًا -

۹۲- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ  
الْحَدَّادُ عَنْ ابْنِ أَبِي شَوَّحٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ  
حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ  
مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنْ أَكْتُبَ  
إِلَى يَشْنُيْ سَمْعَتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَ  
قَالَ وَارِضَاعَةَ الْمَالِ وَكُثْرَةَ السُّؤَالِ -

۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الزُّهْرِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
صَالِحِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ  
سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ فَنَزَلُوا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِيهِمْ لَهُ  
بُطْنٌ وَهُوَ أَحَبُّهُمْ إِلَيَّ فَهَمُّتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَادَ رُتْنُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ

وہ نہیں ہے جسے نوالہ نہ لے کی خواہش پھرتی رہتی ہے (کیونکہ وہ  
بے شقت اپنا پیٹ بھر لیتا ہے وہ تو حرام پیشہ ہے) بلکہ مسکین وہ  
ہے جسے احتیاج ہے اور مانگنے میں شرم کرتا ہے۔ اسرار سے  
نہیں مانگتا۔

۹۱- حدیث (از یعقوب بن ابراہیم از اسمعیل بن علیہ از خالد حذا  
از ابن اشوع از شعبی) ورا دغیرہ بن شعبہ کے منشی کہتے ہیں حضرت  
معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا کہ تم مجھے کوئی حدیث لکھ  
بھیجو آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو انہوں نے جواب میں لکھا  
کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ  
کو تمہارے سے تین باتیں ناپسند ہیں۔ ایک بے فائدہ باتیں کرتے رہنا۔  
دوسرے روپیہ تباہ کرنا، تیسرے بہت سوال کرنا (مانگنا)

لازم محمد بن عزیز زہری از یعقوب بن ابراہیم از صالح بن کیسان  
از ابن شہاب از عامر بن سعد) سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو کچھ مال دیا۔ میں بھی وہاں  
موجود تھا۔ آپ نے ایک شخص کو چھوڑ دیا (یعنی کچھ نہ دیا) حالانکہ ان  
سب لوگوں میں جو موجود تھے مجھے وہی زیادہ پسند تھا۔ میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں راز دارانہ عرض کیا آپ  
کافلان شخص کے متعلق کیا خیال ہے؟ اسے کیوں آپ نے محروم  
رکھا؟ بخدا میں تو اسے مؤمن سمجھتا ہوں یا کہا مسلمان سمجھتا ہوں۔

۱- میں پورا مسکین نہیں ہے کیونکہ وہ دربد بھر کر پی پی کر لیتا ہے اس کو احتیاج نہیں رہتی اور تکلیف دہ تھا ہے تکلیف آدمی جو مال کیس میں شرم کرتا ہے۔  
تکلیف دہ ہے کہ رہتا ہے وہ پورا مسکین ہے۔ ۲- اسے بے فائدہ باتیں کہہ کر فتنوں باتیں کرتا ہے ناحی کی طرف سے اس میں دین کا فائدہ نہ ہونہ دنیا کا۔ دوسرے تباہ کرنا ہے کہ  
بیجا خرچ کرے در دنیا کی ضرورت میں زندگی کے کاموں میں جیسے شادی یا موت غمی کی رسومات میں لوگ ہجرا دہ پیر لڑتے ہیں آتش بازی تلخ رنگ آرائشی وغیرہ کھیل کود  
مثلاً تنگ بازی مرغ بازی بیل بازی وغیرہ میں بہت مانگنا ہے کہ بے ضرورت سوال کرتا رہے کہائے کو اللہ نے دیا ہو مگر خواہ مخواہ ہی مان جانے کی طے سے سوال کرتا ہے  
۳- ہمتی کا اظہار کرے ۴- اس حدیث کتاب ایمان میں گزر چکی ہے۔ ابن عباسؓ نے غزائی میں نکالا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ اپنے عیب میں جس قدر  
افروہ عیال کو سوسو پڑے دینے اور جمل کو کچھ نہیں دیا آپ نے فرمایا قسم میں کیسے کچھ میں میری جان ہے جیل میں سزا دینے اور اقرع ایسے ساری زمین بھر لوگوں سے بہتر ہے

فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا  
قَالَ فَسَكَتَ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ  
إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتَ قَلِيلًا  
ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ  
أَوْ مُسْلِمًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ  
وَعِزَّةً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةً أَنْ يَكُتَبَ فِي  
النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ صَاحِبِ عَزَائِمِ  
ابْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا يُحْيَى ثَابِتًا يَهْدِي  
فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقَيْهِ وَكَفَفِي  
ثُمَّ قَالَ أَقْبِلْ أَيُّ سَعْدٍ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَنُكِبُوا قُلُوبُهُمْ أَمْ كُنَّا أَكْبَرُ الرَّجُلِ  
إِذَا كَانَ فِعْلُهُ عَلَيْهِ وَاقِعٌ عَلَى أَحَدِهِمَا إِذَا وَقَعَ  
الْفِعْلُ قُلْتُ كَبَّهَ اللَّهُ لَوْجَهُمْ وَكَبَّيْتَهُ أَنَا قَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبُ بَيْتِ كَيْسَانَ هُوَ أَكْبَرُ الزُّهْرِيِّ  
وَهُوَ قَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ -

(شک راوی) پھر تھوڑی دیر میں چپ رہا۔ اس کے بعد پھر اس خیال  
نے مجبور کیا جو میں اس شخص کے متعلق جانتا تھا۔ میں نے عرض کیا۔  
یا رسول اللہ آپ فلاں شخص سے کیوں بیزاریں؟ بخدا میں تو  
اسے ایماندار یا کہا مسلمان سمجھتا ہوں (شک راوی) پھر کچھ دیر  
میں خاموش رہا۔ پھر اسی خیال نے مجھے مجبور کیا جو میں اس شخص کے  
متعلق جانتا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور آپ فلاں شخص سے  
کیوں بیزاریں؟ بخدا میں تو اسے ایماندار یا کہا مسلمان سمجھتا ہوں  
(شک راوی) تین بار سو۔ آپ نے فرمایا میں ایک شخص کو دیتا ہوں،  
حالانکہ دوسرا شخص مجھے اس سے زیادہ پسند ہوتا ہے جسے میں دیتا ہوں  
اس کے متعلق میں دوتا ہوں کہیں وہ نہ ملنے سے اوندھے منہ دوزخ میں  
نہ لگایا جائے یعنی کفر میں نہ چلا جائے۔ یعقوب نے اپنے والد سے روایت  
کی انہوں نے صلح سے، انہوں نے اسمعیل بن محمد سے، انہوں نے اپنے  
والد محمد بن سعد سے سنا وہ یہی روایت کرتے تھے۔ انہوں نے اس حدیث  
میں اضافہ کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میری گردن اور  
کندھے کے درمیان رکھ کر فرمایا، اے سعد ادھر آ میں ایک شخص کو دیتا  
ہوں الی آخر۔ امام بخاری کہتے ہیں فَنُكِبُوا قُلُوبُهُمْ کا لفظ جو قرآن میں ہے  
اس کا معنی ہے قُلُوبُهُمْ اَمْكِنَّا یعنی اوندھے منہ گر گئے، سورہ ملک میں  
مُكِنَّا کا جو لفظ ہے وہ اَكْبَتَ يَكُتِبُ اَكْبَانًا سے نکلا ہے اَكْبَتَ فعل لازم

ہے یعنی اوندھا کر۔ اس کا متعدی کتب ہے کَبَّهَ اللَّهُ لَوْجَهُمْ معاوہہ وہاں استعمال ہوتا ہے۔ جب یوں کہنا ہو کہ اللہ نے  
اسے اوندھے منہ کر دیا۔ کَبَّيْتَهُ أَنَا کا معنی میں نے اسے اوندھے منہ کر دیا۔ امام بخاری کہتے ہیں صلح بن کيسان زہری سنٹے  
ہیں۔ انہوں نے ابن عمرؓ کو دیکھا ہے اور ان سے ملاقات کی ہے لے

۹۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْوَجِيِّ عَنْ  
حَدِيثِ (از اسمعیل بن عبد اللہ از مالک از ابو الزناد از الاعرجی)

(بقیہ ۶۷۳) ہے لیکن میں عینہ اور رافع کو روپیہ دے کر دل ملاتا ہوں اور جمیل کے ایمان پر تو مجھ کو بھروسہ ہے ۱۲ منہ۔  
(حواشی صفحہ ۶۷۳) ۱۲ منہ شاید سعد پیٹھ موڑ کر مل دیے ہوں تو آپ نے فرمایا سعد ادھر آ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ سعد اس ات کو  
قبول کرادیمان لے ۱۲ منہ ۱۲ منہ باوجود اس کے انہوں نے یہ حدیث ابن شہاب زہری سے روایت کی جو ان سے عمر میں کم تھے ۱۲ منہ

أَيُّ هَذِهِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَيْسَ الْمُسْكِينُ الَّذِي يُطَوُّ عَلَى النَّاسِ تَزَوُّدًا  
الْقَمَلَةَ وَاللُّقْمَتَانِ وَالشُّكْرَةَ وَالْفَرَسَتَانِ وَ  
لَيْسَ الْمُسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا  
يُفْتَنُ بِهِ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ  
النَّاسَ -

۹۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ  
حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُبَايِعُ أَحَدًا  
حَتَّى نَعْلَمَ يَغْدُوَ أَحْسِبُهُ قَالَ لَا إِلَى الْجَبَلِ  
فَيَحْتَضِبُ فَيَبِيعُ فَيَأْكُلُ وَيَتَصَدَّقُ خَيْرٌ لَهُ  
مَنْ أَنْ يُسْأَلَ النَّاسَ -

### بَابُ خَرَصِ التَّمْرِ

۹۶- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَبَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
وَهَبٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عُبَايَةَ السَّاعِدِيِّ  
عَنْ أَبِي مُهْبِدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَلَمَّا جَاءَ  
وَادِي الْقُرَى إِذَا امْرَأَةً فِي حَدِيقَةٍ لَهَا فَهَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا بِأُخْرُصٍ وَأَوْصَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ  
أَوْسُقٍ فَقَالَ لَهَا أَهْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا  
أَتَيْنَا تَبُوكَ قَالَ أَمَّا إِيَّاهَا فَسَتَهْبِثُ اللَّيْلَةَ رُحْمٌ  
شَدِيدٌ لَكَ وَلَا يَقُومُ مِنْ أَحَدٍ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ

مسکین وہ نہیں جو لوگوں کے پاس گھومتا پھرتا ہے بقدرہ دولقمہ کھجور  
دو کھجور کی خواہش اسے در بدر پھرتی رہتی ہے، بلکہ مسکین وہ  
ہے جسے اتنی دولت نہیں ملتی کہ وہ بے فکر اور بے پردہ ہو  
جائے۔ نہ کوئی اس کی مسکنت سے واقف ہے کہ اسے خیرات  
دے۔ نہ وہ اٹھ کر سوال کرتا ہے۔

۱۳۹۲ حدیث (از عمر بن حفص بن غیاث از حفص بن غیاث از اعمش از  
ابو صالح از ابو ہریرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص  
اپنی رتی لے کر میں سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا پہاڑ پر چلے جائے وہاں  
لکڑیاں پٹنے انہیں بیچ کر آپ کھائے، دوسروں کو خیرات دے تو  
وہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

### بَابُ ۹۳

۹۳- بَابُ ۹۳ لُحُورِ كَيْسٍ بِعَيْنِي كُحُورًا كَانَا  
حَدَّثَنَا (از سہل بن بکار از وہیب از عمرو بن یحیی از عباس ساعدی)  
ابو حمید ساعدی فرماتے ہیں کہ ہم جنگ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ تھے۔ جب آپ وادی القریٰ لے (ایک بستی کا نام)  
میں پہنچے تو دیکھا گیا وہاں ایک عورت اپنے باغ میں کھڑی ہے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا۔ اندازہ کرو اس میں  
کتنی کھجور نکلے گی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اندازہ  
دس وسق بھی بتا دیئے۔ پھر اس عورت سے فرمایا جتنی کھجور  
نکلے یاد رکھنا۔ جب ہم تبوک میں پہنچے تو آپ نے فرمایا ہوشیار  
رہو۔ آج رات زور سے آندھی آئے گی تو کوئی کھڑا نہ رہے  
اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اسے باندھ دے۔ ہم نے اونٹوں

بَعِيْرًا فَلْيُعْقِلْهُ فَعَقَلْنَاهَا وَهَبْتُ رِيْعَ  
 شَدِيْدًا فَفَقَامَ رَجُلٌ فَاَلْفَنَتْهُ بِحُكْمِي طِيْرٌ  
 وَاهْدَىٰ مَلِكٌ اَيُّلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ  
 سَلَّمَ بَعْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ  
 بِحُجْرِهِمْ فَلَمَّا اَتَىٰ وَاَدَى الْقُرَىٰ قَالَ لِلْمَرْأَةِ  
 كَمْ جَاءَتْ حَدِيْقَتَاكَ قَالَتْ عَشْرَةٌ اَوْ سِتٌّ  
 خَوَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ  
 النَّبِيَّةُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي مُتَعَجِّلٌ  
 اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِيَ  
 فَلْيَتَعَجَّلْ فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ كَلِمَةً مَعْنَاهُ  
 اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ هَذِهِ طَابَةُ فَلَمَّا  
 رَأَى اُحَدًا اَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحْبِبُنَا وَنُحِبُّهُ اَلَا  
 اُحَدٌ كَمْ يُحْبِزُ دُوْرًا لَا نَصَارَ قَالُوْا بَلَىٰ قَالَ  
 دُوْرٌ بَنِي الْحَارِثِ ثُمَّ دُوْرٌ بَنِي عَبْدِ الشَّاهِلِ  
 ثُمَّ دُوْرٌ بَنِي سَاعِدَةَ اَوْ دُوْرٌ بَنِي الْحَارِثِ  
 ابْنِ الْخُزَرِجِ وَفِي كُلِّ دُوْرٍ اَلَا نَصَارَ يَغْنِي  
 خَيْرًا اَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ كُلُّ بُسْتَانٍ عَلَيْهِ  
 حَاطٌّ فَهُوَ حَدِيْقَةٌ وَمَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ  
 حَاطٌّ لَا يَمَالُ حَدِيْقَةٌ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ  
 بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَنْ رُوَيْثٍ عَنْ اَبِي الْحَارِثِ  
 ابْنِ الْخُزَرِجِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ

کو باندھ دیا۔ چنانچہ زور کی آندھی چلی۔ ایک شخص کھڑا ہوا تھا،  
 آندھی نے اسے طے کے پہاڑوں پر جا پھینکا۔ اور ایک کے بادشاہ  
 (یوحنا بن روبہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
 ایک سفید مخمر تحفہ بھیجا۔ اور ایک چادر پہنائی۔ آپ نے اس کے  
 ملک کی حکومت اس کے نام لکھ دی۔ جب آپ لوٹ کر مہر وادی  
 القری میں آئے تو اس عورت سے پوچھا۔ تیرے باغ میں کتنا کھجور  
 نکلا اس نے کہا پورے دس وسق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اندازہ بتایا تھا پھر آپ نے فرمایا میں مدینہ کو ذرا جلدی جانا چاہتا  
 ہوں تم میں جو شخص میرے ساتھ جلدی جانا چاہتا ہو، وہ جلدی  
 روانہ ہو سہل بن بکّار نے ایک لفظ کہا اس کا معنی یہ تھا جب  
 مدینہ دکھائی دینے لگا تو فرمایا یہ طابہ ہے (طیبے مشتق ہے مدینہ  
 کا دوسرا نام ہے) جب احد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو  
 ہمیں چاہتا ہے اور ہم اسے چاہتے ہیں۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ  
 انصار کا کونسا گھرانہ بہتر ہے صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں؟ ضرور  
 بتائیے۔ آپ نے فرمایا، بنی نجار، پھر بنو عبد الاشہل کے گھرانے پھر بنی  
 ساعدہ کے گھرانے یا بنی حارث بن خزرج کے اور انصار کا ہر گھرانہ بہتر  
 ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ جس باغ کے گرد دیوار ہو اسے حدیقہ  
 کہتے ہیں اور جس کے گرد دیوار نہ ہو اسے حدیقہ نہیں کہتے۔ سلیمان بن  
 بلال نے کہا مجھ سے عمرو نے بیان کیا۔ آپ نے یوں فرمایا، پھر بنی  
 حارث بن خزرج کا گھرانہ پھر بنی ساعدہ کا اور سلیمان نے سعد بن  
 سعید سے روایت کیا، انہوں نے عمار بن غزیہ سے، انہوں نے

۱۔ جو بک سے کن دن کی ماہ پر واقع ہیں بعض نسخوں میں جبیل کی بجائے جبل ہے یعنی طے کے پہاڑ پر ۱۲ منہ ۱۵ ایک شہر کا نام تھا سمندر کے کنارے پر  
 ۱۳ منہ کہتے ہیں ہی مخمر کا نام دلہل تھا بعضوں نے کہا دلہل پر تو آپ جنگ حنین میں سوار تھے وہ شہر میں ہوئی اور غزوہ تبوک ۳ منہ میں ہوا بعضوں نے  
 کہا حنین میں جس مخمر پر سوار تھے وہ فروہ خدای نے آپ کو گزانا تھا ۱۲ منہ ۱۵ طابہ طیبہ مشتق ہے یہ مدینہ منورہ کا دوسرا نام ہے یعنی پاکیزہ اور علیہ سحان اللہ جنت کا  
 مکران دنیا میں مدینہ منورہ ہے حق تعالیٰ وہاں موت نصیب کرے آمین باب العالمین ۱۳ منہ ۱۵ ابی لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہال تھی اور سب سے پہلے  
 جب آپ مدینہ میں آئے یہ لوگ پھیرا باندھ کر آپ کی حفاظت کے لئے حاضر ہوئے ۱۲ منہ ۱۵ سمجھو نے آپ کی مدد کی ان کے سب گھرانے نور علی نور ہیں۔  
 سحان اللہ مدینہ منورہ کے لوگوں کے جیسے پر لب تک حسن و جمال پرست ہے۔ دیکھتے ہی عاشق ہونے کو ہی چاہتا ہے ۱۲ منہ

عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّاتٍ عَنْ  
عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ أُحْدِثُ جَبَلٌ يُجْبِنُنَا وَنُحِبُّهُ -

**باب** الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقَى مِنْ  
مَاءِ السَّمَاءِ وَالْمَاءِ الْحَارِيِّ وَلَمْ  
يَرْعُرْ مِنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْعُسْلِ شَيْئًا

۹۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كُهَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ  
ابْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
فِيمَا سَقَتْ السَّمَاءُ مِنَ الْعَيُونِ أَوْ كَانَ عَثَرًا لِلْعُشْرِ  
وَمَا سَقَى بِالنَّظْمِ نِصْفَ الْعُشْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
هَذَا تَفْسِيرُ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ لَمْ يَوْقِفْ فِي الْأَوَّلِ  
يَعْنِي حَدِيثَ ابْنِ عُمرٍ فِيمَا سَقَتْ السَّمَاءُ الْعُشْرَ  
وَيَكُنْ فِي هَذَا أَوْ دَقَّتْ وَالزِّيَادَةُ مُقْبُولَةٌ وَ  
الْمُقْتَضَى نِصْفُهُ عَلَى الْمُبْتَدِئِ إِذَا دَاوَاهُ أَهْلُ الْقُبْرِ  
كَمَا رَوَى الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ فِي الْكُعْبَةِ وَقَالَ بِلَالٌ  
قَدْ صَلَّيْتُ فَأَخَذَ يَقُولُ بِلَالٌ وَتَرِكَ قَوْلَ الْفَضْلِ  
**باب** لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةٍ  
أَوْ سِتٍّ صَدَقَةٌ -

عباس بن ہریر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی  
للہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا - ا حدودہ پہاڑ ہے جو ہم سے  
محبت رکھتا ہے - ہم اس سے محبت رکھتے ہیں -

**باب** بارانی کھیتوں اور ندی نہر کو سیراب شدہ  
کھیتوں میں عشر (دسواں حصہ) ہوا جب ہوگا - عمر  
ابن عبد العزیز نے شہر کی زکوٰۃ نہیں لی لہ

۱۳۹۹۔ **حدیث** (از سعید بن ابی مریم از عبد اللہ بن وہب از یونس بن یزید از  
ابن شہاب از سالم بن عبد اللہ) اس کے والد آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا - جس کھیتی کو بارش یا چشمہ کا  
پانی ملے یا جو زمین خود بخود سیراب ہو اس میں سے عشر لیا جائے اور جس  
کھیتی میں کنوئیں سے پانی دیا جائے اس میں سے نصف عشر یا سواں حصہ  
امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ حدیث یعنی ابن عمر کی روایت کہ جس کھیتی کو بارش  
کا پانی ملے اس سے عشر لیا جائیگا - یہ تفسیر ہے ابوسعید کی حدیث کی جن میں  
زکوٰۃ کی کوئی مقدار نہیں بیان ہوئی - اس حدیث میں مقدار بیان کی گئی  
ہے - یہ اضافہ اور زیادہ وضاحت قبول کے لائق ہے اور ابہام والی  
حدیث کو واضح اور تفسیر شدہ حدیث کے موافق لیا جاتا ہے بشرطیکہ  
راوی ثقہ ہو، جیسے فضل بن عباس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
کعبہ میں نماز نہیں پڑھی اور بلالؓ نے کہا پڑھی تو بلال کا قول قبول کیا گیا  
اور فضل کا قول ترک کیا گیا -

**باب** پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں -

۱۳۹۹۔ اس کو امام مالک نے مؤطا میں داخل کیا اور کھڑی روایت اور شہد کی زکوٰۃ نہ لی جائے اور غصہ کے نزدیک شہد میں زکوٰۃ لی جائے گی ۱۲ منہ ۱۳ منہ کی زکوٰۃ  
حدیث میں ایک زیادتی تھی اور اس کے راوی ثقہ ہیں - اس لئے وہ قبول کی گئی - ۱۰ اصول حدیث میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ثقہ اور ضابطہ شخص کی زیادتی  
مقبول ہے اسی بناء پر ابوسعید کی حدیث جس میں یہ مذکور نہیں کہ زکوٰۃ میں مال کا کونسا حصہ لیا جائے گا - دسواں حصہ یا سواں حصہ اس حدیث میں یعنی ابن  
عمر کی حدیث میں زیادتی ہے تو یہ زیادتی واجب قبول ہوگی بعضوں نے یوں ترجیح کیا ہے یہ حدیث یعنی ابوسعیدؓ کی حدیث پہلی حدیث یعنی ابن عمرؓ کی حدیث کی تفسیر کرتی  
ہے کیونکہ ابن عمرؓ کی حدیث میں نص اب کی مقدار مذکور نہیں ہے بلکہ ہر ایک پسنددار سے دسواں حصہ یا سواں حصہ لئے جانے کا اس میں ذکر ہے خواہ پانچ وسق ہو یا اس سے کم  
جو ابوسعیدؓ کی حدیث میں تفصیل ہے کہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں تو یہ زیادتی ہے اور زیادتی ثقہ اور معتبر راوی کی مقبول ہے ۱۳ منہ -



۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيهَا أَقَلُّ مِنْ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ  
هَذَّةٌ وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ خُمْسٍ مِنَ الْأَمْثِلِ لِرُودِ  
مُدَّةٍ وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ خُمْسٍ وَاقٍ مِنَ الْوُدِّ صَلَافٌ  
**بَابُ** أَخَذَ صَدَقَةَ الشَّعْرِ  
عِنْدَ صِرَافِ الْخَلِّ وَهَلْ يُؤْتَوُ الْفَتْرَةُ  
فَيَسَّسَ شَمْرَ الصَّدَقَةِ -

۹۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ  
الرَّاسِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ  
ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي  
بِالشَّعْرِ عِنْدَ صِرَافِ الْخَلِّ فَيُجْعَلُ هَذَا ابْتِمْرًا وَ  
هَذَا ابْنُ تَمْرَةٍ حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِّنْ تَمْرٍ  
فَيَجْعَلُ الْحُسْنَ وَالْحُسَيْنَ يُلْعَبَانِ بِذَلِكَ التَّمْرِ  
فَأَخَذَ أَحَدُ هُمَا تَمْرَةً فَيَجْعَلُهَا فِي فِيهِ نَظَرَ  
إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَهَا  
مِنْ فِيهِ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ لَا  
يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ

**بَابُ** مَنِ بَاعَ شَاكِرَةً أَوْ  
تَحْلَةً أَوْ أَرْضَةً أَوْ زَرْعَةً وَقَدْ

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ أَبِي صَعْصَعَةَ (زوالیش) حضرت ابوسعید الخدییؓ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا پانچ وسق  
سے کم مقدار میں زکوٰۃ نہیں نہ ہی پانچ اونٹوں سے کم میں  
زکوٰۃ ہے۔ پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں بھی زکوٰۃ نہیں لے

**باب ۹۳۰** جب کھجور درخت سے توڑی جائے  
تب زکوٰۃ لی جائے، زکوٰۃ کی کھجور کو بچے کا ہاتھ لگانا  
پانچے کا اس میں سے کھانا۔

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ أَبِي صَعْصَعَةَ (زوالیش) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں لوگ زکوٰۃ کی کھجوریں توڑ کر لاتے حتیٰ کہ کھجور کا  
ڈھیر لگ جاتا۔ ایک بار ایسا ہوا کہ امام حسنؓ اور امام حسینؓ اس کھجور  
سے کھیں رہے تھے اتنے میں ان دونوں بچوں میں سے ایک نے کھجور زمین  
میں ڈال لی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور ان کے منہ سے  
نکال لی اور فرمایا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کی آل زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتے۔

**باب ۹۳۱** جو شخص اپنا میوہ یا کھجور کا درخت  
یا کھیت بیع دے حالانکہ اس میں عشر یا زکوٰۃ واجب

لے وسق اور اوقیہ کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ من ۱۷۰۰ گرام ہے۔ حدیث سے یہ نکلا کہ بچے کے ہوں کو دین کی باتیں سکھانا اور ان کو تنبیہ کرنا ضروری ہے ۱۲ من

وَحَدَّثَنِيهِ الْعُشَيْرُ أَوِ الصَّدَقَةُ قَادِي  
الزَّكَاةُ مِنْ غَيْرِهِ أَوْ بَاعَ شِبَادَكَ  
وَلَمْ تَحِبَّ فِيهِ الصَّدَقَةَ وَقَوْلُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
تَبِيعُوا التَّسْمِنةَ حَتَّى يَبْدُ وَصْلُهَا  
فَلَمْ يَحْظَرْ الْبَيْعَ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى  
أَحَدٍ وَلَمْ يُحْضَرْ مَنْ وَجِبَتْ عَلَيْهِ  
الزَّكَاةُ وَمَنْ لَمْ تَحِبَّ -

عدم وجوب کی کوئی شرط نہیں)

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ  
عُمَرَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
بَيْعِ التَّسْمِنةِ حَتَّى يَبْدُ وَصْلُهَا وَكَانَ إِذَا سُئِلَ  
عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتَّى تَذْهَبَ عَاهَتُهَا -

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَجَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ  
الشَّامِ حَتَّى يَبْدُ وَصْلُهَا -

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ قَالَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

ہو چکی تھی اب وہ اپنے دوسرے مال سے یہ زکوٰۃ ادا  
کرے تو درست ہے۔ یا وہ میوہ بیچے جس میں زکوٰۃ  
واجب نہ ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد  
ہے۔ میوہ یا پھل اس وقت تک نہ بیچو جب تک وہ  
پکنے نہ لگ جائیں پکنے کے لائق میوہ کی فروخت سے  
آپ نے منع نہیں فرمایا۔ آپ کا ارشاد یوں نہیں کہ زکوٰۃ  
واجب ہو گئی ہو تو فروخت نہ کرے اور واجب ہوئی  
ہو تو بیچ سکتا ہے (مطلقاً جائز ہے زکوٰۃ کے وجوب یا

۱۳۹۹ حدیث (از حجاج از شعبہ از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر فرماتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو آثار خنکی ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے  
سے منع فرمایا اور خنکی کے متعلق جب آپ سے پوچھا جاتا کہ وہ  
کب ہوتی ہے تو فرماتے جب آفت سے بچ سہ (یعنی آندھی یا بارش  
یا اور کسی متوقع حادثہ سے بچنے کا گمان غالب ہو اور اس کے صحیح سالم اتارنے  
کا وثوق غالب ہو)

حدیث (از عبد اللہ بن یوسف از لیث از خالد بن یزید از عطاء بن  
ابی رباح) جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے پھلوں کے کارآمد ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

۱۴۰۱ حدیث (از قتیبہ از مالک از حمید از ابن مالک) آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے پھلوں کی سرخی ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

۱۔ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں مالک کو اپنے مال کا بیچنا درست ہے خواہ اس میں زکوٰۃ اور عشر واجب ہو گیا ہو یا نہ ہو اور وہ کیا  
شرافی کے قول کو جنہوں نے مال کا بیچنا جانو نہیں رکھا جس میں زکوٰۃ واجب ہو گئی ہو جب تک زکوٰۃ ادا نہ کرے ۱۲ منہ سے یہ حدیث آگے ہی  
کتاب میں موصول آگے کی ۱۲ منہ سے امام بخاری نے اس حدیث کے عموم سے دلیل لی کہ میوہ کی خنکی کے جب آثار معلوم ہو جائیں تو اس کا بیچنا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلقاً درست رکھا اور زکوٰۃ کے وجوب یا عدم وجوب کی کوئی قید آپ نے نہیں لگائی ۱۲ منہ سے یعنی یہ یقین نہ ہو جائے کہ میوہ  
اب ضرورتاً کادہ نہ ہے جس سے میوہ بالکل تباہ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ سے مثلاً اس کا رنگ بدل جائے نرم ہو جائے اس میں سرخی یا فندہ یا سیاہی  
مانے اور اس سے پہلے بیچنا اس لئے منع ہوا کہ بھی کوئی آفت آتی ہے تو سامیوہ خراب ہو جاتا ہے یا گر جاتا ہے اب گویا مشتری کا مال محض کھا لینا ٹھیک اور نہ



بِذُرْهِمْ فَإِنَّ الْعَالَمَ فِي صَلَاتِهِ كَالْعَالَمِ  
فِي قَبِيلِهِ۔

جیسے کوئی اپنی حق کو چاٹ لے۔

بَاب مَا يُدْكَو فِي الصَّدَقَةِ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَحَدُ الْخَمْسِ بْنِ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ  
تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَبَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَبْتَغِيهَا ثُمَّ قَالَ  
أَمَا شَعَرْتِ أَنَّ لَنَا كُلَّ الصَّدَقَةِ۔

بَاب الصَّدَقَةِ عَلَى مَوْلَى  
أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَّيْتَةً  
أُعْطِيَهَا مَوْلَاهُ لَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا أَنْتَفَعْتُمْ  
بِحُلْدِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيِّتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا۔  
۱۰۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

بَاب ۹۳۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ  
کی آل کے لئے صدقہ لینا حرام ہے۔

۱۰۴۔ حدیث از آدم از شعبہ از محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی  
فرماتے ہیں۔ حضرت حسن بن علی رضی نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے  
ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ کچ کچ تاکہ وہ منہ سے نکال ڈالے۔ پھر فرمایا۔ تجھے معلوم  
نہیں، ہم لوگ صدقہ کا مال نہیں کھاتے۔

بَاب ۹۳۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں  
کی لونڈی غلاموں کو صدقہ دینا درست ہے۔

۱۰۵۔ حدیث از سعید بن عفیر از ابن وبس از یونس از ابن شہاب زبید اللہ  
ابن عبد اللہ ابن عباس رضی کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ایک مردہ بکری دیگی، جو حضرت میمونہ رضی کی لونڈی کو خیرات میں  
ملی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اس کی کھال کام  
میں کیوں نہیں لائے؟ انہوں نے عرض کیا، وہ مردہ تھی۔ آپ نے  
فرمایا۔ اس کا صرف کھانا حرام ہے۔

۱۰۶۔ حدیث از آدم از شعبہ از حکم از ابراہیم از اسود، حضرت عائشہ

لہ قسطاً نے کہا کہ ہالے مجھ کے نزدیک صحیح ہے کہ فرض زکوٰۃ آپ کی آل کے لئے حرام ہے۔ امام احمد بن حنبل کا بھی یہی قول ہے امام جعفر صادق سے شافعی اور  
یہ بھی نے نکالا کہ وہ سیلو میں سے پانی یا کھرتے لوگوں نے کہا کہ یہ تو صدقہ کا پانی ہے۔ انہوں نے کہا ہم پر فرض زکوٰۃ حرام ہے ۱۲ منہ لے کہہ لو تو مٹی غلام آل نہیں  
ہو سکتی جیسا کہ آپ کی بی بیوں کے آزاد کردہ غلام اور لونڈی کو بھی صدقہ لینا درست نہیں امام ابو حنیفہ اور امام احمد اور بعض مالکیہ سے ایسا ہی منقول ہے اور  
مجموعہ علماء کے نزدیک درست ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کو بھی کہہ دیا کہ وہ داخل نہیں ہے لیکن ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی سے  
منقول ہے انہوں نے کہا ہم محمد کی آل ہیں ہم کو صدقہ کا مال حلال نہیں اس کو غلام نے نکالا۔ البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے آزاد شدہ لونڈی اور  
غلاموں کو بھی صدقہ لینا درست نہیں آل سے مراد نبی یا اہل بیت علیہم السلام کی کوئی ترغی کی حدیث میں ہے کہ صدقہ ہم کو درست نہیں اور قوم کا مولیٰ یعنی آزاد  
شدہ غلام اور لونڈی بھی اسی قوم میں سے ہے ۱۲ منہ لے اس کی کھال سے فائدہ اٹھانا درست اور جائز ہے ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِعِثْقٍ وَأَرَادَ مَوَالِيهَا أَنْ يَشْتَرِطُوا وَلَدَهَا فَذَكَرَتْ عَائِشَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيَهَا فَإِنَّكَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقْتَ كَأَنَّكَ وَأَبِي الْعَبْقُورِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْحِمُ فَقُلْتُ هَذَا مَا تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

**بَابُ إِذَا تَحَوَّلَ إِلَى الصَّدَقَةِ**

۱۰۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سُلَيْمٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا كَتَمْتُ بَعْثْتُ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيِّبُهُ مِنَ الشَّيْءِ الَّتِي بَعْثْتُ لَهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ فِجْهَهَا

کے بعد بدلتا استعمال کر سکتا ہے۔

۱۰۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِلْحَمٍ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ ابُودَاؤُدُ أَنْبَا كَاشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ

سے مروی ہے کہ انہوں نے (خود) بریرہ رضہ کو آزاد کرنے کی خاطر خریدنا چاہا۔ اور بریرہ رضہ کے مالک یہ شرط کرنی چاہتے تھے کہ اس کا ترکہ وہ خود لیں گے حضرت عائشہ رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے ان سے فرمایا تو خرید لے اور آزاد کر دے۔ ترکہ تو اسی کو ملے گا، جو آزاد کرے۔ حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت آیا۔ میں نے عرض کیا۔ یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ رضی اللہ عنہا کو خیرات میں ملا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کے لئے خیرات ہے۔ ہمارے لئے تحفہ ہے (اسی ثابت ہوا کہ ازواج مطہرات کی باندیاں خیرات لے سکتی ہیں)

**باب جب صدقہ محتاج کی ملکیت ہو جائے ملکیت**

ہونے کے بعد وہ بطور تحفہ خواہ سید کو دے حلال ہے۔

حدیث (از علی بن عبد اللہ از ابن زریع از خالد از حفصہ بنت سیرین) ام عطیہ انصاریہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضہ کے پاس گئے اور پوچھا۔ تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے۔ عرض کیا کچھ نہیں، البتہ اس بکری کا گوشت ہے جو آپ نے نسیہ کو بطور صدقہ بھیجا تھا اور نسیہ نے اس کا گوشت بطور تحفہ ہمیں بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا خیرات اپنے ٹھکانے پہنچی (اب ہمیں گوشت تحفہ آیا ہے اس لئے حلال ہے) اگر کیا خیرات کرنے والا ملکیت مستحق

حدیث (از یحییٰ بن موسیٰ از وکیع از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت لایا گیا جو بریرہ رضہ کو بطور صدقہ ملا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کے لئے صدقہ و خیرات تھی، ہمارے لئے ہدیہ و تحفہ ہے (جائز ہے) ابوداؤد نے بحوالہ شعبہ از قتادہ از انس فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ (امام بخاری نے اس پر یہ سند

۱۵۔ بریرہ رضہ حضرت عائشہ رضہ کی لونڈی تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کی لونڈیوں کو خیرات دینا ثابت ہوا اور اباب کا یہی مطلب تھا ۱۲۔ اس لئے مثلاً ایک مال کو کسی محتاج کو خیرات دیا وہ اس کے لئے حلال تھا اور اس کے گوشت میں سے خیرات دینے والے کو تحفہ کے طور پر کچھ بھیجا تو اس کا کھانا درست ہے کیونکہ جب خیرات محتاج کو پہنچ گئی اس کی ملک ہو گئی اس پر اس کا حکم خیرات کا حکم درج ۱۲۔ اس کو ابوداؤد طحاوی نے اپنی سند میں منسل کیا امام بخاری نے اس اسناد کو اس لئے بیان کیا کہ اس میں قتادہ کے سامع کی اس حدیث سے تصریح ہے ۱۲۔

أَنَسَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**بَابُ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ**

الْأَغْنِيَاءِ وَبِرْدِ الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا

۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا ذَكْرِيَاءُ بْنُ

إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْفِي عَنْ أَبِي

مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلُ

الْكِتَابِ فَإِذَا اجْتَمَعُوا فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا

أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ

اللَّهُ قَدْ أَفْرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صُلَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ

وَأَنْتَ لَيْلَةٌ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ

أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تَوْفِيقِيَّةً

أَغْنِيَا لَهُمْ وَتَنْفَعُ عَلَى فَقْرِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا

لَكَ بِذَلِكَ فَأْتِ الْفُقَرَاءَ وَكِرَامَهُمْ أَصَوِّ إِلَهُمْ وَتَنْفَعُ

الْمُظْلُومَ فَإِنَّكَ لَنْ تَبْنِيَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ وَحِجَابٍ

**بَابُ صَلَوةِ الْفُقَرَاءِ عَلَيْهِمْ**

لِعَسَائِرِهِمْ لَصَدَقَةٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ

وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلَّ عَلَيْهِمْ أَنْزِيلُهُ

بیان کی کرتا ہے کہ انس سے سنا یہ صراحت ہے۔

**باب ۹۳۶** اغنیاء سے صدقہ لینا اور وہ فقرا کو دینا وہ

فقرا کہیں بھی ہوں (ایک ملک کی خیرات دوسرے ملک کے فقرائے مسکین)

۱۲۰۹ حدیث (از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از زکریا ابن اسحاق از یحییٰ بن

عبد اللہ بن صفیہ از ابو معبد غلام ابن عباس رضی اللہ عنہما ابن عباس رضی

فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبلؓ کو یمن

بھیجا تو فرمایا۔ تو اہل کتاب کے پاس جا رہا ہے۔ جب تو انہیں

سے تو یہ دعوت دے کہ وہ کلمہ شہادت کو تسلیم کریں، اگر وہ اطاعت

کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے دن رات میں ان کے لئے پانچ نمازیں

فرض کی ہیں۔ وہ تیری یہ بات بھی مان لیں تو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے

ان پر زکوٰۃ بھی فرض کی ہے، جو ان کے اغنیاء سے لیکر ان کے

فقرا میں دی جائے گی۔ اگر وہ یہ بھی مان لیں تو ان کے عمدہ و

اعلیٰ مالوں سے بچھنا (یعنی زکوٰۃ اوسط درجہ کا مال ہو، نہ خراب نہ

بہت اعلیٰ ورنہ وہ ناراض ہو جائیں گے) مظلوم کی بددعا سے

بچھنا، کہ اس کے اور خدا کے درمیان حجاب نہیں ہے (یعنی فوراً

قبول ہوتی ہے)

**باب ۹۳۷** زکوٰۃ دینے والے کے لئے حاکم کا دعاء کرنا،

آیت اخذ من اموالہم... وَصَلَّ عَلَيْهِمْ (ان کے

مالوں سے زکوٰۃ لے، جو انہیں پاک صاف کرے گی یا

تو انہیں پاک صاف کرے گا۔ اور ان کے لئے دعا کر (التوبہ)

۱۔ شام بخاری کے نزدیک ایک مالک کی زکوٰۃ دوسرے ملک کے فقروں کو بھیجنا درست ہے حنفیہ کا یہی مذہب ہے اور شافعیہ اور مالکیہ

کے نزدیک صحیح روایت میں یہ درست نہیں ۱۲۔ منہ سلم یعنی مسلمانوں میں جو کو وہ کہیں بھی ہوں معلوم ہوا زکوٰۃ کا فقر کو دینا درست نہیں مگر فعلی صدقہ

دینا درست ہے ۱۳۔ منہ سلم یعنی زکوٰۃ میں جن جن کے عمدہ مال نہ لے سکیے اوپر گنچ کا ہے ۱۴۔ منہ سلم یعنی مظلوم کی دعا و فوراً با دگا الہی نکتہ پہنچ جاتی ہے

اور ظالم کی خرابی آتی ہے ۱۵۔ جبرس از او مظلومان کہ مہر گام دعا کردن ۱۶۔ اجابت از در حق بہر استقبالی آید ۱۷۔ منہ سلم

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَسْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فَلَانٍ فَإِنَّهُ أَرِنِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى۔

حدیث کا راز حفص بن غصم بن عمر از شعبہ از عمرو بن مَرْثَہ از عبد اللہ بن ابی اوفی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب لوگ زکوٰۃ لے کر آتے، تو آپ ان کے لئے دعا کرتے اور فرماتے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ فُلَانٍ۔ یا اللہ فلاں کی آل پر رحم فرما۔ میرے والد اپنی زکوٰۃ آپ کے پاس لائے تو آپ نے فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِيْ اَوْفَى۔ یا اللہ ابو اوفی کی آل پر رحم فرما۔

بَابُ مَا يُسْتَحَرَّمُ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرَكَازٍ هُوَ كُنْهُ دَسْرَةُ الْبَحْرِ وَقَالَ أَحْمَسُ فِي الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤُ الْخُمْسُ وَرَأْسُهُمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمْسَ لَيْسَ فِي الْكُدَى يُصَابُ فِي الْمَاءِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يُسَلِّفَهُ أَلْفَ

بَابُ ۹۳۸ سَمْعَدِیْنِ سَے نکالے ہوئے مال کا حکم۔

عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ عنبر کو رکاز نہیں کہہ سکتے عنبر تو ایک ایسی چیز ہے جسے سمندر کتنا سے پرچینیک تیار ہے حسن بصری فرماتے ہیں کہ عنبر اور روتی میں نفس پانچواں حصہ لازم ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاز میں پانچواں حصہ مقرر فرمایا ہے تو رکاز وہ نہیں جو پانی میں ہے (رکاز تو وہ مال ہے جو زمین میں سے نکلے) کچھ مال جو دنیا میں ہوتا ہو۔ لہذا بقول امام بخاری امام حسن رضا کا عنبر اور روتی کیلئے رکاز پر قیاس کرنا صحیح نہیں لیبت نے بحوالہ جعفر بن ریحہ از عبد الرحمن بن ہریرہ از ابو ہریرہ رضی عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دوسرے بنی اسرائیلی سے قرض مانگا کہ ہزار اشرفیاں دے۔ اس نے اللہ کے

لے یعنی خود اس پر جو تکہ آل کا اطلاق خود اس پر ہوتا ہے جسے حدیث میں ہے لہذا عطیت مزار اس مزار میں داؤد اور داؤد علیہ السلام میں قسط لانی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصال میں یہ تھا کہ آپ صلوٰۃ دوسروں پر بھیج سکتے تھے۔ اور لو کہتے۔ یہ کہ وہ ہے کہ مالانقرض صلوٰۃ بھیجیں مثلاً لو کہیں ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ سے غنہ غوطہ مار کر محنت کر کے یا بے محنت و مشقت کتنا سے پر جائے ہر حال میں اس کا لینا درست ہے تو وہ چیز جو کسی کی ملک ہو تو کن دیا میں بہرہ مانے سے پہلے مالک اس سے نااہل ہو سکتا ہو۔ اب دیا سے جو چیز نکال جاتی ہے جیسے نوئی مونگا عنبر وغیرہ مجبور علماء کے نزدیک اس میں زکوٰۃ نہیں ہے اس کو شوقا نے اختیار کیا ہے ۱۲ منہ سے رکاز وہ خستہ جو زمین سے نکلے اس میں پانچواں حصہ زکوٰۃ کا واجب ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے ۱۲ منہ سے اس کو امام شافعی اور بیہقی نے وصل کیا۔ قاضی میں ہے کہ عنبر ایک دینی جانور کی لید ہے۔ بعضوں نے کہا عنبر ایک پانی گھاس ہے امام شافعی نے اس میں ایسا ہی نقل کیا ہے ۱۲ منہ سے اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ سے امام بخاری نے امام حسن بصری کے قول کا رد کیا کہ دینی مال میں یعنی عنبر اور روتی وغیرہ میں جو انہوں نے پانچواں حصہ اس کو رکاز سمجھ کر لازم کیا ہے، یہ ان کی غلطی ہے۔ رکاز تو وہ مال ہے جو زمین میں سے نکلے نہ وہ مال جو دنیا میں ملتا ہے ۱۲ منہ

دَيْنًا فَقَدْ قَعَهَا إِلَيْهِ فَخَرَجَ فِي  
الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَادْخَلَ حَشَبَةً  
فَفَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ  
فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ فَخَوَجَ الرَّجُلُ  
الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَذَابَ الْحَشَبَةَ  
فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِمْ حَطَبًا فَكَثُرَ  
الْحَدِيثُ فَلَمَّا تَشَرَّهَا وَجَدَ الْمَالَ

بھروسہ پر لے دے دیں۔ کچھ عرصے کے بعد جس نے قرض  
لیا تھا وہ سمندر سے پار ہونے کے لئے گیا تاکہ قرض ادا  
کرے لیکن کشتی نہ ملے اور قرض خواہ تک پہنچنے میں  
اسے مایوسی ہوئی۔ اس نے توکل بر خدا ایک لکڑی  
لی اسے چیر کر اس میں ہزار اشرفیاں محفوظ کر دیں  
اور سمندر میں ڈال دیا۔ چنانچہ قرض خواہ کام کاج  
کے لئے گھر سے باہر نکلا اور سمندر پر بھی پہنچا وہ اس  
نے لکڑی دیکھی تو اس نے گھر میں جلانے کے لئے لے آیا۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ جب لکڑی کو چیرا تو

اس میں سے ہزار اشرفیاں مل گئیں۔

**بَابُ** فِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ  
وَقَالَ مَالِكٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ الرِّكَازُ  
دِفْنُ الْحَاجِلِيَّةِ وَفِي قَلِيلٍ كَثِيرٌ  
الْخُمْسُ وَلَيْسَ لِمُعْدِنٍ بِرِّكَازٍ  
وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الرِّكَازِ جَبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ  
الْخُمْسُ وَآخِذٌ عَمْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
مِنَ الْمُعَادِنِ مِنْ كُلِّ مَا تَكْتَبُ الْخُمْسُ  
وَقَالَ الْإِسْحَاقُ مَا كَانَ مِنْ رِّكَازٍ  
فِي أَرْضٍ مُحْرَبٍ فَفِيهِ الْخُمْسُ  
مَا كَانَ مِنْ أَرْضٍ لِسُلْطَانٍ فَفِيهِ

**باب** رکاز میں خمس ہے۔ امام مالک اور شافعی نے  
کہا رکاز زمانہ جاہلیت کا خزانہ ہے اس میں سے تھوڑا مال  
نکلے یا بہت، بہر حال پانچواں حصہ لیا جائیگا اور کان  
رکاز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کان کے بارے  
میں فرمایا اس میں جو گر کر یا کام کرتے ہوئے مر جائے تو اس  
کی جان مفت گئی اکان والا تاوان نہ دے گا وہ ذمہ دار  
نہیں، اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے اور عمر بن عبد العزیز  
کانوں سے چالیسواں حصہ لیتے تھے یعنی دو سو روپے میں  
پانچ روپے۔ امام حسن بصری کہتے ہیں کہ دار الحرب میں  
رکاز میں پانچواں حصہ ہے اور جو دار الامن میں ہو اس  
میں زکوٰۃ ہوگی۔ (چالیسواں حصہ) اگر دشمن کے

لے اس حدیث سے امام بخاری نے دلیل لکھ دی اس کا لے لینا درست ہے کیونکہ اس شخص نے اس لکڑی کو لے لیا تو اس میں اشرفیاں ہی لے لیں حالانکہ  
اس کو یقین نہ تھا کہ لکڑی یا اشرفیاں میری ہیں اس کو بعضوں نے اعتراض کیا ہے کہ لکڑی کسے نہ فطر ہو گا جو قرضہ یا شخص سے بھیجا ہو گا اس پر اشرفیاں تو اس نے پہچان لی کہ لکڑی مال  
ہے اس لئے کہ اولیٰ یہ کہ لکڑی کے لینے سے دلیل لی جائے کہ یہ لکڑی اس کی تھی تو اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ مال ہے اور جب لکڑی کا لینا درست ہوا جو دوسرے کی ملک تھی  
تو جو چیز خود دیا اس پر ہوا کہ کسی کی ملک نہ ہو جیسے مولیٰ مولیٰ کا وہ بھی نہیں لکھتا وغیرہ اس کا تو لینا بطریق اولیٰ درست ہو گا ۱۲۸۸ھ میں اس کو ابو عبیدہ نے کتاب الاسما میں مولیٰ کا نام  
۱۲۸۹ھ میں کسی نے سنا سنی زمین میں کان کھودی اس میں کوئی کرکر نہ لیا یا کام کرتے ہوئے مرے ہوئے مرد و عورت اس مالک پر اس کے حق کا تادان نہ ہو گا ۱۲۸۹ھ میں حدیث آگئے  
موسلمہ کی کتاب میں آئی ہے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ معدن میں کان نکالنا نہیں کیونکہ آنحضرت نے رکاز کو معدن کے بعد علیحدہ بیان  
فرمایا ۱۲۸۹ھ میں اس کو ابو عبیدہ نے کتاب الاسما میں وصل کیا امام بخاری نے عمر بن عبد العزیز کے اس قول سے یہ دلیل لی کہ کان رکاز نہیں ہے اگر رکاز ہو تو اس  
میں سے پانچواں حصہ حدیث کے موافق لیتے نہ چالیسواں حصہ ۱۲۸۹ھ میں



الزَّكَاةُ وَإِنْ وَجَدْتَ لَقَطَةً فِي

أَرْضِكَ لَعُدَّ وَقَعَرُهَا فَإِنْ كَانَتْ

الْعُدَّةُ فِيهَا الْخُمْسُ وَقَالَ بَعْضُ

النَّاسِ لَمَعْدِنٍ رِكَازٌ فَفُتِّ

الْجَاهِلِيَّةُ لِأَنَّهُ يُقَالُ أَرَزَكُمُ الْمَعْدِنُ

إِذَا أُخْرِجَ مِنْهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ فَقَدْ

يُقَالُ لِمَنْ وَهَبَ لَهُ الشَّيْءُ وَرَدَّ

رَبُّهَا كَثِيرًا أَوْ كَثُرَ تَمَرُّهُ أَوْ كَثُرَتْ

نَاقِصُهُ وَقَالَ رَبَّاسٌ أَنْ يَكْتُمَهُ

لَا يَدْرِي الْخُمْسُ -

پانچواں حصہ نہ دے

۱۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ

سَلَّمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ جُبَارٌ وَالْبُيُوتُ

جُبَارٌ وَالْعُدُنُ جُبَارٌ وَفِي الزَّكَاةِ الْخُمْسُ -

پانچواں حصہ لیا جائے -

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

وَالْعُمِلَيْنِ عَلَيْهَا وَمَحَاسِبُهُ

الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ

پڑتال کر لیں گے اور حاکم کے سامنے جوابدہ ہوں گے -

ملک میں پڑی ہوئی چیز سے تو اس کی شناخت کر لئے بشاید

مسلمان کا مال ہو۔ اگر مالک ملے فہما ورنہ) وشمس کے ممال میں

پانچواں حصہ ہو گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں معدن یعنی کان

پر بھی جاہلیت کے ذہینہ کی طرح رکاز ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں

أَرَزَكُمُ الْمَعْدِنُ (جب اس میں سے کوئی چیز نکلے) جواب یہ

ہے۔ اگر کسی شخص کو کوئی چیز ہبہ کی جائے یا وہ نفع کمائے یا اس

کے باغ میں سیوہ بہت نکلے، تو بھی عرب لوگ کہتے ہیں أَرَزَكُمُ

(حالانکہ یہ چیزیں تو ایسی ہیں کہ انہیں کوئی بھی رکاز نہیں کہتا

تو ان کی دلیل ٹوٹ گئی) پھر یہ لوگ خود ہی اپنے قول کے

خلاف کہتے ہیں کہ رکاز کا چھپا لینا کچھ بڑا نہیں اور بے شک

۱۱۴- حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ

سَلَّمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ جُبَارٌ وَالْبُيُوتُ

جُبَارٌ وَالْعُدُنُ جُبَارٌ وَفِي الزَّكَاةِ الْخُمْسُ -

پانچواں حصہ لیا جائے -

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

وَالْعُمِلَيْنِ عَلَيْهَا وَمَحَاسِبُهُ

الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ

پڑتال کر لیں گے اور حاکم کے سامنے جوابدہ ہوں گے -

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

وَالْعُمِلَيْنِ عَلَيْهَا وَمَحَاسِبُهُ

الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ

پڑتال کر لیں گے اور حاکم کے سامنے جوابدہ ہوں گے -

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

وَالْعُمِلَيْنِ عَلَيْهَا وَمَحَاسِبُهُ

الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْلَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَسَدِ عَلَى  
صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنُ اللَّذْيَةِ فَلَبَّسَ  
جَاءَ حَاسَنَهُ -

بَابُ اسْتِعْمَالِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ  
وَالْبَنَاءِ بِهَا لِابْنَاءِ السَّبِيلِ -

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ  
أَنَسًا مِنْ غُرَيْبَةَ اجْتَمَعُوا الْمَنِيَّةَ فَرَخَّصَ  
لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتُوا  
إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَكُوا مِنَ الْبَنَاءِ وَأَبْوَالِهَا  
فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَأْفَوْا الذَّوْدَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَعَ إِيْدَهُمْ  
وَأَرْجَلَهُمْ وَسَمَّرَ عَيْنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَكَّةِ  
يَعْمَلُونَ الْحِجَارَةَ تَابِعَهُ أَبْوًا قَلْبَةً وَقَابِئٌ  
وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ -

بَابُ وَسْمِ الْإِمَامِ إِبِلَ  
الصَّدَقَةِ بِسِدِّهِ

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اسْتَعْلَى

حدیث (از یوسف بن موسیٰ از ابواسامہ از ہشام بن عروہ از عروہ)  
ابو حمید ساعدی فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی سلیم  
کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے اسد قبیلہ کے ایک شخص کو مقرر کیا جس  
کو کُتبیہ کہتے تھے۔ جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا۔

باب ۹۵۱ مسافر لوگ زکوٰۃ کے اونٹوں کو استعمال  
کر سکتے ہیں اور ان کا دودھ پی سکتے ہیں۔

حدیث (از مسدد از یحییٰ از شعبہ از قتادہ) انس کہتے ہیں عرینہ کے چند  
لوگوں کو مدینہ کی آب و ہوا نا موافق ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
سلم نے انہیں اجازت دی کہ وہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں چلے جائیں۔  
ان کا دودھ پیئیں اور پشیاں پیئیں مگر ان بدبختوں نے اونٹوں کے چرواہے  
کو شہید کر دیا اور اونٹوں کو ہانک لے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے سواروں کو ان کے تعاقب میں بھیجا۔ وہ گرفتار ہو کر آئے۔ آپ نے  
ان ہاتھ پاؤں کاٹنے اور آنکھیں پھوڑنے کا حکم دیا اور انہیں پتھر سے  
میدان میں ڈلوادیا وہ پتھر چٹا رہے تھے۔ قتادہ کے ساتھ اس  
حدیث کو ابو قلزبہ اور ثابت اور حمید نے بھی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

باب ۹۵۲ زکوٰۃ کے اونٹوں پر حاکم کا اپنے ہاتھ  
سے داغ لگانا۔

حدیث (از ابراہیم بن منذر از ولید از عمر و انعامی از اسحاق بن عبد  
اللہ بن ابوطیو) انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ

سلمہ یہ شخص جب زکوٰۃ وصول کر کے لایا تو بعضی چیزوں کی نسبت کہنے لگا۔ یہ محمد کو تحفہ میں ملی ہیں۔ اس حدیث کا یورابیان انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الاحکام  
میں آئے گا ۱۲۷۳ سلمہ امام بخاری نے حدود و قیاس کے زکوٰۃ کے اونٹوں پر سوار ہونے کی اجازت معلوم کی۔ عبد الرزاق سلمہ تو اب قتادہ میں تدلیس کی  
مادت ہونے سے حدیث میں کوئی ضعف نہ رہا۔ ثابت اور ابو قلزبہ کی روایت کو خود امام بخاری نے وصل کیا اور حمید کی روایت کو امام مسلم اور  
نسائی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ۱۲۷۳ منہ

وسلم کی خدمت میں صبح کے وقت حاضر ہوا جب میں ابو طلحہ کے نومولود بچے عبداللہ کو ساتھ لے گیا تاکہ آپ کھجور چبا کر اس کے منہ میں دے دیں۔ میں نے دیکھا آپ کے ہاتھ میں داغ دینے کا آلہ تھا جس سے آپ زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ دے رہے تھے۔

ابن عبد اللہ بن ابی طلحہ قال حدثني أنس بن مالك قال قال غدير بن ربيعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعبد الله بن أبي طلحة ليحكك فوافيته في يده الميسم يسهم إبل الصدقة.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## صَدَقَةُ الْفِطْرِ

**باب ۱۵۳** صدقہ فطر کا فرض ہونا، ابو العالیہ، عطاء و اور ابن سیرین نے بھی اس کو فرض کہا ہے

حدیث ۱۴۱۵ از یحییٰ بن محمد بن سکین از حماد بن جہضم از اسمعیل بن جعفر از عمرو بن نافع از نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کا صدقہ کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع فرض کیا۔ ہر غلام اور آزاد اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے کی طرف سے جو مسلمان ہوں اور عید کی نماز کے لئے نکلنے سے پہلے اسے ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے

**باب ۱۵۴** صدقہ فطر کا مسلمانوں یہاں تک کہ غلام اور لونڈی پر بھی فرض ہے۔

حدیث ۱۴۱۶ از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع از ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کا صدقہ کھجور یا جو کا ایک ایک

**باب ۱۵۳** قَرْضُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَرَأَى أَبُو الْعَالِيَةِ وَعَطَاءُ وَابْنُ سِيرِينَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ قَرْضًا.

۱۱۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ السَّكِينِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ مَوْلَى ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

**باب ۱۵۴** صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

۱۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ كَافٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ

ابو العالیہ اور ابن سیرین کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور عطاء کے قول کو عبد الرزاق نے واصل کیا۔ شافعیہ اور جہور علماء کے نزدیک اور ابن مندہ نے کہا بالاجماع صدقہ فطر فرض ہے۔ حنفیہ نے اس کو واجب کہا ہے اور مالکیہ نے ایشیہ سے نقل کیا کہ وہ سنت مؤکدہ ہے ۱۳ منہ قسط لانی نے کہا امام احمد اور مالک اور شافعی اور ابو حجاز کے نزدیک صاع ۵ رطل کا چوبیس ہے اور رطل ۱۳۰ دیم یا ۱۲۸ کا اول صاع کے ۱۳۹۳ دیم ہوئے۔ اور دوسری صحت میں ۱۳۵۸ دیم کی قید سے معام ہوگا کہ اگر غلام اور لونڈی کی طرف سے صدقہ فطر دینا ضرور نہیں ۱۳ منہ

اللہ صَٰلَی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَرَضَ زَکَٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا  
مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیرٍ عَلٰی کُلِّ حُرٍّ وَّعَبْدٍ ذَکَرٍ  
اَوْ اُنْثٰی مِّنْ مُّسْلِمِیْن۔

**بَابُ** صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ شَعِیرٍ

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُقْلَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ  
اللّٰهِ عَنْ اَبِي سَمِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَطْعُمُ الْقَدَقَ  
صَاعًا مِّنْ شَعِیرٍ۔

**بَابُ** صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ  
ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي سَمُرَةَ الْعَامِرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا  
سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا نُشْرَحُ زَکَٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا  
مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ  
صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ۔

**بَابُ** صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا  
الَّتِيْثُ عَنْ كَافِرٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِزَکَٰوۃِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ  
تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ النَّاسُ  
عَدْلَهُ مَدَنٍ مِّنْ حَنْطَلَةٍ

**بَابُ** صَاعٍ مِّنْ زَبِيْبٍ

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنْذِرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ  
ابْنَ اَبِي حَكِيْمٍ الْعَدَنِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا سُقْلَانُ عَنْ زَيْدِ

**بَابُ** ۹۵۵ صدقہ فطریں اگر جو دے تو ایک صاع دے

۱۲۱۷ حدیث (از قبیسہ بن عقبہ از سفیان از زید بن اسلم از عیاض بن عبد  
اللہ) ابوسعید خدری فرماتے ہیں ہم صدقہ فطریک صاع جو دیتے  
تھے۔ (عبید بن یس)

**بَابُ** ۹۵۶ صدقہ فطریکھوں یا دوسرے اناج کا ایک صاع ہے

۱۲۱۸ حدیث (از عبد اللہ بن یوسف از مالک از زید بن اسلم از عیاض بن  
عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح عامری) ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ  
ہم فطر کا صدقہ ایک صاع طعام اناج (یا گندم) یا ایک صاع جو یا  
ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع  
منقہ کا نکالا کرتے۔

**بَابُ** ۹۵۷ کھجور کا بھی صدقہ فطریک صاع ہے۔

۱۲۱۹ حدیث (از احمد بن یونس از زینب از نافع) عبد اللہ بن عمر فرماتے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطری میں ایک صاع کھجور یا  
ایک صاع جو دینے کا حکم دیا۔ عبد اللہ کہتے ہیں پھر لوگوں نے (ازخود)  
گندم کے دو مندر (نصف صاع) اس کے برابر سمجھ کر مقرر کر لئے۔

**بَابُ** ۹۵۸ منقہ کا فطر نہ بھی ایک صاع ہے۔

۱۲۲۰ حدیث (از عبد اللہ بن منیر از زید بن ابی حکیم عدنی از سفیان  
از زید بن اسلم از عیاض بن عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح) ابوسعید

۱۔ غلام اور لونڈی پر صدقہ فرض ہونے سے یہ امر ہے کہ ان کا مالک ان کی طرف سے صدقہ دے بعضوں نے کہا یہ صدقہ پہلے غلام، لونڈی پر فرض ہوتا ہے پھر مالک ان کی طرف سے اپنے  
اور مالک کا حصہ ہے۔





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

# کتاب المناسک

یعنی کتاب الحج

حج کے لغوی معنی قصد کے ہیں۔ اصطلاحی معنی ہیں تعظیم بیت اللہ کا خاص ایام میں خاص طریقے سے ارادہ کرنا۔  
مناسک۔ منسک کی جمع ہے۔ اس کے معنی عبادت کے ہیں۔

یہاں تین احتمال ہیں۔ یا مصدر میسی ہے یا مصدر مکان ہے یا مصدر زمان ہے۔

نیابت کا مسئلہ۔ نماز روزہ میں نیابت جائز نہیں۔ زکوٰۃ یعنی عبادت مالہ میں نیابت جائز ہے۔

حج۔ عبادت مشترک ہے۔ غنم کے وقت نیابت جائز ہوگی ورنہ جائز نہیں۔

حج کی قسمیں۔ افراد، تمتع، قرآن۔ اختلاف ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا حج کیا؟ شافعیہ کے نزدیک افراد

ہے۔ احناف کے نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمتع کیا۔ اگر حاجی مکے میں ہو توج کے لئے احرام وہیں سے باندھے۔ اگر عمرہ کا احرام

باندھنا ہے تو تنیم ملیم سے جا کر باندھے۔ زائد بعضی دوسرا سوار جو پیچھے ہوتا ہے۔

کتاب فرض مواقیت الحج والعمرة۔ میقات دو قسم ہے۔ مکانی و زمانی۔ میقات مکانی یعنی جو میقات

کے لئے مکان بنائے ہوتے ہیں۔ انہیں میقات مکانی کہتے ہیں۔ چنانچہ اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لئے جحفہ، اہل

نجد کے لئے قرن ہے۔ اہل یمن کے لئے ملیم ہے۔ میقات زمانی۔ شوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ۔ شوال سے پہلے احرام نہیں باندھ سکتا۔

اس میں اختلاف ہے کہ اگر محض مکہ دیکھنے جائے یا محض تجارت کرنے جائے اس پر احرام باندھنا ضروری ہے یا نہیں؟

مہرہ کے نزدیک یہ ہے کہ جو حج یا عمرہ کا ارادہ کرے اس پر احرام ہے۔ دوسرے پر نہیں گویا قید احترازی ہے۔ احناف

کے نزدیک قید اتفاقی ہے کہ خواہ حج یا عمرہ کے لئے جائے یا کسی دوسرے کام کے لئے اس پر احرام ہے۔

قَوْلُهُ فَقَدْ رَمَى عُمَرُ فَقَالَ إِنِّي أَخَذْتُ بِكِتَابِ اللَّهِ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ درمیان میں بدلنا جائز نہیں بلکہ جسے شروع

کر دے کسی کو پورا کر دے، لوگوں نے مشہور کیا کہ حضرت عمرؓ تمتع کو ناجائز سمجھتے تھے۔ حضرت عمرؓ تمتع سے منع نہیں کرتے تھے۔ یہ ان پر

الزام ہے کہ منع کرتے تھے۔

افراد دو طرح سے ہے (۱) پہلے حج کرے بعد میں عمرہ کرے (۲) ایک سفر میں حج کرے دوسرے سفر میں عمرہ کرے اس میں دوہرا اجر ہے۔

افراد میں شکل ثانی حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ کے نزدیک افضل ہے۔ قرآن اور تمتع والے ایک سفر میں دو فریضے ادا کرتے تھے۔ چنانچہ حنفیہ کے نزدیک افراد بمعنی ثانی افضل ہے۔ ان تینوں قسموں میں سے افضل قرآن، پھر تمتع پھر افسراد ہے۔

**باب ۸ وجوب الحج وفضلہ**  
وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَفِيْرٌ عَنِ الْعَالَمِينَ

**باب ۹ حج کی فرضیت اور اس کی فضیلت**  
النَّسْكَ ارشاد ہے وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ لَزِيْلَةٌ (تحتہ) لوگوں پر فرض ہے کہ اللہ کیلئے خانہ کعبہ کا حج کریں جس کو وہاں تک پہنچ سکے اور جو نہ پائے (اور باوجود استطاعت کے حج نہ کرے)

تو اللہ تعالیٰ سارے جہان سے بے نیاز ہے۔

۱۲۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشَّيْءِ الْأَخْرَقَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَرِيْبَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَذْكَرُ أَتَى شَيْئًا كَبِيرًا أَلَيْسَتْ عَلَى النَّاسِ حِلَّةٌ أَفَأَحْبَبُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حِلَّةِ الْوُدَاعِ-

۱۲۲۵

حدیث از عبد اللہ بن یوسف مالک از ابن شہاب از سلیمان بن یسار عبد اللہ بن عباس روایت ہے کہ فضل بن عباسؓ (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے۔ اتنے میں خثعم قبیلہ کی ایک (حسین) عورت آئی، فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل کو (جو حسین تھے) دیکھنے لگی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ (بار بار) دوسری طرف پھرنے لگے۔ اس عورت نے کہا۔ یا رسول اللہ! اللہ نے مجھ اپنے بندوں پر حج فرض کیا تو ایسے وقت میں کہ میرا باپ سخت بوڑھا ہے اونٹنی پر چم کر بیٹھنے کے قابل نہیں کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔

۱۔ اس آیت امام بخاری نے حج کی فرضیت ثابت کی اور حج اسلام کے پانچ رکنوں میں سے ایک رکن ہے اور وہ ساری عمر میں ایک بار فرض ہے۔ ہر بخاری میں اس کی فرضیت کا حکم ہمایا شدہ یا شدہ میں۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ حج قدرت کے ساتھ ہما فودا واجب ہو جاتا ہے یا اس میں دیگر تزامی درست ہے حج کی فرضیت کا منکر کافر ہے اور باوجود قدرت کے حج نہ کرنے والے کو بھی تغلیطاً کافر نہ پایا۔ ایک حدیث میں ہے جو کوئی قدرت کے ساتھ حج نہ کرے وہ کچھ تعجب نہیں اگر یہودی یا نصرانی ہو کہ مرے ۱۲ منہ



كَا۟فًا ۖ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی يٰۤاَتُوۡكُ

رَجَا أَوْ عَلَى كُلِّ مَرِيضٍ يَتَيْنِ مِنْ كُلِّ  
فِي عَيْنِي لِيَشْهَدُوا نَافِعَ لَهُمْ  
فِي حَالِ الظُّرَى الْوَاسِعَةِ -

**باب ۹۶۳** اللہ تعالیٰ کا ارشاد: **يَا قَوْمِ رَجَاؤُكُمْ عَلَىٰ كُلِّ**

پیدل چل کر لوگ تیرے پاس آئیں گے اور بچے اور مٹوں پر دوند  
رستوں سے آئیں گے اس لئے کہ دین و دنیا کے فوائد حاصل کریں

امام بخاری کہتے ہیں کہ قرآن میں جو فوج کا لفظ آیا ہے اس کا مطلب کھلے اور کشادہ رستے ہیں۔ لہ

حدیث ۱۳۲۹ (از احمد بن عیسیٰ از ابن مہرب از لیث از ابن شہاب از سالم ابن عبد اللہ بن عمر) ابن عمرؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ اپنی اونٹنی پر ذوالحلیفہ میں سوار تھے۔ جب وہ سیدی کھڑی ہوتی تو آپؐ کب تک پکارتے تھے

١٢٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يونسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنَا أَنَّ ابْنَ مَرْثَدٍ قَالَ رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ  
يَذِي الْحُلْفَةَ ثُمَّ يَهْلُ جَيْنَ تَسْتَوِي قَائِمَةً -

۱۴۲۶  
حدیث (از ابراہیم بن موسیٰ از ولید از اوزاعی از عطاء از جابر بن  
عبد اللہ انصاری) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ سے احرام  
باندھا۔ جب وہ آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی۔ اس حدیث  
کو یعنی ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث کو انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی  
روایت کیا ہے۔

١٢٨- حَدَّثَنَا أَبُو إِهْيَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ  
أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَزَارِيُّ عَنْ مِثْمَمِ بْنِ عَطَلَةَ  
تَلَحُّظًا عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ الْأَمَلَانَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحَكْفَةِ  
جِئْنَا اسْتَوْتِ بِهِ رَاحِلَتُهُ زَوْجَاهُ أَتَسَّ وَأَبْنُ سُلَيْمٍ  
كُنِيَ حَدِيثُ أَبُو إِهْيَمُ بْنُ مُوسَى-

۸۹

**بَابُ الْحُجَّةِ عَلَى الرَّحْلِ وَقَالَ**  
أَبَانُ حَدَّثَنَا مَا لَكَ بِنُ دِينَارٍ عَنِ  
الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عَائِشَةَ أُمِّ  
النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا  
أَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْرَضَهَا مِنْ

۹۶۴

**باب ۹۶** پالان پر سوار ہونے کا حکم کرتا۔ ابان کہتے ہیں ہم سے مالک بن دینار نے بیان کیا۔ انہوں نے قاسم بن محمد سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھائی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیجا۔ انہوں نے تنغیم سے انہیں عمرہ کرایا۔

۱۔ اہل آیت سورہ حجہ کی اس باب سے متعلق مثنیٰ اور چکر کہ اس میں فتح کا لفظ تھا اور فاجا اسی کی جمع ہے جو سورہ کوح میں مراد ہے اس لئے اس کی بھی تفسیر بیان کر دی۔ ۱۲۔ منہ ۱۔ امام بخاری کی مرضی ان حدیثوں کے کھانے سے یہ ہے کہ حج یا پیادہ اور سوار ہو کر دونوں طرح درست ہے بعضوں نے کہا ان لوگوں پر رد کیا جو کہتے ہیں کہ حج یا پیادہ افضل ہے کیونکہ اگر ایسا ہو تا تو آپ میں یا پیادہ حج کرتے مگر آپ نے از مثنیٰ پر سوار ہو کر کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی سب سے افضل ہے ۱۲۔ منہ ۲۔ ان رضوانہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیثوں کو خود امام بخاری نے اسی کتاب میں درج کیا ہے ۱۲۔ منہ ۳۔ مطلب یہ ہے کہ حج میں تکلیف کرنا اور امام کی ساری دھڑلہ طاعت کے خلاف ہے۔ سادے بالان پر چڑھنا کافی ہے شنف اور حمل اور عمدہ عمدہ کجا کے اور گیسے اور ٹیکے ان چیزوں کی عزت نہیں۔ عبادت میں جس قدر مشقت ہو تا ہی نہ اودہ ثواب ہے ۱۲۔ منہ

التَّعْلِيمِ وَحَكَمَهَا عَلَى قَتَبٍ وَقَالَ  
عُمَرُ بْنُ الْوَلَدِ وَالرَّحَالُ فِي الْحَجِّ قَاتِلُ أَحَدِ  
الْجَاهِلِيَّينَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ نُدَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَمْرٍو  
اللَّهُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ حَجَّ أَنَسٌ عَلَى رَحْلِ  
وَأَمَّا يَكُنْ شَيْخًا وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلِ  
وَأَمَّا نَتْ رَأَيْتُكَ -

۱۲۹- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا آيُسُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْتَمِرْتُمْ وَلَمْ اَعْتَمِرْ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ  
أَوْ هَبْ بِأَخِيكَ فَأَعْمَرَاهُمَا التَّعْلِيمُ فَأَعْمَرَاهُمَا  
عَلَى نَاقَةٍ فَأَعْمَرْتُ -

### بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ الْمُبْرُورِ

۱۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ  
الْمُسَيَّبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَحَى الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ  
قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جَاءَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ  
مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ -

اور کہا انہیں پالان کی پھلی لکڑی پر بٹھالیا۔ اور حضرت  
عمرؓ نے کہا حج میں پالا نہیں باندھو حج بھی ایک جہاد  
ہے ملہ محمد بن ابوبکرؓ (مقدمی) نے کہا ہم سے یزید بن  
زریع نے بیان کیا کہ ہم سے عزہ بن ثابت نے انہوں  
نے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس سے انہوں نے کہا کہ حضرت  
انسؓ نے ایک پالان پر حج کیا اور وہ کچھ ٹھیل نہ تھے۔  
ان کا یہ کام نخل کی وجہ سے نہیں بلکہ اتباع سنت کے طوبہ  
تھا، ادبیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک  
پالان پر سوار ہو کر حج کیا۔ اسی پر کتب کا سامان بھی لدا ہوا تھا کہ

۱۳۱- حدیث (از عمر بن علی الزبوعاصم الزامین بن نابل از قاسم بن محمد حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ  
آپ حضرت نے تو عمرہ بھی کیا اور میں نے عمرہ نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا  
اے عبد الرحمن! اپنی ہمشیرہ کو لے جاؤ اور تنعم سے عمرہ کر لاؤ علیہ السلام  
نے انہیں اونٹنی پر بھیجے بٹھالیا اور انہوں نے عمرہ کیا۔

### بَابُ ۹۶۵ مقبول حج کی فضیلت

۱۳۲- حدیث (از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از زہری از  
سعید بن المسیب) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے بہتر عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا۔  
اللہ اور رسول پر ایمان لانا۔ عرض کیا گیا، پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا۔  
جہاد فی سبیل اللہ۔ عرض کیا گیا کہ پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا،  
حج مبرور۔

۱۳۳- کہہ کر حج میں بھی نفس کو سفر کی تکلیفیں اور خفتاں برداشت کرنا پڑتی ہیں ۱۲ منہ سے یعنی یہ فعل ان کا بخیل کی وجہ سے نہ تھا بلکہ نفس پر بار ڈالنا اور  
سنت کی پیروی کرنا منظور تھا ۱۲ منہ سے تو سنت ہی ہے کہ اونٹ کے دونوں طرف دو تھیلوں میں اپنا سامان رکھے اور پالان باندھ کر خود سوار ہو  
اس طرح حج کرے۔ شیعہ اور زہری باندھنا دونوں سنت نہیں ہیں ۱۲ منہ سے حدیث میں مبرور کا لفظ ہے۔ اختلاف ہے کہ حج مبرور کے ہوتے ہیں  
بعضوں نے کہا حج میں مبرور نہ ہو۔ خالص اللہ کے لئے ہو بعضوں نے کہا حج میں کوئی گناہ نہ کرے۔ بعضوں نے کہا حج کے بعد حاجی کفاروں سے تو بے گناہ  
اور بعضوں نے کہا جو حج خدا کی بارگاہ میں قبول ہو ۱۲ منہ

## ۱۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ

قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي  
عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَرَى  
الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ فَلَا يُجَاهِدُ قَالَ لَكِنَّ  
أَفْضَلَ الْجِهَادِ وَحَمُّ مَلَبُودٍ -

۱۳۲- حَدَّثَنَا أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
هَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْوِثْ  
وَلَمْ يَفْسُقْ رَجِعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ -

## بَابُ ۹۱ فَرَضِ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۱۳۳- حَدَّثَنَا مَا يَكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا ذُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ  
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ عُمَرَ بْنِ مَرْثُومٍ قَالَ لَوْ أَنَّ  
سُرَادِقُ فَسَلَتْهُ مِنْ آيَةِ نَجْوَى أَنْ أَعْتَمِدَ قَالَ  
فَوَيْهَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هُلَ  
نَحْدَمِنْ قَرْنٍ وَلَا أَهْلَ مَدِينَةٍ ذَا الْخَلِيفَةِ وَ  
لَا أَهْلَ لَشَامٍ الْجَحْفَةِ -

## بَابُ ۹۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَ

تَزَوَّدُوا وَأَقَاتُوا خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى

(از عبد الرحمن بن مبارک از خالد از حبیب بن ابی عمرہ از

عائشہ بنت طلحہ) ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سمجھتے ہیں کہ جہاد سب اعمال سے افضل ہے۔ کیا ہم مستوات جہاد نہ کریں؟ آپؐ نے فرمایا: مستورات کے لئے افضل جہاد بھی حج مبرور ہے۔

۱۳۳۱ حدیث از آدم از شعبہ از سیار ابو الحکم از ابو ہازم ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، جو شخص اللہ کے لئے حج کرے، جس میں شہوت اور گناہ کی بات نہ کرے، وہ ایسے پاک ہو جاتا ہے، جیسے نو مولود بچہ ہے۔

## بَابُ ۹۲ حج اور عمرہ کی میقاتوں کا بیان

۱۳۳۲ حدیث از مالک بن اسماعیل از زید بن جابر حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس آئے۔ ان کے ٹھکانے میں دیکھا تو نیم لگا ہوا ہے۔ فمات کھڑی کی ہوئی ہے۔ زید کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا عمرے کا احرام کہاں سے باندھوں؟ آپؓ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں کے لئے قرن، مدینے والوں کے لئے ذوالخلفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ مقرر کیا ہے۔

## بَابُ ۹۳ اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَتَزَوَّدُوا وَأَقَاتُوا خَيْرَ

الزَّادِ التَّقْوَى (البقرہ، ۱۹۷) تو شہلے کر چلو اور بہترین تو شہ

تقویٰ ہے۔

اس حدیث سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ حج مقبول سے حقوق العباد بھی ماف ہو جاتے ہیں بعضوں نے کہا حقوق العباد ماف ہوتے ہیں نہ حقوق اللہ والہ الناس علم ۱۲ منہ ۱۱ میقات اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے حج یا عمرے کا احرام باندھنا جائز ہے اور وہاں سے نیز احرام کے آگے بڑھنا ناجائز ہے اس اختلاف ہے اس میں درمیان سے پہلے ہی احرام باندھ لینا درست ہے یا نہیں بعضوں نے کہا مکہ وہ ہے ۱۲ منہ ۱۱ شہلے کے ساتھ زمانہ ہوگا کہ جسے پہلے قنہ گھڑی ہوگی ۱۳ منہ ۱۱ قرن، مکہ سے دو منزل بڑھائے کے قریب حج اور ذوالخلفہ مدینہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے اور جحفہ مکہ سے پانچ منزل ہے یا چھ یا تین منزل پہنچا دے کہا، اب لو کہ جس کے بل رانے سے احرام باندھ لیتے ہیں جو جحفہ کے برابر ہے کیونکہ جحفہ ان ہے وہاں تک آب دہرا خراب ہے کہ وہاں نہیں جانا نہ اترتا ہے ۱۲ منہ

۱۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دُبَيْرٍ عَنْ

عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ السَّكِينِ

يُحْجُونَ وَلَا يَزُودُونَ وَيَقُولُونَ لَعْنُ الْمُؤَكَّلِ

فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ

جَلَّ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى رَوَاهُ

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ عَنْ عِكْرَمَةَ مُرْسَلًا

بَابُ مَهَلِ أَهْلِ مَكَّةَ

لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۱۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ

أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحَلِيفَةِ وَأَهْلَ

الشَّامِ الْحُجَّةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قُرْنَ الْمَنَازِلِ لِأَهْلِ

الْيَمَنِ يَأْتِيَهُمْ هُنَّ لَهْمٌ وَلَيْسَ أَتَى عَلَيْهِمْ مِنْ عَزِيزٍ

مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ

ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَتَى أَهْلَ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ

بَابُ مِيقَاتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ

وَلَا يَهْلُوا أَقْبَلَ ذِي الْحَلِيفَةِ

۱۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَهْلُ أَهْلُ

حَدَّثَنَا رَازِي بْنُ يَشْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دُبَيْرٍ عَنْ

ابْنِ عَبَّاسٍ كَيْتَ هِيَ ابْنُ مَيْمُونٍ جَ كَيَا كَرْتِي تَحْتِ اَوْتُو شَمِ (خَرَجَ) سَاعَتِهِ

نَهْنِي لَاتِي تَحْتِ اَوْتُو كَيْتِي تَحْتِ هَمِ مَتَوَكِّلِي هِي- جَبِ كَتِي مِي مِيغِي، تَو

لَوُكُو سِي مِيكِي مَلَكْتِي اَللّٰهُ تَعَالٰى لِي يِي آيَتِ اَتَارِي- ذَنُو دُوَا

فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى (البقرة ۱۹۷) (توشہ لیا کرو اور بہترین

توشہ سوال سے بچنا ہے) ابن عیینہ بحوالہ عمرو، عکرمہ سے مرسل

روایت کیا ہے

باب ۶۹۸ مکی لوگ حج اور عمرہ کے لئے کہاں

سے احرام باندھیں؟

۱۳۱۳- حدیث: (از موسیٰ بن اسماعیل زوہیب الزاہن طاووس انطاؤس، حضرت

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے والوں کے

لئے احرام باندھنے کا مقام ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لئے محضہ

مقرر کیا اور اہل نجد کے لئے قرن المنازل، یمن والوں کے لئے

نیکم مقرر کیا۔ یہ ان ممالک کے لئے بھی ہیں اور ان کے لئے بھی جو

ان ملکوں کے راستوں سے حج اور عمرہ کے ارادے سے آئیں اور جو

ان مقاموں کے اندرونی حدود میں رہتا ہو یعنی مکہ کی جانب، تو وہ

جہاں سے چلیں احرام باندھیں جی کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں۔

باب ۶۹۹ اہل مدینہ کا مہقات، وہ ذوالحلیفہ

پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں۔

۱۳۳۵- حدیث: (از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع از عبد اللہ بن عمر آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ والے ذوالحلیفہ سے شامی محضہ

نجدی قرن سے احرام باندھیں۔ عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے

۱۔ اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں ہے، اصل ای حدیث کو کہتے کہ تابعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرے اور صحابی کا نام نہ لے لے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ مہلم ایک ہمارے

تھے کہ وہ منزل پر پہنچا وہاں سے جو لوگ مکہ کو جاتے ہیں وہ جہاز نہیں سے اس جہاز کے برابر بیچ کر لوگوں کو باندھ لیتے ہیں ۱۴۔ منہ ۱۵۔ مسلم ہر اکہ اگر تجارت یا اور کوئی کام کے لئے

کہا کہ یہاں مقام میں احرام باندھنا مکہ کو پہنچ کر یا عمرے کی نیت سے جہاز پر اترنے کے بعد باندھنے کو کہہ گا اور اس پر ہم لازم کہنے کا اور عیدین یا ہجرت کے نزدیک

اک حج یا عمرہ نہ ہوگا ۱۶۔ منہ ۱۷۔ شامی نجدی کا مذہب ہے کہ مہقات سے پہلے احرام باندھنا دوست نہیں ہے۔ ۱۸۔ حاقی اردو کا بھی یہی قول ہے۔ جمہور کے نزدیک رست ہے

مہقات مکان میں اختلاف ہے لیکن مہقات زمانی یعنی حج کے چھینوں سے پہلے حج کا احرام باندھنا تو بالافتاق درست نہیں ہے ۱۹۔ منہ ۲۰۔

یہی معلوم ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی یلملم سے احرام باندھیں۔

أَهْلُ يَدِ مَدِينَةِ الْمَدِينَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجَحْفَةِ وَ  
أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قُرُونٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَكْرِيُّ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيَهْلُ أَهْلُ  
الْيَمَنِ مَنْ يَكْنَلَهُ۔

### باب ۹۵ مَهْلُ أَهْلِ الشَّامِ

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ  
عَنْ عَبْدِ رِبِّهِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسِ بْنِ عِيسَى  
قَالَ وَقَدْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ  
الْمَدِينَةِ وَالْحَلِيفَةَ وَلَا أَهْلَ الشَّامِ وَالْجَحْفَةَ وَلَا أَهْلَ  
نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلَا أَهْلَ الْيَمَنِ يَكْنَلُهُمْ قُرُونٌ لَهُمْ  
وَلَيْسَ أَتَى عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِمْ لَنْ كَانَ يُرِيدُ  
الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونََهُمْ فَهُمْ لَهُ مِنْ  
أَهْلِهِ وَكَذَلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يَهْلُونَ مِنْهَا۔

### باب ۹۶ مَهْلُ أَهْلِ نَجْدٍ

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيْنُ قَالَ  
حَفْظُنَاكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ  
وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهُ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
مَهْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْحَلِيفَةِ وَمَهْلُ أَهْلِ الشَّامِ  
مَهْمِيْعَةٌ وَهِيَ الْجَحْفَةُ وَأَهْلُ نَجْدٍ قُرُونٌ قَالَ ابْنُ  
عَبْدِ رِبِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
وَلَمْ أَسْمَعْهُ وَمَهْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ يَكْنَلُهُ۔

### باب ۹۷ شَامِيُوں کے احرام باندھنے کی جگہ۔

۱۳۹۔ حدیث (از مسدداً حماد از عمرو بن دینار از طاووس) ابن عباس فرماتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدنیوں کے لئے ذوالحلیفہ، شامیوں  
کے لئے جحفہ، نجدیوں کے لئے قرن المنازل، یمنیوں کے لئے یلملم جانے  
احرام مقرر فرمایا۔ حمان راستوں سے بارادہ حج و عمرہ کے لئے کہ اس کے لئے جائے  
احرام میں جو لوگ کسی طرف مکہ کی جانب رہتے ہیں وہ جہاں سے چلیں وہاں سے  
احرام باندھیں۔ اسی طرح مکے والے مکے سے احرام باندھیں۔

### باب ۹۸ اہل نجد کی جائے احرام پوشی۔

۱۳۹۔ حدیث (از علی از سفیان از زہری از سالم) ان کے والد کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسری سند (از احمد از ابن وہب از یونس  
از ابن شہاب از سالم بن عبد اللہ) ان کے والد کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم فرماتے تھے اہل مدینہ کا مہل (جائے احرام پوشی) ذوالحلیفہ ہے  
اہل شام کا مہمیعہ یعنی جحفہ ہے۔ اہل نجد کا قرن۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ لوگ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ یمن والوں کے لئے  
یلملم ہے مگر یہ آخری بات میں نے خود نہیں سنی۔

۱۔ نجد وہ ملک ہے جو عرب کا بالائی حصہ ہے عراق تک واقع ہے بعضوں نے کہا حیرش سے لے کر کوذ کے نواح تک اس کی مغربی حد حجاز ہے۔

## باب ۹۲ مہل من کانت دوزا المؤمنین

۱۳۹- حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ قَالَتْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحَلِيفَةِ وَلَا هُلَّ الشَّامِ الْحُفَّةِ وَلَا هُلَّ الْيَمَنِ يَكُنْكُمْ وَلَا هُلَّ بَحْرِ كُرْثَا فَهُنَّ لَهْمٌ وَلِهْنٌ أَقْبَى عَلَيْهِنَّ مِنْ فَيْئِ أَهْلِهِنَّ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَكُنَّ كَأَنَّ دُونَهُنَّ فَيُزِيلُهُنَّ حَتَّى رَأَى أَهْلَ مَكَّةَ يُهْلُونَ مِنْهَا -

## باب ۹۳ مہل اہل الیمین

۱۴۰- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحَلِيفَةِ وَلَا هُلَّ الشَّامِ الْحُفَّةِ وَلَا هُلَّ بَحْرِ كُرْثَا لِمَنْ ذَلَّ وَلَا هُلَّ الْيَمَنِ يَكُنْكُمْ هُنَّ لِأَهْلِهِنَّ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَقْبَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ فَهُنَّ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَكُنَّ كَأَنَّ دُونَهُنَّ فَيُزِيلُهُنَّ حَتَّى رَأَى أَهْلَ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ -

## باب ۹۴ ذات عرق لاهل العرب

۱۴۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُثَرِّبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَبَّائِيكُمْ هَذَا لِمَنْ مَضَى أَنْ تَوَعَّمَرُوا فَأَيُّكُمْ مُؤْمِنٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ أَهْلَ بَحْرِ كُرْثَا وَهُوَ

## باب ۹۲ میقات کے دھرنے کی جائیں گے اور کہ حرام باندھنے کی جگہ

۱۳۹- (از قتیبہ از حماد از عمرو از طاووس) ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لئے جحفہ، اہل یمن کے لئے یلملم، اہل نجد کے لئے قرن، میقات مقرر فرمائے جو ان علاقوں سے یا ان کے راستوں سے حج یا عمرہ کے لئے آئیں۔ مگر جو لوگ ان حدود کے اس طرف (یعنی کی جانب) رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں۔ حتیٰ کہ اہل مکہ، خود مکہ سے۔

## باب ۹۳ یمن والے کہاں سے احرام باندھیں؟

۱۴۰- (از مسلم بن اسد از وہیب از عبد اللہ بن طاووس) ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لئے جحفہ، اہل نجد کے لئے قرن المنازل، اہل یمن کے لئے یلملم میقات مقرر فرمائے۔ یہ ان ممالک اور ان ممالک کے راستوں سے آنے والوں کے لئے جو حج و عمرہ کا مقصد رکھتے ہوں، میقات ہیں۔ جو ان مقاموں کے اندرونی جانب رہتے ہوں تو جہاں سے چلیں، وہیں سے احرام باندھیں۔ حتیٰ کہ مکہ والے مکہ سے۔

## باب ۹۴ اہل عراق کے لئے ذات عرق۔

۱۴۱- (از علی بن مسلم از عبد اللہ بن نمیر از عبد اللہ از تافع) ابن عمرؓ فرماتے ہیں جب یہ دونوں شہر (بصرہ اور کوفہ) فتح ہوئے تو لوگوں نے ہیر المؤمنین حضرت عمروؓ سے کہا یا امیر المؤمنین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں کے لئے میقات قرن مقرر فرمایا ہے ہمارا راستہ ادھر سے نہیں ہے۔ اگر ہم قرن سے جائیں تو مشکل ہوتی ہے۔

يُؤَدُّ عَنْ طَرِيقَيْنَا وَكَأَنَّ أَرَدْنَا قَرْنًا شَقِيًّا  
عَلَيْنَا قَالَ فَانْظُرُوا أَحَدًا وَهَامِنْ طَرِيقَتِكُمْ  
فَجَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عَرَقٍ -

### بَابُ الصَّلَاةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ

۱۴۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَارِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَاكُمْ  
بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلُّوا هُنَا وَكَانَ عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ -

### بَابُ اخْرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ

۱۴۲۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
تَارِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ  
وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ  
يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي  
الْحُلَيْفَةِ يَبْطِنُ الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ -

حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ تم اس کے برابر کوئی دوسرا مقام اپنے رہتے  
میں بناؤ۔ آخر آپؐ نے ان کے لئے ذات عرق مقرر کر دیا۔ لہ

### باب ۹۴۵ ذوالحلیفہ میں حرام باندھتے وقت نماز پڑھنا

حدیث ۱۴۲۱ - راز عبد اللہ بن یوسف از مالک از تارفع از عبد اللہ بن عمر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اؤٹنی ذوالحلیفہ کے پتھر پہ  
میدان پر بیٹھائی، وہاں نماز پڑھی (یعنی احرام کا دوگانہ)، عبد اللہ  
ابن عمر بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

### باب ۹۴۶ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ پر سے

گزر کر جانا لہ

حدیث ۱۴۲۲ - راز ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از عبد اللہ از تارفع،  
عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے  
لاستے سے (دائیں سے) روانہ ہوا کرتے اور معرّس کے راستے سے مدینہ  
میں آتے۔ نیز جب آپؐ مدینے سے مکہ کو جاتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھا  
کرتے۔ اور جب لوٹ کر آتے تو رات کو ذوالحلیفہ میں نالے کے  
نشیب میں ٹھہر جاتے اور صبح تک وہیں رہتے تھے

لہ یہ مقام مکہ سے بالیس میل پر ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ مقام بنی لہ کے اور اجتہاد سے مقرر کیا مگر جابرؓ کی روایت میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم عراق والوں کا یہ مقامات ذات عرق مروی ہے گو اس کے مرفوع ہونے میں شک ہے اس روایت سے یہ بھی نکلا کہ اگر کوئی کنین بنی لہ کے نیت سے اذی رہتے سے  
آئے جس میں کوئی مقامات راہ میں نہ پڑے تو جس مقامات کے مقابل پہنچے وہاں سے احرام باندھ لے یہی مقامات کی برابری مسلم نہ ہوئے تو جو مقامات سب سے دور ہے  
اسی دور سے احرام باندھ لے میں کہتا ہوں ابوداؤد اور نسائی نے اسناد صحیح حضرت عائشہؓ سے یہ نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عراق والوں کے لئے ذات عرق مقرر کیا اور احمد اور  
دارقطنی نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے بھی ایسا نکالا پس حضرت عمرؓ کا اجتہاد حدیث کے مطابق پڑا ۱۲ منہ ۳ شجرہ ایک درخت تھا ذوالحلیفہ کے قریب۔ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم آہ راہ سے آئے اور جاتے۔ سب وہاں ایک مسجد بنائی ۱۲ منہ ۳ معرّس عرب کی زبان میں اس کو کہتے ہیں جہاں مسافرات کا تڑے یہ معروف ذوالحلیفہ کی مسجد کے قریب  
ہے اور ذوالحلیفہ کی نسبت مدینہ سے زیادہ قریب ہے ۱۲ منہ ۳ دن کی روشنی میں مدینہ میں داخل ہوتے۔ سنت بھی ہے کہ مسافر جب دوسرے ملک سے کہیں آئے تو  
رات کو نہ جاتے دن کو اپنے گھر میں داخل ہوا۔ اگر راستہ میں رات ہو جائے تو وہیں ٹھہر جائے۔ ۱۲ منہ

**بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْعَقِيقُ وَادٍ مُبَارَكٌ**

۱۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ أَيْمَنَ بْنِ  
عَبَّاسٍ يَقُولُ أَيْمَنَ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَادُّ الْعُقَيْقِيَّ يَقُولُ أَتَانِي الْكَلْبُ  
أَتَيْتُ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَ  
قُلْ عُمَرُ فِي حُجَّتِهِ -

۱۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَبْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْمَنَ وَهُوَ فِي مَعْرَسٍ بَيْنَ  
الْحُلَيْفَةِ بَيْنَ الْوَادِي فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بَيْنَ مَبَارَكَةٍ  
وَقَدْ آتَاكَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَخَّى الْمُتَأَخَّرَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ  
اللَّهِ يُدْنِيهِ مِنْ مَعْرَسٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ اسْفَعِلَ مِنَ الْمُسْفَعِلِ الَّذِي بَيْنَ الْوَادِي  
بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذَلِكَ -

**بَابُ غَسْلِ الْخَلْقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنَ النَّيَابِ -**

۱۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ  
التَّمِيمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَطَاءُ بْنُ مَفْصُورٍ بْنُ يَعْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى قَالَ

**بَابُ ۹۴۴ أَخْفَضَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَرْشَادِ كِرَامِي**  
عُقَيْقٍ كَأَنَّهُ بَرَكَةٌ وَالْأَيْمَنُ عَقِيقُ كِي وَادِي بَرَكَةٌ فَالِي هِيَ

۱۴۴۴- حَدِيثُ (از حمیدی از ولید و بشر بن مکتوم تنسی از اوزاعی از یحیی از عمرہ از ابن عباس) حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وادی عقیق کے متعلق سنا، آپ فرماتے تھے۔ آج رات میرے رب کی جانب سے ایک آنے والا (فرشتہ) آیا۔ اور کہنے لگا اس برکت والی وادی میں نماز پڑھو اور کہہ کہ عُمَرُو، حج میں شامل ہو گیا ہے۔

۱۴۴۴- حَدِيثُ (از محمد بن ابی بکر از فضیل بن سلیمان از موسی بن عقبہ از سالم ابن عبد اللہ از حضرت عبد اللہ بن عمرؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دکھایا گیا کہ آپ ذوالحلیفہ کے نالے کے نشیب میں اترے ہیں۔ آپ سے کہا گیا کہ تم بابرکت میدان میں مقیم ہو۔ موسی بن عقبہ نے کہا۔ سالمؓ نے ہم کو بھی وہاں بھرایا۔ وہ اس مقام کی تلاش کر رہے تھے جہاں حضرت عبد اللہ اونٹ کو بٹھایا کرتے تھے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اتر آتے تھے۔ وہ مقام اس مسجد کے نشیبی طرف ہے جو نالے کے نشیب میں واقع ہے۔ اور وہ اترنے والوں اور راستے کے بالکل درمیان ہے۔

**بَابُ ۹۴۸ خُوشْبُو دَارِ كِبْطَرُونَ كَوَا حِلَامٍ بَانْدَهْنَ**  
سے پہلے تین بار دھونا۔

۱۴۴۵- حَدِيثُ (از محمد از ابو عامر بنیل از ابن جریر از عطاء از صفوان بن یعلی) یعلی بن امیہ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے کا کوئی موقعہ دکھائیے۔ تو ایک بار یہ

۱- وادی عقیق بقیع کے قریب ہے مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر ۱۲ منہ ۱۵ یعنی قرآن جائز ہے یعنی حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھنا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ حج کے ساتھ عمرہ کی بھی نیت کر لے یعنی قرآن کریم ۱۲ منہ



يَعْبُرُ آدْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ  
يُوسِي إِلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ  
جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى  
فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بَعْمُورَةٍ وَهُوَ مُتَضَمِّنٌ بِطَيْبٍ  
فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ  
الْوَسِيُّ فَأَسَارَ عُمُورًا إِلَى نَيْلٍ فَجَاءَ يَطْلُوعًا وَعَدَّ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُوفًا قَدْ أُطْلِيَ بِهِ  
فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مُحْتَمِلًا الْوُجْهَ وَهُوَ يَغِيظُ ثُمَّ سَرَى عَنْهُ  
فَقَالَ آيَةُ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَاتِي  
بِرَجُلٍ فَقَالَ اغْسِلِ الطَّيْبَ الَّذِي بَاكَ ثَلَاثَ  
مَرَّاتٍ وَأَنْزِعْ عَنْكَ الْحَبْلَةَ وَأَصْنَعْ وَمِنْ ذَلِكَ  
كَمَا أَصْنَعُ فِي حَجَّاتٍ فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ أَرَادَ الْإِنْفَاءَ  
حِينَ أَمَرَكَ أَنْ تَغْسِلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ

اتفاق ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسرانہ میں تھے۔ آپ کے  
ساتھ چند صحابہ بھی تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ اس نے پوچھا،  
یا رسول اللہ! اس کے متعلق کیا ارشاد ہے جو عسکر کا احرام  
باندھے اور وہ کپڑا خوشبودار ہو۔ یہ سن کر آپ ایک گھڑی  
تک خاموش رہے۔ آپ پر نزول وحی شروع ہو گیا حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ نے نبیؐ کو اشارہ کیا۔ وہ اُٹھے۔ دیکھا تو آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم پر ایک کپڑا سب طرف سے گھیر دیا گیا ہے نبیؐ نے  
نے اپنا سر اس کے اندر ڈالا کیا دیکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا ہے اور آپ خراٹے لے  
رہے ہیں۔ پھر یہ حالت جاتی رہی۔ تو آپ نے فرمایا! وہ شخص  
کہاں گیا؟ جو عمرے کے متعلق مسئلہ دریافت کرتا تھا؟ لوگ  
اسے بلا لائے۔ آپ نے فرمایا! جو خوشبو تھپ لگی ہو اسے تین بار دھو  
ڈال اور کرتہ یا جھنڈا اتار ڈال۔ اور جن باتوں سے حج میں پرہیز کرنا چاہیے  
عمرے میں بھی کر۔

ابن جریر کہتے ہیں میں نے عطاءؓ سے پوچھا۔ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے جو اسے تین بار دھونے کا حکم دیا، کیا اس کا مقصد غلبہ صاف کرنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ”ہاں“ کہ

**باب ۹۹** احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانا اور

احرام کا قصد کرے تو کیا کپڑے پہنے اور کنگھی کرے نیز تیل  
ڈالے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں، محرم خوشبو اور بھول سو گندھ  
سکتا ہے، شیشہ دیکھ سکتا ہے اور کھانے پینے کی چیزیں  
سے جیسے تیل گھی وغیرہ کٹے دوا بھی کر سکتا ہے۔

**باب ۱۰۰** الطَّيِّبُ عِنْدَ احْرَامٍ

وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ  
يَكْرَهُ وَيَذْهَبُ قَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ كَيْسُ الْمَحْرُومِ الرَّيْحَانُ وَ  
يَنْطُرُ فِي الْمَرْأَةِ وَيَتَأَوَّى بِمَا يَأْكُلُ

لے حافظ نے کہا اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا لیکن اسے جن نذیل میں طرف نشی کی تفسیر نقل کیا کہ اس کا نام عطاء بن ابیہ تھا ابن فضال نے کہا اگر صحیح ہو تو  
وہ علی بن ابیہ کا بھائی ہے جو راوی ہے اس حدیث کا ۱۲ منہ ۱۷ اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی جو احرام کے وقت خوشبو لگانا جائز نہیں سمجھتے کہ نہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خوشبو کے ان کو تین بار دھونے کا حکم فرمایا۔ امام مالک اور امام محمدؒ بلا ہی قول ہے اور جوہر و علماء کے نزدیک احرام باندھنے  
وقت خوشبو لگانا درست ہے گو اس کا احرام اس کے ہاتھ سے ہے۔ وہ کہتے ہیں نبیؐ کی حدیث صحیحہ کی ہے اور سند میں جود الوداع میں حضرت عائشہؓ نے اسے  
باندھتے وقت آپؐ خوشبو لگائی اور یہ آخری فعل پہلے حکم کا نسخ ہے ۱۲ منہ ۱۷ اس حدیث کو سعید بن منصور نے وہل کیا دارقطنی کی روایت میں یوں ہے اور امام  
ابن ہاشم نے اسے درود اور تھپیں درود ہو تو وہاں لگا سکتا ہے پھر پھوٹ سکتا ہے اگر ناخن لوٹ گیا ہو تو تانکا لگا سکتا ہے پہلے دھونے میں اختلاف ہے بعض نے  
کہا درست ہے امام احمدؓ نے اس میں توقف کیا۔ امام شافعیؒ نے حرام کہا حضرت اور مالکؒ نے مکروہ کہتے ہیں ۱۲ منہ

الرَّيْتُ وَالسَّمَنَ وَقَالَ عَطَاءٌ يُقَعَّمُ  
وَيَلْبَسُ الْهِمَيَانَ وَطَافَ بَنُ عُمَرَ  
هُوَ حُجْرٌ وَقَدْ حَزَمَ عَلَى ظَنَبِهِ شَوْبٌ  
وَلَمْ تَرَ عَائِشَةَ بِالتَّبَانِ بَأْسًا قَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ تَعْنِي لِلَّذِينَ يُرْسَلُونَ  
هُوَ دَجَرٌهَا -

۱۴۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ  
ابْنُ عُمَرَ يَدَّهِنَّ بِالرَّيْتُ فَذَكَرَتْهُ لِرَبِّهِمْ فَقَالَ  
مَا أَصْنَعُ يَقُولُهُ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كَانِي أَنْظُرَ إِلَى وَبِصْلِ الطَّبِيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حُجْرٌ -

۱۴۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
نَوْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ أَهْبُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ حِينَ  
يُحْرِمُ وَلِحُلَّتِهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ -

بَابُ ۹۰ مَنْ أَهَلَ مَكْبَدًا

۱۴۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلُ مَكْبَدًا

عطار بن ابی کثیرؓ کی گواہی میں سن سکتا ہے۔ یہاں باندھ سکتا  
ہے ابن عمرؓ احرام کی حالت میں طواف کر رہے تھے ان کے  
پیش پر کپڑا بندھا ہوا تھا اٹھ حضرت عائشہؓ نے جانگلیا  
پہننے میں قباحت نہیں سمجھتی تھیں۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ  
حضرت عائشہؓ ان لوگوں کے لئے جو ان کے اونٹ پر بوندہ  
باندھتے تھے، جانگلیہ پہننے میں قباحت نہیں سمجھتی تھیں۔

حدیث ۱۴۷ (از محمد بن یوسف از سفیان از منصور سعید بن جبیر کہتے ہیں ابن عمر  
احرام باندھتے وقت بالوں میں سادہ تیل ڈالتے تھے۔ میں نے یہ بات  
ابن عمرؓ سے بیان کی۔ انہوں نے کہا تو ان کی بات کیا کرتا ہے؟  
مجھے تو اسو نے حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث نقل کی گویا میں دیکھ رہی ہوں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو شہو حرام کی حالت میں لگاتے وہ آپ کے بالوں کی  
مانگ میں چمک ہی رہی تھیں۔ غرض آپ کی یاد ہے، گویا اب ایسا ہو رہا ہے  
حدیث ۱۴۸ (از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد الرحمن بن قاسم از قاسم  
ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو خوشبو لگاتی جب آپ احرام باندھتے لگتے۔ اور اسی طرح خوشبو لگاتی جب  
آپ طواف زیارت مکہ پہلے احرام کھول ڈالتے۔

بَابُ ۹۰ بالون کو جا کر احرام باندھنا

حدیث ۱۴۹ (از احمد ابن وہب از یونس از ابن شہاب از سالم ان کے والد  
عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ  
بالوں کو جاکے لمبیک کر رہے تھے۔

۱۔ اس کو ان ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳۵ اس کو امام شافعی نے طائوس کے طریق سے وصل کیا ۱۲ منہ ۳۵ اس کو سعید بن منصور نے وصل  
کیا۔ یہ حضرت عائشہؓ کا جہاد ہے۔ جو وہ علماء کے نزدیک احرام میں جانگلی پہننا درست نہیں کیونکہ جانگلیا اولیٰ جاہ کا ایک ہی حکم ہے۔ ۱۲ منہ ۳۵  
تاکہ جب جرہ عقبہ کی رمی کرے، ہر منہ لے لے تو بوندوں کے سوا ادب چیزیں جن کا احرام میں ہر چیز تھا درست ہوجاتی ہیں۔ طواف زیارت کے بعد بوندوں سے  
صحبت کرنا درست ہے ۱۲ منہ ۳۵ احرام باندھتے وقت اس خیال سے کہ بال پریشان نہ ہوں ان میں گرد و خرابی نہ نہالے بالوں کو گندیا غلطی کی اور اولیٰ جاہ کے جالے میں  
اس کو چھپاتے ہیں۔ ۱۲ منہ ۳۵

باب ۱۰۶ اَوَّلًا عِنْدَ مَسِيحٍ

ذی الحلیفہ :-

١٥٠. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ بَنَ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ  
عَقِبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ  
يَقُولُ مَا أَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَّا مِنْ بَنِي الْمُسَيَّبِ بْنِ مَسْعُودٍ ذِي الْحَلِيقَةِ -

**بَابُ مَا لَا يَلْبَسُ الْمُحَرِّمُ**

مِنْ الشَّكَايَا -

١٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ تَائِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرَمُونَ الثِّيَابَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقُمِيصَ وَلَا  
الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرَاسَ وَلَا الْخِفَافَ  
إِلَّا أَحَدًا يَلْبَسُ ثَلَاثِينَ قُمِيصًا ثَلَاثِينَ ثِيَابًا  
أَسْفَلَ مِنَ الْكُتُبَيْنِ وَلَا قُلُبْسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا  
مُسَّكَ زَعْفَرَانٍ أَوْ رُسَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يُغْسَلُ  
الْمُحْرِمُ مَرَّةً وَلَا يَذَرُ جُلْدًا وَلَا يَمُوتُ جَسَدًا وَيُلَوِّصُ  
الْقُلْبَ مِنْ رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ فِي الْأَرْضِ -

باب ۹۸

**باب ۹۸۱ ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس احترام باندھنا۔**

۱۴۴۹ھ حدیث (از علی بن عبد اللہ از سفیان از موسیٰ بن عقبہ از سالم بن عبد اللہ  
از ابن عمرؓ) دوسری سند (از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از موسیٰ بن  
عقبہ از سالم بن عبد اللہ) عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے ہی احرام  
باندھا۔ یعنی لبیکؑ پکارنا شروع کیا۔

باب ۹۸۲ محرم کو نسے کیڑے باندھے؟ اور کونسے نہیں

175.

۱۲۵۰  
 حدیث (از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع از عبد اللہ بن عمر رض) :  
 ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! مجرم کو نسے کپڑے پہنے؟ آپ نے فرمایا  
 کرتے نہ پہنے، نہ عمامہ، نہ پاجامہ، نہ کٹنٹوپ یا باران کوٹ نہ مموزہ،  
 مگر جسے جو تیاں نہ ملیں، وہ مموزوں کو ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر پہن  
 سکتا ہے۔ اور وہ کپڑا بھی احرام میں نہ پہن جو جس میں زعفران یا ویش لگی  
 ہو۔ (ورس ایک خوشبودار گھاس کو کہتے ہیں۔ ان کپڑوں کی نفی کر کے اجازت  
 دے ہوئے کپڑے کی خود بخود تعیین ہو جاتی ہے، سلا ہوا کپڑا مرد کے لئے  
 ناجائز لیکن عورت کے لئے جائز ہے۔ جسے نہ بند نہ ملے وہ پاجامہ پہن لے،  
 لیکن تہ بند ملتے ہی پاجامہ اتار کر تہ بند پہن لے۔) امام بخاری کہتے ہیں کہ  
 مجرم ایسا مرد ہو سکتا ہے لیکن کنگھی نہ کرے نہ اپنا بدن کھولے (اور جو بچوں

کو سہ ماہی دن سے نکال کر زمین پر ڈال دے (مارے نہیں)

[illegible]

## باب ۱۰۸ الرکوع فی الاذنتان فی الحج

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَبْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ الْأَنْطَلِجِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَسَافَةَ كَانَ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَوَاقِبِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ ثُمَّ رَدَفَ الْفَضْلُ بْنُ الْمُزَنَزَةِ إِلَى مِثْقَالٍ قَالَ فَكَلَّمَا قَالَا لِمَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ حَتَّى رَجَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ .

بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْأَزْدِيَّةِ وَالْأَنْزِلِ وَلَكِنَّتُ عَائِشَةَ الثِّيَابَ الْمُعَصَّوَّةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَقَالَتْ لَا تَلْبَسُوا لَا يَكْرَهُمْ وَلَا تَلْبَسُوا ثَوْبًا يُوَدِّسُ وَلَا عَقْرَانِ وَقَالَ جَابِرٌ لَا أَرَى الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا تَرَى عَائِشَةَ بَأْسًا بِالْجِلْبَاءِ وَالْثَوْبِ الْأَسْوَدِ وَالْمُودِرِ وَالْحُمْرِ الْمُنَازَعَةِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي نَجْرٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَبْدَلَ ثِيَابَهُ .

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُعَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُصَلِّ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَقَبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ

## باب ۹۸۲ سواری پر حج کرنا اور سواری پر ایک ساتھ بیٹھنا درست ہے۔

۱۵۵۱۔ حدیث (عبداللہ بن مسعود) وہب بن جبر اور یونس انطلیجی (عبداللہ بن عبد اللہ بن عباس) عوفات سے مزدلفہ اسامہ بن زید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منی تک اپنے پیچھے فضل بن عباس کو بٹھایا۔ دونوں بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر لیسک کہتے رہے حتیٰ کہ جمو عقبہ پر کنکریاں ماریں۔ (یعنی آپ نے اس وقت تبلیہ بند کر دیا۔)

## باب ۹۸۳

دھرم چادو تہ بند اور دوسرے کو نبے کپڑے پہنے؟ حضرت عائشہؓ نے احرام کی حالت میں کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے اور فرمائی تھیں، عورت احرام کی حالت میں اپنا ہونٹ نہ چھپائے نہ اپنے منہ پر برقعہ ڈالے، نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں درس یا زعفران لگی ہو۔ حضرت جابرؓ فرماتے کسم کو میں خوشبو نہیں سمجھتا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا عورت احرام کی حالت میں زیور کا لالا اور کلابی کپڑا اور موزہ پہن سکتی ہے۔ ابراہیم نخعی نے کہا۔ محرم احرام میں کپڑے بدل سکتا ہے۔

۱۵۵۲۔ حدیث (از محمد بن ابی بکر صدیق) از فضیل بن سلیمان از موسیٰ بن عقبہ از کریب (عبداللہ بن عباس) رض فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رض بالوں میں کنگھی کر کے اور نیل لگا کر تہ بند باندھ کر

۱۔ اس وقت لبیک وقوف کیا ۱۲ منہ ۱۳ اس کو سعید بن مسعود نے قاسم بن محمد کے طریق سے اسناد صحیح وصل کیا اور جمہور علماء کسم کا رنگ محمد کیلئے جائز سمجھتے ہیں لیکن امام ابو حنیفہ نے اس سے منع کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ خوشبو ہے اگر کوئی کسم کا رنگ بھرا کپڑا احرام میں پہنے تو اس پر دم لازم ہوگا ۱۲ منہ ۱۳ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۴ اس کو امام شافعی نے وصل کیا ۱۱ منہ ۱۵ اس کو امام شافعی نے آگے چل کر وصل کیا ہے اور موزے کے حجاز کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۶ اس کو سعید بن مسعود اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أُنْطِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَ جَلَّ قَادَهُنَّ وَلَيْسَ إِذَا رَأَى وَرِدَاءَهُ هُوَ أَصْحَابُهُ فَلَمْ يَبْنَهُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْذَلِ وَالْأُزْرِ أَنْ تُلْبَسَ إِلَّا الْمَرْغَفَةُ أَلْقَى تَرَدُّعًا عَلَى الْجِلْدِ فَأَصْبَحَ يَذِي خَلْفَتَهُ رُكْبَ رَاحِلَتِهِ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى لَبِيدٍ أَوْ أَهْلَهُ هُوَ أَصْحَابُهُ وَقَدْ بَدَنَهُ وَذَلِكَ تَحْمِيسٌ بَقِيَتْ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدْ مَكَّكَ لِأَرْبَعٍ لِيَالٍ حَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَطَعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَحُوَّ يَحِلُّ مِنْ أَجْلِ بَدْنِهِ لَأَنَّهُ قَدْ كَتَبَتْهُ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحُجَّوْنَ وَهُوَ مَهْلٌ بِالْحِجَمِ وَلَهُ يَهْدِي الْكُتُبَةُ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنَ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَتَوَفَّوْا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَقْبِضُوا مِنْ رُءُوسِهِمْ ثُمَّ يَحْمِلُوا وَذَلِكَ لَيْسَ لَكُمْ نِكْنٌ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَدْ كَدَّهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ أَمْرًا فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطَّيْبُ وَالثِّيَابُ -

چادریں کر مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو کوہ بندہ اور چادر پہننے سے منع نہیں کیا۔ البتہ زعفران میں رنگے ہوئے کپڑوں سے منع فرمایا جو اتنی زیادہ ہو کہ بدن پر چھڑی ہو آپ صبح کے وقت ذوالحلیفہ سے اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے۔ جب وہ آپ کو لیکر بیلا رہنچی تو آپ نے اور صحابہ کرام نے احرام باندھا اور تبلیہ (یعنی لبیک بکاٹنا) شروع کیا۔ اور اونٹوں کو قلاہ یعنی ہار پہنائے یہ اس وقت کی بات ہے جب ذیقعد ختم ہونے میں پانچ دن باقی تھے۔ آپ مکے میں اس وقت پہنچے جب ذوالحجہ کے چاردن گزر گئے تھے۔ آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ اور صفا و مروہ کے نمایان سعی فرمائی۔ چونکہ آپ قربانی کے اونٹ ساتھ لائے تھے، ان کے گلے میں ہار ڈالے تھے۔ اس لئے احرام نہ کھول سکے تھے۔ پھر آپ مکے کے بالائی حصے میں حجوں پہاڑ پر اترے اور حج کا احرام باندھ رہے۔ آپ طواف کرنے کے بعد کعبے کے پاس بھی نہیں گئے۔ یہاں تک کہ آپ عرفات سے لوٹے آپ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے بال کتر ڈالیں اور احرام کھول دیں مگر یہ حکم صرف ان کے لئے تھا، جن کے ساتھ قربانی کا اونٹ نہ تھا جسے ہار پہنایا ہو۔ اونٹوں

فحص کے ساتھ اس کی بیوی تھی، اس سے ہمبستی کرنا، خوشبو لگانا، کپڑے پہننا سب درست ہوگا۔

**بَابُ مَنْ بَاتَ يَذِي الْخَلْفَةَ**  
حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

**بَابُ ۹۸۵** ذوالحلیفہ میں صبح ہونے تک قیام کرنا یہ حضرت ابن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے

۱۲۵۳ حدیث (از عبد اللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از ابن جریج از ابن

۱۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

لہ ترجمہ باب میں سے نکلتا ہے کہ کرم کو چادریں بند پہننے کی اجازت ہوئی۔ ۱۲۵۳ منہ سلک یعنی آپ ہجرت کے دن مدینہ منورہ سے نکلنے کے دن ذیقعدہ کی ۲۷ تاریخ تھی اگرچہ تیس دن کا ہوتا تھا۔ چونکہ باقی رہے تھے لیکن اتفاق سے چھ دن کا ہو گیا اور ذی الحجہ کی پہلی تاریخ چھ دن کو رہ گئی اور ان دنوں سے ثابت ہے کہ عرفات میں عمر کے دن ٹھہرے تھے۔ ۱۰۸۱ ہجری میں جب کہ آپ معجزات کے دن مدینہ سے نکلے تھے یہ دن میں نہیں آتا البتہ ممکن ہے کہ آپ جمعہ کو مدینہ سے نکلے چوں کہ صحیحین کی روایتوں میں ہے کہ آپ نے اس دن ظہر کی نماز مدینہ میں چار گھنٹیں میں اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں۔ ان روایات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ دن جمعہ کا دن نہ تھا۔ ۱۲۵۳ منہ سلک چونکہ طبع حجازی تھا اور عمر جمعہ ایک ہوا ہے محض سے قریب بیس رقعے کے ہار اور شارق میں ہے کہ چونکہ جنت البقیع کے مقبرہ کو کہتے ہیں ۱۲۵۳ منہ سلک آپ کہہ ماموں میں مشغول ہوں گے۔ آپ کا بالکل فرغت نہ ہوئی ہوگی کہ کعبے کے پاس آن کر نفل طواف کرے ۱۲۵۳ منہ سلک یہ حدیث ابو جریج سے ہے باب خروج البقیع صلی اللہ علیہ وسلم طریق الشجرہ میں ۱۲۵۳

هَسَاوْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبِرْنَا بَنُ جُوهَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبُو الْمُكَدَّرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّدَيْنَةٍ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحَلِيفَةِ  
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ بِذِي الْحَلِيفَةِ فَلَمَّا أَكَبَ  
رَأْسَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهْلٌ -

۱۵۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلَّى الظُّهْرَ بِأُمِّدَيْنَةٍ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي  
الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَاحِبُهُ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ -

### بَاب ۱۱۱ لَفْعُ الصَّوْتِ بِالْهَلَالِ

۱۵۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّدَيْنَةٍ  
الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ سَمِعْتُهُمْ  
يَصْرُخُونَ بِهِيَ جَمِيعًا -

### بَاب ۱۱۲ الْقَلْبِيَّةُ

۱۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ كَافِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيكَ اللَّهُمَّ تَلْبِيكَ تَلْبِيكَ لَا تَشْرِيكَ لَكَ  
تَلْبِيكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَكَ أَتَشْرِيكَ لَكَ

المكدر) انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ  
میں (ظہر کی) چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں - پھر  
رات وہیں رہ گئے - صبح کو ذوالحلیفہ سے اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے -  
جب وہ آپ کو لے کر سیدی ہوئی تو آپ نے لبیک پکاری -

۱۲۵۴  
حدیث (از قتیبہ از عبد الوہاب از ابو قلابہ از انس بن مالک)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں  
اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں (قصر عصر) ابو قلابہ کہتے ہیں  
میں کہ خیال میں آپ رات بھر صبح تک ذوالحلیفہ میں ہی  
ٹھہر رہے -

### بَاب ۹۸۶ لبیک بلند آواز سے کہنا

۱۲۵۵  
حدیث (از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ابو الوہاب از  
ابو قلابہ) انس بن مالک کہتے ہیں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعات ادا کیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی  
دو رکعتیں پڑھیں (قصر کے ساتھ) نیز میں نے سنا کہ سب لوگ دو ٹوکا یعنی  
ج و عمرہ کا بلند آواز سے نام لے رہے تھے -

### بَاب ۹۸۷ لبیک پڑھنے کا بیان

۱۲۵۶  
حدیث (از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ناخ) عبد اللہ بن عمر سے  
روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تلبیہ پڑھتے تھے - تَلْبِيكَ  
اللَّهُمَّ تَلْبِيكَ تَلْبِيكَ لَا تَشْرِيكَ لَكَ تَلْبِيكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَكَ  
لَا تَشْرِيكَ لَكَ (میں حاضر ہوں یا اللہ! میں حاضر ہوں حاضر ہوں تیرا کوئی  
شریک نہیں میں حاضر ہوں ساری حمد و نعمت و بادشاہت تیرے لئے ہے - تیرا کوئی شریک نہیں -)

لے جو عطا کا میں قول ہے کہ لبیک بکار کرنا صحیح ہے مگر یہ مرد کہنے سے عورت آجستہ کے امام احمد نے مرفوعاً ابو ہریرہ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو لبیک بکار کرکے  
کا حکم دیا لبیک کہنا امام شافعی اور امام احمد نے جو لبیک سخت ہے اور امام ابو حنیفہ نے جو لبیک بفرمایا کہ جس میں پورا نہ ہوگا ۳ منہ ۳۰ یعنی من تو کہن  
کا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من قرآن کیا تھا جو کہ قرآن کرے وہ لبیک کہے اور جو کوئی منہ ج کہے وہ لبیک کہے اور جو کوئی صرف عمرہ کرے وہ لبیک  
بسم کہے ۱۲ منہ ۱۲ لبیک روایت میں قول ہے لبیک کہنا صحیح ہے اور جو کوئی لبیک کہے وہ لبیک کہے اور جو کوئی لبیک کہے وہ لبیک کہے اور جو کوئی لبیک کہے وہ لبیک کہے  
اور ایک روایت میں قول ہے لبیک کہنا صحیح ہے اور جو کوئی لبیک کہے وہ لبیک کہے اور جو کوئی لبیک کہے وہ لبیک کہے اور جو کوئی لبیک کہے وہ لبیک کہے اور جو کوئی لبیک کہے وہ لبیک کہے  
یعنی جو کوئی لبیک کہے وہ لبیک کہے اور جو کوئی لبیک کہے وہ لبیک کہے اور جو کوئی لبیک کہے وہ لبیک کہے اور جو کوئی لبیک کہے وہ لبیک کہے اور جو کوئی لبیک کہے وہ لبیک کہے

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ لَبِيكَ اللَّهُمَّ لَبِيكَ لَبِيكَ لَا تَشْرِيكَ لَكَ  
شَرِيكَ لَكَ لَبِيكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ تَابَعَهُ  
أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَعْبَةُ أَخْبَرَنَا  
سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ  
سَمِعْتُ عَائِشَةَ -

بَابُ ۱۱۳ التَّحْيِيدِ وَالنَّسْبِ  
وَالْعَلْقِ بِرَبِّهِ قَبْلَ الْإِهْلَالِ عِنْدَ الزَّكَاةِ  
عَلَى الدَّائِمَةِ -

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ  
قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي مَعَهُ  
بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا الْعَصْرَ بَدَأَ بِالْمَدِينَةِ  
ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ  
عَلَى الْبَيْتِ أَعْجَدَ اللَّهُ وَسَبَّحَهُ وَكَلَّمَ أَهْلَ بَيْتِهِ وَ  
عُمَرُوهُ وَأَهْلَ النَّاسِ فِيهَا فَلَمَّا قَامَ مَتَا أَمَرَ النَّاسَ  
فَلَمَّا حَتَّى كَانَ يَوْمُ الْكُرْبَةِ أَهْلُوا بِالْحِجَةِ قَالَ وَ  
نَحْنُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَتْ بِهَا قِيَامًا  
وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ  
كَتَبَيْنِ أُمَّحِينَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا عَنْ  
أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ -

انٹی سے (ایک شخص سے مروایا ابو قتلابہ میں یا حماد بن سلمہ)

حدیث (از محمد بن یوسف از سفیان از اعمش از عمارہ از ابو عطیہ)  
حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں ضرور جانتی ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
سلم کس طرح تلبیس پڑھتے تھے۔ لَبِيكَ اللَّهُمَّ لَبِيكَ لَبِيكَ لَا تَشْرِيكَ لَكَ  
لَبِيكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ۔ سفیان ثوری کی طرح ابو معاویہ نے بھی  
اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا اور شعبہ نے بحوالہ سلیمان ازختمہ  
از ابو عطیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث بیان کی۔

باب ۹۸۸ احرام باندھنے کے وقت جب جانور  
پر سوار ہونے لگے، تو لبیک سے پہلے الحمد للہ سبحان  
اللہ اللہ اکبر کہنا۔

۱۵۸ حدیث (از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از ابوقلابہ) حضرت انس  
فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعت پڑھیں،  
ہم آپ کے ساتھ تھے۔ ذوالحلیفہ میں عصر کی صرف دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر  
رات بھر میں پھر صبح تک صبح کو آپ وہاں سے سوار ہوئے۔ جب آپ  
کی ناقہ مبارک بیدار ہوئی تو آپ نے الحمد للہ سبحان اللہ اللہ اکبر پڑھا۔  
پھر حج و عمرہ دونوں کی لبیک پر کاری اور لوگوں نے بھی قرآن کیا حج و عمرہ دونوں  
اور جب ہم مکہ پہنچے تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا۔ انہوں نے احرام کھول دیا  
پھر آٹھویں تاریخ حج کا احرام باندھا۔ انٹہ کہتے ہیں اور آنحضرت نے حج سے  
فراغت کے بعد اونٹوں کو کھڑا کر کے اپنے ہاتھ سے ٹھکرایا (ذبح کیا)، اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں (عبدا لاصحی کے کن) دو مینڈھے ذبح کئے امام  
بخاری کہتے ہیں کہ بعض لوگ اس حدیث کو یوں روایت کرتے ہیں۔ روایت ہے  
ایوب سے، وہ روایت کرتے ہیں ایک شخص سے، وہ روایت کرتے ہیں حضرت

## باب ۱۴۰ من اهل الجبل استوت به لاجلہ

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُمَرَ

قَالَ أَخْبَرَنِي صَلَاحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

قَالَ أَهْلُ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعٌ اسْتَوَتْ

بِهِ دَاجِلَتُهُ قَائِمَةً۔

## باب ۱۴۱ من اهل الجبل استوت به لاجلہ

وَقَالَ أَبُو عَمْرِو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ تَافِعٍ قَالَ كَانَ

ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْعِدَّةَ بَيْنَ الْحُلَيْفَةِ

أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَوُجِدَتْ ثُمَّ رَكِبَ فَإِذَا

اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا

ثُمَّ يَلْبِي حَتَّى يَلْعَمَ الْحَرَمَ ثُمَّ يُبْسِكُ

حَتَّى إِذَا اجْتَاءَ أَطْوَى بَابٍ بِهِ حَتَّى

يُصْبِحَ فَإِذَا صَلَّى الْعِدَّةَ اغْتَسَلَ وَزَعَمَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَعَلَ ذَلِكَ تَابِعًا لِإِسْمَاعِيلَ عَنْ أَيُّوبَ

فِي الْغُسْلِ۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو التَّيَمِّعِ

قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ تَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا

أَدَّاءَ الْخُرُوجِ إِلَى مَكَّةَ أَذْهَنَ يَدَيْهِ لَيْسَ لَهُ لَاحِظَةٌ

طَلِبَةٌ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ دِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصْبِي ثُمَّ يَرْكَبُ

فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمًا أَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا

رَأَيْتُ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

## باب ۹۸۹ سواری سے سیدھا کھڑے ہو جانے پر تو بیک کہنا

۱۴۵۹۔ حَدَّثَنَا (از ابو عاصم از ابن جریر از اصلح بن کيسان از نافع) ابن عمر فرماتے

ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت لبیک پکاری جب اونٹنی

آپ کو ملے کر سیدھی کھڑی ہو گئی۔

## باب ۹۹۰ قبلہ کی طرف منہ کر کے احرام باندھنا اور ابو

معمر نے کہا ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا۔ انہوں نے

ایوب سے، انہوں نے نافع سے روایت کیا، کہ حضرت

ابن عمر جب صبح کی نماز و الحلیفہ میں پڑھ لیتے تو اپنی اونٹنی

پر پالان لگانے کا حکم فرماتے۔ پھر سوار ہوتے۔ جب وہ آپ

کو لبیک اٹھ کھڑی ہوتی، تو قبلہ کی طرف منہ کرتے پھر لبیک

کہتے رہتے۔ جب حرم میں پہنچ جاتے تو تلبیہ چھوڑ دیتے۔ جب

ذی طویلی میں آتے تو رات کو وہیں ٹھہر جاتے صبح تک صبح

کی نماز پڑھ کر غسل کرتے۔ اور فرماتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے بھی ایسا کیا ہے۔ عبد الوارث کی طرح اس حدیث

کو اسماعیل نے بھی ایوب سے روایت کیا۔ اس میں بھی

غسل کا ذکر ہے۔

۱۴۶۰۔

حدیث (از سلیمان بن داؤد ابو الریح از فلیح) نافع فرماتے ہیں کہ جب

حضرت ابن عمر (ج یا عمرو کے لئے) مکے کو جانے کا ارادہ فرماتے۔ آپ

سادہ نیل لگاتے۔ اس کی خوشبو نہ ہوتی۔ پھر ذوالحلیفہ کی مسجد میں آتے

وہیں صبح کی نماز پڑھتے۔ پھر سوار ہوتے۔ جب اونٹنی انہیں لے کر سیدی

کھڑی ہو جاتی، احرام باندھتے۔ پھر کہتے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

لہ حمہ مرد میں جرم ہے بعض نے کہا سہرا ہے مطلق ہے کہ جب تک کہ میں پہنچے تو لبیک موقوف کرنے کیونکہ طواف اور سعی میں مشغول ہو جاتے۔ ابن خزیمہ نے اپنی صیغہ میں

عطا دے دیا کہ ابن عمر و حمہ میں داخل ہوتے ہی لبیک موقوف کر دیتے پھر جب بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا طواف کر لیتے تو لبیک کہتے رہتے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ ۱۰۱ منہ ۱۰۲ منہ ۱۰۳ منہ ۱۰۴ منہ ۱۰۵ منہ ۱۰۶ منہ ۱۰۷ منہ ۱۰۸ منہ ۱۰۹ منہ ۱۱۰ منہ ۱۱۱ منہ ۱۱۲ منہ ۱۱۳ منہ ۱۱۴ منہ ۱۱۵ منہ ۱۱۶ منہ ۱۱۷ منہ ۱۱۸ منہ ۱۱۹ منہ ۱۲۰ منہ ۱۲۱ منہ ۱۲۲ منہ ۱۲۳ منہ ۱۲۴ منہ ۱۲۵ منہ ۱۲۶ منہ ۱۲۷ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ ۱۳۰ منہ ۱۳۱ منہ ۱۳۲ منہ ۱۳۳ منہ ۱۳۴ منہ ۱۳۵ منہ ۱۳۶ منہ ۱۳۷ منہ ۱۳۸ منہ ۱۳۹ منہ ۱۴۰ منہ ۱۴۱ منہ ۱۴۲ منہ ۱۴۳ منہ ۱۴۴ منہ ۱۴۵ منہ ۱۴۶ منہ ۱۴۷ منہ ۱۴۸ منہ ۱۴۹ منہ ۱۵۰ منہ ۱۵۱ منہ ۱۵۲ منہ ۱۵۳ منہ ۱۵۴ منہ ۱۵۵ منہ ۱۵۶ منہ ۱۵۷ منہ ۱۵۸ منہ ۱۵۹ منہ ۱۶۰ منہ ۱۶۱ منہ ۱۶۲ منہ ۱۶۳ منہ ۱۶۴ منہ ۱۶۵ منہ ۱۶۶ منہ ۱۶۷ منہ ۱۶۸ منہ ۱۶۹ منہ ۱۷۰ منہ ۱۷۱ منہ ۱۷۲ منہ ۱۷۳ منہ ۱۷۴ منہ ۱۷۵ منہ ۱۷۶ منہ ۱۷۷ منہ ۱۷۸ منہ ۱۷۹ منہ ۱۸۰ منہ ۱۸۱ منہ ۱۸۲ منہ ۱۸۳ منہ ۱۸۴ منہ ۱۸۵ منہ ۱۸۶ منہ ۱۸۷ منہ ۱۸۸ منہ ۱۸۹ منہ ۱۹۰ منہ ۱۹۱ منہ ۱۹۲ منہ ۱۹۳ منہ ۱۹۴ منہ ۱۹۵ منہ ۱۹۶ منہ ۱۹۷ منہ ۱۹۸ منہ ۱۹۹ منہ ۲۰۰ منہ ۲۰۱ منہ ۲۰۲ منہ ۲۰۳ منہ ۲۰۴ منہ ۲۰۵ منہ ۲۰۶ منہ ۲۰۷ منہ ۲۰۸ منہ ۲۰۹ منہ ۲۱۰ منہ ۲۱۱ منہ ۲۱۲ منہ ۲۱۳ منہ ۲۱۴ منہ ۲۱۵ منہ ۲۱۶ منہ ۲۱۷ منہ ۲۱۸ منہ ۲۱۹ منہ ۲۲۰ منہ ۲۲۱ منہ ۲۲۲ منہ ۲۲۳ منہ ۲۲۴ منہ ۲۲۵ منہ ۲۲۶ منہ ۲۲۷ منہ ۲۲۸ منہ ۲۲۹ منہ ۲۳۰ منہ ۲۳۱ منہ ۲۳۲ منہ ۲۳۳ منہ ۲۳۴ منہ ۲۳۵ منہ ۲۳۶ منہ ۲۳۷ منہ ۲۳۸ منہ ۲۳۹ منہ ۲۴۰ منہ ۲۴۱ منہ ۲۴۲ منہ ۲۴۳ منہ ۲۴۴ منہ ۲۴۵ منہ ۲۴۶ منہ ۲۴۷ منہ ۲۴۸ منہ ۲۴۹ منہ ۲۵۰ منہ ۲۵۱ منہ ۲۵۲ منہ ۲۵۳ منہ ۲۵۴ منہ ۲۵۵ منہ ۲۵۶ منہ ۲۵۷ منہ ۲۵۸ منہ ۲۵۹ منہ ۲۶۰ منہ ۲۶۱ منہ ۲۶۲ منہ ۲۶۳ منہ ۲۶۴ منہ ۲۶۵ منہ ۲۶۶ منہ ۲۶۷ منہ ۲۶۸ منہ ۲۶۹ منہ ۲۷۰ منہ ۲۷۱ منہ ۲۷۲ منہ ۲۷۳ منہ ۲۷۴ منہ ۲۷۵ منہ ۲۷۶ منہ ۲۷۷ منہ ۲۷۸ منہ ۲۷۹ منہ ۲۸۰ منہ ۲۸۱ منہ ۲۸۲ منہ ۲۸۳ منہ ۲۸۴ منہ ۲۸۵ منہ ۲۸۶ منہ ۲۸۷ منہ ۲۸۸ منہ ۲۸۹ منہ ۲۹۰ منہ ۲۹۱ منہ ۲۹۲ منہ ۲۹۳ منہ ۲۹۴ منہ ۲۹۵ منہ ۲۹۶ منہ ۲۹۷ منہ ۲۹۸ منہ ۲۹۹ منہ ۳۰۰ منہ ۳۰۱ منہ ۳۰۲ منہ ۳۰۳ منہ ۳۰۴ منہ ۳۰۵ منہ ۳۰۶ منہ ۳۰۷ منہ ۳۰۸ منہ ۳۰۹ منہ ۳۱۰ منہ ۳۱۱ منہ ۳۱۲ منہ ۳۱۳ منہ ۳۱۴ منہ ۳۱۵ منہ ۳۱۶ منہ ۳۱۷ منہ ۳۱۸ منہ ۳۱۹ منہ ۳۲۰ منہ ۳۲۱ منہ ۳۲۲ منہ ۳۲۳ منہ ۳۲۴ منہ ۳۲۵ منہ ۳۲۶ منہ ۳۲۷ منہ ۳۲۸ منہ ۳۲۹ منہ ۳۳۰ منہ ۳۳۱ منہ ۳۳۲ منہ ۳۳۳ منہ ۳۳۴ منہ ۳۳۵ منہ ۳۳۶ منہ ۳۳۷ منہ ۳۳۸ منہ ۳۳۹ منہ ۳۴۰ منہ ۳۴۱ منہ ۳۴۲ منہ ۳۴۳ منہ ۳۴۴ منہ ۳۴۵ منہ ۳۴۶ منہ ۳۴۷ منہ ۳۴۸ منہ ۳۴۹ منہ ۳۵۰ منہ ۳۵۱ منہ ۳۵۲ منہ ۳۵۳ منہ ۳۵۴ منہ ۳۵۵ منہ ۳۵۶ منہ ۳۵۷ منہ ۳۵۸ منہ ۳۵۹ منہ ۳۶۰ منہ ۳۶۱ منہ ۳۶۲ منہ ۳۶۳ منہ ۳۶۴ منہ ۳۶۵ منہ ۳۶۶ منہ ۳۶۷ منہ ۳۶۸ منہ ۳۶۹ منہ ۳۷۰ منہ ۳۷۱ منہ ۳۷۲ منہ ۳۷۳ منہ ۳۷۴ منہ ۳۷۵ منہ ۳۷۶ منہ ۳۷۷ منہ ۳۷۸ منہ ۳۷۹ منہ ۳۸۰ منہ ۳۸۱ منہ ۳۸۲ منہ ۳۸۳ منہ ۳۸۴ منہ ۳۸۵ منہ ۳۸۶ منہ ۳۸۷ منہ ۳۸۸ منہ ۳۸۹ منہ ۳۹۰ منہ ۳۹۱ منہ ۳۹۲ منہ ۳۹۳ منہ ۳۹۴ منہ ۳۹۵ منہ ۳۹۶ منہ ۳۹۷ منہ ۳۹۸ منہ ۳۹۹ منہ ۴۰۰ منہ ۴۰۱ منہ ۴۰۲ منہ ۴۰۳ منہ ۴۰۴ منہ ۴۰۵ منہ ۴۰۶ منہ ۴۰۷ منہ ۴۰۸ منہ ۴۰۹ منہ ۴۱۰ منہ ۴۱۱ منہ ۴۱۲ منہ ۴۱۳ منہ ۴۱۴ منہ ۴۱۵ منہ ۴۱۶ منہ ۴۱۷ منہ ۴۱۸ منہ ۴۱۹ منہ ۴۲۰ منہ ۴۲۱ منہ ۴۲۲ منہ ۴۲۳ منہ ۴۲۴ منہ ۴۲۵ منہ ۴۲۶ منہ ۴۲۷ منہ ۴۲۸ منہ ۴۲۹ منہ ۴۳۰ منہ ۴۳۱ منہ ۴۳۲ منہ ۴۳۳ منہ ۴۳۴ منہ ۴۳۵ منہ ۴۳۶ منہ ۴۳۷ منہ ۴۳۸ منہ ۴۳۹ منہ ۴۴۰ منہ ۴۴۱ منہ ۴۴۲ منہ ۴۴۳ منہ ۴۴۴ منہ ۴۴۵ منہ ۴۴۶ منہ ۴۴۷ منہ ۴۴۸ منہ ۴۴۹ منہ ۴۵۰ منہ ۴۵۱ منہ ۴۵۲ منہ ۴۵۳ منہ ۴۵۴ منہ ۴۵۵ منہ ۴۵۶ منہ ۴۵۷ منہ ۴۵۸ منہ ۴۵۹ منہ ۴۶۰ منہ ۴۶۱ منہ ۴۶۲ منہ ۴۶۳ منہ ۴۶۴ منہ ۴۶۵ منہ ۴۶۶ منہ ۴۶۷ منہ ۴۶۸ منہ ۴۶۹ منہ ۴۷۰ منہ ۴۷۱ منہ ۴۷۲ منہ ۴۷۳ منہ ۴۷۴ منہ ۴۷۵ منہ ۴۷۶ منہ ۴۷۷ منہ ۴۷۸ منہ ۴۷۹ منہ ۴۸۰ منہ ۴۸۱ منہ ۴۸۲ منہ ۴۸۳ منہ ۴۸۴ منہ ۴۸۵ منہ ۴۸۶ منہ ۴۸۷ منہ ۴۸۸ منہ ۴۸۹ منہ ۴۹۰ منہ ۴۹۱ منہ ۴۹۲ منہ ۴۹۳ منہ ۴۹۴ منہ ۴۹۵ منہ ۴۹۶ منہ ۴۹۷ منہ ۴۹۸ منہ ۴۹۹ منہ ۵۰۰ منہ ۵۰۱ منہ ۵۰۲ منہ ۵۰۳ منہ ۵۰۴ منہ ۵۰۵ منہ ۵۰۶ منہ ۵۰۷ منہ ۵۰۸ منہ ۵۰۹ منہ ۵۱۰ منہ ۵۱۱ منہ ۵۱۲ منہ ۵۱۳ منہ ۵۱۴ منہ ۵۱۵ منہ ۵۱۶ منہ ۵۱۷ منہ ۵۱۸ منہ ۵۱۹ منہ ۵۲۰ منہ ۵۲۱ منہ ۵۲۲ منہ ۵۲۳ منہ ۵۲۴ منہ ۵۲۵ منہ ۵۲۶ منہ ۵۲۷ منہ ۵۲۸ منہ ۵۲۹ منہ ۵۳۰ منہ ۵۳۱ منہ ۵۳۲ منہ ۵۳۳ منہ ۵۳۴ منہ ۵۳۵ منہ ۵۳۶ منہ ۵۳۷ منہ ۵۳۸ منہ ۵۳۹ منہ ۵۴۰ منہ ۵۴۱ منہ ۵۴۲ منہ ۵۴۳ منہ ۵۴۴ منہ ۵۴۵ منہ ۵۴۶ منہ ۵۴۷ منہ ۵۴۸ منہ ۵۴۹ منہ ۵۵۰ منہ ۵۵۱ منہ ۵۵۲ منہ ۵۵۳ منہ ۵۵۴ منہ ۵۵۵ منہ ۵۵۶ منہ ۵۵۷ منہ ۵۵۸ منہ ۵۵۹ منہ ۵۶۰ منہ ۵۶۱ منہ ۵۶۲ منہ ۵۶۳ منہ ۵۶۴ منہ ۵۶۵ منہ ۵۶۶ منہ ۵۶۷ منہ ۵۶۸ منہ ۵۶۹ منہ ۵۷۰ منہ ۵۷۱ منہ ۵۷۲ منہ ۵۷۳ منہ ۵۷۴ منہ ۵۷۵ منہ ۵۷۶ منہ ۵۷۷ منہ ۵۷۸ منہ ۵۷۹ منہ ۵۸۰ منہ ۵۸۱ منہ ۵۸۲ منہ ۵۸۳ منہ ۵۸۴ منہ ۵۸۵ منہ ۵۸۶ منہ ۵۸۷ منہ ۵۸۸ منہ ۵۸۹ منہ ۵۹۰ منہ ۵۹۱ منہ ۵۹۲ منہ ۵۹۳ منہ ۵۹۴ منہ ۵۹۵ منہ ۵۹۶ منہ ۵۹۷ منہ ۵۹۸ منہ ۵۹۹ منہ ۶۰۰ منہ ۶۰۱ منہ ۶۰۲ منہ ۶۰۳ منہ ۶۰۴ منہ ۶۰۵ منہ ۶۰۶ منہ ۶۰۷ منہ ۶۰۸ منہ ۶۰۹ منہ ۶۱۰ منہ ۶۱۱ منہ ۶۱۲ منہ ۶۱۳ منہ ۶۱۴ منہ ۶۱۵ منہ ۶۱۶ منہ ۶۱۷ منہ ۶۱۸ منہ ۶۱۹ منہ ۶۲۰ منہ ۶۲۱ منہ ۶۲۲ منہ ۶۲۳ منہ ۶۲۴ منہ ۶۲۵ منہ ۶۲۶ منہ ۶۲۷ منہ ۶۲۸ منہ ۶۲۹ منہ ۶۳۰ منہ ۶۳۱ منہ ۶۳۲ منہ ۶۳۳ منہ ۶۳۴ منہ ۶۳۵ منہ ۶۳۶ منہ ۶۳۷ منہ ۶۳۸ منہ ۶۳۹ منہ ۶۴۰ منہ ۶۴۱ منہ ۶۴۲ منہ ۶۴۳ منہ ۶۴۴ منہ ۶۴۵ منہ ۶۴۶ منہ ۶۴۷ منہ ۶۴۸ منہ ۶۴۹ منہ ۶۵۰ منہ ۶۵۱ منہ ۶۵۲ منہ ۶۵۳ منہ ۶۵۴ منہ ۶۵۵ منہ ۶۵۶ منہ ۶۵۷ منہ ۶۵۸ منہ ۶۵۹ منہ ۶۶۰ منہ ۶۶۱ منہ ۶۶۲ منہ ۶۶۳ منہ ۶۶۴ منہ ۶۶۵ منہ ۶۶۶ منہ ۶۶۷ منہ ۶۶۸ منہ ۶۶۹ منہ ۶۷۰ منہ ۶۷۱ منہ ۶۷۲ منہ ۶۷۳ منہ ۶۷۴ منہ ۶۷۵ منہ ۶۷۶ منہ ۶۷۷ منہ ۶۷۸ منہ ۶۷۹ منہ ۶۸۰ منہ ۶۸۱ منہ ۶۸۲ منہ ۶۸۳ منہ ۶۸۴ منہ ۶۸۵ منہ ۶۸۶ منہ ۶۸۷ منہ ۶۸۸ منہ ۶۸۹ منہ ۶۹۰ منہ ۶۹۱ منہ ۶۹۲ منہ ۶۹۳ منہ ۶۹۴ منہ ۶۹۵ منہ ۶۹۶ منہ ۶۹۷ منہ ۶۹۸ منہ ۶۹۹ منہ ۷۰۰ منہ ۷۰۱ منہ ۷۰۲ منہ ۷۰۳ منہ ۷۰۴ منہ ۷۰۵ منہ ۷۰۶ منہ ۷۰۷ منہ ۷۰۸ منہ ۷۰۹ منہ ۷۱۰ منہ ۷۱۱ منہ ۷۱۲ منہ ۷۱۳ منہ ۷۱۴ منہ ۷۱۵ منہ ۷۱۶ منہ ۷۱۷ منہ ۷۱۸ منہ ۷۱۹ منہ ۷۲۰ منہ ۷۲۱ منہ ۷۲۲ منہ ۷۲۳ منہ ۷۲۴ منہ ۷۲۵ منہ ۷۲۶ منہ ۷۲۷ منہ ۷۲۸ منہ ۷۲۹ منہ ۷۳۰ منہ ۷۳۱ منہ ۷۳۲ منہ ۷۳۳ منہ ۷۳۴ منہ ۷۳۵ منہ ۷۳۶ منہ ۷۳۷ منہ ۷۳۸ منہ ۷۳۹ منہ ۷۴۰ منہ ۷۴۱ منہ ۷۴۲ منہ ۷۴۳ منہ ۷۴۴ منہ ۷۴۵ منہ ۷۴۶ منہ ۷۴۷ منہ ۷۴۸ منہ ۷۴۹ منہ ۷۵۰ منہ ۷۵۱ منہ ۷۵۲ منہ ۷۵۳ منہ ۷۵۴ منہ ۷۵۵ منہ ۷۵۶ منہ ۷۵۷ منہ ۷۵۸ منہ ۷۵۹ منہ ۷۶۰ منہ ۷۶۱ منہ ۷۶۲ منہ ۷۶۳ منہ ۷۶۴ منہ ۷۶۵ منہ ۷۶۶ منہ ۷۶۷ منہ ۷۶۸ منہ ۷۶۹ منہ ۷۷۰ منہ ۷۷۱ منہ ۷۷۲ منہ ۷۷۳ منہ ۷۷۴ منہ ۷۷۵ منہ ۷۷۶ منہ ۷۷۷ منہ ۷۷۸ منہ ۷۷۹ منہ ۷۸۰ منہ ۷۸۱ منہ ۷۸۲ منہ ۷۸۳ منہ ۷۸۴ منہ ۷۸۵ منہ ۷۸۶ منہ ۷۸۷ منہ ۷۸۸ منہ ۷۸۹ منہ ۷۹۰ منہ ۷۹۱ منہ ۷۹۲ منہ ۷۹۳ منہ ۷۹۴ منہ ۷۹۵ منہ ۷۹۶ منہ ۷۹۷ منہ ۷۹۸ منہ ۷۹۹ منہ ۸۰۰ منہ ۸۰۱ منہ ۸۰۲ منہ ۸۰۳ منہ ۸۰۴ منہ ۸۰۵ منہ ۸۰۶ منہ ۸۰۷ منہ ۸۰۸ منہ ۸۰۹ منہ ۸۱۰ منہ ۸۱۱ منہ ۸۱۲ منہ ۸۱۳ منہ ۸۱۴ منہ ۸۱۵ منہ ۸۱۶ منہ ۸۱۷ منہ ۸۱۸ منہ ۸۱۹ منہ ۸۲۰ منہ ۸۲۱ منہ ۸۲۲ منہ ۸۲۳ منہ ۸۲۴ منہ ۸۲۵ منہ ۸۲۶ منہ ۸۲۷ منہ ۸۲۸ منہ ۸۲۹ منہ ۸۳۰ منہ ۸۳۱ منہ ۸۳۲ منہ ۸۳۳ منہ ۸۳۴ منہ ۸۳۵ منہ ۸۳۶ منہ ۸۳۷ منہ ۸۳۸ منہ ۸۳۹ منہ ۸۴۰ منہ ۸۴۱ منہ ۸۴۲ منہ ۸۴۳ منہ ۸۴۴ منہ ۸۴۵ منہ ۸۴۶ منہ ۸۴۷ منہ ۸۴۸ منہ ۸۴۹ منہ ۸۵۰ منہ ۸۵۱ منہ ۸۵۲ منہ ۸۵۳ منہ ۸۵۴ منہ ۸۵۵ منہ ۸۵۶ منہ ۸۵۷ منہ ۸۵۸ منہ ۸۵۹ منہ ۸۶۰ منہ ۸۶۱ منہ ۸۶۲ منہ ۸۶۳ منہ ۸۶۴ منہ ۸۶۵ منہ ۸۶۶ منہ ۸۶۷ منہ ۸۶۸ منہ ۸۶۹ منہ ۸۷۰ منہ ۸۷۱ منہ ۸۷۲ منہ ۸۷۳ منہ ۸۷۴ منہ ۸۷۵ منہ ۸۷۶ منہ ۸۷۷ منہ ۸۷۸ منہ ۸۷۹ منہ ۸۸۰ منہ ۸۸۱ منہ ۸۸۲ منہ ۸۸۳ منہ ۸۸۴ منہ ۸۸۵ منہ ۸۸۶ منہ ۸۸۷ منہ ۸۸۸ منہ ۸۸۹ منہ ۸۹۰ منہ ۸۹۱ منہ ۸۹۲ منہ ۸۹۳ منہ ۸۹۴ منہ ۸۹۵ منہ ۸۹۶ منہ ۸۹۷ منہ ۸۹۸ منہ ۸۹۹ منہ ۹۰۰ منہ ۹۰۱ منہ ۹۰۲ منہ ۹۰۳ منہ ۹۰۴ منہ ۹۰۵ منہ ۹۰۶ منہ ۹۰۷ منہ ۹۰۸ منہ ۹۰۹ منہ ۹۱۰ منہ ۹۱۱ منہ ۹۱۲ منہ ۹۱۳ منہ ۹۱۴ منہ ۹۱۵ منہ ۹۱۶ منہ ۹۱۷ منہ ۹۱۸ منہ ۹۱۹ منہ ۹۲۰ منہ ۹۲۱ منہ ۹۲۲ منہ ۹۲۳ منہ ۹۲۴ منہ ۹۲۵ منہ ۹۲۶ منہ ۹۲۷ منہ ۹۲۸ منہ ۹۲۹ منہ ۹۳۰ منہ ۹۳۱ منہ ۹۳۲ منہ ۹۳۳ منہ ۹۳۴ منہ ۹۳۵ منہ ۹۳۶ منہ ۹۳۷ منہ ۹۳۸ منہ ۹۳۹ منہ ۹۴۰ منہ ۹۴۱ منہ ۹۴۲ منہ ۹۴۳ منہ ۹۴۴ منہ ۹۴۵ منہ ۹۴۶ منہ ۹۴۷ منہ ۹۴۸ منہ ۹۴۹ منہ ۹۵۰ منہ ۹۵۱ منہ ۹۵۲ منہ ۹۵۳ منہ ۹۵۴ منہ ۹۵۵ منہ ۹۵۶ منہ ۹۵۷ منہ ۹۵۸ منہ ۹۵۹ منہ ۹۶۰ منہ ۹۶۱ منہ ۹۶۲ منہ ۹۶۳ منہ ۹۶۴ منہ ۹۶۵ منہ ۹۶۶ منہ ۹۶۷ منہ ۹۶۸ منہ ۹۶۹ منہ ۹۷۰ منہ ۹۷۱ منہ ۹۷۲ منہ ۹۷۳ منہ ۹۷۴ منہ ۹۷۵ منہ ۹۷۶ منہ ۹۷۷ منہ ۹۷۸ منہ ۹۷۹ منہ ۹۸۰ منہ ۹۸۱ منہ ۹۸۲ منہ ۹۸۳ منہ ۹۸۴ منہ ۹۸۵ منہ ۹۸۶ منہ ۹۸۷ منہ ۹۸۸ منہ ۹۸۹ منہ ۹۹۰ منہ ۹۹۱ منہ ۹۹۲ منہ ۹۹۳ منہ ۹۹۴ منہ ۹۹۵ منہ ۹۹۶ منہ ۹۹۷ منہ ۹۹۸ منہ ۹۹۹ منہ ۱۰۰۰ منہ ۱۰۰۱ منہ ۱۰۰۲ منہ ۱۰۰۳ منہ ۱۰۰۴ منہ ۱۰۰۵ منہ ۱۰۰۶ منہ ۱۰۰۷ منہ ۱۰۰۸ منہ ۱۰۰۹ منہ ۱۰۱۰ منہ ۱۰۱۱ منہ ۱۰۱۲ منہ ۱۰۱۳ منہ ۱۰۱۴ منہ ۱۰۱۵ منہ ۱۰۱۶ منہ ۱۰۱۷ منہ ۱۰۱۸ منہ ۱۰۱۹ منہ ۱۰۲۰ منہ ۱۰۲۱ منہ ۱۰۲۲ منہ ۱۰۲۳ منہ ۱۰۲۴ منہ ۱۰۲۵ منہ ۱۰۲۶ منہ ۱۰۲۷ منہ ۱۰۲۸ منہ ۱۰۲۹ منہ ۱۰۳۰ منہ ۱۰۳۱ منہ ۱۰۳۲ منہ ۱۰۳۳ منہ ۱۰۳۴ منہ ۱۰۳۵ منہ ۱۰۳۶ منہ ۱۰۳۷ منہ ۱۰۳۸ منہ ۱۰۳۹ منہ ۱۰۴۰ منہ ۱۰۴۱ منہ ۱۰۴۲ منہ ۱۰۴۳ منہ ۱۰۴۴ منہ ۱۰۴۵ منہ ۱۰۴۶ منہ ۱۰۴۷ منہ ۱۰۴۸ منہ ۱۰۴۹ من



## بَابُ الْكَلْبَةِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي

۱۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ يَمِينٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَالَ أَنَّهُ قَالَ مَكْتُوبٌ بَنُو عَنِيَّةٍ كَارُوا قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَا مَوْسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يَلْبِي.

## بَابُ كَيْفَ تَهْلُ الْحَائِضُ وَ

النِّسَاءُ أَهْلٌ تَكْفُرُ بِهِ وَأَسْتَهْلِكُنَّ وَأَهْلُنَا الْهَلَاكُ كُلُّهُ مِنَ الظُّهْرِ وَاسْتَهْلُ الْمَطْرُوحَ مِنَ السَّحَابِ مَا أَهْلٌ لِعَبْدِ اللَّهِ بِهِ وَهُوَ مِنْ اسْتَهْلُ الصَّبِيِّ.

## بَابُ ۹۹۱ وادی میں نزول کے وقت لبیک کہنا

۱۶۱ حدیث از محمد بن یحییٰ (ابن عدی از ابن عون) مجاہد روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ لوگوں نے سوال کا ذکر کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کی دونوں آنکھوں کے نیچے لفظ کافر لکھا ہوگا۔ ابن عباس فرماتے کہ میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا، البتہ آپ نے فرمایا گویا میں موسیٰ کو دیکھتا ہوں جب وہ نالے میں اترے، تو لبیک کہہ رہے ہیں۔

## بَابُ ۹۹۲ مائضہ عورت اور نفاس والی عورت کیسے احرام

باندھے، عرب لوگ کہتے ہیں اَہْلٌ یعنی منہ سے بات نکال۔ اسْتَهْلِكُنَّ اور أَهْلُنَا الْهَلَاكُ۔ سب کے معنی ظاہر ہونے کے ہیں اور اسْتَهْلُ الْمَطْرُوحَ معنی ہیں پانی ابر میں سے نکالنا۔ اور آیت میں یہ جملہ ہے وَمَا أَهْلٌ لِعَبْدِ اللَّهِ بِهِ یعنی جن جانوروں پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جائے اور یہ بچے کے اسْتَهْلُ سے

نکالے یعنی پیالہ کے وقت بچے کا آواز کرنا (یعنی رونا آواز کے ساتھ)

## ۱۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ

أَخْبَرَنَا مَا لِكُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الرُّمَيْثِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَكُنَا بِعُسْرَةٍ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيَهْلُ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُسْرَةِ ثُمَّ رَدَّ يَهْلُ حَتَّى يَهْلَ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدْ هَمْتُ

۱۶۳ حدیث (از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں مدینے سے مکہ کو روانہ ہوئے۔ ہم نے عمرے کا احرام باندھا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن لوگوں کے پاس قربانی ہے وہ توج کے ساتھ عمرے کا بھی احرام باندھیں۔ وہ اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتے جب تک دونوں سے فراغت نہ پالیں۔ جب میں مکہ مکرمہ پہنچی تو مائضہ ہو گئی۔ میں نے نہ بیت اللہ

سہ اس طرح جب چڑھائی پر چڑھے، دست بھر لبیک کہتے رہنا مستحب ہے لیکن اترتے چڑھتے اور زیادہ اس کے کہنے کی تاکید ہے ۱۲ منہ ۱۵ میں سے ترجمہ باب خلا بہت ہے کہ یہ راوی کی غلطی ہے کہ وہ حضرت موسیٰؑ کو ذکر کرتے البتہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں اور موسیٰؑ اس کے دوسری حدیث میں ہے کہ مریم کے بیٹے فی الجہد حرام ہیں باندھیں گے میں کہتا ہوں ایک روایت میں حضرت ابراہیمؑ کا بھی ذکر ہے اور گو حضرت موسیٰؑ اور حضرت ابراہیمؑ گذر گئے ہیں مگر ان کی مثالی صوفیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی جاتا ہے جیسے شبہ حرام میں دکھائی گئی تھیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ خواب میں آپ نے دیکھا ہو حافظ نے کہا میرے نزدیک یہی معتد ہے ۱۲ منہ ۱۵ ام بخاری کی فرسوں اس لغوی تحقیقات سے یہ ہے کہ الحلال کے اصل معنی ظاہر ہونے کے ہیں اور چونکہ یہ لفظ اولاً وابتداء کرنے میں بھی آیا کرتا تھا رہتا ہے لہذا الحلال اس معنی میں بھی مستعمل ہوا اور کچھ کے اب میں الحلال کا شرعی معنی پکار کر لبیک کہنا ہے ۱۲ منہ



أَهْلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاهِدٌ  
وَأَمْنُكَ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ -

۱۶۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَدِيُّ  
الْمُهَذَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سَلِيمُ بْنُ سَيَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْبَغِيَّ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى عَلِيٍّ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بَيْتُ أَهْلِكَ  
قَالَ بَيْتُ أَهْلٍ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
لَوْلَا أَنِّي مَعِيَ الْهَدْيُ لَأَخْلَلْتُ -

۱۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ  
شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَلَغَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِي بِالْيَمَنِ فَبُيِّعْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ  
بَيْتُ أَهْلِكَ فَقُلْتُ أَهْلُكَ كَاهِلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَأَمَرَنِي  
أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالْقِفَا وَالزُّوَرِ  
ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَخْلَلْتُ فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَتَسَطَّعَتِي  
أَوْغَسَلَتْ رَأْسِي فَقَدِمَ عُمَرُ فَقَالَ إِنْ تَأْخُذُ بِكِتَابِ  
اللَّهِ فَأَقِ يَا مُرْتَابًا لَكُمْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاتَّخِذُوا الْحَجَّ  
وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ وَإِنْ تَأْخُذُوا لِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى تَحْمُوا الْهَدْيَ -

جب تک قربانی نہیں کی -

باب ۱۱۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَلْحَجُّ أَشْهُرٌ  
مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ

نے باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا تو قربانی کرو۔ اور احرام کو اپنی جگہ  
باقی رکھو۔

۱۶۵ (از حسن بن علی خلدی از عبد الصمد از سلیم بن حیان  
از مروان صفر) حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب  
(علیہ السلام) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ نے ان سے  
پوچھا۔ تم نے احرام کونسا باندھا ہے؟ انہوں نے کہا وہی جو آپ نے  
باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں کس ساتھ تو قربانی ہے ورنہ میں احرام  
کھول دیتا۔

۱۶۶ (از محمد بن یوسف از سفیان از قیس بن مسلم از طارق بن شہاب  
ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن میں میری  
قوم کی طرف بھیجا۔ میں لوٹ کر آیا، تو آپ بطحا میں تھے۔ آپ نے فرمایا۔  
کس نیت کا احرام باندھا ہے؟ میں نے کہا کہ جس طرح کا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تیرے ساتھ قربانی کا  
جانوس ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ اس پر آپ نے مجھے یہ حکم دیا کہ بیت اللہ  
اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا  
پھر میں نے اپنی قوم کی ایک عورت (محرم رشتہ دار) کے پاس آیا۔ اس نے میرے  
بالوں میں گنگھی کی۔ یا میرا سر دھوا۔ جب فاروق اعظمؓ کا زمانہ خلافت آیا۔  
تو انہوں نے کہا اگر ہم کتاب اللہ پر عمل کریں تو وہ ہمیں یہ حکم دیتی ہے کہ حج  
اور عمرہ پورا کرو۔ آیت واتموا الحج والعمرة للہ۔ اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی سنت کو لیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا  
جب تک قربانی نہیں کی۔

باب ۱۲۰ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: أَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ  
فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ

وَلَا مُسَوًّى وَلَا جَدَّالَ فِي الْحَجِّ

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهْلِ قُلْ هِيَ مَوَاقِبُهُ

لِلنَّاسِ الْحَجِّ وَقَالَ ابْنُ عُثْمَانَ اللَّهُمَّ

سُؤَالَ كَوْنِ السُّعْدَةِ وَعَشْرُ مَرَّةٍ

ذِي الْحِجَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ السُّنَّةِ

أَنْ لَا يَجُوزَ بِالْحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ

وَكِرَّةَ عُثْمَانَ أَنْ يَجُوزَ مَخْرَاسَانَ الْأَوَّلَى

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهْلِ قُلْ هِيَ مَوَاقِبُ النَّاسِ وَالْحَجِّ

(ج کے معلوم جیسے ہیں۔ پس جو کوئی ان میں حج لازم کرے

تو حج میں نہ مرد و زن کے تعلقات کے متعلق بات ہو اور

نہ کالی گلوچ اور نہ جھگڑا (البقرہ: ۱۹۶) (جس سے ہلالوں کے

منغلق پوچھتے ہیں کہہ دو لوگوں کے فائدے اور حج کیلئے

مقرر وقت ہیں (البقرہ: ۱۸۹) ابن عمرؓ نے کہا کہ حج کے مہینے

یہ ہیں: شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے صرف دس دن۔ ابن

عباسؓ کہتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ حج کا احرام حج کے مہینوں میں باز رکھئے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا کہ یہ مکروہ ہے

کہ کوئی شخص خراسان یا کرمان سے احرام باندھ کر چلے۔ (بلکہ میقات یا میقات کے قریب سے احرام باندھنا سنت

ہے اور بہتر ہے)

۱۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو بَكْرِ الْخَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ مَحْمُودٍ قَالَ سَمِعْتُ

الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَحْنُ جُنَا مَعَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَلِيَاكِي

الْحَجِّ وَمَحْرَمِ الْحَجِّ فَلَمْ نَلْبَسْ رِفْقًا قَالَتْ: نَحْنُ رِجَالٌ إِلَى أَصْحَابِ

فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَكُمْ مَعَهُ هَذِي فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُنَّ بَعْدَهَا

عُمَرُو فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا قَالَتْ

فَأُرْخِضَ بِهَا وَالتَّارِيفُ لَهَا مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَتْ فَأَمَّا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مَرَّ أَصْحَابُ

فَكَانُوا أَهْلَ قُوَّةٍ وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَهْدُوا

عَلَى الْعُمَرُو قَالَتْ: قَدْ خَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حدیث ۱۶۶ (از محمد بن بشار از ابوبکر خنی از افلیح بن حمید از قاسم بن محمد حضرت

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) حج

کے مہینوں حج کی راتوں اور حج کے موسم میں نکلے اور مقام سرف مکہ میں جا کر اٹھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے مخاطب ہوئے کہ جس کے پاس قربانی کا جانور

نہیں ہے، میں چاہتا ہوں کہ وہ حج کو عمرہ کر ڈالے البتہ جس کے ساتھ قربانی کا

جانور ہو، وہ ایسا نہ کیے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں بعض صحابہؓ نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خواہش کے مطابق عمل کیا بعض نے نہیں۔ (کیونکہ یہ صرف

حضورؐ نے اختیار فرمایا تھا، اگر حکم ہوتا، تو پھر کس کی مجال تھی کہ اس کے مطابق نہ کر لیں

راگے فرماتی ہیں، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور چند صحابہ کرام جو صاحبِ قہر

تھے اپنے ساتھ قربانی لائے تھے وہ عمرہ نہیں کر سکتے تھے (یعنی احرام نہیں کھول سکتے تھے)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔

۱۷۔ اس کو بن جریر طبری اور قاضی نے وصل کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ حج کا احرام پہلے سے پہلے غزوہ شوال سے باندھ سکتے ہیں لیکن اس کے پہلے درست نہیں امام ابو حنیفہ۔

اور امام احمد کے نزدیک یوم النحر ہی ان میں داخل ہے اور شافعی نے کہا داخل نہیں ۱۲ منہ ۱۷ اس کو بن جریر نے اور دارقطنی اور حاکم نے وصل کیا ۱۸ منہ ۱۷ بلکہ

میقات یا میقات کے قریب سے احرام باندھنا سنت اور بہتر ہے گو میقات سے پہلے بھی باندھ لینا درست ہے اس کو سید بن منصور نے وصل کیا اور احمد بن یار

۱۸ منہ ۱۷ میں نکالا کہ جب عبداللہ بن عامر نے خراسان فتح کیا تو اس کے لشکر میں انہوں نے سنت مانی کہ میں یہیں سے احرام باندھ کر نکلوں گا۔ حضرت

عثمانؓ کے پاس آئے تو انہوں نے ان کو خلافت کی کہتے ہیں اسی سال حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے رضی اللہ عنہ وارضاه ۱۲ منہ ۱۷ صرف ایک مقام

کا نام ہے۔ مگر سے قریب دس میل ہے۔ اس کو قاطعہ وادی کہتے ہیں ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ وَكَانَ أَجْبَىٰ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ يَا هُنْتُكَا  
قُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَكَ يَا صَاحِبَكَ فَمَنْعَتُ الْعُمْرَةَ  
قَالَ وَمَا شَأْنُكَ قُلْتُ لَا أَصِلُّكَ قَالَ فَلَا يُفْزَلُ  
إِنَّمَا أَنْتِ امْرَأَةٌ زَيْنٌ بَنَاتِ إِدْمَكَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكَ  
مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَ فَكُونِي فِي حُجَّاجٍ فَتَسْمِيَ اللَّهُ أَنْ  
يَرْزُقَكُنَّ قَالَتُ فَخَرَجْنَا فِي حُجَّتِهِ حَتَّى قَدِمْنَا مَدِيْنَةً  
فَطَلَبْتُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ مَدِيْنَةٍ قَافِلَتُ بِالْبَيْتِ كُنْتُ  
فَمَخْرَجْتُ مَعَهُ فِي النَّفَرِ الْأَخِيرِ حَتَّى نَزَلَ الْمُحَصَّبُ وَ  
نَزَلْنَا مَعَهُ قَدْ عَايَدَ الرَّحْمَنُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ خَرُجْ  
بِاخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلَيْتَ لَمْ يَمُرْهُ لَمْ أَفَرَأَ لَمْ أَتَسَيَّ  
هَاهُنَا قَائِلِي أَنْظِرْ لَكُمْ حَتَّى تَأْتِيَانِي قَالَتُ فَخَرَجْنَا  
حَتَّى إِذَا فَرَعْتُ وَفَرَعُ مِنَ الطَّوْفِ لَمْ جَعَلْتُهُ بِسَمْعٍ  
فَقَالَ هَلْ فَرَعْتُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَاذَنْ بِالرَّحِيلِ فِي  
أَصْحَابِهِ قَاذَنْ لَمْ يَخْلُ النَّاسُ فَمَرُّوا مَتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يُضَيِّرُ مِنْ ضَارٍ يُضَيِّرُ ضَارٍ أَوْ يَقَالُ ضَارٍ  
يُضَوِّرُ مَوْرًا أَوْ ضَرَّ يُضَرُّ مَوْرًا

میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ روتی کیوں ہو؟ بھولی عورت! میں نے  
عرض کیا۔ میں نے وہ بات سن لی ہے جو آپ نے صحابہ کرام سے فرمائی ہے۔  
(یعنی عمرہ کر کے احرام کھول ڈالو لیکن مجھ سے تو عمرہ نہ ہو سکے گا۔ آپ نے  
پوچھا کیا سبب؟ میں نے عرض کیا۔ میں نماز نہیں پڑھتی (کنایہ ہے  
حیض سے یعنی حائضہ ہیں) آپ نے فرمایا کوئی ڈرنہیں تو بھی آدم کی ایک  
بیٹی ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کی سرشت میں لکھا ہے۔ وہ تیری سرشت  
میں ہے۔ توج میں شامل رہ۔ امید ہے انشاء اللہ اللہ عمرہ بھی تجھے نصیب  
کرے گا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر ہم حج کے لئے نکل پڑے۔ حتیٰ کہ ہم  
مدینہ میں آئے۔ تو اس وقت میں ٹھہر کی حالت میں ہو گئی لہذا میں مدینہ سے  
بیت اللہ گئی جہاں میں نے طواف الن زیارۃ کیا۔ پھر آخری کوچ میں میرا بھتر  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکل (جو مدینہ سے تیرہ حصوں ذوالحجہ کو ہوتا ہے)  
آپ محمدؐ میں اترے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ اترے۔ اس وقت آپ نے  
عبدالرحمن بن ابی بکرؓ (میرے بھائی) کو بلایا اور فرمایا۔ اپنی ہمیشہ کو لئے کر حرم  
کی حد سے باہر جا۔ وہ وہاں سے عمرے کا احرام باندھے۔ پھر دونوں عمرے سے  
فارغ ہو کر یہاں آجائو میں تمہارا منتظر ہوں گا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ  
ہم (محمدؐ سے نکلے۔ جب ہم دونوں (بہن بھائی) طواف سے فارغ ہوئے  
تو عمرہ کے وقت آپ کے پاس حاضر ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کیا آپ فارغ ہو گئے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے اپنے اصحاب میں کوچ  
کی مدد کی۔ لوگوں نے کوچ کرنا شروع کر دیا آپ نے بھی مدینہ کی طرف رخ کیا۔

امام بخاری کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت عائشہؓ کو فرمایا تھا اَدِیْعُکُیْ (کوئی ڈرنہیں) تین طرح استعمال  
ہوتا ہے۔ اِجْوَفَ یَا صَادِیْقُیْ صَدِیْقًا۔ یا صَادِیْقُیْ مَوْرًا۔ یا اِجْوَفَ دَاوِی۔ صَدِیْقُیْ۔ قَاذَنْ۔ سے مطلب ایک ہی ہے

باب ۱۵۵ تمتع، قرآن اور حج مفرد کا بیان

باب ۱۵۵ التمتع والقرآن

۱۔ یعنی آپ کا عمرہ کر کے احرام کھول ڈالو ۱۲ منہ ۱۵ کنایہ ہے حیض سے مہینہ حائضہ ہوں ۱۲ منہ ۱۵ آخری کو یہ مدینہ سے تیرہ حصوں ذوالحجہ کو ہوتا ہے۔ بعض لوگ  
یہ حصوں ہی کو چلے جاتے ہیں یہ پہلا کوچ کہتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی مہنا عاف سے اور مدینہ دونوں کے ایک ہیں یعنی حجے کو نقصان نہیں ۱۲ منہ ۱۵ حج کی تین  
قسمیں ہیں۔ ایک تمتع وہ ہے کہ سیقات سے عمرے کا احرام باندھ دوں اور طواف و سعی کر کے احرام کھول ڈالے۔ پھر تیسری تاریخ حرم سے حج کا احرام  
باندھے۔ دوسرے قرآن۔ وہ یہ ہے کہ سیقات سے حج و عمرے دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے یا پہلے صرف عمرے کا احرام باندھے پھر کوچ کو جب اس میں شریک کر لے اس وقت  
میں عمرے کے افعال حج میں شریک ہو جاتے ہیں اور عمرے کے افعال علیحدہ نہیں کرتا پڑتے۔ تیسری قسم مفرد یعنی سیقات سے عمرے حج ہی کا احرام باندھے ۱۲ منہ

وَالَّذِي قَرَأَ بِالنَّحْيِ وَتَسْبِيحِ الْحَجَّ لِمَنْ

لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدًى

۱۶۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

عَنْ مَنصُورٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرِمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَوَدَّى

إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا نَطَوُّنَا بِالنَّبِيِّ فَأَمَرَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقٍ الْهَدْيِ أَنْ

يَجْعَلَ حَجْلٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقٍ الْهَدْيِ وَيَسْأَلُكَ لَمْ

يُسْقَنْ فَأَخْلَنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَضَرْتُ فَلَمْ أَطْعَمْهُ

فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْخُصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُرْجِعُ

النَّاسَ بَعِيرَهُ وَحُجَّتَهُ وَأَرْجِعُ أَفَاجِيحَهُ قَالَ وَمَا طَفْتُ

لِيَالِي قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَوْ قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكَ

إِلَى التَّغْدِيمِ فَأَهْلِي بِعَمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكَ وَكَذَا وَكَذَا

وَقَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أَرَانِي إِلَّا حَاسَبْتُكُمْ فَقَالَ عَقْرَى

حَلَقِي أَوْ مَا طَفْتُ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا

بِأَسْ أَنْفِرِي نَأَلَتْ عَائِشَةُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِّنْ مَّكَّةَ وَأَنَا مُنْهِيظَةٌ عَلَيْهِمَا

أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهِيظٌ مِّنْهَا -

(ادبی کوشک ہے)

۱۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

اگر قربانی کا جانور نہ ہو تو حج کو فسخ کر کے عمرہ

بنادینا

۱۴۶۷

حدیث (از عثمان از جریر از منصور از ابن ابراہیم از اسود) عائشہ رضی

فرماتی ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ہماری نیت

صرف حج کی تھی۔ جب مکہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا۔ (یعنی اور لوگوں نے)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جو قربانی ساتھ نہیں لائے تھے،

احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا۔ انہوں نے کھول ڈالا۔ اہمات المؤمنینؓ نے بھی

احرام کھول ڈالا۔ وہ بھی قربانی نہیں لائی تھیں۔ میں حاضر ہو گئی۔ اس لئے میں

نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا بلکہ جب محضبت کی رات آئی، تو میں نے

کہا یا رسول اللہ! باقی لوگ تو عمرہ و حج دونوں کی سعادت حاصل

کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کی سعادت حاصل کر سکوں گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب ہم مکہ میں پہنچے تو تو نے طواف

نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا تو اب اپنے بھائی کے

ساتھ تنعم تک جا۔ وہاں سے عمرے کا احرام باندھ لے (اور عجب کلمے بعد)

فلاں جگہ پر ہم تمہاری انتظار کریں گے حضرت صفیہؓ نے عرض کیا۔ میں

شاید آپ کو روکنے کا سبب بنوں گی۔ آپ نے فرمایا۔ سست نہ مندی!

کیا تو نے دسویں تاریخ طواف نہیں کیا تھا؟ وہ کہنے لگیں طواف تو کر چکی

ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر کیا دیر ہے؟ چلو کوچ کرو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی

ہیں پھر ہم آپ سے اس وقت ملے جب مکہ سے اوبر کی طرف چڑھ رہے اور میں مکہ پر تری تھی یا میں چڑھ رہی تھی اور آپ اتر رہے تھے

۱۴۶۸

حدیث (از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابوالاسود از محمد بن عبد

الرحمن بن نوفل از عروہ بن زبیر) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم

مکہ پہنچے، امام امیر بن حبیل اور بعضوں کے نزدیک جانے لگے اور امام مالک اور اشقی اور ابو حنیفہ اور ابو جہر علماء نے کہا ہے کہ یہ برف خاص تھا ان صحابہ سے جن کی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی تھی اور جبل لیتے ہیں بلال بن عاصم کی حدیث سے جس میں یہ ہے کہ یہ پہاڑ لے لئے خاص ہے ۱۴ منہ ۱۳ منہ آپ نے ان صحابہ کو جو قربانی

نہیں لائے تھے عمرہ کے طواف کھول ڈالنے کا حکم دیا تو اس سے متنبہ اندج کو فسخ کر کے عمرہ کرنے کا جواز معلوم ہوا اور حضرت عائشہؓ کو حج کی نیت کر لینے کا حکم دیا اس سے قرآن

کا جواز نکلا تو اس روایت میں اس کی صراحت نہیں ہے مگر جب انہوں نے حبش کی وجہ سے عمرہ دہرائیں کیا تھا اور حج کرنے لگیں تو یہ مطلب نکلا آیا اور یہی روایتوں میں

اس کی صراحت ہو چکی ہے ۱۲ منہ







النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِي أَقِمْ عِنْدِي  
وَأَجْعَلْ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ  
لَوْ فَقَالَ لِلرُّؤْيَا النَّبِيُّ رَأَيْتُ -

صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ پھر انہوں نے کہا تو میرے پاس رہ  
جا اور میں اپنے مال میں تیرا ایک حصہ لگا دوں گا۔ شعبہ کہتے ہیں کہ  
میں نے ابو جہرہ رضی سے پوچھا یہ انہوں نے کیوں فرمایا (یعنی ابن عباس رضی)

تو ابو جہرہ نے فرمایا۔ یہ میرے اس خواب دیکھنے کی وجہ سے (غش ہو کر فرمایا)

۱۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ  
قَالَ قَدِمْتُ مُتَسَبِّعًا مَكَّةَ بِعُمْرِ قَدْ خَلَعْنَا  
قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ لِي أَنَا مَكِّيٌّ  
أَهْلُ مَكَّةَ تَصْنِئُوا لِي حَجَّتِي وَفَكِّيَّتِي فَدَخَلْتُ  
عَلَى عَطَاءٍ أَسْتَفِيدُ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ  
اللَّهِ أَنَّهُ سَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
سَاقِ الْبُدْنَ مَعَهُ وَقَدْ أَهْلُوا أَيَّامَ الْحَجِّ مُفْرِدًا  
فَقَالَ لَهُمْ أَهْلُوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ بِطَوَائِفِ الْبَيْتِ  
وَبَيْنَ الصَّمَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا ثُمَّ أَقِمُوا أَهْلًا  
حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهْلُوا أَيَّامَ الْحَجِّ وَحَبَلُوا  
الَّذِي قَدِمْتُمْ بِهِمَا مُنْعَةً فَقَالُوا كَيْفَ كَجَعَلَهَا مُنْعَةً  
وَقَدْ سَمِعْنَا الْحَجَّ فَقَالَ أَفْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ فَلَوْلَا  
أَتَى سُقْمُ الْهَدْيِ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ وَ  
لَكِنْ لَا يَحِلُّ مَعِيَ حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ حِمْلَهُ  
فَفَعَلُوا وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَبُو شَهَابٍ لَأَنْسِيَ لَه  
مُسْنَدًا إِلَّا هَذَا -

حاجت لے کر ارزا ابو نعیم، ابو شہاب کہتے ہیں میں تمتع کی نیت سے عمرہ کا  
احرام باندھ کر مکہ میں آیا۔ ترویہ یعنی آٹھویں تاریخ سے تین دن پہلے۔ مکہ  
میں پہنچا، تو چند اہل مکہ مجھ سے کہنے لگے اب تیرا حج کی ہلکا جائیداد جو ان کے  
خیال میں کم ثواب والا ہوتا تھا کیونکہ اس کا احرام مکہ سے ہوتا ہے شفقت کم  
ہوتی ہے، یہ سن کر میں عطاء بن ابی رباح کے پاس گیا ان سے مسئلہ پوچھا۔  
انہوں نے فرمایا۔ مجھ سے جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ اس دن حج کیا جس دن قربانی کے جانور آپ کے ساتھ ہائے۔  
ان لوگوں نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا تو آپ نے فرمایا تم طواف اور  
صفا و مروہ کی سعی کر کے اپنا احرام کھل ڈالو اور بال کترادو۔ پھر اس طرح حج  
ٹھہرے رہو۔ جب یوم ترویہ آئے (آٹھویں ذوالحجہ) تو (مکہ ہی سے) حج کا احرام  
باندھ لو۔ اور اس طرح اپنے حج مفرد کی جس کی تم نے پہلے نیت کی تھی تمتع کر دو۔  
انہوں نے کہا ہم اسے تمتع کیسے کریں؟ ہم نے تو احرام باندھتے وقت حج کا نام  
لیا تھا۔ آپ نے فرمایا میں جیسے کہتا ہوں ویسا کرو۔ اگر میں قربانی نہ لایا ہوتا  
تو میں بھی ایسے ہی کرتا لیکن میں کیا کروں جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے  
کوئی چیز جو بحالت احرام حرام ہے میرے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ لوگوں نے  
وحسب الحکم ایسا ہی کیا۔

امام بخاری کہتے ہیں ابو شہاب راوی سے صرف یہی مرفوع حدیث مروی ہے۔ (گو یا حضرت جابر نے کیوں کے خیال کی ترویہ کی اور  
ابو شہاب کا شبہ دو کر دیا کہ تمتع میں ثواب کم ملتا ہے)

ابن عباس رضی اللہ عنہما ابو جہرہ کا یہ خواب بہت بھلا معلوم ہوا کیونکہ انہوں نے جو فتویٰ دیا تھا اس کی صحت اس سے نکلی کہ جب خواب کوئی شرعی حجت نہیں ہے مگر نیک لوگوں  
کے خواب جب شرعی اور نیک تائید میں ہوں تو ان کے صمیم ہونے کا ظن غالب ہوتا ہے ۱۱ منہ ۱۲ منہ کی وجہ سے یہ مراد ہے کہ مکہ والے جو مکہ سے حج کیا کرتے ہیں،  
ان کو چونکہ محنت اور مشقت کم ہوتی ہے لہذا ان کا بھی زیادہ نہیں ملتا۔ ان لوگوں کی یہ غرض ہوتی ہے جب تم نے تمتع کیا اور حج کا احرام باندھا ہے کہ تم نے حج کا ثواب  
آپنا نہ لے لیا تمنا حج مفرد میں ملتا جس کا احرام باہر سے باندھا ہوتا ۱۲ منہ ۱۳ منہ جابر رضی نے حدیث بیان کی کہ مکہ والوں کا وہ کیا اور ابو شہاب کا شبہ دو کر دیا کہ تمتع میں  
ثواب کم ملے گا۔ تمتع تو تمام قسموں افضل ہے اور اس میں افراد اور قرآن دونوں سے زیادہ ثواب ہے ۱۲ منہ

۱۷۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

حُجَّاجُ بْنُ هُثَيْلٍ الْأَعْمَرِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اخْتَلَفَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَهَبُ ابْنُ عُسْفَانَ فِي الشُّعْبَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تَرِيدُ إِلَيَّ أَنْ تَنْهَى عَنْ أَمْرِ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُثْمَانُ دَغْنِي عَنْكَ قَالَ فَلَمَّا دَاوَى ذَلِكَ عَلِيٌّ أَهْلَ بَيْتِهِ جَمِيعًا -

بَابُ مَنْ كَتَبَ بِالْحَجَجِ وَاسْمَاهُ

۱۷۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقَالَ حَدَّثَنَا حُكَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ حُجَّاجَ بْنَ هُثَيْلٍ حَدَّثَنَا حَبْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَّيْكَ يَا حَجَّجٌ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجْعَلُنَا عُمُرَةً -

بَابُ التَّسَمُّيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْلٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُطَرِّقٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَخَفْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ يَرَأِيهِ مَا شَاءَ -

۱۷۵ - حَدَّثَنَا (الزُّقَيْعِيُّ بْنُ سَعِيدٍ) زَمْرًا (عَمْرُو بْنُ مَرَّةَ) (سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ) کہتے ہیں حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ نے مقام عسفان (مکہ سے ۶۰ میل پہلے) میں تمتع کے بارے میں اختلاف کیا۔ حضرت علیؓ نے کہا آپ کیا چاہتے ہیں۔ آپ اس کام سے رکتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا یہ بحث جانے دو۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے جب یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا ہے

۹۹۶ باب لبیک میں حج کا نام لینا ہے

حدیث (از مسدد و از حماد بن زید از ایوب انہ مجاہد) جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اور حج کی لبیک کہہ رہے تھے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا (مکہ میں پہنچ کر) چنانچہ (ہم نے تعمیل حکم میں) حج کو عمرہ کر دیا۔

۹۹۷ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

۱۷۷ میں تمتع جاری ہونا۔

حدیث (از موسیٰ بن اسماعیل از ہمام از قتادہ از مطرف از عمران بن حصین) کہتے ہیں ہم نے عبد بنوی میں تمتع کیا اور خود قرآن میں یہ حکم نازل ہوا لیکن ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔ (حضرت عمرؓ یا عثمانؓ رض)

۱۔ عسفان ایک قلعہ ہے۔ ۶۰ میل پہلے زمانہ میں حجاز میں کی جو حد کو وہاں ہوتے ہیں دوسری منزل ہوتی ہے پہلی منزل فاطمہ و مرکہ عسفان میں تھوڑا سا علیؓ ہوتے ہیں کہ وہ علیؓ عمرہ توڑ کر کسی نے بہت کم کھائے ہونگے۔ اس اشک ریت کا ملک اور ایسے شہاد تھوڑا خدا کی قدرت صاف معلوم ہوتی ہے ۱۲ من ۱۷۵ آنحضرتؐ نے کو خود تمتع نہیں کیا تھا مگر دوسرے لوگوں کو حکم دیا تھا تو گویا یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ بحث کو تمتع میں تھی پھر حضرت علیؓ نے قرآن کا کیا مطلب جواب یہ ہے کہ قرآن اور تمتع دونوں کا ایک حکم ہے حضرت عثمانؓ دظلم کو نا پسند سمجھتے تھے عجیب بات ہے کہ حضرت علیؓ میں صاف یہ موجود ہے جس تمتع بالغیر والی کجی اور احادیث صحیحہ میں بھی ہے جو وہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ نے تمتع کا حکم یا پھر ان صاحبوں کا اس میں کرنا بھی نہیں تھا حضورؐ اور حضرت عثمانؓ اس تمتع سے منع کرتے تھے کہ حج کی نیت کو کہ حج کا فسخ کرنا اس کا حکم نہادینا مگر یہی امر حدیث سے ثابت ہے۔ بعضوں نے کہا ان حدیث بطور تفسیر کے صحیح ہے کہ حضرت علیؓ کے خلاف جاتے تھے یہی صحیح نہیں ہے کہ اس لئے کہ حدیث سے صاف یہ ثابت ہے کہ تمتع سب سے افضل ہے مگر کام مشکل ہے اور یہی وجہ تھی کہ حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ کے مخالف مقال کا جواب نہیں ۱۲ من ۱۷۷ یعنی لبیک کی جگہ کے لئے اور حج کا احرام باندھ جب بھی کسی میں تمتع کو حج کو فسخ کر سکتا ہے اور نہ کر کے اگر کھول سکتا ہے ۱۲ من ۱۷۸ اس سے مراد حضرت عمرؓ ہیں یا حضرت عثمانؓ وہ بعضوں نے کہا حضرت عمرؓ کو کہ حضرت عثمانؓ نے ان کی تقلید کی تھی ۱۲ من

**باب ۱۲۳ قولہ للہ عز وجل ذلک**

لِمَنْ لَمْ يَكُنْ اَهْلَهُ حَاضِرًا مُسْجِدًا

الْحَرَامِ وَقَالَ ابُو كَابِلٍ فَضِيلُ بْنُ

حُسَيْنٍ الْبَصْرِيُّ -

**باب ۹۹۸ اللہ عز وجل کا ارشاد ذلک لمن**

اَهْلُهُ حَاضِرًا مُسْجِدًا الْحَرَامِ - ابو کابل فضیل بن حسین

بصری نے کہا کہ

۱۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو مُشَيْرٍ الْأَنْبَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

عُمَانُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّكَ

سُئِلَ عَنْ مُتَعَلِّجِ الْحَجِّ فَقَالَ أَهْلُ الْمَهْمِ جَرُونِ

وَالْأَهْلَاءُ وَأَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ وَأَهْلَانَا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا أَهْلَكُمْ

بِالْحَجِّ عُرْقًا إِنْ مَنَ قَلْدَ الْهَدْيِ طَفْنَا بِالنَّبِيِّ وَ

بَنِي الْقَصَا وَالْمَرْوَةِ وَأَتَيْنَا النَّسَاءَ وَلَبَسْنَا الثِّيَابَ

وَقَالَ مَنْ قَلْدَ الْهَدْيِ فَإِنَّهُ لَا يَجْعَلُ لَهُ حَتَّى يَبْلُغَ

الْهَدْيُ حِجْلَهُ ثُمَّ أَمَرَنَا عِشَّةُ التَّوْبَةِ آتِ

تُحْمَلُ بِالْحَجِّ فَإِذَا فَرَعْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ جَعَلْنَا قَطْعَنَا

بِالنَّبِيِّ وَبِالْقَصَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ تَمَّ حَجُّنَا وَعَلَيْنَا

الْهَدْيُ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ

فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ

إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَى أَصْوَارِكُمْ الشَّاةُ تُجْزَى فَجَعَلْنَا

نُسُكَيْنِ فِي عَامِ بَيْنِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَهُ

فِي كِتَابِهِ وَسَنَّهُ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَاحَهُ

لِلنَّاسِ عِدْرَ أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ لِمَنْ

حدیث دار ابو مشیر ہمارا از عثمان بن غیاث از عکرمہ ابن عباس سے

پوچھا گیا - حج میں متع کرنا کیسا ہے ؟ انہوں نے کہا - مہاجرین اور انصار

احبات المؤمنین سب کے حجۃ الوداع میں احرام باندھا، ہم نے بھی احرام

باندھا - جب ہم مکہ میں پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حج

کے احرام کو عمرے کا احرام کر دو - البتہ جس کے پاس قربانی ہو، وہ ایسا

نہ کرے - یہ حکم سن کر ہم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا احرام

کھول ڈالا، اپنی بیویوں سے ہم بستر کی، سسلے ہوئے کپڑے پہنے - آپ نے یہ

فرمایا کہ جس نے قربانی کے گلے میں مار ڈالا وہ جب تک قربانی ذبح نہ کر لے احرام

نہیں کھول سکتا - پھر آٹھویں ذی الحجہ کی شام کو آپ نے یہ حکم دیا کہ ہم حج کا

احرام باندھیں، جب ہم حج کے کاموں سے فارغ ہوئے تو مکہ میں آئے

اور بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا - اس طرح ہمارا حج پورا ہو گیا - اب ہم

پر قربانی لازم ہوئی جس طرح اللہ کا ارشاد ہے (ترجمہ) - جو قربانی میسر ہو وہ کرے

جسے قربانی کی استطاعت نہ ہو، وہ تین روزے حج کے ایام میں کھے اور سات

روزے جب اپنے شہر کو لوٹے، قربانی میں ایک بکری بھی کافی ہے تو گویا

لوگوں نے دونوں عبادتیں یعنی حج اور عمرہ ایک سال میں ہی ادا کر دیا - اللہ

تعالیٰ نے یہ حکم اپنی کتاب میں نازل فرمایا اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اسے جاری کیا اور مکہ والوں کے سوا باقی سب کے لئے یہ جائز کیا اللہ تعالیٰ

خود فرماتے ہیں ذلک لمن اہلہ حاضرًا مسجدًا الحرام - ابو کابل فضیل بن حسین

بصری نے کہا کہ یہ حدیث دار ابو مشیر ہمارا از عثمان بن غیاث از عکرمہ ابن عباس سے

پوچھا گیا - حج میں متع کرنا کیسا ہے ؟ انہوں نے کہا - مہاجرین اور انصار

۱۷۹ -



## باب ۱۲ من این ینخرج من مکة

۱۸۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ بْنُ مَسْرُودٍ هَذَا الْبَقَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَافِرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَّ آءٍ مِنَ الْقَيْتَةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبُحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الْقَيْتَةِ السُّفْلَى -

۱۸۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُنَبِّهٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَهُ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا -

۱۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمُودٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَّ آءٍ وَخَرَجَ مِنْ كَدَّ آءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ -

۱۸۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَّ آءٍ مِنَ أَعْلَى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدُ خُلِّ عَلَى كَتِفَيْهِمَا مِنْ كَدَّ آءٍ

## باب ۱۳ کونسی سمت سے مکہ سے خارج ہو۔

۱۸۲ - حَدَّثَنَا رَازِمُ بْنُ مَسْرُودٍ الْبَصْرِيُّ الْأَنْبَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْبَلِيِّ (ابن عمرو) سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کد آء کی طرف سے یعنی اونچی گھاٹی سے جو بطحاء میں ہے داخل ہوئے اور واپسی کے وقت نیچے گھاٹی کی طرف سے باہر تشریف لائے۔

۱۸۳ - حَدَّثَنَا رَازِمُ بْنُ مَسْرُودٍ وَهَبُ بْنُ ثَعْلَبَةَ رَازِمُ بْنُ مَسْرُودٍ (ابن عمرو) سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو اوپر کی بلند جانب سے داخل ہوئے اور جب واپس گئے تو مکہ کی نیچلی جانب سے تشریف لے گئے۔

۱۸۴ - حَدَّثَنَا رَازِمُ بْنُ مَسْرُودٍ وَهَبُ بْنُ ثَعْلَبَةَ رَازِمُ بْنُ مَسْرُودٍ (ابن عمرو) سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کد آء سے داخل ہوئے اور کدی سے خارج ہوئے جو مکہ کا بلند حصہ ہے۔

۱۸۵ - حَدَّثَنَا رَازِمُ بْنُ مَسْرُودٍ وَهَبُ بْنُ ثَعْلَبَةَ رَازِمُ بْنُ مَسْرُودٍ (ابن عمرو) سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کد آء سے داخل ہوئے جو مکہ کا بلند حصہ ہے۔ ہشام کہتے ہیں۔ حضرت عروہ دونوں مقاموں سے داخل ہوا کرتے کد آء اور کدی سے لیکن اکثر اوقات کدی سے داخل ہوا کرتے کیونکہ یہ ان کے گھر کے قریب تھا۔

یہ ابن ہشام سے ملتا ہے کہ اس میں ایک راستہ ہے آنا اور دوسری راہ سے جانا مستحب ہے فقہر مطبوعہ مصر میں یہاں اتنی عبارت آئی ہے کہ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ هُوَ مُسَدَّدٌ وَكَاسِمٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هُوَ مَعْتَدٌ يَحْيَى بْنُ مَعْلَانَ يَقُولُ لَمَعْتُ لَوَانٌ صُلْدٌ وَاقْتَبَتُهُ فِي بَيْتِهِ فَهَدَيْتُهُ لَاسْتَحِقَّ ذَلِكَ وَمَا بَالِي كَتَبْتَنِي كَاتِبُ عِنْدِي أَوْ عِنْدَ مَسْدُودٍ (یعنی امام بخاری کے کما مسدود اسماء میں تھے یعنی مسدود کے معنی زبان عربی میں مضبوط اور درست تو وہ حدیث کی روایت میں مضبوط اور درست تھے اور میں نے بھی بن عیین سے سنا وہ کہتے تھے اگر میں مسدود کے گھر میں جا کر ان کو حدیث سنا یا کہ وہ اس لائق تھے اور میری کتاب حدیث کی ہے کہ اس میں رہیں یا مسدود کے پاس مجھے کچھ پڑھا نہیں ہے گویا یہی قطان نے مسدود کے لیے صدوقی کی اور ان کو نہایت ثقہ اور ضابطہ قرار دیا ۱۲ منہ ۱۳ کد آء کا نام ایک پہاڑ ہے مکہ کے نزدیک اور کدی ہضم کا نام بھی ایک دوسرا پہاڑ ہے جو میں نے راستے پر ہے۔ یہ روایت بظاہر اگلی دعائیں کے خلاف ہے لیکن کرمانی نے کہا یہ فتح مکہ کا ذکر ہے اور اگلی دعائیں میں جتہ الراوی کا حافظہ ہے کہ یہ راوی کی غلطی ہے اور ٹھیک یہ ہے کہ آپ کد آء یعنی بلند جانب سے داخل ہوئے یہ عبارت میں اعلیٰ مکہ کد آء سے تعلق ہے مذکور بالقمہ سے ۱۲ منہ

وَكُدِّي وَأَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدِّي وَكَانَتْ  
أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ -

۱۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ  
قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ  
دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ  
كُدَّاءَ مِنْ أَجْلِ مَكَّةَ وَكَانَ عُرْوَةُ أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ  
مِنْ كُدِّي وَكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ -

۱۸۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كُدَّاءَ وَكَانَ  
عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كُلَّيْهِمَا وَكَانَ أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ  
مِنْ كُدِّي أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كُدَّاءُ  
وَكُدِّي مَوْضِعَانِ -

**بَابُ ۱۲۸ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنَائِهَا**  
وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً  
لِلنَّاسِ أَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ  
إِبْرَاهِيمَ مَثَلًا وَعِصُوا نَأْيَ الْإِسْرَافِ  
وَأَسْمِعِيلَ أَنْ طَهَّرَ آيَاتِنَا لِلظَّالِمِينَ  
وَالْعَافِينَ وَالرَّحِيمِ الشُّجُورَ وَلَإِذْ  
قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا  
أَمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ  
مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ  
أَضْطَرُّهُ إِلَى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ  
إِذْ يُرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ

۱۸۷۶ حدیث (از عبداللہ بن عبد الوہاب از حاتم از ہشام) عروہ رضی اللہ عنہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کداء سے داخل ہوئے۔ یہ  
مکہ کا بلند حصہ ہے اور عروہ اکثر اوقات کدی سے داخل ہوا کرتے  
اور یہ ان کے گھر کے قریب جگہ تھی۔

۱۸۸۷ حدیث (از موسیٰ از وہیب از ہشام) ان کے والد حضرت عروہ  
فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کداء سے داخل  
ہوئے اور عروہ دونوں راستوں سے داخل ہوتے تھے اور اکثر وہ  
کدی سے داخل ہوا کرتے۔ یہ ان کے گھر کے قریب تھا  
امام بخاری کہتے ہیں کداء اور کدی دو جگہوں کا نام ہے

**بَابُ ۱۲۹** بکے کی فضیلت اور کعبہ کی بناء  
کا بیان۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَلَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً  
لِلنَّاسِ الْحَقِّ اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لوٹ آنے کی  
اور اس کی جگہ بنایا اور ان کو حکم دیا کہ مقام ابراہیم کو نماز کی  
جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسمعیل سے فرمایا تم میرا گھر طواف  
کرنے والوں اور مجاوروں اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں  
کے لئے پاک صاف رکھو اور اسے غیر وہ وقت یاد کر جب ابراہیم  
نے عرض کیا میرے مالک اس شہر کو (مکہ کو) امن کا گھر بنائے اور  
یہاں کے رہنے کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہوں میں سے  
کھانے کو دے پروردگار نے فرمایا جو منکر ہو گا اس کو بھی میں  
چند روز (دنیا میں) مزے کرنے دوں گا پھر دوزخ کے عذاب  
میں پھینک دوں گا وہ برا مقام ہے اور اسے پیغمبر وہ وقت یاد

الْبَيْتِ وَاسْمُ عِيْلٍ ذَنْبًا تَعْبَلُ مِثْلًا لَكَ ا

بَكَتُ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ تَبَكَوا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ

لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةٌ مُسْلِمَةٌ لَكَ

وَلَا نَأْمَنُ سَكَنًا وَنُبِّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ

السَّوَابُ الرَّحِيمُ۔

کر جب ابراہیم اور اسمعیل کعبے کے پائے اٹھا رہے تھے اور

دعا کر رہے تھے ممالک ہمارے یہ خدمت ہماری قبول فرمائے

تو سب کچھ سننا جانتا ہے ممالک ہمارے ہم دونوں کو اپنا

تابع رکھ اور ہماری اولاد میں سے ایک سلمان جتنا کمال

اور ہم کو حج کے طریقے بتلا دے اور ہمارے قصور معاف کر دے

بیشک تو بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو عَامِرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو

ابْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ حَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا

بُنَيْتِ الْكُعْبَةِ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَكُنَّا مِنْ ثَمَقْلَانَ الْحِجَارَةِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ إِذَا رَأَى عَلَى رَقَبَتِكَ

فَخَوَّ إِلَى الْأَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاكَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ

أَوْفَى إِذَا رَأَى فَنَدَّ عَلَيْهِ۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ

عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

ابْنَ مُحَمَّدٍ مِنْ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أَلَمْ تَرَى أَنَّ قَوْمَكَ جِئْتَ

بَنُو الْكُعْبَةِ أَفْتَمَرُوا عَنْ قَوَائِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرَاهُمْ عَلَى قَوَائِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نُو

لَا جِدْ ثَانُ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ

۱۳۸۸۔ حَدِيثُ (از عبد اللہ بن محمد از ابو عامر از ابن جریر از عمرو بن دینار)

جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں جب کعبے کی بنیاد ڈالی گئی تو آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباسؓ پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے۔ حضرت

عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ اپنی تہ بندا کر

کندھے پر ڈال لیجئے۔ آپؐ نے ایسا کیا تو فوراً زمین پر گر پڑے۔ آپ کی

آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئیں۔ آپؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا میرا

تہ بند وازہوں نے دیا تو آپؐ نے مضبوط باندھ لیا کھڑی زمانہ جاہلیت کی بات

ہے۔ آپ کا گریہ بیوشی کی بنا پر تھا، جو بڑھکی کی وجہ طاری ہوئی تھی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳۸۹۔ حَدِيثُ (از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابن شہاب از سالم بن عبد اللہ از

عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر از عبد اللہ بن عمر ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی

عہا عنہا سے کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ

تیری قوم نے جب کعبہ بنایا تو حضرت ابراہیمؑ کی بنائی ہوئی بنیادوں کو چھوڑ کر

دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ حضرت ابراہیمؑ کی بنائی ہوئی بنیادوں کو

کیوں نہیں بنا دیتے؟ فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ماضی قریب نہ ہوتا تو

میں ایسا ضرور کر دیتا۔ عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے یقیناً ایسا ہی سنا ہوگا (کیونکہ وہ صدیقہ اور

صلو کھتے ہیں کعبہ کی تعمیر آپ کی نسبت سے پانچ برس پہلے ہوئی تھی اور سب سے پہلے کعبہ کو فرشتوں نے بنایا تھا پھر آدم علیہ السلام نے پھر ان کی اولاد نے

پھر حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں طوفان سے غرق ہو گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے زمانہ میں از سر نو بنایا۔ پھر علقہ نے، پھر ہرم نے پھر قعبون

کلاب نے پھر قریش نے جس کا ذکر اس حدیث میں ہے پھر عبد اللہ بن زبیر نے مشہد میں پھر حجاج بن یوسف ظالم نے ۱۲۰ سالہ ان زمانہ میں محنت مزدوری کا وقت

نکلے ہوئے میں عیب نہ تھا مگر چونکہ یہ مروت اور نیکے خلاف تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کے لئے اس وقت بھی یہ گوارہ نہ کیا کہ اس وقت تک آپ کو غیر نبی نہیں مل سکتا تھا

لَنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَزُولُ اسْتِزْلَامًا لِرُكْنَيْنِ الْكَافِرِينَ بِلَيْلَانِ الْحُجْرَةِ  
أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَتِمَّ عَلَى قَوَائِدِ إِبْرَاهِيمَ.

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْمَسِ  
حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ الْأَمْوَدِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُدُودِ  
مِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يَدْخُلُوهُ فِي  
الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَصُرَتْ بِهِمُ التَّفَقُّهُ قُلْتُ  
فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلْ ذَلِكَ قَوْمُكَ  
لِيَدْخُلُوا مِنْ شَأْمٍ أَوْ يُنْتَعُوا مِنْ شَأْمٍ أَوْ كَوَلَا  
أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثٌ عَنْهُمْ بِالْحَبَا هَلِيَّةٍ فَخَافَ  
أَنْ يَكْفُرُوا قَوْمَهُمْ أَنْ أَدْخَلَ الْحُدُودَ فِي الْبَيْتِ وَأَنَّ  
الْبَيْتَ بَابُهُ بِالْأَرْضِ.

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَلَا حَدَّثَنَا  
قَوْمُكَ بِالْكَفْرِ لِنَفَقَتِ الْبَيْتِ ثُمَّ لَبَّيْتُهُ عَلَى  
أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قَوْمَنَا اسْتَفْصَرَتْ بِشَأْمٍ كَوَلَا  
جَعَلَتْ لَهُ خَلْفًا وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ  
خَلْفًا يَعْنِي بَابًا.

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا

حافظ ہیں ام المؤمنین اور ثقہ ہیں کیونکہ یہی سبب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے حجر سود کے قریب کی دو دیواروں کے کونوں کو بوسہ دینا ترک  
کر دیا تھا کیونکہ خانہ کعبہ حضرت ابراہیم کی بنا کردہ بنیادوں پر پورا نہ تھا لہ  
۱۳۹۰

حدیث (از مسدد از ابوالاحوص از اشعث از اسود بن یزید) حضرت  
عائشہ فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا  
کیا حطیم خانہ کعبہ میں شامل ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! میں نے عرض  
کیا۔ پھر لوگوں نے اسے کعبے میں شامل کیوں نہیں کیا؟ فرمایا تیری قوم  
کے پاس اس کا خرقہ نہیں تھا میں نے عرض کیا خانہ کعبہ کا دروازہ اونچا کیوں  
بنایا؟ آپ نے جواب دیا اس لئے کہ تیری قوم جسے چاہے داخل ہونے دے جسے چاہے  
اندرون سے روکے۔ اگر تیری قوم کا زمانہ جاہلیت ابھی تازہ نہ ہوتا اور  
ان کے دل بگڑ جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں حطیم کو کعبہ کے اندر شامل کر دیتا  
اور دروازے کو زمین کے متصل بنا دیتا۔

۱۳۹۱۔ حدیث (از عبید بن اسماعیل از ابوالسمر از ہشام از عروہ) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ اگر تیری  
قوم کے زمانہ جاہلیت کو گزرے ہوئے قلیل مدت نہ ہوئی ہوتی بلکہ  
بہت عرصہ گزر گیا ہوتا تو میں یقیناً خانہ کعبہ کو توڑ ڈالتا پھر میں بنیاد  
ابراہیمی کے مطابق قائم کرتا۔ اصل بات یہ ہے کہ قریش نے اسے چھوڑا کر دیا  
اور اس میں ایک اور دروازہ اس کے مقابل رکھا۔

ابو معاویہ کہتے ہیں حدیث میں لفظ خلفا سے مراد بابا ہے یعنی دروازہ  
۱۳۹۲۔ حدیث (از بیان بن عسک از یزید از جریر بن حازم از یزید بن

لہ کیونکہ حطیم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنا میں کعبہ میں داخل تھا قریش نے یہ حکم جوئے کی وجہ سے کعبہ کو چھوڑا کر دیا اور حطیم کی زمین کعبہ کے باہر چھٹی پھینے دی اس لئے طواف میں حطیم  
کو شامل کر لیتے ہیں اس لئے اب کعبہ میں ایک ہی دروازہ ہے وہ بھی آدم قدس سے زیادہ اونچا۔ داخل کے وقت لوگ ٹٹریا شکل سے سر پر چڑھ کر کعبہ کے اندر جاتے ہیں اہل کعبہ کی  
دروازہ ہونے سے اس کے اندر تازی و امشکل سے آتی ہے عجم کے وقت دم رک جاتا ہے۔ عبد اللہ بن زبیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جو چہ  
کعبہ کرنا دیا تھا لیکن خدا حجاج ظالم سے سبھے اس نے پھر جاہلیت کے زمانہ کی طرح کر دیا۔ حجاج کے بعد دوسرے بادشاہوں نے ٹٹری گھڑی کعبہ کو توڑنا مناسب سمجھا اور



يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ رُمَانَ عَنْ عُمَرُوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَا  
قَوْلِي حَدِيثُ عُمَرَ بِجَاهِلِيَّةِ الْأَمْرِ بِالْبَيْتِ فَهَذَا  
فَادْخَلْتُ فِيهِ مَا أَخْرَجَ مِنْهُ وَأَلْقَيْتُهُ بِالْأَرْضِ  
جَعَلْتُ لَهُ مَا بَيْنَ بَابِ شَرْفِيَّاءَ وَبَابِ غَرْبِيَّاءَ  
فَبَقِيتُ بِهِ أَسَاسُ إِبْرَاهِيمَ قَدْ لَكَ الَّذِي حَلَّ بَيْنَ  
الْزُبَيْرِ عَلَيَّ هَذَا قَالَ يَزِيدُ وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ  
حِينَ هَذَا وَبَنَاهُ وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحَجَرِ وَقَدْ  
رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً كَأَسْمَةِ الْإِبِلِ  
قَالَ جَرِيرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ مَوْضِعُهُ قَالَ أَرَيْتَ لَكَ الْإِن  
فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحَجَرَ فَأَشَارَ لِي مَكَانٍ فَقَالَ هُنَا  
قَالَ جَرِيرٌ فَخَرْتُ مِنَ الْحَجَرِ سِتَّةَ أَذْرُعٍ أَوْ ثَمَنِيًّا

رومان (عروہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! اگر زمانہ جاہلیت گزرے کافی مدت ہوگئی ہوتی تو میں بیت اللہ منہدم کرنے کا حکم دیتا۔ اور موجودہ خارج شدہ حصہ کو شریک کعبہ کر دیتا۔ اور اس کی کرسی زمین دوز کر دیتا۔ اس کے دو دروازے بناتا ایک مشرقی ایک غربی۔ اس طرح وہ اساس ابراہیمی کے مطابق ہو جاتا۔

اس حدیث کو حضرت ابن زبیرؓ نے سن کر اپنی خلافت میں کعبہ کو گرایا۔ یزید بن رومان کہتے ہیں میں اس وقت موجود تھا جب بیت اللہ ابن زبیرؓ نے خانہ کعبہ کو گرایا تھا اور بنایا تھا۔ اور حطیم کو اس کے اندر شامل کر دیا۔ میں نے ابراہیم علیہ السلام کی اساس تعمیر کے پتھر دیکھے جن کی شکل اونٹوں کے کونوں کی طرح تھی۔ جریر کہتے ہیں میں نے یزید بن رومان سے پوچھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ڈالی ہوئی بنیاد کہاں تھی انہوں نے کہا۔ میں تجھے ابھی دکھاتا ہوں۔ میں ان کے ساتھ حطیم میں گیا

انہوں نے ایک جگہ بتائی کہا یہاں۔ جریرؓ کہتے ہیں میرا اندازہ ہے وہ موجودہ جگہ سے تقریباً چھ ہاتھ دور ہوگی لہ

## بَابُ ۱۲۹ فَضْلُ الْحُرْمِ وَقَوْلُهُ

إِنَّمَا أَمَرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذَا الْبَلَدِ  
الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأَمَرْتُ  
أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَوْلُهُ أَد  
لَمْ تُكُنْ لَهُمْ حَرَمًا أَمِنًا يُجْعَلُ إِلَيْهِ  
تُكْرِمُ عَلَى تَنَاسُلِ رِثَاتِهِمْ لَدُنَّا وَ  
لَكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَتَّقُونَ

## بَابُ ۱۳۰ حُرْمِ يَاقِ كِي فَضِيلَتِ - السَّيِّدَاتِ

کا ارشاد ہے: إِنَّمَا أَمَرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذَا الْبَلَدِ الْبَلَدِ الْبَلَدِ الْبَلَدِ  
مجھے حکم ہوا ہے کہ اس شہر یعنی مکہ کے رب کی عبادت کرو جس نے  
اسے مقام محترم بنایا۔ وہی ہر چیز کا مالک ہے مجھے مسلمان ہونے کا  
حکم دیا گیا ہے۔ (النمل، ۹۱) نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: أَد  
لَمْ تُكُنْ لَهُمْ حَرَمًا أَمِنًا الْآيَةُ اَلْكِيَاہِمُ نے ان کو حرم میں  
بلکہ نہیں دی جو اس کا مقام ہے اور ہر طرح کا میوہ ہماری طرف

سے کشاں کشاں چلا آتا ہے لیکن اکثر لوگ بے علم ہیں) (القصاص، ۵۷)

۱۔ مسلم ہر اکابر حطیم کی من کیسے شریک بھی ہو نہ کہ پڑنے سے بلکہ حطیم کی دیوار تک ترہا تھ جگہ ہے اور ایک تہائی ہاتھ دیوار کا عرض دو ہاتھ اور تہائی ہاتھ ہے باقی پندرہ ہاتھ  
۲۔ حطیم کے اندر ہے۔ بیٹھے کہتے ہیں کل حطیم کی جگہ کعبہ میں شریک تھی اور حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں اقبیاز کے لئے حطیم کے گرد ایک چھوٹی سی دیوار ڈھاری ۱۲ من ۱۳ مہاہ سے  
منقول ہے کہ مکہ تمام سات ہے نہ دہلی کے گھروں کا چونکہ درست ہے نہ گرایا دینا اور ابن عمرؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور امام ابو حنیفہؒ اور ثوریؒ کو بھی مذہب ہے اور مجہوب  
علماء کے نزدیک مکہ کے گھر ملک ہیں اور ملک کے گرجانے کے بعد وراثتوں کی ملک ہوتا ہے اس امام ابو یوسفؒ کا یہی قول ہے اور امام بخاریؒ نے بھی اس کو اختیار کیا ہے ۱۲ من

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَسْوَودٍ عَنْ مُجَاهِدٍ  
عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَتْلِهِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَمُهُ  
اللَّهُ لَا يُضَدُّ شَوْكُهُ وَلَا يَنْفَرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ  
لِقَتْلِهِ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا۔

تاکہ مالک تک وہ چیز پہنچ جائے)

بَابُ تَوْرِيثِ دُورِ مَكَّةَ

وَبَيْعِهَا وَشُرَائِهَا وَأَنَّ النَّاسَ الْمُسْلِمِينَ

الْحُرَامَ سَوَاءٌ حَاضِرَةً لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ

الَّذِينَ يَفْرُقُوا أَوِ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ

اللَّهِ وَالْمُسْلِمِينَ حُرَامٌ إِلَهُ الَّذِي جَعَلَنَا

لِلنَّاسِ مَوَاطِنَ لِنَأْكُلُ فِيهِ وَالنَّبَاتَ وَ

مَنْ يُؤْرِدْ فِيهِ بِالْإِحَادِ يُظْلَمُ ثُمَّ قَدْ

مِنْ عَذَابِ الْإِلِيمِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبَاءُ

الطَّارِدِي مَعْكُوفًا فَتَعَبُوسًا۔

مراد بیرونی آنے والا شخص۔ مَعْكُوفًا (سورہ فتح) سے مراد "محبوس" یعنی رکا ہوا۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو وَهْبٍ

عَنْ يُونُسَ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ

عَبْدِ بْنِ عُمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ

ابْنِ تَأْتِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ

وَبِإِجَارَةٍ أَوْ دُورٍ كَانَ عَقِيلٌ وَوَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَ

لَهُ وَلَمْ يَهْرُثْ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لَأَنَّهُمَا كَانَا

حدیث از علی بن عبد اللہ بن جعفر از جریر بن عبد الحمید از مسعود از مجاہد

از طاووس، ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فتح مکہ کے دن فرمایا۔ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے محنت مرم بنایا ہے۔

وہاں کا کاشتاتک نہ کاٹا جائے، نہ وہاں کا شکار جائز نہ بھگایا

جائے۔ نہ وہاں کی گری بڑی چیز کو اٹھایا جائے البتہ شناخت

کرنے والا اٹھا سکتا ہے (جو اعلان کریگا کہ اس کا مالک کون ہے؟

بَابُ مَكَّةَ كَمَا كَانَتْ فِي وَرِثَةِ كَالْقَانُونِ

اور خرید و فروخت کی اجازت ہے مسجد حرام میں

سب لوگ برابر ہیں، خاص مسجدیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا

ارشاد ہے (ترجمہ) جو لوگ کافر ہوئے اور اللہ کے رستہ سے

لوگوں کے روکنے میں مسجد حرام میں جانے سے جسے ہم نے سب

لوگوں کے لئے یکساں مقرر کیا ہے، وہاں کے پسنے والے ہوں یا

باہر کے اور جو کوئی وہاں شرارت سے کفر کرنا چاہے ہم نے دنیا کا

عذاب چھٹائیں گے۔ (الحج: ۲۵)

امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ان آیات میں بجا دی سے

مراد بیرونی آنے والا شخص۔ مَعْكُوفًا (سورہ فتح) سے مراد "محبوس" یعنی رکا ہوا۔

حدیث از اصبع از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از علی بن حسین از

عمر بن عثمان، اسامہ بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

یا رسول اللہ! آپ مکہ میں اپنے گھر میں کہاں اتریں گے؟ آپ نے فرمایا

عقیل نے کوئی محلہ یا مکان ہمارے لئے کہاں چھوڑا ہے؟ (یعنی سبینج

باچ دیئے، عقیل اور طالب دونوں بیٹے اپنے باپ ابوطالب کے وارث

بنے اور جعفرؓ اور علیؓ اپنے باپ کی وراثت سے بوجہ مسلمان ہونے کے

لہ خاص مسجد میں سب مسلمانوں کا حق برابر ہے جو جہاں بیٹھا گیا اس کو وہاں سے کوئی اٹھا نہیں سکتا ۱۲ منہ ۳۵ اور پرک آیت میں عاکف اور مکوف

کا مادہ ایک ہی ہے اس لئے مکوف کی بھی تفسیر بیان کر دی ۱۲ منہ



عَدَا بَعْضُ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَامُوا عَلَى الْكُفْرِ  
يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُحَصَّبِ وَذَلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةً  
تَخَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بَنِي  
الْمُطَّلِبِ لَأَنَّهُمَا لَابِنَا كُحُومُهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ حَتَّى يَسْلَمُوا  
إِلَيْهِمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَلَامَةُ  
عَنْ عُمَيْلٍ وَيَحْيَى بْنِ الصَّخَّالَةِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ أَنَّهُ رَأَى  
ابْنَ شِهَابٍ وَقَالَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَشْبَهُ -

### بَاب ۳۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَقَالِ

إِبْرَاهِيمَ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا  
وَأَجْنِبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ  
رَبِّ إِنَّهُمْ أَصْلَحُونَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ  
إِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ -

### بَاب ۳۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى جَعَلَ

اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا  
لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ إِلَى قَوْلِهِ  
وَأَنَّ اللَّهَ يَجْلِسُ سُبْحًا عَلَيْهِ -

۱۹۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نَے بنو ہاشم اور بنی عبدالمطلب یا بنی مطلب کی مخالفت میں حلفیہ قول دے  
قرار کیا تھا، کہ ان سے شادی بیاہ، خرید و فروخت نہ کریں گے تا وقتیکہ  
وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حوالے نہ کر دیں۔ سلامہ بن مسعود  
نے اس حدیث کو عقیل سے ابو یحییٰ بن صفاک نے از زاعمی سے یوں  
روایت کیا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، ان دونوں (عقیل اور  
یحییٰ بن صفاک) کی روایت میں بنی ہاشم اور بنی مطلب ہے۔  
امام بخاری کہتے ہیں، بنی مطلب زیادہ صحیح معلوم  
ہوتا ہے۔

### بَاب ۳۴ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى كَا الشَّاد (ترجمہ) اس وقت کی یاد

کرو جب براہیم نے کہا تھا مولیٰ امیتہ شہر کو مقام  
امن بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو صنم پرستی سے بچا  
میرے مالک ان (کنجت) بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر  
دیا لعلمہم یشکرون۔

### بَاب ۳۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى كَا الشَّاد (ترجمہ) اس وقت کی یاد

تعبہ کو جو احترام والا گھر ہے لوگوں کا گزرا بنا یا۔ اسی طرح  
حرمت والے چیمنے کو نکاح آخر آیت ان اللہ بکل شیء  
علیم تک۔

۱۹۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

لہ اور اس مضمون کی ایک خبری و ساری ترتیب کی گئی ہے کہ یہی ہے اسے مضمون مکرر نے لکھا تھا اللہ نے اس کا ہاتھ دل کر دیا۔ جب یہ سادہ بنی ہاشم اور بنی مطلب نے سنا تو وہ گھبرائے مگر  
اللہ کی قدرت عجیب ظاہر ہوئی قریش نے یہ سادہ بنی ہاشم کے اندر لڑکا دیا تھا اس کو وہ ایک چاٹ گئی فقط وہ مقام رہ گیا جہاں اللہ کا نام تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس  
کی خبر اطلب کوئی اوطال لے کر ان کا فوں سے کہیں بھیجتا رہا کہ یہ تم جاؤ اس کا فخر کو رکھو اگر اس کا بیان بھی سنا تو اس کی ابتدا ہی سے باز آؤ اگر چھوٹا بچہ تو اس کے گھر پہنچے تو اس کو نہ بولے حالانکہ وہ بچہ  
تم مارا تھا زندہ رکھو تمہارا اختیار ہے قریش نے ہمارا رکھا تو جیسا آنحضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا تھا کہ ساری خبر کو وہ ایک چاٹ گئی تھی صرف اللہ کا نام دے گا یہاں بہت شرمندہ ہوئے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اس مقام پر جا کر اترے تو اللہ کا شکر اظہار کرتے ہوئے کہ اللہ نے اس کو رکھ کر رکھ لیا کہ اس وقت وہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مجبور اور کمزور تھے یا اللہ تعالیٰ نے آپ کو رکھ کر حکومت دی  
کافروں اور بنی انصاریوں کا مستیاساس ہو گیا ۱۲۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَدَسَّرَ طَرِيقَ سَبْعِي بَنِي الْمُطَّلِبِ ۱۲۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَيْفَ إِذْ بَايَعُوا مُحَمَّدًا فِي بَدْوٍ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ فِي شَهْرِ رَجَبٍ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ فِي شَهْرِ رَجَبٍ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ فِي شَهْرِ رَجَبٍ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ فِي شَهْرِ رَجَبٍ  
سُودًا رَجَبًا تَمَرًا كَرِيمًا وَبِهِ كَمَاءٌ طَيِّبٌ -



بَابُ ١٣٢ كِسْوَةِ الْكُفَّةِ

٢٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ  
قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ الْأَحَدَبِ عَنْ أَبِي  
وَأَبِي قَالَ رَجَعْتُ إِلَى شَيْبَةَ وَحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلَ بْنِ أَبِي وَأَبِي قَالَ  
جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ  
لَقَدْ جَلَسَ هَذَا الْمَجْلِسُ عُمَرُ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ  
أَنْ لَا أَدْعُرَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُ  
قُلْتُ إِنَّ صَاحِبَيْكَ لَمْ يَفْعَلَا قَالَ هُمَا الْمُرَارِ  
أَقْبَرُ بِي بِهِمَا -

اپنی نائے ترک کر دیتے تھے یہ تمام صحابہ کا حال تھا۔

بَابُ ١٣٥ هَدْيُ الْكُعْبَةِ وَقَالَتْ

عَلَيْهِ سَلَامٌ قَالَ الْبَرَاءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَامٌ يَعْرِوْ جَيْشُ الْكُفَّةِ  
فِي حُصْفِ بَهْمٍ -

۲۰۲ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَحْمَسِ قَالَ  
حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانِي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا  
حَجْرًا أَحْمَرًا -

۱۵۰۰ باب کعبے پر غلاف چڑھانا لے

حدیث (از عبد اللہ بن عبد الوہاب از خالد بن حارث از سفیان از واصل احباب از ابو وائل از شیبہؓ) دوسری سند (از قبیلہ از سفیان از واصل) ابو وائل کہتے ہیں میں شیبہ کے ساتھ کعبہ میں بیٹھ کر پڑھتا تھا۔ شیبہ نے کہا (ایک دن) اسی جگہ حضرت عمرؓ بیٹھے تھے، انہوں نے کہا۔ میرا مقصد یہ ہے کہ کعبہ میں جس قدر سونا پانڈی ہے، میں اس میں سے کچھ نہ چھوڑوں بلکہ سب تقسیم کر دوں۔ میں نے کہا تمہارے دونوں ساتھیوں نے تو ایسا نہیں کیا۔ انہوں نے کہا میں ان دونوں صاحبوں کی تو پیروی کر رہا ہوں (اگر انہوں نے ایسا نہیں کیا تو میں کون ہوتا ہوں؟ حضرت عمرؓ کے اجتہاد سے اختلاف کرنے والے سوچیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منشا پر چلتے تھے اگر کوئی فعل نبوی خلاف اجتہاد ملتا تو

## بات کچھ کے گرانے کا بیان - حضرت عائشہؓ

نے کہا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک لشکر کہے  
پیر لڑنے کے لئے چڑھائی کرے گا وہ زمین میں دھن

۱۵۰۔ جائے گامہ

۱۵۰۱۔ حدیث (از عمرو بن علی از یحیی بن سعید از عبد اللہ بن احنس از ابن ابی  
 ذر بن عباس) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گویا میں کعبہ کے گرنے والے  
 کو دیکھ رہا ہوں ایک کالا پھٹا شخص ہے جو کعبہ کا ایک ایک پتھر  
 اکھیر رہا ہے ۵

[illegible]

۲۰۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَبُ الْكُفَّةُ ذُو الشَّوْقَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ -

### باب ۱۳۶ مَا ذَكَرُوا فِي نَجْمِ الْأَسْوَدِ

۲۰۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رِجْوَةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّكَ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقِيلَ فَقَالَ إِنْ لَا عَلَمَ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْصُرُ وَلَا تَنْفَعُ وَلَا تُؤْتِي رَأْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُكَ مَا قَبَّلَكَ -

باب ۱۳۷ إِفْلَاقُ الْبَيْتِ وَهُوَ فِي آخِي نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ -

۲۰۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّكَ قَالَ دَخَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْبَيْتَ هُوَ وَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَعْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا دَخَلُوا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَجَّهَ فَأَقْبَيْتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ -

۱۵۰۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَكْرٍ بَكْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَبُ الْكُفَّةُ ذُو الشَّوْقَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ -

### باب ۱۳۸ حَبْرُ اسود کا بیان ہے

۱۵۰۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَكْرٍ بَكْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَبُ الْكُفَّةُ ذُو الشَّوْقَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ -

### باب ۱۳۹ کعبہ کا دروازہ اندر سے بند کر لینا اور اس کے ہر کونے میں جس طرف چاہے رخ کر کے نماز پڑھنا۔

۱۵۰۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَكْرٍ بَكْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَبُ الْكُفَّةُ ذُو الشَّوْقَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ -

۱۵۰۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَكْرٍ بَكْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَبُ الْكُفَّةُ ذُو الشَّوْقَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ -







## ۲۱۰۔ حَدَّثَنَا

أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ  
هَبِ عَنْ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ  
أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا  
يَقْدُمُ مَرَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ  
مَا يَطُوفُ بِحَبِّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ -

## ۲۱۱۔ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
ابْنِ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ  
أَشْوَاطٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ  
قَالَ حَدَّثَنِي كُفَيْلُ بْنُ قُرْقِدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

## ۲۱۲۔ حَدَّثَنَا

سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ  
أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِلرُّكْنِ أَمَّا وَاللَّهِ  
إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَكَ  
مَا اسْتَلَمْتُكَ فَاسْتَلَمْتُهُ ثُمَّ قَالَ وَمَا لَنَا وَلِلرُّكْنِ  
أَمَّا كُنَّا رَأَيْنَاهُ الْفُتُورَ كَيْفَ وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللَّهُ  
ثُمَّ قَالَ شَيْءٌ مَعْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَا يُحِبُّ أَنْ تَكُونُكَ -

## ۲۱۳۔ حَدَّثَنَا

مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ

حدیث (از اصبح از ابن وہب از یونس از زہری از سالم) محمد بن  
ابن عمر فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور  
آپ جب مکے میں آنے تو طواف شروع کرتے وقت پہلے حجر اسود  
کو بوسہ دیتے اور سات پھروں میں سے پہلے تین پھیروں میں  
دور کر جاتے۔

## باب ۱۸۔ حج و عمرہ میں رمل کرنے کا بیان۔

حدیث (از محمد از سریح بن نعمان از فلج از نافع) ابن عمر فرماتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تین پھیروں میں دور کر چلے اور آخری  
چار پھیروں میں سموی چال سے طے کئے۔ حج و عمرہ دونوں میں آپ کا یہی  
معمول تھا۔ سرچ کے ساتھ اس حدیث کو لیث نے بھی روایت کیا  
بحوالہ کثیر بن فرقہ از نافع از ابن عمر از آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم۔

حدیث (از سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر از زید بن اسلم) حضرت عمر  
نے حجر اسود کو کہا بخدا میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ ضرر دیتا ہے نہ  
نفع۔ اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے  
نہ دیکھتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا (یہ کہہ کر) آپ نے بوسہ دیا۔ پھر فرمایا  
ابہ میں رمل کی کیا ضرورت ہے۔ رمل تو ہم نے مشرکوں کو دکھانے کیلئے  
کیا تھا۔ اللہ نے برباد کر دیا۔ پھر فرمایا یہ وہ کام ہے جو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے کیا تھا۔ اس لئے ہم اسے چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔

حدیث (از مسدد از یحییٰ از عبید اللہ از نافع) ابن عمر فرماتے ہیں  
کہ میں نے حجروں اور دونوں رکن یمانی کا بوسہ دینا ترک نہیں کیا

لے مرویہ ہوا ع اور ہرقہ الغصا ہے کیونکہ حدیث میں تو آپ کبھی تک پہنچ ہی نہ سکے تھے اور حجر ان میں ابن عمر آپ کے ساتھ نہ تھے ۱۲ سنہ حضرت  
عمر نے پہلے رمل کی علت اور سبب پر خیال کر کے اس کو چھوڑ دینا چاہا۔ پھر ان کو خیال آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل کیا تھا تا یاس میں اور کوئی حکمت  
ہو اور آپ کی پیروی ضرور ہے اس لئے اس کو جاری رکھا ۱۳ سنہ



الرَّبِّ يُسَلِّمُهُمْ كُلَّهُمْ -

چومتے تھے لہ

۲۱۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَمًا  
مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّمَّسَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ -

بَابُ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

۲۱۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا وَدَّاعٌ أَخْبَرَنَا  
زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ  
الْخَطَّابَ قَبْلَ الْحَجَرِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَا قَبَّلْتُ  
حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا دُبَيْرُ بْنُ

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ بَنِي  
عُمَرَ عَنِ اسْتِكْلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ  
أَرَأَيْتَ إِنْ رُوحَتْ أَرَأَيْتَ إِنْ غَلِبَتْ قَالَ جَعَلَ  
أَرَأَيْتَ بِالْیَمَنِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ  
الْفَرَبِيُّ وَحَدَّثْتُ فِي كِتَابِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ بْنُ عَدِيٍّ كُوفِيٌّ وَالزُّبَيْرِيُّ بْنُ  
عَدِيٍّ بَصْرِيُّ -

بَابُ حَجْرِ اسود کا چومنا

۱۵۱۳ حدیث از ابو الولید از لیث از ابن شہاب از سالم بن عبد اللہ  
عبد اللہ بن عمر رضی فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
سلم کو کعبہ کے صرف دویمانی رکنوں کے سوا اور کوئی رکن  
چومتے نہیں دیکھا -

۱۵۱۵ حدیث از احمد بن سنان از یزید بن ہارون از وداع از  
یزید بن اسلم ان کے والد فرماتے ہیں میں نے فاروق اعظم رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کو حجر اسود کا بوسہ لیتے دیکھا - نیز فاروق اعظم رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا - اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا (لے حجر اسود)

۱۵۱۶ حدیث از مسدد از حماد بن زید از زبیر بن عری فرماتے ہیں ایک شخص  
نے حضرت ابن عمر سے حجر اسود کے بوسہ دینے کے متعلق دریافت  
کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے ہاتھ  
لگاتے اور چومتے دیکھا ہے - اس نے کہا اگر هجوم ہو یا میں عاجز ہو  
جاؤں تو کیا کروں ؟ انہوں نے کہا یہ اگر مگر میں میں جا کر کروا میں نے  
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ حجر اسود کو ہاتھ لگاتے تھے  
اور چومتے تھے - محمد بن یوسف فربری کہتے ہیں میں نے یہ بات  
ابو جعفر کی کتاب میں دیکھی ہے - امام بخاری کہتے ہیں زبیر بن عری  
کوفہ کے رہنے والے ہیں - اس حدیث کا راوی زبیر بن عری بصرہ کے  
باشندے ہیں -

۱۵۱۷ اگر وہ ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ من ۱۷ منی جو ہر دو ملکن بمائی سے عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس فرما دیا حلال ہے صحابہ کا اسی پر عمل رہا ہے ہم کو اپنے پیغمبر  
کے پانی پہلانا چاہیے - مساویہ رحمہ کے فعل سے ہم کو عرض نہیں ۱۲ من ۱۷ من اس پر کہ اگر کتب کا وزن نہ تھا ان کا پانی ہے امام شافعی سے ایسا ہی منقول ہے اور انہوں نے سبیل  
جسے نہ لگا جب تو پیغمبر کو چومے تو آواز نہ نکالے اور ان کے چومنے کی طرح ۱۲ من ۱۷ منی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پاس میں چھو گیا اور اگر منکر نہ لگا  
وایستات بات ہے اہل بدعات کی یہی عادت ہے حدیث بیان کر دو تو انہو عنادات پیش کرتے ہیں اگر اس پر ہونگر دیا ہو عبد اللہ بن عمر سے اس پر انکار کیا ایمان کی نشانی ہے  
کہ جان حدیث شریف مستفیض فرما اس پر عمل کرنا شروع کوفہ سے سارا زمانہ اس کے خلاف لکھا ہے تو کیا وہ آخر حدیث شریف پر عمل کرنے کی وجہ سے کوئی ومانی کہے تو اپنے حق میں نعمت پر  
مترقبہ کی نعمت کسی کو نصیب ہوتی ہے کہ یہ حدیث شریف پر عمل کرنے میں ایسا اور کوئی تکلف نہ کرے اللہ کی راہ میں کالان یا مار کھانا ان ذلیل ٹپ بوجھنے دینا کے بادشاہوں اور  
نوابوں کی لاکھوں خطاب اور نعمت سے زیادہ بھی بہا اور قابل قدر ہے - فلک فضل اللہ تو یہ من لکھا ۱۲ من -

**بَاب ١٢٤** مَنِ أَشَارَ إِلَى التُّكْنِ

إِذَا آتَىٰ عَلَيْهِ -<sup>s</sup>

٢١٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالْبَيْتِ عَلَى بَيْتِهِ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشِمَى

سورة التَّكْوِيْنِ عِنْدَ الرَّكْنِ

٢١٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّادُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالنَّبِيِّ عَلَى بَعْدِي كَمَا آتَى الزُّكْرَى أَشَارَ إِلَيْهِ - بِشَوْءٍ  
عِنْدَكَ وَكَثُرَ تَابِعَهُ زَيْنُ الْهَيْمِ مِنْ طَرَفَيْنِ عَنْ  
خَالِدِ الْحَدَّادِ -

باب ۱۴۹ مِّنْ طَافٍ بِالْبَيْتِ

فَإِذَا قَدِمْتُمْ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى  
بَيْتِهِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا

٢٢٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ذَكَرْتُ  
لِعُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ

**باب ۱۰۲ حجر اسود کے پاس آکر اشارہ کرنا اگر چومنے**

سے قاصر ہو،

۱۵۱۶ھ (از محمد بن مثنیٰ از عبد الوہاب از خالد از حکیمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ طواف اونٹ پر سوار ہو کر کیا۔ جب حجر اسود کے سامنے آئے تو کسی چیز سے اشارہ کرتے۔

۱۰۲۳ حجر اسود کے سامنے آکر اللہ اکبر کہنا۔

۱۵۱۸  
حدیث (از مسند ابوالخالد بن عبداللہ از خالد حذاء از علیہ السلام) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا۔ جب آپ حجر اسود کے سامنے آئے تو کوئی چیز جو آپ کے پاس ہوئی اس سے اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔  
خالد بن عبداللہ کے ساتھ اس حدیث کو ایراسیم بن طہمان نے بھی خالد حذاء سے روایت کیا۔

۱۰۲۴ مکہ میں (بہ نیت حج یا عمر) آکر

وطن جانے سے پہلے طواف اور دو گانہ طواف ادا کرنا  
پھر صفایا پڑھ کر جانا ہے

۱۵۱۹  
مدیریت (از اصبع از ابن وہب از عروہ بن حارث) محمد بن عبد اللہ کہتے ہیں  
میں نے عروہ سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان  
کیا کہ سب سے پہلا کام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں اترنے

۱۔ میں چڑھی سے امام شافعی اور ہمارے امام احمد بن حنبل نے یہ کہا ہے کہ طواف شروع کرنے کے وقت جب حجر اسود مجھے توڑ جب سے کہ لوں کہ بسم اللہ  
اِنَّمَا نَايَا وَتَقْصِدُ نَيْفًا يَكْتَابُكَ وَقَالَ يَعْهْدُ لَكَ وَارْتِنَا عَالِئَتْنَا نَبِيَّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ امام شافعی نے اجماع سے کہ لا کہ  
صلہ نہ کر شخص سے بے ہوجا ہر کوڑ جو جسے وقت ہم کہا ہیں۔ بے ذرا لوں کہ بسم اللہ وَاَللّٰهُ اَكْبَرُ اِنَّمَا نَايَا اللَّهُ وَتَقْصِدُ نَيْفًا لِحَاجَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ۔ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں منی طواف کر لینے سے نہ آیا کا احترام بولیا میں ہوتا جب تک صفا اور وہ منی ہی نہ کرے گو ان عباس سے نہ سے اس کے  
خلاف منقول ہے لیکن یہ قول جو علما کے خلاف ہے اور ان کا بخاری نے بھی اس کا رد کیا ہے حضرت سید ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مذہب ہے کہ جو تکبیر حج مرفوعہ نہ سنت کرے وہ جب بیت اللہ  
میں داخل ہو تو طواف نہ کرے جب تک عرفات سے لوٹ نہ کرے آئے کہ طواف کر لے گا تو حلال ہو جائے گا۔ اور جب کا احرام لوٹ مائے گاہ تو کبھی غیر حلال ہے خلاف ہے اور ان کا بخاری نے یہ  
باب لا کر اس قول کا رد کیا ۴۔ منہ سنہ کیا ذکر کیا وہ اس روایت میں مذکور نہیں ہے لیکن امام مسلم کی روایت میں ہے کہ علق کے ایک شخص نے ابوال اسود سے کہ تم مردوں میں سے لوں کہ جو اگر  
ایک شخص حج کا احرام باندھے ہے پر بیت اللہ کا طواف کر لے تو وہ غیر صفا اور وہ دوڑے حلال ہو جائے یا نہیں۔ ابوال اسود نے کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ جو حج کا احرام باندھے اچھے بچے کئے  
حلال نہیں ہو سکتا۔ یہ شخص بیان کیا اس نے کہا ہوسے کہ تو کہ ان عاصی اس کے خلاف مان کر میں کہ میں نے یہ شخص بیان کیا تو لوں کہ جنہوں نے حج کا احرام باندھا تھا اور وہ بی نہ  
لائے تھے یہ حکم دیا تھا کہ اس کو عمرہ کر کے اللہ سے دوسری روایت میں لوں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جب خانہ کعبہ کا طواف کر لیا تو وہ حلال ہو۔ ۱۲۔ منہ

حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْدَهُ نَوَاصًا  
ثُمَّ طَافَ ثُمَّ أَمَّ تَكُنْ عُمَرَةُ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ  
مِثْلَهُ ثُمَّ حَجَّجَتْ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ قَاوِلٌ كُنِيَ بِدَأَ  
بِهِ الطَّوَافُ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ  
يَفْعَلُونَهُ وَقَدْ أَخْبَرَنِي أُخْرَجَ أَنَّهَا أَهْلَتْ هِيَ  
وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمَرَةَ فَلَمَّا  
مَسَّحُوا الزُّكْنَ حَلَّوْا -

چومار اور صفامروہ میں بھی کی اور سرمنڈ وایا اس وقت احرام کھولا -

۲۲۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ  
فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَرُ مِنْ سَبْعَةِ ثَلَاثَةِ أَطْوَافٍ  
وَمَشَى أَرْبَعَةَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ -

۲۲۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَافِعٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
إِذَا طَافَ بِالنَّبِيِّ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ يُحِبُّ ثَلَاثَةَ  
أَطْوَافٍ وَكَيْفَ أَرْبَعَةً وَأَنَّهُ كَانَ يَسْبِقُ بَطْنَ الْمَيْمَنِ  
إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ -

باب طواف النساء مع  
الرجال وقال في ههنا من علي حدثنا

باب ۱۰۲۵ عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف  
کرنا امام بخاری فرماتے ہیں مجھ سے عمرو بن علی نے بولا

کیا وہ یہ تھا کہ آپ نے وضو کیا - پھر طواف کیا - طواف کرنے سے عمرہ  
نہیں ہوا - آپ کے بعد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے بھی ایسا  
ہی حج کیا - حضرت عروہؓ کہتے ہیں پھر میں نے اپنے والد حضرت  
زبیرؓ کے ساتھ حج کیا - ان کا پہلا کام طواف تھا - بعد ازاں میں مہاجرین  
اور انصار کو ایسا ہی کرتے دیکھا اور مجھ سے میری والدہ (اسماءؓ) نے بیان  
کیا کہ انہوں نے اور ان کی ہمیشہ (حضرت عائشہؓ) نے اور زبیر اور دیگر  
فلاں فلاں لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا جب انہوں نے حجر اسود کو

۱۵۲۰ حدیث (از ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از موسی بن  
عقبہ از تافع) عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
حج یا عمرہ کیلئے مکہ میں آتے ہی پہلے طواف کرتے اور طواف کے پہلے تین  
پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار بعد کے پھیروں میں معمولی چال سے چلتے  
پھر طواف کا دو گانہ ادا کرتے - پھر صفامروہ کا طواف کرتے -

۱۵۲۱ حدیث (از ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از عبد اللہ بن تافع)  
عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ  
کا طواف طواف قدوم (مکہ میں پہنچنے کی سلامی) کرتے تو اول کے تین  
پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں معمولی چال سے - اور صفاو  
مروہ کے درمیان نلے کے نشیب میں دوڑ کر چلتے تھے

۱۰۲۵ میں حج کا احرام باندھ کر سب مکہ میں آ کر طواف کرتے اور طواف سے یہ نہ ہوتا کہ ان کا احرام کھل جائے یا حج گیارہ بجائے جیسے ابن عباسؓ  
کہتے ہیں ۱۲ منہ ۱۰ اب وہاں حاجیوں کے پھیلانے کے لئے دو سبز پتھروں کے نشان قائم کر دیئے گئے ہیں ۱۲ منہ

أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي  
عَطَاءٌ إِذَا مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ  
الطَّوْفَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ كَيْفَ مَنَعَهُنَّ  
وَقَدْ خَافَ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ قُلْتُ بَعْدَ النِّجَابِ  
أَوْ قَبْلُ قَالَ إِنْ لَعَبَرِي لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ  
بَعْدَ النِّجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يَخْلُطُهُنَّ  
الرِّجَالُ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَخْلُطُهُنَّ فَكُنَّ  
عَاشِرَةً تَطُوفُ خِجْرَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا  
تَخْلُطُهُمْ فَقَالَتْ أَمْرًا أَطْلُقِي  
نَسْتَلِمُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ  
أَطْلُقِي عَنْكَ وَأَبَتْ يَخْرُجْنَ مَتَكِرَاتٍ  
بِاللَّيْلِ فَيَطْفَنَ مَعَ الرِّجَالِ وَلَكِنَّهُنَّ  
كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ فَمُنَّ حِلْنُ  
يَدْخُلْنَ وَأَخْرُجَ الرِّجَالُ وَكُنْتُ  
أَنْفِي عَاشِرَةً أَنَا وَعَبِيدُ بْنُ عَمِيرٍ  
هِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِي نَبِيْرٌ قُلْتُ وَ  
مَا حِجَابُهُمَا قَالَ هِيَ فِي قُبَّةٍ تَرْكَبُهَا  
لَهَا غِشَاءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ  
ذَلِكَ وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دُرْعًا مُوَرَّدًا -

ابو عاصم از ابن جریر سے روایت کیا کہ جب ابن ہشام  
نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے روکا تو  
عطاء بن ابی رباح نے کہا انہیں کیسے منع کر رہا ہے  
حالانکہ امہات المؤمنین نے مردوں کے ساتھ طواف  
کیا۔ ابن جریر نے پوچھا کیا حجاب کے حکم نازل ہونے  
سے پہلے کی بات ہے یا بعد کی؟ تو انہوں نے کہا مجھے اپنی  
زندگی کی قسم ہے میں نے ایسا طواف حکم حجاب کے بعد بھیجا  
ابن جریر نے کہا کیا مرد عورت ملے جلے رہتے تھے۔ فرمایا  
نہیں حضرت عائشہؓ ایک الگ کونے میں مردوں سے  
الگ تھلگ رہ کر طواف کرتیں۔ مردوں میں شامل نہ ہوتیں  
ایک عورت نے ان سے کہا۔ اے ام المؤمنین! چلیے حجر  
اسود کو بوسیدیں۔ انہوں نے کہا تو جا حرم میں نہیں چوتی  
عورتیں رات کو اس طرح نکلتیں کہ چھپانی نہ باتیں اور مردوں  
کے ساتھ طواف کرتیں۔ البتہ مستورات جب کعبہ کے اندر  
جانا چاہتیں تو کھڑی رہتیں مردوں کو پہنچنے تک لیا جاتا  
پھر وہ داخل ہوتیں۔ اور میں اور عبید بن عمیر حضرت  
عائشہؓ کے پاس جایا کرتے۔ وہ شیر بہاڑ پر بٹھری تھیں۔  
(مقام مزدلفہ میں) ابن جریر نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا  
آپ کا پردہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا ایک ترکی قبہ میں تھیں  
اس پر پردہ پڑا تھا۔ بس ہمارے اور ان کے درمیان یہی پردہ

تھا۔ میں نے دیکھا۔ ام المؤمنین کلابی کرتے پہنے ہوئے تھیں۔

لہ عطاءؓ تو ابھی مطلب یہ ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرتے دیکھا۔ اور جب عطاء نے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ایک مدت گزر چکی تھی تو طواف ہے کہ حجاب کے بعد یہ معاملہ ہوا۔ ۱۲ منہ ۱۳ منہ مطاف کا دائرہ وسیع ہے۔ حضرت عائشہؓ وہ ایک طرف رہ کر طواف کرتیں اور مرد بھی طواف کرتے رہتے تھے۔ جسے نسوان میں خجروہ ہے زائے مجھے سے یعنی آڑ میں رہ کر طواف کرتیں ۱۲ منہ۔ ۱۳ منہ حضرت عائشہؓ کے لباس پر عطاءؓ کی نظر پڑی یہ کچھ متنبہ نہیں ہے عورت کے اعضاد و پوشے رہنا چاہئیں کہ اس کا لباس۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ کہ ازواج مطہرات کا حجاب یہی تھا کہ ساتر کر کے پہنتے رہیں نہ کہ چادر یا دھاریں بند رہیں عمر بن الخطابؓ کے باوجود نکلیں جیسے ہندوستان میں رواج ہے ہندوستان کا پردہ بالکل ایسی ہے نہ شرعی حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عطاءؓ اور کسی مقام میں جمع ہوئے تھے جیسے مجلس عطا یا نماز جمعہ یا عید یا طواف یا حج یا اور ثواب کے کاموں میں گواہی عطا یعنی بالکل میل جول جائز نہیں ۱۲ منہ۔

۲۲۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ذَوْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَكُوتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ دَرَاءِ النَّاسِ أَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطَفْتُ مِنْ دَرَاءِ النَّاسِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنِينٌ أَصْلَى إِلَى جَنَابِ بَيْتٍ وَهُوَ يَقْرَأُ الطَّوْرَ وَكِتَابَ مُسْطُورٍ -

### بَابُ الْكَلَامِ فِي الطَّوْفِ

۲۲۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلِمَانُ بْنُ أَحْوَلٍ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يُطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رُبَطَ يَدُهُ إِلَى الْإِنْسَانِ بِسَبْرٍ أَوْ بِحَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ خُذْ يَدَهُ -

### بَابُ ۱۵۲ إِذَا رَأَى سَيِّئًا أَوْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فِي الطَّوْفِ قَطَعَهُ -

۲۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سَلِمَانَ بْنِ أَحْوَلٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِرَمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ -

۱۵۲۲ حدیث (از اسمعیل از مالک از محمد بن عبد الرحمن بن نوفل از عروہ بن زبیر از زینب بنت ابی سلمہ) ام سلمہؓ فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں ہمارے بچوں (پیدل طواف نہیں کر سکتی) آپ نے فرمایا سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لے۔ چنانچہ میں نے لوگوں کے پیچھے رہ کر طواف کیا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کی قرأت میں سورہ طور تھی۔

### بَابُ ۱۵۲ طَوَافٍ مِیں باتیں کرنا۔

۱۵۲۳ حدیث (از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریج از سلمان احول از طاووس) ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کا طواف کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک آدمی کو دیکھا کہ اپنے ہاتھ دوسرے آدمی کے ساتھ بندھ لیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے کاٹ دیا۔ پھر فرمایا ہاتھ پکڑ کر اسے لے چل سہ۔

### بَابُ ۱۵۲ جب طواف میں کسی کو باندھا ہو دیکھو

یا اور کوئی مکروہ چیز تو اسے کاٹ سکتا ہے۔

۱۵۲۴ حدیث (از ابو عاصم از ابن جریج از سلیمان احول از طاووس) ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کعبہ میں باگ یا رسی سے بندھا ہوا طواف کرتا دیکھا۔ آپ نے اسے کاٹ دیا۔

۱۵۲۵ حدیث (از ابو عاصم از ابن جریج از سلیمان احول از طاووس) ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کعبہ میں باگ یا رسی سے بندھا ہوا طواف کرتا دیکھا۔ آپ نے اسے کاٹ دیا۔



## باب ۱۵۳ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَحُمُّ مُشْرِكًا

۲۲۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا  
اللَيْثُ قَالَ تَنَايُوسُ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ حَدَّثَنِي  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنَا أَنَّ  
أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَهُ فِي الْحُجَّةِ الَّتِي آمَرَهُ عَلَيْهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حُجَّةِ الْوُدَّاعِ  
يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَوِّنُونَ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُمُّ  
بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ -

## باب ۱۵۴ إِذَا وَقَفَ فِي الْقَوَاعِ

وَقَالَ عَطَاءٌ فِيمَنْ يَطُوفُ مَقَامَ  
الصَّلَاةِ أَوْ يَدْفَعُ عَنْ مَكَانِهِ إِذَا  
سَلَّمَ يَرْجِعُ إِلَى حَيْثُ قَطَعَ عَلَيْهِ  
فَيْدُنِي وَيَدْفَعُ كَوْثُوكَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ -

## باب ۱۵۵ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْهُمُوعَهُ رَكَعَتَيْنِ  
وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي  
لِحُلِّ سُبُوحٍ رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ يُمَيْلُ  
ابْنُ أُمَيَّةَ قُلْتُ لِلْمُزْهَرِيِّ إِنَّ عَطَاءَ

## باب ۱۰۲۸ كَوْنِي شَخْصًا بِرَهْنَةٍ يُوَكِّرُمِي اللَّهُ

کا طواف نہ کرے اور نہ مشرک حج کو آئے۔

(الرحمن) حضرت ابو ہریرہ کو چند لوگوں کے ساتھ حضرت ابوبکر  
صدیقؓ نے اس حج میں جو حجة الوداع سے پہلے تھا اور اس حج کا  
امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو بنایا تھا، ذوالحجہ کی  
دسویں تاریخ میں یہ اعلان کرنے کے لئے لوگوں میں بھیجا کہ آئندہ  
یعنی اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ  
ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے۔

## باب ۱۰۲۹ اگر طواف کرتے کرتے ٹھہر جائے تو کیا

حکم ہے؟ عطاء کہتے ہیں ایک شخص طواف کر رہا ہو پھر  
نماز کی تکبیر ہو یا دوران طواف ہٹا دیا گیا ہو تو موقع  
پاکرو ہیں سے طواف جاری کر گیا، جہاں سے اسے ہٹایا  
گیا چٹو۔ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد الرحمن بن ابی بکر  
سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

## باب ۱۰۳۰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے

ساتھ پھیروں کے بعد دو رکعت نماز ادا فرمائی نافع  
کہتے ہیں ابن عمرؓ ہر سات پھیروں کے لئے دو گنا ادا  
کرتے تھے اسمعیل بن امیہ کہتے ہیں میں نے زہری  
سے کہا۔ عطاء کہتے ہیں کہ فرض نماز (طواف کے بعد)

۱۔ امام ہو اگر طواف میں تہجد یا کتنا ضرور ہے جہاں جاہلیت کے زمانہ میں اور یہ تو فیاں تھیں ایک یہ بھی تھی کہ کنگہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا کرتے اور کہتے کیا کر  
جین کوں کہیں کریم نے کتنا کہتے ہیں ان کا تاؤ لانا بہتر ہے ۱۲ منہ ۱۳ امام بن بصری سے منقول ہے اگر کوئی طواف کر رہا ہو اور نماز کی تکبیر ہو تو طواف چھوڑے  
جماعت میں شریک ہو جائے اور نماز کے بعد نماز نہ طواف شروع کرے امام بخاری نے عطاء کا قول لا کر ان پر رو کیا امام مالک نے اور امام شافعی نے کہا کہ فرض  
نماز کے لئے اگر طواف چھوڑے تو نماز کربت ہے لیکن نفل نماز کے واسطے اگر چھوڑے تو نماز نہ شرعاً نہ ادا ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہر حال میں بناء  
درست ہے۔ حناہ کہتے ہیں طواف میں برالات واجب ہے اگر عشاء یا سہو امالات چھوڑے تو طواف صحیح نہ ہو گا مگر نماز فرض یا جنازہ کے لئے قطع کن جائز  
جانتے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ یعنی جتنے پھیرے کر چکا ہے ان کو قائم رکھ کر سات پھیرے پوسے کرے ۱۲ منہ ۱۳ عطاء کے قول کو عبد البرزاق نے اور ابن عمر کے قول کو عبد  
ابن منصور نے اور عبد الرحمن کے قول کو بھی عبد البرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ اس کو عبد البرزاق نے ثوری سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم سے  
انہوں نے ابن عمرؓ سے وصل کیا ہے۔ یہ دو گنا طواف کہلاتا ہے۔ جبہ و طواف کے نزدیک سنت ہے اور حنیفہ اور مالکیہ کے نزدیک واجب ہے ۱۲ منہ

يَقُولُ تَجَزَّئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ كُنْ  
الطَّوَافِ فَقَالَ السَّنَّةُ أَفْضَلُ  
يُطْفِئُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سُبُوْعًا قَطْرًا أَوْ حَصَةً رَكْعَتَيْنِ -

۲۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخَانَا  
عَنْ عُمَرَ وَقَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ أَيْقُمُ الرَّجُلُ  
عَلَى امْرَأَتِهِ فِي الْعَمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالنَّبِيِّ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى  
خَلْفًا لِمُعَاوِذَ رَكْعَتَيْنِ فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ  
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
فَقَالَ لَا يَقْرُبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ -

بَاب ۱۵۶ مَنْ لَمْ يَقْرُبِ  
الْكُتْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى  
عَرَفَةَ وَيَرْجِعَ بَعْدَ طَوَافِ الْأَوَّلِ

۲۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ  
قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ  
قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ

پڑھنا کافی ہے۔ پھر دو گانہ طواف کی ضرورت نہیں  
انہوں نے کہا سنت کی پیروی افضل ہے۔ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طواف کے سات پھیرے  
کئے تو دو گانہ ادا کیا۔

۱۵۲۶ حدیث از زقییہ از سفیان، عمرو بن دینار کہتے ہیں۔ ہم نے  
عبداللہ بن عمرو سے دریافت کیا۔ کیا عمرہ میں صفا و مروہ میں حج  
سے پہلے جماع جائز ہے؟ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم مکہ میں تشریف لائے اور بیت اللہ کے سات پھیرے کئے۔  
پھر مقام ابراہیم کے چھپے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کا  
طواف کیا۔ اور کہنے لگے تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی  
اچھی پیروی ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ  
سے یہ مسئلہ پوچھا۔ انہوں نے کہا۔ جب تک صفا و مروہ کی  
سعی سے فراغت نہ کر لے، اپنی بیوی سے جماع نہ کرے۔

بَاب ۱۵۷ طَوَافِ قَدُومِ (طَوَافِ اَدَل) کے بعد قرب  
لغیر کئے بغیر اگر کوئی شخص عرفات میں حج کے لئے چلا  
جائے اور وہاں سے پہلے طواف کے بعد واپس ہو۔

۱۵۲۷ حدیث از محمد بن ابی بکر از فضیل از موسی بن عقبہ از کریم، عبد  
اللہ بن عباس فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں  
آئے پس سات بار بیت اللہ کا طواف کیا۔ صفا و مروہ میں سعی  
فرمائی۔ اور طواف کے بعد پھر بیت اللہ کے نزدیک تشریف نہ

لے اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا۔ قسطلانی نے کہا صحیح جہوں کا قول ہے دو گانہ طواف سنت ہے اور سورین خرمی سے منقول ہے کہ وہ جب صحیح  
عمر کے بعد طواف کرتے تو سات پھروں کے بعد دوسرے تیس کے سات پھیرے کرتے اور سورج نکلنے یا ڈوبنے کے بعد ہر سات پھیرے کے لئے دو رکعتیں پڑھ  
لیتے ۱۲ منہ ۱۵ منہ میں اس کوئی قنات نہیں اگر کوئی نفل طواف حج سے پہلے نہ کرے اور کہے کے پاس بھی نہ جائے۔ پھر حج سے فارغ ہو کر طواف الزیارات  
کرے جو فرض ہے ۱۲ منہ ۱۵ منہ اس سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ حاجی کو طواف قدوم کے بعد پھر نفل طواف کرنا منع ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے  
کاموں میں مشغول ہوں گے اور کہے سے دور پھرتے تھے یعنی محض میں اس لئے حج سے فراغت ہو گئے تاکہ آپ کو مکہ میں آنے کی اولیٰ طواف  
کرنے کی مہلت نہیں ملی ۱۲ منہ

لے گئے، حتیٰ حج کر کے عرفات سے واپس آئے لے

**باب ۱۳۲ طواف کا دو گانہ مسجد کے باہر پڑھنا**  
حضرت عمرؓ نے حرم سے بھی باہر دو گانہ طواف  
ادا کیا۔ ۱۷

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از محمد بن عبد الرحمن از عروہ  
از زینب، ام سلمہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
سلم سے اپنی بیماری کی شکایت کی۔ دوسری سند (از محمد بن حرب  
از ابو مروان یحییٰ بن ابی بکر یا غسانی از مشام از عروہ) ام سلمہ سے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ مکہ میں تھے اور روانہ ہونا  
چاہتے تھے۔ اور ام سلمہؓ نے طواف نہیں کیا تھا اور روانگی کا ارادہ  
تھا۔ آپؐ نے ان سے فرمایا۔ جب نماز صبح کی اقامت ہو تو لو اپنے اونٹ  
پر سوار رہ کر طواف کر لے اور لوگ اس وقت نماز پڑھ رہے ہوں گے۔  
چنانچہ حضرت ام سلمہؓ نے ایسا ہی کیا اور دو گانہ طواف نہیں پڑھا  
حق کر (مسجد یا مکہ سے) باہر تشریف لے گئیں۔

**باب ۱۳۳ مقام ابراہیمؑ کے پیچھے دو گانہ طواف**  
نماز پڑھنا۔

(اننادم از شعبہ از عمرو بن دینار ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے۔ آپؐ طواف کے سات  
پہرے کئے اور مقام ابراہیمؑ کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر صفا  
کی طرف تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ تمہارے لئے رسول اللہ

سَبْعًا وَسَبْعِينَ مَرَّةً وَالْمَوْجِةَ وَلَمْ يَقْرُبِ  
الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ.

**باب ۱۵۷ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ  
الطَّوَّافِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ وَ  
صَلَّى عَشْرًا خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ۔**

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ قَالَ وَ  
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُرْوَانَ  
يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكْرِيَاءَ الْغَسَّاقِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ  
عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
وَهُوَ بَيْكَةٌ وَارَادَ الْخُرُوجَ وَلَمْ يَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ  
طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَارَادَتْ الْخُرُوجَ فَقَالَ لَهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَبْتَ  
الصَّلَاةَ لِصَبْرٍ فَطُوفِي عَلَى بَعْبِكِ وَالتَّاسِرُ يُصَلُّونَ  
فَفَعَلَتْ ذَلِكَ وَلَمْ تُكْمَلْ حَتَّى خَرَجَتْ۔

**باب ۱۵۸ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَّافِ  
خَلْفَ الْمَقَامِ۔**

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ  
عُمَرَ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ  
بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ

۱۷ اس کو لام ہوتی ہے نہ کہ کیا مطلب ہے کہ طواف کا دو گانہ جب چاہے اور جہاں چاہے پڑھ لے یعنی دو رکعتیں کہ طواف کے بعد ہی یا مسجد حرام ہی میں پڑھے ۱۷

إِلَى السَّائِرِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ

فِي رَسُولِي اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

بَاب ۱۵۹ الطَّوَافُ بَعْدَ الصُّبْحِ

وَالْعَصْرِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي رُكُوعِي

الطَّوَافِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَمَا

عُمَرُ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَزَكَّابٌ حَتَّى

صَلَّى الرُّكْعَتَيْنِ بَيْنَ مِطْوَى

۲۳۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ قَالَ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ ذَرِّيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَاسًا طَافُوا بِالْبَيْتِ بَعْدَ

صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوا إِلَى الْمَذَكِرَةِ حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ

الشَّمْسُ قَامُوا يُصَلُّونَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَعَدُوا حَتَّى

إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الْكُفَى تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ قَامُوا

يُصَلُّونَ

۲۳۲ حَدَّثَنَا أَبُو هِنْدٍ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو هَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ

عَنْ تَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

۲۳۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عُمَيْرُ بْنُ هَمْدَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَفِيعٍ قَالَ

رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُطَوِّفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّي

رُكْعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ

يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُحْدِثُ بَيْنَهُمَا حَتَّى

بَاب ۱۵۹ صبح اور عصر کی نماز کے بعد طواف کرنا۔

ابن عمرؓ دو گانہ طواف طلوع شمس سے پہلے پڑھتے

تھے۔ حضرت عمرؓ نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا۔ پھر

سوار ہوئے اور دو گانہ طواف ذی طوی میں پڑھا۔

۱۵۳۰ حدیث (از حسن بن عمرؓ بن زریع از حبیب از عطاء از

عروہ) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے بعد نماز صبح

بیت اللہ کا طواف کیا پھر واعظ کے پاس جا بیٹھے۔ جب سوچ نکلتے

لگا، تو دو گانہ طواف پڑھنے لگے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ پہلے

بیٹھے رہے اور جب مکروہ وقت آیا تو نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔

۱۵۳۱ حدیث (از ابی ہند بن المنذر از ابو ہمرہ از موسیٰ بن عقبہ از تافع) حضرت

عبداللہ بن عمرؓ نے کہا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طلوع

شمس اور غروب شمس کے وقت نماز پڑھنے سے منع کرتے ہوئے سنا۔

۱۵۳۲ حدیث (از حسن بن محمد از عبیدہ بن حمید) عبدالعزیز بن رفیع فرماتے

ہیں۔ میں نے ابن زبیرؓ کو دیکھا آپ فجر کی نماز کے بعد طواف کرتے

اور طواف کا دو گانہ پڑھتے۔ عبدالعزیز کہتے ہیں۔ میں نے ابن زبیرؓ

کو دیکھا کہ وہ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ

حضرت عائشہؓ نے ان سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا نہایت تھکا کر نماز اس وقت مکروہ ہے جب سوچ نکلتی رہے جو باقوت رہے لیکن سورج نکلنے سے پہلے نماز درست ہے ۱۲ منہ ذی طوی  
ایک مقام ہے مکہ کے متصل ایک میل ۱۲ منہ شام حضرت عائشہؓ کا بھائی مذہب ہو گا کہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد مکہ میں نماز پڑھنی مکروہ ہے ۱۲ منہ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا إِلَّا مَسْلُماً هَذَا

## باب ۱۶۰ الرِّفْعُ يَطُوفُ رَكْبًا

۲۳۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا

خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ ابْنِ

عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ

بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَى الْبَعِيرِ مَلَكًا أَيْ عَلَى الرَّكْرِ أَشَارَ

إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ

۲۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُعَمَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نُفْلٍ

عَنْ عَمْرٍوَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَامَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

قَالَتْ فَسَكُوتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ أَيْ أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ قَرَأَةِ النَّاسِ

وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالْطَّوَرِ

وَكِتَابُ مَسْطُورٍ

## باب ۱۶۱ سِقَايَةُ الْحَاجِّ

۲۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَمَّادِ بْنِ أَبِي

الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حُمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمرَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ

الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِكِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنْ يُبَيِّتَ بِمَكَّةَ لِيَأْتِيَ صَاحِبِي مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ

فَإَذِنَ لَهُ -

جب بھی ان کے گھر آئے یہ دو رکعتیں پڑھیں لے

## باب ۱۶۲ مَرْهَضُ كَاسَوَارِي بِطَوَافِ كَرْنَا

۱۵۳۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا

سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

## باب ۱۶۳ حَاجِيُونَ كَوِطَانِي بِلَانَا

۱۵۳۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا

نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ عُمرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

بِئْتِ الشَّارِعَ طَوَافًا كَرْنًا - حَجْرًا سَوْدَ كَسَامِنِ سَعْدُ بْنُ مَرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ



فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ مَا مِمَّ فَخَلَفَ عِزِّهِ مَا كَانَ  
يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلَى الْبُعْبُورِ

سَادَاتُ طَوَافِ الْقَارِينِ

٢٣٩ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي تَحِيَّةِ الْوُدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ  
مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا  
يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ  
فَلَمَّا قَضَيْتُنَا حَجَّنَا أُرْسِلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى  
الشَّعْبِ فَأَعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذَا مَكَانُ عُمْرَتِكَ  
فَطَافَ الْبَايِنُ أَهْلُوا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ حَلُّوا طَوَافًا  
طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِثْنَى وَأَمَّا الَّذِينَ  
جَمَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَأَمَّا طَوَافُ الْوُدَاعِ

صرف الکو طواف کبا سه -

صرف ایک طواف کیا ہے۔

٢٢٠ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ تَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ  
دَخَلَ ابْنَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَظَهَرُوا فِي الدَّارِ  
فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ أَنْ يَكُونُ الْعَامَ بَيْنَ النَّاسِ فَيَقُولُ  
كَيْفَ دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ الْبَيْتَ فَلَوْ أَقَمْتُ فَقَالَ تَدْعُوهُمْ سُبْحَانَ  
اللَّهِ عَمَّا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ الْغَارُ فَوَيْلٌ لِي مِنْهُ وَ  
بَيْنَ الْبَيْتِ فَأَنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ

کہا اس دن آپ اونٹ پر سوار تھے اے

## ۱۰۳۸ قرآن کرنے والے کا طواف

۱۵۳۹  
حدیث (از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عروہ)  
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ہم حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) روانہ ہوئے اور عمرے کا احرام  
باندھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا جس کے ساتھ (قربانی کا) جانور ہو  
وہ حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھے۔ جب تک دونوں سے فارغ  
نہ ہوا احرام نہ کھولے۔ چنانچہ میں مکہ میں آئی تو حالفہ تھی۔ جب ہم لوگ  
حج کر چکے تو آپؐ نے مجھے (میں سے بھائی) عبد الرحمن کے ساتھ تنعیم تک  
بھیجا۔ میں نے وہاں سے عمرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا تیرے عمرے کے بدلے میں  
یہ عمرہ ہے۔ تو جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انہوں نے طواف  
(اوسنی) کر کے احرام کھول دیا۔ پھر جب منی سے واپس ہوئے تو دوسرا  
طواف کیا اور جنہوں نے حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا انہوں نے

۱۵۴۰ **حدیث** از یعقوب بن ابراہیم از ابن علیہ از یوب از نافع از حضرت ابن عمر کے بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ اپنے والد کے پاس گھر میں گئے۔ حضرت ابن عمرؓ کی سواری (حج کے لئے) تیار تھی۔ عبد اللہ بن عبد اللہ نے کہا مجھے اس سال لوگوں میں لڑائی ہونے کا خطرہ ہے کہیں لوگ آپ کو کیجے میں جانے سے روک نہ دیں۔ کاش آپ گھر میں قیام فرماتے! انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (سال حدیبیہ کے موقع پر) عمرؓ کی نیت سے روانہ ہونے لیکن کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے اگر

۱۷ گویا عکرم نے بھی کسی کدایت کو غلط سمجھا مگر لوہا و دکنی راہیت میں ہے کہ آپ نے اونٹ بٹھایا پھر دو گتیں بٹھیں تو نسیا یا اونٹ سے ترک کر کے کھڑے ہو کر پانی پیا ہو گا اور شہر بخیر  
 میں حافظین بلکہ عکرم میں تو لوگوں نے کلام کیا ہے شیعی کے فقہ ہونے کی کسی گفتگو کو نہیں کی کھڑے ہو کر پانی پینا کو عیسویوں نے منکر و رکھا ہے مگر حرم کا پانی کھڑے ہو کر پینا اسی حدیث  
 کی رو سے جائز رکھا ہے ۱۲ منہ ۱۷ نفیع میں ایک مقام شہر ہے مکہ میں تین میل پراس کو مسجد ہائے شہر کہتے ہیں اکثر لوگ اب وہیں سے عمرے کا احرام باندھا کرتے ہیں کیونکہ مکہ وہ محل کے  
 قصبہ ترین ہے جس پر ۱۲ منہ ۱۷ اور ایک ہی سیاحی کی بہرہ و علمای  
 الوجود ہے دھوپ اف اور دوسری لازم ہے اور میں دو تین سے دلیل لی ہے وہ سب ضعیف ہیں ۱۲ منہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ  
لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ  
حَسَنَةٌ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ  
مَعَ عُمْرَتِي حَجًّا قَالَ قَدِمَ قَطَافٌ لَهُمْ  
طَوَاقًا وَاحِدًا -

لئے ایک ہی طواف کیا۔

۲۲۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ تَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ  
عَامَ نَزَلِ الْحُجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ  
كَانُوا بَيْنَهُمْ قِتَالٌ قَدْ نَاخَفُوا أَنْ يُضَدُّوا وَلَهُ  
فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ  
إِذْ أَنْصَحَ كُنَّا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ أَنِّي أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ  
خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ  
الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ  
حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدًى أَشْتَرَاهُ بِفُتَيْدٍ  
وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمْ يَنْحَرُوا وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرَمٍ  
مِنْهُ وَلَمْ يَحِلِّي وَلَمْ يُفَيِّرْ حَتَّى كَانَ يَوْمَ التَّحْرِيفِ فَحَوَّ  
حَلَقَ وَرَأَى أَنَّ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بَطَوَا  
لِلدَّوْلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنَّا لَكَ فَقَدْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ ۱۶۲ الطَّوَافُ عَلَى الْوُضُوءِ

اگر مجھے بھی لوگ روکیں گے تو میں بھی وہی کروں گا جو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، بحکم آیت: اللہ کے رسول میں  
تمہارے لئے بہترین اسوہ ہے۔ پھر حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا تم  
گواہ رہو۔ میں نے حج و عمرہ دونوں کی ساتھ نہایت کر لی تھے  
بہر حال حضرت ابن عمرؓ مکہ مکرمہ پہنچے تو حج و عمرہ دونوں کے

۱۵۴۱ حدیث (از قتیبہ بن سعید از لیث از نافع) عبد اللہ بن عمرؓ نے اس  
سال جس سال کہ حجاج عبد اللہ بن زبیر سے لڑائی کرنے گیا، حج کا  
ارادہ کیا، لوگوں نے ان سے کہا۔ اس سال جنگ کا احتمال ہے،  
مبادا تم کو کعبہ جانے سے روک دیں، آپ نے فرمایا "اَقْدًا كَانَ لَكُمْ  
فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" (کوچھ) تمہارے لئے رسول کی ذات میں  
بہترین نمونہ عمل ہے۔ اگر ایسی بات ہوئی تو میں بھی آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی طرح کروں گا۔ تم گواہ ہو جاؤ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب  
کر لیا ہے۔ پھر وہ روانہ ہو گئے۔ جب مقام بیداء پہنچے تو فرمایا حج  
اور عمرہ دونوں کا ایک حال ہے۔ تم گواہ رہنا۔ میں نے اپنی ذات پر عمرہ  
کے ساتھ حج کو بھی واجب کر لیا۔ اور مقام قُذَیْد سے قربانی کا جانو بھی  
خرید کر کے ساتھ لے گئے اس میں کسی قسم کا اضافہ نہیں کیا۔ قربانی ذبح نہیں  
کی اور نہ کوئی اور کام کیا جو احرام کی حالت میں منع ہے۔ سر نہ منڈایا  
نہ بال کترائے۔ جب دسویں ذی الحجہ آئی تو قربانی کا نحر کیا (یعنی قربانی کی)  
اور سر منڈایا اور طواف قدوم جو پہلے کر چکے تھے، حج و عمرہ دونوں کی  
طرف سے اسے کافی سمجھ لیا۔ اور فرمایا آنحضرتؐ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

بَابُ ۱۶۱ طَوَافُ بَا وُضُوءٍ

پہلے عبد اللہ بن عمرؓ نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پھر انہوں نے خیال کیا کہ صرف عمرہ کرنے سے حج اور عمرہ دونوں میں قرآن کرنا بہتر ہے تو حج کی بھی نیت اللہ  
لی اور پکار کر لوگوں سے اس لئے کہہ دیا کہ اور لوگ بھی ان کی پیروی کریں رضی اللہ عنہم وارضاه ۱۲ منہ ۱۰ بعد از ایک مقام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان ذوالحلیفہ سے  
۲۲ منہ ۱۰ قُذَیْد ایک مقام ہے جہے کے پاس ۱۲ منہ ۱۰ ہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ ۱۰ جہوہ علماء کے نزدیک طواف میں طہارت یعنی با وضو ہونا  
شرط ہے اور حنفیہ کے نزدیک بے وضو بھی طواف درست ہو جائے ہے مگر گنہگار ہو گا ۱۲ منہ



۲۴۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا بَنُو

وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَوْثَرٍ الْقُرَشِيُّ أَنَّهُ سَأَلَ عَمْرُو بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ قَدْ سَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّكَ

أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدَّمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالنَّبِيِّ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ عُمَرَةُ ثُمَّ سَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوُافُ بِالنَّبِيِّ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ عُمَرَةُ ثُمَّ

عُمَرُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ سَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوُافُ بِالنَّبِيِّ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ عُمَرَةُ ثُمَّ مَعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ سَجَّ مَعِ ابْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوُافُ بِالنَّبِيِّ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ

عُمَرَةُ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ عُمَرَةُ ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَقْضُهَا عُمَرَةُ وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَبَالُؤُنَّهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوا يَبْدَعُونَ

بَشَى حَتَّى يَمْنَعُونَ أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوُافِ بِالنَّبِيِّ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُخِي وَخَالَتِي حِينَ نَقَدْنَا لَأَبْدَأَ ابْنُ بَشَى أَوَّلَ مَنِ الْبَيْتِ طَوْفَانِ بِهِ ثُمَّ أَتَاهُمَا لَا تَحِلَّانَ وَقَدْ أَخْبَرَنِي أُخِي أَنَّهُمَا أَهْلَتُ هِيَ وَ

أُخْتُهَا وَالرَّبَائِرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمَرَةَ فَلَمَّا مَسَحُوا

لَهُ اس رَوَايَتِ بَيْنَ مَذْكَورِهِمْ كَمَا لَوْ جَاءَ لَكِن مَامَ سَلَمُ كِي رَدَايَتِ مِثْلِ اس كَابِيَانِ هِيَ اِيكَ عَرَفِي مَرَدْنِي عَمْرِيْنِ عِيْدِ الرَّحْمَنِ هِيَ كَمَا تَمَّ عَرُوْدِهِ سِيْ بُوْجُوْهُ اَكْرَايَكِ شَخْصِ

حَجَّ كَا اِحْرَامِ بَانْدَه سِيْ طَوْفَا فِكْرَه وَه حِلَالِ هُو سَكْتَا هِي - اَكْرُو كِهِيْنِ هِيْنِيْ سِيْ سَلَا تُو كِهِيْنَا اِيكَ شَخْصِ تُو كِهِيْ هِيْ مِلَالِ هُو سَكْتَا هِي - مُحَمَّدِ بْنِ عِيْدِ الرَّحْمَنِ نِيْ كِهِيْ اِيْ نِيْ عَرُوْدِهِ سِيْ بُوْجُوْهُ اِيْ هِيْ نِيْ كِهِيْ حَجَّ كَا اِحْرَامِ بَانْدَه سِيْ وَه جَبَا نَكِ حَجَّ سِيْ فَا سَخْ نِيْ هُو حِلَالِ هِيْ نِيْ هُو سَكْتَا مِيْ نِيْ كِهِيْ اِيكَ شَخْصِ تُو كِهِيْ هِيْ مِلَالِ هُو جَا تِيْ هِيْ

اِيْ هِيْ نِيْ كِهِيْ اِيْ سِيْ مَرِيْ اِيْ كِهِيْ اِيْ خِيْر حِيْثِ كِهِيْ ۴ مَن سَلَمِ هِيْ سِيْ سِيْ تَرِيْمِ بَابِ نَكَلْتَا هِيْ كُوَا سِيْ سِيْ يِيْ نِيْ نِيْ ثَابِتِ مَرَقَا كُوْ طَوْفَا كِيْ شَرْطِ سِيْ مَرِيْبِ دُو سَرِيْ عَدَثِ كُوَا سِيْ سِيْ سَا حِلَالِ طَوْفَا جِيْ سِيْ سِيْ يِيْ هِيْ سِيْ حُجَّ وَ اِيْ حَقِيْ مَتَا سِيْ سَكْتَا تُو مَطْلَبِ حَامِلِ هُو جَا تِيْ هِيْ ۴ مَن سَلَمِ هِيْ سَا رَا عِيْدِ الرَّحْمَنِ مَبَاشَرِ كِهِيْ اِيْ كَا يِيْ خِيَالِ مَقَا كِيْ بُو كُوْنِيْ حَجَّ كِيْ نِيْ سِيْ سِيْ بِيْثِ الشَّرِيْ مِيْ اِيْ سِيْ كُو طَوْفَا نِيْ كُرَا جَا هِيْ جِيْ بِيْثِ كِيْ سِيْ نَارِغِ نِيْ هُو اَكْر طَوْفَا كِرِيْ كَا تُوْجِ شَخْصِ هُو كِرِيْ هُو جَا تِيْ كَا ۱۲ مَن

حَدَّثَنَا (از احمد بن عيسى از ابن وهب از عمرو بن حارث) محمد بن عبد الرحمن بن نوفل قرشي نے عمرو بن زبیر سے پوچھا (سوال کا اندازہ جواب سے معلوم ہوگا) تو وہ جواباً کہنے لگے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا

مجھ سے حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ سب سے پہلا کام جو آپ نے مکہ میں داخل ہو کر وہ یہ تھا کہ آپ نے وضو کیا پھر بیت اللہ کا طواف کیا - پھر آپ کا حج

عمرو بن بنی - بعد ازاں ابو بکر صدیقؓ نے (اپنے زمانہ خلافت میں) حج کیا انھوں نے بھی سب کاموں سے پہلے طواف کیا ان کا بھی حج عمرو بن بنی حضرت عمرؓ نے بھی اپنے عم میں ایسا کیا حضرت عثمانؓ نے بھی اپنے عم میں حج کیا ان کا پہلا

کام بھی طواف تھا ان کا حج بھی عمرو بن بنی ہوا پھر حضرت معاویہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ نے حج کیا پھر میں نے اپنے باپ زبیر بن عوام کے ساتھ حج کیا تو ان کا بھی سب سے پہلا

کام طواف بیت اللہ تھا ان کا حج بھی عمر بنی تھا بعد ازاں میں نے ماجرین و انصار کو ایسا کرتے دیکھا - ان میں سے کس کا حج بھی عمر نہیں بنا - سب کے بعد جس شخص کو ایسا کرتے دیکھا وہ حضرت ابن عمرؓ ہیں انھوں نے حج کو توڑ کر عمرؓ کو قرار نہیں دیا - اور یہ تو آج کی بات ہے - ابن عمرؓ کے پاس موجود ہیں ان سے کیوں نہیں پوچھتے ؟ اور تمام اسلاف نے حج کو توڑ کر عمرؓ نہیں

قرار دیا - جو نبی ان کے قدم بیت اللہ میں جاتے وہ طواف کرتے اور ان کا احرام نہ کھلتا تھا - اور میں نے اپنی والدہ (اسماءؓ) اور خالہ (حضرت عائشہؓ) کو دیکھا - وہ جب مکہ میں آئیں تو پہلے بیت اللہ کے پاس آ کر طواف شروع کرتیں اور ان کا احرام نہ کھلتا (یعنی حج کا احرام قائم رہتا) بعد

میری والدہ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے اولان کی بہن نے اور زبیر نے اور فلان

۱۲

۱۲

۱۲



مِمَّا تَطُوفُ بِالْقَعَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْزَلَ  
الطَّوْفَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا فَعَلْ عَلَيْنَا مِنْ  
حَرَمِ أَنْ تَطُوفَ بِالْقَعَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةَ قَالَ  
أَبُو بَكْرٍ فَاسْمَعُوا هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الرِّفْقَيْنِ بَيْنَهُمَا  
فِي الدِّينِ كَأَنَّهَا تَحْرُجُونَ أَنْ تَطُوفُوا فِي تَحَابُلَيْكَةٍ  
بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِينَ يَطُوفُونَ لَكُمْ تَحْرُجُونَ أَنْ  
تَطُوفُوا بِهِمَا فِي الْإِسْلَامِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ بِطَّوْفِ  
بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتَّى ذَكَرَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ  
الطَّوْفَ بِالْبَيْتِ -

جن کا حضرت عائشہؓ نے ذکر کیا (یعنی منات کے بجاری) سب کے  
سب صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے۔ جب اللہ نے قرآن میں بیت اللہ  
کا طواف بیان فرمایا اور صفا و مروہ کا ذکر نہ کیا تو وہ لوگ کہنے لگے یا رسول  
اللہ! ہم تو از زمانہ جاہلیت صفا و مروہ کا طواف کرتے تھے اور اب اللہ  
نے ان کے برعکس بیت اللہ کا طواف مذکور کیا اور صفا و مروہ کا ذکر  
اللہ نے نہیں کیا تو کیا صفا و مروہ کا طواف کرنا باعث گناہ ہے تو اس  
خیال کے ازالہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت آداری۔ صفا و مروہ اللہ  
کی نشانیاں ہیں الخ حضرت ابوبکرؓ نے دونوں باتوں کو معلوم کر لیا تو یہ  
نتیجہ نکالا کہ میرے خیال میں یہ آیت دونوں رفیقوں کے متعلق نازل ہوئی ہے  
اس فرقے کے متعلق بھی جو زمانہ جاہلیت طواف صفا و مروہ کو مذموم سمجھتے

تھے اور اس گروہ کے بارے میں بھی جو زمانہ جاہلیت طواف صفا و مروہ کرتے تھے لیکن بعد از اسلام چونکہ ابھی تک اللہ نے طواف  
بیت اللہ کے ساتھ طواف صفا و مروہ کا ذکر نہیں کیا تھا۔ اس لئے طواف صفا و مروہ کو گناہ سمجھا۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں  
یعنی صفا و مروہ کے طواف کا ذکر بھی اس آیت میں بیان کر دیا إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الخ۔۔۔ آخر تک۔

## باب ۱۶۶ - مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ

بَابُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَحَالِ ابْنِ مَكْرَمٍ

السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِي عَدَّادٍ إِلَى دُفَّاقٍ

بَنُو أَبِي حُسَيْنٍ -

## باب ۱۶۷ - صفا و مروہ میں سعی کرنے کا بیان - ابن عمرؓ

کہتے ہیں بنی عداد کے گھر سے لے کر بنی الواحین کے کوچہ

تک سعی ہے (باقی جگہ معمولی چال)

## ۲۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا

عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ

ابْنِ مَكْرَمٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

طَافَ الطَّوْفَ الْأَوَّلَ حَبَّ قَدَاكَ وَحَفْطَ أَرْبَاعًا وَكَانَ

يَسْعَى بِلَيْلِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ

لِنَافِعٍ أَمَّا عَبْدُ اللَّهِ فَيَسْعَى إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِي

حدیث (از محمد بن عبد از عیسی بن یونس از عبد اللہ بن عمر از نافع)  
ابن عمرؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ آکر طواف قدوم  
کرتے تو تین پھیریوں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیریوں میں معمولی چال چلتے  
صفا و مروہ کے طواف کے وقت نالے کے نشیب میں سعی کرتے۔ عبد اللہ  
کہتے ہیں میں نے حضرت نافعؓ سے پوچھا کیا عبد اللہ بن عمرؓ جب  
رکن یمانی کے پاس پہنچتے تو معمولی چال سے چلتے۔ انہوں نے کہا

اے تو صفا و مروہ کا طواف حج و عمرہ کا ایک رکن ہے جس کے بغیر حج یا عمرہ پورا نہ ہوگا چہو علماء کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہؒ اس کو واجب کہتے ہیں ۱۲ مسند  
ابن عباد کا گھر اور بنی الواحین کا کوچہ اُس زمانہ میں مشہور ہوگا۔ اب حاجیوں کی شناخت کے لئے دوڑنے کے مقام میں

دو سیز منار سے بنا دیئے گئے ہیں ۱۲ مسند

قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْ يُذَاحِمَ عَلَى الرُّكْنِ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدْعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ -

۲۳۵ - حَدَّثَنَا عَنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمرُو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمرُو بْنِ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمرَةٍ وَلَمْ يَطْفِ بِبَيْنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَّامِي أَمْرَانَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّيْ خَلْفَ الْمَقَامِ رُكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَسَأَلْنَا جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَقْرُبُكُمَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ -

۲۳۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمرُو قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلَّيْ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَبَّحَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۲۳۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَبْنِ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ فَكُذِّهْتُمْ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ نَعَمْ لَا تَمَّا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى رَأَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا

نہیں۔ البتہ اگر ہجوم ہوتا تو حجر اسود کے پاس آہستہ چلتے کیونکہ اسے بغیر چومے نہ چھوڑتے۔

۱۵۴۵ حدیث (از علی بن عبد اللہ از سفیان) عمرو بن دینار کہتے ہیں ہم نے ابن عمرؓ سے سوال کیا۔ اگر کوئی شخص بیت اللہ کا طواف عمرے کے ہمارے میں کرے لیکن صفا و مروہ کا طواف ابھی اس نے نہ کیا ہو، تو کیا وہ بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) تشریف لائے تو بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور مقام ابراہیمؑ کے چھ دو رکتیں ادا کیں اور صفا و مروہ پر سات پھرے کئے اور تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ہم نے جابر بن عبد اللہ سے (یہی مسئلہ) پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ بیوی سے صحبت اس وقت تک نہ کرے جب تک صفا و مروہ کا طواف نہ کر لے۔

۱۵۴۶ حدیث (از زکی بن ابراہیم از ابن جریج از عمرو بن دینار) فرماتے ہیں۔ میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا وہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر دو رکتیں ادا کیں (دو گنا طواف) پھر صفا و مروہ میں سعی فرمائی۔ عبد اللہ بن عمرؓ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد یہ آیت پڑھی۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ -

۱۵۴۷ حدیث (از احمد بن محمد از عبد اللہ) عاصم احوال کہتے ہیں میں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا۔ کیا آپ صفا و مروہ میں سعی کرنا ناپسند سمجھتے تھے۔ انہوں نے کہا ہاں! اس لئے کہ یہ ایک زمانہ جاہلیت کے شوائب میں شمار ہوتی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (ترجمہ) بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں، جو کوئی حج بیت اللہ کرے یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں، اگر ان کا طواف کرے (تو پھر ہم نے سعی شروع کی)

۱۵۴۸ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ اس میں صفا و مروہ کے ساتھ پھرے کرنا مذکور ہے جو کہ صفا و مروہ کی سعی حج اور عمرے کا رکن ہے تو اس سے پہلے اگر صحبت کرے گا تو حج اور عمرہ باطل ہو جائے گا اور دم سے اس کا تدارک نہیں ہو سکتا لیکن خفیہ کے نزدیک دم سے اس کا تدارک ہو جائے گا ۱۲ مکہ میں مضمون اس روایت کے موافق ہے حضرت عائشہؓ سے اور اگر کسی کے انکار صفا و مروہ کی سعی کو مبرا سمجھتے تھے ۱۲۴۸

۲۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرى الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ زَادَ الْحَمِيدُ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ -

۵۴۸ حدیث (از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو بن دینار از عطاء، ابن

عباس فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کے طواف میں سعی فرمائی کیونکہ آپ مشرکین کو اپنی قوت دکھانا چاہتے تھے۔ حمیدی نے بھی یہی حدیث بیان کی ہے لیکن سند کے الفاظ یوں ہیں۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ رَکَوِیَا سُفْيَانُ کَاسَمَاعٍ عَمْرُو سَمِعَ اور عمرو کا سماع عطاء سے لہذا احتیاطاً الفاظ موجود ہے اور موجودہ حدیث میں سفیان عن عمرو بن دینار عن عطاء سے سماع تصریح سے نہیں ہے۔

سبحان اللہ محدثین کرام نے کتنی جانفشانی سے علم حدیث کی تحقیق کی۔ حدیث اور عن سمعت، اخبارنا اور قال، سب کا الگ الگ مقام متعین کیا۔

بَاب ۱۶ تَقْضَى الْحَاجُّ الْمُنَاسِكَ

كُلُّهَا إِذَا الطَّوْفَ بِالْبَيْتِ وَزَادَ اسْمِي عَلَى غَيْرِ وَصُوِّ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۲۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَكَانَ حَاضِرٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ فَتَكُونُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفْعَلِي كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهَرِي -

بَاب ۱۷ حَيْضُ وَالْي عَوْرَتِ كَوَسْوَأَ بَيْتِ اللَّهِ كَ

طَوَافِ كَ سَبِّ ارْكَانِ بِجَالَانِ چاہئیں۔ نیز بغیر وضو، صفا و مروہ میں سعی کرنے کا بیان۔

۵۴۵ حدیث (عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد الرحمن بن قاسم از والدہ عائشہ)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں مکہ میں آئی تو حالت حیض میں تھی میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا جس طرح حاجی ارکان حج جلالاۓ میں اسی طرح تو بھی سب ارکان ادا کر صرف بیت اللہ کا طواف نہ کر جب تک کے ناپاک نہ ہو۔

۲۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَهَّابِ حَرٌّ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمَعْلَمِ عَنْ عَطَاءٍ

۵۵۰ حدیث (از محمد بن مثنیٰ از عبد الوہاب) دوسری سند۔ (خلیفہ بن خیاط از

عبد الوہاب از حبیب معلم از عطاء) جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے حج کا احرام باندھا سو اے

۱۔ ارکان کا یہ خیال باطل ہے کہ مسلمان مدینہ کی آب و ہوا سے کمزور ہو گئے ہیں ۱۲ منہ مسئلہ باب کی حدیثوں سے پہلا حکم تو ثابت ہوتا ہے لیکن دوسرے حکم کا ان میں ذکر نہیں ہے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جن میں امام مالک سے اتنا زیادہ منقول ہے کہ صفا و مروہ کا طواف بھی نہ کر ابن عبد البر نے کہا۔ اس زیادت کو صرف بھی نہیں لیا پوری نے نقل کیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے اسناد صحیح ابن عمر سے نقل کیا کہ حیض والی عورت سب کام کرے گی بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرے ابی بکر نے ابن بطلال نے کہا امام بخاری نے دوسرا مطلب باب کی حدیثوں سے اون کا لاکہ اس میں ہے سب کام کرے حاجی کرتے ہیں صرف بیت اللہ کا طواف نہ کر تو معلوم ہے کہ صفا و مروہ کا طواف بے وضو واجب طہارت درست ہے اور ابن ابی شیبہ نے اس طرح سے لاکہ کہ طواف کے بعد

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أَهْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةُ وَقَدِمَ عَلَى مَنِ الْيَمَنِ وَمَعَهُ هَدْيٌ فَقَالَ أَهْلَتُ بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُذْرَةً وَيَكُونُوا أَنْتُمْ يَقْصِرُونَ وَأَوْ يَحْلُوا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا أَنْطَلِقُ الْغَيْثُ وَذَكَرَ أَحَدًا يَنْطَلِقُ مِنْهَا قَبْلَكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيُ لَأَخَلْتُ وَحَاصَّتْ عَائِشَةُ فَفَسَكَّتِ ابْنَتَا سَيْدِ كُلِّهَا فَاثْنَاهَا لَمْ تَطْفُ بِالنَّبِيِّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَنْطَلِقُونَ بِحُجَّةٍ وَعُذْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِحُجَّةٍ فَأَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجْرَانَ أَنْ يَخْرِجَ مَعَهَا إِلَى النَّجْعِ فَأَعْمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہؓ کے کسی کے پاس قربانی کا جانور نہ تھا۔ جب آپ مکہ مکرمہ میں پہنچے تو حضرت علیؓ بھی یمن سے تشریف لائے۔ ان کے ساتھ قربانی کا جانور تھا۔ آپ نے ان سے پوچھا۔ تم نے کونسا احرام باندھا؟ حضرت علیؓ نے کہا وہی جو آپ نے باندھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماسوائے قربانی لانے والوں کے سب کو حکم دیا کہ حج کو عمرہ بنا دیں۔ اور طواف کریں اور بال کترائیں اور احرام کھول ڈالیں۔ البتہ جن کے پاس قربانی کا جانور ہو (وہ احرام نہ کھولیں) یہ سن کر صحابہ نے کہا کیا ہم منیٰ میں اس حالت میں جائیں کہ ہمارے ناپاک قطرے ٹپک رہے ہوں۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا۔ اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول ڈالتا۔ حضرت عائشہؓ نہ حاضر ہوئیں۔ انہوں نے حج کے سب احکام پورے کئے صرف بیت اللہ کا طواف نہ کیا جب حیض سے پاک ہوئیں اس وقت طواف کیا۔ وہ کہنے لگیں یا رسول اللہ! آپ توجہ و عمرہ دونوں کر کے جاتے ہیں اور میں صرف حج کر کے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن ابی بکرؓ (ان کے بھائی) کو حکم دیا کہ وہ ان کے ساتھ تیغ تک جائیں۔ انہوں نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

جائیں۔ انہوں نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

۲۵۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فَقَدِمَتْ امْرَأَةٌ فَفَزَعَتْ تَصْرِيحِي خَلْفِي فَقَدِمْتُ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِثْنِي عَشْرَةَ عَزْدَةَ وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي مَيْتِ عَزْدَةَ قَالَتْ

۱۵۵۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فَقَدِمَتْ امْرَأَةٌ فَفَزَعَتْ تَصْرِيحِي خَلْفِي فَقَدِمْتُ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِثْنِي عَشْرَةَ عَزْدَةَ وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي مَيْتِ عَزْدَةَ قَالَتْ

فَمَا تَدَّأَىٰ لِكُلِّهِمْ وَتَقَوْمُهُ عَلَى الْمَرْحُومِ فَسَأَلَكَ الرَّحْمَنُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هَلْ عَلَىٰ أَحَدِنَا  
بَأْسٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جَلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ قَالَ  
لَيْسَ بِهَا صَاحِبَتُهُمَا مِنْ جَلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدَا الْخَيْرَ وَ  
دَعْوَةُ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلَهَا  
أَوْقَالَكَ سَأَلْنَا هَا قَالَتْ وَكَانَتْ لِأَخِي كُرْسِيُّ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْدِي (الْأَقَالَتْ سَأَلْتُ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ  
فَعَمِي بِمَا قَالَتْ لِيُخْرِجَ الْعَوَاقِي وَذَوَاتِ الْحُدُورِ أَوْ  
الْعَوَاقِي وَذَوَاتِ الْحُدُورِ وَالْحَقِّ فِي شَهَادَتِ الْخَيْرِ وَدَعْوَةِ  
الْمُسْلِمِينَ وَيَقْرَأَ الْحَمْدُ الْمَعْلَى فَقَالَتْ الْمَالِكِيُّ فَقَالَتْ  
وَلَيْسَ تَهْدِي عَرَفَةَ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا -

دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر ہم میں سے کسی عورت کے پاس  
 چادر نہ ہو تو کچھ بڑا تو نہیں اگر وہ عید گاہ نہ جائے۔ آپ نے فرمایا  
 اس کی سہیلیاں اپنی چادر اسے اوڑھا دیں مستورات کو چاہیے کہ وہ  
 نیک کام اور مسلمانوں کی دعا و میں شریک ہوں (عید گاہ جائیں) ام  
 عطیہ جب خود بصرے میں آئی تو حضرتؐ کہتی ہیں میں نے یا ہم نے ان سے  
 یہ حدیث پوچھی۔ ام عطیہ کی عادت تھی کہ جب بھی آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا نام لیتی تو ”میرا باپ آپ پر صدقے“ کا لفظ آپ کے نام کے متنا  
 ضرور لیتی۔ میں نے پوچھا کیا تم نے ایسا فرماتے سنا ہے انہوں نے کہا ہاں  
 ”میرا باپ آپ پر صدقے“ آپ نے فرمایا کنواریاں اور پرے والیاں یا  
 یوں فرمایا پرے والی کنواریاں اور حیض والی عورتیں (سب) نیک کام اور  
 مسلمانوں کی دعا و میں شریک ہوں، البتہ حیض والی مستورات نماز کے  
 مقام سے الگ رہیں۔ میں نے تعجباً پوچھا کیا حیض والی مستورات بھی عید گاہ  
 وفات نہیں جاتیں اور یہاں دہاں نہیں جاتیں۔ (امام بخاریؒ نے اس  
 حدیث کی طرح صفا و مروءہ سعی کے لئے جاسکتی ہے)

**باب ۱۰۳** سنی حضرات کے لئے منیٰ کو جانے وقت لطا، وغیرہ مقاموں سے احرام باندھنا۔ نیز ہر ملک کا حاجی جب عمرہ کر کے مکہ میں رہ گیا ہو۔ عطار بن ابی یاح سے سوال کیا گیا۔ جو شخص منیٰ کا باشندہ ہو، کیا وہ حج کے لئے بکتیک کہے؟ انہوں نے کہا ابن عمرؓ اٹھویں ذوالحجہ کو ظہر کی نماز پڑھ کر جب اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے تو لبیک کہتے

**بَابُ الْإِفْهَالِ مِنَ الْمُلَاةِ**  
وَعَبْرَهَا لِلْمَكِّيِّ وَالْمَحَاجِرِ إِذَا أُخْرِجَ  
إِلَى مَكِّيٍّ وَسُئِلَ عَطَاءُ مَعِينِ الْمُحَاجِرِ  
أَيْكَيْتِ الْحَجَّ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْتُمُ  
يَوْمَ التَّوْبَةِ إِذَا صَلَّيَ الظُّهْرَ وَاسْتَوَى  
عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ

۱۱۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت غیر حلوں سے بات چیت اور ضرورت کے وقت ان کے بدن کو لمبا نہ لگا سکتی ہے۔ افسوس یہ ہر جو مسلمان عورتوں کا قدیمی شیوہ تھا، فساد کی اس جائزہ ان کی عورتیں ہر جنگ میں اپنی قوم پر ہاروں کی دوا اور ادا اور خدمت کرتی ہیں اور وہ بیعت الحنفیہ کی عورتیں کو لمبا کر دوں میں بھی سہمہ دہی کا مضمون کا فر ہے اور ان کی ملک کے مسلمانوں پر پوشمنوں کا پرچم ہوتا ہے تو دوسرے ملک کے مسلمان غشی سے تماشا دیکھتے رہتے ہیں ۱۲۔ منہ ۱۱ یعنی جیسا کہ ان کی بہن نے بیان کیا تھا ۱۳۔ منہ ۱۲ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ حیض والی طواف نہ کرے جو تہجد باب کا ایک مطلب ہے کہ جو تکبیر میں والی عورت کو جب نماز کے مقام سے الگ رہنے کا حکم ہوا تو اگلے کے پاس جانا بھی اس کو جائز نہ ہوگا بعضوں نے کہا باب کا دوسرا مطلب بھی اس حدیث سے نکلا ہے یعنی عفا و مروہ کی سعی کا حشر کہ سکتی ہے کیونکہ حافظہ عرفات کا وقف کر سکتی ہے اور عفا و مروہ عرفات کی طرح ہے ۱۲۔ منہ ۱۱ بطور امکہ کا نمیدان ہے ۱۲۔ منہ ۱۱ اس کو معین بن منصور نے وصل کیا۔ مطلب یہ ہے کہ شیعہ کا رہنے والا دالہ متع کیے دالہ ج کا احرام عکبری سے باندھے اور کوئی خاص جگہ کی تعیین نہیں ہے۔ مکہ میں ہر مقام سے احرام باندھ سکتا ہے اور افضل یہ ہے کہ اپنے گھر کے دروازے کے احرام باندھے ۱۲۔ منہ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْلَلْنَا حَتَّى يَوْمَ  
التَّوْبَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بَيْتَهُ الْبَيْتِ  
بِالْحَجِّ وَذَالَ أَوَّلِ الزَّيْبُرِ عَنْ جَابِرٍ  
أَهْلَكْنَا مِنَ الْبَطْخَاءِ وَقَالَ عَبْدُ بَن  
جُرَيْجٍ لَدُنْ عُمَرَ رَأَيْتُكَ إِذَا أَكُنْتَ  
بِمَكَّةَ أَهْلَ النَّاسِ إِذَا أَرَادُوا الْإِهْلَالَ  
وَلَمْ تُهْمَلْ أَنْتَ حَتَّى يَوْمَ التَّوْبَةِ فَقَالَ  
لَهُ أَرَأَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلُ  
حَتَّى تَنْبَعَثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ -

عبدالملک نے عطاء سے روایت کیا، انہوں نے جابرؓ  
انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
(بحالت احرام) آئے (مکہ میں) پھر آٹھویں تاریخ تک ہمارا  
احرام کھلا رہا۔ آٹھویں تاریخ کو مکہ کو ہم نے نبی پشت پر کیا  
اور حج کا تلبیہ پڑھا۔ ابوالزبیر نے جابر سے نقل کیا ہم نے بطحا سے  
احرام باندھا اور عبید بن جریہ نے ابن عمرؓ سے کہا۔  
میں دیکھا ہوں جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ تو  
ذوالحجہ کا چاند دیکھتے ہی حج کا احرام باندھتے ہیں اور  
تم آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے۔ انہوں نے  
جواب دیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

جب تک آپ اونٹنی پر سوار نہ ہوتے احرام نہ باندھتے تھے

**باب ۶۹** اَبْنُ يَصْلِي الظُّهْرَ  
فِي يَوْمِ التَّوْبَةِ -

**باب ۱۰۴۴** آٹھویں ذوالحجہ کو آدمی نماز  
ظہر کہاں پڑھے؟

۲۵۲ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُشَيْرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَجِيعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّوْبَةِ  
قَالَ بَيْنِي قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ الْفَتْحِ قَالَ  
بِالْبَطْحَاءِ ثُمَّ قَالَ أَفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ -

۱۵۵۲ حدیث (از عبداللہ بن محمد از اسحاق از سفیان) عبدالعزیز  
ابن رعیع کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک سے پوچھا،  
تمہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات اچھی طرح یاد ہو  
تو مجھے بتاؤ آپ نے بروز ترویہ (آٹھویں ذوالحجہ) ظہر اور عصر  
کی نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا منی میں۔ میں نے پوچھا پھر  
کوچ کے دن (بارہویں ذوالحجہ) عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے  
کہا محصب میں اگر۔ لیکن تو اپنے حکام کی پیروی کر۔

۱۔ اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ اس کو امام احمد اور مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ یہ حدیث خود اسی کتاب میں باب غسل الجلیس فی التعلیل  
میں موصول گذر چکی ہے اور باب اللباس میں بھی مذکور ہوگی ۱۲ منہ ۱۱ یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذوالحجہ ہی سے احرام باندھ  
کر آئے تھے اور مکہ میں حج سے فارغ ہونے تک آپؐ نے احرام کھولا ہی نہ تھا تو ابن عمرؓ نے کیسے دلیل لی اس کا جواب یہ ہے کہ اس عمر کا مطلب یہ  
ہے کہ آپؐ نے احرام باندھنے ہی حج یا عمرے کے اعمال شروع کر دیئے اور احرام میں اور حج کے کاموں میں فاصلہ نہیں کیا۔ پس اس سے نکلا آیا کہ نذر  
کار ہونے والا یا متمتع آٹھویں تاریخ سے احرام باندھے کیونکہ اسی تاریخ لوگ منیٰ روانہ ہوتے ہیں اور حج کے کام شروع ہوتے ہیں ۱۲ منہ ۱۱ جہاں  
وہ نماز پڑھیں تو بھی پڑھ لے اگرچہ افضل یہی ہے کہ جو نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں پڑھی ہے وہیں پڑھے اور سنت کی پیروی کرے کہ نہ



۲۵۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَيَّاشٍ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ قَالَ لَقِيتُ أَنَسًا

وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى مَنَى يَوْمَ النَّوْبَةِ

فَلَقِيتُ أَنَسًا إِهْبَاءً عَلَى حِمَارٍ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْيَوْمَ أَظْهَرَ قَالَ لَأَنْظُرَ

حَيْثُ يُصَلِّي أَمْرًاؤُكَ فَصَلَّى -

۵۱۲ حدیث (از علی بن مدینی (از ابو بکر بن عیاش (از عبد العزیز (از انس)

دوسری سند (اسمعیل بن ابان (از ابو بکر (عبد العزیز کہتے ہیں،

آٹھویں تاریخ کو منیٰ میں گیا۔ وہاں حضرت انسؓ سے ملاقات ہوئی

ایک گدھے پر سوار جا رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا۔ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے آج کے دن نماز ظہر کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے

کہا دیکھ جہاں تیسرے رکعت نماز پڑھیں، تو بھی وہیں پڑھے۔

## تَمَّ الْجُزْءُ السَّادِسُ وَبِتْلُوهُ الْجُزْءُ السَّابِعُ

### إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

چھٹا پارہ تمام ہوا اب اللہ چاہے تو ساتواں پارہ شروع ہوگا۔

سلہ ماکم یا بادشاہ اسلام کی اطاعت واجب ہے بشرطیکہ اس کا حکم شرع کے خلاف نہ ہو۔ جماعت کے ساتھ رہنا ضروری ہے اگرچہ صحیح ہی ہے جماعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا  
نکاح کے لئے مالک جماعت کی مخالفت کرنا بہترین نہیں البتہ اگر حکام مخالفت تصور نہ کریں تو سختی میں ترک نہ کریں۔ ابن مندک کہتے ہیں سنت یہ ہے کہ امام ظہر عصر اور غرہ غشا و طبع کی  
نماز میں سنی میں چھپے اور منیٰ کی طرف نہ وقت نکلتا درست ہے لیکن سنت یہ ہے کہ آٹھویں تاریخ کو مکہ اور ظہر کی نماز جا کر منیٰ میں ادا کرے ۱۲ عبد الرزاق

# ساتواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب منی میں نماز پڑھنے کا بیان

(از ابراہیم بن منذر از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منی میں دو رکعت نماز ادا کی، حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ نے بھی ایسا ہی کیا حضرت عثمانؓ نے بھی اپنی خلافت کے ابتدائی دنوں میں ایسا ہی کیا تھا

(از آدم از شعبہ از ابواسحاق ہمدانی) حارثہ بن وہب خرمزی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منی میں دو رکعتیں پڑھائیں اور ہمارا شمار پہلے تمام وقتوں سے زیادہ تھا۔ اور ہم اتنے بے خوف (یعنی دشمنوں سے) اور مامون پہلے نہ پہنچتے

(از قبیسہ بن عقبہ از سفیان از اعش از ابراہیم از عبد الرحمن ابن یزید) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں ادا کیں۔ حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ بھی دو رکعتیں، حضرت عمرؓ کے ساتھ بھی دو رکعتیں

۱۷ اب یہ ہے کہ منی میں قصر کرے یا نہ کرے ۱۲ منہ ۱۵ اور پگڈنڈ چکے کہ حضرت عثمانؓ نے پچھلے برس اپنی خلافت میں منی میں نماز کا قیام فرمایا اور پوری نماز پڑھی لیکن دوسرے صحابہ سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ فعل خلاف سنت سمجھا ۱۲ منہ

باب ۱۰۴ الصلوۃ منی

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمُنٍ الْمُنْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ أَبِي شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الرُّكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خَلْفَتِهِ

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ الْمُهَذَّبِ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بَيْنَ الرُّكْعَتَيْنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قُطُوعًا مِنْهُ بَيْنَ الرُّكْعَتَيْنِ

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُثْمَةَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ الْأَعَشِ عَنْ أَبِي أَيْمُنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ

وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَعْتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَعْتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بَيْنَهُمُ الطَّرِيقُ  
فَيَا لَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رُكُوعَاتٍ مَقْبُولَاتٍ -

### باب ۱۴۶ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ -

۱۵۵۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ سَمِعْتُ  
عُمَيْرَ أُمُوًّا أَمِيرَ الْفُضُلِ عَنْ أَمِيرِ الْفُضُلِ شَلَّةَ النَّاسِ  
يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشَرَاءِ فَرَسٍ

### باب ۱۴۷ التَّلْبِيَةُ وَالْعُكْبُرُ

إِذَا عَدَا مِنْ مِيقَاتٍ إِلَى عَرَفَةَ -

۱۵۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ التَّقْفِي أَنَّهُ سَأَلَ  
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَكُثَيْبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مِيقَاتٍ إِلَى عَرَفَةَ  
كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمِيلُ مِنَّا الْمُهَلُّ  
فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمَكْبَرُ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ -

### باب ۱۴۸ التَّهَجُّدُ بِالرَّوَاكِ

يَوْمَ عَرَفَةَ -

۱۵۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ

پھر ان حضرات کے بعد تمہارے طریقے مختلف ہو گئے۔ کاش ان  
چار رکعتوں (جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پڑھنے لگے) کے بدلے مجھے  
دو رکعتیں ماضی ہو تیں جو قبول ہو تیں۔

### باب عرفہ کے دن روزہ رکھنا

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از سالم از عیر یعنی ام  
الفضل کے غلام) ام الفضلؓ فرماتی ہیں لوگوں نے شک کیا کہ آیا عرفہ  
کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں یا نہیں؟ چنانچہ میں  
نے پیچھے کی کوئی چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجی۔ آپؐ نے  
اسے پی لیا (گویا آپ کو روزہ نہیں تھا)

### باب منی سے عرفہ کو روانگی صبح کے وقت لتبک

اور اللہ اکبر کہنا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک) محمد بن ابی بکر ثقفی نے حضرت  
انسؓ سے پوچھا۔ دونوں صبح کو منی سے عرفات کو جا رہے تھے، عہد  
نبوی میں آج کے دن آپ حضرات کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب  
دیا کوئی تلبیہ پڑھتا کوئی تکبیر کہتا اور کسی بات پر اعتراض نہ ہوتا

### باب عرفہ کے دن ٹھیک دوپہر گری

کے وقت روانہ ہونا

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب) سالم فرماتے  
ہیں عبد الملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا کہ وہ حج کے

لے کوئی شخص منی میں تھک رہا تھا دو رکعتیں پڑھتا اور کوئی چار چار رکعتیں پڑھنے لگا ۱۲ منہ سلہ جو حضرت عثمانؓ کا بعد کو منی میں پڑھنے لگے۔ ۱۲ منہ  
اس روزے میں علماء کا بہت اختلاف ہے ابن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ روزہ نہیں رکھا نہ عمرؓ و عثمانؓ نے اور میں بھی نہیں رکھتا بعضے  
شافعیہ نے اس کو مکروہ کہا ہے اور امام مالک اور قوی اور امام ابو حنیفہؒ نے بھی یہی کہا ہے کہ اس دن افطار کرنا بہتر ہے تاکہ آدمی کوچ کے کام ادا کرنے میں ضعف  
نہ پیدا ہو مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ عرفہ کے روزے سے دہریں کے گناہ اتر جاتے ہیں ۱۲ منہ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاجی کو اختیار ہے کہ لبیک بکراتا  
رہے یا تکبیر کہتا ہے ۱۲ منہ سلہ منی وقف کے لئے عرفہ سے نکلتا۔ عرفہ وہ مقام ہے جہاں حاجی نوں تاریخ پہنچ کر ٹھہرتے ہیں وہ حرم کی حد سے خارج عرفات  
نکلتے ہیں ۱۲ منہ سلہ حجاج علی الملک کا طرف سے حجاج کا حکم تھا جب ابن عبد اللہ بن زبیرؓ پر فتح پائی تو علی الملک نے اسی کو وہاں کا حاکم بنا دیا ۱۲ منہ سلہ مگر حضرت عثمانؓ نے جواب دیا تھا کہ

الْمَلِكِ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجَّةِ

فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ  
جِئْتُ زَاوِيَةِ الشَّمْسِ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ  
فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مَلْحَفَةٌ مُتَعَبِرَةٌ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ التَّوَّاحُّ إِنْ كُنْتُ تُؤَيِّدُ الشُّنَّةَ  
قَالَ هَذِهِ السَّبَاعَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْظِرْنِي حَتَّى  
أُصِيفَ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أُخْرِجُ فَأَنْزَلَ حَتَّى خَرَجَ الْحَجَّاجُ  
فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ إِنْ كُنْتُ تُؤَيِّدُ الشُّنَّةَ  
فَأَقْصِرْ الْخُضْبَةَ وَتَحْمِلْ لَوْ فَوْقِي فَجَعَلَ يَنْظُرُ الْحَجَّاجُ  
اللَّهُ فَايْمَا دَأَى ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ صَدَقَ

احکام میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی مخالفت نہ کرے۔ سالم ثقیف  
ہیں ابن عمرؓ سورج ڈھلتے ہی آئے۔ میں ان کے ساتھ ہی تھا انہوں  
نے حجاج کے خیمے کے پاس پہنچ کر زور سے آواز دی۔ حجاج کُسم میں  
رنگی ہوئی چادر اوڑھے باہر نکل آیا۔ کہنے لگا۔ ابو عبد الرحمن! کیا کہتے  
ہو؟ انہوں نے کہا اگر تو سنت کی اتباع کا ارادہ کرنا ہے تو جلدی چلو۔  
حجاج نے پوچھا ابھی؟ حضرت ابن عمرؓ نے کہا ہاں! اسی وقت حجاج  
نے کہا اتنی جہالت دیکھئے کہ میں ذرا غسل کر لوں پھر نکلتا ہوں حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سواری سے اتر پڑے یہاں تک کہ حجاج باہر  
نکلا۔ میرے اور میرے والد کے درمیان چلنے لگتا۔ میں نے حجاج سے کہا اگر  
تو سنت کا اتباع چاہتا ہے تو خطبہ مختصر پڑھنا اور وقوف میں جلدی کرنا  
حجاج حضرت عبداللہ کی طرف دیکھنے لگا۔ تو جب حضرت عبداللہ (ابن عمرؓ) نے یہ دیکھا تو فرمایا۔ سالم حج کہتا ہے۔

## باب ۱۰۴۰۔ التَّوَّاحُّ عَلَى الدَّائِرَةِ بِعَرَفَةَ

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ قَالِكٍ  
عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ  
عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا  
عِنْدَ هَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
سَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ  
بِصَائِمٍ فَأُرْسِلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ أَقْفَعُ عَلَى  
بَجِيرِهِ فَشَرِبَهُ -

باب سوارہ کرو قوف عرفات کرنا  
(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از ابوالنضر از عمیر ابن عباس کے  
غلام) ام الفضل بنت الحارث کہتی ہیں کہ ان کے پاس چند لوگوں  
نے اختلاف کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن روزے سے  
ہیں کہ نہیں؟ بعضوں نے کہا کہ آپ روزہ دار ہیں بعضوں نے کہا،  
نہیں۔ آخر میں نے ایک دودھ کا پیالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں پیش کیا۔ آپ اپنے ادنت پر سوار عرفہ میں ٹھہرے ہوئے  
تھے آپ نے وہ پی لیا

## باب ۱۰۴۱۔ الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاةَيْنِ

بِعَرَفَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
إِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ مَعَ الْإِمَامِ جَعَلَ

باب عرفہ میں دو نمازیں (ظہر وعصر) ملا کر پڑھنا  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جب امام کے ساتھ  
نماز نہ ملتی تو آپ جمع کرتے۔ لیث بن ابی مرجم عقیل ابن

ابو عبد الرحمن عبداللہ بن عمرؓ کی کنیت ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ ۱۰۱ منہ ۱۰۲ منہ ۱۰۳ منہ ۱۰۴ منہ ۱۰۵ منہ ۱۰۶ منہ ۱۰۷ منہ ۱۰۸ منہ ۱۰۹ منہ ۱۱۰ منہ ۱۱۱ منہ ۱۱۲ منہ ۱۱۳ منہ ۱۱۴ منہ ۱۱۵ منہ ۱۱۶ منہ ۱۱۷ منہ ۱۱۸ منہ ۱۱۹ منہ ۱۲۰ منہ ۱۲۱ منہ ۱۲۲ منہ ۱۲۳ منہ ۱۲۴ منہ ۱۲۵ منہ ۱۲۶ منہ ۱۲۷ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ ۱۳۰ منہ ۱۳۱ منہ ۱۳۲ منہ ۱۳۳ منہ ۱۳۴ منہ ۱۳۵ منہ ۱۳۶ منہ ۱۳۷ منہ ۱۳۸ منہ ۱۳۹ منہ ۱۴۰ منہ ۱۴۱ منہ ۱۴۲ منہ ۱۴۳ منہ ۱۴۴ منہ ۱۴۵ منہ ۱۴۶ منہ ۱۴۷ منہ ۱۴۸ منہ ۱۴۹ منہ ۱۵۰ منہ ۱۵۱ منہ ۱۵۲ منہ ۱۵۳ منہ ۱۵۴ منہ ۱۵۵ منہ ۱۵۶ منہ ۱۵۷ منہ ۱۵۸ منہ ۱۵۹ منہ ۱۶۰ منہ ۱۶۱ منہ ۱۶۲ منہ ۱۶۳ منہ ۱۶۴ منہ ۱۶۵ منہ ۱۶۶ منہ ۱۶۷ منہ ۱۶۸ منہ ۱۶۹ منہ ۱۷۰ منہ ۱۷۱ منہ ۱۷۲ منہ ۱۷۳ منہ ۱۷۴ منہ ۱۷۵ منہ ۱۷۶ منہ ۱۷۷ منہ ۱۷۸ منہ ۱۷۹ منہ ۱۸۰ منہ ۱۸۱ منہ ۱۸۲ منہ ۱۸۳ منہ ۱۸۴ منہ ۱۸۵ منہ ۱۸۶ منہ ۱۸۷ منہ ۱۸۸ منہ ۱۸۹ منہ ۱۹۰ منہ ۱۹۱ منہ ۱۹۲ منہ ۱۹۳ منہ ۱۹۴ منہ ۱۹۵ منہ ۱۹۶ منہ ۱۹۷ منہ ۱۹۸ منہ ۱۹۹ منہ ۲۰۰ منہ ۲۰۱ منہ ۲۰۲ منہ ۲۰۳ منہ ۲۰۴ منہ ۲۰۵ منہ ۲۰۶ منہ ۲۰۷ منہ ۲۰۸ منہ ۲۰۹ منہ ۲۱۰ منہ ۲۱۱ منہ ۲۱۲ منہ ۲۱۳ منہ ۲۱۴ منہ ۲۱۵ منہ ۲۱۶ منہ ۲۱۷ منہ ۲۱۸ منہ ۲۱۹ منہ ۲۲۰ منہ ۲۲۱ منہ ۲۲۲ منہ ۲۲۳ منہ ۲۲۴ منہ ۲۲۵ منہ ۲۲۶ منہ ۲۲۷ منہ ۲۲۸ منہ ۲۲۹ منہ ۲۳۰ منہ ۲۳۱ منہ ۲۳۲ منہ ۲۳۳ منہ ۲۳۴ منہ ۲۳۵ منہ ۲۳۶ منہ ۲۳۷ منہ ۲۳۸ منہ ۲۳۹ منہ ۲۴۰ منہ ۲۴۱ منہ ۲۴۲ منہ ۲۴۳ منہ ۲۴۴ منہ ۲۴۵ منہ ۲۴۶ منہ ۲۴۷ منہ ۲۴۸ منہ ۲۴۹ منہ ۲۵۰ منہ ۲۵۱ منہ ۲۵۲ منہ ۲۵۳ منہ ۲۵۴ منہ ۲۵۵ منہ ۲۵۶ منہ ۲۵۷ منہ ۲۵۸ منہ ۲۵۹ منہ ۲۶۰ منہ ۲۶۱ منہ ۲۶۲ منہ ۲۶۳ منہ ۲۶۴ منہ ۲۶۵ منہ ۲۶۶ منہ ۲۶۷ منہ ۲۶۸ منہ ۲۶۹ منہ ۲۷۰ منہ ۲۷۱ منہ ۲۷۲ منہ ۲۷۳ منہ ۲۷۴ منہ ۲۷۵ منہ ۲۷۶ منہ ۲۷۷ منہ ۲۷۸ منہ ۲۷۹ منہ ۲۸۰ منہ ۲۸۱ منہ ۲۸۲ منہ ۲۸۳ منہ ۲۸۴ منہ ۲۸۵ منہ ۲۸۶ منہ ۲۸۷ منہ ۲۸۸ منہ ۲۸۹ منہ ۲۹۰ منہ ۲۹۱ منہ ۲۹۲ منہ ۲۹۳ منہ ۲۹۴ منہ ۲۹۵ منہ ۲۹۶ منہ ۲۹۷ منہ ۲۹۸ منہ ۲۹۹ منہ ۳۰۰ منہ ۳۰۱ منہ ۳۰۲ منہ ۳۰۳ منہ ۳۰۴ منہ ۳۰۵ منہ ۳۰۶ منہ ۳۰۷ منہ ۳۰۸ منہ ۳۰۹ منہ ۳۱۰ منہ ۳۱۱ منہ ۳۱۲ منہ ۳۱۳ منہ ۳۱۴ منہ ۳۱۵ منہ ۳۱۶ منہ ۳۱۷ منہ ۳۱۸ منہ ۳۱۹ منہ ۳۲۰ منہ ۳۲۱ منہ ۳۲۲ منہ ۳۲۳ منہ ۳۲۴ منہ ۳۲۵ منہ ۳۲۶ منہ ۳۲۷ منہ ۳۲۸ منہ ۳۲۹ منہ ۳۳۰ منہ ۳۳۱ منہ ۳۳۲ منہ ۳۳۳ منہ ۳۳۴ منہ ۳۳۵ منہ ۳۳۶ منہ ۳۳۷ منہ ۳۳۸ منہ ۳۳۹ منہ ۳۴۰ منہ ۳۴۱ منہ ۳۴۲ منہ ۳۴۳ منہ ۳۴۴ منہ ۳۴۵ منہ ۳۴۶ منہ ۳۴۷ منہ ۳۴۸ منہ ۳۴۹ منہ ۳۵۰ منہ ۳۵۱ منہ ۳۵۲ منہ ۳۵۳ منہ ۳۵۴ منہ ۳۵۵ منہ ۳۵۶ منہ ۳۵۷ منہ ۳۵۸ منہ ۳۵۹ منہ ۳۶۰ منہ ۳۶۱ منہ ۳۶۲ منہ ۳۶۳ منہ ۳۶۴ منہ ۳۶۵ منہ ۳۶۶ منہ ۳۶۷ منہ ۳۶۸ منہ ۳۶۹ منہ ۳۷۰ منہ ۳۷۱ منہ ۳۷۲ منہ ۳۷۳ منہ ۳۷۴ منہ ۳۷۵ منہ ۳۷۶ منہ ۳۷۷ منہ ۳۷۸ منہ ۳۷۹ منہ ۳۸۰ منہ ۳۸۱ منہ ۳۸۲ منہ ۳۸۳ منہ ۳۸۴ منہ ۳۸۵ منہ ۳۸۶ منہ ۳۸۷ منہ ۳۸۸ منہ ۳۸۹ منہ ۳۹۰ منہ ۳۹۱ منہ ۳۹۲ منہ ۳۹۳ منہ ۳۹۴ منہ ۳۹۵ منہ ۳۹۶ منہ ۳۹۷ منہ ۳۹۸ منہ ۳۹۹ منہ ۴۰۰ منہ ۴۰۱ منہ ۴۰۲ منہ ۴۰۳ منہ ۴۰۴ منہ ۴۰۵ منہ ۴۰۶ منہ ۴۰۷ منہ ۴۰۸ منہ ۴۰۹ منہ ۴۱۰ منہ ۴۱۱ منہ ۴۱۲ منہ ۴۱۳ منہ ۴۱۴ منہ ۴۱۵ منہ ۴۱۶ منہ ۴۱۷ منہ ۴۱۸ منہ ۴۱۹ منہ ۴۲۰ منہ ۴۲۱ منہ ۴۲۲ منہ ۴۲۳ منہ ۴۲۴ منہ ۴۲۵ منہ ۴۲۶ منہ ۴۲۷ منہ ۴۲۸ منہ ۴۲۹ منہ ۴۳۰ منہ ۴۳۱ منہ ۴۳۲ منہ ۴۳۳ منہ ۴۳۴ منہ ۴۳۵ منہ ۴۳۶ منہ ۴۳۷ منہ ۴۳۸ منہ ۴۳۹ منہ ۴۴۰ منہ ۴۴۱ منہ ۴۴۲ منہ ۴۴۳ منہ ۴۴۴ منہ ۴۴۵ منہ ۴۴۶ منہ ۴۴۷ منہ ۴۴۸ منہ ۴۴۹ منہ ۴۵۰ منہ ۴۵۱ منہ ۴۵۲ منہ ۴۵۳ منہ ۴۵۴ منہ ۴۵۵ منہ ۴۵۶ منہ ۴۵۷ منہ ۴۵۸ منہ ۴۵۹ منہ ۴۶۰ منہ ۴۶۱ منہ ۴۶۲ منہ ۴۶۳ منہ ۴۶۴ منہ ۴۶۵ منہ ۴۶۶ منہ ۴۶۷ منہ ۴۶۸ منہ ۴۶۹ منہ ۴۷۰ منہ ۴۷۱ منہ ۴۷۲ منہ ۴۷۳ منہ ۴۷۴ منہ ۴۷۵ منہ ۴۷۶ منہ ۴۷۷ منہ ۴۷۸ منہ ۴۷۹ منہ ۴۸۰ منہ ۴۸۱ منہ ۴۸۲ منہ ۴۸۳ منہ ۴۸۴ منہ ۴۸۵ منہ ۴۸۶ منہ ۴۸۷ منہ ۴۸۸ منہ ۴۸۹ منہ ۴۹۰ منہ ۴۹۱ منہ ۴۹۲ منہ ۴۹۳ منہ ۴۹۴ منہ ۴۹۵ منہ ۴۹۶ منہ ۴۹۷ منہ ۴۹۸ منہ ۴۹۹ منہ ۵۰۰ منہ ۵۰۱ منہ ۵۰۲ منہ ۵۰۳ منہ ۵۰۴ منہ ۵۰۵ منہ ۵۰۶ منہ ۵۰۷ منہ ۵۰۸ منہ ۵۰۹ منہ ۵۱۰ منہ ۵۱۱ منہ ۵۱۲ منہ ۵۱۳ منہ ۵۱۴ منہ ۵۱۵ منہ ۵۱۶ منہ ۵۱۷ منہ ۵۱۸ منہ ۵۱۹ منہ ۵۲۰ منہ ۵۲۱ منہ ۵۲۲ منہ ۵۲۳ منہ ۵۲۴ منہ ۵۲۵ منہ ۵۲۶ منہ ۵۲۷ منہ ۵۲۸ منہ ۵۲۹ منہ ۵۳۰ منہ ۵۳۱ منہ ۵۳۲ منہ ۵۳۳ منہ ۵۳۴ منہ ۵۳۵ منہ ۵۳۶ منہ ۵۳۷ منہ ۵۳۸ منہ ۵۳۹ منہ ۵۴۰ منہ ۵۴۱ منہ ۵۴۲ منہ ۵۴۳ منہ ۵۴۴ منہ ۵۴۵ منہ ۵۴۶ منہ ۵۴۷ منہ ۵۴۸ منہ ۵۴۹ منہ ۵۵۰ منہ ۵۵۱ منہ ۵۵۲ منہ ۵۵۳ منہ ۵۵۴ منہ ۵۵۵ منہ ۵۵۶ منہ ۵۵۷ منہ ۵۵۸ منہ ۵۵۹ منہ ۵۶۰ منہ ۵۶۱ منہ ۵۶۲ منہ ۵۶۳ منہ ۵۶۴ منہ ۵۶۵ منہ ۵۶۶ منہ ۵۶۷ منہ ۵۶۸ منہ ۵۶۹ منہ ۵۷۰ منہ ۵۷۱ منہ ۵۷۲ منہ ۵۷۳ منہ ۵۷۴ منہ ۵۷۵ منہ ۵۷۶ منہ ۵۷۷ منہ ۵۷۸ منہ ۵۷۹ منہ ۵۸۰ منہ ۵۸۱ منہ ۵۸۲ منہ ۵۸۳ منہ ۵۸۴ منہ ۵۸۵ منہ ۵۸۶ منہ ۵۸۷ منہ ۵۸۸ منہ ۵۸۹ منہ ۵۹۰ منہ ۵۹۱ منہ ۵۹۲ منہ ۵۹۳ منہ ۵۹۴ منہ ۵۹۵ منہ ۵۹۶ منہ ۵۹۷ منہ ۵۹۸ منہ ۵۹۹ منہ ۶۰۰ منہ ۶۰۱ منہ ۶۰۲ منہ ۶۰۳ منہ ۶۰۴ منہ ۶۰۵ منہ ۶۰۶ منہ ۶۰۷ منہ ۶۰۸ منہ ۶۰۹ منہ ۶۱۰ منہ ۶۱۱ منہ ۶۱۲ منہ ۶۱۳ منہ ۶۱۴ منہ ۶۱۵ منہ ۶۱۶ منہ ۶۱۷ منہ ۶۱۸ منہ ۶۱۹ منہ ۶۲۰ منہ ۶۲۱ منہ ۶۲۲ منہ ۶۲۳ منہ ۶۲۴ منہ ۶۲۵ منہ ۶۲۶ منہ ۶۲۷ منہ ۶۲۸ منہ ۶۲۹ منہ ۶۳۰ منہ ۶۳۱ منہ ۶۳۲ منہ ۶۳۳ منہ ۶۳۴ منہ ۶۳۵ منہ ۶۳۶ منہ ۶۳۷ منہ ۶۳۸ منہ ۶۳۹ منہ ۶۴۰ منہ ۶۴۱ منہ ۶۴۲ منہ ۶۴۳ منہ ۶۴۴ منہ ۶۴۵ منہ ۶۴۶ منہ ۶۴۷ منہ ۶۴۸ منہ ۶۴۹ منہ ۶۵۰ منہ ۶۵۱ منہ ۶۵۲ منہ ۶۵۳ منہ ۶۵۴ منہ ۶۵۵ منہ ۶۵۶ منہ ۶۵۷ منہ ۶۵۸ منہ ۶۵۹ منہ ۶۶۰ منہ ۶۶۱ منہ ۶۶۲ منہ ۶۶۳ منہ ۶۶۴ منہ ۶۶۵ منہ ۶۶۶ منہ ۶۶۷ منہ ۶۶۸ منہ ۶۶۹ منہ ۶۷۰ منہ ۶۷۱ منہ ۶۷۲ منہ ۶۷۳ منہ ۶۷۴ منہ ۶۷۵ منہ ۶۷۶ منہ ۶۷۷ منہ ۶۷۸ منہ ۶۷۹ منہ ۶۸۰ منہ ۶۸۱ منہ ۶۸۲ منہ ۶۸۳ منہ ۶۸۴ منہ ۶۸۵ منہ ۶۸۶ منہ ۶۸۷ منہ ۶۸۸ منہ ۶۸۹ منہ ۶۹۰ منہ ۶۹۱ منہ ۶۹۲ منہ ۶۹۳ منہ ۶۹۴ منہ ۶۹۵ منہ ۶۹۶ منہ ۶۹۷ منہ ۶۹۸ منہ ۶۹۹ منہ ۷۰۰ منہ ۷۰۱ منہ ۷۰۲ منہ ۷۰۳ منہ ۷۰۴ منہ ۷۰۵ منہ ۷۰۶ منہ ۷۰۷ منہ ۷۰۸ منہ ۷۰۹ منہ ۷۱۰ منہ ۷۱۱ منہ ۷۱۲ منہ ۷۱۳ منہ ۷۱۴ منہ ۷۱۵ منہ ۷۱۶ منہ ۷۱۷ منہ ۷۱۸ منہ ۷۱۹ منہ ۷۲۰ منہ ۷۲۱ منہ ۷۲۲ منہ ۷۲۳ منہ ۷۲۴ منہ ۷۲۵ منہ ۷۲۶ منہ ۷۲۷ منہ ۷۲۸ منہ ۷۲۹ منہ ۷۳۰ منہ ۷۳۱ منہ ۷۳۲ منہ ۷۳۳ منہ ۷۳۴ منہ ۷۳۵ منہ ۷۳۶ منہ ۷۳۷ منہ ۷۳۸ منہ ۷۳۹ منہ ۷۴۰ منہ ۷۴۱ منہ ۷۴۲ منہ ۷۴۳ منہ ۷۴۴ منہ ۷۴۵ منہ ۷۴۶ منہ ۷۴۷ منہ ۷۴۸ منہ ۷۴۹ منہ ۷۵۰ منہ ۷۵۱ منہ ۷۵۲ منہ ۷۵۳ منہ ۷۵۴ منہ ۷۵۵ منہ ۷۵۶ منہ ۷۵۷ منہ ۷۵۸ منہ ۷۵۹ منہ ۷۶۰ منہ ۷۶۱ منہ ۷۶۲ منہ ۷۶۳ منہ ۷۶۴ منہ ۷۶۵ منہ ۷۶۶ منہ ۷۶۷ منہ ۷۶۸ منہ ۷۶۹ منہ ۷۷۰ منہ ۷۷۱ منہ ۷۷۲ منہ ۷۷۳ منہ ۷۷۴ منہ ۷۷۵ منہ ۷۷۶ منہ ۷۷۷ منہ ۷۷۸ منہ ۷۷۹ منہ ۷۸۰ منہ ۷۸۱ منہ ۷۸۲ منہ ۷۸۳ منہ ۷۸۴ منہ ۷۸۵ منہ ۷۸۶ منہ ۷۸۷ منہ ۷۸۸ منہ ۷۸۹ منہ ۷۹۰ منہ ۷۹۱ منہ ۷۹۲ منہ ۷۹۳ منہ ۷۹۴ منہ ۷۹۵ منہ ۷۹۶ منہ ۷۹۷ منہ ۷۹۸ منہ ۷۹۹ منہ ۸۰۰ منہ ۸۰۱ منہ ۸۰۲ منہ ۸۰۳ منہ ۸۰۴ منہ ۸۰۵ منہ ۸۰۶ منہ ۸۰۷ منہ ۸۰۸ منہ ۸۰۹ منہ ۸۱۰ منہ ۸۱۱ منہ ۸۱۲ منہ ۸۱۳ منہ ۸۱۴ منہ ۸۱۵ منہ ۸۱۶ منہ ۸۱۷ منہ ۸۱۸ منہ ۸۱۹ منہ ۸۲۰ منہ ۸۲۱ منہ ۸۲۲ منہ ۸۲۳ منہ ۸۲۴ منہ ۸۲۵ منہ ۸۲۶ منہ ۸۲۷ منہ ۸۲۸ منہ ۸۲۹ منہ ۸۳۰ منہ ۸۳۱ منہ ۸۳۲ منہ ۸۳۳ منہ ۸۳۴ منہ ۸۳۵ منہ ۸۳۶ منہ ۸۳۷ منہ ۸۳۸ منہ ۸۳۹ منہ ۸۴۰ منہ ۸۴۱ منہ ۸۴۲ منہ ۸۴۳ منہ ۸۴۴ منہ ۸۴۵ منہ ۸۴۶ منہ ۸۴۷ منہ ۸۴۸ منہ ۸۴۹ منہ ۸۵۰ منہ ۸۵۱ منہ ۸۵۲ منہ ۸۵۳ منہ ۸۵۴ منہ ۸۵۵ منہ ۸۵۶ منہ ۸۵۷ منہ ۸۵۸ منہ ۸۵۹ منہ ۸۶۰ منہ ۸۶۱ منہ ۸۶۲ منہ ۸۶۳ منہ ۸۶۴ منہ ۸۶۵ منہ ۸۶۶ منہ ۸۶۷ منہ ۸۶۸ منہ ۸۶۹ منہ ۸۷۰ منہ ۸۷۱ منہ ۸۷۲ منہ ۸۷۳ منہ ۸۷۴ منہ ۸۷۵ منہ ۸۷۶ منہ ۸۷۷ منہ ۸۷۸ منہ ۸۷۹ منہ ۸۸۰ منہ ۸۸۱ منہ ۸۸۲ منہ ۸۸۳ منہ ۸۸۴ منہ ۸۸۵ منہ ۸۸۶ منہ ۸۸۷ منہ ۸۸۸ منہ ۸۸۹ منہ ۸۹۰ منہ ۸۹۱ منہ ۸۹۲ منہ ۸۹۳ منہ ۸۹۴ منہ ۸۹۵ منہ ۸۹۶ منہ ۸۹۷ منہ ۸۹۸ منہ ۸۹۹ منہ ۹۰۰ منہ ۹۰۱ منہ ۹۰۲ منہ ۹۰۳ منہ ۹۰۴ منہ ۹۰۵ منہ ۹۰۶ منہ ۹۰۷ منہ ۹۰۸ منہ ۹۰۹ منہ ۹۱۰ منہ ۹۱۱ منہ ۹۱۲ منہ ۹۱۳ منہ ۹۱۴ منہ ۹۱۵ منہ ۹۱۶ منہ ۹۱۷ منہ ۹۱۸ منہ ۹۱۹ منہ ۹۲۰ منہ ۹۲۱ منہ ۹۲۲ منہ ۹۲۳ منہ ۹۲۴ منہ ۹۲۵ منہ ۹۲۶ منہ ۹۲۷ منہ ۹۲۸ منہ ۹۲۹ منہ ۹۳۰ منہ ۹۳۱ منہ ۹۳۲ منہ ۹۳۳ منہ ۹۳۴ منہ ۹۳۵ منہ ۹۳۶ منہ ۹۳۷ منہ ۹۳۸ منہ ۹۳۹ منہ ۹۴۰ منہ ۹۴۱ منہ ۹۴۲ منہ ۹۴۳ منہ ۹۴۴ منہ ۹۴۵ منہ ۹۴۶ منہ ۹۴۷ منہ ۹۴۸ منہ ۹۴۹ منہ ۹۵۰ منہ ۹۵۱ منہ ۹۵۲ منہ ۹۵۳ منہ ۹۵۴ منہ ۹۵۵ منہ ۹۵۶ منہ ۹۵۷ منہ ۹۵۸ منہ ۹۵۹ منہ ۹۶۰ منہ ۹۶۱ منہ ۹۶۲ منہ ۹۶۳ منہ ۹۶۴ منہ ۹۶۵ منہ ۹۶۶ منہ ۹۶۷ منہ ۹۶۸ منہ ۹۶۹ منہ ۹۷۰ منہ ۹۷۱ منہ ۹۷۲ منہ ۹۷۳ منہ ۹۷۴ منہ ۹۷۵ منہ ۹۷۶ منہ ۹۷۷ منہ ۹۷۸ منہ ۹۷۹ منہ ۹۸۰ منہ ۹۸۱ منہ ۹۸۲ منہ ۹۸۳ منہ ۹۸۴ منہ ۹۸۵ منہ ۹۸۶ منہ ۹۸۷ منہ ۹۸۸ منہ ۹۸۹ منہ ۹۹۰ منہ ۹۹۱ منہ ۹۹۲ منہ ۹۹۳ منہ ۹۹۴ منہ ۹۹۵ منہ ۹۹۶ منہ ۹۹۷ منہ ۹۹۸ منہ ۹۹۹ منہ ۱۰۰۰ منہ ۱۰۰۱ منہ ۱۰۰۲ منہ ۱۰۰۳ منہ ۱۰۰۴ منہ ۱۰۰۵ منہ ۱۰۰۶ منہ ۱۰۰۷ منہ ۱۰۰۸ منہ ۱۰۰۹ منہ ۱۰۱۰ منہ ۱۰۱۱ منہ ۱۰۱۲ منہ ۱۰۱۳ منہ ۱۰۱۴ منہ ۱۰۱۵ منہ ۱۰۱۶ منہ ۱۰۱۷ منہ ۱۰۱۸ منہ ۱۰۱۹ منہ ۱۰۲۰ منہ ۱۰۲۱ منہ ۱۰۲۲ منہ ۱۰۲۳ منہ ۱۰۲۴ منہ ۱۰۲۵ منہ ۱۰۲۶ منہ ۱۰۲۷ منہ ۱۰۲۸ منہ ۱۰۲۹ منہ ۱۰۳۰ منہ ۱۰۳۱ منہ ۱۰۳۲ منہ ۱۰۳۳ منہ ۱۰۳۴ منہ ۱۰۳۵ منہ ۱۰۳۶ منہ ۱۰۳۷ منہ ۱۰۳۸ منہ ۱۰۳۹ منہ ۱۰۴۰ منہ ۱۰۴۱ منہ ۱۰۴۲ منہ ۱۰۴۳ منہ ۱۰۴۴ منہ ۱۰۴۵ منہ ۱۰۴۶ منہ ۱۰۴۷ منہ ۱۰۴۸ منہ ۱۰۴۹ منہ ۱۰۵۰ منہ ۱۰۵۱ منہ ۱۰۵۲ منہ ۱۰۵۳ منہ ۱۰۵۴ منہ ۱۰۵۵ منہ ۱۰۵۶ منہ ۱۰۵۷ منہ ۱۰۵۸ منہ ۱۰۵۹ منہ ۱۰۶۰ منہ ۱۰۶۱ منہ ۱۰۶۲ منہ ۱۰۶۳ منہ ۱۰۶۴ منہ ۱۰۶۵ منہ ۱۰۶۶ منہ ۱۰۶۷ منہ ۱۰۶۸ منہ ۱۰۶۹ منہ ۱۰۷۰ منہ ۱۰۷۱ منہ ۱۰۷۲ منہ ۱۰۷۳ منہ ۱۰۷۴ منہ ۱۰۷۵ منہ ۱۰۷۶ منہ ۱۰۷۷ منہ ۱۰۷۸ منہ ۱۰۷۹ منہ ۱۰۸۰ منہ ۱۰۸۱ منہ ۱۰۸۲ منہ ۱۰۸۳ منہ ۱۰۸۴ منہ ۱۰۸۵ منہ ۱۰۸۶ منہ ۱۰۸۷ منہ ۱۰۸۸ منہ ۱۰۸۹ منہ ۱۰۹۰ منہ ۱۰۹۱ منہ ۱۰۹۲ منہ ۱۰۹۳ منہ ۱۰۹۴ منہ ۱۰۹۵ منہ ۱۰۹۶ منہ ۱۰۹۷ منہ ۱۰۹۸ منہ ۱۰۹۹ منہ ۱۱۰۰ منہ ۱۱۰۱ منہ ۱۱۰۲ منہ ۱۱۰۳ منہ ۱۱۰۴ منہ ۱۱۰۵ منہ ۱۱۰۶ منہ ۱۱۰۷ منہ ۱۱۰۸ منہ ۱۱۰۹ منہ ۱۱۱۰ منہ ۱۱۱۱ منہ ۱۱۱۲ منہ ۱۱۱۳ منہ ۱۱۱۴ منہ ۱۱۱۵ منہ ۱۱۱۶ منہ ۱۱۱۷ منہ ۱۱۱۸ منہ ۱۱۱۹ منہ ۱۱۲۰ منہ ۱۱۲۱ منہ ۱۱۲۲ منہ ۱۱۲۳ منہ ۱۱۲۴ منہ ۱۱۲۵ منہ ۱۱۲۶ منہ ۱۱۲۷ منہ ۱۱۲۸ منہ ۱۱۲۹ منہ ۱۱۳۰ منہ ۱۱۳۱ منہ ۱۱۳۲ منہ ۱۱۳۳ منہ ۱۱۳۴ منہ ۱۱۳۵ منہ ۱۱۳۶ منہ ۱۱۳۷ منہ ۱۱۳۸ منہ ۱۱۳۹ منہ ۱۱۴۰ منہ ۱۱۴۱ منہ ۱۱۴۲ منہ ۱۱۴۳ منہ ۱۱۴۴ منہ ۱۱۴۵ منہ ۱۱۴۶ منہ ۱۱۴۷ منہ ۱۱۴۸ منہ ۱۱۴۹ منہ ۱۱۵۰ منہ ۱۱۵۱ منہ ۱۱۵۲ منہ ۱۱۵۳ منہ ۱۱۵۴ منہ ۱۱۵۵ منہ ۱۱۵۶ منہ ۱۱۵۷ منہ ۱۱۵۸ منہ ۱۱۵۹ منہ ۱۱۶۰ منہ ۱۱۶۱ منہ ۱۱۶۲ منہ ۱۱۶۳ منہ ۱۱۶۴ منہ ۱۱۶۵ منہ ۱۱۶۶ منہ ۱۱۶۷ منہ ۱۱۶۸ منہ ۱۱۶۹ منہ ۱۱۷۰ منہ ۱۱۷۱ منہ ۱۱۷۲ منہ ۱۱۷۳ منہ ۱۱

بَيْنَهُمَا فَقَالَ الْأَمِيْتُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ  
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ  
أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزْلِ بَابِ  
الزَّيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلَ عَبْدَ  
اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي  
الْوُقُوفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَأَلِمُ  
إِنْ كُنْتُ تُرِيدُ الشَّيْئَةَ فَهَجِّبِ الصَّلَاةَ  
يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
صَدَقَ إِتْمَعُوا كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ  
الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الشَّيْئَةِ فَقُلْتُ  
لِسَالِمٍ أَفَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَأَلِمُ فَهَلْ  
تَتَّبِعُونَ فِي ذَلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ -

بَابُ ۱۵۶۱ قَصْرِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

۱۵۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ  
عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنَّ  
بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ سَأَلَ  
ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَأَنَا مَعَهُ حِينَ رَأَيْتُ  
الشَّمْسَ وَرَأَيْتُ فَتَاخَ عِنْدَهُ فَنُطِيطُهُ أَيْنَ هَذَا  
فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ الرَّوَّاحُ فَقَالَ الْإِن  
قَالَ نَعَمْ قَالَ أَنْظِرْنِي أَقْبِضْ عَلَيَّ مَاءً فَقَالَ ابْنُ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَتَّى خَوَجَ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ  
أَيِّ فَقُلْتُ إِنْ كُنْتُ تُرِيدُ أَنْ تُصِيبَ الشَّيْئَةَ الْيَوْمَ

شہاب حضرت سالمؓ کو کہتے ہیں کہ جس سال حجاج بن یوسف  
حضرت ابن زبیرؓ سے لڑنے کے لئے (مکہ میں) اترے اللہ  
ابن عمرؓ سے پوچھا کہ عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ آپ عرفہ کے  
دن کیا کرتے تھے تو حضرت سالمؓ نے فرمایا اگر تو اتباع سنت  
چاہتا ہے، تو عرفہ کے دن نماز ڈھلتے ہی پڑھ لے (جلدی)  
حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا سالمؓ صحیح کہتے ہیں۔ صحابہ کرام  
سنت کے مطابق ظہر و عصر کو جمع کرتے تھے

زہری کہتے ہیں میں نے سالمؓ سے پوچھا کیا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے؟ حضرت سالمؓ نے  
نے کہا پھر اور کس کی سنت یہ اس مسئلہ میں چلتے ہیں؟

باب عرفہ میں مختصر خطبہ پڑھنا۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از ابن شہاب) سالم بن عبد اللہ  
کہتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان نے حجاج کو لکھا کہ حج کے کاموں میں  
عبداللہ بن عمرؓ کے ارشاد پر عمل کرے۔ پس جب عرفہ کا دن آیا تو حضرت  
ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما اور میں سورج ڈھلتے ہی حجاج کے خیمے پر گئے  
اور حضرت ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما نے اسے آواز دی حجاج کہاں جاؤ؟  
وہ باہر آیا۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا۔ چل جلدی کر۔ حجاج نے کہا  
ابھی؟ حضرت ابن عمرؓ نے کہا ہاں۔ حجاج نے کہا اتنی مہلت دو  
کہ میں اپنے اوپر کچھ پانی بہا لوں۔ چنانچہ ابن عمرؓ سواری سے اتر پڑے  
حجاج (بہا کر) باہر آیا۔ اور میرے اور میرے والد کے درمیان چلنے لگا۔  
میں نے کہا اگر تو آج سنت کی اتباع چاہتا ہے تو خطبہ مختصر پڑھا دو

۱۵۶۱ یعنی عرفات میں ظہر و عصر میں جمع کرنا آنحضرت کی ہی سنت ہے آپ کے سوا اور کس کا نعر سنت ہو سکتا ہے اور آپ کی سنت کے سوا اور کس کی سنت پر  
عمل کرتے ہو۔ بعض لوگوں میں متبعین کے بدلے متبعین ہے یعنی آپ کے سوا اور کس کا طریق لوگ ڈھونڈتے ہیں ۱۲ منہ

فَاتِمَةُ الْخَطْبَةِ وَنَحْلًا أَوْ قَوْفًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ -

وقوف میں جلدی کر۔ ابن عمرؓ نے فرمایا سالم سچ کہتا ہے۔

## بَابُ ۱۵۲ التَّحْيِيلِ إِلَى الْمَوْقِفِ

(اس باب میں حدیث نہیں جابجا کی حدیث دونوں مطلب ظاہر کرتی ہے۔)

## بَابُ ۱۵۳ أَلَوْ قُوفِي بِعَرَفَةَ

۱۵۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَمْدٍ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ كُنْتُ أَطْلُبُ بَعِيرًا لِي سَمٍ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَسَمْعٍ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَضَلَّكَ بَعِيرٌ لِي فِي قَدْحِ هَبْتِ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ قَرَأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِفًا بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ هَذَا اللَّهُ مِنَ الْخُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَهُنَا -

## بَابُ ۱۵۴ عَرَافَاتٍ مِمَّنْ هَبْتِ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ

از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو از محمد بن جبیر بن مطعم از ابن عمرؓ کہتے ہیں میں (عرفہ کے دن) اپنا اونٹ تلاش کر رہا تھا دوسری سند (از مسدد از سفیان از عمرو از محمد بن جبیر بن مطعم) فرماتے ہیں میرا اونٹ گم ہو گیا تھا اور عرفہ کے دن میں اس کی تلاش میں نکلا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ عرفات میں قیام فرماتے تھے۔ میں نے کہا، بخدا یہ شخص (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) تو قریش میں سے ہیں، ان کا یہاں کیا کام ہلا زراہ تعجب کہا،

۱۵۳- حَدَّثَنَا أَفْوَةُ بْنُ أَبِي مُنْجَاءٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ كَانَ النَّاسُ يَطُوفُونَ فِي أَجْجَالِهِمْ عَرَاةً إِلَّا الْخُمْسَ الْخُمْسُ قَوْلِي وَمَا وَلَدْتُ وَكَانَتْ الْخُمْسُ تَحْبِبُ عَلَى النَّاسِ يُعْطِي الرَّجُلَ الثَّيَابَ يَطُوفُ فِيهَا وَتُعْطَى امْرَأَةُ الْمَرْأَةِ الثَّيَابَ تَطُوفُ فِيهَا فَمَنْ لَوْ يُعْطَى الْخُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عَرَاةً وَكَانَ يُعْطَى

(از فردہ بن ابی المعز از علی بن مسہر از ہشام بن عروہ) عروہ کہتے ہیں کہ لوگ برہنہ ہو کر طواف کیا کرتے تھے مگر خمس یعنی قریش اذان کی دلا دہنی خزانہ کے بغیر لوگ بزناہ جاہلیت قریش کے لوگ دوسرے لوگوں کو خدا واسطے کپڑے دیا کرتے تھے۔ ان کا مرد مرد کو کپڑے دیتا۔ وہ انہیں بہن کر طواف کرتا ان کی عورت عورت کو کپڑے دیتی وہ انہیں بہن کر طواف کرتی جسے قریشی لوگ کپڑا نہ دیتے وہ برہنہ ہی طواف کر لیتا۔ دوسرے لوگ وقوف عرفات کر کے وہاں سے لوٹتے لیکن قریش مزدلفہ ہی سے

۱۵۴ باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے بعضوں کے نزدیک عرفات میں خطبہ نہ پڑھے لیکن جب وہ علماء کہتے ہیں خطبہ پڑھے ۱۲ منہ ۱۵ صبح بخاری میں اس باب میں کوئی حدیث مذکور نہیں ہے کہ کوئی اگلے باب میں جو حدیث بیان ہوئی اس سے اس باب کا بھی مطلب اکل آتا ہے نسخہ مطبوعہ دہلی میں یہاں اتنی عبارت ڈال دی ہے قال ابو عبد اللہؓ ثرا و فی ذال النہار ہذا صیبت حدیث مالک عن ابن شہاب و لکنی اریہ ان ادخل فیہ غیر منی و منی امام انباری نے کہا کہ اس باب میں بھی وہی حدیث امام مالک کی اس میں شامل ہے (جو ایرگندہ کی) بڑھائی جاتی ہے لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ اس کتاب میں وہی حدیث لاؤں جو مکرمہ زبونی جس میں ملا فاکرہ نے ذکر کیا ہے اس عبارت سے یہ نکلتا ہے کہ امام بخاری نے اس کتاب میں اس حدیث میں نہیں لکھی ہے بل ملا فاکرہ نے ذکر کیا ہے جو ابان کی حدیث کو مکمل کر کے لکھیں تو ان کو اس میں بھی فرق ہے بالفاظ میں کچھ اختلاف ہے ایک یہ کہ مولیٰ ہے یا ایک یہ کہ طوف ہے ایک مختصر اور ایسا بہت کہہ کرے فائدہ محض تکرار ہو ۱۲ منہ ۱۵ قریش لوگ جاہلیت کے زمانہ میں حرم کے باہر نہیں نکلتے تھے اور عرفات میں جو حرم کی حد سے خارج ہے وقوف نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے ہم اہل الشہر ہیں ہمارا حرم کے باہر کیا کام عرفات کے بیل وہ مزدلفہ ہی میں جو حرم کی حد کے اندر ہے وقوف کر لیتے تھے۔ جبیر بن مطعم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی جو تکرار آپ قریشی تھے یہی خیال کیا اذان کو آپ کے عرفات میں کھڑے ہونے پر تعجب کیا جس حالت سے مشتق ہے قریش کے لوگوں کو خمس اس وجہ سے کہتے تھے کہ وہ اپنے دین میں حماست یعنی سختی رکھتے تھے ۱۲ منہ

جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ وَفِيضُ الْحُسْنِ مِنْ جَمْعٍ  
قَالَ وَاخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ  
هَذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ فِي الْحُسْنِ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ  
أَفَاضَ النَّاسُ قَالَ كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ قَدْ فَعَلُوا  
إِلَى عَرَفَاتٍ -

### باب ۱۵۶۱ السَّيْرُ إِذَا دَقَّ مِزْعَرَةُ

۱۵۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ  
أَسْمَاءَ جَاءَتْهَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوُدَّ إِعْرَاجِينَ دَقَّ  
قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعُنُقُ فَإِذَا وَجَدَ فُجْوَةً نَفَسَ قَالَ  
هَسَامٌ وَالنَّفْسُ فَوْقَ الْعُنُقِ فُجْوَةٌ مُمْتَسَعَةٌ قَدْ  
الْحُسْنُ فُجْوَاتٌ وَفُجْوَاتٌ وَكَذَلِكَ ذِكْوَةٌ وَرِكَاءٌ  
مِمَّا مِنْ لَيْسَ حِينَ فَرَارٍ -

اس کی جمع فجوات اور فجاء ہے۔ جیسے رکوة مفرد ہے اور اس کی جمع رکاء ہے۔ قرآن میں مناص کا لفظ ہے۔ اس کا معنی

بھاگنا ہے۔

### باب ۱۵۶۵ التَّزْوِيلُ بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَجَمْعٍ

۱۵۶۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ  
عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ زَيْدٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لے یعنی وہی چال سے یا جلدی چمک مزدلفہ میں اگر مغرب اور عشاء کی نمازیں ملا کر پڑھتے ہیں عرفات سے لوٹتے وقت جلد چلنا مسنون ہے جیسے آجے حدیث میں  
آجے ۱۲ من ۱۳ تودہ اس نص سے متفق نہیں ہے جو حدیث میں مذکور ہے یہ تو ایک ادنیٰ آدمی بھی جس کو عربیت میں ذرا سی ہمت اور ہوشیار ہو سکتا ہے کہ مناص کو نص  
سے کیا علاقہ مضاعف ہے اور مناص بکسر اب یہ خیال کرنا کہ امام بخاری نے مناص کو نص سے مشتق سمجھا اسی لئے یہاں مناص کے لئے بیان کر دیا کہ کوئی جیسے یعنی نے  
نقل کیا بالکل کم فہم ہے اور اصل یہ ہے کہ کثر نسخوں میں یہ عبارت ہی نہیں ہے اور جن نسخوں میں موجود ہے ان کی توجیہ یوں ہو سکتی ہے کہ بعض لوگوں کو کم ہمتی وادی سے  
یہ ہم ہوا ہو گا کہ مناص اور نص کا مادہ ایک ہی ہے تو امام بخاری نے مناص کی تفسیر کر کے اس وہم کا رد کر دیا واللہ اعلم ۱۲ من ۱۳ یعنی کسی ضرورت سے  
مثلاً فقہاء حاجت وغیرہ کے لئے ۳ من

واپس آجائے۔ ہشام کہتے ہیں میرے والد عروہ نے حضرت عائشہؓ  
سے روایت کی کہ یہ آیت ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ  
قریش کے لیے حکم آیا ہے کیونکہ وہی مزدلفہ سے لوٹ آتے تھے تو اب  
انہیں حکم ہوا کہ عرفات سے لوٹا کرو

### باب عرفات سے واپسی کس چال سے چلو؟

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ہشام بن عروہ (عروہ  
فرماتے ہیں کہ اسامہ بن زید سے کسی نے پوچھا جبکہ میں بھی وہیں  
بیٹھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں عرفات سے  
لوٹتے وقت کس چال سے چلتے تھے؟ انہوں نے کہا آپ پاؤں اٹھا  
کر چلتے تھے (قدیسے تیز) پس جب کشادہ جگہ دیکھتے (وہجوم نہ ہوتا) تو زیادہ  
تیز چلتے۔

ہشام کہتے ہیں نص کا معنی عنق سے زیادہ ہے یعنی عنق کا  
معنی تیز چلنا اور نص کا معنی زیادہ تیز چلنا۔ فجوہ کا معنی کشادہ جگہ۔

اس کی جمع فجوات اور فجاء ہے۔ جیسے رکوة مفرد ہے اور اس کی جمع رکاء ہے۔ قرآن میں مناص کا لفظ ہے۔ اس کا معنی

### باب عرفات اور مزدلفہ کے درمیان اترنا سہ

از مسدد از حماد بن زید از یحییٰ بن سعید از موسیٰ بن عقبہ  
از کریم یعنی ابن عباس (کا غلام) اسامہ بن زید سے روایت  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے لوٹے تو راستے میں  
ایک گھاٹی کی طرف رخ کیا۔ حاجت سے فارغ ہوئے تو وضو کیا

۱۲ من ۱۳ تودہ اس نص سے متفق نہیں ہے جو حدیث میں مذکور ہے یہ تو ایک ادنیٰ آدمی بھی جس کو عربیت میں ذرا سی ہمت اور ہوشیار ہو سکتا ہے کہ مناص کو نص  
سے کیا علاقہ مضاعف ہے اور مناص بکسر اب یہ خیال کرنا کہ امام بخاری نے مناص کو نص سے مشتق سمجھا اسی لئے یہاں مناص کے لئے بیان کر دیا کہ کوئی جیسے یعنی نے  
نقل کیا بالکل کم فہم ہے اور اصل یہ ہے کہ کثر نسخوں میں یہ عبارت ہی نہیں ہے اور جن نسخوں میں موجود ہے ان کی توجیہ یوں ہو سکتی ہے کہ بعض لوگوں کو کم ہمتی وادی سے  
یہ ہم ہوا ہو گا کہ مناص اور نص کا مادہ ایک ہی ہے تو امام بخاری نے مناص کی تفسیر کر کے اس وہم کا رد کر دیا واللہ اعلم ۱۲ من ۱۳ یعنی کسی ضرورت سے  
مثلاً فقہاء حاجت وغیرہ کے لئے ۳ من

حَبِثُ أَقَاعٍ مِنْ عُرْفَةٍ مَالٍ إِلَى الشَّعْبِ فَفَقِهَ حَاجَتَهُ  
فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَلَّيْتُ هَذَا الصَّلَاةَ أَتَأْتِيكَ  
۱۵۶۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
جُوَيْرِيَةُ عَنْ قَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْحِشَاءِ بِحُجْرَةٍ غَيْرِ  
أَنَّهُ يُتْرَكُ الشَّعْبُ الَّذِي أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلُ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ وَلَا يُصَلِّي  
حَتَّى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ -

۱۵۶۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ  
جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَوْمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى  
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّهُ قَالَ رَدَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ عُرْفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الشَّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُدْلِفَةِ أَنَاخَرُ  
فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْمَوْءُوءَ تَوَضَّأَ وَصَلَّى  
خَفِيفًا فَقُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ أَتَأْتِيكَ  
فَوَكَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَلْمَزْتُ لَفَةً  
فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَدَفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَلَّمَ عِدَاةً جَمِيعًا قَالَ كُرَيْبٌ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَكْسِي حَتَّى بَلَغَ الْحُمْرَةَ -

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نماز پڑھنے لگے ہیں کیونکہ وقت ہو چکا  
تھا، آپ نے فرمایا نہیں۔ نماز آگے جا کر پڑھیں گے۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ) نافع کہتے ہیں حضرت عبد اللہ بن  
عمرؓ مغرب اور عشاء ملا کر پڑھا کرتے۔ مزید یہ کہ حضرت ابن عمرؓ بھی  
(اتباع سنت ہیں) اسی گھاٹی کی طرف رخ کرتے جس کی طرف آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے رخ کیا تھا۔ ابن عمرؓ بھی اس میں جاتے۔ حاجت سے  
فارغ ہونے اور وضو کرتے لیکن نماز نہ پڑھتے۔ یہاں تک کہ مزدلفہ  
میں اگر نماز پڑھتے تھے۔

(از قتیبہ از اسماعیل بن جعفر از محمد بن ابی حرمہ از ابن عباس  
کے غلام کرب) حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں عرفات سے آنحضرتؐ  
کے ساتھ سواری پر بیٹھا جب آپ پہاڑ کی بائیں گھاٹی کے پاس پہنچے  
مزدلفہ کے قریب تو آپ نے اپنا اونٹ بٹھایا۔ پیشاب کیا۔ پھر شریف  
لاڑے میں نے وضو کرایا۔ آپ نے خفیف کشا وضو کیا۔ میں نے عرض  
کیا نماز یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر آپ سوار ہو  
گئے۔ مزدلفہ میں آئے وہاں مغرب و عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر مزدلفہ  
کی صبح یعنی دسویں تاریخ کو فضل بن عباس آپ کے ساتھ سوار ہونے  
کے قریب کہتے ہیں مجھے عبد اللہ بن عباس نے فضل سے سن کر بتایا کہ آنحضرتؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم براہِ نعلیہ کرتے رہے۔ یعنی لبیک پکارتے رہے  
مٹی کہ جمو عقبہ پر پہنچے۔

۱۵ یہ عبد اللہ بن عمرؓ کی کمال متابعت سنت تھی حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ ضرورت حاجت بشری اس گھاٹی پر بیٹھے تھے کوئی کج کار کین نہ تھا مگر رسول اللہ  
میں وہیں ٹھہرتے اور حاجت وغیرہ سے فارغ ہو کر وہاں وضو کر لیتے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا ۱۱ منہ سکھائیں اگر کوئی اس گھاٹی میں مغرب کی نماز پڑھ  
لے تو علما کا اس میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک مزدلفہ میں اگر دوبارہ پڑھے امام احمدؒ کے کہلے نماز تو ہو جائے گی مگر خلاف سنت ہے اور ابویوسفؒ اور دیگر علما کا یہ قول  
ہے ۱۲ منہ سکھائیں اعضائے وضو کو ایک ایک بار جو پایا یا کم ڈالا۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ دوسرے آدمی سے مدد لینا درست ہے لیکن اسے ہمیشہ کی عادت نہ بنالینا  
چاہیے ورنہ وہ خلاف سنت ہو جائے گا۔ اعضائے وضو کے دھونے میں دوسرے سے مدد لینا بالاتفاق مکروہ ہے مگر کمال حد تک بہت نہیں ۱۳ عبد اللہ بن زناک سکھایا معلوم ہوا کہ  
جب دی ہمارے کہلے جمو عقبہ پر پہنچے اس وقت سے لبیک پکارنا شروع کرے امام ابو حنیفہؒ رحمہ اور شافعیؒ اور امام احمدؒ و حنابلہ سب کا یہی قول ہے ۱۴ منہ



## باب ۱۵۶۸- اَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ وَ

إِشَارَتِهِ إِلَيْهِمْ بِالسُّوْطِ -

۱۵۶۸- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَوْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو

مَوْلَى الْمُطَّلِبِ خَلَفَى سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى وَالِيبَةَ

الْكُوفِيِّ حَدَّثَنَا بَنُو عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَقْدَمَ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى أَكْثَرَ أَشْيَاءَ نَدَى وَأَوْصَا

وَمَوْتًا لِلْإِبِلِ فَأَشَارَ بِالسُّوْطِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ أَيُّهَا

النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبَرَّ لَيْسَ بِالْإِضَاعِ

أَوْضَعُوا أَسْمَاعَكُمْ إِخْلَادَكُمْ مِنَ التَّخَلُّلِ بَيْنَكُمْ وَ

تَجَرُّوا خِلَافَهُمَا بَيْنَهُمَا -

## باب ۱۵۶۹- اَلْجَمْعُ بَيْنَ

الْفَلَاحَتَيْنِ بِالسُّوْطِ لِقَاءَ -

۱۵۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَسَمَةَ

ابْنِ رُبَيْعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَذَكَرَ

الشَّعْبَ قَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسَبِّحِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ

لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَجَاءَ الْمَرْدُ لِقَاءَ

فَتَوَضَّأَ فَاسْبَغَ ثُمَّ أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ

## باب ۱۵۶۸- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اطمینان

سے چلنے کے لئے حکم دینا اور آپ کا کوٹے

سے اشارہ کرنا

(از سعید بن ابی مریم از ابراہیم بن سواد از عمرو بن ابی عمرو

یعنی مطلب کے غلام از سعید بن جبیر یعنی والیبہ کو فی کے غلام)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ عرفہ کے دن عرفات سے کوٹے - آپ نے اپنی پشت

کی جانب سے شورا و مہار دھاڑا اور اونٹوں کے بڑھڑانے کی

آواز سنی - آپ نے اپنی آواز سے لوگوں کو اشارہ فرمایا کہ

لوگو! آرام سے چلو - دوڑنا اور دوڑنا ثواب نہیں

(سورہ براءت میں) اَوْضَعُوا لَكُمْ لِقَاءَ نَفْسِكُمْ مِنْ

خِلَافِهِمَا كَيْفَ تَبْتَغُونَ (سورہ کہف میں) اَوْضَعُوا لَكُمْ

خِلَافَهُمَا كَيْفَ تَبْتَغُونَ (سورہ کہف میں) اَوْضَعُوا لَكُمْ

خِلَافَهُمَا كَيْفَ تَبْتَغُونَ (سورہ کہف میں) اَوْضَعُوا لَكُمْ

باب ۱۵۶۹- مزدلفہ میں دو نمازیں ملا کر پڑھنا

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از موسیٰ بن عقبہ از کرب

اسامہ ابن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ عرفات سے کوٹے اور گھاٹی کے پاس اترے - وہاں پیشا

کیا - پھر وضو کیا - اس وضو میں اسباغ نہیں تھا (یعنی بھر پور طریقہ

سے نہیں کیا) میں نے عرض کیا: نماز ۹۰ آپ نے فرمایا - نماز ۸۰

چل کر آپ مزدلفہ میں آئے - وضو کیا اسباغ سے نماز کی آقا

پڑھی گئی - پھر مغرب کی نماز پڑھی - پھر ہر شخص نے اپنا اونٹ

پڑھی گئی - پھر مغرب کی نماز پڑھی - پھر ہر شخص نے اپنا اونٹ

۱۵۶۸- جو کہ حدیث میں ایضاً کا لفظ آیا تو امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق قرآن کی آیت کی تفسیر کر دی جس میں وَلَا تَضَعُوا خِلَافَكُمْ آجاء اور اس کے ساتھ ہی

ساتھ خلا کر کے بھی بیان کر دیئے۔ پھر سورہ کہف میں بھی خلا کا لفظ آیا تھا اس کی بھی تفسیر کر دی ۱۲۸ منہ ۱۵۶۹ اس حدیث سے مزدلفہ میں جمع کرنا ثابت ہوا جواب کا

مطلب ہے اور یہ بھی نکلا کہ اگر دو نمازوں کے بیچ میں کوئی چیز کرنا ضروری ہو تو قیامت نہیں - یہ بھی نکلا کہ جب کی حالت میں سنت وغیرہ پڑھنا ضروری نہیں

یہ جمع شافعیہ کے نزدیک سفر کی وجہ سے ہے اور حنفیہ اور مالکیہ کی وجہ سے کہتے ہیں ۱۲۸ منہ

ثُمَّ آخَرَ كُلُّ إِنْسَانٍ بِعِيَرَةٍ فِي صَلَاتِهِ ثَمَّ أَقَامَ الْقَلَاءُ  
فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا۔

**باب ۱۵۸۔** مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا  
لَمْ يَتَطَوَّعْ۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ ابْنِ ذَرٍّ عَنْ  
الْزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ  
الْمَغْرِبِ وَالشَّاءِ بِحَبِجٍ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَأْتِي قَامَةً  
وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى أَثَرِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عِدَّتِي بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
يَزِيدَ الْخَطَّابِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَصْدَاغِيُّ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ  
الْوُدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالسُّودِ لِفَتَةٍ۔

**باب ۱۵۹۔** مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ  
بِخَلٍّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو أَرْثَمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ  
يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَاتِلَنَا الْمَزْدَلِفَةَ

اپنے ٹھکانے پر بٹھایا۔ پھر قیامت پڑھی گئی۔ آپ نے نماز عشاء، پڑھی اور ان  
دونوں نمازوں (مغرب و عشاء) کے درمیان اور کوئی نفل وغیرہ نہیں پڑھے  
**باب ۱۵۸۔** مغرب و عشاء (مزدلفہ میں) ملا کر  
پڑھنا۔ سنت نفل نہ پڑھنا۔

(از آدم از ابن ابی ذئب از زہری از سالم بن عبد اللہ)  
ابن عمر رضہ فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب و  
عشاء، مزدلفہ میں ملا کر پڑھی۔ ہر نماز کے ساتھ الگ تکبیر ہوئی۔  
لیکن دونوں نمازوں کے درمیان سنت و نفل نہیں پڑھی۔  
اور نہ ان کے بعد

(از خالد بن مخلد از سلیمان بن بلال از یحییٰ بن ابی سعید)  
از عدی بن ثابت از عبد اللہ بن یزید خطیبی (ابو ایوب انصاری)  
فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں مغرب و عشاء  
کی نماز مزدلفہ میں ملا کر پڑھی۔

**باب ۱۵۹۔** اس شخص کی دلیل جس نے کہا کہ  
ہر نماز کے لئے اذان اور تکبیر ہونی چاہیئے

(از عمرو بن خالد از زہری از ابواسحاق) عبد الرحمن بن یزید کہتے  
تھے عبد اللہ بن مسعودؓ نے حج کیا۔ تو جب ہم مزدلفہ میں پہنچے وہ عشاء  
کی اذان کا وقت تھا (یا تقریباً) آپ نے ایک شخص کو حکم دیا اس نے

سہ مزدلفہ کو جمع کہتے ہیں کہ وہ دن آدم ہوا کا تھا اور بعض نے کہا اس وجہ سے کہ وہ دن دو نمازیں جمع کی جاتی ہیں۔ ابن منذر نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ مزدلفہ میں  
دونوں نمازوں کے پنج میں سنت نفل نہ پڑھے ابن منذر نے کہا بخاری پنج میں سنت یا نفل پڑھے کا قول اس کا وجہ صحیح نہ ہوگا ۱۲ منہ ۱۳ عینی نے کہا اس مسئلہ میں علماء کے  
چھ قول ہیں ایک یہ کہ ہر نماز کے لئے الگ الگ تکبیر ہے اور اذان بالکل نہ کہے دوسرے یہ کہ صرف پہلی نماز کے لئے تکبیر کہے اذان بالکل نہ کہے تیسرے یہ کہ پہلی نماز کے لئے اذان کہے اور  
دوئوں کے لئے الگ الگ تکبیر کہے شافعی کا یہ صحیح نہ سمجھیں ہے اور بخاری بھی اس کے قائل ہیں۔ چوتھے یہ کہ پہلی نماز کے لئے اذان اور تکبیر دونوں کہے اور دوسری کے لئے نہ  
اذان کہے نہ تکبیر امام ابو حنیفہ رحمہ سے ایسا ہی منقول ہے۔ پانچویں یہ کہ ہر ایک کے لئے الگ الگ اذان اور تکبیر کہو امام مالک رحمہ سے ایسا ہی منقول ہے۔ چھٹے یہ کہ کسی  
نماز کے لئے اذان کہے نہ تکبیر اور ان دونوں میں سے کسی ایک سے اس باب میں مختلف روایتیں ہیں۔ امام بخاری نے پانچوں قول اختیار کیا اور اس مسئلہ میں ابن مدینی نے نو روایتیں  
ابن حنبلہ کے نقل کو لیا اور اہل کوفہ نے عبد اللہ بن عمرؓ کے نقل کو حوالہ دیا کہ یہ ان کی عادت کے خلاف ہے۔

حِينَ الْاَذَانِ بِالْعَمَلِ اَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَامْرُؤًا  
فَاَذَانَ وَاَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلَّى بَعْدَهَا كَعَتَيْنِ  
ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِمْ فَتَعَشَوْا ثُمَّ امْرَاؤُا فَاَذَانَ وَ  
اَقَامَ قَالَ عُمَرُو لَا اَعْلَمُ الشَّكَّ اِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ ثُمَّ  
صَلَّى الْعِشَاءَ وَكَعَتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ اِنَّ اللَّهَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ  
اِلَّا هَذِهِ الصَّلَاةُ فِي هَذَا الْمَكَانِ مِنْ هَذَا الْيَوْمِ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هُمَا صَلَوَتَانِ مُخَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا  
صَلَاةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمَزْدَلِفَةَ وَ  
الْفَجْرِ حِينَ يُبْزَغُ الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ -

ہی غلس پر پڑھنا چاہیے۔ ابن مسعود کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے اس موقع پر اسی طرح دیکھا  
**بَابُ مَنْ قَدَّمَ مَضَعَةً**  
أَهْلَهُ بِلَيْلٍ فَيَقِفُونَ بِالْمَزْدَلِفَةِ وَ  
يَدْعُونَ وَيَقْدُمُونَ اَقَابَ الْقَمَرِ

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْكَوْنِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَأَلْتُ وَكَانَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقْدُمُ مَضَعَةَ أَهْلِهِ  
فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمَزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ  
فَيَدْعُونَ اللَّهَ مَا بَدَأَ لَهُمْ أَنْ يَرْجِعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ  
اِلَامَامُ وَقِيلَ اَنْ يَدْفَعَهُ مِنْهُمْ مَنْ يَقْدُمُ مَضَعَةَ أَهْلِهِ  
الْفَجْرِ وَهُمْ مَنْ يَقْدُمُ بَعْدَ ذَلِكَ فَاَذَانَ اَقْدَمُوا  
رَمَوْا الْحَجَرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ

اذان اور تکبیر کہی۔ پھر آپ نے مغرب کی نماز پڑھی اور اس کے بعد  
دو رکعت (سنت) پڑھی۔ پھر رات کا کھانا طلب فرمایا اور تناول  
کیا۔ میرے خیال میں انہوں نے پھر حکم دیا کسی کو اس نے اذان  
کہی پھر تکبیر کہی۔ عمرو بن خالد راوی کہتے ہیں کہ یہ شک زہیر کو ہوا ہے  
(یعنی جو یہ فقرہ اچھڑا کر ہوا میرے خیال میں انہوں نے پھر حکم دیا)  
پھر حضرت ابن مسعود نے عشاء کی دو رکعتیں (فرض) پڑھیں۔ جب صبح  
ظاہر ہوئی تو فرمایا آنحضرت ص اس وقت (یعنی تاریکی میں) صبح کی  
نماز اسی دن اسی جگہ پڑھتے تھے

عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں صرف یہی دو نمازیں ہیں جو اپنے  
مقرر وقت سے بدل دی جاتی ہیں۔ ایک تو مغرب کی نماز اس وقت  
پڑھنا چاہیے جب لوگ مزدلفہ پہنچ جائیں۔ دوسرے صبح کی نماز پڑھنے

ہی غلس پر پڑھنا چاہیے۔ ابن مسعود کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے اس موقع پر اسی طرح دیکھا  
**بَابُ مَنْ قَدَّمَ مَضَعَةً**  
أَهْلَهُ بِلَيْلٍ فَيَقِفُونَ بِالْمَزْدَلِفَةِ وَ  
يَدْعُونَ وَيَقْدُمُونَ اَقَابَ الْقَمَرِ

(انجیلی بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب) حضرت سالم  
کہتے ہیں عبداللہ بن عمر اپنے بچوں اور عورتوں کو پہلے ہی سے منیٰ کی  
طرف روانہ کر دیتے۔ وہ رات کو مزدلفہ میں مشعر الحرام کے پاس  
ٹھہرتے اور حسب خواہش ذکر الہی کرتے پھر امام کے قیام اور واپسی  
تک لوٹ جاتے۔ بعض تو منیٰ میں صبح کی نماز کے وقت پہنچ جاتے اور  
بعض اس کے بعد۔ جب منیٰ میں پہنچتے تو کنکریاں مارتے اور عبد اللہ  
ابن عمر فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے

سے یعنی جگہ میں ٹھہرتے ہوں اس حدیث سے یہ بھی لگتا کہ نمازوں کا جمع کرنے والا دونوں نمازوں کے بیچ میں کھانا کھا سکتا ہے اور کچھ کام کر سکتا ہے اس  
حدیث میں جمع کے ساتھ نفل پڑھنا بھی مذکور ہے اور ابن مسعود نے اس کے خلاف پر جراح نقل کیا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس میں پڑھنے کی بھی ایک دلیل ہے کہ  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے معمول سے ہماریس معلوم ہوا کہ معمول غلس میں پڑھنے کا تھا۔ تعالیٰ علما و

لئے یہ اجازت دی ہے کہ

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ابوب از عکرمہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو رات کو ہی مزدلفہ سے منیٰ میں روانہ کر دیا۔

(از علی بن مدینی از سفیان از عبید اللہ بن ابی یزید بن عباسؓ فرماتے تھے میں تھا وہ جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات میں مزدلفہ سے منیٰ کی طرف پہلے سے بھیج دیا تھا۔ یعنی آپؐ کے گھروالوں کے کمزور لوگوں میں سے (از مسدٰ د از یحییٰ از ابن جریج از عبد اللہ غلام اسماء) حضرت اسماءؓ مزدلفہ میں رات کو انہیں اور کھڑی ہو کر ایک گھڑی تک نماز پڑھتی رہیں، پھر فرمایا بیٹا! کیا چاند چھپ گیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ پھر تھوڑی دیر میں نماز پڑھتی رہیں۔ پھر پوچھا کیا چاند ڈوب گیا؟ میں نے کہا کہ ہاں! انہوں نے کہا تو کوچ کرو۔ ہم نے کوچ کیا۔ منیٰ میں پہنچ کر انہوں نے لکیریاں ماریں۔ اور لوٹ کر صبح کی نماز اپنے ٹھکانہ میں پڑھی۔ میں نے کہا بی بی! ہمارا خیال ہے ہم نے تاریکی ہی میں کسکریاں ماریں۔ انہوں نے کہا بیٹا! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس کی اجازت

أَرْحَمَ فِي أَوَّلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا سَيْمُونُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ -

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُدَّادٍ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَنَا مَكَّنْتُ قَدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي مَضْغَةِ أَهْلِهِ -

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْلىِ أَسْمَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا تَرَلَّتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَتْ تَلَمَّسْتُ هَضْمَتُ سَاعَةٍ ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَقَالَتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَأَدْبَحُوا فَأَرْتَحَلْنَا وَمَضَيْنَا حَتَّى رَمَيْتُ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ وَفَصَلَّتُ الصُّبْحَ فِي مَازِلِهَا قَالَتْ قُلْتُ لَهَا يَا هُنْتُ مَا أَرَأَاكَ الْوَاقِدَ غَسَلْنَا قَالَتْ يَا بُنَيَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْذَنَ لِلظَّالِمِينَ

دے دی ہے۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از عبد الرحمن بن القاسم از قاسم بن حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت سودہؓ نے مزدلفہ کی رات میں جلدی روانہ ہونے کی اجازت چاہی وہ بھاری بھر کم عورت تھیں۔ آپؐ نے انہیں اجازت دے دی۔

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُوَّابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَسْتَأْذِنُ سَوْدَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَكَانَتْ ثَقِيلَةً تَبْطِئُ فَأَذِنَ لَهَا -

سہ یعنی عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ میں تھوڑی دیر بٹھ کر چلے جانے کی اجازت دی ہے ان کے سوا دوسرے سب لوگوں کو رات کو مزدلفہ میں رہنا چاہیے شعبی اور بخاری نے کہا جو کوئی رات کو مزدلفہ میں نہ رہے اس کو حج قوت نہ ہو اور عطا، اور ذہری کہتے ہیں کہ ہر پدم لازم ہے اور اذہبی رات سے پہلے وہاں سے لوٹنا درست نہیں ۱۳ منہ۔

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْيُوبَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ

حُسَيْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ هُصَيْنٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُرْدَقَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةَ أَنْ تَدْخُلَ قَبْلَ حَظْمَةِ النَّاسِ  
وَكَانَتْ امْرَأَةً بَطِينَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ قَبْلَ  
حَظْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَخَلْنَا  
بِذُفْعِهِ فَلَا أَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيْنَا  
مَقْرُوحٌ بِهِ -

باب ۱۰۶ مَنْ يُصَلِّي الْفَجْرَ يَجْعَلُ

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصَةَ بْنِ غِيَاثٍ

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا  
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً يَغْيُرُ  
مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَوَاتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمُغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَ  
صَلَاةٍ الْفَجْرِ قَبْلَ مِيقَاتِهَا -

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا

إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ  
قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى مَكَّةَ  
ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّائِتِينَ كُلَّ صَلَاةٍ وَحَدَّثَنَا  
بِأَذَانٍ وَقَامَا وَالْعِشَاءَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ  
حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَأَمَّا لِيَقُولَ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَالَ  
لِيَقُولَ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ جُمِعَتَا

از ابو نعیم از افلیح بن حمید از قاسم بن محمد حضرت عائشہ رضی

کہتی ہیں کہ ہم مزدلفہ میں اترے تو بی بی سودہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے روانہ ہو جائیں کیونکہ وہ بہت آہستہ چل سکتی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی۔ وہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے ہی تشریف لے گئیں۔ ہم لوگ صبح تک وہیں ٹھہرے رہے۔ جب آپؐ کوٹے تو ہم بھی کوٹے۔ اگر میں بھی بی بی سودہ کی طرح آپؐ سے اجازت طلب کر لیتی تو بہت اچھا ہوتا۔

باب صبح کی نماز مزدلفہ ہی میں پڑھنا

(از عمر بن حفص بن غیاث عمرو از حفص بن غیاث عمر از عمار)

از عبد الرحمن) عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے آنحضرتؐ کو کوئی نماز بے وقت پڑھنے نہیں دیکھا۔ مگر دو نمازیں، مغرب اور عشاء جنہیں (مزدلفہ میں) ملا کر پڑھا۔ اور صبح کی نماز بھی، وقت معمول سے پہلے پڑھی لے

(از عبد اللہ بن رجا از اسرائیل از ابواسحاق) عبد الرحمن

ابن زید کہتے ہیں ہم عبد اللہ بن مسعودؓ کے ساتھ مکہ کی جانب کو روانہ ہوئے اور مزدلفہ میں پہنچے تو انہوں نے دو نمازیں ملا کر پڑھیں۔ ہر نماز کی الگ الگ اذان اور قامت کہی گئی اور ان کے درمیان رات کا کھانا کھایا۔ پھر صبح کی نماز کو پچھٹے ہی پڑھ لی۔ کوئی کہتا تھا صبح ہوئی ہوئی کہتا تھا ابھی نہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دو نمازیں مغرب عشاء اس مقام میں اپنے مقررہ وقت سے ہٹا دی گئی ہیں۔ لوگوں کو

سلہ یعنی بہت اول وقت یہ نہیں کر صبح صادق چوئے سے پہلے پڑھ لی جیسے بعضوں نے گمان کیا اور دلیل اس کی آگے کی روایت ہے اس میں صاف یہ ہے کہ صبح کی نماز فی طلوع ہوتے ہی پڑھی ۱۲ منہ

عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَلَا  
تَقْدُمُ النَّاسَ جَمَاعًا حَتَّى يُعِيقُوا وَصَلَاةَ الْفَجْرِ هَذَا الشَّيْءُ  
ثُمَّ وَقَفَ حَتَّى أَسْفَرَتْ ثُمَّ قَالَ كَوْنُوا أَمِيرًا مُؤْمِنِينَ  
أَفَاقِلُ الْأَنْصَابِ الشَّيْءَ فَمَا أَدْرِي أَقُولُهُ كَانَ  
أَسْرَمَ أَمْرًا وَفَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ  
حَتَّى رَحَى جَنْدَرَةَ الْعُقْبَةَ يَوْمَ النَّحْرِ -

### بَاب ۱۰۶۲ مَتَى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ

۱۵۸۱ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ مَيْمُونٍ  
يَقُولُ شَهِدْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى بَيْنَهُمُ الْمُبِيعُ  
ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ إِنَّ الشُّرَكَاءَ كَانُوا لَا يَفِيضُونَ فِي  
تَطْلُعِ الشَّمْسِ وَيَقُولُونَ أَشْرَقَ تَبِيرُ أَنْ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاقِلُ قَبْلَ أَنْ  
تَطْلُعَ الشَّمْسُ

### بَاب ۱۰۶۳ التَّكْبِيرُ وَالْكَفِيرُ

عَدَاةُ الْكُفْرَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
الْإِسْتِغْفَارُ فِي السَّيْرِ -

۱۵۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ الْفَضْلَ  
فَأَخْبَرَ الْفَضْلُ أَنَّهُ زَمِيلُ يَلِكِي حَتَّى رَحَى الْجَنْدَرَةَ -

۱۵۸۳ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
وَهْبُ بْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُبَيِّدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

چاہیے مزدلفہ میں اس وقت داخل ہوں جب اندھیرا ہو جائے اور فجر  
کی نماز بھی اس وقت پڑھیں (جلس میں) پھر عبد اللہ بن مسعود نے مزدلفہ  
میں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ روٹی ہو گئی۔ پھر کہنے لگے اگر مسلمانوں کے  
امیر (حضرت عثمانؓ) اس وقت لوٹیں تو ان کا یہ عمل سنت کے مطابق  
ہوگا۔ عبد الرحمن کہتے ہیں معلوم نہیں حضرت ابن مسعودؓ کا یہ فرمانا پہلے ہوا یا  
حضرت عثمانؓ کی واپسی ابن مسعودؓ برابر لبیک بچا لے رہے تھے کہ دسویں تاریخ کو حجرہ عقبہ  
باب مزدلفہ سے واپسی۔

(از حجاج بن منہال از شعبہ الزبیری عن اسحاق) عمرو بن ميمون فرماتے تھے  
میں حضرت عمرؓ کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھی  
پھر ٹھہرے رہے اور کہنے لگے مشرک لوگ (فرمانہ جاہلیت) مزدلفہ سے اس  
وقت لوٹتے جب سورج نکل آتا اور کہتے تیرا اچھک اٹھ۔ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی۔ آپ مزدلفہ سے سورج نکلنے  
سے پہلے لوٹے۔

باب دسویں تاریخ صبح کو حجرہ عقبہ کی رمی تک  
تکبیر و تلبیہ کہتے رہنا اور راستے میں کسی کو اپنے ساتھ بلوانی  
پر بھالینا۔

(از ابو عامر عن حاکم بن محمد از ابن جریج از عطاء) ابن عباسؓ نے  
فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل بن عباسؓ کو مزدلفہ سے لوٹتے  
وقت اپنے ساتھ سوار کر لیا۔ فضل کہتے تھے آپ برابر لبیک کہتے رہے۔  
یہاں تک کہ حجرہ عقبہ کی رمی کی۔

(از زہری عن ابی عبد اللہ بن عبد اللہ) حضرت ابن عباسؓ سے روایت  
ہے کہ اسامہ بن زیدؓ عرفات سے لے کر مزدلفہ تک آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے۔ پھر آپ نے مزدلفہ سے منیٰ تک اپنے ساتھ



## باب ۶۵۔ زَكُوٰى الْبَدَنِ لِقَوْلِهِ

وَالْبَدَنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مَرْشَعًا مَّا  
 اَللّٰهُ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوْا اِسْمَ اللّٰهِ  
 عَلَيْهَا صَوَافٍ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا  
 فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِمَ وَالْمُعْتَرِ  
 كَ ذَلِكَ سَعَتْ رِجْلُكُمْ لَكُمْ لِمَا كُنْتُمْ تَشْكُرُوْنَ  
 لَنْ يَبْنِيَّ اَللّٰهُ لِحُومِهَا وَلَا دِمَآءِهَا  
 وَلَكِنْ يَبْنِيْ لَهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذَلِكَ  
 سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوْا اللّٰهَ عَلَى مَا هَدٰكُمْ  
 وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ قَالَ مَخْبَاهُ هَذِهِ  
 الْبَدَنُ لِبَدَنِهَا وَالْقَانِمُ السَّارِكُ وَ  
 الْمُعْتَرِ الَّذِي يَتَوَقَّى الْبَدَنَ مِنْ عَقْوِ  
 اَوْ فَعِيْرٍ وَشَعَائِرُ اسْتَغْطَا الْبَدَنَ وَ  
 اسْتَحْصَا نَهَا وَالْعَيْنِيُّ عِنْتُهُ مَرَّةً  
 اَلْحَبَابَةُ وَيَقَالُ وَجَبَتْ سَقَطَتْ  
 اِلَى الْاَذْحَجَةِ مِنْهُ وَجَبَتْ الشَّمْسُ -

باب قربانی کے جانور (اونٹ یا گائے) پر  
 سوار ہونا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَالْبَدَنَ  
 جَعَلْنَاهَا — بَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ۔ اور قربانیوں کو ہم  
 نے اللہ کی نشانی مقرر کی ہے۔ ان میں تمہاری بھلائی ہے۔  
 ان کی قطار باندھ کر (بخر کرتے وقت) اللہ کا نام لو۔  
 جب وہ کروٹ پر گر پڑیں، تو ان میں سے کھاؤ اور صبر  
 کرنے والے اور مانگنے والے دونوں طرح کے فقیروں کو  
 کھلاؤ۔ ہم نے ان جانوروں کو تمہارے قبضے میں دے دیا  
 ہے۔ اس لئے کہ تم شکر کرو۔ اللہ تعالیٰ کو ان کا خون اور  
 گوشت ہمیں پہنچتا بلکہ تمہاری پرویز گاری اس کو پہنچتی ہے  
 ہم نے ہی طرح ان جانوروں کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے۔  
 اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تم کو راستہ بتلایا اس پر اللہ  
 کی بڑائی کرو۔ اے پیغمبر! نیکیوں کو خوشخبری دے۔

مجاہد کہتے ہیں۔ بدن اس واسطے کہتے ہیں کہ وہ  
 موٹے نانے ہوتے ہیں۔ اور قانع (فقیر) مانگنے والا۔  
 معتر وہ فقیر جو گوشت کے لئے مالدار اور محتاج کے  
 پاس گھومنا پھرے۔ شعائر۔ نشانی اللہ کی (قربانیوں کے لئے اس لئے آیا ہے کہ) ان کا موٹا، تروتازہ اور خوبصورت  
 کرنا ہے۔ (اسی سورہ حج میں) عتیق (بیت العتیق میں) سے مراد یہ ہے کہ ظالم بادشاہوں کا ذرا اس گھر پر نہیں  
 چلتا۔ اور وجبت کا معنی سقطت یعنی زمین پر وہ قربانیاں گر پڑیں۔ وجبت الشمس۔ لوگ اس معنی میں بولتے  
 ہیں جب سورج گر جائے یعنی غروب ہو جائے۔

## ۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 رَأَى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ اذْكُبْهَا فَقَالَ لَهَا

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اعرج) ابو ہریرہؓ  
 فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قربانی  
 کا اونٹ بانک رہا تھا (یعنی خود پیدل چل رہا تھا) آپؐ نے فرمایا! اس  
 پر سوار ہو جا۔ اس نے کہا۔ یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس



بَدَنُهُ فَقَالَ اَرْكَبُهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنُهُ قَالَ اَرْكَبُهَا  
وَبَيْتُكَ فِي الثَّلَاثَةِ اَوْ فِي الْغَائِبَةِ -

۱۵۸۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
هَشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَ اَحَدُنَا قَتَادَةُ عَنْ اَسْبَغِ بْنِ  
الله عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا  
يَبُوءُ بِدَنُهُ فَقَالَ اَرْكَبُهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنُهُ قَالَ  
اَرْكَبُهَا فَلَا تَأْكُلُ

### بَاب ۱۰۶۶ مِنْ سَاقِ الْبَدَنِ

۱۵۸۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ  
اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَتَّعَ رَسُولُ اللهِ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمُرَةِ  
اِلَى الْحِجَّةِ وَاهْدَى فَسَاقِ الْهَدْيِ مِنْ ذِي الْكَلْفَةِ  
وَبَدَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهَلَ  
بِالْعُمُرَةِ ثُمَّ اهَلَ بِالْحِجَّةِ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمُرَةِ اِلَى الْحِجَّةِ فَكَانَ مِنَ  
النَّاسِ مَنْ اهْدَى فَسَاقِ الْهَدْيِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ  
يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ  
قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ  
لِيَعْنِي حُرْمَ مِنْهُ حَتَّى يَبْفُغِيَ حَجَّةً وَمَنْ لَمْ يَكُنْ  
مِنْكُمْ اهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَيَا لِقَمَاقِ وَالْمَرْوَةِ  
وَلْيَقْصِرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيَهْلِ بِالْحِجَّةِ فَكُنْ لَوْ يَحْدُ  
هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحِجَّةِ وَسَبْعَةً إِذَا  
رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ

پرسوار ہو جا۔ اس شخص نے (دوبارہ) کہا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا  
کہ بخت اس پرسوار ہو جا۔ تیسری یا دوسری باریوں فرمایا۔

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام و شعبہ از قتادہ) حضرت انس  
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا  
جو قربانی کا اونٹ مانگے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اس پرسوار ہو جا،  
اسی کہا یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس پرسوار ہو جا۔ اسی  
کہا یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا اسوار ہو جا۔ تین باریوں فرمایا۔

باب قربانی کا جانور اپنے ساتھ لے جانا۔  
(از یحییٰ بن یحییٰ از لیث از عقیل از ابن شہاب از سالم بن عبد اللہ)  
حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حجۃ الوداع میں تمتع کیا۔ یعنی عمرہ کر کے پھر حج کیا اور آپ ذوالحلیفہ  
سے اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے گئے تھے۔ ابتداً آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے آپ نے عمرہ کا احرام پکارا۔ پھر حج کا احرام پکارا۔ چنانچہ  
لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا یعنی عمرہ کر کے حج کیا۔ اب لوگوں میں دو  
طرح کی صورتیں تھیں بعض تو قربانی کا جانور ساتھ لے چلے تھے اور بعض  
قربانی اپنے ساتھ نہیں لائے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں  
پہنچے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا۔ جو شخص تم میں قربانی ساتھ لایا ہو وہ  
بجائے احرام کی ممنوع چیزوں سے حج پورا کرنے تک پرہیز رکھے۔ البتہ جو لوگ  
قربانی ساتھ نہیں لائے تو بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ میں سعی کر  
کے بال کترائے اور احرام کھول ڈالیں پھر (ساتویں اور آٹھویں ذوالحجہ)  
حج کا احرام باندھیں جس کو قربانی کی توفیق نہ ہو، وہ تین روزے ایام  
حج میں رکھے اور سات روزے جب اپنے گھر واپس جائے۔ غرض آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو سب پہلے کام آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کا طواف کرنا اور حجر اسود کو بوسہ دینا تھا۔ طواف

۱۵ جب اس نے باوجود آپ کے حکم دینے کے باری کے جانور پر سواری نہ کی تو آپ نے زجر سے فرمایا اے بخت سوار ہو جا لفظی ترجمہ یوں ہے تیری خرابی ہو سوار ہو جا اہل  
۱۶ میں ساتویں، آٹھویں، نویں کو باپ چھٹی ساتویں، آٹھویں کو ۱۷ منہ

الرُّكْنِ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ سَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَصَلَّى أَرْبَعًا  
فَرَكْعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ كَعَتَيْنِ  
ثُمَّ سَلَّمَ فَأَنْصَرَفَ فَإِنِّي الصَّفَافُ فَطَافَ بِالصَّفَافِ الْمَرْوَةَ  
سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحُلْ مِنْ شَيْءٍ حَرَمٍ مِنْهُ حَتَّى  
قَضَى حَجَّهُ وَتَوَهَّاهُ يَوْمَ النَّحْوِ وَأَقَامَ قَطَافًا بِالْبَيْتِ  
ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرَمٍ مِنْهُ وَقَعَلَ حِشْلًا مَا فَعَلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ دِسَاقِ  
الْهَدْيِ مِنَ النَّاسِ وَعَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
مَمْتَعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَتَّعَ النَّاسَ مَعَهُ بِمِثْلِ  
الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۱۰۶۷ مِنْ أَشْيَاءِ الْهَدْيِ  
مِنْ الظَّرْفَيْنِ -

۱۵۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ  
أَيُّوبَ عَنْ قُتَيْبَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا بَيْهَاقَ فَإِنِّي لَا أَمْنَهَا أَنْ  
سَتَصَدَّعَ الْبَيْتُ قَالَ إِيَّا فَعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ لَقَدْ كَانَ  
لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَإِنَّا أَشْهَدُكُمْ  
أَنِّي قَدْ أَجَبْتُ عَلَى نَفْسِي الْعُمْرَةَ فَاهْلِكْ بِالْعُمْرَةِ

میں پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلے اور چار پھیروں میں حسابات۔  
طواف کے بعد دو رکعتیں بیت اللہ کے پاس مقام ابراہیم میں پڑھیں  
پھر سلام پھیرا اور فارغ ہو کر صفا پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ وہاں  
صفا و مروہ کے سات پھیرے کئے۔ پھر جتنی چیزوں سے پرہیز تھا،  
ان سے حج پورا کرنے تک پرہیز کرتے رہے۔ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو  
قربانی ذبح کی اور لوٹ کر مکہ میں آئے بیت اللہ کا طواف کیا اب متنی  
چیزوں سے بحالت احرام پرہیز تھا ان کا پرہیز چھوڑ دیا اور جو لوگ  
قربانی ساتھ لائے تھے انہوں نے بھی وہی کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے کیا۔

ابن شہاب نے اسی اسناد سے بحوالہ عروہ از حضرت عائشہ روایت  
کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا یعنی عمرہ کر کے حج کیا اور  
لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا۔ اور اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح سلام

نے بحوالہ حضرت عبد اللہ بن عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا

باب حج کو جاتے ہوئے راستے میں قربانی کا  
جانور خریدنا

(از ابو النعمان از حماد از ایوب از نافع) عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر  
نے اپنے والد عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا آپ اس سال ٹھہر جائیے۔ (حج کو  
نہ جائیے) مجھے ڈر ہے کہ میں کعبے میں جانے سے آپ کو روکا نہ جائے۔ آپؓ  
ابن عمرؓ نے فرمایا۔ اگر ایسا ہوا تو میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح  
کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ  
حَسَنَةٌ رسول اللہ بہترین نمونہ ہیں۔ میں تمہیں گواہ بنا تا ہوں۔ میں نے  
اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا۔ پھر انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا۔

۱۔ ان اکثر مفسرین نے یہاں سے کہتے ہیں کہ اس واسطے کہ کہہ کر مشرکوں نے مسلمانوں کی نسبت ایک وقت یہ خیال کیا تھا کہ مدینہ کے حکام سے وہ آقاوں  
ہو گئے ہیں تو یہاں پر یہ خیال غلط کرنے کے لئے کیا گیا تھا پھر مدینہ میں محنت قائم رہی ۱۲ منہ ۱۳ منہ ہوا یہ تھا کہ اس سال مجاہد بن یوسف نے عبد اللہ بن زبیر کے  
چڑھائی کی تھی۔ راستہ میں فساد ہو رہا تھا۔ لہذا ان کی پھیل رہی تھی ۱۲ منہ ۱۳ منہ معلوم ہوا کہ امتیقات سے پہلے بھی احرام باندھ سکتے ہیں ۱۲ منہ

قَالَ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْبَيْدَاءِ أَهْلٌ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَقَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ ثُمَّ اشْتَرَى الْهُدًى مِنْ قُدَيْدٍ ثَمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهَا مَطَافًا وَاحِدًا فَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا -  
نہ کھولا، جب تک دونوں سے فارغ نہ ہوئے۔

**باب ۱۰۶۸** مَنْ أَشْعَرَ قَلْدًا بَدَأَ الْحَلِيفَةَ ثُمَّ أَحْرَمَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا أَهْلًا مِنَ الْمَدِينَةِ قَلْدَةً وَأَشْعَرَ بَدَى الْحَلِيفَةَ يَطْعَنُ فِي شِقْوِ اسْتِمْلَاءِ الْبَدَى بِالشَّفْرِ وَوَجْهَهَا قَبْلَ الْقَبْلَةِ بَارَكَةَ -

نافع کہتے ہیں حضرت عبداللہ (مدینہ سے) روانہ ہوئے۔ جب بیداء پہنچے توج و عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا اور فرمایا حج اور عمرہ کی ایک ہی بات ہے۔ جب قدید میں پہنچے۔ وہاں قربانی کا جانور خرید کیا۔ پھر مکہ میں آئے۔ حج و عمرہ دونوں کے لئے طواف کیا اور احرام اس وقت تک

**باب** جو شخص ذوالحلیفہ میں پہنچ کر اشعار و تقلید کرے پھر احرام باندھے۔

نافع نے کہا۔ ابن عمر جب مدینے سے اپنے ساتھ قربانی لے جاتے تھے تو ذوالحلیفہ پہنچ کر تقلید کرتے (حب و مستقر قرب جوتی وغیرہ کا ہر قربانی کے جانور کے گلے میں ڈالتے تاکہ وہ ٹوٹا نہ جائے) اور اشعار کرتے یعنی قربانی کے جانور کو قبلہ رو بٹھا کر اس کی کولان کی دائیں جانب پھری سے ذرا چیر دیتے (تاکہ تھوڑا سا خون بہہ نکلے)

(از احمد بن محمد از عبداللہ از معمر از زہری از عروہ ابن زہیر) منور بن محمد مرہ اور مروان کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ایک ہزار سے زائد صحابہؓ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ذوالحلیفہ میں پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کی تقلید کی اور اشعار کیا اور عمرے کا احرام باندھا

**۱۵۸۹۔** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْيُسُورِ ابْنِ مَخْرُومَةَ وَمَرْوَانَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي بَضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِدَى الْحَلِيفَةِ قَلْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهُدًى وَأَشْعَرُوا أَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ -

(از ابولتیم از افلح از قاسم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے مار اپنے ہاتھ سے بٹے۔ پھر آپ نے ان کے گلے میں ڈالے اور اشعار کیا۔

**۱۵۹۰۔** حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَتَلْتُ قَلْدَ بَدَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِدْيَةٍ

سہ بدایہ ایک مقام ہے ذوالحلیفہ کے سامنے اور فیض الباری میں جو بدایہ کو مزید میں لکھا ہے یہ صحیح غلطی ہے عبداللہ بن عمر تو مدینہ سے چلے تھے مزدلفہ میں کہاں سے آئے ۱۲ منہ ۱۳ قدید ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے بیچ میں ہے ذوالحلیفہ سے بین منزل آئے ۱۲ منہ ۱۳ ذوالحلیفہ ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل پر۔ وہی اہل مدینہ کا مینقات ہے ۱۲ منہ ۱۳ تقلید کہتے ہیں قربانی کے جانور کے گلے میں ہار بنا کر ڈالنا یہ عرب کے ملک میں نشان تھا بدایہ کا ایسے جانور کو عرب لوگ نہ کھاتے نہ اس سے متعزض ہوتے اور اشعار کے معنی خود کتاب میں مذکور ہیں یعنی اونٹ کا کولان داہنی طرف سے ذرا سا چیر کر خون بہا دینا

فَرَفَلَدَهَا وَاسْتَعْرَهَا وَاهْدَاهَا فَمَا حَوَمَ عَلَيْهَا شَيْءٌ

كَانَ أَحَدَ لَهُ

**بَاب ۱۰۶۹ قَتْلُ الْقَلْبَدِيِّ لِلْبَيْتِ**

وَالْبَقَرِ

۱۵۹۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ

حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

مَا شَأْنُ النَّاسِ حَاوُوا أَوْ كَمْ تَحْلِلُ أَنْتَ قَالَ إِنْ

لَبَدْتُ رَأْسِي وَقُلْتُ هَذَا فَلَا أُحِلُّ حَتَّى أُحِلَّ

مِنْ أُنْجِي

۱۵۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

اللَيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرِوَةَ

بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي مِنَ

الْمَدِينَةِ فَإِنْ خَلَّ فَلَا يَدْرِي هَذَا أَمْ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا

مِمَّا لَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحَرَّمُ

**بَاب ۱۰۷۰ إِشْعَارُ الْبَيْتِ وَ**

قَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمُسَوِّدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْ

وَاسْتَعْرَكَ وَأَحْوَمَ بِأَلْعَمْرَةِ

۱۵۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَدَّدٍ حَدَّثَنَا

أَفْلَحُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقُتَيْبِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ قَتَلْتُ فَلَا يَدْرِي هَذَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اورا نہیں کے کی طرف روانہ کیا۔ آپ نے کسی حلال چیز

سے پرہیز نہیں کیا۔

**بَاب** قربانی کے اونٹ اور گایوں کے

لئے ہار بنانا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از لیت از ابن شہاب از عروہ اند عروہ

حفصہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا پوچھا

انہوں نے تو احرام کھول ڈالا آپ نے احرام نہیں کھولا۔ آپ نے

فرمایا میں نے اپنے تلبید کی ہے (بالوں کو جالیا ہے) اور قربانی کو ہار

ڈالا ہے۔ میں جب تک حج سے فارغ نہیں ہوں گا احرام

نہیں کھول سکتا

(از عبد اللہ بن یوسف از لیت از ابن شہاب از عروہ اند عروہ

بنت عبد الرحمن) حضرت عائشہ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ سے ہدی روانہ کرتے، میں آپ کی قربانی کے جانور کے لئے ہار

بناتی۔ آپ ان باتوں سے پرہیز نہ کرتے جن سے احرام والا بے ہیز کرتا ہے

**بَاب** قربانی کے جانور کا اشعار کرنا۔ عروہ نے

مُسَوِّد سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے

جانوروں کے ہار ڈالے اور ان کا اشعار کیا اور عمرہ کے

احرام باندھا

(از عبد اللہ بن مسلم از افصح بن حمید از قاسم) حضرت عائشہ فرماتی

فرماتی ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں

کے ہار بنے۔ پھر آپ نے ان کا اشعار کیا۔ اور آپ نے ان کے گلے میں

سہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر المومنین حضرت ابوبکر بنو بکر بھیجا تھا اور قربانی کے جانور بھی ساتھ دئے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کا جانور بھیجنے سے کوئی

شخص محرم نہیں بن جاتا۔ جب تک احرام کا نیت نہ کرے ہی لئے احرام کے ممنوعات سے بچنے پرہیز نہیں کیا۔ سہ دونوں حدیثوں میں قربانی کا لفظ ہے وہ عام ہے اور نیت

سہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر المومنین حضرت ابوبکر بنو بکر بھیجا تھا اور قربانی کے جانور بھی ساتھ دئے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کا جانور بھیجنے سے کوئی

شخص محرم نہیں بن جاتا۔ جب تک احرام کا نیت نہ کرے ہی لئے احرام کے ممنوعات سے بچنے پرہیز نہیں کیا۔ سہ دونوں حدیثوں میں قربانی کا لفظ ہے وہ عام ہے اور نیت

قَدْ أَشْعَرَهَا أَوْ قَلَدَهَا أَوْ قَلَدَتْهَا ثُمَّ تَبَعَتْ بِهَا إِلَى  
الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِأَمْدِ بَيْتِهِ فَمَا حَرَّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ  
لَهُ حَلٌّ -

## بَابُ مَنْ قَلَدَ الْفَلَاحَ بَيْدًا

یا تیار کر اگر بیدائے

۱۵۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ  
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زِيَادَ  
ابْنَ أَبِي سُوَيْبٍ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ أَهْلَى  
هَذَا حَرَمٍ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يَخْرُجَ  
فَأَلَتْ عُمَرُوهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَيْسَ  
كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا قَتَلْتُ فَلَا يُدْ هَدَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْدًا قَدْ هَدَى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْدًا ثُمَّ تَبَعَتْ بِهَا مَعَ ابْنِ  
فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ حَتَّى نَحْرِيَ الْهَدْيَ -

## بَابُ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

۱۵۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

عَنْ زَيْدِ الْهَيْمِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا

۱۵۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْبَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَاحِدُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ الْهَيْمِيِّ عَنِ  
الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ

مارڈالے یا میں نے مارڈالے - پھر آپ نے انہیں کعبہ کی طرف روانہ  
کر دیا اور خود مدینے میں ٹھہرے رہے اور آپ پر کوئی حلال چیز  
حرام نہ ہوئی

## بَابُ جَسَ لِنَافِئِهِ مَارِ بِنَائِهِ

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد اللہ بن ابی بکر بن عمر  
ابن حزم) عمرہ بنت عبد الرحمن کہتی ہیں کہ (حاکم عراق) زیاد بن  
سفیان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھ بھیجا کہ عبد اللہ بن  
عباسؓ یہ کہتے ہیں جو کوئی قربانی کا جانور (بیت اللہ کو) روانہ کرے تو  
اس پر وہ سب باتیں حرام ہو جاتی ہیں جو حاجی پر حرام ہوتی ہیں عمرہ  
کہتی ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا - عبد اللہ بن عباس کا یہ کہنا صحیح  
نہیں میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں  
کے لئے اپنے ہاتھ سے مار ڈالے تھے - پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اپنے ہاتھ سے وہ جانوروں کو پہنائے اور میکہ والہ (ابوبکر رضی اللہ  
سائتھ بیت اللہ کو روانہ کر دیے اور آپ پر کوئی من جانب اللہ حلال  
چیز قربانی کے جانور ذبح کئے جانے تک حرام نہ ہوئی

## بَابُ بَكْرِيَّوْنَ كَعْلَى مَارِ دَانَ

(از ابوالنعیم از اعمش از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہؓ فرماتی  
ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے لئے بکریاں (بیت  
اللہ کو) روانہ کیں

(از ابوالنعمان از عبد الواحد از اعمش از ابراہیم از اسود)  
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں  
کے لئے مار بٹا کرتی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے

أَفْتُلُ الْقَلَادَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْلُدُ  
الْغَنَمَ وَيَقِيمُ فِي أَهْلِهِ حَلَالًا -

۱۵۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْنَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ الْمُعْتَمِرِ بْنِ وَحْدَانَ عَنْ عَبْدِ بْنِ  
كَيْسٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
السَّوْدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَفْتُلُ  
قَلَادَةَ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهَا  
ثُمَّ يَنْكُتُ حَلَالًا -

۱۵۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَاءُ  
عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ قَتَلْتُ لَهْدًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَعْنِي الْقَلَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُعِيرَ -

بَابُ ۱۰۷ الْقَلَادَةُ مِنَ الْعِهْنِ  
۱۵۹۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مَعَاذُ  
ابْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَنَسٍ الْمُؤَمِّلِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَتَلْتُ قَلَادَةً لَهَا مِنْ عَهْدِكَ  
عِنْدِي -

بَابُ ۱۰۸ تَقْلِيدُ التَّحْلِ  
۱۶۰۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ  
عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ اللَّهَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَلْسُو بَدَنَهُ  
قَالَ أَذْكَبَهَا قَالَ لَيْسَ بَدَنَهُ قَالَ أَذْكَبَهَا قَالَ

گلے میں مار ڈالتے اور گھر میں بے احرام کی طرح آپ رہتے۔

(از ابو الثعنان از حماد از منصور بن معتمر) دوسری سند (از محمد  
ابن کثیر از سفیان از منصور از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہ رضہ  
فرماتی ہیں کہ میں قربانی کی بکریوں کے مار بٹا کرتی تھی۔ پھر آپ ان بکریوں  
کو بیت اللہ روانہ کر دیتے اور خود بے احرام رہتے (حلال چیزیں  
حلال رہتیں)

(از ابو نعیم از زکریا از عامر از مسروق) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی  
کے جانوروں کے مار بٹے آپ کے احرام باندھنے سے پہلے لے

## باب اون کے مار بٹنا۔

(از عمرو بن علی از معاذ بن معاذ از ابن عون از قاسم)  
ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے  
پاس کچھ اون تھی۔ میں نے قربانی کے جانوروں کے لئے  
اس کے مار تیار کئے

## باب جوتی کا مار بنانا

(از محمد از عبد اللہ از معمر از یحییٰ بن ابی کثیر از عکرمہ)  
ابو ہریرہ رضہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
شخص کو دیکھا وہ قربانی کا اونٹ ٹانگ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا  
اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے  
فرمایا سوار ہو جا۔ ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں۔ میں نے اسے دیکھا۔

لے گا اس وقت میں بکریوں کی صراحت نہیں ہے مگر انگی رواہ میں سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کے جانوروں سے بکریاں ہی مراد ہیں بس باب کی  
مطابقت ہو گئی ۱۲ منہ ۱۷ اس میں اشارہ ہے کہ ایک جوتی بھی لگانا کافی ہے اور رد ہے اس کا جو کم از کم صد جوتیاں لگانا ضروری ہے کہ مستحب یہی  
ہے کہ دو جوتیاں ڈالے ۱۲ منہ

فَلَقَدْ رَاٰنَا وَرَاٰهَا يَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّلُّ فِي عُنُقِهَا تَابَعَهُ مُحَمَّدٌ بْنُ بَشَّارٍ

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُعَمَّرٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بَشَّارٌ رَفَعَهُ عَنْ رُوَيْتٍ كَيْسَ بْنِ جَمَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ دَخَلَ مَسْجِدًا مِنْ مَسَاجِدِ الْمَدِينَةِ فَصَلَّى فِيهَا صَلَاتَهُ بَعْدَ الْغُضَا حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا لَمْ يَمُتْ»

الْمُبَارِزِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۱۰۷ الجلال للبدن و

كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يَشُقُّ

مِنَ الْجَلَدِ إِلَّا مَوْضِعَ السِّنَاءِ إِذَا

نَحْنُ نَزَعُ جِلَّالَهَا مَخَافَةَ أَنْ

يُفْسِدُهَا وَلَئِنْ لَمْ يَنْتَظِرْ لَهَا لَاسْتَفْتَدَىٰ بِهَا  
 ٤٤

٩٠٢- حَدَّثَنَا فِي بَيْتِهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الصَّدَقَ بِجَلَالِ الْبُذَيْنِ الَّتِي تُحَرِّتُ

وَيَجْلُوهَا

باب ۱۰۷۶ مِزِ اشْتَرایْ هَدِیَّ

مِنَ الطَّرِيقِ وَقَلَّدَهَا -

١٦٠٣- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ السَّمْعَانِ حَدَّثَنَا

أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ

أَرَادَ ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الْحَجَّ فَاذْهَبَ

الحروية في عهد بن الربيع رضي الله عنهم  
 له ما لا يحصى من خيرات كبريا كجند و نهس نمران عمر بنى الله تعالى عنها اس

کی اجرت میں نہ لے ۱۲ منہ ۵۰۔ یہ اس روایت کے خلاف ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ حجاج کی جڑھائی سے بچ رہی میں ہوئی اور عمرو بن العاصؓ کے خوارجیوں نے یہ

حجاج ظالم کے لوگوں کو بھی راوی نے جرور یہ کا خارج کیا کیونکہ حجاج  
سفاک اور خلیفہ وقت کا مخالف اور دشمن تھا ۱۲ منہ -

~~~~~

اونٹ پر سوار آپ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ اور جوتی اونٹ کے

گلے میں لٹک رہی تھی۔ محمد بن سلام یا محمد بن مثنیٰ کے ساتھ یہ حدیث

عز علي بن مبارك، يحيى، عكرمة، الوهرين، أنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم.

(از عثمان بن عمر از علی بن المبارک از یحیی از عکرمه ابوهریره)

رضی اللہ عنہ! حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

1. دانشگاه فرهنگیان

باب اوسوں کی جہتوں کا بیان - حضرت ابن  
عزیمہ کہتے ہیں کہ اگر تم کہہ لو کہ میں نے

نکل آتا۔ اور حب اونٹ کو بخیر (ذبح) کرتے تو اتار

لےتے کہ خون لگ کر خراب نہ ہو۔ پھر اس جھول کو بھی

خیرات کر دیتے تھے

د از قبضه از سفیان از ابن ابی نجیح از مجاهد از عبد الرحمن بن

ابن لیلیٰ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

سلم نے مجھے حکم دیا، کہ قربانی کے اونٹ جنہیں میں نے خر کیا ان

کی بھوبیس اور لھائیں پھیروں میں حیرت لردوں

الحمد لله رب العالمين

باب ۱۰۰۔ جس سے اسے یوں سوزی کہ جلا جاتا ہو  
خیر اور اس سے ہار سہنا

(از ابراهیم بن منذر از ابو ضمرة از موسی بن عقیقه) نافع ر.ه

فرماتے ہیں کہ جس سال عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حرویت

کے خارجیوں نے حج کا ارادہ کیا اسی سال عبداللہ بن عمرؓ نے بھی

جج کا ارادہ کیا۔ لوگوں نے ان سے کہا۔ اس سال لڑائی ہوگی۔ ہم

جیر کا پھیر لینا مکروہ جانتے جو اللہ کے نام پر نکالی گئی اسی طرح بہتر یہ ہے کہ کھال فقیروں کو دے اور قصائی

نشدہ بھری میں حج کیا تھا۔ تو احتمال ہے کہ عبداللہ نے دونوں سالوں میں حج کیا ہو گا یا حج بھی ان حرموںہ خارجہ میں کا ہم عقیدہ اور ہم مشرب تھا۔ اور انہی کی طرح ظالم اور

.....

فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا بِكَيْفِهِمْ فَيَقَالُ وَلَوْ أَنَّ  
يَسْعَىٰ وَلَوْ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ  
حَسَنَةٌ ۚ إِذَا أَمَعَكُمْ كَمَا صَعَمَ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ  
عُمْرَةً حَتَّىٰ كَانَ بَطَاهِرُ النَّبِيِّ أَمْرًا قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ  
وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي جَمَعْتُ حَجَّةً مَعَ  
عُمْرَةٍ وَهَذِي هَدْيٌ يَأْتِي الْقُدَّ الشَّوْءَ حَتَّىٰ قَلَّ قَطًّا  
بِالْبَيْتِ وَبِالْقِفَا وَلَمْ يَزِدْ عَلَىٰ ذَلِكَ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ  
حَرَمٍ مِنْهُ حَتَّىٰ يَوْمَ النَّحْرِ فَتَحَاتُّ وَتَحْرُ وَذَآئِلُهَا قَدْ قُفِيَتْ  
طَوَافُهُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ يَطَوِّفُهُ الْوَدَّيْنِ ثُمَّ قَالَ كَذَلِكَ  
صَعَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ڈرتے ہیں وہ آپ کو روک دیں گے۔ انہوں نے یہ آیت پڑھی۔  
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (تمہارے لئے اللہ کے  
رسول میں بہترین نمونہ ہے) فرمایا میں بھی ویسے کروں گا جیسے حضور  
کے کیا تھا۔ ایسے موقعے پڑے میں تمہیں گواہ بنانا ہوں کہ میں اپنی ذات  
پر عمرہ واجب کر لیا ہے۔ جب بیداء کے میدان میں پہنچے تو فرمایا کج  
اور عمرہ دونوں یکساں ہیں۔ میں تمہیں گواہ بنانا ہوں کہ میں حج و عمرہ  
کی اکٹھی نیت کر لی ہے۔ اپنے قربانی کا جانور ساتھ لیا۔ لستہ میرے خرید تھا اس  
گلہ میں مار پڑا ہوا تھا۔ جب بیت اللہ پہنچے تو طواف کیا صفا و  
مروہ میں سعی فرمائی۔ اس سے زیادہ کچھ نہ کیا۔ ممنوع چیزوں سے پھینک  
رکھا۔ دسویں تاریخ سرمنڈایا اور نحر کیا۔ نیز یہ خیال کیا کہ طواف قدوم

یعنی پہلا طواف حج و عمرہ کیلئے کافی تھا۔ پھر کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا

## بَاب ۱۰۷ ذَبْحُ الرَّجُلِ الْبَقَرِ

عَنْ نَسَائِهِ مِنْ غَيْرِ مَرْهُونٍ -

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَجِّسَ بَقَرَيْنِ مِنْ ذَوِي الْقَعْدَةِ  
لَا ذَرَىٰ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَخَلْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ  
لَا أَطَافَ وَيَسْعَىٰ بِالْبَيْنِ الْقِفَا وَالسَّرَوَةِ أَنْ يَحْلِلَ قَالَ  
قَدْ خَلَّ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِالْحِمَةِ بَعَرْتُ مَا هَذَا قَالَ  
نَحْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَذْوَحِهِ  
قَالَ يَحْيَىٰ قَدْ كُذِّبَتْهُ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ أَتَنُكَ يَا أَحْمَدُ بَيْتَ

## بَاب ۱۰۸ ذَبْحُ ابْنِ بَيْتٍ

عَنْ نَسَائِهِ مِنْ غَيْرِ مَرْهُونٍ -

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از یحییٰ بن سعید از عمرہ بنت الخطاب)  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ ذی قعدہ ختم ہونے سے پانچ دن پہلے (مدینہ سے) روانہ ہوئے  
ہمارا ارادہ حج کرنے کا تھا۔ جب مکہ کے قریب پہنچے، جن لوگوں کے ساتھ  
قربانی نہ تھی، انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ طواف  
بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے احرام کھول دیں۔  
حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ عید قربان کے دن لوگ گائے کا گوشت  
لے کر رہائے پاس آئے میں نے پوچھا۔ یہ گوشت کیسا ہے؟  
انہوں نے کہا آنحضرت نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے  
لگائے ذبح کی ہے عہ یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے عمرہ کی حدیث قاسم

کتاب المناسک جلد ۲ صفحہ ۷۸۰

لہ یعنی جب آپ کو مشرکوں نے حبشہ میں روک دیا تھا وہ نہ کرنے والا تھا یہ فقہ شہید ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ اس کی بحث اور باب طواف القارون میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ  
جاہلیت کے زمانہ میں مکہ کے مہینوں میں ہر کوئی کرنا چاہتا تھا ۱۲ منہ ۱۲ منہ یہ اعتراض ہوا ہے کہ ترجمہ باب میں تو لکھا ہے کہ ذبح کرنا مذکور ہے اور حدیث میں نحر کا لفظ ہے تو حدیث  
باب سے مطابقت نہیں ہوتی اور اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں نحر سے ذبح مراد ہے چنانچہ اس حدیث کے دوسرے طریق میں جو آگے مذکور ہوگا ذبح ہی کا لفظ ہے اور لگائے کا نحر



علی وجہہ۔

## باب ۱۰۷۸۔ التَّخَرُّفُ فِي مَنْحَرِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِيَّ -

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ حَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ تَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ يَخْرُفُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَخَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ تَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَجْعَلُ يَدَيْهِ مِنَ مَجْعٍ مِنْ خَلِّ الْبَلْبَلِ حَتَّى يَدْخُلَ بِهِ مَنْحَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ حُجَّاجٍ فِيهِمْ أَنْحَرُوا الْمُنْكَوؤَ -

## باب ۱۰۷۹۔ مِنَ التَّخَرُّفِ

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَبَّاحٍ حَدَّثَنَا

وَهَيْبٌ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ ذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَتَخَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بَدَنٍ قِيَامًا وَقَعْلًا بِالْمَدِينَةِ لَبْسَيْنِ أَفْلَحَيْنِ أَفْرَنْكَيْنِ مُخْتَصَرًا

## باب ۱۰۸۰۔ تَخَرُّفُ الْإِمْلِ مُقْبِدًا

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زَيْلِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا آتَى

سے بیان کی۔ انہوں نے کہا یہ حدیث بالکل صحیح بیان کی

## باب ۱۰۷۸۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں تخرکیا، وہاں تخر کرنا یہ

(از اسحاق بن ابراہیم از خالد بن حارث از عبد اللہ بن عمر) نافع رضی فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اس مقام میں تخر کرتے تھے عبد اللہ نے کہا جہاں آنحضرت تخر کرتے تھے (وہیں تخر کرتے تھے)

(از ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از موسیٰ بن عقبہ) نافعؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ اپنے قربانی کے جانوروں کو مزدلفہ سے رات کے آخری حصہ میں منیٰ کی طرف بھجوا دیتے یہ قربانیاں آزاد اور غلام دونوں قسم کے حجاج منخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے جاتے۔

## باب ۱۰۷۹۔ اپنے ہاتھ سے تخر کرنا۔

(از سہل بن بکار از وہیب از ابوب از ابو قلابہ) حضرت انسؓ نے مختصر طور سے حدیث بیان کی اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اونٹوں کو کھڑا کر کے اپنے ہاتھ سے تخر کیا اور مدینہ میں دو املح پتھرے سنگ دار مہینڈھے قربانی کئے۔

## باب ۱۰۸۰۔ اونٹ کو باندھ کر تخر کرنا

(از عبد اللہ بن مسلمہ از یزید بن زریع از یونس) زیاد بن جبر کہتے ہیں میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا آپ ایک شخص کے پاس آئے جس نے تخر کرنے کے لئے اپنا اونٹ بٹھایا تھا۔ حضرت ابن عمرؓ

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تخر کا مقام منیٰ میں جبرہ عقبہ کے قریب حذیفہ کے پاس تھا ہر چند سارے منیٰ میں کہیں بھی تخر کرنا درست ہے مگر عبد اللہ بن عمرؓ کو اتباع سنت میں بلا تشوہ و دھوٹہ نہ کہ ہنس مقام میں نماز پڑھا کرتے تھے جہاں آنحضرت نے پڑھا تھا جیسے اوپر لکھ چکا ہے اس طرح تخر بھی اسی مقام میں کرتے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تخر کیا تھا ۱۲ منہ سارے اس کا طریقہ ہے کہ قربانیاں لے جانے کے لئے کچھ آزاد لوگوں کی تخصیص مذہبی بلکہ غلام بھی لے جاتے ۱۲ منہ سارے مستحب ہے کہ آدمی اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے تخر یا ذبح کرے اگر کوئی عذر ہو یا حاجت ہو تو دوسرا بھی کوئی تخر کر سکتا ہے ۱۲ منہ سارے منخر نبی جہاں آنحضرت تخر کرتے تھے۔

عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بَدَنَتَهُ يَبْعُوهَا قَالَ ابْعَثْنَاهَا  
فَيَا مَا مَقْبِدٌ سَنَّةٌ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ

نے فرمایا اسے کھڑا کر اور پاؤں باندھ دے۔ پھر فرمایا۔ یہی  
سنت نبوی ہے۔

شعبہ نے جو روایت یونس سے کی ہے اس میں بجائے عن  
یونس عن زیاد بن جبیر کے یہ الفاظ ہیں عن یونس اخبرني زياد  
سما عنی صراحت ہے)

**باب ۱۰۸۱** تَحْوِيلُ الْبَدَنِ قَائِمَةً  
وَقَالَ ابْنُ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
سَنَّةٌ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَالَ ابْنُ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
صَوَاقٌ قَائِمًا -

**باب** اونٹوں کو کھڑا کر کے نحر کرنا۔  
ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی سنت یہی ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں سورہ حج  
میں صواف کا لفظ قیام کھڑے ہونے کا معنی  
دیتا ہے۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مَكِّيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرُ  
بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرُ بِدَيْنِ الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ  
يَهْمَا فَلَمَّا أَصْبَحَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَبَعَلَ يَهْمَلًا وَيَسِيرًا  
فَلَمَّا عَلَا عَلَى الْبَيْدِ آذَنَ لِيْ يَهْمَا جَمِيعًا فَلَمَّا دَخَلَ  
مَكَّةَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَهْمُوا وَنَحْوُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَدْرُسُ وَسَبْعَ بَدَنٍ قَائِمًا وَفَتْحَ بِالْمَدِينَةِ  
كَبْشَتَيْنِ أَمْحَلَتَيْنِ أَقْرَبَتَيْنِ -

(از سہل بن مکہ از وہیب از ایوب از ابو قلابہ) حضرت  
انسؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز مدینہ میں  
چار رکعات پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں (یعنی قصر)  
رات کو وہیں قیام کیا۔ صبح اونٹنی پر سوار ہو کر تمہیل (لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ) تسبیح (سُبْحَانَ اللَّهِ) کرنے لگے۔ جب بیدار میں پہنچے  
تو حج و عمرہ دونوں کے لئے تلبیہ کیا (لبیک یاکارا) جب مکہ میں پہنچے  
تو لوگوں کو حکم دیا کہ (عمرہ کر کے) احرام کھول دیں۔ اور آنحضرت  
نے سات اونٹ کھڑے کر کے اپنے دست مبارک سے نحر کئے اور  
مدینہ میں دو امحلت جبکہ بے سنگ دار مینڈھے فزح کئے۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ الظُّهْرُ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرُ بِدَيْنِ الْحَلِيفَةِ

(از مسدد از اسمعیل از ایوب از ابو قلابہ) حضرت انس بن  
مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار  
رکعتیں ادا کیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں۔  
ایوب نے ایک جمہول الاسم سے روایت کی۔ انہوں نے

۱۔ معلوم ہوا اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا افضل ہے اور ضعیف نے کھڑا اور بیٹھا دونوں طرح نحر کیا برابر رکھا ہے ادا اس حدیث سے ان کا مدد ہوتا ہے کیونکہ  
اگر ایسا ہوتا تو ابن عمرؓ میں شخص پر لاکر دیکھتے اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ سلہ یہ شخص جمہول ہے مگر نام بخاری نے متابعت کے طور پر اس منکر  
ذکر کیا تو اس کے جمہول ہونے میں قیاحت نہیں بعضوں نے کہا یہ شخص ابو قلابہ ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ

وَكُنْتَيْنِ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ تَجْبِلٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثَمَرَاتٌ حَتَّى أَصْبَحَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدُ أَمَّ أَهْلَ بَيْتِهِ وَتَحْتَهُ -

## باب ۱۰۸۲ - لَا يُطَيُّ الْجَزَارُ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا -

۱۰۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي بَنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ قَلْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْتُ عَلَى الْبَدَنِ قَامَرْنِي فَقَسَمْتُ لِحُومَهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَسَمْتُ جِلْدَهَا وَجُلُودَهَا قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ قَلْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى الْبَدَنِ وَلَا أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جَزَائِهَا -

## باب ۱۰۸۳ - يَتَصَدَّقُ بِجُلُودِ الْهَدْيِ

۱۰۸۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جَوْهَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمُ الْجَزَارِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يَقُومَ عَلَى بَدْنِهِ وَأَنْ يَقْسِمَ بَدْنَهُ كُلَّهَا لِحُومِهَا وَجُلُودَهَا وَجِلْدَ لَهَا وَلَا يُطَيُّ فِي جَزَائِهَا شَيْئًا -

انسان سے۔ پھر رات کو آپ وہیں ٹھہرے۔ صبح کو وہیں نماز صبح پڑھی۔ اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے۔ جب وہ آپ کو بے کر پیدا زمین پہنچی تو آپ نے عمرہ و حج دونوں کا نام لے کر لبیک بکالی۔

## باب - قصاب کو ذبح کرنے کی مزدوری میں قربانی کی کوئی چیز نہ دی جائے

از محمد بن کثیر از سفیان از ابن ابی نجیح از مجاہد از عبد الرحمن ابی لیلی، حضرت علیؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا حسب حکم میں قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑا ہوا میں نے ان کا گوشت ہاتھ پھر آپ نے حکم دیا۔ تو میں نے ان کی جھولیل اور کھالیں بھی تقسیم کر دیں۔

سفیان کہتے ہیں کہ مجھے عبد الکریم نے بحوالہ مجاہد، عبد الرحمن ابن ابی لیلی حضرت علیؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں قربانی کے اونٹوں کا بندہ لبست کروں اور ان میں سے کوئی چیز قصاب کی مزدوری میں نہ دوں۔

## باب - قربانی کی کھال خیرات کر دی جائے

از مسدد از یحییٰ از ابن جریج از حسن بن مسلم و عبد الکریم جزری از مجاہد از عبد الرحمن بن ابی لیلی، حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے قربانی کے اونٹوں کی جھولیل کا حکم دیا اور ان کی سب چیزوں کو تقسیم کرنے کا گوشت کھال، جھول۔ نیز یہ کہ قصاب کی مزدوری میں قربانی کی کوئی چیز نہ دیں۔

۱۔ بعض لوگوں کی عادت یہ تھی کہ قصاب کو راجرت میں کھال یا اونٹنی یا سری پائے حوالہ کرتے ہیں بلکہ راجرت علیحدہ اپنے پاس سے دینا چاہتے ہیں البتہ اگر قصاب کوئی چیز قربانی میں سے دے تو اس میں قحاحت نہیں ۲۔ منہ ۳۔ یہ وہ اونٹ تھے جو حضرت حمیدہ الوداع میں قربانی کے لئے گئے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ یہ حادثہ تھا ان میں سے نزدیک اونٹوں کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ٹھکر کیا۔ باقی اونٹوں کو حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے آپ کے حکم سے ٹھکر دیا ۴۔ منہ

## باب ۸۸۱۔ بَعْدَ صَلَاةِ الْبَيْتِ

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الْقَيْسِ يَقُولُ حَدَّثَنِي بَنُو أَبِي بَلِيٍّ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ أَهْدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً بَدَنِيَّةً فَأَمَرَنِي بِحَوْضِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي بِحِجَالِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ بَعَثُونِي بِهَا فَقَسَمْتُهَا

## باب ۸۸۲۔ وَأَذْبُوتَا زِيَادِ بْنِ

مَكَّانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكَ فِي تَشْيِئَاتِهِ طَهْرُ بَيْنِي لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالتَّوَكُّعِ الشُّجُودِ وَأَذْنُ فِي النَّاسِ بِالنَّجَسِ يَا تَوَكُّعُ رَجُلًا لَا عَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَا تَبْنَ مِنْ كُلِّ نَجَسٍ عَيْنِي لَيْسَ هَذَا وَمَنْ فَاعِلٌ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا السَّمَّ اللَّهُ فِي أَكْبَامِ مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَأَوْهُمْ مِنْ بَيْعَةِ الْأَنْعَامِ فَكَلَّمُوا مِنْهَا وَأَطَعُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ثُمَّ لَيْفُصُوا أَقْفَهُمْ وَلَيُوقُوا نُدُورَهُمْ وَلَيَطُوقُوا الْبَيْتَ الْغَنِيَّ ذَلِكَ وَمَنْ لَيْفُصُوا حُرْمَتَ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ

## باب ۸۸۳۔ قُرْبَانِي كَيْ جَانُورِي كَيْ خَيْرِي كَيْ حَالِي

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الْقَيْسِ يَقُولُ حَدَّثَنِي بَنُو أَبِي بَلِيٍّ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ أَهْدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً بَدَنِيَّةً فَأَمَرَنِي بِحَوْضِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي بِحِجَالِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ بَعَثُونِي بِهَا فَقَسَمْتُهَا

## باب ۸۸۴۔ وَبَعْدَ صَلَاةِ الْبَيْتِ

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الْقَيْسِ يَقُولُ حَدَّثَنِي بَنُو أَبِي بَلِيٍّ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ أَهْدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً بَدَنِيَّةً فَأَمَرَنِي بِحَوْضِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي بِحِجَالِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ بَعَثُونِي بِهَا فَقَسَمْتُهَا

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الْقَيْسِ يَقُولُ حَدَّثَنِي بَنُو أَبِي بَلِيٍّ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ أَهْدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً بَدَنِيَّةً فَأَمَرَنِي بِحَوْضِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي بِحِجَالِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ بَعَثُونِي بِهَا فَقَسَمْتُهَا

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الْقَيْسِ يَقُولُ حَدَّثَنِي بَنُو أَبِي بَلِيٍّ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ أَهْدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً بَدَنِيَّةً فَأَمَرَنِي بِحَوْضِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي بِحِجَالِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ بَعَثُونِي بِهَا فَقَسَمْتُهَا

## باب ۱۰۸۶ مَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُيُوتِ

وَمَا يَصَدَّقُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ خَبْرًا  
كَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
لَا يُؤْكُلُ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ الشَّادِرِ  
وَيُؤْكُلُ مِمَّا سَوَى ذَلِكَ وَكَانَ عَطَاءُ  
يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ مِنَ الْمَتَاعِ -

قربانی میں سے کھا سکتے ہیں۔

## ۱۰۸۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ

جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ مُحْوَرٍ بَدَنًا  
فَوْقَ ثَلَاثِ مِثْقَالٍ فَوَحَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا فَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا فَلَمْ  
لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتَّى جَعَلْنَا الْمَكْنِيَّةَ قَالَ لَا -

نے کہا۔ جابر نے یہ نہیں کہا۔

## ۱۰۸۸ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ

قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ قَالَ تَمَعْتُ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِسُ بَقِيْنٍ مِنْ دَوَالِقِ الْفُجَّارِ  
وَلَمْ نَرِ إِلَّا النَّجْمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ  
هَذِي إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ لَمْ يَكُنْ قَالَ تَمَعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا فَدَخَلَ عَلَيْنَا بَوْمٌ الْيَوْمَ الْيَوْمَ فَقُلْتُ مَا  
هَذَا أَقْبَلْتُ دَجِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

## باب قربانی کے جانوروں سے کیا کھائیں

اور کیا خیرات کریں۔

نسید اللہ نے بیوالہ نافع حضرت ابن عمر سے  
روایت کیا کہ حرم میں کوئی شکار کرے اور اس کا بارہ بیوا  
پڑے، تو بدلہ کے جانور اور زرد کے جانور سے کچھ نہ کھایا جا  
باقی سب میں سے کھا سکتے ہیں۔ عطا کہتے ہیں تمتع کی

(از مسدد از یحییٰ از ابن جریر از عطاء) جابر بن عبد اللہ  
فرماتے ہیں ہم اپنی قربانیوں کے گوشت معنی کے تین دنوں کے بعد نہیں  
کھاتے تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دے دی  
اور فرمایا کھاؤ، بطور تو شہ ساتھ لو۔ ہم نے کھایا، تو شہ بنایا۔ ابن  
جریر کہتے ہیں میں نے عطا سے پوچھا کیا انہوں نے یعنی جابر بن عبد اللہ  
نے یہ بھی کہا کہ ہم نے کھایا، تو شہ بنایا یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچے، تو عطا

(از خالد بن مخلد از سلیمان از یحییٰ از عمرہ) حضرت عائشہ فرماتی  
تھیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) روانہ  
ہوئے۔ ذی قعدہ کے پانچ دن باقی تھے۔ ہمارا ارادہ صرف حج کا  
ہی تھا۔ جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو حضور نے حکم دیا جس کے ساتھ  
قربانی ہو وہ طواف (طواف بیت اللہ اور سعی صفاء وود) کر کے احکم کھول  
ڈالے حضرت عائشہ نکلتی ہیں۔ ہمارے پاس عبد قریان کے دن گائے کا  
گوشت لایا گیا ہیں نے پوچھا۔ یہ کیا گوشت ہے؟ تو جواب ملا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواجِ مطہرات کی طرف سے گائے ذبح کی (یہ اس میں  
سے گوشت ہے)

۱۱ امام احمد نے فرمایا ہے کہ نفل قربانی اور تمتع اور قربانی میں سے کھا دوست ہے عین نے کہا خفیہ کا بھی یہی قول ہے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی جابر نے یہ نہیں کہا  
کہ ہم نے مدینہ پہنچنے تک اس گوشت کو تو شہ کے طور پر کھا لیا کہیں مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ عطا نے ہمیں کہ بدلہ کا کھانا عطا بھول گئے ہوں پہلے نہیں کہا پھر  
پھر یاد آیا تو ان کہنے لگے اس حدیث سے وہ حدیث نسخ ہے جس میں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع فرمایا ہے ۱۴ منہ

أَذْوَاهُ قَالَ يَحْيَىٰ قَدْ كَرِهْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقِسْمِ  
فَقَالَ أَتَيْتُ بِالْحَدِيثِ عَلَىٰ وَجْهِهَا -

## بَابُ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْحَاجَةِ

۱۶۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَىٰ

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَدْعُوَ وَكُنْ قَالَ لَوْ كُنْتَ تَدْعُو

۱۶۱۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَجِيمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِدْ

قَبْلَ أَنْ أَدْعِيَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْهَبَ

قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ ذَهَبْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْعِيَ قَالَ لَا حَرَجَ

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ عَنْ ابْنِ حُجْرٍ أَخْبَرَنِي

عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْقِسْمُ بْنُ يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا ابْنُ

حُجْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَقَالَ عَقَّانُ أَرَادَهُ عَنْ وَهَبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

حُجْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

حَدَّثَنَا عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

يَحْيَىٰ كَتَبْتَنِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَاسِمُ بْنُ سَامٍ بَيَانُ كِتَابِهِ  
عَمْرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِالْأَكْلِ مَجْمُوعٌ حَدِيثُ بَيَانُ كِتَابِهِ -

## بَابُ سَرْمَنْدَلَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ

۱۶۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ أَوْ هُشَيْمٌ أَوْ مَنْصُورٌ أَوْ عَطَاءٌ ابْنُ

عَبَّاسٍ فَرَمَاتُهُ هِيَ أَنْخَضَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَخْصٍ كَسَمَلَقَ

يُوجَّهُ كَيْفَ حَوْشَبَانِي سَبْعَةٍ سَرْمَنْدَلَةٍ بِأَسَى طَرَحَ كَاكُونِي كَامَ ذِي سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ

يَا بَعْدِي كَرَمَ - أَتَى نِي فَرَمَا كَاكُونِي حَرْجَ نِي كَاكُونِي حَرْجَ نِي

۱۶۲۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَوْ هُشَيْمٌ أَوْ مَنْصُورٌ أَوْ عَطَاءٌ ابْنُ عَبَّاسٍ

سَبْعَةٍ رَوَيْتُ سَبْعَةٍ كَاكُونِي حَرْجَ نِي كَاكُونِي حَرْجَ نِي كَاكُونِي حَرْجَ نِي

رَمِي سَبْعَةٍ طَوَافُ الزَّيَارَةِ كَرَمَا سَبْعَةٍ نِي فَرَمَا كَاكُونِي حَرْجَ نِي - اس

كَمَا مِي نِي ذِي سَبْعَةٍ سَرْمَنْدَلَةٍ كَرَمَا سَبْعَةٍ نِي فَرَمَا كَاكُونِي حَرْجَ نِي - كَمِي

لَا مِي نِي رَمِي سَبْعَةٍ قَرَمَانِي كَرَمَا سَبْعَةٍ نِي فَرَمَا كَاكُونِي حَرْجَ نِي

عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ نِي اس حَدِيثُ كَوَا بِنِ خَيْثَمٍ سَبْعَةٍ رَوَيْتُ كَمَا بَحْوَالِ

عَطَاءٍ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنْخَضَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَامَتِي كَمِي نِي كَوَا بِنِ خَيْثَمٍ عَطَاءُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنْخَضَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَبْعَةٍ رَوَيْتُ كَمَا

عَفَانُ بِنِ سَبْعَةٍ كَمِي نِي مِي رَمِي خِيَالِ مِي وَهَبِ بِنِ خَالِدِ سَبْعَةٍ رَوَيْتُ

سَبْعَةٍ كَوَا بِنِ خَيْثَمٍ سَعِيدِ بِنِ جُبَيْرٍ ابْنِ عَبَّاسٍ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَمَادِ بِنِ كَوَا قَيْسِ بِنِ سَعْدٍ عِبَادِ بِنِ مَنْصُورٍ أَوْ عَطَاءٍ ابْنِ عَبَّاسٍ

أَنْخَضَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَدِيٍّ ابْنُ عَبَّاسٍ

كَمِي نِي كَمِي نِي كَمِي نِي كَمِي نِي كَمِي نِي كَمِي نِي كَمِي نِي كَمِي نِي كَمِي نِي

نِي شَامِ كَمِي بَعْدِي كَمِي - أَتَى نِي فَرَمَا كَاكُونِي حَرْجَ نِي نِي نِي

سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ

سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ

سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ سَبْعَةٍ



رَأْسِي وَفَلَا تَهْدِنِي فَلَاحُ أَهْلِ حَقِّ الْحَرِّ

**باب ۱۰۸۹** الْحَقِّ وَالْقَصْرِ

عِنْدَ الْإِخْلَالِ

۱۶۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي

حُمْزَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَمْرٍو رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ حَقٌّ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ

۱۶۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ

الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا أَوَ الْمُقْعِرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ

ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا أَوَ الْمُقْعِرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَ

الْمُقْعِرِينَ **وَقَالَ** اللَّهُمَّ ارْحَمِ النَّاسَ قَالُوا أَوَ الْمُقْعِرِينَ

الْمُقْعِرِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي

تَافِعٌ وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ وَالْمُقْعِرِينَ

تھے۔ میں تو محرم کمال حرام نہیں کھول سکتا

**باب** بال کترانہ

(از ابوالیمان از شعیب بن ابی حمزہ از نافع) ابن عمر فرماتے تھے،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں سر منڈایا

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع) ابن عمر فرماتے تھے،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یا اللہ سر منڈوانے والوں پر رحم کر"

لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں پر بھی یا رسول اللہ آپ نے

فرمایا۔ اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم کر۔ لوگوں نے دوبارہ عرض کیا

اور بال کترانے والوں پر بھی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا "اور بال کترانے

والوں پر بھی"۔ (اے اللہ رحم کر جیسے سر منڈانے والوں پر)

لیث کہتے ہیں محمد سے نافع نے بیان کیا۔ اللہ سر منڈانے والوں

پر رحم کرے ایک باریا دوبارہ فرمایا

عبداللہ کہتے ہیں محمد سے نافع نے بیان کیا کہ آپ نے جو بھی بار فرمایا اور بال کترانے والوں پر۔

(از عبید اللہ بن محمد بن فضیل از عمارہ بن قعقاع از ابوالمرثد)

ابو مرثدہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ سر منڈانے

والوں کو بخش دے، لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں کو بھی۔ آپ نے

فرمایا دوبارہ "اے اللہ سر منڈانے والوں کو بخش دے، لوگوں نے پھر کہا اور

بال کترانے والوں کو بھی، تین بار آپ کی یہی دعا رہی۔ جو بھی بار آپ صواب

کے لفظ کو بھی دعا میں شامل کیا یعنی بال کترانے والوں کو بھی بخش دے"

(از عبد اللہ بن محمد بن اسماء از جویریہ ابن اسماء از نافع)

۱۶۲۳- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ

أَبِي ذَرَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ

قَالُوا أَوَ الْمُقْعِرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا

وَالْمُقْعِرِينَ قَالُوا قَالُوا قَالُوا قَالُوا قَالُوا قَالُوا قَالُوا

۱۶۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ اسْمَاءَ

لہ یعنی لیث کہ اس میں شک ہے کہ آپ نے سر منڈانے والوں کیلئے ایک بار دعا کی یا دو بار اور کترانے والوں کا اتفاق امام مالک کی روایت پر ہے کہ آپ نے سر منڈانے والوں کے لئے

دو بار دعا کی اور تیسری بار میں بال کترانے والوں کو بھی شریک کر لیا عبداللہ کہ روایت میں ہے کہ جو بھی بار میں بال کترانے والوں کو شریک کیا۔ بہر حال حدیث سے یہ بخلا کہ کترانے

بال کترانے سے افضل ہے امام مالک اور امام احمد کہتے ہیں کہ سارا سر منڈانے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جو کھائی سر منڈانا کافی ہے۔ اور ابو یوسف کے نزدیک آدھا سر (ام

شافعی کے نزدیک تین بال منڈانا کافی ہے بعض شافعی نے ایک بال منڈانا بھی کافی سمجھا ہے اور جو توں کو بال کترانا چاہئیں ان کو سر منڈانا منع ہے ۱۲ منہ



حَدَّثَنَا جُورِيَّةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ تَارْفَعَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
قَالَ حَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَأَفَهُ  
مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَرَ بَعْضُهُمْ

۱۶۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ  
الْحُسَيْنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ قَفَرَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَشَقَصٌ

**بَابُ ۱۰۹ تَقْصِيرِ الْمَمْتَرَةِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ**

۱۶۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَجْرٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ  
ابْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ أَخَذَنِي كُرَيْبٌ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَنَا قَوْلُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ أَمْرُ أَصْحَابِهِ أَنْ يَبْطُؤُوا  
بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَمِيلُوا وَيَحْتَظُّوا وَيَقْصُرُوا

**بَابُ ۱۰۹ الزِّيَارَةُ يَوْمَ النَّحْرِ**

قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي عَتَّابٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الزِّيَارَةَ إِلَى اللَّيْلِ وَيَذْكُرُ عَنْ أَبِي  
حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يُزُورُ الْبَيْتَ أَيَّامَ مَنًى وَقَالَ لَنَا  
أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
عَنْ تَارْفَعَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّهُمَا ظَفَرَا وَأَحَدٌ أَيْمَهُمَا فَحَلَقَا

عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ صحابہؓ نے  
سر منڈایا اور بعض صحابہؓ نے بال کترائے

(از ابو عاصم از ابن جریر از حسن بن مسلم از طاووس از ابن  
عباسؓ) حضرت معاویہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے بال ایک قبچی سے کترے

**باب تمتحہ کرنے والا عمرہ کے بال کترائے**

(از محمد بن ابی بکر از فضیل بن سلیمان از موسیٰ بن عقبہ از کریب) ابن  
عباسؓ نے فرمایا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے  
تو آپؐ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے  
احرام کھول ڈالیں اور سر منڈائیں یا بال کترائیں

**باب قربانی کے دن زیارت کرنا۔ (یعنی دسویں)**

ذوالحجہ کو ابو الزبیر نے حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ  
سے روایت کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف الزیارة  
میں آہنی تاج کی کلات ہو گئی اور بحوالہ ابو حسان ابن عباسؓ  
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف الزیارة  
مئی کے ایام میں کرتے تھے

ابونعیم کہتے ہیں بحوالہ سفیان، عبد اللہ، نافع کہ  
ابن عمرؓ نے طواف الزیارة کیا۔ پھر قیلو کہ کیا (دوپہر کا آذان میں)  
پھر مئی کو آئے یعنی دسویں تاریخ۔ ابونعیم کہتے ہیں عبد بن

۱۔ اس کو ترمذی اور ابوداؤد و امام احمد نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۱۳ ابو حسان کا نام مسلم بن عبد اللہ عدوی ہے اس کو طبرانی نے معجم کبیر  
میں ادبیہ بنی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ اس کو سیوطی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۴ جہاں کہیں صفا و مروہ کا طواف آتا ہے وہاں مراد مئی ہوتی ہے

مِنِّي يَوْمَ النَّحْرِ وَرَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ -

۱۶۲۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

جَعْفَرِ بْنِ رَيْبَعَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَةَ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جِئْنَا مَعَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفْضَنَّا يَوْمَ النَّحْرِ حَتَّى

صَفِيَّةٌ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا

يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

حَاضِرَةٌ قَالَ حَاسِبَتْنَاهُ هِيَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَفَاصَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اخْرُجُوا وَبُذِّ كَوْمُ الْقَصِيمِ

وَعُرْوَةُ وَالْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

أَفَاصَتْ صَفِيَّةٌ يَوْمَ النَّحْرِ -

طواف الزيارة کیا تھا -

۱۰۹۲- بَابُ إِذَا دَخَلَ بَعْدَ مَا أَقْبَلَ

أَذْهَقَ قَبْلَ أَنْ يَذَّيْبَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا

مُتَعَلِّقٌ كَمَا حُكِمَ بِهِ - ۹ -

۱۶۲۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

فُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قِيلَ لَهُ فِي الذَّيْبِ وَالْحُلِيِّ وَالنَّمِيِّ وَالْتَقْدِيمِ وَالْقَائِي

فَقَالَ لَا حَرَجَ -

۱۶۲۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

بْنُ زُرَّاعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِشَيْءٍ فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَمَا لَهُ

نے بحوالہ عسید اللہ اس روایت کو مرفوع کیا

(از یحییٰ بن بکر از لیت از جعفر بن ربیعہ از اعرج از ابوسلمہ بن

عبدالرحمن) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو دسویں تاریخ طواف الزيارة کیا -

ام المؤمنین حضرت صفیہؓ کو حیض آگیا - آنحضرتؐ نے ان سے

مباشرت کا ارادہ فرمایا - میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ

حائضہ ہیں - آپ نے فرمایا - اسی نے ہمیں یہاں روک رکھا ہے -

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ دسویں تاریخ طواف الزيارة کر

چکی ہیں - آپ نے فرمایا - تو اب روانہ ہونا چاہیے

قاسم اور عروہ اور اسود سے منقول ہے انہوں نے حضرت

عائشہؓ سے روایت کی کہ ام المؤمنین حضرت صفیہؓ نے دسویں تاریخ

باب جس نے شام تک رمی نہ کی یا قربانی کے

قبل بھول کر یا ناقصیت کی وجہ سے سرمٹا لیا، تو اس کے

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از طاووس از والدش حضرت

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ سے قربانی اور سرمٹا لانے

اور رمی اور ان میں تقدیم و تاخیر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ

نے فرمایا کوئی حرج نہیں -

(از علی بن عبداللہ از یزید بن زریع از خالد از عکرمہ) ابن عباسؓ

رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ دسویں

تاریخ منی میں حج کی باتیں پوچھتے آپؐ فرماتے کچھ حرج نہیں - ایک شخص نے

آپؐ سے پوچھا - کہنے لگا میں نے قربانی سے پہلے سرمٹا لیا - آپؐ فرمایا

رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ أَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ

وَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ

**بَابُ الْفَتْحِ عَلَى الذَّكَاتِ عِنْدَ الْحَجَرَةِ**

۱۶۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي

حَجَرَةِ الْوُدَّاعِ فَبَعَثُوا ابْنًا لَوْ ذَكَ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ أَشْعُرْ

فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ أَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَهُ أُخْرَى

فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَخَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْبَحَ قَالَ أَدْبَحْ وَلَا

حَرَجَ فَمَا سَأَلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قَدَّمَ وَلَا أَخَّرَ إِلَّا

قَالَ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ -

۱۶۳۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ

أَبِي حَلَةَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا الرَّهْمِيُّ عَنْ عِيْسَى بْنِ

طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّاصِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَدَّثَنَا أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ

يَوْمَ الْفَجْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ أَحْبَبُ أَنْ

كُنْتُ أَقْبَلُ كَذَلِكَ قَامَ أُخْرَى فَقَالَ كُنْتُ أَحْبَبُ أَنْ كُنْتُ

قَبْلُ كَذَلِكَ أَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَخَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْبَحَ

وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلْ

وَلَا حَرَجَ لَهُمْ كُلِّهِمْ فَمَا سَأَلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا

قَالَ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ -

۱۶۳۲- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ

ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ

اللَّهَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ النَّاصِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَفَ

اب قربانی کر لے کوئی حرج نہیں اس نے کہا میں نے شام تک رمی نہیں کی

آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں

**باب جمرہ کے پاس سوارہ کر لوگوں کو مسئلے بتانا**

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عیسیٰ بن طلحہ)

عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع

میں ٹھہرے رہے۔ لوگ آپ سے مسائل دریافت کرنے لگے۔ ایک شخص

نے کہا مجھے معلوم نہ تھا۔ میں نے قربانی سے پہلے سرمٹا لیا۔ آپ نے فرمایا اب

قربانی کر لے۔ کوئی حرج نہیں۔ دوسرے نے آکر بیان کیا۔ میں نے لاعلمی

میں معنی مسئلہ نہ جانتا تھا، رمی سے پہلے قربانی کر لی آپ نے فرمایا۔ اب رمی

کر لے کوئی حرج نہیں۔ اس دن جس کسی نے مسئلہ پوچھا۔ مقدم و موخر

کرنے سے متعلق، آپ نے یہی جواب دیا۔ اب کر لے۔ کوئی حرج نہیں۔

(از سعید بن یحییٰ بن سعید از یحییٰ بن سعید از ابن جریج از زہری)

از عیسیٰ بن طلحہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے فرمایا وہ اس دن موجود

تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دسویں تاریخ (مئی میں) خطبہ شاد

فرما رہے تھے۔ ایک شخص آپ کے پاس گیا اور عرض کیا۔ میرے خیال

میں یہ کام مجھے پہلے کرنا چاہیے تھا۔ دوسرا کھڑے ہو کر کہنے لگا میرے خیال

میں یہ کام فلاں کام سے پہلے کرنا چاہیے۔ میں نے قربانی سے پہلے سرمٹا لیا۔

میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی۔ اسی طرح کی کچھ باتیں بیان کیں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے جواب میں فرمایا۔ اب کر لے کچھ حرج نہیں چنانچہ

اس دن جوابات آپ سے معلوم کی گئی آپ نے اس کے جواب میں فرمایا۔

اب کر لے کوئی حرج نہیں۔

(از اسحاق از یعقوب بن ابراہیم از ابراہیم بن سعد از صالح)

ابن کیسان از ابن شہاب از عیسیٰ بن طلحہ بن عبد اللہ عبد اللہ

ابن عمرو بن العاص نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اولیٰ

پرسوارا ٹھہرے رہے۔ پھر یہی مندرجہ بالا حدیث ۱۶۳۲ بیان کی۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ هَذَا كَرُو

الْحَدِيثُ تَابَعَهُ مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ

## بَابُ ۱۰۹۳. الْخُطْبَةُ أَيَّامَ مَوْتِي

۱۶۳۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا

عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الرِّجْلِ

فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لِي يَوْمٌ هَذَا أَكُلُوا يَوْمٌ حَرَامٌ

قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا أَكُلُوا أَبَدًا حَرَامٌ قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ

هَذَا أَكُلُوا أَشْهُرَ حَرَامٌ قَالَ فَأَيُّ دِمَاءٍ كُتِبَ وَأَمْوَالُكُمْ

وَأَعْرَاصُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ يَوْمَ مَوْتِكُمْ هَذَا فِي

بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا أَفَاعَادَهَا مَرَارًا رَفَعُ

رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَوَالَّذِي نَفْسِي

بِيَدِهِ إِنَّمَا كُوِّصَتْ إِلَى أَمْتِهِ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ

الْغَائِبَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَفَّارًا يُضْرَبُ بَعْضُكُمْ

رِقَابَ بَعْضٍ

۱۶۳۴- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ رَيْدٍ قَالَ

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ يَوْمَ فَاتٍ تَابَعَهُ ابْنُ

عِيْنَةَ عَنْ عُمَرُو

۱۶۳۵- حَدَّثَنَا ثَنِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

أَبُو سُلَيْمَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبٍ قَالَ

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَ

صالح کے ساتھ اس حدیث کو معمر نے بھی زہری سے روایت کیا

## باب مئی کے ایام میں خطبہ سنانا

(از علی بن عبد اللہ از یحیی بن سعید از فضیل بن غزوان از

عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے دسویں تاریخ (مئی میں) لوگوں کو خطبہ دیا۔ فرمایا لوگو! یہ کونسا

دن ہے۔ لوگوں نے کہا۔ بڑا محترم دن ہے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ کونسا

شہر ہے۔ لوگوں نے کہا۔ بڑا محترم شہر ہے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ کونسا

مہینہ ہے۔ لوگوں نے کہا۔ بڑا محترم مہینہ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اسی طرح

تمہارے خون، مال اور برویس (ایک دوسرے کی) تم پر حرام ہیں جیسے

اس دن کی، اس شہر میں اس مہینہ میں حرمت و احترام ہے۔ کئی بار

آپ نے یہ کلمہ فرمایا۔ پھر اپنا سر (آسمان کی طرف) اٹھایا۔ فرمایا

اللہ کیا میں نے (تیرا بیغیام) پہنچا دیا؟ کیا میں نے پہنچا دیا؟ ابن عباس

فرماتے ہیں اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ آپ کی مصیبت

اپنی امت کو پہنچی تھی کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ غیر حاضر لوگوں کو

پہنچا دیں۔ دیکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر

نہ بن جانا

(از حفص بن عمر از شعبہ از عمرو از جابر بن زید) ابن عباس

نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ ارشاد

فرماتے ہوئے دیکھا اور خطبہ سنا۔

شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو سفیان بن عیینہ نے بھی عمرو بن

دینار سے روایت کیا۔

(از عبد اللہ بن محمد از ابو عامر از قرہ از محمد بن سیرین از عبد الرحمن

ابن ابی بکر از ابو بکر) محمد بن سیرین کہتے ہیں میرے خیال میں

عبد الرحمن سے بھی افضل ایک اور شخص ہے یعنی محمد بن عبد الرحمن،

رَجُلٌ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ قَالَ أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا أَقُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَقُولُ بَغْيَرَاءُ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ الْفَتْحِ ظَنَنَّا بَلَى قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا أَقُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَقُولُ بَغْيَرَاءُ فَقَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَابِ ظَنَنَّا بَلَى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا أَقُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَقُولُ بَغْيَرَاءُ فَقَالَ أَلَيْسَتْ بِالْبَلَدِ الْأَنْحَامُ ظَنَنَّا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَآمُورَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ إِلَّا مَن لَّمْ يَلْغُثْ قَالَوَا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قُرْبَ مَبْلَغٍ أَوْ عُمَى مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدَ نِيَّتِكُمْ أَنْ تَقْبُولَ بَعْضُكُمْ مِنْ قَابٍ لِّبَعْضٍ

اس نے بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ ابو بکر فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دسویں تاریخ کو (منی میں) خطبہ دیا۔ فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ خاموش ہو رہے۔ ہم سمجھے آپ اس کا کچھ اور نام رکھیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا بیشک ہے۔ آپ نے فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ پھر آپ خاموش ہو رہے۔ ہم نے خیال کیا شاید آپ اس مہینہ کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا یہ مہینہ ذوالحجہ نہیں؟ ہم نے عرض کیا بیشک۔ آپ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ پھر آپ خاموش ہو رہے۔ ہم سمجھے شاید آپ اس شہر کا کچھ اور نام رکھیں گے۔ فرمایا کیہ بلدہ الاحرام نہیں؟ ہم نے عرض کیا بیشک۔ آپ نے فرمایا تو سنو! اسی طرح تہہ اسرخون اور مال (ایک دوسرے کے) تم پر حرام ہیں۔ جیسے اس دن کی اس مہینہ میں اس شہر میں حرمت و احترام ہے۔ جب تک تم اپنے پیر و گار سے ملو۔ بتاؤ کیا میں نے (پیغام خداوندی) پہنچا دیا

لوگوں نے عرض کیا ہاں بیشک۔ آپ نے فرمایا۔ اے اللہ تو گواہ رہ۔ اب جو شخص یہاں موجود ہے اسے چاہیے وہ اس کو میرا پیغام پہنچا دے جو یہاں موجود نہیں۔ بسا اوقات سننے والا پہنچانے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔ لوگو میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافرن بن جانا۔

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرَيْرٍ أَخْبَرَنَا عاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَرِينٍ ابْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

(از محمد بن مثنیٰ از یزید بن ہارون از عاصم بن محمد بن زید از محمد ابن زید) عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منی میں فرمایا کیا تم جانتے ہو، آج کونسا دن ہے؟ انہوں نے عرض

سہ یعنی یوم النحر کوئی الحجہ کی آٹھویں کو یوم الترویہ اور نویں کو یوم النحر اور بارہویں کو یوم النحر الاول اور تیرہویں کو یوم النحر الثانی کہتے ہیں اور دسویں، گیارہویں اور بارہویں کو ایام تشرین بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ سے یعنی اب و عظیم کا دن کسی کو سنانا یا ماننا حرام ہے ۱۳ منہ سے معنوم ہو کہ دن کا دم دوسرے کو پہنچا دینا اور سنا کر ان کو یہاں سے ۱۴ منہ سے مکہ یعنی مکہ کے لئے مشابہ ہو جاوے یا گراس کو حال چلے تو کافر بن جائے گا انیسویں مسلمانوں نے اس فصاحت پر چتریں دھڑھکی لیں کہ یہاں تک جی نہیں لہا کہ اس کی جواب تک جاتی ہے اور کافر مسلمانوں کی یہ باتفاق ہو کہ خوش ہو گئے اور جا بجا ان کو نبی رحمت بنا کر غسل مولیٰ کی طرح رکھنے لگے اب تک مسلمان اس باتفاق اور خاموشی سے باور نہیں آتے کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ سے اس وقت تک تنہا رہے بعد دوسرے کا خون و مال حرام ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَى أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا  
قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ  
أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ  
بَلَدٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ  
عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ مَحْرُومَةً يَوْمَكُمْ  
هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا وَقَالَ هَسَامُ بْنُ  
الْعَارِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَقَفَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجُمُعَاتِ فِي  
الْحَجَّةِ الْكُبَى رَحِمَهُمَا وَقَالَ هَذَا يَوْمٌ نَحْرُ الْأَكْبَرِ طُفَيْفِ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اشْهَدْ وَوَدَّعَ  
النَّاسُ حَقًّا لَوْ هَذِهِ حَجَّةُ الْوَدَّاعِ -

کو حجة الوداع کہتے ہیں۔

## باب ۱۰۹۵ هَلْ بَيْتٌ أَصْحَابُ

السَّاقِيَةِ أَوْ غَيْرُهُمْ مِلَّةً لِيَأْتِيَ وَثْقَى -

۱۶۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمُورٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ كَافِرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا رَخَصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ وَحَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ كَافِرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنَى حَرَّمَ وَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ یوم حرام ہے  
جانتے ہو یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب  
جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ بلد حرام ہے۔ جانتے ہو یہ کونسا مہینہ  
ہے؟ لوگوں نے کہا۔ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے  
فرمایا۔ یہ شہر حرام ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ متبارک نے تم پر ایک  
دوسرے کا خون، مال اور آبرو اسی طرح حرام کر دیا ہے جیسے تمہارے دین کی  
اس مہینہ میں اس شہر میں حرمت ہے۔

ہشام ابن غازی کہتے ہیں۔ مجھے نافع نے بحوالہ ابن عمر و خبری کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمروں کے درمیان اپنے اس حج میں دسویں تاریخ  
ٹھہرے اور یہ ارشادات فرمائے اور فرمایا۔ یہ حج اکبر ہے۔ پھر آپ نے یہ فرمایا  
شرع کیا۔ اے اللہ! گواہ رہ۔ آپ نے لوگوں کو رخصت اور الوداع  
کیا (آپ کو اپنے قرب وصال کا علم ہو چکا تھا۔ اسی واسطے لوگ اس حج

## باب مٹی کی راتوں میں جو لوگ مکہ میں پانی

بلاتے ہیں یا کچھ اور خدمت کرتے ہیں وہ مکہ میں رہ سکتے ہیں۔

(از محمد بن عبید بن میمون از عیسی بن یونس از عبد اللہ از نافع) ابن عمر  
سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی۔ دوسری سند  
(از یحیی بن موسی از محمد بن بکر از ابن جریج از عبد اللہ از نافع) ابن عمر روایت  
ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذن دیا

تیسری سند (از محمد بن عبد اللہ بن نمیر از عبد اللہ از نافع از  
ابن عمر رضی اللہ عنہما) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے مٹی کی راتوں میں مکہ میں شب باشی کی اجازت  
طلب کی۔ کیونکہ وہ لوگوں کو پانی پلایا کرتے تھے۔ آپ نے انہیں

لے جاکر کہتے ہیں اسی طرح کہتے ہیں اگر مکہ میں جہلہ شہر ہے کہ نوین تاریخ جو کہ آئندہ تو وہ حج اکبر ہے اس کی صحیح حدیث سے کچھ نہیں ہے البتہ چند ضعیف حدیثیں  
اس کی زیادہ فضیلت میں وارد ہیں جس میں نوین تاریخ کو جہلہ آن ہے۔ بعضوں نے کہا یوم الحج الاثنتین آئندہ کو کہتے ہیں اور یوم الحج الاثنتین تاریخ کو ۱۲ منہ مکہ کہتے ہیں  
انہی دونوں میں آپ پر مسجد اقصیٰ اور آپ مجھے کہ اب دنیا سے جدا ہو چکے ہیں شایہ ایسے اجتماع کا موقع نہ ملے گا ۱۲ منہ۔

اجازت ہے دی

عَنْهَا أَنَّ الْمُنَاسَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيْلًا مِّنْ أَجْلِ سَقَايَةٍ  
فَأَذِنَ لَهُ تَابِعَةُ ابْنُ الْأَسَامَةِ وَعُقْبَةُ بْنُ مَخَالٍ أَبُو هُرَيْرَةَ**بَاب ۱۰۹۶** رَفِي الْجِمَارِ وَقَالَتَابِعُ رَفَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
النَّحْوُ مِنْهُ وَرَفَى بَعْدَ ذَلِكَ بَعْدَ التَّوَالِ

۱۶۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ

وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَفَى اللَّهُ عَنْهُمَا مَتَى أَرَفَى

الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَفَى إِصْرُكَ فَأَدْمِ قَاعِدَتَكَ عَلَيْهِ

الْمَنَاسِلَةَ قَالَ لَكُنَّا نَحْنُ فَاذًا أَلَّتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا

**بَاب ۱۰۹۷** رَفَى الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي

۱۶۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ

قَالَ رَفَى عَبْدُ اللَّهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي فَحَلَّتْ يَأْتَا عَبْدَ

الرَّحْمَنِ إِنَّ تَأْسَا تَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ

لَا إِلَهَ غَيْرُهُ هَذَا مَا أَلَيْتُ أَنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ

الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ

ابْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا

**بَاب ۱۰۹۸** رَفَى الْجِمَارِ يَسِيمُ

حَصِيَا يَذْكُرُهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۴۰- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ

محمد بن عبد اللہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسامہ اور عقبہ بن خالد  
اور ابو ہریرہ نے بھی روایت کیا**بَاب ۱۰۹۹** کُنْكَرِيَاں مارنے کا بیان - حضرت جابر کہتے

ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ دن چڑھے کنکریاں

ماریں اور اس کے بعد گیارہویں، بارہویں سوچ ڈھلے

(از ابو نعیم از مسعر) و تبرہ فرماتے ہیں - میں نے ابن عمر سے پوچھا

کنکریاں کس وقت ماروں؟ انہوں نے کہا جب تیرا امام مارے تو بھی

مار - میں نے پھر پوچھا - تو انہوں نے فرمایا ہم وقت دیکھتے رہتے

تھے - جب زوالِ شمس ہوتا تو رومی کرتے (کنکریاں مارتے)

**بَاب ۱۱۰۰** وادی کے نشیب سے رومی کرنا

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعمش از ابراہیم) عبد الرحمن

ابن یزید نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود نے وادی کے نشیب سے رومی کی ہیں

کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! کچھ لوگ تو اوپر کی جانب بکھرے ہو کر رومی کرتے

ہیں - انہوں نے کہا بخدا جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس مقام سے

اس شخصیت نے رومی فرمائی جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی (یعنی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے) عبد اللہ بن ولید نے بحوالہ سفیان، اعمش یہی

حدیث روایت کی

**بَاب ۱۱۰۱** ہر جمرہ پر سات کنکریاں مارنا - یہ ابن عمر

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے

(از حفص بن عمر از شعبہ از حکم از ابراہیم از عبد الرحمن بن یزید)

عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ بڑے جمرہ کے پاس گئے (یعنی

لہ افضل وقت کنکریاں مارنے کا یہی ہے کہ یوم النحر کو حاجت کے وقت مارے اور چار گنہے دسویں شب کی آدھی رات کے بعد سے اور عروبہ آفتاب دسویں تاریخ کو اس

کا اخیر وقت ہے اور گیارہویں اور بارہویں زوال کے بعد مارنا افضل ہے ظہر کی نماز سے پہلے ۱۲ منہ ۱۳۰ توست سے کم درست نہیں جہود علماء کا یہی قول ہے لیکن عطاء

نے پانچ اور چارہ نے چھ بھی کافی سمجھی ہیں ۱۲ منہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَنْتَقَى إِلَى الْجُمُعَةِ الْكُبْرَى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَوَقَّى عَنْ يَمِينِهِ وَرَحَى يَسْبِغُ وَقَالَ هَكَذَا أَرَأَيْتَ الَّذِي أَنْزَلْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

## باب ۱۰۹۹ - مَنْ رَحَى جُمُعَةَ

الْعَقْبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ

۱۶۳۱ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَأَاهُ يَرَحَى الْجُمُعَةَ الْكُبْرَى يَسْبِغُ حَصِيَّاتٍ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَوَقَّى عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَمَّا الَّذِي أَنْزَلْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ -

## باب ۱۰۹۹ - مَنْ رَحَى جُمُعَةَ

الْعَقْبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ

قَالَ ابْنُ عُسَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

## ۱۶۳۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَّاحِدِ

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُولُ عَلَى الْمَنَبَرِ السُّورَةَ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا الْبَقَرَةَ وَالسُّورَةَ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا آلَ عِمْرَانَ وَالسُّورَةَ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا النَّسَاءَ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَحَى جُمُعَةَ الْعَقْبَةِ فَاسْتَبَطَنَ الْوَاوِي حَتَّى رَأَى أَحَادِيثَ

جمرو عقبہ پر جبکہ بیت اللہ ان کی بائیں جانب تھا اور منی دائیں طرف، اور سات کنکریاں ماریں اور فرمایا جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) انہوں نے اسی طرح رمی کی -

## باب جمرو عقبہ کو رمی کرتے وقت بیت اللہ

کو بائیں جانب کرنا -

(از آدم از شعبہ از حکم از ابراہیم) عبدالرحمن بن یزید نے حضرت ابن مسعودؓ کے ساتھ حج کیا - انہیں جمرو کبریٰ کو سات کنکریاں مالتے دیکھا جبکہ ابن مسعودؓ کے بیت اللہ بائیں طرف اور منی دائیں طرف تھا - پھر فرمایا - یہاں وہ شخص کھڑے ہوئے تھے جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)

## باب ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہے - یہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے روایت کیا ہے

(از مسدد از عبد الواحد) اعمش کہتے ہیں حجاج منبر پر سونے کا نام) اس طرح لیتا تھا وہ سورت جس میں بقرہ (گائے) کا ذکر ہے - وہ سورت جس میں آل عمران کا ذکر ہے - وہ سورت جس میں عورتوں کا تذکرہ ہے - اعمش کہتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے یہ ذکر کیا - انہوں نے کہا مجھ کو عبد الرحمن بن یزید نے بیان کیا - وہ عبد اللہ بن مسعودؓ کے ساتھ جب انہوں نے جمرو عقبہ پر کنکریاں ماریں وہ نالے کے نشیب میں گئے - جب درخت کے پاس پہنچے اور اس کے برابر

سہ قسطلانی نے کہا یہ دو سوین تاریخ کی رمی چلیکن گیا رمیوں یا رمیوں تاریخ اوپر سے مارنا چاہیے - جمرو عقبہ جس کو ہمارے زمانہ میں عام تھا شیطان کہتے ہیں چاہا تو ان میں اور جہوں سے ممتاز ہے ایک تو یہ کہرم انحراف فقط اسی کی رمی ہے دوسرے یہ کہ کسی رمی یا پشت کے وقت ہے تیسرے یہ کہ نشیب میں یا کلاس کو مارنا مستحب ہے - چوتھے یہ کہ دعا و طہر کے لئے اس کے پاس نہیں ٹھہرنا چاہیے اور دوسرے جہوں کے پاس ہی کے بعد نظر کو عاود کرنا مستحب ہے - ۱۲۷۸ اپنی دانست میں گویا صحابہ قرآن شریف کا ادب کرتا تھا کہ سورہ کو سورہ بقرہ کہتا نام بخاری نے عبد اللہ بن مسعودؓ کے قول سے یہ ثابت کیا کہ اس طرح کہنا درست ہے - اور صحابہ کا قول لغو ہے ۱۲۷۸ منہ



بِالشَّجَرَةِ اَعْلَمَ مَا قَوْلِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَلِّمُ كُلُّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ هُمَنَا وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ قَامَ الْاَنَامُ اُنْزِلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

**بَاب ۱۰۱** مَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

وَلَمْ يَقِفْ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

**بَاب ۱۰۲** اِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ

يَقُومُ وَيُسَبِّحُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ -

۱۶۴۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ

الَّتِي نَابِ سَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَلِّمُ عَلَيْهَا اَنْزَلَ كُلَّ حَصَاةٍ ثُمَّ

يَقْفُ مَحْطًى يُسَبِّحُ قِيَمُوْمٌ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ قِيَمُوْمٌ

طَوِيْلًا وَيَذُوْدًا وَيُوقِفُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى ثُمَّ

يَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَسْتَهْلِكُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

فَيَقُومُ طَوِيْلًا وَيَذُوْدًا وَيُوقِفُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ الْاَعْقَبَةِ

مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَقْفُ

فَيَقُولُ هَكَذَا آيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعُلُ

**بَاب ۱۰۳** دَفْعُ الْيَدَيْنِ

عِنْدَ جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطَى

۱۶۴۴- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ

حَدَّثَنِي اَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ عَبْدَ اللهِ رَمَى

كھڑے ہو گئے اور سات کنکریاں ماریں - ہر کنکری مالتے وقت اللہ اکبر

کہا - پھر فرمایا - یہیں سے اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں

اس شخصیت نے جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی، کھڑے ہو کر رمی فرمائی صلی اللہ علیہ وسلم

**باب** جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار کر وہاں نہ ٹھہرنا - ابن عمرؓ

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا - (حدیث

باب میں آرہی ہے)

**باب** جب پہلے اور دوسرے جمرے کو مارے

تو قبلہ رخ اور نرم زمین پر رہو۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از طلحہ بن یحییٰ از یونس از زہری از سالم بن

عمر سے روایت ہے کہ وہ پہلے جمرہ پر سات کنکریاں مالتے ہر کنکری مالتے

وقت اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھتے اور نرم زمین پر یعنی نالے کے اندر آ

جاتے قبلہ کی طرف منہ کر کے دیر تک کھڑے رہتے اور دعا کرتے۔

پھر اٹھاتے پھر دوسرے جمرے کو مارتے پھر بائیں طرف چل کر نرم زمین

میں آجاتے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دیر تک کھڑے دعا کرتے اور دعا کیلئے

پھر اٹھاتے جمرہ عقبہ کو نالے کے نشیب میں آکر مارتے وہاں دعا کیلئے

توقف نہ کرتے بلکہ رمی کر کے لوٹ جاتے اور فرماتے میں نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

**باب** (پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس

دعا کیلئے ہاتھ اٹھانا۔

(از اسمعیل بن عبد اللہ از ابی الدرداء از سلیمان از یونس بن یزید

از ابن شہاب از سالم بن عبد اللہ) حضرت ابن عمرؓ پہلے جمرے

پر سات کنکریاں مارتے ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھ کر

سے مسوم ہو کر ہر کنکری کو جہاد مارنا چاہیے اور ہر ایک کے مالتے وقت اللہ اکبر کہنا چاہیے اور دعا ادا کرنا چاہیے کہ اگر ساتوں کنکریاں ایک بانگی

مارنے سے بھی درست ہوگا ۱۲۴ منہ ۱۲۴ جہاد مارنے کے نزدیک ہاتھ اٹھا کر جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کے پاس دعا مانگنا مستحب ہے ابن قتادہ نے کہا میں اس میں

کسی کا اختلاف نہیں جانتا مگر امام مالک رحمہ سے منقول ہے کہ وہاں ہاتھ نہ اٹھائے ۱۲۴ منہ

رَحِمَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَرْمِي جُمُرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ  
ثُمَّ يَكْبِتُ عَلَى أَتْرُكْلِ حَصَاةٍ ثُمَّ يَقْدُمُ فَيُسَبِّحُ فَيَقُولُ  
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا قِيدَ عُمَا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ  
ثُمَّ يَرْمِي جُمُرَةَ الْوُسْطَى كَذَلِكَ فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ  
فَيُسَبِّحُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا قِيدَ عُمَا  
وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي جُمُرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ  
الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا وَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُمْ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ -

### بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجُمُورَيْنِ

۱۶۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّادٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ  
أَخْبَنِائِي يُوسُفُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجُمُرَةَ الْبُيُوتِيَّ مَكْبِتًا مَكْبِتًا  
يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يَكْبِتُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ  
نَقَدَ مَا مَامَهَا فَوْقَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ  
يَدْعُو وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجُمُرَةَ الثَّانِيَةَ  
فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يَكْبِتُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ  
يَقْدُمُ ذَاتَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجُمُرَةَ الْوُسْطَى  
الْقِبْلَةَ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجُمُرَةَ الْوُسْطَى  
الْعَقَبَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يَكْبِتُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ  
ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ  
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ مِثْلَ هَذَا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ -

### بَابُ الطَّيِّبِ بَدَنُ رَجُلٍ يُجَارِ

وَالْحُلِيِّ قَبْلَ الْإِقَاضَةِ -

نرم زمین پر سجدے جاتے۔ قبلہ رخ ہو کر دیر تک کھڑے رہتے۔ اور دونوں  
ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے۔ پھر دوسرے حجرے کو بھی اسی طرح مارتے اور دائیں  
بہت کر نرم زمین میں قبلہ رخ ہو کر دیر تک کھڑے رہتے۔ اور دونوں ہاتھ  
اٹھا کر دعا کرتے۔ پھر چوتھے حجرے کو نالے کے نشیب میں سے مارتے۔  
اور اسے مار کر وہاں نہ ٹھہرتے اور فرماتے میں نے اسی طرح آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔

### بَابُ دُونِ جَمْرَيْنِ كَيْفَ دُعَاءُ كَرْنَا -

(از محمد از عثمان بن عمر از یونس زہری سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم جب اس حجرے کو رمی فرماتے جو منی کی مسجد کے متصل  
ہے تو سات کنکریاں اس پر مارتے۔ ہر کنکری مائے پر اللہ اکبر کہتے۔ پھر  
آگے بڑھ جاتے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے  
اور دیر تک کھڑے رہتے۔ پھر دوسرے حجرے پر آتے۔ اس پر سات کنکریاں  
مارتے۔ ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے۔ پھر نالے کے نزدیک بائیں طرف  
اتر جاتے اور قبلہ رخ دونوں ہاتھ اٹھاتے، دعا مانگتے کھڑے رہتے پھر  
اس حجرے پر آتے جو عقبہ پر ہے اس پر بھی سات کنکریاں مارتے۔ ہر کنکری  
پر اللہ اکبر کہتے۔ پھر وہاں سے لوٹ آتے۔ اور وہاں (دعا کیلئے) نہ ٹھہرتے  
زہری کہتے ہیں میں نے سالم بن عبد اللہ سے سنا۔ وہ اس طرح کی  
حدیث بحوالہ اپنے والد عبد اللہ بن عمرؓ سے منقول ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان  
کرتے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل بھی اس حدیث کے مطابق تھا

### بَابُ رَمَى الْجَمَارِ كَيْفَ دُعَاءُ كَرْنَا

اور طواف الزیارة سے پہلے سرمہ ڈالنا

۱۔ امام بخاری نے اس باب کی حدیث سے اس طرح پر ہنگامہ لاکہ دوسری روایت سے ثابت ہے کہ آپ جب مزدلفہ سے لوٹے تو حضرت عائشہؓ آپ کے ساتھ تھیں اور یہی ثابت ہے  
کہ جو عقیدہ کہ ایک سنگ سوار سے چلنے والا حامل نہیں ہے وہی کے بعد آپ کے خوشبو لگانا ہوگی جو دراصل اس کا یہی قول ہے کہ رمی اور طواف کے بعد خوشبو وغیرہ سے اپنے ہونے کیلئے

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا جَدَّةَ وَكَانَ  
أَهْلًا أَهْلَ رَمَازِهِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
تَقُولُ طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي هَلْ لَيْتَ  
حِينَ أُحَرِّمُ لِحْزَامَهُ حِينَ أَحَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِسَطْحِهَا

رازی بن علی بن عبد اللہ از سفیان از عبد الرحمن بن القاسم از قاسم جو  
اپنے زمانے کے لوگوں میں بزرگ شخصیت تھے، کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ  
فرماتی تھیں۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ  
احرام باندھتے خوشبو لگاتی۔ اور جب آپ طواف الزیارت سے پہلے اہم  
کھولتے اس وقت بھی خوشبو لگاتی، حضرت عائشہؓ نے اپنے ہاتھ کھول کر بتایا

## بَاب طَوَافِ الْوُدَاعِ

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ

ابْنِ طَلَّاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَكُونُوا إِخْرَجَهُمْ بِالنَّبِيِّ إِلَّا  
أَنَّهُ خُفِيَ عَنِ النَّحَائِضِ -

باب طواف الوداع کا بیان لہ  
(از مسدد از سفیان از ابن طاؤس از طاؤس) ابن عباسؓ  
نے فرمایا کہ لوگوں کو حکم دیا گیا تھا کہ انکا آخری وقت بیت اللہ  
پر ہو۔ (یعنی طواف الوداع کریں) مگر حیض والی عورت مستثنیٰ تھی

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنَا

ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
أَسْبَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَ  
الْعِشَاءِ ثُمَّ رَفَعَهُ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ رَكَبَ إِلَى  
الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ تَابِعَهُ اللَّيْلُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ عَنْ  
سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَسْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
حَدَّثَنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(از اصبع بن فرج از ابن وہب از عمرو بن حارث از قنادہ  
ان بن مالک نے بیان کیا کہ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی  
نمازیں پڑھیں۔ پھر محصب میں آپ سوئے۔ پھر سوار ہو کر خانہ  
کعبہ کو گئے وہاں طواف کیا

عمرو بن حارث کے ساتھ اس حدیث کو لیث نے بھی روایت  
کیا، بحوالہ خالد، سعید، قتادہ، انس رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

## بَابُ إِذَا أَحَاطَتْ الْمَرْأَةُ

بَعْدَ مَا أَقَامَتْ

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

## باب طواف الزيارة کے بعد اگر عورت

حائضہ ہو جائے

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد الرحمن بن القاسم از

قاسم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین

چھ دست پر جاؤں ہیں تو عورت سے صحت درست نہیں — طواف الزیارتہ کے بعد بھی درست ہو جاتا ہے۔ یہی نے یہ منہ منہ روایت کیا ہے کہ وہ حدیث  
ضعیف ہے اور نہ ہی روایت میں یوں ہے ازہمیت الحجۃ فذلک کل شیء الا انما درم منہ (متعلقہ صفحہ ۷۹۸) لہ اس کو طواف الصبح کہتے ہیں اکثر علماء کے نزدیک  
طواف واجب تھا اسلام ایک دفعہ وہاں کو سنت کہتے ہیں مگر صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ بعض نفاس کے عندئہ اس کا ترک کرنا اور دن کو چلے جانا جائز ہے ۱۲ منہ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُجَيْجٍ رَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَابِسْتَنَاهِي قَالُوا لَا إِنَّمَا قَدَّ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِذَا

۱۶۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَأَلُوا أَبَا عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أُمِّ رَافَةَ طَائِفَةً ثُمَّ حَاضَتْ قَالَ لَهُمْ تَنْفِرُوا لَوْلَا أَنَا خُذْ يَقُولُكَ وَنَدَّ قَوْلَ رَبِّ قَالَ إِذَا قَرِئَتْهُمُ الْمَدِينَةَ فَسَلُّوا أَفْقَهُمُ الْمَدِينَةَ فَسَلُّوا فَكَانَ فِيهِمْ سَأَلُوا أُمَّ سُلَيْمٍ فَذَكَرَتْ حَدِيثَ صَفِيَّةَ رَوَاهُ خَالِدٌ وَقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ

حضرت صفیہ بنت حُجَیجہ کو حیض آگیا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا وہی ہمیں روک رکھے گی لوگوں نے کہا وہ طواف الزیارتہ کرچکی ہیں۔ آپ نے فرمایا ثواب رکنے کی ضرورت نہیں۔

(از ابو الثعمان از حماد از ابی یونس عن عکرمۃ عن ابی یونس عن عکرمۃ ان اهل المدینۃ سألوا ابی عبید رضی اللہ عنہما عن امی رافۃ طائفة ثم حاضت قال لهم تنفروا لولا انا خذ يقولك وندد قول رب قال اذا قرئتم المدینۃ فسللوا افقهم المدینۃ فسللوا فكان فیہم سألوا ام سلمی فذكرت حدیث صفیة رواه خالد وقنادۃ عن عکرمۃ)

حضرت ابن عباسؓ سے دریافت کیا کہ اگر کسی عورت کو طواف الزیارتہ کے بعد حیض آئے تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا۔ وہ فارغ ہے چلی جائے (اسے طواف الوداع کی ضرورت نہیں، مدینہ والوں نے کہا ہم زید بن ثابتؓ کا قول چھوڑ کر تیرے قول پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ابن عباسؓ نے کہا جب تم مدینہ پہنچنا تو وہاں کے لوگوں سے یہ مسئلہ پوچھ لینا۔ چنانچہ جب وہ مدینہ میں آئے اور لوگوں سے دریافت

کیا، ان میں ام سلیم بھی تھیں۔ انہوں نے حضرت صفیہؓ کی حدیث بیان کی (جو اوپر گزری ہے) اس حدیث کو خالد اور قتادہ نے بھی عکرمہ سے روایت کیا ہے۔

۱۶۵۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَخَّصَ الْحَافِظُ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ قَالَ وَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّمَا لَا تَنْفِرُ لَكُمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدَ ذَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ

(از مسلم از وہیب از ابن طاووس از ابی یونس عن ابن عباسؓ) ابن عباسؓ نے فرمایا حافظہ عورت اگر طواف الزیارتہ کرچکی ہو تو اسے مراجعت وطن کی اجازت ہے اور فرمایا میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ اسے طواف الوطء کے بغیر گھر جانے کی اجازت نہیں پھر میں نے سنا ان کے وصال سے ایک سال پہلے فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مستورات کو ایسی حالت میں گھر کوچ کرنے کی اجازت دی ہے۔

۱۶۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ ابْنِ بَرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سَوْدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى إِلَّا الْحُجَّةَ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ وَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ

(از ابو الثعمان از ابو عوانۃ عن منصور عن ابن براهيم عن ابن سودة عن عائشة رضي الله عنها قالت خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ولا نرى الا الحجة فقدم النبي صلى الله عليه وسلم فطاف بالبيت وبين الصفا والمروة ولم يحل وكان معه الهدي وطاف من كان معه من)

رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانگی کی۔ ہمارا ارادہ صرف حج کا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو طواف بیت اللہ کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور احرام نہیں کھولا۔ آپ کے ساتھ قربانی تھی (یعنی بڑی قربانی کا جانور) جتنے مرد عورتیں آپ کے ساتھ تھے سب آپ کے ساتھ

قَسَامَةٍ وَأَمْعَابًا وَحَلَّ مِنْهُمْ قَرْنٌ ثُمَّ كُنَّ مَعَهُ الْهَدْيُ  
فَقَامَتْ هِيَ فَتَسَكُّمًا مَنَاسِكُنَا مِنْ حَجَّتِنَا فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ  
الْخُصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفَرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ أَمْعَابِي  
يَرْجِعُ بِحَجَّتِي وَعُسْرَةَ غَيْرِي قَالَ مَا كُنْتَ تَطُوفِينَ الْبَيْتَ  
لَيْلَانِي قَدْ مَنَاقَلْتُ لَكَ قَالَ فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى  
الْبَيْتِ عِيمَ فَأَهْلِي بِعُسْرَةٍ وَمَوْعِدُكَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا  
فَوَجَّهَتْ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَتْ بِعُسْرَةٍ  
وَحَامَتِ صَوْبَةً يَدْتُ حَبِي قَالِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَقْرِي حَلْفِي إِنَّكَ لَكَا بَسْتُنَا أَمَا كُنْتَ طُفْتُ يَوْمَ  
النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَلَا بَأْسَ أَنْفَرِي فَلَقِيْتَهُ مُصْعِدًا  
عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ  
مُنْهَبِطٌ وَقَالَ مُسَدِّدٌ قُلْتُ لَا تَابَعَهُ جَوْبُهُ  
عَنْ مَنصُورٍ فِي قَوْلِهِ لَا-

طواف کیا۔ ان میں جو قربانی کے بغیر تھے، انہوں نے احرام کھول ڈالا  
حضرت عائشہؓ کو حین اگیا۔ وہ کہتی ہیں ہم مناسک حج سب ادا  
کرتے رہے۔ واپسی کی رات جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محض ہیں  
اترے تو (حضرت عائشہؓ نے) عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے تمام  
صحابہ حج و عمرہ کر کے واپس ہو چکے ہیں۔ صرف میں ہی محض حج کر کے جا  
رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تو نے ان راتوں میں طواف نہیں کیا تھا؟  
جب ہم مکہ میں آئے تھے؟ میں نے عرض کیا (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں)  
نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اپنے بھائی (عبدالرحمنؓ) کے ساتھ تنعیم کو جا۔  
وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا اور فلاں جگہ مجھ سے املنا۔ میں عبدالرحمنؓ  
(بھائی) کے ساتھ مقام تنعیم کی طرف گئی۔ عمرہ کا احرام باندھا۔ صفیہؓ  
بنت حبی حاضر ہو گئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اُن کو)  
بانجھ، سر منڈی! کیا تو ہمیں یہیں روکے رکھے گی؟ کیا تو نے دوسری  
تاریخ طواف نہیں کیا تھا؟ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ بے شک کر چکی! آپ نے

فرمایا تو پھر کوچ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت ملی جب آپ  
مکہ کی بلندی کی طرف جا رہے تھے اور میں نیچے اتر رہی تھی یا میں بلندی کی طرف جا رہی تھی اور آپ نیچے اتر رہے تھے۔  
مسدوکی روایت میں بھی یہی ہے قُلْتُ لَا۔ مسدوکی کے ساتھ جریر نے بھی منصور سے قُلْتُ لَا کا لفظ روایت کیا۔ (قُلْتُ لَا  
حضرت عائشہؓ کا جواب تھا)۔

## بَابُ ۱۱ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرِ بِأَلَا بَطْحَ-

۱۶۵۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَسْرَ بْنَ عَالٍ  
أَخْبَرَنِي عَنْ سَمْعَانَ حَقْلَتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَمِينَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفَرِ وَقَالَ بَطْحَ  
قُلْتُ فَإِنَّ صَلَاةَ الْعَصْرِ يَوْمَ النَّفَرِ قَالَ بِالْأَطْحَ

## بَابُ ۱۱ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرِ بِأَلَا بَطْحَ-

(از محمد بن مثنی از اسحاق بن یونس از سفیان الثوری عن عبد العزیز بن  
بن ریفیع نے فرمایا میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا  
مجھے وہ بات بتائیے جو آپ نے بڑے غور سے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے محفوظ کی ہوئی ہو، آنحضرت نے مبعلا اسحق بن یوسف  
ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ حضرت انس نے فرمایا منی میں۔  
میں نے کہا واپسی کے دن (۱۲ یا ۱۳)، نماز عصر کہاں پڑھی تھی آپ

افْعَلْ كَمَا يُفْعَلُ أَمْرًا وَكُلًّا -

۱۶۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنِ حَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخُوْثِ أَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَوَقَّفَ وَقَفَةً بِأَلْحَقِصْبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِمْ

**بَابُ ۱۹۹۱ إِلَهُ مُحَصَّبٍ**

۱۶۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفِيْنٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ مَازِلُ يَذُرُّهُ السَّيْفُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُونَ أَصْفَحَ خُرُوجِهِمْ تَعَوُّدًا بِالْبَطْحَاءِ

۱۶۵۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيْنٌ قَالَ عُمَرُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ الْمُحَصِّبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَازِلُ تَزَلُّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**بَابُ ۱۹۹۲ الذُّوْلُ بِذِي طَوًى قَبْلَ أَنْ يَذْهَبَ حُلُّ مَكَّةَ وَالذُّوْلُ بِالْبَطْحَاءِ**

الْقِي بِذِي الْحَلِيفَةِ إِذَا جِئَ مِنْ مَكَّةَ

۱۶۵۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو صَمْرَةَ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَفْبَةَ عَنْ تَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَكْبِتُ بِذِي طَوًى

نے؟ انس نے جواب دیا آپؐ بطح میں عصر پڑھی تھی، مگر تو اپنے ایٹوں کی طرح کر لیتے (از عبد المتعال بن طالب از ابن وهب از عمرو بن حارث از قتادہ) حضرت انس بن مالکؓ نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز (والپس کے دن) محصب میں پڑھی۔ وہاں آپؐ نے نیند بھی کی۔ بعد ازاں آپؐ سہوا ہو کر بیت اللہ تشریف لے گئے اور اس کا طواف کیا۔

### باب محصب کا بیان

(از ابو نعیم از سفیان از ہشام از اوزار شس) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (منیٰ سے واپس کر کے) محصب یعنی بطح میں اترتے۔ کیونکہ وہاں سے مدینہ کی طرف روانہ ہونا آسان ہوتا ہے

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمار عطاء بن ابی عباس) فرماتے ہیں محصب میں منزل کرنا حج کی کوئی عبادت نہیں ہے۔ محصب ایک مقام ہے جہاں آپؐ ٹھہر کر تھے

**باب مکہ میں داخلہ سے پہلے ذی طوی میں اترنا (یہ مکہ کے متصل ہے) مدینہ کو واپسی کی وقت بطح (کنکریلا میدان) میں ٹھہرنا جو ذوالحلیفہ میں ہے**

(از ابراہیم بن منذر از ابو صمرہ از موسیٰ بن عقبہ از ناخ) ابن عمرؓ جب مکہ کو جاتے تو رات کو دونوں پہاڑوں کے درمیان ذی طوی میں ٹھہر جاتے۔ پھر اس پہاڑی پر سے مکہ میں داخل ہوتے جو مکہ کی

**ملہ** جہاں وہ نماز پڑھیں تو بھی ان کے ساتھ بڑھ لے کیونکہ اسی جھوٹی جھوٹی باتوں میں مرا کا خلاف کرنا تمہیک نہیں ۱۲ منہ ۱۱ ملہ محصب ایک کھلا میدان ہے مکہ اور منیٰ کے درمیان اس کو بطح اور بطحاء اور خیف بنی کنانہ بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ ۱۱ ملہ یعنی محصب میں اترنا کوئی حج کا رکن نہیں ہے۔ آپؐ وہاں آرام کے لئے اس خیال سے کہ مدینہ کی روانگی وہاں سے آسان ہوگی ٹھہر گئے تھے چنانچہ عصر بن اور مغرب بن کی نماز ان آپؐ نے وہیں ادا کیں۔ اس پر بھی جب آپؐ وہاں ٹھہرے تو یہ ٹھہرنا مستحب ہو گیا۔ اور آپؐ کے بعد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی وہاں ٹھہرا گئے ۱۲ منہ ۵

بَيْنَ الشَّيْئَتَيْنِ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الشَّيْئَةِ الَّتِي بَاعَلَى  
مَكَّةَ وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا لَمْ  
يُحِبُّ نَاقَتَهُ إِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيَأْتِي  
الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ فَيَبْدَأُ بِهِ ثُمَّ يَطُوفُ سَبْعًا ثَلَاثًا  
سَعْيًا وَارْبَعًا مَشْيًا ثُمَّ يَصْرِفُ فَيُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ  
ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ أَنْ يُرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَطُوفُ بَيْنَ  
الْعَقَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ إِذَا صَدَرَ عَلَى الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ  
أَنَاخَرَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْجِرُ بِهَا -

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ  
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
الْمُحَصَّبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ قَالَ نَزَلَ  
بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرَوَانُ  
عُمَرَوُ عَنْ تَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
كَانَ يُقْبَلُ بِهَا يَعْنِي الْمُحَصَّبُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ أَحَبَّ  
قَالَ الْمَغْرِبَ قَالَ خَالِدٌ لَا أَشْكُ فِي الْوُشَاءِ وَنَحْنُ  
هَجْعَةٌ وَبَدَأَ كُرْدًا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**بَابُ** مَنْ نَزَلَ بِذِي  
طُوى إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ وَقَالَ

مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ  
أَبِي بَرْزَةَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَابَ ذِي  
طُوى حَقًّا إِذَا أَصْبَحَ وَحَلَّ وَلَا إِذَا انْفَرَّ  
مَرِيدًا طُوى وَبَابُهَا حَقٌّ يُصْبِحُ  
وَكَانَ يُدْكَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بالائی جانب ہے اور جب مکے میں حج یا عمرہ کا احرام باندھتے  
ہوئے آتے تو مسجد کے دروازے پر ہی اپنی اونٹنی بٹھاتے مسجد میں  
جا کر حجر اسود سے شروع کرتے۔ سات چکر لگاتے۔ تین دوڑ کر  
اور چار حسب عادت چال سے۔ پھر طواف سے فارغ ہو کر دو  
رکتیں پڑھتے۔ پھر اپنے گھر جانے سے پہلے منی پر جاتے اور صفا و  
مرہ کا طواف کرتے۔ اور جب حج اور عمرہ سے لوٹ کر مدینہ میں  
آتے تو اپنی اونٹنی بطحائے ذوالحلیفہ میں بٹھاتے جہاں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم اپنی اونٹنی بٹھاتے تھے

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب) خالد بن حارث کہتے ہیں۔ عبد اللہ  
سے محصب میں ٹھہرنے کے متعلق پوچھا گیا۔ انہوں نے نافع سے روایت  
نقل کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں منزل کی تھی۔ نیز حضرت  
عمرؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ بھی وہاں اترے۔ نافع سے بھی یہ مروی ہے کہ  
عبد اللہ بن عمروؓ یا یعنی محصب میں نماز ظہر، وعصر پڑھتے تھے۔ راوی  
کہتے ہیں میں نے یہ خیال میں نماز مغرب بھی کہا۔ خالد کہتے ہیں مجھے اس  
میں شک نہیں ہے کہ عشاء کی نماز بھی پڑھتے تھے اور وہاں نیند بھی  
کرتے اور فرماتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا کیا ہے

**باب** مکے سے واپسی کے وقت ذی طوی میں اترنا

محمد بن عیسیٰ، حماد، ایوب، نافع، ابن عمرؓ سے

روایت ہے وہ جب مدینے سے مکے کو آتے تو رات کو  
ذی طوی میں رہتے صبح کو مکے میں داخل ہوتے اور جب  
مکے سے واپس جاتے تو ذی طوی کے راستے سے جاتے۔  
وہاں صبح تک شب باشی بھی کرتے۔ اور فرماتے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے





قَالَ فَأَعْتَمِرِي مِنَ الشَّعْبِ فَوَجَّعَ مَعَهَا أَخُوهَا فَلَقِيْنَاهُ | کیا تھا۔ انہوں نے کہا۔ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ تو اب کو حج کر! (حضرت  
مَدَّ لِحَافًا قَالَتْ مَوْعِدُكَ مَكَانٌ كَذَا وَكَذَا۔ عائشہؓ کہتی ہیں) میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے توج سے پہلے حج

انہیں کھولا تھا۔ (یعنی عمرہ نہیں کیا تھا) تو آپؐ نے فرمایا۔ تنعیم سے عمرہ کر لے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ نے اسے ساتھ ان  
کے بھائی (عبدالرحمن) گئے (یعنی تنعیم وغیرہ کی طرف بغرض عمرہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ہم آنحضرتؐ سے اس  
وقت ملے جب آپؐ آخر شب (طواف الوداع کے لئے) نکلے تھے اور آنحضرتؐ نے فرما دیا مجھے ملنے کی فلاں فلاں جگہ

## أَبْوَابُ الْعُمْرَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَابُ ۱۱۳ الْعُمْرَةُ وَجُوبُ  
الْعُمْرَةِ وَفَضْلُهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَلَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا وَ  
عَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّمَا الْقِيَمَةُ  
فِي كِتَابِ اللَّهِ وَآيَتُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ سَمِيِّ سَمُوْنِي ابْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي  
صَالِحٍ الشَّتَمَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى  
الْعُمْرَةِ كَقَارَةِ لَيْثًا بَيْنَهُمَا دَا الْحَجَّ الْمُتَبَوُّرَ وَلَيْسَ لَهُ  
جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

## بَابُ ۱۱۵ مِنَ عُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ

## عمرے کے ابواب کا بیان

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا  
باب عمرے کا واجب ہونا اور اسکی فضیلت  
ابن عمرؓ نے فرمایا۔ ہر شخص پر ایک حج اور ایک  
عمرہ واجب ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا۔ قرآن میں  
عمرے کا بیان حج کے ساتھ ہے۔ وَآيَتُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ۔  
(اللہ کی خاطر حج و عمرہ پورا کرو)

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از سَمِيْعُ یعنی ابوبکر بن عبد الرحمن  
کا غلام از ابوصالح سمان) ابوسریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک عمرے سے دوسرے  
عمرے تک جتنے گناہ ہوتے ہیں وہ تمام کے تمام عمرہ کرنے سے  
اتر جاتے ہیں۔ اور حج مبرور کا بدلہ سولے مہشت کے اور  
کچھ نہیں۔ ھ

## باب حج سے پہلے عمرہ کرنے کا بیان۔

لے آپؐ ایک مقام میں فرما دیا میں طواف سے فارغ ہو کر چلے گا تو تم فلاں مقام پر مجھ سے مل جانا ۱۲ منہ ۱۳ امام شافعی اور امام احمد اور جمہور علماء کا یہی قول  
ہے کہ عمرہ واجب ہے اور مالکی اس کو مستحب کہتے ہیں اور حنفیہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ ۱۳ اس کتاب میں خزمیر اور دارقطنی اور حاکم نے وصل کیا ۱۲ منہ  
۱۳ اس کو امام شافعی اور سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ ھ حدیث میں مبرور کا لفظ ہے اس کے کئی معنی لوگوں نے بیان کئے ہیں یہی جس ج میں آئی گئی  
نکرے یا جس میں رہا نہ ہو یا جس کے بعد آدمی گناہوں سے بچا رہے یا جو بارگاہ الہی میں قبول ہوا ۱۲ منہ

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ عُمَرَةَ بِنْتَ خَالِدٍ سَأَلَتْ ابْنَ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْعُسْرَةِ قَبْلَ الْفَجْرِ فَقَالَ لَا  
بَأْسَ قَالَ عُمَرَةُ قَالَ ابْنُ مُحَمَّدٍ اَعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَجْعَلَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ  
عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُمَرَةُ بِنْتُ خَالِدٍ سَأَلَتْ ابْنَ  
عُمَرَ مِثْلَهُ

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عُمَرَةُ بِنْتُ خَالِدٍ  
سَأَلَتْ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ  
بَابُ ۱۱۶ گم اَعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَوْدُ بْنُ عَمْرٍو  
عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُمَرَةُ بِنْتُ الرَّبِيعِ  
الْمُسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جَاءَا  
إِلَى الْمُحْجَرَةِ عَائِشَةَ وَإِذَا نِسَاءٌ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ  
صَلَاةَ الصُّبْحِ قَالَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ فَقَالَ  
بِدْعَةٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كَمَا اَعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَبْعًا أَحَدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكُرِهَتْ  
أَنْ تُرَوَّعَ عَلَيْهِ قَالَ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانًا عَائِشَةَ أَوْ  
الْمُسَوِّمِينَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُمَرَةُ يَا أُمَّةَ لَا يَأْكُلُ  
الْمُسَوِّمِينَ إِلَّا لَتَمْعَيْنِ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ

(اذا حمز بن محمد از عبد اللہ از ابن جریر) عکرمہ بن خالد نے  
حضرت ابن عمرؓ سے سوال کیا حج سے پہلے عمرہ کر لینا کیسا ہے؟ انہوں  
نے فرمایا کچھ حرج نہیں۔ عکرمہ کہتے ہیں حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے عمرہ کیا اور ابراہیم بن سعد  
نے ابن اسحاقؓ سے روایت کی۔ انہیں عکرمہ بن خالد نے بیان کیا کہ میں  
نے حضرت ابن عمرؓ سے سوال کیا اور صحیحہ حدیث بیان کی

(از عمرو بن علی از ابو عاصم از ابن جریر) عکرمہ بن خالد کہتے  
ہیں میں نے ابن عمرؓ سے سوال کیا۔ پھر مندرجہ بالا حدیث بیان کی

## باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے ہیں؟

(از قتیبہ از جریر از منصور) مجاہد کہتے ہیں میں اور عروہ بن زبیر مسجد  
نبویؐ میں گئے وہاں دیکھا کہ عبد اللہ بن عمرؓ حضرت عائشہؓ کے حجرے کے  
پاس بیٹھے ہیں۔ اور کچھ لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے ہیں۔ ہم نے  
ان سے پوچھا۔ نماز چاشت پڑھنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا بدعت  
ہے۔ پھر پوچھا کہ آنحضرتؐ نے کتنے عمرے کئے؟ انہوں نے فرمایا چار  
عمرے۔ ان میں سے ایک ماہِ رجب میں۔ ہم نے قطع کلامی نامتنبہ  
سمجھی۔ اتنے میں حضرت عائشہؓ کے مسواک کرنے کی آواز حجرے میں  
سے سنی۔ عروہؓ نے پکار کر کہا۔ اے ماں لے ام المؤمنین آپ  
نہیں سنتیں! ابو عبد الرحمنؓ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے پوچھا کیا  
کہہ رہے ہیں؟ عروہؓ نے کہا۔ کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لے اس کا امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ سے کسی روایت میں چار عمرے مذکور ہیں کسی میں دو عمرے۔ ان میں جھگڑا ہوا ہے کہ اخیر کی تقریر  
میں وہ عمرہ جو آپؐ نے حج کے ساتھ کیا تھا اسی طرح وہ عمرہ جس سے آپؐ روکے گئے تھے شمار نہیں کیا۔ سعید بن منصور نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے تین عمرے کئے۔ دو تو ذی قعدہ میں اور ایک شوال میں اور دوسری روایتوں میں یہ ہے کہ تینوں عمرے ذی قعدہ میں  
کئے ۱۲ منہ سے اس کا بیان اوپر ابواب الطغویٰ میں ہو چکا ہے۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شراق کی نماز پڑھتے  
نہ دیکھا ہوگا۔ اس نے بدعت کہا ہوگا۔ اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ نوافل پڑھنے میں بھی اتباع سنت بہتر ہے اور خلاف سنت نفل  
پڑھنا بھی ایک بدعت ہے ۱۲ منہ

قَالَتْ مَا يَقُولُ قَالَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاتٍ أَحَدَهُنَّ فِي رَجَبٍ قَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا أَعْتَمَرَ عُمَرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدٌ وَمَا أَعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ

۱۶۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ .

۱۶۴۵- حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ أَعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَ عُمَرَةً الْمُحَدَّثِيبَةَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ مَدَّكَ الْمُشْرِكُونَ وَعُمَرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَاكَحَهُمْ وَعُمَرَةً أُجْعِرَ أَنْتَهُ إِذْ قَسَمَ غَنِيْمَةً أَرَاهُ حَتَّى قُلْتُ كَمْ عَمْرَةٍ قَالَ وَاحِدَةً .

۱۶۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هَمَّامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ رَدُّوهُ وَمِنْ الْفَائِلِ عُمَرَةً الْمُحَدَّثِيبَةَ وَعُمَرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مَعَ حَجَّتِهِ .

۱۶۴۷- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ أَعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاتٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الْبَتِي أَعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةً مِنَ الْمُحَدَّثِيبَةِ وَمِنْ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَمِنْ أُجْعِرَ أَنْتَهُ حَيْثُ قَسَمَ

نے چار عمرے کئے تھے۔ ان میں ایک رجب کے مہینہ میں کیا تھا حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ اللہ ابو عبد الرحمنؓ پر رحم کرے۔ آنحضرتؐ نے کوئی ایسا عمرہ نہیں کیا تھا جس میں یہ نہ تھے بلکہ ہر عمرے میں موجود تھے۔ اور رجب میں تو آپؐ نے عمرہ ہی نہیں کیا۔

از ابو عاصم از ابن جریج از عطاء عروہ بن زبیرؓ نے فرمایا۔ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا۔ انہوں نے فرمایا۔ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

از حسان بن حسان از ہمام قتادہ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا۔ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے؟ فرمایا چار عمرے۔ ایک تو حدیبیہ کا عمرہ، ذی قعدہ میں۔ جہاں مشرکوں نے آپؐ کو روک لیا تھا۔ دوسرا اس کے اگلے سال جب آپؐ نے ان سے صلح کی تھی۔ تیسرا جمرانہ کا عمرہ جب جنگ حنین کا مال غنیمت آپؐ نے تقسیم فرمایا تھا۔ (جو تھاج کے ساتھ) میں نے پوچھا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کتنے کئے تھے؟ آپؐ نے فرمایا ایک۔

از ابو الولید ہشام بن عبد الملک، ہمام، قتادہ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تو وہ عمرہ کیا تھا جس سے مشرکوں نے آپؐ کو واپس کر دیا تھا۔ دوسرا اس کے اگلے سال اس کی قضا والا۔ تیسرا ذیقعدہ میں عمرہ۔ جو تھاج کے ساتھ۔

از ہدبہ از ہمام، اس روایت میں ہے کہ آپؐ نے چاروں عمرے ذی قعدہ میں کئے۔ البتہ وہ عمرہ جو حج کے ساتھ کیا تھا (وہ ذوالحجہ میں ہوا) ایک عمرہ حدیبیہ کا۔ دوسرا سال آئندہ اس کی قضا کا عمرہ تیسرا جمرانہ کا عمرہ جہاں جنگ حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا تھا۔

۱۔ ابو عبد الرحمنؓ عبد اللہ بن عمرؓ کی کتب سے حضرت عائشہؓ نے ان کے لئے دعائی احادیث شمار کیا کہ ان سے غلطی ہو گئی ۱۲ منہ ۱۵۰۰ وہ تو ذی حجب میں ہوا تھا اس صحت میں عمارت میں کوئی اشکال نہ ہو گا ۱۲ منہ

عَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ -

۱۶۶۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ  
ابْنِ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ مُسَدَّدًا عَنْ عَطَاءٍ وَجَاهِلِيَّةٍ  
فَقَالَ أَعْمَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي  
الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَعْمَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مَرَّتَيْنِ -

### بَابُ ۱۱۱ عُمَرَةُ فِي رَمَضَانَ

۱۶۶۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا مَرَاةَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَسَمَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ  
فَلَسِيْتُ أَسْمَهَا مَا مَنَعَكَ أَنْ تُخْبِرِينَ مَعًا قَالَتْ  
كَانَ لَنَا فَرَحٌ فَرَكِبْتُ أَبُوفُؤَادٍ وَابْنُهُ لَوْ وَجِهًا  
وَابْنَاهُ وَكَوْنُوا فَرَحًا فَتَضَعُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا كَانَ  
رَمَضَانُ أُعْمِرُوا فِيهِ فَإِنَّ عُمَرَ كَانَ فِي رَمَضَانَ حَجًّا  
أَوْ نَحْوَهُمَا قَالَ -

### بَابُ ۱۱۲ الْعُمَرَةُ كِلَّةً

الْحَصْبَةَ وَغَيْرَهَا -

جو محتاج کے ساتھ کاعمرہ (آپ نے قرآن کیا تھا

رازا احمد بن عثمان از شریح بن مسلمہ از ابراہیم بن یوسف از  
یوسف، ابواسحاق نے کہا میں نے مسروق اور عطاء اور مجاہد کو پوچھا  
تو انہوں نے کہا۔ آنحضرت نے حج کرنے سے پہلے ذی قعدہ میں ایک  
عمرہ کیا۔ ابواسحاق نے کہا۔ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ  
سے سنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے  
ذی قعدہ میں دو عمرے کئے تھے۔

### بَابُ ۱۱۳ رَمَضَانَ فِي عُمَرَاكَ

(از مسدد از یحییٰ از ابن جریج) عطاء نے کہا میں نے ابن عباس  
سے سنا وہ فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
انصاری عورت سے فرمایا۔ ابن عباس نے اس کا نام بتایا لیکن میں  
سمجھ گیا، تو ہمارے ساتھ حج کیوں نہیں کرتی؟ وہ کہنے لگی۔ میرے  
پاس بانی لانے والا ایک اونٹ تھا، اس پر فلاں کا باب (یعنی اپنا خانہ)  
اور اس کا بیٹا سوار ہو کر کہیں چل دیئے ہیں۔ ایک ہی اونٹ چھوڑ گیا ہے  
اس پر ہم پانی لاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جب رمضان آئے تو عمرہ کر  
لے کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔

### بَابُ ۱۱۴ مُحْصَبِ كِي رَاتٍ يَادِرْ كِي وَت

میں عمرہ کرنا۔

۱۔ امام بخاری نے ترجمہ باب میں اس کی فضیلت کی تصریح نہیں کی اور شاید انہوں نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا جو اقطنی نے بحالی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے عمرے میں نکلی آپ نے انطا کیا میں نے روزہ رکھا آپ نے قہر کیا میں نے پوری ناز کریمی بعضوں نے کہا۔ روایت غلط ہے کیونکہ اپنے رمضان میں کوئی عمرہ نہیں کیا حافظ نے کہا شاید مطلب ہے کہ اس رمضان کے مہینے میں عمرے کے لئے مدینے سے نکلی۔ یہ صحیح ہے کیونکہ حج مکہ کا سفر رمضان ہی میں ہوا تھا ہر سال یہ ابن جریج کا کلام ہے عطاء کا دوسری روایت میں امام بخاری کے اس عبارت کا نام ام سان مذکور ہے بعضوں نے کہا وہ ام سلمہ تھیں جیسے ابن حبان کی روایت میں ہے اور نسائی نے نکالا کہ بنی اسد کی ایک عورت ام معقل نے کہا میں نے حج کا قصد کیا لیکن میرا اونٹ بیمار ہو گیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کر لے رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے ۱۲ منہ ۱۔ حافظ نے کہا اگر بیعت ام سان تھی تو اس کے بیٹے کا نام شاید بنو سان ہو گا اور اگر ام سلمہ تھیں تو اس کا بیٹا ہو گا کیونکہ ابو طلحہ ام سلمہ کے بھائی ہیں تھا ایسا جو حج کے قابل ہوتا ایک لڑکے سے تھے وہ صغیر بن تھے اور شاید ان کے خاوند ابو طلحہ کا بیٹا مراد ہو وہ بھی گویا ام سلمہ کا بیٹا ہوا کیونکہ ابو طلحہ ام سلمہ کے خاوند تھے ۱۲ منہ

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو

مُؤَيَّةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا تَحَوُّجًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَوْلَانِ لِهَدَلٍ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ لَنَا مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ  
أَنْ يُهْلَكَ بِالنَّحْيِ فَلْيُهْلِكْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهْلَكَ بِعُمْرَةٍ  
فَلْيُهْلِكْ بِعُمْرَةٍ فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَكْتُ بِعُمْرَةٍ  
قَالَتْ فَمِمَّا مِنْ أَهْلٍ بِعُمْرَةٍ وَمِمَّا مِنْ أَهْلٍ  
بِحُجَّةٍ وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهْلُ بِعُمْرَةٍ فَأُظْلِمَنِي يَوْمَ عَرَفَةَ  
وَأَنَا حَاتِفٌ فَشَكُوتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ ارْضُ عَنْ عُمْرَتِكَ وَانْقَضِيَ رَأْسُكَ وَانْشَطَطَ  
وَأَهْلَى بِالنَّحْيِ فَلَمَّا كَانَ كَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ  
مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَكْتُ بِعُمْرَةٍ  
مَكَانَ عُمَرَى

### بَابُ عُمْرَةِ التَّنْعِيمِ

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ عُمَرَو بْنَ أَوْسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
ابْنَ أَبِي نَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُبْرِدَ عَائِشَةَ وَيُعْرِهَا  
مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً سَمِعْتُ عُمَرَ وَكَوْثَرَ يَقُولَانِ عُمَرُو

سُنَا۔ اور کبھی یوں کہا کہ میں نے تمہی مرتبہ عمرو بن دینار سے سنا

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْجَبْرِ عَنْ جَبِيٍّ لَمْ يَكُنْ عَنْ

(از محمد بن سلام از ابو معاویہ از ہشام از والدش) حضرت

عائشہ رضی سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
(مدینہ سے) اس وقت روانہ ہوئے جب ذوالحجہ کا چاند قریب پہنچ  
گیا تھا۔ آپ نے فرمایا تمہیں اختیار ہے جو شخص چاہے وہ حج کا ارادہ  
باندھ لے اور جو چاہے وہ عمرے کا احرام باندھ لے۔ اگر میں  
اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا تو میں بھی عمرے کا احرام باندھتا۔ حضرت  
عائشہ کہتی ہیں تو ہم سے بعض نے عمرے کا احرام باندھا بعض  
نے حج کا۔ میں نے بھی عمرے کا احرام باندھا تھا۔ پس عرفے کا دن آ  
پہنچا اور میں ابھی بحالت حیض تھی۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اس کا شکوہ کیا۔ آپ نے فرمایا، عمرہ چھوڑ دے۔ سر کھول ڈال۔  
کنگھی کر لے اور حج کا احرام باندھ لے۔ چنانچہ میں نے تعمیل حکم کی۔  
جب محضبت کی رات پہنچی تو آپ نے میرے ساتھ عبدالرحمن (بخاری)  
کو تنعیم کو روانہ کیا۔ چنانچہ میں نے توڑے ہوئے عمرے کے بدلے میں دوسرا عمرہ کیا

### بَابُ تَنْعِيمِ سَے احرام عمرہ باندھنا

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو بن دینار از عمرو بن اوس)  
عبدالرحمن بن ابی نکرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم  
دیا کہ وہ حضرت عائشہؓ کو سواری پر بٹھا کر لے جائیں اور تنعیم سے عمرہ  
کرا لائیں۔

سفیان بن عیینہ نے کبھی یوں کہا۔ میں نے عمرو بن دینار سے

سنا۔ اور کبھی یوں کہا کہ میں نے تمہی مرتبہ عمرو بن دینار سے سنا

(از محمد بن ثقی از عبد الوہاب بن عبد الجبار از حبیب معلّم از

عطاء) جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

یہ ناص حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کیا تھا۔ باقی کسی صحابی سے منقول نہیں کہ اس عمرے کا احرام تنعیم سے یا کرباندھا ہو۔ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایسا کیا۔ امام ابن قیم نے نا دا معاویہ سے ایسا ہی کہا۔ حافظ نے کہا جب حضرت عائشہؓ نے حکم نبوی ایسا کیا تو اس کا شروع ہوتا ثابت ہو گیا اگرچہ اس  
ہیں شک نہیں کہ عمرے کی جگہ حج کا احرام باندھنا اور علیؓ سے اور خلفاء میں اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سے زیادہ کرباندھا کر دیا جانا ہے  
اور جو وہ علمائے اہل سنت کا خلاف کیا جہاں امام احمد و حنفیہ نے عرفہ اور یوم النحر اور ایام تشریق میں عمرہ کرنا مکروہ رکھا ہے ۱۲۸





عَاثَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ يُصَدُّ النَّاسُ  
بِئْسَ كَيْدٌ وَأَصْدُرُ بَيْسِكَ فَبَلَّغْ لَهَا أَنْ تَطْرُقَ فَإِذَا  
طَلَبَتْ فَأَخْرِجِي إِلَى الشَّعْبِ فَإِنِّي لَأُفْتِيَنَّ  
بِمَكَانٍ كَذَا أَوْ لِكُنْهَافَا عَلَى قَدَرِ فَقَتَيْكَ أَوْ لَعَمْرِيكَ -

## بَابُ ۱۱۲۲ الْمُعْتَمِرِ إِذَا طَافَ

طَوَافِ الْعُمْرَةِ ثُمَّ خَرَجَ هَلْ يُجِزُّهُ

مِنْ طَوَافِ الْوُدَاعِ -

۱۶۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ عَنِ الْقُسَيْمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
خَرَجْنَا مَهْلَتَيْنِ بِالنَّجْمِ فِي أَشْهُرِ النَّجْمِ وَخَوِصُّهُ  
فَازَلْنَا سِرْفَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا مَعْنَاهُ مِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدًى فَأَحَبَّ أَنْ  
يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدًى  
فَلَا وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِحَالٍ  
مِنْ أَصْحَابِهِ ذُو قُوَّةٍ الْهَدًى فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ  
عُمْرَةٌ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
أَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُ  
لَا مَعْنَاهُ مَا قُلْتُ فَمَنْعَتِ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا  
شَأْنُكَ قُلْتُ لَا أَصَلِّي قَالَ فَلَا يَصُورُ لَكَ أَنْتِ مِنْ  
بَنَاتِ أَدَمَ كَتَبَ عَلَيْكَ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَ فَكُونِي  
فِي حُجَّتِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَبْرُرَ لَكُمَا قَالَتْ فَسَكْتُ  
حَتَّى تَفَرَّقَا مِنْ مِثْقَلِ فَنَزَلْنَا الْخُصْبَ فَدَعَا  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ الْخُصْبُ بِأَخْبِكَ الْخُصْبُ فَلَمْ يَكُنْ  
بِعُمْرَةٍ ثُمَّ أَفْرَأْنَا مِنْ طَوَافِ كُنْهَافَا أَنْتَظِرُ كَمَا هُمُنَا

جاری ہے ہیں اور یہی صرف ایک نیکی لے کر جاؤں۔ آپ نے فرمایا  
انتظار کر جب توحیض سے پاک ہو جائے تو تنیم کی طرف جانا  
اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھنا۔ پھر فلاں مقام پر ملنا۔  
مگر وہاں اتنا ہی ملے گا بقدر خرچ کرے گی یا جتنی تکلیف اٹھائے گی۔

## باب عمرہ کرنے والا عمرے کا طواف کر کے

مکہ سے روانہ ہونے لگے تو آیا طواف وداع کی اسے

ضرورت نہ ہوگی۔

(ابوالنعیم از افلیح بن حمید از قاسم) حضرت عائشہ بن فرماتی ہیں  
ہم حج کا احرام باندھ کر حج کے مہینوں میں حج کے امتیاز کے ساتھ  
(مدینہ سے) روانہ ہوئے تو مقام سرف منزل کی آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا جس کے ساتھ قربانی نہ ہو اور وہ حج کو  
عمرہ کر دینا چاہے تو ایسا کر لے۔ البتہ جس کے ساتھ قربانی ہے وہ  
ایسا نہ کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور چند ذی استطاعت صحابہ  
کے پاس قربانی تھی، تو وہ حج توڑ کر عمرہ نہ کر سکتے تھے۔ بہر کیف آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ میں رو رہی تھی۔ آپ نے  
پوچھا کیوں روتی ہے؟ میں نے عرض کیا۔ آپ نے جو صحابہ سے  
ارشاد فرمایا میں نے سنا۔ لیکن میں تو عمرہ نہیں کر سکتی۔ آپ نے  
پوچھا کس لئے؟ میں نے عرض کیا۔ میں نماز نہیں پڑھتی۔ آپ نے  
فرمایا۔ کیا منہ سے؟ تو بھی آدم کی بیٹی ہے جو اور بیٹیوں کی قسمت  
میں لکھا گیا ہے، وہ تیری قسمت میں لکھا گیا۔ تو حج میں شامل رہ  
ممکن ہے۔ اللہ تیرے نصیب عمرہ بھی کرے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں  
میں خاموش ہو گئی۔ جب ہم (بالکل آخر میں) منی سے روانہ ہوئے  
تو محصب آٹھرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن  
(میرے بھائی) کو یاد فرمایا اور اسے حکم دیا۔ اپنی بہن کو ساتھ لے کر حرم

سہ اس عبد السلام نے کہا کہ تاعدہ کلہ نہیں ہے بعضی عبادتوں میں دوسری عبادتوں سے تکلیف اور مشقت کم ہوتی ہے لیکن ثواب زیادہ ہوتا ہے جیسے شب قدر  
میں عبادت کرنا رمضان کی کئی راتوں کی عبادت کرنے سے ثواب میں زیادہ ہے یا فرض نماز یا فرض زکوٰۃ کا ثواب نفل نمازوں اور نفل صدقہ سے بہت زیادہ ہے اور اس



فَاتَيْنَا فِي جُوفِ اللَّيْلِ فَقَالَ فَرَعْنَمَا قُلْتُ نَعَمْ  
فَنَادَى بِالتَّحِيْلِ فِيْ اَصْحَابِهِ فَاَرْتَحَلَ النَّاسُ وَكَانَ  
طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ مَوْجِّهًا  
اِلَى الْمَدِيْنَةِ -

فرمایا۔ اور لوگ کونج کرنے لگے۔ وہ لوگ بھی روانہ ہوئے جہاز صبح سے پہلے طواف الوداع کر چکے تھے۔ پھر آپ بھی مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔

۱۲۳ باب ۱۱۳ یَفْعَلُ فِي الْعُمْرَةِ مَا  
يَفْعَلُ فِي الْحَجِّ

۱۶۷۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ  
حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَفْصُوْنُ بْنُ يَعْلَبٍ  
أُمِّيَّةٌ بَعْنُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحَجْرَانَةِ وَعَلَيْهِ جَبَّةٌ وَعَلَيْهِ  
أَثَرُ الْخُلُوفِ أَوْ قَالَ صُفْرَةٌ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي  
أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي قَانَزَلُ اللَّهَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسْتَرْبُؤُوهُ وَوَدِدْتُ أَنْيَ قَدْ رَأَيْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ  
فَقَالَ عُمَرُ قَالَ أَيْسُرُكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ اللَّهُ الْوَحْيَ قُلْتُ نَعَمْ  
فَوَفَّعَ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ وَأَخْبِيءُ  
قَالَ كَغَطِيطِ الْبَيْتِ فَلَمَّا سَمِعْتُ عَنْهُ قَالَ لَيْسَ السَّائِلُ  
عَنِ الْعُمْرَةِ أَحَقُّمَ عَنْكَ الْجَبَّةَ وَغَاغِيسِ الْخُلُوفِ  
عَنْكَ وَأَنْتَ الصُّفْرَةُ وَأَصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا  
تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ -

کی سرحد سے باہر چلا جا۔ وہ وہاں سے احرام عمرہ باندھے۔ پھر تم لوگوں  
طواف سے فارغ ہو کر آؤ۔ میں یہاں تمہاری انتظار میں ہوں ہم  
آدھی رات کو واپس آگئے۔ آپ نے فرمایا۔ فارغ ہو آئے؟ میں نے  
عرض کیا۔ جی ہاں۔ تب آپ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ ان کی اعلان  
فرمایا۔ اور لوگ کونج کرنے لگے۔ وہ لوگ بھی روانہ ہوئے جہاز صبح سے پہلے طواف الوداع کر چکے تھے۔ پھر آپ بھی مدینہ

باب ۱۱۳ یَفْعَلُ فِي الْعُمْرَةِ مَا  
يَفْعَلُ فِي الْحَجِّ

(از ابوالنعمان ازہمام از عطاء از صفوان بن یعلی بن امیہ) یعلی بن  
امیہ فرماتے ہیں۔ ایک شخص دربار نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ حجرانہ میں  
تھے۔ وہ شخص جب پہننے ہوئے تھا۔ جس پر خوشبو یا زردی کا نشان تھا۔  
اس نے عرض کیا۔ عمرے میں آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں، میں کیا کروں؟  
اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی۔ آپ پر کپڑے سے پردہ  
کھینچ لیا۔ میری پہلے سے تمنائیں کہ آپ پر وحی نازل ہوتے دیکھوں حضرت  
عمرؓ نے مجھے بلایا۔ فرمایا کیا تجھے اس بات سے مسرت ہوگی کہ حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتے ہوئے دیکھے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ حضرت عمرؓ  
نے کپڑے کا ایک کنارہ اٹھلایا میں نے دیکھا آپ خراٹے لے رہے تھے۔ میرا  
خیال ہے راوی نے کہا جیسے زوردار خراٹے ہوتے ہیں۔ جب نزول  
وحی موقوف ہوا تو آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جو عمر کے متعلق  
دریافت کرتا تھا۔ اپنا چہرہ اتار دے۔ خوشبو کا نشان دھو ڈال اور  
(زعفران کی) زردی صاف کر اور جیسے چم میں کرتا ہے ویسے ہی عمر  
میں کر۔

لے مانتے کہا اس روایت میں غلطی ہو گئی ہے صبح یوں ہے لوگ چل کھڑے ہو گئے پھر آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا۔

اسام مسلم اور ابوداؤد کی روایت میں ایسا ہی ہے ۱۲ منہ

۱۶۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ  
لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنُصْرَيْنِ حَدِيثُ السَّيِّئِ أَرَأَيْتَ قَوْلَ  
اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ  
اللَّهِ فَمَنْ سَجَّحَ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ  
يَطُوفَ بِهِمَا فَلَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطُوفَ  
بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ مُكَلِّمًا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كُنَّا  
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا إِنَّمَا أَنْزَلْتَ  
هَذِهِ الْآيَةَ فِي الْأَنْصَارِ كَأَنَّهُمْ لَيَمَنَّا وَ  
كَانَتْ مَنَاقِبُ حَدِّ وَقْدِيدٍ وَكَأَنَّا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ  
يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْفَلَاحُ  
سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ  
فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ  
اللَّهِ فَمَنْ سَجَّحَ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ  
يَطُوفَ بِهِمَا زَادَ سَفِينٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ  
مَا أَتَى اللَّهُ سَجَّحَ أَمْرًا وَلَا عُمَرُ قَدْ كُنَّا يَطُوفُ بَيْنَ  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

### بَابُ ۲۳ مَنِ يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ

وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ  
أَنْ يَجْعَلُوا هَا عُمَرَةَ وَيَطُوفُوا ثُمَّ

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ہشام بن عروہ) حضرت

عروہ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا، ان دنوں  
میں کم سن تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ  
شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ سَجَّحَ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا  
مجھے تو اس کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی صفا و مروہ کا طواف  
یعنی سعی نہ کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہرگز  
نہیں۔ اگر یہ مطلب ہوتا تو عبارت یوں ہوتی۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ  
لَا يَطُوفَ بِهِمَا۔ یہ آیت تو انصار کے متعلق نازل ہوئی ہے جو منات  
بت کا احرام باندھا کرتے تھے (نہ زمانہ جاہلیت) وہ بت قدید کے سامنے  
کھڑا تھا۔ وہ صفا و مروہ کا طواف کرنا ناپسند سمجھتے تھے۔ جب سلام  
کا زمانہ آیا تو اس کے متعلق انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ الْيَوْمَ  
كَرَمًا وَمَرْوَةُ اللَّهِ كُنَّ لِنِشَانِيَا هِيَ جَوْجٌ كَرَّمَ يَاعْمُرُ تَوَاسُ بِرُكْنَاهِ  
نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے)

سفیان اور ابو معاذ یہ نے ہشام سے اتنا مزید فقہر نقل کیا  
ہے کہ جو شخص صفا و مروہ کا طواف نہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کا  
حج و عمرہ مکمل نہیں کریں گے

### بَابُ عَمْرُكَ نِيَّةً وَلَا أَحْرَامَ سَبْعَ نِكَاحَاتٍ

عطاء نے جابرؓ سے روایت کی۔ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ حج  
فسخ کر کے اس کو عمرہ کر لیں۔ اور طواف (بیت اللہ

سہ ابن بطال نے کہا میں تو علما کا اختلاف اس باب میں نہیں جانتا کہ عمرہ کرنے والا اس وقت حلال ہوتا ہے جب طواف ادری سے فارغ ہو جائے مگر ابن عباس  
سے ایک شاذ قول منقول ہے کہ صرف طواف کرنے سے حلال ہو جاتا ہے اور اسحاق بن راہویہ امام بخاری کے استاد نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور امام بخاری نے یہ باب  
لاکراہی میں اس کے مذہب کی طرف اشارہ کیا۔ اور قاضی عیاض نے بعض اہل علم سے یہ نقل کیا ہے کہ عمرہ کرنے والا جہاں حرم میں پہنچا وہ حلال ہو گیا طواف ادری  
نہ کرے ۱۲ منہ یہ اس حدیث کا ملخص ہے جواب عمرہ التعمیم میں موصولاً لکھ چکا ہے ۱۲ منہ

يُقَصِّرُوا وَيَحْلُوا-

۱۶۷۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ  
إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ أَعْتَمَرْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْتَمَرْنَا مَعَهُ فَلَمَّا  
دَخَلْنَا مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ وَأَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ  
وَأَتَيْنَاهَا مَعَهُ وَكُنَّا كَنُتْرَةٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَرَأَيْتُمْ  
يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ صَاحِبٌ لِي أَكَانَ دَخَلَ  
الْكُعْبَةَ قَالَ لَا قَالَ حَدِّثْنَا مَا قَالَ لِحَدِيثِجَةٍ قَالَ  
بَشِّرُوا أَحَدِيْجَةٍ بَبَيْتٍ مِّنَ الْكُعْبَةِ مِثْلَ قَصَبٍ لَا  
مَغْبَ فِيهِ وَلَا كَصَب-

کے متعلق کیا فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا۔ یہ فرمایا کہ خدائے سبح کو بہشت میں ایک گھر کی خوشخبری دو جو خولد ارموتی کا بنا ہوا ہے  
نہ اس میں شور و غل ہے نہ کسی قسم کا رنج و تکلیف

۱۶۷۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ  
عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمَرَةٍ وَكَانَ يَطْفُ  
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ آيَاتِي أَمْرًا فَقَالَ قَدِمَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا  
وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ وَرَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ  
السَّبْعَ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ  
حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
عَنْهُمَا فَقَالَ لَا يَفْرِيْنَهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۱۶۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَلْبَسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ  
شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(اور صفا و مروہ) کر کے بال کترائیں۔ احرام سے نکل جائیں۔

(از اسحاق بن ابراہیم از جریر از اسمعیل) عبد اللہ بن ابی اوفی  
سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ  
کیا۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا۔ جب آپ مکہ میں داخل  
ہوئے تو طواف کیا۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا۔ آپ  
صفا و مروہ پر تشریف لے گئے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ گئے۔  
ہم اہل مکہ سے آپ کو محفوظ کئے ہوئے تھے۔ مبادا کوئی تیر مار  
دے میرے ایک ساتھی نے ابن ابی اوفی سے پوچھا کیا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں۔  
پھر اُس نے کہا۔ اچھا یہ بتائیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ  
کے متعلق کیا فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا۔ یہ فرمایا کہ خدائے سبح کو بہشت میں ایک گھر کی خوشخبری دو جو خولد ارموتی کا بنا ہوا ہے

(از حمیدی از سفیان) عمرو بن دینار کہتے ہیں۔ ہم نے ابن  
عمرو سے سوال کیا۔ اگر کوئی شخص عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کئے  
اور صفا و مروہ میں سعی نہ کرے تو کیا وہ بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟  
تو جواب دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میں تشریف لائے بیت اللہ  
کا سات بار طواف کیا۔ اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں  
اور صفا و مروہ کا بھی سات بار طواف کیا اور تمہارے لئے اللہ کے  
رسول (عمل کے لئے) بہترین نمونہ ہیں۔ ہم نے جابر رضی سے پوچھا۔  
انہوں نے کہا۔ اپنی بیوی سے صحبت نہیں کر سکتا۔ جب تک مفاو  
مروہ کا طواف نہ کر لے

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قیس بن مسلم از طارق بن  
شہاب) ابو موسیٰ اشعریؓ نے فرمایا۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پاس بطحا میں حاضر ہوا۔ آپ وہاں تشریف فرما تھے۔

قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطَاءِ وَهُوَ ضَمِيرٌ فَقَالَ أَجِئْتَ قُلْتَ نَعَمْ قَالَ مِمَّا أَهْلَكَ قُلْتَ لَبَيْكَ يَا مُدَلِّلَ كَاهِلِ لَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتَ طُفَّ بِالْبَيْتِ وَبِالْمَقَادِ الْأَمْوَءِ ثُمَّ أَحَلَّ طُفَّ بِالْبَيْتِ وَبِالْمَقَادِ الْأَمْوَءِ ثُمَّ أَتَيْتُ أُمْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَهَلَكْتَ دَأْسِي ثُمَّ أَهْلَكَتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أَفْقَى إِلَهُ حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ قَالَ لَنْ أَخَذْنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالنَّمْرِ وَلَنْ أَخَذْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحْلُ حَتَّى يَنْتَهِي إِلَهُ الْمَدَى مَحَلَّهُ

ٹھکانے نہ جاگی

۱۶۸۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَوْلَى أَشْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَشْمَاءَ تَقُولُ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالنَّجْوَنِ صَلَّى اللَّهُ مُحَمَّدٌ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَهُنَا وَتَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ قَلِيلٌ ظَهَرْنَا قَلِيلَةً أَوْ دَانَا فَأَعْمَرْتِ أَنَا وَأُخْبِي عَائِشَةُ وَالتَّوْبَةُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَعْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعِشِيِّ بِالْحَجِّ

بَاب ۲۵ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ

مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوِ الْعَزْوِ

۱۶۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَارِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ

آپ نے فرمایا کیا حج کے ارادے سے آیا ہے؟ میں نے کہا جی حضور! آپ نے فرمایا تو نے لبتیک میں کیا کہا؟ میں نے کہا۔ لبتیک اسی احرام کے ساتھ جو احرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا۔ آپ نے فرمایا۔ تو نے اچھا کیا۔ اب بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کئے پھر احرام کھول ڈال میں نے کعبے کا طواف کیا۔ اور صفا و مروہ کا پھر قبیلہ قیس کی ایک عورت (محرم رشتہ دار) کے پاس آیا اور اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں۔ پھر حج کا احرام باندھا۔ میں لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا رہا جی کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کا دور آیا۔ انہوں نے فرمایا۔ اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو اس میں حج و عمرہ پورا کرنے کا حکم ہے۔ اگر ہم قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لیں تو آپ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی پانے

(از احمد بن عیسیٰ از ابن وہب از عمرو از ابو اسود از عبد اللہ یعنی اسماء بنت ابی بکر کا غلام) حضرت اسماء جب حجوں پہاڑ پر گزرتیں تو کہتیں اللہ حضورؐ پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ ہم ان کے ساتھ اس جگہ اترتے اور ان دنوں ہم خفیف و قلیل تھے۔ سواریاں قلیل تھیں۔ توشے بھی کم تھے۔ اور میری بہن عائشہؓ اور زبیر اور فلاں اور فلاں نے (حج کو فسخ کر کے) عمرہ کیا ہم لوگ کعبے کو چھوتے ہی احرام سے نکل گئے۔ پھر تیسرے پہر کو ہم نے حج کا احرام باندھا

بَاب جب کوئی حج یا عمرے یا جہاد سے

ٹوٹے تو کیا کہے؟

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع) عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرے سے ٹوٹتے تو ہر چہڑھائی پر تین بار اللہ اکبر کہتے پھر

لے جون ایک پہاڑ ہے مشہور کہ میں خیرہ المعلیٰ کے پاس کمرہ کو جانے والے کے پاس لایا تھا پھر تیسرا بار اور چوتھوں کے پاس لایا تھا پھر اُس کے دائیں ہاتھ پر اُفسح

مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ لِيَكُنَّ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ  
ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا  
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
أَيُّمُونَ تَأْيِيْمُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ  
صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَكْثَرُ إِنَّكَ

### باب ۱۲۶ استیقبال الحجاج

الْقَادِمِينَ وَالْقَائِلِينَ عَلَى اللَّاتِيَةِ

۱۶۸۳- حَدَّثَنَا مُعْتَبَرُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
ابْنُ ذَرِيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُعْيَلِمَةُ بِنْتُ  
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَسَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَخْرَجَهُ

### باب ۱۲۷ القدوم بالعداة

۱۶۸۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا  
أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ  
الشُّبَيْرَةِ وَلَا دَارِجَةً صَلَّاهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ  
الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ

### باب ۱۲۸ الدخول بالعتبة

۱۶۸۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
هَاشِمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ  
أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ كَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا  
عُدْوَةً أَوْ عَشِيَةً

کہتے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ آئیمون (سفر سے لوٹنے والے) تَأْيِيْمُونَ عَابِدُونَ  
سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ۔ صدق اللہ وعده کہ (اللہ نے اپنا وعدہ  
سچا کیا) نَصَرَ عَبْدَهُ (اپنے بندے کی مدد کی) وَهَزَمَ الْأَكْثَرُ أَجْدُكَ  
(دشمن فوجوں کو اکیلے ہی بھگا دیا)

### باب ۱۲۹ مکہ آنے والے حاجیوں کا استقبال

کرنا اور تین شخصوں کا ایک سواری چڑھنا۔

(از مسلم بن اسد از یزید بن زریع از خالد از عکرمہ) ابن  
عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
مکہ میں تشریف لائے تو عبدالمطلب کی اولاد میں سے کسی ایک کو  
نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے ان میں سے ایک کو اپنے سامنے  
بٹھالیا اور دوسرے کو پیچھے

### باب ۱۳۰ صبح کو گھر میں آنا۔

(از احمد بن حجاج شیبانی از انس بن عیاض از عبید اللہ از  
نافع) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب  
(مدینہ سے) مکہ کو روانہ ہوتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھتے اور  
پھر جب مدینہ کو واپس لوٹ کر آتے تو ذوالحلیفہ میں نالے کے کثیب  
میں نماز پڑھتے۔ پھر رات کو وہیں صبح تک قیام کرتے (اس کا  
مطلب یہ ہے کہ صبح کو گھر آتے)

### باب ۱۳۱ شام کو گھر میں آنا

(از موسیٰ بن اسماعیل از ہمام از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ)  
حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے  
گھروالوں میں رات کے وقت تشریف نہ لاتے (سفر سے) یا صبح کو  
آتے یا شام کو (دوپہر کے بعد مغرب سے پہلے)

## باب ۱۲۹ ۱۱ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ إِذَا بَلَغَ الْبُدَيْنَةَ

۱۶۸۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ مُخَابِبٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا

## باب ۱۳۰ ۱۱ مَنْ أَسْرَعَ نَاقَتَهُ إِذَا بَلَغَ الْبُدَيْنَةَ

۱۶۸۷- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَسَدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْدَمَ مِنْ سَفَرٍ فَأَبْصَرَ دَرَجَاتِ  
الْبُدَيْنَةِ أَوْضَعَ نَاقَتَهُ وَإِنْ كَانَتْ دَافِقَةً حَوَّكَهَا  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ زَادَ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ  
حَوَّكَهَا مِنْ جِهَتَا

۱۶۸۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ  
حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَدَّ رَأَيْتُ تَابِعَهُ الْحَارِثُ  
ابْنَ عُمَيْرٍ

کی طرح حارث بن عمیر نے بھی روایت کیا۔

## باب ۱۳۱ ۱۱ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَ أَتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا

۱۶۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
يَقُولُ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَبَيْنَا كُنَّا مِنَ الْأَنْصَارِ  
إِذَا أَحْجُوا فَحَاجُّوا الْمَيْدَ خَلَوْا مِنْ قِيلٍ بَوَابِ

## باب ۱۳۲ ۱۱ جَبَّ آدَمِي أَهْلُهُ شَهْرٌ مِثْلَ كُوْغَمٍ مِثْلَ نَهْ جَائِ

(از مسلم بن ابراہیم از شعبہ از محارب) جابرہ فرماتے ہیں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم (سفر سے) رات کو اپنے گھر میں آنے سے منع فرمایا۔

## باب ۱۳۳ ۱۱ جَبَّ مَدِينَةُ طَيْبَةَ كَقَرِيبٍ مِنْ سَوَارِي كَوْتِزِ كَرِي

(از سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر از حمید) حضرت انس فرماتے  
تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے لوٹ کر آتے تو مدینہ کی  
چڑھائیاں دیکھتے (یعنی بلند راستے) اور اپنی اونٹنی کو تیز چلاتے۔  
اگر کوئی دوسرا جانور ہوتا (اونٹنی کے سوا یعنی گھوڑا وغیرہ) تو ایڑ لگاتے۔  
امام بخاری رحمہ کہتے ہیں۔ حارث بن عمیر نے حمید سے اس حدیث  
میں اتنا اضافہ کیا۔ حَوَّكَهَا مِنْ جِهَتَا (ایڑ لگاتے مدینہ کی  
محبت سے)

(از قتیبہ از اسمعیل از محمد) انس رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث مروی ہے  
اس میں درجات (چڑھائیاں) کی بجائے جَدَّات (دیواریں) ہے (یعنی  
آپ مدینہ پہنچ کر اس کے در و دیوار دیکھتے) اس حدیث کو اسمعیل

## باب ۱۳۴ ۱۱ اللَّهُ تَعَالَى كَأَرْشَادِهِ وَأَتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا

(از ابوالولید از شعبہ از ابواسحاق) حضرت برابر فرماتے  
ہیں یہ آیت مندرجہ بالا ہم انصار کے متعلق اتری۔ وہ جب حج  
کر کے آتے، تو گھروں میں دروازوں سے داخل نہ ہوتے بلکہ  
گھروں کی پشت کی جانب سے ایک انصاری دروازے کی

لے حدیث میں درجات ہے یعنی بلند راستے بعضی روایتوں میں درجات ہے یعنی مدینہ طیبہ کی دیواریں

بَيِّنْتُمْ وَلَكِنْ مِنْ ظُهُورِهَا فَيَأْخُذُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْفُسِ  
فَيَدْخُلُ مِنْ قِبَلِ بَابِهِ فَيَكْفُتُهُ عَيْرُ بَيْدَلِكَ فَذَلِكَ  
وَلَيْسَ الْبُيُوتُ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَ  
لَكِنَّ الْبُيُوتَ مِنَ النَّفْسِ وَأَتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَوْبَانِهَا

تو یہ ہے کہ گناہ سے بچو۔ اور گھروں میں دروازوں سے داخل ہوؤ

### بَابُ السَّفَرِ وَطَعَةِ الْعَذَابِ

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ السَّفَرُ طَعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ  
طَعَلَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ فَإِذَا أَقْبَضَ نَفْسَهُ  
فَلْيُعْجِلْ إِلَى أَهْلِهِ

### بَابُ السَّافِرِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَتَعَجَّلَ إِلَى أَهْلِهِ

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
بَطْنِ مَكَّةَ فَلَمَّا عَنْ مَكَّةَ بَنَتْ إِلَى عَبْدِ شَدِّ  
وَجِيعَ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى كَانَ كَعْدُ غُرُوبِ الشَّفَقِ  
نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ  
قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا

جانب سے داخل ہوا۔ اسے بڑی عار اور شرم دلائی گئی۔ اس وقت  
یہ آیت نازل ہوئی۔ لَيْسَ الْبُيُوتُ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا  
وَلَكِنَّ الْبُيُوتَ مِنَ النَّفْسِ وَأَتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَوْبَانِهَا (یہ کوئی نیکی  
یا کارِ ثواب نہیں کہ گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ کارِ ثواب

### بَابُ سَفَرِ بَعْضِ الْقِسْمِ كَالْعَذَابِ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از سعید بن مسلمہ از ابو ہریرہ)  
کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفر ایک قسم کا عذاب  
ہے۔ آدمی کو کھانا، پینا، سونا (ٹھیک) نہیں ملتا۔ جب کوئی  
شخص مقصد سفر حاصل کر لے تو گھر لوٹنے میں تعجل کرے

### بَابُ سَفَرِ بَعْضِ الْقِسْمِ كَالْعَذَابِ

کہتا ہے کہ سفر ایک قسم کا عذاب ہے۔ آدمی کو کھانا، پینا، سونا (ٹھیک) نہیں ملتا۔ جب کوئی  
شخص مقصد سفر حاصل کر لے تو گھر لوٹنے میں تعجل کرے  
(از سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر از زید بن اسلم) ان کے  
والد اسلم فرماتے ہیں۔ میں حضرت عبداللہ کے ساتھ مکہ کے راستے  
میں ہمسفر تھا۔ انہیں صفیہ بنت ابی عبید کی سخت بیماری کی خبر  
پہنچی، وہ بہت تیز سفر طے کر رہے تھے۔ جب شفق غروب ہو گئی  
تو سواری سے اترے اور نماز مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھا۔ پھر فرمایا  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو بھی جب سفر  
میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب کی نماز میں تاخیر کرتے اور دونوں  
نمازیں (مغرب و عشاء) ملا کر پڑھتے

۱۔ اس کا نام قطیف تھا عامر کا بیٹا انصاری ہے ابن خزیمہ اور حاکم کی روایت میں اس کی صراحت ہے بعضوں نے کہا اس کا نام رفاع بن ثابت تھا ۱۲۔ اس نے  
۱۳۔ ابن میر نے کہا اس باب کو لکھ کر امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ گھر میں رہنا مجاہدہ سے افضل ہے حافظ نے کہا اس پر اعتراض ہے اور شاید امام بخاری کا مقصد  
یہ ہو کہ حج اور عمرے سے فارغ ہو کر آدمی اپنے گھر روانہ ہونے میں جلدی کرے ۱۲۔ ابن عبدالبر نے کہا بعضی منعیف روایتوں میں اتنا زیادہ ہے کہ اپنے گھر  
والوں کے لئے کچھ نہ لیتا آئے اگر کچھ نہ لے تو ایک پتھر ہی بھی جتنا کہ اپنے گھر اور یہ زیادت منکر ہے ۱۲۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

## أَبْوَابُ الْمُحْصِرِ

بَاب ۳۱۱ الْمُحْصِرُ وَجَزَائِهِ

النَّصِيدُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَإِذَا لُصِقْتُمْ

فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا

تَخْلُقُوا دُرُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ

فَحْلَهُ وَقَالَ عَطَاءُ الْإِحْصَارُ مِمَّنْ

مُكِلَ شَيْءٍ يُحْصِلُهُ

بَاب محرم کے روکے جانے اور شکار

کا بدلہ دینے کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اگر تم

روکے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو سکے وہ کرو۔ اپنا سر

اس وقت تک نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے

نہ پہنچ جائے (یعنی جب تک خرباز ذبح نہ ہو جائے سر نہ

منڈاؤ۔ دوسرے لفظوں میں احرام نہ کھولو) عطاء

ابن ابی رباح کہتے ہیں ہر وہ چیز جو روک پیدا کرے احصار کے حکم میں داخل ہے۔ اور اس وقت آیت

مندرجہ بالا کی دفعہ لاگو ہوگی

بَاب ۳۱۲ إِذَا أُحْصِرَ الْمُحْصِرُ

۱۶۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا جَبَنَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفَتْنَةِ

قَالَ إِنَّ صِدْقًا عَنِ الْبَيْتِ صَنَعَتْ كَمَا

صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَأَهْلَ بَعْمُرَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلَ بَعْمُرَةَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ

۱۶۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

أَعْمَاءُ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ تَائِفٍ أَنَّ عُبَيْدَ

ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَمَسْلَمَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاكَ

أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

بَاب عمرہ کرنے والا اگر روکا جائے

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از تائف) عبد اللہ بن عمرؓ

(حجاج کے زمانہ میں) فتنہ و فساد کے دنوں میں مکہ کی طرف بغرض

عمرہ روانہ ہوئے۔ تو فرمایا اگر میں بیت اللہ میں داخلہ سے روکا جاؤ لگا

تو ویسے ہی کروں گا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے

ساتھ ہم صحابہ نے کیا تھا۔ چنانچہ حضرت ابن عمرؓ نے یونہی کیا عمر

کا احرام باندھا۔ اس سبب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

سلم نے بھی حدیبیہ میں روکے جانے کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

(از عبد اللہ بن محمد بن اسماء از جویریہ) عبد اللہ بن محمدؓ

اور سالم بن عبد اللہؓ دونوں حضرات نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ

رضی اللہ عنہما سے اس زمانہ میں گفتگو کی جب عبد اللہ بن زبیر

رضی اللہ عنہ پر حجاج کا لشکر آیا۔ دونوں نے عرض کیا اگر آپ

۱۔ اس کو عبد بن حمید نے مسل کیا بیضہ نسخ میں یہاں اتنی عبارت لیا وہ ہے قال ابو عبد اللہ حضور الا یا قی النساء یعنی سورہ آل عمران میں جو حضرت یحییٰ علیہ السلام

کے حق میں حضور کا لفظ آیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ عورتوں کی طرف اس کا خیال نہ ہوگا اور چونکہ حضور اور اوصیاء کا مادہ ایک ہی ہے اس لئے امام بخاری نے حضور

کی تفسیر یہاں بیان کر دی ہے یہ تفسیر طبری نے سعید بن جبیر اور عطاء اور مجاہد سے نقل کی ۱۲ منہ



لَيَالِي تَزَلُ الْجَبَشُ بِأَبْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَا يَضُرُّكَ  
 أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ وَأَنَا خَافُ أَنْ يُجَالَسَ بَيْنَكَ وَ  
 بَيْنَ الْبَيْتِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كَقَادُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَفَخَرَّ  
 الْقَيْسُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ  
 أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَجَبْتُ الْعُمْرَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
 أَنْطَلِقُ فَإِنْ خُلِيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ  
 جُلَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ الْقَيْسُ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَأَهْلًا بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي  
 الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا نَمَانُهُمَا  
 وَاحِدٌ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَجَبْتُ حَجَّتَهُمَا عُمَرُ  
 فَلَمْ يَجُلْ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَهْلًا وَكَانَ  
 يَقُولُ لَا يَجُلُ حَتَّى يَطُوقَ طَوَافًا وَاحِدًا يَوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ

اس سال حج نہ کریں تو کوئی ضرر نہیں۔ ہم ڈرتے ہیں کہیں آپ بیت اللہ  
 میں داخلہ سے روک نہ دیئے جائیں۔ انہوں نے کہا۔ ہم آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ کفار قریش نے  
 آپ کو بیت اللہ میں داخلہ سے روکا۔ آخر کار آپ نے اپنی قربانی کا  
 نحر کیا۔ اور سر منڈا ڈالا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا میں تمہیں  
 گواہ بنانا ہوں۔ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا۔ اگر خدا کو منظور  
 ہے تو میں جاتا ہوں۔ اگر میرے اور کعبے کے درمیان کوئی چیز مائل ہوئی  
 تو طواف کر لوں گا۔ اگر روکا گیا تو میں بھی وہی کچھ کروں گا جو حضرت  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا جب میں آپ کے ساتھ تھلا لاوی  
 کہتے ہیں، آخر حضرت ابن عمرؓ نے ذوالحلیفہ سے عمرے کا حرام بانہا  
 مقصوری دیر چلے پھر فرمایا حج و عمرہ دونوں کی حالت ایک ہے میں تمہیں  
 گواہ بنانا ہوں میں نے اپنی ذات پر عمرے کے ساتھ حج کو بھی واجب لائے  
 کر لیا ہے۔ چنانچہ ان کا حرام دسویں تاریخ ہی کھلا اس سے قبل نہیں  
 وہ قربانی لے گئے تھے۔ وہ فرماتے تھے۔ مکہ میں جا کر ایک طواف (یعنی طواف النبیارۃ) کے بغیر احرام نہیں کھل سکتا

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
 جُوَيْرِيَةُ عَنْ قَافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
 لَهُ لَوَاقِنْتُ بِهِذَا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از قافع) حضرت عبداللہ بن عمرؓ  
 کے کسی بیٹے نے ان سے عرض کیا۔ کاش آپ اس سال ٹھہر جاتے،  
 (تو ہتر جوتا) پھر منار جبہ بالا حدیث روایت کی۔

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
 زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
 أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُمَا قَدْ أَحْبَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 وَسَلَّمَ حَلْقَ رَأْسِهِ وَحَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ  
 حَتَّى أَغْمَرَ عَامًا مَلَا بَلَدًا۔

(از محمد از یحییٰ بن صالح از معاویہ بن سلام از یحییٰ بن ابی کثیر  
 از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم (سالِ حدیبیہ کے موقع پر مکہ جانے سے) روکے گئے۔ آپ نے اپنے  
 مقامِ حدیبیہ میں سر مبارک منڈا لیا۔ مباشرت کی۔ قربانی  
 ذبح کی۔ پھر آئندہ سال (دوسرا) عمرہ کیا

سہ یعنی احصا کی صورت میں دونوں کا حکم کیا ہے۔ تاہم مکہ میں قربانی بھیج دے وہ یومِ نحر کو اس کی طرف سے ذبح کی جائے اور ماہِ ذی الحجہ میں قربانی کیلئے سر منڈانے یا بال  
 کیلئے بال حصار کا ہے ذبح کی وجہ سے ہوا مرض کی وجہ سے خفیہ طور پر قول ہے اور ماہِ شوال اور ماہِ مالک ورامہ احمد کے نزدیک حصار ورف و دش سے ہوگا اور مبارک احرام کا نام ہوگا  
 اگرچہ کا موسم گذر جائے تو عمرہ کر کے احرام کھول دے اس کا مطلب نہیں ہے کہ آپ نے حج عمرہ کی قضا کی بلکہ آپ نے سالِ آئندہ نیا عمرہ کیا اور تعینوں نے کہا کہ  
 احصار کی حالت میں اس حج یا عمرہ کی قضا واجب ہے اور آپ کا عمرہ بھی عمرہ کی قضا کا تھا۔ ۱۲ من

## باب ۱۱۱ الإحصاء في الحج

۱۶۹۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ حَبَسَ حَدَّكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ حُلٍّ شَيْءٍ حَتَّى يَخْرُجَ عَامًا قَابِلًا فِيهِ هَدْيٌ أَوْ يَصُومُوا ثُمَّ يَحْدُ هَدْيًا وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ كُفُّوا

## باب ۱۱۲ التَّحْرِيقُ فِي الْحَضَرِ

۱۶۹۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُسَوِّدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْرَقِيلَ أَنْ يَخْلُقَ وَأَمَرَ أُمَّ حَبَابَةَ بِذَلِكَ.

۱۶۹۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَدْرٍ شَيْخَانُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَعْمَرِيِّ قَالَ وَحَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ وَسَالِمًا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُمْ فَتَالُ كُفَّارُ قُرَيْشٍ وَنَ الْبَيْتِ فَخَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْنَهُ وَحَلَّقَ رَأْسَهُ.

## باب ۱۱۳ مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى

التَّحَصُّرِ يَدَلُّ وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ شَيْبٍ

## باب ۱۱۴ حج سے روکے جانے کا بیان

(از احمد بن محمد از عبد اللہ از یونس از زہری) سالمؓ کہتے ہیں حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے اگر کوئی شخص حج سے روک دیا جائے تو کیا اسے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافی نہیں؟ (آپ کی سنت پر عمل کرے) آپؐ نے (جنگے گئے) تو بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ پھر ہر حلال چیز ان پر حلال ہو گئی (احرام والا پرہیز نہ رہا) دوسرے سال حج کرے۔ (جسے روکا جائے) اور قربانی دے۔ اگر قربانی کی توفیق نہ ہو تو بولے رکھے۔ یہ حدیث عبد اللہ بن مبارک کوالہ معمرؓ زہریؓ، سالمؓ ابن عمرؓ اسی طرح روایت کی گئی

باب ۱۱۵ جب آدمی روکا جائے تو پہلے قربانی نحر کی پھر منڈائے۔ (از محمود از عبد الرزاق از معمر از زہری از عروہ) مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جس سال عمرے سے روک دیئے گئے) پہلے قربانی ذبح کی۔ پھر سر منڈایا۔ صحابہؓ کرام کو بھی اسی طرح اسی ترتیب کا حکم دیا۔

(از محمد بن عبد الرحیم از ابو بدر شجاع بن ولید از عمرو بن محمد عمری) نافع کہتے ہیں کہ عبد اللہ اور سالمؓ نے اپنے والد عبد اللہ بن عمرؓ سے عرض کیا کہ اس سال حج کو نہ جائیے، ابن عمرؓ نے جواباً فرمایا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے تھے، عمرہ کی نیت سے۔ کفار قریش نے ہمیں بیت اللہ جانے سے روک دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹوں کو نحر کر دیا۔ اور اپنا سر منڈا دیا۔

## باب ۱۱۶ اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے محصر یعنی

روکے ہوئے شخص پر قصا لازم نہیں۔ روح نے کوالہ

لہ ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حصار ہوا تھا وہ صفر سے تھا لیکن علماء نے حج کا بھی عمرے پر قیاس کر لیا ہے اور ابن عمرؓ کا بھی مطلب یہی ہے کہ آپؐ نے صفا و مروہ سے احصار کی صورت میں عمل کیا۔ تم حج سے احصار چھوٹے میں بھی اسی پر صلواۃ ہے۔

عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي اللَّهِ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَ  
عَلِيٍّ مَنْ تَقَصَّ حَجَّهٖ يَأْتِيكَ ذِكْرًا  
مَنْ حَبَسَهُ عَذْرًا أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ فَإِنَّهُ  
يُحِلُّ وَلَا يُرْجِعُ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ هَذَا  
وَهُوَ مُحْصَرٌ فَتَحْرُجُ إِنْ كَانَ لَا يَسْتَطِيعُ  
أَنْ يَبْعَثَ وَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَبْعَثَ  
بِهِ لَمْ يُحِلَّ حَتَّى يَبْعَثَ الْهَدْيَ فَيَحِلُّ وَ  
قَالَ تَالِكٌ وَغَيْرُهُ لَا يَتَحَرَّوْنَ وَلَا يَحِلُّ  
فِي أَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ لَاحِظٌ  
الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ  
بِالْحُدُودِ فَتَحْرُجُوا وَحَلَقُوا وَحَلَّوْا مِنْ  
كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَقَبْلَ أَنْ يَصِلَ  
الْهَدْيُ إِلَى الْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَدْرُ كَوْنُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَقْضُوا  
شَيْئًا وَلَا يَعُودُوا لَهُ وَالْحُدُودُ خَارِجٌ

مِنْ الْحُجْرِ

۱۶۹۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَنْ تَافِيعَ أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
خِزْنٌ تَخْرُجُ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ إِنْ صَلَدَتْ  
عَنِ الْبَيْتِ مَسَعْنَا كَمَا مَسَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْلُ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَهْلِ آلِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلُ بَعْضَةِ عَامِ الْحَنْبِيَّةِ  
ثُمَّ إِنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ مَا أَكْرَهَا

شئ، ابن ابی نجم، مجاہد، ابن عباسؓ روایت کی کہ قضا  
اس پر لازم ہے، جو عورت سے صحبت کر کے اپنا حج  
توڑے۔ لیکن جب کوئی عذر ہو جائے یا کوئی چیز تابع ہو تو وہ  
احرام کھول ڈالے اور قضا نہ کرے۔ اگر اس کے ساتھ قربانی ہو  
اور اسے حرم میں نہ بھیج سکے تو وہیں بخریا ذبح کرے۔ اگر حرم  
میں بھیج سکتا ہے تو جب تک قربانی وہاں تک نہ پہنچ جائے  
وہ احرام نہیں کھول سکتا۔

امام مالکؒ وغیرہ فرماتے ہیں محصر ہو جانے کی  
صورت میں جہاں چاہے قربانی نحر کر دے اور سر منڈا  
ڈالے، اس پر قضا لازم نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اور صحابہ کرامؓ نے حدیبیہ میں نحر کیا۔  
اور طواف کرنے اور قربانی کے بیت اللہ کو پہنچنے سے قبل  
وہیں سر منڈایا اور احرام کھول دیا۔ پھر آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی جانب سے یہ ذکر نہیں ہوا کہ آپ نے کسی  
کو قضا کا حکم دیا ہو یا اعادہ کا۔ اور کیفیت یہ ہے، کہ  
حدیبیہ حرم کی حد سے باہر ہے۔

(اذا سئل از مالک) نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن  
عمر رضی اللہ عنہما جب (حجاج کے زمانے میں) عمرہ کی نیت سے مکے  
کی طرف روانہ ہوئے اور ان دنوں فتنہ و فساد کی حالت پیدا ہو چکی تھی  
تو انہوں نے فرمایا۔ اگر ہم بیت اللہ جانے سے روکے گئے تو ہم دیے  
ہی کریں گے جیسے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر لیا تھا۔  
حضرت ابن عمرؓ نے پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا اس وجہ سے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے سال صرف عمرہ کا احرام باندھا  
تھا۔ پھر انہوں نے غور فرمایا، تو اس نتیجے پر پہنچے کہ حج



اٰخِرُ قَالَ فَيَنْزِلُ هَذِهِ الْاَيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا اَوْ يَهْدِي مِنْ رَاسِهِ اِلَى اٰخِرِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَتَصَدَّقَ بِفَرَقِ بَيْنِ سِتَّةٍ اَوْ اَسْأَلَ بِمَا قَبِلَ

### باب ۱۱۲۱ اِلْطَاعُ مَا فِي الْفِدْيَةِ نَصْفُ صَاعٍ

۱۷۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ جَعْفَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَنْ الْفِدْيَةِ فَقَالَ نَزَلَتْ فِي خَاتَمَةٍ وَهِيَ وَكَلَمٌ عَامَّةٌ جُعِلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَلْبُ بَيْنَا ثَرْعَةً وَجْهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى الْوَجْعَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى أَوْ مَا كُنْتُ أَرَى الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى نَحْدُ شَاخٍ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ فَهُمْ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعَمُ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مَسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ نِصْفُ صَاعٍ فِي مَسْكِينٍ كَمَا نَاكَلَا لَمْ يَكُنْ

### باب ۱۱۲۲ اَلشَّكُّ شَاةٌ

۱۷۲۲- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا دُرُومٌ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي كَيْلَانَ عَنْ كَعْبِ بْنِ جَعْفَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ وَآفَهُ يَسْتَقْطِطُ وَجْهَهُ فَقَالَ اِيُوْذِيَاكَ هُوَ امَّاكَ قَالَ كَعْبٌ فَاَمَرَكَ اَنْ تَحْلِقَ وَهُوَ بِأَحْدِثِ بَيْتَةٍ وَكَمْ يَتَبَيَّنُ لَهُمْ اَنَّهُمْ يَحْلِقُونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ اَنْ يَكُونُوا مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ الْفِدْيَةَ فَاَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا اَوْ يَهْدِي مِنْ رَاسِهِ اِلَى اٰخِرِهَا. پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو تین دن کے روزے رکھ یا ایک فرتق (تین صاع) اناج چھ مسکینوں میں خیرات کرے۔ یا جو میسر ہو قسربانی کر۔

### باب ۱۱۲۳ فِدْيَةُ يَوْمٍ يَوْمًا صَاعًا طَعَامًا

(از ابو الولید از شعبہ از عبد الرحمن بن اصہبہانی) عبد اللہ بن معقل نے کہا میں کعب بن جعفر کے پاس بیٹھا میں نے ان کو چھ قرآن میں فدیہ لفظ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا یہ آیت خاصہ پر میرے واقعے پر نازل ہوئی مگر اس کا حکم تم سب کے لئے عام ہے۔ بات یہ ہوئی کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا کر لائے۔ اور جو میں میرے منہ پر جھڑی تھیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں تجھے اتنا بیمار نہیں سمجھتا تھا جیسے دیکھ رہا ہوں، یا تیری تکلیف جیسے دیکھ رہا ہوں مجھے معلوم نہ تھی۔ کیا بکری تجھے مل سکے گی؟ میں نے کہا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا اچھا تین روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو بحساب

### باب ۱۱۲۴ لُكَّ سَعْدٌ سَعْدٌ

(از اسحاق از روح از شبل از ابن ابی نجیح از مجاہد از عبد الرحمن ابن ابی لیلی) کعب بن عجرہ فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا۔ ان کے چہرہ پر جوئیں ہی جوئیں جھڑی تھیں۔ آپ نے فرمایا کیا ان جوؤں سے تجھے تکلیف ہے؟ کعب نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا سر منڈا دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مدینہ میں قیام فرماتے تھے۔ ابھی تک لوگوں پر یہ بات واضح نہ ہوئی تھی کہ وہ وہیں رہ جائیں گے۔ انہیں مکہ جانے کی امید تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے فدیہ کی آیت اتاری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب کو یہ حکم فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ قَرَقَابَيْنِ سِتَّةَ أَوْ هَدًى  
شَاةً أَوْ نَمْرَ ثَلَاثَةَ أَكْيَامٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ  
حَدَّثَنَا وَثْقَاءُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْجَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى  
وَقِيلَ لَهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ مِثْلُهُ -

### بَاب ۱۴۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فَلَا رَفَثَ

۱۴۰۴ - حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي خَرِبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرُفْ وَلَمْ يَفْسُقْ  
رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ -

### بَاب ۱۴۴ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

وَلَا فُسُوقٌ وَلَا جِدَالٌ فِي الْحَجِّ

۱۴۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ  
هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرُفْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کہ ایک فرق (تین صاع) اناج چھ فقیروں کو دے دے، یا ایک بکری  
قربانی کرے یا تین دن روزے رکھے۔

محمد بن یوسف نے بحوالہ ورقاء، ابن ابی نجیح، مجاہد،  
عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم روایت کیا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس حال میں دیکھا کہ ان کے چہرہ پر جوئیں  
گر رہی تھیں۔ پھر یہی حدیث بیان کی آخر تک۔

### بَاب ۱۴۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فَلَا رَفَثَ

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از منصور از ابو حازم) ابو ہریرہ رضی  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے بیت اللہ  
کا حج کیا اور شہوت کی بات منہ سے نہ نکالی، نہ گناہ کیا۔ تو وہ ایسا  
پاک و صاف ہو کر واپس گھر گیا جیسے پیدائش کے دن ماں  
کے پیٹ سے بیٹہ

### بَاب ۱۴۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا فُسُوقٌ وَلَا جِدَالٌ

فِي الْحَجِّ - (حج میں گناہ اور جھگڑا نہ کرنا چاہیئے)

(از محمد بن یوسف از سفیان از منصور از ابو حازم از ابو ہریرہ رضی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بیت اللہ کا حج اہل شان  
سے کیا کہ فحش و شہوت کی بات منہ سے نہ نکالی۔ گناہ نہ کیا وہ ایسا  
پاک ہو کر گھر لوٹا، جیسے اس دن جس دن اسے اس کی ماں نے جنم دیا۔  
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَنَحْوِهِ

### بَاب ۱۴۷ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ

الَّتِي كَفَرَتْ (المائدہ) احرام کی حالت میں شکار نہ کرو

### بَاب ۱۴۸ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا

تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ

لہ قرآن میں رفث کا لفظ ہے رفث کہتے ہیں جماع کو یا جماع کے متعلق شہوت انگیز باتیں کرنے کو اور فحش کلام کو ۱۲ منہ ۱۳ بظاہر یہ نکلتا ہے کہ ایسا حاجی ہوتا  
گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے صغائر میں یا کبیرا دیکھئے اہل علم کا یہی قول ہے ۱۲ منہ ۱۳ باب کی حدیث میں جگہ ہے کہ اگر نہیں ہے اس لئے امام بخاری نے آیت پر لکھا  
کیا ۱۲ منہ ۱۳ اس باب میں امام بخاری نے صرف آیت پر اتفاق کیا اور کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ شاید ان کو ایسی شرط کے موافق کوئی حدیث (باقی صفحہ آئندہ)

مِنْكُمْ مُنْعِدًا لِّجَزَائِهِمْ مِمَّا قَتَلُوا

مِنَ النَّعْوِ بِكُمْ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ

هَدْيًا بِالْعَمَلِ الْكُفْبَةِ أَوْ قَتَادَةَ طَعَامٍ

مَسَاكِينٍ أَوْ عَدْلٍ ذَلِكِ صَيَاكَا لِيَدُونَ

وَبَالَ أَمْرٍ عَفَا اللَّهُ عَنْمَا سَلَفَ وَصَنُ

عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ

ذُو انْتِقَامٍ رُّحْلُكُمْ صَيْدُ الْبُحَيْرِ وَ

طَعَامُهُ مَتَاعُكُمْ وَلِلشَّيْءِ ذَوِّهِمْ

عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَ

اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ

**بَابُ ۱۱۷** إِذَا صَادَ الْخِلَالُ

فَأُفِدَ بِالْبُحْرِ لِقَيْدِ الْكَلْبِ وَكَتَبَ رَأْسُ الْبُحْرِ

وَأَسَى بِالْبُحْرِ بِأَسَا وَهُوَ غَيْرُ الْبُحْرِ

فُحْوُ الْبُحْرِ وَالْبُحْرِ وَالْبُحْرِ وَالْبُحْرِ

وَالْبُحْرِ يُقَالُ عَدْلٌ ذَلِكِ مِثْلُ قِيَادَا

كَيْسَرٍ عَدْلٌ فَهُوَ زَيْنَةُ ذَلِكِ قِيَامًا

قِيَامًا يُعِيدُونَ يُجْعَلُونَ عَدْلًا

جو شخص عذر ایسا کرے تو جیسا جانور مارے ویسا ہی جائز

ہدیی میں ہے۔ اس کا فیصلہ تم میں دو عادل آدمی کریں

کہ قرآن کے لئے کعبہ میں پہنچا دیا جائے۔ اس کا کفارہ گناہ

کا اتار، فقیروں کو کھانا کھلانا ہے یا اتنے روزے رکھے مگر

اپنے کام کا وبال بھگتے۔ اب تک جو بڑا سنی ہوا، اللہ نے

معاف کیا۔ آئندہ اعادہ گناہ پر اللہ انتقام لے گا۔ اللہ تعالیٰ

اونٹن تقسیم ہے۔ البتہ بحالت احرام دریائی شکار اور اس کا

کھانا تمہارے اور دوسرے مسافروں کے فائدہ کے لئے حلال

ہے۔ جنگلی شکار بحالت احرام حرام ہے۔ اور ڈرتے ہو

اس خدا سے جس کے پاس تمہارا حشر ہو گا۔

**باب** اگر کوئی بے احرام شکار کرے اور

احرام والے کو تحفہ بھیجے تو وہ کھا سکتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت

انس کے نزدیک شکار کے جانوروں کے علاوہ مثلاً

اونٹ، بکری، گائے، مرغی گھوڑا ذبح کرنے کی محرم کو

اجازت ہے۔

قرآن میں عدل کا معنی مثل ہے یعنی برابر۔ اگر

عین کسور جو یعنی عدل تو اس کے معنی ہم وزن۔ قیام کا معنی گزاردہ۔ لید لون کے معنی ہیں۔ وہ

برابر کرتے ہیں۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا

هَشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ

(از معاذ بن فضال از ہشام از یحیی) عبد اللہ بن ابوقتادہ کہتے

ہیں۔ میرے والد ابوقتادہ حدیبیہ کے سال گئے۔ وہ محرم نہیں تھے

(بقیہ صفحہ ۸۲۸) اس باب میں نہیں لی۔ ابن بطال نے کہا اس پر اکثر علماء کا اتفاق ہے کہ اگر محرم شکار کے جانور کو عدل یا سہواً قتل کرے ہر حال میں اس پر بدلہ واجب ہے

اور ان ظاہر سے سہواً قتل کرنے میں بدلہ واجب نہیں رکھا اور حسن اور محارب سے اس کے برعکس منقول ہے۔ اسی طرح اکثر علماء نے یہ کہا ہے کہ اس کو اختیار ہے چاہے کفارہ دے

چاہے بدلہ دے تو کسی نے کہا اگر بدلہ نہ دے تو کھانا کھلائے اگر بھی نہ ہو سکے تو روزے رکھے ۱۲ منہ (خواجہ صفحہ ۸۲۸) ۱۲ منہ عباس رضی اللہ عنہما کے اثر کو عبد الرزاق نے اور ابن ماجہ

اثر کو ابن ابی شیبہ نے اصل کیا ۱۲ منہ ۱۷۰۶ حالہ کہ قیاماً للناس کی تفسیر کو اس باب سے کوئی تعلق نہیں مگر جو حکم یہ آیت اس آیت کے بعد واقع تھی اور اس میں بھی کہیے اور شہر حرام

اور قتل کا ذکر ہے اس مناسبت سے قیاماً للناس کی تفسیر کر دی مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہیے کو غلہ آدمیوں کا گناہ بنایا یعنی دال کے مجاز اور رہنے والے کہیے کی بدلت

مال بھر کی روٹی پیدا کر لیتے ہیں اگر کعبہ نہ ہوتا تو کعبہ مطہر کے سے ویران اور غرابا و ملک میں کوئی بھی نہ جاتا ۱۲ منہ





وَحَسْبُ فَعْبَلْ بَعْضَهُمْ يَصْعَكَ إِلَى بَعْضٍ فَظَنَّتْ قَرَأَتْ  
فَحَمَلَتْ عَلَيْهِ الْفَرَسَ وَطَعَتْهُ فَأَثْبَتَتْهُ فَاسْتَعْنَتْهُمْ  
فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَحْمَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ كَحَفْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَشِينَا أَنْ نَقْطِعَ أَرْقَمَ قَبِيضٍ  
شَاؤَ أَوْ أَسِيرُ عَلَيْهِ شَاؤَ أَفَلَقَيْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَفَّارٍ  
فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ إِنْ تَرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرَكْتَهُ يَبْعَثُ مِنْهُ وَهُوَ قَائِلُ السَّقْيَا لَقِيتُ  
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَصْحَابَكَ أَرْسَلُوا أَيْقُرَّوْنَ عَلَيْكَ  
السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ وَأَنْتُمْ قَدْ خَشَوْنَا أَنْ  
يَقْطِعَ هُمُ الْعُدُوْ دُونَكَ فَأَنْظِرْهُمْ فَعَمَلْتُ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَضْدَكَا حِمَارًا وَحَسْبُ وَإِنْ عِنْدَنَا  
فَاضِلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَهْجَأُ  
كُلُّهُمْ مُجْرِمُونَ -

### بَابُ ۱۱ لَا يُعَيِّنُ الْمُحْرِمُ الْفَلَاحَ فِي قَتْلِ الْقَبِيضِ

۱۷۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ تَأْوِيلُ  
مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ سَمِعَهُ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ مِمَّنِ  
الْمَدَائِنَةِ عَلَى ثَلَاثِ حِمَارٍ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي  
قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ وَمِمَّنَا الْمُحْرِمُ وَمِمَّنَا عَلِيُّ الْمُحْرِمُ قَرَأَتْ

ادھر ادھر دیکھا تو گور خر دیکھا۔ میں نے اس پر گھوڑا لگایا۔ اور اسے نیزہ مار  
کر ٹھہرا لیا۔ میں نے ساتھیوں سے مدد چاہی مگر انہوں نے مدد دینے سے انکار  
کر دیا۔ بہر حال ہم سب نے اس کا گوشت کھایا۔ پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
سلم سے مل گیا۔ ہمیں اندیشہ ہو گیا تھا کہ ہمیں ہم آپ سے بھیجے نہ رہ جائیں۔  
میں اپنا گھوڑا کبھی نیزہ لگا کر کبھی آہستہ۔ آخر آدمی رات کے وقت مجھے قبیلہ بنی عفار  
کا ایک شخص ملا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
کہاں الگ ہوئے؟ اس نے کہا میں نے آپ کو مقام نعمین پر آخری بار دیکھا۔  
آپ وہاں پر کی نیند مقام سقیا میں کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ میں وہاں آپ سے  
جاملہ۔ اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے صحابے میرے ذبیحہ آپ کو سلام  
بھیج رہے۔ انہیں اندیشہ ہے کہ میں دشمن ان کے اور آپ کے درمیان راستہ میں حائل  
نہ ہو جائے۔ آپ ان کا انتظار کیجئے۔ آپ نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں نے عرض کیا  
یا رسول اللہ! ہم نے ایک گور خر کا شکار کیا۔ اس کا کچھ بچا ہوا گوشت میرے پاس  
ہے۔ آپ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کھاؤ۔ حالانکہ وہ سب محرم (احرام  
باندھے ہوئے) تھے

### بَابُ ۱۲ اِحْرَامُ وَلَاغِيرِ مُحْرِمٍ كِ الشَّكَّارِ مَارِنِ فِي مَدَنِهِ كَرِي

(از عبد اللہ بن محمد از سفیان از صالح بن کیسان از ابو محمد از نافع یعنی ابو  
قتادہ کا غلام) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ قاحہ مقام میں تھے جو مدینہ سے تین منزل پر ہے۔ دوسری سند  
علی بن عبد اللہ، سفیان، صالح بن کیسان، ابو محمد، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ  
ہیں، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قاحہ مقام پر تھے۔ ہم  
میں بعض محرم تھے اور بعض غیر محرم۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ  
وہ ایک دوسرے کو کوئی چیز دکھا رہے ہیں۔ میں نے جو دیکھا تو گور خر تھا۔  
اس کے تعاقب میں گھوڑے پر سے کوڑا لگ گیا۔ ساتھیوں نے کہا۔ ہم تیری مدد

أَمْحَايَ يَكْرَهُونَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَحْمَرُ وَخَرَجُوا  
وَقَع سَوْطُهُ فَقَالُوا لَا تَعِينُكَ عَلَيْهِ يَسْتَأْذِنُ الْفُجْرَاءُ  
فَنَسَا وَلَهُ فَأَخَذَتْهُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْحَمَادَ مِنْ وَرَاءِ الْكُمَةِ  
فَنَحَرْتُهَ فَأَتَيْتُهُ بِهِ أَمْحَايَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ كَلُوا وَ  
قَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوا فَإَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ أَمَّا مَتَا فَنَسَا لَنَّهُ فَقَالَ كُلُّوهُ حَلَالٌ  
قَالَ لَنَا عَمْرُو أَوْ هَبُوا إِلَى صَارِكٍ فَسَلُّوهُ عَنْ هَذَا  
غَيْرِهِ وَقَدْ مَعَيْنَا هَهُنَا

**باب ۳۹** لَا يَشِيرُ السُّحْرُ  
إِلَى الْقَيْدِ لَكِنْ يَصْطَادُ الْخَلَالَ

۹-۱۷. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مُوَهَّبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوا مَعَهُ فَصَرَفَ  
طَائِفَةً مِنْهُمْ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ خُذْ وَاسَاحِلِ  
الْبَحْرَ حَتَّى تَلْتَقِيَ فَأَخَذَ وَاسَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا  
أَخْرَجُوا أَطْلُحَهُمْ إِلَّا أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ  
يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا أَحْمَرًا وَخَرَجَ فَمَسَكَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَيْهِ  
الْحِمْرَ فَعَقَرَهُ مِنْهَا أَنَا فَأَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا وَ  
قَالُوا إِنَّا كُلُّ لَحْمٍ صَيِّدٍ وَكُنْ مُحْرَمُونَ فَعَمَلْنَا مَا  
بَقِيَ مِنَ الْحِمْرِ الْإِثْنَانِ فَلَمَّا أَتَانَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَحْمَرًا وَ  
قَدْ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حِمْرًا وَخَرَجَ فَمَسَكَ

ہمیں کریں گے۔ ہم محرم ہیں۔ آخر میں نے خود اٹھایا۔ اور ایک ٹیلے  
کی آڑ سے گور خر پر آیا اور اسے زخمی کر کے اپنے ساتھیوں کے پاس لے آیا۔  
بعض کہنے لگے کھاؤ۔ اور بعض نے کہا نہ کھاؤ۔ میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ ہم سے آگے تشریف لے جا چکے تھے۔  
آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اسے کھاؤ حلال ہے

سفیان کہتے ہیں عمرو بن دینار نے ہم سے کہا صالح کے پاس  
جاؤ ان سے یہ حدیث اور دوسری حدیثیں پوچھو وہ یہاں ہمارے  
پاس آئے تھے

**باب** محرم غیر محرم کو شکار کرنے کی غرض سے  
شکار کی نشاندہی نہ کرے

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از عثمان ابن موہب از عبد اللہ  
ابن ابی قتادہ) ابو قتادہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج کر نیکی  
لئے روانہ ہوئے۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے ایک گروہ کو جس میں  
ابو قتادہ بھی تھے۔ دوسرے راستہ سے بھیجا ان سے فرمایا تم سمندر کے کنارے  
کا راستہ لو اور ہم سے آکر ملو۔ جب وہ لوٹ کر آئے تو سب احرام باندھ لیا۔  
ایک ابو قتادہ غیر محرم رہے۔ دورانِ رہ روی کئی گور خر نظر آئے۔ ابو قتادہ  
نے ان پر حملہ کیا۔ اور ایک مادیہ گور خر کو مار ڈالا۔ سب نے پڑاؤ ڈال دیا۔  
اور گوشت کھایا۔ اور کہنے لگے۔ ہم محرم ہوتے ہوئے شکار کا گوشت کھا  
رہے ہیں۔ بہر حال بچا ہوا گوشت ساتھ لے لیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ  
سلم کے پاس آئے تو آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم احرام باندھے ہوئے  
تھے لیکن ابو قتادہ محرم نہیں تھا۔ ہم نے کئی گور خر دیکھے ابو قتادہ نے ان  
پر حملہ کیا۔ اور ایک مادیہ ماری۔ پھر ہم اترے اور اس کا گوشت کھایا۔  
بعد ازاں ہمیں خیال آیا کہ ہم محرم ہیں اور شکار کا گوشت کھا رہے ہیں۔

لے اگر تیرا ہے تو امام ابو حنیفہ اور امام احمد و اسحاق کے نزدیک اس پر دلیل واجب ہوگا اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک نہ ہوگا ۱۲۷۱ھ ۱۲۷۲ھ ۱۲۷۳ھ ۱۲۷۴ھ ۱۲۷۵ھ ۱۲۷۶ھ ۱۲۷۷ھ ۱۲۷۸ھ ۱۲۷۹ھ ۱۲۸۰ھ ۱۲۸۱ھ ۱۲۸۲ھ ۱۲۸۳ھ ۱۲۸۴ھ ۱۲۸۵ھ ۱۲۸۶ھ ۱۲۸۷ھ ۱۲۸۸ھ ۱۲۸۹ھ ۱۲۹۰ھ ۱۲۹۱ھ ۱۲۹۲ھ ۱۲۹۳ھ ۱۲۹۴ھ ۱۲۹۵ھ ۱۲۹۶ھ ۱۲۹۷ھ ۱۲۹۸ھ ۱۲۹۹ھ ۱۳۰۰ھ ۱۳۰۱ھ ۱۳۰۲ھ ۱۳۰۳ھ ۱۳۰۴ھ ۱۳۰۵ھ ۱۳۰۶ھ ۱۳۰۷ھ ۱۳۰۸ھ ۱۳۰۹ھ ۱۳۱۰ھ ۱۳۱۱ھ ۱۳۱۲ھ ۱۳۱۳ھ ۱۳۱۴ھ ۱۳۱۵ھ ۱۳۱۶ھ ۱۳۱۷ھ ۱۳۱۸ھ ۱۳۱۹ھ ۱۳۲۰ھ ۱۳۲۱ھ ۱۳۲۲ھ ۱۳۲۳ھ ۱۳۲۴ھ ۱۳۲۵ھ ۱۳۲۶ھ ۱۳۲۷ھ ۱۳۲۸ھ ۱۳۲۹ھ ۱۳۳۰ھ ۱۳۳۱ھ ۱۳۳۲ھ ۱۳۳۳ھ ۱۳۳۴ھ ۱۳۳۵ھ ۱۳۳۶ھ ۱۳۳۷ھ ۱۳۳۸ھ ۱۳۳۹ھ ۱۳۴۰ھ ۱۳۴۱ھ ۱۳۴۲ھ ۱۳۴۳ھ ۱۳۴۴ھ ۱۳۴۵ھ ۱۳۴۶ھ ۱۳۴۷ھ ۱۳۴۸ھ ۱۳۴۹ھ ۱۳۵۰ھ ۱۳۵۱ھ ۱۳۵۲ھ ۱۳۵۳ھ ۱۳۵۴ھ ۱۳۵۵ھ ۱۳۵۶ھ ۱۳۵۷ھ ۱۳۵۸ھ ۱۳۵۹ھ ۱۳۶۰ھ ۱۳۶۱ھ ۱۳۶۲ھ ۱۳۶۳ھ ۱۳۶۴ھ ۱۳۶۵ھ ۱۳۶۶ھ ۱۳۶۷ھ ۱۳۶۸ھ ۱۳۶۹ھ ۱۳۷۰ھ ۱۳۷۱ھ ۱۳۷۲ھ ۱۳۷۳ھ ۱۳۷۴ھ ۱۳۷۵ھ ۱۳۷۶ھ ۱۳۷۷ھ ۱۳۷۸ھ ۱۳۷۹ھ ۱۳۸۰ھ ۱۳۸۱ھ ۱۳۸۲ھ ۱۳۸۳ھ ۱۳۸۴ھ ۱۳۸۵ھ ۱۳۸۶ھ ۱۳۸۷ھ ۱۳۸۸ھ ۱۳۸۹ھ ۱۳۹۰ھ ۱۳۹۱ھ ۱۳۹۲ھ ۱۳۹۳ھ ۱۳۹۴ھ ۱۳۹۵ھ ۱۳۹۶ھ ۱۳۹۷ھ ۱۳۹۸ھ ۱۳۹۹ھ ۱۴۰۰ھ ۱۴۰۱ھ ۱۴۰۲ھ ۱۴۰۳ھ ۱۴۰۴ھ ۱۴۰۵ھ ۱۴۰۶ھ ۱۴۰۷ھ ۱۴۰۸ھ ۱۴۰۹ھ ۱۴۱۰ھ ۱۴۱۱ھ ۱۴۱۲ھ ۱۴۱۳ھ ۱۴۱۴ھ ۱۴۱۵ھ ۱۴۱۶ھ ۱۴۱۷ھ ۱۴۱۸ھ ۱۴۱۹ھ ۱۴۲۰ھ ۱۴۲۱ھ ۱۴۲۲ھ ۱۴۲۳ھ ۱۴۲۴ھ ۱۴۲۵ھ ۱۴۲۶ھ ۱۴۲۷ھ ۱۴۲۸ھ ۱۴۲۹ھ ۱۴۳۰ھ ۱۴۳۱ھ ۱۴۳۲ھ ۱۴۳۳ھ ۱۴۳۴ھ ۱۴۳۵ھ ۱۴۳۶ھ ۱۴۳۷ھ ۱۴۳۸ھ ۱۴۳۹ھ ۱۴۴۰ھ ۱۴۴۱ھ ۱۴۴۲ھ ۱۴۴۳ھ ۱۴۴۴ھ ۱۴۴۵ھ ۱۴۴۶ھ ۱۴۴۷ھ ۱۴۴۸ھ ۱۴۴۹ھ ۱۴۵۰ھ ۱۴۵۱ھ ۱۴۵۲ھ ۱۴۵۳ھ ۱۴۵۴ھ ۱۴۵۵ھ ۱۴۵۶ھ ۱۴۵۷ھ ۱۴۵۸ھ ۱۴۵۹ھ ۱۴۶۰ھ ۱۴۶۱ھ ۱۴۶۲ھ ۱۴۶۳ھ ۱۴۶۴ھ ۱۴۶۵ھ ۱۴۶۶ھ ۱۴۶۷ھ ۱۴۶۸ھ ۱۴۶۹ھ ۱۴۷۰ھ ۱۴۷۱ھ ۱۴۷۲ھ ۱۴۷۳ھ ۱۴۷۴ھ ۱۴۷۵ھ ۱۴۷۶ھ ۱۴۷۷ھ ۱۴۷۸ھ ۱۴۷۹ھ ۱۴۸۰ھ ۱۴۸۱ھ ۱۴۸۲ھ ۱۴۸۳ھ ۱۴۸۴ھ ۱۴۸۵ھ ۱۴۸۶ھ ۱۴۸۷ھ ۱۴۸۸ھ ۱۴۸۹ھ ۱۴۹۰ھ ۱۴۹۱ھ ۱۴۹۲ھ ۱۴۹۳ھ ۱۴۹۴ھ ۱۴۹۵ھ ۱۴۹۶ھ ۱۴۹۷ھ ۱۴۹۸ھ ۱۴۹۹ھ ۱۵۰۰ھ ۱۵۰۱ھ ۱۵۰۲ھ ۱۵۰۳ھ ۱۵۰۴ھ ۱۵۰۵ھ ۱۵۰۶ھ ۱۵۰۷ھ ۱۵۰۸ھ ۱۵۰۹ھ ۱۵۱۰ھ ۱۵۱۱ھ ۱۵۱۲ھ ۱۵۱۳ھ ۱۵۱۴ھ ۱۵۱۵ھ ۱۵۱۶ھ ۱۵۱۷ھ ۱۵۱۸ھ ۱۵۱۹ھ ۱۵۲۰ھ ۱۵۲۱ھ ۱۵۲۲ھ ۱۵۲۳ھ ۱۵۲۴ھ ۱۵۲۵ھ ۱۵۲۶ھ ۱۵۲۷ھ ۱۵۲۸ھ ۱۵۲۹ھ ۱۵۳۰ھ ۱۵۳۱ھ ۱۵۳۲ھ ۱۵۳۳ھ ۱۵۳۴ھ ۱۵۳۵ھ ۱۵۳۶ھ ۱۵۳۷ھ ۱۵۳۸ھ ۱۵۳۹ھ ۱۵۴۰ھ ۱۵۴۱ھ ۱۵۴۲ھ ۱۵۴۳ھ ۱۵۴۴ھ ۱۵۴۵ھ ۱۵۴۶ھ ۱۵۴۷ھ ۱۵۴۸ھ ۱۵۴۹ھ ۱۵۵۰ھ ۱۵۵۱ھ ۱۵۵۲ھ ۱۵۵۳ھ ۱۵۵۴ھ ۱۵۵۵ھ ۱۵۵۶ھ ۱۵۵۷ھ ۱۵۵۸ھ ۱۵۵۹ھ ۱۵۶۰ھ ۱۵۶۱ھ ۱۵۶۲ھ ۱۵۶۳ھ ۱۵۶۴ھ ۱۵۶۵ھ ۱۵۶۶ھ ۱۵۶۷ھ ۱۵۶۸ھ ۱۵۶۹ھ ۱۵۷۰ھ ۱۵۷۱ھ ۱۵۷۲ھ ۱۵۷۳ھ ۱۵۷۴ھ ۱۵۷۵ھ ۱۵۷۶ھ ۱۵۷۷ھ ۱۵۷۸ھ ۱۵۷۹ھ ۱۵۸۰ھ ۱۵۸۱ھ ۱۵۸۲ھ ۱۵۸۳ھ ۱۵۸۴ھ ۱۵۸۵ھ ۱۵۸۶ھ ۱۵۸۷ھ ۱۵۸۸ھ ۱۵۸۹ھ ۱۵۹۰ھ ۱۵۹۱ھ ۱۵۹۲ھ ۱۵۹۳ھ ۱۵۹۴ھ ۱۵۹۵ھ ۱۵۹۶ھ ۱۵۹۷ھ ۱۵۹۸ھ ۱۵۹۹ھ ۱۶۰۰ھ ۱۶۰۱ھ ۱۶۰۲ھ ۱۶۰۳ھ ۱۶۰۴ھ ۱۶۰۵ھ ۱۶۰۶ھ ۱۶۰۷ھ ۱۶۰۸ھ ۱۶۰۹ھ ۱۶۱۰ھ ۱۶۱۱ھ ۱۶۱۲ھ ۱۶۱۳ھ ۱۶۱۴ھ ۱۶۱۵ھ ۱۶۱۶ھ ۱۶۱۷ھ ۱۶۱۸ھ ۱۶۱۹ھ ۱۶۲۰ھ ۱۶۲۱ھ ۱۶۲۲ھ ۱۶۲۳ھ ۱۶۲۴ھ ۱۶۲۵ھ ۱۶۲۶ھ ۱۶۲۷ھ ۱۶۲۸ھ ۱۶۲۹ھ ۱۶۳۰ھ ۱۶۳۱ھ ۱۶۳۲ھ ۱۶۳۳ھ ۱۶۳۴ھ ۱۶۳۵ھ ۱۶۳۶ھ ۱۶۳۷ھ ۱۶۳۸ھ ۱۶۳۹ھ ۱۶۴۰ھ ۱۶۴۱ھ ۱۶۴۲ھ ۱۶۴۳ھ ۱۶۴۴ھ ۱۶۴۵ھ ۱۶۴۶ھ ۱۶۴۷ھ ۱۶۴۸ھ ۱۶۴۹ھ ۱۶۵۰ھ ۱۶۵۱ھ ۱۶۵۲ھ ۱۶۵۳ھ ۱۶۵۴ھ ۱۶۵۵ھ ۱۶۵۶ھ ۱۶۵۷ھ ۱۶۵۸ھ ۱۶۵۹ھ ۱۶۶۰ھ ۱۶۶۱ھ ۱۶۶۲ھ ۱۶۶۳ھ ۱۶۶۴ھ ۱۶۶۵ھ ۱۶۶۶ھ ۱۶۶۷ھ ۱۶۶۸ھ ۱۶۶۹ھ ۱۶۷۰ھ ۱۶۷۱ھ ۱۶۷۲ھ ۱۶۷۳ھ ۱۶۷۴ھ ۱۶۷۵ھ ۱۶۷۶ھ ۱۶۷۷ھ ۱۶۷۸ھ ۱۶۷۹ھ ۱۶۸۰ھ ۱۶۸۱ھ ۱۶۸۲ھ ۱۶۸۳ھ ۱۶۸۴ھ ۱۶۸۵ھ ۱۶۸۶ھ ۱۶۸۷ھ ۱۶۸۸ھ ۱۶۸۹ھ ۱۶۹۰ھ ۱۶۹۱ھ ۱۶۹۲ھ ۱۶۹۳ھ ۱۶۹۴ھ ۱۶۹۵ھ ۱۶۹۶ھ ۱۶۹۷ھ ۱۶۹۸ھ ۱۶۹۹ھ ۱۷۰۰ھ ۱۷۰۱ھ ۱۷۰۲ھ ۱۷۰۳ھ ۱۷۰۴ھ ۱۷۰۵ھ ۱۷۰۶ھ ۱۷۰۷ھ ۱۷۰۸ھ ۱۷۰۹ھ ۱۷۱۰ھ ۱۷۱۱ھ ۱۷۱۲ھ ۱۷۱۳ھ ۱۷۱۴ھ ۱۷۱۵ھ ۱۷۱۶ھ ۱۷۱۷ھ ۱۷۱۸ھ ۱۷۱۹ھ ۱۷۲۰ھ ۱۷۲۱ھ ۱۷۲۲ھ ۱۷۲۳ھ ۱۷۲۴ھ ۱۷۲۵ھ ۱۷۲۶ھ ۱۷۲۷ھ ۱۷۲۸ھ ۱۷۲۹ھ ۱۷۳۰ھ ۱۷۳۱ھ ۱۷۳۲ھ ۱۷۳۳ھ ۱۷۳۴ھ ۱۷۳۵ھ ۱۷۳۶ھ ۱۷۳۷ھ ۱۷۳۸ھ ۱۷۳۹ھ ۱۷۴۰ھ ۱۷۴۱ھ ۱۷۴۲ھ ۱۷۴۳ھ ۱۷۴۴ھ ۱۷۴۵ھ ۱۷۴۶ھ ۱۷۴۷ھ ۱۷۴۸ھ ۱۷۴۹ھ ۱۷۵۰ھ ۱۷۵۱ھ ۱۷۵۲ھ ۱۷۵۳ھ ۱۷۵۴ھ ۱۷۵۵ھ ۱۷۵۶ھ ۱۷۵۷ھ ۱۷۵۸ھ ۱۷۵۹ھ ۱۷۶۰ھ ۱۷۶۱ھ ۱۷۶۲ھ ۱۷۶۳ھ ۱۷۶۴ھ ۱۷۶۵ھ ۱۷۶۶ھ ۱۷۶۷ھ ۱۷۶۸ھ ۱۷۶۹ھ ۱۷۷۰ھ ۱۷۷۱ھ ۱۷۷۲ھ ۱۷۷۳ھ ۱۷۷۴ھ ۱۷۷۵ھ ۱۷۷۶ھ ۱۷۷۷ھ ۱۷۷۸ھ ۱۷۷۹ھ ۱۷۸۰ھ ۱۷۸۱ھ ۱۷۸۲ھ ۱۷۸۳ھ ۱۷۸۴ھ ۱۷۸۵ھ ۱۷۸۶ھ ۱۷۸۷ھ ۱۷۸۸ھ ۱۷۸۹ھ ۱۷۹۰ھ ۱۷۹۱ھ ۱۷۹۲ھ ۱۷۹۳ھ ۱۷۹۴ھ ۱۷۹۵ھ ۱۷۹۶ھ ۱۷۹۷ھ ۱۷۹۸ھ ۱۷۹۹ھ ۱۸۰۰ھ ۱۸۰۱ھ ۱۸۰۲ھ ۱۸۰۳ھ ۱۸۰۴ھ ۱۸۰۵ھ ۱۸۰۶ھ ۱۸۰۷ھ ۱۸۰۸ھ ۱۸۰۹ھ ۱۸۱۰ھ ۱۸۱۱ھ ۱۸۱۲ھ ۱۸۱۳ھ ۱۸۱۴ھ ۱۸۱۵ھ ۱۸۱۶ھ ۱۸۱۷ھ ۱۸۱۸ھ ۱۸۱۹ھ ۱۸۲۰ھ ۱۸۲۱ھ ۱۸۲۲ھ ۱۸۲۳ھ ۱۸۲۴ھ ۱۸۲۵ھ ۱۸۲۶ھ ۱۸۲۷ھ ۱۸۲۸ھ ۱۸۲۹ھ ۱۸۳۰ھ ۱۸۳۱ھ ۱۸۳۲ھ ۱۸۳۳ھ ۱۸۳۴ھ ۱۸۳۵ھ ۱۸۳۶ھ ۱۸۳۷ھ ۱۸۳۸ھ ۱۸۳۹ھ ۱۸۴۰ھ ۱۸۴۱ھ ۱۸۴۲ھ ۱۸۴۳ھ ۱۸۴۴ھ ۱۸۴۵ھ ۱۸۴۶ھ ۱۸۴۷ھ ۱۸۴۸ھ ۱۸۴۹ھ ۱۸۵۰ھ ۱۸۵۱ھ ۱۸۵۲ھ ۱۸۵۳ھ ۱۸۵۴ھ ۱۸۵۵ھ ۱۸۵۶ھ ۱۸۵۷ھ ۱۸۵۸ھ ۱۸۵۹ھ ۱۸۶۰ھ ۱۸۶۱ھ ۱۸۶۲ھ ۱۸۶۳ھ ۱۸۶۴ھ ۱۸۶۵ھ ۱۸۶۶ھ ۱۸۶۷ھ ۱۸۶۸ھ ۱۸۶۹ھ ۱۸۷۰ھ ۱۸۷۱ھ ۱۸۷۲ھ ۱۸۷۳ھ ۱۸۷۴ھ ۱۸۷۵ھ ۱۸۷۶ھ ۱۸۷۷ھ ۱۸۷۸ھ ۱۸۷۹ھ ۱۸۸۰ھ ۱۸۸۱ھ ۱۸۸۲ھ ۱۸۸۳ھ ۱۸۸۴ھ ۱۸۸۵ھ ۱۸۸۶ھ ۱۸۸۷ھ ۱۸۸۸ھ ۱۸۸۹ھ ۱۸۹۰ھ ۱۸۹۱ھ ۱۸۹۲ھ ۱۸۹۳ھ ۱۸۹۴ھ ۱۸۹۵ھ ۱۸۹۶ھ ۱۸۹۷ھ ۱۸۹۸ھ ۱۸۹۹ھ ۱۹۰۰ھ ۱۹۰۱ھ ۱۹۰۲ھ ۱۹۰۳ھ ۱۹۰۴ھ ۱۹۰۵ھ ۱۹۰۶ھ ۱۹۰۷ھ ۱۹۰۸ھ ۱۹۰۹ھ ۱۹۱۰ھ ۱۹۱۱ھ ۱۹۱۲ھ ۱۹۱۳ھ ۱۹۱۴ھ ۱۹۱۵ھ ۱۹۱۶ھ ۱۹۱۷ھ ۱۹۱۸ھ ۱۹۱۹ھ ۱۹۲۰ھ ۱۹۲۱ھ ۱۹۲۲ھ ۱۹۲۳ھ ۱۹۲۴ھ ۱۹۲۵ھ ۱۹۲۶ھ ۱۹۲۷ھ ۱۹۲۸ھ ۱۹۲۹ھ ۱۹۳۰ھ ۱۹۳۱ھ ۱۹۳۲ھ ۱۹۳۳ھ ۱۹۳۴ھ ۱۹۳۵ھ ۱۹۳۶ھ ۱۹۳۷ھ ۱۹۳۸ھ ۱۹۳۹ھ ۱۹۴۰ھ ۱۹۴۱ھ ۱۹۴۲ھ ۱۹۴۳ھ ۱۹۴۴ھ ۱۹۴۵ھ ۱۹۴۶ھ ۱۹۴۷ھ ۱۹۴۸ھ ۱۹۴۹ھ ۱۹۵۰ھ ۱۹۵۱ھ ۱۹۵۲ھ ۱۹۵۳ھ ۱۹۵۴ھ ۱۹۵۵ھ ۱۹۵۶ھ ۱۹۵۷ھ ۱۹۵۸ھ ۱۹۵۹ھ ۱۹۶۰ھ ۱۹۶۱ھ ۱۹۶۲ھ ۱۹۶۳ھ ۱۹۶۴ھ ۱۹۶۵ھ ۱۹۶۶ھ ۱۹۶۷ھ ۱۹۶۸ھ ۱۹۶۹ھ ۱۹۷۰ھ ۱۹۷۱ھ ۱۹۷۲ھ ۱۹۷۳ھ ۱۹۷۴ھ ۱۹۷۵ھ ۱۹۷۶ھ ۱۹۷۷ھ ۱۹۷۸ھ ۱۹۷۹ھ ۱۹۸۰ھ ۱۹۸۱ھ ۱۹۸۲ھ ۱۹۸۳ھ ۱۹۸۴ھ ۱۹۸۵ھ ۱۹۸۶ھ ۱۹۸۷ھ ۱۹۸۸ھ ۱۹۸۹ھ ۱۹۹۰ھ ۱۹۹۱ھ ۱۹۹۲ھ ۱۹۹۳ھ ۱۹۹۴ھ ۱۹۹۵ھ ۱۹۹۶ھ ۱۹۹۷ھ ۱۹۹۸ھ ۱۹۹۹ھ ۲۰۰۰ھ ۲۰۰۱ھ ۲۰۰۲ھ ۲۰۰۳ھ ۲۰۰۴ھ ۲۰۰۵ھ ۲۰۰۶ھ ۲۰۰۷ھ ۲۰۰۸ھ ۲۰۰۹ھ ۲۰۱۰ھ ۲۰۱۱ھ ۲۰۱۲ھ ۲۰۱۳ھ ۲۰۱۴ھ ۲۰۱۵ھ ۲۰۱۶ھ ۲۰۱۷ھ ۲۰۱۸ھ ۲۰۱۹ھ ۲۰۲۰ھ ۲۰۲۱ھ ۲۰۲۲ھ ۲۰۲۳ھ ۲۰۲۴ھ ۲۰۲۵ھ ۲۰۲۶ھ ۲۰۲۷ھ ۲۰۲۸ھ ۲۰۲۹ھ ۲۰۳۰ھ ۲۰۳۱ھ ۲۰۳۲ھ ۲۰۳۳ھ ۲۰۳۴ھ ۲۰۳۵ھ ۲۰۳۶ھ ۲۰۳۷ھ ۲۰۳۸ھ ۲۰۳۹ھ ۲۰۴۰ھ ۲۰۴۱ھ ۲۰۴۲ھ ۲۰۴۳ھ ۲۰۴۴ھ ۲۰۴۵ھ ۲۰۴۶ھ ۲۰۴۷ھ ۲۰۴۸ھ ۲۰۴۹ھ ۲۰۵۰ھ ۲۰۵۱ھ ۲۰۵۲ھ ۲۰۵۳ھ ۲۰۵۴ھ ۲۰۵۵ھ ۲۰۵۶ھ ۲۰۵۷ھ ۲۰۵۸ھ ۲۰۵۹ھ ۲۰۶۰ھ ۲۰۶۱ھ ۲۰۶۲ھ ۲۰۶۳ھ ۲۰۶۴ھ ۲۰۶۵ھ ۲۰۶۶ھ ۲۰۶۷ھ ۲۰۶۸ھ ۲۰۶۹ھ ۲۰۷۰ھ ۲۰۷۱ھ ۲۰۷۲ھ ۲۰۷۳ھ ۲۰۷۴ھ ۲۰۷۵ھ ۲۰۷۶ھ ۲۰۷۷ھ ۲۰۷۸ھ ۲۰۷۹ھ ۲۰۸۰ھ ۲۰۸۱ھ ۲۰۸۲ھ ۲۰۸۳ھ ۲۰۸۴ھ ۲۰۸۵ھ ۲۰۸۶ھ ۲۰۸۷ھ ۲۰۸۸ھ ۲۰۸۹ھ ۲۰۹۰ھ ۲۰۹۱ھ ۲۰۹۲ھ ۲۰۹۳ھ ۲۰۹۴ھ ۲۰۹۵ھ ۲۰۹۶ھ ۲۰۹۷ھ ۲۰۹۸ھ ۲۰۹۹ھ ۲۱۰۰ھ ۲۱۰۱ھ ۲۱۰۲ھ ۲۱۰۳ھ ۲۱۰۴ھ ۲۱۰۵ھ ۲۱۰۶ھ ۲۱۰۷ھ ۲۱۰۸ھ ۲۱۰۹ھ ۲۱۱۰ھ ۲۱۱۱ھ ۲۱۱۲ھ ۲۱۱۳ھ ۲۱۱۴ھ ۲۱۱۵ھ ۲۱۱۶ھ ۲۱۱۷ھ ۲۱۱۸ھ ۲۱۱۹ھ ۲۱۲۰ھ ۲۱۲۱ھ ۲۱۲۲ھ ۲۱۲۳ھ ۲۱۲۴ھ ۲۱۲۵ھ ۲۱۲۶ھ ۲۱۲۷ھ ۲۱۲۸ھ ۲۱۲۹ھ ۲۱۳۰ھ ۲۱۳۱ھ ۲۱۳۲ھ ۲۱۳۳ھ ۲۱۳۴ھ ۲۱۳۵ھ ۲۱۳۶ھ ۲۱۳۷ھ ۲۱۳۸ھ ۲۱۳۹ھ ۲۱۴۰ھ ۲۱۴۱ھ ۲۱۴۲ھ ۲۱۴۳ھ ۲۱۴۴ھ ۲۱۴۵ھ ۲۱۴۶ھ ۲۱۴۷ھ ۲۱۴۸ھ ۲۱۴۹ھ ۲۱۵۰ھ ۲۱۵۱ھ ۲۱۵۲ھ ۲۱۵۳ھ ۲۱۵۴ھ ۲۱۵۵ھ ۲۱۵۶ھ ۲۱۵۷ھ ۲۱۵۸ھ ۲۱۵۹ھ ۲۱۶۰ھ ۲۱۶۱ھ ۲۱۶۲ھ ۲۱۶۳ھ ۲۱۶۴ھ ۲۱۶۵ھ ۲۱۶۶ھ ۲۱۶۷ھ ۲۱۶۸ھ ۲۱۶۹ھ ۲۱۷۰ھ ۲۱۷۱ھ ۲۱۷۲ھ ۲۱۷۳ھ ۲۱۷۴ھ ۲۱۷۵ھ ۲۱۷۶ھ ۲۱۷۷ھ ۲۱۷۸ھ ۲۱۷۹ھ ۲۱۸۰ھ ۲۱۸۱ھ ۲۱۸۲ھ ۲۱۸۳ھ ۲۱۸۴ھ ۲۱۸۵ھ ۲۱۸۶ھ ۲۱۸۷ھ ۲۱۸۸ھ ۲۱۸۹ھ ۲۱۹۰ھ ۲۱۹۱ھ ۲۱۹۲ھ ۲۱۹۳ھ ۲۱۹۴ھ ۲۱۹۵ھ ۲۱۹۶ھ ۲۱۹۷ھ ۲۱۹۸ھ ۲۱۹۹ھ ۲۲۰۰ھ ۲۲۰۱ھ ۲۲۰۲ھ ۲۲۰۳ھ ۲۲۰۴ھ ۲۲۰۵ھ ۲۲۰۶ھ ۲۲۰۷ھ ۲۲۰۸ھ ۲۲۰۹ھ ۲۲۱۰ھ ۲۲۱۱ھ ۲۲۱۲ھ ۲۲۱۳ھ ۲۲۱۴ھ ۲۲۱۵ھ ۲۲۱۶ھ ۲۲۱۷ھ ۲۲۱۸ھ ۲۲۱۹ھ ۲۲۲۰ھ ۲۲۲۱ھ ۲۲۲۲ھ ۲۲۲۳ھ ۲۲۲۴ھ ۲۲۲۵ھ ۲۲۲۶ھ ۲۲۲۷ھ ۲۲۲۸ھ ۲۲۲۹ھ ۲۲۳۰ھ ۲۲۳۱ھ ۲۲۳۲ھ ۲۲۳۳ھ ۲۲۳۴ھ ۲۲۳۵ھ ۲۲۳۶ھ ۲۲۳۷ھ ۲۲۳۸ھ ۲۲۳۹ھ ۲۲۴۰ھ ۲۲۴۱ھ ۲۲۴۲ھ ۲۲۴۳ھ ۲۲۴۴ھ ۲۲۴۵ھ ۲۲۴۶ھ ۲۲۴۷ھ ۲۲۴۸ھ ۲۲۴۹ھ ۲۲۵۰ھ ۲۲۵۱ھ ۲۲۵۲ھ ۲۲۵۳ھ ۲۲۵۴ھ ۲۲۵۵ھ ۲۲۵۶ھ ۲۲۵۷ھ ۲۲۵۸ھ ۲۲۵۹ھ ۲۲۶۰ھ ۲۲۶۱ھ ۲۲۶۲ھ ۲۲۶۳ھ ۲۲۶۴ھ ۲۲۶۵ھ ۲۲۶۶ھ ۲۲۶۷ھ ۲۲۶۸ھ ۲۲۶۹ھ ۲۲۷۰ھ ۲۲۷۱ھ ۲۲۷۲ھ ۲۲۷۳ھ ۲۲۷۴ھ ۲۲۷۵ھ ۲۲۷۶ھ ۲۲۷۷ھ ۲۲۷۸ھ ۲۲۷۹ھ ۲۲۸۰ھ ۲۲۸۱ھ ۲۲۸۲ھ ۲۲۸۳ھ ۲۲۸۴ھ ۲۲۸۵ھ ۲۲۸۶ھ ۲۲۸۷ھ ۲۲۸۸ھ ۲۲۸۹ھ ۲۲۹۰ھ ۲۲۹۱ھ ۲۲۹۲ھ ۲۲۹۳ھ ۲۲۹۴ھ ۲۲۹۵ھ ۲۲۹۶ھ ۲۲۹۷ھ ۲۲۹۸ھ ۲۲۹۹ھ ۲۳۰۰ھ ۲۳۰۱ھ ۲۳۰۲ھ ۲۳۰۳ھ ۲۳۰۴ھ ۲۳۰۵ھ ۲۳۰۶ھ ۲۳۰۷ھ ۲۳۰۸ھ ۲۳۰۹ھ ۲۳۱۰ھ ۲۳۱۱ھ ۲۳۱۲ھ ۲۳۱۳ھ ۲۳۱۴ھ ۲۳۱۵ھ ۲۳۱۶ھ ۲۳۱۷ھ ۲۳۱۸ھ ۲۳۱۹ھ ۲۳۲۰ھ ۲۳۲۱ھ ۲۳۲۲ھ ۲۳۲۳ھ ۲۳۲۴ھ ۲۳۲۵ھ ۲۳۲۶ھ ۲۳۲۷ھ ۲۳۲۸ھ ۲



۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَبَالَةَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ

ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَحَدُ يَسُوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَخْرُومُ

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ أَخْبَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَثَّ حَفْصَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَسُ مِنْ الدَّاءِ لَا يَحْرَمُ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ مِنَ الْعُرَابِ وَالْجَدَاذِ وَالْفَارَةِ وَالْعَقْرَبِ وَالْعَقُورِ

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي

ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَسُ مِنَ الدَّاءِ لَا يَحْرَمُ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ مِنَ الْعُقْرَبِ وَالْفَارَةِ وَالْعَقُورِ

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا

أَبِي حَتَّةٍ تَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَنِيَّا لَحْنٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَايَةِ مَعِي إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَةِ وَإِنَّهُ لَيَسْلُوهَا وَآتِي لَا تَلْقَاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ قَاهُ لَوَطْبٌ بِهَا إِذْ وَبَّكَتْ عَلَيْهَا حَتَّى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَمْتُ لَوْهَا فَأَبْتَدَتْهَا فَاقْتَهَبَتْ

تیسری سند (از مسدود ابو عوانہ از زید بن جبیر از ابن عمر از ام المومنین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محرم مار سکتا ہے (قتل کے معنوں کا بیان آئندہ حدیث یا سند میں ہے

چوتھی سند (از اصبع از عبد اللہ بن وہب از یونس از ابن شہاب ز سالم از عبد اللہ بن عمر بن) حضرت حفصہ کہتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ جانور ایسے ہیں کہ ان کے مارنے پر کوئی گناہ نہیں (خواہ مارنے والا محرم ہو) کوا، چیل، چوہا، بچھو، کاٹنے والا کتا۔

(از یحیی بن سلیمان از ابن وہب از یونس از ابن شہاب ز عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ جانور بد ذات ہیں، انہیں حرم میں بھی مار ڈالنا چاہیے۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا، اور کاٹنے والا کتا

از عمر بن حفص بن غیاث از حفص بن غیاث از اعلمش از ابی ہریرہ از اسود) عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم منی کے ایک غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اتنے میں سورہ والموسلیٰ عروجاً آپ پر نازل ہوئی۔ آپ اس کو پڑھ رہے تھے۔ اور میں آپ کے منہ سے سن کر سیکھ رہا تھا۔ آپ کا دہن مبارک اس کے پڑھنے سے تروازہ تھا۔ اچانک ایک سانپ ہم پر آٹپکا۔ آپ نے فرمایا، اسے مار ڈالو ہم لوگ اس پر لپکے وہ چلا گیا۔ تب آپ نے فرمایا۔ وہ تمہاری

(بقیہ ۲۲) اچھے نسخہ کار کیا ہم محرم کو بطور تحفہ کے کچھ بھیجا ۱۲ منہ ۱۲ شہینہ ان کے مارنے میں بدلہ دینا چاہئے کا ۱۲ منہ (ماشہ متعلقہ صفر لہذا) ۱۲ منہ یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ حدیث سے باب کا مطلب نہیں نکلتا کیونکہ حدیث میں یہ کہاں ہے کہ صحابہ احرام باندھے ہوئے تھے اور اس کا جواب یہ ہے کہ تعمیلی کو روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہ واقعہ عرفہ کی رات ۱۲ منہ اور واپس رہے کہ اس وقت لوگ احرام باندھے ہوئے تھے پس باب کا مطلب نکل آیا ۱۲ منہ

زد سے بچ گیا اور تم اس کی زد سے بچ گئے۔

امام بخاری کہتے ہیں۔ یہ حدیث لانے سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ  
منیٰ حرم میں داخل ہے اور آنحضرتؐ اور صحابہؓ نے اس کے مرنے میں کوئی

مصحح نہیں سمجھا

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلزُّبَيْرِ فَوَيْسُكَ وَلَمْ  
أَسْمِعْهُ أَمْرَ يَفْتُلِهِ۔

**باب ۱۷** لَا يُعْصَدُ شَجَرُ الْحَرَمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْصَدُ شَوْكُهُ

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ  
ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْقُمَيْطِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْبَةَ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ  
قَالَ لِعَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُحُوثَ إِلَى مَكَّةَ  
أَتَدْنُ لِي أَيُّهَا الرَّمِيْ أَمَّا حَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْغَدَا مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ فَمَعْنَاهُ  
أَذْنَانِي وَوَعَاكَ قَلْبِي وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنَانِي حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ  
إِنَّهُ حَمْدُ اللَّهِ وَاسْتُغْنِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَمُهَا اللَّهُ  
وَلَمْ يَحْرَمْهَا النَّاسُ فَلَا تَحْنُ لِي زِمْرِي يَوْمَ بَا لَلَّهِ وَ  
الْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَسْفِكَ بَهَادَ مَا وَلَا يَعْصِدُ شَجَرُ الْحَرَمِ

**باب ۱۷** حرم کا درخت نہ کاٹا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے روایت کیا کہ وہاں کا کاٹنا بھی نہ کاٹا جائے۔

(از قتیبتہ از لیث از سعید بن ابی سعید مقبری) ابو شریح عدوی نے

عمرو بن سعید سے جبکہ وہ یعنی عمرو بن سعید مکہ پر فوجیں بھیج رہا تھا، کہا  
اے امیر مجھے ایک حدیث بیان کرنے کی اجازت دیجئے، جو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے روز ارشاد فرمائی۔ میں سکرکانوں نے اسے سنا  
اور دل نے یاد رکھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے تو  
میری آنکھوں نے دیکھا۔ آپؐ نے اللہ کی حمد و ثنائی کی، پھر فرمایا میں نے کوا اللہ نے  
حرام کر لیا ہے، لوگوں نے حرام نہیں کیا۔ جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان  
رکھتا ہے، اسے وہاں خون کرنا، درخت کاٹنا ناجائز نہیں۔ اگر کوئی شخص آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال کو پسند تسلیم کرے تو اُسے یہ جواب دو کہ اللہ تم

۱۔ یہ عبارت امام بخاری نے کہا نزدیک اکثر نسخوں میں نہیں ہے۔ البتہ وقت کی روایت میں ہے اس عبارت سے وہ اشکال دفع ہو جاتا ہے جو ادھر بیان ہوا ۱۷۱۷ منہ ۱۷۱۸ میں علیہ السلام  
نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ یہ پہلی بار مارا گیا اور حرم پر عجم میں درست ہے۔ حافظ نے کہا ابن عباس نے حکم نے امام مالک سے اس کے خلاف نقل کیا کہ اگر حرم چھپکی کی جائے تو وہ  
نے کیونکر وہ ان باغی جانوروں میں سے نہیں ہے جن کا قتل جائز ہے اور ابن عباس نے عطاء سے پوچھا حرم میں چھپکی کو مارنا کیسا ہے انہوں نے کہا اگر اُترا دے تو اس کے قتل میں  
قباحت نہیں ۱۷۱۸ منہ ۱۷۱۹ میں عمرو بن سعید زید کی طرف سے مدینہ کا حاکم ہوا تھا عبداللہ بن زبیر نے زید کی بیعت سے انکار کیا تھا اس لئے عمرو بن سعید نے ان پر لشکر کشی کی  
یہ حدیث ادیب کی بالعلم میں بھی گذر چکی ہے ۱۷۱۸ منہ

قَالَ أَحَدُ تَرْتُصْنَ لِقَائِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اللَّهُ إِنْ اللَّهُ أَدْنَى لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذُنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَدْنَى لِي سَاعَةً مِّنْ تَهَارِدِ عَادَتِ حُرْمَتِهَا الْيَوْمَ تَحْرُمُهَا بِالْأَمْسِ وَلِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لَا بِي شَيْءٍ مِّمَّا قَالَ لَكَ عَمْرُو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا ثَرْيَاحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعْبَدُ عَالَمِيًّا وَلَا فَاعِيًّا وَلَا فَارًّا وَهَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ حُرْمَةُ بَيْتِهِ

نے اپنے پیغمبر صلی علیہ وسلم کو اس کی خاص طور پر اجازت دی اور بتائی کہ تو اجازت نہیں دی۔ اور مجھے بھی جو اجازت ہوئی وہ صرف ایک دن کی ایک گھڑی کے لئے۔ پھر اس کی حرمت آج ویسی ہی ہوگئی جیسے کل تھی۔ میرا یہ پیغام یہاں کے حاضر لوگ غیر حاضر لوگوں کو پہنچا دیں۔

ابو شریح سے لوگوں نے پوچھا، عمرو بن سعیدؓ نے یہ حدیث سن کر کیا جواب دیا؟۔ انہوں نے فرمایا کہ عمروؓ نے یہ جواب دیا۔ اے ابو شریح! میں تم سے زیادہ اس بات کو جانتا ہے۔ حرم پاک عاصی یعنی مجرم کو پناہ نہیں دیتا۔ نہ خون کر کے مفرد کو اور کسی جرم کر کے بھاگنے والے کو (عمروؓ)

ابن سعید کا جواب معقول نہیں تھا۔ حضرت ابن زبیرؓ اس قسم کے مجرم نہیں تھے۔ ابو شریح سمجھ گئے کہ عمروؓ نہیں مانتا،

## باب حرم سے شکار کو نہ بھگایا جائے

(از محمد بن مثنیٰ از عبد الوہاب از خالد از عکرمہ) ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مکے کو ذی حرمت بنایا ہے۔ مجھ سے پہلے بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہوا۔ اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا مجھے بھی صرف ایک دن کی ایک گھڑی کے لئے حلال ہوا تھا۔ وہاں کی سبزی نہ نکالی جائے۔ وہاں کا درخت نہ کاٹا جائے۔ وہاں شکار نہ بھگایا جائے۔ وہاں کا لُطْط یعنی گری پڑی چیز کو نہ اٹھایا جائے۔ البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے۔ جو لوگوں میں اس کے مالک پہچانے کا اعلان کرے۔ حضرت عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ! اگر گھاس کی اجازت دیجئے! وہ ہمارے ساروں اور قبروں میں کام آتی ہے آپؐ نے فرمایا اچھا! اگر گھاس کاٹ سکتے ہو

بَابُ ۱۱۳ لَا يُنْفَرُ صَيْدُ الْحَرَمِ  
۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَمْ تَحُدِ أَحَدٌ قَبْلِي وَلَا تَحُدِ أَحَدٌ بَعْدِي إِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةٌ مِّنْ تَهَارِدِ لَا يُحْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُفْتَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعْتَرِفٍ وَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا إِذَا دَخَرْتُ إِصَاعَتَنَا وَقُبُورَنَا فَقَالَ إِلَّا إِذَا دَخَرْتِ عَنْ خَالِكَ عِلْمُ مَكَّةَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا لَا يُنْفَرُ صَيْدُهَا هُوَ أَنْ يُنْتَحَبَ مِنْ الظِّلِّ يَنْزِلُ مَكَانَهُ

خالد نے عکرمہ سے روایت کی، انہوں نے کہا تمہیں معلوم ہے، شکار بھگانے کا کیا مطلب ہے؟ خود ہی فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شکار کو سایہ سے ہٹا کر خود وہاں جگہ بنالے

لے شریح نے اس لئے سکوت نہیں کیا کہ عمرو بن سعید کا جواب معقول تھا بلکہ اس کا جواب سراسر نامعقول تھا بحث تو یہ تھی کہ مکہ پر لشکر کشی اور جنگ مانگ نہیں لیکر عمرو بن سعید نے دوسرا مسئلہ چھیڑ دیا کہ کوئی حدی جرم کا ترکیب ہو کر حرم میں بھاگ جائے تو اس کو حرم سے پناہ نہیں ملتی اس میں تلبس بھی علماء کا اختلاف ہے اول تو اس مسئلہ سے تعلق کیا دوسرے عبد الرحمنؓ نے کوئی حدی جرم نہیں کیا تھا البتہ یہ تو کیا تھا کہ نزدیک سے حکم دیا تھا کہ عبد اللہؓ جو زہیرا سے بیعت کریں اور طوق بٹری پہن کر اس کے سامنے حاضر ہوں عبد اللہؓ نے یہ حکم نہ مانا اور مکہ میں جا کر پناہ لی شاید عمرو بن سعید نے اس کو جرم سمجھا جو

## باب ۱۵۱۱ لا یُحِلُّ الْقِتَالُ بِسَکَّةٍ

وَقَالَ أَبُو شُرَيْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْفِكُ بِلَادًا

۱۵۱۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَا هَجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَانْهَرُوا فَإِنَّ هَذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ حَرَامٌ يُحْرِمُ اللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ رَجُلًا بَلًا وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِنْ تَهْمَارٍ ذَهَبُ حَرَامٍ مُحْرَمَةٍ اللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يَعْصِدُ شَوْكُهُ وَلَا يَنْفَقُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لَقَطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا وَلَا يَحِلُّ خِلَافُهَا قَالَ لُعَيْسُ بْنُ يَرْسُولٍ لِلَّهِ إِلَّا الْإِذْ خَرَفَاتُهُ لِقَابِهِمْ وَلَبِئْسَ بِهِمْ قَالَ قَالَ إِلَّا الْإِذْ خَرَفَاتُهُ

اجہاد و خرقہ کی اجازت ہے

## باب ۱۵۱۲ الْحِجَابُ مَرَّةٌ لِلْمُحْرِمِ

وَكُوِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَ

يَتَدَاوَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طَبِيبٌ

۱۵۱۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

قَالَ قَالَ عُمَرُ وَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ يَمُرُّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ احْتَبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ لَمْ يَسْمَعْهُ يَقُولُ

## باب ۱۵۱۳ مَكَّةُ مِنْ لُزَامِ دَرَسْتِ هُنَالِ - أَبُو شُرَيْحَةَ

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ وہاں خون نہ بہاے

از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از مجاہد از طاووس ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ آج سے (فرض) ہجرت نہیں رہی البتہ جہاد قائم رہے گا اور نیت باقی رہے گی جتنیں جہاد کے لئے نکلتے ہو گے ان کو ہجرت نہ کرے ہو یہ وہ شہر ہے کہ اللہ نے زمین و آسمان کی پیدائش کے دن ہی سے اسے ذی حرمت بنا دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی یہ حرمت قیامت تک باقی رہے گی۔ مجھ سے پہلے کسی کے لئے یہاں قتل کرنا جائز نہیں ہوا۔ اور مجھے بھی صرف ایک دن کی ایک گھڑی کے لئے حلال ہوا۔ پھر وہ اپنی حرمت کے ساتھ قیامت تک حرام رہے گا یہاں کا کاٹنا بھی نہ کاٹا جائے۔ وہاں کا شکار نہ بھگایا جائے۔ وہاں کی پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر وہ شخص اٹھائے جو اس کی پہچان کر لے۔ وہاں کی سبزی نہ نکالی جائے۔ حضرت عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ مگر اذخر کی اجازت دیجیے وہ لوہاروں اور گھروں میں کام آتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا

## باب ۱۵۱۴ مُحْرِمٌ كَيْفَ يَلْبَسُ لِبَاسًا كَيْفَ يَلْبَسُ؟

ابن عمرؓ نے اپنے بیٹے کو داغ دیا جبکہ وہ محرم تھا۔

محرم بے خوش بود و استعمال کر سکتا ہے

وا از علی بن عبد اللہ از سفیان (عمرو بن دینار کہتے ہیں سب پہلی حدیث جو میں نے عطاء بن ابی رباح سے سنی وہ یہ تھی فرماتے تھے میں نے ابن عباسؓ سے سنا، وہ فرماتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام کچھنے لگوائے سفیان کہتے ہیں پھر میں نے عمرو سے سنا۔ وہ کہتے تھے مجھے طاووس

۱۔ یہ حدیث ابو یوسفؒ نے روایت کی ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس بیٹے کا نام واقعہ تھا۔ اس کو سعید بن منصور نے مجاہد کے طریق سے وصل کیا ۱۲ منہ

۱۳ منہ یہ امام بخاری کا کلام ہے۔ ترجمہ باب میں داخل ہے۔ ابن عمرؓ کے اثر میں داخل نہیں ۱۳ منہ

حَدَّثَنِي طَاوُسُ عَنْ ابْنِ حَرْبٍ أَنَّهُ قَعَلْتُ لَعَلَّهُ  
سَمِعَهُ مِنْهُمْ

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ  
بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ بُجَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَمْشِي جَمَلٍ فِي  
وَسْطِ رَأْسِهِ

### باب تزويج المحرم

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُخْبِرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ  
ابْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ  
ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرَّمٌ

### باب ما ينفق من الطيب

لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرَمَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا أَوَّلَ لَيْلٍ لَمُحْرَمَةٍ تَوْبًا بِوَرَسٍ  
أَوْ دُفْعَرَانٍ

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
حَدَّثَنَا كَاتِبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا آتَانَا مَوْنًا أَوْ تَلْبِيسًا  
مِنَ اللَّهِ فِي الْإِحْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَلْبِسُوا الْقَبِيصَ وَلَا السَّارِوِيلَاتِ وَلَا

نے ابن عباس سے روایت کی۔ سفیان یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ شاید عمر نے  
عطاء اور طاووس دونوں سے یہ حدیث سنی ہوگی

از خالد بن مخلد از سلیمان بن بلال از علقمہ بن ابی علقمہ از عبد الرحمن  
اعرج (ابن) بکینہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت  
احرام کئی جبل کے مقام پر سر مبارک کے وسط میں کچھ لکڑی لے

### باب محرم کا نکاح کرنا

از ابوالمغیرہ عبدالقدوس بن حجاج از اوزاعی از عطاء بن ابی  
رباح (ابن) عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام  
کی حالت میں ام المؤمنین حضرت میمونہ سے نکاح کیا

### باب محرم مرد اور عورت کو خوشبو لگانے

کی ممانعت

حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ محرم عورت ورس اور

زعفران کا رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے

از عبداللہ بن یزید از لیت از نافع (عبداللہ بن عمر) فرماتے ہیں  
ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! بحالت احرام ہمیں کون سے کپڑے  
پہننے کی آپ اجازت دیتے ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا قمیص، پاجامہ، عمامہ،  
کشتوپ یا باران کوٹ، اور ورس یا زعفران لگا کپڑا نہ پہنوں۔ اگر کسی پاس  
جو تیاں نہ ہوں تو مونے ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر پہن لے۔ محرم عورت

لے نفی نے کما حقہ کو بے ضرورت اگر کوئی لگا لے یا بال کھرنے یا مونڈنے کی حاجت پڑے تب تو بھی لگانا درست نہیں اور اگر بال نکالنے کی حاجت نہ ہو تو جو بڑے علماء کہتے ہیں  
جائز ہے اور امام مالک نے اس کو مکروہ کھلے اور حسن بصری نے کہا اس میں قیہ لازم ہوگا اگرچہ بال نکالنے کی ضرورت نہ پڑے اور ضرورت سے بال نکالنا بھی مکروہ نزدیک  
جائز ہے لیکن قیہ لازم ہوگا ۱۲ منہ ۱۳ منہ شاید اس میں امام بخاری، امام ابو حنیفہ اور مالک کو فہ سے متفق ہیں کہ محرم کو عقد نکاح کرنا درست ہے لیکن جماع تو بالائتفاق  
درست نہیں اور جو علماء اس کے نزدیک احرام میں عقد بھی جائز نہیں امام مسلم نے حضرت عثمان سے مروی ہے کہ نکاح کر کے اپنا نہ دوسرا کوئی اس کا نکاح کرے نہ  
نکاح کا بیعت نام لے نہ حنیف کہے کہ محرم کو جماع کے لئے کوئی خریدنا درست ہے تو نکاح بھی درست ہوگا ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے صرف اختلاف بعض چیزوں  
میں ہے کہ وہ خوشبو یا نہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو امام بخاری نے وصل کیا ۱۴ منہ



النَّعَامُ وَلَا الْبَرَارِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدُ لَيْسَتْ

لَهُ عُلَايَ فَلَيْلَبِسَ الْخَفَّيْنِ وَلَيَقْطَعَنَّ أَسْفَلَ مِنْ  
الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِمَّا زَعَفَرَانٌ وَلَا  
النُّرْسُ وَلَا تَقْنَعُوا الْمِرَاةَ الْمُحْرَمَةَ وَلَا تَلْبَسُوا  
الْفَقَّازِينَ تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ وَاسْمُ عَيْلِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَقِبَةَ وَجَوْبَرِيَّةُ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَالْفَقَّازِ  
وَالْفَقَّازِينَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَلَا وَرْسٌ وَكَانَ يَقُولُ  
وَلَا تَتَّقِبْ الْمُحْرَمَةَ وَلَا تَلْبَسِ الْفَقَّازِينَ وَقَالَ مَالِكٌ  
عَنْ تَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ لَا تَتَّقِبِ الْمُحْرَمَةَ وَتَابَعَهُ  
لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ

۱۷۳۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَصَّتْ بِرَجُلٍ مُحْرَمٍ تَأْتِيهِ  
فَقَتَلَتْهُ فَأَتَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلَا تَغْطُوا رَأْسَهُ

وَلَا تَقْرُبُوهُ طَيِّبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهْلُ

**بَابُ ۵۱۱** الْغُتْسَالِ لِلْمُحْرِمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَتَمَ وَلَمْ يَزَلِ ابْنُ عُمَرَ

وَتَابَعَهُ يَا حَلِيقُ بَأْسًا

منہ پر نقاب نہ ڈالے نہ دستا نہ پہنے۔

لیث کے ساتھ اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ اور اسمعیل بن  
ابراہیم بن عقبہ اور جوبیریہ اور ابن اسحاق نے بھی روایت کیا۔ ان  
کی روایتوں میں نقاب اور دستاؤں کا ذکر ہے۔ اور عبد اللہ  
کی روایت میں وَلَا وَرْسٌ ہے۔ نیز یہ کہ وہ کہتے تھے، محرم عورت  
نقاب نہ ڈالے اور نہ دستا نہ پہنے۔ اور امام مالک نے بخاری  
نافع، ابن عمرؓ روایت کیا کہ محرم نقاب نہ ڈالے اور لیث ابن ابی  
سلیم نے مالک کی طرح روایت کیا

از قتیبہ از جریر از منصور از حکم از سعید بن جبیر ابن عباسؓ  
کہتے ہیں ایک محرم کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی اور اسے مار  
ڈالا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا،  
اسے غسل اور کفن دو۔ لیکن اس کا سر نہ چھپاؤ نہ اس کو خوشبو لگاؤ۔  
کیونکہ وہ قیامت کے دن تلبیہ (لبیک) کہتے ہوئے اٹھے گا

## باب ۵۱۱ محرم کا غسل کرنا

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ محرم حمام  
میں جاسکتا ہے۔ اور ابن عمرؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ  
نزدیک محرم کو بدن کھجلا نا جائز ہے۔

ابن عمرؓ کی روایت کو انسؓ نے اور اسمعیلؓ کی روایت کو ملی بن محمد مہریری نے قویٰ میں اور جوبیریہ کی روایت کو ابویعلیٰ نے اور ابن اسحاقؓ کی روایت کو امام احمد نے ومنیٰ کیا۔ ۱۲۷۱ منہ ۱۲  
عبد اللہؓ کی روایت کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی سند میں ومنیٰ کیا اور انسؓ اور قطنیؓ نے بھی گمان کی روایت میں صرف یہ روایت ہے عبد اللہؓ بن عمرؓ کا یہ قول نہ کہ وہ نہیں ہے کہ عمرؓ عورت  
نقاب نہ ڈالے اور نہ دستا نہ پہنے ۱۲۷۲ منہ ۱۲ امام مالکؓ کی روایت میں موجود ہے اور امام مالک نے صرف عبد اللہؓ کے قول کو نکالا ۱۲۷۳ منہ ۱۲ یعنی موقوفہ مگر لیسٹ کی روایت کس نے نکالی یا مذکور  
نے بیان نہیں کیا ۱۲۷۴ منہ ۱۲ یعنی ابی اسحاقؓ کی حالت میں جس حالت میں لڑے مطلب یہ ہے کہ اس کا احرام باقی ہے دوسری روایت میں ہے اس کا منہ مت ڈھائیوں حافظ نے کہا مجھے اس شخص کا نام معلوم  
نہیں ہوا بعضوں نے اس کا نام طاہر بن عبد اللہؓ بیان کیا۔ حالانکہ یہ وہم ہے کیونکہ طاہر بن عبد اللہؓ بن عمرؓ کا حضرت عائشہؓ سے کہیں پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ ان کی ماں صفیہؓ  
ابن عمرؓ سے پیدا ہوئی تھیں مگر اختلاف میں نہ تھا۔ اور طاہر بن عبد اللہؓ ایک صحابی بھی ہیں لیکن وہ آؤٹ سے گزر نہیں گئے وہ حضرت عمرؓ کی خلافت میں مرے ہیں ۱۲۷۵ منہ ۱۲ ابن عمرؓ  
نے کہا محرم کو غسل جنابت بالاجماع درست ہے لیکن غسل صفائی اور پاکیزگی میں اختلاف ہے امام مالکؓ نے اس کو مکروہ جانتے کہ محرم اپنا سر لانی میں ڈالے اور دو طہا میں ناف سے روایت ہے کہ عبد اللہؓ  
ابن عمرؓ احرام کی حالت میں اپنا سر نہیں دھرتے تھے لیکن جب احتلام ہوتا تو دھوتے ۱۲۷۶ منہ ۱۲ ابن عمرؓ کی روایت قطنیؓ اور یحییٰؓ نے نقل کیا ۱۲۷۷ منہ ۱۲ ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ عبد اللہؓ  
ابن عمرؓ احرام کی حالت میں اپنا سر نہیں دھرتے تھے لیکن جب احتلام ہوتا تو دھوتے ۱۲۷۸ منہ ۱۲ ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ عبد اللہؓ ابن عمرؓ احرام کی حالت میں اپنا سر نہیں دھرتے تھے لیکن جب احتلام ہوتا تو دھوتے ۱۲۷۹ منہ ۱۲

۱۷۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ حَنِينٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ لَيْسَ

ابْنُ هُجْرَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عَبَّاسٍ يُغْسِلُ الْمُحْرَمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْيَسُودِيُّ يُغْسِلُ

الْمُحْرَمُ رَأْسَهُ فَإِنْ سَلَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي

أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَوَحَّدَهُ ثُمَّ يُغْتَسِلُ بَيْنَ الْقُرَيْنِ

وَهُوَ يُسْتَرِيثُ وَيُحِبُّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا

فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَنِينٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ

اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ سَأَلَكُمُ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرَمٌ قَوَّمَ

أَبُو أَيُّوبَ يَدَكَ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاطَاكَ حَتَّى يَدَايِ

رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ لَا نَسَانِ يَصُبُّ عَلَيْهِ أَصْبَبُ وَصَبَّ

عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهَيْبَةٍ

وَأَذْبَرُ قَالَ هَكَذَا أَرَأَيْتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**بَابُ** لُبْسِ الْمُحْتَلِينَ لِلْمَحْرَمِ

إِذَا لَبَسَ الْمُحْتَلِي الثَّعْلَيْنِ

۱۷۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ سَمِعْتُ

ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْطَبُ بِعَرَفَاتٍ مَنْ لَبَسَ الثَّعْلَيْنِ

فَلَيْسَ بِالْمُحْتَلِي وَمَنْ لَبَسَ ثَوْبًا أَرَأَيْتَهُ لَبَسَ ثَوْبًا وَنَبِلَ

لِلْمَحْرَمِ

۱۷۲۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

أَبْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ أَنَّ مَالِكًا ابْنَ أَبِي بَكْرٍ

ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنِينٍ (ان کے والد کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن

عباس اور یسویں محرم نے ابواء کے مقام پر اختلاف کیا عبد اللہ

ابن عباس کہتے تھے محرم اپنا سر دھو سکتا ہے۔ مسور کہتے تھے نہیں

دھو سکتا۔ آخر ابن عباس نے مجھے ابوالیوب انصاری کے پاس

بجھا۔ میں نے دیکھا وہ کنوئیں کی دو لکڑیوں کے درمیان غسل فرما رہے

ہیں۔ ایک کپڑے سے پردہ کر کے میں نے سلام کیا۔ انہوں نے پوچھا

کون ہو؟ میں نے کہا عبد اللہ بن حنین۔ آپ کے پاس ابن عباس

نے یہ مسئلہ پوچھنے کے لئے بھیجا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحالت

احرام اپنا سر کیسے دھوتے تھے؟ یہ سن کر ابوالیوب نے اپنا ہاتھ پردے پر

رکھا اسے نیچا کیا۔ حتیٰ کہ میں ان کا سر دیکھنے لگا۔ پھر ایک آدمی سے کہا جو

ان پر پانی بہا رہا تھا، پانی ڈال! اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا۔ انہوں

نے دونوں ہاتھوں سے سر کو بلایا۔ آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ پھر

فرمایا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا

**باب** محرم کو جو تیاں نہ ملیں تو

مونے پہننے۔

۱۷۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ سَمِعْتُ

ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْطَبُ بِعَرَفَاتٍ مَنْ لَبَسَ الثَّعْلَيْنِ

فَلَيْسَ بِالْمُحْتَلِي وَمَنْ لَبَسَ ثَوْبًا أَرَأَيْتَهُ لَبَسَ ثَوْبًا وَنَبِلَ

لِلْمَحْرَمِ

۱۷۲۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنِينٍ (ان کے والد کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس اور یسویں محرم نے ابواء کے مقام پر اختلاف کیا عبد اللہ ابن عباس کہتے تھے محرم اپنا سر دھو سکتا ہے۔ مسور کہتے تھے نہیں دھو سکتا۔ آخر ابن عباس نے مجھے ابوالیوب انصاری کے پاس

بجھا۔ میں نے دیکھا وہ کنوئیں کی دو لکڑیوں کے درمیان غسل فرما رہے ہیں۔ ایک کپڑے سے پردہ کر کے میں نے سلام کیا۔ انہوں نے پوچھا کون ہو؟ میں نے کہا عبد اللہ بن حنین۔ آپ کے پاس ابن عباس نے یہ مسئلہ پوچھنے کے لئے بھیجا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحالت احرام اپنا سر کیسے دھوتے تھے؟ یہ سن کر ابوالیوب نے اپنا ہاتھ پردے پر رکھا اسے نیچا کیا۔ حتیٰ کہ میں ان کا سر دیکھنے لگا۔ پھر ایک آدمی سے کہا جو ان پر پانی بہا رہا تھا، پانی ڈال! اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا۔ انہوں نے دونوں ہاتھوں سے سر کو بلایا۔ آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ پھر فرمایا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا

ابن سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِمُحَمَّدٍ مِنَ النَّبِيِّ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الشَّرَاطِيلَ وَلَا الْبُرْأْسَ وَلَا تَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا دُرُسٌ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَغْلِيكَ فَلْيَلْبَسِ الْخَفَيْنِ دَلِيْقُطَهُمَا حَتَّى يَكُونَ آسِفًا مِنَ الْكُغْبَيْنِ -

**باب ۱۱۶۱** إِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ الشَّرَاطِيلَ -

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَدَمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ الشَّرَاطِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ تَغْلِيكَ فَلْيَلْبَسِ الْخَفَيْنِ -

**باب ۱۱۶۲** لُبْسُ السَّلَاحِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ إِذَا اخْتَلَعَ الْعُدُوَّ وَلَبَسَ السَّلَاحَ وَافْتَدَى لَمْ يَتَأْتِ بِعَمَلٍ فِي الْقُدَّةِ -

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَءِيلَ عَنْ أَبِي رَاسِحٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَا بَنِي أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوا يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَامَتْ لَهُمْ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحًا وَلَا فِي الْقَرَابِ -

**باب ۱۱۶۳** دُخُولُ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ محرم کون سے کپڑے پہنے۔ تو آپؐ نے فرمایا قمیص، عمامہ، پاجامہ، کشتوپ یا بارانی کوٹ، اور نہ زعفران یا ورس لگا کر پہنے۔ اگر چوتیاں نہ ملیں، تو موزے پہن لے اور انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کر لے۔

**باب** اگر تہ بند نہ ملے تو پا جامہ پہن لے

(از آدم از شعبہ از عمرو بن دینار از جابر بن زید) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عرفات میں خطبہ دیا۔ فرمایا جسے تہ بند نہ ملے، وہ پا جامہ پہنے اور جسے جوتان نہ ملے، وہ موزے پہنے۔

**باب** محرم کا ہتھیار لگانا

عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر دشمن کا خطرہ ہو تو ہتھیار لگا لے۔ اور فدیہ دے لیکن عکرمہ کے سوا کسی نے نہیں کہا کہ فدیہ

(از عبید اللہ از اسرائیل از ابی اسحاق) براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ میں عمرہ کیا۔ مکہ والوں نے آپؐ کو مکے میں داخل نہ ہونے دیا۔ آخر آپؐ نے ان سے اس شرط پر صلح کی کہ مکہ میں ہتھیار نیام میں رکھ کر داخل ہوں گے۔ (نسکی) تموار لے کر نہیں جائیں گے)

**باب** مکہ اور حرم میں بغیر حرام داخل ہونا

اسلمہ امام احمدی حدیث کے ظاہر پر عمل کر کے یہ حکم دیا ہے کہ جس محرم کو تہ بند نہ ملے وہ پا جامہ اور جس کو چوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور پا جامہ کا پھاٹکا اور دوتوں کا پھاٹکا نہ لگائیں اور مجبور ملے ان کے نزدیک ضروری ہے۔ اگر کسی طرح پہن لے گا تو اس پر فدیہ لازم ہوگا ۱۲ منہ سکہ مافقہ نے کہا عکرمہ کا یہ اثر محرم کو موصلاً نہیں لا اس مندرجہ جن ہماری سے نقل کیا انہوں نے محرم کو تموار یا باندھنا مکہ ۵ بجھا ۱۲ منہ



۴۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْأُذَيْنَةِ عَنْ تَائِبَةَ بِنْتِ خُزَيْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جَبَّةٌ أَمْرٌ مُسْفَرٌ أَوْ خَوْفٌ كَانَ عَمْرٌ يَقُولُ لِي مُجْتَرِدًا أَنْزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيَ أَنْ تَرَاهُ فَانْزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سَوَّى عَنْهُ فَقَالَ اصْنَعْ فِي عَمْرٍاءَ مَا تَصْنَعُ فِي مُحَمَّدٍ وَصَلَّى رَجُلٌ يَدَّ رَجُلٍ يَقْنِي فَأَنْزَعُ فَنَنْتِيهِ فَأَبْطَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الْمَحْرَمِ يَتَوَدَّعُ  
وَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَدَّى عَنْهُ بَقِيَّةُ الْحَجِّ

۴۳۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَأْسِهِ قَوْصَتُهُ أَوْ قَالَ قَاقَصَتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَاسِدٍ وَكَقِفُوهُ فِي تَوْبَيْنِ أَوْ قَالَ تَوْبَيْنِ وَلَا تَحْطُوهُ وَلَا تُحْمِزُوا أَنَا سَأَفَاتُ اللَّهُ بِبَعْثِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَكُونُ

۴۳۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَأْسِهِ قَوْصَتُهُ أَوْ قَالَ قَاقَصَتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَاسِدٍ وَكَقِفُوهُ فِي تَوْبَيْنِ وَلَا تَحْطُوهُ وَلَا تُحْمِزُوا

از ابو الولید از ہمام از عطاء از صفوان بن یعلیٰ (یعنی نے) کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ایک شخص حاضر تھا ہوا اس کے کرتے میں زرد خوشبو یا اور اسی طرح کا نشان تھا حضرت عمرؓ مجھ سے کہتے تھے تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نزول وحی کے وقت دیکھنا چاہتے ہو۔ غرضیکہ آپؐ پر وحی اتری۔ پھر وہ کیفیت زائل ہو گئی۔ آپؐ نے فرمایا عمرہ میں بھی وہی کر جولینے حج میں کرتا ہے۔ ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا اس نے ہاتھ کھینچا تو دوسرے کا دانت نکل آیا۔ آپؐ نے اس کا بدلہ کچھ نہ دلایا

باب محرم اگر عرفات میں انتقال کر جائے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم نہیں دیا کہ متوفی کے حج کے باقی ماندہ ارکان اس کی طرف سے ادا کئے جائیں

از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از عمرو بن دینار از سعید بن جبیر ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک بار ایک شخص عرفات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ٹھہرا ہوا تھا۔ اچانک اپنی اونٹنی سے گر اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانی اور پیر کا کے پتوں سے غسل دو اور اسے کفنا دو دو کپڑوں میں۔ اسے خوشبو مت لگاؤ نہ ہی اس کا سر ڈھانپو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اٹھائے گا تو یہ لبیک پکارتا ہوا اٹھ گیا۔ (جیسے آج یہ حج میں ہے اسی شان سے)

از سلیمان بن حرب از حماد از ایوب از سعید بن جبیر ابن عباسؓ نے فرمایا ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا۔ (یعنی آپؐ نے جب حج کیا اور عرفات میں وقوف فرمایا تو وہ بھی شامل تھا) اچانک وہ اپنی اونٹنی سے گر گیا اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے پانی اور پیروں کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفنا دو۔ اسے خوشبو مت





۱۷۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْهُمَا يَقُولُ لِعَبَّاسٍ أَوْحَدَ مَنِ الْمَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الشَّعْرِ مِنْ جَمْعٍ بَلْبِلٍ

۱۷۴۰- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَاهِبٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

ابْنَ عَبَّاسٍ فِي اللَّهِ عَنْهُمْ قَالَ أَقْبَلْتُ وَقَدْ نَاهَيْتُ

أَحْمَدَ أَسِيرَ عَلَى أَنِّي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَأَرَمْتُ بَصِلِي بِمَنْ حَتَّى سِرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ

الصَّفِّ الْأَوَّلِيِّ ثُمَّ نَزَلَتْ عَنْهَا فَتَوَقَّعْتُ وَصَفَّقْتُ مَعَ

النَّاسِ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

يُوسُفُ بْنُ أَبِي شَاهِبٍ عَمِّي فِي حُجَّةِ الْوُدَاعِ

۱۷۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

حاتم بن إسماعيل عن محمد بن يوسف عن الشَّاذِلِيِّ

أَبِي زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ فِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَنَا ابْنُ سَبْعٍ سِنِينَ -

۱۷۴۲- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَلَّاتَةَ أَخْبَرَنَا الْقِسْمُ

ابْنُ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ

عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِلشَّاذِلِيِّ ابْنِ زَيْدٍ وَكَانَ قَدْ

سَجَّ بِرَأْسِهِ فِي نَقْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ الْحَجِّ الْبَيْتِ وَقَالَ فِي

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ

(أبو النعمان) از حماد بن زید از عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی زید

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سامان

کے ساتھ مزدلفہ سے رات ہی کو منیٰ بھیج دیا۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

جج میں شامل تھے)

(از اسحاق از یعقوب بن ابراہیم از شہاب بن ابی شہاب از ابن عباس

از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبّاس بن مسعود) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ

عنہما کہتے ہیں۔ میں ایک گدھی پر سوار منیٰ میں آیا۔ ان دنوں میں

بالغ ہونے والا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں کھڑے ہوئے

نماز پڑھا رہے تھے۔ میں تھوڑا سا پہل صف کے آگے بھی گزر گیا۔ پھر

گدھی سے اترا وہ چرتی رہی۔ میں لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے پیچھے صف میں شریک ہو گیا۔ یونس نے ابن شہاب

سے یوں روایت کیا کہ یہ واقعہ منیٰ میں حجۃ الوداع کے موقع

پر ہوا

(از عبد الرحمن بن یونس از حاتم بن اسماعیل از محمد بن یوسف) سنا

ابن زید نے کہا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرایا گیا

جبکہ میں سات سال کا تھا۔

(از عمرو بن زرارۃ از قاسم بن مالک از جعید بن عبد الرحمن)

عمرو بن عبد العزیز سائب بن زید سے کہہ رہے تھے، حضرت سائب

وہ صحابی ہیں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سامان میں

(یعنی بال بچوں میں) حج کرایا گیا تھا۔

باب عورتوں کا حج کرنا

(امام بخاری کہتے ہیں۔ ہم سے احمد بن محمد نے بحوالہ

ابو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دونوں نابالغ تھے۔ باوجود اس کے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ امام بخاری نے باب کا مطلب اس حدیث

سے ثابت کیا ۱۲۱۱ھ اس روایت میں یہ بیان نہیں کیا کہ عمرو بن عبد العزیز نے سائب سے کیا کہا اور سائب نے کیا جواب دیا اس کا بیان دوسری روایت میں ہے کہ عمرو بن

عبد العزیز نے سائب سے مذکور مقدار روایت کی ۱۲۱۱ھ



أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَذْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ لَا زَوَاجَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْخُرُوجِ جَمْعًا قَبْلَ مَعْمَرِ بْنِ عُثْمَانَ  
ابْنِ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ  
حَدَّثَنَا جَبِيْبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ  
بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَغْزُوا وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ  
فَقَالَ لَكُنَّ أَحْسَنَ الْجِهَادِ وَأَجْمَلُهُ الْحَجُّ مَبْرُورٌ  
فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا أَدْعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّعَمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ  
زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي مُعَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا نُسَافِرُ الْمَدَاةَ إِلَّا مَعَ ذِي نَحْمٍ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا  
رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا نَحْمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَرَأَيْتُمْ  
أَنْ أَخْرَجَ فِي جَيْشٍ كَذَا وَكَذَا أَوْ مَرَّ فِي تَرِيدٍ الْحَجِّ  
فَقَالَ أَخْرَجْ مَعَهَا

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَضِيَ  
عَنْهُ أَخْبَرَنَا جَبِيْبُ بْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ ابْنِ عَطَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

ابراہیم، ان کے والد سعد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبد الرحمن  
ابن عوف، روایت کیا کہ ناریق اعظم نے اہمات المؤمنین  
کو حج کرنے کی اجازت دی۔ ان کے ساتھ حضرت عثمان بن  
عفان اور حضرت عبد الرحمن بن عوف کو بھیجا۔

(از سید ابوالواحد زحیب بن ابی عمرہ از حضرت عائشہ بنت  
طلحہ) حضرت عائشہؓ ام المؤمنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا  
یا رسول اللہ! کیا ہم غزوہ اور جہاد کریں آپ کے ساتھ؟ فرمایا تم  
عورتوں کا بہترین اور عمدہ ترین جہاد حج ہے۔ وہ حج جو مقبول ہو  
حضرت عائشہؓ کہتی تھیں۔ میں تو اس ارشاد نبویؐ کو سننے کے  
بعد کبھی نہ چھڑوں گی۔

(از ابوالنعمان از حماد بن زید از عمرو ابی الوعب یعنی ابن عباسؓ  
کے غلام، ابن عباسؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
عورت اپنے محرم رشتہ دار کے ساتھ ہی سفر کرے۔ اور عورت کے پاس  
کوئی مودنہ جائے مگر جب اس عورت کے پاس اس کا محرم موجود ہو  
ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں فلاں لشکر کے ساتھ جہاد  
کی غرض سے، نکلنے والا ہوں اور میری بیوی حج کو جانا چاہتی ہے۔ آپ  
نے فرمایا۔ اپنی عورت کے ساتھ جا۔

(از عبدان از یزید بن زید از جہیب معلم از عطاء) ابن عباسؓ  
کہتے ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج کر کے واپس آئے تو اہل  
انصاریہ سے فرمایا تو حج کے لئے کیوں نہیں گئی؟ وہ کہنے لگی۔ فلاں کباب

سہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بیبیاں حج گوئیں مگر حضرت سودہ اور حضرت زینبؓ وہاں تک پہنچے مقام سے کہ تکلیف پہنچے کہ وہ دو تھکا کر آپ کی بیبیوں کو حج کیلئے  
نکالیں یا نہیں پھر انہوں نے اجازت دی وہ نگہبانی کے لئے حضرت عثمانؓ کو ساتھ کر کے کعبہ کے گرد گھومتی ہیں ان بیبیوں نے حج کیا کہ یہودوں پر سوار تھیں ان پر چادریں پڑی ہوئی تھیں ۱۲ منہ  
کے تھیں جہاں کے لئے نکلنا تم پر واجب نہیں ہے جیسے مردوں پر واجب ہے اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عورتیں مکہ میں کے ساتھ نہ جائیں بلکہ جاسکتی ہیں کیونکہ ہم عطیہ کی حدیث میں  
ہے کہ ہم جہاد میں نکلے تھے اور ان عورتوں کی دعا وغیرہ کرتے تھے اور آپؐ ایک عورت کو لیا کرتے تھے کہ مجاہدین کے ساتھ شہید ہوں گی ۱۲ منہ اس روایت میں مطلق سفر نہ کرنا چھوڑی  
دعا تھیں انہیں دن اور دو دن اور ایک دن کے سفر کی تفریح ہے۔ بہر حال ایک دن کی راہ سے کہ عورت بغیر محرم کے جاسکتی ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبلؓ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو خانہ  
یا دوسرا کوئی محرم رشتہ دار نہ ملے تو اس پر حج واجب نہیں ہے جنہیں کابھی یہی قول ہے لیکن شافعیہ اور مالکیہ معتبر اور حنفیوں کے ساتھ حج کے لئے جانا جائز رکھتے ہیں ۱۲ منہ

تَحْتَهُ قَالَ رَأَى سَنَانِ الْأَضَارِيَةِ مَا مَنَعَكَ مِنْ الْحَجِّ  
قَالَتْ أَبُوفُلَانٍ تَغْفِي زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَاصِغَانِ حَجَّ  
عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ لِيَبْقَى أَرْضَنَا لَنَا قَالَ فَإِنْ عَمَرَتْ  
فِي رَهْضَانٍ تَغْفِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِيَ رَوَاهُ أَبُو جَرْدٍ  
عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَطَاءٍ  
عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

۱۷۴۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَبِي حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ قُرَّةَ مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا سَعِيدٍ وَقَدْ عَزَمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثِنْتَيْ عَشْرَةَ عَزْوَةً قَالَ أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبَنِي وَأَفْشَيْتُ أَنْ لَا تَسْأَلَ امْرَأَةً  
مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو عَهْدٍ وَلَا  
صَوْمُ يَوْمَيْنِ بَعْدَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى وَالصَّلَاةُ بَعْدَ الْفِطْرِ  
بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الشَّمْسِ  
حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ  
مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى -

## بَابُ مَنْ تَزَلُّوا فِي الْمَشْيَةِ إِلَى الْمَكَّةِ

۱۷۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَرَارِيُّ عَنْ  
مُحَمَّدِ الطَّوِيلِ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا

(میرا خاندان) کے پاس پانی لانے کے دواؤں تھے۔ ایک پر وہ خروج  
کو گیا اور دوسرا ہماری زمین میں پانی پہنچاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا رمضان  
میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔ اس حدیث کو ابن جریر  
نے بھی عطا سے روایت کیا بحوالہ ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نیز عبد اللہ نے بحوالہ عبد الکرم، عطاء، جابر آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی ہے

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از عبد الملک بن عمیر از زیاد کے غلام  
قرنہ) ابوسعید خدری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ عزوات  
کئے۔ وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سُنیں۔  
یا راوی نے کہا ابوسعید چار باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے  
تھے۔ وہ کہتے تھے یہ باتیں مجھے بہت پسند آئیں۔ ایک یہ کہ کوئی عورت بغیر  
خاوند یا محرم رشتہ دار کی ہمراہی کے دودن کا سفر نہ کرے۔ دوسرے یہ کہ  
عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ تیسرے عید کے  
بعد غروب شمس تک اور فجر کے بعد طلوع شمس تک نماز نہ پڑھنا چاہیے چوتھے  
تین مسجدوں کے علاوہ اہتمام سفر زیارت مقامات مقدسہ نہ کیا جائے  
اور وہ تین مساجد یہ ہیں مسجد حرام، میری مسجد اور مسجد اقصی

## بَابُ كَيْفَ تَكُنْ بِحَيْثُ يَدُوكِ فِي الْمَشْيَةِ إِلَى الْمَكَّةِ

(از ابن سلام از فرزندی از حمید طویل از ثابت) حضرت انس سے  
روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضعیف بوڑھے کو اپنے  
دوبیٹوں کے سہارے چلتے ہوئے دیکھا۔ دریافت فرمایا اسے کیا ہوا؟

۱- یعنی ابوسنان جیسے اوپر لکھ چکے ہیں ۱۲ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ اس کو ابن ماجہ نے وصل کیا۔ امام بخاری کا مطلب ان  
سندوں کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ راویوں نے اس میں عطا پر اختلاف کیا ہے ابن ابی لیلیٰ اور یعقوب بن عطاء نے بھی جناب مسلم اور ابن جریر کی طرح روایت کی ہے مسلم مہارک  
عبد الکرم کی روایت شاذ ہے اور اعتقاد کے قابل نہیں ۱۸ منہ ۱۷ منہ ۱۶ منہ ۱۵ منہ ۱۴ منہ ۱۳ منہ ۱۲ منہ ۱۱ منہ ۱۰ منہ ۹ منہ ۸ منہ ۷ منہ ۶ منہ ۵ منہ ۴ منہ ۳ منہ ۲ منہ ۱ منہ  
حج سوار ہو کر مکہ پہنچنے کے لئے اس لئے سوار ہوئے کا حکم دینے یا کہ اس کو پہنچنے کی طاقت نہ تھی ۱۲ منہ

يُمَا دِي بَيْنَ ابْنَيْهِ وَقَالَ وَمَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرْنَا  
يَمْنَيْنِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَنْ تَعَذُّبٍ هَذَا أَنْفُسَهُ لَغِيثٌ  
أَمَرَ أَنْ يَرْكَبَ

۱۷۴۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هَاشِمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي  
سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيلَةَ خَبَرَهُ  
أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرْتُ  
أُحْقِقُ أَنْ تَمْنِي إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَأَمْرَتُنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ  
لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ تَنْتِ وَلَمْ تَرْكَبِ قَالَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ  
لَا يَمَارِقُ عَقْبَةَ

۱۷۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ  
يَحْيَى بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ ابْنِ الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

انہوں نے کہا اس نے نذرمانی ہے کہ بیت اللہ تک پیدل جائے گا۔  
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس چیز سے بے نیاز ہے، کہ شخص اپنے آپ کو  
عذاب دے اور حکم فرمایا کہ وہ سوار ہو جائے

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از ابن جریج از سعید  
ابن ابی ایوب از یزید بن ابی حبیب از ابو الخیر) عقبہ بن عامر کہتے ہیں  
میری بہن نے نذرمانی کہ وہ بیت اللہ تک پیدل جائے گی اور مجھے  
کہا کہ میں یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں۔  
چنانچہ میں نے آپ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا وہ پیدل بھی چلے  
اور سوار بھی ہو۔

یزید کہتے ہیں کہ ابو الخیر ہمیشہ عقبہ کے ساتھ رہتے تھے

(از ابو عاصم از ابن جریج از یحییٰ بن ایوب از یزید از ابو الخیر)  
عقبہ نے یہی حدیث بیان کی

## فُضَائِلُ بَدِينَةِ نَوْرَہ

### باب مدینے کے حرم کا بیان -

(از ابو النعمان از ثابت بن یزید از عاصم ابو عبد الرحمن حول  
از انسؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کا حرم یہاں  
سے (جبل نمیر سے) وہاں (ثور) تک ہے۔ اس کا درخت نہ کاٹا  
جائے۔ اس میں کوئی بدعت نہ کی جائے۔ جو کوئی بدعت پیدا کرے  
اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے

### باب حرم المدینۃ

۱۷۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ  
يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَامِرُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَحْوَلُ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَن كَذَّأ إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا  
وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ مَّنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ  
لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

۱۔ مدینہ کے حرم کا یہی حکم وہی ہے جو مکہ کے حرم کا ہے صرف جزا لازم نہیں آتی امام مالک و شافعی و احمد  
نزدیک اس کا حکم مکہ کے حرم کا سا نہیں ہے بلکہ وہاں کا درخت کاٹنا اور وہاں کا شکار مارنا درست ہے۔ ۲۔ شجرہ اور عمارتیں ملکہ کی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے یا کسی  
پر کسی کو جائے دیوے میں لینے یہاں آتا ہے معاذ اللہ بدعت ایسی بری ہے کہ آدمی بدعت کو جائے دینے سے ملعون ہو جائے ۱۲ منہ ۳۰۰ حافظ نے کہا اس حدیث سے یہ  
مکمل ہے کہ اگر ہر عامی اور قساور پلنت کر سکتے ہیں لیکن فاسق معین پلنت کرنا اس سے ثابت نہیں ہوتا ہے بدعت سے اور قلم ہے اور لعنت سے غلاب و کافرانہ لہذا

۱۷۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو مَعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

عَنْ أَبِي لَيْثٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَمْرِي بِهَا الْمُسْجِدُ قَالَ يَا بَنِي النَّبِيِّ إِنِّي أَسْرُي فَقَالُوا لَا تَطْلُبْ ثَمَنَهُ إِلَّا وَاللَّهِ قَامَ بِقُبُورِ الشُّرَكَاءِ فَذَبِثَتْ ثُمَّ بِالْخَوْفِ سَوِيَتْ وَيَا لَتُخْلِ فَطُغْمَ فَصْفَا الْفَتْلَ قَبْلَةَ الْمُسْجِدِ -

۱۷۵۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَمَ مَا بَيْنَ لَا بَنِي الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي قَالَ وَآلِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنْ الْحَرَمِ ثُمَّ التَفَتَ فَقَالَ بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ -

۱۷۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَدْنَا نَبِيًّا إِلَّا كَرَأْبِ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ حَرَمَ مَا بَيْنَ عَدْنَا إِلَى الْكَلْبِ مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَّثًا أَوْ أَدْوَى مُحَدَّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَدَقٌ وَلَا عَدْلٌ وَقَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدٌ مِمَّنْ أَحْقَرُ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَدَقٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنٍ مَوْلَانِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ

(ابو معمر از عبد الوارث از ابوالنجاح) حضرت انس فرماتے

ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور مسجد بنانے کا حکم دیا، تو فرمایا اے بنی ارحمہ بنی مدینہ کی قیمت لے لو۔ انہوں نے کہا ہم اللہ سے اس کی قیمت لیں گے۔ پھر آپ کے حکم سے مشرکین کی قبریں کھود کر پھینک دی گئیں۔ کورا کرکٹ برابر کیا گیا۔ کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے۔ اور مسجد میں قبلے کی طرف رکھ دیئے گئے

(ابو اسماعیل بن عبد اللہ از بردش از سلیمان از عبد اللہ از سعید

مقبری) ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ کے دو نو سنگلاخ میدانوں کا دریا فی حصہ میری زبان پر حرم مقرر کیا گیا۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس تشریف لائے۔ فرمایا اے بنی حارثہ! میرے خیال میں تم حرم کے باہر ہو گئے۔ پھر دیکھ کر فرمایا۔ نہیں! تم حرم کے اندر ہی ہو۔

(ابو محمد بن اشاد از عبد الرحمن از سفیان از اعلمش از ابراہیم تیمی

از الوشس) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میرے پاس تو اللہ کی کتاب ہے اور یہ کاغذ اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عاشر پہاڑ سے لے کر یہاں تک مدینہ حرم ہے۔ جو کوئی یہاں بدعت پیدا کرے یا بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت۔ نہ اس کی نفل قبول نہ فرض۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمانوں میں سے کسی کا بھی عہد کافی ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کا عہد توڑے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب مسلمانوں کی لعنت ہے نہ اس کے نفل قبول ہوں گے نہ فرض۔ اور جو شخص اپنے مالک کو چھوڑ کر اس کی اجازت کے بغیر دوسرے کو مالک بنائے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے نہ اس کے نفل قبول ہوں گے

وَاللَّهُ تَعَالَى وَالْكَاسِرُ لِحُجَّتَيْنِ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صُفْرٌ وَلَا عَمَلٌ

نہ فسر نہ

### باب ۴۳۱ فضل المَدِينَةِ وَرَأَاهَا نَبِيُّ الْكَاسِرِ

۱۷۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ ابْنَ يَسَافٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ بِقَرْنَيْكَ عَلَى الْقُدْوَى يَقُولُونَ يَا بُرَيْدُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ يَنْفَعِي الْكَاسِرَ كَمَا يَنْفَعِي لَيْكِلَيْكَ مُحَمَّدٌ الْمُحْدِيدُ

### باب ۴۳۲ الْمَدِينَةُ طَابَةُ

پاکیزہ خصال، زمین عمدہ مال

۱۷۵۵- حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي مُعَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثُبُورِ فَحَةٍ أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةُ

### باب ۴۳۳ لَا بَقِيَ الْمَدِينَةُ

۱۷۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الْغُطْبَاءَ بِالْمَدِينَةِ تَرْتَعَمُ مَا ذَعَرْتُهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهِمَا حَرَامٌ

### باب ۴۳۴ مَدِينَةُ كَفَضَائِلَ مَدِينَةٍ مَرَّةً لَوْ كُنَّا كُنَّا نَتَابِعُ

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از یحیی بن سعید از ابوالحباب سعید ابن یساف) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - مجھے اُس بستی میں جانے کا حکم ہوا جو دوسری بستیوں کو کھا جائیگی (ان کا صدر مقام اور دار الحکومت بنے گی) لوگ سے تیرب کہتے ہیں فی الحقیقت اس کا نام مدینہ ہے مجھے لوگوں کو اس طرح سے نکال دیگی جیسے تجھی لوہے کا میل نکال دیتی ہے۔

### باب ۴۳۵ مَدِينَةُ كَانَامٍ طَابَةُ (پاک جگہ لوگ)

(از خالد بن مخلد از سلیمان از عمرو بن یحیی از عباس بن سہل بن ابی حمید) روئے سے مروی ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک سے لوٹ کر آئے۔ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا یہ طابہ ہے

### باب ۴۳۶ مَدِينَةُ كَانَامٍ سَنُكَلِّخُهَا مَدِينًا

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از سعید بن المسیب) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے - اگر میں مدینہ کے ہرن چرتے دیکھوں تو انہیں بھی نہ ڈراؤں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینے کی زمین دونوں سنگلاخ میدان کے وسط حرم شمار ہوتا ہے (وہاں شکار وغیرہ جائز نہیں جیسے مکہ میں)۔

لہ یعنی ان پر غالب ہوگی ان کا صدر مقام ادبائے تخت بن جائے گی یہ بنارت ایچ بالکل صحیح اور پوری ہوئی مدینہ ایک مدت تک ایران و عرب، مصر و شام اور توران کا پایہ تخت بنا اور خلفائے راشدین نے مدینہ میں رہ کر خلافت کی پھر بنو امیہ کے وقت میں شام یا یہ تخت ہوا اور عباسیہ کے وقت میں بغداد اور خلیفہ معتصم اللہ ہوا۔ اسی کا زوال سے اسلامی خلافت مٹ گئی اور سلطان بھوت کر لاک الگ گروہ بن گئے اور کافروں کی مراد پوری ہوئی انہوں نے مسلمانوں کو ہر جگہ مغلوب کر کے اپنی رعیت بنا لیا اور جو شہر اتحاد و اتفاق کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں میں قائم فرمایا تھا کہ وہ سب مل کر ایک قریشی خلیفہ کے تحت رہیں، اس کو کام نہیں، اس کو توڑ دیا۔ امام کے نہ ہونے سے تمام مسلمان بھوک کے دانوں کا لٹیر ہو گئے اور اعتبار نہیں۔ یا اللہ یہ تو مسلمانوں کو امام قائم کرنے کی توفیق ہے اور ان میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنا اور ان کو شرع محمدی کا پیر و پالنے۔ آمین یا رب العالمین ۱۲ مسئلہ طابہ اور طیبہ دونوں مدینہ کے نام ہیں کیونکہ وہاں کی تربت اور وہاں کے لوگ فرشتہ صمدت اور پاک بہرت ہیں ۱۲ مسئلہ

## بَابُ مَنْ نَغَبَ عَنِ الْمَدِينَةِ

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَتَرَكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْنَسُهَا إِلَّا الْعَوَافِ يُرِيدُ عَوَافِ السَّيِّئِ وَالطَّيِّبِ وَآخِرُ مَنْ يُغْنَسُ رَاغِبَانِ مِنَ مُزَيْنَةٍ يُرِيدُ أَنْ الْمَدِينَةَ يَنْعَقَانِ بِنَعْمٍ هَذَا قَوْلُهَا وَحَسْبُ حَقًّا إِذَا بَلَغَا ثَلَاثَةَ الْوُدَاعِ حَتَّى أَعْلَوْ جُوهَرًا

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَمُ الْيَمَنُ قِيَا فِي قَوْمٍ يُبْسُونَ فَيَحْتَكِلُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَمُ الشَّامُ قِيَا فِي قَوْمٍ يُبْسُونَ فَيَحْتَكِلُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَمُ الْعِرَاقُ قِيَا فِي قَوْمٍ يُبْسُونَ فَيَحْتَكِلُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

انہیں یہ معلوم ہے کہ مدینہ بود و باش کے لحاظ سے بہتر ہے۔

## بَابُ الْإِيمَانِ يَا رِزْلَا الْمَدِينَةَ

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ السُّدِّيِّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

## بَابُ جَوْشَخُصِ مَدِينَةٍ سَ نَفَرَتْ كَرِي

(از ابوالیمان از شعب ابی ہریرہ از سعید بن المسیب) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نیک لوگ مدینہ کو اچھے حال میں چھوڑ جائیں گے (قیامت کے قریب) پھر وہاں وحشی جانور درندہ پرند بسنے لگیں گے۔ آخر زمانہ میں مُزینہ کے دو چرواہے آئیں گے۔ تاکہ اپنی بکریاں ٹانگ لے جائیں۔ وہاں انہیں صرف وحشی جانور ملیں گے۔ جب ثقیفہ الوداع پہنچیں گے تو اوندھے منہ گریں گے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ہشام بن عروہ از عروہ از عبد اللہ بن زبیر) سفیان بن الزہری کہتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا پھر وہاں سے کچھ لوگ سواری کے جانور مانگتے ہوئے آئیں گے۔ اور اپنے اہل و عیال اور اطاعت کرنے والوں کو لاکر مدینہ سے لے جائیں گے حالانکہ اگر انہیں معلوم ہوتا تو مدینہ کی رہائش ان کے لئے بہتر تھی۔ اسی طرح شام فتح ہوگا۔ کچھ لوگ سواریاں مانگتے ہوئے آئیں گے اور اپنے اہل و عیال اور مطیعین کو سوار کر کے لے جائیں گے کاش انہیں یہ معلوم ہو کہ مدینہ ان کی رہائش کے لحاظ سے بہتر ہے۔ اسی طرح عراق فتح ہوگا۔ کچھ لوگ سواریاں لاکر آئیں گے اور اپنے گھر والوں اور اطاعت شعراؤں کو سوار کر کے لے جائیں گے کاش

## بَابُ الْإِيمَانِ مَدِينَةٍ سَمِطٌ كَرَّاجَةٌ

(از ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از عبد اللہ بن زبیر) ابن عبد الرحمن از حفص بن عاصم (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

لے یہ حال اخیر زمانے میں قیامت کے قریب ہوگا ۱۲ منہ ۷۵ بھی مرادیں گے پھر اس کے بعد قیامت قائم ہوگی ۱۲ منہ

حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْتِي زُلْزَالِي  
الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْتِي زُلْزَالَةُ الْجُحُومِ  
**بَابُ الْإِيمَانِ مَنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ**

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَخْبَرَنَا  
الْفَضْلُ عَنْ جُعَيْدٍ عَنْ عَاصِمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا أُنْصَاعَ كَمَا  
يُنْصَاعُ الْمُرُّ فِي الْمَاءِ

**بَابُ ۱۱۷۹ اطام المدینة**

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ سَمِعْنَا مِنْ حَدَّثَنَا  
ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ سَمِعَتْ أَسَامَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَى أَطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ يَرَوْنَ  
مَا أَدَى إِلَيَّ لَا رَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَهُ يَوْمَئِذٍ كَمَا  
الْقَطْرِ تَابَهُ مَعْرُوسٌ وَسَلَمٌ مِنْ كَيْدِ الزُّهْرِيِّ -

زہری سے روایت کیا ہے۔

**بَابُ ۱۱۸۰ لَا يُخْلُ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ**

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي زَيْدُ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان مدینہ میں سمٹ کر  
آجائے گا۔ جیسے سانپ اپنے بل میں سمٹ کر آجاتا ہے لہ

**باب ۱۱۷۹ اہل مدینہ کو دھوکہ دینے والوں پر گناہ**

(از حسین بن حرث از فضل از جعید) حضرت عائشہ بنت  
سعد کہتی ہیں میں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے،  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص  
مدینہ والوں سے مکرو فریب کرے گا وہ پانی میں نمک کی طرح  
گھل کر ختم ہو جائے گا

**باب ۱۱۸۰ مدینے کے مہلوں کا بیان**

(از علی از سفیان از ابن شہاب از عروہ) حضرت اسامہ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کی ایک گڑھی (اطام) پر  
چڑھے اور فرمایا۔ کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟  
میں تمہارے گھروں میں فتنوں کے مقامات اسی طرح دیکھ رہا ہوں جیسے  
بارش گرنے کی جگہ

سفیان کے ساتھ اس حدیث کو معمر اور سلیمان بن کثیر نے بھی

**باب ۱۱۸۰ دجال مدینے میں داخل نہ ہو سکے گا**

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از والدش یعنی  
سعد از جدش ابراہیم) ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینے میں دجال کا کوئی خطرہ نہ ہوگا۔ اس

۱۔ اس طرح اخیر زمانہ میں سچے مسلمان ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں چلے جائیں گے۔ قرطبی نے کہا حدیث سے یہ کہتا ہے کہ مدینہ فاطمہ کا محلِ حجت ہے اور ان کا اسلام بڑوں  
سے تالی ہے حافظ نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں تھا اور اب تو اس کے برخلاف مشاہیر ہوتا ہے جب فتنے اور فساد ظاہر ہو گئے  
میں ۱۲ منہ ۱۷۶۲۔ یہ دیکھنا یہ طریق کشف تھا اس میں تاویل کی ضرورت نہیں قسطلانی نے کہا یا دیکھئے سے علم مراد ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا  
پورا ہوا۔ مدینہ ہی میں حضرت عثمان و قتل کئے گئے اور یزید کی جانب سے واقعہ حرہ میں اہل مدینہ پر کیا کیا آفتیں پیش آئیں ۱۲ منہ





يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرٌ النَّاسِ لِمَنْ خَيْرُ النَّاسِ  
فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا فَيَقُولُ الدَّجَالُ  
أَرَأَيْتَ إِنْ قُلْتُ هَذَا أَتَمُّ أَحْبَبْتَهُ هَلْ تَشْكُونَ فِي  
الرَّأْيِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ فَيُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ  
يُحْيِيهِ وَاللَّهِ كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي لِيَوْمِ  
فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَقْتُلْهُ فَلَا أَسْلُطُ عَلَيْهِ -

### بَابُ الْمَدِينَةِ تَنْفِي الْحَبَشَةِ

۱۷۶۶- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ  
عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَبَاءَ مِنْ  
الْعَدِ هَمُومًا فَقَالَ أَقْلَبِي فَأَبَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
فَقَالَ الْمَدِينَةُ كَأَنَّكَ لَتَنْفِي حَبَشَتَهَا وَيَضَعُ طَبَقَهَا  
۱۷۶۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ تَجَعَّ قَامَرُ بْنُ أَحْمَدٍ بِهِ  
فَقَالَتْ فِرْقَةٌ لَقَتْنَاهُمْ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ لَا نَقْتُلُهُمْ  
فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فَيَقُولُونَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي السَّيَافَ  
حَبَشَةُ الْحَدِيدِ -

دجال ہے جس کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا  
تھا۔ دجال اپنے لوگوں سے کہے گا۔ اگر میں اس شخص کو مار کر زندہ کر  
دوں تو تمہیں میرے دعوے کی صداقت میں شک نہیں رہے گا؟  
وہ کہیں گے نہیں۔ چنانچہ دجال اس شخص کو مار ڈالے گا پھر زندہ  
کر دے گا۔ وہ شخص زندہ ہو کر کہے گا، خدا کی قسم اب تو مجھ پورا  
یقین ہو گیا کہ تو وہی دجال ہے۔ دجال بھرا سے مارنا چاہے گا  
مگر نہ مار سکے گا۔

### باب مدینہ برے آدمیوں کو بھگا دیتا ہے۔

(از عمرو بن عباس از عبد الرحمن از سفیان از محمد بن المنکدر)  
جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص بدو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس  
آیا۔ آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ دوسرے دن بخاریں مبتلا ہو کر  
آیا۔ کہنے لگا میری بیعت توڑ دیجئے تین بار اس نے یہی کہا۔ اور آپ نے  
انکا کر لیا۔ پھر فرمایا۔ مدینہ تو گویا بھٹی ہے میل نکال دیتی ہے خالص  
اور پاکیزہ چیز باقی رکھتی ہے۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از عادی بن ثابت از عبد اللہ بن بربید)  
ابن ثابت فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ حُدُور وادِ ہُوک  
تو چند لوگ (منافق) لوٹ گئے۔ چنانچہ بعض صحابہؓ نے کہا ہم انہیں قتل  
کریں گے بعض نے کہا ہم قتل نہیں کریں گے۔ تو آیت اتری فَمَا لَكُمْ فِي  
الْمُنَافِقِينَ فَيَقُولُونَ تَتَذَكَّرُونَ تَتَذَكَّرُونَ تَتَذَكَّرُونَ  
گروہ ہو گئے (النساء: ۱۸۸) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ  
برے آدمیوں کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے آگ لوہے کے میل کھیل کو

لے کر نکال دیتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری ایک نشانی یہی بیان فرمائی کہ تو ایک شخص کو مار کر بھگا دے گا۔ حقیقت میں دجال کی یہ مجال نہیں کہ کسی کو مار کر بھگا دے۔ تو جو خاص  
جو خاص صفت الہی ہے مگر انہیں سمجھنا تو انہی کو جاننے کے لئے دجال کے ہاتھ یہ نشانی ظاہر کرنے کا جو لوگ بچے خداوند کو نہیں پہچانتے وہ دجال کی نمائی کے قائل ہو جائیں گے۔  
لیکن جو بچے ایمان دین اور اپنے حقیقی مالک کو پہچانتے ہیں وہ ہرگز نہیں ہی کسی کا ایک ٹوکہ بھیجیں اور دجال اگر کسی کو مارے گا تو اس سے پہلے ہی اس کو خدا نہیں سمجھنے کے لئے  
لَا تَبْتَئُوا أَهْلَ سَكَنِهِمْ قُلُوبُهُمْ جَاهِلٌ لِمَا يُنْفِقُونَ فِي النَّاسِ بِالْحَقِّ - (آیہ صافات: ۲۷)

## باب

۱) از عبداللہ بن محمد از وہب بن جریر از جریر از یونس از ابن شہاب از انسؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا اللہ جو برکت تو نے مکہ میں رکھی ہے، مدینہ کو اس سے دگنی برکت دے۔  
اس حدیث کو عثمان بن عمرؓ نے بھی یونس سے روایت کیا۔

رازِ قتیبہ از اسمعیل بن جعفر از حمید) انس رضی اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت سے واپس آتے تو مدینے کے در و دیوار کو دیکھتے تھے، حُبِ مدینہ میں اپنی اونٹنی تیز چلاتے تھے۔ اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اسے بھی ایڑ لگاتے۔

باب مدینے کی کوئی جگہ خالی چھوڑنا بھی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند تھا

اذا بن سلام از فراری از حمید الطویل، حضرت انسؓ سے مدعی  
ہے کہ قبیلہ بنو سلمہ نے اپنے مکان چھوڑ کر مسجد نبویؐ کے پاس آجانا  
چاہا۔ آپؐ نے مدینہ کو خالی چھوڑ دینا پسند نہ کیا۔ اور فرمایا اے  
بنی سلمہ! تم اپنے (دور سے آنے کی وجہ سے) قدموں کا ٹوا بنائیں  
چاہتے ہو چنانچہ وہ (اپنے سابقہ مکان ہی میں) رہ گئے تھے

## باب

(از مسد از یحیی از عبید اللہ بن عمر از خبیب بن عبد الرحمن از

حفص بن عاصم از ابو ہریرہ (ؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

باب ۱۱۸۲

١٤٦٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا إِبْنُ سَمْعَةَ يُوسُفُ بْنُ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفِي  
مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَاتِ تَابَعَ عُثْمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يَدَيْهِ  
١٤٦٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقْدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَطَرَ  
إِلَى جُدْرَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ ضَعَرَ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ  
عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حَبْهَا

بَابُ ۱۱۸۳ ۱۱ ۱۱ كَرَاهِيَّةُ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ

٤٤٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ وَخُبَيْرَةُ الْفَرَارِيُّ  
عَنْ مُحَمَّدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ مَنِ اللَّهَ عَنْهُ قَالَ أَرَادَ  
بَنُو سُلَيْمَةَ أَنْ يَنْتَحِقُوا إِلَى قُرْبَى مُسْجِدِ فِكْرِهِ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى الْمَسْجِدُ فَقَالَ  
يَا بَنِي سُلَيْمَةَ لَا تَفْتَسِبُونَ أَنْ تَرْكُمُ فَاقَامُوا

کاف ۱۱۸۴

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ سُجَّيْءٍ عَنْ عَبْدِ

(بقیہ صفحہ ۲۸۴) ۲۵ ملاحظہ کیا گیا اور کارنامہ جیکو معظم بنیں سو اسی نے غزنی کی غلطی کی جو اس کا نام قیس بن ابی حازم کہہ کر تو تابعی ہے ۱۲ سنہ ۱۷۰ قطلانی نے کہا یہ امر خاص تھا انھن صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے وہی نکلتا جس کے اہل میں نفع تھا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ بہت سے اہل علم صحابہ بھی اسے صحیح اور ابو موسیٰ اور ابو ذر اور عمرؓ اور زیدؓ اور عمرؓ اور مدینہ کے لوگ اور انھن میں باکر عمرؓ ۱۷ سنہ (جو کئی صحفہ بنا) سے پہلے وہیں کے باپ کو لے لیا یہ میں بھی یاد دہ برکت دے یہ ایک خاص دعا ہے مدینہ طیبہ کے لیے اس سے مدینہ کی فضیلت ملے کہ بہ نسبت میں ہوئی اور ایک جماعت تھا اس کی بھی قائل ہوئی ہے کہ مدینہ مکر سے افضل ہے جو کو کوہی حدیث ایک صاحب رسالت مآب کا مدفون ہے بعضوں نے کہا مدفون جہاں آپ کا جسد مبارک مدفون ہے بالذاتی مگر ساری دنیا سے افضل ہے حقیقت یہ ہے کہ جو مدینہ منورہ جاکر اس کو مدینہ مکر سے کہیں آپ نے دعا فرمائی ہو کہ کل جاتی ہے وہاں ایک بھائی ابی السید بیٹ بھر جانا ہے کہ دوسرے شہر میں ہیں تو میں سے نہیں سمجھا کہ سید ابی حفصہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدفن سے ۱۲ سنہ ۱۷۰ آپ کا مطلب یہ تھا کہ مدینہ کی آبادی ہر طرف سے قائم ہے اور اس میں ترقی ہو جاتی جائے تاکہ کائنات میں وہ اور منافقوں کے برسرِ رب پڑے ۱۲ سنہ

حَفْصُ بْنُ غَامِصٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَ مَنِيرِي نَوْصَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَ مَنِيرِي عَلَى حَوْصِي ۚ ۱۷۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَ تَهَ الْأَحْمَشِي يَقُولُ ۚ حُلُّ أَمْرِي مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَذَى مِنْ شَرِّ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَطْلَعَ عَنْهُ الْأَحْمَشِي يَرْفَعُ عَقَبَتَهُ يَقُولُ ۚ

أَلَا كَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبَيْتَ لَيْلَةً يَوَادٍ وَحَوْلِي إِذْ خَرُّ وَ جَلِيلٌ وَ هَلْ أَرَدَنْ يَوْمًا مَيَّاهَ فَيَحْتَنِي وَ هَلْ يَبْدُونِي شَامَةً وَ طَفِيلٌ

قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنُ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَ عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَ أُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ كَمَا أَخْرَجُونَا إِلَى الْأَرْضِ الْوُبَاءِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِّبِ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّكَ لَنَا أَوْ أَشَدَّ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَاعِنَا وَ فِي مَدِينَتِنَا وَ وَجَّعْهَا لَنَا

میرے گھر اور منبر کے درمیان بہشت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔ اور میرا منبر (قیامت کے دن) میرے حوض پر ہوگا تہ

(از عبید بن اسماعیل از اسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ اور بلالؓ کو بخارا گیا۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کو جب بخار محسوس ہوتا تو یہ اشعار پڑھتے :

ہر شخص اپنے گھر میں صبح کرتا ہے حالانکہ موت اس کی جوتیوں کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔ حضرت بلالؓ کا جب بخار اترتا تو یہ اشعار پڑھتے

کاش میں پھر مکہ کی وادی میں ایک رات رہوں اور میرے چاروں طرف جلیل و اذخر گھاس آگے ہوئی (حرم ملی) نظر آ رہی ہو۔ کاش میں پھر ایک دن مجھے منقام کا پانی پیوں اور کاش میں شام اور طفیل پہاڑ دوبارہ دیکھوں۔

کہا۔ اے اللہ شبیہ بن ربیعہ، عتبہ بن شیبہ و امیہ بن خلف پر لعنت کر جیسے انہوں نے ہمیں ہمارے شہر سے نکال کر واد کے علاقہ میں دھکیل دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ یا اللہ مدینہ بھی ہم کو مکہ کی طرح محبوب یا اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے یا اللہ ہمارے صاع اور مد میں برکت دے۔ مدینہ کی بڑا

۱۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک کھڑا ہے جیسے حجر اسود اور نبل و ذرات بہشت کے دوسرے پہرے ہیں جنہوں نے کہا جاتا ہے اس کی برکت اور خوبی کی وجہ سے اس کو بہشت کا گڑھا فرمایا یا اس لئے کہ وہاں عبادت کرتا بہشت میں جانے کا سبب ہے گھر سے مراد حضرت عائشہؓ کا گھر ہے جہاں آپؐ کی قبر ہے ابن عساکر کی روایت ازہبی ہے کہ یہی قبر اور منبر کے درمیان ایک کھائی ہے بہشت کی کیا یوں میں سے اور بلالؓ نے ابن عمرؓ سے نکالا اس میں ہی قبر کا لفظ ہے ۱۷ منہ ۱۸ بعضوں نے کہا ہمارا اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کے ہی منبر کو جو دنیا میں تھا دوبارہ وجود کر کے حوض کوثر پر رکھ دے گا یہ اس کی قدرت سے کہہ نہیں سکتے بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ جو کوئی میرے منبر کی عزت و حرمت کرے اس کے پاس عبادت کرے وہ قیامت کے دن میرے حوض پر آئے گا اور زعمہ مطلب یوں ہو سکتا ہے کہ قیامت کے دن حوض کوثر پر میرا منبر رکھا جائے گا یعنی میں وہاں منبر پر بیٹھوں گا ۱۹ منہ ۲۰ جلیل و اذخر و قسم کی کھائیوں میں جو مکہ کی اطراف میں ہے یا جوں ۲۱ منہ ۲۲ یعنی مدینہ کے ملک میں اس زمانہ میں مدینہ کی ہوا وادی اور اقصا کہلاتی تھیں جہاں اس کو بخارا آج کے آجے و ماہ فرمائی تو ساری بخاری جو بخاری کی اور مدینہ کی ہوا وادی



فرض کر دیئے گئے۔ اس وقت تک رمضان کے روزے فرض نہیں ہوئے تھے۔ بعد ازاں عاشوراء اور ایام مہین کے روزے منسوخ ہو گئے۔

آیت ہے۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ الْآيَةَ**۔ رمضان کی فرضیت سے قبل روزہ کا کفارہ دے دیتے تھے خواہ جوان ہوں یا بوڑھے۔

**يَا ب** ھَلْ يُعَالَمُ مَضَانٌ أَوْ شَهْرٌ مَضَانٌ؟۔ صرف رمضان کہنا چاہیے یا شہر رمضان؟ اس میں اختلاف ہے۔ جمہور اور حنفیہ کے نزدیک یہ دنوں طرح جائز ہے۔ رمضان کا لفظ حدیث میں بغیر اضافت کے ہے۔ اور قرآن میں شہر رمضان ہے۔ معلوم ہوا دونوں طرح جائز ہے۔

اس میں تین مذاہب ہیں۔ (۱) شہر رمضان کو اضافت کرنا سنت ہے (۲) مضاف کرنا سنت نہیں ہے۔ (۳) ابن ماجہ کہتے ہیں کہ جن مہینوں کے شروع میں صرف رآ رہے ان میں مضاف کرے جن میں صرف رآ نہیں ان میں مضاف نہ کرے۔

روزہ تین چیزوں کا نام ہے۔ کھانے، پینے اور جماع کرنے سے رکنا۔ کھانے پینے میں اختلاف ہے۔ امام احمد بن حنبل اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے جان بوجھ کر کھا لیا تو اس پر کفارہ نہیں آئے گا۔ کیونکہ کسی حدیث میں منقول نہیں۔ امام ابو حنیفہ اور امام مالک کہتے ہیں کہ اگر عمدہ کھا لیا یا پی لیا تو کفارہ آئے گا۔ امام ابو حنیفہ کی دلیل عن ابی ہریرۃؓ **وَمَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَذْرٍ إِلَّا مَرَضٌ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامًا إِلَّا دَّهْرًا وَهُوَ إِنْ صَامَهُ، وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالسَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَابْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ وَحَمَّادٌ يَقْضِي يَوْمًا** سنن ترمذی (بخاری ص ۲۵۷)

**سفر کا روزہ**۔ حنفی مذہب یہ ہے کہ اگر صبح کو روزہ رکھ لے پھر سفر کرے تو شام تک اظہار نہ کرے۔ مگر سوال ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اظہار کیا؟۔ جواب ہے۔ سفر و قسم ہے۔ سفر جہاد۔ کسی دوسری حاجت کے لئے سفر۔ پس اگر کسی دوسری حاجت کے لئے سفر ہے تو روزہ نہ توڑے۔ یہ حنفی مذہب ہے۔ لیکن اگر سفر جہاد ہے تو پھر حنفیہ کے نزدیک بھی روزہ توڑ سکتا ہے۔ یہ فقہ کے متون میں نہیں بلکہ شریعت میں لکھا ہوا ہے۔

## بَابُ ۱۱۷۳ وَجُوبُ صَوْمِ رَمَضَانَ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا  
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى  
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

## بَابُ ۱۱۷۴ رَمَضَانَ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ  
تَتَّقُونَ - اے ایمان والو! تم پر روزے فرض ہیں جیسے

تم سے پہلے امتوں پر فرض تھے تاکہ تم تقویٰ حاصل کرو۔ (البقرہ: ۱۸۳)

۱۷۴۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَمِيعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ  
ابْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ أَبَا سَمِيعٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الرِّسَالَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَخْبِرْنِي مَاذَا قَرَضَ اللَّهُ عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ الشَّاهِدُ  
الْخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَا قَرَضَ  
اللَّهُ عَلَى مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ شَهْرُ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ  
تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا قَرَضَ اللَّهُ عَلَى مِنَ  
الزَّكَاةِ فَقَالَ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا  
أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَتَقَرَّبُ مِمَّا قَرَضَ اللَّهُ عَلَى شَيْئًا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَمْ أَزِدْكَ  
أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ

(از قتیبہ بن سعید از اسمعیل بن جعفر از ابو سہل از والدش)  
طلحہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک پر گندہ سر اعرابی نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! بتائیے  
اللہ نے ہم پر کونسی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ نے فرمایا پانچ نمازیں۔  
البتہ تو اگر نفل زیادہ پڑھے وہ فرض نہ ہوں گے۔ اس نے سوال کیا،  
اللہ نے مجھ پر روزے کونسے فرض کئے ہیں۔ آپ نے فرمایا ماہ رمضان کے  
البتہ یہ اور بات ہے کہ تو نفلی روزے رکھے (وہ فرض نہ ہوئے) اس  
نے پوچھا اللہ نے مجھ پر زکوٰۃ کون سی کی ہے۔ الغرض آپ نے اسے  
شرائع اسلام بتائے۔ اعرابی نے آخر کہا۔ اس ذات کی قسم جس نے  
آپ کو عزت دی، اللہ تعالیٰ نے جو فرض کیلئے، میں نہ اس پر اضافہ  
کروں گا نہ اس میں کمی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس  
نے صداقت سے بات کی ہے، تو کامیاب ہوگا۔ یا فرمایا جنت  
میں داخل ہوگا۔

۱۷۴۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ  
أَيُّوبَ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ  
صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ  
بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَهُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ

(از مسدد از اسمعیل از ایوب از ثابہ)  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور دو مرتبہ  
کو حکم دیا۔ مگر رمضان کے روزے جب فرض ہوئے تو عاشوراء کے روزہ  
متروک ہو گیا۔ عبد اللہ بن عمرؓ عاشوراء کا روزہ نہ رکھتے تھے۔

۱۔ اس آیت سے امام بخاری نے روزے کی فرضیت پر دلیل لی رمضان وہن تھے تو ہے اس کے معنی ملتا جس سال رمضان کے روزے فرض ہوئے وہ سخت گرمی کا مہینہ  
تھا اس لئے اس کا نام رمضان ہو گیا یہ جنہوں نے کہا اس لئے کہ اس میں گناہ جل جاتے ہیں۔ ۱۲۰ منہ ۱۷۴۳ حدیث میں روزے کو ڈھال فرمایا جیسے ڈھال جنگ میں تیر کو اور  
کے زعم سے بچاتی ہے ایسے ہی روزہ بھی گناہوں کی چیر ہے کیونکہ روزے سے شہوت کا زور ٹوٹ جاتا ہے ۱۲۰ منہ ۱۷۴۴ حدیث میں جاتی کا نام صام بن ثعلبہ جیسے کتاب الایمان  
میں لکھ چکا ہے ۱۲۰ منہ ۱۷۴۵ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ رمضان کے روزے فرض ہیں اور کوئی روزہ فرض نہیں ۱۲۰ منہ

لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صَوْمَهُ -

۱۷۷۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عَمَلَك بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قَوْلَهَا كَانَتْ تَقُومُ مَعَ عَاشُورَاءَ فِي الْحَاجَةِ لِتِلْكَ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ حَتَّى فَرَسَ رَهْطَانُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرْ

### بَابُ ۱۱۷۷ فَضْلِ الصَّوْمِ

۱۷۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَايْعِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرِفُّ وَلَا يَجْهَلُ وَإِنْ أَمْرٌ قَاتِلٌ أَوْ شَأْنٌ مُكَلِّفٌ لِيَّ سَأَلْتُ فَرَسَيْنِ وَاللَّيْلُ نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَكُونِي فِي السَّائِمِ أَطْيَبَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَأْتِيكَ طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَشَهْوَتُهُ مِنْ أَجْلِ الصِّيَامِ لِيَّ حَافَا أَعْزَى بِهِ وَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرٍ أَمْثَلِهَا

### بَابُ ۱۱۷۸ الصَّوْمُ تَقَارَرٌ

۱۷۷۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَاهِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَنْفِيَةَ

الْبَنَةِ أَمَّا إِنْ كَانَ رُزْءٌ فِي عَاشُورَاءَ آجَا تَوْرَ كَهْ لَيْتَ -

(از قتیبہ بن سعید از لیث از یزید بن ابی حبیب از عراق بن مالک از عروہ) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ بزمانہ جاہلیت قریش عَاشُوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس دن روزہ کا حکم دیا حتیٰ کہ رمضان فرض ہو گیا تو آپؐ نے فرمایا اب اختیار ہے عَاشُوراء کا روزہ کوئی رکھے یا نہ رکھے

### باب - روزے کی فضیلت

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابوالنزاہ از اعرج) ابویزیدؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے فتح و ہتھیار باتیں نہ کر گئے نہ جہالت کی باتیں کریں۔ اگر کوئی شخص رُزے یا گالی دے تو دو بار کہہ دے اِنِّیْ ذَا فَحْمٍ (میں رونے سے ہوں) قسم اس کی جس کے ماتھے میں یہ لکھا ہوا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بول اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) روزہ دار اپنا کھانا اپنا اور شہوت میری دجہ سے چھوڑتا ہے۔ روزہ خاص میرے لئے ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور ایک نیکی کے بدلے میں دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔

### باب - روزہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از جامع از ابو وائل از حذیفہ) حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کوئی شخص ہے جسے فتنہ کے متعلق آنحضرتؐ

لے یعنی جس دن ان کو روزہ نہ رکھنے کی عادت ہوئی مثلاً پیر جمعرات اس دن عَاشُوراء آن پڑتا تو روزہ رکھ لیتے ۱۲ سنہ مثلاً عثمانی مذہبی پیچھے جھوٹ اور غیبات یا جھٹا چلا کر ان پر ان سید بن منصور کی روایت میں یوں ہے فحش نہ کیے نہ کسی سے تھکوا کرے ۱۲ سنہ یعنی آخرت میں بہتر ہوگی۔ ابن عبد السلام نے ایسا ہی کہا اور ابو الخضر کی ضعیف حدیث سے دلیل لی کہ روزہ دار جب قبروں سے اٹھیں گے تو اپنے منہ کی لہر سے پہچان لئے جائیں گے۔ اور ان کے منہ کی بول اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی اچھی ہوگی۔ اس صلاح کے کہا کہ دنیا ہی میں روزہ داروں کے منہ کی لہر اب اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔ قسطلانی نے اس مقام پر تاویل کی کہ اللہ تعالیٰ خوشبو اور درلودہ کے ارزاں دروغ سے پاک ہے کہ نہ تو گھنا حیدرات کا خاصہ ہے تو کیا یہ مجاز اور سہولت ہے ۱۲ سنہ روزہ ایک ایسا عمل ہے جس کی کوئی اور ذل نہیں جو آدمی خاص خدا ہی کے در سے اپنی تمام خواہشیں چھوڑ دیتا ہے اس وجہ سے روزہ خاص اُس کی عبادت سمجھی اور اس کا ثواب بہت بڑا ہوا ۱۲ سنہ

قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ يَحْفَظْ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَا مَعَهُ يَقُولُ فِتْنَةٌ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تَكْفِيرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ قَالَ لَيْسَ أَسْأَلُ عَنْ ذَوَاتِكَ بَابًا مُخْلَقًا قَالَ فَيُفْتَنُ أَوْ يَكْتَلَمُ قَالَ يَكْتَلَمُ قَالَ ذَاكَ أَجَدُّ رَأَى لَا يُغْنِيكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقُلْنَا لِمَ تَدْرِي سَلَهُ أَمَّا كَانَ عَمْرُو يَعْلَمُ مِنَ النَّبِيِّ فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ ذَوْنَ عَبْدِ اللَّهِ -

کی کوئی حدیث یاد رہے، حضرت حذیفہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی کو جو فتنہ اس کے اہل و عیال اور مال اور ہمسایوں کی وجہ سے ہوتا ہے، نماز روزہ اور صدقہ اس کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں یہ فتنہ نہیں پوچھتا۔ میرا تو اس فتنے کے متعلق پوچھنا ہوں جو موج بحر کی طرح آئے گا۔ حذیفہؓ نے کہا اس سے ورے تو بند دروازہ ہے حضرت عمرؓ نے دریافت کیا۔ وہ دروازہ کھولا جائے گا؟ یا توڑا جائے گا؟ حذیفہؓ نے کہا توڑا جائے گا۔ انہوں نے فرمایا پھر تو قیامت تک جبرٹے کے قابل نہ رہے گا۔ تحقیق نے کہا ہم نے مشرق سے کہا حضرت حذیفہؓ سے دریافت کر کیا حضرت عمرؓ کو معلوم تھا وہ دروازہ

کون ہے؟ انہوں نے دریافت کیا۔ حضرت حذیفہؓ نے جواب دیا۔ انہیں اسی طرح معلوم تھا جیسے کل آئندہ سے پہلے رات آئے گی! -

## بَابُ الرِّيَاسِ لِلصَّائِمِينَ

۱۷۷۰- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرِّيَاسُ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ آيِنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا غُلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ ۱۷۸۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي

مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَا لَكَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ

## بَابُ رَوْزَةِ دَارِوَلِ كَلِّهِ بِمَشْتِ كَا دَرَوَازَهْ يَانِ بَوَاكَ

(از خالد بن مخلد از سلیمان بن بلال از ابو حازم از سہل رض) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک دروازہ ریاس ہے۔ قیامت کے دن روزہ دار بہشت میں اس دروازے سے داخل ہوں گے۔ روزہ داروں کے سوا اور کوئی اس میں سے نہ جائے گا۔ اعلان کیا جائے گا۔ روزہ دار کہاں ہیں؟ وہ اٹھ کھڑے ہوں گے۔ ان کے سوا اس دروازے سے اور کوئی نہیں جائے گا۔ جنت داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ کوئی دوسرا اس سے نہ جاسکے گا (از ابراہیم بن منذر از معن از مالک از ابن شہاب از حمید بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جوڑا خرچ کرے گا فی سبیل اللہ وہ بہشت کے دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اے بندہ خدا یہ دروازہ



تَوَجَّعِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تُؤَدِّي مِنْ أَرْبَابٍ لِحَاجَةٍ يَأْتِيكَ  
اللَّهُ هَذَا خَيْرٌ مِمَّنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعَى مِنْ  
بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَسْلِلِ يُجَاهِدُ دُعَى مِنْ بَابِ  
الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعَى مِنْ بَابِ  
الرِّيَاقِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعَى مِنْ  
بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا بَنِي  
أَنْتَ وَاصْبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَى مَنْ دُعَى مِنْ تِلْكَ  
الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ قَهْلٌ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ  
الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَارْجُوا أَنْ تَكُونُوا مِنْهُمْ

### باب ۱۸۹ - مَنْ يُقَالُ رَمَضَانُ

أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى مَكَّةَ وَأَسْعَا وَقَالَ  
الْحَقُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ  
رَمَضَانَ وَقَالَ لَا تَقْدَرُ مَوَارِعُ رَمَضَانَ

سے آگے روئے نہ رکھو

۱۷۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سَمْعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ  
عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ  
رَمَضَانَ فَتَحَّتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ -

### ۱۷۸۲ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

يُحْيَى عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بَنُو أَبِي أَنَسٍ  
مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ أَنَّ أَبَاكَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَلَّمَ إِذَا رَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَتَحَّتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ  
وُتِّلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ -

بہتر ہے چنانچہ نمازی باب الصلوة سے بلایا جائے گا۔ مجاہد باب الجہاد  
سے، روزہ دار کو باب الریاق سے، زکوٰۃ وصدقہ دینے والا باب  
الصدقہ سے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان!  
اگر کوئی ان دروازوں سے کسی ایک سے بلایا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں  
لیکن کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جو ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا آپ نے  
فرمایا ہاں ایسے لوگ بھی ہوں گے اور مجھ امید ہے تم ان لوگوں میں ہو گے۔

### باب - رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان اور اس

کی دلیل جو دونوں نام درست جانتے تھے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَامَ رَمَضَانَ (جو شخص رمضان  
کے روزے رکھے) اور فرمایا لَا تَقْدَرُ مَوَارِعُ رَمَضَانَ (رمضان

از قتیبا از اسمعیل از ابو سہیل از والد شمس) ابو ہریرہ سے مروی  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت  
کے دروازے کھولے جاتے ہیں آپ نے شہر رمضان نہیں بلکہ صرف  
رمضان کہا،

(از یحییٰ بن کثیر از لیلیث از عقیل از ابن شہاب از ابن ابی انس۔  
یعنی تیمیوں کا غلام از والد شمس) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جب ماہ رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھولے  
جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ شیاطین زنجیروں  
میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔ یہاں حضورؐ نے شہر رمضان کہا۔ غرضیکہ  
دونوں طرح کہنا جائز ہے۔

۱۷۸۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَاخَلْتُمُ الصَّوْمَ وَأَوْدَأْتُمُوهُ

فَاطْطِرُّوا فَإِنَّ عُمْرَكُمْ عَلَيْكُمْ فَإِذَا قُدرُوا لَهُ وَقَالَ غَيْرُهُ

عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ وَيُونُسُ بِهَذَا رَمَضَانَ

حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ وَيُونُسُ بِهَذَا رَمَضَانَ - یعنی رمضان کے چاند کے تیس دن پورے کرو۔

**باب ۱۱۹** مَن صَامَ رَمَضَانَ

إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَنِيَّةً وَقَالَتْ

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّتِهِمْ

نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے

۱۷۸۴- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

هَيْشَامُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

صَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ

مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ -

**باب ۱۲۰** أَجُودَ مَا كَانَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ

۱۷۸۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجُودَ النَّاسِ بِالْحَيْرِ وَمَا كَانَ أَجُودَ مَا يَكُونُ

(انہی بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سالم)

ابن عمر فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

آپ فرماتے تھے۔ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو۔ اور

جب شوال کا چاند دیکھو تو روزے موقوف کر دو۔ اگر بادل ہوں

تو تیس دن پورے کرو

یحییٰ کے سوا اور راویوں نے یوں روایت کیا۔ عَنِ اللَّيْثِ

**باب ۱۱۹** جو شخص ایمان اور امید ثواب اور نیت

کے ساتھ روزے رکھے اس کا ثواب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہ ”لوگ اپنی

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام از یحییٰ بن ابی سلمہ) حضرت ابو

ہریرہ سے مروی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی شب

میں ایمان اور امید ثواب سے عبادت کیلئے کھڑا ہو، اس کے گذشتہ

گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اور جو رمضان کے روزے ایمان اور

امید ثواب سے رکھے اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے

**باب ۱۲۰** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں

پہلے سے بھی زیادہ بخشنے ہوتے تھے

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از عبید اللہ

ابن عبد اللہ بن عتبہ) عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم ہر نیک کام میں تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور رمضان میں

جب حضرت جبریل آپ سے ملے رہتے تو آپ اور دنوں سے زیادہ سخی

۱۔ حدیث میں فاقد والہ ہے یعنی انداز کرو اور حساب کرو۔ مطلب یہی ہے کہ شعبان یا رمضان کے تیس دن پورے کرلو ۱۲ مہ

فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرِيْلُ وَكَانَ جَبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
يَلْقَاهُ مَرَّةً لَّيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِيَ بَعْضُ عَلَيْهِ  
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا أَلْقَاهُ جَبْرِيْلُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَدُ مَا يُخَيِّرُ مِنَ التَّيْمِ الْمُرْسَلَةِ -

## باب ۱۱۹۲ من لا يدع قول

النور ر العمل به في الصوم

۱۷۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو رُبْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الدُّوْرِ  
وَالْعَمَلِ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ  
وَسِتْرَ ابْنِهِ

## باب ۱۱۹۳ هَلْ يَقُولُ الرَّحْمَنُ

إِذَا شِئْتُمْ

۱۷۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هَشَامُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جَبْرِ عَنْ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا  
الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جَنَاتٌ  
وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمٍ أَحَدِكُمْ فَلا يَرْفُثْ وَلَا  
يَفْتَحْ فَإِنْ سَأَلْتَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي

ہو جانے جبرائیل ہر رات آپ سے ملاقات کرتے رمضان ختم ہونے  
تک وہ آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے۔ تو جن دنوں جبرائیل آپ سے  
ملنے رہتے آپ چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے

## باب - جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنا

اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے۔

(از آدم بن ابی ایاس از ابن ابی ذئب از سعید مقری از کیسان)  
ابو ہریرہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص  
جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کے کھانا  
پینا چھوڑ دینے کی کوئی پروا نہیں

## باب - روزہ دار کو گالی دی جائے تو وہ

یہ کہے اپنی تمام باتوں میں مفر سے ہوں۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از ابن جریج از  
عطاء از ابی صالح زبیت) حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اللہ تعالیٰ فرمائے (حدیث  
قدسی) آدمی کا ہر نیک کام اس کے لئے ہی (مفید) ہے کہ دنیا  
میں بھی کچھ فوائد اور نیکیاں مل جاتی ہیں، مگر روزے خاص میرے  
لئے ہیں اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ ڈھال ہے جو  
کوئی تم سے جب روزہ رکھے تو نہ فحش باتیں کرے نہ چیخے  
چلائے اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑے تو کہہ دے میں

لے لینے خود رکھنے صوفیہ میں ہے کہ آدمی صوم ہوگا یا سوا ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کی کیا پرہیز سے کہ کوئی کھائے پئے یا نہ کھائے بلکہ روزے سے اصل غایت یہ ہے کہ آدمی گنہگاروں  
سے بچے اور صلہ حاصل کرے اور خدا کی عبادت میں غرق ہو اور اس سے لذت حاصل کرے جس شخص کو روزہ رکھنے سے یہ باتیں حاصل نہ ہوں بلکہ سوائے گناہ کرنا ہیے جھوٹ فریب  
اور غلامی میں مرفوع ہے تو اس کا روزہ کب لے فائدہ نسی ہے ۱۱۹۳ لے لینے وہ نہیں بھی آدمی بیکار سے کہ کچھ کھائے کھائے تو اس کی کیا کثرت نہ ہو تو اس کی کیا غریب کرے  
مگر روزہ فحش عبادت جبر کا اصل اللہ کے گناہیں لوگوں میں کوئی دخل نہیں حضرت صوفیہ نے کہا ہے روزہ لکھا ہو یا نہ ہو اس میں داخل ہونا ہے جو بہت اعلیٰ درجہ کا مقام ہے ۱۱۹۴

أَمْرُ صَائِمٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ تَخْلُوفُ  
فِي الصَّائِمِ أَطِيبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ  
لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ وَذَا الْقِي  
رَةِ فَرَحَ يَوْمِهِ

مالک سے ملے گا تو ثوابِ روزہ دیکھ کر خوش ہوگا۔

باب ۱۱۹ المَقْرُومِ لِمَنْ خَافَ  
عَلَى نَفْسِهِ الْعُرُوبَةَ

١٤٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ  
الْأَعَشَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا  
أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَنَا مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ  
الْبَاءَةَ فَلْيَتَوَسَّحْ فَإِنَّهُ أَعْضُ لِلْبَصَرِ وَاحْشَنُ  
لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَتَوَسَّحْ بِالْقَوْمِ فَإِنَّهُ يَجَاهِدُ

باب ۱۱۹۵ قول النبی ﷺ اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ يَتِمُّمُ إِلَهُمُ الْإِهْلَالَ فَضَوْا  
فَإِذَا أَرَادَ يَتِمُّوهُ فَكَانَ ظَرْفًا وَقَالَ صَلِّتْ عَنْ  
عَمَّا مِنْ مَمَامٍ يَوْمَ الشَّكِّ فَقَدْ عَفَى  
أَبَا الْقَيْمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٤٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ قَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَضَانَ  
فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا لَيْهَالًا وَلَا تُفْطِرُوا  
حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ عُمَ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ

روزے سے ہوں (آنحضرتؐ نے فرمایا مزید) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بُواللہ کے نزدیک خشک کی خوشبو سے زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں: ایک روزہ کھولتے وقت۔ دوسرے جب اپنے

**باب** جو مجرد ہو اور مجرد زندگی کا خطرہ (زنا) محسوس کرتا ہو وہ روزے رکھے (نفلی علاوہ رمضان فرض)

(از عبد الباقی الزاہد رحمۃ اللہ علیہ) علامہ فرماتے ہیں ایک بار میں عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ جا رہا تھا انہوں نے کہا ہم اس شخص صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا جو شخص بیوی رکھنے کی طاقت رکھتا ہو وہ شادی کر لے یہ بات اس کی آنکھ کو نیچا رکھے گی اور اس کی سترگاہ کو (بد فعلی سے) محفوظ رکھے گی جیسے یہ طاقت نہ ہو وہ ہونہر رکھے کیونکہ وہ بے شہوت بننے والی چیز ہے

باب - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو روزہ موقوف کر دو صلہ نے عمار سے روایت کی جس نے شک کے دو دن روزہ رکھا، اس نے آنحضرتؐ بوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے

(از عہد اللہ بن مسلمہ ان مالک از نافع) خبر اللہ بن عمر سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا تو، یا مانم اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک رمضان کا چاند نہ دیکھ لو اور روزہ موقوف بھی نہ کرو جب تک شوال کا چاند نہ دیکھ لو۔ ابرہہ چاہے تو نبیؐ دن لو رہے کرو۔

۱۵۔ لے لے اخیر میں کل کر بہت روزہ رکھے کے بعد گو شروع شروع روزے میں حرارت غریزی کے جوش سے اور زیادہ شہوت معلوم ہوتی رہے۔ ۱۲ منہ سے لے کر صلیب تک زکریا زعلین میں سے ہیں اس کو اصحاب سنن سے دھل کر ۱۲ منہ شک کا دن شعبان کا اخیر دن لیے تیسویں تاریخ حبیب اس دن شب بھوکہ جائز پرانا ہو گا تو روزہ نہ رکھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ شک کے دن روزہ رکھنا منع ہے ۱۲ منہ

[illegible]

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَ  
عِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ عُمَّ  
عَلَيْكُمْ فَأَكْمُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ -

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
بُجَيْلَةَ بِنْتِ مَحْمُودٍ قَالَتْ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْهَمُ  
لَهُمَا أَوْ هَكَذَا أَوْ حَسْبُ إِلَيْهِمَا فِي الثَّالِثَةِ -

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ  
أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا الرُّؤْيَا  
وَأَفْطَرُوا الرُّؤْيَا فَإِنْ غَبِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمُوا عِدَّةَ  
شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ  
يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ عِكْرَمَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَى مِنْ تِسَاعِهِ شَهْرًا أَفْلَمَا مَعَهُ تِسْعَةٌ  
وَحُمُرُ دُنْ يَوْمًا عِدَّةً أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ حَلَفْتَ  
أَنْ لَا تَدْخُلَ شَهْرًا أَفْضَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً  
وَعِشْرِينَ يَوْمًا

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از عبد اللہ بن دینار) عبد اللہ بن عمر  
سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس دنوں کا  
بھی ہوتا ہے تو جب تک چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو۔ اگر مطلع ابراہیم دیکھو تیس  
دن کی گنتی پوری کرلو۔

(از ابوالولید از شعبہ از جلیلہ بن محم) ابن عمر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنے دنوں کا ہوتا ہے تیسری بار انکو ٹھادیا لیا  
ہاتھ کی انگلیاں کھول کر فرمایا اشارہ کے ساتھ

(از آدم از شعبہ از محمد بن زیاد) حضرت ابوہریرہ کہتے تھے آنحضرت  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند نہ دیکھ  
کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر موقوف کرو۔ اگر مطلع ابراہیم دیکھو تیس دنوں  
کے تیس دن پورے کرو

(از ابوعامر ابن جریج از یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی از عکرمہ بن عبد الرحمن)  
ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج  
مطہرات سے ایلا کیا (صحبت نہ کرنے کی قسم کھائی) جب انتیس دن گزر  
گئے، تو صبح یا دوپہر ازواج مطہرات میں تشریف لے گئے عرض کیا کیا آپ  
نے تو مہینہ بھر کے لیے قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از سلیمان بن بلال از حمید) حضرت انس

حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ  
اللَّهِ عَنْهُ قَالَ أَلِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ تَسَاكُلِهِ وَكَانَتْ أَنْفَلَتْ رَجُلًا قَامَ فِي مَشْرِيقِ  
تِسْعَةِ عَشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنْ الشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعًا وَعَشْرِينَ

### باب ۱۱۹۵ شہرہ عید

يَنْقُصَانِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سُئِلَ  
عَنْ كَانَ تَائِصًا فَهُوَ تَسَاءٌ وَقَالَ  
مُحَمَّدٌ لَا يَجْتَبِعَانِ كِلَاهُمَا تَائِصٌ

۱۷۹۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعْتَمِرٍ قَالَ  
سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي  
مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعْتَمِرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ  
اللَّهِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَائِصٌ  
لَا يَنْقُصَانِ شَهْرًا عِيدٍ وَهَذَا وَذُو الْحِجَّةِ -

### باب ۱۱۹۶ قول النبی صلی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْتُمُ وَلَا  
تَحْسِبُ -

۱۷۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو مُعْتَمِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَسَدُ

ابْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ وَاقَةَ سَمِعَ ابْنَ مَرْزُوقٍ

سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے ایلا  
کیا۔ آپ کے پاؤں میں مویج آگئی تھی آپ انتیس دن ایک بالاخانے  
میں قیام فرما رہے تھے وہاں سے اترے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے  
ایک ماہ کا ایلا کیا تھا آپ نے فرمایا میں نے انتیس دن کا بھی ہوتا ہے

### باب ۱۱۹۷ عید کے دنوں میں کم نہیں ہوتے امام

بخاری فرماتے ہیں اسحاق بن راہویہ نے کہا کہ اگر وہ انتیس  
دن کے ہوں تب بھی پورے تیس دن کا ثواب ملتا ہے  
محمد بن یحییٰ نے کہا دونوں انتیس دن کے ہوں یہ نہیں ہوتا۔

(از مسند از معتمر از اسحاق از عبد الرحمن بن ابی بکرہ از والدش) آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم دوسری سند (از مسند از معتمر از خالد از عبد الرحمن بن ابی بکرہ  
از والدش) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو مہینے (رمضان اور ذوالحجہ) عید  
کے کم نہیں ہوتے یعنی دونوں انتیس دن کے ہوں، یا ایک انتیس اور ایک تیس،  
بہر کیف ثواب میں شمار پورا ماہ ہوں گے تیس کے برابر۔

### باب ۱۱۹۸ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

وَلَا تَكْتُمُ وَلَا تَحْسِبُ (یعنی نماز روزہ میں حساب  
نہیں لگانا پڑتا سورج چاند وقت بتا دیتے ہیں)

(از آدم از شعبہ از اسود بن قیس از سعید بن عمرو از ابن عمر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم اسی لوگ ہیں جن کا کتاب

۱۱۹۸- بخاری نے اسحاق ابن سیرین کے قول نقل کر کے اس حدیث کی تفسیر کر دی کہ امام احمد نے بھی فرمایا ہے۔ قاضی ہے کہ اگر رمضان ۲۹ دن کا چوتھا تو یہ ۳۰ دن  
کا ہوتا ہے اگر ۲۹ دن کا چوتھا ہے تو رمضان تیس دن کا ہوتا ہے مگر اس تفسیر میں یہ قاعدہ ختم شدہ رہتا ہے لیکن سال ایسے ہوتے ہیں کہ رمضان اور ذوالحجہ دونوں  
اس میں ۲۹ دن ہوتے ہیں طحاوی نے کہا کہ ہم نے خود ایسا دیکھا ہے اسے صحیح و ہی اسحق بن راہویہ کی تفسیر ہے امام بخاری نے اسی نظریے پہلے اس کو بیان کیا۔ ۱۲- منہ۔  
۱۷۹۸- اس حدیث میں لا تکتب ولا تحسب سے یہ غلط فہمی نہ ہو کہ اسلام دنیاوی علوم کا مخالف ہے بلکہ حقیقت یہ ہے تمام علوم و فنون سائنس وغیرہ کی ایجاد  
بھی قرآن و حدیث یعنی اسلام کی مرہونِ منت ہے حدیث کا مقصد یہ ہے کہ نماز روزہ میں حساب تحریر سے نہیں لگانا پڑتا۔ سورج و قمر بتا دیتا ہے۔ چاند  
روزوں کے اوقات بتاتا ہے رات کو عشاء اور فجر مطلع سے معلوم ہوتی ہیں غرض شریعت نے اسی سہولت دی ہے جو تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ دونوں کے واسطے ہے بلکہ ان

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلًا  
قَالَ إِنَّمَا أَمَةٌ مُسَيِّةٌ لَا تَكْتُبُ وَلَا تَحْسَبُ الشَّهْرَ  
هَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي مَرَّةً سَبْعَةً وَعِشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثًا  
**بَاب ۱۹۸ لَا يَقَعُ مِنْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ**

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا يَقَعُ مِنْ أَحَدِكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ  
يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ  
فَلْيَصُومْ ذَلِكَ الْيَوْمَ۔

**بَاب ۱۹۹ قَوْلُ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ**  
أَحَلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الْقِيَامِ الرَّقْصَ إِلَى  
نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ  
لَهُنَّ عِلْمُ اللَّهِ أَنْتُمْ لَكُمْ تُخَفُّ أَوْ لَا تَخَفُ  
أَنْفُسُكُمْ فَخُذُوا مِنْ لَدُنْكُمْ ذِكْرًا  
قَالَ لَا يَأْتِيهِمْ وَهُمْ وَأَبْتَغُوا مَا كَتَبَ  
اللَّهُ لَكُمْ۔

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِي السُّنَنِ عَنْ الْأَبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَخَفَرَ  
إِلَّا قَطْرًا فَمَرَّ قَبْلَ أَنْ يُقْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا

نہیں کرتے۔ مہینہ کبھی اتنا ہوتا ہے (دسوں انگلیوں سے تین بار بتایا)  
کبھی اتنا (ایک انگلی کم) یعنی کبھی انتیس کا اور کبھی تیس دن کا۔

## باب۔ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھے

دار مسلم بن ابراہیم از ہشام از یحیی بن ابی کثیر از ابو سلمہ از ابو ہریرہؓ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص رمضان سے ایک دو دن پہلے  
روزہ نہ رکھے البتہ کسی شخص کا روزہ رکھے گا دن آجائے جس دن وہ ہمیشہ روزہ  
رکھا کرتا تھا تو اس دن روزہ رکھے (گویا رمضان کا استقبال منع ہے)

**باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد** «أَحَلَّ لَكُمْ  
لَيْلَةَ الْقِيَامِ الرَّقْصَ إِلَى نِسَائِكُمْ الْاِیَةِ (روزے کی  
راتوں میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال ہے وہ تمہاری  
پوشاک ہیں تم ان کی پوشاک ہو اللہ کو معلوم ہے تم جھپک کر  
ایسا کرتے تھے اللہ نے تمہیں معاف کیا اب مباشرت کر سکتے  
ہو اللہ تعالیٰ نے جو تمہاری قیمت میں کما ہے (اولاد)  
اسے تلاش کرو۔

دار عبد اللہ بن موسیٰ از اسیر ایل از ابو اسحاق برادر سے مروی ہے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا یہ طریقہ تھا۔ جب کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار  
کے وقت افطار کرنے سے پہلے سو جانا تو رات بھر لچہ نہ کھا سکتا دوسرے دن  
جب شام ہو تو کھا سکتا ایک دن ایسا ہو اگر قیس بن صرمہ انصاری روزہ

لے معلوم ہو کہ رمضان کا استعمال کرنا منع ہے جیسے بعض لوگ کرتے ہیں کہ رمضان کے آنے سے پہلے نماز پڑھتے ہیں ہمارے زمانہ میں مردوں لوگ جو کہتے ہیں ہمدی آمد  
رفت ایسا ہی کیا کرتے ہیں ۱۸ من ۱۷ من ۱۶ من ۱۵ من ۱۴ من ۱۳ من ۱۲ من ۱۱ من ۱۰ من ۹ من ۸ من ۷ من ۶ من ۵ من ۴ من ۳ من ۲ من ۱ من ۰ من  
شاید میں سے سلمان افطار کے وقت کھا لیتے تو کھول سے صحبت کرتے جب تک موندے نہیں موندے کے بعد پھر دوسرا دن صوم ہونے تک کچھ نہ کر سکتے یہ تابعہ مسلمانوں نے اہل  
کتاب کو دیکھ کر اپنے میں جاری کیا تھا جیسے ابن جریر نے سدی سے نکالا ۱۴ من







عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ ابْنِ حَارِثٍ عَنْ ابْنِ حَارِثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
ابْنِ سَعْدٍ عَنْ قَالَ كُنْتُ أَسْتَعْرِضُ أَهْلِي ثُمَّ يَكُونُ مَعِيَ  
أَنْ أَدْرِكَ السُّجُودَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
**بَاب ۱۲-۳** قَدْ رَكِعَ بَيْنَ السُّجُورِ  
وَصَلَاةِ الْفَجْرِ -

۱۸۰۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
هَشَامُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ  
قَالَ تَسْعُونَ أَمَةً النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ  
إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْآذَانِ وَالسُّجُودِ  
قَالَ قَدْ رَحِمَ سَيِّئَ آيَةٍ -

**بَاب ۱۲-۴** بَرَكَاتِ السُّجُودِ مِنْ غَيْرِ  
الْإِجَابِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَصْحَابَهُ وَاصْنُوا أَوْلَمَ يُدْكَرُ السُّجُودُ

۱۸۰۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
جُوَيْرِيَةُ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصِلًا قَوَّامًا لَتَأْسٍ  
فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَهَامَهُمْ قَالُوا لَأَتَاكَ تَوَاصِلٌ قَالَ  
لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَظَلُّ أَعْطَمُ وَأَسْفَى -

۱۸۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ إِذَا بَيْنَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مِهْمَبٍ قَالَ سَمِعْتُ  
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَسْعُونَ أَقَاتٍ فِي السُّجُودِ بَرَكَاتٍ -

بن سعد کہتے ہیں میں اپنے گھر میں سحری کھانا پھر مجھے بلدی ہوتی کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز حاصل کر لوں

**باب** سحری ختم ہونے اور نماز فجر میں کتنا فاصلہ  
ہونا چاہیے

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام از انس) زید بن ثابت کہتے  
ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ صبح  
کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے

انس کہتے ہیں میں نے پوچھا سحری اور صبح کی آذان میں کتنا فاصلہ ہوتا  
انہوں نے کہا پچاس آیتیں پڑھنے کی مقدار

**باب** سحری کھانا باعث برکت ہے واجب  
نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب  
نے پے درپے روئے رکھے ان میں سحری کا ذکر نہیں۔

(از موسیٰ بن اسمعیل از جویریہ از تافع) عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لگاتار روزے رکھے لوگوں نے بھی لگاتار  
رکھے۔ ان پر یہ شاق گزرا آپ نے فرمایا تم ایسا نہ کرو لوگوں نے عرض کیا  
آپ تو لگاتار روزے رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں  
میں تو برابر کھلایا پلایا جاتا ہوں۔

(از آدم ابن ابی ایاس از شعبہ از عبد العزیز بن مہمب) انس بن  
مالک کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو کیونکہ  
اس میں برکت ہوتی ہے۔

لے اس روایت سے آدمی معلوم کر سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سحری کھاتے تھے حرکت کر کے قریب کھاتے نہ یکسر بہرارت رہے جیسے ہمارے ملک میں عام لوگوں نے عادت کر لی ہے  
پارہ ۷ شعبہ ۱۱ میں یہ روایت اور روایت بخاری کی تکلیف نہیں ہے نہ ہم کو ان پر چلنا ضرور ہے ہم کو اپنی آنکھ سے دیکھ لینا کافی ہے اگر یہ معلوم ہو جائے کہ مع ہو گئی تو کھانا یا تو قیام کرے ورنہ  
فرات سے کھائی مسئلہ ہے کہ بخاری کے قاعدے سے صبح ہو گئی ہو ۱۲ منہ ۱۳ ایک روایت میں ہے کہ ایک گھونٹ پانی پی لیے ایک کھجور یا چند دانے کھائے تو دوسری روایت  
میں ہے سحری کھا کر روزے کی قوت حاصل کرو اور دوسری روایت کو جاننے کی ضرورت

**باب ۱۲۰۵** إِذَا نَوَى بِالْعَمَاءِ صَوْمًا

وَقَالَتُ أُمُّ الدُّدَّاءِ كَانَ أَبُو الدُّدَّاءِ

يَقُولُ عِنْدَ كُلِّ طَعَامٍ فَإِنْ قُلْنَا لَا قَالِ

فَاتِي صَائِمٌ يَوْمِي هَذَا أَوْ فَعَلَهُ أَوْ طَعَنَ

وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنَا

**۱۸۰۶** - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ

عَنْ سُلَيْمَةَ بِنْتِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَوْ مَنْ

أَكَلَ فَلَيْتَهُ أَوْ فَلَيْسَ وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ -

**باب ۱۲۰۶** السَّائِمُ يُصِيحُ جَمْعًا**۱۸۰۷** - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ قَالِكَ

عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ

أَبِي هِشَامٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ حَبِيبٍ وَخَلْتَانَا عَلَى عَاشُورَاءَ وَ

أُمُّ سُلَيْمَةَ سَمِعَتْ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

أَبِي الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

مَرَّوَانَ أَنَّ عَاشُورَاءَ أُمُّ سُلَيْمَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدُرُّهُ الْفَجْرُ وَهُوَ

جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ وَقَالَ مَرَّوَانُ

بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَقْبَمُ بِاللَّهِ لَتَقْرَأَنَّ بِهَذَا

**باب ۱۲۰۷** دِن كوروزے کی نیت کر لینا

حضرت ام دوداء نے فرمایا حضرت ابوالدرداء پوچھتے

تھے تمہارے پاس کھانا ہے تو اگر ہم گھر والے کہہ دیتے

نہیں تو وہ کہتے ہیں آج روزے سے ہوں ابوطلحہ ابوہریرہ

ابن عباس اور حذیفہ کا بھی یہی طریقہ تھا

داز ابو عاصم از یزید بن ابی عبیدہ سلمہ بن اکوع سے مروی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے دن ایک شخص کو لوگوں میں یہ

اعلان کرنے کو بھیجا کہ جس نے آج کچھ کھالیا ہے وہ شام تک کچھ نہ کھائے

یا روزہ رکھے اور جس نے کچھ نہیں کھایا شام تک کچھ نہ کھائے

**باب ۱۲۰۸** صبح کو روزہ دار بحالت جنابت اٹھے تو کیا کرے۔

داز عبداللہ بن مسلمہ از مالک زسی یعنی غلام ابوبکر بن عبدالرحمان

بن حارث بن ہشام بن مغیرہ ابوبکر بن عبدالرحمان فرماتے ہیں میں اور

میرا باپ دونوں جب حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ کے پاس گئے۔

دوسری سند از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابو

بکر بن عبدالرحمان بن حارث از ہشام انکے والد عبدالرحمان نے مروان

کو بتایا کہ حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کو اپنے گھروالوں میں صبح ہو جاتی اور آپ بحالت جنابت ہوتے

تو غسل فرماتے پھر روزہ رکھتے اور مروان نے عبدالرحمان بن حارث سے

کہا میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کہ یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ کو ثوب

اجبی طرح سنادو۔ ان دنوں مروان مدینہ کا حاکم تھا ابوبکر بن عبدالرحمان نے

کہا عبدالرحمان نے اس بات کو پسند نہیں کیا پھر اتفاق سے ہم سب

**۱۸۰۸** - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ

عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ

أَبِي هِشَامٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ حَبِيبٍ وَخَلْتَانَا عَلَى عَاشُورَاءَ وَ

أُمُّ سُلَيْمَةَ سَمِعَتْ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

فَكَرِهَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثُمَّ قَدَّرْنَا أَنْ نَجْعَلَ مِنْهُ خَلِيفَةً  
وَكَانَتْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي ذَاكِرُكَ لَكَ أَمْراً وَلَوْ لَا مَرُوءَانِ  
أَقْسَمَ عَلَيَّ فِيهِ لَمْ أَذْكُرْهُ لَكَ فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَأَمْرَ  
سَلَمَةَ وَقَالَ كَذَلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَيَّاشٍ هُوَ  
أَعْلَمُ وَقَالَ هَمَّامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْفَطْرِ وَالْأَوَّلِ أَسْنَدُ -

بَابُ ١٢٠٤ الْمُبَاشَرَةُ لِلصَّائِمِ

قَالَتْ عَائِشَةُ وَنَجَّيْتُمُوهُ عَلَيَّ فَرَجُهَا

١٨٠٨- حَلَّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْقَلٍ عَنْ شُعْبَةَ  
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ زَ  
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ وَيُثْنِي  
وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمَّاكُمْ إِرْبِيهَ وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ  
مَا رُبَّ حَاجَةٍ قَالَ طَاوُسٌ غَيْرُ أُولَى لِرُبِّيَةِ الْحَكَمِ  
لَا حَاجَةَ لَهُ فِي الدُّنْيَا

بَابُ ١٢٠٨ الْقُبْلَةُ لِلصَّائِمِ

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ إِنْ نَظَرَفَا مَنِيَّ

بَيْتُهُ صَوْمَةٌ -

١٨٠٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

دو خلیفہ میں جمع ہوئے دیاں حضرت ابوہریرہ کی زمین تھی تو ابوہریرہ کو عبد الرحمن نے کہا تمہیں بات بتانا ہوں۔ اگر مروان نے مجھے قسم نہ دی ہوتی تو تم سے بیان نہ کرتا پھر انہوں نے حضرت عائشہ اور ام سلمہ کی حدیث بیان کی ابوہریرہ نے کہا میں کیا کروں فضل بن عباس نے مجھ سے حدیث بیان کی تھی وہ جانیں اور ہمام اور ابن عبد اللہ بن عمرؓ نے حضرت ابوہریرہؓ سے لیوں روایت کیا ہے البسی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افطار کا حکم دیتے تھے مگر حضرت عائشہ اور ام سلمہ کی روایت زیادہ معتبر ہے۔

## باب روزہ دار کو عورت کا بوسہ وغیرہ کی حد تک اجازت

ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ روزہ دار پر عورت کی شرمگاہ حرام ہے۔

۱) از سلیمان بن حرب از شعبہ از حکم از ابراہیم از اسود حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحالت روزہ پوسہ لیتے اور مباحثہ یعنی مساس کرتے (بدن کو ہاتھ لگاتے کیونکہ وہ تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر اختیار رکھتے تھے) لیکن عباس کہتے ہیں مآب قرآن میں لفظ ہے اس کے معنی ہیں حاجتیں مآوئیں نے کہا غیر اونی لارہ قرآن میں ہے اس کا معنی بیوقوف جس کو عورتوں سے غرض نہ ہو۔

باب روزے میں بوسہ لینا۔ جابر بن عبد اللہ کہتے

ہیں اگر روزہ دار نے شہوت سے دیکھا اور منی نکل آئے تو

روزہ پورا کر لے

۱) از محمد بن مثنی از یحییٰ از هشام از عروہ از حضرت عائشہ از آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از هشام از عروہ  
از حضرت عائشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحالت روزہ بعض ازواج

**۱۷** یام کی روایت کلام احمد اور ابن حبان نے اور ابن عبد اللہ کی روایت کو عبد الرزاق نے وصل کیا۔ ابن عبد اللہ سے سالم بن عبد اللہ بن عمر مراد ہیں یا عبد اللہ بن عبد الشما عبد اللہ بن عبد اللہ؟ منہ ۳۵ اس میں اشارہ ہے کہ جو ان آدمی کو روزے میں بوسہ اور مباشرت نہ کر وہ اپنے نفس پر قافلاً ورنہ رہے اور باجائے ذکر شیخ۔ دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے لوگوں کو روزے میں بوسہ کی اجازت دی اور جو ان کو منع فرمایا ۱۲ منہ ۳۶ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳۷ اس کو عبد الرزاق نے اپنی مجلس وصل کیا ۱۲ منہ ۳۸ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

کا بوسہ لے لیتے۔ یہ کہہ کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہنس پڑیں۔

دارمسد دانیکھی از ہشام بن ابی عبد اللہ از یحییٰ بن ابی کثیر از ابو سلمہ از زینب بنت ام سلمہ ام سلمہ فرماتی ہیں ایک بار میں ایک چل در میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آرام کر رہی تھی اتنے میں حالضہ ہو گئی میں خاموشی سے بستر سے چلی گئی اور حیض کے کپڑے منجھالے اپنے فرمایا مجھے کیا ہوا؟ کیا تو حالضہ ہو گئی؟ میں نے کہا ہاں پھر میں اسی چادر میں آگئی ام سلمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مل کر ایک ہی تہن سے غسل کر لیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحالت روزہ انکا بوسہ بھی لے لیا کرتے تھے

### باب روزے میں نہانا۔

عبد اللہ بن عمرؓ نے کپڑا تر کر کے اپنے بدن پر ڈال لیا شعبی روزہ دار تھے اور حمام میں گئے ابن عباس کہتے ہیں نہنا یا اور کسی چیز کا مزہ پکھنے میں کوئی حرج نہیں بحالت روزہ امام حسن بصریؒ کہتے ہیں کلی کرنے میں کوئی حرج نہیں نہ پانی سے اپنے آپ کو ٹھنڈا کرنے میں کوئی حرج ہے ابن مسعودؓ کہتے ہیں جب کوئی روزہ رکھنا چاہے تو صبح کو تیل لگائے ہوئے ننگمی کئے ہوئے ہو اس کہتے ہیں میرا ایک حوض ہے میں بحالت روزہ اس میں غوطے لگاتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ روزے

ابن مسعودؓ عن قال عن ہشام عن ابیہ عن عائشہؓ قالت ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليقبل بعض اذواجه هو صائم ثم مسحك ۱۸۰۔ حدثنا مسدد بن حماد ثنا يحيى عن هشام ابن أبي عبد الله حدثنا يحيى بن أبي كثير عن ابی سلمة عن زینب بنت ام سلمة عن ام سلمة قالت بيئنا ام سلمة رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحيلة اذ حوضت فاسلكت فاحدثت ثياب حيفتي فقال قال لك انقضت قلت نعم قد خلت معي في الحيلة و كانت هي و رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسلان من انا واحد وكان يقبل وهو صائم

### باب اغتسال الصائم و

بل ابن عمرؓ را ثوبا قال لقا عليه و هو صائم و دخل الشعي الحمار و هو صائم و قال ابن عباسؓ لا بأس ان يتطعم القدر او الشئ و قال الحسن لا بأس بالضمه ضرة و التبريد للصائم و قال ابن مسعودؓ اذا كان صومرا حيا فليصبر و هيدا ما ترجلا و قال انس ان لي ابن اتخمته فيو و انا صائم و يذكر عن النبي صلى الله عليه و آله و سلم

۱۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ من ۱۳ من اس کو ابن ابی شیبہ اور یحییٰ نے وصل کیا ۱۲ من ۱۳ من اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ من ۱۳ من اس کو ابن عمرؓ نے کہا امام بخاری نے اس پر رو کیا جس نے روزہ دار کے لیے غسل کر دیا ہے کہ وہ اگر منہ میں پانی جانے کے ذریعے مکروہ رکھا ہے تو کلی کرنے اور تک میں پانی ڈالنے میں بھی اس کا ذکر نہ کیا ہے اگر اس لیے مکروہ رکھا ہے کہ روزے میں زینب و زینت اور آرائش اچھی نہیں تو غسل نے کھلی کتابیں ڈالنا وغیرہ دار کے لیے جائز رکھا ہے حافظ نے یہ بیان نہیں کیا کہ ابن مسعودؓ نے وصل کیا نہ غطائی نے بیان کیا ۱۲ من ۱۳ من اس کو قاسم بن ثابت نے غریب الحدیث میں وصل کیا ۱۳ من

أَكَلَهُ اسْتَأْذَنَكَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَنُو  
عُمَيْرٍ نَبَاتُكَ أَوَّلُ النَّهَارِ وَآخِرُهُ وَلَا  
يَبْلَعُ رَيْقَهُ وَقَالَ عَطَاءُ إِنْ زِدَكَ  
رَيْقَهُ لَا أَقْرَبُ لِيُفْطِرُ وَقَالَ بَنُو سَيْبٍ  
لَيْدَاسُ يَا لَسَوَالِكِ الرَّطْبِ قَبْلَ لَهْ طَعْمُ  
قَالَ وَالْمَاءُ لَهُ طَعْمٌ وَأَنْتُمْ مُغْمِضُونَ  
بِهِ وَلَمْ يَرَ أَحَدٌ وَالْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ  
يَا لَنُحْمٍ لِلصَّائِمِ يَا سَا

۱۸۱۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَآبِي بَكْرٍ  
قَالَتْ عَائِشَةُ ؓ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ إِلَّا بِرُكْعَةٍ  
الْفَجْرِ رَهْنَانٍ مِنْ غَيْرِ حِلْمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ  
۱۸۱۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالٌ وَعَنْ  
سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ  
ابْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ  
أَنَّهُ قَالَ قَدِمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ  
أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ  
لَيْصِمُهُ جُنُبًا مِمَّنْ جَاءَهُ غَيْرَ احْتِلَامٍ لَمْ يَصُومْ ثُمَّ  
دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ ؓ فَقَالَتْ وَشَدَّ ذَلِكَ -

**بَابُ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ ذُو شَرِبَ تَائِسًا** وَقَالَ عَطَاءُ إِنْ اسْتَنْتَرَى

میں سواک کیا کرتے تھے۔ اور ابن عمر بجاات روزہ صبح  
وشام سواک کیا کرتے۔

روزہ دار غٹو کنٹ لنگے عطاء کہتے ہیں اگر روزہ دار  
غٹو کنٹ لنگے جائے تو یوں یہ نہیں کہتا کہ اس کا روزہ جائز رہا  
ابن سیرین نے کہا کچی سواک کرنے میں کوئی حرج نہیں لوگوں  
نے کہا اس میں تو مزہ ہوتا ہے انہوں نے کہا مزہ تو پانی میں بھی  
ہوتا ہے حالانکہ روزے میں پانی سے کلی کرتے ہو اور انس اور ابن  
ادریس نے کہا روزہ دار کو سرمہ لگانا جائز ہے

از احمد بن صالح از ابن وہب از یونس از شہاب عروہ والوبک سے مروی  
ہے حضرت عائشہ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل کی حاجت ہوتی  
بغیر اختلام کے (جماع سے) اور صبح ہو جاتی تو آپ غسل فرماتے اور روزہ رکھتے

از اسماعیل از مالک از سہمی یعنی ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث بن  
ہشام بن مغیرہ کا غلام ابوبکر بن عبدالرحمان فرماتے ہیں میں اور میرے والد ہم  
دونوں حضرت عائشہ کے پاس گئے۔ انہوں نے فرمایا میں اس بات کی  
گواہی دیتی ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر بجاات جنابت از جماع  
صبح کرتے تو آپ اس دن روزہ رکھ لیتے پھر ہم دونوں ام سلمہ کے پاس  
گئے انہوں نے بھی ایسا ہی کہا

**بَابُ رَوْزَةِ دَارِ الْغَمُولِ كِرْجٍ كَهَاطٍ لَيْلَةٍ تَوْرَوْزَةٍ**  
نہیں جاتا) عطاء کہتے ہیں اگر روزہ دار پانی ناک میں ڈالے

۱۔ اس کو ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ نہ حافظ نے نہ فظلان نے یہ بیان کیا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا ۱۴ منہ ۱۵ منہ کبھی یعنی گیلی ہی سواک کرنے میں جب  
کبھی سواک منع نہ ہوئی تو خشک سواک بطریق اولیٰ منع نہ ہوگی اس کو ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۴ منہ ۱۵ منہ اس کے اثر کو ابو داؤد نے اور حسن کے اثر کو عبدالرزاق نے  
اور ابی ہریرہ نے اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۴ منہ ۱۵ منہ اس مسئلے میں علماء کا اختلاف ہے جمہور علماء کے نزدیک جو نے سے کھانے پینے میں روزہ نہیں جاتا نہ  
فصل لازم ہوتی ہے اور امام مالک نے کہا اس کا روزہ یا طل ہو جائے گا اور قضا واجب ہوگی ۱۴ منہ ۱۵ منہ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ابن جریر کے طریق سے  
حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے ان کے نزدیک ایسی حالت میں روزہ جاتا رہے گا اور قضا لازم ہوگی ۱۴ منہ



۱۸۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُبَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَرَةَ

مَعْمُورٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ  
حُصَيْنٍ رَأَيْتُ عُمَانَ بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ فَرَعْتُ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا  
ثُمَّ مَضَعْتُ وَاسْتَشْرَفْتُ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ  
بَدَنَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْفَرْقِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ الْيُسْرَى  
إِلَى الْفَرْقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى  
ثَلَاثًا الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ كَحَوْضَيْنِ هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ  
وَمُؤَدِّي هَذَا ثُمَّ يَصِلُ رُكْعَتَيْنِ لَا يُجِدُ نَفْسًا فِيهِمَا  
إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

بَاب ۱۲۲ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِئْهُ بِمُخْجَرٍ  
الْمَاءِ وَلَمْ يُبَيِّنْ بَيْنَ الْمَاءِ وَغَيْرِهِ  
قَالَ الْحَسَنُ رَأْسُ بِالشَّعْطِ لِلْمَاءِ  
إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلْقِهِ وَتَحْتَهُ وَقَالَ  
عَطَاءُ إِنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِيهِ  
مِنَ الْمَاءِ لَا يَغُفَرُ لَهُ إِنْ لَمْ يَزِدْ رُكْعَتَيْنِ  
وَمَا ذَا بَقِيَ فِيهِ وَلَا يَمْنَعُ الْعِلَافُ  
وَإِنْ أَدْرَكَ رَيْحَ الْعِلَافِ لَا أَقُولُ أَنَّهُ  
يُطَهَّرُ وَلَكِنْ يُبْهِلُ عَنْهُ فَإِنْ اسْتَنْشَرُ  
فَدَخَلَ لِمَاءِ حَلْقِهِ كَرَأْسٍ لَا تَلَهُ لَمْ يَلِكْ

(از عبد اللہ بن ابی اُبَیّ عن عبد اللہ بن خبارہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے وضو کیا تو تین بار اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ پھر ہر ہاتھ کی ناک صاف کیا۔ پھر تین بار منہ دھویا۔ پھر دایاں ہاتھ تین بار کہنی تک۔ پھر بائیں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا۔ پھر سر پر مسح کیا۔ پھر اپنا دایاں پاؤں تین بار دھویا پھر بائیں پاؤں تین بار دھویا پھر فرمایا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ انہوں نے وضو فرمایا جیسے میں نے کیا ہے۔ پھر آنحضرت نے فرمایا جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے۔ پھر دو رکعتیں تحیۃ الوضو پڑھے، ان میں ادھر ادھر کے خیالات نہ دوڑائے، تو اس کے گزشتہ گنا بخش دیئے جائیں گے)

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جب کوئی وضو کرے تو اپنے ہاتھوں میں پانی ڈالے۔ اور آپ نے صائم اور غیر صائم میں فرق نہیں کیا جسٹھ بصری رکے نزدیک روزہ میں ناک میں دوا ڈالنا جائز ہے بشرطیکہ حلق تک پہنچے میرے لگا سکتا ہے۔ عطا کہتے ہیں بجا روزہ کلی کر کے اگر پانی نکال دے تو کوئی ضرر نہیں اگر تھوکتے نکلے اور کلی کی منہ والی تری نہ نکلے۔ روزہ مصطلکی نہ چبائے پس اگر مصطلکی کا تھوکتے نکل جائے تو میں نہیں کہتا کہ اس کا روزہ جاتا رہا۔ لیکن منع ہے۔ اگر ناک میں پانی ڈالا اور حلق میں بے ارادہ چھچھ گیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ یہ اس کے احتیاج میں نہیں۔

۱۔ اس کو مسلم اور عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲۱۳ منہ ۱۲۱۳ اس کو ابن ابی شیبہ نے فصل کیا اور ابو یوسف اور داؤد زاعمی اور اسحاق نے نزدیک ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائیگا لیکن امام مالک اور شافعی اور جہول وعلما کے نزدیک نہیں ٹوٹے گا بشرطیکہ وہ دوا حلق میں نہ اترے ۱۲ منہ ۱۲۱۳ اس کو سعید بن منصور نے ابن مبارک سے وصل کیا انہوں نے ابن جریر سے اور عبد الرزاق نے بھی ۱۲ منہ ۱۲۱۳ اس کو عبد الرزاق نے کمال ابن جریج سے ۱۲ منہ ۱۲۱۳ ابن منذر نے کہا اس پر اجماع ہے کہ اگر روزہ دلائی تھوکتے کے ساتھ دوا کے درمیان جوڑا جاتا ہے جس کو کمال نہیں سکتا نکل جائے تو اس کا روزہ نہ ٹوٹے گا۔ اور حنفیہ کہتے تھے اگر روزہ دار کے ہاتھوں میں گوشت رہ گیا ہو اس کو چبا کر قصداً کھا جائے تو اس پر قضا نہیں اور جو کہتے ہیں کہ قضا لازم ہوگی۔ اور انہوں نے روزہ سے مصطلکی چبانے کی رخصت دی اگر اس کے اجزاء نہ نکلیں اور نکل جائے تو جو کہہ رہا ہے کہ نہ کھائے نہ پئے روزہ ٹوٹ جائے ۱۲ منہ



**باب ۱۲۱۱** اِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ

وَيَلْزَمُكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ عَنْ  
أَقْطَرِ بَوْمَا مَنِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ  
مُدْرٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ بِهِ صِيَامُ  
الدَّهْرِ وَلَنْ صَامَهُ وَبِهِ قَالَ ابْنُ  
مَسْعُودٍ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ  
الشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَتَادَةُ  
وَحَكَمٌ وَيُقْفَى يَوْمًا مَكَانَهُ

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُرَيْرَةَ سَمِعَ يَزِيدَ  
ابْنَ هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ عَبْدَ  
الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَيْسِ أَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ  
الْكُوفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُوَيْلِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ  
رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ  
أَخْذَرَ قَالَ مَا لَكَ قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ  
فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَتْ يَدَايَ عَلَى عُرْوَةِ  
فَقَالَ لَيْنَ الْخُتْرَى قَالَ أَنَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا

**باب ۱۲۱۲** اِذَا جَامَعَ فِي

رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتَصَدَّقْ  
عَلَيْهِ فَلْيَكْفِهِ

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
أَخِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ جُلُوسٌ عِنْدَ

**باب** قَصْدُ رَمَضَانَ كَے دنوں میں جماع کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی سے مروی ہے کہ اگر رمضان میں بے عذر و مرض  
صلی اللہ علیہ وسلم مروی ہے کہ اگر رمضان میں بے عذر و مرض  
ایک دن روزہ نہ کرے تو ساری عمر کے روزے بھی اس کے  
برابر نہیں ہو سکتے۔ ابن مسعود رضی کا یہی قول ہے  
اور سعید بن المسیب اور شعیب اور ابن جبر اور ابیہم  
اور قتادہ اور حماد کہتے ہیں ایک روزہ اس کے بدلے  
میں رکھ لے

(از عبد اللہ بن میسران زید بن مارون از یحیی بن سعید از عبد الرحمن  
ابن قاسم از محمد بن جعفر بن زبیر بن عوام ابن خویلہ از عباد بن عبد اللہ بن  
زبیر) حضرت عائشہ فرماتی تھیں ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس آیا اور کہا میں دوزخ میں جا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا کیوں کیا  
ہوا؟ کہنے لگا میں نے رمضان میں اپنی عورت سے جماع کیا پھر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کا تھیلہ پیش کیا گیا جسے عرق کہتے ہیں  
آپ نے فرمایا۔ وہ دوزخ میں جلیے والا کہاں ہے؟ اس نے کہا  
میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا۔ یہ خیرات کر دے۔

**باب** اگر رمضان میں کوئی شخص قصدًا جماع

کرے اس کے پاس خیرات کو بھی کچھ نہ ہو اسے کہیں سے  
خیرات ملے تو وہی کفارہ میں دے دے

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از حمید بن عبد الرحمن) ابو  
ہریرہ فرماتے ہیں۔ ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو

۱۔ اس کو صحابہ سنی اور ابن خریز نے نکالا ۱۲۱۱ھ میں ۱۲۱۱ھ میں اس کو امام بیہقی نے واصل کیا ۱۲۱۱ھ میں ۱۲۱۱ھ میں اس کو سعید بن منصور اور  
ابن جبر کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے اور ابیہم کے اثر کو سعید بن منصور نے اور قتادہ اور حماد بن ابی سلیمان کے اثر کو عبد الرحمن نے واصل کیا ۱۲۱۱ھ میں

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى  
أَمْرٍ آتٍ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ هَلْ تَحِدُّ رَقَبَةً تُعْفِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ  
تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ  
فَهَلْ تَحِدُّ اطْعَامَ سِتِّينَ مُسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَهَكَذَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أُتِيَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ  
الْمُكَلَّلُ قَالَ آيِنِ السَّائِلُ فَقَالَ آتَاكَ قَالَ خُذْهَا  
فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلَى أَفْقَرٍ مِنِّي يَا رَسُولَ  
اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابِدَتَيْهَا يُرِيدُ الْمُحَرَّبِينَ أَهْلَ بَيْتِ  
أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَمَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أُنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعَمَهُ أَهْلَكَ -  
**بَابُ إِسَاءَةِ الْمُجَامِعِ فِي رَمَضَانَ**  
هَلْ يُطْعَمُ أَهْلُهُ مِنَ الْكُفَّارِ إِذَا  
كَانُوا آمِنًا وَحَيْمٌ -

۱۸۱۷- حَدَّثَنَا عَنْ نُبَيْنِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

جَعْفَرُ بْنُ مَرْثُورٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَدِيٍّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنَّ الْخَبْرَ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ

أَحَدٌ أَنْ تَحِدُّ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَحِدُّ مَا تُطْعَمُ بِهِ

سِتِّينَ مُسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الرَّبِيلُ قَالَ

گیا۔ آپ نے فرمایا کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا۔ میں نے اپنی بیوی سے  
بجالتِ روزہ جماع کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا تجھے کوئی غلام آزاد  
کرنے کے لئے مل سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا  
لگاتار دو ماہ کے روزے رکھ سکے گا؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے  
فرمایا کیا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔  
یہ سن کر آپ نے انتظار کی۔ ہم سب لوگ اسی طرح بیٹھے تھے۔ اتنے میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کا تھیلہ پیش کیا گیا، جسے عرق  
کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ وہ شخص کہاں گیا؟ کہنے لگا میں مہربوں۔  
آپ نے فرمایا۔ یہ تھیلہ لے جا۔ اسے خیرات کر دے۔ اس نے کہا خیرات  
تو اسے دوں جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ بخدا دینے کے دونوں  
سنگ لکھ کناروں میں کوئی گھر مجھ سے زیادہ فقیر نہیں۔ یہ سن کر آپ  
ہنس دیئے۔ حتیٰ کہ آپ کے سامنے کے دندان مبارک چمکا اٹھے۔ آپ نے  
فرمایا! اچھا اپنے گھر میں ہی خرچ کر دے۔ انہی کو کھلا دے۔

**باب** جو شخص رمضان میں قصداً جماع

کرے وہ کفارے کا کھانا اپنے گھر والوں کو بھی

کھلا سکتا ہے جبکہ وہ محتاج ہوں

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از زہری از حمید بن

عبدالرحمن) ابو ہریرہؓ سے مروی ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کے پاس آیا اور کہا۔ یہ بدنصیب اپنی بیوی سے رمضان میں

میں قصداً جماع کر بیٹھا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تو غلام آزاد کر سکتا ہے؟

اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا دو ماہ لگاتار روزے رکھنے کی

طاقت ہے؟ کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا بھلا ساٹھ مسکینوں کو کھانا

کھلا سکتا ہے؟ کہا نہیں۔ پھر اتفاق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس کھجور کا تھیلہ پیش کیا گیا جسے عرق کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔

توفیق و دل کو اپنی طرف سے یکھلا دے۔ اس نے کہا مہینے کے دونوں تھیلے  
کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں۔ آپؐ نے فرمایا

## باب روزے دار کو بچنے لگوانا اور تھے لڑنا کیسا ہے

یہی بن سالم نے بحوالہ معاویہ بن سلام انہی بنی از  
عمرو بن حکم بن ثوبان حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا کہ  
جب کوئی بجالت روزہ فے کرے تو روزہ نہیں لوٹا کیونکہ  
وہ باہر نکالنا ہے اندر نہیں لے جاتا اور حضرت ابوہریرہؓ  
یہ بھی منقول ہے کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے بلکہ یہی روایت  
زیادہ صحیح ہے ابن عباسؓ اور عکرمہ کہتے ہیں روزہ اس چیز سے  
ٹوٹتا ہے جو اندر جائے کوئی چیز باہر آئے اس سے نہیں ٹوٹتا  
حضرت ابن عمرؓ بحالت روزہ کچھ لگواتے پھر انہوں  
نے دن کو کچھ لگوانا چھوڑ دیا۔ رات کو لگانے لگے۔ ابو موسیٰ  
اشعریؓ نے رات کو کچھ لگوائے حضرت سعد بن ابی وقاص  
زید بن ارقم ہام سلمہ نے بجالت روزہ کچھ لگوائے۔ بکر بن  
عبد اللہؓ نے ام علقمہ سے روایت کی ہم حضرت عائشہؓ کے  
پاس بجالت روزہ کچھ لگواتے وہ صبح نہ فرماتیں حضرت  
حسن بصریؓ نے کئی صحابہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لگانے اور لگوانے والے دونوں  
کا روزہ ٹوٹ گیا مجھ سے عیاشؓ نے بحوالہ عبداللہ بن ابی بکر  
از حسن بصریؓ ایسی ہی روایت کی ان سے پوچھا گیا کہ حضرت  
سے روایت ہے؟ انہوں نے کہا ہاں پھر کہنے لگے اللہ  
تعالیٰ خوب جانتا ہے (واللہ اعلم)

أَطْعِمَهُ هَذَا عَنْكَ قَالَ عَلِيٌّ أَحْوَجُ مِنَّا مَا بَيْنَ كَتِفَيْهَا

أَهْلُ بَيْتِي أَحْوَجُ مِنَّا قَالَ قَاطِعُهُ أَهْلَكَ

تو اپنے گھر والوں کو کھلا دے

## باب النجامة والقدر

لِلصَّائِمِ وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا

مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ سَمِعَ أَبَا

هُرَيْرَةَ قَالَهُ إِذَا قَاءَ فَلَا يُفْطِرُ إِنَّمَا يُحْمَرُ

وَلَا يُؤَيَّرُ وَيَذْكُرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

يُفْطِرُ وَالْأَوَّلُ أَحْمَرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

وَعِكْفَةُ الصَّوْمِ مَمَادَعِلٌ وَلَيْسَ مِمَّا

خَرَجَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ

صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْقِصُهُ بِاللَّيْلِ

وَاحْتَجَّهُ أَبُو مُوسَى لَيْلًا وَيَذْكُرُ عَنْ

سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأَمِيرِ سَلَمَةَ أَحْمَرُ

صَيَا مًا وَقَالَ بَكْرٌ عَنْ أُمِّ عِلْقَمَةَ لَمَّا

لَحِقَ صَوْمُهَا عَائِشَةُ فَلَا تَهْمُ أَنْ يَزُولَ

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مَرُفُوعًا

فَقَالَ أَفْطَرُ الْحَائِمِ وَالْمَحْجُومِ وَ

قَالَ لِي عِيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ مِثْلَهُ قِيلَ

لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَعَنَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ أَعَاهُ

اس میں اشتہار ہے یہ اعتراض ہو کہ میں بھی آخر آدمی ہوں نکالتا ہے مگر اس میں قصداً اور کفارہ واجب ہے ۱۲ھ میں ابن عباسؓ کے اثر کو ابن ابی شیبہؓ نے اور عکرمہؓ کے اثر کو ابنیؓ نے منقول کیا ۱۳ھ میں کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۱۴ھ میں اس کو امام ابی شیبہؓ نے منقول کیا ۱۵ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا اور زید بن ارقمؓ کے اثر کو محمد بن ابی بکرؓ نے منقول کیا ۱۶ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۱۷ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۱۸ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۱۹ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۲۰ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۲۱ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۲۲ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۲۳ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۲۴ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۲۵ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۲۶ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۲۷ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۲۸ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۲۹ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۳۰ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۳۱ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۳۲ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۳۳ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۳۴ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۳۵ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۳۶ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۳۷ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۳۸ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۳۹ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۴۰ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۴۱ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۴۲ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۴۳ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۴۴ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۴۵ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۴۶ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۴۷ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۴۸ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۴۹ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۵۰ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۵۱ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۵۲ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۵۳ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۵۴ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۵۵ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۵۶ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۵۷ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۵۸ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۵۹ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۶۰ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۶۱ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۶۲ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۶۳ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۶۴ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۶۵ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۶۶ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۶۷ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۶۸ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۶۹ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۷۰ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۷۱ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۷۲ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۷۳ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۷۴ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۷۵ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۷۶ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۷۷ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۷۸ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۷۹ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۸۰ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۸۱ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۸۲ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۸۳ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۸۴ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۸۵ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۸۶ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۸۷ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۸۸ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۸۹ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۹۰ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۹۱ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۹۲ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۹۳ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۹۴ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۹۵ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۹۶ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۹۷ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۹۸ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا ۹۹ھ میں اس کو امام ابی بکرؓ نے منقول کیا ۱۰۰ھ میں اس کو امام مالکؓ نے منقول کیا

۱۸۱۸- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَ وَهُوَ جَمْعٌ وَهُوَ جَمْعٌ

۱۸۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو مُعْصِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَ وَهُوَ جَمْعٌ

۱۸۲۰- حَدَّثَنَا أَدُمُ بْنُ أَبِي إِيَازٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ الدَّنَانِيَّ يَقُولُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ لَكُمْ أَنْتُمْ لَكُمْ هُوَ الْجَمَاعَةُ لِلْقَامِ قَالَ لَا إِذَا مَرَّ بِالْجَمَاعِ الضَّعِيفِ وَذَلِكَ شَأْنٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْأَفْطَارِ

۱۸۲۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لَوْ جِئْنَا نَزْلًا فَاجِدْ حُرْمَةً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ قَالَ

قَالَ انْزِلْ فِي فَاجِدْ حُرْمَةً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فِي فَاجِدْ حُرْمَةً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ قَالَ

انْزِلْ فِي فَاجِدْ حُرْمَةً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فِي فَاجِدْ حُرْمَةً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ قَالَ

انْزِلْ فِي فَاجِدْ حُرْمَةً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فِي فَاجِدْ حُرْمَةً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ قَالَ

انْزِلْ فِي فَاجِدْ حُرْمَةً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فِي فَاجِدْ حُرْمَةً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ قَالَ

۱۸۲۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْرَةَ بِنْتِ عَمْرِو بْنِ الْعَدِيِّ

(از معلى بن اسد از وہب از ایوب از عکرمہ از ابن عباس) آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام مع روزہ پچھنے گوائے

دا از ابو عمر از عبد الوارث از ایوب از عکرمہ ابن عباس کہنے میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت روزہ پچھنے گوائے

دا از آدم بن ابی ایاس از شعبہ ثابت بنانی نے اس بن مالک سے پوچھا

کیا تم روزہ دار کو پچھنے لگانا پسند سمجھتے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ البتہ اسے کمزوری پیدا ہونے کے خیال سے برا سمجھتے تھے

شبابہ نے شعبہ سے اس روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ آنحضرت کے نماز پر

### باب سفر میں روزہ رکھنا یا افطار کرنا

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابو اسحق شیبانی) ابن ابی اوفی کہتے

ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے ایک شخص (ملا) سے فرمایا اتر اور مجھے لئے سٹو گھول دے۔ وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! ابھی تو سوچ کی روشنی ہے۔ آپ نے فرمایا اتر اور مجھے لئے سٹو گھول دے۔ وہ

دوبارہ کہنے لگے یا رسول اللہ! ابھی تو سوچ کی روشنی ہے۔ آپ نے فرمایا اتر اور مجھے لئے سٹو گھول دے۔ آخر وہ اترے اور سٹو گھولے۔ آپ نے پی لیا۔ پھر اپنے ہاتھ

سے مشرق کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا۔ جب دھڑ سے رات کا اندھیرا شروع ہو

تو روزہ افطار کرنے کا وقت ہو جائے۔ سفیان کے ساتھ اس حدیث کو

جبریل و ابوبکر بن عیاش نے بھی شیبانی سے روایت کیا۔ انہوں نے عبد اللہ ابن ابی اوفی سے۔ انہوں نے کہا میں ایک سفر میں آنحضرت کے ساتھ تھا۔

دا از مسد دانجی از ہشام از عروہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ

سمرہ بن عمرو سلمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں لگانا تو روزے رکھتا

ہے یعنی طبی نقطہ نگاہ سے بنی طور سے نہیں کہ اس مسئلہ میں سلف کا اختلاف ہے بعضوں نے کہا سفر میں روزہ رکھو گا تو اس میں خیر ہے روزہ ادا نہ ہو گا پھر عفا کرنا چاہیے اور جمہور علماء کہ نزدیک جیسے مالک رشافعی اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ روزہ رکھنا سفر میں ہے اگر طاقت ہو اور تکلیف نہ ہو یا منہل دل و راعی اور قیادیل حدیث کہتے ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے بعضوں نے کہا روزہ رکھو افطار کرے۔ وہ قولی راہ میں بعضوں نے کہا جو اس وقت افضل ہے اگر سفر میں روزہ رکھو وہی خیر و بہتر کا تھا

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِي أَتَسْرُدَ الصَّوْمَ حَرًّا وَحَلًّا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَوُحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَزْرَةَ بَنِي عُمَيْرٍ وَالْأَسْلَمِيُّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يُكَيِّدُ الصِّيَامَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ.

**باب ۱۲۱** إِذَا صَامَ آيَاتًا مِّنْ رِّمَاضَانَ ثُمَّ سَافَرَ

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ عَنَابَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكُدَيْدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَالْكُدَيْدُ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقَدِيدٍ

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَزْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدُّدَاءِ عَنْ أَبِي الدُّدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بُعْثِ سَفَارَةٍ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى اضْطَمَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِيْنَا صَاحِبٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنِ رَوَاحَةَ

**باب ۱۲۱** قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ وَفَ اشْتَدَّ الْحَرُّ لَيْسَ مِنَ الْيَدِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

ہوں۔ دوسری سند عبد اللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہؓ المؤمنین فرماتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو سلمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا میں سفر میں روزے رکھوں؟ وہ روزے بہت رکھتے تھے۔ آپ نے فرمایا چاہے روزے رکھا کر چاہے افطار کیا کر تجھے اختیار ہے

**باب** جب رمضان میں کچھ روزے رکھ کر کوئی سفر کرے

دار عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی طرف رمضان میں روانہ ہوئے تو آپ روزے سے نہ جب کدید میں پہنچے تو روزہ افطار کر دیا۔ لوگوں نے بھی افطار کر دیا امام بخاری کہتے ہیں کہ کدید عطفان اور قدید کے درمیان آب گامہ ہے۔

دار عبد اللہ بن یوسف از یحییٰ بن حمزہ از عبد الرحمن بن یزید بن جابر از اسمعیل بن عبد اللہ از ام درداء، البودراء کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ کے ساتھ کسی سفر میں روانہ ہوئے گرمی سخت تھی سخت گرمی کی وجہ سے آدمی سر پر ہاتھ رکھتا اور ہم میں کوئی روزے سے نہ تھا صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ روزہ دار تھے۔

**باب** آنحضرت کا اس شخص کے لیے جس پر سایہ کیا گیا تھا اور سخت گرمی ہو رہی تھی اور یہ فرمانا کہ سفر میں روزہ رکھنا اچھا نہیں۔

۱۸۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو مَحَمَّدٍ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا هَمْدٌ

ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو  
ابْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَرَأَ زَكَوَاتًا وَرَجَلَانِ  
ظَلَّ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا أَفَقَا لَوْ أَصَاغَتْ فَقَالَ لَيْسَ  
مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

**بَابُ ۱۲۱** كَمْ يَغِيْبُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ

وَالْإِقْطَارِ-

۱۸۲۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ قَالَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَسْأَلُ رُؤُوسَ  
الْعَبْدِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْجَلِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطَرِ

وَلَا الْمُفْطَرُ عَلَى الصَّائِمِ

**بَابُ ۱۲۲** مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ

لِيَرَاكَ النَّاسُ

۱۸۲۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو

عَوَانَةَ عَنْ مَقْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ  
دَعَا مَاءً فَرَفَعَهُ إِلَى يَدَيْهِ لِيُرِيَهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ

حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَذَلِكَ فِي رَهْطَانٍ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدٍ  
يَقُولُ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

أَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ-

(از آدم از شعبہ از محمد بن عبد الرحمن انصاری از محمد بن عمرو بن

ابن علی) جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
ایک سفر میں تھے۔ ایک جگہ لوگوں کا ازدحام دیکھا۔ ایک شخص نے دیکھا  
کہ لوگ اس پر سایہ کئے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے ؟  
لوگوں نے کہا۔ روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا۔ سفر میں روزہ رکھنا  
کچھ اچھا کام نہیں (جب اتنی پریشانی ہو)

**باب** صحابہ کرام (سفر میں) روزہ رکھنے نہ رکھنے

پر ایک دوسرے پر عیب نہیں لگاتے تھے

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از حمید طویل) انس بن مالک فرماتے

ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے روزہ دار بے روزہ  
پر اور بے روزہ روزہ دار پر عیب نہ لگاتا۔

**باب** سفر میں لوگوں کو دکھا کر روزہ افطار کر ڈالنا

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از منصور از مجاہد از طاووس)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ کو روانہ  
ہوئے عسفان پہنچے تک روزہ رکھتے رہے عسفان میں آپ نے پانی منگوایا

اور دونوں ہاتھ لیے کر کے آپ نے پانی کو اٹھایا۔ اس طرح آپ لوگوں کو  
دکھا رہے تھے چنانچہ آپ نے افطار کر دیا۔ یہاں تک کہ مکہ پہنچے۔ یہ

واقعہ رمضان میں ہوا۔ ابن عباس کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور متوقف بھی کیا جس کا جی چاہے روزہ رکھے

(سفر میں) جس کا جی چاہے نہ رکھے

۱۔ اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی جو سفر میں افطار ضروری سمجھتے ہیں۔ مخالفین کہتے ہیں کہ مراد اس سے وہی ہے جب سفر میں روزے سے تکلیف ہوتی ہو اس صورت  
میں تو بالاختلاف افطار افضل ہے۔ ۲۔ منہ لہ یعنی جو لوگوں کا پیشوا ہر وہ ایسا کرے تاکہ اور لوگ بھی اس کی دیکھ کر روزہ کھول ڈالیں اور تخلیق نہ کریں اس میں

## باب ۲۲۲۲ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَسَمِعْتُ بَنِي الْأَكُوْمِ تَسْمَعُهَا شَهْرَهُ  
رَمَضَانَ الَّذِي نَزَلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هَدًى لِلنَّاسِ  
وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ  
الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ  
فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُزِيدُ اللَّهُ بِكُمْ الْبِرَّ وَيُغْفِرْ لَكُمْ  
بِكُمْ الْعُصْيَةَ وَالْعِدَّةَ وَلِلَّهِ الْغَنَاءُ وَالْكَثْرُ وَاللَّهُ عَلَى  
مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ وَقَالَ ابْنُ مُنِيرٍ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي نِيْلَةَ حَدَّثَنَا أَمْعَبُ بْنُ حَمْدٍ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَزَلَ رَمَضَانَ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَكَانَ مَنْ أَطْعَمَهُ كُلَّ  
يَوْمٍ مِسْكِينَ تَرَكَ الصَّوْمَ مِنْ بَطْنِيَّةٍ وَرَحِمَهُ اللَّهُ  
فِي ذَلِكَ فَتَسْمَعُهَا وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ فَاْمُرُوا  
بِالصَّوْمِ

۱۸۲۸- حَدَّثَنَا عَمِّيَّاشُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
طَعَامُ مِسْكِينٍ قَالَ هِيَ مَنْسُوخَةٌ

## باب ۲۲۲۳ مَنِ قَفِضَ فَمَضَاءُ رَمَضَانَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ بَأْسَكَ أَنْ يُفَرَّقَ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى  
فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّحِ

## باب ۲۲۲۴ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ

عمرہ اور سلمہ بن اکوع کہتے ہیں یہ آیت اُس کے بعد  
والی آیت منسوخ ہے اور اسے منسوخ کرنے والی آیت یہ  
ہے۔ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن الیہ  
ابن نمیر نے بحوالہ اعمش، عمرو بن مرقہ، ابن ابی لیلیٰ صبا  
کرام و ز روایت کیا کہ رمضان کے روزوں کا حکم نازل  
ہوا تو بعض لوگوں کو سخت تکلیف نظر آئی تو اولاً  
ان لوگوں کو جو روزے کی طاقت رکھتے ہوں یہ اجازت  
دی گئی کہ اگر وہ چاہیں تو ہر روزہ کے بدلے ایک سکین  
کو کھانا کھلا دیں۔ پھر وہ ان تصوموا خیر لکم  
کے الفاظ آیت نے اس آیت کو منسوخ کر دیا۔ اور  
روزے کا حکم دیا گیا۔

از عیاش از عبد الاعلی از عبید اللہ از نافع (ابن عمرہ)  
نے یہ آیت کا ٹکڑا پڑھا۔ فدیۃ طعماً مِسْکِینِ۔ اور فرمایا  
اور اب یہ آیت منسوخ ہو گئی ہے۔

## باب ۲۲۲۵ رَمَضَانَ كَيْفَ تَصُومُ

ابن عباس کہتے ہیں اس میں حرج نہیں کئی قضا  
رہنے جدا جدا کر کے رکھے جائیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

لہ پورا ترجمہ آیت کا یوں ہے اور جو لوگ روزے کی طاقت رکھتے ہیں (مگر روزہ رکھنا نہیں چاہتے) وہ ایک سکین کو کھانا کھلا دیں پھر شخص خوشی سے زیادہ آدمیوں کو کھلا دے اس  
کے لئے اور ہر ہے۔ اگر تم روزہ کو کھو نہ تمہارے حق میں ہر ہے اگر تم سمجھو۔ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اتر چلا جو لوگوں کو دین کی سچی راہ بتاتا ہے اس میں کھلی کھلی ہدایت  
کی باتیں اور صبح کو غلط سے جدا کرنے کی باتیں موجود ہیں پھر اے مسلمانوں تم اس سے جو کوئی رمضان کا مہینہ پالے وہ روزہ رکھے اور جو بہار یا مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں یکتی  
پہن کر رکھے تاکہ ساتھ ساتھ اس کا مہینہ پائے اور ہر شخص کی باتیں چاہتا اور اس کی مرضی ہے کہ تم کتنی بھی رکھو اور اللہ نے جو تم کو دین کی راہ بتلائی اس کے ٹکڑے میں اس کی پڑائی کرو اور اس کے ٹکڑے اس کا  
احسان مال و شرف و سلام میں دے گا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اختیار دیا کہ روزہ رکھے یا نہ رکھے لیکن اس کا کھانا کھلائے پھر یہ حکم سنو۔ چھایا اور صبح پھر روزہ رکھنا میں شہد تکم احسن فیہ  
سے واجب ہو گیا ۱۲ مہینہ اس کو اللہ تعالیٰ نے مسخر میں دے کر اس کو اختیار دیا کہ روزہ رکھے یا نہ رکھے لیکن اس کا کھانا کھلائے پھر یہ حکم سنو۔ چھایا اور صبح پھر روزہ رکھنا میں شہد تکم احسن فیہ  
بوزے لوگ آدھ ہر روزے کے بدلے ایک سکین کو کھانا کھلائے اس صورت میں یہ آیت منسوخ نہ ہوگی اور انہیں اس مسئلہ کے بغیر ہی میں ہے ۱۲ مہ





باب ۲۵۵ من ثبات وعلیه صوم

وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّ صَامِعَهُ تَلْشُونَ  
رَجُلًا يَوْمًا وَاحِدًا جَارَ-

(یعنی ایک رمضان کے روزے اس کی جانب سے مکمل ہو جائیں گے)۔

١٨٣١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
ابْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي عَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ مَضَى عَنْهُ  
وَلَيْتَهُ تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ  
عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ -

٨٣٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا  
مُعْوِيذُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ  
مُسْلِمِ بْنِ أَبِي عَمْرِو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ  
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَحْمَى مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ إِنْ أَفْضِرَ  
عَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمِنْ أَهْلِ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْفَى قَالَ سَلَمُونَ  
فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَّمَ وَكُنْ جُوعًا جُلُوسًا حِينَ حَدَّثَ  
مُسْلِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَسَمِعْنَا مُحَاهِدًا يَذْكُرُهُ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَذْكُرُهُ عَنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ  
عَنِ الْحَكَمِ وَمُسْلِمِ بْنِ أَبِي عَمْرِو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ  
ابْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَ مُحَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَحْمَى مَاتَتْ وَقَالَ

**باب** جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ رزقے ہوں۔

امام حسنؑ بصریؑ کہتے ہیں۔ اگر تیس آدمی اس کی طرف سے ایک دن ہی روزہ رکھ لیں تو مجھ جانتے ہوگا۔

(یعنی ایک رمضان کے روزے اس کی جانب سے مکمل ہو جائیں گے)۔

از محمد بن خالد از محمد بن موسی بن اعیان از والدش از عمرو بن  
حارث از عبید اللہ بن ابی جعفر از محمد بن جعفر از عروہ) حضرت عائشہؓ  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مر جائے اور اس پر  
رہنے ہوں تو اس کا ولی وارث اس کی طرف سے روزے رکھے۔  
موسیٰ کے ساتھ اس حدیث کو ابن دہب نے بھی معروضہ روایت  
کیا اور یحییٰ بن ایوب نے ابن ابی جعفر سے

۱۔ از محمد بن عبد الرحیم از معاویہ بن عمرو از زائدہ از امش از مسلم  
 بطین از سعید بن جبیر ابن عباس فرماتے ہیں، ایک شخص حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں مر گئی ہے اور اس  
 پر ایک مہینے کے روزے ہیں، کیا میں اس کی جانب سے قصدا رکھ لوں؟ آپ  
 نے فرمایا ہاں اللہ کا قرض ضرور ادا کرنا چاہیے۔

سیلمان اعمش کہتے ہیں مسلم بطنین نے جب یہ حدیث بیان کی تو ہم سب بیٹھے ہوئے تھے۔ حکم اور سلمہ نے کہا ہم نے بھی مجاہد سے سنا۔ وہ اس حدیث کو ابن عباس سے نقل کرتے تھے۔ اور ابو خالد نے بحوالہ اعمش از حکم و مسلم بطنین اور سلمہ بن کہیل از

سعد بن جبیر و عطاء و مجاہد از ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میری بہن مرگئی۔ پھر یہی واقعہ بیان کیا بھی اور ابو معاویہ نے کہا جو اہل انعمش از مسلم از سعد ابن ابن عباس

۱۔ اس کو داعی نے حمل کیا ۱۲ ماہ پہلے یعنی ایک رمضان کے روز سے اس پر سے اتر جائیں گے ۱۲ ماہ پہلے حافظ نے کہا انھوں نے اس حدیث کو مضطرب قرار دیا اور اصل یہ ہے کہ یہ دو قسمیں ہیں اور نہ کافورہ وغیرہ یہ بوجھا جاتا ہے اور خارج ہیں گذرا اندر کا جہلیہ نے پوچھا تھا خدا کو سلم نے نکالا کج کرد اور روزہ دہلوں کا سوال ایک ہی غور سے کیا تھا حضرت اس قسم کے اختلافات سے حدیث میں کوئی عقلی تامل آتا اور بہت سی حدیثیں صحیح باروزے اور ان کا احاد حدیث سے ثابت ہوتا ہے ۱۲ ماہ

يَحْيَىٰ وَابْنُ مَرْثَدَةَ - يَهُدَىٰ حَدَّثَنَا أَبُو كَثْمَةَ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ  
سَعْدِ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ أَمَرَنَا اللَّهُ لِلَّيْلِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلِي نَأْتَتْ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ  
ابْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَتْ أَمَرَنَا اللَّهُ لِلَّيْلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلِي نَأْتَتْ  
وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ وَقَالَ أَبُو حَرِيرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ أَمَرَنَا اللَّهُ لِلَّيْلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ  
أَهْلِي وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةِ عَشَرَ يَوْمًا

**باب ۱۳۲۶ مَنِ بَحَلَ فِي طَرَفِ الصَّائِمِ**  
وَأَفْطَرَ أَبُو سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا رَجُلٌ حِينَ غَابَ  
قُرْصُ الشَّمْسِ -

۱۸۳۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي شَيْبَةَ  
عَامِرَ بْنَ عَبْدِ بْنِ الْحَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ  
مِنْ هَهُنَا وَآذَرَ الْبُحَارُ مِنْ هَهُنَا وَغَرِبَ الشَّمْسُ  
فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

۱۸۳۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوْفَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ  
عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ  
فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ يَا فَلَانُ قُمْ  
فَاجِدْ خَلْقًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَوَا مَسَيْتَ قَالَ  
أَنْزِلْ فَاجِدْ خَلْقًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَوَا مَسَيْتَ

کہ ایک عورت نے حضور سے کہا میری ماں مرگئی۔ کہا عید اللہ نے بحوالہ  
زید بن ابی انیسہ از عکرم از سعید بن جبیر از ابن عباس کہ ایک عورت نے  
حضور سے کہا میری ماں مرگئی اور اس کے ذمہ نذر کا ایک روزہ تھا اور  
کہا ابو حریزہ نے بحوالہ عکرمہ از ابن عباس کہ ایک عورت نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ میری ماں مرگئی اس پر پندرہ روزے تھے

**باب روزہ کب افطار کرے؟**  
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے سورج کی ٹکیہ  
غروب ہونے پر روزہ افطار کیا۔

(از حمید از سفیان از ہشام بن عروہ از عروہ از عاصم بن عمر بن  
خطاب از حضرت عمرؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بات  
(دھڑ سے (مشرق سے) رخ کرے اور دن ادھر سے (مغرب سے) بیٹھ  
موڑے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار افطار کر لے۔

(از اسحاق واسطی از خالد از شیبانی) عبد اللہ بن ابی اوفی نے کہا  
ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے اور  
آپ روزے سے تھے (رمضان میں) جب سورج غروب ہوا تو آپ  
نے ایک شخص سے (بلالؓ سے) کہا اٹھ ہمارے لئے ستو گھول اس  
نے کہا شام تو ہونے دیجئے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اتر اور ستو گھول  
ہمارے لئے۔ عرض کیا یا رسول اللہ شام تو ہونے دیجئے۔ آپ نے

اسے انھیں کہیا کرتے تھے امام بخاری کی طرف سے کہ اس حدیث میں بہت سے اختلافات ہیں کوئی کہتا ہے عورت نے پوچھا تھا، کوئی کہتا ہے پوچھنے والا مرد تھا، کوئی ایک جینے کے لئے کہتا ہے  
دن کے روزے سے پہلے ہی لے، امام احمد اور ابی حاتم نے مذکور روزہ ہرگز کرتے تھے اور رمضان کا روزہ رکھنا درست نہیں رکھا میں کہتا ہوں ان اختلافات سے حدیث میں  
کوئی نقص نہیں آتا سب اس کے راوی ثقہ ہیں اور میں نے یہ مختلف اقوال ہوں اور پوچھنے والے متعدد ہوں ۱۲ منہ رکھ کر کوئی بھی متعدد راوی ابی شیبہ واصل کیا ۱۲ منہ

قَالَ أَنْزِلْ فَأَجِدْ حَ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَاءً قَالَ أَنْزِلْ  
فَأَجِدْ حَ لَنَا فَنَزَلَ فَجِدْ حَ لَهَا فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ  
هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ.

فرمایا نہیں! اتر اور سٹو گھول! اس نے کہا ابھی تو دن ہے۔ آپ نے  
فرمایا اتر سٹو گھول! آخر وہ اترے اور لوگوں کے لئے سٹو گھولے۔  
آپ نے پیا۔ پھر فرمایا جب تم رات کو اس جانب (مشرق) سے دیکھنے  
لگو کہ وہ آگئی (یعنی اس کی تاریکی اور سیاہی) تو سمجھو کہ روزہ دار کے افطار  
کا وہی (صبح) وقت ہے

**باب ۱۲۴** يُفْطِرُ بِمَاتِيَةٍ عَلَيْهِ  
بِالنَّاءِ وَغَيْرِهِ

**باب** پانی وغیرہ جو کچھ میسر ہو اس سے  
روزہ افطار کر لینا

۸۳۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ  
حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى  
قَالَ سَمِعْتُ نَاعِمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجِدْ حَ لَنَا قَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجِدْ حَ لَنَا قَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَاءً قَالَ أَنْزِلْ فَأَجِدْ حَ  
لَنَا فَنَزَلَ فَجِدْ حَ لَهَا ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ  
هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَابَ بِأَصْبَعِهِ قِيلَ لِمُشْرِقِهِ

(از مسدد از عبد الواحد از شیبانی) عبد اللہ بن ابی اوفی کہتے  
ہیں۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں، جا رہے تھے جب  
سورج ڈوب گیا تو آپ نے (ایک شخص سے) فرمایا۔ اتر ہمارے لئے سٹو  
گھول! اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! شام تو ہونے دیجئے! آپ نے  
فرمایا اتر اور ہمارے لئے سٹو گھول! اس نے کہا یا رسول اللہ! ابھی  
تو دن ہے۔ آپ نے فرمایا اتر اور ہمارے لئے سٹو گھول۔ آخر وہ شخص ترا۔  
اس نے سٹو گھول کر تیار کئے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ جب تم دیکھو کہ رات  
(کی تاریکی) ادھر سے (مشرق سے) آہنچی تو روزہ دار کے افطار کا وقت آ  
گیا۔ آپ نے (یہ فرماتے ہوئے) اپنی انگلی مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ کیا

## الحمد لله وبعونه تَمَّ الْجُزْءُ السَّابِعُ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الثَّامِنُ انشاء الله تعالى

۱۷۰ حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے ہوں ہے کہ سٹو پانی میں گھولے گئے تھے اور اس وقت بھی حاضر تھا تو پانی وغیرہ ما حاضر سے روزہ کھولنا ثابت ہوا ترمذی نے  
مرفوعاً نکالا کہ بخور سے روزہ افطار کرے اگر بخور نہ ملے تو پانی سے ۱۲ منہ ۱۷۰ اس وقت سٹو میسر تھے روزہ افطار کیا۔ غرضیکہ کھجور، پانی، سٹو وغیرہ  
جو چیز بھی موجود ہو اس سے افطار کر لے۔ کسی خاص کھانے کا انظار کر کے نہ کرے افطار میں تاخیر نہ کرے، محمد عبد الرزاق



۱۸۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ثَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ قَاطِمٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَطْرَقَنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِيلَ لِهَاشِمٍ قُمْ دَا بِالْفَيْصَاءِ قَالَ بَدَأَ مِنْ فَيْصَاءٍ وَقَالَ مَعَهُ سَمِعْتُ هِشَامًا لَا أَدْرِي أَقَضَوْا أَمْ لَا-

باب ۱۳ صَوْمُ الصَّبِيَّانِ وَقَالَ عُمَرُ لِلشَّوَّانِ فِي رَمَضَانَ وَيْلَكَ مِمَّنَا صِيَامٌ فَضَرَبَهُ -

شراب پئے ہوئے) چنانچہ آپ نے اسے سزا دی۔

۱۸۳۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دُرَّكُمٍ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ بَيْتٍ مَعُودٍ قَالَ أَمْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قَوْمِ الْأَنْصَارِ وَمَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلَيْتَمَ بَقِيَّةُ يَوْمٍ وَمَنْ أَصْبَحَ مَسَاءً فَلَيْتَمُ قَالَ فَكُنَّا أَنْصُرُوكَ بَعْدَ وَصْوَمِهِ صَبِيًّا نَنَّا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللَّعْبَةَ مِنَ اللَّعِينِ قَادًا ابْنِي أَحْمَدَ لَهُمُ عَلَى الطَّعَامِ وَأَعْطَيْنَاكَ ذَا الْعَحْتِ يَكُونُ عِنْدَ الْإِفْطَارِ-

از عبد اللہ بن ابی ثیبہ از ابو اسامہ از ہشام بن عروہ از قاطمہ (اسماء بنت ابوبکر کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک بن بادل چھا ہوئے تھے ہم نے (قبل از وقت) افطار کر لیا پھر ابر کھل گیا تو سورج نظر آگیا۔ ہشام سے دریافت کیا گیا۔ کیا پھر فضا رکھنے کا حکم ہوا۔ فرمایا اور کیا راستہ تھا۔ عمر نے کہا میں نے ہشام سے سنا کہ معلوم نہیں فضا روزہ رکھایا نہیں؟

باب ۱۴ بچوں کا روزہ رکھنا۔ حضرت عمرؓ نے ایک نشہ باز سے فرمایا بد بخت! ہمارے تو بچے بھی روزے رکھ رہے ہیں (اور تو رمضان میں

از مسدد از بشر بن فضل از خالد بن دُرکم (ز بیع بنت مسعود کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشرہ کے دن صبح کو انصار کی بستیوں میں کھلا بھیجا کہ جس نے آج دن کو کچھ کھا پی لیا سو وہ بقیہ حصہ دن کا کچھ نہ کھائے پئے (روزہ رکھے) اور جس نے روزہ رکھا وہ روزے سے رہے۔ بیع کہتی ہیں اس حکم نبوی کے بعد ہم خود بھی عاشرہ کے دن روزہ رکھتا اور بچوں کو بھی روزہ رکھواتے اور ان کے لئے روٹی یا اون کا ایک کھلونا بنا دیتے جب کوئی کھانے کے لئے روتا تو ہم ان کا اس کھلونے سے دل بہلا دیتے حتیٰ کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔

۱۔ اس پر اگر بارہ کا اتفاق ہے کہ کسی موت میں فضا لازم ہوگی اور کھانا نہ ہوگا اور اس کے سوا بھی ضرور ہے کہ جب تک عروہ نہ ہو اساک کرے میں کچھ کھائے پئے نہیں قطلانی نے حنا بلکہ بعض کہائیں سے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ سوچ کر کہ رات کو کئی جہاں کے سر پر معلوم ہو کہ دن تھا تو اس پر فضا نہیں ہے لیکن صبح کوئی نہیں ہے کہنا ہوں حضرت عمرؓ سے یہ منقول ہے کہ ایسی فتوے میں فضا بھی نہیں ہے اور چار باروں میں سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور اسحاق سے بھی یہی منقول ہے حافظ نے کہا ایک روایت امام احمد سے بھی ایسی ہے اور ابن جریر نے اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲۔ اس نے اس لطیف کو عبد بن مسعود نے وصل کیا یہ روایت پہلی روایت کے خلاف ہے اور شاید پہلے ہشام کیس میں شک ہو چکا ہو لیکن جو گیا ہو کہ انہوں نے فضا رکھی اور ابو اسامہ ان کو فضا کا یقین ہوتا ہے کہ بعد روایت کی جو اس موت میں انوارش نہ رہے کہ ان عروہ نے کہا ہشام نے جو فضا کرنا بیان کیا اس کی سند ذکر نہیں کی اس لیے میرے نزدیک فضا واجب نہ ہو بلکہ ترجیح ہے ابو ابن ثیبہ نے حضرت عمرؓ سے نقل کیا یہ فضا نہیں کرنے کے یہ کہ کوئی ہوا اور عبد الرحمن اور عبد بن مسعود نے ان سے نقل کیا ہے کہ فضا کرنا چاہیے حافظ نے کہا اس کا حکم یہ ہے کہ مسئلہ اختلافی ہے ۱۳۔ مسئلہ جو وہی کا یہ کہ جب تک بچہ جوان نہ ہو اس پر روزہ واجب نہیں ہو لیکن ایک جماعت سلفائے ان کو مادت ڈالنے کے لیے حکم دیا ہے کہ بچوں کو روزہ رکھائیں جیسے نماز پڑھنے کے لیے ان کو حکم دیا جاتا ہے شافعی نے کہا سنا ہے لیکر دس برس تک جب عمر ہو تو ان سے روزہ رکھائیں اور اسحاق نے کہا جب بارہ برس کے ہوں امام احمد نے کہا جب دس برس کے ہوں اور ابی نے کہا جب بچہ نہیں روزے متواتر کر سکے اور اس کو ضعف نہ ہو تو اس کو روزہ رکھائیں اور مالکیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ بچوں کے حق میں روزہ ضرور نہیں ہے ۱۴۔ مسئلہ اس فتوے نے رمضان میں خراب بی تھی حضرت عمرؓ نے اس کی ناک دور نہ ہو گھرا اور شراب کی بو طوم کی پھر فرمایا کہ بخت تو نے یہ کیا حرکت کیا ہے یہ بھی روزہ طاری ہو اس کو کئی کوڑے مارے اور ہشام نے کہ ایک بن حلا وہن کی اس کو مسعید بن مسعود اور نجوی نے جعدیات میں نکالا ۱۵۔

## باب ۱۲۳ الوصالِ وَمَنْ قَالَ

لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ يَقُولُهُ تَعَالَى ثُمَّ  
اتَّبَعُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَنَحَى النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَحْمَةً  
لَهُمْ وَابْتِغَاءَ عَلَيْهِمْ وَمَا يَكُونُ مِنْهُ لِيَعْنِي

## باب متواتر روزے رکھنا

اور جس نے کہا کہ رات کو روزہ بونہیں سکتا اس کی دلیل اللہ  
تعالیٰ کا فرمان ہے اَتَبٰتُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ رات تک روزہ چلا کر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر شفقت و رحمت  
فرماتے ہوئے نیز ان کی قوت باقی رکھنے کے لیے اس کو دن رات

روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور عبادت میں زیادہ گہرائی اور سختی سے منع فرمایا۔

## ۱۸۴۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى

عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَاصِلُوا قَالُوا أَفَإِنَّكَ  
تَوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أَطْعَمُ وَأَسْفُ  
أَذِيقُ أَزَيْتُ أَطْعَمُ وَأَسْفُ -

(از مسدد و از یحییٰ از قتادہ) حضرت انس کہتے ہیں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن رات روزے مت رکھو صحابہ رضی اللہ عنہ نے  
عرض کیا آپ تو رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو کھلایا  
پلایا جاتا ہے یا دفرمایا مجھے رات کو کھلایا پلایا جاتا ہے۔

## ۱۸۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ قَافِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ قَالُوا أَفَإِنَّكَ  
تَوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ بِمِثْلِكُمْ إِنِّي أَطْعَمُ وَأَسْفُ -

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از قافری) عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے (دن رات روزہ داری) سے منع فرمایا صحابہ نے  
عرض کیا آپ تو وصال کرتے ہیں فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو  
کھلایا پلایا جاتا ہے۔

## ۱۸۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ رَأَى أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَا تَوَاصِلُوا فَإِذَا ارْتَدَّ أَنْ تَوَاصِلَ  
فَأَيُّوْاصِلُ حَتَّى الْفَتْحِ قَالُوا أَفَإِنَّكَ تَوَاصِلُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ بِكَفَيْتِكُمْ إِنِّي أَزَيْتُ  
لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِيَنِي -

(از عبد اللہ بن یوسف از ابی ہریرہ) عبد اللہ بن حباب حضرت

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال مت  
کرو اگر کوئی وصال کرنا چاہے تو صرف سحر تک نکھائے (سحور میں نہ روکھائے) لوگوں  
نے عرض کیا آپ تو وصال کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے  
برابر نہیں مجھے تو رات کو ایک کھلانا دیا اور ایک پلانے والا پلانا ہے۔

## ۱۸۴۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَمْدٌ

(از عثمان بن ابی شیبہ و محمد از عبد الرحمن بن عروہ) حضرت

اس حدیث کو خود امام بخاری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وصال کیا اور ابو داؤد نے ایک صحابی سے نکھلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے  
منع فرمایا اپنے صحابہ کی طاقت باقی رکھنے کے لیے طے کار روزہ منع ہے مگر سحر تک وصال جائز ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے اب اختلاف ہے کہ یہ نعمت تحریمی ہے  
یا کراہت ہے طور پر بعضوں نے کہا جس پر شام ہو اس پر تو حرام ہے اور جس پر شام نہ ہو اس کے لئے جائز ہے ۱۲ منہ

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت پر رحمت فرماتے ہوئے وصال یعنی متواتر روزے رکھنے سے منع کیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ تو ایسا کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں مجھے تو میرا لاکھ کھانا پلانا ہے۔

عثمان کی روایت میں یہ لفظ نہیں ہے۔ امت پر رحمت فرماتے ہوئے :

**باب** اکثر اعمال کرنے والے کو سزا دینا۔  
حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کیا۔

(از ابوالیمان الشعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبدالرحمان) حضرت  
 ابوسہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصائی روزہ رکھنے سے  
 منع کیا۔ ایک مسلمان نے کہا یا رسول اللہ آپ تو وصائی روزے رکھتے ہیں  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری طرح تم میں کون ہے؟ عجب تو میرا  
 مالک کھلاتا پلاتا ہے جب وہ وصائی روزوں سے باز نہ آئے تو آپ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رات کچھ نہ کھایا یا پھر دوسری رات چاند  
 نظر آگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عید کا چاند نہ ہوتا تو میں اور کئی  
 راتوں تک نہ کھاتا پیتا گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور سزا فرمایا کہ  
 وہ وصائی سے باز نہ آئے۔

(ازینجیلے ارعبدالرزاق از عمر از بہام از حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وصال سے بچو! دوبار فرمایا عرض کیا کیا آپ بھی تو وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا مجھے تو میرا رب کھلا پلا دیتا ہے، اتنی تکلف اٹھاؤ جتنی طاقت ہے۔

فَمَا لَا أَخْبَرَنَا عَبْدُكَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ فَقَالَ إِنَّكَ تَوَاصِلُ  
قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنْ يَطْعَمُنِي رَبِّي وَسَيَفِينِي  
لَمْ يَنْ كَوْعُمَانِ رَحْمَةً لَهُمْ.

**باب ۱۳۲ التَّكْوِيلُ لِمَنْ أَكْثَرُ**  
الْوَصَالِ رَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

١٨٣٣- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنَ  
الْمُؤْمِنِينَ إِنَّكَ تَوَاصِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَآيَتُكُمْ  
مِّمَّنِّي إِنْ أَيْتَ بَطْنُكُمْ نَبِيًّا وَكَيْفَ بَيْنَ الْوَصَالِ  
أَنْ يَتَنَّهُوا عَنِ الْوَصَالِ وَاصِلَ يَوْمٍ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا  
مُّسَرًّا أَوْ الْإِهْلَالِ فَقَالَ تَوَاصِلُوا تَوَاصِلُوا كَاللَّيْلِ  
لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَتَنَّهُوا-

١٨٣٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
عَنْ مَعْنٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ  
الْحَدِيثَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَكُونُ الْوَسِيلَ  
مَرَّتَيْنِ قَبْلَ إِتَاكِ نَوْاصِلٍ قَالَ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي

۱۷۔ اس سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو طے کا روزہ رکھنا حرام نہیں کہتے بلکہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر شہادت کے خیال سے اس سے منع فرمایا جیسے تمام انبیاء میں آپ جو حق بات کو بیکرد نہ ہوئے اس حد سے کہ کہیں فرض نہ ہو جائے اور ان الی شلبہ نے اس بنا پر جو صحیح عن عبداللہ بن عمر سے نکالا کہ وہ پندرہ پندرہ دن بیکے طے کے روزے رکھتے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے ساتھ طے کے روزے رکھے اگر حرام ہوتے تو آپ اپنے اصحاب کو بھی نہ رکھتے دیتے ۱۸۔ منہ ۱۷۔ اس کا نام معلوم نہیں ہوا، منہ ۱۷۔ معلوم ہوا طے کا روزہ رکھنا آپ کا خاصہ تھا اور صحابہ آپ کے خاصہ میں ہیں آپ کی پیروی درست نہیں مثلاً چاروں کو دیکھا کہ وہ ۱۸۔ منہ ۱۷۔ بعض روایتوں میں یوں ہیں تو یہاں طے کا رکھنے کے پاس رہتا ہوں وہ مجھ کو کھلا دیا بلاشبہ یہ کھلا دینا روزہ نہیں تو نہ کیا کہ نہ بھگت کا طعام اور شراب ہے اس کا حکم دنیا کے طعام اور شراب کا نہیں جیسے ایک حدیث میں ہے سوائے کاشت لایا گیا اور اس سے بعد اگر مالدار کا ذلیف سونے کا ہادی کی رتہ رکھا استعمال منع قطع نفاس کے صحیح روایت ہی ہے کہ اس بات کو ماننے کا رکھنے کے پاس رہتا ہوں وہ مجھ کو کھلا دیا ہے ۱۹۔ منہ ۱۷۔

رَبِّي وَيَسْفِيْنُ كُلَّ مَكْرُوْرٍ الْعَمَلُ مَا يَطْبُخُوْنَ -

## باب ۱۸۳۱ الوصال الى السجده

۱۸۳۱- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَزَةَ حَدَّثَنَا

ابْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَتَّابٍ  
عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَوَاصِلُوا قَائِمَكُمْ  
أَرَادَ أَنْ يَوَاصِلَ فَلْيَوَاصِلْ حَتَّى السَّجْدَةَ قَالُوا فَإِنَّكَ  
تَوَاصِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَسْتُ كَقَهْقِرَتِكُمْ إِنِّي  
أَبَيْتُ لِي مَطْعَمٌ يُطْعِمُنِي وَمَسَاقٍ يَسْفِيْنُ -

## باب ۱۸۳۲ مَنْ أَشْمَعَ عَلَى آخِرِهِ

لِيُطْفِرَ فِي السَّطَوْعِ وَلَمْ يَرَوْهُ عَلَيْهِ  
فَصَاحَ إِذَا كَانَ أَوْفَقَ لَهُ -

۱۸۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ

ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي  
مُحَيِّقَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلَمَانَ وَآبِي الدَّادَةِ آءَ فَرَسَلَانُ  
أَبَا الدَّادَةِ آءَ فَرَأَى أُمَّ الدَّادَةِ آءَ مُتَبِعَةً لَهَا فَقَالَ  
لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّادَةِ آءَ لَيْسَ لِي  
حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَعَاءَ أَبُو الدَّادَةِ آءَ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا  
فَقَالَ كُلْ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِكُلِّ حَتَّى تَأْكُلَ  
قَالَ فَكُلْ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّادَةِ آءَ يَقُوْمُ  
قَالَ ثُمَّ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُوْمُ فَقَالَ ثُمَّ فَلَمَّا كَانَ  
مِنْ أَجْلِ اللَّيْلِ قَالَ سَلَمَانُ قُمْ الْآنَ فَصَلِّتَا فَقَالَ

## باب ۱۸۳۳ سحري نكاح كنهانا

(انامہ لہریم بن حمزہ ابن ابی حازمہ از زید از عبد اللہ بن خطاب از  
ابو سعید خدری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وصال کے روزے  
مت رکھا کر اگر کوئی رکھنا چاہے تو اس سحری تک نہ کھائے صحابہ نے عرض  
کیا آپ تو کہتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا میں تمہاری  
طرح نہیں ہوں) مجھے تو رات کو ایک کدہ نہ پلانے والا کھلا ملا دیتا ہے

## باب ۱۸۳۴ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے

کے ریشم دے اور وہ روزہ توڑ دے تو اس پر قضاء نہیں۔  
جب روزہ نہ رکھنا ہی اس کے لیے مناسب ہو۔

(از محمد بن بشار از جعفر بن عون از ابو نعیم از عون بن ابی حنیفہ ان

کے والد نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابوالدرداء  
کو بھائی بھائی بنا دیا تھا۔ (موافات کی تھی) حضرت سلمان ابوالدرداء سے  
ملنے گئے دیکھا تو ام درداء یعنی دروا کی بیوی، میلی کھیلی ہیں انہوں نے حال  
پوچھا (ام درداء سے) تو کہا کہ تمہارا بھائی ابوالدرداء تارک دنیا ہو گیا ہے  
انہ میں حضرت ابوالدرداء آئے اور حضرت سلمان کے لئے کھانا تیار کیا۔ اور کہنے  
لگے تم کھاؤ میں روزے سے ہوں سلمان نے کہا جب تک تم نہ کھاؤ میں بھی  
نہ کھاؤں گا۔ ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھا لیا۔ جب رات ہوئی تو ابو  
الدرداء عبادت کے لیے اٹھے۔ سلمان نے کہا سوئے رہو، وہ سو گئے پھر اٹھے  
لگے تو کہا کہ سوئے رہو۔ جب رات کا آخری حصہ ہو گیا تو حضرت سلمان  
نے کہا کہ اب اٹھو۔ پھر دونوں نے نماز پڑھی بعد ازاں حضرت سلمان رضی

لہ در حقیقت رطلے کا روزہ نہیں ہے مگر نماز اس کو وصال یعنی طے کا روزہ کہتے ہیں کیونکہ طے یہ ہے کہ ساری رات بھی کچھ نہ کھائے نہ پیئے دن کی طرح ۱۲ منہ سے یہ

نکلتا ہے کہ اگر بلا و نفل روزہ قصہ اتروڑے تو اس پر قضاء لازم ہوگی اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے شافعیہ کہتے ہیں نفل روزہ اگر توڑ ڈالے تو اس کی قضاء صحیح  
مذہب سے توڑے یا بے عمد۔ حنا بلکہ اسی کے قائل ہیں اور حنفیہ کے نزدیک ہر حال میں قضاء رکھنا واجب ہے اور اگر کہتے ہیں جب عمدًا بلا عمد توڑ ڈالے تو قضاء لازم ہوگی نہ



لَهُ سَلَامٌ إِنَّ لَكَ عَلَيْنَا حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْنَا حَقًّا  
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَلَيْنَا حَقًّا فَأَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَاتَى  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا إِلَهُ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلَامُنَ -

## باب ۲۳۵ صَوْمِ شَعْبَانَ -

۱۸۴۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ  
حَتَّى يَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ لَا يَصُومُ  
فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ  
صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكَلَ شَهْرًا  
مِنَهُ فِي شَعْبَانَ

۱۸۴۹ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا  
هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ  
عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ  
شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا  
تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمِلُ حَتَّى تَمُوتُوا وَأَحَبُّ  
الْقُلُوبِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادُورٌ  
عَلَيْهِ وَلَنْ تَوَلَّتْ وَكَانَ إِذَا صَامَ صَلَوَةً دَاوَمَ عَلَيْهَا

## باب ۲۳۶ مَا يَذْكُرُ مِنْ صَوْمِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَفْطَارِ

نے کہا میرے رب کا بھی تجھ پر حق ہے تیری جان کا بھی تجھ پر حق ہے تمہاری  
بیوی کا بھی تم پر حق دار کو اس کو حق دو یہ سن کر ابوالبدر درود آنا حضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
مسلمان نے سچ کہا۔

## باب شعبان میں روزے رکھنا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابوالنضر از ابوسلمہ) حضرت عائشہ  
فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب روزے رکھنے پر آتے تو یہ  
معلوم ہوتا کہ اب ترک نہیں کریں گے اور چھوڑنے پر آتے تو معلوم ہوتا  
اب کبھی روزے نہیں رکھیں گے نیز میں نے آپ سے سوائے رمضان کے اور  
کوئی مکمل مہینہ روزوں کا نہیں دیکھا اور باقی مہینوں میں سے صرف شعبان  
میں زیادہ روزے رکھتے تھے۔

(معاز بن فضالہ از ہشام از یحییٰ از ابوسلمہ) حضرت عائشہ نے  
بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ اور کسی مہینے  
میں روزے نہ رکھتے تھے آپ شعبان پورا روزے رکھتے تھے۔ اور فرماتے  
تھے اتنا عمل کرو جتنی طاقت تمہیں ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے  
نہیں ٹکے گا۔ تم ہی تنگ جاؤ گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ نماز  
بہت پسند تھی جو ہمیشہ پڑھی جائے خواہ وہ مختصر ہو اور جب آپ  
کوئی (نفل) نماز پڑھنا شروع کرتے تو ہمیشہ اسے پڑھا کرتے تھے

## باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے

اور افطار کا بیان۔

۱۔ اگرچہ آپ اور مہینوں میں بھی آپ نفل روزے رکھا کرتے تھے مگر شعبان میں زیادہ روزے رکھتے تھے کیونکہ شعبان میں بندوں کے اعمال اللہ پاک کی طرف اٹھائے جاتے  
ہیں لہذا ان کی روایت میں یہ مہینوں وار ہے ۱۲ مہینہ یہ بظاہر پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ اس کا مضمون یہ ہے کہ رمضان کے سوا اور کسی مہینے کے پورے روزے نہ  
رکھتے اور طہیون ہو سکتی ہے کہ اس روایت میں پورے شعبان سے اس کا اکثر حصہ روزہ ۱۲ مہینہ جو تک کام پورے کیا جائے اس میں شریعت کی ہوتی ہے اور نفس میں چھٹا  
اور پاکیزگی پیدا ہو جاتی ہے بہ نسبت اس کے کہ چند روزہ سخت محنت اٹھائے اور پھر تنگ ہو کر چھوڑ دے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اعتدال کے ساتھ منارہی فتوں میں  
پابندی کے ساتھ جو کام کیا جائے وہی ابراہیم ہے بڑے بڑے کام پابندی اور اعتدال ہی سے انحراف پاتے ہیں اور روزہ رکھنے والا ہرگز بھڑکھڑا کر پڑتا ہے ۱۲ مہینہ

۱۸۵۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي لَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرَبَةَ  
قَالَ قَامَ صَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا  
كَامِلًا قَطْرًا غَيْرَ رَمَضَانَ وَلَيُصُومُ شَقِي يَقُولُ لِقَائِلُ  
لَا وَاللَّهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ لِقَائِلُ لَا وَاللَّهِ  
لَا يُصُومُ-

۱۸۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى يُظَنَّ أَنْ لَا يُصُومُ مِنْهُ وَلَيُصُومُ  
حَتَّى يُظَنَّ أَنْ لَا يُفْطِرُ مِنْهُ شَيْءًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ تَوَارَهُ  
مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا تَأْمُرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ  
وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَدْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسًا فِي الْقَوْمِ

۱۸۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَبُو خَالِدٍ

أَلْحَسَرُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ صِيَامِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحِبُّ  
أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مُفْطِرًا  
إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مِنْ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا  
تَأْمُرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مَسْمُومًا حَزْرَةً وَلَا حَرِيرَةً  
أَلَمِنْ مِنْ كَيْفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَلَا شَمِيتُ مَسْكَةً وَلَا عَيْبَرَةً أَطِيبَ رَاحَةً مَرَّتَ  
رَاحَةً رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

(از موسی بن اسماعیل از ابو عوانہ از ابو لیس از سعید بن ابی عربہ سے)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سوا اور کسی مہینہ کے پورے روزے نہیں رکھے۔ اور آپ جب (نفل) روزے رکھنا شروع کرتے تو اتنے رکھتے کوئی کہتا بخدا اب ترک نہ کریں گے اور جب ترک کرتے تو کوئی کہتا بخدا اب بے نہ نہیں رکھیں گے۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از محمد بن جعفر از حمید)

نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ میں اتنے دن ترک صوم کرتے کہ ہم سمجھتے اب روزے نہیں رکھیں گے۔ اور روزے رکھتے تو اتنے دنوں تک کہ ہم سمجھتے اب افطار یعنی ترک صوم نہیں کریں گے۔ رات کو اگر کوئی چاہتا کہ آپ کو نماز پڑھنا ہو دیکھتے تو اسی طرح یعنی نمازیں دیکھ لیتا۔ اگر یہ منظور ہوتا کہ آپ کو سونا ہوا دیکھتے تو اسی طرح سوتے ہوئے دیکھ لیتا۔ یسلمان نے حمید سے یوں روایت کیا کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روزے کے متعلق پوچھا۔

محمد از ابو خالد احمد حمید کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل مذکور کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا

جب میں چاہتا آپ کو روزہ دار دیکھوں تو روزہ دار دیکھ لیتا۔ اور جب چاہتا آپ کو افطار کی حالت میں دیکھوں تو ویسا ہی دیکھ لیتا۔ اسی طرح جب اسی رات کو میں چاہتا آپ کو نماز میں کھڑا ہوا دیکھ لیتا۔ اور اسی رات کو جب میں چاہتا سونا ہوا دیکھ لیتا یعنی آپ کی حالت کے کئی حضوں میں مختلف معمولات تقسیم کئے تھے کبھی سونا کبھی نماز پڑھنا۔ اور میں نے سمورا اور رشیم کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبیل سے زیادہ نرم نہیں پایا اور مشک اور عنبر کی خوشبو بھی آپ کی خوشبو سے بہتر نہیں سونگھی تھی۔

۱۔ مطلب یہ ہے کہ آپ کبھی اول شب میں عبادت کرتے کبھی چوبیس شب میں کبھی آخر شب میں اس طرح آپ کا آرام فرمنا بھی مختلف وقتوں میں ہوتا رہتا اسی طرح آپ کا نفل روزہ بھی ہوتا رہتا اور بچ اور خیر مہینے میں ہر دن میں رکھتے تو ہر شخص جو آپ کو روزہ دار یا رات کو عبادت کرتے یا سوتے دیکھنا چاہتا بلا وقت دیکھ لیتا ۱۲۔ منہ ۱۳۔ تو آپ اخلاق اور عادات میں اور نیز شکل و صورت اور شامل میں سب لوگوں سے زیادہ بہتر تھے اور انہی خوبیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی پیغمبری کے لئے چن لیا اور آپ کو اپنا مقرب خاص بنایا ۱۴۔ منہ ۱۵۔ جب میں چاہتا تھا اس چاہنے کا مطلب یہ ہے کہ صحت پر کم زور رہنے اور مختلف اوقات میں مختلف اعمال کے حدود کی توقع رکھتے تو جب توقع مختلف اوقات اور مختلف اہام میں دنوں اور نمازوں میں آپ کو کم کثرت مبارک معلوم ہوتی رہتی۔ عبد الرحمن

باب ۱۲۳۷ حَقُّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ

١٨٥٣ - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ اَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ  
اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو  
سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَلْعَاصِمِ  
قَالَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَى  
اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اِنْ لِدُورِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِرَوْحِكَ  
عَلَيْكَ حَقًّا فَقُلْتُ وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ نَصْفُ الدَّهْرِ

باب ۱۲۸ حَقُّ الْجَسْمِ فِي الصَّوْمِ

١٨٥٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدِ  
اللَّهِ بْنُ حَمْرٍ وَبِشْرِ الْعَامِشِيُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَمْ أَخْبَرَ أَنَّكَ تَصُومُ الشَّهْرَ وَ  
تَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ  
مَعَهُمْ وَافْطِرْهُمْ وَتَمُوتَ فَإِنَّ يَحْسِبُكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ  
إِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِرَوْحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ  
إِنَّ لِرُزُوقِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ يَحْسِبُكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ  
شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا  
فَإِنَّ ذَلِكَ صِيَامُ اللَّهِ هَرِمَ كُلُّهُمْ فَنَسُوا ذَلِكَ فَشَدَّ عَلَى قَلْبِهِ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحَدُ قَوْمٍ قَالَ فَصَمُ صِيَامِي رَبِّي اللَّهُ  
دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَتْ  
صِيَامِي رَبِّي اللَّهُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نِصْفُ اللَّهِ هَرِمَ  
فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبُرَ ابْتِنَتِي قِيلَتْ  
رُخْصَةً النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

**باب** فضلی روزے میں مہمان کا حق ادا کرنا۔

(اذا سألني ابي يارون بن اسماعيل ان اذ علي بن ابي حمزة ان ابو سلمه عبد الله بن عمرو بن عاصم  
 کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے پھر پوری حدیث بیان  
 کی جس میں یہ ہے کہ تیرے جہان کا بھی بخیر برحق ہے اور تیری بیوی کا بھی بخیر برحق ہے پھر  
 میں نے حضرت دلاؤ کے روزوں کے متعلق پوچھا۔ فرمایا ایک دن روزہ ایک  
 دن ترک روزہ۔

باب روزے میں بدن کا سہی

(از ابن مقفال از عبد اللہ از او را می آید) بن کثیر از ابو سلمہ بن عبد الرحمان (رحمۃ اللہ علیہ)  
 بن عروین عاصی کہتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد اللہ! مجھے  
 خبر پہنچی ہے کہ تو دن کو روزے رکھتا ہے اور رات کو نماز میں کھڑا رہتا ہے میں نے  
 کہا بے شک سچ ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تو ایسا مت کیا کر روزہ رکھ لو  
 افطار بھی کیا کر۔ عبادت بھی کر اور نیند بھی لے۔ کیونکہ تیرے بدن کا بھی تجھ پر حق  
 تیری آنکھوں کا بھی تجھ پر حق ہے تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے تیرے بچوں کا  
 بھی تجھ پر حق ہے تجھے ہر ماہ میں تین روزے کافی ہیں کیونکہ ہر مہینہ دس گناہوں  
 کا نو گناہ تیری ساری عمر روزوں میں شمار ہوگی عید اللہ کہتے ہیں میں نے اپنے اوپر  
 سختی چاہی تو سختی گئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی جان میں زیادہ طاقت  
 محسوس کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو داؤد کی روزے رکھا کر اس سے مت ڈر بھالیں  
 میں نے عرض کیا داؤد کیسے روزے رکھتے تھے؟ آپ نے فرمایا ایک دن روزہ ایک  
 دن ترک روزہ عبد اللہ بن عمر و ثقیب بوڑھے ہو گئے تو کہتے تھے کاش میں آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ اجازت کو قبول کر لیتا دیکھئے ہر ماہ میں تین روزے  
 آسان تھے۔

عبداللہ صبر اکرم کا عشق موصول دیکھتے ہیں حالانکہ نفلِ رخصت کے لئے فرمایا تھا فصوم صبر اکرم فی الشہر اذا ودعایا السلام لیکن عبداللہ بن عمرو بن عامر نے آپ کے نفلِ فرماں کی پابندی کی۔ عمر حضرت تک نہ کیا۔ کیونکہ نہ رخصت کو قبول نہیں کیا تھا۔ عبداللہ بن عامر

## باب ۱۲۳۹ صَوْمُ الدَّهْرِ

۱۸۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ التِّرْمِذِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللَّهِ لَا صَوْمَ مِنَ النَّهَارِ وَلَا قَوْمَ مِنَ اللَّيْلِ مَا عَشَيْتُ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَتَمَّ وَهُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةٌ أَتَيْكُم فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بَعَثَ أَمَنَّا لَهَا وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ إِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ إِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَإِنَّكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ إِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ

## باب ۱۲۴۰ حَقُّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ

رَوَاهُ أَبُو مُخَيْمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۵۶- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي الْعَبَّاسِ لَشَاعِرٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَابْنَهُ بَلَّغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَسْأَلُ الصَّوْمَ وَأَصِلُ الْكَلِيلَ فَإِنَّمَا أَرْسَلْ إِلَيَّ وَإِنَّمَا لَقِيتُهُ هَذَا أَلَمْ أَخْبَرَ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تَقْطُرُ وَتَصِلُ صَوْمَ وَأَفْطِرُ وَتَمَّ وَنَعَمْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ

## باب ہمیشہ روزے رکھنا۔

(از ابو الیمان از شعب از زہری از سعید بن مسیب و ابو سلمہ بن عبد الرحمن)

عبداللہ بن عمرو بن عباس سے روایت ہے کہ میرے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ میں کہتا ہوں بخدا دن کو میں روزہ رکھا کروں گا اور رات کو عبادت میں کھڑا رہوں گا یہ عمل میرا زندگی بھر ہے گا میں نے آنحضرت کے سامنے اقرار کیا کہ مجی ماں میں نے یہ کہا ہے۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ نے فرمایا تو ایسا نہ کر کے گا روزہ رکھا کرو ترک بھی کیا کر رات کو عبادت کرو اور سو بھی نہیں بیٹے میں تین روزے رکھا کر اس لیے کہ ہر کسی کا دس گنا ثواب ملتا ہے۔ بیسین روزے ہر ماہ کے ساری عمر کے روزوں کے برابر شمار ہوں گے میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھ دو دن ترک کر میں نے کہا مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھ ایک دن ترک کر یہ داؤدی روزے ہیں اور سب روزوں سے افضل ہیں۔ میں نے عرض کیا میں اس سے بھی افضل طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس سے افضل کوئی روزہ نہیں۔

## باب روزے میں بیوی اور بچوں کا حق۔ یہ ابو حنیفہ نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

(از عمرو بن علی از ابو عامر از ابن جریج از عطاء از ابو العباس شاعر عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں یعنی ہر دن روزہ رکھتا ہوں اور ساری رات نماز پڑھتا رہتا ہوں۔ تو آپ نے مجھے بلا بھیجا یا میں خود آپ سے ملا آپ نے فرمایا مجھے خبر ملی ہے تو روزے رکھتا ہے اور افطار نہیں کرتا یعنی کسی دن ترک صوم نہیں کرتا) اور نماز مسلسل پڑھتا رہتا ہے (یعنی رات بھر) ایسا کر کہ روزہ بھی رکھ اور کچھ دن چھوڑ بھی دیا کر عبادت اور (نماز پڑھ) اور سو یا بھی کر کیونکہ تمہاری آنکھوں

لے جس کو صوم اللہ رکھتے ہیں شافعیہ کے نزدیک مستحب ہے ایک حدیث میں ہے جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس پر دوزخ متناک ہو جائے گی یعنی وہ دوزخ میں جا رہی نہیں ہے گا اس کو امام احمد اور سنی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور بیہقی نے نکالا بعضوں نے ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ جانا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے عادت ہو جاتی ہے اور روزے کی تکلیف باقی نہیں رہتی ۱۲ مہینہ کیونکہ اس میں نفس کو روزے کی عادت نہیں ہوتی اور اس کی تکلیف باقی رہتی ہے ۱۲ مہینہ



عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ صَوْمُ الْإِسْمَاءِ وَتَقَوْمُ الْكَلِيلِ فَقُلْتُ لَكُمْ قَالَ إِنْكَ إِذَا أَفْعَلْتَ ذَلِكَ كُفِّتَ لَهُ الْعَيْنُ وَ نَفِثَتْ لَهُ النَّفْسُ أَهْصَامُ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ صَوْمَ الدَّهْرِ لَهُ قُلْتُ فَإِنْ أَطْلَعْتُ مُكْثِرَ ذَلِكَ قَالَ فَصَوْمُ صَوْمَةٍ أَوْ دَعَا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ بِصَوْمِ مَكُونًا وَيُطِيرُ بَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى -

۱۸۵۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَيْمُونِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَیَّ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ وَفَعَلْنَا أَدْنَى سَوَّلَ اللَّهُ صَلَیَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ دَسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَتَّى هَا لَيْفٌ فَجَلَسَ عَلَيَّ الْأَرْضِ وَمَدَّتِ الْوَسَادَةَ بَنِيَّ وَبَيْنَهُ فَقَالَ أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَحَدِي عَشْرَةً ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ قَوْقُ صَوْمٍ أَوْ دَعَا عَلَيْهِ السَّلَامُ شَطْرَهُ اللَّهُ هُمْ أَعْيَمَاءُ وَأَفْطَرُيَوْمًا -

## بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ الْبَيْضِ

ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةٍ -

۱۸۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَتَايَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَیَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سہ میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا ایسے کرے گا تو تیری آنکھوں میں گرہاڑ جائے گا اور جان کمزور ہو جائے گی اس کا روزہ نہیں ہونا جس نے روز روزہ رکھا تین دن کے روزے فی ماہ برابر ہیں۔ ساری زندگی کی روزہ داری کے میں نے عرض کیا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تو داؤد علیہ السلام کا روزہ کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن چھوڑ دیتے تھے دشمن سے بوقت جنگ فرار نہ کرتے۔

(از اسحاق واسطی از خالد بن عبد اللہ از خالد خذاز ابو قتادہ از ابو الیومر عبد اللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میری روزہ داری کا ذکر ہوا۔ آپ میرے ہاں تشریف لائے۔ میں نے آپ کے لیے چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی بچھایا آپ زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اوپر آپ کے درمیان پڑا تھا (یعنی بیکار) آپ نے فرمایا کیا تجھے تین روزے فی ماہ کافی نہیں ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (یہ تو بہت تھوڑے ہیں) فرمایا اچھا پانچ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (یہ بھی تھوڑے ہیں) آپ نے فرمایا اچھا سات۔ میں نے عرض کیا پھر یا رسول اللہ! (یہ بھی تھوڑے ہیں) آپ نے فرمایا اچھا نو۔ میں نے عرض کیا (یا رسول! کچھ اور) آپ نے فرمایا اچھا گیارہ پھر آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام کے روزوں سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر۔

## بَابُ أَيَّامِ بَيْضِ (رُشْنِ رَاتِبِ) بِسْمِ تَرْصُوبِ يَوْمِ تَرْصُوبِ

(اور پندرہ صوبیں فمیری) کو روزہ رکھنا۔

(از ابو عمر از عبد الوارث از ابو النبیاح از ابو عثمان) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے گھر سے دوست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ پہلا تین روزے رکھنا دو رکعت نماز شبت

۱۸۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَتَايَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَیَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَتَايَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَیَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثَلَاثَ مِائَةٍ مِثْلَهُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكَعَتَيْ الصُّلَّةِ وَأَنْ

أَوْ تَزِيدَ أَنْ أَتَاهُمْ

**باب ۱۲۳۳** مَنْ زَارَ نَوَافِلَهُ فُطِرَ عَنْهُمْ

۱۸۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدٌ

هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ قَاتَنَهُ بِمَنْزِلِهِ وَسَمِعَ كَلَامَ عُمَرَ

نَعْتَكُمْ فِي سِقَاكِهِ وَمَوَظِعِهِ فِي دَعَائِهِ قَاتِي مَصَالِحِهِمْ قَامَ

إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَهَلَسَ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ قَاتَنَهُ عَمَّا رَأَتْهُ سَلِيمٌ

وَأَهْلُ بَيْتِهَا فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي خَوْلَصَةً

قَالَ مَا هِيَ قَالَتْ خَادِمُكَ أَتَسَّ قَدَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَ

لَدُنِّيَا أَدْعَا عَلَى يَدِهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ مَا لَوْ وَلَدَ وَأَوْبَارَكَ

لَهُ فَإِنِّي لَيْسَ أَكْثَرُ الْفَضْلِ مَا لَوْ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ أُمِّيَّةٌ

أَنَّهُ دَفِنَ لِصُغْبَى مُقَدَّمٍ مَحْبَبَةٍ الْبَصْرَةَ بِضِعْمِ عَشْرُونَ وَمِائَةً

۱۸۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب ۱۲۳۴** الصَّوْمُ إِخْرَاجُ الشَّهْرِ

۱۸۶۳- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

مُهَذَّبٌ عَنْ عَنِ عَيْلَانَ سَمِعَ وَحَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا

مُهَذَّبٌ عَنْ بَنِي مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ

عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب** کہیں ملاقات کے لیے جانے پر نفلی روزہ نہ توڑنا۔

از محمد بن مثنیٰ از خالد بن حارث از حمید رضی اللہ عنہ سے روای

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ کے پاس تشریف لے گئے وہ آپ کے

لیٹے کھجور اور گھی لائیں آپ نے فرمایا گھی کی پیس ڈال اور کھجوریں پھیلے ہیں۔ میں

روزے سے ہوں۔ پھر آپ نے گھر کے ایک کونے میں کھڑے ہو کر نفلی نماز پڑھی

ام سلمہ ورنہ کے گھروں کے لیے دعا فرمائی ام سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک خاص شخص

کے لیے دعا چاہتی ہوں آپ نے فرمایا وہ کیا ام سلمہ نے کہا آپ کے خادم انس کے لیے یہ سن

کر آپ نے دنیا و آخرت کی کوئی بات نہ چھوڑی ہر ایک مقصد کی دعا کی آپ نے فرمایا اے اللہ اسے

مال اور اولاد دے دے اسے برکت عطا فرما انس کہتے ہیں (اس دعا کا اثر ہے) میں تمام انصاریوں

سے مال دے دوں اور مجھ سے میری بیٹی امینہ نے بیان کیا حجاج جب بصرہ میں آیا شہر میری

اس وقت خاص میری صلیب ایک سوئیں سے کچھ زیادہ نیچے دفن ہو چکے تھے یہ

ابن ابی مریم نے بحوالہ یحییٰ از حمید از انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے یہی حدیث بیان کی۔

**باب** آخر ماہ میں روزہ رکھنا۔

(از صلیت بن محمد از محمدی از غیلان) دوسری سند (از ابو النعمان از

محمدی ابن میمون از غیلان بن جریر از مطرف از عمران بن حصین) آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے خود عمران یا اور کسی سے پوچھا اور عمران سن رہے تھے شکر

مطرف کو ہے اے ابو الفلانی! تو نے اس چہینہ کے آخر میں روزہ نہیں رکھا

۱۔ یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ حدیث ترجمہ باب سے معاف نہیں ہے کیونکہ حدیث میں ہر مہینے میں تین روزے رکھنا کہہ دیا ہے لیکن کوئی تخصیص نہیں اور اس کا جواب یہ ہے کہ ماہ بخاری

بعض عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کا ماہ حملہ و نساہی اور ابن حبان نے مولیٰ بن ابی کثیر کے طریق سے نکالا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اس میں یوں ہے کہ آپ ایک

مہینے سے فرمایا جو بھجنا ہو آخر گوش لایا تھا تو بھی کھلا سنے کہا میں ہر مہینے میں تین روزے رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر تو یہ روزے رکھتا ہے تو سفید دھون میں رکھا کر لیکن اب ہر مہینے

نسائی کی ایک روایت میں بعد از تین مہینوں سے یوں ہے ہر مہینے میں ایک روزہ رکھا کر اور ترمذی نے نکالا کہ آپ بیٹھے اور تو را اور ترمذی روزہ رکھا کرتے اور ایک روایت میں منگل بدھ

جمعرات ہے غرض آپ کا نفلی روزہ ہمیشہ کے لئے کسی خاص دن میں نہیں نہ تھا ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔





افطار کر لے۔

حماد بن حمید نے بحوالہ قتادہ از ابوالیوب کہا کہ جویریہ نے بیان کیا کہ آنحضرت نے ان کو حکم دیا انہوں نے روزہ کھول ڈالا۔

**باب** کیا روزے کے لیے کوئی مخصوص دن ہے؟

(از مسند از یحییٰ از سفیان از منصور از ابراہیم حضرت علقمہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی خاص دن روزہ رکھا کرتے تھے آپ نے فرمایا نہیں آپ کا عمل دوامی تھا تم میں کون ایسا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر طاقت رکھتا ہو؟

**باب** یوم عرفہ کا روزہ

(از مسند از یحییٰ از مالک از سالم از عمر یعنی ام الفضل کا غلام از ام الفضل) دوسری سند (از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابوالنضر یعنی عبد اللہ کا غلام از عمر یعنی عبد اللہ بن عباس کا غلام) ام الفضل بنت حارث کے پاس کچھ لوگ عرفہ کے دن کچھ اختلاف کر رہے تھے کہ آنحضرت نے آج روزہ رکھا یا نہیں بعض نے کہا روزہ داریں بعض نے کہا نہیں حضرت ام الفضل نے ایک پیالہ دودھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا آپ اونٹ پر سوار تھے آپ نے وہ دودھ پی لیا۔

تَصَوِّمِينَ عَدَاكَ لَأَقَالَ قَاطِرِي وَقَالَ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ حَدَّثَنِي أَنَّ ابْنَ أَبِي جَوْرٍ حَدَّثَهُ فَأَمَرَ هَا فَأَفْطَرْتُ -

**باب** ۱۲۳۱ ہَلْ يُفْضَلُ شَيْءٌ مِنَ الْيَوْمِ

۱۸۶۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَرْثُورٍ عَنْ أَبِيهِمْ عَنْ عُلُقَمَةَ قُلْتُ لِمَا كُنْتُمْ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصُصُ مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَإِنَّكُمْ لَيُطِيعُونَ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيعُ -

**باب** ۱۲۳۲ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ

۱۸۶۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْثُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُلُقَمَةَ قُلْتُ لِمَا كُنْتُمْ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصُصُ مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَإِنَّكُمْ لَيُطِيعُونَ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيعُ -

۱۸۶۸- امام بخاری کا ملاحظہ ہے کہ بعض لوگوں کی جماعت ہوتی ہے شیعتے میں ایک یا دو دن خاص کر کے ہیں، روزہ رکھتے ہیں جیسے کوئی پیر جماعت کو روزہ رکھتا ہے کوئی پیر منگل کو کوئی جمعرات جمعہ کو تو یہ تخصیص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے اس میں نے کہا بعضوں نے اس وجہ سے تخصیص کو رکھ دیا لیکن عرفہ کے دن اور عاشورہ اور ایام جن کی تخصیص خود حدیث سے ثابت ہے حافظ نے کہا کہ ایک حدیثوں میں وارد ہے کہ آپ پر ابو جمہر کو روزہ رکھا کرتے تھے مگر شاید امام بخاری کے نزدیک وہ حدیثیں صحیح نہیں ہیں حالانکہ ابوداؤد اور ترمذی اسے اسانی سے نکالا اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعرات کو روزہ رکھتے اور نساہی اور ابوداؤد نے نکالا ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کہا اسامہ سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا آپ پر ابو جمہر کو روزہ رکھتے ہیں اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا اس دن اعمال بیش کئے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں میرا عمل اس وقت اٹھایا جائے جب میں روزہ دار ہوں ۱۲ منہ ۱۳ امام بخاری نے اس باب میں ان حدیثوں کا ذکر نہیں کیا جن میں عرفہ کے روزے کی ترغیب ہے اس جگہ وہ حدیث بیان کی جس سے عرفہ میں آپ کا افطار ثابت ہے کیونکہ وہ حدیثیں ان کی شرط کو اس میں بھیج دی ہیں کہ اس سال کا امام مسلم نے البقادہ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کا روزہ ایک برس آگے اور ایک برس پیچھے رکھنا ہوں گا کفارہ جو چاہتا ہے اور بعضوں نے کہا عرفہ کا روزہ حاجی کو رکھنا چاہیے اس خیال سے کہ وہ ضعف ہو جائے اور حج کے اعمال بجالانے میں خلل واقع ہو اور اس طرح سے باب کی حدیثوں اور ان حدیثوں میں قطعی ہو جاتی ہے ۱۲ منہ ۱۳ ابو نعیم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے، آپ خطبہ شنبہ سے تھے ۱۲ منہ

۱۸۶۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ هُرَيْرٍ

أَوْ قُرَيْشٍ عَلَيْهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ  
مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّاسَ سَكَنُوا فِي صِيَاوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ جَلَاءً هُوَ وَاقِفٌ فِي  
الْمَوْقِفِ فَتَنَبَّأَتْ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ -

بَاب ۱۲۳ صَوْمُ يَوْمِ الْفِطْرِ -

۱۸۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا قَالَ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ آدَةَ قَالَ كُنْتُ  
الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ هَذَا يَوْمَانِ نَهَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ  
فِطْرِكُمْ وَنَوْمِ صِيَامِكُمْ وَالْيَوْمُ الْآخِرُ تَأْكُلُونَ فِيهِ  
مِنْ ثَمَرِكُمْ -

۱۸۷۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَنْ وَثْنٍ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ  
الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالْفَجْرِ وَكَانَ يَتَخَوَّنُ  
الْوَجَلَ فِي شَوْبٍ وَاحِدٍ وَعَنْ صَلَواتِ النَّبِيِّ وَالْعَصْرِ  
بَاب ۱۲۵

۱۸۷۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا

هَيْشَامُ بْنُ جَبْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمرو از کثیر از کثیر) حضرت مہمونہ

سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے  
کے متعلق شک کیا آیا ہے یا نہیں؟ پھر انہوں نے آپ کے پاس دودھ بھیجا  
آپ اس وقت عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپ نے اس میں سے کچھ  
پی لیا لوگوں نے دیکھا۔

باب عید الفطر کے دن روزہ رکھنا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب) ابی عبد اللہ یعنی ابن الزہر  
کا غلام راوی ہے میں حضرت عمرؓ کے ساتھ عید میں موجود تھا انہوں نے فرمایا  
کہ ان دو دنوں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ آنحضرتؐ نے روزہ رکھنے سے منع  
فرمایا ہے ایک تو روزہ کھولنے کا دن ہے اور دوسرا دن قربانی کا گوشت  
کھانے کا ہے۔

(از موسیٰ بن اسمعیل از وہیب از عمرو بن یحییٰ) ابی سعید

خدری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید  
الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور ایک کپڑا سارے بدن  
پر لپیٹے تھے۔ ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے اور فجر اور  
عصر کے بن نما زپڑھنے سے۔

باب عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جبر از عمرو بن دینار

از عطارد بن مینا) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں دو روزے اور

یعنی عبد اللہ بن وہیب نے خود یہ حدیث بھی کو سنا ابی عبد اللہ بن وہیب کے شاگردوں نے ان کو سنا ابی یحییٰ نے اس کی دو نونوں طرح حدیث کی روایت بھی ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ یہ بالافاق سنے  
ہے مگر میں اختلاف ہے کہ اگر کسی نے ایک روزے کی منت مانی اور اتفاق سے وہ منت عید کے دن آگئی مثلاً گھی لے آج جس دن زید آئے اس دن میں ایک روزے کی منت  
الٹر کے لیے آتا ہوں اور زید عید کے دن آئے تو یہ نذر بھیج دوں گی انہیں منجھ لے کہا بھیج دوں گا اور اس پر قضا لازم ہوگا اور دیگر علماء کے نزدیک یہ نذر بھیج ہی نہ ہوگا ۱۲ منہ ۱۲ منہ  
یعنی نونوں میں اس کے بعد اتنی عبارت زید ہے قال ابو عبد اللہ قال ابن عیینہ من قال صلی ابن اذہر فقد اصاب ومن قال صلی عبد الرحمن بن  
عوف فقد اصاب یعنی امام بخاری نے کہا سفیان بن عیینہ نے کہا جس نے ابو عبد الرحمن بن اذہر کا غلام کہا اس نے بھی ٹھیک کہا اور جس نے عبد الرحمن بن عوف کا غلام  
کہا اس نے بھی ٹھیک کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ ابن اذہر اور عبد الرحمن بن عوف دو نونوں اس غلام میں شریک تھے یعنی نے کہا در حقیقت وہ عبد الرحمن بن عوف کے غلام تھے  
مگر اذہر کی خدمت میں رہا کرتے تھے تو ایک کے حقیقتہً غلام ہوئے اور دوسرے کا مجازاً واللہ اعلم ۱۲ منہ ۱۲ منہ یعنی اشتغال صمد سے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ کہہ کر ان میں  
شریکتے کا ذکر تھا اس کا بھی ذکر اوپر ہو چکا ہے ۱۲ منہ



هَذَا قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي كَانَتْ عَائِشَةُ

تَصُومُ أَيَّامَ مَعْنَى وَكَانَ أَبُو هَا يَصُومُ مَعَهَا.

۱۸۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عِيسَى عَنْ الزُّهْرِيِّ

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِحِ بْنِ أَبِي جَهْمٍ وَهَذَا

لَمْ يَرْخُصْ فِي آيَاتِ الْفَتْحِ بَلْ أَنْ يَقُومَ إِلَّا لَيْسَ لَمْ

يُجِزْ لَهْدَى.

۱۸۷۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

قَالَ لَقِيَائِمَ لَمَنْ مَنَعَهُ بِالْعَمَةِ إِلَى الْحُجَّةِ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ

فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَدًى وَلَمْ يَهْتُمْ صَامًا أَيَّامَ مَعْنَى وَعَنِ ابْنِ

شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ تَابِعَهُ إِبْرَاهِيمُ

ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

بَابُ ۱۲۵۲ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ.

۱۸۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

سَالِحِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

عَاشُورَاءَ إِنْ شَاءَ صَامَ.

۱۸۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ

قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصِيَامِ

يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَلَمَّا قُرِئَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ

وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دنوں میں روزہ رکھا کرتیں

اور ہشام کے والد عروہ بھی ان دنوں روزہ رکھا کرتے تھے

(از محمد بن بشار بخاری از شعبہ از عبد اللہ بن عیسیٰ از زہری از عروہ)

حضرت عائشہ سے روایت ہے نیز زہری نے اس حدیث کو سالم سے اور

سالم نے ابن عمر سے روایت کیا۔ دونوں حضرات (حضرت عائشہ اور حضرت

ابن عمر) فرماتے ہیں ایاہ تشریف میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں مگر وہ رکھ

سکتا ہے جس کے پاس قربانی کا حالور نہ ہو۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از سالم بن عبد اللہ

ابن عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں تمتع کرنے والا یعنی جو عمرہ کر

کے حج کے عرفہ کے دن تک روزہ رکھے۔ اگر قربانی کی طاقت نہ ہو تو اس

نے پہلے روزہ رکھا تو منی کے دنوں میں بھی روزہ رکھے اور ابن شہابؒ بجاوالہ

عروہ، حضرت عائشہ اسی طرح روایت کی ہے۔ امام مالک کے ساتھ اس

حدیث کو ابراہیم بن سعد نے بھی ابن شہاب سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۱۲۵۲ عَاشُورَةُ كَيْفَ رُكْعَتُهُ

(از ابو عامر از عمر بن محمد از سالم، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے

اور ابوالیمان از شعیب از زہری از عروہ بن زبیر) حضرت عائشہ

فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے روزہ کا حکم فرمایا

لیکن جب رمضان کی فرضیت ہوئی تو عاشورہ اختیاری ہو گیا چاہے کوئی

رکھے روزہ چاہے نہ رکھے۔

لے نہیں رہنے کے دن ہیں جن کو ایام تشریف کہتے ہیں یعنی ۱۲-۱۱-۱۰ ذی الحجہ یعنی ایام تشریف میں صرف ۱۱ کو رکھا ہے نیز جو کو نہیں رکھا ۱۳ مہرہ ہے یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ۱۲ مہرہ رکھا کو ایام تشریف نے یہاں کیا ۱۱ مہرہ اکثر اہل علم کے نزدیک عاشورہ و محرم کی دسویں تاریخ کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا نویں تاریخ کو اور بعض نے کہ نویں اور دسویں دونوں تاریخوں میں روزہ رکھے اور اہل اسلام میں یہ روزہ فرض تھا جب رمضان فرض ہوا تو اس کی فرضیت جاتی رہی لیکن وہ گیا اور شہر نے عاشورہ رکھ کر روزہ کر دیا جاتا ہے مگر وہاں کہ اس دن بزرگی ماں نے روزہ رکھا تھا جلا کر بزرگی ماں نے اس دن نماز پڑھی ہو تو ہم نہ پڑھو گے ہم کو نہ بزرگی سے عرض ہے اس کی ماں سے ہم کو تو نماز سے بغیر صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اور فعل کا ہی ہے اس پر

۱۸۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ نَافِلَةَ

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَيْنَةَ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ تَصُومُوهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهَا فَلَمَّا أَقْدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهَا وَأَمَرَ بِصِيَامِهَا فَلَمَّا قَرِئَ رَمَضَانَ تَوَلَّوْا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ -

۱۸۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ نَافِلَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى ابْنِ أَبِي سَفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حِجْرَةَ الْمُنْبَرِ يَقُولُ يَا هَذِهِ الْمَدِينَةُ آتَيْنَا عَلَيْهَا كُفْرًا يَمُوتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْكُمْ صِيَامٌ وَكَانَ صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ -

۱۸۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ نَافِلَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى ابْنِ أَبِي سَفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حِجْرَةَ الْمُنْبَرِ يَقُولُ يَا هَذِهِ الْمَدِينَةُ آتَيْنَا عَلَيْهَا كُفْرًا يَمُوتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْكُمْ صِيَامٌ وَكَانَ صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ -

د از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ہشام بن عروہ از عروہ) حضرت عائشہ فرماتی ہیں عاشورہ کا روزہ قریش لوگ بزمانہ جاہلیت رکھتے تھے آنحضرت بھی رکھنے لگے را آنحضرت نے زمانہ جاہلیت کی باتوں (یعنی اچھی باتوں کو قبول کیا) پھر جب آپ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزے کا حکم دیا - جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورہ کا روزہ چھوڑ دیا اور فرمایا جس کا جی چاہے رکھے عاشورہ کا روزہ اور جس کا جی چاہے نہ رکھے -

د از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابن شہاب (حمید بن محمد بن محمد بن عبد اللہ بن مسعود) حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے عاشورہ کے دن منبر پر سنا - جس سال حضرت معاویہ نے حج کیا تھا اس سال چاہے تھے - لے اہل مدینہ تہا لے علماء کہ صر گئے ہیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا - آپ فرماتے تھے عاشورہ کا دن گوارا اس کا روزہ تم پر فرض نہیں اور میں تو روزے سے ہوں جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے روزہ نہ رکھے -

د از ابو عمر از عبد الوارث از ابوباب از عبد اللہ بن سعید بن جبیر از والدش ابن عباس سے مروی ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے (دوسرے سال) یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے ہیں آپ نے پوچھا یہ روزہ کیسا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ نیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس دن نبی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات لائی تھی چنانچہ حضرت موسیٰ نے اس دن روزہ رکھا تھا آپ فرمایا میں تم سے زیادہ حضرت موسیٰ سے تعلق رکھتا ہوں تو آنحضرت

لہ شہادت حضرت موسیٰ

کو یہ بھی جو کہ روزہ والے عاشورہ کے روزے کو رکھ رہے ہیں یا اس کا انہیں نہیں کہتے یا اس کو فرض سمجھتے ہیں تو منبر پر یہ تقریر بیان کی کہ میں معاویہ نے یہ حج سیکھ میں کیا تھا یہ ان کی کتاب پہاڑ تھا اور انہیں ان کا کھانا میں ہوا تھا حافظ نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ قرآن کی آفریں کی کتاب ہے اللہ کا فکر کرنے کے لئے اس لئے ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں - یہودیہ کی روایت میں یوں ہے یہ دن حضرت نوحؑ کی گت چوٹی پہاڑ پر ہم قاضی توفیق نے اس کے شکر میں روزہ رکھا تھا، امیرؑ کو کہ وہ غیر ہر حق سے ہیں یہی غیر ہر حق دوسری حدیث میں کہ جب غیر ہر حق علیٰ قاضی تھا یہی اس حدیث سے نکال کر مسلمانوں کو سب غیر ہر حق کی حرمت اور غیر ہر حق سے محبت رکھنا چاہیے مجھے ان مسلمانوں پر نہایت تعجب تھا جنہوں نے حدیث میں یوں نہیں دیکھا کہ ان کو تو میں نے یہی قصہ دیکھا اور میں نے

مُوسَىٰ تَكُنْ فَصَاةً ۖ وَآمِرًا بِبَيِّنَاتٍ مِّنْهُ -

۱۸۸۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو كَسَامَةَ عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ قَالَ كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ نَعُدُّكَ الْيَهُودَ عِيدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَوْمُواهُ أَنْتُمْ -

۱۸۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَىٰ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا دَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَمَلُ يَوْمَ فَعَلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ -

۱۸۸۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ أَنْ أَدِنَ فِي الثَّانِيَةِ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ يَوْمَ الْيَوْمِ عَاشُورَاءَ -

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس کا حکم دیا۔

(از علی بن عبد اللہ از ابواسامہ از ابی عمیس از قیس بن مسلم از طارق بن شہاب) ابو موسیٰ اشعری نے فرمایا یہودی لوگ عاشورہ کے دن کو عید سمجھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی اس دن روزہ رکھو۔

(از عبید اللہ بن موسیٰ از ابی عیینہ از عبید اللہ بن ابی زید) ابن عباس سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قصہ کر کے کسی دن کی افضلیت سمجھنے ہوئے روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔ البتہ صرف عاشوراء کے دن اور ماہ رمضان (کہ انہیں فصلا و فضیلت رکھتے)

(از ابی بن ابراہیم از زید) سلمہ بن اکوع نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم قبیلہ کے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دے جس نے کچھ کھاپی لیا ہو، وہ بھی باقی دن کچھ نہ کھائے، اور جس نے کچھ نہ کھایا ہو وہ روزہ رکھ لے، کیوں کہ آج عاشورہ کا دن ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحیم والا

## فضائل شب بیداری ماہ رمضان

باب رمضان المبارک میں تراویح پڑھنے والے کی فضیلت

دار الحیجہ بن مکیر از لیلیٰ از عقیل از ابن شہاب از ابوسلمہ (ابو ہریرہ) فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان کی فضیلت میں فرماتے تھے جو کوئی ایمان اور امید ثواب کے ساتھ رمضان کی راتوں میں قیام کرے (تراویح و غیرہ) اس کے اگلے گناہ بخش دے جائیں گے۔

بَابُ ۲۵۳ فُضِّلَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

۱۸۸۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ خَلْقِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِمَنْ رَمَضَانَ مَقَامًا أَوْ أَحْسَبًا غُفِرَ لَهُ مَا قَدْ مَضَىٰ مِنْ ذُنُوبِهِ -

سلف تراویح میں کلام اس لئے ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں اس نام کو جو عباد اس نماز میں ہر دو گناہ کے لئے معافی دیا کرتے ہیں اس سے سب سے زیادہ راحت لیتے ہیں ۱۸۸۵- نووی نے کہا قیام رمضان سے تراویح ہی مراد ہے نہ کہ اس پر اتفاق نقل کرے۔ حافظ نے کہا قیام رمضان سے رات کو نفل پڑھنا مراد ہے۔ تراویح ہوا تہجد ۱۲ مرتبہ۔

۱۸۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا قَالَ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ  
ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ  
فِي مِثْلِهِ ابْنُ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافِهِ عُمَرُ بْنُ  
الْأَبْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
عَبْدِ الْقَادِرِ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً  
فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْ رَأَى مُتَقَرِّبِينَ  
يُصَلُّونَ الرَّحْلَ لِنَفْسِهِ وَيُصَلُّونَ الرَّحْلَ فَيُصَلُّونَ لِرَهْلِهِمْ  
فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَرَى لَوْ جَعَلْتُ هَذَا عَلَى قَارِيٍّ وَاحِدٍ  
لَكَانَ أَكْثَرَ ثُمَّ عَزَمَ فَمَجَّعَهُمْ عَلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ ثُمَّ  
خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ يُصَلُّونَ يُصَلُّونَ  
قَارِيَهُمْ قَالَ عُمَرُ نِعِمَّ الْبَدْعُ هَذِهِ وَالَّتِي يَتَّبِعُونَ  
عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُولُ مُؤَنِّبُ رَيْدٍ أَخْبَرَنَا اللَّهُ كَانَ  
النَّاسُ يَقُولُ مُؤَنِّبُ رَيْدٍ -

۱۸۸۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ذَلِكَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ وَحَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
أَخْبَرَنِي عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ

را عبد اللہ بن یوسف از ابن شہاب از ابن مالک از ابن شہاب از حمید بن عبد الرحمن

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جو کوئی ایمان اور امید ثواب کے ساتھ رمضان کی راتوں میں قیام کرے  
اس کے گنہ گناہ بخش دیئے جائیں گے ابن شہاب کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی لوگوں کا یہی معمول رہا دینہ یا باجماعت  
تراویح پڑھتے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حکومت میں بھی یہی سلسلہ رہا حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ کے شروع خلافت میں بھی یوں ہی ہوتا تھا امام مالک نے بحوالہ ابن  
عروہ بن زبیر، عبد الرحمن بن عبد القاری روایت کیا عبد الرحمن بن عبد القاری  
کہتے ہیں میں رمضان کی ایک رات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں گیا  
لوگ الگ الگ ٹولیاں بنا کر تراویح پڑھ رہے ہیں کہیں ایک شخص تنہا نماز  
پڑھ رہا ہے کہیں ایک امام ہے پیچھے کچھ مقتدی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
نے کہا اگر میں ان سب کو ایک ہی قاری کے پیچھے کھڑے کر دوں تو ہر سو کا  
پھر انہوں نے ہی غم کہہ کے ابی بن کعب کو سب کا امام بنا دیا

ایک دن پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گیا دیکھا کہ سب ایک ہی امام  
کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ بدعت تو ابھی ہوئی اور رات  
کے جس حصہ میں تم سوتے رہتے ہو یعنی آخر شب وہ اس حصہ سے افضل ہے  
جس میں نماز پڑھتے ہو لوگ ان دنوں شروع رات میں ہی تراویح پڑھ لیتے

را اسماعیل از مالک از ابن شہاب از عروہ بن زبیر حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار  
رمضان میں تراویح پڑھی - دوسری سند یحییٰ بن بکر، لیث، غنیل، ابن شہاب  
عروہ، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار آدھی  
رات کے وقت (ماہ رمضان میں) منبر پر تشریف لے گئے اور تراویح کی نماز  
دیں پڑھی کچھ لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی جب صبح ہوئی تو انہوں  
نے اس کا تذکرہ کیا - دوسری رات اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے۔

۱۲۴

فَصَلَّاهُ فِي الْمَسْجِدِ وَصَلَّاهُ رِبَالَ بَصُولَتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ  
فَتَحَدَّثُوا فَأَجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلُّوا مَعَهُ فَأَصْبَحَ  
النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَأَكْثَرُ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّلَاثَةِ  
فَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّاهُ  
بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ  
أَهْلِهِ حَتَّى حَرَّمَ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَأَبَا فَقَضَى الْفَجْرَ أَوَّلَ  
عَلَى النَّاسِ فَسَنَّهُمْ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَوْ خِيفَ  
عَلَى مَكَانِكُمْ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفَارِقَ عَنْ عَلَيْكُمْ  
فَتَعَجَّزُوا عَنْهَا فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ -

۱۸۸۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَمِيعٍ قَالَ حَدَّثَنِي قَالَ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَتْ  
يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهَا عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ  
رُكْعَةً يَفْصِلُ أَرْبَعًا وَلَا تَسْجُدُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطُولُ لَيْلٍ  
تَمُوتُ لَيْلٍ أَرْبَعًا وَلَا تَسْجُدُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطُولُ لَيْلٍ ثُمَّ  
يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَمَّ قَبْلَ أَنْ تُؤْتِيَ  
قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنْ عَيَّنِي ثَمَانٍ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي -

اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی صبح کو لوگوں نے پھر چہ چاکیا تیسری رات کو  
بہت لوگ جمع ہوئے۔ آپ تشریف لائے اور نماز پڑھی لوگوں نے  
بھی آپ کے پیچھے پڑھی۔ جب چوتھی رات آئی تو لوگ اتنے جمع ہوئے تھے  
کہ مسجد بھر گئی سمانا مشکل ہو گیا۔ آپ مسجد تشریف نہ لائے صبح کو نماز  
غیر کے لیے تشریف لے گئے جب فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں  
کی طرف متوجہ ہوئے پھر تشریف پڑھا۔ بعد ازاں فرمایا اے ابجد مجھے  
معلوم تھا کہ تم یہاں جمع ہو لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کیا یہ نماز تم پر فرض  
نہ ہو جائے کہ تم عاجز ہو جاؤ پھر آپ کا وصال ہوا اور یہ کیفیت باقی رہی

(از اسماعیل از مالک از سعید مقبری) ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے  
حضرت عائشہ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں کتنی  
رکعتیں پڑھتے تھے (تہجد) انہوں نے جواب دیا آنحضرت رمضان  
اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے پہلے چار  
رکعتیں پڑھتے تھے ان چار رکعتوں کی خوبی اور طوالت کا کیا کہنا! پھر چار  
رکعات پڑھتے تھے وہ بھی حسن و طوالت میں بے مثال پھر تین رکعتیں پڑھتے  
تھے میں نے ایک بار آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے  
پہلے سو جاتے ہیں آپ نے فرمایا عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں دل  
نہیں سوتا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

## فضائل شب قدر

باب شب قدر کی فضیلت -

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے - ہم نے قرآن کو شب قدر

باب ۱۲۵۴ فَضْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ  
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ



الْقَدْرُ وَمَا أَذْكَأَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةٌ  
الْقَدْرِ رَحِيمٌ مِّنَ الْفِشْرِ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ  
وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ  
سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى  
مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ مَا أَذْكَأَ فَقَدْ أَعْلَمَهُ  
وَمَا قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ فَإِنَّهُ لَمْ يُعْلِمَهُ

میں نازل کیا۔ آپ کو معلوم ہے، وہ شب قدر کیا  
ہے؟۔ شب قدر ہزار مہینوں سے افضل ہے فرشتے  
اور روح اس رات میں ہر امر کی سلامتی لے کر اللہ  
کے حکم سے نازل ہوتے ہیں اور یہ رات طلوع فجر تک  
قائم رہتی ہے۔

ابن عیینہ کہتے ہیں قرآن میں جہاں جہاں وَمَا  
أَذْكَأَ آیا ہے وہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم کرا دی گئی۔ اور جہاں کہیں وَمَا يُدْرِيكَ آیا وہ بات  
نہیں بتائی گئی۔

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
قَالَ حَفِظْنَاهُ فَلَمَّا حَفِظَ مِنَ الرَّهْزِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاجْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا  
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَكَانَ قَامِلِيكَةً الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَ  
اجْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ تَابِعَهُ سَلَمَةُ  
ابْنُ كَثِيرٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از ابو سلمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے  
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایمان اور اجتساب  
کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور  
جو کوئی شب قدر میں عبادت کے لیے قیام کرے ایمان اور نیت ثواب سے  
اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

سفیان کے ساتھ سلیمان بن کثیر نے بھی زہری سے اس حدیث  
کو روایت کیا ہے۔

**باب** شب قدر کو آخری سات راتوں میں  
تلاش کرنا۔

**باب ۱۲** التماس لیلۃ القدر  
فی السبع الاواخر۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع) ابن عمرؓ سے روایت ہے  
کہ چند صحابہ کرامؓ کو ثواب میں رمضان کی آخری سات راتوں میں شب قدر  
دکھائی گئی پھر آنحضرتؐ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تم سب کے خواب اس پر  
متفق ہوئے کہ شب قدر رمضان کی آخری سات راتوں میں آتی ہے لہذا جو  
کوئی شب قدر کی تلاش میں ہو وہ رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش  
کرے۔

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ تَائِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي  
الْأَوَّلِ وَالسَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلُ نَفْسِكُمْ قَدْ تَوَاطَا فِي السَّبْعِ  
الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُحْتَاجًا فَلْيَحْتَظِرْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔

۱۔ اس کو محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے کتاب الایمان میں وحل کیا ۱۲ منہ ۱۷ اس کو ذہبی نے زہریات میں وحل کیا ۱۲ منہ ۱۷ حافظ نے کہا ان لوگوں کے نام مجھ کو معلوم نہیں  
ہوئے ۱۲ منہ ۱۷ آخر سات راتوں میں جب دکھائی گئی تو ۲۱ اور ۲۳ شب داخل نہ ہوگی اور جن روایتوں میں اخیر دس راتیں ہیں ان میں ۲۱ اور ۲۳ شب داخل ہوگی بعضوں نے  
کہا ۱۱ آخر سات راتوں سے ۲۲ شب سے لے کر ۲۴ تک راتوں میں تو ۲۳ رات داخل ہوگی ۱۲ منہ

۱۸۹۱- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا

هشام عن يحيى عن أبي سلمة قال سألت أبا سعيد وكان في صيدا فقال اعتكفنا مع النبي صلى الله عليه وسلم العشر الاوسط من رمضان فخرج صبيحة عشرين فخطبنا وقال اني اريت ليلة القدر ثم انسيها وانسيها قال فليسوها في العشر الاواخر في لوتري ايت اتي اسجد في ماء وطين فمن كان اعتكف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فليرجع فوجنا وما نرى في السماء قزعة فجاءت سمائة فمطر حتى سال سقفا مسجدا كان من جريد النخل واقامت الصلوة فرايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد في الماء والطين حتى رايت اثر الطين في جبهته

باب تحوي ليلة القدر

في الوتر من العشر الاواخر في عبادة

۱۸۹۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

اسماعيل بن جعفر حدثنا ابو سهل عن ابيه عن عائشة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تَحَرُّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوُتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

۱۸۹۳- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَزْزَةَ قَالَ

(از معاذ بن فضالہ از ہشام از یحییٰ) ابو سلمہ کہتے ہیں میں نے ابو سعید

خدری سے سوال کیا جو میرے دوست تھے تو انہوں نے فرمایا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کی درمیانہ دہائی میں اعتکاف کیا تو آنحضرت میںوں تاریخ کی صبح کو اعتکاف فارغ ہوئے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا شب قدر کو دکھائی گئی لیکن میں بھول گیا یا بھلا دیا گیا پس تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے خواب دیکھا گویا میں کچھ نہیں سجدہ کر رہا ہوں اس لیے جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا وہ پھر واپس آئے اور اعتکاف کرے خیر تم نے پھر اعتکاف کیا واقعہ یہ ہوا کہ آسمان میں ایک ٹکڑا بھی ابر کا ننھا نگر پھر ایک بادل نمودار ہوا وہ اتنا بڑا کہ مسجد کی چیت پہنچ گئی جو کعبہ کی ڈالیوں سے بنی ہوئی تھی۔ نماز پڑھی گئی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کچھ نہیں سجدہ کر رہے ہیں حتیٰ کہ میں نے کچھ کا نشان آپ کی پیشانی پر بھی دیکھا

باب شب قدر آخری عشرے کی طاق راتوں

میں تلاش کرنا اس کے متعلق عبادہ کی روایت ہے

(از قتیبہ بن سعید از ہمامی بن جعفر از ابو ہریرہ از والدش) حضرت عائشہ

سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(از ابراہیم بن حمزہ از ابن ابی حازم والدہ از ردی از زید بن محمد

لہ اس روایت سے اور اکثر روایتوں سے بھی نکلتا ہے کہ بیسویں تاریخ کو صبح آپ نے خطبہ فرمایا اور ۲۱ شب کی صبح کو آپ کی پیشانی پر کچھ نشان تھا اور ۲۱ شب کو پہلی تو وہی صبح قدر ہوئی لیکن بعضی روایتوں میں امام مالک سے یوں ہے جب کہ بیسویں رات ہوئی جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر آئے تھے لیکن یہ کی روایتوں کے مخالف ہے بلکہ یہ کہ اس روز میں دو سال اعتکاف آپ کا ۲۲ شعبان شروع ہوتا ہے اور شاید امام مالک کی اس روایت کا مطلب یہ ہو جب کہ بیسویں رات آپ پہنچیں جس کی صبح کو میں نے جس کے پہلے شب کی صبح کو بیسویں تاریخ کو آپ اعتکاف سے باہر آئے تھے اس صورت میں مخالفہ نہ ہے گا ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْأَعْلَى عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَاهِيلَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَخْدَرِيِّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِزُ مَضَى الْعَشْرِ الْاِثْنِي فِي وَسْطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ حِينَ مُسَيِّ مِنْ عَشْرِينَ لَيْلَةً مُضَيَّ وَيَسْتَقْبِلُ أَحَدَى وَعَشْرِينَ رَجَعَ إِلَى مَسْكَنِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِزُ مَضَى وَأَتَهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوِزٍ فِيهِ اللَّيْلَةُ الْاِثْنَى كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا فَعَطَبَ النَّاسُ فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ كُنْتُ أَجَاوِزُ هَذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ قَدْ بَدَأَ إِلَى أَنْ أَجَاوِزَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْاِثْنَى فَكُنْتُ مَعِيَ فَلَيْسَتْ فِي مَعْنَاهُ وَقَدْ أُرِيدُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيَهَا فَأَبْتَغُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاِثْنَى وَابْتَغُوهَا فِي كُلِّ وَتَرَةٍ قَدْ رَأَيْتَنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَأَسْتَهْلِكُ السَّمَاءَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَأَمْطَرَتْ فَوُكَّاهُ السَّجْدَ فِي مَضَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أَحَدَى وَعَشْرِينَ فَهَيَّئْتُ لِي نَظَرْتُ إِلَيْهِ أَنْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجَّهَ مُسَيِّ طِينًا وَمَاءً.

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْمَسُوا۔

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِزُ فِي الْعَشْرِ الْاِثْنَى مِنَ رَمَضَانَ وَيَقُولُ تَحَرُّوا إِلَيْكَ الْقَدْرَ الْعَشْرَ الْاِثْنَى مِنَ رَمَضَانَ۔

بن ابراہیم از ابوسلمہ (ابوسعید خدری سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے دسواں عشرہ میں اعتکاف کرتے جب بیسویں رات گذر جاتی اور اکیسویں پہنچتی تو شام اپنے گھر تشریف لے آتے اور جو لوگ اعتکاف میں آپ کے ساتھ ہوتے وہ بھی اپنے گھروں کو لوٹ جاتے مگر ایک رمضان اعتکاف سے واپسی کی رات بجائے واپسی کے اعتکاف ہی میں مقیم رہے۔ لوگوں کو خطبہ سنایا جو خدا نے پرانا وہ آپ نے لوگوں کو حکم دیا۔ پھر فرمایا پہلے اس عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا اب مجھے معلوم ہوا کہ آخری عشرہ میں اعتکاف کروں اور جتنے لوگ میرے ساتھ اعتکاف کر چکے ہیں، ابھی وہ اعتکاف میں پھر جاؤں۔ مجھے یہ شب قدر دکھائی تو گئی ہے۔ لہذا تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔ میں نے دیکھا کہ میں اس رات کیچ میں سجدہ کر رہا ہوں چنانچہ پھر اسی رات یعنی اکیسویں رات کو پانی برسا اور جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے وہاں مسجد کی میری آنکھ نے دیکھا آپ صبح کی نماز پڑھ کر لوٹے اور آپ کے مبارک منہ پر کیچڑ بھری ہوئی تھی۔

از محمد بن ثنی از یحییٰ از ہشام از عروہ (حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو تلاش کرو۔

ودومحمد از محمد بن سلام از عبیدہ از ہشام بن عروہ از والدش حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے لیلة القدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو۔

۱۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُسُوها فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ مَصَّنَانِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَاعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى.

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَسَوْدٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عاصِمٌ عَنْ أَبِي جَحْظَرٍ وَعَنْ عِكْرَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي تَسْعَةٍ يَمْضِينَ أَوْ فِي سِتٍّ يَبْقَيْنَ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ لِمُسُوها وَالدَّاعِ وَعَشْرَتَيْنِ

**باب ۱۲** دفع معرفۃ لیلۃ القدر

بشراعی التائس -

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ

ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ عِبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُعَذِّبَ بَلَيْكَةَ الْقَدْرِ فَتَلَاخِي رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِيُعَذِّبَكُمْ بَلَيْكَةَ الْقَدْرِ فَتَلَاخِي قُلَانٌ وَقُلَانٌ فَرَفَعَتْ وَعَمَلَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ قَالَ لِمُسُوها فِي ثَلَاثَةِ سَاعَةٍ وَالْخَامِسَةِ.

(از موسی بن اسماعیل از وہب از ابوب اسلمہ) ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کیا کہ وجہ نورائیں باقی رہ جائیں یا سات راتیں یا پانچ راتیں۔

(از عبد اللہ بن ابی اسود از عبد الواحد از عاصم از ابو جحظرو عکرمہ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرے میں ہے۔ جب آخری عشرے کی نورائیں گزر جائیں یا سات راتیں باقی رہیں

عبد الوہاب نے بخوالہ ابوب اور خالد، عکرمہ ابن عباس روایت کیا کہ چوبیسویں رات کو تلاش کرو۔

**باب** لوگوں کا جھگڑا کرنے سے لیلۃ القدر

کا بھلا یا جانا۔

(محمد بن ثنی از خالد بن حارث از حمید از انس رض) عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم اس لیے تشریف لائے کہ ہمیں شب قبل بتائیں اتنے میں دو مسلمان آپس میں الجھ پڑے آپ نے فرمایا میں تو تمہیں شب قدر بتانے کے لیے آیا لیکن فلاں فلاں کے باہم نزاع سے میں بھول گیا اور شاید اس میں تمہاری بھولائی ہو۔ لہذا آخری عشرے کی راتوں اور ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کیا کرو۔

۱۔ یعنی آکیس اور تیسویں اور چوبیسویں راتوں میں ۱۲ منہ ۵۰ یعنی آتیسویں یا تیسویں رات کو یعنی راتوں میں یوں ہے جب نورائیں یا سات راتیں گزر جائیں یعنی آتیسویں یا تیسویں شب کو یعنی راتوں میں یوں ہے جب سات راتیں گزر جائیں یا سات راتیں باقی رہیں یعنی ستائیسویں اور تیسویں شب کو کچھ میں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اور ان سے شب قدر پوچھی ہے اس پر اتفاق کیا کہ وہ رمضان کی اخیر ساتوں میں ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا میں تمہارا جواب جہل خیر ہے کہ سات راتیں گزر جائیں یا سات راتیں باقی رہیں اور اس میں دلیل یہ بیان کی کہ سات کا عدد اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ آسمان سات بنائے زمینیں سات بنائیں دن سات مقرر کئے زمانہ بھی سات دنوں میں بھٹا جاتا ہے۔ طواف میں سات پھیرے رکھے۔ کنکریاں مارنے میں سات کا عدد رکھا۔ عرضی طرح سے کئی باتیں بیان کیں حضرت عمرؓ نے کہا تم کو وہ سمجھے جو ہم بھی نہیں سمجھتے ۲۔ منہ ۱۲ کو امام احمد اور ابی عمر نے ہی مستند میں بیان کیا ۱۲ منہ ۵۰ یہ بظاہر مخالف ہے ان صحیح روایتوں جن میں یہ ہے کہ شب قدر اخیر سے کی طاق راتوں میں ۵۰ منہ ۱۲ منہ ۵۰ کے صاحبزادے کہیں کہے کہ وہ سات تیسویں رات کو تیسویں رات ہوتی ہے ۱۲ منہ ۵۰ کیونکہ اگر اخیر سے کی راتیں بہت متبرک ہیں اور شب قدر بھی انہی میں ہوتی ہے ۱۲ منہ ۵۰



۱۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الرُّبَيْعِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَكَلَّمُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَوْ أَجْنَهُ مِنْ بَعْدِهِ -

۱۹۰۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ

تَوْبِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَخْدَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَكَلَّمُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ فَأَعْتَكَفَ عَامًا حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةَ إِحْدَى عَشْرِينَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الْبَقِيَّةُ يَخْرُجُ مِنْ صَبْعِهَا مِنْ اعْتِكَافِهِ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَعْتَكَفِ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ وَخَيْرُ ذَلِكَ أَرْبَعَةُ هَذِهِ اللَّيْلَةُ ثُمَّ أَسْبَغَهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِيهَا وَطَلْعُهَا مِنْ صَبْعِهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ وَخَيْرُهَا الْبَقِيَّةُ فِي كُلِّ وَتَرَفَ طَرَفُ السَّمَاءِ بِكَ اللَّيْلَةُ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَّفَ الْمَسْجِدَ قِبْرَتِي عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جِهَتِهِ أَتَرَأَوْنَ وَالطَّلْعُ مِنْ مِثْمَ إِحْدَى عَشْرِينَ -

بَابُ الْخَائِصِ ثُمَّ رَجُلٌ لَمْ يَتَكَلَّمْ

۱۹۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

يَسَّامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِي إِلَى رَأْسِهِ وَهُوَ مُجَادِرٌ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْجِلُهُ وَأَنَا حَاتِئٌ -

از عبد الرحمن یوسف از لیث از ابن شہاب از عروہ بن

زبیر حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے یہاں بلالیا آپ کے بعد پھر امہات المؤمنین یعنی آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔

از اسماعیل از مالک از زبیر بن عبد اللہ بن ہاد از محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی از ابوسلمہ بن عبد الرحمان حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانہ عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ ایک سال آپ نے (حسب سابق) انہوں نے اپنی دونوں بیٹن اعتکاف کیا۔ لیکن جب اکیسویں رات آئی جب صبح آپ کو اعتکاف سے لوٹنا تھا تو آپ نے فرمایا جس نے اس سال میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ آخری عشرے میں بھی بحالت اعتکاف ہے نیز مجھے شب قدر بتائی گئی پھر بھلا دی گئی مجھے اس کی انی علامت یاد ہے کہ صبح گویا میں کیچڑیں سجدہ کر رہا ہوں۔ تم اس رات کو آخری عشرہ میں تلاش کرو ہر طاق رات میں۔ راوی کہتے ہیں چنانچہ اس رات بارش ہوئی مسجد کی چھت سے بھی غوب پانی ٹپکا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ پشانی مبارک پر اکیسویں صبح کو کچھڑ کا نشان تھا۔

بَابُ الْمُنْعَوَتِ مُتَكَلِّفٍ وَكَتَلَمِي كَرَسَمَتِي هِيَ

از محمد بن مثنیٰ از یحییٰ از یسّام از عروہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحالت اعتکاف اپنا سر مسجد سے مسجدی طرف حجرے میں جھکا دیتے اور میں بحالت حیض ان کے سر میں کنگھی کر دیتی تھی۔

## باب ۱۲۶۱ الْمُتَكْفِفُ لَا يَدُ خُلْ

الْبَيْتِ إِلَّا حَاجَةً -

۱۹۰۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعُمَرَةُ بَنَاتِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَائِشَةَ تَدْفِعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلُ عَلَى رَأْسِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَتِيَهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدُ خُلْ الْبَيْتِ إِلَّا حَاجَةً إِذَا كَانَ مُتَكْفِفًا -

## باب ۱۲۶۲ غَسَلَ الْمُتَكْفِفُ

۱۹۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ ابْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَاشِرُنِي وَأَنَا حَافِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُتَكْفِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَافِضٌ -

## باب ۱۲۶۳ الْأَعْتِكَافُ لَيْلًا

۱۹۰۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي تَائِفٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْحَاجَةِ أَنْ أَعْتِكَافَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِذَلِكَ -

## باب ۱۲۶۴ اعْتِكَافُ النِّسَاءِ

۱۹۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

## باب ۱۲۶۵ مُتَكْفِفٌ كَوْبُلَا ضرورت گھر میں نہ جانا چاہیے۔

(از قتیبة از لیث از ابن شہاب از عروہ و عمرہ بنات ابن عباس) حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحالت اعتکاف مسجد میں رہتے ہوئے اپنا سر میرے حجرے کے اندر کر دیتے ہیں آپ کے سر پہ کنگھی کر دیتی بحالت اعتکاف آپ گھر میں بھی بلا ضرورت تشریف نہ لاتے تھے۔

## باب ۱۲۶۶ مُتَكْفِفٌ كَاغْسَلَ كَرْنَا - يَأْسِرُ دَهُونًا -

(از محمد بن یوسف از سفیان از منصور از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بوسہ مساس بحالت حیض کر لیتے۔ اور بحالت اعتکاف اپنا سر مسجد سے حجرے میں نکال کر مجھ سے دھلوالیتے۔ حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

## باب ۱۲۶۷ صَرَفَ رَاتٍ بِمَجْرَاعِ عَتِكَافٍ كَرْنَا -

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از عبید اللہ از نافع از ابن عمر) حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میں نے زمانہ جاہلیت یہ نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا آپ نے فرمایا ابھی منت پوری کر۔

## باب ۱۲۶۸ عَوْرَتُونَ كَاغْتِكَافٍ كَرْنَا -

(از ابوالنعمان از حماد بن زید از یحییٰ از عمرہ) حضرت عائشہ

لے یعنی حاجت ضروری بھی پا قانہ پیشا کیے اب دوسری حاجتوں میں اختلاف ہے جیسے کھانا پینا وغیرہ ای طرح فصدا بحاجت میں اگر ان کی ضرورت واقع ہو حضرت عائشہ سے مروی ہے سنت یہ ہے کہ اعتکاف والا بار پرسی کو نہ جائے نہ جنازے میں شریک ہو نہ عورت سے جہاں اور بدباشت کرے نہ کسی کام کے لئے مسجد سے نکلے مگر جس میں مجبوری ہو اور حضرت علیؓ اور اسحاقؓ کہتے ہیں اور حسنؓ بھری سے مروی ہے اگر مختلف جنازے کے لئے نکلا یا بار پرسی کو گیا یا جمعہ نماز کے لئے گیا تو اس کا اعتکاف باطل ہو گیا اور ثوری اور شافعی کہتے ہیں اگر اعتکافی سے شروع میں ان باتوں کے لئے نکلے کی شرط کر لے تو اعتکافی باطل نہ ہوگا۔ امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی ہے کہ اگر معلم ہوا اعتکاف میں روزہ شرط نہیں کہی کہ رات کو روزہ نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ ۳۰ شافعی نے ان مسجد میں جہاں جماعت ہوتی ہے عورت کے لئے اعتکاف کرنا کرنا مانگے البتہ اگر اس کا عہد نہ بھی وہاں اعتکاف کرے تو اس کے ساتھ کروہ نہیں امام احمد سے بھی ایسی ہی روایت ہے اور بعض گھر کے مسجد میں طرح عورت کو ہنگام کرنا دیکھتے

فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے ہیں آپ کے لیے مسجد میں خیمہ لگا دیجیے۔ آپ صبح کی نماز پڑھ کر اس میں داخل ہو جاتے۔

حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے ایک خیمہ لگانے کی اجازت طلب کی انہوں نے اجازت دے دی۔ چنانچہ حضرت حفصہؓ نے بھی مسجد میں ایک خیمہ لگا لیا۔ حضرت زینبؓ نے دیکھا تو انہوں نے بھی ایک خیمہ لگا لیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو اتنے خیمے دیکھے تو فرمایا یہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے بتایا۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم اس میں ثواب کی نیت سمجھتے ہو؟ یہ تو رشک ہے چنانچہ آپؐ نے اس مہینہ میں اعتکاف ترک کر دیا اور شوال کے دس دنوں میں کیا۔

### باب مسجد میں خیمہ لگانا۔

دار عبد اللہ بن یوسف از مالک از یحییٰ بن سعید از عمرہ بنت عبد الرحمن حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کا ارادہ فرمایا۔ چنانچہ جب اعتکاف کرنے کی جگہ تشریف لے گئے تو وہاں تین خیمے دیکھے حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت زینبؓ کے آپؐ نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ ان کا خالص نیک ارادہ سے کام ہوا پھر آپؐ واپس گئے اور اعتکاف نہ کیا اور شوال کے مہینہ میں دس دن اعتکاف کیا ہے۔

باب کیا معتکف مسجد کے دروازے تک ضرورت کے موقع پر جاسکتا ہے؟

دار ابو الیمان از شعبہ از زہری از علی بن حنین ام المؤمنین حفصہ کہتی ہیں کہ وہ مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں آپ اعتکاف میں تھے۔ رمضان کا آخری عشرہ تھا کچھ دیر تک باتیں کیں

ذَیْلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ فَكَنتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيَصِلُ الصُّبْحُ ثُمَّ يَدْخُلُهُ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً فَأَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً فَلَمَّا دَاخَتْهُ نَيْلَتُهُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَزَيَّنَتْ خِبَاءً اخْرَجْنَاهَا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى لَأَخِيَةَ فَقَالَ مَا هَذَا فَأَخْبَرْتُهَا خَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ تَرَوْنَ بَيْنَ قَوْمِ الْأَعْكَافِ ذَلِكَ الشَّهْرُ ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَالٍ -

### باب ۱۲۶۵ الاخیۃ فی المسجد

۱۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ إِذَا أَخِيَةَ خِبَاءٍ عَائِشَةَ وَخِبَاءٍ حَفْصَةَ وَخِبَاءٍ ذَيْبَ فَقَالَ أَلَيْسَ تَرَوْنَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتَّى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَالٍ -

### باب ۱۲۶۶ هل يخرج المعتكف

يُخْرِجُ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ -

۱۹۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ

لہ نہیں بلکہ ایک دوسرے کی دیکھ دیکھ خدا اور خدا کا نیت سے ۱۲ مرتبہ بعضی روایتوں میں ہے شوال کے پہلے دس دن میں اعتکاف کیا بعضی روایتوں میں ہے کہ اگرچہ یہ اعتکاف کیا اسما جیل ہے کہ اس سے پہلے کہ اعتکاف میں روزہ شرط نہیں کہ شوال کے پہلے دس دن میں اعتکاف کا دن ہوتا ہے اس دن روزہ حرام ہے



أَتَاهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْدُ  
فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ  
فَقَعَلَتْ ذَلِكَ سَاعَةً ثُمَّ كَانَتْ تَقْلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا أَبْكَغَتْ  
بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ قَوْمِ سَكَمَةَ مَرَّ جُلْدَانِ مِنَ  
الرُّضَا فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُسُلِكُمَا  
إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةٌ بِنْتُ حُجَيْجٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الرُّضَا مَبْلَغَ الدَّامَةِ  
إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِرَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْءٌ -

**باب ۱۳۶** الْإِعْتِكَافُ وَخَرَجَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عَشْرِ

۱۷۱- حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَنِيزَةَ سَمِعَهُ هَارُونَ  
ابْنُ سَمْعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارِكِ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الْوَهَّابِ  
قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ  
قَالَ نَعَمْ اعْتِكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا  
صَبِيحَةَ عَشْرِ يَوْمٍ قَالَ فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

پھر حضرت صفیہ والہیں جانے کے لئے کھڑی ہوئیں۔ تو آنحضرت بھی آپ  
کے ساتھ تشریف لے چلے انہیں گھر پہنچانے کے لئے۔ جب باب ام سلمہ  
تک پہنچے تو دو انصاری اس طرف سے آئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے ان دونوں سے فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ۔ یہ عورت  
(میری زوجہ) صفیہ بنت حویہ ہے۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ!  
انہیں یہ بات محسوس ہوئی۔ آپ نے فرمایا شیطان (خون کی طرح) انسان  
کے بدن میں بھرتا ہے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں تمہارے دل میں  
بدگمانی نہ پیدا نہ کر دے۔

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کا اور  
بیسیوں کی صحیح کو اعتکاف سے نکلنے کا بیان۔

۱۷۲- رَاى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَنِيزَةَ بْنَ هَارُونَ بْنِ سَمْعِيلَ ابْنَ مَنِيزَةَ  
ابْنِ كَثِيرٍ ابْنُ سَمْعِيلَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَتَبَ فِي يَوْمٍ ابْنُ سَمْعِيلَ مَعْدِي  
نَے آنحضرت صلی علیہ وسلم کے ساتھ شب قدر کا ذکر سنا ہے انہوں  
نے کہا ہاں۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے آخری  
عشرہ میں اعتکاف کیا۔ تو ہم بیسیوں تاریخ کی صحیح کو نکلے۔ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے یہیں خطبہ سنایا فرمایا مجھے لیلۃ القدر دکھائی تو گئی ہے۔  
لیکن بعد میں وہ بھلا دی گئی۔ آخری عشرے کی طاق راتوں میں اسے تلاش  
کر دو! میں نے یہ بھی دیکھا کہ میں کچھ بیسیں سجدہ کر رہا ہوں۔ اور میں نے

۱- حافظ نے کہا مجھ کو ان دونوں کے نام معلوم نہیں ہوئے لیکن ابن عطار نے شرح غزالی کہا وہ اسید بن حفص اور عبد بن بشر تھے۔ ۱۲- وہ صحیحہ کے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے باری نسبت یہ خیال کیا کہ ہم آپ کے ساتھ معاذ اللہ بدگمانی کریں گے ۱۳- منہ ۱۴- تم پیغمبر کی نسبت کوئی طعن نہ کرو اور تباہ ہو جاؤ شیطان کا قاتل  
ہے کہ وہ ایمانداروں کو اچھے ہی آدمیوں کی فائزین رہتا ہے جو بے نواں کے نام میں پیچھے ہوتے ہیں وہ جیسا جانتا ہے ان کو بچاتا ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ متکلف ضروری  
سام کے لئے نکل سکتا ہے آپ صفیہ کے ساتھ اس وجہ سے گئے کہ وہ اکیلے رہ گئی تھیں دوسری بیویاں تشریف لے گئیں تھیں کہتے ہیں ان کا مکان بھی مسجد سے دور تھا تو آپ نے  
رات کو ان کا اکیلا جانا مناسب نہ سمجھا ۱۲- منہ ۱۳- انہیں اب سمجھ آئی کہ وہ اپنے پیغمبر کے متعلق کوئی اور گمان بھی کر سکتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم ازلہ خیال فرما رہے ہیں۔

اللہ کے رسول صلی علیہ وسلم کے ساتھ (حال ہی میں) اعتکاف کیا ہے۔ وہ پھر منفلاً مزید اعتکاف کرے یہ سن کر وہ لوگ مسجد میں واپس آگئے۔ اس وقت آسمان میں جھوٹی سی بدلی بھی نہ تھی لیکن انا فانا ایک بادل آیا اور خوب برسنا نماز کی اقامت کہی گئی آنحضرت صلی علیہ وسلم نے کچھ پانی میں سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ میں نے کچھ کا نشان آپ کی ٹانگ اور پیشانی پر دیکھا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عَشْرِينَ فَقَالَ إِنِّي أُرَايْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي لُنَسِيتُهَا فَأَلْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْوَعَا فِي وَتَرِي فَإِنِّي رَأَيْتُ أَنَّ اسْحُدَّ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِمَّنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَكْرِمْ فَوَجَّهَ النَّاسُ إِلَى الْمَسْجِدِ مَا تَرَى فِي السَّمَاءِ فَرَعَةً خَالٍ فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّيْنِ وَالْمَاءِ حَتَّى رَأَيْتُ الطَّيْنِ فِي أَرْبَعِينَ وَجْهَتِهِ -

### باب ۱۲۶۸ اِغْتِكَافِ الْمُسْتَفْضَاةِ

۹۱۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اعْتَكَفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ أَزْوَاجِهِ مُسْتَفْضَاةً وَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالْقَفْرَةَ وَفِيهَا وَضَعْنَا الطَّسْتُ لَحْنَهَا وَهِيَ تَصَلِّي -

### باب ۱۲۶۹ زِيَارَةُ الْمَرْأَةِ دُوحَهَا فِي اعْتِكَافِهِ -

۹۱۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفِيَّةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ وَحْدَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَكَ أَزْوَاجَهُ فَرُحْنَ فَقَالَ لَصَفِيَّةَ بِنْتُ حُجْرٍ لَا تَجْعَلِي حَتَّى انْصُرَ وَمَعَكَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا فِي دَارِ اسْمَاءَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### باب مستحاضہ کا اعتکاف کرنا کیسا ہے؟

(از قتیبہ از یزید بن زریع از خالد از عکرمہ) حضرت عائشہ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ایک زوجہ مطہرہ نے بحالت استحاضہ اعتکاف کیا وہ سرخی زردی کو دیکھتی تھیں یہاں تک کہ ہم کسی وقت ان کے نیچے طشت رکھ دیتے تھے اور وہ نماز پڑھتی تھیں۔

### باب بیوی اپنے خاوند سے بحالت اعتکاف مل سکتی ہے۔

(از سعید بن عفیر از لایث از عبد الرحمن بن خالد از ابن شہاب) علی بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت صفیہ ام المؤمنین نے خبر دی دوسری سند عبد اللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت مسجد میں تشریف فرما تھے آپ کے پاس ازواج مطہرات بیٹھی تھیں۔ وہ واپس گھروں میں آنے لگیں۔ تو آپ نے حضرت صفیہ سے فرمایا جلدی نہ کر! میں تیرے ساتھ چلتا ہوں۔ ان کا گھر حضرت اسماء بن زید کے گھر میں تھا۔ بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تشریف لے چلے۔ راستے میں دو الفاری مرد ملے انہوں نے حضور

مَعَهَا عَاقِبَةُ رَحْلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَظَنَرَا إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَحْزَارًا وَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَيَا إِنَّمَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجْرٍ فَلَا  
سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْعَلُ  
الْإِنْسَانَ جَعْرًا لِلدَّمِّ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُلْقِيَنَّ أَنْفُسُهُمَا شَيْئًا  
**بَابُ ۱۲ مَدِيدُ سُرٍّ**  
الْمُعْتَكِفُ عَنْ نَفْسِهِ

۱۹۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
أَبُو عُرَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَالِيَةَ عَنْ أَبِي شَرَّابٍ  
عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ أَخْبَرَتْهُمُ أَنَّهَا حَدَّثَتْهَا  
عَلَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِينٌ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ  
يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ وَانْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَلَمَّا رَجَعَتْ مِنْهُمَا  
قَابَصَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا أَبْصَرَهُ دَعَاهُ فَقَالَ  
تَعَالِ هِيَ صَفِيَّةُ وَرَبُّهَا قَالَ سَفِينٌ هَذِهِ صَفِيَّةُ  
فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْعَلُ مِنْ ابْنِ آدَمَ جَعْرًا لِلدَّمِّ قُلْتُ  
لِسَفِينٍ أَنْتَهُ لَيْدٌ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا لَيْدٌ -

**بَابُ ۱۲ مَدِيدُ سُرٍّ**  
عِنْدَ النَّبِيِّ -

۱۹۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ  
أَبِي جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَوَلِ خَالِ بْنِ أَبِي نُجَيْمٍ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ سَفِينٌ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ  
ابْنُ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ وَأَطْنُ أَتَى  
ابْنَ أَبِي لَيْدٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آگے بڑھ گئے آپ نے انہیں فرمایا  
دونوں ادھر آؤ یہ میری زوجہ صفیہ بنت حُجْر ہے وہ کہنے لگے۔ سبحان اللہ  
یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں  
دوڑتا ہے۔ مجھے خیال پیدا ہوا کہ میں تمہارے دلوں میں میری جانب سے  
بدگمانی نہ ہو لہذا تمہارے خیال کے ازالہ کے لیے میں نے ایسا کیا۔

**باب** مختلفہ ہنئی ذات کی جانب سے کی  
گئی بدگمانی دور کر سکتا ہے۔

از اسماعیل بن عبد اللہ از برادرش از سلیمان از محمد بن ابی عتیق  
از ابن شہاب از علی بن حسین از حضرت صفیہؓ دوسری سند۔ (از علی بن عبد اللہ  
از سفیان از زہری از علی بن حسین) حضرت صفیہؓ آنحضرت کی خدمت میں  
دوسری میں آئیں آپ مختلف تھے جب واپس گھر جانے لگیں تو آپ  
انہیں پہنچانے کے لیے تشریف لے گئے ایک الفاری نے آپ کو راستے میں  
دیکھ لیا آپ نے اُسے بلایا اور فرمایا ادھر آؤ وہ (میرے ساتھ) صفیہؓ ہے سفیان  
راوی بعض اوقات کہتے ہیں۔ یہ صفیہؓ ہے (یعنی وہی اور عذہ کا فرق ہے) آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا شیطان خون کی طرح انسان کے جسم میں پھرتا ہے۔  
علی راوی کہتے ہیں نے سفیان سے پوچھا کیا حضرت صفیہؓ رات کو آپ کے  
پس آتی تھیں تو سفیان جواب دیارت نہیں تو پھر کیا (یعنی یقیناً یہ رات کا واقعہ تھا)۔

**باب** صبح کے وقت اعتکاف سے باہر آنا۔

از عبد الرحمن از سفیان از ابن جریج از سلیمان از حول یعنی ابن جریج کا  
مامول از ابوسلمہ از ابوسعید سفیان کہتے ہیں ہم سے بیان کیا محمد بن عمرو  
نے بحوالہ از ابوسعید، سفیان نے یہ بھی کہا عبد اللہ بن ابی لہیر نے ہم سے بیان  
کیا بحوالہ ابوسلمہ، از ابوسعید، ابوسعید کہتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ رمضان کے دہرانی عشرے میں حب بیسویں کی صبح ہوئی

۱۔ باب کی حدیث اس پھر آپ نے راتوں کے اعتکاف کی نیت کی بھی نہ دونوں کی کو یا غروب آفتاب کے بعد اعتکاف میں گئے صبح کو باہر آئے اگر کوئی دنوں کے  
اعتکاف کی نیت کرے تو مسلوغ فرماتے ہیں اعتکاف میں جائے اور غروب آفتاب کے بعد نکل آئے ۱۲ منہ

قَالَ اعْتَكِفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْعَشْرَ الْأَوَّلَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةَ عَشْرِينَ نَفَلْنَا مَتَاعَنَا  
فَاتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ  
اعْتَكَفَ فَلَا يَرْجِعْ إِلَى مُتَعَكِّفِهِ وَآتَى رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ  
وَرَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ قَطْرَيْنِ فَلَمَّا رَجَعُ إِلَى مُتَعَكِّفِهِ  
وَهَاجَتِ السَّمَاءُ فَمَطَرْنَا فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَقَدْ  
هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْيَوْمِ كَانَ الْمَسْجِدُ  
عَرِيضًا فَلَقَدْ رَأَيْتُ عَلَى أَنْفِهِ وَارِدَتِيهِ أَنْزَلَ الْمَاءَ وَالظُّلُمِ

### باب ۱۲۷ الاعتكاف في شوال

۱۹۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ  
عَزَّوَانٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ وَإِذَا أَصَلَ الْعِدَّةَ وَكُلَّ  
مَكَانَهُ الَّذِي اعْتَكَفَ فِيهِ قَالَ قَامَسْتُ أُنْتَهُ عَائِشَةُ  
أَنْ تَعْتَكِفَ فَأَذَنَ لَهَا فَفَضَّيْتُ فِيهِ قُبَّةً فَسَمِعَتْ  
بِهَا الْخَفْصَةَ فَفَضَّيْتُ قُبَّةً وَسَمِعَتْ رَيْنَبَ بِهَا  
فَفَضَّيْتُ قُبَّةً أُخْرَى فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِدَّةِ بَصُرَ أَرْبَعَ قُبَابٍ فَقَالَ مَا  
هَذَا فَأُخْبِرَ خَبَرَهُمْ فَقَالَ مَا حَاكَمُهُنَّ عَلَى هَذَا  
أَلَا أَرَأَيْتُمْ هَذَا فَلَا أَرَاهَا فَزَعَتْ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي  
رَمَضَانَ حَتَّى اعْتَكَفَ فِي آخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ

### باب ۱۲۸ مَنْ لَمْ يَرَعِ عَلَيْهِ

صَوْمًا إِذَا اعْتَكَفَ -

۱۹۱۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ

تو ہم نے اپنا سفر اور سامان مسجد سے اٹھایا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا جو لوگ اب تک میرے  
ساتھ اعتکاف میں تھے وہ میرے مقام اعتکاف پر آجائیں کیونکہ میں نے شب  
کبھی ہے اور یہ بھی دیکھا ہے کہ اس شب میں میں کچھ میں سجدہ کر رہا ہوں  
بہر حال جب آپ اعتکاف کی جگہ لوٹ آئے اور آسمان میں بادل چھا گیا  
تو پانی برسنے لگا قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اس  
دن آخر وقت ابراہیم اور مسجد چٹکے لگی میں نے آپ کی ناک مبارک اور  
پیشانی مبارک پر کچھ کمال نشان دیکھا۔

### باب شوال میں اعتکاف کرنا۔

(از محمد از محمد بن فضیل بن عروان از یحییٰ بن سعید از عمر بن عبد الرحمن)  
عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں اعتکاف  
کیا کرتے تھے۔ صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف گاہ میں چلے جاتے۔ راوی کہتے ہیں  
کہ حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتکاف کی اجازت  
مانگی۔ آپ نے اجازت دے دی انہوں نے وہاں خیمہ لگایا۔ یہ سن کر حضرت  
حفصہ نے بھی خیمہ لگالیا۔ پھر حضرت زینب نے سنا تو انہوں نے بھی  
خیمہ لگالیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح پڑھ کر لوٹے  
تو چار خیمے دیکھے۔ پوچھا یہ خیمے کیسے ہیں؟ لوگوں نے بتایا تو آپ فرمایا  
انہوں نے کس نیت سے یہ خیمے لگائے؟ کیا نیکی کے ارادے سے؟  
نہیں بلکہ انہیں اکھاڑ دو۔ میں یہ ٹھیک نہیں سمجھتا۔ چنانچہ یہ خیمے تار دے  
گئے۔ آپ نے اعتکاف نہیں کیا۔ یہاں تک کہ آپ نے شوال کے آخری  
عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

### باب اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا ضروری

نہیں ہے۔

(از اسماعیل بن عبد اللہ از برداش از سلیمان از عبد اللہ بن عمر از  
نافع از عبد اللہ بن عمر) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض

ابن عمر عن عمر بن الخطاب أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْحَجِّ اهْلِيَّةً أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ نَذْرَكَ فَأَعْتَكِفَ لَيْلَةً

**باب ۱۲۷** إِذَا نَذَرَ فِي الْحَجِّ اهْلِيَّةً أَنْ يَتَعَتَّكَفَ ثُمَّ أَسْلَمَ -

۱۹۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَاقِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ فِي الْحَجِّ اهْلِيَّةً أَنْ يَتَعَتَّكَفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أَرَأَيْكَ قَالَ لَيْلَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ نَذْرَكَ -

**باب ۱۲۸** الْأَعْتَكَافُ فِي النَّحْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ -

۱۹۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَتَّكَفُ فِي بَعْضِ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامَ الْمَالِي ذُو قَعْدَةِ فِيهِ أَعْتَكَفَ عَشْرِينَ يَوْمًا -

**باب ۱۲۹** مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَعَتَّكَفَ ثُمَّ بَدَأَ أَنَّهُ أَنْ يَخْرُجَ -

۱۹۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَكَمِ

کیا یا رسول اللہ! میں نے بزمانہ جاہلیت یہ نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی منت پوری کرو انہوں نے ایک رات بھر اعتکاف کیا۔

**باب** کسی نے بزمانہ جاہلیت و کفر نذر مانی اور بزمانہ اسلام وہ مسلمان ہو گیا۔

(از عبد بن اسماعیل از ابو اسامہ از عبد اللہ از ثاقب) ابن عمر سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے بزمانہ جاہلیت مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی راوی کہتے ہیں کہ غالباً لفظ ایک رات کا اعتکاف کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نذر پوری کر۔

**باب** رمضان کے درمیانہ عشرے میں اعتکاف کرنا۔

(از عبد اللہ بن ابی شیبہ از ابو بکر از ابو حصین از ابو صالح) ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس اعتکاف کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کا وصال ہوا اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

**باب** اعتکاف کا ارادہ کر کے اعتکاف سے نکل جانا۔

(از محمد بن مقاتل از ابو الحسن از عبد اللہ بن مبارک از ازواعی از

۱۔ باب ۱۲۷ میں آپ نے یہ نذر کرنے کا حکم دیا معلوم ہوا کہ نذر اور یہیں حالت کفر میں جمع ہو جاتی ہے اور اسلام کے بعد بھی اس کا پورا کرنا لازم ہے۔ ۲۔ منہ سے اس سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اعتکاف کے لئے رمضان کا اخیر عشرہ کو نہیں گوناخیز ہو میں اعتکاف کرنا افضل ہے۔ ۱۱۔ منہ ۱۲۔ ابن بطال نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ اعتکاف سنت مؤکدہ ہے اور ابن منذر نے ابن شہاب سے نکالا مسلمانوں سے تعجب ہے انہوں نے اعتکاف کو نہ چھوڑ دیا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبے مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے وفات تک اعتکاف ترک نہیں کیا۔ ۱۲۔ منہ ۱۳۔ آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ ابے فات قریب ہے تو عبادت میں اور زیادہ کوشش کی بعضوں نے کہا آپ کو اس سے معلوم ہوا کہ یہ سال حیرانگیل علیہ السلام آپ سے قرآن کا ایک بار دو دیکھا کرتے اس سال دھاکیا بعضوں نے کہا اس سال سے پہلے ایک سال آپ کا اعتکاف ناغہ ہوا تھا تو آپ نے دافن سالوں کے لئے بیس دن اعتکاف کیا۔ ۱۴۔ منہ ۱۵۔ ابوداؤد اور ابن حبان نے ابی بن کعب سے ایسا ہی نکالا۔ ۱۳۔ منہ ۱۴۔ گویا اعتکاف آپ نے شروع نہیں کیا تھا صرف ارادہ کیا تھا پھر وقوف رکھ کر ۱۲۔ منہ۔

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ حَدَّثَنِي  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ  
أَنْ يُعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَّخِينَ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَهُ  
عَائِشَةُ فَأَذِنَ لَهَا وَسَأَلَتْ حَفْصَةَ عَائِشَةَ أَنْ  
تَسْتَأْذِنَ لَهَا فَفَعَلَتْ فَلَمَّا دَأَتْ ذَلِكَ دَيْنُ بِنْتِ  
جَحْشٍ أَمَرَتْ بِنْتًا قَبِيلِي لَهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْنَا انْصَرَفَ إِلَى بَنَاتِهِ  
فَبَعَثَ بِالْبَنِيَّةِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا يَا عَائِشَةُ  
وَحَفْصَةُ وَدَيْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ بِهَذَا مَا أَنَا وَمُعْتَكِفٌ فَرَجَعَهُ  
فَلَمَّا أَفْطَرَ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ -

**باب ۱۲۷ الْمُعْتَكِفُ يُدْخِلُ رَأْسَهُ  
الْبَيْتَ لِلْغُسْلِ -**

۱۹۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
هَشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي  
الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِنَا وَلَهَا دَأْسُهُ -

یحییٰ بن سعید از عمرہ بنت عبد الرحمن (حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ  
نے ذکر کیا میں رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کروں گا تو حضرت  
عائشہؓ نے آپ سے اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت دے دی حضرت  
حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا مجھے بھی اجازت دلا دو انہوں نے ایسا ہی  
کیا یعنی اجازت دلا دی جب ام المؤمنین حضرت زینبؓ نے یہ دیکھا تو انہوں  
نے بھی (معام کو خیمہ لگانے کا حکم دیا۔ ان کا خیمہ لگا دیا گیا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کا یہ دستور تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (صبح) پڑھ کر خیمہ میں  
چلے جاتے جب آپؐ نے اتنے خیمہ دیکھے تو پوچھا یہ خیمے کیسے ہیں؟ لوگوں نے  
عرض کیا حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ اور حضرت زینبؓ نے لگائے ہیں  
آپؐ نے فرمایا کیا انہوں نے اس سے نیکی کا ارادہ کیا ہے؟ اب میں اعتکاف  
نہیں کرتا آپ اعتکاف سے چلے گئے۔ جب آپ عید الفطر گزار چکے تو سوال کے  
مہینے میں دس دن اعتکاف فرمایا۔

**باب ۱۲۸ الْمُعْتَكِفُ إِذَا سَرَّ دَعَا إِلَى مَسْجِدِهِ  
سَاهُ كَهْمِهِ بَرَّعَادٍ -**

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از عروہ) حضرت عائشہؓ  
رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ بحالت حیض بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے سر مبارک میں لنگھی کیا کرتی تھیں آپ مسجد میں معتکف ہوتے اور  
حضرت عائشہؓ مسجد کے منسل حجرے میں ہوتی تھیں۔ آپ مسجد میں سے  
ہی اپنا سر مبارک حجرے کے دروازے میں بڑھادیتے تھے۔

## بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

# کِتَابُ الْبُيُوعِ

ارشاد خداوندی :- وَاحْلَ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ  
الْبُيُوعَ مَا آتَى إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً  
تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ (اور اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت  
کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا) (البقرہ: ۲۷۵) (آیت)

وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاحْلَ اللَّهُ  
الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا لَوْ قَوْلُهُ إِلَّا  
أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً  
تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ

لیکن اگر نفرت سودا ہو جسے تم آپس میں لیتے ہو (البقرہ: ۲۸۲)

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (جب جمعہ کی  
نماز ادا ہو جائے، تو پھر اپنے کاروبار کے لئے زمین میں  
پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت  
یاد کیا کرو تا کہ تمہیں (دین و دنیا میں) کامیابی حاصل  
ہو اور ان لوگوں کا یہ حال ہے، جب کوئی تجارت یا پھیل  
تماشہ دیکھتے ہیں تو اس طرف دوڑے بھاگے چلے جاتے ہیں۔  
اور آپ کو (بحالت خطبہ) کھڑے ہوئے چھوڑ جاتے ہیں۔ آپ  
فرمادیتے کہ اللہ کے پاس جو ثواب ملیگا وہ اس کھیل اور  
تجارت سے بہتر ہے اللہ بہتر روزی دینے والا ہے) (سورہ جمعہ)  
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز

**باب ۲۷۸** مَا جَاءَ فِي قَوْلِ  
اللَّهِ تَعَالَى فَإِذَا أَقْبَضْتِ الصَّدُوقَاتِ لَنَفْسِنَا  
فَالْأَمْرُ مِنْ رَبِّنَا فَفَضَّلَ اللَّهُ  
وَأَذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ  
وَلَا إِذَا دَا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَصَلُوا  
إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قَدْ مَاعِنَدَ  
اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهِو وَمِنَ التِّجَارَةِ  
وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى  
لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ  
إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ

طور سے نہ کھاؤ البتہ تجارت کر کے باہمی رضامندی سے کھا سکتے ہو۔ (النساء)

(از ابو الیمان از شعب ابی ہریرہ از سعید بن مسیب اور ابولہثمہ

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

ابن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ تم یہ کہتے رہتے ہو کہ

الْهَرَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَبُو سَلَمَةَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں بیان کرتا رہتا ہے نیز کہتے ہو کہ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ بِرَّةَ قَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ

اے بیٹے کے معنی کسی چمکی ملک دوسرے کو طرف منتقل کرنا کسی قیمت کے بدل اور شرکاء کاٹنے اس کو قبول کرنا اور بیع کو شرکاء اور شرکاء کو بیع میں کہتے ہیں۔ بیع کے جواز پر سلطان  
کا اجازت ہے۔ امام بخاری نے اس آیت سے بیع کا جواز ثابت کیا اب اس میں سے وہ بیعیں خاص کر لی ہیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ۱۲ مسئلہ

لَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْذِبُ أَحَدٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُونَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ يَجِدُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْفُلُ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّ أَخَوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْفَعُهُمْ صَفْوَةُ الْأَنْصَارِ وَكُنْتُ أَلُومُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا يَكْفُلِي فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَخْفَظُ إِذَا أَسْوَأُ وَكَانَ يَشْفَعُ لِي أَخَوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ أَمْرًا مَسْكِينًا مَسْكِينَةً الشُّقَّةَ أَعْنِي حِلِينَ يَسُونُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ يُجَدُّ لَهُ أَنَّهُ لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ تَوْبَةً حَتَّى أَقْضَى مَقَالَتِي هَذِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ إِلَيْهِ تَوْبَةً إِلَّا وَجَّهْتُهَا أَقُولُ فَبَسَطْتُ تَوْبَةً عَلَى حَتَّى إِذَا أَقْضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ جَعَلْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَقَبِلْتُ مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ مِنْ تَوْبَتِي

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ ثَلَاثًا قَدْ مَنَّا الْمَدِينَةَ أَلْفِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ أَلْفِي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ صَالًا فَأَقِيمْ لَكَ وَصَفَ مَا لِي وَأَنْظُرَ إِلَى دَوَجَتِي هَوَيْتُ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا فَإِذَا أَحَلَّتْ نَزَوَجَتِي قَالَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَحِمَاجَةً لِي فِي ذَلِكَ هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوقٌ فَيُنْقَاجُ قَالَ فَخَذْتُ إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَتَى بِأَقِطٍ وَسَمِعْتُ قَالَ ثُمَّ قَاتَبَهُ النَّاسُ وَقَمَا كَيْتَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

دوسرے مہاجرین اور انصار تو ابو ہریرہؓ کے برابر احادیث بیان نہیں کرتے حقیقت یہ ہے کہ میرے مہاجر بھائی بازاروں میں کاروبار میں مشغول رہتے تھے اور میں صرف روٹی کھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت لازم سمجھتا تھا دوسرے صحابہؓ گاہ بگاہ غائب ہو جاتے لیکن میں آنحضرت کی خدمت میں موجود رہتا۔ وہ بھول جاتے تھے میں آپ کی باتوں کو خوب یاد کرتا رہتا تھا انصاری بھائی ابی زین اور باغ کے کاموں میں مشغول رہتے تھے میں ایک فیض و مسکین تھا اصحاب صفہ کا میں وہ باتیں یاد رکھتا تھا جو نبیہ باتیں بھول جاتے تھے۔

ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیث بیان کر رہے تھے کہ فرمایا جو شخص میری گفتگو مکمل ہونے تک اپنا کپڑا پھیلائے رکھے اور آخر میں سمیٹ لے تو اسے میری باتیں یاد رہیں گی چنانچہ میں نے ایک کپڑا جو اوڑھے ہوئے تھا پھا دیا جب آپ ابی گفتگو مکمل کر چکے میں نے کپڑا سمیٹ لیا اور سبیلہ سے لگالیا چنانچہ اس کے بعد آپ کی باتیں بھولنا

(ابو عبد الرحمن بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از والدش سعد از جدش ابراہیم) حضرت عبد الرحمن بن عوف نے فرمایا جب ہم ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور سعد بن ربیع انصاری کو بھائی بھائی بنا دیا۔ سعد نے کہا میں تمام انصار سے مالدار ہوں میں اپنا مال تجھے تقسیم کر دیتا ہوں اور میری دونوں بیویاں دیکھ لے جو پسند آئے میں اسے تیرے لیے چھوڑ دیتا ہوں جب اس کی عدت گزر جائے تو اس سے نکاح کر لے

عبد الرحمن کہتے ہیں میں نے کہا نہیں مجھے اس بات کی ضرورت نہیں۔ کیا یہاں کوئی بازار ہے جس میں تجارت ہو سکے؟ انہوں نے کہا قینہ غ کا بازار ہے۔ چنانچہ حضرت عبد الرحمن صبح اس بازار

لے میں طلاق دے دیتا ہوں تم اس سے مدت گنے بعد نکاح کر لو حقیقت میں ابراہیم صحابی کا قصہ ہمارے زمانہ کے نام کے مسلمانوں کا وہ حدیثوں سے سن لینا چاہیے سلام کا دم بھرتے ہیں مگر مسلمانوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کا کبھی بولے سے کسی خیال نہیں کرتے اس لیے آپؐ کو سارا جہان اچھا ہی پران کا مثل ہے اور انصار نے آپؐ کو دیکھ کر شوق طالع غروب والوں کی طرح ڈاری اور حمایت پرستہ ہوتے ہیں اور اپنے نصیب والوں پر کوئی دواشہ و راسا نہیں ظلم کرتے تو انصاری دنیا کے نصیب والے ان کی حمایت اور دنیا کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں ۱۲ منہ ۱۲ عقیقہ آدمی کو روٹی کمانے کے لئے کسی نصیب و باجی



## باب ۲۱۰۱۲ الحلال بین و الحرام

بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ

۱۹۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عُزَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ

ابْنَ كَثِيرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَاةً ثَمَّ أَمَّا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي

قُرُوءَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي قُرُوءَةَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ سَمِعْتُ

النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قُرُوءَةَ

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النَّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا

أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَخَسِّنْ تَرَاكُ مَا شَبَّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَشْيَاءِ

كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتْرَكَ وَمَنِ اجْتَرَأَ أَعْلَى مَا يَشْكُ

فِيهِ مِنَ الْأَشْيَاءِ أَوْشَكَ أَنْ يَبْوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ فَاذْكُرُوا

حَمِي اللَّهِ مَنْ يَرْتَعِ حَوْلَ الْحَمِيِّ يُوْشِكُ أَنْ يَبْوَاقِعَهُ

## باب ۲۱۰۱۳ تَفْسِيرُ الْمُسْتَبَاهَاتِ

وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ أَبِي يَسْنَانَ قَارَأْتُ

شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْوَدْعِ دَعَا مَا يُرِيْبُكَ

إِلَى مَا لَا يُرِيْبُكَ -

۱۹۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَسِينٍ كُنَّا

## باب ۲۱۰۱۴ حلال و حرام دونوں ظاہر ہیں لیکن ایک علاوہ

بہت سی مشتبہات مشکوک چیزیں جسکے حلال حرام کی وجہ سے مشکوک ہیں

د از محمد بن منشی از ابن ابی عدی از ابن عون از شعبی از نعمان بن

بشیر از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم -

دوسری سند از علی بن عبد اللہ از ابن عیینہ از ابو فروہ از شعبی

از نعمان از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

تیسری سند از عبد اللہ بن محمد از سفیان بن عیینہ از ابو فروہ از

شعبی از نعمان بن بشیر از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

چوتھی سند - از محمد بن کثیر از سفیان از ابو فروہ از شعبی (نعمان بن

بشیر کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال و حرام سب پر

واضح اور ہیں ہے ان دونوں کے درمیان کچھ ایسی اشیا ہیں جو حلال

و حرام سے ملتی جلتی ہیں تو جو شخص مشتبہ اور مشکوک چیز کو چھوڑ دے تو

وہ واضح اور صاف گناہ کو بدرجہ اولی چھوڑ دے گا جو شبہ کی چیز پر

جرات کرے گا وہ کھلم کھلا حرام کا بھی مرتکب ہو سکتا ہے۔ گناہوں کی

مثال چراگاہوں کی ہے جو چراہ گاہ کے قریب چرائے کو جاتا ہے وہ

چراہ گاہ کے اندر بھی چرائے کو جاسکتا ہے۔

## باب ۲۱۰۱۵ مشتبہات کی تفسیر

حسان بن ابی سنان نے کہا میں نے پرہیز گاری سے

آسان اور کوئی بات نہیں دیکھی شک والی بات چھوڑ دے

اور غیر مشکوک کو اختیار کر۔

د از محمد بن کثیر از سفیان از عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صلی

از عبد اللہ بن ابی ملیک (عقبہ بن حارث سے مروی ہے ایک کالی

بلیہ جو حلال و حرام دونوں سے ملتی ہے یعنی ان میں حرمت اور حلالیت دونوں کے درجہ موجود ہیں۔

اسکے بعض لوگوں کو اس کا حکم معلوم نہ ہو کر کہ فی نفسہ وہ مشتبہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو اس کی سبب زوری باتیں بتلا دی ہیں بعضوں نے کہا مراد وہ

چیز ہیں جن کی حلالیت اور حرمت میں دین کے عاملوں نے اختلاف کیا ہے اور دلیلیں متعارض ہیں تو یہ یہ گاری ہے کہ اس سے باز رہے اور شک و شبہ کی بات سے بچے

ہے ۱۲ منہ ۱۳ اس کو امام احمد اور ابو نعیم نے جلیس وصل کیا ۱۴ منہ ۱۵ کہ کہ تو ادب تری جو رو بھائی ہیں ہیں ترمذی کی روایت میں ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

صُغْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ  
قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ قَالَ أَمْرًا مِمَّنْ الْأَنْصَارِ قَالَ لَمْ  
سُقْتُ قَالَ زِنَةَ نَوَافٍ مِمَّنْ ذَهَبٍ وَنَوَافٍ مِمَّنْ ذَهَبٍ  
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمَ وَكُوْشَاةٍ

انصاری عورت سے آپ کو بچھا کر لیا یا؟ انہوں نے جواب دیا گھٹل یا گھٹل پر برسویا سونے کی ایک گھٹل۔ آپ نے فرمایا۔ ولیمہ کر خواہ ایک بکری کا ہو۔

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ قَالَ قَدِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ  
الْمَدِينِيُّ قَاتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ سَعْدُ ذَا عَوْفٍ فَقَالَ  
لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ قَاتِ سَمَكَ مَالِي يَصْفِيهِ أَوْ رَجُلًا قَالَ بَلَاؤُكَ  
اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُونِي عَلَى الشَّوْقِي فَدَارَ جَمْعُ  
حَقِّي اسْتَفْضَلْتُ أَقِطًا وَسَمَنًا قَاتِي بِهِ أَهْلُ مَالِي فَوَيْلٌ لَنَا  
يَسِيرًا أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ وَضَعُوا مِنْ صُغْرٍ  
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَيْمٌ قَالَ يَارَسُولَ  
اللَّهِ تَزَوَّجْتَ أَمْرًا مِمَّنْ الْأَنْصَارِ قَالَ قَاتَمْتُ إِلَيْهَا قَالَ

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عَتَابٍ قَالَ كَانَتْ عُمَاةٌ  
وَهَجَرَتْهُ وَذُوهُمَا خَارِجَانِ فِي الْحِجَابِ لَيْلِيَةً فَلَمَّا كَانَ  
الْأَمَلُ فَكَانَتْهُمَا تَكُونُ أَفِيهِ فَانْزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمُ جُنَاحٌ  
أَنْ تَبْتَغُوا أَفْضَلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَأَهَا  
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

کی طرف چلے گئے اور کئی اور سپر لکھا کر لائے پھر روزانہ صبح کو جانے لگے گھوڑے  
دنوں میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ان پر زور دیا کہ لو کہ نشان تھا  
جو شادی کے وقت لگاتے ہیں، آپ نے دریافت فرمایا کیا تو نے شادی کر لی  
ہے؟ جواب دیا جی ہاں! آپ نے فرمایا کس سے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ایک  
انصاری عورت سے آپ کو بچھا کر لیا یا؟ انہوں نے جواب دیا گھٹل یا گھٹل پر برسویا سونے کی ایک گھٹل۔ آپ نے فرمایا۔ ولیمہ کر خواہ ایک بکری کا ہو۔

از احمد بن یونس از زہیر از حمید حضرت انس کہتے ہیں عبد الرحمن بن عوف  
جب یمن میں ہجرت کی کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور سعد بن ربیع  
انصاری میں مواعظ قائم کر دی (دونوں کو بھائی بھائی بنا دیا) حضرت سعد مالدار  
تھے۔ انہوں نے عبد الرحمن سے کہا میں مال کے دو حصے کے آدھا تم کو بانٹ دیتا  
ہوں اور تمہارا نکاح بھی کر دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہائیں تمہارے اہل عیال اور  
مال میں برکت ہے مجھے تو کوئی بازار بتا دو تو جب گھروالوں میں واپس آئے تو بغیر  
کچھ بچا کر لائے گھوڑا ہی عرض کرنا کہ جتنا عرض کرو منظور تھا کہ عبد الرحمن نے نشان  
لگے ہوئے کپڑے پہنے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ روکی کجی؟ انہوں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح لیا ہے آپ نے فرمایا ہجر  
کیا دیا ہے انہوں نے عرض کیا ایک سونے کی گھٹل یا گھٹل کے ہم وزن سونا آپ نے  
فرمایا۔ ولیمہ بھی کر لے چاہے ایک بکری ہی کے گوشت ہی سے۔

از عبد اللہ بن محمد از سفیان از عمرو ابن عباس فرماتے ہیں عکازہ مجندہ  
ذو الحجاز زمانہ جاہلیت کے بازار تھے۔ جب سلام کا زمانہ آیا تو مسلمانوں نے ان بازاروں  
میں جانا اور تجارت کرنا گناہ سمجھ لیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی لَیْسَ عَلَیْكُمْ  
جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا أَفْضَلًا مِنْ رَبِّكُمْ (تم پر کوئی گناہ نہیں کہ حج کے مہینوں میں  
اپنے رب کا فضل (رزق) تلاش کرو) (البقرہ ۱۹۸) ابن عباس رضی اللہ عنہما کی قرأت  
میں فی مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَأَهَا۔

کہ ضرورت نہیں ہے عبد الرحمن بن عوف کو دیکھو بازار میں جا کر انہوں نے اپنی معنی پیدا کھلا اور تان مال کا ایک کراہی لیا حالانکہ ایک چیز میں ان کے پاس سے تھا کہ جامعہ زاد میں ہندو اور  
نعلی اور بارکی اور بودا اور بودا سب تجارت اور صنعت اور حرفت میں ہوشیار ہیں اور مختلف پیشوں سے دوسرے یہ کہتے ہیں جیسے ہیں تو مسلمان ان کو حلال پیشے کرنے میں شرم و مانگ دیتی ہے۔  
اپنے ادا کا نام لکھتے ہیں بدنام ہو جائے کہہ تو ہمارے باپ دادا کھتے کیا  
میں غریبوں نے تو بکریوں پر رائی ہیں بخاری اور حدادی سب کچھ کہ ہے ان مسلمانوں کو اس میں شرم نہیں  
آئے کہ دیکھ کے دوسرے سے تو بولیں اور امیروں کے سامنے جا کر کھڑے ہوتے ہیں اور غریبوں سے کچھ تسکینات بجا لاتے ہیں اور حلال پیشہ کرنے سے شرم آتی ہے غلط ہے ایسی شرم نہیں  
بے شرمی اور بے حیائی ہے ۱۳ منہ (حاشیہ صفحہ ۹۲۹) یعنی فی مَوَاسِمِ الْحَجِّ میں زیادہ سے شہر و قراہت میں بلا غلط نہیں ہے ۱۲ منہ

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ  
امْرَأَةً سَوْدَاءَ جَاءَتْ فَرَعَمَتْ أُنْثَىٰ أَرْضَعَتْهُمَا  
فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْوَضَ عَنْهُ وَ  
كَبَّتْهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ  
قِيلَ وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ أَبِي إِيَّاهُ النَّبِيُّ  
۱۹۲۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَافَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ ۖ قَالَتْ  
كَانَ عُسْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَمِدًا إِلَىٰ أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ  
أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ زَمَعَةَ مَاتَ فَأَقْبَضَهُ قَائِدٌ  
فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَ  
قَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ عَمِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَتَّامَ عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ  
فَقَالَ أَخِي وَأَبْنُ وَلِيدَةَ ابْنِي وَلِدَ عَلِيٍّ فَرَأَيْتَهُ فَلَمَّا دَفَعَا  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ ابْنُ أَخِي كَانَ قَدْ عَمِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ  
أَخِي وَأَبْنُ وَلِيدَةَ ابْنِي وَلِدَ عَلِيٍّ فَرَأَيْتَهُ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ  
ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ  
وَالْغَايِرِ لِحَبْلِهِ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمَعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْبِبُّ مِنِّي لِمَا دَاوَى مِنْ شَيْءٍ  
بَعْدَئِهِ فَمَارَاهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ -

عورت نے دعویٰ کیا کہ اس نے عقبہ اور اس کی بیوی کو دودھ پلایا ہے عقبہ  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ نے اس کی جانب سے  
منہ پھیرا اور مسکرا دئے فرمایا یہ نکاح کیسے ٹھیک ہے جب یہ کہا جاتا ہے  
دیں بیوی رضاعی اخوت میں منسلک ہیں (عقبہ کی بیوی ابو احباب تھیں  
کی بیٹی تھی۔

دائیکیل بن قزافہ از مالک از ابن شہاب از عروہ بن زبیر حضرت  
عائشہ فرماتی ہیں عقبہ بن ابی وقاص نے مرتے وقت اپنے بھائی سعد بن  
ابی وقاص کو وصیت کی زمرہ کی لونڈی کا بیٹا میرے نطفہ سے ہے اسے لے  
لینا حضرت عائشہ فرماتی ہیں جس سال مکہ فتح ہوا سعد نے اس بچے  
کو لے لیا اور کہنے لگے یہ میرے بھائی کا بچہ ہے بھائی نے اس کے لینے  
کے لیے مجھے وصیت کی تھی سعد کی یہ بات سنکر عتبہ بن زمرہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا  
یہ میرے باپ کی لونڈی کا بچہ ہے میرے باپ کی حفاظت اور گھر میں پیدا ہوا  
آخروں نے جھگڑتے ہوئے آنحضرت کے پاس حاضر ہوئے حضرت سعد نے عرض  
کیا یا رسول اللہ! میرے بھائی کا بیٹا ہے اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ اس کو لے  
لینا عبد بن زمرہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کے بستر پر اس کی  
لونڈی سے پیدا ہوا ہے آنحضرت نے اس مقدمہ کا فیصلہ دیا بچہ جائز تھا ورنہ  
یا مالک کا ہوتا ہے جرم کار زانی کو سنگسار کر کے سزا دی جاتی ہے۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین سودہ بنت زمرہ سے فرمایا  
(جو اس زمانہ زہرہ بیچنے کے بہن تھیں) تم اس بچہ کو لے کر لے کر اپنے دیکھا اس بچے کی شکل  
عقبہ سے ملتی جلتی تھی لہذا اس بچے نے حضرت سودہ کو مرتے دن تک نہیں دیکھا۔

(بقیہ سابقہ صفحہ) وہ چھوٹی ہے آپ نے منہ پھیر لیا۔ پھر میں آپ کے منہ کے سامنے سے آیا اور عرض  
کیا یا رسول اللہ وہ چھوٹی ہے۔ آپ نے فرمایا اب تو اس عورت کو کیسے رکھ سکتا ہے جب یہ کہا جاتا ہے کہ ایک عورت نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ یہ حدیث ادھر کتاب العلمین  
گذر چکی ہے یہاں امام بخاری اس لئے لائے ہیں کہ کوئی علماء کہہ نہ دیکے ضاع ایک عورت کی شہادت سے ثابت نہیں ہو سکتا مگر مشہور ہو جاتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے شہد کی بنا پر عقبہ کو یہ صلاح دی کہ اس عورت کو چھوٹے سے معلوم ہو اگر شہادت کامل نہ ہو یا شہادت کے ذرا لڑکھائی میں نقص ہو تو معاملہ مشتبہ رہتا ہے کیونکہ شہادت سے  
بچے رہتا نقوی اور یہ میرے گاری ہے ہمارے امام احمد بن حنبل نے نزدیک تو ضاع صرف خود شہادت سے ثابت ہو جاتا ہے ۱۳ منہ ۱۵ اسی نتیجہ نے اس کے دن پھر مار کر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مبارک شہید کر دیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یہ دعا فرمائی کہ ایک سال میں کفر کی حالت میں مر جائے اور ایسا ہی ہوا اور اس سنہ  
نے غلطی کی جس کو صحابہ میں ذکر کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس بچے کا نام عبد الرحمن تھا آپ نے شریعتاً نہ کوئی موافق کو کچھ عین زہرہ کو دلا دیا مگر قیافہ دیکھ کر یہ شبہ ہوتا تھا کہ شاید یہ عقبہ کا نطفہ  
ہو اور اس شہد کی بنا پر آپ نے حضرت سودہ کو اس سے جواب کرنے کا حکم فرمایا بخاری نے اس حدیث سے یہ کالا کر شہد کی چیزوں میں یہ امر بھی ہے جو اس باب کا مطلب ہے ۱۳ منہ

١٩٣٨- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّجَوِيِّ عَنْ عَبْدِ  
ابْنِ حَاجِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الْمُعْرَضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحِدَّةٍ فَكُلْ وَإِذَا أَمَّا  
بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيدٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أُرِيدُ كُلِّي وَأَسْمِي فَأَجِدُ مَعَهُ عَلَى الصَّيْدِ كُلِّهِمْ أَخْرَ  
لَهُ أَسْمٍ عَلَيْهِ وَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ لَا تَأْكُلْ  
إِنَّمَا سَمَّيْتُ عَلَى كُلِّهِ وَكُلُّهُ تَسْمٍ عَلَى الْآخِرِ -

بَابُ ١٢٨ مَا يَنْزَعُ مِنَ الشُّبُهَاتِ

١٩٢٩- حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

مَسْقُوطٍ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرْمَرَةٍ مَسْقُوطَةٍ فَقَالَ لَوْلَا أَن تَكُونُ صَدَقَةً لَأَكَلْتُمَهَا وَقَالَ هُمَا مَعْنَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَرِغَابِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ

باب ۱۲۸۲ مَن لَّمْ يَرِ الْوُسْءَ

وَنَعُوْهَا مِنَ الْمُشَبَّهَاتِ -

٩٣٠- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُسَيْنَةَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ مُرَيْمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ سَأَلْتُ إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُعِدُّ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا  
يَنْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يُعِدَّ

(از ابو الولید از شعبی از عبد اللہ بن ابی السفراز شعبی) عدی بن حاتم فرماتے

ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ بغیر مہال والے تیرے شکار متعلق تو اپنے فرمایا۔ اگر اس کی نوک یعنی دھار کی طرف لگے تو وہ شکار رکھا سکتے ہیں اگر اس کی چوڑائی کی جانب لگے اور اس سے شکار کرے تو وہ مت کھا وہ مر جائے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنا شکاری کتا شکار پر چھوڑتا ہوں جب شکار کے پاس جاتا ہوں تو کوئی دوسرا کتا بھی شکار کے پاس موجود ہوتا ہے جس پر میں نے بسم اللہ نہیں کہی تھی۔ مجھے معلوم نہیں ہوتا کس گتے نے شکار مارا۔ آپ نے فرمایا ایسا جائز مت کہا۔ تو نے تو اپنے گتے پر بسم اللہ کہی تھی دوسرے پر نہیں ہے۔

**باب** مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

راز قبیلہ از سفیان از منصور از طلحی حضرت انسؓ فرماتے ہیں حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گے پٹے کھجور کے دانے کو دیکھ کر فرمایا: اگر مجھے یہ شبہ نہ ہو تو ناکہ شاید یہ صدقہ کا ہے تو میں اسے کھا لیتا۔ ہمارے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ آنحضرتؐ نے کھجور جو مجھے بستر پر پڑی ملی ہے (ممکن ہے تقسیم کیا ہو اور کسی کپڑے سے لگ کر بستر میں آ رہا ہو تو آئے منہ سے کھجور نہ کھا۔ یہ کمال تقویٰ اور دلچسپی

وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَا وَمَوْصُؤَ إِلَّا

آواز یا بدبو محسوس نہ کرے۔

فَيَا وَحْدَكَ الرَّيْخُ أَوْ سَمِعَتِ الصَّوْتِ -

محمد بن ابی حفصہ نے زہری سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہے الفاظ ہیں۔ وضو کی اس وقت تک ضرورت نہیں جب تک توحدث کی بدبو یا آواز نہ پائے۔

۱۹۳۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

(از احمد بن محمد بن عجلی از محمد بن عبد الرحمن طفاوی از ہشام

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ

بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ سے مروی ہے بعض لوگوں نے

ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا

عرض کیا یا رسول اللہ کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ نَذَرُوا ذِكْرًا

معلوم نہیں ہوتا کہ انہوں نے ذبح کے وقت بسم اللہ کہی تھی یا نہیں آچے

اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَلَا تَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

فہمایا تم بسم اللہ کہہ کر اسے کھا لیا کرو۔

سَلَّمَ سَمِعُوا اللَّهَ عَلَيْهِ وَكُلُوهُ

بَاب ۱۲۸۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا

بَاب اللہ تعالیٰ کا ارشاد جب وہ سو آگری

رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفثُوا إِلَيْهَا

یا ہو ولعب کی بات دیکھتے ہیں تو ادھر بھاگ جاتے ہیں۔

۱۹۳۲- حَدَّثَنَا طَائِفٌ مِنْ عُمَّالِهِ حَدَّثَنَا

داعی بن غنام از زائدہ از حسین از سالم

زَائِدَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَابِرٌ

کہتے ہیں ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز

قَالَ بَيْنَمَا هُمْ فُضِّلُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں شریک ہوئے خطبہ سن رہے تھے۔ شام کا قافلہ غلہ لا کر

إِذَا أَقْبَلَتْ مِنَ الشَّامِ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا قَالَتْ فَتَفْتُوا

آیا لوگ اسے دیکھنے چلے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا

پس صرف بارہ آدمی خطبہ سننے والے بچے رہے اس وقت یہ

أَتَيْنَا عَمْرًا رَجُلًا فَانْزَلَتْ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا

آیت اتری۔ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا الْأَيَّةِ

انْفَثَرُوا إِلَيْهَا الْأَيَّةِ -

بَاب ۱۲۸۴ مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ

بَاب اس شخص کا بیان جو حلال و حرام کی پروہ

حَيْثُ كَسَبَ الْمَالَ -

کیسے بغیر مال کمائے۔

۱۔ امام احمد اور سراج نے اپنی مسند میں اس کی ۱۲ منہ ۱۱ مطلب یہ ہے کہ مسلمان سے نیک گمان رکھنا چاہیے اور جب دلیل سے معلوم نہ ہو کہ مسلمان نے ذبح کے وقت بسم اللہ نہیں کہی تھی یا اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیا تھا تو اس کا لایا ہوا یا پکا یا ہوا گوشت حلال ہی سمجھا جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ اگر شرک قصاب بھی کچھ کہے کہ اس جانور کو مسلمان نے کھانا ہے تب بھی اس کا قول قبول نہ ہو گا اس لئے مشرک قصاب سے گوشت لینے میں بڑی احتیاط کرنا چاہیے۔ اور جب تک غور نہ کیے یا مسلمان کی گواہی سے معلوم نہ ہو کہ اس جانور کو مسلمان نے کھانا ہے اس وقت تک اس گوشت کا کھانا درست نہیں دکن کے ملک میں جڑاؤں ہندو اور مشرک قصابی کا پیشہ ہے اس لئے مسلمان ان سے گوشت نہ کرے یہ نالی ۱۱ اور چھکتے ہیں ان کو خدا سے ڈرنا چاہیے ۱۲ منہ ۱۱ ہوا یہ تھا کہ اس ذیلے میں مدینہ میں قحط تھا لوگ بہت بھوکے اور پریشان تھے شام سے جو غلہ کا قافلہ آ رہا تھا وہ اختیار ہو کر اس کو دیکھ کر پوچھنے لگے کہ یہ صرف بارہ صحابی ہیں عشرہ مبشرہ اور بھال اور ابن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ٹھہر رہے ہیں کچھ مصدق نہ تھے بشرتے ان کے خطا ہو گئے ہیں پر اللہ تعالیٰ نے حساب فرمایا شاید اس وقت ان کو معلوم نہ ہو گا کہ خطبہ میں سے کچھ جاتا منع ہے ۱۱ امام بخاری اس باب کو اس لئے یہاں لائے کہ یہی وشر اور تجارت اور سود گاری گروہ اور سراج نے جو یہ مکر جب عبادت میں اس کی وجہ سے غلام ہو تو اس کو چھوڑ دینا چاہیے ۱۲ منہ

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي ذُنْبٍ حَدَّثَنَا

سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مَنَ لَا يَبَالُغُونَ

مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنْ الْخُدَلِ أَمْ مِنْ الْحَوَارِ

بَابُ ۱۲۸۵ التَّجَارَةُ فِي الْبَرِّ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ

وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَقَالَ تَتَادَعُ كَانِ

النُّومُ يَتَّبِعُونَ وَيَعْبُرُونَ وَلَكِنَّهُمْ

إِذَا أَنَا بِهَمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوقِ اللَّهِ لَمْ يُلْهِيهِمْ

تِجَارَتُهُمْ وَلَا بَيْعُهُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ حَقٌّ يُؤَدُّهُ

إِلَى اللَّهِ -

۱۹۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ

أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمُهَنْجَلِ قَالَ كُنْتُ

أَتَجُورِي الْقَرْفِ فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ قَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ

يَعْقُوبَ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ

أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ وَعَامِرُ بْنُ مُمَصِّعٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا

أَبَا الْمُهَنْجَلِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ زَيْدَ بْنَ

أَرْقَمَ عَنِ الْقَرْفِ فَقَالَ لَنَا جَرِيرٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدُ الْبَيْدِ نَاسٍ

وَأَنْ كَانَ لَنَا فَلَا يَصِلُ -

(از آدم از ابن ابی ذئب از سعید بن مسری از حضرت ابو ہریرہ) آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی اس بات کی پروا نہ کرے گا کہ وہ حلال کما رہا ہے یا حرام ہے

باب خشکی میں تجارت کرنا۔ اللہ تعالیٰ کافرمان

روہ لوگ نہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے

غافل نہیں کرتی قتادہ کہتے ہیں لوگ تجارت اور خرید و فروخت

کیا کرتے تھے مگر جب اللہ کا کوئی کام پیش آجاتا تو انہیں

کوئی تجارت اور بیع و شراء انہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ

کرتی بلکہ وہ حقوق اللہ پورا کرتے تھے۔

(از ابو عامر از ابن جریج از عمر بن دینار) ابو المنہال کہتے ہیں

میں مرانی کا کام کرتا تھا۔ میں نے زید بن ارقم سے بیع صرف کا مسئلہ پوچھا انہوں

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نیز امام بخاری کہتے ہیں) بفضل بن

یعقوب از حجاج بن محمد از ابن جریج از عمرو بن دینار و عامر بن مصعب ابو المنہال

بیان کرتے ہیں کہ براء بن عازب اور زید بن ارقم سے ابو المنہال نے بیع صرف

کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا ہم دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

میں سوداگر تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیع صرف کے متعلق پوچھا

فرمایا اگر ہاتھوں ہاتھ ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ اگر کسی طرف میعاد ہو تو درست

نہیں۔

۱۔ وہ قاتل ہے مسلمان بنی توحش سے صلہ پیش لاء اور محنت مزدوری میں تو شرم کرتے ہیں اور کافروں اسفا ساقیوں کی نوکری اختیار کرتے ہیں۔ وہ ان سے ایسے کام لینے ہیں جو شرع کی رو سے

نا درست ہیں مثلاً کہنے ہیں شراب پینے کو اس کا حصول و حصول شراب و شراب کے حکم کے خلاف اگر کوئی قانون سے لوگوں کے فیصلے کہو ۱۲۰ھ میں ۱۲۰ھ میں ان کے پاس سے آیا تو ان سے

تو خرید و فروخت کے لیے تجارت کرنا مگر اب یہ حدیث میں کہنے کی تجارت کا ذکر نہیں ہے اور امام بخاری نے ان کے حکم کو باب بیان کیا بائین میں تجارت کرنے کا قوس کا جوڑ ہے کہ یہاں خشکی و قحط

نکھڑاوا و مضمون نے فی البرطیحا ہے یہم لایسب لہم کی تجارت کرنا اس کا بھی باب کی حدیث میں کوئی ذکر نہیں ہے ۱۲۰ھ میں ۱۲۰ھ میں حافظ نے کہا میں نے اس کو موصول نہیں پایا ۱۲۰ھ میں ۱۲۰ھ میں بیع شکستہ

میں اقدار و نقد کے بدل چھینا غلط روایان کا رد ہے یا بیسویں سے یا شریفیوں سے ماہر کرنا ۱۲۰ھ میں ۱۲۰ھ میں مثلاً ان کے پاس سے ادد و سر کے ہیں اس کے بدل کا روپ ایک مہینے کے بعد

## باب ۱۲۸۶ الخروج فی التجارة وقول

اللہ تعالیٰ فانتسروا فی الارض وابتغوا  
من فضل اللہ۔

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا هُذَيْلُ بْنُ يَزِيدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ عَبِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُؤْذَنَ لَهُ وَكَانَتْ كَأَشْغُولٍ فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى فَقَرَعَ عُمَرَ فَقَالَ أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ مِمَّنْ نُولِهُ قِيلَ قَدْ رَجَعَ فَدَعَاهُ فَقَالَ كُنَّا نُرِيدُكَ فَقَالَ تَأْتِينِي عَلَى ذَلِكَ بِالْبَيْتَةِ فَأَنْطَلِقُ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلْتُهُمْ فَعَالُوا أَوْشَعَهُمْ ذَلِكَ عَلَى هَذَا أَصْغَرْنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا فِي الْعَقْفِ بِالشَّوَقِ يَغْنَى الْخُرُوجَ إِلَى تِجَارَةٍ۔

## باب ۱۲۸۷ التجارة فی البحر

وَقَالَ مَطَرٌ لَا بَأْسَ بِهِ وَمَا ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا بِحَيٍّ ثُمَّ تَلَا وَتَرَى الْفُلَاكَ مَوَاجِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَالْفُلَاكَ الشُّفُنُ الْأَوَّاحِدُ وَالْجَمْعُ سَوَاءٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمَخَّرَ الشُّفُنُ الرَّيْبُ

## باب سوداگری کے لیے گھر سے باہر جانا اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں۔ جب نماز ادا ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو۔

(از محمد بن سلام از محمد بن یزید از ابن جریج از عطاء بن عذریہ ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عمر سے اندر آنے کی اجازت مانگی لیکن انہیں اجازت نہ ملی شاید حضرت عمر کی کام میں مشغول تھے حضرت ابو موسیٰ واپس چلے گئے حضرت عمر کام سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں نے عبد اللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی تھی؟ انہیں اندر آنے دیا نہیں بتایا گیا وہ تو واپس چلے گئے حضرت عمر نے انہیں بلوایا حضرت ابو موسیٰ نے کہا ہمیں ایسا ہی حکم دیا جاتا تھا حضرت عمر نے کہا اس کے ثبوت میں گواہ لاؤ وہ انصار کی مجلس میں گئے اور ان سے پوچھا انہوں نے کہا تمہارے ساتھ سوائے ہم میں سے کسی کم سن کے اور کوئی گواہی نہ دے گا بہر حال وہ ابو سعید خدری کو اپنے ساتھ لے گئے حضرت عمر نے یہ سن کر فرمایا مجھے بازاروں میں خرید و فروخت کرنے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم سے غافل کر دیا یعنی سوداگری کے لیے نکلنے نے غافل کیا۔

## باب سمندر میں تجارت کرنے کا بیان۔

مطربن مہمان کہتے ہیں سمندری یعنی بحری تجارت میں کوئی مضائقہ نہیں۔ قرآن نے اس کا ذکر نہ کیا ہے انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ وَتَرَى الْفُلَاكَ مَوَاجِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ (تو جہازوں کو دیکھتا ہے وہ پانی کو چیرتے چلے جاتے ہیں) فلک سے مراد کشتی اور کشتیاں واحد و جمع و نوا

دونوں کا تو یہ درست نہیں ہے یہ صحیح میں سب سے نزدیک تھا بعض یعنی دونوں بدلوں کا تقدیر نقد دیا جانا شرط ہے اور مبادی کے ساتھ درست نہیں ہوتی۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ اگر عمر میں ایک دن ہو شکل روپیہ کو روپیہ سے لاشرفیوں کو لاشرفیوں سے تو کسی یا زیادتی درست ہے یا نہیں۔ حنفیہ کے نزدیک کسی اور زیادتی جب میں ایک ہو درست نہیں اور ان کے مذہب یہ کہ اگر زیادتی ہو سکا بلکہ مشکل ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ جو شریک کہے جائے گا کسی اور زیادتی سب سے نزدیک جائز ہو جائے ۱۴۸ من ۱۵۰ اس حدیث کے بموجب ہے۔ امام بخاری نے یہ نکالا کہ خشکی میں تجارت کرنا درست ہے ۱۴۸ من (۱۵۰ من صحیفہ) ۱۵۰ من کہ جب ان دنوں کو لوٹ کر چلے جائیں ۱۴۸ من ۱۵۰ من ایسی خبر بات ہے جس کو ہمارے بچے بھی جانتے ہیں ۱۴۸ من ۱۵۰ من الباقی فی التفسیر کے رافعی گواہی دی کہ شریک آنحضرت نے ایسا ہی فرمایا کہ تین بار امانت مانگو اگر اس پر بھی اجازت نہ ملے تو کوٹ جاؤ۔ ۱۴۸ من ۱۵۰ من اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۴۸ من ۱۵۰ من اس کو فہرہ لانی نے اپنی تفسیر میں اور عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۴۸ من





جَبْرِ عَنْ مَسْوُودٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْوُودٍ عَنْ عَلِيٍّ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ  
مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا  
انْفَقَتْ وَلَوْ جُهِلَ بِمَا كَسَبَ وَالْمُحَازِنُ مِثْلُ ذَلِكَ لَا  
يُنْقَضُ بَعْضُهُمْ أَجْرُ بَعْضٍ شَيْئًا -

۱۹۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ  
مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ أَمْرٍ فَلَهَا نَصْفُ أَجْرِ -  
**بَابُ ۱۲۹۰ مَنْ أَحَبَّ الْبَيْتَ**  
فِي الرِّزْقِ -

۱۹۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ  
حَدَّثَنَا حَسَّانٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ  
أَبْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ مَنْ سَرَّكَ أَنْ يَبْسُطَ لَهُ رِزْقُهُ أَوْ يُسْأَلَ  
فِي آثَرِهِ فَلْيَبْسُطْ رَحِمَهُ -

**بَابُ ۱۲۹۱ شَرَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْشَّيْءِ -

۱۹۴۰- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ  
الرَّهْنُ فِي السَّلَامَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسَدُ وَدَعَن  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ کبھی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی  
عورت اپنے گھر سے کھانا خرچ کرتی ہے بشرطیکہ گھر کو نقصان پہنچانا  
مذہب نہ ہو تو اسے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اس کے خاوند کو کمانے  
کا خازن کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا کسی کا ثواب دوسرے کے ثواب کو  
کم نہ کرے گا۔

داؤد بن جعفر از عبد الرزاق از معمر از ہمام از ابو ہریرہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت خاوند کی کمائی سے خرچ  
کرتی ہے بغیر اس کی اجازت کے تو عورت کو بھی مرد کے ثواب میں  
سے آدھا ثواب ملتا ہے

**باب** رزق میں کٹنا شس چاہئے والا کیا کرے؟

(از محمد بن ابی یعقوب کرمانی از حسان از یونس از محمد بن مسلم  
النس بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ  
جسے رزق کی کٹناش یا عمر کی طوالت کی ضرورت ہو تو وہ صلہ  
رہی کرے۔

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھار  
کوئی چیز خرید کرنا۔

(از معلی بن اسد از عبد الواحد) امش کہتے ہیں ہم نے بہیم  
خنقی سے ذکر کیا ادھار لے کر کوئی چیز گروئی رکھنے کے متعلق تو  
انہوں نے کما حقہ سے اسود نے بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کیا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے مقررہ میعاد تک

طہ مطلب یہ ہے کہ ایسی معمولی خیرات کرے جس کو خاوند اگر دیکھ بھی لے تو نا پسند نہ کرے جیسے کھانے میں سے کچھ کھانا فقیر کو دے یا چھٹا پیرانا کپڑا اس  
کا دھارے میں دے ڈالے اور عورت قرآن سے بھیجی ہو کہ خاوند کی ایسی خیرات کے لئے اجازت ہے گو اس نے صریح اجازت نہیں دی ہو بعضوں نے کہا مراد یہ ہے  
کہ عورت اس مال میں سے خرچ کرے جو خاوند نے اس کے لئے مقرر کر دیا ہو۔ بعضے نسخوں میں یوں ہے کہ خاوند کو عورت کا آدھا ثواب ملے گا۔ قسط لانی نے کہا ان  
دونوں توضیحوں میں سے کوئی تو جو چیز ورنہ عورت اگر خاوند کا مال ہے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرے ثواب کما گناہ لازم ہو گا ۱۲ منہ

اَشْتَرَاۤی طَعَامًا مِّنْ یَّهُودٍۭیۡ اِلٰی اَجَلٍ وَّذَهَبًا  
وَرُغْمًا مِّنْ حَدِیْدٍ -

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا  
قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ وَحْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ ابْنُ اَلِیْسَعِ الْبَصْرِيُّ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ  
مَنْشَى اِلَى النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَعِیْبٍ  
وَاَهْلَا لَیْ سِنْعَلَةَ وَتَقْدَرَهْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ  
سَلَّمَ رُغْمًا لَّی بِالْمَدِیْنَةِ عِنْدَ یَهُودِیٍّ وَاَخَذَ  
مِنْهُ شَعِیْرًا اِلَیْهِمْ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ یَقُوْلُ مَا اَمِیْتُ  
عِنْدَ اَبِیْ هُمَیْدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ بَرٌّ وَ  
لَا صَاعٌ حَبٌّ وَارَیْتُ عِنْدَهُ لَتَسْعَ نِسْوَةٌ -

بَاب ۱۲۹۲ كَسْبُ الرِّجَالِ عَمَلَهُمْ بِبَيْدٍ

۱۹۴۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَنْ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ اَلْزُبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا  
اَسْتَخْلَفَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّیْقِیُّ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِی اَنَّ  
جُرْفَتِی لَمْ تَكُنْ تَعْجُو عَنْ مَوْنَةِ اَهْلِی وَشَغِلْتُ  
بِأَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَمَا کُلُّ اَلْ اَبِی بَكْرٍ مِّنْ هَٰذَا الْمَالِ  
وَيَعْتَرِفُ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْهِ -

ادھار اناج خرید فرمایا۔ اور اپنی لوہے کی زرہ اسکے پاس گروٹی رکھی

داز مسلم از ہشام از قتادہ از انسؓ دوسری سند از محمد بن  
حوشب از اسباط ابوالیسع بصری از ہشام دستوائی از قتادہ از انسؓ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کی روٹی اور بدبودا چربی لے کر  
گئے۔ اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاص کی یہ حالت  
تھی کہ اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی اور اس سے اپنی  
ازواج مطہرات کے لیے کچھ جو لے تھے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروالوں کے پاس  
کبھی شام کو ایک صاع گندم یا غلے کا جمع نہیں رہا حالانکہ ان کے پاس  
نوازواج مطہرات ہیں۔

باب ۱۲۹۳ کمانا اور ملحقہ سے کام کرنا۔

از اسماعیل بن عبد اللہ از ابن وہب از یونس از ابن شہاب  
از عروہ ابن زبیر حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب ابوبکر صدیق خلیفہ بنے تو  
فرمایا، میری قوم خوب جانتی ہے کہ میں اپنے پیشے سے گھر کی روٹی بخوبی  
پیدا کر لیتا تھا اب میں مسلمانوں کے اجتماعی کاموں میں مشغول رہوں گا اور  
ابوبکرؓ کے گھر والے بیت المال میں سے کھائیں گے نیز ابوبکرؓ مسلمانوں کے  
فائدے کے کام سرانجام دیتا رہے گا۔

۱۔ آپ نے ایک کا فر سود خوار سے غلہ قرض لیا اور کسی مسلمان صحابی سے قرض نہ لیا کیونکہ وہ مسلمان آپ کو مفت غلہ نہ دے سکتا اور آپ کو کسی کا احسان لینا پسند نہ  
آتا قسط لاتی نہ کہا یہودی سب سود کھلتے ہیں باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اناج لیا اور کھایا معلوم ہوا کہ سود خوار سے بیع و شرا کرنا درست ہے اسی طرح  
قرض لینا اور اسی طرح وہ ہر شخص سے جس کے پاس حلال اور حرام دونوں طرح کا مال آنا ہو یا اس کا اکثر مال حرام ہیں اس سے بھی معاملہ درست ہے بشرطیکہ جو مال اس سے  
لیا جائے اس کے حرام ہونے کا یو یقین نہ ہو ۱۲ من ۱۳ من اس سے اس کتاب میں ایک ہی حدیث مروی ہے جس میں ۱۲ من ۱۳ من اس حدیث سے ان لوگوں کو پوری تسلی ہو جائے چاہیے جو آپؐ  
پر مہمبہ میں شک کرتے ہیں۔ اگر آپؐ چاہتے تو دنیا میری دولت جمع کر لیتے مگر آپؐ نے بھی ایک پیسہ یا چارہ سہ اناج بھی لینے اور اپنے گھروالوں کے لئے محفوظ نہ رکھا جو آپؐ مسلمانوں  
پر بیع تم کر دیا اور محتاجوں کو کھلا دیا ۱۲ من ۱۳ من لیکن اب جب میں خلافت کے کام میں مصروف رہوں گا کچھ کو پناہ ذاتی پیشہ اور بارانوں میں کھیرنے کا موقع نہ ملے گا تو میں  
بیت المال سے اپنا اور اپنے مال میں کچھ خرچ کر لوں گا اور یہ خرچہ بھی میں اس طرح سے نکال دوں گا کہ بیت المال کے دو پیسہ پیسہ میں تجارت اور سوداگری کر کے اس کو ترقی دوں گا  
اور مسلمانوں کا فائدہ کروں گا ۱۲ من ۱۳ من

۱۹۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَسْوَدَ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا لَأَنْفُسِهِمْ وَكَانَ يُكُونُ لَهُمْ أَدْعَاءُ فَيَقِيلُ لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ۝

۱۹۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا حَقَّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلٍ يَدِهِ وَإِنْ نَجَّى اللَّهُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنَ الْعَمَلِ يَدَهُ ۝

۱۹۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ ۝

۱۹۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَخْطُبَ أَحَدُكُمْ حُرْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَنْتَعَهُ ۝

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّازِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ

(از محمد از عبد اللہ بن یزید از سعید از ابو الاسود از عروہ) حضرت عائشہ فرماتی ہیں صحابہ کرام اپنے کام کاج اپنے ہاتھ سے کیا کرتے تھے (کوئی ان کا نوکر نہ ہوتا تھا) تو ان کے بدن سے جو نکلتی تھی اس لیے ان سے کہا گیا اگر نماز جمعہ کے لیے غسل کر لیا کرو تو بہتر ہے۔

ہمام نے بحوالہ ہشام، عروہ، حضرت عائشہ ۴۸۳ حدیث کو بیان کیا

(از ابراہیم بن موسیٰ از عیسیٰ از ثور از خالد بن معدان از ابن المقدام از رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص نے اس سے بہتر کوئی کھانا نہیں کھایا جو اس نے اپنے ہاتھ سے کھا کر کھایا اللہ کے نبی داؤد علیہ سلام اپنے ہاتھ سے زرہ بنا کر کھایا کرتے تھے۔

(از یحییٰ بن موسیٰ از عبد الرزاق از معمر از ہمام بن منبہ از ابو ہریرہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام بغیر اپنے ہاتھ کی کمانی کے روٹی نہیں کھاتے تھے۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابی عبد اللہ) عبد الرحمان بن عوف کے غلام حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کڑی کاکھاپنی پیٹھ پر لا کر لائے اسے بیچ کر کھائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ کسی سے سوال کرے۔ پھر وہ سے یا نہ سے (دونوں طرح درست ہے)

(از یحییٰ بن موسیٰ از وکیع از ہشام بن عروہ از حضرت عروہ از زبیر بن عوام) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی اپنی سی سنبل لے اور لکڑیاں باندھ کر لائے تو یہ بھی لوگوں سے سوال کرنے

۱۔ حضرت داؤد علیہ سلام نو بار کاپیشہ کیا کرتے اور حضرت آدم علیہ سلام کھیتی باڑی کرتے اور حضرت نوحؑ برقی کا کام کیا کرتے اور حضرت ادیس علیہ سلام پکڑے سیال کرتے اور حضرت موسیٰ علیہ سلام بکریاں چراتے ۱۲ منہ

يَا خُذْ أَحَدَكُمْ أَحْبَبَكَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَشْكَلَ لَنَا

سے بہتر ہے۔

## باب ۱۳۹ السَّهْوَةُ وَالسَّامَاةُ

فِي الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ وَمَنْ طَلَبَ حَقًّا

فَلَيْطَلَبْهُ فِي عَقَافٍ

۱۹۳۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
الْمُنْكَدَرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجَعَهُ اللَّهُ رَجُلًا سَمَحًا  
إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى فَلَا ذِئْقَةَ -

## باب ۱۳۹ من أنظر مؤسرا

۱۹۳۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ أَنَّ رَجُلًا مِنْ جَرَّاشٍ حَدَّثَنَا  
أَنَّ حَدِيثَهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَلَقَّيْتُ الْمَلَائِكَةَ رُوحَ رَجُلٍ مَسْكَاةٍ  
فَبَلَغَكُمْ قَالُوا أَعَمَلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ كُنْتُ  
أَمْرَفَتِي أَنْ يَنْظُرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوْسِرِ  
قَالَ قَالَ فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ عَنْ  
رَجُلٍ كُنْتُ أَلْبَسُ عَلَى الْمُوْسِرِ وَأَنْظُرُ الْمَعْسُورَ وَتَابَهُ  
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ أَبُو عَوَّانَةَ  
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَجُلٍ أَنْظُرُ الْمُوْسِرَ وَاتَّجَاوَزُ  
عَنِ الْمُوْسِرِ وَقَالَ لُعَيْمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رَجُلٍ

**باب** خرید و فروخت میں نرمی اور فیاضی کرنا  
اور اپنا حق پاکیزہ صورت سے طلب کرنا۔

(از علی بن عیاش از ابو عسان محمد بن مطرف از محمد بن منکدر)  
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اللہ اس شخص پر رحم کرے جو بیچتے یا خریدتے، تقاضا کرتے وقت  
ملاٹمت اور سریشچی کا مظاہرہ کرے۔

## باب مالدار کو مہلت دینا

(از احمد بن یونس از زبیر از منصور از ربعی بن جراث از عذلیف) حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے زمانہ میں ایک شخص مرا فرشتوں اس کی  
روح سے ملاقات کی اور پوچھا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ وہ بولا اور  
کچھ نہیں صرف میں نے اپنے غلاموں کو یہ حکم دیا ہوا تھا کہ مالداروں کو مہلت  
دیا کریں اور محتاج و غریب مفروض کو معاف کر دیا کریں کسی پر سخت تقاضا  
نہ کریں) یہ سن کر فرشتوں نے بھی اسے معاف کر دیا۔ ابو مالک نے ربعی سے  
یوں روایت کیا کہ اس مردے نے فرشتوں سے کہا میں مالدار پر آسانی  
کرتا اور نادار پر مہلت دیتا۔ ابو مالک کے ساتھ شعبہ نے اس کو بحوالہ عبد الملک  
از ربعی روایت کیا

ابو عوانہ نے بحوالہ عبد الملک از ربعی یوں روایت کی میں مالدار کا  
وعدہ (یا عذر) قبول کر لیتا تھا۔ اور نادار کو معاف کر دیتا تھا۔

سہ یعنی گو قرضدار مالدار ہو مگر اس پر سختی نہ کرے اگر وہ مہلت چاہے تو مہلت دے مالدار کی تعریف میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا جس کے پاس اپنا اور اپنے اہل و عیال  
کا خرچہ ہو تو وہی اور ابن مبارک دواہم احمد و اسحاق نے کہا مالدار وہ ہے جس کے پاس پچاس درہم ہوں یا اتنے کا سونا اور اہم شافعی نے کہا اس کی کوئی حد مقرر نہیں کر سکتے  
کبھی جس کے پاس ایک درہم ہو مالدار کہلاتا ہے جب وہ اس کے خرچہ سے فاضل ہو اور کبھی زیادہ درہم رکھ کر آدمی غفلت ہوتا ہے مثلاً اس کا خرچہ بہت ہو اور عیال زیادہ ہو تو قرضدار  
ہو اس سے ملے منصور نے ربعی سے انہیں نظر دواہم و بیتجا و ذوا عن الموسر کے الفاظ روایت کیے اس میں تھوڑا سا بظاہر ہمایہا ہے لیکن مدققیقت یہ بالکل صحافی  
اور ربعی فران ہے کہ مالدار وہ ہے جس میں بعض حصے سے سکتے ہیں انہیں مہلت دی جائے بعض مالدار غربت کے قریب ہیں انہیں معافی کر دیا جائے اس صورت میں لفظ موسر مالدار  
اور محتاج دونوں کے لئے استعمال ہو سکتا ہے مگر کہہ رہے ہیں اس حدیث میں ابو عوانہ اولیٰ عیم کے الفاظ روایت بالکل واضح اور نشانہ نبوی کے ضمن مطابق ہیں۔ علی بن رزاق

فَاقْبَلْ مِنَ الْمُؤْسِرِ وَاتَّخِذْ زَعِينَ الْمُعْسِرِ-

## باب ۱۲۹۵ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا-

۱۹۵۰- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَزْرَةَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ الرَّهْزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ تَا حُرُوكَيْدَ أَيْمَنَ النَّاسِ فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفَتْيَانِيهِ تَعْبَا وَدُودُ أَعْنَهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَّخِذَ وَرَأَى اللَّهُ عَنَّهُ-

## باب ۱۲۹۶ إِذَا بَايَعَ الْبَيْعَانِ

وَلَمْ يَكُنْ تَمَامًا وَتَصَحَّاحًا وَبَيِّنَةً كَرِهَ الْعَدَاءُ  
ابْنُ خَالِدٍ قَالَ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَا اشْتَرَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَاءِ ابْنِ خَالِدٍ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمِ  
لَدَا أَمْرٍ وَلَا حَبْشَةٍ وَلَا عِلَّةٍ وَقَالَ  
فَتَادَةُ الْغَائِلَةِ الْوَرِثَةِ وَالشَّرِيقَةِ  
وَالْإِبْرَاقِ وَفِيكَ رُبُّوَاهُمْ إِنْ بَقِيَ  
الْفَخَّاسِيْنَ يُبَيِّنُونَ إِيَّاهُ خُرَاسَانَ  
سُجُتَانِ فَيَقُولُ جَاءَ أَمْرٌ مِنْ  
خُرَاسَانَ جَاءَ الْيَوْمُ مِنْ سُجُتَانِ  
فَكَرِهَهُ كِرَاهِيَةً شَدِيدَةً وَقَالَ عُبَيْدُ

## باب محتاج نادار کو مہلت دینا۔

دازشام بن عمار از یحیی بن حمزہ از زبیدی از ہری از عبد اللہ از ابو ہریرہ (ر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوداگر تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ چنانچہ جب کسی کو محتاج اور نادار سمجھتا تو اپنے کارندوں سے کہتا اسے معاف کر دو شاید اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ہمیں بھی معاف کر دے پس جب وہ شخص مر گیا تو اللہ نے اسے معاف کر دیا۔

## باب بیچنے والا اور خریدار دونوں صاف بیان

کروں، لیکن دین کی بات نہ چھپائیں ایک دوسرے کی بھلائی اور بہتری چاہیں۔

عدا بن خالد سے منقول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک بیعنامہ لکھ دیا۔ یہ وہ کاغذ ہے جس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عدا بن خالد بیٹے خرید کرنے کا بیان ہے۔ یہ بیع مسلمان کی ہے مسلمان کے ہاتھ۔ نہ اس میں عیب ہے، نہ فریب نہ فسق و فجور۔ قتادہ کہتے ہیں غافلہ کا معنی زنا، چوری اور بجا گناہ ہے (یعنی فسق و فجور) ابراہیم نخعی سے پوچھا گیا۔ بعض دلال اپنے جانوروں کی قیمت بڑھا لیں گے، خراسانی اور سجستانی نال نام رکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کل خراسان سے آیا۔ آج سجستان سے یہ مال آیا ہے۔ ابراہیم نے اس کو بہت ہی برا سمجھا اور عقبہ بن عامر کہتے ہیں، جسے

۱۔ معاذ بن ابراہیم از محمد بن ابی اسحاق سے روایت کیا ہے کہ اس کو مہلت دینا اور اس سے نوبی کرنا بڑا ثواب ہے غلام ہے کہ خلق خدا سے نیکی کرنا اور ان پر شفقت اور مہربانی کی نظر رکھنا اور ہر گناہ سے خود پریشانی اور خوش خلقی کے ساتھ پیش آنایا تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم سے ہمارے اخلاق درست کر دیے اور نیچے اور بد خلقی سے بچانے رکھ۔ مترجم نے اس کا ترجمہ کیا ہے کہ بھلا اور علم ہمیشہ گناہ سے پیدا ہوتا ہے جو شخص گناہ سے بچا رہے اور برائی و خلی میں شریعت کا پابند ہے اس کی زندگی دنیا میں بھی بڑی خوشی کے ساتھ گزرتی ہے عقبہ بن خالد پوچھنا نہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ قاضی غیاث نے کہا صحیح یوں ہے کہ عدا کے خریدنے کا بیان ہے حضرت عمر سے جسے تمہاری اور لسانی اور ابن ماجہ نے اس کو وہ کیا مطلقا نے کہا ممکن ہے کہ کسی کی رعایت ہو چکے ہو یا اشتراک یا بعض میں ہو یا مملکت ۱۔ ہوا ۱۲ منہ ۱۳ منہ عیب یہ کہ غلام کا نام لیا اور غلام کا نام لیا اور غلام ہی نہ تھا نادار ہوا اس کو کوئی بھلا کر لے لے فسق و فجور یہ کہ چور ہوا یا بیوی بھلا جاتا ہوا ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو کہیں شصتہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ وہ کہہ کر جھوٹ اور غریب درد ہو کر دیتا ہے اس کو ابن ابی شبلہ اور

ابْنُ عَمْرِوٍّ لَا يَحِلُّ لِمَرْءٍ يَبِيعُ سِلْعَةً  
يَعْلَمُ أَنَّ يَهْدَاهُ أَوْ لَا أَمَّا خُبْرُهُ -

۱۹۵۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ الْحَكِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الْحَوْثِ رَفَعَهُ إِلَى حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ قَالَ قَالَ سُوَيْدُ  
اللَّهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَانِ بِالْحَيَاةِ مَا لَمْ  
يَنْفَرَا أَوْ قَالَ حَتَّى يَنْفَرَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّيْنَا  
بُورِكَ لَكُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كُتِمَا وَكَتَمَا  
فُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا -

**باب ۲۹۹- بَيْعُ الْخُلُطِ مِنَ الثَّمَرِ -**

۱۹۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
عَنْ بَيْهَقِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ  
كُنَّا نُرْزَقُ ثَمَرًا جَمْعُهُ وَهُوَ الْخُلُطُ مِنَ الثَّمَرِ وَ  
كُنَّا نُبِيعُ صَاعَيْنِ بَصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّيَ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا صَاعَيْنِ بَصَاعٍ وَآلِدُهُمَا زَيْنُ بَيْعِهِمَا

**باب ۲۹۸- مَا قِيلَ فِي الثَّمَامِ وَ**

**الْجَوَارِ -**

۱۹۵۳- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا إِبْنُ  
حَدَّ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَكْنَى أَبَا شُعْبَةَ  
فَقَالَ لِفُلَانٍ لَهُ قَصَابٌ أَجْعَلْ لِي طَعَامًا أَكْفَى  
خَمْسَةً فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَإِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ

اپنے اسباب کا کوئی عیب معلوم ہو تو وہ خریدار سے  
بیان کر دے۔ اسے چھپانا درست نہیں۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از قتادہ از صالح ابو الحکیم  
از عبد اللہ بن حارث) حکیم بن حزام کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ بائع اور مشتری (بیچنے والا اور خریدار) جب تک  
ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں انہیں مال واپس کر دینے کا اختیار  
ہے۔ اگر دونوں سچ بولیں اور عیب وغیرہ مال و نقدی ظاہر کر دیں  
تو بیع (معاملہ) میں برکت ہوگی۔ اگر وہ عیب چھپائیں گے اور چھوٹ  
بولیں گے تو ان کی بیع میں برکت نہ رہے گی (بلکہ نحوست پیدا ہوگی)  
**باب** اچھی اور بری کھجور ملا کر بیچنا۔

(از ابونعیم از شیبان از ابی سلمہ) ابوسعید کہتے ہیں میں ملی  
جلی کھجور ملتی تھی یعنی اچھی بری ہر قسم کی کھجور ملی ہوتی تھی، ہم اس کے دو صاع  
(آٹھ سیر) دے کر ایک صاع (چار سیر) عمدہ کھجور لیتے تھے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا دو صاع کھجور کا ایک صاع کھجور کے بدلے میں  
بیچنا جائز نہیں نہ ایک درہم کا دو درہم کے بدلے۔

**باب** گوشت بیچنے والا اور قصالی کا بیان۔

(از عمرو بن حفص از حفص از اعلمش از شقیق) ابوسعید کہتے ہیں  
ایک انصاری ابو شیبہ کنیت والے نے اپنے غلام قصالی سے کہا مجھے  
انکا کھانا تیار کر دے، جو پانچ آدمیوں کو کافی ہو کیونکہ میں آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ شخصوں کی دعوت کرنا چاہتا ہوں میں نے آپ  
کے چہرہ مبارک سے جھوک کے اتنا معلوم کئے ہیں۔ پھر اس نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا ایک شخص زیادہ آپ کے ساتھ چلا

ملے ہیں اس جیسے جہاں معاملہ ہوا چلے نہ جائیں تو تفریق بالادان ہے۔ عبد اللہ بن عمر سے یہی تفسیر منقول ہے اور امام ابو حنیفہ نے تفرق سے ایجاب  
قبول کا تفسیر فرما د رکھا ہے ۱۲ منہ ۱۳ من کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

الْجُوعَ قَدْ عَاهَمُ فَيَأْخُذُ مَعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا أَقْدُبُ مِنَّا  
فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَأْذُنَ لَهُ فَإِذْنُ لَهُ وَإِنْ شِئْتُمْ  
أَنْ يَزْجَعَ زَجْمٌ خَالَ لَا بَلَّ قَدْ أَذْنُتُ لَهُ -  
**باب ۱۲۹۹ مَا يَمْنَعُ الْكَذِبَ**  
وَالْكَثْمَانِ فِي الْبَيْعِ -

۱۹۵۴ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نُجَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَبَّيْعَانِ  
بِالْحَيَاةِ مَا تَبْتَغِيَانِ أَوْ قَالَ حَتَّى تَبْتَغِيَا فَإِنْ  
صَدَقَا وَبَيَّعَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا  
وَكَذَبَا هُجِرَا بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا -

**باب ۱۳۰۰** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا  
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا  
أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ  
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ -

۱۹۵۵ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَيْنَبٍ  
حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنَ الْبَيْعِ وَالْبَيْعِ

آیا آپ نے فرمایا (میزبان سے) یہ شخص (میں بلائے) ہمارے ساتھ چلا آیا ہے  
مجھے اختیار ہے اسے کھانے کی اجازت دے یا نہ دے اگر تو کہے تو یہ  
واپس چلا جائے میزبان رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں میں اسے اجازت  
دیتا ہوں -

**باب** خرید و فروخت میں جھوٹ بولنا اور عیب  
چھپانا برکت مشا دیتا ہے -

داربدل بن خیز از شعبہ از قتادہ از ابو الخلیل از عبد اللہ بن حارث  
از حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بایع  
و مشتری جب تک ایک دوسرے سے الگ نہ چلے جائیں انہیں سودا فسخ  
کرنے کا اختیار ہے اگر معاملہ صداقت سے اور وضاحت سے کریں گے تو  
چیزیں برکت ہوگی - اگر عیب چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے  
تو برکت مشا دی جائے گی -

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد (اے ایمان والو سود  
مت کھاؤ و گنا گننا۔ اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح حاصل  
کرو) - (ال عمران ۱۲۹۰)

(از ابن ابی ذئب از سعید مقبری از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
لوگوں پر ایک زمانہ آیا آئے گا کہ آدمی

بے نیوٹیل بن کر چلا آئے۔ شخص کا نام بھی معلوم نہیں ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب خانہ سے اجازت لی حالانکہ آپ کو اپنی امت کے مال میں بے اجازت  
کے ہی تصرف درست تھا اس لئے کہ اس کا دل خوش ہوا اور بطور کی رعیت میں آپ نے یہ اجازت نہ لی کہونکہ ابو طلحہ نے دعوتوں کی تعداد میں نہیں کی تھی اور اس شخص نے بیع  
کی تو اربعین کو ہی تھی اور یہ آپ کا ایک عجز تھا اس لئے کہ انصاری نے بیعہ قصاب غلام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ نہیں فرمایا تھا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار  
کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہرگز ۱۲ منہ سے بے باقی اور مشتری دونوں کو بیعہ بولنا چاہیے اگرچہ میں کوئی عیب ہو تو بیعہ کو اگر قیمت میں کوئی عیب ہو تو مشتری کو صاف  
بیان کر دینا چاہیے۔ اب اگر میں نے کہہ دیا تو اللہ تعالیٰ ان کی تجارت میں بیکار بنے گا ورنہ تباہ ہوں گے ۱۲ منہ پہلے ہی آیت اتی باطلت کا قاعدہ تھا کہ جب عدہ آن پہنچتا تو  
فرضاً دے کہتے تو ادا کرتا ہے یا سود دینا قبول کرنا ہے اگر وہ نہ دیتا تو سود کا دینے ادا میں میں شریک کر لیتے اس طرح سود اصل میں ہو کر فرضاً اصل سے دونا گنا  
ہو جاتا اللہ تعالیٰ نے اس کو ذکر فرمایا اور منع کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ اصل سے کم یا بیکار سود کھانا درست ہے۔ ہماری شریعت میں سود بیکار ہو یا بھاری مطلقاً  
حرام اور ناجائز ہے ۱۲ منہ

لَا يَبِيعُ الْإِنْسَانُ مَا آخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ حَلَالٍ مِمَّنْ حَرَّمَ -

حلال و حرام کمانے کی تمیز و فکر نہ کرے گا۔

**باب** اِكْلَى الرِّبْوَى وَشَاهِدَا

وَكَاثِبِهِمْ وَقَوْلُهُ تَعَالَى الَّذِينَ يَأْكُلُونَ

الرِّبْوَى لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي

يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ

بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبْوَى

وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ

جَاءَكَ مَوْعَظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَاتَّقَها

فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ

كَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ

فِيهَا خَالِدُونَ -

**باب** سود خور اور اس کا گواہ اور منشی۔

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبْوَى لَا يَقُومُونَ

إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي .... فِيهَا خَالِدُونَ - جو لوگ سود

کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن مجنوں الحواس اور شیطان

زده کھڑے ہوں گے یہ ان کے اس لفظ کی سزا ہے

کہ بیع اور سود میں کوئی فرق نہیں حالانکہ برابر فرق

ہے (اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام مقرر

کیا جس کے پاس اللہ کی جانب سے نصیحت آئی اور

وہ باز آجائے تو گنہگار ہو گیا وہ ہو گیا اس کا معاملہ

اللہ کے سپرد لیکن جو آئندہ سود لے گا وہ دوزخی

اور ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ (البقرہ ۲۷۵)

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از منصور از ابوالفضل از مشرق)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب سورہ بقرہ کی آخری آیات الَّذِينَ

يَأْكُلُونَ الرِّبْوَى لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي

مَسَّ الشَّيْطَانُ مِنْ الْمَسِّ فَاتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّهُ

يَعْلَمُ مَا تَكْفُرُونَ - مسجد میں پڑھ کر سنائیں۔ بھڑکھڑا کر فروخت کو بھی حرام

کر دیا۔

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَرٌ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الْفُضْلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْبَقَرَةِ قَرَأْتُ

الَّتِي هَلَّلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ

حَرَّمَ الرِّبَا دَرَجَةً فِي الْحُمْرِ -

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَرٌ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الْفُضْلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْبَقَرَةِ قَرَأْتُ

الَّتِي هَلَّلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ

حَرَّمَ الرِّبَا دَرَجَةً فِي الْحُمْرِ -

از موسیٰ بن اسماعیل از جریر بن حازم از ابور جبار از مسمرہ

بن جندب (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات

میں نے دیکھا خواب میں کہ دو شخص آئے (جریر بن اسماعیل اور میکائیل) اور مجھے

ایک پاکیزہ زمین میں لے گئے۔ غرضیکہ ہم (تینوں مل کر) چیل دئے

ملہ بلکہ طرح پر سے جوڑنے کی نیت ہوئی کہیں سے بھی مل جائے اور کسی طرح سے خواہ شرعاً جائز ہو یا ناجائز۔ ہمارے زمانے میں یہ بلا عام ہو گئی ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا تھا ہم اس کو انکھولیں دیکھ رہے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ اس زمانے میں جو سود نہ کھائے گا اس پر بھی سود کا غبار پڑ جائے گا یعنی سود کے معاملہ میں شریک ہو گا یا کچھ

یاد سود کے فیصلے کرے گا یا ان کا گواہ بنے گا صحیح حدیث میں اس پر لعنت آئی ہے ۱۲ منہ سود کسی پر آسب ہو یا شیطان خود کھڑا نہیں ہو سکتا اگر شکل سے کھڑا ہی ہوتا ہے تو کہنا

سزا کر پڑتا ہے یہی حال حشر کے وقت سود خوروں کا ہو گا ۱۲ منہ سود طلب ہے کہ جو سود جاہلیت کے زمانہ میں حرام تھا اس سے پہلے کھا چکا ہو اس کا پھیرنا حرام نہیں اور

نہ اس پر مواخذہ ہو گا آئندہ سے نہ کھاؤ ۱۲ منہ سود یہ حدیث آج کل صحیح سو فیصدی صادق اور چسپاں ہے کہ جو سود نہ کھائے گا اس پر بھی سود کا غبار پڑ جائے گا حقیقت یہ ہے

کہ انسان میں ساری دنیا میں سودی کاروبار کا فیصلہ ہے اور کوئی ملازم اور تاجر وغیرہ سود کی گرفت سے آزاد نہیں ہے ۱۲ عبدالرزاق



مُتَدَّي سَهْلًا فَاطْلَقْنَا حَصْرًا دَا أُنْتِنَا عَلَى يَهْرَمِينَ وَمِنْهُ  
رَجُلٌ قَاتِلُهُمْ وَعَلَى وَسْطِ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِمَارَةٌ  
فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ فَإِذَا ارَادَ الرَّجُلُ أَنْ  
يُغْرِمَ رَمَى الرَّجُلَ بِحَجَرٍ فِي وَفِيهِ قُرْعَةٌ هَ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ  
كَلِمَاتٍ لِيُغْرِمَ رَمَى فِي قَمِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْمِيهِمْ كَمَا كَانَ  
فَقُلْتُ مَا هَذَا أَفَقَالَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ أَجْلُ لِيُغْرِمَ

باب ۳۰۲ مَوْلَى الرَّبِّ يَقُولُهُ

تَعَالَىٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ  
وَرُدُّوهُمَا بَقِيَّةَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُمْ  
مُؤْمِنِينَ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْمِهِ  
مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتِغُوا فَلَئِمَّ  
رُءُوسُكُمْ أَلَكُمُ لَا تَطْلُبُونَّ وَلَا  
تُطْلَبُونَ وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَمُطْرَةٌ  
إِلَىٰ مِيسْرَةٍ وَآنَ نَصَدَّ قَدْ أَخِيرَ لَكُمْ  
إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ وَاتَّقُوا يَوْمَ مَا  
تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ  
نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ آخِرُ آيَةٍ  
نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک خون کی ندی پر دیکھا کہ ایک مرد کھڑا ہے پتھر سامنے ہیں اور  
 نہر میں بھی ایک شخص ہے جو شخص ندی میں ہے وہ ندی سے نکلنے لگا تو  
 کنارے والے نے اس کے منہ پر پتھر مارا وہ جہاں سے چلا تھا وہیں واپس چلا گیا  
 اس طرح ہر مرتبہ جب وہ شخص نکلنے کی کوشش کرتا کنارے والا اس کے منہ پر پتھر  
 مارا تا وہ جہاں تھا وہیں پلٹ جاتا میں نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں  
 نے کہا جو شخص نہر میں کھڑا ہے وہ سود خوار ہے۔

**باب** سود کھانے والے پر گناہ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ  
وَعَلَیْکُمْ السَّلَامُ

اور جو سود لوگوں پر رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے تو خدا اور رسول سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ اگر سود دے کر نہ ہوتو اپنی اصل رسم لے لو۔ نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ اور نہ تم کو کوئی نقصان پہنچے گا اگر قرضدار تنگ دست ہو تو جب تک وہ فراخ دست نہ ہو کہرو یہ بہت ہی اچھا ہے اگر تم سمجھو۔ نیز اس دن جس کو اس کے اعمال کا ٹھیک ٹھیک بدلہ ملے گا اور کسی

الحمد للہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سیسے آفرنازل ہوئی ہے

**۱۔** میں نے نہیں دیکھا وہی ہے جو دوسری داستانوں میں ہے، وہی شرط الہیہ یعنی ہرگز نہ نکالے اس شخص جس کے سامنے جھک سکتے ہیں بعضی ادا تیار ہیں علی وسطا انہیں یہ بغیر اڈے کے قہر قابل شیعین بنوگرا یعنی ایک رٹ لڑنے پر بھیج دیں ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء کو یہ حدیث کتاب الخائنوں میں تفصیل کے ساتھ نقل کی گئی ہے اس حدیث میں ادراکی حدیث میں کاتب اور گواہ کی بنا پر گواہ نہیں جیسے کاتب کا جواب میں ذکر ہے تو شاید امام بخاری نے کاتب اور گواہ کو سو خود غور میں قیاس کیا یا اس روایت کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے جاری کرنے سے نکالا اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ





سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَا يُخْتَلَىٰ خَلَاهَا وَلَا يُعْصَدُ  
شَعْرُهَا وَلَا يُنْفَرُ صِيدُهَا وَلَا يُلْقَطُ لُقَطَتُهَا  
إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
إِلَّا ذُخْرًا لِّصَافِيَةٍ وَلِسْفِيٍّ بَيِّنَةٍ فَقَالَ  
إِلَّا ذُخْرًا فَقَالَ عِكْرِمَةُ هَلْ تَدْرِي مَا يُنْفَرُ  
صِيدُهَا هُوَ أَنْ تُنْفِيَهُ مِنَ الظِّلِّ وَتَنْزِلَ لَهَا  
قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ لِّصَافِيَةٍ وَبَيِّنَةٍ

ہوا۔ نہ وہاں کی گھاس کاٹی جائے نہ وہاں کا درخت تراشا جائے نہ وہاں  
کا شکار بھگایا جائے۔ نہ وہاں کی پٹری چیز اٹھائی جائے۔ البتہ شناخت  
کرنے والا (اٹھا سکتا ہے تاکہ مالک کو دے) یہ سن کر حضرت عباسؓ  
نے عرض کیا۔ البتہ اذخر کی ہمارے سناروں اور مسکانوں کی چھتوں کے  
لئے اجازت دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا اذخر کی اجازت ہے۔

عکرمہ نے خالد سے کہا شکار بھگانے کا مطلب آپ سمجھتے ہیں  
کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ خود جگہ لینے کے لئے اسے سائے سے ہٹا دیا جائے۔  
(یہ بھی ناجائز ہے۔ عبد الوہاب نے خالد سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہیں) حضرت عباسؓ  
کی عرض کے الفاظ (امام بخاری نے ان احادیث سے پیشہ زرگری کی حلت ثابت کی ہے۔

### باب ۳۰ ذکر القدر والحلال

۱۹۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ  
مُسْرُوقٍ عَنْ خُبَابٍ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي نَجَاهِلِيَّةٍ  
وَكَانَ لِي عَلَى النَّاسِ بَنٌ وَأَبْنَاءٌ دِينَ قَانِيَّةٍ انْقَامَاهُ  
قَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تُكْفِرَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ لَا أَكْفُرُ حَتَّى يَمِيتَكَ اللَّهُ ثُمَّ تَبِعْتُ قَالَ وَخَجِي  
حَتَّى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ فَمَا لَوْ لَمْ يَأْتِ أَفَاقُصُوكَ  
فَأَزَلْتُ أَفَرَعَيْتَ الَّذِي كَفَرْنَا بِأَيْتِنَا وَقَالَ لَوْ تَلَيْتَ  
مَا لَوْ لَمْ يَأْتِ أَفَاقُصُوكَ الْعَيْبُ أَمْرًا تَخَذَ عِنْدَ  
الرَّحْمَنِ عَهْدًا -

### باب ۳۱ لوطیوں کا بیان

(از محمد بن بشیر از ابن عدی از شعبہ از سلیمان از ابی القاسم از مسروق از خباب)  
حضرت خباب کہتے ہیں میں زمانہ جاہلیت میں لوطیوں کا کام کرتا تھا  
عاص بن وائل پر میرا کچھ قرض تھا میں نے اس سے تقاضا کیا اس نے کہا  
میں تیرا قرض اس وقت تک ادا نہ کروں گا جب تک تو دین محمدی کا انکار  
نہیں کرتا۔ میں نے اسے جواب دیا چاہے تو میری جائے میں آنحضرتؐ  
کے دین کا انکار نہیں کر سکتا بلکہ تو میرے بعد جب زندہ کیا جائے گا اس وقت تک بھی  
میں انکار نہیں کر سکتا وہ لوطا تو اچھا ہیں مگر زندہ کیا جاؤں گا مجھے مال ملے گا اولاد ہوگی  
اس وقت تیرا قرض ادا کروں گا تب یہ آیت نازل ہوئی اَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِالْآيَةِ  
رَبِّهِ نَزَّلْنَا نِسْمًا فَرَأَيْنَاهَا أَكْثَارًا كَذِبًا  
میں نے کہا وہ غیب سے مطلع ہو یا اللہ سے اس نے کوئی عہد لیا ہے۔

### باب ۳۲ ذکر الخیال

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ سَمْعَ

دا از عبد اللہ بن یوسف از امام مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی  
طلحہ حضرت انس بن مالک فرماتے تھے ایک درزی آنحضرتؐ سے

۱۔ میں ہمارے چھتوں کے عبد الوہاب کی روایت میں قبروں کا ذکر ہے لوگ اذخر قبروں میں ڈالتے اور بچتے بھی اس سے پہلے وہ ایک خوشبودار گھاس ہوتی ہے عبد الوہاب کی روایت  
کو رد امام بخاری نے صحیح میں نکالا ۱۲۱۱ منہ ۱۲۔ خباب بن ارت مشہور صحابی تھے وہ لوطی کا پیشہ آنحضرتؐ سے لے کر زمانہ میں کرتے تھے۔ آپ کا ان کا مال معلوم ہوا تھا اس سے یہ  
نکل کر لاری کا پیشہ کرنا درست ہے ۱۲ منہ۔

أَسَىٰ بِنِ مَالِكٍ لَا يَقُولُ إِلَّا حَيًّا طَاعًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطَعَامَ صَعَةٍ قَالَ أَسَىٰ بِنِ مَالِكٍ فَذَهَبَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكِ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرَّادًا مَرَقًا فِيهِ دَبَّاءٌ وَقَدْ يَدُّ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدَّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَدَلْ أَحَدًا مِنَ الدَّبَّاءِ مِنْ كَيْدٍ مِثْلِي -

### باب ۳۰ ذِكْرُ النَّسَاجِ

۱۹۶۵ - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَتْ أَتَدْرِيْنَ مَا الْبُرْدَةُ فَقِيلَ لَهَا نَعَمْ هِيَ الثَّمَلَةُ مَسْنُوءَةٌ فِي حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي نَسِجْتُ هَذِهِ بِيَدِي أَكْسُوْهَا مَا حَادَ مَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاَجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْهَا إِذَا رَأَتْهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْسُوْهَا فَقَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَقَوَّاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْنَاهَا إِيَّاهُ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يُدْرَسُ ثَمَلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللَّهِ مَا سَأَلْنَاهُ إِلَّا لِيَكُونَ كَفًى يَوْمَ مَوْتٍ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كُنْهًا -

### باب ۳۱ التَّجَارِ

علیہ السلام کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو مدعو کیا حضرت انس بن مالک نے فرماتے تھے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا اس نے آپ کے سامنے روٹی رکھی نیز کدو کا شوربا اور بھنا ہوا گوشت میں نے دیکھا آپ پیالہ کے کناروں سے کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتے تھے اس دن سے میں برابر کدو کھانا پسند کرتا ہوں (درزی کا پیشہ جائز ثابت ہوا۔)

### باب ۳۲ جولا ہے کا بیان

(انجیلین بن بکر از یعقوب بن عبد الرحمن از ابو حازم) سہیل بن سعد نے کہا ایک عورت بُرد لے کر آئی۔ اور اسے ابو حازم تمہیں معلوم ہے بردہ کیا ہے؟ کہا حاشیہ دار چادر کو کہتے ہیں بغضیکہ اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خاص آپ کو پہننے کے لیے اپنے ہاتھ سے بنی ہے۔ آپ کو اس وقت چادر کی ضرورت تھی۔ لہذا لے لی۔ آپ باہر چلے پاس تشریف لائے تو وہی آپ کی تہ بند تھی۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ چادر تو مجھے عنایت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا اچھا تھوڑی دیر آپ مجلس میں بیٹھے رہے پھر اندر جا کر اس کو تہ کر کے اس شخص کو بھیج دی لوگوں نے اس سے کہا تم نے یہ اچھا نہیں کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چادر مانگی۔ تم جانتے ہو کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے۔ وہ بولا بخدا میں نے یہ چادر اس لیے مانگی کہ مرے وقت اس کا کفن بناؤں۔ سہیل کہتے ہیں وہی چادر اس صحابی کے کفن کے لیے استعمال ہوئی۔

### باب ۳۳ برصی کا بیان

اے کہو! کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برص کا کدو تھا کہ نہایت عمدہ ترکاری ہے یعنی لبا کدو سرد تر اور دافعی و خفیان و دافع حرارت و خشکی بدن اور دفع بواسیری کو دفع کرتا ہے۔ پیٹھ کی بھیڑی خاصیت ہے کہ کدو کا کھانا دوا کوئی کام نہیں ہے کہ اس کی بیروی لازم ہو مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس کو مقتضی ہے کہ ہر مسلمان کو دوسرے رغبت رکھے جیسے انہوں نے کیا اس ۱۲ منہ اس عورت کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ۱۲ منہ وہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے ۱۲ منہ ۱۲ منہ یہ حدیث اوپر کتاب ابن خزیمہ میں گذر چکی ہے۔ یہاں امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ جس طرح یہ کدو کھانا درست ہے ۱۲ منہ

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَى رَجُلًا إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَيْسًا لَوْ أَنَّهُ عَنِ الْمُنْبِرِ فَقَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُلَانِيَةِ امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاها سَهْلًا أَنْ تُرَى غُلَامًا لِمَكِّ الْفَخَّارِ يَسْلُكُ فِي أَعْوَادٍ أَجْلِسَ عَلَيْهِمْ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَنِي يَعْمَلُهَا مِنْ طَوَقَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ فَجَلَسَ عَلَيْهَا۔

۱۹۶۷۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي عَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَإِنِّي غُلَامًا فَخَبَّارًا قَالَ إِنْ شِئْتِ قَالَ فَعَمِلْتُ لَهُ الْمُنَابِرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبَرِ الَّذِي صَنِعَ هُصَا حَتَّى الْخَلَّةُ الْيَتِيمُ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَأَنْزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا فَفَتَمَهَا لِأَبِيهِ فَعَمِلَتْ ثَوْبَيْنِ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَفَرَّتْ قَالَ بِحُكَّتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ۔

بَابُ شَرَاءِ الرِّمَاطِ وَالْحَوَاشِي

(از قتیبہ ابن سعید از عبد العزیز) ابو حازم کہتے ہیں کہ کئی لوگ سہل بن سعد سعیدی کے پاس آئے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کا حال پوچھنے لگے انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت نے فلاں عورت کے پاس سہل نے اس کا نام بتایا یہ کہلا بھیجا کہ وہ اپنے غلام بڑھی سے یہ کہے کہ وہ مجھے کچھ لکڑیاں ایسی تیار کر دے جن پر میں بیٹھ کر لوگوں کو وعظ کیا کروں اس عورت نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ یہ مقام غابہ کے چھاؤں سے ایک منبر تیار کرے چنانچہ وہ تیار کر لایا اور اس عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا آپ نے اسے مسجد میں رکھوا دیا اور اسی پر بیٹھ کر وعظ فرماتے تھے۔

(از خالد بن یحییٰ از عبد الواحد بن ابن ازدالدش) جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک انصاری عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپ کے لیے ایک ایسی چیز بنا دوں جس پر آپ (بوقت وعظ و خطبہ) بیٹھ جایا کریں، کیونکہ میرا ایک غلام بڑھی ہے آپ نے فرمایا اچھا تیری مرضی بہر حال اس نے منبر تیار کر دیا جب جمعہ کا دن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی پر بیٹھ جو تیار ہوا تھا اتنے میں وہ کھجور کی کڑی جس پر آپ (منبر بننے سے پہلے) سہارا لگا کر بیٹھا کرتے تھے آواز نکالنے لگا قریب ہی کی بچٹ جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سٹارتے اور اس کھجور کی کڑی کو اپنے سینہ سے لگایا اب وہ اس چھوٹے بچے کی طرح سٹکیاں بھرنے لگی جیسے چپ کرایا جاتا ہے آخر کار وہ خاموش ہو گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کڑی خطبہ سنا کرتی تھی اس لیے روٹی۔

باب امام یا بادشاہ کا اپنی ضرورت کی چیزیں

لہ غایا ایک مقام ہے مدینہ کے بلند جانب شام کی جانب و طوں جہاں کے ٹہرے ہے۔ دخت تھے ۱۲۷ھ میں یہ حدیث اور یکساں مجھے مل گئی ہے ۱۲۷ھ میں: ہم سلم نہیں ہوا البتہ غلام کا نام یا قوم یا قبیہ یا مومن یا عینا یا ابراہیم یا الکلب تھا بعضوں نے کہا یہ تمہاری نے بتایا تھا ۱۲۷ھ کہ آپ نے اس کو بھیج دیا اور منبر پر بیٹھ گئے سبحان اللہ ہم جس روح اور اودا کے اور اللہ کی محبت سب کرے۔ ہم از حدیث ائمتہ چہ ہر از تو گشت۔ یہ حدیث اور کتاب الحمد میں گذر چکی ہے ۱۲۷ھ

بِنَفْسِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اشْتَرَى لِنَفْسِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِنْ عُمَرَ  
وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: جَاءَ  
مُشْرِكٌ بِعَظْمٍ فَأَشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَأَشْتَرَى مِنْ  
جَابِرٍ بَعِيرًا -

۱۹۶۸- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو  
مُعْوِيَةَ حَدَّثَنَا الرَّاعِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسَدِ  
عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّكَ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِبَيْسَلَةٍ وَهَنَهُ دَرَاهِمُ  
**بَابُ** شُرَاءِ الدَّوَابِّ وَ  
الْخَيْْرِ وَذَا اشْتَرَى دَابَّةً أَوْ جَمَلًا  
وَهُوَ عَلَيْهِ هَلْ يُكُونُ ذَلِكَ قَبْضًا  
قَبْلَ أَنْ يُبْرَلَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ  
بُعْذِيهِ يَعْنِي جَمَلًا مَصْبُغًا -

جو سرکش ہے میرے لئے تخریج ڈال ہے۔

۱۹۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنَّكَ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَحْلِي وَأَعْيَا فَأَتَى  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَابِرُ فَقُلْتُ  
نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَبْطَأَ عَلَيَّ جَحْلِي وَأَعْيَا

خود خریدنا  
ابن عمر کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
عمرؓ سے ایک اونٹ خریدیا اور عبد الرحمن بن ابی بکرؓ نے  
کہا ایک مشرک بکریاں لے کر آیا آنحضرتؐ نے اس سے  
ایک بکری خریدی اور حضرت جابرؓ سے ایک اونٹ  
خریدنا۔

(از یوسف بن علی بن ابی الوساویہ از امش از ابراہیم از اسوی حضرت  
عائشہ فسر ماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی  
سے غلیہ ادھار خرید گیا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھ دی۔

**باب** چوپایوں، گدھوں کی خرید واری۔  
اگر کوئی شخص سواری کا جانور یا اونٹ خریدے  
اور بال یعنی بیچنے والا اس وقت اس پر سوار ہو تو اس کے  
اترنے سے پہلے خرید دار کا قبضہ مکمل ہو جائے گا یا نہیں  
حضرت ابن عمر فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اونٹ

(از محمد بن بشار از عبد الوہاب از عبد اللہ از وہب بن کیسان  
جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں میں ایک جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ تھا۔ میرا اونٹ چلتے چلتے (آہستہ) ٹھکا گیا اتنے میں آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا جابر! میں نے  
عرض کیا جی حضور! آپ نے دریافت فرمایا کیا حال ہے؟ میں نے عرض  
کیا یہ اونٹ نہیں چلتا ٹھک گیا ہے۔ لہذا بیچ رہ گیا آپ سواری سے

لے رہی یہ امر مت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ بادشاہ بھی ایک آدمی ہے اس کو بھی اس طرح ضرورتیں ہوتی ہیں جیسی انسان کو ہوتی ہیں اپنا سدا آپ بائبل سے خریدنا اور خود ہی اس  
کا مال لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر اپنا مال دینا وہ مردود و شقی ہے شریعت الدین والا مردود ۱۲۰ھ اس کو خود امام بخاری کے کتاب البی  
ع میں اصل کیا ۱۲۰ھ اس کو امام بخاری کے کتاب البیوع میں اصل کیا ۱۲۰ھ یہ حدیث آگے موصول ذکر ہوگی ۱۲۰ھ امام بخاری نے کتاب البیوع میں اس کو اصل کیا ۱۲۰ھ

فَقَعْلَتْ فَذَلِكُنَّ فَجَعِلْنَاهُنَّ مُنْجَيْنَ ثُمَّ قَالَ ذَكَرْتُكُمْ  
فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكْفَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ تَزَوَّجْتُ فَلْتُ نَعَمْ قَالَ بَكَرًا أَمْ ثَنِيًا  
فُلْتُ بَلْ ثَنِيًا قَالَ أَلَا جَارِيَةً تَتَكَبَّهَانِ وَلَا يَمْلِكُ خُلْتُ  
لَا لِيِ الْآخَوَاتِ فَاجْتَبَيْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً  
تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْسُطُهُنَّ وَتَقُومَ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَمَا  
إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَئِيسَ الْكَئِيسَ ثُمَّ  
قَالَ أَتَبْدِيعُ جَمْلَكَ فَلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي  
بِأَوْقِيَةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ قَبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْعَدَاةِ فَجَعَلْنَا الْمَيْمَنَ  
فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ الْآنَ قَدِمْتُ  
فَلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعِ جَمْلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ  
رَكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَأَمَرَ بِلَا لَأَنْتِ  
يَزِينَ لَهُ أَوْقِيَةٌ فَوَزَنَ لِي بِلَالٍ فَارْتَحَمَ فِي الْمِيزَانِ  
فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى وَلَّيْتُ فَقَالَ ادْعُ لِي جَارِيَةً  
الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمْدَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ  
مِنْهُ قَالَ خُذْ جَمْلَكَ وَلَاكِ ثَمْنُهُ -

**بَابُ الْأَمْوَاقِ الَّتِي كَانَتْ  
فِي الْحَاجَةِ لِكَيْ تَبْعَرَ بِهَا النَّاسُ  
فِي الْإِسْلَامِ**

**باب** زمان جاہلیت کے بازاروں میں خرید و  
فروخت کا درست ہونا۔ وہاں اسلام کے زمانہ میں بھی  
لوگ خرید و فروخت کرتے رہے۔

۱۔ مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ عبداللہ نے کہا کہ میرے باپ شہید ہوئے اور انہیں میری بچھڑ گئی تھی میں نے یہ پناہ نہیں کیا کہ ایک جوڑ زنی کی طرح کروں (یعنی وہ بچھڑ  
کے ساتھ کھیل کر دیتی رہے بلکہ میں نے یہ مناسب سمجھا کہ ایک خیمہ عمر والی شوہر ویدہ عورت کروں جو ان لوگوں کو بٹھالے ۱۲ منہ ۱۳ منہ بک کی دونوں حدیثوں میں کہیں گے کہ  
ذکر نہیں ہے جس کا بیان ترجمہ میں ہے اور شاید امام بخاری نے گدھے کو اونٹ پر قیاس کیا دونوں چوپالے اور سواری کے جانوروں میں دوسری روایت میں ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے جیسے وقت، بشرط کر لی کہ میرے بچھڑے میں اس پستوا پر ہوں گا۔ امام احمد میں مذکور  
اس کو جائز نہیں رکھا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اس کتاب میں جگہ میں کے قریب بیان کیا ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ امام بخاری نے گدھے کو اونٹ پر قیاس کیا کیونکہ دونوں سواریاں ہیں  
حضرت جابر سوار ہو گئے جبکہ سودا جو کچھ کا تھا اس کا تبادلہ ہوا۔



۱۹۷۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُمَاةٌ وَهَجَّةٌ وَذُو النِّجَارِ اسْوَأَ قَافِي النِّجَارِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الرَّسَدُ قَامَتُوا مِنَ الْبِقَارَةِ فِيهَا قَافَا نَزَلَ اللَّهُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَا۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان الثموری) ابن عباس فرماتے ہیں عکاظ مجنہ اور ذوالنجر زمانہ جاہلیت کے بازار تھے۔ اسلام کے زمانہ میں لوگوں نے وہاں تجارت کرنا گناہ سمجھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا اَفْضَلًا مِنْ رِبِّکُمْ موسم حج میں تم پر تجارت کرنے میں (جاہلیت کے بازاروں میں) کوئی گناہ نہیں) البقرہ ۱۹۸، ابن عباس نے فی مواسم

الحج بھی آیت کا حصہ مانا ہے۔ اور اس طرح ان کی قرات میں ہے۔

بَابُ اسْمَاءِ الْاِبِلِ لِهَيْبِهِ  
اَوَّلَا جَرَبٍ الْهَاتِمُ الْمُخَالِفُ الْقَصْدُ  
فِي كُلِّ شَيْءٍ۔

بَابُ بیماریا خارششی اونٹ کو خسرینا مائم  
اسے کہتے ہیں جو اعتدال سے بھل جائے۔

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُمَرُ كَانَ هَهُنَا رَجُلٌ اسْمُهُ نَوَاسٌ وَكَانَتْ عِنْدَكَ اِبِلٌ لَهُمْ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ فَاشْتَرَى تِلْكَ الْاِبِلَ مِنْ شَرِيكِ لَمْ يَخْبَأْ اِلَيْهِ شَرِيْكُهُ فَقَالَ بَعْتَا تِلْكَ الْاِبِلَ فَقَالَ مِمَّنْ بَعْتَهَا قَالَ مِنْ شَيْءٍ كَذَا اَوْ كَذَا فَقَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ وَاللَّهِ ابْنُ عُمَرَ يَخْبَأُ فَقَالَ لَنْ شَرِيْكِي بَاعَكَ اِبِلًا هُمَا وَاَلَمْ يَعْرِفَا قَالَ فَاسْتَقَمَّا قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْتَاوِيهَا فَقَالَ دَعَاهَا رَضِيْنَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدُوٍّ لِي سَمِعَ سُفْيَانُ عُمَرَا۔

(از علی بن سفیان) عمرو کہتے ہیں یہاں نواس نامی ایک شخص تھا۔ اس کے پاس بیماریا اونٹ تھے۔ ابن عمر گئے۔ اس کے ایک کاروباری شریک سے یہ اونٹ خرید لئے۔ وہ نواس کے پاس گیا اور کہنے لگا۔ ہم نے خارششی اونٹ بیچ ڈالے۔ نواس نے کہا کس کے ہاتھ ۹ اس کاروباری سا بھی (شریک نے کہا۔ فلاں کل کے بزرگ تھے۔ اس نے کہا ارے وہ تو بخدا حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہیں۔ بہر حال نواس حضرت ابن عمرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ میرے ساتھی نے آپ کے ہاتھ بیماریا اونٹ بیچ دیئے۔ اور آپ کو ان کا عیب بیماری ظاہر نہ کیا۔ انہوں نے کہا۔ اچھا وہ اونٹ والے ہیں تاکہ لے جا۔ جب وہ ٹانگ کر لے جانے لگا۔ تو حضرت ابن عمرؓ نے فریاد اچھا ہنسنے دیئے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر راضی ہیں (لا عدوی) (تجوت

کوئی چیز نہیں) علی بن مدینی کہتے ہیں سفیان نے عمرو سے سنا ہے۔

بَابُ بَيْعِ السَّلَامَةِ وَالْفِتْنَةِ  
وَعِيَرَهَا وَكَرِهَ عِمْرَانُ بْنُ حَفْصٍ

بَابُ فتنہ و فساد اور عدم فساد کے زمانہ میں  
ہتھیاروں کی خرید و فروخت کیسی ہے عمران بن حفصؓ

لہ ان کلمات میں یہ الفاظ زیادہ ہیں فی موسم الحج جیسے امیر گندھکا اور جابلو و سعیدین جبیلو و مکمر و منصور بن حنظل اور قساده اور براء بن حمزہ اور ربیع بن النضر سے بھی ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ یہاں یہ اعتراض ہوا ہے کہ ہم بائع کی جمع ہے نہیں بلکہ ہم بیہا کی جمع ہے۔ مصانع والے نے یوں جواب دیا ہے کہ ہم بائع کی بھی جمع ہو سکتی ہے جیسے باذل کی جمع ہونے لاتی ہے پھر باکھریا کے کفر سے بدل دیا گیا جیسے بعض میں جو بیاض کی جمع ہے ہایم ایک بیماری ہے جو اونٹ کو ہوجاتی ہے اس کو پانی کا پوکا ہوجاتا ہے پتا ہی چلا جائے آخری پکڑن تا ہے ۱۲ منہ یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا جس کو عدوی کہتے ہیں حالانکہ حدیث میں خارششی اونٹ کا ذکر نہیں ہے مگر بائع بخاری نے خارشیت کو بھی عام کی بیماری پر قیاس کیا ۱۲ منہ۔

بَيْعَهُ فِي الْفَيْتَنَةِ -

۱۹۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَأَعْطَاهُ يُعْنَى دُرْعًا فَبَعَثَ الدَّرْعَ فَأَتَتْهُ بِهَا خَزَنَاتِي بَيْعِي سَلِمَةً فَإِنَّهُ لَا دَوْلَ قَالِ تَأْتَلُّهُ فِي لِسْلَامٍ -

بَابُ ۱۳۱۵ فِي الْعَطَارِ وَبَيْعِ الْمُسْكِ

۱۹۷۳- حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيلِ لِفَتَا حِرٍّ وَالْجَلِيلِ لِنِسَاءٍ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمُسْكِ وَكَذَا الْحَدَّادُ لَا يَعِدُّ مَكَ مِنْ صَاحِبِ الْمُسْكِ إِنَّمَا تَشْتَرِيهِ أَوْ تُجِدُّ رِيحَهُ وَكَذَا الْحَدَّادُ يُجَرِّقُ بَدَنَكَ أَوْ تُؤْتِيكَ أَوْ تُجِدُّ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً -

بَابُ ۱۳۱۶ ذِكْرُ الْحَمَامِ

۱۹۷۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ جَمُّ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ

زمانہ فساد میں مکروہ سمجھا ہے۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از یحییٰ بن سعید از ابن ابی خلیفہ، از ابو ہریرہ جو ابو قتادہ کے غلام ہیں) حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں ہم جنگ حنین کے سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے آپ نے مجھے ایک زرہ عطا کی۔ میں نے وہ بیچ کر بنی سلمہ کے علاقہ میں ایک باغ خریدا اور اور یہ پہلی جائیداد ہے جو اسلامی زمانہ میں میں نے حاصل کی۔

بَابُ عَطَارِ اور مشک فروشی کا بیان۔

داز موسیٰ بن اسماعیل از عبد الواحد از ابو بردہ بن عبد اللہ از ابو بردہ بن ابی موسیٰ (ابو موسیٰ اشجری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھے اور بُرے ہنشین کی مثال مشک اور لومار کی بھیجی کی طرح ہے عطار کے پاس جلنا فائدے سے خالی نہیں۔ یا مشک خریدو گے یا کم از کم مشک و عطر تو سونگھ لو گے۔ مگر لومار کی بھیجی تیرا بدن یا کپڑا جلا دے گی۔ یا کم از کم بد بو تو سونگھا ہی دے گی۔

بَابُ بچھنے لگانے والے کا بیان

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از حمید) انس بن مالک فرماتے ہیں ابو طیبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھنے لگائے۔ آپ نے اس کے لئے ایک صاع کھجور دینے کا حکم دیا۔ اور اس کے

۱۹۷۵- اس کو ابن عدی نے کہا میں اور طبری نے معجم کبریٰ میں اس کو مروی روایت کیا لیکن اس کا اسناد ضعیف ہے ۱۲۷۸ اس حدیث سے ترجمہ باب کا ایک جزو لینا جب فساد نہ ہو اس وقت جنگ سامان کا بیڑا درست نکلتا ہے کہوں گے کہ یہ حدیث بخاری کے سامان میں داخل ہے اب یہی بات کفر و فساد میں پھنساؤ تو یقیناً مکروہ نہ لکھا ہے جب ان لوگوں کے ہاتھ بچھنے وغیرہ میں ناحق پرہیز کر کے لے کر یا عانت ہے گناہ اور عصیت پر اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ البیاس جماعت کے ہاتھ جو بچھنا مکروہ نہیں ہے ۱۲۷۹ یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا جس کو عدوی کہتے ہیں حالانکہ حدیث میں اونٹ کا ذکر نہیں ہے مگر بیماری نے فاشت کو جس بیماری کی ہادی پر قیاس کیا ۱۲۸۰ بیماری یا لڑائی لڑنا یا دشمنی میں ملنے بیماری کی بیماری بھڑکتی ہوئی کیا اس کیلئے اجتہاد کو وسعت دی حقیقت یہ ہے کہ اجتہاد کرنے کے

لَا يَصَاحُ مِنْ قَوْمٍ وَلَا هَلَا أَنْ يَخْفَقُوا مِنْ خِوَالِهِمْ

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا سَدِّدُ بْنُ حُدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاخِلُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَالْوُكُوفُ حَرَامٌ أَلَمْ يُعْطِهِ

**بَابُ اسْتِجَارَةِ فِيمَا يُكْرَهُ**

**لُبْسِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ**

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا

أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ

أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَرِيرٌ أَوْ سَيْرَاءُ قَرَأَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ لِي

لَمْ أُرْسَلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا

خَلْقَ لَهُ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَسْتَعْرِجَ بِهَا نَعُوقَ

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ الْقِسْمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ

الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ مُرَقَّةً

فِيهَا نَمَاطٌ وَنِزْلَةٌ كَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى النَّبِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ

الْكُرْهِيَّةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى

رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ

الْمُرَقَّةِ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَ

مالکوں کو اس سے حصولِ تحوُّلِ الیا کر لیں۔ (ابو طیبہ غلام تھے)

(از مسند از خالد بن عبد اللہ از خالد از عکرمہ) ابن عباس فرماتے

ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لگوائے اور کچھ لگانے والے کو مزدوری

دی۔ اگر یہ کام حرام ہوتا تو مزدوری کیوں دیتے۔

**بَابُ** جن چیزوں کا پہننا مرد یا عورت کے

لئے مکروہ ہے، ان کی تحبارت کرنا

(از آدم از شعبہ از ابو بکر بن حفص از سالم بن عبد اللہ بن عمر بن

فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو ایک ریشمی جوڑایا

زرد و دھاری دار ریشمی جوڑا بھیجا۔ حضرت عمرؓ نے پہن لیا۔ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا۔ میں نے اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے

پہنو۔ اسے تو وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ میں نے

اس لئے بھیجا تھا کہ اسے بیچ کر اپنے کام میں لا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع از قاسم بن محمد) حضرت

عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (لا خود) انہوں نے ایک تکبیر خریدی۔

جس پر تصویریں تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو دروازے پر کھڑے

ہو گئے (اندیشہ نہ لائے) میں نے آپ کے چہرے پر نفرت کے آثار پائے میں

نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ اور اس کے رسول کے سامنے توبہ کرتی ہوں۔

میں نے کونسا گناہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ یہ تکبیر کیا ہے؟ میں نے عرض

کیا میں نے آپ کے بیٹھنے اور تکبیر لگانے کے لئے خریدا ہے۔ آپ نے فرمایا

جن لوگوں نے تصویریں بنائی ہیں وہ قیامت کے دن عذاب دیئے

جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا۔ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں، ان میں

سہ لہ یعنی ہر طرف لایا جواری اس سے لیا کرتے تھے۔ عرب میں مالک لوگ اپنے غلام کی لیاقت اور محنت کے لحاظ سے اس پر ایک شرح مقرر کر دیا کرتے کہ اتنا روز یا جتنے مہینے ہم کو دیا کرے آئی کہ  
خسار کہتے ہیں، منہ لہ بشرطیکہ دوسرا کوئی کرنا نہیں ہی اس سے فائدہ اٹھا سکے لیکن اس چیز کا بیچنا جس سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے درست نہیں ہے اور راجح قول یہ ہے۔ اب  
باب میں جو حدیث ہے اس میں ریشمی جوڑے کا ذکر ہے وہ مردوں کے لئے مکروہ ہے، عورتوں کے لئے مکروہ نہیں ہے۔ اعلیٰ لے اس پر اعتراض کیا اور جواب یہ ہے کہ مردوں کے لئے جو  
چیز مکروہ ہے اس کے بیچنے کا جواز حدیث سے نکلتا ہے تو عورتوں کے لئے جو مکروہ ہے اس کی بیچ کا جواز بھی اس پر قیاس کرنے سے نکل آیا یا یہ کہ ترجمہ باب میں کراہت سے  
عاکراہت مراد ہے تحریمی ہو یا تحریمی اور ریشمی کپڑے عورتوں کے لئے گویا حرام نہیں ہیں مگر تنزیہاً مکروہ ہیں ۳۱ منہ

روح بھی ڈالو۔ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ جس گھر میں سورتیں ہوں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

**باب** جس کا مال یعنی سودا ہے اسے قیمت بتانے کا زیادہ حق ہے۔

(از موسیٰ بن اسمعیل از عبد الوارث از ابو التیاح از حضرت انسؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بنی نجار! تم مجھ سے اپنے باغ کی قیمت لے لو۔ اس میں کھنڈ رکھتے اور کھجور کے درخت۔

**باب** بیع توڑ ڈالنے کا کب تک اختیار رہتا ہے۔

(از صدقہ از عبد الوہاب از یحییٰ از نافع از ابن عمرؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بائع اور مشتری دونوں کو اپنے معاملے میں اُس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں یا بیع میں خیار (اختیار فسخ) کی شرط ہو۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ جب کوئی ایسی چیز خریدتے جو ان کو پسند آتی تو بائع سے جدا ہو جاتے۔ (تاکہ کہیں بیع فسخ نہ ہو جائے)

(از حفص بن عمر از ہام از قتادہ از ابو الخلیل از عبد اللہ بن حارث از حکیم بن حزام) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بائع اور مشتری دونوں

تَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَبْعَدُونَ فَيَقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ۔  
**باب** ۱۸۱ صَاحِبِ السَّلْعَةِ أَحَقُّ بِالسُّؤْمِ۔

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِمَا رِطَاطُكُمْ وَفِيهِ خَبْرٌ وَتُخْلُ۔  
**باب** ۱۸۲ كَمْ يَجُوزُ الْخِيَارُ۔

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ الْمُتَبَايعِينَ يَا خِيَارِي فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَّفِقَا آذٍ يَكُونُ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ۔

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ

اس حدیث سے صاف یہ نکلتا ہے کہ جتنا دار کی موت بتانا مطلقاً حرام ہے فقہی ہو یا مجسم کس لئے کہ تکبیر یا قنوت میں بھی ہوتی تھیں اور باب کا مطلب پس حدیث سے اس طرح نکلتا ہے کہ باوجودیکہ آپ کے موت کا ذکر عورت اور مرد دونوں کے لئے کر دیا گیا ہے مگر اس لئے کہ حضرت عائشہؓ کو یہ حکم نہیں دیا کہ بیع کو فسخ کریں ۱۸۱ منہ ۱۸۱ یعنی رحمت کے فرشتے جو اپنی خوشی سے مومن کے پاس آتے جلتے رہتے ہیں باقی فرشتے خدا کے حکم سے آتے ہیں وہ تو ہر حال میں اور جگہ آئیں گے ۱۸۲ منہ ۱۸۲ یعنی مال کی قیمت وہ بیان کرے پھر خریدار جو چاہے کہ اس کا یہ طاعت نہیں کہ اس کا کرنا واجب ہے کہ کوئی اس کا اختیار نہ ہو ۱۸۲ منہ ۱۸۲ یہ حدیث اور کتب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے ۱۸۲ منہ ۱۸۲ بیع میں کسی طرح کے خیار ہوئے ہیں۔ ایک خیار المجلس یعنی جب تک بائع اور مشتری ایسی جگہ ہیں جہاں عقد ہو تو دونوں کو بیع کے فسخ کا اختیار رہتا ہے۔ دوسرے خیار الاشط یعنی مشتری میں دن کی شرط کو یہ یا اس ملک کی تیس خیار الارض یعنی مشتری نے بن دیکھے چیز خریدی ہو تو دیکھنے پر اس کو اختیار ہوتا ہے یا بیع قائم رہے یا فسخ کر ڈالے اس کے سوا اور کبھی خیال نہیں بن کو قسط لانے میں کیا ہے ۱۸۳ منہ ۱۸۳ یعنی بیع میں مشتری کو اختیار دے گا کہ وہ دونوں جدا ہو جائیں جنہوں نے اس کا بیع کیا ہے کہ بائع عقد یا ہولے کے بعد مشتری کو اختیار دے اور وہ یہ کہے کہ میں بیع کرتا ہوں تو اب اس کو فسخ کا اختیار نہ رہے گا دوسری مجلس میں بیع تھا ہے۔ اس کا ذکر کرتے آئے ۱۸۲ منہ ۱۸۲ یعنی مال سے جلدی چل دینے کا فسخ بیع کا اختیار نہ رہے۔ اس سے صاف نکلتا ہے کہ ہوا ہونے سے حدیث میں دونوں کا جواز ملتا ہے ۱۸۲ منہ۔

کو اختیار ہے (فخیع کا) جب تک وہ ایک دو سکر سے جدا نہ ہوں۔

احمد نے بحوالہ بہترین راشد، بہام، ابوالفتح روایت کیا ہے کہ میں ابوالخلیل کے پاس تھا جب عبداللہ بن حارث نے ان سے یہ حدیث بیان کی۔

**باب** اگر کوئی شخص بائع یا مشتری اختیار کی مدت معین نہ کرے، تو بیع جائز ہوگی یا نہیں؟

(از ابوالنعمان از حماد بن زید از ابیوب از نافع) ابن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ یا ایک طرف سے یوں نہ کہہ دے کہ تو اختیار کر لے (فخیع یا عقد) یا خود بیع میل اختیار کی شرط ہو۔

**باب** بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں۔

ابن عمر و شریح شعبی طاووس و ابن ابی ملیکہ کا یہی ہے۔

(از اسحاق از حبان از شعبہ از قتادہ از صالح ابوالخلیل از عبداللہ ابن حارث از حکیم بن حزام) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں۔ اگر دونوں سچ بولیں گے اور اصل حال بیان کر دیں گے تو ان کی بیع میں برکت ہوگی اگر جھوٹ بولیں گے اور اصل حال چھپائیں گے تو بیع کی برکت مٹ جائے گی۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از نافع از عبداللہ بن عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو ایک دوسرے

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَذَاكَ أَحَدُهُمَا حَتَّى يَبْهُرَ قَالَ قَالَ هَهُمَا مَذْكُورُ ذَلِكَ لِذِي الْبَيْعِ فَقَالَ كُنْتُ مَعَ الْخَلِيلِ لَمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بِهَذَا الْحَدِيثِ -

**باب** إِذَا أَلْمِزْتُمْ فِي الْخِيَارِ هَلْ يُجُوزُ الْبَيْعُ -

۱۹۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا هَمْدَانُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَقُولَ أَحَدُهُمَا لِمَا جَاءَ اخْتَرَدُ رَبِّيَا قَالَ أَوْ يَكُونُ بَيْعٌ خِيَارًا -

**باب** الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَمُحَمَّدٌ وَالشَّعْبِيُّ وَطَاوُسٌ وَابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ -

۱۹۸۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا حَبَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ أَخْبَرَنِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَعْتُ حَكِيمُ بْنُ حَزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ مَدَّ أَحَدُهُمَا يَدَهُ لِيَسْأَلَ بَعْضَهُمَا عَنْ بَعْضِهِمَا إِنْ كُنَّ يَابَا لَمْ تَمُحُصْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا -

۱۹۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ

لہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے شافعیہ و زہریہ کے نزدیک خیار اللہ کی مدت تین دن سے زیادہ نہیں ہو سکتی اگر اس سے نائد مدت ٹھہرے یا کوئی مدت معین نہ ہو تو بیع باطل ہو جاتا ہے اور امام احمد و اسحاق کا یہ مذہب ہے کہ بین بائع و مشتری مدت ٹھہرائے اتنی مدت تک اختیار ہے گا اور جو کوئی مدت معین نہ ہو تو ہمیشہ اختیار ہے گا اور داؤد بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ خیار کی شرط باطل ہوگی اور بیع لازم ہوگی ۱۲ منہ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ  
مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ

**بَابُ إِذَا اخْتَارَ أَحَدُهُمَا**

صَاحِبَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجِبَ الْبَيْعُ

۱۹۸۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَمَكَلَّ وَاحِدٌ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ

مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يَخْتَارُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ

فَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجِبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ

الْبَيْعِ يَبَايَعَانِ وَلَا يَتَرَفَعُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا بِالْبَيْعِ فَقَدْ وَجِبَ

**بَابُ إِذَا كَانَ الْبَائِعُ**

بِالْخِيَارِ هَلْ يُمُوزُّ الْبَيْعُ

۱۹۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيْعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا

حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ

۱۹۸۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِرَاقٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ هَمَّامٌ

وَجَدْتُ فِي كِتَابِي يَخْتَارُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مَدَّ قَاوُ

بَيْنَهُمَا بَوْرُكُ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَلَنْ كُنَّا وَكُنَّا

کے مقابل اختیار ہے دونوں کو جب تک جدا نہ ہوں البتہ بیع خیار میں اپنی  
بائع بیع کے بعد مشتری کو اختیار ہے اور کہے میں بیع کو نافذ کرتا ہوں۔

**باب** جب بائع یا مشتری دوسرے کو بیع کے بعد

اختیار ہے اور وہ بیع پسند کرے تو بیع لازم ہو گئی۔

(از قتیبہ از لیث از ابن عمر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جب دو آدمی بیع کا معاملہ کریں گے تو جب تک جدا نہ ہوں۔ اور اکٹھے رہیں۔

اور ایک دوسرے کو اختیار فرم نہ دیں۔ پھر دونوں بیع کو مناسب سمجھیں تو بیع

لازم ہو جاتی ہے۔ اگر بیع کے بعد جدا ہو جائیں۔ اور بیع کا معاملہ قائم ہو تو بھی بیع

لازم ہو جاتی ہے۔

**باب** اگر بائع اپنے لیے اختیار کی شرط کرے

تب بھی بیع جائز ہے۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از عبد اللہ بن دینار از ابن عمر) آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بائع اور مشتری کے درمیان بیع لازم نہیں

ہوئی جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں سوائے اس بیع کے جس میں مشتری

کو بیع کے بعد اختیار دیا گیا ہو۔

(از اسحاق از حبان از ہمام از قتادہ از ابو الخلیل از عبد اللہ بن

حارث از حکیم بن تزام) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تک

(جلس بیع) سے جدا نہ ہو جائیں۔ بیع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے۔

ہمام راوی کہتے ہیں۔ میں نے اپنی کتاب میں بخاری (بخاری بخاری) میں

بار لکھا ہوا پایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اگر وہ بیع میں

صداقت اور وضاحت عیب وغیرہ سے کام لیں گے تو بیع میں برکت

ہے میں جہاں معاملہ ہوا ہے وہاں سے مکہ نہ جائیں۔ اگر وہیں رہیں یا دونوں آپ ساتھ لڑ کر منزلوں پہنچے وہیں تو اختیار ہو گا گو تین دن سے زیادہ مدت گزر جائے ۱۲ منہ قطاری

کے اکثر علماء نے البایع اختیار کرے ہی نہیں اور نووی نے کہا اس کی توجہ پر اتفاق ہے اور شافعی نے بھی کالیقین کیا ہے بعضوں نے یہی کہے ہیں مگر اس بیع میں جس میں اختیار کی

شرط ہو یعنی وہاں سے جدا نہ ہوں یا بیع کی مدت مقررہ تک اختیار ہے ۱۲ منہ یہ باب لا کر لا کر بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو کہتے ہیں خیار الشوط قطع مشتری

ہی کو کرنا جائز ہے بائع کو درست نہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ اور یہی روایت میں جو ہمام نے اپنی لکھی ہے کہ وہ بیع کے ہاں کہتے ہیں میں نے اپنی کتاب میں جو اس

حدیث کو دیکھا تو بخاری نے رکالہ لفظ میں بار لکھا ہوا یا یا بعض نے نسخوں میں بخاری کے بدل بخاری سے ۱۲ منہ

۱۲ منہ ۱۳ منہ اور یہی روایت میں جو ہمام نے اپنی لکھی ہے کہ وہ بیع کے ہاں کہتے ہیں میں نے اپنی کتاب میں جو اس

حدیث کو دیکھا تو بخاری نے رکالہ لفظ میں بار لکھا ہوا یا یا بعض نے نسخوں میں بخاری کے بدل بخاری سے ۱۲ منہ

۱۲ منہ ۱۳ منہ اور یہی روایت میں جو ہمام نے اپنی لکھی ہے کہ وہ بیع کے ہاں کہتے ہیں میں نے اپنی کتاب میں جو اس

فَعَلِمَ أَنَّ يَرْجِعَ بَيْعًا وَفَعَلْنَا بِرُكْنَيْهَا بَيْعًا مِمَّا أَلَّ  
وَحَدَّثَنَا هَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْتَيْمِزَةِ أَنَّهُ سَمِعَ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ  
حَكِيمِ بْنِ حِرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

**بَابُ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا  
فَوَهَبَ مِنْ سَاعَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا  
وَلَمْ يُتَكِرِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْمَشَارِئِ أَوْ  
اشْتَرَى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ وَتَالَ  
طَاءُوسٌ فَمِنْ كَيْشَاتِ السَّلْعَةِ عَلَى  
الرِّضَاءِ بَاعَهَا وَجَبَتْ لَهُ وَلَوْ لَمْ  
لَهُ وَقَالَ الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حُمَرَ عَنْ قَالَ كُنَّا  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى بَكْرِ لَصِغٍ لِعُمَرَ  
فَكَانَ يُغْلِبُنِي فَيَتَقَدَّمُ أَحَامًا الْقَوْمِ  
فَيَزْجُرُهُ عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ  
فَيَزْجُرُهُ عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بَعْنِيهِ قَالَ هُوَ  
لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَعْنِيهِ فَبَاكَهُ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

ہوگی۔ اگر جھوٹ بولیں گے اور عجیب چمپائیں گے (تو کچھ دیر کے لیے) نفع کما  
لیں گے۔ مگر برکت نہ ہوگی۔ جہان بن ہلال کہتے ہیں۔ ہم سے ہمام نے بیان  
کیا بحوالہ ابوالتیمار از عبد اللہ بن حارث از حکیم بن حرام از آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم۔

**باب اگر کوئی شخص کوئی چیز خریدے اور اسی وقت  
بہت کر دے۔ مجلس بیع سے جدا بھی نہ ہوا ہو اور بائع مشتری پر اعتراض  
نہ کرے یا ایک غلام خریدے اور (جدا ہونے سے پہلے)  
آزاد کر دے۔ طاؤس کہتے ہیں۔ جو شخص رضا مندی سے سامان  
خریدے پھر اسے بیچ دے تو بیع لازم ہو جائے گی اور نفع خریدہ  
کو بھی ملے گا جمہوری کہتے ہیں ہمیں سفیان بن عیینہ بحوالہ عمرو بن  
دینار ابن عمرو فرماتے ہیں۔ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ میں حضرت عمر کے ایک  
تندہ جوان اونٹ پر سوار تھا۔ وہ بڑی جلدی سے مجھ لے کر  
آگے بڑھ جاتا۔ حضرت عمرؓ جھڑکتے اور پیچھے کر دیتے  
آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ  
فرمایا یہ میرے ہاتھ بیچ کر دے۔ انہوں نے عرض کیا۔ یہ  
آپ کا مفت ملکیت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا انہیں قیمت لے  
اور بیچ کر۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے آپ کے ہاتھ اس کا  
سو دا کر دیا۔ آنحضرت نے فرمایا عبد اللہ! (ابن عمر) یہ  
اونٹ تو لے لے اور جو رہا ہے وہ کر۔**

۱۔ ان دونوں صورتوں میں اب بائع کو بیع کا اعتبار نہ رہے گا کیونکہ اس نے مشتری کے تصرف پر اعتراض نہ کیا بلکہ سکوت کیا اب اس کی حدیث میں صرف یہ مذکور ہے مگر احادیث  
کو بہت پر قیاس کیا دونوں تبرع کی قسم میں سے ہیں اب داس باب کے لائن سے انا کہ بخاری کی غرض یہ ہے کہ اب اس کی حدیث سے کیا رجحان اس کاغذ نہیں ہوتی میں کا ثبوت اور اس کی حدیث  
سے ہو چکا ہے کیونکہ یہ خیال اس واسطے جائز نہ کہ مشتری نے تصرف کیا اور بائع نے سکوت کیا تو اس کا سکوت مطلق خیال ہو گیا بن ہلال نے کہا جو لوگ کہتے ہیں کہ بغیر تصرف  
ابلاں کے بیع پوری نہیں ہوتی وہ مشتری کا تصرف قبل از تصرف جائز نہیں رکھتے اور یہ حدیث ان پر محبت ہے اب رہا قبضہ سے پہلے بیع کرنا تو شائع ہے اور بیع کے نزدیک سے طلاقا درست  
نہیں اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک یہ مقول کی بیع درست نہیں غیر مقول کی درست ہے اور امام احمد بن حنبل و داؤد ثانی اور حاکم  
نقل کرکے ہیں ان کا قبضہ سے پہلے بیعنا درست نہیں باقی چیزوں کا درست ہے غلطی نے کہا حضرت عمرؓ کی حدیث تو ان صحیح حدیثوں کی مواظ نہیں جس سے خیال مجلس ثابت ہے  
ممکنہ احتمال ہے کہ عقیدہ بیع کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرؓ سے مقول دی دیکھ لے لے کے یا پیچھے گئے ہوں اس کے بعد یہ کیا ہو خدا اللہ اعلم ۱۲ منہ ۱۲ اس کو وسیع  
اس منہ اور عبد اللہ بن ابی اس نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ آپ نے حضرت عمرؓ سے وہ اونٹ لے کر اسی وقت عبد اللہ بن ابی اس کے ساتھ اس کے کو سہہ کر دیا اور حضرت عمرؓ نے

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ  
لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ تَصْنَعُ بِهِ شَيْئًا  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ قَالَ بَعْتُ مِنْ أُمِّهِ الْمُؤْمِنِينَ  
عُثْمَانَ مَالًا دِيَارًا وَأَدَى بِمَالٍ لَهُ حَبَابًا  
فَلَمَّا تَبَايَعْنَا رَجَعْتُ عَلَى عَقْبِي حَتَّى  
خَرَجْتُ مِنْ بَيْتِهِ خَشْيَةً أَنْ  
يُؤَادِنِي الْبَيْعَ وَكَانَتْ السَّنَةُ أَرْبَعَ  
الْمُسَابِعِينَ بِالْحَبَابِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ فَلَمَّا وَجَبَ بَيْعِي وَبَيْعُهُ رَأَيْتُ  
أَنِّي قَدْ عَقَلْتُهُ بِأَنِّي سَقَطْتُهِ إِلَّا أَنَّ  
تَمُودَ بَشَلَتْ لَيْلًا وَسَاقَهُ الْكَلْبُ

بَشَلَتْ لَيْلًا -

باب ۱۳۵ مَا يَجُوزُ مِنَ الْبَيْعِ وَالْبَيْعِ

۱۹۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ  
رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مُخْدَمٌ  
فِي الْبَيْعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتُ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ -

امام بخاری کہتے ہیں کہ لیث نے بھو العبد الرحمن  
ابن خالد از ابن شہاب از سالم بن عبد اللہ کہنا  
کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا میں نے اپنی زمین جو وادی  
القری میں بیچی۔ امیر المؤمنین حضرت عثمان کے ہاتھ اس زمین کے  
بدلے بیچ ڈالی جو ان کی خیر میں تھی۔ جب عقد ہو چکا تو میں  
بیچے پلٹ کر ان کے گھر سے نکل گیا۔ اس خطرے سے کہ میں وہ  
بیع بھیڑ نہ لیں۔ اور شریعت کا قاعدہ یہ تھا کہ بائع اور مشتری  
کو (مخفی بیع کا) اختیار ہے۔ جب تک وہ جدا نہ ہوں عبد اللہ  
بن عمر کہتے ہیں، میں سمجھا کہ میں حضرت عثمان کو اس بیع میں  
نقصان دے آیا ہوں۔ کیونکہ میں نے انہیں دور دراز علاقہ  
شہود کی طرف دھکیل دیا۔ جو تین دن کے سفر کے برابر تھا  
اور انہوں نے مجھے مدینہ کی طرف تین دن کی مسافت  
سے قریب کر دیا۔

باب بیع میں دھوکہ دینا منع ہے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد اللہ بن دینار) عبد اللہ بن  
عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔  
لوگ اسے خرید و فروخت میں دھوکہ دے جاتے ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا تو معاملہ  
کرنے وقت یہ کہہ دیا کہ بیچ فریب اور دھوکے کا کام نہیں۔ مجھے دھوکہ نہ دو۔

۱۔ اس کا تمعیل نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳۵۰ ماوی القری ایک بی بی جو کہ کے قریب سکتے ہیں شہود کی قوم وہیں آباد تھی مدینہ سے چھ سات منزل پر ۱۲ منہ ۳۵۰ اس  
حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے قوطانی نے کہا مناسب یہ ہے کہ بائع اور مشتری کو اپنے ارادے سے جدا ہونا درست ہے یا بیع کا فسخ کرنا ۱۳ منہ ۳۵۰ بی بی  
کی روایت میں اتنا زادہ ہے اور تو جو چیز خریدے اس میں کچھ عین دن تک غنایہ ہو گا امام احمد نے اسی حدیث سے یہ حکم دیا ہے کہ اگر کسی شخص کو اسباب کی قیمت معلوم نہ ہو اور وہ تہائی قیمت  
زیادہ دے یا ایک سوس تو وہ اسباب بائع کو بھیڑ سکتا ہے اور صنفی اور شافعی نے اس کا انکار کیا ہے۔ یہ جان بن منقہ صنفی تھے جنگل حد میں شریک تھے ان کے سر میں زخم آیا تھا اس  
کی وجہ سے ان کی عقل میں فتور ہو گیا تھا ۱۳ منہ ۳۵۰ یہاں بیچکر کا منع اور سخت ہزاروں کے سنی میں آیا ہے کیونکہ لغت میں کراہت تاپسندیدگی کو کہتے ہیں۔ غیبی  
اصطلاح میں کراہت عمر کے حکم درج ہے۔ لغت میں کراہت عام ہے۔ حملہ بھی اطلاق و قس ہے اور حرام سے کم پو بھی اطلاق ہوتا ہے۔ ۱۲۔ عبد الرزاق۔



## باب بازاروں کا بیان

عبدالرحمان بن عوف کہتے ہیں۔ جب ہم مدینہ میں آئے تو پوچھا، یہاں کوئی بازار بھی ہے جس میں لوگ تجارت کرتے ہوں؟ کہا، بنی قینقاع کا بازار ہے۔ حضرت انس کہتے تھے، عبدالرحمان بن عوف نے کہا مجھ کو بازار بتاؤ اور حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ مجھے بازاروں میں لین دین اور مصروفیت

## باب ۳۱ ما ذکر فی الأسواق و

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قُلْتُ هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهَا تِجَارَةٌ قَالَ سُوقٌ قَيْنِقَاعَ وَقَالَ أَنَسُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ دُلُّوْنِي عَلَى السُّوقِ قَالَ عُمَرُ لَهَا فِي الصَّفَقِ بِأَسْوَاقٍ -

لے عوف اہل کر دیا۔

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقٍ عَنْ عَنَّا عَنْ أَبِي جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الْجَيْشُ الْكُفَّةَ فَإِذَا كَانُوا ابْنِيَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْشَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُخْشَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْشَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يَبْعَتُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ -

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةٌ أَحَدَكُمْ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَواتِهِ فِي سُوقِهِ وَبَيْتِهِ بَضْعًا وَعَشْرِينَ دَرَجَةً وَقَدْ لَكَ بِاللهِ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّؤِ ثُمَّ آتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَا يَهْتَفِئُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهَا

از محمد بن صباح از اسماعیل بن زکریا از محمد بن سوقة از نافع بن جبر ابن مطعم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (قیامت کے قریب) ایک لشکر کعبہ پر چڑھ آئے گا۔ جب وہ بیتہ (کھلے میدان) میں پہنچیں گے تو وہ اول سے آخر تک سب کے سب زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب لوگ یعنی اول سے آخر تک کیسے دھنس جائیں گے؟ ان میں تو بازار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی جنہیں ان کے اعمال سے نطق نہ ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا دھنسائے تو سب جائیں گے، لیکن قیامت میں ہر ایک کا عمل اور نیت کام آئیں گے۔ (اچوں کو ہزار ہوں کو سزا)۔

از قتیبہ از جبر بن صالح از ابوسریرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بازار یا گھر میں نماز پڑھنے سے بیس پر کئی درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ کیونکہ جب وہ چھی طرح وضو کر کے مسجد میں آتا ہے اور فقط نماز کا ارادہ کرتا ہے۔ اور نماز میں اسے اٹھایا جوتا ہے۔ تو وہ جو قدم اٹھاتا ہے، ہر قدم پر اس کا درجہ بلند ہوتا ہے۔ یا ایک گناہ مٹتا ہے۔ اور تم میں جو کوئی جب تک نماز کی جگہ پر ہوتا ہے جہاں اس نے نماز پڑھی تو فرشتے اس کے لیے دعا کرتے

۱۔ یہ حدیث ابو یوسف لا ذکر رکھی ہے ۱۲ منہ ۳۰ یہ بھی موصول لا ذکر رکھی ہے ۱۲ منہ ۳۰ مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ کا میدان اور ماوراء ۱۲ منہ ۳۰ یہیں سے ترجمہ باب کلتا ہے ۱۲ منہ ۳۰ یعنی قیامت میں جس کی نیت اچھی ہوگی وہ عذاب سے محفوظ رہے گا یہ معلوم ہوا دنیا میں نبیوں کے ساتھ اچھے چلن جاتے ہیں ۱۲ منہ ۳۰ ۲۔ سے ترجمہ باب کلتا ہے معلوم ہوا کہ بازار میں جانا درست ہے ۱۲ منہ

دَرَجَةً أَوْ حَطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ وَالْمَلَائِكَةُ تَصَلُّوْنَ عَلَىٰ حَدِّكُمْ مَا دَامَ فِي مَصَلَاةِ الَّذِي يَصَلُّوْنَ فِيهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فِيهِ وَقَالَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ اَصْلُوهُ تَحْبِسُهُ۔

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا أَدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَقْوَيْلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّبُوحِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَأَلْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَأَمَّا دَعَوْتُ هَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِأَسْمَى وَلَا تَكُنُوا بِكُنْيَةٍ۔

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إسماعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ دَعَارِجٍ بِالْبَقِيْعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَأَلْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمَّا أَعْنَيْكَ قَالَ سَمُّوا بِأَسْمَى وَلَا تَكُنُوا بِكُنْيَةٍ۔

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةِ التَّهَادُرِ لَا يَمْلِكُنِي وَلَا أَكَلَمُهُ حَتَّىٰ آتَى سُبُوحَ بَنِي قَلْبَقَامَ فَبَلَاسَ بِفَنَاءِ بَنِي قَاطِمَةَ فَقَالَ أَمَّا لَكُمْ أَمَّا لَكُمْ فَبَسَّسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تَلْبِسُهُ سَجَابًا أَوْ تَغْسِلُهُ

رہتے ہیں یا اللہ اس پر رحمت نازل کر، مہربانی کر جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے۔ یا کسی مسلمان کو نہ ستائے۔ نیز آپؐ نے فرمایا، تم میں وہ شخص بھی نماز میں ہی منہ منہ ہوتا ہے۔ جب تک نماز کے خیال میں رہے۔

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از حمید طویل از انس بن مالک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے اتنے میں ایک شخص نے آواز دی اے ابوالقاسم! آپ اس کی طرف توجہ ہوئے تو اس نے کہا میں نے آپ کو آواز نہیں دی۔ اس دوسرے شخص کو آواز دی ہے۔ تب آپؐ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

(از مالک بن اسماعیل از زہیر از حمید) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے بقیع میں آواز دی اے ابوالقاسم! آپؐ نے اس کی طرف دیکھا تو وہ کہنے لگا۔ میں نے آپؐ کو نہیں پکارا تھا۔ آپؐ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھا کرو، لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عبد اللہ بن ابی بَرْدٍ از نافع بن جبر بن مطعم) ابوہریرہ دوسری کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی وقت دن میں تشریف لائے۔ نہ آپؐ نے حجہ سے بات کی، نہ میں نے آپؐ سے سختی کہ آپؐ بنی قینقار کے بازار میں تشریف لائے۔ اور حضرت فاطمہ کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور پوچھا۔ بچہ یہاں ہے؟ بچہ یہاں ہے یعنی حضرت حسن (حسن) حضرت فاطمہ نے انہیں بخور دی دیر ہوگا۔ میرا خیال تھا شاید وہ امام حسن کو مار رہا ہو یہی ہیں۔ یا نہ ہاں ہی ہیں چنانچہ وہ دوڑنے ہوئے آئے

اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا۔ اس حدیث میں صاف مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بازار میں تھے اور ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے آپؐ کو آواز دیا تو آپؐ نے فرمایا میں نے آپؐ کو آواز نہیں دیا۔ اس حدیث سے ابوالقاسم کنیت رکھنا مذکور ہے مگر امام مالک نے اس کو جائز رکھا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ ممانعت خاص آپؐ کی زندگی کے وقت تک تھی ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس حدیث کی مناسبت سے چنانچہ شکل ہے۔ بعضوں نے کہا اس زمانہ میں بقیع میں بازار ہوا کرتا تھا علیؑ نے کہا اس کی دلیل بیان کرنا چاہیے میں کہتا ہوں دلیل یہ ہے کہ اہل روایت میں بازار کا لفظ صریحاً مذکور ہے اور ظاہر یہی ہے کہ یہاں تک کہ دو دو حدیثوں کے راوی انس ہی ہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی امام حسن رضی اللہ عنہ کو فوراً باہر نہیں بھیجا ذرا دیر کی اس سے حضرت ابوہریرہؓ کو سمجھ کر شاہدین کا بناؤ سننا ضروری ہی ۱۲ منہ

فَجَاءَ يَسْتَدُّ حَتَّى مَاتَ وَفَقْبَلَهُ وَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ  
وَاجِبَةً مِنْ يُوحَى قَالَ سَفِينُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي  
أَنَّهُ رَأَى نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَوْ تَرَاهُ بِرُكْعَةٍ -

۱۹۹۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
أَبُو قُحْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ  
أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الزُّكَّانِ عَلَى عَهْدِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعُثُ عَلَيْهِمْ مَنْ  
يَتَنَعَّمُ أَنْ يَكْبِدُ جَوْعَهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتَّى يَقْلُوهُ  
حَيْثُ يَبَاعُ الطَّعَامُ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ قَالَ  
نَحْنُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبَاعَ الطَّعَامُ  
إِذَا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ -

### بَابُ ۳۲ اِكْرَاهِيَةِ السَّخْرِ فِي السُّوقِ

۱۹۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا قَلْبُ  
حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَامِرٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ  
صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ  
قَالَ أَحَدُ النَّاسِ أَنَّهُ مَوْصُوفٌ فِي التَّوَرَةِ بِبَعْضِ  
صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ  
شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَاحِدًا اللَّهُمَّ إِنَّا  
عَبْدُكَ وَرُسُلُكَ سَمِعْنَاكَ التَّوْحِيدَ كَيْسَ يَقْظُ وَلَا  
عِلْظُ وَلَا تَحَابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا رَيْدَ فَعْمَ لِلْسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةِ  
وَلَكِنْ يَتَّقُونَ وَيُغْفِرُونَ لِمَنْ يَفْضِلُهُ اللَّهُ حَقَّ يَفْعِلُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا اور فرمایا یا اللہ  
اس سے محبت رکھ دو جو اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت رکھ دو سفیان کہتے ہیں عبد اللہ  
محبہ فرمادی کہ انہوں نے نافع بن جابر کو ترکی ایک رکعت پڑھتے ہوئے دیکھا۔

(ابراہیم بن منذر از ابو حمزہ از موسیٰ از نافع) ابن عمر بیان فرماتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ قافلہ سواروں سے جا کر غلہ خرید  
کرتے۔ آپ ایک شخص کو ان کے پاس بھیج دیتے کہ وہ اسی جگہ غلہ نہ بیچیں جب  
تک غلہ منڈی میں نہ لائیں۔ نافع کہتے ہیں، حضرت ابن عمرؓ نے میں بیان کیا کہ  
جب تک انارچ اپنے قبضہ میں پورے طور پر نہ آجائے۔ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اسے خرید کر اسے بیچنے سے منع فرمایا۔

### بَابُ ۳۳ بَازَارُ فِي غُلٍّ شَوْرٍ مِجَانًا مَكْرُوهٌ هُوَ -

(ابو محمد بن سنان از فلیح از ہلال) عطاء بن یسار کہتے ہیں، میں عبد اللہ  
ابن عمرو بن عاص سے ملا، میں نے ان سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا حال تو تورات میں مذکور ہے۔ وہ مجھ سے بیان کیجئے۔ انہوں نے کہا  
ہاں! بخدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض صفات تورات میں اسی طرح  
منقول ہیں جیسے قرآن شریف میں ہیں۔ اے پیغمبر ہم نے تجھے گواہ بنا کر بھیجا  
اور تو شہبیری دینے والا اور ڈرانے والا۔ امیوں کو بچانے والا۔ تو میرا  
مستد ہے۔ میرا پیغمبر ہے۔ میرا نام میں نے متوکل رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
زندہ تو ہیں نہ سگدل ہیں، نہ بازاروں میں شور و غل مچانے والا۔ برائی کا بدلہ برائی  
سے نہیں دیتا۔ بلکہ معاف کرتا ہے۔ اور بخش دیتا ہے۔ اور اس پیغمبر کو اس  
وقت تک نہ اٹھائے گا، جب تک بیڑی شریعت اس کی موت و زندگی میں

۱۔ اس روایت کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ علیؓ کا سامع نافع بن جابر سے حدیث میں ہونا جائز ہے ۱۲ من ۱۳ من ۱۴ من ۱۵ من ۱۶ من ۱۷ من ۱۸ من ۱۹ من ۲۰ من ۲۱ من ۲۲ من ۲۳ من ۲۴ من ۲۵ من ۲۶ من ۲۷ من ۲۸ من ۲۹ من ۳۰ من ۳۱ من ۳۲ من ۳۳ من ۳۴ من ۳۵ من ۳۶ من ۳۷ من ۳۸ من ۳۹ من ۴۰ من ۴۱ من ۴۲ من ۴۳ من ۴۴ من ۴۵ من ۴۶ من ۴۷ من ۴۸ من ۴۹ من ۵۰ من ۵۱ من ۵۲ من ۵۳ من ۵۴ من ۵۵ من ۵۶ من ۵۷ من ۵۸ من ۵۹ من ۶۰ من ۶۱ من ۶۲ من ۶۳ من ۶۴ من ۶۵ من ۶۶ من ۶۷ من ۶۸ من ۶۹ من ۷۰ من ۷۱ من ۷۲ من ۷۳ من ۷۴ من ۷۵ من ۷۶ من ۷۷ من ۷۸ من ۷۹ من ۸۰ من ۸۱ من ۸۲ من ۸۳ من ۸۴ من ۸۵ من ۸۶ من ۸۷ من ۸۸ من ۸۹ من ۹۰ من ۹۱ من ۹۲ من ۹۳ من ۹۴ من ۹۵ من ۹۶ من ۹۷ من ۹۸ من ۹۹ من ۱۰۰ من ۱۰۱ من ۱۰۲ من ۱۰۳ من ۱۰۴ من ۱۰۵ من ۱۰۶ من ۱۰۷ من ۱۰۸ من ۱۰۹ من ۱۱۰ من ۱۱۱ من ۱۱۲ من ۱۱۳ من ۱۱۴ من ۱۱۵ من ۱۱۶ من ۱۱۷ من ۱۱۸ من ۱۱۹ من ۱۲۰ من ۱۲۱ من ۱۲۲ من ۱۲۳ من ۱۲۴ من ۱۲۵ من ۱۲۶ من ۱۲۷ من ۱۲۸ من ۱۲۹ من ۱۳۰ من ۱۳۱ من ۱۳۲ من ۱۳۳ من ۱۳۴ من ۱۳۵ من ۱۳۶ من ۱۳۷ من ۱۳۸ من ۱۳۹ من ۱۴۰ من ۱۴۱ من ۱۴۲ من ۱۴۳ من ۱۴۴ من ۱۴۵ من ۱۴۶ من ۱۴۷ من ۱۴۸ من ۱۴۹ من ۱۵۰ من ۱۵۱ من ۱۵۲ من ۱۵۳ من ۱۵۴ من ۱۵۵ من ۱۵۶ من ۱۵۷ من ۱۵۸ من ۱۵۹ من ۱۶۰ من ۱۶۱ من ۱۶۲ من ۱۶۳ من ۱۶۴ من ۱۶۵ من ۱۶۶ من ۱۶۷ من ۱۶۸ من ۱۶۹ من ۱۷۰ من ۱۷۱ من ۱۷۲ من ۱۷۳ من ۱۷۴ من ۱۷۵ من ۱۷۶ من ۱۷۷ من ۱۷۸ من ۱۷۹ من ۱۸۰ من ۱۸۱ من ۱۸۲ من ۱۸۳ من ۱۸۴ من ۱۸۵ من ۱۸۶ من ۱۸۷ من ۱۸۸ من ۱۸۹ من ۱۹۰ من ۱۹۱ من ۱۹۲ من ۱۹۳ من ۱۹۴ من ۱۹۵ من ۱۹۶ من ۱۹۷ من ۱۹۸ من ۱۹۹ من ۲۰۰ من ۲۰۱ من ۲۰۲ من ۲۰۳ من ۲۰۴ من ۲۰۵ من ۲۰۶ من ۲۰۷ من ۲۰۸ من ۲۰۹ من ۲۱۰ من ۲۱۱ من ۲۱۲ من ۲۱۳ من ۲۱۴ من ۲۱۵ من ۲۱۶ من ۲۱۷ من ۲۱۸ من ۲۱۹ من ۲۲۰ من ۲۲۱ من ۲۲۲ من ۲۲۳ من ۲۲۴ من ۲۲۵ من ۲۲۶ من ۲۲۷ من ۲۲۸ من ۲۲۹ من ۲۳۰ من ۲۳۱ من ۲۳۲ من ۲۳۳ من ۲۳۴ من ۲۳۵ من ۲۳۶ من ۲۳۷ من ۲۳۸ من ۲۳۹ من ۲۴۰ من ۲۴۱ من ۲۴۲ من ۲۴۳ من ۲۴۴ من ۲۴۵ من ۲۴۶ من ۲۴۷ من ۲۴۸ من ۲۴۹ من ۲۵۰ من ۲۵۱ من ۲۵۲ من ۲۵۳ من ۲۵۴ من ۲۵۵ من ۲۵۶ من ۲۵۷ من ۲۵۸ من ۲۵۹ من ۲۶۰ من ۲۶۱ من ۲۶۲ من ۲۶۳ من ۲۶۴ من ۲۶۵ من ۲۶۶ من ۲۶۷ من ۲۶۸ من ۲۶۹ من ۲۷۰ من ۲۷۱ من ۲۷۲ من ۲۷۳ من ۲۷۴ من ۲۷۵ من ۲۷۶ من ۲۷۷ من ۲۷۸ من ۲۷۹ من ۲۸۰ من ۲۸۱ من ۲۸۲ من ۲۸۳ من ۲۸۴ من ۲۸۵ من ۲۸۶ من ۲۸۷ من ۲۸۸ من ۲۸۹ من ۲۹۰ من ۲۹۱ من ۲۹۲ من ۲۹۳ من ۲۹۴ من ۲۹۵ من ۲۹۶ من ۲۹۷ من ۲۹۸ من ۲۹۹ من ۳۰۰ من ۳۰۱ من ۳۰۲ من ۳۰۳ من ۳۰۴ من ۳۰۵ من ۳۰۶ من ۳۰۷ من ۳۰۸ من ۳۰۹ من ۳۱۰ من ۳۱۱ من ۳۱۲ من ۳۱۳ من ۳۱۴ من ۳۱۵ من ۳۱۶ من ۳۱۷ من ۳۱۸ من ۳۱۹ من ۳۲۰ من ۳۲۱ من ۳۲۲ من ۳۲۳ من ۳۲۴ من ۳۲۵ من ۳۲۶ من ۳۲۷ من ۳۲۸ من ۳۲۹ من ۳۳۰ من ۳۳۱ من ۳۳۲ من ۳۳۳ من ۳۳۴ من ۳۳۵ من ۳۳۶ من ۳۳۷ من ۳۳۸ من ۳۳۹ من ۳۴۰ من ۳۴۱ من ۳۴۲ من ۳۴۳ من ۳۴۴ من ۳۴۵ من ۳۴۶ من ۳۴۷ من ۳۴۸ من ۳۴۹ من ۳۵۰ من ۳۵۱ من ۳۵۲ من ۳۵۳ من ۳۵۴ من ۳۵۵ من ۳۵۶ من ۳۵۷ من ۳۵۸ من ۳۵۹ من ۳۶۰ من ۳۶۱ من ۳۶۲ من ۳۶۳ من ۳۶۴ من ۳۶۵ من ۳۶۶ من ۳۶۷ من ۳۶۸ من ۳۶۹ من ۳۷۰ من ۳۷۱ من ۳۷۲ من ۳۷۳ من ۳۷۴ من ۳۷۵ من ۳۷۶ من ۳۷۷ من ۳۷۸ من ۳۷۹ من ۳۸۰ من ۳۸۱ من ۳۸۲ من ۳۸۳ من ۳۸۴ من ۳۸۵ من ۳۸۶ من ۳۸۷ من ۳۸۸ من ۳۸۹ من ۳۹۰ من ۳۹۱ من ۳۹۲ من ۳۹۳ من ۳۹۴ من ۳۹۵ من ۳۹۶ من ۳۹۷ من ۳۹۸ من ۳۹۹ من ۴۰۰ من ۴۰۱ من ۴۰۲ من ۴۰۳ من ۴۰۴ من ۴۰۵ من ۴۰۶ من ۴۰۷ من ۴۰۸ من ۴۰۹ من ۴۱۰ من ۴۱۱ من ۴۱۲ من ۴۱۳ من ۴۱۴ من ۴۱۵ من ۴۱۶ من ۴۱۷ من ۴۱۸ من ۴۱۹ من ۴۲۰ من ۴۲۱ من ۴۲۲ من ۴۲۳ من ۴۲۴ من ۴۲۵ من ۴۲۶ من ۴۲۷ من ۴۲۸ من ۴۲۹ من ۴۳۰ من ۴۳۱ من ۴۳۲ من ۴۳۳ من ۴۳۴ من ۴۳۵ من ۴۳۶ من ۴۳۷ من ۴۳۸ من ۴۳۹ من ۴۴۰ من ۴۴۱ من ۴۴۲ من ۴۴۳ من ۴۴۴ من ۴۴۵ من ۴۴۶ من ۴۴۷ من ۴۴۸ من ۴۴۹ من ۴۵۰ من ۴۵۱ من ۴۵۲ من ۴۵۳ من ۴۵۴ من ۴۵۵ من ۴۵۶ من ۴۵۷ من ۴۵۸ من ۴۵۹ من ۴۶۰ من ۴۶۱ من ۴۶۲ من ۴۶۳ من ۴۶۴ من ۴۶۵ من ۴۶۶ من ۴۶۷ من ۴۶۸ من ۴۶۹ من ۴۷۰ من ۴۷۱ من ۴۷۲ من ۴۷۳ من ۴۷۴ من ۴۷۵ من ۴۷۶ من ۴۷۷ من ۴۷۸ من ۴۷۹ من ۴۸۰ من ۴۸۱ من ۴۸۲ من ۴۸۳ من ۴۸۴ من ۴۸۵ من ۴۸۶ من ۴۸۷ من ۴۸۸ من ۴۸۹ من ۴۹۰ من ۴۹۱ من ۴۹۲ من ۴۹۳ من ۴۹۴ من ۴۹۵ من ۴۹۶ من ۴۹۷ من ۴۹۸ من ۴۹۹ من ۵۰۰ من ۵۰۱ من ۵۰۲ من ۵۰۳ من ۵۰۴ من ۵۰۵ من ۵۰۶ من ۵۰۷ من ۵۰۸ من ۵۰۹ من ۵۱۰ من ۵۱۱ من ۵۱۲ من ۵۱۳ من ۵۱۴ من ۵۱۵ من ۵۱۶ من ۵۱۷ من ۵۱۸ من ۵۱۹ من ۵۲۰ من ۵۲۱ من ۵۲۲ من ۵۲۳ من ۵۲۴ من ۵۲۵ من ۵۲۶ من ۵۲۷ من ۵۲۸ من ۵۲۹ من ۵۳۰ من ۵۳۱ من ۵۳۲ من ۵۳۳ من ۵۳۴ من ۵۳۵ من ۵۳۶ من ۵۳۷ من ۵۳۸ من ۵۳۹ من ۵۴۰ من ۵۴۱ من ۵۴۲ من ۵۴۳ من ۵۴۴ من ۵۴۵ من ۵۴۶ من ۵۴۷ من ۵۴۸ من ۵۴۹ من ۵۵۰ من ۵۵۱ من ۵۵۲ من ۵۵۳ من ۵۵۴ من ۵۵۵ من ۵۵۶ من ۵۵۷ من ۵۵۸ من ۵۵۹ من ۵۶۰ من ۵۶۱ من ۵۶۲ من ۵۶۳ من ۵۶۴ من ۵۶۵ من ۵۶۶ من ۵۶۷ من ۵۶۸ من ۵۶۹ من ۵۷۰ من ۵۷۱ من ۵۷۲ من ۵۷۳ من ۵۷۴ من ۵۷۵ من ۵۷۶ من ۵۷۷ من ۵۷۸ من ۵۷۹ من ۵۸۰ من ۵۸۱ من ۵۸۲ من ۵۸۳ من ۵۸۴ من ۵۸۵ من ۵۸۶ من ۵۸۷ من ۵۸۸ من ۵۸۹ من ۵۹۰ من ۵۹۱ من ۵۹۲ من ۵۹۳ من ۵۹۴ من ۵۹۵ من ۵۹۶ من ۵۹۷ من ۵۹۸ من ۵۹۹ من ۶۰۰ من ۶۰۱ من ۶۰۲ من ۶۰۳ من ۶۰۴ من ۶۰۵ من ۶۰۶ من ۶۰۷ من ۶۰۸ من ۶۰۹ من ۶۱۰ من ۶۱۱ من ۶۱۲ من ۶۱۳ من ۶۱۴ من ۶۱۵ من ۶۱۶ من ۶۱۷ من ۶۱۸ من ۶۱۹ من ۶۲۰ من ۶۲۱ من ۶۲۲ من ۶۲۳ من ۶۲۴ من ۶۲۵ من ۶۲۶ من ۶۲۷ من ۶۲۸ من ۶۲۹ من ۶۳۰ من ۶۳۱ من ۶۳۲ من ۶۳۳ من ۶۳۴ من ۶۳۵ من ۶۳۶ من ۶۳۷ من ۶۳۸ من ۶۳۹ من ۶۴۰ من ۶۴۱ من ۶۴۲ من ۶۴۳ من ۶۴۴ من ۶۴۵ من ۶۴۶ من ۶۴۷ من ۶۴۸ من ۶۴۹ من ۶۵۰ من ۶۵۱ من ۶۵۲ من ۶۵۳ من ۶۵۴ من ۶۵۵ من ۶۵۶ من ۶۵۷ من ۶۵۸ من ۶۵۹ من ۶۶۰ من ۶۶۱ من ۶۶۲ من ۶۶۳ من ۶۶۴ من ۶۶۵ من ۶۶۶ من ۶۶۷ من ۶۶۸ من ۶۶۹ من ۶۷۰ من ۶۷۱ من ۶۷۲ من ۶۷۳ من ۶۷۴ من ۶۷۵ من ۶۷۶ من ۶۷۷ من ۶۷۸ من ۶۷۹ من ۶۸۰ من ۶۸۱ من ۶۸۲ من ۶۸۳ من ۶۸۴ من ۶۸۵ من ۶۸۶ من ۶۸۷ من ۶۸۸ من ۶۸۹ من ۶۹۰ من ۶۹۱ من ۶۹۲ من ۶۹۳ من ۶۹۴ من ۶۹۵ من ۶۹۶ من ۶۹۷ من ۶۹۸ من ۶۹۹ من ۷۰۰ من ۷۰۱ من ۷۰۲ من ۷۰۳ من ۷۰۴ من ۷۰۵ من ۷۰۶ من ۷۰۷ من ۷۰۸ من ۷۰۹ من ۷۱۰ من ۷۱۱ من ۷۱۲ من ۷۱۳ من ۷۱۴ من ۷۱۵ من ۷۱۶ من ۷۱۷ من ۷۱۸ من ۷۱۹ من ۷۲۰ من ۷۲۱ من ۷۲۲ من ۷۲۳ من ۷۲۴ من ۷۲۵ من ۷۲۶ من ۷۲۷ من ۷۲۸ من ۷۲۹ من ۷۳۰ من ۷۳۱ من ۷۳۲ من ۷۳۳ من ۷۳۴ من ۷۳۵ من ۷۳۶ من ۷۳۷ من ۷۳۸ من ۷۳۹ من ۷۴۰ من ۷۴۱ من ۷۴۲ من ۷۴۳ من ۷۴۴ من ۷۴۵ من ۷۴۶ من ۷۴۷ من ۷۴۸ من ۷۴۹ من ۷۵۰ من ۷۵۱ من ۷۵۲ من ۷۵۳ من ۷۵۴ من ۷۵۵ من ۷۵۶ من ۷۵۷ من ۷۵۸ من ۷۵۹ من ۷۶۰ من ۷۶۱ من ۷۶۲ من ۷۶۳ من ۷۶۴ من ۷۶۵ من ۷۶۶ من ۷۶۷ من ۷۶۸ من ۷۶۹ من ۷۷۰ من ۷۷۱ من ۷۷۲ من ۷۷۳ من ۷۷۴ من ۷۷۵ من ۷۷۶ من ۷۷۷ من ۷۷۸ من ۷۷۹ من ۷۸۰ من ۷۸۱ من ۷۸۲ من ۷۸۳ من ۷۸۴ من ۷۸۵ من ۷۸۶ من ۷۸۷ من ۷۸۸ من ۷۸۹ من ۷۹۰ من ۷۹۱ من ۷۹۲ من ۷۹۳ من ۷۹۴ من ۷۹۵ من ۷۹۶ من ۷۹۷ من ۷۹۸ من ۷۹۹ من ۸۰۰ من ۸۰۱ من ۸۰۲ من ۸۰۳ من ۸۰۴ من ۸۰۵ من ۸۰۶ من ۸۰۷ من ۸۰۸ من ۸۰۹ من ۸۱۰ من ۸۱۱ من ۸۱۲ من ۸۱۳ من ۸۱۴ من ۸۱۵ من ۸۱۶ من ۸۱۷ من ۸۱۸ من ۸۱۹ من ۸۲۰ من ۸۲۱ من ۸۲۲ من ۸۲۳ من ۸۲۴ من ۸۲۵ من ۸۲۶ من ۸۲۷ من ۸۲۸ من ۸۲۹ من ۸۳۰ من ۸۳۱ من ۸۳۲ من ۸۳۳ من ۸۳۴ من ۸۳۵ من ۸۳۶ من ۸۳۷ من ۸۳۸ من ۸۳۹ من ۸۴۰ من ۸۴۱ من ۸۴۲ من ۸۴۳ من ۸۴۴ من ۸۴۵ من ۸۴۶ من ۸۴۷ من ۸۴۸ من ۸۴۹ من ۸۵۰ من ۸۵۱ من ۸۵۲ من ۸۵۳ من ۸۵۴ من ۸۵۵ من ۸۵۶ من ۸۵۷ من ۸۵۸ من ۸۵۹ من ۸۶۰ من ۸۶۱ من ۸۶۲ من ۸۶۳ من ۸۶۴ من ۸۶۵ من ۸۶۶ من ۸۶۷ من ۸۶۸ من ۸۶۹ من ۸۷۰ من ۸۷۱ من ۸۷۲ من ۸۷۳ من ۸۷۴ من ۸۷۵ من ۸۷۶ من ۸۷۷ من ۸۷۸ من ۸۷۹ من ۸۸۰ من ۸۸۱ من ۸۸۲ من ۸۸۳ من ۸۸۴ من ۸۸۵ من ۸۸۶ من ۸۸۷ من ۸۸۸ من ۸۸۹ من ۸۹۰ من ۸۹۱ من ۸۹۲ من ۸۹۳ من ۸۹۴ من ۸۹۵ من ۸۹۶ من ۸۹۷ من ۸۹۸ من ۸۹۹ من ۹۰۰ من ۹۰۱ من ۹۰۲ من ۹۰۳ من ۹۰۴ من ۹۰۵ من ۹۰۶ من ۹۰۷ من ۹۰۸ من ۹۰۹ من ۹۱۰ من ۹۱۱ من ۹۱۲ من ۹۱۳ من ۹۱۴ من ۹۱۵ من ۹۱۶ من ۹۱۷ من ۹۱۸ من ۹۱۹ من ۹۲۰ من ۹۲۱ من ۹۲۲ من ۹۲۳ من ۹۲۴ من ۹۲۵ من ۹۲۶ من ۹۲۷ من ۹۲۸ من ۹۲۹ من ۹۳۰ من ۹۳۱ من ۹۳۲ من ۹۳۳ من ۹۳۴ من ۹۳۵ من ۹۳۶ من ۹۳۷ من ۹۳۸ من ۹۳۹ من ۹۴۰ من ۹۴۱ من ۹۴۲ من ۹۴۳ من ۹۴۴ من ۹۴۵ من ۹۴۶ من ۹۴۷ من ۹۴۸ من ۹۴۹ من ۹۵۰ من ۹۵۱ من ۹۵۲ من ۹۵۳ من ۹۵۴ من ۹۵۵ من ۹۵۶ من ۹۵۷ من ۹۵۸ من ۹۵۹ من ۹۶۰ من ۹۶۱ من ۹۶۲ من ۹۶۳ من ۹۶۴ من ۹۶۵ من ۹۶۶ من ۹۶۷ من ۹۶۸ من ۹۶۹ من ۹۷۰ من ۹۷۱ من ۹۷۲ من ۹۷۳ من ۹۷۴ من ۹۷۵ من ۹۷۶ من ۹۷۷ من ۹۷۸ من ۹۷۹ من ۹۸۰ من ۹۸۱ من ۹۸۲ من ۹۸۳ من ۹۸۴ من ۹۸۵ من ۹۸۶ من ۹۸۷ من ۹۸۸ من ۹۸۹ من ۹۹۰ من ۹۹۱ من ۹۹۲ من ۹۹۳ من ۹۹۴ من ۹۹۵ من ۹۹۶ من ۹۹۷ من ۹۹۸ من ۹۹۹ من ۱۰۰۰ من ۱۰۰۱ من ۱۰۰۲ من ۱۰۰۳ من ۱۰۰۴ من ۱۰۰۵ من ۱۰۰۶ من ۱۰۰۷ من ۱۰۰۸ من ۱۰۰۹ من ۱۰۱۰ من ۱۰۱۱ من ۱۰۱۲ من ۱۰۱۳ من ۱۰۱۴ من ۱۰۱۵ من ۱۰۱۶ من ۱۰۱۷ من ۱۰۱۸ من ۱۰۱۹ من ۱۰۲۰ من ۱۰۲۱ من ۱۰۲۲ من ۱۰۲۳ من ۱۰۲۴ من ۱۰۲۵ من ۱۰۲۶ من ۱۰۲۷ من ۱۰۲۸ من ۱۰۲۹ من ۱۰۳۰ من ۱۰۳۱ من ۱۰۳۲ من ۱۰۳۳ من ۱۰۳۴ من ۱۰۳۵ من ۱۰۳۶ من ۱۰۳۷ من ۱۰۳۸ من ۱۰۳۹ من ۱۰۴۰ من ۱۰۴۱ من ۱۰۴۲ من ۱۰۴۳ من ۱۰۴۴ من ۱۰۴۵ من ۱۰۴۶ من ۱۰۴۷ من ۱۰۴۸ من ۱۰۴۹ من ۱۰۵۰ من ۱۰۵۱ من ۱۰۵۲ من ۱۰۵۳ من ۱۰۵۴ من ۱۰۵۵ من ۱۰۵۶ من ۱۰۵۷ من ۱۰۵۸ من ۱۰۵۹ من ۱۰۶۰ من ۱۰۶۱ من ۱۰۶۲ من ۱۰۶۳ من ۱۰۶۴ من ۱۰۶۵ من ۱۰۶۶ من ۱۰۶۷ من ۱۰۶۸ من ۱۰۶۹ من ۱۰۷۰ من ۱۰۷۱ من ۱۰۷۲ من ۱۰۷۳ من ۱۰۷۴ من ۱۰۷۵ من ۱۰۷۶ من ۱۰۷۷ من ۱۰۷۸ من ۱۰۷۹ من ۱۰۸۰ من ۱۰۸۱ من ۱۰۸۲ من ۱۰۸۳ من ۱۰۸۴ من ۱۰۸۵ من ۱۰۸۶ من ۱۰۸۷ من ۱۰۸۸ من ۱۰۸۹ من ۱۰۹۰ من ۱۰۹۱ من ۱۰۹۲ من ۱۰۹۳ من ۱۰۹۴ من ۱۰۹۵ من ۱۰۹۶ من ۱۰۹۷ من ۱۰۹۸ من ۱۰۹۹ من ۱۱۰۰ من ۱۱۰۱ من ۱۱۰۲ من ۱۱۰۳ من ۱۱۰۴ من ۱۱۰۵ من ۱۱۰۶ من ۱۱۰۷ من ۱۱۰۸ من ۱۱۰۹ من ۱۱۱۰ من ۱۱۱۱ من ۱۱۱۲ من ۱۱۱۳ من ۱۱۱۴ من ۱۱۱۵ من ۱۱۱۶ من ۱۱۱۷ من ۱۱۱۸ من ۱۱۱۹ من ۱۱۲۰ من ۱۱۲۱ من ۱۱۲۲ من ۱۱۲۳ من ۱۱۲۴ من ۱۱۲۵ من ۱۱۲۶ من ۱۱۲۷ من ۱۱۲۸ من ۱۱۲۹ من ۱۱۳۰ من ۱۱۳۱ من ۱۱۳۲ من ۱۱۳۳ من ۱۱۳۴ من ۱۱۳۵ من ۱۱۳۶ من ۱۱۳۷ من ۱۱۳۸ من ۱۱۳۹ من ۱۱۴۰ من ۱۱۴۱ من ۱۱۴۲ من ۱۱۴۳ من ۱۱۴۴ من ۱۱۴۵ من ۱۱۴۶ من ۱۱۴۷ من ۱۱۴۸ من ۱۱۴۹ من ۱۱۵۰ من ۱۱۵۱ من ۱۱۵۲ من ۱۱۵۳ من ۱۱۵۴ من ۱۱۵۵ من ۱۱۵۶ من ۱۱۵۷ من ۱۱۵۸ من ۱۱۵۹ من ۱۱۶۰ من ۱۱۶۱ من ۱۱۶۲ من ۱۱۶۳ من ۱۱۶۴ من ۱۱۶۵ من ۱۱۶۶ من ۱۱۶۷ من ۱۱۶۸ من ۱۱۶۹ من ۱۱۷۰ من ۱۱۷۱ من ۱۱۷۲ من ۱۱۷۳ من ۱۱۷۴ من ۱۱۷۵ من ۱۱۷۶ من ۱۱۷۷ من ۱۱۷۸ من ۱۱۷۹ من ۱۱۸۰ من ۱۱۸۱ من ۱۱۸۲ من ۱۱۸۳ من ۱۱۸۴ من ۱۱۸۵ من ۱۱۸۶ من ۱۱۸۷ من ۱۱۸۸ من ۱۱۸۹ من ۱۱۹۰ من ۱۱۹۱ من ۱۱۹۲ من ۱۱۹۳ من ۱۱۹۴ من ۱۱۹۵ من ۱۱۹۶ من ۱۱۹۷ من ۱۱۹۸ من ۱۱۹۹ من ۱۲۰۰ من ۱۲۰۱ من ۱۲۰۲ من ۱۲۰۳ من ۱۲۰۴ من ۱۲۰۵ من ۱۲۰۶ من ۱۲۰۷ من ۱۲۰۸ من ۱۲۰۹ من ۱۲۱۰ من ۱۲۱۱ من ۱۲۱۲ من ۱۲۱۳ من ۱۲۱۴ من ۱۲۱۵ من ۱۲۱۶ من ۱۲۱۷ من ۱۲۱۸ من ۱۲۱۹ من ۱۲۲۰ من ۱۲۲۱ من ۱۲۲۲ من ۱۲۲۳ من ۱۲۲۴ من ۱۲۲۵ من ۱۲۲۶ من ۱۲۲۷ من ۱۲۲۸ من ۱۲۲۹ من ۱۲۳۰ من ۱۲۳۱ من ۱۲۳۲ من ۱۲۳۳ من ۱۲۳۴ من ۱۲۳۵ من ۱۲۳۶ من ۱۲۳۷ من ۱۲۳۸ من ۱۲۳۹ من ۱۲۴۰ من ۱۲۴۱ من ۱۲۴۲ من ۱۲۴۳ من ۱۲۴۴ من ۱۲۴۵ من ۱۲۴۶ من ۱۲۴۷ من ۱۲۴۸ من ۱۲۴۹ من ۱۲۵۰ من ۱۲۵۱ من ۱۲۵۲ من ۱۲۵۳ من ۱۲۵۴ من ۱۲۵۵ من ۱۲۵۶ من ۱۲۵۷ من ۱۲۵۸ من ۱۲۵۹ من ۱۲۶۰ من ۱۲۶۱ من ۱۲۶۲ من ۱۲۶۳ من ۱۲۶۴ من ۱۲۶۵ من ۱۲۶۶ من ۱۲۶۷ من ۱۲۶۸ من ۱۲۶۹ من ۱۲۷۰ من ۱۲۷۱ من ۱۲۷۲ من ۱۲۷۳ من ۱۲۷۴ من ۱۲۷۵ من ۱۲۷۶ من ۱۲۷۷ من ۱۲۷۸ من ۱۲۷۹ من ۱۲۸۰ من ۱۲۸۱ من ۱۲۸۲ من ۱۲۸۳ من ۱۲۸۴ من ۱۲۸۵ من ۱۲۸۶ من ۱۲۸۷ من ۱۲۸۸ من ۱۲

الْحَبَاءُ بِأَن يَشْتَرُوا إِلَّا إِلَّا اللَّهُ وَيُفْنَحُ بِهِمَا  
أَعْيُنًا عَيْنًا وَإِنَّا نَمُوتُ وَأَوْفُوا غُلْفًا تَابَعَهُ عَبْدُ  
الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ  
هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ سَلَامٍ عَنْ غُلْفٍ كُلِّ شَيْءٍ فِي  
غُلْفٍ فِي سَيْفٍ أَغْلَفَ وَكَوَسَ غُلْفًا وَرَجُلٌ أَغْلَفَ  
إِذَا لَمْ يَكُنْ تَحْتَوِيًّا

اس کے ذریعہ سیدھی نہ کر دے۔ یعنی لوگ زکالہ إِلَّا اللَّهُ کہنے لگ  
جائیں اور اس کے ذریعے اندھی آنکھیں بہرے کان، غلاف چڑھنے  
کو کھول نہ دے۔ بیچ کے ساتھ اس حدیث کو عبد العزیز بن ابی سلمہ نے بھی  
ہلال سے روایت کیا۔ اور سعید بن ابی ہلال نے اسے ہلال سے روایت کیا  
بحوالہ عطاء از عبد اللہ ابن سلام۔ غلف اس چیز کو کہتے ہیں۔ جو غلاف میں  
ہو جیسے کہتے ہیں سیف، اغلب اور قوس غلف اور جل غلف اسے کہتے ہیں جس کا خنجر نہ ہو اور

### باب ۳۲ اَلْكَفَالُ عَلَى الْبَايِعِ الْمُعْطِ

يَقُولُ لِلَّهِ تَعَالَى وَإِذَا كَانُوا لَهُمْ وَوَرَوُكُمُ  
يُخَيَّرُونَ بَيْنِي كَانُوا لَهُمْ وَوَرَوُكُمُ  
كَهْوَلِهِمْ يَسْمَعُونَ كَلِمَةً مَعُونَكُمْ وَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَوَاحُشُ  
تَسْتَوْفُوا وَبُذْ كَرَعَ عَنْ عُثْمَانَ وَابْنِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِذَا  
بِعْتَ فَكَيْلٌ وَإِذَا ابْتِغَتْ فَكَيْلٌ

**باب** ماپ تول کو کفر دوری، بیچنے والے پر ہے اور  
دینے والے پر۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ سورہ مطففین میں کہتے ہیں۔ جب انہیں  
ماپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔ یعنی ان کے لئے  
جیسے کہ سمعوتکم کا معنی کہ سمعوتکم کم آسمحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، کجور ماپ کر الو اور اپنے اونٹ کی پہوئی قیمت  
بھرتو۔ حضرت عثمان سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا  
جب تو بیچے۔ تو مال ماپ کر دے (یعنی خود) اور جب

تو خسر کر تو ماپ کر لے۔ (یعنی بائع سے)

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ تَارِفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ هُوَ قَالَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا يُبَيِّعُهُ  
حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از تارفع از عبد اللہ بن عمر رضی  
اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص نان خریدے وہ  
اسے نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے

لہ شریعت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت مراد ہے پہلے وہ سیدی تھی۔ عرب کے مشرکوں نے اس کو ٹیڑھا کر رکھا تھا خزاؤں کفر اور مگر تھی کی باتیں اس میں غریب  
دی تھیں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر اس شریعت کو سیدھا کر لیا اس میں کوئی چیز بھی نہیں تھی جو اللہ تعالیٰ نے زمانہ میں اسلام کا بھی یہی  
حال ہو گیا ہے نام کے مسلمانوں نے اس کو بالکل کچ اور ٹیڑھا کر دیا ہے اب تو ایسے کسی ایسے قبول مندے کو بھیج جو اسلام میں سے یہ کجی دفع کر دے اور جیسے حضرت  
تمنا نے نوادی کو لوگوں سے غلوں کو درست کر دیا تھا ویسے ہی یہ ناپ پیغیر بھی ان کو نوادی کو لے لگا کر ان کی کجی درست کرے کیونکہ یہ سمجھائے بھلائے  
کی طرف نہیں مانتے اور ضلالت و غصب اور نفسانیت نہیں چھوڑتے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی جن دنوں پورے پر غفلت اور محصیت اور کفر کے خلاف چڑھے  
ہم نے ان کے سب غلاف اتار کر فرومایان اور بیادیت عین ۳ منہ ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو خود کو کف لے سوتہ فتح کی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ جو یہودوں کے ٹپے  
عالم تھے اور جو یہود پر ایمان لائے تھے تو سب سے غلوں پر اور قلع کے غلاف کیا ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے عبد اللہ بن سلام کا ذکر کیا حافظ نے کہا ممکن ہے کہ عطا  
نے اس حدیث کو دونوں سے شامہا حدیث کی روایت کو داری نے اپنے مسند میں و یقوب بن سفیان نے تارفع میں و طبرانی نے معجم میں ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
طاہر بن عبد اللہ بن ابی ادراس سے کہنا میں سے کجور سے بدل ایک: نہ تمہارا تھا اب اس شخص کے ہاتھ ان کے پاس کجی ہو جی اور یہ کہلا بھیجا اور اچھی طرح ان باتیں میں پانچوں روایت  
یکلا کیا یا کا کا ہے جو جنس سے اس حدیث کو لیا یا اولین حیاتی وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو کافض اسلام احمد اور بن ماجہ اور ترمذی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ کہ میں اپنے

یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے اور اسے اس حدیث سے مراد ہے کہ جو شخص نان خریدے وہ اسے نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے

۱۹۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَنَحْنُ  
وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعْنَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى عُمَرَآئِهِ أَنْ يَصْعَوْا مِنْ دَيْنِهِ فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوا فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبَ تَصْنِيفُ نَسْرَةٍ أَضْنَاكَ الْخُفُوعَ  
عَلَى حِدَةٍ وَوَعْدِي زَيْدٌ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَى فَعَلْتُ  
ثُمَّ أُرْسِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عَلَيَّ  
أَعْلَاهُ أَوْفِي وَسْطِهِ ثُمَّ قَالَ كُلُّ الْقَوْمِ فِكْرُهُمْ حَتَّى  
أَوْفَيْهِمْ إِلَّا نِيْلَهُمْ وَبَقِيَ تَنْزِيْلُ كَانَهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ  
شَيْءٌ وَقَالَ فِرَاسٌ عَنْ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُكَيِّلُ لَهُمْ حَتَّى أَذْأَكَوْا  
قَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبَّ لَهُ فَأَوْفَاهُ -

از عبد اللہ بن عمرو بن عازم بہت مقروض تھے۔ وہ شہید ہو گئے تو میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد چاہی کہ آپ قرض خواہوں سے کچھ قسم  
معاف کرادیں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہی مطالبہ فرمایا  
لیکن انہوں نے کچھ نہ معاف کیا۔ آخر آپ نے فرمایا تو باغ میں جا کر کھجور کی  
تمام قسموں کو الگ الگ کرکھجور (کھجور) الگ اور عذوق زید علیہ السلام۔ پھر مجھے  
بلا بھیج۔ جابر کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں نے آپ کی طرف آدمی  
بھیجا آپ تشریف لائے اور کھجوروں کے ڈھیر پر یا درمیان میں بیٹھ گئے اور  
فرمایا اب ماپ ماپ کر قرض خواہوں کو دے۔ میں نے ماپ کر دنیا شروع کر دیا  
سب کا قرض پورا پورا ادا کر دیا پھر بھی میری کھجور اتنی ہی رہ گئی جتنی تھی اور  
اور کچھ کم نہ ہوئی۔ پھر اس نے بحوالہ شعبی از جابر از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
یہی حدیث بیان کی۔ اس میں اس طرح ہے کہ حضرت جابر برابر ماپتے رہے  
حتیٰ کہ تمام قرض ادا کر دیا۔

ہشام نے بحوالہ وہب از جابر روایت کیا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کھجور کاٹ اور قرض خواہ کا پورا قرض ادا کر دے۔

## باب غلہ پانا مستحب ہے۔

از ابراہیم بن موسیٰ از ولید از زور از خالد بن معدان از مقدم بن  
معدیکرب (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اناج کو ماکھڑوں  
میں نہیں برکت ہوگی۔)

## باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع اور مدکی برکت کا بیان۔

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُوسَى، حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ الْمُقَدِّمِ  
ابْنِ مَعْدِيكَرِبَ، عَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ كَيْلُوا طَعَامَكُمْ بِمِائَةِ لَكُمُ -

## باب مَا يُسْتَقْبَلُ مِنَ الْكَيْلِ

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُوسَى، حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ الْمُقَدِّمِ  
ابْنِ مَعْدِيكَرِبَ، عَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ كَيْلُوا طَعَامَكُمْ بِمِائَةِ لَكُمُ -

## باب بَوَاقِ صَاعِ النَّبِيِّ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِدَّاهُمْ فِيهِ

۱۹۹۹۔ جابریہ اور عذوق زید دونوں کھجور کی قسمیں ہیں ۱۲ منہ ۱۲ منہ یہ آپ کا ایک کھلا ہوا معجزہ تھا پہلے یہ سارے باغ کی کھجور قرض خواہوں کے قرضہ کو بھی کافی دیتی تھی اس لیے جابریہ  
نے جابریہ کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفارش کر کے کچھ قرضہ معاف کر دیں لیکن قرضہ ختم ہونے کے بعد جابریہ کا قرضہ بھی سب ادا کر دیا پھر کھجوریں کی تو جابریہ  
۱۲ منہ اس روایت کو خود مؤلف نے ابواب الوصایا میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ منہ اس کو خود مؤلف نے استقرائے وصل کیا اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا  
مطلب نکالا کہ جابریہ کھجور دے رہے تھے تو اس کا پانا انہوں کے ذمہ تھا ۱۲ منہ ۱۲ منہ یعنی خود تھے وقت پانا تو یہ ماضی نہ ہوگی اس حدیث کے جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ کھجوریں  
کھجور تھیں میں ایک مدت تک کھا رہی تھی خرباز کہیں نے ان کو پانا تو وہ تمام ہو گئے ۱۲ منہ ۱۲ منہ یعنی وہ صاع اور مدہ خاص آپ کے کھجوریں تھا یہ عیسیٰ نے کہا اور حق یہ ہے جو

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۱۹۹۸- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا

عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَادِ بْنِ قُتَيْبٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَرَّمَ الْمَدِينَةَ

كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا فِي مَدِينَةِ

صَاعٍ مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ-

۱۹۹۹- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ

ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَكْنَاهُمْ وَبَارِكْ لَهُمْ

فِي صَاعِهِمْ وَمَدِّهِمْ بِعَنِّي أَهْلَ الْمَدِينَةِ-

بَاب ۳۱ مَائِدٌ كُوفِي بَيْعِ

الْقَطَاعِ وَالْمَكْرُورِ-

۲۰۰۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ الْقَطَاعَ

مُحَابَّةً يَفْرُجُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنْ يَبْجُوهُ حَتَّى يُوَدَّ إِلَى رِجَالِهِمْ-

۲۰۰۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔

علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔

از موسیٰ از وہیب از عمرو بن یحییٰ از عباد بن تیمم انصاری از عبد اللہ بن زید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے مکہ حرمت والا قرار

دیا۔ اور اس کے لیے دعا کی تھی۔ میں مدینہ کو حرمت والا قرار دیتا ہوں جیسے حضرت

ابراہیم نے مکہ کو حرمت والا قرار دیا تھا۔ اور میں نے مدینہ کے مدار و صراع کے لیے

دعا کی تھی۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لیے دعا کی تھی۔

از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ التسن بن

مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ مدینے والوں کے

ماپ میں برکت دے اور ان کے ممد میں برکت دے۔

باب ۳۱ اناج کا بیچ اور اسکا کرنا کیسا ہے؟

از اسحاق بن ابراہیم از ولید بن مسلم از اوزائی از زہری از سالم ابن

عمر فرماتے ہیں، میں نے دیکھا ہے، جو لوگ اناج کے ڈھیر (بغیر ماپے تو لے)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خرید کر لیتے انہیں سزا دی جاتی تھی

دیکھو کہ حکم یہ تھا) جب تک وہ گھرنے جائیں نہ بیچیں۔

از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از ابن طاووس از والدش حضرت

اس کو خود مؤلف نے آکر کتاب الحج میں قول کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس روایت سے مدنی کا وہ ۱۱ اقراض ساقط ہو جاتا ہے جو انہوں نے حافظ ابن حجر کے کیا کہ ترجمہ باب میں اہل مدینہ کا صراحہ اور

مدرا دلینا بھیجے کہ کیا یہ خود حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے ۱۳ منہ ۱۴ منہ احتکار کہتے ہیں اگر ان کے وقت غلہ خرید کر کے اس کو کھجور بنا کر جب بہت گراں ہو گا تو بیچیں گے اگر زانی کو قیوت

خرید کر کہ چھوٹے تو یہ احتکار میں نہیں آئی بلکہ اگر گراں کے وقت بھی اپنے اہل و عیال کے کھانے کیلئے خرید کر کے کھجور بنے یہ بھی منع نہیں ہے۔ باب کی حدیثوں میں احتکار کا ذکر نہیں جو

حافظ نے کہا امام بخاری نے احتکار کا جواز ثابت کیا اس حدیث سے کہ غلہ قبضے سے پہلے نہ بیچے اپنے گھر یا دکان میں لائے سے پہلے تو اگر احتکار حرام ہوتا تو آپ یہ حکم نہ فرماتے بلکہ فرماتے

ہیں غلہ کا حکم دیتے اور خیال ان کے نزدیک یہ حدیث ثابت نہیں ہے جس کو امام مسلم نے مورخ عبد اللہ سے مرفوعاً بخلا لا کھلا دی کرتا ہے جو گناہ کا رہے اور ابن ماجہ اور حاکم نے نکالا کہ جو کوئی مسلمانوں پر لڑن کا کھانا احتکار کرے گا اللہ اس پر عذاب کی بیماری ڈالے گا۔ نمونہ ۱۲ منہ

وَهَبْتُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَكْبَعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتَّى لَيْسَتْ فِيهِ قُلْتُ رَدَّ ابْنُ عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ ذَلِكَ دَرَاهِمُ بَدَنَاهُمْ وَالطَّعَامُ مُرْجَأٌ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا يُبَيْعُهُ حَتَّى يَقْضِيَهُ -

۳۰۳۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ قَالَ قَالَ مَرْثُفٌ فَقَالَ طَلْعَةُ أَنَا حَتَّى يَخْرُجَ خَارِزْمًا مِنَ الْعَابَةِ قَالَ سَفِينٌ هُوَ الَّذِي يَحْطِئُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ فَقَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَدِيسٍ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِاللَّاهِبِ وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَالْبُرُّ بِاللِّبْرِ وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَالشُّرُّ بِاللِّسْرِ وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَالشَّعِيرُ بِاللِّسْعِيرِ وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ -

بدلے جو دینا سود ہے۔ مگر ہاتھوں ہاتھ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ

يُقْبَضَ وَيَبْعَ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اناج کو قبضے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

طاؤس کہتے ہیں میں نے منع کی وجہ پوچھی تو فرمایا یہ توڑیوں کوٹیوں کے بدلے بیچنا ہے، کیونکہ غلہ تو میعاد پر دیا جائے گا۔

(از الولید از شعبہ از عبد اللہ بن دینار ابن عمر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے، وہ جب تک اس پر قبضہ نہ کرے فروخت نہ کرے۔

(از علی از سفیان از عمرو بن دینار از زہری) مالک بن ادس نے دریافت کیا کوئی شخص ایسا ہے جو روپے اشرفیاں وغیرہ بھنانے کا معاملہ کر سکے حضرت طلحہ نے جواب دیا، میں کر سکتا ہوں، مگر میرا خرابی غابہ سے آجائے سفیان کہتے ہیں عمرو نے جیسے زہری سے روایت کی ایسے ہی نہیں بھی یاد ہے۔ اس میں کوئی بات زیادہ نہیں۔

زہری نے بحوالہ مالک بن ادس از حضرت عمر بن خطاب انا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔ آپ نے فرمایا، سونے کا سونے کے عوض بیچنا سود ہے۔ البتہ نقد نقد کی اجازت ہے۔ اور گہیوں کے عوض گہیوں بیچنا بھی سود ہے۔ البتہ ہاتھوں ہاتھ دینے میں کوئی حرج نہیں کھجور کا کھجور کے عوض بیچنا سود ہے۔ البتہ ہاتھوں ہاتھ دینے میں کوئی حرج نہیں جو کے

## بَابُ اَنَاجِ قَبْضِهِ سَبِيلُهُ بَيْعُهُ بِاسِ جَمِيزًا

بیچنا جو اپنے پاس موجود نہیں ہے۔

لے اس کی صورت یہ ہے مثلاً زید نے دو سو گہوں عمرو سے دو روپیہ کے بدل خریدے اور عمرو نے یہ پتھر کہ دو بیسے بعد گہوں نے اب زید نے دو گہوں کے بدلے چار روپیہ میں بیچ دیے تو وہ حقیقت زید نے گویا دو روپیہ کو چار روپیہ کی بدل بچا جو ضرر کے سود ہے کیونکہ گہوں کا تو ابھی تک وجود ہی نہیں وہ تو دو ماہ کے بعد میں آئے اور روپیہ کے بدلے دو بیسے کے بدلے۔ بیچا جو بیسوں اور بن رکا جنوں میں ایسی بیسیں ہزاروں ہوتی ہیں خرید و بیچ دونوں میں دیکھنے کی نہیں ہیں اس قسم کی بیع مختلف فیہ ہے لیکن تلح اور علی بن ابی حمزہ صحیح حدیث ممانعت میں ارادے ۱۲ سنہ غایا ایک مقام ہے مدینہ منورہ کے قریب جہاں کے درخت سے مرنے والی بنایا گیا تھا ۱۲ سنہ حدیث سے یہ نکلے گا جو اد گہوں ملے علیہ وسلم میں شافعی اگو ضیفہ اور امام احمد اور ابی حنبلہ طبرانی قول ہے اور مالک وہ ابی حنبلہ کہتے ہیں کہ وہ دونوں ایک قسم میں ان کے نزدیک جو کو بھی گہوں کے بدل ادھا نہیں بیع سکتے ہی طرح حوالہ لگے قسم ہے چاول الگ قسم میں اور اس حدیث کی بحث انشاء اللہ آگے آئے گی ۱۲ سنہ باب کی حدیثوں میں اس چیز کی بیع کی ممانعت نہیں ہے جو مال کے پاس نہ ہو اور شاید اب بخاری نے اس کو نکال لیا اس طرح ہر

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ لَدُنِي حِفْظُهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِمَّا أَطْعَمُوا أَنْ يَبْتَاعَ حَقَّ قَبْضٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو بن دینار از طاووس) ابن عباس کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بیع سے منع کیا۔ وہ غلہ کی بیع ہے۔ جبکہ قبضہ سے پہلے ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں تو ہر چیز کو ایسا ہی سمجھتا ہوں (یعنی قبضہ سے پہلے بیع درست نہیں)

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ تَارِفِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَ زَادَ اسْمُعِيلُ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ (مطلب ایک ہے)۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از تاریف بن عمرو) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خرید کرے، وہ جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے بیع نہیں سکتا اسماعیل نے اپنی روایت میں لفظ لیستوفیہ کے بدلے یقبضہ کہا

بَابُ مَنْ دَايَا إِذَا اشْتَرَى طَعَامًا مَجْرَاقًا أَنْ لَا يَبِيعَهُ حَتَّى يُؤْوِيَهُ إِلَى رَحْلِهِ وَالْأَدَبِ فِذَلِكَ۔

بَابُ مَنْ خَضَّ غُلَّةً كَاذِبِيرٍ مَالٍ بِنِ تَوَلَّى فَرِيدَ۔ وہ جب تک اسے اپنے ٹھکانے نہ لے لے اور کسی کے ہاتھ فروخت نہ کرے جو اس

کے خلاف کرے گا، اسے سزا دی جائے گی۔

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَاعُونَ مَجْرَاقًا يَبِيعُونَ طَعَامًا يَصْرِفُونَ أَنْ يَكُونُوا فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤْوُوا إِلَى رَحْلِهِمْ۔

(از یحییٰ بن جبر از لیث از یونس از ابن شہاب از سالم بن عبد اللہ) حضرت ابن عمر کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیکھا کہ لوگوں کی اس بات پر سزا اور تنبیہ دی جاتی اگر وہ غلہ کا ڈبھرا اپنے ٹھکانے پر لانے سے پہلے بیع دیتے تھے۔

(ابن عمر سابقہ) جب قبضہ سے پہلے بیعنا درست نہ ہوا تو چونکہ قبضہ پانچ سو سال کا بھی بیچنا درست نہ ہو گا اور اس باب میں ایک مرتبہ حدیث مروی ہے جس کو صحابہ میں نے حکیم بن حرام سے سنا اور اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر کوئی بیع یا خرید و فروخت صحیح نہیں ہے اور یہ حدیث امام بخاری کی شرط ہے نہ جو کسی اس وجہ سے اس کو نہ لکھا اس نے (مستقلہ معنی ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اجتہاد ہے اور دلالت کرتی ہے اس پر حکیم بن حرام کی حدیث کسی چیز کو بیع یا خرید و فروخت صحیح نہیں ہے اس کو بخاری نے لکھا اور اس کا اسناد اس پر متصل شاہ فیہر کا یہی مذہب ہے، وہ کسی چیز کی بیع قبضہ سے پہلے جائز نہیں سمجھتا امام بخاری اور کوئی پر منقول بخاری منقول در امام ابو حنیفہ کہتے ہیں منقول کی درست نہیں۔ بخاری منقول کی درست ہے اور امام احمد کہتے ہیں تو چیز زنی یا نل کرکتی ہے اس کی بیع قبضہ سے پہلے درست نہیں اور بخاری کی درست ہے امام مالک کا مذہب ہے کہ کوئی چیز زانیے سے بیع مابین قول خریدی جائے









قَدْ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ وَيَمْنَعُ مِنَ الْمَلَامَةِ وَ  
الْمَلَامَةُ لِمَنْ الشُّبُّ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ -

۲۰۱۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ الرَّجُلَ فِي الثَّوْبِ لَوْ أَحْدَثَهُ  
يَرْفَعَهُ عَلَى مَنْكِبِهِ وَعَنْ بَعْضَيْنِ الْأَنْبَاءِ النَّبَاذِ -

### بَابُ ۳۳۰ بَيْعُ الْمُنَابَذَةِ وَقَالَ

أَبُو سَعِيدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۱۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ كَيْحَنٍ عَنْ حَبَّانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى عَنِ الْمَلَامَةِ وَالْمُنَابَذَةِ -

۲۰۱۶ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّى  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ بَعْضَيْنِ الْأَنْبَاءِ النَّبَاذِ -

### بَابُ ۳۳۱ النَّبِيُّ لِلْبَائِضِ أَنْ

لَا يُحْقِلَ الْأَيْلَ وَالْبَقْرَ وَالْغَنَمَ وَكُلَّ  
مُحْمَلَةٍ وَالْمُصَرَّاةِ الَّتِي حَصَرَى لِنَبِيهَا  
وَحَقْنٌ فِيهِ وَجَمْعٌ فَلَمْ يُحْلَبْ أَتَا مَا  
وَأَصْلُ النَّصْرِ بِهٍ حَبْسُ الْمَاءِ يُقَالُ  
مِنْهُ حَصَرْتُ الْمَاءَ -

کہتے ہیں اسی سے یہ فقرہ ہے۔ حَصَرْتُ الْمَاءَ (میں نے پانی روک رکھا)

اور وہ ہے کڑے کو بغیر دیکھے بدلے چھو لینا اور اسی طرح اس کا  
بیع ہونا۔

(از قتیبہ از عبد الوہاب از ابوب از محمد بن سیر بن) حضرت ابو ہریرہ  
فرماتے ہیں دو طرح کے لباسوں سے منع کیا گیا ہے۔ ایک یہ کہ آدمی  
ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے پھر اسے مونڈھے پر ڈال دے (ستر  
کھلی ہے) اور دوسری بھی منع ہیں۔ لباس (لامسہ) دوسری بناؤ (منابذہ)

### بَابُ ۳۳۱ بَيْعُ الْمُنَابَذَةِ حَضَرَتْ اَنْسَ سَمْعَى هِيَ كَہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے

رازا اسماعیل از مالک از محمد بن یحییٰ بن حبان از ابوالزناد از اعرج  
ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ  
منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

(از عیاش بن ولید از عبد الاعلیٰ از سمعہ از زہری از عطیہ بن یزید)  
ابوسعید نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباس اور  
دو قسم کی بیع سے منع فرمایا۔ بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے۔

### بَابُ ۳۳۲ اَوْنَتٌ مَكْرِيٌّ يَأْكُلُ كَعَنْتِ فِي

دودھ جمع کر رکھنا بائع کو منع ہے۔ اسی طرح ہر جانور انشیرل  
جس کا دودھ (زیادہ ظاہر کر کے لئے) اس کے پستانوں  
میں روک لیا گیا ہو۔ مصرة وہ جانور ہے جس کے تھن میں  
دودھ روکا اور بند کر دیا گیا اور اکٹھا کر دیا گیا ہو۔ اور کئی  
دنوں تک دوہا نہ کیا گیا ہو۔ اصل میں نصیرہ پانی روکنے کو

لے دے گا یہ تھن دوہا کرنا اور نہ ہر چاکر اور ہر چاکر سے ایک ہی کپڑے کو سارے بدن پر اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ وغیرہ کچھ باہر نہ نکلیں سنانی کی سداہت  
میں سے ملامسہ کی تفسیر یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہیں اپنا کپڑا تھن کے گوشے میں چھوڑ دے اور دوسرے کا کپڑا نہ دیکھے صرف چھوئے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ بائع انشیرل  
میں سے کچھ روک کر دے اس سے وہ میں تھن میں کچھ روک کر دے اس سے وہ میں تھن میں کچھ روک کر دے اس سے وہ میں تھن میں کچھ روک کر دے اس سے وہ میں تھن میں کچھ روک کر دے

۲۰۱۷- حَدَّثَنَا ابْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَهْمُرُوا الْإِذِلَّ وَالْغَنَمَ  
فَمَنْ ابْتِاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَخَيْرَ النَّظَرَيْنِ بَيْنَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا  
أَنْ يَشَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعٌ تَمْرٍ وَثَلَاثُونَ  
عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَهَبِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ رِبَاحٍ وَهَوَسُونِ  
يَسَارِعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَاعٌ تَمْرٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مَرْنُ  
طَعَامٍ وَهُوَ بَالِحِيَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ  
صَاعًا مَرْنُ تَمْرٍ لَمْ يَكُنْ كَرْتَلًا وَالْغَنَمُ كَرْتَلٌ

از ابن کثیر الزلیث از جعفر بن ربیعہ از اعرج ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اذیل اور کمزور گھوڑوں میں  
روک کر نہ رکھو اگر کوئی شخص (دھوکہ میں آکر) ایسا جانور خرید لے تو اسے دونوں  
باتوں کا اختیار ہے چاہے اپنے پاس رکھ لے چاہے واپس بائع کو واپس دے  
اور ایک صاع (چار سیر) کھجور (دودھ کے بدلے) دیدے

ابو صالح اور مجاہد اور ولید بن رباح اور ہوشی بن یسار نے حضرت  
ابو ہریرہؓ سے اور حضرت ابو ہریرہؓ نے آنحضرتؐ سے کھجور کا ایک صاع نقل کیا ہے  
اور بعض حضرات نے حضرت ابن سیرین سے ایک صاع اناج کا نقل کیا ہے اور  
کہا ہے کہ خریدار کو تین دن تک اختیار ہے۔ اور ابن سیرین سے بعض حضرات  
نے ایک صاع کھجور کا نقل کیا ہے۔ اور تین دن تک اختیار ہونے کا ذکر

نہیں کیا۔ ایک صاع کھجور دینے پر اکثریت (راویوں کی) متفق ہے۔

۲۰۱۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ

سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مَسْعُودٍ قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُخْتَلَةً فَرَدَّهَا فَلْيُرَدِّ  
مَعَهَا صَاعًا وَاعْتَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَ  
ثَلَاثَةِ يَوْمٍ

ہم مسدد از معتمر از سلیمان از ابو عثمان (عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں جو  
شخص ایسی بکری جس کے تھن میں دودھ روکا گیا ہو، وہ اسے پھیر سکتا ہے  
اور ایک صاع اس کے ساتھ دے دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
تاجروں کی طرف پیش قدمی یعنی شہر سے آگے بڑھ کر مال لانے والوں سے  
نہیں منع کیا ہے۔

۲۰۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

عَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْقُوا  
الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَبْتَاعُوا  
وَلَا تَبِيعُوا حَافِرَ لَبَاءٍ وَلَا تَهْمُرُوا وَالْغَنَمَ وَمَنْ ابْتِاعَهَا  
فَهُوَ خَيْرُ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا أَنْ يَرْضَاهَا

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اعرج ابو ہریرہؓ کہنے  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قافلہ والوں (جو مال بیچنے کو لائیں)  
ان کے جا کر نہ ملو (نہ فرمایا) کوئی شخص ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کہے (نہ فرمایا)  
بخش نہ کرو (اصطلاحی معنی پہلے آگئے ہیں) دھوکہ دینے کے لئے قیمت بڑھانا، اور  
باہر والے کا مال (روک) نہ بیچے اور بکریوں کا دودھ ان کے تھن میں روک نہ رکھو اور شخص  
اس طرح کی بکری (دھوکہ میں آکر) خرید لے تو اس کو دودھ دینے کے بن ایک بات کا

۱۵ ابو صالح کی روایت کو امام مسلم نے اور مجاہد کی روایت کو ترمذی اور ربیع نے معجم وسط میں اور دیکھ کر روایت کو ابن کثیر نے اپنی مسند میں اور موسیٰ بن یسار کی روایت کو  
امام بیہقی اور ابوداؤد اور ترمذی کا اور نسائی اور ابن ماجہ نے وصل کیا اس ۱۱۱ منہ ۱۵ یعنی قرہ لے اس کو امام مسلم نے نکالا ۱۱۱ منہ ۱۵ نے کہا ایک صاع کھجور دے دھا صاع  
کہ ہوں و ابن ابی لیلیٰ اور ابویوسف دہنے ایک صاع کھجور کی قیمت بھی دینا جائز رکھا ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی یعقوب نعمانی نے اس کو بھی امام مسلم نے نکالا ۱۲ منہ ۱۵ اس کا بیان  
آگے ایک باب میں آئے گا اور مجلس کا بیان اوپر ہو چکا ہے ۱۲ منہ

اَسْكَمَهَا وَانْ سَخَطَهَا رَدَّهَا وَمَا عَمَّا مِّنْ تَسْوٍ  
اور ایک صاع کھجور یا بایع کو لے دے (اس دودھ کے بدلے جو واپس کرنے والے نے اپنے گھر میں آکر ایک دو وقت استعمال کیا)

**باب اگر خریدار چاہے تو مصراۃ جانور واپس کر دے گائے**

بکری نہیں (اڈنی وغیرہ) اور دودھ کے عوض ایک صاع کھجور دیدے۔

دا محمد بن عمرو ازکی اناس بن زنج از زیاد از ثابت یعنی عبدالرحمان

بن زید کا غلام) ابو ہریرہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو شخص ایسی بکری خریدے جس کے تھن میں دودھ دو گایا ہو پھر اس کا

دودھ دے دے تو اسے اختیار ہے خواہ اسے پسند کر کے اپنے پاس

رکھ لے خواہ ناپسند کر کے (واپس کر دے) دودھ کے بدلے ایک صاع

کھجور دے دے۔

**باب زانی غلام کی بیع - اور تزنج کہتے ہیں**

خریدار ایسے غلام یا لونڈی کو واپس کر سکتا ہے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از سعید مفری از والرش) حضرت

ابو ہریرہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لونڈی

کا زنا کرنا معلوم ہو جائے تو اس کا مالک اسے کوڑے لگائے پھر ملامت

اور زہر نہ کرے۔ دوسری بار بھی اگر وہ زنا کر لے تو اسے پھر

کوڑے لگائے پھر نہ جھڑکے اگر تیسری بار نکمرا کرے تو اسے فروخت

کر دے۔ اگر چہ بالوں کی ایک سی کے عوض ہو۔

دا از اسماعیل از مالک از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ

ابو ہریرہ اور زید بن خالد دونوں فرماتے ہیں کہ آنحضرت سے سوال

کیا گیا اگر غیر شاوی شدہ لونڈی زنا کرے تو کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا اسے

کوڑے مارو اگر پھر زنا کرے پھر کوڑے مارو اگر سہارہ نہ تاکرے تو

اسے بیع کر دو۔ دودھ کے بدلے ایک صاع کھجور کا دے اور بعضوں نے کہا اگر زنا کر لیا بھی اس خریدے تو اسے دودھ کے بدلے تار کا پی ہے ۱۲ منہ سلا کہ چونکہ یہی ایک عیب شرعی

کی روایت کو سعید بن فضال نے نقل کیا۔ باب کی حدیث میں کو غلام کا ذکر نہیں مگر امام بخاری نے غلام کو لونڈی پر قیاس کیا اور رضیہ کے نزدیک لڑکی زنا کرے عیب پیری مانتی ہے لیکن غلام

نہیں پھرنا ۱۲ منہ سلا یعنی مد لگانے کے بعد پھر کرے اور ملامت نہ کرے کیونکہ قصہ کی منزل جلی خطائی نے کہا تہر جلیوں ہے اس کو کوڑے لگائے اور صرف جھڑکی ہو لکھنا نہ کرے ۱۲ منہ

سلا ظاہر حدیث سے بخاری نے کہا کہ لونڈی کو جس کو سلا کرے حالانکہ لونڈی غلام پر بالاجماع رجم نہیں ہے کیونکہ خود قرآن میں جو صاف حکم ہے قَدْ آتَيْنَا آتَيْنَا  
يَقَاتِلَ حَتَّىٰ يَفْزُقَ مَا عَنِ لَمْ يَفْزُقْ مِنَ الْعَذَابِ اور ہم کا نصف نہیں ہو سکتا تو کوڑوں کا نصف مراد ہوگا یعنی کس کوڑے مارو بعضوں نے کہا حدیث

**باب ۳۲۲ اِنْ شَاءَ رَدَّ الْمَصْرَاةَ**

وَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِّنْ تَسْوٍ

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَبِي مَرْثَدَةَ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى

عَمًا مَصْرَاةً فَأَحْلَبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَسْكَمَهَا وَإِنْ

سَخَطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِّنْ تَسْوٍ

**باب ۳۲۳ بَيْعُ الْعَبْدِ الزَّانِي وَ**

قَالَ تَسْوٍ عَمْرٌ شَاءَ رَدَّ مِنَ الزَّانَا

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا

الْإِسْهَاقُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا زَانَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيُفْلِدْهَا وَلَا

يُزَيِّنْ لَهَا إِنْ زَانَتْ فَلْيُفْلِدْهَا وَلَا يَزَيِّنْ لَهَا ثُمَّ إِنْ زَانَتْ

الثَّالِثَةَ فَلْيُفْلِدْهَا وَلَوْ يَحْبِلُ مِنْ شَعْرٍ

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

وَزَيْدِ بْنِ خَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَانَتْ وَلَمْ تُحْصَنَّ قَالَ إِنْ زَانَتْ

لَهُ یعنی ہر بکری کے دودھ کے بدلے ایک صاع کھجور کا دے اور بعضوں نے کہا اگر زنا کر لیا بھی اس خریدے تو اسے دودھ کے بدلے تار کا پی ہے ۱۲ منہ سلا کہ چونکہ یہی ایک عیب شرعی

کی روایت کو سعید بن فضال نے نقل کیا۔ باب کی حدیث میں کو غلام کا ذکر نہیں مگر امام بخاری نے غلام کو لونڈی پر قیاس کیا اور رضیہ کے نزدیک لڑکی زنا کرے عیب پیری مانتی ہے لیکن غلام

نہیں پھرنا ۱۲ منہ سلا یعنی مد لگانے کے بعد پھر کرے اور ملامت نہ کرے کیونکہ قصہ کی منزل جلی خطائی نے کہا تہر جلیوں ہے اس کو کوڑے لگائے اور صرف جھڑکی ہو لکھنا نہ کرے ۱۲ منہ

سلا ظاہر حدیث سے بخاری نے کہا کہ لونڈی کو جس کو سلا کرے حالانکہ لونڈی غلام پر بالاجماع رجم نہیں ہے کیونکہ خود قرآن میں جو صاف حکم ہے قَدْ آتَيْنَا آتَيْنَا  
يَقَاتِلَ حَتَّىٰ يَفْزُقَ مَا عَنِ لَمْ يَفْزُقْ مِنَ الْعَذَابِ اور ہم کا نصف نہیں ہو سکتا تو کوڑوں کا نصف مراد ہوگا یعنی کس کوڑے مارو بعضوں نے کہا حدیث



اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ

وَرَحَّصَ فِيهِ عَطَاءُ

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ سَمْعَتُ جَرِيرًا عَنْ أَبِي بَعْتِ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ وَإِنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ

الزَّكَاةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالنَّصِيحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا الْفَلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا لِلرُّكْبَانِ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِمَا

قَالَ فَقُلْتُ لِأَيِّ عَمَلٍ مِمَّا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ

لِمَا قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سَمْسَارًا۔

بَابُ ۱۳۶ مَنِ كَرِهَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ

لِمَا قَالَ بِأَجْرٍ۔

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنَا ثَوْبِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَنَاجٍ حَدَّثَنَا

أَبُو عَلِيٍّ الْخَلْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْبِيُّ بْنُ أَبِي عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ

نَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ

حَاضِرٌ لِمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

سے نیک مشورہ طلب کرے تو اسے مفید مشورہ دے۔ عطاء

نے شہری کا ایسی مدد کو نابہرہ والے کے لیے جانز سبھا ہے

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از اسماعیل از قیس) جریر بن عبد اللہ

فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان باتوں پر بیعت کی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ کی شہادت نماز قائم کرنا اور ایسی زکوٰۃ

سمیع و اطاعت حاکم اسلام۔ خیر خواہی ہر مسلم پر

(از صلت بن محمد از عبد الواحد از معمر از عبد اللہ بن طاووس از الدش)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ سواطین

سے آگے جا کر نہ طوائفیں شہر یا گاؤں آنے دو شہری آدمی نابہرہ والے کا مال

نہ بیچے۔ طاووس کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے اس کا مطلب پوچھا تو فرمایا

شہری اس کا دلال نہ بنے۔

یَا بے جس نے یہ مکرہ سمجھا ہے کہ بتی والا نابہرہ والے

کا مال اجرت لے کر فروخت کرے۔

(از عبد اللہ بن صباح از ابو علی حنفی از عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار)

از عبد اللہ بن دینار حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع

فرمایا اس بات سے کہ شہری یا گاؤں والا جنگل یا دیہات والے کا مال بیچے ابن

عباس رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح فرمایا۔

۱۔ اس کو امام احمد و بیہقی نے جابر سے وصل کیا ۱۲۷ھ یعنی عطاء و بن ابی رباح نے اس کو عبد الرزاق سے وصل کیا ۱۲۷ھ یہ حدیث دو کتاب الامان

میں گذر چکی ہے یہاں امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ جب ہر مسلمان کی غیر خیر کی اس میں حکم ہے تو اگر کسی والا نابہرہ والے کا مال باجرت بیچ دے اس کی غیر خواہی کرے تو لو اب

خود کا مذہب اس حدیث کی تادیب ہو چکی جس میں اس کی ممانعت آئی کہ ممانعت اس وقت میں ہے جب اجرت لے کر ایسا کرے اور بتی والوں کو نقصان پہنچانے اور

اپنا فائدہ کرنے کی نیت ہو یہ ظاہر ہے کہ ایسا اعمال بالشیئ ۱۲۷ھ اور اس سے دلال کا حق طہر اگر بتی والوں کو نقصان نہ پہنچائے اگر یہ دلال نہ بتا تو شاید یہ لو

کو غلام ستان جانا گویا یہ منافع الخیر بنا خفیہ ہے کہ اگر حدیث اس وقت سے خاص ہے جب غلام کا قحط ہو گیا کہ اسے کہا عام ہے۔ امام احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ

ممانعت اس وقت میں ہے جب پانچ باتیں ہوں۔ چھٹی سے کوئی اسباب بیچے کو کہے اس دن کے نرخ پر بیچنا چاہے، چھٹی اس کو معلوم نہ ہو بتی والا قصد کرے اس کے پاس

جائے شہر ان کو اس سبب کی حاجت ہو۔ جب یہ باتیں پائی جائیں گی تو بیع باطل اور حرام ہوگی ورنہ بیع ہوگی ۱۲۷ھ ابن عباسؓ کا قول اور گذر کر بتی والا نابہرہ

والے کا دلال نہ بنے یعنی اجرت لے کر اس کا مال نہ بیوے اور اباب کا یہی مطلب ہے ۱۲۷ھ



**باب ۳۱** لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَايَةٍ

بِالسَّيْرِ وَمَكْرَةٍ ابْنِ سَيْرٍ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ  
لِلْبَايَةِ وَالْمُشَارَاجِي وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنَّ  
الْعَرَبَ تَقُولُ يَعْزِي تَوْبًا وَهِيَ تَعْنِي  
الْقَائِرَ.

لفظ لَا يَشْتَرِي کے لئے بھی مستعمل ہے

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ إِسْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي  
ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَهَذَا حَدَّثَنَا  
وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَايَةٍ.

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ مَالٍ رَضِيَ  
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَايَةٍ.

**باب ۳۲** النَّهْيُ عَنْ تَقْلِيدِ الْوَلَدِ

وَأَنْ يَبْعَهُ مَرْدُودٌ لِأَنْ صَاحِبَهُ عَلَيْهِ  
أَثَرٌ إِذَا كَانَ يَلُمُّ عَائِلَتَهُ وَهُوَ خَدْعٌ فِي  
الْبَيْعِ وَالْخِدَاعُ لَا يَجُوزُ.

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
النَّبِيِّ وَأَنْ يَبْعَ حَاضِرٌ لِّبَايَةٍ.

**باب ۳۱** شَهْرِي يَابِئِي وَالْبَايَةُ

کے مول نہ لے۔ ابن سیرین اور ابراہیم نخعی نے بائع و مشتری  
دونوں کے لئے اس کو مکروہ جانا ہے۔ ابراہیم نخعی نے کہا  
کہ عرب کے لوگ کہتے ہیں یعیٰ تَوْبًا مگر مقصد یہ ہوتا ہے  
کہ میرے لئے کپڑا خرید لے۔ رگو یا حدیث میں لَا يَبِيعُ سَا

الذکیٰ ابن ابراہیم از ابن جریر از ابن شہاب از سعید بن مسیب  
ابو ہریرہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی اپنے  
مسلمان بھائی کے مول پر مول نہ کرے اور نہ بخش کیا کر و اور نہ مشہری  
باہر والے کے لیے بیع کرے۔

از محمد بن شفی از معاذ از ابن ثون از محمد بن سیرین انس بن  
مالک نے کہا ہمیں اس سے منع کیا گیا تھا کہ مشہری دیہاتی کے لیے بیچے  
یا خریدے۔

**باب ۳۲** آگے جا کر قافلہ والوں سے ملنے کی ممانعت

ایسی بیع لغو اور قابل رد ہے کیونکہ ایسا کرنے والا اگر جانتا  
ہے تو سخت گنہگار ہے اور یہ ایک قسم کا فریب ہے۔ اور  
دھوکا کی بیع ہے جو ہر گز ناجائز نہیں ہے۔

از محمد بن بشار از عبد الوہاب از عبد اللہ از سعید بن ابی سعید  
ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلے والوں سے آگے  
برو کر ملنے سے منع فرمایا، نیز اس بات سے کہ مشہری بیرون کا مال بیچے۔

لہ مطلب ہے کہ نہ بیسی والا پہلے مال کا کہنے نہ باہر والے خریدار کو بیسی والوں کا مال خریدنے کے لئے کہلا لائے اس سیرین کے اثر کو قافلوں اور غلاموں کے لئے کہلا لائے کہا  
یہاں پہنچنے والا نہ پہنچنے والوں سے بیسی والا پہلے بیسی والا کو بیسی والا کے لئے کہلا لائے اس سیرین کے اثر کو قافلوں اور غلاموں کے لئے کہلا لائے کہا  
آئی تا خود ایسے ہی باہر سے بیسی والوں سے بیسی والا پہلے بیسی والا کو بیسی والا کے لئے کہلا لائے اس سیرین کے اثر کو قافلوں اور غلاموں کے لئے کہلا لائے کہا  
بیسی سے کہلا کر وہاں میں ان بیسی والوں سے بیسی والا پہلے بیسی والا کو بیسی والا کے لئے کہلا لائے اس سیرین کے اثر کو قافلوں اور غلاموں کے لئے کہلا لائے کہا  
یہاں پہنچنے والا نہ پہنچنے والوں سے بیسی والا پہلے بیسی والا کو بیسی والا کے لئے کہلا لائے اس سیرین کے اثر کو قافلوں اور غلاموں کے لئے کہلا لائے کہا

**حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا**  
**مَعْمَرُ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ**  
**كَأَمَّا مَعْنَى قَوْلِهِ لَا يَبِيعُ عَنْ حَاضِرٍ لَبَّاؤُ فَقَالَ لَا يَكُونُ**  
**لَهُ مَسَارًا -**

**۲۰۳۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ**  
**زُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ**  
**عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنِ اشْتَرَى مُحَقَّلَةً فَلْيُرِدَّ مَعَهَا صَاعًا**  
**قَالَ وَنَحْنُ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلْقَى النَّبِيِّ -**

**۲۰۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا**  
**مَالِكٌ عَنْ قَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ**  
**بَعْضٍ وَلَا تَلْشَوْا السِّلْعَ حَتَّى يَهْبِطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ -**

**بَابُ مَنِ اشْتَرَى السِّلْعَ**

**۲۰۳۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا**  
**جُوَيْرِيَةُ عَنْ قَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَتَلَقَّى**  
**الرُّبَاكَانَ فَاشْتَرَيْنَا مِنْهُمَا الطَّعَامَ فَهَاتَا النَّبِيَّ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَبِيعَهُ حَتَّى يُبْلَغَ بِهِ سَوْتُ**  
**الطَّعَامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا فِي أَغْلَى السُّوقِ يُبَيِّنُهُ**  
**حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ -**

**۲۰۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ**  
**اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي قَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانُوا**  
**يَبْنَتَا عَوْنَ الطَّعَامِ فِي أَغْلَى السُّوقِ فَيَبِيعُونَكَ فِي**

دا زعیاش بن ولید از عبد الاعلیٰ از معمر از ابن طاووس ان کے والد کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے اس فرمان کا مقصد پوچھا کہ بستی والا یا شہری کسی بیرونی کا مال ہرگز نہ بیچے۔ تو فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ بیرونی کا دلال نہ بنے۔

از مسدد از یزید بن زریج از ثمی از ابو عثمان عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں جو شخص دودھ جمع کی ہوئی بکری خریدے وہ بکری واپس کرے اور اس کے ساتھ ایک صاع دیدے آنحضرت نے قافلہ والوں سے آگے بڑھ کر ملنے سے منع فرمایا۔

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور جو مال باہر سے آ رہا ہو اس کے آگے جا کر نہ ملو حتیٰ کہ مال بازار میں آجائے

**باب قافلہ سے کتنی دور آگے جا کر ملنا منع ہے۔**

از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از نافع عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں ہم آگے جا کر قافلہ والوں سے ملا کرتے تھے۔ ان سے غلہ خریدنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کیا۔ فرمایا کہ باہر سے باہر اس کی بیع نہ کریں بلکہ اناج کے بازار میں لائیں۔

امام بخاری کہتے ہیں، یہ لوگ بازار کے بلند کنارے پر ملتے تھے جیسا کہ عبد اللہ کی حدیث سے ظاہر ہے۔

از مسدد از یحییٰ از عبد اللہ از نافع عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ لوگ بازار کی بلند جانب جا کر غلہ خریدتے پھیرا سے وہیں بیچ ڈالتے۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم نہ دیا کہ

اس باب کے لئے امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ اس کی کوئی حد مقرر نہیں اگر بازار میں آنے سے ایک قدم بھی آگے جا کر ملنا تو جس نے حرام کیا ۱۲ من ۱۷۰ روایت میں جو مذکور ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے قافلہ والوں سے آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے کہ بستی سے باہر ملنا حرام اور منع تھا بلکہ عبد اللہ کا مطلب یہ ہے کہ بازار میں آجائے کہ بعد اس کے کہنا ہے پر ہم ان سے ملے کیونکہ اس روایت میں اس کی ممانعت ہے کہ غلہ کو جہاں خریدیں وہاں نہ بیچیں اور اس کی ممانعت اس روایت میں نہیں ہے کہ قافلہ والوں سے آگے بڑھ کر ملنا منع ہے اسی حالت میں یہ روایت ان لوگوں کی دلیل نہیں ہو سکتی جنہوں نے قافلہ والوں سے آگے بڑھ کر ملنا درست رکھا ہے ۱۲ من



أَمَّا الْمُؤْمِنِينَ كَرَدَتْ أَنْ تَشْفِيَ حَارِيَةَ فَتَغْنَمَهَا  
فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيَّكُمْ عَلَى أَنْ وَلَا تَهْلِكُوا فَكَرَدَتْ  
ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا  
يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَدُ لِمَنْ أَعْتَقَ -

### باب بیع التمر بالتمر

۲۰۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْإِسْمَاعِيلُ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ قَامِلِ بْنِ أَزْمٍ سَمِعَ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُرَّ بِالْبُرِّ  
وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْأَهَاءُ  
وَهَاءُ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ -

میں برابر ہوں نقد نقد ہوں تو درست ہے -

### باب بیع الزبيب بالزبيب

وَالْأَطْعَامُ بِالْأَطْعَامِ -  
۲۰۳۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ  
عَنْ قَافِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُرَابِنَةِ وَالْمُرَابِنَةِ  
بِيعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبِيعُ الزَّيْبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا -

۲۰۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْبَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ  
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ قَافِرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُرَابِنَةِ قَالَ الْمُرَابِنَةُ  
بِيعُ التَّمْرِ بِكَيْلِ أَنْ رَأَوْا فَلَمْ يَرَوْا نَقَصَ فَكَانَ

کرتی چاہی۔ اس کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ  
اسکا ترکہ ہم لیں گے۔ حضرت عائشہ نے اُس کا ذکر آنحضرت سے کیا  
اُپ نے فرمایا مجھے میرے ارادے سے انکار یہ کہنا نہ روکے اور ترکہ کے  
کا مالک دی ہوگا، جو آزاد کرے۔

### باب کجور کو کجور کے عوض فروخت کرنا۔

از ابوالولید از لیث، از ابن شہاب از مالک بن اوس) حضرت عمرؓ  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اپنے فرمایا گہوڑوں کے عوض  
بیچنا سود ہے البتہ مٹھوں یا مٹھ سودا جائے۔ اور جو کے بدلے جو بیچنا سود  
ہے مگر مٹھوں یا مٹھ یعنی نقد نقد سودا درست ہے۔ کجور کے بدلے کجور بیچنا  
سود ہے البتہ سود نقد ہو تو درست ہے۔ (دونوں ماپ تول

### باب منقی کے عوض منقی اور غلہ کے عوض

غلہ فروخت کرنا۔

(از اسماعیل از مالک از نافع) عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگی  
ہوئی کجور خشک کجور کے بدلے ماپ کر کے بیچ جائے اسی طرح بیل پر  
لگے ہوئے انگور کو منقی کے بدلے بیچنا۔

از ابوالنعمان از حماد بن زید از ایوب از نافع) ابن عمر سے مروی  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا۔ عبد اللہ بن عمر  
نے کہا کہ مزابنہ یہ ہے کہ کوئی شخص درخت پر کامیوہ سوکھے میوے  
کے بدلے ماپ یا تول کر بیچے۔ اور خریدار سے کہے اگر درخت پر لگا

اس حدیث سے مالک کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ مٹھ کا تب کر بیع جائز ہے لیکن مخالفین یہ کہہ سکتے ہیں کہ شاید یہ روایت بدل کتابت کے ادا کرنے سے عاجز ہو گئی ہوگی  
تو اس کا حکم نہ ہوگا اس پر بیع جائز ہوگا باقی حدیث اس کی اللہ چاہے تو کتابت لکھا ہے اس کی ۱۲ منہ مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور نافع بیچنا ملک کے بدلے بیچنا  
ہے مگر مٹھوں یا مٹھ سودا اس کو بیان ان شاء اللہ تعالیٰ آج کے آگے کا بہر حال جب ان میں سے کوئی چیز بیچیں جس کے بدلے بیچ جائے تو اس میں چیز وہ ہے کہ دونوں ماپ تول میں برابر ہوں اور  
نقد نقد ہوں ۱۲ منہ یعنی وہ کجور جو اسی طرح سے ختم ہو اسی طرح وہ انگور بھی بیل سے تول لیا گیا ہو اس کا اندازہ کر کے خشک کجور یا منقی کے بدلے بیچنا درست  
نہیں کیونکہ اس میں کسی بیشی کا احتمال ہے ۱۲ منہ

قَالَ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَوْرِهَا -

اللہ علیہ وسلم نے اندازہ کر کے عرایا کی خاص قسم کی اجازت دی۔

### باب ۳۵ بیع الشعیر بالشعیر

۲۰۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا قَالَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ بِلَالٍ وَسُلَيْمِ بْنِ خَبْرَةَ أَنَّهُ الْقَسَسُ مَرَقًا بِمَاءٍ وَدِينَارًا قَدَامًا فِي طَلْعَتَيْنِ عَبْدُ اللَّهِ فَلَمَّا وَجَّهْنَا حَقَّ اسْطَرَفَ مِنِّي فَأَخَذَ الذَّهَبَ يَقْلِبُهَا فِي يَدِي ثُمَّ قَالَ حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي مِنَ الْخَازِنَةِ وَعُمَرُ بَيْنَهُمْ ذَلِكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ -

### باب ۳۶ بیع الذهب بالذهب

۲۰۴۲ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا إسماعيل بن علقمة قال حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً لِسَوَاءٍ وَبِالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ إِلَّا سَوَاءً لِسَوَاءٍ وَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ -

### باب ۳۷ بیع الفضة بالفضة

### باب ۳۸ بیع الخمر بالخمر

۲۰۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا قَالَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ كَيْتَ بَيْنَ مَجْهِي وَسُؤْرِ فَبَايَ مَجْنَانِي فِي مَرَدَّتِ هَوْنِي - ثُمَّ مَجَّ طَلْحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نِي بِلَايَهُمْ دُولُونَ نِي دُرُكِي بَابُ تَكَرُّكِ أَكْرَدِهِ رَاضِي هُوَ كُنِي أَوْ شَرَفِي هَانِي لِي كَرَالِي بِلَتِ كُنِي لَكِي - بَعْرُ كِبَا غَابِي سِي مِرَا نَزَاجِي أَنِي -

### باب ۳۹ سونا سونے کے عوض بیچنا

۲۰۴۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً لِسَوَاءٍ وَبِالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ إِلَّا سَوَاءً لِسَوَاءٍ وَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ -

### باب ۴۰ چاندی کو چاندی کے بدلے بیچنا

۲۰۴۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً لِسَوَاءٍ وَبِالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ إِلَّا سَوَاءً لِسَوَاءٍ وَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ -

۱۲ منہ در اردو زبان میں کہتے ہیں، اشرافی روپیہ کے بنیاد کو ۱۲ منہ ۱ منہ اس میں ہر باتوں کی شرط ہے ایک طرف نقد ایک طرف ادھار درست نہیں رہنا چاندی سے عام روپیہ کے طور پر ایک عدد وخت کامیوہ کسی منہ کو یاد کر کے پھر کا بارے میں کھڑے کھڑے آنا ناگوار ہوتا تو اس میں بے کا اندازہ کر کے اتنے خشک میوے کے بدل وہ دفت اس فقیر سے خرید لیتے۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا

عُمَيْرُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَنِّي قَالَ حَدَّثَنِي

سَالَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ

حَدَّثَهُ مِثْلَ ذَلِكَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا

سَعِيدٍ مَا هَذَا الَّذِي تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فِي الْمَضَرِّ فَمَعَتْهُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ هُبْ

بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ مِثْلًا بِمِثْلِ

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

مَا لِكَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ لِحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ

بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلِ وَلَا تُشَقُّوا بَعْضُهَا عَلَى

بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلِ

وَلَا تُشَقُّوا بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا

عَاقِبًا بِنَاجِيَةٍ

**بَابُ بَيْعِ الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ**

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا لَقْطَةُ

ابْنُ مُخْلَبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَرَّحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو

ابْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ الزُّبَايْحَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ

سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ لِحَدَّثَنِي أَنَّهُ يَقُولُ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ

از عبد اللہ بن سعد از ان کے چچا از پسر برادر زہری از زہری

از حضرت سالم بن عبد اللہ از عبد اللہ بن عمر ابو سعید خدری نے ایسی

ہی حدیث بیان کی (جیسے اوپر دو حدیثیں گذریں) پھر عبد اللہ بن عمر ان

سے ملے اور کہنے لگے ابو سعید! یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تم

کیا حدیث بیان کرتے ہو؟ ابو سعید نے کہا ہاں میں نے صرافی (روپیہ

اشترافیاں بدلوانے کے متعلق آنحضرت سے سنا۔ آپ فرماتے تھے سونا

سونے کے عوض برابر بیجو۔ اور چاندی کے عوض چاندی برابر بیجو۔

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع ابو سعید خدری کہتے

ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کے بدلے سونا

نہ بیجو مگر برابر بیجو۔ اور کم و بیش کر کے مت بیجو۔ اور نہ ایک طرف

ادھا دوسری طرف نقد سودا کرو۔

**باب اشترای کے عوض اشترافیاں ادھا بیچنا منع ہے**

از علی بن عبد اللہ از ضحاک بن مخلد از ابن جریج از عمر بن دینار

از ابو صالح زبای (ابو سعید خدری کہتے تھے، دینار کے بدلے دینار

اور درہم کے بدلے درہم بیچ سکتے ہو۔ ابو صالح کہتے ہیں میں نے ان

سے کہا، ابن عباس تو اس کے خلاف فرماتے ہیں تو ابو سعید خدری

اس حدیث میں امام شافعی کی حجت ہے کہ اگر ایک شخص کے دوسرے مردم فرض ہوں اور اس کے اس دینار فرض ہوں تو ان کی بیع جائز نہیں کیونکہ یہ بیع الکالی بالکالی ہے

یعنی ادھا کو ادھا رکے بدل بیچنا اور ایک حدیث میں ہر ادھ اس کی مماثلت فاندہ ہے اور اصحاب سننے نے ابن عمر سے نکالا کہ میں بقیع میں ادھ بیچا کرتا تھا تو دیناروں کے

بدل بیچتا اور درہم لیتا اور درہم کے بدل بیچتا اور دینار لیتا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو پوچھا۔ آپ نے فرمایا اس میں کوئی قیاحت نہیں بشرطیکہ

اسی دن کے نرخ سے لے کر ادھ ایک دوسرے سے لے کر جانے دو ۱۲۷۱ھ میں اس کی روایت میں اتنا زیادہ ہے برابر برابر جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا وہ بیچ میں چلا گیا ۱۲۷۱ھ میں اس کا

کا نہ بیچ رہے کہ بیان اسی صورت میں چوتھا جب ایک ادھا دھا ہوا کہ نقد ایک درہم و درہم کے بدل بیچے تو یہ درست ہے اس عیاشی کا نہ بیچ ہالے زمانہ کے لئے تو بہت مفید تھا خصوصاً

ہالے ملک میں تو کھلا ادھ رمانی کی بناؤں دات جاری ہے اور کول کر پلہ ہمارا نہیں نکلتا اور خودہ شریک کے لئے بھی بیچنے وقت وقت ہوتی ہے اس محاسن کی دلیل وہ حدیث



عَبْدُ بْنُ الْعَوَامِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي ثَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُقْمَةَ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ  
الْأَمْوَاءُ بِسَوَاءٍ وَأَمْوَالُ قَبَائِلِ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ  
كَفَيْ شَيْئًا وَالْفِضَّةُ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شَيْئًا -

### باب ۳۹ بیع المزائنة و

بِیْعِ الْغُرَبَاءِ الْقُرْبَى وَبِیْعِ الزَّيْبِ  
بِالْكَرْمِ وَبِیْعِ الْعَرَايَا قَالَ أَنَسُ تَمَى  
النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ  
الْمَزَانَةِ وَالْمَحَاقِلَةِ -

### ۲۰۴۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَقِيلُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ أَخْبَرَنَا فِي سَأَلِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا تَبِيعُوا الشَّرَّ حَتَّى يَبْدُوَ صَاحِبُهُ وَلَا تَبِيعُوا  
الْقُرْبَى الشَّرَّ قَالَ سَأَلَهُ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ  
ابْنِ قَابِثٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ  
بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرَبِيَّةِ وَالرُّطْبِ أَوْ بِالشَّرِّ وَلَمْ  
يُرَخَّصْ فِي بَيْعِهِ -

### ۲۰۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَزَانَةِ وَالْمَزَانَةِ أَشْرَبُ  
الْقُرْبَى الشَّرِّ كَيْلًا وَبِیْعِ الْكَرْمِ بِالزَّيْبِ كَيْلًا -

عبدالرحمان بن ابی بکرہ (ابو بکرہ) نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
چاندی کو چاندی کے عوض اور سونے کو سونے کے عوض بیچنے سے منع فرمایا  
البتہ برابر، برابر تو کوئی ترحج نہیں۔ البتہ ہم سونے کو چاندی کے بدلے  
جس طرح چاہیں خرید کر سکتے ہیں۔ اسی طرح چاندی کو سونے کے بدلے  
بھی جس طرح چاہیں خرید کر سکتے ہیں۔

### باب بیع مزائنة کے بیان میں - (اور وہ یہ ہے

کہ درخت پر لگی ہوئی کھجور خشک کھجور کے بدلے اور بیل پر لگے  
ہوئے انگور منقے کے بدلے بیچیں۔ نیز بیع عرایا کا بیان -  
حضرت انس فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مزانہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔

### (انہیچے بن بکیر ازلیث ازعقیل از ابن شہاب از سالم بن عبد اللہ

عبداللہ بن عمر سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درخت پر  
لگا ہوا میوہ اس وقت تک نہ بیچو جب تک اس کی پختی ظاہر نہ ہو جائے۔ اور  
درخت پر لگی ہوئی کھجور خشک کھجور کے عوض مت بیجو۔ سالم کہتے ہیں مجھے  
عبداللہ بن عمر نے جو الزید بن ثابت یہ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس کے بعد بیع عربیہ کی تر یا خشک کھجور کے بدلے بیچنے کی اجازت دی  
اور عربیہ کے سوا اور کسی صورت میں اجازت نہیں دی۔

### (از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع) عبد اللہ بن عمر سے

مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزانہ سے منع فرمایا بزائنے یہ ہے  
کہ درخت پر لگی ہوئی کھجور سوکھی کھجور کے بدلے ماپ کر خریدے اسی طرح بیل  
پر لگے ہوئے انگور منقے کے بدلے ماپ کر خریدے۔

۱۔ اس حدیث میں باتوں کا ذکر قید نہیں ہے مگر دوسری روایت سے امام مسلم کے ثابت ہونے پر اس میں یہ شرط ہے اور بیع صرف میں قید شرط ہونے پر  
علماء اتفاق ہے اختلاف اس سے کہ جب میں ایک ہو تو کسی بیشی درست ہے یا نہیں جبہو کا قول ہے کہ درست نہیں ورا بن عباس کا اور ابن عمر سے اس کا جواز منقول ہے  
میں اور زید بن کلاب ۱۲ منہ اس کو خواہ امام بخاری نے آگے چل کر وہ ملے ہے مزائنے کے ترجمہ معلوم ہو چکے۔ محافلہ یہ ہے کہ کبھی کہیں کسیت میں ہوں میں اس کا لانا تاقہ کر کے  
اس کو تاقہ ہونے کیوں کہ بدل بیچے یہی منہ ہے کیونکہ کسی بیش کا احتمال ہے جیسے مزائنے منہ ہے ۱۲ منہ



۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصْبِيِّ عَنْ أَبِي سُوَيْفِيٍّ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى عَنِ الْمُرَابَنَةِ وَالْمُحَاكَلَةِ وَالْمُرَابَنَةُ شَتَاءُ الشَّيْرِ  
بِالشَّيْرِ فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ.

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعْوِيَةَ عَنْ  
الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاكَلَةِ وَالْمُرَابَنَةِ.

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَدَّدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ  
عَنْ قَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِمَصَاحِدِ الْعَرَبِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا  
بِخَرِصِمَا.

باب ۱۳۶ بَيْعُ الشَّيْرِ عَلَى رُؤُوسِ  
النَّخْلِ بِالدَّهَبِ الْفِضَّةِ.

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ  
عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
بَيْعِ الشَّيْرِ حَتَّى يَطْبِيبَ وَلَا يَبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا لِنَتَائِ  
وَالدَّاهِمِ إِلَّا الْعَرَايَا

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابٍ قَالَ  
سَمِعْتُ مَالِكًا وَسَأَلَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ حَدَّثَكَ  
دَاوُدُ عَنْ أَبِي سُوَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي حَمْسَةِ أَوْ  
أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ حَمْسَةِ أَوْسُقٍ قَالَ نَعَمْ.

دار عبد اللہ بن یوسف از مالک از داؤد بن حصین از الوصفیان

یعنی ابن ابی احمد کا غلام، حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرابنہ اور محاکلہ سے منع فرمایا۔ اور مرابنہ  
یہ ہے کہ درخت پر لگی ہوئی کھجور، اتری ہوئی خشک کھجور کے عوض  
خریدے۔

دار مسدد از ابو معاویہ از شیبانی از عکرمہ، ابن عباس سے  
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محاکلہ اور مرابنہ سے منع  
فرمایا۔

دار عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از نافع از ابن عمر، زید بن ثابت  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے مالک کو یہ اجازت  
دی کہ اپنا عرب اس کے انداز برابر سونے کے بدل بیچ ڈالے۔

باب ۱۳۷ سونے چاندی کے عوض درخت  
پر لگی ہوئی کھجور بیچنا۔

(ناجی بن سلیمان از ابن وہب از ابن جریج از عطاء از ابو زبیر) جابر  
سے مروی ہے کہ آنحضرت نے پکنے سے پہلے پھلوں میوؤں کی بیع سے منع  
فرمایا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ درخت پر لگا ہوا میوہ یا پھل دہیہ اشرفی کے بدلے  
ہی بیچو رسو کھے میوہ پھل کے بدلے نہیں، البتہ عربی کی آپ نے اجازت  
دی۔

(عبد اللہ بن عبد الوہاب) امام مالک سے عبد اللہ بن بیع نے  
پوچھا کیا آپ کو داؤد نے جو مالہ الوصفیان از ابو ہریرہ حدیث سنائی  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا کی اجازت دی ہے۔  
جو پانچ وقت تک یا پانچ وقت سے کم ہو انہوں نے کہا ہاں یہ (حدیث  
بیان کی ہے)۔

۱۔ یعنی مالک کے صحیح ہے کہ عربی مرابنہ سے کھجور خریدنے سے منع فرمایا تھا۔ اس کی اجازت دی اس کو عربی مرابنہ کا کام ہے۔ اگر عربی مرابنہ کی اجازت نہ دی جاتی تو لوگ کھجور  
بیچنے کے درخت سے لے کر لے کر بیچ دیتے۔ اس سے کھجور کے بیچنے سے منع فرمایا۔ اس سے کھجور کے بیچنے سے منع فرمایا۔ اس سے کھجور کے بیچنے سے منع فرمایا۔

۲۵۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بَشِيرًا قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَعَ النَّسْرُ بِالشَّرِّ وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَةِ أَنْ تُبَاعَ بِحَرَمِهَا يَا طَلْهًا أَهْلُهَا رَطْبًا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَةِ بِبَيْعِهَا أَهْلُهَا بِحَرَمِهَا يَا طَلْهًا رَطْبًا قَالَ هُوَ سَوَاءٌ قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِيَعْنِي وَأَنَا غُلَامٌ رَأَيْتُ أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فَقَالَ وَمَا يُدْرِي أَهْلَ مَكَّةَ فَقُلْتُ لَهُمْ كَرُمُونَهُ عَنْ جَابِرٍ فَسَكَتَ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّ مَا أَرَدْتُ أَنَّ جَابِرًا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ يَنْهَى قَبْلَ لُسْفَيْنَ وَلَيْسَ فِيهِ نَهْيٌ عَنْ بَيْعِ النَّسْرِ حَتَّى يَبْدَأَ فَصَدَّقَهُ قَالَ لَا

### بَابُ ۳۶ تَفْسِيرُ الْعَرَايَا وَ

قَالَ مَا لَكَ الْعَرِيَّةُ أَنْ يُعْرِى الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثَّغْلَةَ ثُمَّ يَتَأَذَّى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ فَرِخْصَ لَهُ أَنْ يُشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِسَبْعٍ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ الْعَرِيَّةُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِالْكَيْلِ مِنَ التَّسْرِيدِ لَا يَكُونُ بِأَحْزَافٍ وَمَا يَقُولُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَمَةَ يَا لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ قَاتِمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ كَانَ تِ الْوَرَايَا أَنْ يُعْرِى الرَّجُلُ فِي قَالِ الثَّغْلَةَ

داؤد بن عبد اللہ از سفیان از یحیی بن سعید از بشر سہل بن ابی حمزہ سے روایت ہے کہ آنحضرت درخت پر لگی ہوئی کھجور خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا اور عربیہ کی اجازت دی کہ عربیہ والے اپنی کھجور کا اندازہ کر کے اس کے بدلے تازہ کھجور کھائیں۔ اور سفیان نے کہا اس کا مطلب بھی وہی ہے جو انہوں نے پہلے کہا، کہ عربیہ میں اجازت ہے اندازہ سے کھائیں۔ سفیان یوں بھی کہتے ہیں میں نے یحییٰ سے کہا بچپن میں کہ مکی لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے بیع عرایا کی اجازت دی انہوں نے جواب دیا مکہ والوں کو کہاں سے یہ معلوم ہوا میں نے عرض کیا وہ اس حدیث کو حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں یہ سن کر یہ بھی خاموش ہو گئے۔ سفیان کہتے ہیں یہ کہنے سے میرا مطلب یہ تھا کہ حضرت جابر مدنی ہیں۔ سفیان سے کہا گیا کیا اس حدیث میں اس کی ممانعت نہیں ہے کہ پھلوں کے بیچنے سے آپ نے منع فرمایا جب ان کی ٹھنگی نہ ظاہر ہو جائے؟ تو انہوں نے کہا نہیں۔

### بَابُ عَرَايَا تَفْسِيرُ-

امام مالک کہتے ہیں کہ عربیہ یہ ہے کہ باغ کا مالک کسی کو ایک درخت فی سبیل اللہ دیدے۔ پھر باغ میں اس کے بار بار آنے سے تکلیف ہو تو وہ میوہ دے کر وہ درخت اس سے خرید لے۔ محمد بن ادريس کہتے ہیں کہ عربیہ جائز نہیں ہوتا البتہ (پانچ دن سے کم میں) خشک کھجور ماپ کر نقد نقد ہو تب جائز ہے یہ نہیں کہ دونوں طرف اندازہ ہی ہو سہل بن ابی حمزہ کے قول سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ عربیہ وسقوں سے ماپ کر ہوتا ہے۔ اول ابن اسحق نے اپنی روایت میں نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یوں نقل کیا کہ عرایا یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ میں سے کھجور

وَالْمُحْلَيْنِ قَالَ يُزِيدُ عَنْ سُلَيْمٍ  
ابْنُ الْمُحْسِنِ الْعَرَايَا فَخَلَّ كَأَنَّهُ  
لِلْمَسْكِينَةِ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ  
يَنْتَظِرُوا بِهَا رِخْعَ لَهْمٍ أَنْ يَبِيعُوهَا  
بِمَا شَاءُوا مِنْ التَّمْرِ.

وہ ہر کردہ درخت کھجور کا بیج ڈالیں۔

۲۰۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ قَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ  
فِي الْعَرَايَا أَنْ تَبَاعَ بِحُوضِهَا كَيْلًا قَالَ مُوسَى بْنُ  
عُقْبَةَ وَالْعَرَايَا فَخَلَّتْ مَعْلُومَاتُ ثَابِتٍ مَا فَتَشَرَّ بِهَا

**باب ۳۶۲** بَيْعُ الشَّارِقِ قَبْلَ

أَنْ يَبْدَأَ وَصَلَا حُجَّهَا وَقَالَ اللَّيْثُ

عَنْ أَبِي لِرْزَادٍ كَانَ عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ

يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ

الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ النَّاسُ

فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ يَتَبَايَعُونَ الشُّمَارَ فَإِذَا جَدَّ

النَّاسُ وَحَقَّ رَقَابَتُهُمْ قَالَ لِمَنْ تَبَاعَتْ

إِقْلَهُ أَصَابَ الشُّمَارَ لَتَمَانٍ أَصَابَهُ

مَرَاتٍ أَصَابَهُ قَتْلًا مَرَاتٍ

يُحْتَجُّونَ بِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کام ایک یا دو درخت کسی کو عاریہ یعنی مستعار دے دے  
اور زید نے سفیان بن حسین سے نقل کیا کہ عرایا وہ کھجور کے  
درخت ہیں جو فقراء و مساکین کو فی سبیل اللہ بخش دیئے  
جائیں۔ ان سے میوہ اترنے تک کا انتظار نہیں ہو سکتا تو  
انہیں اجازت دی گئی کہ سو کھی کھجور لیکر جس کے ہاتھ چاہیں

راز محمد از عبد اللہ از موسی بن عقبہ از قافع (از ابن عمر) زید بن ثابت  
سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی کہ  
اندازہ کر کے اس ماپ سے سو کھا میوہ بیع کیا جائے۔ موسی بن عقبہ  
کہتے ہیں کہ عرایا ان معین درختوں کو کہتے ہیں جن کا میوہ اترے  
ہوئے میوہ کے بدلے خریدا جائے۔

**باب** سختگی معلوم ہونے سے پہلے میوہ بیچنا  
منع ہے۔

لیث بن سعد نے ابوالزناد سے نقل کیا ہے کہ  
عروہ بن زبیر پہل بن ابی حاتم سے نقل کرتے تھے (جو انصاری  
تھے، بنی حارثہ میں سے تھے) انہوں نے (سہل نے) زید  
ابن ثابت سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
زمانہ میں لوگ بختوں پر لگے ہوئے پھلوں کی خرید و فروخت  
کیا کرتے تھے۔ جب کاٹنے کا وقت آتا اور خریدا ہو جاتا تو  
تو خریدا کہتے۔ اس پہل کو دکان پر لگیا۔ مراض ہو گیا فشا  
ہو گیا۔ اس طرح کی مختلف درخت والی آفتوں کا ذکر کرتے  
تھے اور جھگڑے کرتے تھے۔ آخر حریب آنحضرت صلی اللہ علیہ  
سلم کے پاس اس قسم کے بہت جھگڑے آنے لگے تو آپ نے فرمایا

اے میرے کسی بیع بختی سے پہلے ابن ابی لیلیٰ اور ثوری کے نزدیک

شافعی و امام احمد و جمهور علماء کا یہی قول ہے ۱۲ دفعہ مختصراً ۱۳ حافظ نے کہا میں نے لیث کی روایت کو موصلاً نہیں پایا مگر سعید بن منصور نے ابوالزناد سے اور ابوداؤد  
اور طیحاوی نے پہلے اسناد اور سیوطی نے دونوں اسنادوں سے ۱۲ مرتبہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ  
فَإِذَا لَيْكَ فَاقًا لَا قَلَا مَتَابًا يَبْعُو حَتَّى  
يَبْدُو وَصَلَهُمُ الشَّرَّاءُ لَمْشُورًا يَشِيرُ  
مَهْمًا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَأَخْبَرَ فِي خَارِجَةٍ  
ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ نَابِتٍ لَمْ  
يَكُنْ يَبِيعُ نَبَاتًا أَوْ مِنْهُ حَتَّى يَطْلُعَ النَّوْمُ  
فَيَتَبَيَّنَ الْأَصْفَرُ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ دَوَاهُ عَلَى بْنِ بَعُورٍ حَتَّى تَأْكُلَهُ  
حَدَّثَنَا عَنَسَةُ عَنْ ذَكْرِ بْنِ عَدَى  
الرَّقَا عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا قَالَ  
عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْرُوفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الشَّرَّاءِ حَتَّى يَبْدُو وَصَلَهُمُ الشَّرَّاءُ لَمْشُورًا  
۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى أَنْ تُبَاعَ شَرَّةُ الْكَلْبِ حَتَّى تَرْهُو قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
يَعْنِي حَتَّى تَحْمَرَ

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ  
حَابِشَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ تُبَاعَ الشَّرَّةُ حَتَّى تُشَقِّمَ فَعِيلٌ مَا تُشَقِّمُ قَالَ  
نَهَى أَنْ تَصْفَرَّ وَيُؤْكَلَ مِنْهَا

اگر تم یہ جھگڑے نہیں چھوڑتے تو یوں کرو کہ جب تک میوے کی  
چنگلی معلوم نہ ہو جائے اسے نہ بیچو۔ آپؐ نے یہ بطور صلاح  
مشورہ کے فرمایا کیونکہ جھگڑے بڑھ گئے تھے۔ ابوالزناد کہتے  
ہیں مجھے خارجہ بن زید بن ثابتؓ نے خبر دی کہ زید بن ثابتؓ  
اپنے باغ کا میوہ اس وقت تک نہ بیچتے جب تک شریاتاً  
نہ نکلتا۔ اور زردی سرخی سے نمایاں ہو کر نہ آجاتی۔

امام بخاری کہتے ہیں۔ اس حدیث کو علی بن بحر کو  
بھی روایت کیا بحوالہ حکام، عنبسہ، کتیا، ابوالزناد،  
عروہ، سہیل، زید بن ثابت۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع) عبد اللہ بن عمر سے  
روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے میوے کے بیچنے سے منع فرمایا۔ جب  
تک اس کی چنگلی نہ شروع ہو جائے۔ آپؐ نے باغ اور مشتری کو منع فرمایا  
(از ابن مقلات از عبد اللہ از حمید طویل) انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا میوہ اس وقت تک بیچنے سے منع کیا جب تک لالہ یا  
پیلہ نہ ہو جائے۔

ام بخاری کہتے ہیں توہو اس سے مراد تھمرے ہے یعنی سرخ ہو جائے۔  
(از مسدود از یحییٰ بن سعید از سلیم بن حیوان از سعید بن مینا) جابر  
بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم تشقیع یعنی سرخ یا زرد  
ہونے اور کھانے کے قابل ہونے سے پہلے میوے کو بیچنے سے منع فرمایا۔

لفظ قلیل نے کہا شاید آپؐ نے یہ حکم بطریق صلاح و مشورہ دیا ہو بخیر اس کے قطعاً منع فرمایا جیسے ابن عمرؓ کی حدیث میں ہے اس کا قرینہ یہ ہے کہ خود زید بن ثابتؓ  
جس حدیث کے راوی ہیں اپنا میوہ چنگلی سے پہلے نہیں بیچتے تھے ۱۲ من سے ۱۵ من تک ایک تارہ ہے جو شروع گرمی میں صبح کے وقت نکلتا ہے۔ حجاز کے ملک میں  
اس وقت سخت گرمی ہوتی ہے اور پھل میوے یک جلتے ہیں ۱۲ من سے ۱۵ من تک یہ فیہر سعد بن مینا کا قول ہے جیسے امام احمد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے امام مسلم کی روایت میں  
یوں ہے میں نے سنی کہما شقیر بن ابی ہریرہؓ نے کہا سرخ یا زرد ہونے کے کھانے کے قابل ہونے اور تشقیع کی روایت میں یوں ہے کہ کو بیچنے والا میوہ تھکے اور تھکے والے جا رہا ہو ۱۲ من

## باب ۳۶۳ بَيْعُ الْغُلِّ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا -

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا مَعْلَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا حَصِيدٌ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى

بِهِمُ الشَّرْعَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَعَنِ الْغُلِّ حَتَّى يَزْهُوَ قَبْلَ أَنْ يَزْهُوَ قَالَ يَحْمَارٌ أَوْ يَصْفَارٌ -

باب ۳۶۴ إِذَا بَاعَ الْبَيْتَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَائِثِ -

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ تَمَى عَنْ بَيْعِ الْبَيْتِ حَتَّى تَزْهُوَ قَبْلَ أَنْ يَزْهُوَ قَالَ يَحْمَارٌ أَوْ يَصْفَارٌ -

قَالَ حَتَّى تَمُوتَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا أَمِنَ اللَّهُ الشَّرْقَ بِمِ الْخُدِّ أَحَدًا كُمْ مَالَ أَخِيهِ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا ابْتِاعَ شَرًّا قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ كَانَ مَا أَصَابَتْهُ عَلَيْهِ رِبَةً أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ قَالَ لَا تَبْتَاعُوا الشَّرَّ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَلَا تَبْتَاعُوا الشَّرَّ بِلَا شَرٍّ -

نَبِيُّهُوَ الشَّرَّ بِلَا شَرٍّ -

نَبِيُّهُوَ الشَّرَّ بِلَا شَرٍّ -

باب ۳۶۵ شُرَاءُ الطَّعَامِ لَا أَجَلَ

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ عِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ

## باب ۳۶۳ جب تک کھجور کی پختگی نمایاں نہ ہو اس کا بیچنا منع ہے۔

(از علی بن شہیم از معالی از شہیم از حمید از انس بن مالک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میوہ بیچنے سے اس وقت تک منع فرمایا جب تک اس کی پختگی ظاہر نہ ہو جائے اور کھجور کے بیچنے سے بھی منع فرمایا جب تک زہونہ ہو۔ لوگوں نے (حضرت انس سے) کہا زہونہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا سرخ یا زرد ہو جانا۔

باب ۳۶۴ اگر کھجور سے پہلے کوئی میوہ بیچ ڈالے پھر آفت آجائے تو بائع کا نقصان ہوگا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از حمید) انس بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میوہ کی بیع قبل از زہونہ سے منع فرمایا۔ لوگوں نے پوچھا زہونہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا سرخ ہو جانا اور فرمایا مچلتا ہوا اگر اللہ تعالیٰ میوہ ہی نہ نکالے تو تم میں اپنے مسلمان بھائی کا مال کس چیز کے بدلے کھائیگا۔

لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بحوالہ ابن شہاب بیان کیا اگر کسی نے پختگی کھنے سے پہلے میوہ خرید لیا پھر کوئی آفت آئی تو اس کا ذمہ وار بائع ہوگا۔

ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میوہ اس وقت تک

نہ بیچو جب تک اس کی پختگی نہ کھل جائے۔ اور زہونہ پر لگی ہوئی کھجور سوکھی کھجور کے بدلے نہ بیچو۔

باب ۳۶۵ ادھار خریدنا۔ یعنی کسی مدت کے وعدے پر اناج خریدنا۔ (ذکر گروی رکھنا۔)

(از عمر بن حفص بن غیاث از حفص بن غیاث) اعمش کہتے ہیں ہم نے ابراہیم نخعی سے قرض لے کر گروی رکھنے کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا

...

الرَّهْنُ فِي السَّلَفِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ  
الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
شَارَى طَعَامًا مِمَّا مَنَّ بِهِ هُوَ فِي إِلَى أَجَلٍ فَهَنَّهُ دَرَّةً  
**بَاب ۶۶** إِذَا أَرَادَ بَيْعَ شَيْءٍ

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ تَالِثٍ عَنْ عَبْدِ  
الْمُجِيبِ بْنِ سُهَيْلٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْرِ خِجَاءٍ  
يَنْتَرِجِنِبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلْ  
تَمْرَ خَيْرَ هَكَذَا قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَأَنَّا خُدَّ  
الصَّاعُ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِمِائَةِ أَجْحَمٍ  
بِالَّذِي رَأَيْتُمْ بِالَّذِي رَأَى هُوَ جَنِيئًا۔

**بَاب ۶۷** مَنْ بَاعَ مَخْلُوقًا

أَوْ أَرْضًا مَزْرُوعَةً أَوْ يَارِجَارَةً قَالَ أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ لِي إِبرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا  
هَشَامُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ  
ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُخْبِرُ عَنْ قَافٍ مَوْلَى ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّ أَيْمَنًا نُحْلِي بَيْعَتُ قَدْ أَتَتْ  
لَمُؤَدِّ كِرَالِ الشَّرْقِ لَتَمْرٍ لَدَى أَتْرَهَا  
وَكَذَلِكَ الْعَبْدُ وَالْحُرُّ سَمِعْتُ لَوْ تَأْفَعُ  
هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَ۔

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا قَالَ

اس میں کوئی حرج نہیں۔ پھر ہم سے بحوالہ اسود، حضرت عائشہؓ کی حدیث  
بیان کی کہ آنحضرتؐ نے ایک یہودی (البو شعم) سے غلہ خریدنا ادا کر لیا  
وعدے پر، اور اپنی نلہ مبارک اس کے پاس بطور رہن رکھ دی۔  
**باب** اگر کوئی شخص عمدہ کھجور کے بدلے خرما  
اور گھٹیا کھجور بیچنا چاہے۔ ۹۔

از اذقیبہ از مالک از عبد الحمید بن حیل بن عبد الرحمن از سعید بن  
مسیب از ابو سعید خدری حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل محصل مقرر کیا۔ وہ ایک عمدہ  
قسم کی کھجور لے آیا۔ آپؐ نے فرمایا کیا خیبر میں سب ایسی ہی کھجور ہوتی  
ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! بخدا ہم اس عمدہ کھجور کا ایک  
صاع دوسری گھٹیا کھجور کے دو صاع دے کر۔ اور اس عمدہ کھجور کے  
دو صاع دوسری گھٹیا کھجور کے تین صاع دے کر حاصل کرتے ہیں  
آپؐ نے فرمایا الیامت کیا کر۔ پہلے معمولی کھجور بیچ دیا کر روپے پیسہ  
کے بدلے یعنی سکہ کے ذریعہ، پھر اس رقم سے عمدہ کھجور مول لیا کر۔

**باب** جو شخص قلمی کھجور یا فصل لگی ہوئی زمین بیچ

دے یا بٹھیکہ پر دے۔

امام بخاریؒ فرماتے ہیں مجھ سے ابراہیم بن منذر نے  
بحوالہ ہشام بن سلیمان ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، نافع یعنی ابن  
عمرؓ کے غلام سے مروی ہے کہ جب کھجور کا قلمی درخت فروخت  
کیا جائے اور اس کے میوے کا (جو درخت پر لگا ہو) اس  
کا ذکر نہ کرے۔ تو میوہ اسی کو ملے گا جس نے اس کا بیویا  
کیا تھا۔ غلام اور کھیت کا بھی یہی حال ہے۔ حضرت نافعؓ  
نے ان تینوں چیزوں کا نام لیا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از زنافع) عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے

لے اگر ذکر کرے تو اس کے لئے میوہ پھرے اسی کو ملے گا۔ کھجور کے سوا ہر قسم کے درختوں کا بی بی مگر ہے ۱۲ منہ یعنی اگر ایک غلام بیچا جائے اس کے پاس مال ہو تو وہ بائع ہی کا  
ہوگا اس طرح لوندی اگر کے تو اس کا بی بی مگر ہے بیچا ہو چکا ہو وہ بائع ہی کا ہوگا البتہ بیعت کا بیعت شری کا ہوگا ۱۲ منہ

عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ غُلًّا قَدْ أَتَتْهُ فَشَمَرُهَا لِلْبَاحِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ -

**باب ۳۶۸** بَيْعُ الرَّزْمِ بِالطَّعَامِ  
کے گیلے۔

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُرَّابِئَةِ أَنْ يَبِيعَ تَرَحًا طَعْمًا إِنْ كَانَ غُلًّا يَسِيرَ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِدَبِيبٍ كَيْلًا أَوْ كَانَ رَزْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلٍ طَعَامٍ وَكَهْنٌ عَنْ ذَلِكَ كَلِمَةً -

**باب ۳۶۹** بَيْعُ التَّغْلِ بِاصِلِهِ -  
۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّهَا امْرِئُ اجْعَلْ غُلًّا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلَيْدِي أَجْرُ تَرَحُّمِ التَّغْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ -

**باب ۳۷۰** بَيْعُ الْمُخَاضَرَةِ -  
۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا هَمْرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَاضَرَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ -

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَبِيَّ بَيْعِ الشَّمْرِ التَّشْرِ حَتَّى تَزْهُوَ فَقُلْتُ لَأَنْصُرَ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیوند کیا ہو کھجور کا درخت بیچے تو اس کا پھل بائع ہی کو ملے گا۔ مگر اس صورت میں جستنیٰ ہے اگر خریدار اس کی شرط کر لے۔ اس صورت میں خریدار لے گا۔ -

**باب** کھڑی فصل کا غلہ (جو ابھی بالیوں میں ہے) ماپ کر کے قابل استعمال غلہ کے عوض بیچنا

(از قتیبہ از لیث از نافع) ابن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا یعنی اپنے باغ کا بیوند کھجور سے تو خشک کھجور کے بدلے بیچنا یا اگر انکھڑیوں تو منقحی کے عوض ماپ کر کے بیچنا یا اگر کھیت ہو تو غلہ کے عوض ماپ کر کے بیچنا ان سب باتوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

**باب** درخت کو برٹسمیت بیچنا۔

(از قتیبہ بن سعید از لیث نافع) ابن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جس شخص نے ایک کھجور کے درخت کو بیوند کیا پھر اسے برٹسمیت بیچ ڈالا، تو جو پھل اس میں لگا ہو وہ بائع کا ہو گا البتہ اگر خریدار وضاحت کر کے شرط کرے تو پھل خریدار کو ملے گا۔

**باب** بیع مخاطرہ کا بیان۔

(از اسحاق بن وہب از عمر بن یونس از یونس از اسحاق بن ابی طلحہ انصاری) انس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مخاطرہ، مخاطرہ، مخاطرہ، مخاطرہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔ ان کے مطالب آپ کیے۔

(از قتیبہ از اسماعیل بن جعفر از حمید) حضرت انس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر پھل ہونی کھجور بیچنے سے منع فرمایا جب تک ان کا زہن نہ ہو حمید کہتے ہیں ہم نے انس

مَا ذَٰهُ هَٰذَا قَالَ تَحْسَرُونَ وَتَصْنَعُونَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَعَهُ اللَّهُ  
الشَّرْعَ بِكُمْ تَسْتَحِيلُ مَالَ أَخِيكَ -

### باب بیع الجمار واکلہ

جو اندر سے نکلتی ہے، بیچنا اور کھانا۔

۲۰۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ

الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ بِأَكْلِ جَمَارٍ فَقَالَ مِنَ النَّبِيِّ شَجَوَةٌ

كَالزَّجَلِ لِمُؤْمِنٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ التَّمْلَةُ

فَإِذَا أَنَا أَحَدُهُمْ قَالَ هِيَ التَّمْلَةُ -

پھر آپ نے خود ہی فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

### باب ۳۷ من أجرى أمره مضار

عَلَا مَا يَتَعَادَفُونَ بَيْنَهُمْ فِي الْبُيُوعِ وَ

الْإِبَارَةِ وَالْمِكْيَالِ الْوَزْنِ سَبْعِينَ مِائَةً

بِتَيْمُونَةٍ وَمِنْ أَهْلِ بَيْتِهِمْ الْمَشْهُورَةُ وَ

قَالَ تَسْرِعُ لِّلْغَرَّاءِ لِيَنْ سَتَّكُمْ بَيْنَكُمْ

رَبِحًا وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَاسٍ لَحْشَرَةُ بِأَحَدٍ عَشَرَ

وَيَأْخُذُ بِالنَّفَقَةِ رِبْحًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَهْدِي خَدِي مَا

يَكُونُ لَكَ وَكَانَ بِهَا الْمَعْرُوفُ قَالَ نَعَمْ

سے پوچھا نہ ہو کیا ہے؟ انہوں نے کہا سرخ یا زرد ہو جانا۔ بھلا بناؤ اگر

میں اللہ تعالیٰ نہ بولنے دے تو پھر اپنے بھائی کا مال تیرے لیے کیسے حلال ہوگا؟

### باب کھجور کا گاجہ (بالکل ابتدائی گری سفید

(از ابو الولید ہشام بن عبد الملک از ابو عوانہ از ابو بشیر از مجاہد)

ابن عمر سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

بیٹھا تھا آپ کھجور کی گری دگابھ کھا رہے تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا درختوں میں ایک ایسا درخت ہے جو، مرد و عورت کی طرح ہے

میرے جسم میں آیا کہہ دوں وہ کھجور کا درخت ہے جو مرد و عورت کی طرح

ہے لیکن میں ان سب لوگوں سے کہن تھا۔ جو وہاں موجود تھے۔

### باب بیع، اجارہ، ماپ، تول، طور طریقوں میں

ان کی نیت اور رسم و رواج کے موافق ہر ملک کا قاعدہ

الگ ہے لہذا علیحدہ حکم دیا جائے گا۔ قاضی شریح نے

سوت بیچنے والوں سے کہا جیسے تمہارا رواج ہے اسی

کے مطابق فیصلہ اور حکم دیا جائے گا۔

عبدالوہاب بن مجاہد ابویوب، محمد بن سیرین روایت

کیا دس کا مال گیارہ پر بیچنے میں کوئی حرج نہیں اور

جو خرچہ پڑا ہے اس پر بھی یہی نفع لے۔

آنحضرت نے سہنہ (ابو سفیان کی بیوی) سے

فرمایا۔ تو اپنے بچوں اور اپنا خرچ دستور کے مطابق

۱۰ یہ حدیث پہلے پارہ ۷ کتاب العلم میں گذر چکی ہے اور گاجہ کھانا درست ہوا تو بیچنا بھی درست ہوگا اس ترجمہ باب ۱۲۱۱ سے ۱۲۱۵ تک کسی ملک میں درود پر ہر گز سیر نہیں ہے

تو جس غیر غریب یا عیاس کو اس سے دینا ہوگا اس ملک میں جس قدر بیسہ کا رواج ہے اگر عقد میں دوسرے سبکی شرط نہ ہو تو وہی رائج سکراد ہوگا اگرچہ سبکیلہ میں چھوٹے کامرے کے

تو اس سبکیلہ سے آدم وغیرہ دینا پڑے گئے جو گنت کرنے سے ملتے ہیں ۱۱۸۱۱ سے ۱۱۸۱۵ اس کو مسدود بن منصور نے وصل کیا ۱۱۸۱۵ اس کا بن ابی شیبہ وصل کیا اس بطلان سے کہا اصل اس باب میں یہ ہے کہ رائج

کے ڈھیر کی ہے اس شرط پر کہ بیچنے پر ایک درم لوں کا گریٹوم نہ ہو کہ وہ ڈھیر کتنی پائیدوں کا ہے شافعیہ اور مالکیہ اور حنابلہ صاحبین ان کو مبرا کرتے ہیں لیکن ابو حنیفہ فرماتے ہیں اس

مستند میں صرف ایک پائل کی بیچ میں ہرگز نہ خرچ میں حال دلا، دھولی سب کی ضروری داخل ہوگی ہر ملک کے حفاظت کی اجرت بھی اور کاروبار حصول بھی اور امام مالک کے نزدیک خرچ میں ہرگز نہیں داخل ہوں گی تن کا کراس اس پر ہر گز اسباب نہ ہو جائے رائج دلائی و غیرہ اور دلائی اور سبکیلہ کی دفعہ یہ ہے جو خرچہ داخل نہ ہوں گی ۱۱۸۱۵ اس کو امام بخاری نے خود ہی اس میں سے ہر گز





## باب ۳۱ بیع الشریکین

شریکہ۔

۲۷۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ قَدْ أَوقَعْتَ الْحُدَّ وَوَصَّرْتَ الطَّرْقَ فَلَا شُفْعَةَ

## باب ۳۲ بیع الارض والدائد

والعروض من مشاعاً غير مقسوم

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ قَدْ أَوقَعْتَ الْحُدَّ وَوَصَّرْتَ الطَّرْقَ فَلَا شُفْعَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ هَذَا وَقَالَ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ تَابَعَهُ هِشَامُ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي كُلِّ مَالٍ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

## باب ۳۳ إذا اشتراک شئین

بغير اذن ذیہ قرصی۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

## باب ۳۴ ایک سامعی اپنا حصہ دوسرے

سامعی کے ہاتھ فروخت کر سکتا ہے۔

(از محمود از عبد الرزاق از معمر از زہری از ابو سلمہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس مال میں جو تقسیم نہ ہوا ہو شفعہ کا حق قائم رکھا۔ جب تقسیم ہو جائے اور حدیں قائم ہو جائیں اور رستے الگ الگ ہو جائیں تو شفعہ نہ ہوگا

## باب ۳۵ زمین مکانات، اسباب کا حصہ کو تقسیم

نہ ہوا ہو بیچنا درست ہے۔

(از محمد بن محبوب از عبد الواحد از معمر از زہری از ابو سلمہ بن عبد الرحمن) جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حق ہر مال میں قائم رکھا جو تقسیم نہ ہوا ہو جب حدیں پڑ جائیں اور راستے جدا ہوں جائیں تو اس وقت شفعہ نہ ہے مگر اسد دتے جو عبد الواحد یہ حدیث نقل کی اس میں اس طرح ہے ہر اس چیز میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ ہشام نے بھی معمر سے یہ حدیث روایت کی۔ عبد الرزاق بن ہمام نے اپنی روایت میں ہر مال کہا۔ اور عبد الرحمن بن اسحاق نے بھی زہری سے یوں ہی نقل کیا ہے۔

## باب ۳۶ اگر کسی نے کسی کے بغیر اسکے اذن کے

کوئی چیز خرید لی، پھر اس نے پسند کر لی۔

(از یعقوب بن ابراہیم از ابو عاصم از ابن جریج از موسیٰ بن عقبہ از نافع از ابن عمر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آدمی روانہ ہوئے راستے میں بارش ہوئے لگی۔ اور وہ ایک غاریں چلے

لے مال سے مراد یہ منقولہ ہے جسے مکان، زمین، باغ وغیرہ کہہ سکتے ہیں انہیں بالاجماع شفعہ نہیں ہے اور عطا کا قول شاید چاہتے ہیں ہر چیز میں شفعہ ہے یہاں تک کہ خریدنے میں بھی یہ حدیث شافعی کے مذہب کی تائید کرتی ہے کہ ہمسایہ کو شفعہ کا حق نہیں ہے صرف شریک کو ہے اور اس کا بیان آگے آئے گا یہاں لاکھ باری نے یہ حدیث لکریا کہ مطلب اس طرح سے نکالا کہ بیش ریک و شفعہ کا حق ہوا تو وہ دوسرے شریک کا حصہ خرید لیا پس اگر شریک کا اپنا حصہ دوسرے شریک کے ہاتھ بیچ کرنا جائز ہوا تو وہی طرح باب ۳۷ میں بھی لکھا کہ مطلب نکلا ہے کہ کوئی چیز ایک کو تقسیم سے پہلے شفعہ کا حق ہوا تو وہ دوسرے شریک کا شفعہ کا حق نہیں ہے اور یہاں بھی مطلب یہ ہے کہ اگر ایک ہی مطلب ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو خود مال بخاری نے باب ۳۶ میں لکھا کہ ۱۲ منہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرِّمَ ثَلَاثَةً يَكْتَسِبُونَ فَأَصَابَهُمْ  
الْمَطَرُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ مِنْ جَبَلٍ فَأُحْطَتْ عَلَيْهِمْ  
مَعْرُوءَةٌ قَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ادْعُوا اللَّهَ بِأَفْضَلِ  
عَمَلٍ عَمِلْتُمُوهُ فَقَالَ أَحَدُهُم اللَّهُمَّ إِنِّي كَانَتْ  
لِي ابْنَانِ تَشْبِهُانِ كَثِيرَانِ فَكُنْتُ أَخْرُجُهُمَا فَارْعَى  
أَحَدُهُمَا فَأَخْلَبُ فَأَجْعِي يَا حَرَابَ فَإِنِّي بِهِ أَبَوَتِي  
فَيَشْرِيَانِ ثُمَّ أَسْقُوا الصَّبِيَّ وَأَهْلِي وَأَمْرًا فَإِنِّي  
لَلْيَلَةِ فَجِئْتُ فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ قَالَ فَكَرِهْتُ أَنْ  
أَوْقِظَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ يَتَضَاغُونَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَمْ  
يَزَلْ دَائِي وَدَأْبُهُمَا حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ اللَّهُمَّ إِن  
كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَأَفْرِجْ  
عَنَّا فُرْجَةً كَرِيْمَةً مِنْهَا السَّمَاءُ قَالَ فَفَرَجَ عَنْهُمْ وَ  
قَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِن كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي كُنْتُ أَحِبُّ  
أَمْرًا مِنْ بَنَاتِ عَمِّي كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ  
فَقَالَتْ لَا تَنَالِ ذَلِكَ مِنْهَا حَتَّى تُعْطِيَهَا مَا كُنْتَ  
دِينًا وَفَسَعَيْتُ فِيهَا حَتَّى جَعَلْتُهَا قَلْبًا قَعْدَتُ بَيْنَ  
رَجُلَيْهَا قَالَتِ لَئِنْ اللَّهُ لَا تَفْضُلَ الْخَاتَمَ إِلَّا يَحْقِقَهُ  
فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا فَإِن كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ  
ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَأَفْرِجْ عَنَّا فُرْجَةً قَالَ فَفَرَجَ عَنْهُمْ  
الْأَثَلَيْنِ قَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِن كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ  
أَجِيرَ ابْتِغَاءً مِنْ ذُرَّةٍ فَأَعْطَيْتُهُ وَأَبَى ذَلِكَ أَنْ  
يَأْخُذَ فَعَمِدْتُ إِلَى ذَلِكَ الْفَرْقِ فَنَزَعْتُهُ حَتَّى  
اسْتَأْذِنْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَارْعَيْتُهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا  
عَبْدَ اللَّهِ أَعْطَيْتُ حَقِّي فَقُلْتُ أَطْلُقْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ  
وَرَاعِيهَا فَإِنَّمَا لَكَ فَقَالَ أَكْتَسَبْتُ مِنْ عَمَلِي فَإِنِّي فَعَلْتُ

گئے۔ اوپر سے ایک پتھر گلفار کا منہ بند ہو گیا، وہ آپس میں کہنے لگے  
ہم اپنے اچھے عمل بیان کر کے خدا سے دعا کریں دنا کہ اللہ میاں غار  
کا منہ کھول دیں، ان میں ایک کہنے لگا اے اللہ! میرے ماں باپ  
بوڑھے ضعیف تھے میں بسنتی سے باہر جا کر بکریاں چرایا کرتا جب کھر  
والپس آتا تو ان کا دودھ دوھتا۔ اور پہلے اپنے ماں باپ کے پاس لاتا  
جب وہ پی کر فارغ ہوتے تو اپنے بچوں اور کھر والوں اور بیوی کو پلاتا  
ایک رات ایسا ہوا مجھے دیر ہو گئی میں کھر جو آیا تو دیکھا میرے ماں باپ  
سورہے ہیں میں نے انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا ادھر میرے بچے میرے  
پاؤں کے قریب بھوک کے مارے ہو رہے تھے طلوع فجر تک میری ہی حالت تھی یا اللہ  
اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام خاص تیری رضا کے لیے کیا تو قدرے اس پتھر  
کو کھول دے تاکہ ہم آسمان تو دیکھ سکیں چنانچہ وہ پتھر قدرے کھل گیا۔

اب دوسرا کہنے لگا یا اللہ میری ایک چچا زاد بہن تھی میں اسے بہت پسند  
کرتا تھا۔ جیسے کسی سر کو کسی عورت سے بے حد محبت ہوتی ہے وہ کہنے لگی تو اپنا  
مطلب مجھ سے نہیں حاصل کر سکتا۔ جب تک مجھے سوا شرفیاں نہ دے میں  
کوشش کر کے سوا شرفیاں جمع نہیں کر سکتا۔ جب میں رزل کے بالکل قریب ہو گیا تو وہ کہنے  
لگی اللہ سے ڈر اور اس مہر کو ناجائز طور سے مت توڑ۔ میں یہ سن کر فوراً کھر ابو  
گیا اور اسے چھوڑ دیا۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کے  
لیے کیا تو ذرا سایہ پتھر اور سر کا بے چنانچہ دو تہائی پتھر اب تک ہٹ گیا۔

تیسرا کہنے لگا اے اللہ تو جانتا ہے۔ میں نے تین صاحب جوار حق مزدوری  
کے عوض ایک مزدور کام پر لگایا، وہ میں اسے دمر دوری کے بعد دینے  
لگا تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ میں نے اس جوار کو بو دیا، اور فصل  
ہونے پر اس کی آمدنی پر سے گائے بیل اور چرواہے سب خرید کئے پھر ایک  
مدت کے بعد وہ مزدور آیا کہنے لگا اے بندہ خدا! میری مزدوری دے ڈال  
میں نے کہا وہ گائے بیل چرواہے سب لے وہ سب تیرا ہی مال ہے اس  
نے کہا کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے میں نے کہا نہیں میں مذاق نہیں کر رہا



أَبُو الْوَثَّاحِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ هَاجَرُوا إِلَهُهُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَادَةٍ قَدْ خَلَّ  
 بِهَا قَرْنٌ فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَجَبَّادٌ مِنَ الْجَبَّارَةِ  
 فَقِيلَ دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ بَا مَرَأَةٍ مِنْ أَحْسَنِ النِّسَاءِ  
 فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ مَنْ هَذَا الَّذِي مَعَكَ  
 قَالَ أَخِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ لَا تُكْذِبِي حَتَّى  
 يَأْتِيَنِي أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكَ أَخِي وَاللَّهِ إِنْ عَلَيَّ الْأَرْضُ  
 مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرِكَ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهَا  
 فَقَامَتْ تَوَضَّأَتْ وَتَوَضَّأَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ أَمْنْتُ  
 بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ قُرْبِي إِلَى اللَّهِ فَلَا  
 تُسَبِّحْ عَلَيَّ لَكَ فَرَقَ ظَهْرِي رُكْعًا بِرُجْلِهِ قَالَ الْأَعْمَشُ  
 قَالَ أَبُو سَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ  
 قَالَ اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَأَرْسَلَ ثُمَّ  
 قَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأَتْ وَتَوَضَّأَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ  
 كُنْتُ أَمْنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ قُرْبِي إِلَى اللَّهِ  
 فَلَا تُسَبِّحْ عَلَيَّ هَذَا النِّكَاحُ فَرَقَ ظَهْرِي رُكْعًا  
 بِرُجْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبُو سَمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
 فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَأَرْسَلَ  
 فِي لَيْلَانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ وَاللَّهُ فَقَالَ مَا أَرْسَلْتُمْ  
 إِلَيَّ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَرِجِعُوهُمَا إِلَيَّ إِبْرَاهِيمُ وَأَعْطُوهُمَا  
 هَاجِرًا فَرَجَعْتُ إِلَيَّ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ  
 اشْعُرْتُ أَنَّ اللَّهَ كَبِهَ الْكَافِرَ وَأَخَذَ مَوْلِيكَ -

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہؑ رضویہ طہرہ  
 کو لے کر فرود کے ملک تک لے گئے ایک بستی میں پہنچے وہاں ایک بادشاہ یا ظالم  
 بادشاہ تھا کبھی اس سے کہا کہ ابراہیم ایک نہایت خوبصورت عورت ساتھ لائے ہیں۔  
 بادشاہ نے ان سے کچھوا بھیجا ابراہیم یہ عورت تمہاری کیا گیتی ہے؟ انہوں نے کہا میری  
 بہن ہے پھر حضرت ابراہیمؑ لوٹ کر سارہؑ کے پاس آئے اور ان سے کہا تم مجھے جھوٹا  
 نہ کرنا میں کہہ رہا ہوں کہ تم میری بہن ہو۔ بخدا اس وقت رُٹے زمین پر میرے اور  
 تمہارے سوا کوئی نہیں ہے پھر بادشاہ کے پاس سارہؑ کو بھیج دیا۔ بادشاہ  
 ان کے پاس گیا۔ وہ وضو کر کے نماز پڑھ رہی تھیں انہوں نے پڑھا کی۔ یا اللہ  
 اگر میں تجھے پراد تیرے پیغمبر پر ایمان لائی ہوں اور میں نے اپنی عصمت کی ہر ہر طرح  
 آج تک حفاظت کی ہے تو اس کا فرما کر زور مجھ پر نہ چلنے دے۔ یہ دعا کرنا ہی تھا کہ  
 وہ کافر زمین پر گر کر خرابی لے لیا۔ پاؤں ماسنے لگا۔

اسی راوی کہتے ہیں ابو سلمہ بن عبد الرحمن بخاری ابو ہریرہؓ کہا کہ حضرت  
 سارہؑ نے یہ دعا کی تھی یا اللہ اگر کہیں یہ گر گیا تو لوگ کہیں گے میں مار ڈالا۔ پھر وہ  
 اچھا ہو گیا اور حضرت سارہؑ کی طرف اٹھا۔ وہ وضو کر کے نماز پڑھنے لگیں اور یوں  
 دعا کی یا اللہ اگر میں تجھ پر اد تیرے پیغمبر پر ایمان لائی ہوں اور خاوند کے سوا کسی  
 اپنی عصمت کو محفوظ رکھا ہے تو اس کافر کا زور مجھ پر مت چلنے دے۔ یہ دعا کرتے ہی  
 وہ کافر گر کر خرابی لے لیا۔ اوپاؤں زمین پر مارنے لگا۔ عبد الرحمن کہتے ہیں ابو ہریرہؓ  
 بخاری حضرت ابو ہریرہؓ کہا کہ سارہؑ نے یوں دعا کی یا اللہ اگر کہیں یہ کافر دودھ گر گیا تو دنیا  
 کیے گی میں مار ڈالا۔ چنانچہ وہ ہوش میں آ گیا۔ خیر وہ دوسری یا تیسری بار لوگوں سے کہنے  
 لگا بخدا تم پر عورت کیا لائے ہو تو شیطان تجھے اسے ابراہیمؑ ہی کے پاس لے جاؤ اور  
 (ماجرہ) ایک نوٹری میری طرف سے لے دیدو۔ حضرت سارہؑ حضرت ابراہیمؑ کے  
 پاس واپس آئیں اور کہنے لگیں کیا اللہ تعالیٰ نے کافر کو دلیل کیا اور ایک نوٹری بھی آپ کے پاس لائی

یہ بستی صحیح اور بادشاہ کا نام صادق یا سان بن علوان تھا یا عمرو بن امی القیس بن سبا ۱۲۷ھ تک یہ بکت بادشاہ کیا کرتا پر شخص کی جو وہ خوبصورت ہو تو چاہتا اس  
 لئے حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے سارہؑ کو اپنے بیٹے بنایا اور وہی بہن ہے کہتے ہیں بادشاہ سے جا کر مجری حطاط نامی ایک شخص کی بیوی ۱۲۷ھ یعنی جن کی قسم میں سے ہے جب میں چاہتا  
 ہوں اس کو تھکاتا ہوں تو یہ ہوش ہو کر گر پڑتا ہوں ۱۲۷ھ یہیں سترجہ باب نکلتا ہے کیوں کہ اس کافر نے ایک نوٹری سارہؑ کو چھپائی اور سارہؑ نے قبول کر لی اور حضرت ابراہیمؑ  
 علیہ السلام نے یہ سچا انور رکھا ۱۲۷ھ

٢٠٤٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شَهَابٍ

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي  
وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ رَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدُ هَذَا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُنَيْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهْدَ إِلَى  
أَنَّهُ ابْنُهُ أَنْظِرْ إِلَى شَبِيهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ رَمْعَةَ هَذَا  
أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّمَا عَلَيَّ فِرَاشُهُ أَيْ مِنْ ذَوِيهِ هُوَ لَمْ  
تَنْظُرْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبِيهِهِ فَرَأَى  
شَبِيهَا بَيْنَا بَعَثَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدِ الْفَارِسِي  
وَلَعَلَّاهُا مُجُورُوا خَلِّجُونِي مِنْهُ يَا سَوْدَةَ بِنْتُ رَمْعَةَ  
فَلَمْ تَرَ سَوْدَةَ قَطْرَ -

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ عَوْفٍ أَصْهَبَ النَّبِيَّ ﷺ وَلَا تَدْعُ إِلَى غَيْرِ أَبِيكَ وَقَالَ  
صَهِيبٌ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا أَوْ لِي قُلْتُ ذَاكَ  
وَلَكِنِّي سُرِفْتُ وَأَنَا صَدِيقٌ -

٢٠٨- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

الرَّحْمَنِي قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ جَرَّامٍ  
أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّنُ  
بِهَا فِي الْحَبَالِيبِ مِنْ سِلَهِ وَغَنَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي  
فِيهَا أَجْرٌ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَسَلْتُ عَلَى مَا سَلَفَكَ مِنْ خَيْرٍ .

(از قتیبه از لیت از ابن شهاب از عروه) حضرت عائشہ فرماتی

کرسعربن ابی وقاص اور عبدال بن زمعہ دونوں نے ایک لڑکے کے متعلق جھگڑا کیا۔ سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے اس نے مرتے وقت یہ وصیت کی تھی کہ یہ اس کا بیٹا ہے آپ اس کی شکل و شباہت دیکھئے عتبہ سے کیسی ملتی ہے؟ عید بن زمعہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اسے جنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کو دیکھا تو صاف عتبہ کے مشابہ معلوم ہوا۔ آپ نے فرمایا عبداللہ کا تجھے ملے گا۔ لڑکا اسی کو ملتا ہے جو عورت کا خاوند یا مالک ہو۔ زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہیں۔ اور سودہؓ سے فرمایا جو زمعہ کی بیٹی تھیں، تم اس سے پردہ کرو۔ حضرت سودہ نے اسے کہیں نہ دیکھا۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبه از سعد از والدش) حضرت عبدالرحمن

ابن عوفؓ نے حضرت صہیبؓ سے کہا اللہ سے ڈر اور اپنے باپ کے سوا دوسرے کا  
 بیٹا نہ بن۔ صہیبؓ نے کہا اگر مجھے اتنی اتنی (یعنی بے شمار) دولت ملے تب بھی  
 میں یہ بات کہنا پسند نہ کروں۔ مگر مجھے تو بچپن میں اغوا کر لیا  
 گیا تھا یہ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عروہ بن زبیر حکیم بن حزام نے

کہا یا رسول اللہ جو نیک کام میں نے بڑا نہ جاہلیت کے تھے صلہ رحمی غلام آزاد کرنا، خیرات کرنا ان کا مجھے ثواب ملے گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - تو ان نیکوں کو آئندہ بھی قائم رکھ کر اسلام لایا اسلام ہے ہی نیکی کرنے کا نام،

**حکومت** حالانکہ اردو کے قاعدہ شرعی اپنے اس حق کو زعمہ کا بیٹا قرار دیتا تو ان زمینیں سورہۃ اسی کی ہوں جو اس کو اختیار ملے اور ان کو اس کے بعد سے ہر حکم یا اس لئے کہ اس کی صورت عین سے ملتی تھی اور ان کا غالب ہونا تھا کہ یہ غلبہ کا بیٹا ہے۔ حدیث سے یہ نکلا کہ شرعی اور باقاعدہ ثبوت سے مقابل مخالف گمان کو کچھ نہیں ہو سکتا۔ باب کی مطابقت اس طرح میرے کہ اپنے ہمدرد کے تسلیم تسلیم کر دیا کہ زعمہ کا فریضہ اور اس کو اپنی کوٹری پر پڑھنے میں ملتا جو مسلمانوں کو ملتا ہے تو اس کا فرق تصوف یا اپنی کوٹری غلاموں میں شیخ جیہم وغیرہ نافذ ہو چکا کہ ۱۲ مہ ۱۳۰۰ ہجری ہوا ہے تھا کہ صہیبؓ کی زبان دینی تھی مگر وہ اپنا باب ایک صہیبؓ یعنی سناہ بن مالک کو بتاتے تھے اس پر عبد الرحمنؓ نے ان سے کہا خدا سے ڈرو اور دوسروں کو باپ نہ بنا۔ حضرت صہیبؓ نے جواب کیا کہ میری زبان دینی اس وجہ سے ہوئی کہ میں صہیبؓ میں دینی لوگ حکمران تھے جو کچھ کوٹریہ کر کے لے لگتے تھے میں انہیں میں پرورش پایا اس لئے میری زبان دینی ہوئی ورنہ میں اہل میں عربی ہوں میں صہیبؓ کسی اور کا بیٹا نہیں بنتا اگرچہ کچھ واپسی ایسی دولت سے جب بھی میں یہ کام نہ کروں اس حدیث سے ایمان پائی رہی ہے یہ حالاکہ اس کا فرو کی ملک جمیع اذہم ہے کہ ان صہیبان نے صہیبؓ کو خیر کیا اور آزاد کیا ۱۲ مہ ۱۳۰۰ ہجری سے توجہ باب نکلتا ہے کہ اس کے بعد ذات درست میں ۱۲ مہ













أَنْ يُقْبِلَهَا أَوْ يَبَايَعَهَا وَقَالَ ابْنُ  
عُمَرَ إِذَا أُوهِبَتْ الْوَلِيدَةُ الْكُتْبُ  
تُؤْطَأُ أَوْ يُبْعَتُ أَوْ عَتَقَتْ فَلَيْسَ بَرَاءً  
رَجْمُهَا بِحُضْنَةٍ وَلَا تَسْتَبْرَأُ الْعَدْرَاءُ  
وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي أَسَدٍ أَنْ يُصِيبَ  
مِنْ جَارِيَتِهِ الْحَامِلُ مَا دُونَ الْفَرْجِ  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ  
أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ -

حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں اس سے بوسہ لینے  
یا مباشرت (یعنی بدن سے بدن لگانا) میں کوئی حرج  
نہیں ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ جب کوئی ایسی  
لوٹڈی ہبہ کی جائے جس سے جماع کیا جاتا تھا یا  
وہ بچی جائے یا آزاد ہو تو ایک حیض تک استبراء کرنا  
چاہیے۔ البتہ کنواری کے لئے استبراء کی ضرورت نہیں۔  
عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں۔ اگر کسی کی لوٹڈی  
حامل ہو تو اس کی شرمگاہ کے علاوہ دوسرے اعضاء

سے لطف اندوزی کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں کے لئے (جماع کرنے میں  
کوئی حرج نہیں)۔

۲۰۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ دَاوُدُ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَيْبَرَ فَلَمَّا أَقْبَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْخُضْنُ ذَكَرَ لَهُ جَمَالُ  
صَفِيَّةَ بِنْتُ حِجْزٍ بِنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ  
عُودُهَا مَاطُفًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سِدَّ التَّوَجَّاءِ حَلَّتْ  
فَبَنِي بِهَا ثُمَّ مَنَعَ حَيْضًا فِي نِطْعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ  
تِلْكَ وَلَيْمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ

داؤد الغفاری نے داؤد بن یعقوب بن عبدالرحمان (ازعمرو بن ابی عمرو)  
حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تشریف لائے  
اور خیبر کا قلعہ فتح ہوا تو آپ سے صفیہ بن حیی بن اخطب کی بیوی صوفی کا ذکر کیا  
گیا۔ ان کا نادر لڑائی میں مارا گیا تھا اور وہ نئی دہن تھیں۔ آنحضرت نے  
اپنے لیے منتخب کیا پھر آپ انہیں لے کر خیبر سے روانہ ہوئے جب ہم لوگ  
سد الرواح میں پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہو گئیں آپ نے ان کے ساتھ  
فلوت کی پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر بٹھیں تیار کر کے رکھوایا اور اس سے  
فرمایا جو لوگ اس پاس ہیں انہیں بلا لے یہی کہانا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں کھلایا۔ پھر ہم مدینہ  
کو روانہ ہوئے حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے راستہ میں دیکھا آنحضرت

۱۔ اس کو ابن ابی شیبہ وصل کیا یعنی جب تک استبراء نہ ہو جماع کرنا منع ہے لیکن بوسہ اور جماع کے بعد میں قیاحت نہیں ۱۲ منہ ۱۵ اس کو ابن ابی شیبہ وصل کیا ۱۲ منہ  
۲۔ اس کو عبدالرزاق نے ابوبکر انہوں نے تابع سے نکالا کہ ابن عمرؓ نے کہا کنواری کے لئے استبراء کی حاجت نہیں ۱۲ منہ ۱۵ آیت کے اطلاق سے عام بخاری نے یہ نکالا کہ  
بیبیوں اور لونڈیوں سے مطلقاً مزہ اٹھانا درست ہے اور صرف جماع استبراء سے منع ہوا وقد دوسرے منہ اٹھانا یا بوسہ درست رہیں گے ۱۲ منہ ۱۵ سد الرواح ایک مقام  
کا نام ہے مدینہ کے قریب ۱۲ منہ ۱۵ جس ایک کھانے پر جو کھجور اور کھجور کے ملا کر بنایا جاتا ہے۔ ۱۲ منہ ۱۵ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی خوبصورتی کا ذکر کیا گیا۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ذہنی ہمدے کو دور کرنے کے لئے کردہ نئی دہن میں، مزید برآں خوبصورت ہیں، خدا ندادار گاہے۔ ذہنی کیفیت ایک عام تحقیق والہ ہونے  
پر طعن نہ ہو سکتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمت للعالمین ہیں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے لئے منتخب فرما کر ان پر احسان عظیم کیا۔ انہیں جو نعم ان مذکورہ بالا حالت  
کی وجہ سے پیدا ہوا تھا وہ انتہائی عظیم شخصیت سے وابستہ ہونے کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ یہ غلط ہو گیا بلکہ بے شمار لافانی اور ایسی مسرتوں میں تبدیل ہو گیا ۱۲ عبدالرزاق۔



وَسَلَّمَ نَحْنُ عَنْ مُرَاكَاتِهِ مَهْرُ الْبَيْتِ وَحُلُونِ الْكَاهِنِ.

کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

دازحجاج بن منہال از شعبہ، عون بن ابی حنیفہ کہتے ہیں میرے باپ نے ایک بچے لگانے والا غلام خریداد اس کے ہتھار توڑ دیئے ہیں نے وجہ پوچھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے لگانے کی اجرت، کتنے کی قیمت اور بونڈی کی کمائی (ذرا یا حرام کی) سے منع فرمایا نیز گودنا گودنے والی اور گداناے والی اور سود کھانے والے اور کھلانے والے اور مورت بنانے والے سب پر لعنت کی۔

قَالَ أَخْبَرَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا شُرَيْبٍ حَجَّاجًا مَأْسَلًا عَنْ ذَلِكَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْأَمَةِ وَلَعْنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوِثِمَةِ وَالْجِلَّالِ وَالزُّبُونِ مُوَكَّلًا وَلَعْنِ الْبُصُورِ.

إِسْمُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

# کتابُ السَّلامِ

## کتابُ بیعِ سَلَمٍ

### بَابُ السَّلَامِ فِي كَيْفِ مَعْلُومٍ

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَادَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ وَالنَّاسُ لِيُسْلِفُونَ فِي الشَّرِّ الْعَامَ وَالْعَامِلِينَ أَوْ قَالَ عَامِلِينَ أَوْ ثَلَاثَةً شَاكَ إِسْمَاعِيلُ فَقَالَ مَنْ سَلَفَ فِي تَعْمُرٍ فَلْيَسْلِفْ فِي كَيْفِ مَعْلُومٍ وَزَيْنِ مَعْلُومٍ.

دازعمرو بن زرارہ از اسماعیل بن علیہ از ابن ابی نجیح از عبد اللہ بن کثیر از ابو المنہال، ابن عباس کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ اس وقت میوے میں سال دو سال یا دو سال تین سال کی میعاد پر سلم کرتے تھے یہ شک اسماعیل کو ہوا یعنی سال و سال یا دو سال تین سال، آپ نے فرمایا جو شخص کھجور میں (یا میوہ میں) سلم کرے وہ ماپ اور قول طے کر کے کرے۔

لہ عرب میں کابین لوگ بہت تھے جو آٹہ کی باتیں لوگوں کو بتلا یا کرتے۔ ہندو پاک میں بھی اب تک ہیں جن کو خوشی اور بدبختی کہتے ہیں جو کوئی ان کے پاس کچھ پوچھنے کو جاتا ہے تو خوشی یا بدبختی یا نقد یا سبب خوف کے طور پر بے جا تا یہ سب چیزیں لوگوں میں داخل ہیں اور بالآفاقا جو ۱۱ مہینے ۱۲ مہینے بیع السلم اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے شخص کو نقد دیکر یا شرفیاں دے اور کہتے کہ اتنی مدت کے بعد مجھ کو سوسن کیسوں یا چاول اس قسم کے دنیا بے بالا جاع مشرور ہے میری سیدیں میں سے اس میں اختلاف کیا ہے۔ جو شخص دوسرے دے اس کو بدل سلم کہتے ہیں اور جس کو دے اس کو سلم الیہ اور جوال دینا پھر اس کو سلم فیہ کہتے ہیں ۱۲ مہینے جو چیزیں ماپ کر بھیجی جاتی ہیں ان میں ماپ مٹھرا کر اور جو چیزیں تول کر بھیجی ہیں ان میں تول مٹھرا کر سلم کرنا چاہیے۔ اگر ماپ تول میں نہ ہوگی تو سلم درست نہ ہوگی۔ اب جو چیزیں تول کر بھیجی ہیں ان کو ماپ کر مٹھرا لیا جو ماپ کر بھیجی ہیں ان کو تول کر مٹھرا لیا بھی درست ہے اور بعضوں نے پہلی صورت کو ناجائز رکھا ہے۔ آمین

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سُمَيْعٌ عَنْ

أَبِي أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوزنٍ مَعْلُومٍ۔

**باب ۳۹۲ التلمیذ فی وزنٍ مَعْلُومٍ**

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنِ

أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي

الْمُهَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِفُونَ بِالْثَمَرِ السَّنَتَيْنِ

وَالثَّلَاثَ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَيُكَيَّلُ مَعْلُومٍ

وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ۔

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَنٍ عَنْ سَمُوعٍ قَالَ حَدَّثَنِي

أَبُو أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ فَلْيُسَلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَمُوعٌ عَنْ ابْنِ

أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُهَالِ قَالَ

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ وَقَالَ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوزنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ حَدَّثَنَا

حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ

أَوْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ خُتِفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

سَدَادِ بْنِ الْهَادِ وَأَبُو بَرْدَةَ فِي السَّلَفِ فَبَعَثُوهُ

إِلَى أَبِي آدَى أَوْ فِي مَسَالِكِهِ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا سُلَفَ عَلَى

عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَرْدَةَ وَغَيْرُ

فِي الْخَطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالشُّمْرِ وَسَأَلْتُ ابْنَ

أَبُو فَقَالَ عَرَضَ ذَلِكَ۔

داؤد از اسماعیل ابن ابی نجیح سے یہی حدیث مروی ہے اس میں بھی

یہی ہے معین ماپ اور معین تول ہونا چاہیے۔

**باب معین وزن میں سلم کرنا۔**

داؤد قمر از ابن عیینہ از ابن ابی نجیح از عبد اللہ بن کثیر از ابو مہال

ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف

لائے اور لوگ کھجوریں دو سال تین سال کی میعاد پر سلم کیا کرتے تھے

آپ نے فرمایا جب کسی چیز میں کوئی سلم کرے، تو معین ماپ اور معین

تول معین میعاد ٹھہرا کر کرے۔

از علی از سفیان، ابن ابی نجیح سے یہی حدیث مروی ہے اس میں

اس طرح ہے معین ماپ یعنی میعاد ٹھہرا کر کرے۔

از قتیبہ از سفیان از ابن ابی نجیح از عبد اللہ بن کثیر از ابو مہال

حضرت ابن عباس کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف

لائے پھر یہی حدیث بیان کی۔ اس میں یہ لفظ ہیں معین ماپ اور معین تول مدت

ٹھہرا کر کرے۔

از ابو الولید از شعبہ از ابن ابی مجالد، دوسری سند داؤد یحییٰ از وکیع

از شعبہ از محمد بن ابی مجالد، تیسری سند از حفص بن عمر از شعبہ، محمد بن ابی مجالد

یا عبد اللہ بن ابی مجالد کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن شداد بن داؤد اور ابو بردہ ہامز

بن ابی موسیٰ نے سلم میں اختلاف کیا تو مجھے ابن ابی آدوی کے پاس مسئلہ پوچھنے

کو بھیجا۔ میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور شیخین حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے زمانہ میں گندم، جو، مٹی اور کھجوریں سلم

کیا کرتے تھے اور میں نے ابن ابی زری صحابی سے پوچھا۔ انہوں نے بھی ایسا

یہی کہا۔

## باب ۱۳۹۳ السُّلَمُ إِلَى الْمَنَاجِزِ عِنْدَ كَأَصْلٍ

۳۱-۳۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحَجَّالٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادَ ابْنَ أَبِي وَبُوَّةَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ فَهَذَا سَلَمُهُ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّفُونَ فِي الْخُطَّةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نُسَلِّفُ بَنِيكَ أَهْلَ النَّشَامِ فِي الْخُطَّةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْتِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قُلْتُ إِلَى مَنْ كَانَ أَصْلُهُ عِنْدَكَ قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ بَعَثَانِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنْبَرَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّفُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَسْأَلْهُمْ أَلَهُمْ حَرْتُكَ أَمْ لَا-

۳۱-۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْحَجَّالِ يَهْدَاوُ قَالَ فَسَلِّفُهُمْ فِي الْخُطَّةِ وَالشَّعِيرِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ وَالزَّيْتِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ فِي الْخُطَّةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْتِ-

۳۱-۶- حَدَّثَنَا إِدْمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عَنْ عُمَرَ وَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَخَّازِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ سَأَلْتُ

## باب ۱۳۹۴ اِيَسِي تَخْصُ سَلَمُ كَرْنَا جَسُ كِي پَاسِ اَصْلُ مَالِ هِي هِنِي

داؤد موسی بن اسماعیل از عبد الواحد شیبانی (محمد بن ابی حمالہ کہتے ہیں مجھے عبد اللہ بن شداد اور ابو بردہ نے عبد اللہ بن ابی اوفی کے پاس بھیجا۔ یہ سوال تھا کہ عہد نبوی میں صحابہ کرام گندم میں سلم کرتے تھے۔ تو عبد اللہ بن ابی اوفی نے اثبات میں جواب دیا کہ ہم شام کے کسانوں سے گندم، جو اور زیتون میں سلم کیا کرتے تھے۔ معین ماپ معین مبیعا دھہرا کر میں نے پوچھا کیا ان لوگوں کے پاس اصل مال موجود ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا ہم ان سے یہ نہیں پوچھتے تھے۔ پھر ان دونوں حضرات نے مجھے عبد الرحمان ابن ابی زری صحابی کے پاس بھیجا میں نے ان سے بھی پوچھا۔ انہوں نے فرمایا صحابہ کرام عہد نبوی میں سلم کیا کرتے تھے۔ اور ہم ان سے یہ نہیں پوچھتے تھے کہ ان کے پاس کھیتی سے یا نہیں۔

داؤد اسحاق از خالد بن عبد اللہ از شیبانی (محمد بن ابی حمالہ سے یہی حدیث مروی ہے اس میں یوں ہے کہ ہم گندم اور تبن میں سلم کیا کرتے تھے عبد اللہ بن ولید نے سفیان سے یوں نقل کیا ہم سے شیبانی نے بیان کیا۔ پھر یہی حدیث ذکر کی اس میں زیتون کا لفظ زیادہ ہے۔

قلیبہ مجاہد بن زریب از شیبانی کی روایت میں بجائے زیتون کے گندم جو اور منقہ مذکور ہے۔

داؤد از شعبہ از عمرو ابو البخری طائی کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا درخت پر لگی ہوئی کھجور میں سلم کرنا کیسا ہے۔

لہٰذا ایک شخص کے پاس کھجور رہیں ہے اور کسی نے اس سے کھجور لینے کے لئے سلم کی بعضوں نے کہا اصل سے مراد اس کی بنا ہے مثلاً غار کی اصل کھیتی ہے اور میوے کی اصل درخت ہے اس باب سے یہ عرض ہے کہ سلم کے جواز کے لئے اس مال کا سلم ایسا ہی ہے جتنا ضروری نہیں ۱۲ منہ سلم ہیں سے ہر جہز کھلا ہے یعنی اس بات کو ہم دریافت نہیں کرتے تھے کہ اس کے پاس مال ہے یا نہیں معلوم ہو اس سلم ہر شخص سے کرنا درست ہے جو اس سلم فیہ یا اس کی اصل اس کے پاس موجود ہو یا نہ ۱۲ منہ



ابن عباس عن النخعي قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع النخل حتى يؤكل منه وحق يؤذن فقال الرسول وأشيء مني يؤذن قال رجل إلى جانيه حتى يجذروا قال معاذ حدثنا شعبه عن عمرو قال أبو النخعي سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يقول -

كاف ١٣٩٢ - السَّلامُ فِي الْمَحَلِّ -

٣١٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَبْدِ وَهَّابٍ عَنْ أَبِي الْخُبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
السَّلَامُ فِي الْفَخْلِ فَقَالَ نَزَى عَنْ بَيْعِ الْفَخْلِ حَتَّى يَصْلُحَ  
وَعَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ نَسَاءً بِمَا يَجُوزُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
عَنِ السَّلَامِ فِي الْفَخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَامُهُ عَنْ بَيْعِ الْفَخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ أَوْ يَأْكُلَ مِنْهُ  
وَحَتَّى يُؤَدَّنَ

٨٠٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي نُجَيْمٍ سَأَلْتُ  
أَبْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَامِ فِي النِّجْلِ فَقَالَ هِيَ النَّحْلُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الشَّمْرِ حَتَّى يَسْلُمَ وَعَنِ الْوَرَقِ  
بِالدَّهَبِ نِسَاءً بَنَاتٍ وَسَأَلْتُ أَبْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ  
نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النِّجْلِ حَتَّى  
يَأْكُلَ أَوْ يُوْكَلَ وَحَتَّى يُوزَنَ قُلْتُ وَمَا يُوزَنُ قَالَ  
رَجُلٌ عِنْدَكَ حَتَّى يُخْزَرَ.

کہا یعنی اندازہ کے قابل ہو جائے (پختگی آجائے)

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر لگی ہوئی کھجور کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے اور وزن کے لائق نہ ہو جائے ایک شخص بولا وزن سے کیا مراد ہے ۶۶۔ ان کے پاس بیٹھا تھا، اس نے کہا کہ اندازہ کرنے کے لائق ہو جائے ٹھکی ہوئی کھجور کا وزن تو پونہیں سکتا اندازہ ہی ہو سکتا ہے معاذ کتبہ ہیں بحوالہ شعبہ والو البخاری ابن عباسؓ کہ آنحضرت نے منع کیا پھر یہی حدیث بیان کی۔

باب درخت پر جو کھجور لگی ہو اس میں مسلم کرنا۔

یاں درخت پر جو کھجور لگی ہو اس میں سہل کرنا۔

داڑا ابوالولید از شعبہ از عمرو ابوالبحتری کہتے ہیں میں نے ابن عمر سے  
دعوت پر لگی ہوئی کھجوریں سلیم کرنے کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا کھجور جب تک  
پکینے کو نہ آئے، اس وقت تک اس کا بیچنا منع ہے۔ اسی طرح چاندی کا سونے  
کے بدلے ایک طسوف نقد اور دوسری طرف ادھا ریچھا۔ اور میں نے ابن  
عباسؓ سے دعوت پر لگی ہوئی کھجور کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا انحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت پر لگی کھجور بیچنے سے منع فرمایا۔ جب تک  
وہ کھائے اور وزن کے لائق نہ ہو جائے۔

راز محمد بن بشار از غنڈرا از شعبہ ائمہ و ابوالخجری کہتے ہیں میں نے  
 حضرت ابن عمر سے درخت پر لگی کھجور میں سلم کرنے کے متعلق پوچھا تو انہوں  
 نے کہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میوہ بیچنے سے اس وقت تک منع فرمایا  
 جب تک کہ اس کی پختگی نہ شروع ہو جائے اور چاندی اور سونے کے بدل  
 ایک طرف نقد ایک طرف ادھار بیچنے سے منع فرمایا۔ اور میں نے ابن عباسؓ  
 سے پوچھا انہوں نے کہا انحضرت نے درخت پر لگی ہوئی کھجور بیچنے سے منع  
 فرمایا جب تک وہ کھانے اور وزن کے قابل نہ ہو جائے۔ میں نے کہا  
 وزن سے کہا مراد سے ۹ امک شخص ان کے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے

۱۷۔ قرآن الہامی تھے جسے اللہ کی روایت سے نکلنا ہے اور حافظ نے کہا مجھے اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲۱ منہ ۱۷ اس کا مطلب ہے کہ جب تک اس کی پہنچ نہ مکمل ہوتی ہے اس وقت تک علم جائز نہیں کہیگا کہ  
یہ علم فائدہ بخش سکیں یا نہ ہو تو ان کو ظاہر بھی اس کو کلمہ کے تودہ جائز ہے گو درخت پہلے تلخ بھی نہ ہوں یا پھر الیکے پاس درخت ہی نہ ہوں اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث کاتب کی غلطی سے اس باب میں بھی  
کی گئی ہے درحقیقت میں کہ لکھنے والے کے متعلق ہے بعضوں نے کہا اسی مابین متعلق ہے اور دراصل اہل سنت اور یہی ہے کہ جب بعض درختوں میں باوجود درختوں کے علم جائز نہ ہو تو وہاں درختوں  
کے دو درختوں کو اکثر نہیں پڑتا اور اگر درخت نہ ہوں تو مال کی اہل میں جسے یہی علم جائز ہوگا اور اب کلامی مطلب ہے ۱۲ منہ



آبِي يُحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَيْسٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَرْزَاءٍ  
عَنْ أَبِي قَالٍ قَدِيمٍ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدَنِيِّ  
وَهُمْ يُسَلِفُونَ فِي الثَّمَارِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ  
أَسَلِفُوا فِي الثَّمَارِ فِي كَيْفٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ  
وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَفِينٌ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي يَحْيَى قَالَ فِي كَيْفٍ مَعْلُومٍ وَوَرْنٍ مَعْلُومٍ -  
۲۱۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلَ أَخْبَرَنا عَبْدُ  
اللَّهِ أَخْبَرَنا سَفِينٌ عَنْ سُبَيْكَرٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
أَبِي نُحَيْلٍ قَالَ أَرَسَرَنِي أَبُو يَزِيدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
شَدَادٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي أَوْفَى  
فَسَأَلْتُهُمَا عَنِ السَّلَفِ فَقَالَ ابْنُ نُصَيْبٍ الْمَعَامِرُ  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَأْتِيْنَا  
أَنْبَاءُ مَنْ أَتَى النَّبِيَّ فَسَلِفُهُمْ فِي الْخَطِّ وَفِي  
الشَّعْبِ وَالزَّيْبِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ قُلْتُ أَكَانَ  
لَهُمْ دَرْعٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ دَرْعٌ قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ  
عَنْ ذَلِكَ -

### بَابُ وَصْلِ السَّلَامِ إِلَى مَنْ تَنَبَّهَ النَّاقَةُ

۲۱۱۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا  
جُوَيْرِيَةُ عَنْ تَارِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ أَبُو أَنَسٍ يَحُولُ  
الْجُزُودَ إِلَى جَلَالِ الْجَلَّةِ فَتَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْهُ فَسَرَّكَ تَارِفٌ أَنْ تَنْتَبِهَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا -

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف  
لائے اس وقت لوگ دو سال تین سال کی سلم کیا کرتے تھے۔ آپؐ نے  
فرمایا معین ماپ اور معین میعاد سے میوے میں سلم کیا کرو۔  
یزید عبداللہ بن ولیدؓ نے بحوالہ سفیان از ابن ابی یحییٰ بیان کیا اس میں  
یہ الفاظ ہیں معین ماپ اور معین وزن سے سلم کرنا چاہیے۔

رازمحمد بن مقاتل از عبداللہ از سفیان از سلیمان شیبانی محمد بن ابی  
مجالہ کہتے ہیں مجھ ابو بردہ اور عبداللہ بن شداد نے عبدالرحمن بن ابی بکر  
اور عبداللہ بن ابی اوفی کے پاس بھیجا۔ میں نے ان دونوں سے سلم کے  
منطق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمیں مال  
غنیمت ملتا تھا پھر شام کے نصاریٰ ہمارے پاس آئے (جو کسان تھے) ہم  
ان سے گندم، جو اور منق میں سلم کیا کرتے، ایک معین میعاد پر میں نے  
کہا کیا ان کے پاس کھیتی ہوتی یا نہیں؟ انہوں نے کہا ہم ان سے یہ نہ  
پوچھتے تھے۔

### بَابُ اَوْثَنِ كَيْفٍ جَنَسَةٍ تَكُ سَلَمٌ كَرْمًا

رازموسى بن اسماعيل از جويرية از تاريف عن عبد الله بن عمر  
فرماتے ہیں ہرمانہ جاہلیت لوگ اونٹ کو اس وعدے پر خریدتے  
جب تک پیٹ والی اونٹنی کے پیٹ کا بچہ بڑا ہو کر نہ جنے آنحضرتؐ نے اس  
منع فرمایا نافع نے مطلب بتایا یعنی اونٹنی یا بچہ جنے جو اس کے پیٹ میں ہے۔

۱۔ اگر فارسیہ یا اگر تازیہ کا رو کر یا جو کرم میں میا و میں نقد بھی جائز تھے میر خضر اور ماکیہ ام بخاری کے موافق ہیں اب میں اس اختلاف ہے کہ کرم سے کیا مدت بھولی جائے پندرہ دن  
سے لے کر آدھے دن تک کی مدت میں مختلف اقوال ہیں بخاری نے تین دن کو کرم سے کہ مدت قرار دیا ہے اور امام محمد نے ایک مہینہ ۱۲ دن سے اس کو ابو سفیان نے اپنی جامع میں مقل کیا ۱۲ دن سے  
جاہلیت کا رواج تھا جینیہ اس دن تو معین نہ کرتے۔ جہالت اس دھوکے کو اونٹنی کے جننے کو وعدہ ٹھہراتے گو اونٹنی اکثر قریب قریب کیساں مدت میں جننی ہے مگر کبھی آگے  
پچھلے دن کا فرق ہو جا تا ہے اور ہرگز کا باعث ہو گا اس لئے ابی ہدیہ لکھنے سے منع فرمایا ۱۲ دن سے پھر اس کا بچہ بڑا ہو کر نہ جنے جیسے دوسری روایت میں اس کی تفسیر ہے۔  
اس معاصی جہالت بھی دوسرے دھوکے کا عام نہیں وہ کہ بچہ جننی ہے پھر اس کا بچہ زندہ ہو رہا جائے یا نہ جائے۔ اگر زندہ رہے تو کب جس بچہ سے کرم سے صلہ حل ہوتا ہے یہی  
میعاد اگر مسلم لکھنے تو سلم جائز نہ ہوگی گو عادہ اس کا وقت معلوم نہیں ہو کر ۱۲ دن ہے۔



رَاحَ جَاءَ أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَا سَعْدُ ابْنُ عَمِّي بَيْتِي فِي دَارِكَ فَقَالَ سَعْدُ  
وَاللَّهِ أَبَتْ عَنْهُمَا فَقَالَ لِسُوءِ اللَّهِ كَتَبْنَا عَنْهُمَا  
فَقَالَ سَعْدُ وَاللَّهِ لَا أَرِيدُ لَكَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلَافٍ  
مُخْتَلِفَةٍ أَوْ مُقَطَّعَةٍ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَقَدْ أُعْطِيتُ  
بِهَا خُمْسَ مَالَةٍ دِينَارٍ وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأُجَارَ أَحَقُّ بِسَقِيهِ  
مَا أُعْطِيتُكُمَا يَا أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَأَنَا أُعْطِيتُكُمَا  
خُمْسَ مَالَةٍ دِينَارٍ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ -

### بَابُ آخِرُ الْجَوَارِ اقْرُبْ

۳۱۶- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَابَابَةُ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ وَفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي  
جَارَيْنِ قَالِي إِيَّاهُمَا أَهْدِي قَالَ إِيَّاكَ فَرِحْتُمَا مِنْكَ

میرے دونوں گھر جو تمھارے محلہ میں ہیں خرید لو۔ سعد نے کہا بخدا میں تو  
انہیں نہیں خریدتا۔ مسور نے کہا بخدا تمہیں خریدنے ہوں گے۔ ابو سعد نے  
کہا بخدا میں چار ہزار درہم سے زیادہ نہ دوں گا، اور وہ بھی کسی قسطوں  
میں ابو رافع نے کہا مجھے تو ان گھروں کے پانچ سو دینار مل رہے ہیں اور  
اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا، آپ فرماتے تھے  
ہمسایہ اپنے قرب کی وجہ سے زیادہ مقدار ہے تو میں تم کو چار ہزار کے  
عوض یہ گھر بھی نہ دیتا، خاص کر اس صورت میں کہ مجھے پانچ سو دینار مل  
رہے تھے آخر وہ مکانات ابو رافع نے سعد کو دے دیئے۔

### بَابُ كُونِ سَاهِمًا يَزِيدُهُ قِوَارِ بَعْضُ

(از حجاج از شعبہ) دوسری سند از طلحہ بن عبد اللہ از شبابہ از  
شعبہ از ابو عمران از طلحہ بن عبد اللہ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں میں  
نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے دو ہمسایہ ہیں ان میں سے (پہلے)  
میں کسی کو بدیدہ (تحفہ) بھیجوں؟ آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تمھ سے  
زیادہ قریب ہے۔

## تَمَّ الْجُزْءُ الثَّامِنُ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ التَّاسِعُ أِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

۱۔ یہ حدیث حنفیہ کی دلیل ہے کہ ہمسایہ کو شفع کا حق ہے۔ ۲۔ انیس کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ راوی ہمسایہ سے جو جہاں راہ ہمسایہ میں شریک بھی ہوگا کہ حدیثوں میں  
اختلاف آتی نہ رہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ معلوم ہوا امام بخاری بھی ۱۱ منہ ۱۲ منہ کے ساتھ متفق ہیں کہ ہمسایہ کو حق شفع ہے ۱۳ منہ ۱۴ منہ قسطلانی نے کہا اس سے شفع جو اثبات نہیں  
ہوا ملاحظہ کیا کہ ابو رافع کی حدیث ہمسایہ کے لئے حق شفع ثابت کرتی ہے۔ اب اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اگر کوئی ہمسائے ہوں تو وہ ہمسایہ حق شفع میں  
مقدم بھیجا جائے گا جس کا دروازہ آئے جانے کا جائیداد شفعیہ سے زیادہ نزدیک ہو ۱۲ منہ

دینی مدارس میں دورہ حدیث کے طلبہ اور عام قارئین کے لئے بخاری شریف کے مطالعہ و تدریس کو سہل بنانے والا بے مثال ایڈیشن

## استیازی خصوصیات

ایک طرف کالم میں عربی متن مع اعراب سامنے کے کالم میں با محاورہ اردو ترجمہ:  
از مولانا عبدالرزاق دیوبندی، نیچے حواشی از: مولانا عزیز الرحمن فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور۔

اس کتاب کے آغاز میں:

- (۱) شیخ الحدیث حافظ مولانا احمد علی سہارنپور کے دیباچہ کا اردو ترجمہ
- (۲) حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے رسالہ شرح تراجم کا اردو ترجمہ
- (۳) شیخ الہند مولانا محمود حسن کا رسالہ تراجم الابواب مع دیباچہ از مولانا حسین احمد مدنی و مکملہ از مولانا محمد میاں صدیقی شامل ہیں۔

توضیح مطالب و مفاہیم کے لئے متن سے پہلے مولانا عبدالمالک کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کے مرتبہ فوائد صحیح بخاری کی صورت میں مجمل اشارات درج ہیں اور آخرت میں مفصل و مستند شرح مستثنیٰ بہ ”ایضاح البخاری“ شامل ہے جو فاضل دوراں عالم بے بدل مولانا سید فخر الدین احمد شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند نے برسوں کی کاوش کے بعد رقم کی ہے۔

مکتبہ رحمانیہ

اقرآن سنٹر غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور